جلد پنجم

الہلال

یکم جولائی تا ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

پیش لفظ

جون ۱۹۸۰ء میں جب اتر پردیش اردو اکادمی کی تشکیلِ نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترجیحاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابو الکلام آزاد کی صد سالہ جشنِ ولادت کی تقریبات کو سرِ فہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخر کار مجلس انتظامیہ نے اپنی پہلی نشست میں الہلال کی مکمل فائلوں کے عکس کی طباعت و اشاعت کا منصوبہ بڑے عزم و حوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراجِ عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیشِ نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ـــــ یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرۂ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ و ماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب و روز کے معمولات متاثر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہوگی۔ عوام و خواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثنا میں گورکھپور ایئرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیرِ اعلا) سے ملاقات ہو گئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اتر پردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایانِ شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آجایئے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایئرپورٹ والی بات یاد آگئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیبِ خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۸۸ء میں جناب نراین دت تیواری نے وزیرِ اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۸۸ء کو اکادمی کی مجلسِ عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب ـــ منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پا گئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں کمیاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرفِ آغاز بھی ہے اور حرفِ آخر بھی۔

اہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جا رہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

جلد اوّل	۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳	شمارے
جلد دوم	۸ جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵ جون ۱۹۱۳ء	۲۴	شمارے
جلد سوم	۲ جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵	شمارے
جلد چہارم	۷ جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴ جون ۱۹۱۴ء	۲۱	شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸	شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱	شمارے
جلد ہفتم	۱۰ جون ۱۹۲۷ء	تا	۹ دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴	شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کر لیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم ــــــــــ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد سوم اور جلد چہارم ــــــــــ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم ــــــــــ ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹو سے طبع ہوا ہے: تصویریں ہاف ٹون نگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں اور صفحات کے تسلسل میں بھی، کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم نقل مطابق اصل کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کر کے متعلقہ جلدوں میں شامل کر دیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جا رہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ مورد الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اترپردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ "جلوہ گری" "ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے" کے ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے انداز قد کی بہرحال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں۔ اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۵ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں۔ مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا۔ قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبرد زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں، بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ـــــ اور اعجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرو اسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مسعود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرو اسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر، ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا تاکہ اس کی نگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پنبۂ مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اصل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں۔ ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو و درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، اُن میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ گھنٹوں کھڑے رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں نکلوائیں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا۔ یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلس انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اظہر مسعود رضوی، پبلیکیشن آفیسر اور جناب رام کرشن در، سکریٹری اکادمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساس فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اترپردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلس انتظامیہ

اولین جنگ فرانس و جرمنی	۱۵	۱۳	۳۸۵
باوگنگا پرشاد ورما	۲	۳	۴۷
بحر ہند	۱۴	۲	۳۳۲
بحر ہند	۱۵	۴	۳۶۸
بحریات اسلامیہ	۲۰	۹	۵۴۴
بحریات حدیثہ (بیٹل شپ)	۱۲	۱۸	۲۹۴
برطانیہ کا بیڑہ	۸ — ۹	۱۲	۱۹۴
برطانوی افواج کے متعلق ایک عجیب خبر	۱۴	۲	۳۳۲
بلقان کا عقدۂ لاینحل	۱۶ — ۱۷	۱۸	۴۲۶
بنگالی اور پایونیر	۲۰	۱۶	۵۵۴
باب التفسیر:			
الحرب فی القرآن	۱۱	۱۱	۲۶۳
الحرب فی القرآن	۲۰	۳	۵۴۱
الحرب فی القرآن (۳)	۱۲	۱۱	۲۸۷
باب التفسیر:	۷	۱۶	۱۸۲
برید فرنگ	۱۳	۲۰	۳۱۸
برید فرنگ	۱۴	۱۷	۳۵۱
برید فرنگ :			
پریس بیورو لندن	۱۹	۷	۵۱۱
سقوط انٹورپ	۲۰	۹	۵۴۷
ضرورت قانون سے ناآشنا ہے	۱۲	۱۷	۲۹۳
نام نہاد جرمن مظالم	۱۸	۱۹	۴۹۰
بصائر و حکم :			
عاملین احکام و صائمین رمضان	۷	۷	۱۷۳
فاتحین کا داخلہ	۱۶ — ۱۷	۲۳	۴۳۱
فاتح افواج کا داخلہ (۲)	۱۹	۲	۵۰۶
فاتح افواج کا داخلہ (۳)	۲۰	۱	۵۳۹
پابندی عہد اور قرآن حکیم	۱۵	۵	۳۶۹
تاریخ حیات اسلامیہ :			
خصائص مقدسہ الہلال	۳	۱۸	۸۸
سنہ قیام الہلال	۱	۲۰	
سنہ قیام الہلال	۳	۲۰	۶۴
سنہ قیام الہلال	۴	۲۰	۱۱۴
تاریخ و عبر:			

اولین جنگ جرمنی و فرانس	۱۱	۱۴	۳۶۶
اولین جنگ جرمنی و فرانس (۴)	۱۲	۱۴	۳۹۰
اہل عرب کی ترقی کا راز	۱۹	۵	۵۰۹
تاریخ فرضیت حج	۱۸	۱۳	۴۸۵
جرمنی کی ترقی کا راز	۱۶ — ۱۷	۱۳	۴۲۱
ریوٹر ایجنسی (تاریخ تاسیس و اشاعت	۱۵	۱۲	۳۸۰
فرانسیس جوزف شہنشاہ اسٹریا			
(حیات خصوصی)	۱۳	۱۶	۳۱۴
تاریخ ہند میں اولین بحری حملہ کا اقدام	۱۴	۴	۳۳۴
تبلیغ اسلام اور ایڈیٹر الہلال	۱۳	۱۳	۳۱۱
تذکار نزول قرآن	۶	۵	۱۴۷
جرجی زیدان (حادثۂ ادبیہ عربیہ)	۱۰	۱۷	۲۴۱
جرمن نوآبادیاں	۱۲	۲۰	۲۹۶
جرمنی کے بحری قوی کا ایک منظر عمومی	۸ — ۹	۲۰	۲۰۳
جماعت حزب اللہ (اعلان)	۲	۴	۴۸
جنگ احتساب و روایت	۱۵	۱۷	۳۸۹
جنگ رعد و برق میں حسن و عشق کا ایک نغمۂ الم	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
جنگ یورپ کی پہلی منزل	۷	۱۷	۱۸۳
حادثۂ الیمۂ بج بج	۱۵	۴	۳۶۸
حادثۂ الیمۂ بحریہ	۳	۹	۷۹
حادثۂ بنگال و مدراس	۱۳	۲	۳۰۴
حدیث الجنود	۱۶ — ۱۷	۲	۴۰۷
حزب اللہ	۵	۵	۱۳۳
حوادث و سوانح اقتراعیات :			
کلیسائے وارگریو اور تین خطوط	۵	۱۶	۱۳۴
حول برلن	۲۰	۱۱	۵۴۹
خطبات و مواعظ :			
ان الحکم الا للہ (۱)	۱	۵	
خط میائے لوئیز	۱۰	۲۰	۲۴۴
خطرناک کمی	۳	۱۵	۸۵
روزانہ ضمیمہ	۶	۱	۱۶۷
رؤسا و جنگ یورپ	۱۰	۱۸	۲۴۰
زمیندار کی اپیل	۱	۱۱	۲۷

مضامین وتصاویر کی فہرست

الہلال

جلد پنجم

یکم جولائی ۱۹۱۴ء تا ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

عنوانات	شمارہ نمبر	صفحہ نمبر	اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر
آثار عتیقہ	۴	۱۸	۱۱۲
ادبیات :			
اسوۂ حسنہ (نظم)	۲	۱۶	۶۰
التجائے پروانہ (نظم)	۱	۴	۳۰
مرزا غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل	۱	۴	۲۰
مرزا مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام	۴	۱۵	۱۰۹
مسجد نبوی کی تعمیر (نظم) شبلی نعمانی	۱۹	۱	۵۰۵
اسٹیم رولر کا وجود	۱۵	۱۵	۳۸۷
اسوۂ حسنہ :			
پابندی عہد اور اسلام (۲)	۱۶، ۱۷	۸	۴۱۳
صحیفۂ نبوت کا ایک صفحہ	۱۸	۱۲	۴۴۸
غزوات اسلامیہ (۲)	۱۳	۹	۳۰۷
اسئلہ و اجوبتہا	۸، ۹	۱۳	۱۹۵
اعتذار	۷	۱	۱۷۷
افکار و حوادث :			
حیات بعد الممات	۱۳	۳	۳۰۵
سر دلبراں	۱۴	۳	۳۳۳
اکتشافات و اختراعات :			

عنوانات	شمارہ نمبر	صفحہ نمبر	اکادمی اڈیشن صفحہ نمبر
خورد بینی دوربین	۵	۱۰	۱۲۸
کہربا اور خزائن الارض	۵	۱۰	۱۲۸
وائرلیس ٹائپ رائٹر	۵	۱۰	۱۲۸
الاسبوع	۳	۱	۷۱
الاسبوع	۱۱	۱	۲۴۹
الاعتصاب فی الاسلام (۳)	۸، ۹	۲۹	۲۰۹
الان	۱۶، ۱۷	۱۷	۴۲۵
الحرب :			
یورپ کی تاریخ حروب پر ایک نظر	۸، ۹	۱۶	۱۹۹
الحرب والاسلام	۱۰	۸	۲۲۸
الحسبۃ فی الاسلام (۳)	۷	۱۱	۱۷۷
الطامۃ الکبریٰ	۸، ۹	۹	۱۹۱
المراسلۃ والمناظرۃ :			
الاعتصاب فی الاسلام	۸، ۹	۲۵	۲۰۷
الاعتصاب فی الاسلام	۱۴	۲۰	۳۵۴
الہلال اور پایونیر	۱۹	۱۰	۵۱۴
الہلال پریس کے ضمانت کی ضبطی	۳۰	۱۹	۵۶۱
اولیاء اللہ و اولیاء الشیاطین	۳	۵	۷۵
اولیاء اللہ و اولیاء الشیاطین	۴	۵	۹۹

الاعتصاب فی الاسلام (۲)	۶	۱۸	۱۶۰
الاعتصاب فی الاسلام	۷	۱۹	۱۸۵
الاعتصاب فی الاسلام	۱۱	۱۹	۲۷۱
إنَّ اللہ مع الصابرین	۶	۲۰	۱۶۱
دولت عثمانیہ کا مستقبل	۴	۱۹	۱۱۳
خدام کعبہ	۶	۲۰	۱۶۲
خریداران الہلال سے التماس	۶	۲۰	۱۶۲
ٹرسٹین اور متولیان مسجد کانپور	۵	۲۰	۱۳۸
عرب اسٹیمر کمپنی	۵	۲۰	۱۳۸
مسئلہ اسلامیہ کانپور	۴	۴	۹۸
مسئلہ اسلامیہ کانپور	۵	۲	۲۲۰
مسئلہ اسلامیہ کانپور (تشریح مزید)	۶	۴	۱۴۶
مسئلہ اصلاح دبقائے ندوہ	۴	۲	۹۶
مسئلہ البانیہ	۶	۱۶	۵۸
مسئلہ الہلال (مراسلہ)	۱	۱۴	۳۰
مسئلہ عثمانیہ	۱۸	۸	۴۸۰
مسئلہ قیام الہلال	۲	۴	۴۸
مسئلہ قیام الہلال	۴	۱	۹۵
مسئلہ قیام الہلال	۵	۱	۱۱۹
مسئلہ قیام الہلال	۶	۴	۱۴۶
مسئلہ قیام الہلال	۱۳	۱۳	۳۱۱
مسئلہ مسجد گلبرگہ	۵	۱۷	۱۳۵
مسئلہ مصر	۱۴	۱۷	۳۵۱
مسئلہ "وفاداری" اور "پاینیر"	۱۲	۵	۲۸۱
مشاہیر افواج بریہ فرانس والمان	۱۰	۱۹	۲۴۳
مشہد اکبر	۳	۴	۷۴
مطبوعات جدیدہ :			
اوراقِ ثلاثہ عتیقۂ قرآن	۱۴	۱۵	۳۴۹
چارلس اسٹوارٹ پارنل	۴	۱۶	۱۱۰
رباعیات عمر الخیام	۱	۱۵	۳۱
مقالات :			
الحسبۃ فی الاسلام	۵	۱۳	۱۳۱
الحسبۃ فی الاسلام (۲)	۶	۹	۱۵۱
باب التفسیر قسم علی اختلاف الوان (۲)	۱	۹	
باب التفسیر بعض مباحث مہمہ	۳	۱۲	۷۲
تاریخ حروب اخیرہ کا ایک صفحہ	۱۱	۹	۲۶۱
تاریخ فرضیت صوم	۷	۹	۱۷۷
تربیت اطفال کا ایک صفحہ	۸ - ۹	۱۴	۹۶

جنگ کے اسباب	۱۲	۹	۲۸۵
عالمگیر جنگ کی سازش	۲۰	۱۳	۵۵۱
علوم القرآن (۴)	۲	۹	۵۳
کلاب الحرب	۱۳	۱۲	۳۱۰
مقاصد حج	۱۸	۹	۴۴۵
موازنۂ قوائے بحریہ	۱۰	۹	۲۳۳
موجودہ جنگ کا علم النفس	۱۶ - ۱۷	۱۳	۴۱۷
یورپ کا نیا نقشہ جو طیار ہو رہا ہے	۱۴	۹	۳۴۳
مکتوب آستانہ علیہ	۶	۱۴	۱۵۶
مکتوب آستانہ علیہ	۱۸	۲۰	۴۹۲
ملکۂ بحر	۸ - ۹	۱۹	۲۰۱
موجودہ فن صحافت	۱۰	۱۳	۳۳۷
نغمۂ حسن وطبلِ جنگ (انعامی مضمون)	۱۳	۱۸	۳۱۶
واقعۂ لاہور	۱۸	۴	۴۵۶
وثائق وحقائق :			
جہاز ایمپرس کی تباہی اور مطالعۂ قرآن حکیم کا ایک لمحۂ فکریہ	۴	۱۱	۱۰۵
عید اور تکمیل شریعت	۱۸	۱۶	۴۸۸
لیلۃ القدر	۷	۱۴	۱۸۰
ورود مقدس یوم الحج	۱۶ - ۱۷	۵	۴۱۰
وفات مولانا شبلی نعمانی	۲۰	۱۷	۵۵۹
ہفتۂ جنگ	۷	۲	۱۶۸
ہفتۂ جنگ	۱۱	۲	۲۵۰
ہفتۂ جنگ :			
کشف حقیقت	۱۳	۱	۳۰۳
نقشۂ جنگ میں یکایک انقلاب	۱۲	۱	۲۷۷
ہفتۂ جنگ	۱۴	۳	۳۳۱
ہفتۂ جنگ	۱۵	۲	۳۶۶
ہفتۂ جنگ	۲۰	۱۹	۵۶۱
ہندوستان اور پرو جرمنزم	۱۹	۱۱	۵۱۵
ہندوستان اور پرو جرمنزم (۲)	۲۰	۱۵	۵۵۳
ہندوستانی فوج میدانِ جنگ میں	۱۸	۸	۴۸۰
ہوائی ریل	۲	۱۷	۶۱

سقوط انٹورپ (اجمالی تاریخ)	۱۹ — ۱۰	۲۶	۴۳۴
سقوط بلجیم و فتح خط پیرس	۱۰	۱	۲۲۱
شذرات :			
حادثۂ کراچی	۲	۱	۴۵
مسئلہ قیام الہلال (پہلی منزل)	۳	۲	۷۲
شذرات علیہ کواپریٹیو سوسائٹی	۴	۵	۱۰۹
شعلہ زار جنگ کا پہلا آتش کدہ (سرویا اور اسٹریا)	۱۴	۱۷	۳۵۱
شعلہ زار جنگ کا پہلا آتش کدہ (سرویا اور اسٹریا) (۲)	۱۵	۱۵	۳۸۷
شئون اسلامیہ	۲۰	۱۸	۵۶۰
شئون اسلامیہ :			
القارعہ	۱۹	۱۷	۵۲۵
جنگ یورپ	۱۸	۷	۴۷۹
شئون حربیہ :			
اطالیہ کا لائحۂ عمل کیا ہے	۱۶ — ۱۷	۱۴	۴۲۲
جرمنی کا زرعی استغنا	۱۴	۱۳	۳۴۷
طلسم ایمڈن کی سحر کاریاں	۱۸	۵	۴۷۷
عالم اسلامی :			
جدید عثمانی کارخانہ ہائے صنائع	۳	۱۷	۸۷
مسئلہ اصلاح و تجدید علوم اسلامیہ	۵	۹	۱۲۷
عفریت جنگ کا عالمگیر تسلط	۶	۱	۱۴۳
غزوات اسلامیہ (۱)	۱۲	۷	۲۸۳
فاتحۃ السنۃ الثالثۃ۔	۱	۲	
فاتحۃ السنۃ الثالثۃ۔	۲	۶	۵۰
فرنچ اور جرمن توپ خانے	۱۵	۱۴	۳۸۶
فلسفہ :			
الحرب (۱)	۱۴	۶	۳۳۶
الحرب (۲)	۱۵	۹	۳۷۷
الحرب (۳)	۱۶ — ۱۷	۱۴	۴۱۹
قبول اسلام	۷	۷	۱۷۳

قطب جنوبی	۶	۱۷	۱۵۹
قطرات اشک	۱۸	۱	۵۳
کلاب الحرب (۲)	۱۴	۱۲	۲۴۶
کینڈا میں ہندوستانیوں کی حالت زار	۱	۱۹	۵
کواسک	۱۹	۸	۵۱۴
یالی جنگ کی صحیح نتائج	۱۱	۴	۲۵۴
ماہ مقدس اور جماعت ہائے ثلاثہ	۷	۳	۱۷۰
محاصرۂ پیرس کے قریبی آثار	۱۰	۴	۲۴
محاصرہ پیرس	۱۱	۱۷	۲۹
مدارس اسلامیہ :			
بازگواز نجد و ازیاران نجد	۴	۹	۱۰۳
بازگواز نجد وازیاران نجد (دستور العمل ندوۃ العلماء)	۵	۳	۱۳۱
بازگواز نجد وازیاران نجد (ندوہ کا جدید دستور العمل)	۶	۱۵	۱۵۷
بازگواز نجد وازیاران نجد	۱۴	۱۸	۵۲
دس مئی کا جلسۂ دہلی	۱	۱۷	۳
مذاکرۂ علمیہ :			
بحری سرنگیں	۱۵	۱۶	۸۸
تارپیڈو	۱۶ — ۱۷	۲۰	۲۸
ریڈیم اور اس کے اثرات	۳	۱۳	۸۳
روح، اس کا مسکن اور حکمائے مادیین	۵	۱۱	۲۹
روح، اور اس کا مسکن	۸ — ۹	۱۸	۰۲
شراب کا اثر حیوانات پر	۱۰	۱۵	۳۹
عالم نباتات اور حیوانات	۱	۱۲	
عالم نباتات اور حیوانات (۲)	۲	۱۱	۵۵
علم النباتات کا ایک جدید صفحہ	۶	۱۲	۵۴
علم النباتات کا ایک جدید صفحہ (۲)	۷	۱۲	۷۸
مشہور پروفیسر جی۔ سی بوس اور علمائے انگلستان کی قدردانی	۴	۱۴	۰۸
مراسلات:			
اپیل برائے وظائف	۲	۱۹	۱۳
اعلان از جانب خدام کعبہ	۲	۱۹	۹۳
الاعتصاب فی الاسلام	۵	۱۸	۳۶

پریسیڈنٹ جمہوریہ فرانس	۱۴		۳۴۰
پورٹ سرتھہ (ساحل برطانیہ)	۱۶ — ۱۷		۴۴۰
پیرس سے فوج کا کوچ	۱۸		۴۷۰

تارپیڈو تصویر ۱	۱۶ — ۱۷	۲۰	۴۲۸
تارپیڈو تصویر ۲	۱۶ — ۱۷	۲۰	۴۲۸
تارپیڈو کشتی کا آلہ	۱۱		۲۶۰
تحت البحر کے زیریں حصہ کا ایک منظر	۲۰		۵۵۵
تحت البحر سب میرین کشتیاں	۱۵		۳۸۱
تصادم افواج کا ایک منظر	۱۵		۳۷۳
تصویر نمبر ۳ تارپیڈو کی مشین میں ہوا بھری جا رہی ہے	۱۶ — ۱۷	۲۱	۴۲۹

جاپان کا قوی ترین ڈریڈناٹ ٹرکیو	۱۴		۳۳۱
جاپان کروزر	۱۹		۵۲۴
جارج زیدان (جرجی زیدان)	۱۰	۱۷	۲۴۱
جدید شاہ رومانیا	۱۶ — ۱۷		۴۰۹
جدید عثمانی کارخانہ ہائے صناعی	۳	۱۷	۸۷
جرمن توپ خانہ کا ایک منظر	۱۵		۳۷۳
جرمن سفیر اعظم	۱۴		۳۳۹
جرمن فوج	۱۸		۴۷۲
جرمن قیدیوں کو کلکتہ جیل میں شمار کیا جا رہا ہے	۱۶ — ۱۷		۴۳۸
جرمنی کا اول درجہ کا ڈریڈناٹ جنگی جہاز	۱۳		۲۹۹
جرمن کا پیرس کے پاس موجودہ خط ہجوم (نقشہ)	۱۱	۳	۲۵۱
جرمن کا سب سے زیادہ قوی اور آخری بیٹل شپ	۱۴		۳۲۸
جرمنی کے دار الحکومت برلن کا ایک عمومی منظر	۱۹		۴۷۹
جرمن کے زیلپن قسم کا ایک ہوائی جہاز	۱۸		۴۷۳
جزیرۂ ہیگو لینڈ	۱۵		۳۸۱
جنرل ٹینلک	۱۴		۳۳۹
جنرل ڈواری این	۲۰		۵۵۷
جنرل موہو ملیترت	۱۴		۳۲۵
جنرل وان سولت کے سپہ سالار	۱۰	۱۸	۲۴۲
جنگ کا بحری تماشا گاہ (نقشہ)	۸ — ۹	۱۴	۲۰۵
جنگ یورپ کی ظلمت فساد (نقشہ)	۱۹		۵۲۱

جنگ یورپ میں اسٹریا کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگ یورپ میں انگلستان کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگ یورپ میں بلجیم کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگ یورپ میں جرمنی کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگ یورپ میں روس کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگ یورپ میں فرانس کا سربراہ	۱۱		۲۵۷
جنگی طیارہ	۱۸		۴۷۳

چار ہزار والنیٹروں کا ایک حصہ جو مشق کر رہا ہے .	۱۸		۴۷۶

حادثۂ الیمۂ بحریہ	۳	۹ تا ۱۱	۷۹-۸۱
حجاج کا پڑاؤ عرفات میں	۱۸		۴۵۸
حرم شریف کا ایک داخلی منظر عام	۱۸		۴۶۰

خدر پور ہاؤس کلکتہ میں جرمن قیدی	۱۸		۴۶۷
خانۂ کعبہ کے غلاف کا مصری محمل	۱۸		۴۶۱
خطرناک مکھی	۳	۱۵	۸۵

داہیہ سیاست بسمارک	۱۱	۱۵	۲۶۷
در وزہ میں اہل البانیہ کا اجتماع	۶	۱۷	۱۵۹
دریائے اوالسس کا پل	۱۹		۵۲۴
دریائے می یوز (نقشہ)	۱۲	۴	۲۸۰
دولت عثمانیہ کا جنگی جہاز (ملت)	۷	۱	۱۶۵
دولت عثمانیہ کا کروزر حمیدیہ	۱۰	۱۰	۲۳۴
دولت عثمانیہ کے کروزر باربروس	۱۰	۱۱	۲۳۵
دولت علیہ کا جہاز	۶	۱	۱۴۱
دولت علیہ کا دوسرا آہن پوش جہاز (سلطان عثمان)	۱۰	۹	۲۳۳
دولت علیہ کا نیا ڈریڈناٹ (رشادیہ)	۱۰	۱۰	۲۳۴
دو مطربہ اور رقاصہ	۴	۱۸	۱۱۲
ڈارجسٹر کے قیدخانہ کا ایک منظر	۲۰		۵۵۷
ڈاکٹر وان بیتھ مین جرمن چانسلر	۱۴		۳۳۹
ڈاکٹر وان بیتھ مین جرمن چانسلر	۱۲	۳	۲۷۹

راجہ صاحب سرمور	۱۸		۴۶۳
رنگون کے جہازران جرمن	۱۶ — ۱۷		۴۳۸

فہرست تصاویر

عنوانات	شمارہ نمبر	صفحہ نمبر	اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر
آبنائے ڈوور میں انگریزی بیڑے	۱۵		۳۷۳
ارچ ڈیوک فرڈیرک	۱۴		۳۳۹
ارمینین کالج کلکتہ کے والنٹیر	۱۸		۴۷۱
استحکامات پیرس کا ایک مجموعی منظر	۱۱	۱۸	۲۷۰
اسٹریا کے بحری بیڑے کا سربراہ	۸–۹	۱۰	۲۰۲
اسٹریا کا اسٹیمر	۱۸		۴۶۷
انٹروپ	۱۸		۴۷۰
ان چار جانباز عورتوں میں سے ایک عورت	۱	۱۹	۳۵
انگلستان کا سب سے زیادہ قوی د اعلیٰ بیٹل شپ	۱۴		۳۴۲
انگلستان کا سب سے زیادہ قوی د اعلیٰ بیٹل شپ	۱۴		۳۲۹
انگلستان کے بحری بیڑے کا سربراہ	۸–۹	۱۰	۲۰۲
انگریزی بیڑے کی ہولناک توپ	۱۱		۲۶۰
انگریزی مفتش مونو پلین	۱۵		۳۸۴
انگریزی عسکری بائی پلین	۱۵		۳۸۴
امیر البحر وان ٹرپتز	۱۰	۱۸	۲۴۲
امیر البحر وان ٹرپتز جرمن وزیر بحر	۱۱		۲۵۸
امیر جزائر فرنچ قنصل کے پنکھا مار رہا ہے	۱۲	۱۰	۲۸۹
ایس ۔ ایس ڈپلومنٹ	۱۵		۳۷۵
ایک ٹھیٹ روسی وضع کی ٹرین	۵		۳۵۴
ایک جدید قسم کا فرانسیسی بیٹل شپ	۱۱		۲۵۷
ایک جنگی جہاز کا نقشہ	۲۰		۵۰۵
ایک دوسرا قدیم برطانی جنگی جہاز	۱۲	۱۸	۲۹۳
ایک شوخ جوڑا "ایڈن"	۱۵		۳۸۲
ایک فرانسیسی کروزر	۱۱		۲۵۸
ایم سازانوف ناظر خارجیہ روس	۱۴		۳۳۹
ایم سازانوف وزیر خارجیہ روس	۱۲	۳	۲۷۹
بج بج اسٹیشن کے صحن کا ایک منظر عمومی	۱۵	۱	۳۶۵
بج بج کا وہ مقام جہاں جہاز کوماگاٹو کے مسافر اتارے گئے	۱۶–۱۷		۴۰۹

عنوانات	شمارہ نمبر	صفحہ نمبر	اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر
بج بج (کلکتہ) کا وہ مقام جہاں حادثہ ہوا	۱۸		۴۶۹
بدبخت بلجیم کی حیات آخریں کی رونق	۱۸		۴۶۸
بحر شمال کا مشہور برطانی کروزر	۱۴		۳۴۱
بحر شمالی (نقشہ)	۱۱		۲۶۰
برطانی تباہ کن ڈسٹرائر	۱۴		۳۴۱
برما اوئل کمپنی کا ایک تالاب	۱۵		۳۷۵
بلجین سپاہ کا ایک گروہ	۱۶–۱۷		۴۳۹
بلجیم کے دارالسلطنت	۱۵		۳۷۴
بلجیم (کا سربراہ)	۱۶–۱۷	۲۶	۴۳۴
بلجیم کی وہ حالت جب متحدہ افواج داخل ہوئی (نقشہ)	۱۱	۷	۲۵۵
بلجیم (کے بحری بیڑے کا سربراہ)	۸–۹	۱۰	۲۰۲
بلجین اجتماع	۱۸		۴۷۰
بلجین فوج کی آخری پناہ گاہ (نقشہ)	۱۵	۱	۳۶۵
بلغراد (پایۂ تخت سرویا)	۱۶–۱۷		۴۳۰
بندرگاہ اسپیٹ ہڈ میں برطانیہ قوار بحریہ کا ایک منظر عمومی	۱۱		۲۵۸
بندرگاہ اسپیٹ ہڈ کے قریب جنگی جہازوں کا ایک عام منظر	۸–۹	۱۳	۲۰۴
بندوق کی نشانہ بازی کے لیے مٹی کے مصنوعی تودے	۱۸		۴۷۵
بہ یک تنویر دو تفتیش	۱۱		۲۶۰
بی ۔ آئی کمپنی کا ایک جہاز	۱۸		۴۷۱
بیٹل کروزر کرین میری "	۲۰		۵۵۵
پی اور سپکاری	۷	۱۳	۱۷۹
پرچم	۴	۱۸	۱۱۲
پرنس ویدکو دول یورپ نے جبراً شاہ البانیہ قرار دینا چاہا	۱۶–۱۷		۴۳۷
پرنس برہان الدین	۱۶–۱۷		۴۳۷
پرنس آف ویلز (ولی عہد برطانیہ)	۱۴		۳۴۰
پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم دولت علیہ عثمانیہ	۱	۱	۱۷

مارشل وان مولٹنک	۱۲	۱۵	۲۹۱
متحدہ افواج کے قیام کے خط (نقشہ)	۱۱	۸	۲۵۶
مختلف الجنس اشیاء میں حیرت انگیز مشابہت	۲	۱۲	۵۶
مدینہ منورہ زاد اللہ شرفہا کی آبادی کا ایک منظر عمومی	۱۸		۴۶۲
مدینہ منورہ کا دروازہ باب العنبریہ	۱۸		۴۶۲
مسٹر اسٹوارٹ پارنل	۴	۱۶	۱۱۰
مسٹر اوسٹی	۴	۱۶	۱۱۰
مسٹر اوسٹی	۴	۱۶	۱۱۰
مسٹر ایف۔ ای اسمتھ	۱۵	۱۸	۳۷۰
مسٹر چرچل	۱۲	۲۰	۲۹۶
مسٹر چرچل اولین خداوند بحریات برطانیہ	۱۵		۳۸۲
مسٹر شلیک لیٹن	۶	۱۷	۱۵۹
مسجد حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸		۵۶۱
مسجد قبا اور نخلستان حجاز کا ایک عام منظر	۱۸		۴۶۰
مسجد نبوی کا ایک منظر	۱۸		۴۶۲
مسز کارٹیر، خون ریز حسن	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
مسز نیلی ہال پولیس کے قبضہ میں	۲	۱۴	۵۸
مسئلہ البانیہ (پرنس وید مع اپنی بیوی بچوں کے)	۶	۱۶	۱۵۸
(مشق کا ایک اور منظر)	۱۸		۴۷۵
(مشق کا ایک اور منظر)	۱۸		۴۷۵
مشہور البانی ملت فروش اسد پاشا	۱۶ — ۱۷		۴۳۷
مشہور جہاز گوما کا ٹومارد'	۱۸		۴۶۹
مشہور و عظیم برطانی بیٹل شپ	۱۴		۳۴۱
مصری محمل کا مکہ معظمہ میں ورود	۱۸		۵۶۱
مظلوم ہندوستانیوں کی بے بسی کا ایک منظر	۱	۱۹	۳۵
معرکہ	۱۵		۳۸۳
معرکہ ہیسٹنگ	۱۵		۳۸۳
معمر ترین حکمران عالم	۱۳	۱۶	۳۱۴
مقام ہارسن یعنی مفرور بلجین سپاہیوں کا پڑاؤ	۱۶ — ۱۷		۴۳۹
مقتول ایڈیٹر فگارو	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
ملکۂ الیزبتھ کے عہد کا ایک جنگی جہاز	۱۲	۱۸	۲۹۴
ملٹا کا وہ ستون جس پر راستہ کا نام لکھا ہوتا ہے	۱۵		۳۷۴
منا میں دسویں تاریخ کو حجاج کا دورہ اور قربانی	۱۸		۴۵۹
موجودہ جرمن سرحد کا مشہور جنگی مقام	۱۲	۱	۲۷۷
موجودہ عہد کا بیٹل شپ	۱۳	۱۹	۲۹۵
موسیو الیامنل	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
موسیو لوری	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
موسیو کالمیٹ	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
موسیو کالیو	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
مولانا شبلی نعمانی، نقید العلم	۲۰	۳۸۱	۵۵۹
مہاراجہ اندور	۱۸		۴۶۳
مہاراجہ پٹیالہ	۱۸		۴۶۳
مہاراجہ جودھپور	۱۸		۴۶۳
مہاراجہ ریوا	۱۸		۴۶۳
میدان عرفات اور جبل رحمت	۱۸		۴۵۹
میدان عرفات کی طرف حجاج کا کوچ	۱۸		۴۵۸
میدان قلعہ کلکتہ میں یوروپین والنٹیر	۱۸		۴۷۵
میلینیس کی ایک شاہراہ	۱۸		۴۷۰
مینڈک کا کٹا ہوا حصہ	۶	۱۳	۱۵۵
° نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک منظر عمومی	۱۵		۳۷۶
نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک دوسرا منظر	۱۵		۳۷۶
نپولین ثالث	۱۱	۱۴	۲۶۶
نجم الدین بک	۴	۱۸	۱۱۲
نصف شب کے وقت ایڈن کی شعلہ فشانیوں کا ایک منظر	۱۸		۴۷۱
نعرۂ حسن و طبل جنگ	۱۳		۳۰۱
نقشہ	۱۱	۱	۲۴۷
نقشہ	۱۳	۱	۳۰۳
نقشہ جنگ میں یکایک انقلاب	۱۲	۱	۲۷۷
نماز عید حرم محترم کے اندر	۱۸		۴۵۷
نواب صاحب سچین	۱۸		۴۶۳
نہر سوئز کے بعد دوسری عظیم الشان صناعی نہر کیل کا ایک منظر	۱۰	۷ ج	۲۲۷
نہر کیل	۱۴		۳۴۱
نہر کیل میں جرمنی کے قوا ر بحریہ کی ایک عام نمائش	۱۱		۲۵۸
نیوا سکاٹ لینڈ میں والنٹیروں کا ہجوم	۱۶ — ۱۷		۴۴۰

ڈشن فلس جرمن بوٹ	۱۸		۴۶۷
روس اور جرمنی بالٹک میں (نقشہ)	۱۰	ٹپ	۲۲۶
روس کے بحری بیڑے کا سربراہ	۸ — ۹	۱۰	۲۰۲
روسی فوج کی ایک چوکی کا منظر عمومی	۱۵		۳۷۴
روسی لشکر کی ایک عجیب و غریب فوج	۱۵		۳۷۶
روسی وسائل سفر دار ستحال کا منظر عمومی	۱۵		۳۷۶
ریم کا مشہور عالم گرجا جس کی دیواریں			
گر چکی ہیں	۱۸		۴۶۸
ریم (واقع فرانس) کی حسین و جمیل آبادی	۱۸		۴۶۸
زار روس	۱۴		۳۴۰

سابق آرک ڈیوک	۸ — ۹	۱۲	۲۰۳
سابق ڈیوک پرنس فرڈی نند ولی عہد	۱۱		۲۵۷
ساحل دریا کا ایک منظر	۱۵		۳۷۵
ساحل مدراس و اطراف کا ایک منظر	۱۸		۴۷۱
سرجان جیلیکو امیرالبحر برطانیہ	۱۰	۱۹	۲۴۳
سرجان جیلیکو نائب امیرالبحر برطانیہ	۱۱		۲۵۸
سرجان فرنچ	۱۰	۱۹	۲۴۳
سردار تیجا سنگھ	۱	۱۹	۳۵
سرزمین فرانس میں ہندوستانی فوج	۲۰		۵۰۸
سقوط بلجیم	۱۶ — ۱۷	۳	۴۰۶
سمندر کے نیچے مراکب ہلکہ بحریہ کا استقرار	۱۱		۲۵۹

شاہ اٹلی	۱۴		۳۴۰
شاہ بلجیم	۱۴		۳۴۰
شاہ سرویا	۱۴		۳۴۰
شمالی فرانس میں قتال و جدال کا ایک منظر	۱۵		۳۷۴
شہدائے ادرنہ کی یادگار	۵		۱۱۹
شہنشاہ اسٹریا	۱۴		۳۴۰
شہنشاہ قیصر جرمنی	۱۴		۳۴۰
شہر برطانیہ کا ایک سب سے بڑا بحری نیستاں	۱۵		۳۶۱
شیرہ نما ہوائی جہاز	۱۵		۳۸۴

صرف خانۂ کعبہ کی چاردیواری کا ایک خاص منظر	۱۸		۴۵۷
صفا اور مروہ کی پہاڑیاں	۱۸		۴۵۸
صلیب احمر کا شفاخانہ	۱۳	۱۴	۳۱۲
طیارات حربیہ کی ہلاکت افشانی	۱۸		۴۷۳

عمر سری بک	۴	۱۸	۱۱۲

فرانس (کے بحری بیڑے کا سربراہ)	۸ — ۹	۱۰	۲۰۲
فرانس کا ایک جدید ترین جنگی جہاز	۱۲	۱۹	۲۹۵
فرانسیسی توپ خانے کا ایک منظر	۱۶ — ۱۷		۴۳۹
فرانسیسی قنصل شاہ پروشیا کے سامنے	۱۲	۱۰	۲۸۶
فواکہات سے بھری ہوئی گاڑیاں	۲۰		۵۵۷
فیلڈ مارشل سرجان فرنچ	۱۱		۲۵۷
فیلڈ مارشل سرجان فرنچ	۱۴		۳۳۹
فیلنگ شپ : آرن ڈیوک	۸ — ۹	۱۲	۲۰۳

قیصر جرمن میدان جنگ میں	۱۴		۳۳۹
قیصر جرمنی	۸ — ۹	۱۰	۲۰۲
قیصر جرمنی	۱۹		۴۷۹
قیصر جرمنی فوجی لباس میں	۱۲	۱	۲۷۷

کراسن تیل کا آخری تالاب	۱۵		۳۷۵
کراسن تیل کے تالابوں کا ایک منظر	۱۵		۳۷۵
کرنیل روف بے کمانڈر حمیدیہ	۱۰	۱۲	۲۳۶
کلکتہ لائٹ ہاؤس کے قواعد	۱۸		۴۷۶
کینڈا میں ہندوستانیوں کے رہنے			
کے مکان	۱	۱۹	۳۵
کواسک (۱)	۱۹	۸	۵۱۲
کواسک (۲)	۱۹	۹	۵۱۳
کواسک (۳)	۱۹	۹	۵۱۳

گرفتاران کوماکاٹو کو حادثہ کے بعد	۱۸		۴۶۹

لارڈ کچنر	۱۵		۳۸۳
لارڈ کچنر	۱۴		۳۳۹
لارڈ ہارڈنگ	۱۲		۲۷۵
لفٹیننٹ (ای. سی) ہارڈنگ	۱۲	۳	۲۷۹
لندن کا ایک تاریخی اجتماع	۱۶ — ۱۷		۴۳۰
لیڈی ہارڈنگ	۴	۱	۹۵

مارشل مکماہون	۱۲	۱۵	۲۹۱

نیومرکنٹائل کمپنی کے ملازمین اور افسر	۲۰		۵۵۸
نیومرکنٹائل کمپنی کے والنٹیر	۲۰		۵۵۸
وادی غیرذی زرع (مکہ معظمہ) کی آبادی کا ایک منظرعمومی	۱۸		۴۶۰
والی بخارا	۵	۹	۱۲۷
والنٹیروں کا نیا اسکاٹ	۱۸		۴۷۶
وان مولٹک سپہ سالار افواج بریہ جرمنی	۱۱		۲۵۷
وکٹوریہ لوئس نامی ایروپلین	۱۸		۴۷۳
ولیم اول شاہ پروشیا	۱۱	۱۴	۲۶۶
ہز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیہ وقیصر ہند	۱۴		۳۲۶
ہز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیہ وقیصر ہند	۱۹		۵۲۲
ہز ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال	۱۸		۴۶۴
ہز ہائی نس ٹھاکر صاحب گنڈال	۱۸		۴۶۵
ہز ہائی نس راجہ نرسنگھ گڑھ	۱۸		۴۶۳
ہز ہائی نس سرسید محمد حامد علی خاں والیٔ ریاست رام پور	۱۸		۴۶۴
ہز ہائی نس گائیکواڑ بڑودا	۱۸		۴۶۶
ہز ہائی نس مہاراجہ بیکانیر	۱۸		۴۶۶
ہز ہائی نس مہاراجہ چرکھاری	۱۸		۴۶۵
ہز ہائی نس مہاراجہ دتیا	۱۸		۴۶۵
ہز ہائی نس مہاراجہ جموں وکشمیر	۱۸		۴۶۵
ہز ہائی نس مہاراجہ جے پور	۱۸		۴۶۵
ہز ہائی نس مہاراجہ راؤ کوٹا	۱۸		۴۶۵

ہز ہائی نس مہاراجہ گوالیار	۱۸		۴۶۶
ہز ہائی نس مہاراجہ میسور	۱۸		۴۶۶
ہز ہائی نس نظام حیدرآباد	۱۸		۴۶۶
ہز ہائی نس نواب صاحب ٹونک	۱۸		۴۶۵
ہز ایکسلنسی غازی انور پاشا	۱۶ — ۱۷		۴۰۵
ہندوستان کے جرمن قیدی	۱۶ — ۱۷		۴۳۸
ہندوستان کی سکھ پلٹن	۱۹		۵۲۴
ہندوستانی سپاہی کلدار توپوں کے لیے گولیاں بھر رہے ہیں	۲۰		۵۵۶
ہندوستانی فوج کے لیے سامانِ غذا بار برداری کی گاڑیاں	۲۰		۵۵۶
ہندوستانی فوج کی تاریخی درود	۲۰		۵۵۹
ہوائی جنگی جہازوں کا بالائے سمندر ایک منظر	۱۱		۵۵۹
ہوائی ریل	۲	۱۷ — ۱۸	۶۱-۶۲
ہوائی جہازوں پر نیچے سے گولہ پھینکنے کے لیے	۱۸		۴۷۴
ہوائی مرکب کا ایک مجموعہ منظر	۱۵		۳۸۴
میسور میں زخمی سپاہی	۱۸		۴۷۰
یہ تصویر امریکہ کے ایک اخبار ڈی کرسچین ہیرالڈ سے نقل کی گئی ہے اس میں نیویارک کے اس مظاہرے کو دکھلایا گیا ہے۔	۱۹		۵۲۱
یہ تصویر نہایت اہم اور دلچسپ ہے اس میں برطانیہ کے ساحل دور کے بحری استحکامات دکھلائے گئے ہیں	۱۹		۵۲۲
یہ جنگ کا ایک نہایت دردانگیز منظر ہے۔	۱۸		۴۷۲

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۵

کلکتہ: چہارشنبہ ٦ شعبان رجب ۱۳۲۲ ہجری
Calcutta. Wednesday, July, 1. 1914

نمبر ۱

قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

14 MC Leod Street
CALCUTTA

Yearly Subscription Rs 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
[illegible] المکنی بابی الکلام آزاد الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱ کلکتہ چہار شنبہ ۶ شعبان ۱۳۳۲ ہجری جلد ٥

Calcutta: Wednesday, July, 1. 1914.

Said Halim

پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم دولۃ علیہ عثمانیہ

جنگی وزارت نے امۃ و حکومت کی عالمگیر ہلاکت و بربادی کے بعد، اپنے حسن تدبر اور قوت، نظم و ادارہ سے ترقی و اصلاح کا ایک محیر العقول دور شروع کیا ' اور جنگ طرابلس و بلقان کے بعد بھی باب عالی کی قوت کو اس حالت میں قائم رکھا کہ وہ یونان کو ایک نئی بحری جنگ کیلیے تہدید کرسکے۔

SEWING
MACHINES
BALLERS
WINDERS
THE ADARSHA KNITTING Co
Importers Manufacturers
General Merchant & Commission Agent
CALCUTTA

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاهتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں. اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم هوا - اچھے روانہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا هوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رهی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشینیں منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا هوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چند مستند اخبارات هند کی راے

—*—

بنگالي — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوںسے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

و نادى المنادي بشعارها في جو السماء بين الخافقين: "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله" صارخاً بالشهادتين!

هذا كان شان الاسلام و المسلمين و الامر على ذلك، حتى عمل الشيطان مكائده عليهم، و القى باسهم بينهم، و افشى فيهم فتنة الشبهات و الشهوات، و زينت لهم التقاليد و العادات و المبتدعات - فدب الفساد الاجتماعي في جسم الامة، و عم الظلم و الطغيان و الفتنة - و فسد الاخلاق، و ضعف النفوس، و تقاعست الهمم، و فترت العزائم، و طبع القلوب بالتعبد و التذلل، والخضوع والخشوع - حتى لا امر بمعروف و لا نهي عن منكر، و لا تعاون على بر، و لا تناصر على دفع ضر - فتمزق شمل المسلمين، و اضاعوا السياسة و الدين، و ردوا الامة اسفل سافلين، فخسروا الدنيا و الاخرة: ذالك هو الخسران المبين (٢٢ : ١١)

اما خسرانهم للدنيا، فان معظم شعوبهم و بلادهم قد استولى عليها الكفرة الفجرة، و ما بقى منها في ايديهم قد اوغلت سلطة الكفر في احشائه، وهي تهدده بسلب دمائه - و اما خسرانهم الاخرة، فبما ابتدع حما عيرهم في الدين، و اتبعوا غير سبيل المسلمين الاولين، فقد وعد الله بنصر الحق و ما هم منصورين، و كتب الغلب لحزبه و ما هم بغالبين، و نراهم قد غلب عليهم الذل، و لله العزة و لرسوله و للمومنين (٦٣ : ٨)

ان دين الله العظيم، و شريعة رسوله الكريم، شانه يعلو عن ان يكون مهبأً للاهواء، او مثاراً لاختلاف الاصول و الارا، او الة لسلطان الرؤساء، فهو حنيفية السمحة ليلها كنهارها، و ظاهرها كباطنها - و قال سبحانه و تعالى في كتابه الميمون: ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في شي، انما امرهم الى الله، ثم ينبئهم بما كانوا يعملون (٦ : ١٥٩)

مضى زمن النبي صلى الله عليه وسلم، و الصحابة رضوان الله عليهم، و اهل الاسلام على غاية من الاستقامة في دينهم - و هم متعاضدون متناصرون، متحابون متعاشرون - و لم يكن للناس من الفراغ ما يخلون فيه مع عقولهم ليبتلوها بالبحث في بيان عقائدهم، و ما كان من اختلاف قليل رد الى السنة و الكتاب: اولائك الذين هداهم الله و اولائك هم اولوالالباب (٢٩ : ١٧)

كان الامر على ذلك، و لكن خلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوات و اتبعوا الشهوات (١٩ : ٦٠) ففرقوا بين المومنين، و مزقوا شمل المسلمين، و صاروا شيعاً كل شيعة تعادى الاخرى لمخالفتها اياها في المذهب، و معاديتها فيما احدثت من المشرب - يتنابزون و يتلاعنون، و يزعمون في ذلك انهم بحبل الله مستمسكون - فقالوا سني و شيعي، وعربي و عجمي، وهندي وتركي، وهذا خارجي يلعن اميرالمومنين، و هذا شيعي يلعن الخلفاء الراشدين - و السني يكفر الشيعي و يقول انهم الفاسقون، و الشيعي يقتل السني و يقول انهم الكافرون - و الامم الطامعة من ورائهم يقول انكم مسودون و مستعبدون: الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً، و كل حزب بما لديهم فرحون (٣٠ : ٣٢) و يحسبون انهم على شي الا انهم هم الخاسرون (٧ : ١٧٧)

* * *

و قد طفق المسلمون يشعرون في هذه الايام بانهم ما فقدوا مجد سلفهم الصالحين، و تلك السعادت التي كانت لابائهم الاولين، الا لانهم لم يهتدوا بالقرآن، و لم ياخذوه بقوة و ايقان - و ان الامة في مرض، و الدول في حرض، فاذا لم تبادر بالعلاج، تم فساد المزاج -

اما ذالك الشعور الطفيف الذي لاح بارقه في آفاق العالم الاسلامي، فان هو الا اعدادا طبيعيا للانتقال الى طور اخر مصيره مجهول لعامتهم، و مرتاب فيه عند خاصتهم، لا يدرون الكون ذلك دواء ناجعاً يعيد السعادة و الهناء، ام داء عضال يدعى الى موت زوام؟ فمنهم اليائس يزيد في الافساد، و منهم الراجي يدعو الى سبيل الرشاد - يستوى في ذلك جميع البلاد الاسلاميه، حرة كانت او مستعمرة، محتلة كانت او مستقلة -

و اما اهل الرجاء (و نحن منهم) فانهم يعرفون ما يحتج به اهل الياس و لا ينكرونه و لهم نظر اخر ابعد، و راى اسد و ارشد، يويدونه بايات الكتاب المجيد - و يستدلون عليه بوعد الله العليم الشهيد: و هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا و ينشر رحمته و هو الولي الحميد (٤٢ : ٢٨)

فهذه الدعوة الاصلاحية القرانية التي دعانا اليها المصلحون المرشدون، و هي التي يدعو اليها "الهلال" من اول نشوه و لو كرهها الجامدون الجاهلون، و المتفرنجون المفسدون -

و قد بلغ الهلال الثالثة من عمره في هذا الشهر و هو دائب على صادق الجهد، الذي يعتقد بها فلاح الملة و نجاح الامة - متبعاً سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع، و ان ينصت له و يستمع - والباطل اجدر بالدثور، و اقتلاع الجذور: والله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (٢ : ٢٥٧)

اللهم انقذني من عالم الشقاء، و اجعلني من اخوان الصفاء، و اصحاب الوفاء، و سكان السماء، مع الصديقين و الشهداء، انت الله الذي لا اله الا انت فاطر الاشياء، و نور الارض و السماء، اعطني فيضا من العلوم الالاهيه، و هذب نفسي بانوار الحكمة النبوية! و ارني الحق حقا و الهمني اتباعه، و ارني الباطل باطلا و احرمني اعتقاده!!

اللهم ايد دينك القويم بالعلماء العاملين، و اكشف ببركتهم جهل الجاهلين، و ارفع بجميل سعيهم غفلة الغافلين، وهب لمرشديها وجداناً صادقاً، و علما نافعا، و قلبا صافيا، و لسانا بالحق ناطقا - يجاهدون في سبيل الله و لا يخافون لومة لائم! انك انت السميع مجيب - و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و العاقبة للمتقين -

بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الخامس

الحمد لله الذي رضي لنا الاسلام ديناً ، و نصب لنا الدلالة على صحته برهانا مبينا - و وعد من قام باحكامه و حفظ حدوده اجراً جسيماً - و ذخر لمن و افاه به ثواباً جزيلاً و فوزاً عظيما - و فرض علينا الانقياد له و لاحكامه - و التمسك بدعائمه و اركانه - و الاعتصام بعراه و اسبابه - فهو دينه الذي ارتضاه لنفسه ، و لانبيائه و رسله ، و ملائكة قدسه ، و لجميع مخلوقاته ، فبه اهتدى المهتدون - و اليه دعا الانبياء و المرسلون : افغير دين الله يبغون ؟ و له اسلم من في السماوات و الارض طوعا و كرها و اليه ترجعون (٣ : ٨٣) فلا يقبل من احد دينا سواه من الاولين و الاخرين : و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو في الاخرة من الخاسرين (٣ : ٨٥) و حكم سبحانه بانه احسن الاديان و لا احسن من حكمه و لا اصدق منه قيلا : و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن و اتبع ملة ابراهيم حنيفا و اتخذ الله ابراهيم خليلا (٤ : ١٢٥) -

فسبحان من جعل دين الاسلام عصمة لمن لجاء اليه - و جنة لمن استمسك به و عض بالنواجذ عليه - فهو حرمه الذي من دخله كان من الامنين - و حصنه الذي من لاذ اليه كان من الفائزين - و من انقطع دونه كان من الهالكين : فمن اهتدى فانما يهتدي لنفسه ، و من ضل فقل انما انا من المنذرين (٢٧ : ٩٥)

و اشهد ان لا إله الا الله وحده لا شريك له ، شهادة اشهد بها مع الشاهدين - و اتحملها عن الجاحدين !

و اشهد ان محمدا عبده المصطفى ، و نبيه المرتضى ، و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى ، ان هو الا وحي يوحى (٥٣ : ٤) ارسله كافة للناس بشيرا و نذيرا ، و داعياً الى الله باذنه و سراجاً منيرا (٣٣ : ٤٦) فهدى به من الضلالة ، و بصر به من العمى ، و ارشد به من الغي ، و فتح به اعيناً عميا ، و اذاناً صما ، و قلوباً غلفا - فبلغ الرسالة ، و ادى الامانة ، و نصح الامة ، و جاهد في الله حق جهاده ، و عبد ربه حتى اتاه اليقين - فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه المهتدين - و اتباعه الصادقين - و علمائه العاملين - و جميع الشهداء و الاولياء و الصالحين - صلوة و سلاماً دائمة بدوام السماوات و الارضين !!

* * *

(و بعد) فان الله جل ثناؤه ، و تقدست اسماؤه ، بعث محمداً صلى الله عليه و سلم على فترة من الرسل ، و طموس من السبل - و استوجب اهل الارض ان يحل بهم العقاب - و نظر الله سبحانه اليهم ، فمقتهم عربهم و عجمهم الا بقايا من اهل الكتاب (١) و استند كل امة الى ظلم ارائهم ، و حكموا على الله باباطيلهم و اهوائهم - و ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت ايدي الناس (٣٠ : ٤١) - من جميع الشعوب و الاجناس - و ملاءت الارض بشرك المشركين ، و ضلالة المضلين ، و ظلم الظالمين ، و عداية الضالين ، و قيادة الغاوين ، و سياسة المستبدين - و اصبحت الدماء مسفوكة ، و الاعراض مهتوكة ، و القوى منهوكة ، و الاموال مسلوبة و منهوبة - و العدل ممقوتاً و العدوان مرموقا ، حتى انت الارض من جور الظالمين - و استغاثت السماء من طغيان الكافرين - و سمع رب العزة انين المظلومين و بكاء الباكين : و اوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين (١٤ : ١٣)

ففلق الله سبحانه بمحمد (صلى الله عليه وسلم) صبح الايمان - و طلع شمس الهداية من مشرق العرفان - و ملاء الافاق نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دين الله افواجا - انزل عليه كتابا ، احتج على صحة العقائد في الانفس و الافاق - و بين فوائد ما دعا اليه من العبادة و مكارم الاخلاق - و اشار الى مصالح الناس فيما شرعه من الاحكام و السنن - و نبه على مفاسد ما حرمه عليهم من المنكرات و الفواحش ظهر منها و ما بطن - و جعل النظر و الفكر اساس الدين - و قضى على الوثنية التي اذلت البشر و استعبدتهم الملوك المستبدين ، و رؤساء الروحانيين ، و امراء الظالمين - و قرر حرية الوجدان و الاجتهاد - في جميع الاعمال و الاعتقاد - و جاء بالبينات و الهدى - فنهى عن التقليد و اتباع الهوى - و عظم شان الفكر و العقل ، و جعله هو المخاطب بفهم النقل - فامتاز دينه على سائر الاديان ، و بطلت دعوة الشيطان ، و تلاشت عبدة الاوثان ، و ذل المتلذذ بعبادة الصلبان ، و تقطعت الامة الطاغية في الارض كتقطع السراب في القيعان - حتى واصبح دين الله تابد الارتفاع و الاعتلاء ، بحيث صار اصلها ثابت و فرعها في السماء (١٤ : ٢٤)

---

(١) الحديث خرجه مسلم عن عياض بن حمار -

الهلال

٦ - شعبان - ١٣٣٢ هجري

خطبات و مواعظ

(١)

ان الحکم الا لله

ان الحکم الا لله (١٣ : ٤٠) فالحکم لله العلي الکبير!
انحکم الجاهلية يبغون ؟ (٤٠ : ١٢)
و من احسن من الله و هو خير الحاکمين
حکما لقوم يوقنون (١٣ : ١٠٩)
(٥ : ٥٣) الا ' له الحکم ' و هو
و له الحکم واليه ترجعون ! اسرع الحاسبين !
(٢٨ : ٧٠) (٦ : ٦٢)

لوگ دنيا ميں سيکڑوں قوتوں کے محکوم هيں - ماں باپ کے محکوم هيں ' دوست و احباب کے محکوم هيں ' استاد اور مرشد کے محکوم هيں ' اميروں ' حاکموں اور پادشاهوں کے محکوم هيں ' اگرچه وه دنيا ميں بغير کسي زنجير اور بيڑي کے آے تهے ' مگر دنيا نے انکے پانوں ميں بهت سي بيڑياں ڈال دي هيں

ليکن مومن و مسلم هستي وه هے جو صرف ايک هي کي محکوم هے - اسکے گلے ميں محکومي کي ايک بوجهل زنجير ضرور هے پر مختلف سمتوں ميں کهينچنے والي بهت سي هلکي زنجيريں نهيں هيں - وه ماں باپ کي اطاعت اور فرماں برداري کرتا هے ' کيونکه اسکے ايک هي حاکم نے ايسا کرنے کا حکم ديا هے - وه دوستوں سے محبت رکهتا هے ' کيونکه اُسے رفيقوں اور ساتهيوں کے ساتهه سچے برتاؤ کي تلقين کي گئي هے - وه اپنے سے هر بزرگ اور هر بڑے کا ادب ملحوظ رکهتا هے ' کيونکه اسکے ادب آموز حقيقي نے اسے ايسا هي بتلايا هے - وه پادشاهوں اور حاکموں کا حکم بهي مانتا هے ' کيونکه حاکموں کے ايسے حکموں کے ماننے سے اُسے نهيں روکا گيا هے جو اسکے حاکم حقيقي کے حکموں کے خلاف نهوں - وه دنيا کے ايسے پادشاهوں کي اطاعت بهي کرتا هے جو اسکي آسماني پادشاهت کي اطاعت کرتے هيں کيونکه اسے تعليم دي گئي هے که وه هميشه ايسا هي کرے - ليکن يه سب کچهه جو وه کرتا هے ' تو اسليے نهيں کرتا که ان سب کے اندر کوئي حکم ملتا اور انکو جهکنے کي جگه سمجهتا هے ' بلکه صرف اسليے که طاعت ايک هي کيليے هے ' اور حکم صرف ايک هي کا هے - جب اُس ايک هي حکم دينے والے نے ان سب باتوں کا حکم ديديا ' تو ضرور هے که خدا کيليے ان سب بندوں کو بهي مانا جاے ' اور الله کي اطاعت کي خاطر وه اسکے بندوں کا بهي مطيع هوجاے !

* * *

پس في الحقيقت دنيا ميں هر انسان کيليے بے شمار حاکم اور بهت سي جهکانے والي قوتيں هيں - ليکن مومن کيليے صرف ايک هي هے - اسکے سوا کوئي نهيں - وه صرف اسي کے آگے جهکتا هے ' اور صرف اُسي کو مانتا هے - اسکي اطاعت کا حق ايک هي کو هے ' اسکي پيشاني کے جهکنے کي چوکهٹ ايک هي هے ' اور اسکے دل کي خريداري کيليے بهي ايک هي خريدار هے - وه اگر دنيا ميں کسي دوسري هستي کي اطاعت کرتا بهي هے تو صرف اُسي ايک کيليے ' اسليے اسکي بهت سي اطاعتيں بهي اُس ايک هي اطاعت ميں شامل هو جاتي هيں ؛

مقصود ما ز دير و حرم جز حبيب نيست
هرجا کنيم سجده بدان آستان رسد ؛

حضرت يوسف (عليه السلام) نے قيد خانے ميں اپنے ساتهيوں سے کيا پوچها تها ؟

ارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ؟ (١٢ : ٣٩)	بهت سے معبود بنالينا بهتر هے يا ايک هي قهار و مقتدر خدا کو پوجنا ؟

يهي وه خلاصهٔ ايمان و اسلام هے ' جسکي هر مومن و مسلم کو قرآن کريم نے تعليم دي هے که :

ان الحکم الا لله ' امر الا تعبدوا الا اياه !	" تمام جهان ميں الله کے سوا کوئي نهيں جسکي حکومت هو - اس نے هميں حکم ديا هے که اسکے سوا اور کبهي کو نه پوجيں اور نه کسي کو اپنا معبود بنائيں "

يهي " دين قيم " هے جسکي پيروي کا حکم ديا گيا :

ذالک الدين القيم ' و لکن اکثر الناس لا يعلمون (٢٢ : ٤٠)

* * *

حديث صحيح هے که فرمايا :

لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق ! (بخاري و مسلم)	جس بات کے ماننے ميں خدا کي نافرماني هو ' اسميں کسي بندے کي فرماں برداري نه کرو !

اسلام نے يه کهکر کي حقيقت کي تمام ما سوى الله اطاعتوں اور فرماں برداريوں کي بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حر کامل کرديا ' جنکي زنجيروں سے تمام انسانوں کے پانوں بوجهل هو رهے تهے ' اور اس ايک هي جملے ميں انساني اطاعت اور پيروي کي حقيقت کو وسعت اور احاطه کے ساتهه سمجها دي که اسکے بعد اور کچهه باقي نه رها - يهي هے جو اسلامي زندگي کا دستور العمل هے ' اور يهي هے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کي ايک مکمل تصوير هے - اس تعليم الهي نے بتلاديا هے که جتني اطاعتيں ' جتني فرماں برداريان ' جتني وفاداريان ' اور جسقدر بهي تسليم و اعتراف هے ' صرف اُسي وقت تک کيليے هے ' جب تک که بندے کي بات ماننے سے خدا کي بات نه جاتي هو ' اور دنيا والوں کے وفادار بندے ' خدا کي حکومت کے آگے بغاوت نه کرتي هو - ليکن اگر کبهي ايسي صورت پيش آجاے که الله اور اسکے بندوں کے حکام ميں مقابله آ پڑے ' تو پهر تمام طاعتوں کا خاتمه ' تمام عهدوں اور شرطوں کي شکست ' تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع ' اور تمام دوستيوں اور محبتوں کا اختتام هے - اس وقت نه تو حاکم حاکم هے نه پادشاه پادشاه ' نه باپ باپ هے نه بهائي بهائي - سب کے آگے تمرد ' سب کے ساتهه انکار ' سب کے سامنے سرکشي ' سب کے ساتهه بغاوت - پہلے جسقدر نرمي تهي ' اتني هي اب سختي چاهيے ! پہلے جسقدر اعتراف تها ' اتنا هي اب تمرد چاهيے - پہلے جسقدر فرماں برداري تهي ' اتني هي اب نافرماني مطلوب هے ' پہلے جسقدر جهکاؤ تها ' اتنا هي اب غرور هو ' کيونکه رشتے کٹ گئے اور تعلق توڑ ڈالے گئے - رشته دراصل ايک هي تها ' اور يه سب رشتے اسي ايک رشتے کي خاطر تهے - حکم ايک هي کا تها ' اور يه سب اطاعتيں اُسي ايک کي اطاعت کيليے تهيں - جب

ادبیات

آثار علمیۂ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل (۱)

ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ هوں * میں دشت غم میں آهوے صیاد دیدہ هوں
هوں دردمند ، جبر هو یا اختیار هو * گہ نالۂ کشیدہ گہ اشک چکیدہ هوں
جاں لب پہ آئی تو بھی نہ شیریں ہوا دهن * از بسکہ تلخی غم هجراں چشیدہ هوں
نے سبحہ سے علاقہ نہ ساغر سے واسطہ * میں معرض مثال میں دست بریدہ هوں
هوں خاکسار پر نہ کسی سے ہے مجھکو لاگ * نے دانۂ فتادہ هوں نے دام چیدہ هوں
جو چاهتے نہیں وہ میری قدر و منزلت * میں یوسف بقیمت اول خریدہ هوں
هرگز کسی کے دل میں نہیں ہے مری جگہ * هوں میں کلام نغز ولے ناشنیدہ هوں
اهل ورع کے حلقہ میں هر چند هوں ذلیل * پر عاصیوں کے زمرہ میں میں برگزیدہ هوں
پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح (اسد)
ڈرتا هوں آئینہ سے کہ مردم گزیدہ هوں

التجاے پروانہ

وہ زمانہ بھی ہے تجھکو یاد ، اے شمع حزیں ؟ * نور کے سانچہ میں تیرے جبکہ آسودہ تھے هم ؟
اب مگر تجھہ میں نہیں ہے وہ گہردار سیل نم ؟ * یا همیں میں درد آسا آتشی ہے خوے رم ؟
دیدۂ خونناب کی وہ دجلہ باری کیا ہوئی ؟
کیا ہوئی راتوں کی بے صبری آہ و زاری کیا ہوئی
تو وهی ہے ، اور تیرے شعلہ کی رعنائی وهی * عارض روشن کی تیری محفل آرائی وهی
تیرے جلوہ میں نہاں ہے سوز فرمائی وهی * ذرہ افزائی وهی حسن تپش زائی وهی
در خور آهنگ سوزش بال پروانہ نہیں
ورنہ یہ تیری ضیا تو اب بھی بیگانہ نہیں
هاے وہ دن ، جب ترا شعلہ اُدھر تھا برق کوش * اور ادھر تھا وقف سوزش خرمن صد صبر و هوش
طور پرور تھا اُدھر گر جلوۂ خورشید جوش * رشک موسیٰ تھا اِدھر هر ذرۂ آئینہ پوش
وہ هجوم نازکی هر لحظ جلوہ تازیاں !
اور وہ انبوہ نیاز عشق کی جانبازیاں !
سینہ جوشش گاہ سیل وسعت آمال تھا * ولولوں کی موج سے هر قلب مالا مال تھا
نہ سکون نکبت و ذلت جو دور از حال تھا * کارگاہ صد تپش آسودہ زیر بال تھا
شور نغمہ سے غرض معمور تھا هستی کا ساز
دل مثال آئینہ تھا گریہ بردار گداز

* * *

تجھکو کیا ، اک هم نہیں تو اور پروانے بہت * حسن تیرا چاهیے ، مجھ سے هیں دیوانے بہت
لطف ساقی هو تو ساغر اور پیمانے بہت * پردہ داری هو تیرے شب کی تو افسانے بہت
هر پتنگے میں کہاں لیکن وہ شعلہ باریاں ؟
خاک میں اب بھی لگن کے هونگی کچھ چنگاریاں !

(نیاز فتح پوری)

---

(۱) اسکی اصلی سرخی " آثار ادبیۂ خطیہ " ہے لیکن اسکا بلاک اس وقت طیار نہ تھا - آثار علمیۂ خطیہ کا دیدیا گیا -

همارے اسلاف کرام کي یه تعریف کي گئي تهي که :

اشداء علي الکفار ' کافروں کے لیے نهایت سخت هیں پر آپسمیں
رحمـاء بينهـــم ! نهایت رحم والے اور مهربان !

پر هم نے اپني تمام خوبیاں گنوا دیں' اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکهه لیں - هم اپنوں کے آگے سرکش هوگئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جهکنے لگے - هم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نهیں بڑهایا لیکن بندوں کے دستر خوان کے گرے هوے ٹکڑے چننے لگے - هم نے شهنشاه ارض و سما کی خداوندي سے بغاوت کی مگر زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجهه لیا - هم پورے دن میں ایک بار بهي خدا کا نام هیبت اور خوف کے ساتهه نهیں لیتے ' پر سیکڑوں مرتبه اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رهتے هیں !

يا ايها الانسان ما غرک بربک الکريم ' الذي خلقک فسواک فعدلک ' في اي صورة ما شاء رکبک ' کلا ' بل تکذبون بالـدين ' و ان عليکم لحفظين ' کراما کاتبين ' يعلمون ما تفعلون - ان الابرار لفي نعيم ' و ان الفجـار لفي جحيـم ' يصلونها يوم الـــدين ' و ما هم عنها بغائبين ' و ما ادراک ما يـوم الدين ؟ ثم ما ادراک ما يوم الدين ؟ يوم لا تملـک نفس لنفس شيأ ' و الامر يومئذ لله ! (۸۲ : ۶)

اے سرکش انسان ! کس چیز نے تجهے اپنے مهربان اور محبت کرنے والے پروردگار کي جناب میں گستاخ کردیا هے ؟ وه که اس نے تجهے پیدا کیا ' تیري ساخت درست کي ' تیري خلقت کو اعتدال بخشا ' اور جس صورت میں چاها تیري شکل کي ترکیب کي ' پهر یه کس کي وفاداري هے جس نے تجهے اس سے باغي بنا دیا هے ؟ نهیں ' اصل یه هے که تمهیں اسکي حکومت کا یقین هي نهیں ' حالانکه تم پر اسکي طرف سے ایسے بزرگ نگرانکار متعین هیں ' جو تمهارے اعمال کا هر آن احتساب کرتے رهتے هیں ' اور تمهارا کوئي فعل بهی انکي نظر سے مخفي نهیں - یاد رکهو که هم نے ناکامي اور کامیابي کي ایک تقسیم کردي هے - خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامراني کے عیش و نشاط میں رهینگے ' اور بدکار و نا فرمان خدا کي پادشاهي کے دن ' نامرادي و هلاکت کے عذاب میں مبتلا هونگے ' جس سے کبهي نکل نه سکیں گے - یه خدا کي پادشاهي کا دن کیا هے ؟ وه دن جسمیں کوئي کسي کے لیے کچهه نه کر سکے گا اور صرف خدا هي کي اس دن حکومت هوگي !

اس سے پہلے که خدا کي پادشاهي کا دن نزدیک آے ' کیا بهتر نهیں که اسکے لیے هم اپنے تئیں طیار کرلیں ؟ تا که جب اس کا مقدس دن آے تو هم یه کهکر نکال نه دیے جائیں که تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کي حکومت کو بهلا دیا تها ' جاؤ که آج خدا کي پادشاهت میں بهي تم بالکل بهلا دیے گئے هو ! لا بشرى يومئذ للمجرمين :

و قيل اليوم ننساکم کما نسيتم لقاء يومکم هذا ' و ماواکم النـار و ما لکم من ناصرين - ذالـــکم بانـــم اتخذتم آيات الله هزوا و غرتکم الحياة الدنيا ' فاليوم لا يخرجون منها و لا هم يستعتبون ! (۴۵ : ۳۴)

اور اس وقت ان سب سے کها جائگا که جس طرح تم نے اس دن کي حکومت الهي کو بهلا دیا تها ' آج هم بهي تم کو بهلا دینگے - تمهارا ٹهکانا آگ کے شعلے هیں اور کوئي نهیں جو تمهارا مدد گار هو - یه اس کي سزا هے که تم نے خدا کي آیتوں کي هنسي اڑائي ' اور دنیا کي زندگي اور اسکے کاموں نے تمهیں دهوکے میں ڈالے رکها - پس آج نه تو عذاب سے تم نکالے جاؤگے ' اور نه هي تمهیں اسکا موقع ملے گا که توبه و استغفار کرکے خدا کو منالو - کیونکه اسکا وقت تم نے کهو دیا !

* * *

آج خدا کي حکومت اور انساني پادشاهتوں میں ایک سخت جنگ بپا هے - شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچها دیا گیا هے - اسکے گهرانے کي وراثت اسکے پوجنے والوں میں تقسیم کردي گئي هے ' اور " دجال " کي فوج هر طرف پهیل گئي هے - یه شیطاني پادشاهتیں چاهتي هیں که خدا کي حکومت کو نیست و نابود کردیں - انکي دهني جانب دنیوي لذتوں اور عزتوں کي ایک ساحرانه جنت هے ' اور بائیں جانب جسماني تکلیفوں اور عقوبتوں کي ایک دکهائي دینے والي جهنم بهڑک رهي هے - جو فرزند آدم خدا کي پادشاهت سے انکار کرتا هے ' یه دجال کفر و ظلمت اسپر اپني جادو کي جنت کا دروازه کهولدیتے هیں که حق پرستوں کي نظر میں في الحقیقت خدا کي لعنت اور پهٹکار کي جهنم هے : لابثين فيها احقابا لا يذوقون فيها بردا و لا شرابا (۷۸ : ۲۳) اور جو خدا کي پادشاهت کا اقرار کرتے هیں ' انکو اپني ابلیسي عقوبتوں اور جسماني سزاؤں کي جهنم میں دهکیل دیتے هیں اور کهتے هیں که : حرقوه و انصروا الهتکم (۲۱ : ۶۸) مگر في الحقيقت سچائي کے عاشقوں اور راستي باري کے پرستاروں کیلیے وه جهنم جهنم نهیں هے - لذتوں و راحتوں کي ایک جنة النعیم هے ' کیونکه انکے لسان ایمان و ایقان کي صدا یه هے که :

فاقض ما انت قاض ! انما تقضي هذه الحياة الدنيا ! انا امنا بربنا ' ليغفرلنا خطايانا (۲۰ : ۷۵)

اے دنیوي سزاؤں کي طاقت پر مغرور هونے والے پادشاه ! تو جو کچهه کرنے والا هے کر گذر ! تو صرف دنیا کی اس زندگي اور گوشت اور خون کے جسم هي پر حکم چلا سکتا هے پس چلا دیکهه ! هم تو اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے هیں تاکه همارے خطاؤں کو معاف کرے - تیري دنیاوي سزائیں همیں اس کي راه سے باز نهیں رکهه سکتیں !

جبکه یه سب کچهه هو رها هے ' اور زمین کے ایک خاص ٹکڑه هي میں نهیں بلکه اسکے هر گوشے میں آج بهي مقابله جاري هے ' تو بتلاؤ ' پرستاران دین حنیفي ان دجاجلهٔ کفر و شیطنت اور اس حکومت و امر الهي میں سے کس کا ساتهه دینگے ؟ کیا ان کو اس آگ کے شعلوں کا ڈر هے جو دجال کي حکومت اپنے ساتهه سلگاتي آتي هے ؟ لیکن کیا انکو معلوم نهیں که انکا مورث اعلی کون تها ؟ دین حنیف کے اولین داعي نے بابل کي ایک ایسي هي سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کي حکومت کو ترجیح دي ' اور اسے آگ میں ڈالنے کیلیے شعلے بهڑکائے گئے ' پر اسکي نظر میں علانیت کے وه شعلے گلزار بهشت کے شگفته پهول تهے : قلنا يا نار کوني بردا و سلاما على ابراهيم ! (۲۱ - ۶۹)

کیا انکے دلمیں دنیوي لذتوں اور عزتوں کي اس جهوٹي جنت کي طمع پیدا هوگئي هے جسکے فریب باطل سے یه جنود شیطاني انساني روح کو فتنه میں ڈالنا چاهتي هے ؟ اگر ایسا هے تو کیا انهیں خبر نهیں که مصر کا پادشاه حکومت الهي کا منکر هوکر اپني عظیم الشان کاخوں اور بڑي بڑي نهروں سے اور اس ملک سے جس پر اسے " رب اعلی " هونے کا گهمنڈ تها ' کتنے دن متمتع هوسکا ؟

ان فرعون علا في الارض و جعل اهلهـــا شيعــا يستضعف طائفة منهم يذبح ابناءهم و يستحيي نسـاءهم ' انه کان من

فرعون ارض مصر میں بهت هي بڑهه چڑهه نکلا تها - اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق کرکے الگ الگ گروه قرار دیے تهے - ان میں سے ایک گروه بني اسرائیل کو استدر کمزور اور بے بس

إنکے ماننے میں اُس سے انکار' اور إنکي وفاداري میں اُس سے بغاوت ہونے لگي' تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا' اُسي کي تلوار نے کاٹ بھي دیا' اور جسکے ہاتھہ نے ملایا تھا' اسي کے ہاتھہ نے الگ بھي کر دیا کہ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق!

سرور کائنات اور سید المرسلین (صلعم) سے بڑھکر مسلمانوں کا کون آقا ہوسکتا ہے؟ لیکن خود اُس نے بھي جب عقبہ میں انصار سے بیعت لي' تو فرمایا کہ والطاعة في معروف (۱) میري اطاعت تم پر اُسي وقت تک کیلیے واجب ہے' جب تک کہ میں تم کو نیکي کا حکم دوں - جب اس شہنشاہ کونین کي اطاعت مسلمانوں پر نیکي و معروف کے ساتھہ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون پادشاہ' کونسي حکومت' کون سے پیشوا' کون سے رہنما' اور کونسي قوتیں ایسي ہوسکتي ہیں' جنکي اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھي ہمارے لیے باقي رہے؟

آدم کي اولاد دو کي محکوم نہیں ہوسکتي - وہ ایک سے ملیگي' دوسرے کو چھوڑیگي - ایک سے جوڑیگي' دوسرے سے کٹیگي - پھر خدا را مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑیگا اور کس سے ملیگا؟ ایک ملک کے دو پادشاہ نہیں ہوسکتے - ایک باقي رہیگا - ایک کو چھوڑنا پڑیگا - پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کي اقلیم دل کس کي پادشاہت قبول کریگي؟ کیا وہ اس سے ملیگا جسکي حالت یہ ہے کہ:

و يقطعون ما امر الله به ان يوصل؟ (۲ : ۲۵)

خدا نے جسکو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے وہ اُسے توڑتے اور جدا کرتے ہیں!

کیا اُسکي پادشاہت قبول کریگا جسکي حالت کي تصویر یہ ہے؟

و يفسدون في الارض' اولائك هم الخاسرون! (۲ : ۲۵)

وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار وہي ناکام و نامراد رہینگے!

اور کیا اُسکي پادشاہت سے گردن موڑ لیگا جو پکارتا ہے کہ:

يا ايها الانسان! ما غرك بربك الكريم! (۸۲ : ۶)

اے غافل انسان! کیا ہے جسکے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے؟

مگر آہ' یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا' فاحياكم' ثم يميتكم' ثم يحييكم' ثم اليه ترجعون! (۲ : ۲)

تم اُس شہنشاہ حقیقي کي حکومت سے کیونکر انکار کروگے جس نے تمہیں اُس وقت زندہ کیا جبکہ تم مردہ تھے - وہ تم پر پھر موت طاري کریگا - اسکے بعد دوبارہ زندگي بخشے گا' پھر تم سب اُسي کے پاس بلا لیے جاؤ گے!

دنیا اور اسکي پادشاہیاں فاني ہیں - انکے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا ہے - خداے منتقم و قہار کے بھیجے ہوے فرشتہ ہاے عذاب انقلاب و تغیرات کے حربے لیکر اُترنے والے ہیں - اُنکے قلعے مسمار ہوجائینگے - انکي تلواریں کند ہوجائینگي' انکي فوجیں ہلاک ہونگي' انکي توپیں انکو پناہ نہ دینگي - انکے خزانے انکے کام نہ آئینگے - انکي طاقتیں نیست و نابود کردي جائینگي - انکا تاج غرور انکے سر سے اُتر جائیگا - انکا تخت جلال و عظمت واژگون نظر آئیگا:

و يوم تشقق السماء بالغمام و نزل الملائكة تنزيلا - الملك يومئذ للرحمن و كان يوما على الكافرين عسيرا (۴۵ : ۲۸)

اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائیگا' اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے - اس دن کسي کي پادشاہت باقي نہ رہیگي - صرف خداے رحمن ہي کي حکومت ہوگي' اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کیلیے بہت ہي سخت دن ہوگا!!

پھر اُس دن جبکہ رب الافواج اپنے ہزاراں ہزار قدوسیوں کے ساتھہ نمودار ہوگا اور ملکوت السماوات والارض کا نقیب پکاریگا:

لمن الملك اليوم؟ لله الواحد القهار! (۴۰ : ۱۶)

آجکے دن کس کي پادشاہي ہے؟ کسي کي نہیں' صرف خداے واحد و قہار کي!!

تو اس وقت کیا عالم ہوگا اُن انسانوں کا' جنہوں نے پادشاہ ارض و سماء کو چھوڑ کر مٹي کے تودوں کو اپنا پادشاہ بنا لیا ہے' اور انکے حکموں کي اطاعت کو خدا کے حکموں کي اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں؟ آہ اُس دن وہ کہاں جائینگے جنہوں نے انسانوں سے صلح کرنے کیلیے خدا سے جنگ کي' اور اپنے اُس ایک ہي آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا؟ وہ پکارینگے پر جواب نہ دیا جائیگا - وہ فریاد کرینگے پر سني نہ جائیگي وہ توبہ کرینگے پر قبول نہ ہوگي - وہ نادم ہونگے پر ندامت کام نہ دیگي!

اے انسان! اُس دن کیلیے تجھہ پر افسوس ہے! ويل يومئذ للمكذبين (۸۶ : ۱۵)

وقيل ادعوا شركاءكم فلم يستجيبوا لهم!

انسے کہا جائیگا کہ اب اپنے اُن خداوندوں اور حاکموں کو پکارو جنکو تم خدا کي طرح مانتے تھے اور خدا کي طرح اُنسے ڈرتے تھے - وہ پکارینگے' پر کچھہ جواب نہ پائینگے!

پس وہ معلم الہي' وہ داعي رباني' وہ مبشر و منذر' وہ رحمة للعالمین' وہ محبوب رب العالمین' وہ سلطان کونین' آگے بڑھیگا' اور حضور خداوندي میں عرض کریگا:

وقال الرسول: يا رب ان قومي اتخذوا هذا القران مهجورا! (۴۵ : ۳۲)

اے پروردگار! افسوس ہے کہ میري اُمت نے قرآن کي ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا - اسي کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں!

اللهم صل وسلم عليه وعلى اله وصحبه و اتباعه الى يوم الدين!

* * *

پس سفر سے پہلے زاد راہ کي فکر کرلو' اور طوفان سے پہلے کشتي بنا لو - کیونکہ سفر نزدیک ہے' اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں: جنکے پاس زاد راہ نہوگا وہ بھوکے مرینگے' اور جنکے پاس کشتي نہوگي وہ سیلاب میں غرق ہوجائینگے - جب تم دیکھتے ہو کہ مطلع غبار آلود ہوا اور دن کي روشني بدلیوں میں چھپ گئي' تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آگیا - پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کي امن و سلامتي کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے' دین الہي کي روشني ظلمت کفر و طغیان میں چھپ رہي ہے' مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے' اور طیار نہیں ہوتے کہ انساني پادشاہتوں سے کٹ کر خدا کي پادشاہت کے مطیع ہو جاؤ؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا کے تخت جلال کي منادي پھر بلند ہو' اور اسکي زمین صرف اسي کیلیے ہو جاے' حتى لا تكون فتنة و يكون الدين لله (۲ : ۱۸۹)؟

* * *

آہ! ہم بہت سوچکے اور غفلت و سرشاري کي انتہا ہوچکي - ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا لیکن مخلوقوں کے سامنے کبھي بھي فروتني سے نہ شرماے - ہمارا وصف یہ بتلایا گیا تھا کہ:

اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين! (۵ : ۵۷)

مومنوں کے ساتھہ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت -

---

(تصحیح) پہلے فارم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عربي فاتحۂ جلد خامس میں کئي غلطیاں رہگئي ہیں - دوسرے صفحہ - سطر ۳۲ میں "يستوي في ذلك جميع البلاد" ہے - حالانکہ "جميع" کا لفظ اوپر کي سطر کیلیے پروف میں لکھا تھا گیا جو وہاں دیدیا گیا - اصلي عبارت یوں ہے: تستوي في ذالك البلاد الاسلامية -

مقالات

بــاب التفسیر : قسم علمــي

اخـتـــلاف الـــوان

صفـحــة من علم الـحـیـــوان

(۲)

هم نے گذشته نمبر میں قرآن کریم کي وہ آیتیں جمع کردي تهیں جن میں رنگوں کے اختلاف و ظهور کی طرف اشارہ کیا ہے - اور آخر میں حسب ذیل نتائج اخذ کیے تهے :

(۱) قرآن کریم کي آیات سے واضح هوتا ہے که مثل اور بے شمار مظاهر خلقت کے رنگوں کا اختلاف بهی خدا کي قدرت کي ایک بهت بڑي نشاني ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر قدرت الهي کی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ هیں جنکو صاحبان عقل و فکر هي سمجهه سکتے هیں -

(۳) اختــلاف الـــوان ایک قانون ہے جو هر نوع میں جاري و ساري ہے - پس یه کیسے هوسکتا ہے که ایک ایسا عام ظهور مصالح و اسرار پر مبني نہو ' جبکه قدرت الهیه کا کوئي فعل حکمت سے خالي نہیں ؟

اسکے بعد هم نے لکها تها که شارحین علم کي تحقیقات اس بارے میں معلوم کرني چاهیے که وہ اختــلاف الــوان کو کس نظر سے دیکهتے هیں ؟

آج هم صرف حیوانات کی رنگتوں کے اختلاف پر نظر ڈالینگے -

(اختــلاف الــوان اور علـم الحیوان)

یه مسئلــه علم الحیات (بایوا لواجي) اور علم الحیوانات (زوا لواجي) کا مشترک موضوع ہے -

جسقدر تحقیقات اس وقت تک هوئي هیں وہ گو ایک مرتب صورت میں مدون کردي گئي هیں ' تاهم انهیں ابتدائي درجه سے آگے بڑهنے کا موقع نہیں ملا ہے ' کیونکه مقاصد و علل کا بهت کم حصه سامنے آیا ہے اور بهت بڑا میدان ابهي باقي ہے -

علماے " وظائف الاعضا " (فزیو لوجي) کے ایک گروہ کي تحقیقات یه ہے که حیوانات میں اختلاف الوان محض فزیو لوجیکل اسباب سے پیدا هوا ہے ' اور اسمیں قدرت کے کسی ارادے اور قصد یا تقدیر و تخمین کو دخل نہیں ہے (فزیو لوجي کا صحیح ترجمه " علم وظائف الاعضا " ہے - " فزیو لوجیکل اسباب " یعنے وہ اسباب و موثرات جنکا تعلق علم وظائف الاعضا سے ہے) پس هم پہلے انکي تحقیقات کا خلاصه درج کرتے هیں :

(فزیو لوجیکـــل اسبـــاب)

" مادي اشیاء خواہ وہ حیوانات هوں یا نباتات و جمادات " انکے لیے اکثر حالتوں میں رنگ لازمي ہے حیوانات اور نباتات ایک طرف رہے جمادات میں بهي بمشکل کوئي ایسي مثال ملیگي جسکا پاني اور بعض خاص عناصر (گیس) کي طرح کوئي خاص رنگ نه هو - چونکه تمام حیوانات اور نباتات کے جسم جمادات سے مرکب هیں ' اسلیے طبیعي طور پر انکے جسموں میں ان جمادات کے رنگوں کا موجود هونا ضروري ہے - البته هماري آنکهوں کو صرف وهي رنگ نظر آتا ہے جو جسم کی بالائی سطح سے قریب هوتا ہے - مگر جب کسی جسم کي تشریح کي جاتي ہے تو اسمیں ان تمام جمادات کے رنگ یا انکے آثار نظر آجاتے هیں جنسے انکا قوام مرکب هوتا ہے -

علم الحیات کی اصطلاح میں حیوانات کی ایک قسم پروٹوزوا (Protozoa) (۱) یا حیوانات اولی ہے - جس قسم کے حیوانات پر اس اصطلاح کا اطلاق هوتا ہے انکی نسبت ایک اهم سوال یه ہے که کیا در حقیقت وہ سلسلۂ حیوانات کا اولین حلقه هیں یا ان سے پہلے بهی کوئی اور کڑی هونی چاهیے ؟ قطعي جواب تو اسکا کوئی نہیں دیا گیا اور غالباً دیا بهی نہیں جا سکتا - البته یه معلومات موجودہ یه مسلم ہے که اس وقت تک جسقدر حیوانات دریافت هوے هیں ' ان سب میں بسیط ترین اور اولین حیوان یهی هیں -

ان حیوانات کے جسم سے ایک خاص قسم کا لیس دار مادہ نکلتا ہے - اس مادہ سے جب بالو کے ذرہ ملتے هیں تو فوراً چپک جاتے هیں اور ان سے ایک خول (کیس) سا تیار هوجاتا ہے - عموماً اس خول کا رنگ حیوان کے جسم کا رنگ سمجها جاتا ہے - غور کرو که اسمیں رنگ کس شے کا هوگا ؟ ظاهر ہے که بالو کے علاوہ اور کسي شے کا نہیں هوسکتا -

حیوانات کے ظاهري اعضاء کی طرح اندروني اعضاء کے رنگ بهی مختلف هوتے هیں - مثلاً جگر کا رنگ اور ہے آنتوں کا اور ' دل کا رنگ ایک ہے اور گردہ کا دوسرا - وهلم جرا - مگر ظاهري اعضاء کي طرح انکے رنگوں کا اختلاف بهي فزیا لوجیکل اسباب هي کا نتیجه ہے - چنانچه انکي کیمیاوي تشریح کے نتائج اسکي تشفي بخش شهادت دیتے هیں " انتهی

(تحقیــق مــزید)

یهاں تک علم وظائف الاعضا کي اس جماعت کے بیان کا خلاصه تها جو کہتي ہے که اختلاف الوان محض حیوانات کی جسماني ترکیب کا ایک اتفاقي نتیجه ہے - اسمیں فطرة کے کسي خاص ارادہ اور مقصد کو دخل نہیں -

لیکن اگر اس تحقیق کو تسلیم کرلیا جائے تو اسکے معني یه هونگے که قرآن کریم کا اختلاف الوان کو قدرت الهی کي ایک نشاني قرار دینا اور بار بار " ان في ذالك لآیات لقوم یتفکرون " ' " ان في ذالك لآیات للعالمین " اور " ان في ذالك لذکری لاولی الالباب " کہنا (نعوذ بالله) بالکل باطل ہے ' کیونکه نشاني وهی چیز

---

(۱) " پروٹوزوا " کا مادہ ترکیب دو یوناني لفظ (Protos) اور (Zoa) هیں جنکے معني علی الترتیب " ابتدائی " اور " حیوان " هیں - عربی میں پروٹوزوا کا ترجمه " حیوانات اولی " هوا ہے جو اس اصطلاح کے ٹهیک لفظي معنی هیں -

المفسدین - و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - و نمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحذرون - (۲۸ : ۴)

سمجھ رکھا تھا کہ انکے فرزندوں کو قتل کرتا اور انکے اعراض و ناموس کو برباد کرتا - اسمیں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا - لیکن با این همه ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی ، اسی پر احسان کریں ، اسی قوم کے لوگوں کو وہاں کی سرداری و ریاست بخشیں ، انہی کو وہانکی سلطنت کا وارث بنالیں ، اور انہی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرا دیں - اس سے ہمارا مقصد یہ تھا فرعون و ہامان اور اسکے لشکر کو جس ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت و خروج کا کھٹکا لگا رہتا تھا ، اسی کے ہاتھوں انکے ظلم و استبداد کا نتیجہ انکے آگے آئے !

* * *

مسلمانو ! کیا متاع آخرۃ بیچ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کی خواہش ہے ؟ کیا اللہ کی حکومت سے باغی رہکر دنیا کی حکومتوں سے صلح کرنے کا ارادہ ہے ؟ کیا نقد حیات ابدی بیچکر معیشت چند روزہ کا سامان کررہے ہو ؟ کیا تمھیں یقین نہیں کہ :

ما هذه الحیاۃ الدنیا الا لهو و لعب ، و ان الدار الآخرۃ لهی الحیوان (۲۹ :)

یہ دنیا کی زندگی (جو تعلق الہی سے خالی ہے) اسکے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے ؟ اصلی زندگی تو آخرۃ ہی کی زندگی ہے جسکے لیے اس زندگی کو طیار کرنا چاہیے -

اگر تم صرف دنیا ہی کے طالب ہو ، جب بھی اپنے خدا کو نہ چھوڑو - کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں بخشنے کیلیے طیار ہے - تم کیوں صرف ایک ہی پر قناعت کرتے ہو ؟

و من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا و الآخرۃ (۴ : ۱۳۳)

اور جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے ، اس سے کہدو کہ صرف دنیا ہی کیلیے کیوں ہلاک ہورہا ہے ؟ حالانکہ خدا تو دنیا اور آخرۃ دونوں کی بہتری دیسکتا ہے - وہ خدا کے پاس آئے اور آخرۃ کے ساتھ دنیا کو بھی لے !

مسلمانو ! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدائے قدوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آجاؤ ، اور پادشاہ ارض و سماء کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو ، جسکے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی ! اس سے بغاوت نکرو ، بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہوکر صرف اسی کے وفادار ہوجاؤ !

پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے ؟ فهل من مستمع ؟ آسمانی پادشاہت کے ملائکۂ مکرمین اور قدسیان مقربین اپنے نورانی پروں کو پھیلائے ہوے اس راستبار روح کو ڈھونڈھ رہے ہیں جو مخلوق کی پادشاہت چھوڑکر خالق کی حکومت میں بسنا چاہتی ہے - کون ہے جو اس پاک مسکن کا طالب ہو ، اور پاکباز روحوں کی طرح پکار اٹھے کہ :

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم ، فآمنا - ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار - ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامۃ ، انک لا تخلف المیعاد ! ! (۳ : ۱۹۰)

اے ہمارے حقیقی پادشاہ ! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری پادشاہت کی آواز دے رہا تھا - اے ہمارے ایک ہی پادشاہ ! ہم نے تیری پادشاہت قبول کی پس ہمارے گناہ معاف کر ! ہمارے عیوب پر پردہ ڈال ! اپنے نیک بندوں کی معیت میں ہمارا خاتمہ کر ! تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی ہم سے جو وعدے کیے تھے ، وہ پورے کر ! اور ابدی آخری پادشاہت میں ہمیں ذلیل و خوار نکر کہ تو اپنے وعدوں سے کبھی ٹلتا نہیں ! !

زمیندار کی اپیل

گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں قارئین کرام یہ خبر پڑھچکے ہیں کہ " زمیندار پریس " لاہور کی اپیل کا فیصلہ ہوگیا - ضمانت اور ضبطی ، دونوں کی اپیلیں نا منظور ہوئیں -

اس خبر کو سنکر نہ تو ہمیں افسوس ہوا اور نہ تعجب - ہم نے اسکو سنا اور بالکل اسی سنجیدگی اور اطمینان کے ساتھ سنا جس طرح ایک عامۃ الورود اور متوقع واقعہ کی خبر کو سننا چاہیے - تعجب ہمیشہ اس واقعہ پر ہوتا ہے جو توقع کے خلاف ہو ، اور شکایت اسی وقت آتی ہے جب امید آگے جاچکی ہو - لیکن جبکہ توقع پیدا ہی نہ ہوئی تو تعجب کس بات پر کیا جائے ؟ اور جہاں امید نے قدم نہیں رکھا وہاں اسکے جانے کا صدمہ کیوں ہو ؟ نظائر و نتائج کا وافر ذخیرہ ہمارے سامنے موجود ہے ، اور وہ اس درس حقیقت کیلیے کافی ہے کہ بحالت موجودہ ہمیں کیا توقعات رکھنی چاہییں ؟ ہندوستان اپنی سیر حیات اور دوران بقاؤ ممات کی جس منزل سے گذر رہا ہے ، وہ دنیا میں ہمیشہ قوموں اور ملکوں کو پیش آچکی ہے ، اور ہمارا معاملہ نیا نہیں ہے - اس منزل کے سوانح تاریخ میں بھی پڑھے جاسکتے ہیں جبکہ وہ گذشتہ حکایتیں سناتی ہے اور موجودہ عہد کے واقعات میں بھی دیکھا جاسکتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں پیش آرہے ہیں - یہ منزل پہلی ہے جہاں پہنچکر آیندہ منزلوں کیلیے طیار ہونا چاہیے - پہلی منزل ہی کے مشاہدات سے کے ہمیں ہوا ، وہ زبان مقصود کو گریز نہیں کرنا چاہیے

اس منزل میں پہنچکر توقعات کا پیمانہ الٹ دیا جاتا ہے اور امیدیں یکسر منقلب ہوجاتی ہیں - یہاں جسقدر بھی ناکامی و مایوسی اور ضعف و ادبار ہو ، عین متوقع اور بالکل امیدوں کے مطابق ہے ، اور جب کبھی حق و حقیقت کی صورت نظر آجائے ، بالکل خلاف توقع اور محض غیر متوقعہ ہے - پہلی صورت کو پوری سنجیدگی کے ساتھ جھیلنا چاہیے ، مگر دوسری حالت پر تعجب و حیرت کرنا چاہیے !

پس اگر تم دیکھو کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں رسالہ مظالم مقدونیہ کا مقدمہ ناکام رہا تو تم کو بالکل متعجب نہ ہونا چاہیے کیونکہ دراصل ایسا ہی ہونا چاہیے تھا - لیکن جب تم چیف جسٹس کی اس رائے کو پڑھو جو پریس ایکٹ کے متعلق دی گئی ہے ، تو سخت تعجب کرو کیونکہ یہ بالکل توقع کے خلاف ہے !

اسی طرح اگر نرمل داس کلکتہ ہائی کورٹ سے رہائی پا گیا تو یہ بالکل خلاف توقع ہے - لیکن اگر زمیندار کی اپیل چیف کورٹ لاہور میں نا منظور کردی گئی تو یہ بالکل ٹھیک ہے ، اور کوئی وجہ نہیں کہ اسپر تعجب کیا جائے کیونکہ ایسا ہی ہونا بھی چاہیے تھا :

و ما تخفی صدورهم اکبر ، قد بینا لکم الآیات ان کنتم مومنین !

پس ہمیں زمیندار کی اپیل کے خارج ہونے پر ذرا بھی تعجب نہیں ہے اور نہ اس سے ہماری تاسف انگیز معلومات میں کوئی اضافہ ہوا ہے - جب پریس ایکٹ کے تسلط و احاطۂ مستبدانہ کے آگے کلکتہ ہائی کورٹ کی شاندار عدالتی روایات بھی کچھ کام نہ دیسکیں ، اور وہ جماعت جس نے گورنمنٹ ہند کے ایک کرور روپیہ سے زیادہ قیمت کے مقدمات کو انصاف اور حقیقت کے آگے کوئی چیز نہ سمجھا تھا ، بالکل مجبور ہوگئی کہ پریس ایکٹ کے ایک محض بے قیمت عمل کے آگے اپنی بے بسی کا اعتراف کرے ، تو پھر ظاہر ہے کہ اور عدالتوں سے کیا امید ہوسکتی ہے ؟

البتہ نہایت ضروری ہے کہ واقعات مقدمہ پر تفصیل و بسط سے نظر ڈالی جائے ، کیونکہ وہ بہت ہی عجیب ہیں ، اور کامیابی و ناکامی سے قطع نظر ، جس طریقہ سے اثبات جرم کا کام لیا گیا ہے ، اسکا اثر نہایت وسیع اور مخدوش ہے - ہم انشاء اللہ تفصیلی نظر ڈالنے سے باز نہیں رہینگے -

جب حیوانات اُن حصوں میں رهنے لگے تو قانون مطابقة نے جس طرح انکي تمام جسماني حالت اور قوی کو انکے وسط (گرد و پیش) کے مطابق بنا دیا ' اسي طرح ضرور تها که انکي رنگت بهي انکے وسط کے مطابق هوتي - کیونکه قانون مطابقة هر جسماني انفعال پر موثر هے -

چنانچه تحقیقات سے نظر آتا هے که ایسا هي هوا - حیوانات کي ایک بہت بڑي تعداد کے متعلق ثابت هوچکا هے که انکے جسم کي رنگت بعینه ویسي هے ' جیسي رنگت انکے گرد و پیش کے درختوں ' پهولوں ' پتوں ' پتهر ' اور زمین کي هے - یا اُن طبیعي موجودات کي هے جنسے وه خطه گهرا هوا هے - علماء نشوؤ ارتقاء نے اس حالت کو ایک خاص موثر طبیعي تسلیم کیا هے - وه کہتے هیں که یه " مماثلت وسط " هے - یعنے گرد و پیش کے مطابق حیوانات کے جسم کے رنگ کا بهي هونا -

مثلاً شیر نیستان میں رهتا هے - اسکا اصلي وطن وهي هے گو وه کسي غار کے اندر یا دریا کے کنارے بهي لیٹا هوا نظر آجاے - پس اسي لیے اسکي کهال کے بالوں کا رنگ دهاري دار ' خاکي ' یا مٹیالا هوتا هے -

بعض شیر ایسے هیں جو ریگستان میں رهتے هیں - ریت کي رنگت تمهیں معلوم هے - پس انکے جسم کي رنگت بهي گرد آلود ' زردي مائل ' اور بالکل ریت کي سي هوتي هے !

قطب شمالي کي دب کي رنگت دیکهي گئي هے که بالکل سفید هوتي هے ' کیونکه اسکے وطن کي زمین همیشه برف سے سفید رهتي هے - اسي طرح بے شمار پرند هیں جو درختوں میں آشیانے بناتے هیں ' اور انکي رنگت بالکل ان پتوں کي سي هوتي هے جو ان درختوں کي شاخوں میں لگتے هیں -

یه مماثلت خواه حیوانات اولی (Protozoa) کے لیس دار جسم کے ساتهه خارجي اجزاء ارضیه کے ملجانے کا نتیجه هو جیسا که علماء وظائف الاعضا کا قول اوپر گذر چکا هے ' یا کسي مخفي قانون طبیعي کا نتیجه هو جیسا که بحمد الله همارا اعتقاد هے ' مگر بهرحال قانون نشو و ارتقا کے علما تسلیم کرتے هیں که اسکے اندر بعض بیش بها منافع اور حکمتیں نظر آتي هیں !

از انجمله ایک حکمت جس تک فهم انساني دسترس پاسکي یه هے که یه مماثلت حیوانات کي زندگي کے بقا اور دشمنوں سے حفظ کا ایک بہت بڑا وسیله هے - یه اگر نه هوتي تو هزارها حیوانات دنیا سے نابود هوجاتے - اس مماثلت کي وجه سے وه اپنے دشمنوں اور اپنے سے قوي تر حیوانات کي نظروں سے پوشیده هوجاتے هیں - کیونکه انکي رنگت اور انکے گرد و پیش کے اشیا کي رنگت ایک هي هے ' اسلیے انکے دشمن کي نظریں انکے وجود کو ارد گرد کي چیزوں سے الگ کرکے نهیں دیکهه سکتیں اور وه انکے حملے سے محفوظ رهجاتے هیں - گویا رنگت انکے لیے ایک بہترین کمین گاه کا کام دیتي هے !

برفستان کے اندر ان جانوروں کو دیکهه لینا کسقدر مشکل هے جنکي رنگت کي سفیدي اور برف کي سفیدي میں کچهه فرق نهیں ؟ ریگستان کے اندر ان جانوروں کو کیونکر دور سے پهنچانا جاسکتا هے جو ریت کے کسي ٹیلي کے ساتهه لگ کر لیٹ گئے هیں ' اور انکي کهال بالکل اسي رنگ کي هے ' جو رنگت که ریت کي هوتي هے ؟

اسکا صحیح اندازه ان لوگوں کو هوسکتا هے جو شکار کے شائق هیں اور بسا اوقات جنگلوں میں سانپ کي نکلي هوئي دم کو ایک خوشنما اور رنگین پته سمجهه کر پکڑ لیا هے ' حالانکه وه اُس رنگت والي جلد کا سانپ تها ' جس رنگت کے پتوں اور گهانس سے جنگل کا وه ٹکڑا بهرا هوا هے !

یه دنیا تنازع للبقا (Struggle for Exeslence) کا میدان کارزار هے ' اور هر حیوان اپنے دشمنوں کي بڑي بڑي صفیں اپنے سامنے دیکهتا هے جو اسکے قرب و جوار هي میں پهیلي هوئي هیں ' یا اس فضا میں اڑتي پهرتي هیں جو اسکے اوپر پهیلا هوا هے - پس غور کرو که اگر ان حیوانات کي رنگت اُس زمین اور وسط کے مطابق نه هوتي جسمیں وه رهتے هیں ' تو انکے لیے اپنے گهروں سے نکلکر تلاش غذا میں پهرنا اور زنده رهنا کسقدر مشکل هوجاتا ؟ لیکن قدرت الهیه اور حکمت ربانیه نے انکي رنگت کو انکے وسط کي رنگت کے مثل بناکر انهیں دشمنوں کي نظروں سے آڑ میں کردیا - وه نکلتے هیں ' زمین پر پهرتے هیں ' ایک درخت سے اڑکر دوسرے درخت پر جاتے هیں ' مگر انکے دشمن اکثر اوقات پهچان نهیں سکتے - وه کبهي درخت کي شاخ یا مٹي کے ٹیلے کے ساتهه لگ کر چهپ جاتے هیں ' اور انکا رنگ ان چیزوں کے ساتهه ملکر دشمنوں کي نظروں کو دهوکا دیدیتا هے : ان في ذالک لایات لقوم یتفکرون !

یه مماثلت کیونکر پیدا هوتي هے ؟

اگر ایک طبیعیانه مذاق رکهنے والا قدرت کي نوازش و مهرباني کے علاوه کسي دوسرے جواب کا بهي طالب هو تو اسکا جواب یه که ان حیوانات میں پہلے وه تمام رنگ پیدا هوے جنهیں علم وظائف الاعضاء کے قاعده سے پیدا هونا چاهیے تها ' مگر بعد کو انتخاب طبیعي کا عمل شروع هوا جسکے معني یه هیں که فطرة صرف قوي ' موافق ' مناسب ' موزوں ' اور صحیح و سالم چیزوں هي کو باقي رهنے دیتي هے اور نشو و نما کیلیے چهانٹ لیتي هے - باقي معدوم و نابود هوجاتے هیں - پس یه انتخاب جب نافذ هوا تو صرف وهي رنگ رهگئے جو انکے وسط و محیط کے مناسب تهے ' اور بقیه رنگ بهت سے اعضاء کي طرح ناپید هوگئے -

(انتخاب جنسي)

اس سے بهي بڑهکر اختلاف الوان کے مصالح و اسرار کا سراغ اُس نظریه سے لگتا هے جسے انتخاب جنسي (Sexual Selection) کهتے هیں -

خواه اسباب کچهه هوں ' مگر واقعه یه هے که هر قسم کے حیوانات کي خاص خاص اور الگ الگ غذائیں هیں - علم وظائف الاعضاء کي رو سے جسم پر جن چیزوں کا اثر پڑتا هے ' انمیں ایک بہت بڑي شے غذا بهي هے - غذا کا اثر رنگ پر بهي پڑتا هے جو بقدر استعداد طبیعي کم و بیش هوتا رهتا هے -

چنانچه دیکها گیا هے که حیوانات کي غذاؤں کے رنگ اگر روشن هیں تو خود انکے جسم کے رنگ بهي روشن هیں - اگر غذا کا رنگ تاریک هے تو خود انکا رنگ بهي تاریک هے -

مثلاً طوطا زیاده تر پهل کهاتا هے ' اسلیے اسکا قیام پهل والے درختوں میں رهتا هے - درختوں کے رنگ عموماً روشن هوتے هیں اسلیے اسکا رنگ بهي روشن هے - یا بعض قسم کي مکهیاں هیں جو اصطبلوں میں رهتي هیں - چونکه وه نجاست پر زندگي بسر کرتي هیں جسکا رنگ تاریک هوتا هے ' اسلیے خود انکا رنگ بهي تاریک هوجاتا هے -

ایک عرصے کے استعمال سے جانوروں کو اپني غذاؤں کے رنگ سے ایک خاص قسم کي موانست و الفت پیدا هوجاتي هے ' اسلیے جب ان کي تناسلي خواهش میں حرکت هوتي هے تو وه دوسري جنس کے انهیں افراد کي طرف بالطبع زیاده مائل هوتے هیں جنمیں

هوسکتي هے جسکے اندر خلقت قدرت و فطرة کے اسرار و حکم اور معارف و مصالح پوشیده هوں ' لیکن اگر وہ محض حیوانات کے جسماني حالات کا ایک ایسا نتیجه هے جسمیں فطرة کے کسی خاص مقصد اور غرض کو دخل نهیں ' تو اسکے وجود و حکمت کي نشاني کیونکر هوسکتي هے ؟

به حیثیت مسلمان هونے کے هم اس تحقیق پر قانع نهیں هوسکتے ' کیونکه همارا اعتقاد یه هے که " ربنا ! ما خلقت هذا باطلا ! " خدایا ! تونے اس عالم کائنات کي کوئي چیز بهي بغیر کسي مقصد و مصلحت کے نهیں بنائي هے - اور هم کو بتلایا گیا هے که : وما خلقنا السماء و الارض و ما بینهما لاعبین (۲۰ : ۱۶)

پس هماري تشفي صرف وهي علم کرسکتا هے ' جو قدرت کے اسرار خلقت کو هم پر منکشف کردے - هماري کتاب هدایت نے هم کو ایسي هي تحقیقات کا عادي بنایا هے ' اور همارا معیار علم به حیثیت حامل قرآن هونے کے اس بارے میں حاملین علم سے بهت ارفع و اعلی هے - فتعالی الله عما یقولون : مالهم بذلک من علم ان هم الا یظنون ! (۴۵ : ۳۰) بل هم في شک یلعبون ! (۴۴ : ۹)

(قانون مقـایسه)

خود علماے حیوانات و علم الحیات هي نے همیں یه بتلایا هے که جاندار چیزوں کي بالیدگي ایک عام قانون کے ماتحت هوتي هے جسکو " موازنه " یا " مقایسه " کهسکتے هیں - یعنے مختلف اشیا کو باهم قیاس میں لانا اور انکا موازنه کرنا - یه قانون جسطرح حیوانات کے قد ' حجم ' اور اندروني ساخت میں نافذ هے ' بالکل اسیطرح رنگ میں بهي جاري هے - چنانچه جب هم مختلف اللون حیوانات کو غور سے دیکهتے هیں ' تو انکي رنگا رنگي اسي قانون کے ماتحت نظر آتي هے -

اگر ایک جانور کے داهنے بازو پر کوئي خاص رنگین خط یا گل هے تو ضرور هے که دوسرے بازو پر بهي بعینه ' اسي جگه ' ویسا هي رنگ هوگا ' کیونکه دونوں بازوؤں کا خمیر ایک هي قسم اور ایک هي مقدار کے مادے سے بنا هے -

شیر اور چیتے کے جسم کو دیکهو - مور کے پروں کا مطالعه کرو - کس نظام و ترتیب اور تناسب و تقابل کے ساتهه ایک بهتر سے بهتر نقاش کي طرح نقاشي کي گئي جس سے زیاده متناسب اور با قاعده نقش و نگار هو نهیں سکتے - مختلف قسم کے هوائي پرندوں پر نظر ڈالو ' اور ان چهوٹي چهوٹي تتلیوں کو دیکهو جو شام کو اڑتي هوئي دیواروں پر آکر بیٹهه جاتي هیں ! انکے پروں میں نقش و نگار رنگین کا نمود کیسا باقاعده ' ایسا منظم ' کیسا مرتب ' کس درجه با اصول هے ؟ ایک معمولي نقاش چند لکیریں بهي کهینچتا هے تو کسی نه کسی تصویر و نقش کے مقصد اپنے کو سامنے رکهتا هے - پهر کیا قدرت کي اتني بڑي نقاشي محض ایک بے قصد و مقصد اتفاق اور ترکیب جسمي هي کا نتیجه هے اور کوئي غرض اور کوئي حکمت اسمیں پوشیده نهیں ؟ هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ؟ (۶ : ۱۴۸) فما لکم کیف تحکمون ؟ (۱۰ : ۳۵) و یجعلون لله ما یکرهون ؟ (۱۶ : ۶۲)

علماے حیوانات قانون مقایسه کو رنگوں میں ایک باقاعده موثر قانون تسلیم کرتے هیں اور کهتے هیں که اگر شیر کے خطوط میں ایک محسوس تسویه اور نظام محفوظ هوتا هے ' تو اسکي وجه صرف یهي قانون هے جسکے سبب سے اسکے دونوں پهلوؤں میں مماثلت و مشابهت نظر آتي هے -

بیشک ' بعض مثالیں ایسي بهي ملینگي جهاں یه قانون بظاهر غیر موثر نظر آئیگا ' لیکن جب زیاده دقت نظر سے کام لیا جائیگا تو معلوم هو جائیگا که در اصل وهاں بهي یه قانون محفوظ هے مگر کسي غیر طبیعي سبب سے (مثلاً مختلف قسموں کے باهمي اختلاط سے ' یا گرد و پیش کے بعض موثرات خارجیه سے ' یا بعض عوارض اور اپنے توارث وغیره سے) یه حالت پیدا هوگئي هے -

(مماثلت وسط)

پس هم تلاش و جستجو میں آگے بڑهتے هیں ' اور علم الحیوانات کي بلند تر تحقیقات و معلومات کو ڈهونڈهتے هیں - همارے سامنے محققین فانرین کا ایک گروه آتا هے جس نے اسرار الوان کا غائر تر نظر سے مطالعه کیا هے ' اور اسے محض فزي یوالوجیکل موثرات کا نتیجهٔ بے قصد سمجهه لینے پر هماري طرح قانع نهیں هے - اس بارے میں همیں سب سے زیاده مشهور معلم ' چارلس ڈارون کا ممنون هونا چاهیے جس نے اپنے سفر امریکه کے جمع کرده جانوروں کے متعلق تحقیقات کرتے هوے اس موضوع کي طرف اشاره کیا ' اسکے بعد بعض حکماء حال هیں جو علم الحیوانات کي تحقیق طلب راهوں میں تلاش منزل مقصود کیلیے تگ و دو کر رهے هیں -

قانون نشو و ارتقا یا ڈارون ازم کا ایک بنیادي مسئله (Feleslogy) هے جس کا ترجمه " قانون مطابقة " کیا گیا هے ' اور " تاثرات وسط " سے بهي اسے تعبیر کرتے هیں - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۴ میں ڈاکٹر رسل ویلس پر مضمون لکهتے هوے هم اس قانون کي تشریح کرچکے هیں -

مختصر لفظوں میں اسکا خلاصه یه هے که حیوانات پر انکے گرد و پیش اور مولد و موطن کے تمام حالات کا اثر پڑتا هے اور رفته رفته انکے اعضا اور جسم میں تغیرات پیدا کردیتا هے - جس قسم کي آب و هوا میں رهتے هیں ' جس طرح کا مکان انهیں ملتا هے ' جیسی غذا انکے اندر جاتي هے ' اسي کے مطابق انکے اندر جسمي تغیرات بهي هوتے رهتے هیں ' اور اسي کے مناسب انکے جسم کي هر شے هو جاتي هے - گرد و پیش کے حالات کو عربي میں " وسط " کهتے هیں جو انگریزي کے لفظ (Middle) کا ترجمه هے - اسي اصطلاح کو هم نے بهي اختیار کیا هے -

اسي قانون مطابقة سے اختلاف الوان کے ایک بهت بڑے بهید کا سراغ لگتا هے -

علماے حیوانات کي تحقیق ابهي هم لکهه چکے هیں که اشیا کا رنگ اُن اجزاء کے رنگ کا نتیجه هوتا هے جنسے وہ ترکیب پاتے هیں - مثلاً پته سبز هوتا هے اسلیے که اسمیں کلوروفیل (Chlorophyll) هوتا هے جو سبز هے - خون سرخ هوتا هے کیونکه وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے کریات دمویه سے مرکب هے اور انکا رنگ سرخ هے (۱)

پس صرف نباتات و جمادات کو پیش نظر رکهو اور غور کرو که کرهٔ ارض کے مختلف حصوں میں عالم نباتات و جمادات کي جسقدر پیدا وار هیں ' انکي رنگت اُن اجزاء کي وجه سے ایک خاص قسم کي هوگئي هے جنکي اُن حصوں میں قدرت نے کثرت و فراواني رکهي هے - اور اسیلیے هر حصهٔ زمین میں کسی خاص رنگت کا غلبه و احاطه هے -

---

(۱) " کریات دمویه " سے مراد وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے کرے هیں جو خون میں پائے جاتے هیں اور خوردبین سے نظر آتے هیں - ترکي کے بعض مترجمین " حبیبات خورده بیني " کي اصطلاح سے بهي انهیں موسوم کرتے هیں - علماے تشریح نے دریافت کیا هے که خون کے ایک ایک قطره میں کئي کئي کروڑ کریات دمویه هوتے هیں ! !

یه صحیح هے که ان میں سے بعضوں کي مشابهت بهت هي وهمي هے مگر اسکے مقابله میں بعض کي مشابهت حیرت انگیز طور پر نهایت نمایاں بهي هے اور یقیناً دقت نظر کے ساتهه تفتیش کي متحمل هوسکتي هے - مثلاً بي آرکڈ (Bee Orchid) جسکا اصطلاحي نام افرس اپیفرا (Aphrys Apifera) هے' کیا هے؟ ایک چهوٹا سا اعلی درجه کا رنگین بهونرا هے - بازو' سر' مونچهیں (Antinnea) روئیں دار جسم' سبهي کچهه اسمیں موجود هے - اسي طرح نام نهاد فلائي ارکڈ (Fly Orchid) کا' جسکا اصطلاحي نام (Aceras Anthropphoria) هے' عام اثر بهت هي تعجب انگیز هے - پهولوں کي قطاریں سبز پتلیوں کي صفیں معلوم هوتي هیں - البته وه بهت هي عجیب و غریب فلائي ارکڈ جسکو آفرس میو سیفرا (Ophrys Muoifera) کهتے هیں' اسمیں اس قسم کي مشابهت چنداں قوي نهیں هے - تاهم ایک قوي تخیل اپني ساحرانه طاقت سے اگر چاهے تو اسکے پروں' مونچهوں' اور آگے کي طرف نکلے هوے سر کو بلا سکتا هے - اسکے پروں کا زیریں حصه ایک پتلي کے مانند هے جو شب خوابي کے کپڑے پهنے هوئي هے' اور اسکے سینه پر ایک پٹکا بندها هے!

ان مثالوں میں مشابهت کا اصلي سبب انکي کلیوں کي نچلي پنکهڑوں (Labellum) کي خاص قطع هے -

مسلمه طور پر آرکڈ کي کسي صنف کا شمار بهت مخصوص و ممتاز پهولوں میں نهیں کیا جاتا' حالانکه انکے حیرت انگیز تغیرات اگر تمامتر نهیں تو زیاده تر کیڑوں کي مداخلت کا نتیجه هیں - ان میں سے اکثر پهولوں کي تلقیح (۱) (Pollination) محض کیڑوں کي آمد پر موقوف رهتي هے - چنانچه جب تک کیوپڈ کے (یوناني علم الاصنام میں عشق کا دیوتا هے - الهلال) یه پر دار پیامبر نهیں آتے اسوقت تک وه اس قابل نهیں هوتے که ان میں ایک بیج بهي پیدا هو -

نچلي پنکهڑي کے ایک نباتاتي پلیٹ فارم پر یه کیڑے آکر اترتے هیں' اور رس (Nectar) کے لیے پهول کا کونه کونه تلاش کرتے وقت اس پر کهڑے رهتے هیں - چونکه آرکڈ کو ان کیڑوں سے شدید تعلق هے' اسلیے همیں تسلیم کرلینا چاهیے که هر موقع پر نچلي پنکهڑي کي مخصوص قطع کا مقصد کم و بیش انهي مهمانوں کیلیے سهولت پیدا کرنا هوگا جنکي ضیافت زیر بحث پهول خاص طور پر کیا کرتے هیں -

بڑے آرکڈ کے تمام خاندان کي شکلوں میں بیحد اختلاف هے اس کے مطالعه سے معلوم هوتا هے که هر شکل ایک خاص قسم کے کیڑے کو اپني طرف کهینچنے یا اسے سنبهالے رکهنے کے لیے بنائي گئي هے -

بهت سے لوگ گل طائر کینري (Canary bird flower) یا زحاف کینري (Canary creeper) سے واقف هونگے - اس کو اصطلاح میں (Tropolum canarieuse) (۱) کهتے هیں - یهاں هم دیکهتے هیں که اسکي کلیونکي غیر معمولي شکل صرف کیڑے هي کي آمد کے لیے هے - معلوم هوتا هے که اس قسم کے پودوں کي کلیاں خاص طور پر ایک لنبي زبان والے کیڑے کي حاجت روائي کے لیے بنائي گئي هیں جو پهول پر نهیں بیٹهتا - صرف اسکے سامنے اپنے جلد جلد حرکت کرنے والے پروں پر معلق رهتا هے - اسي حالت میں وه اپني زبان نکالتا هے اور پهول کي " مهمیز " میں (یعني پهول کا وه حصه جو مهمیز کے کانٹے کي طرح ابهرا هوا هوتا هے) چبهو دیتا هے' اسوقت اس کا سر پهول کے اندام نهاني (۲) (Pistil) یا عضو رجولیت (Stamer) پر هوتا هے' اور پهلي صورت میں ماده تولید جمع کرتا هے اور دوسري صورت میں ماده تولید نکالتا هے -

---

(۱) قدرت نے حیوانات کو نر اور ماده' دو صنفوں میں تقسیم کیا هے - موجوده علماء نباتات کا یه خیال هے که یه تقسیم حیوانات کي طرح نباتات میں بهي جاري هے - چنانچه جب پهولوں کو خورده بیني آلات سے دیکها جاتا هے تو ایک هي قسم کے پهولوں میں ایسے اجزا نظر آتے هیں جو اپني ساخت اور وظائف طبیعي میں ایک دوسرے سے مختلف هوتے هیں - ان مختلف اجزا کے اندر مختلف نوعیت کے مادے هوتے هیں - جب یه مادے باهم ملتے هیں تو پهل یا بیج پیدا هوتا هے - یهي پهول کي ولادت هے -

انگریزي میں اس اختلاط و امتزاج کو Pollination کهتے هیں -

نباتات میں نر اور ماده کي تقسیم کوئي نیا نظریه نهیں هے - عربوں کو آج سے بهت قبل یعني عین عهد جهل و بدویت میں بهي اس کا علم تها اگرچه اسکا دائره صرف کهجور تک محدود تها - اسکو وه اپني اصطلاح میں " تابیر " کهتے تهے -

یهي شے هے جس سے جناب رسالت پناه (صلعم) نے مدینه والوں کو منع فرمایا تها' مگر جب اس سال پهل نهیں آئے تو پهر اجازت دیدي اور فرمایا که انتم اعلم بامور دنیاکم -

تابیر کا دوسرا نام تلقیح هے -

تلقیح کا ماده " لقح " هے' لقح کا استعمال محاورات عرب میں مختلف طور پر هوتا هے - لقح اونٹ اور اونٹني کے اجتماع تناسلي کو کهتے هیں - یهي لقح کهجوروں کي تابیر کے لیے بهي استعمال کیا جاتا هے - اسي کا ایک مشتق یعني " لاقح " اس هواء کے لیے بهي بولا جاتا هے جسکے چلے بغیر بادل نهیں برستے - آخر الذکر محاوره قرآن حکیم میں بهي استعمال کیا گیا هے - سوره حجر میں خدا تعالی نے اپنے احسانات کے سلسله میں جهاں زمین کي روئیدگي اور آسمان کي بارش کا ذکر کیا هے' وهاں فرمایا: و ارسلنا الریاح لواقح فارسلنا من السماء ماء

[بقیه حاشیه پہلے کالم کا]

تلقیح کا لفظ ابتداً نباتات میں سے صرف کهجور کے لیے استعمال جاتا تها' مگر جب سے عربي نباتات کي تذکیر اور تانیث کا نظریه رائج هوا هے' اسوقت سے یه لفظ توسعاً (Pallination) کي جگه بهي استعمال کیا جاتا هے - منه -

(۱) (Topalolum) ایک قسم کي بیل هے جو جنوب امریکه میں هوتي هے - اسکي بهت سي قسمیں هیں - ایک کا ذکر مضمون میں آیا هے - جنوب امریکه میں اس بیل کي کاشت بهي هوتي هے - اسکے پهولوں کے متعلق مشهور هے که وه بهت بے قاعده هوتے هیں - " کینري برڈ فلاور " اور " کینري کریپر " اسکے انگریزي نام هیں -

(۲) گذشته حاشیه میں هم لکهه آئے هیں که ایک هي قسم کے پهولوں میں بلکه بسا اوقات ایک هي پهول میں دو ایسے جزء هوتے هیں جنکي شکل اور فرائض طبیعي مختلف هوتے هیں اور اسي بنا پر علماء نباتات نے درختوں میں نر اور ماده کي تقسیم کي هے -

جو جزء یا عضو نر کے فرائض ادا کرتا هے اسے (Staman) اور جو ماده کے فرائض ادا کرتا هے اسے (Pistil) کهتے هیں -

مثلاً گلاب کا پهول لیجیے اور اسکے درمیاني حصه کو بغور دیکهیے جهاں آپکو بهت سے زیرے مجتمع نظر آئینگے - یهي مقام هے جهاں اعضاء تذکیر و تانیث هوتے هیں - یه زیرے نهایت هي

مذاکرۂ علمیہ

اسي غذاؤں کے رنگ زیادہ نمایاں هوتے هیں - یهي شے هے جسکو انتخاب جنسي کہتے هیں - پس جس طرح قانون ارتقا کا انتخاب طبیعي ایک مدت مدید کے بعد پوري نوع کي نوع میں انقلاب پیدا کردیتا هے ' اسیطرح انتخاب جنسي بهی انواع کے رنگ پر حیرت انگیز تغیرات طاري کر دیتا هے -

بہت سے جانور ایسے هیں جنکے رنگ عام طور پر تو معمولي حالیت میں رهتے هیں ' مگر جب انکے توالد و تناسل کا موسم آتا هے اور نر اور مادے کي یک جائی ضروري هوتي هے تو رنگوں میں ایک دلفریب چمک دمک اور ایک خاص رونق و حسن پیدا هوجاتا هے - حیوانات کي بعض انواع یعنی کبوتر ' فاختہ ' مور ' ایسي هیں جو اتحاد تناسلي سے پہلے اپني مادہ کو اپنے طرف مائل کرنے کے لیے مستانہ رقص و تواجد کرتے (یعنے ناچتے) اور اپنے پروں کے دلفریب رنگوں کي ایک خاص انداز سے نمایش کرتے هیں - اسکی وجہ سے انکے اندر دلفریبي و رعنائي کي کشش پیدا هوجاتي هے جو بے اختیار مادہ کو اپني طرف کهینچتي هے اور جذبۂ طبیعی کیلیے اختلاف الوان ایک بہت بڑا معین خارجي هوجاتا هے !

غرضکہ حیوانات کي جنسي خواهش پر رنگوں کا اثر پڑتا هے ' اور زیادہ تر وهي رنگ موثر هوتے هیں جو محبوب و دلفریب ' نظر افروز اور دلپسند هوتے هیں - اس سے ثابت هوا کہ حیوانات کي نسل کي افزایش و حفاظت کیلیے قانون انتخاب جنسي اپنا کام کرتا رهتا هے اور حیوانات کي رنگت ایک بہت بڑے مقصد حیات ' کو پورا کرتي هے !

(خلاصۂ مباحث)

هم نے بہت اختصار و ایجاز سے کام لیا کیونکہ ابهي اختلاف الوان کا بہت بڑا میدان یعنے عالم نباتات کي بحث باقي هے امید هے کہ مندرجۂ ذیل امور قارئین کرام کے سامنے آ گئے هونگے :

(۱) اختلاف الوان کے متعلق سائنٹسٹ و حاملین علم نے جو کچهہ تحقیق کیا هے ' اسمیں ابهي تحقیقات مزید کي بہت بڑي گنجایش باقي هے - تاهم موجودہ تحقیقات سے بهي ثابت هوتا هے کہ اختلاف الوان کے اندر حکمت الہیہ نے بعض عجیب و غریب اسرار و مصالح رکهے هیں ' اور آگے چلکر نہیں معلوم اور کسقدر اسرار منکشف هوں ؟ قرآن حکیم اسي لیے انہیں حکمت الهي کي نشاني کہتا هے -

(۲) قرآن حکیم نے اس زمانے میں جبکہ انسان کي معلومات محدود تهی ' اسرار خلقت کے چهرے پر نقاب پڑا تها ' اور اسکے مخاطب وہ لوگ تهے جو علم و حکمت سے بالکل نا آشنا تهے ' اختلاف الوان کو اللہ کي قدرت و حکمت کي نشاني قرار دیا اور فرمایا کہ اسمیں صاحبان عقل و فکر کیلیے بڑے بڑے اسرار و بصائر هیں - آج علم الحیوان اور علم الحیات کي تحقیقات اسکي تصدیق کرتي هے اور انسان نے صدیوں کي تحقیق و تفتیش کے بعد چند مصالح کا سراغ لگایا هے - یہ خدا کے کاموں کي انساني تحقیق هے اور وہ خدا کے کلمات کا مجموعہ هے - پهر کیا یہ اسي کا " قول " نہیں جسکے " فعل " کے اسرار و مقاصد کي تحقیقات کي جا رهي هے ؟

صحیفۂ فطرت کا ایک دلچسپ صفحہ

عالم نباتات اور حیوانات

مختلف الجنس اشیاء میں حیرت انگیز مشابہت

(مقتبس از سائنٹیفک امریکن)

دنیا کی جن اشیاء میں کوئي حقیقي تعلق نہیں هے ' انکي شکل یا ساخت میں مشابہت کا سراغ لگانا ایک دلچسپ علمي مشغلہ هے - چاهے ابتداء میں یہ کام ایک طفلانہ حرکت معلوم هو ' مگر اس حیثیت سے اسکے مفید هونے میں تو کسي کو کلام نہیں هوسکتا کہ اس سے تخیل کو تحریک هوتي هے اور نفس کو تحقیق کي ایک ایسي راہ اپنے سامنے نظر آجاتی هے جو بہت سے اهم اکتشافات تک پہنچا دیسکتي هے -

اس مشغلہ کا تعلق خاص کر کم سن طلبہ کي تربیت سے هے ' کیونکہ ایک درجہ کے لڑکوں کے اندر فہم آمیز مطالعہ سے دلچسپي پیدا کرنے میں جو دقتیں پیش آتي هیں ' انہیں وہ لوگ فوراً تسلیم کرلینگے جنهیں مدرس کي حیثیت سے کوئي تجربہ حاصل هے - بالفاظ دیگر انکے لیے ایک ایسي شے کي ضرورت هے جو نفس کي کل کو چلائے ' اور یہ خدمت اس مشغلہ سے بخوبي انجام پاسکتي هے -

مثلاً ممکن هے کہ ایک پهول یا کیڑے کے صرف دیکهنے سے یہ مقصد حاصل نہ هو لیکن اگر هم اس پهول یا کیڑے اور کسي دوسري مانوس و مالوف شے میں کوئي ایسي مشابہت بتلاسکیں جس سے تعجب اور حیرت پیدا هو یا بے اختیار هنسي آ جاے ' تو صرف اسي ایک ابتدائي نقطہ سے چلکر اور مختلف درمیاني مراحل سے گذرکر ' هم بڑے بڑے سوالات ساخت طبیعي ' رشتہ باهمي ' گرد و پیش کے حالات کے ساتهہ مطابقت ' وغیرہ وغیرہ تک طالبعلم کو لیجاسکتے هیں - اور اسکے اندر ایک ایسي دلچسپي پیدا کرسکتے هیں جو خشک علمي مباحث میں هر دماغ کو نہیں هوسکتي !

مثال کے طور پر آرکڈ (Orchid) (۱) نامي پهول کو لیجیے - اسکي چند قسموں کے عام نام ایسے هیں جنسے خیال پیدا هوتا هے کہ یہ حیوانات کے بعض اعضاء سے مشابہت رکهتے هیں - آرکڈ کي قسمیں یہ هیں :

میں آرکڈ (Man Orchid) -
اسپائڈر آرکڈ (Spider Orchid) -
لیزرڈ آرکڈ (Lazard orchid) -
مونکی آرکڈ (Mankey Orchid) -

لا تبدیل - " لکلمات اللہ " ولا تبدیل " لخلق اللہ " !

(۱) Orchid ایک درخت هے جسکا دوسرا نام Aphrys هے - اسکي بہت سي قسمیں هیں جن میں سے بعض مشہور اور دلچسپ اقسام کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا هے -

یہ درخت زیادہ تر ان ممالک میں هوتا هے جو بحر میڈیٹرین کے کنارہ پر واقع هیں - ان کي پیدایش کا موسم فصل بہار اور آغاز گرما کا زمانہ هوتا هے -

مطبوعات جدیدہ

رباعیات عمر الخیام

ایک نیا امریکن ایڈیشن

(۲)

ان رباعیوں کے کي تعداد اختلاف نے یه مسئلۂ پیدا کردیا که اصلي رباعیوں کي تعداد کتني ہے ؟ اور یه جو زیادہ سے زیادہ تعداد تک رباعیاں موجود هیں ' یه سب کی سب عمر خیام هي کی هیں یا نہیں ؟

مستشرقین عمر یین کا عرصه تک یہی خیال رہا که جسقدر زیادہ رباعیاں نکلتي آتي هیں ' وہ سب کي سب عمر خیام هي کي هیں ' اور جن نسخوں میں تعداد کم ہے ' وہ یا تو ناقص هیں یا کسی شخص نے اپنے مذاق کے مطابق اصل دیوان رباعیات کا انتخاب کرلیا ہے - چنانچه جب کبھي کسي زیادہ تعداد والے نسخه کي ان میں سے کسي کو اطلاع ملي تو وہ اس درجه خوش ہوا ' گویا علوم و حکمت قدما کا کوئي گم شدہ ذخیرہ هاتهه آگیا ہے ' یا برباد شدہ مدرسۂ اسکندریه کے کتب خانے کا سراغ ملگیا ہے !

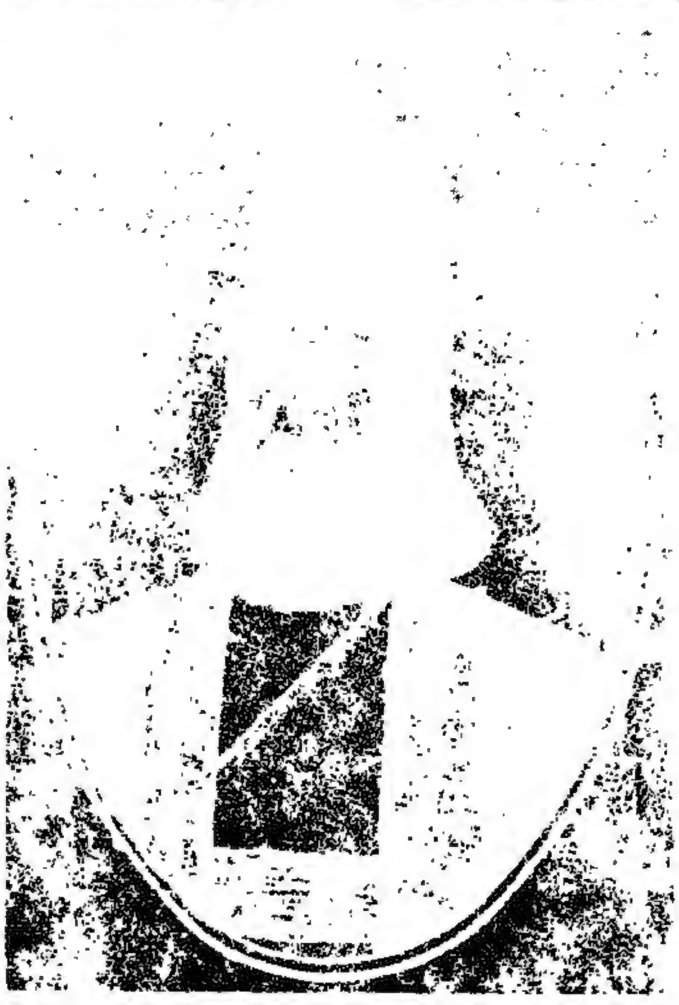

حکیم عمر الخیام (۱)

غالباً سب سے پہلے مستشرق بزرگ و شهیر ' پروفیسر والنتین زوکوفسکي (Valentin Zhukovski) نے اس غلطي کو محسوس کیا ' اور ایک محققانه رساله عمر خیام پر لکھکر ثابت کیا که بڑي تعداد رباعیات منسوبۂ خیام کي الحاقي ہے ' اور بعد کو کسي غلط فہمي کي وجه سے خیام کی جانب منسوب ہوگئي ہے -

یه رساله سنه ۱۸۹۷ء میں " المظفریه " کے رسائل کے ساتهه سینٹ پیٹرزبرگ سے چهپ کر شائع ہوا - اس وقت سے یورپ اور امریکه کے عمر یین و خیامیین کے حلقه میں الحاقي رباعیات کی تحقیق و تجسس کي ایک نئي کاوش پیدا ہوگئي ہے -

پروفیسر زوکوفسکي نے اپنے دعوے کے ثبوت میں ۸۲ رباعیاں پیش کي هیں جو مختلف معروف و متداول نسخوں میں خیام کي طرف منسوب هیں ' حالانکه خیام سے انہیں کوئي تعلق نہیں - وہ دراصل شیخ عطار ' خواجه حافظ ' مولانائے روم ' شیخ عبد الله انصاري ' اور انوري وغیرہ متوسطین شعرائے ایران کي هیں -

اس مضمون کو پڑھکر مستشرقین فرنگ نے الحاقي رباعیات کی تلاش شروع کردي - پروفیسر براؤن نے ۴۲ رباعیوں کا اور ثبوت بہم پہنچایا ہے - انکے بیان کے مطابق اسوقت تک کل ۱۰۱ رباعیاں الحاقي ثابت ہوچکي هیں - (ان نئي الحاقي رباعیوں کي تفصیل کیلیئے پروفیسر براؤن کي تاریخ ادبیات ایران : Literary History of Persia, باب ۱۲ - صفحه ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک دیکھیے)

اسمیں شک نہیں که پروفیسر والنتین زوکوفسکي کي تلاش و جستجو قابل تحسین ہے ' لیکن افسوس که مستشرقین کے بعض دیگر مباحث خیامیه کي طرح یه بحث همارے لیے چنداں قیمتي نہیں ہوسکتي ' اور نه اس بارے میں پروفیسر مذکور کي تحقیقات کے هم محتاج تهے -

اگر وہ مشرق کے کسي ایسے شخص کي اعانت بہم پہنچا لیتے جو فارسي شاعري کا تهوڑا سا بهي ذوق رکهتا ہے اور عام تذکروں اور دیوانوں کا مطالعه کرچکا ہے ' تو اس مشکل کی قیمت چند سطري مضموں کي نظر سے زیادہ نه نکلتي اور بغیر کسي زحمت و تلاش کے اس سوال کا حل ملجاتا - بلکه جس حد تک وہ حل کرسکے هیں ' اس سے کہیں زیادہ وسیع و تشفي بخش ہوتا -

اصل یه ہے که الحاقي کلام کا سوال صرف خیام هي تک محدود نہیں ہے بلکه ایک حد تک عام ہے - الحاقي منسوبات کي عام بلا سے شاید هي کوئي مشہور شاعر بچا ہو - اس درجه سے بهي نظر بلند کیجیے اور عام طبقۂ مشاهیر و اعاظم مصنفین متقدمین و متوسطین کو دیکھیے تو هر علم و فن کے ارباب کمال اسي مصیبت سے دو چار نظر آئیں گے - آج کتني هي تصنیفات هیں جو امام ابو حنیفه ' جابر طرطوسي ' ابن قتیبه ' امام غزالی ' ابو معشر بلخی ' فخر الدین رازي ' بوعلی سینا ' معلم ثاني ' ابن عربي محقق طوسی وغیرہ ' سے منسوب هیں جنکي مصنفات هر عهد اور هر حصۂ عالم میں معروف و متداول رهیں ' لیکن نظر دقت سے دیکها جائے تو از سر تا پا الحاقي هیں !

ناصر خسرو ' فردوسي ' خواجه حافظ ' جلال الدین رومی ' حکیم سنائی ' سب کے دیوانوں کا یہي حال ہے - لیکن جن لوگوں کو ایک ادنی ذوق بهي فارسي شاعري اور مختلف اعصار ادب و علوم کے متعلق حاصل ہے ' اور هر شاعر کے انداز مخصوص اور افکار مختصہ کے متعلق نظر و بصیرة رکهتے هیں ' وہ بغیر کسي زحمت و کاوش کے اول نظر اندازہ کرلیتے هیں که کس قدر کلام اصلي ہے اور کس قدر بعد کو اغلاط رواۃ و کاتبین اور سهو و التباس ناقلین یا بعض دسائس و اغراض شخصیه و دنیویه سے ملادیا گیا ہے ؟

علی الخصوص عمر خیام کے متعلق تو یه مسئله کچهه بهي دشوار نه تها - اسکا انداز بیان و نظام ایک خاص طرز کا ہے - وہ اپنے افکار شعریه و حکمیه میں بعض ایسي خصوصیات رکهتا ہے جو چند رباعیوں کے مطالعه کے بعد هي نمایاں ہوجاتي هیں اور کسي دوسرے کا کلام سمجهکر دهوکا نہیں دیسکتا -

---

(۱) مصوران یورپ نے ابتک عمر خیام کی جسقدر تصویریں کهینچي هیں ' ان سب میں مسٹر گلبرٹ جیمس کے قلم صنیع کا عموماً زیادہ اعتراف کیاگیا ہے جس نے کئي سال ایک ایراني فیلسوف کے تصور میں بسر کرڈالے - یه تصویر اسي تصویر کو پیش نظر رکهکر منشي رحمت الله صاحب رعد نے " سوانح نظام الملک سلجوقی " کیلیے بنائي تهي - جو فی الحقیقت هندوستان میں سنگي طباعت و مصوري کے ایک کہنه مشق ماهر هیں -

ترائیپولم نامي ایک پھول هے جو سبز پتیوں کے ایک بیروني لفافه میں رهتا هے - اس لفافے کو اصطلاح میں (Calyx) (۱) کهتے هیں - اس کا رنگ چمکدار اور اسکي شکل اسطرح لمبي هوتي هے که مهمیز کا کانٹا سا معلوم هوتا هے - اسي کا ربیریں تنگ حصه رس کا مخزن هے - اسمیں کبھي کبھي اس قدر کثرت سے رس هوتا هے که از خود ابلکے بیرے تک آجاتا هے - اسي "مهمیز" سے طائر کینري کا سر اور گردن بنتا هے - رهي دم تو وه پھیلي هوئي پنکھڑیوں سے پیدا هوجاتي هے - اسکي شکل هو بهو ایک جاندار مخلوق کي سي هوتي هے - جب وه کلي کي حالت میں هوتا هے تو معلوم هوتا هے که ایک جڑیا بیٹھي هے !

(گرم ممالک کا Eirth worth)

(Arlisolochia gigas) نامي ایک اور پھول هے جس کي نا شگفته کلي راج هنس سے مشابهت کا ایک دلچسپ نمونه پیش کرتي هے - یه اور اسکے ساتهه کي اندر اور قسمیں گرم مکانوں (۱) (Hot house) میں ملینگي .... یه تمام عجیب و غریب پھول جو اعجوبگي میں آرکڈ کے حریف هیں ' ان دو پر والي مکھیوں کو اپني طرف کھینچتے اور پھر انکو گرفتار کرنے کے لیے بنائے گئے هیں جو نجاست اور مردار کھاتي هیں ' اور اسے دوسري بهتر سے بهتر غذا پر ترجیح دیتي هیں - انکي بدبو اور زردي تعفن کي طرف خیال کو متوجه کرتي هے جس سے انسان کو سخت نفرت پیدا هو جاتي هے -

اس پھول کي مختلف قسموں کي ساخت میں ایک گونه اختلاف هے ' تاهم ان کي مشابهت کے اصلي مناظر یه هیں :

(۱) ایک ترغیب دینے والا رقبه (۲) وه چیز جو ایک حلق یا ڈیوڑهي کي طرف رهنمائي کرتي هے (۳) وه راه جو ایک اندروني کمره یا قید خانه میں لیجاتي هے -

راج هنس سے "اے - بي کاس" نامي مکھیوں کي مشابهت همیں مذکوره بالا تشریح کے سمجھنے کے قابل بنا دیتي هے - راج هنس (یعني وه کلي جو راج هنس معلوم هوتي هے) کا جسم پھیلکے ترغیب دینے والا رقبه بنجاتا هے - یه ایک وسیع کشادگي هے جو ۲۶ انچ لمبي اور ۱۱ - انچ چوڑي هوتي هے - تمام سطح پر خون نما ارغواني رنگ کي رگوں کا جال پھیلا هوا هے - اور اسپر اس قسم کے بالوں کي صفیں بچھي هیں جنکي نوکیں اندر کي طرف مائل هیں -

جو مکھي اس ترغیب دینے والے رقبه پر بیٹھتي هے ' اسے پھول کي بدبو کلي کي گردن میں جانے کي ترغیب دیتي هے - یه گردن ایک عجیب طلسم هے - وه آنے وقت تو مکھي کو بے تکلف آنے دیتا هے اور بال جانے میں سهولت پیدا کردیتے هیں ' مگر جب باهر نکلنا چاهتي هے تو وهي بال روک لیتے هیں اور مجبوراً اندر کے کمره میں جو راج هنس کي گردن کے نیچے هوتا هے ' گھستي چلي جاتي هے - یهاں اسے اصلي یا صنعتي اعضاء سے ملنا پڑتا هے -

اس کمره میں مکھیاں قید هوجاتي هیں - ان میں سے جو مکھیاں دوسرے پھولوں سے آتي هیں وه اپنے همراه مادهٔ تولید بھي لاتي هیں - اسطرح اندام نهاني (Pistil) کي تلقیح وجود میں آ جاتي هے -

اعضاء تناسل جب بلوغ کو پهنچتے هیں تو ان مفید مکھیوں کے جسم پھر مادهٔ تولید سے آلوده هوجاتے هیں ' اور جب تک پھول پژمرده اور اسکے حلق کے بال خشک نهیں هو جاتے ' اسوقت تک انھیں اس قید سے رهائي نهیں ملتي - [البقیة تتلی]

[بقیه حاشیه صفحه ۱۳ کا]

باریک خطوط یا ریشوں میں قائم هوتے هیں - ان زیروں اور ریشوں کے اجتماع سے ایک نیزه سا بنگیا هے جسکے سرے پر ایک بھرا هوا مشکیزه هے - اسکا وسط نیزه کے سرے پر هے ' اور دونوں گوشوں میں سے ایک گوشه ایک طرف کو زیاده مائل هے - یهي وه عضو هے جو فرائض رجولیت ادا کرتا هے - اس مشکیزه نما زیرے میں زرد رنگ کا ایک غبار سا هوتا هے جسکو انگریزي میں (Pollen) اور عربي میں " طلع " کهتے هیں - خود اس مشکیزه نما زیره کا اصطلاحي نام (Anther) هے - عربي میں کبھي تو بعینه یهي الفاظ استعمال کرتے هیں اور کبھي اسے " مخزن الطلع " سے بھي تعبیر کرتے هیں -

لیکن کبھي ریشے اور زیرے کي اجتماعي صورت یه هوتي هے که ایک نیزه هے جسکے سرے پر ایک دهانه سا پیدا هوگیا هے ' اور وه بالکل کھلا هوا هے - یه عضو فرائض نسائیت ادا کرتا هے - اسي واسطے هم نے اس کا ترجمه رحم کیا هے - انگریزي میں اس عضو کو (Pistal) اور اس دهانه کو استیگما (Stigma) کهتے هیں - یهي وه حصه هے جو مادهٔ تولید کو لیکے اندر پهنچاتا هے - استیگما ایک ریشه پر قائم هوتا هے اور اندر سے کھوکلا هوتا هے - اسلیے عربي میں اسے " قناة " کهتے هیں - انگریزي میں اس کا نام (Style) هے - اسکے بعد ایک تھیلي سي هوتي هے جسمیں بیج پیدا هوتے هیں اور ابتدائي پرورش پاتے هیں اسے (ovary) کهتے هیں - عربي میں اسکا ترجمه " مبیض " کیا گیا هے - استیگما میں هر وقت ایک لیسدار ماده رهتا هے - مادهٔ تولید جب اس میں داخل هوتا هے تو اس لیسدار ماده کے ساتهه مل کے " قناة " کے راسته سے " مبیض " تک پهنچ جاتا هے -

(۱) یعني وه غلاف یا لفافه جسمیں کلي کھلنے سے پهلے ملفوف هوتي هے ' اور جو کھلنے کے بعد بھي اکثر باقي رهتي هے - اسکو انگریزي میں (calyx) کهتے هیں اور عربي میں " کمامه " اکمام اسکي جمع هے -

---

(مسئلهٔ قیام الهــلال)

براے خدا و رسول الهلال کے بند کرنیکے خیال کو بالکل ترک کردیں - خدا کے لیے قوم کي حالت پر رحم کریں - اگر یه رساله بند هوگیا ' تو یقین جانیے که قوم پھر مرده کي مرده هو جائیگي - میرا ایمان هے که اس رساله جیسا مفید کوئي رساله یا اخبار هندوستان میں نهیں نکلا اور نه هے - اگر آپکے دل میں قومي درد هے تو ضرور اسکي اشاعت بدستور جاري رکھئیگا - اگر اسکي آمدني سے ضروریات پوري نهیں هوتیں تو کیوں نهیں اسکي قیمت بڑها دي جاتي ؟ یا تو آپ چنده قبول کریں یا اسکي قیمت بڑهائیں -

آپکا دلي تابعدار - عبد الغني - از لاهور

حضرة المحترم - آپکے اخبار الهلال کي مالي حالت کے ضعف نے میرے دل پر بهت گهرا اثر کیا - اراده تو یهي تها که البلاغ بیروت یا العدل قسطنطنیه کو اپنے نام جاري کراتا ' مگر اب التماس کرتا هوں که جون کا پهلا پرچه مندرجه ذیل پته پر ارسال فرمائیں -

نیــاز منـــد

عبد العزیز - عربک پروفیسر مشن کالج - پشاور

مفصله ذیل تین اصحاب کے نام الهــلال جاري فرمائیں -

خریدار نمبر ۲۱۰۲ از سري نگر کشمیر

مدارس اسلامیه

۱۰ مئي کا جلسهٔ دهلي

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

(۲)

(۲) اب جلسه کے واقعات سنیے :

(الف) سب سے پہلے پریسیڈنٹ کے انتخاب کا مسئله هے - جلسه ہي میں جناب پریسیڈنٹ صاحب سے صدارت کیلیے استفسار کیا گیا اور انهوں نے مهرباني فرماکر اپني رضامندي ظاهر فرمائي - پهر ان کے نام کی تحریک و تائید کي گئي - اس وقت کسي بزرگ نے کهڑے هوکر اختلاف نہیں کیا - چونکه یه جلسه ندوة العلماء کے متعلق تها اس لیے یه بهتر سمجها گیا که کسي عالم کا انتخاب کیا جائے - میں بالکل یقین دلاتا هوں که پریسیڈنٹ صاحب کے خیالات کے متعلق کسی کو بهي معلوم نه تها که کیا هیں' نه اس لحاظ سے ان کا انتخاب کیا گیا تها - خدا کے فضل سے جناب پریسیڈنٹ صاحب اس وقت هم میں موجود هیں - ان سے دریافت کرلیا جائے که کس کس نے ان سے جلسے سے پہلے کیا کیا کہا تها' اور انهیں کیا کیا هدایت کي تهي ؟ بهرحال ان کا انتخاب کیا گیا - گو اور اچهے اچهے علماء بهي جلسه میں تشریف رکهتے تهے' لیکن قومي جلسوں کے قواعد و ضوابط کے متعلق (تحریک صدارت کرنے والوں کي ناقص راے میں) جناب پریسیڈنٹ صاحب کو گروه علماء میں نسبةً زیاده واقفیت معلوم هوتي تهي - فرض کرلیجیے که اگر ان کا انتخاب نه هوتا' تو میں دریافت کرنا چاهتا هوں که جس بزرگ کو دوسرے اصحاب اس جلسه کي صدارت کیلیے پیش کرتے تو کیا اس قسم کے اعتراضات سے ان کا اسم گرامي محفوظ رهسکتا تها - مثلاً اگر کسي تعلیم یافته شخص کو اهل جلسه پیش کرتے تو سب سے پہلے اسکي نسبت بهي یه اعتراض نہیں کیا جاتا ؟ کم سے کم مجهے معلوم نہیں هے که وه صدر انجمن صاحب جلسه سے بهتر ایسے جلسه کو زیر انتظام رکهه سکتے' جیسا که ۱۰ مئي کا جلسه تها -

(ب) اس کے بعد میرے خطوط پیش کرنے کا واقعه هے - میں نے جلسه میں وه خطوط اور مضامین پیش کیے تهے جو اس کي موافقت و مخالفت میں میرے پاس آئے تهے - جہاں تک مجهے یاد هے میں نے کسي ایک خط کو بهي نہیں چهوڑا تها - مجهے معلوم تها که جلسه کي موافقت کے خطوط زیاده هیں اور اسیطرح مختلف شهروں کي انجمنوں نے جو کارروائیاں اپنے اپنے جلسوں کي بهیجي تهیں وه بهي جلسه کی موافقت میں زیاده تهیں - اگر میں ان تمام کو پڑهتا تو کم از کم ڈیڑه گهنٹه جلسه کا صرف هوتا اور مجهے معلوم تها که جلسه کو تهکا دینے والي طوالت هو جائیگي - اس لیے میں نے یه کہکر که " یه خطوط جلسه کي موافقت میں میرے پاس آے هیں لیکن ان کے پڑهنے میں آپ صاحبوں کا وقت ضایع هوگا - اس لیے ان موافق اور مخالف خطوط کو میں میز پر رکهه دیتا هوں' جس صاحب کا دل چاهے انهیں دیکهه لے " کہکر میں نے کاغذات میز پر رکهدیے - کسي صاحب نے اتني تکلیف نہیں فرمائي که انهیں دیکهتے نه کسي شخص نے مجهه سے خواهش کي که انهیں پڑهنا چاهیے - لیکن کیا تو یه کیا که جلسه کے بعد یه اعتراض کرنے لگے که ان خطوط کو جو ندوه کي موافقت میں زیاده تهے نہیں پڑها گیا - اب بهي وه سب فایل میں موجود هیں - جن صاحب کا دل چاهے انهیں پڑهکر اپنا اطمینان فرمالیں' اور دیکهه لیں که موافقت کا حصه ان میں زیاده هے یا مخالفت کا ؟

(ج) جلسه کي بد نظمي کا بوجهه بهي جلسه کرنیوالوں کي گردن پر ڈالنا ایک تسلیم شده بات سمجهي گئي هے - مگر واقعات کبهي چهپانے سے نہیں چهپ سکتے - اصل واقعه یه هے که اس جلسه کو برهم کرنے کا قدرتي طور پر بعض اصحاب کے دلوں میں خیال تها اور انکي دلي خواهش تهي که اس جلسه میں کوئي کارروائي نه هوسکے - اس کے ثبوت میں میں یه عرض کرنا چاهتا هوں که سب سے پہلے بولنے کے لیے جو صاحب کهڑے هوے تهے وه ندوه کے ایک معزز رکن تهے' اور پیهم جو کوشش اس فریق کي طرف سے بولنے کي هوئي وه بهي کسي شخص پر پوشیده نہیں هے - یہانتک که اسٹرائک کا رزولیوشن جو سراسر اس گروه کے لیے مفید تها' اسپر کم سے کم دو گهنٹه تک جهگڑا کیا گیا - بالآخر پیش کرنیوالے نے اسے واپس لے لیا - اس کے علاوه هر ایک شخص بولنے کے لیے کهڑا هوتا تها' اور جب اسے روکا جاتا تها تو وه کہتا تها که همیں بولنے سے روکا جاتا هے - ایسے بولنے کي یه حالت تهي که صرف اسٹرائک کے رزولیوشن کے دو گهنٹے لیلیے تهے' اور آخر میں وه واپس لے لیا گیا تها - خبر نہیں واپس نه لیتے کي صورتمیں اور کتني دیر لگتي - صاحبان ندوه میں سے بعض اصحاب نے علی الاعلان یه کہا که جلسه کو جلد ختم کرنے کي کوشش کي جاتي هے' حالانکه هم ایک مهینه تک بهي ایسے جاتے تهے' شاید اس مدت کو بڑهاکر انهوں نے ایک سال یا قیامت تک کي ایک معمولي سي قید بهي لگادي تهي - (مجهے الفاظ و مضمون ٹهیک یاد نہیں) -

ایک طرف یه حالت تهي' دوسري طرف لوگ ان بحثوں سے تنگ آ گئے تهے اور ان مقرروں کي تقریروں میں آخر کار دراندازي کرنے لگے تهے - ایک اور گروه تها' جو اس رخنه سے کچهه خوش نه تها که ابهي تک ان میں سے بعض مقرروں کو صدر انجمن صاحب نے بولنے کي اجازت نہیں دي تهي - اس گروه کے بعض اصحاب بهي جلسه کي بدنظمي کے ایک حد تک ذمه دار تهے - اب ان واقعات کو پیش نظر رکهکر فیصله کرلیا جائے که کون اس حد تک جلسه کي بدنظمي کا بوجهه اٹها سکتا هے

ایک بزرگ رکن ندوه نے جو درویش و عالم بهي هیں' مجهه سے خود فرمایا که بس اب هماري رائے تو یه هے که اس جلسه کو ختم کردیجیے' کیونکه گڑبڑ هو رهي هے - میں نے ان سے عرض کیا که اگر آپ کو جلسه میں بیٹهنے سے تکلیف هو تو آپ مکان جاکر آرام فرمائیں' که جلسه ابهي نه اوسکے ختم هوگا - کیا یه واقعات نہیں تهے ؟ اور کیا ان سے یه نہیں سمجها جاسکتا که در اصل جلسه کو کون بدنظمي کا شکار بنارها تها' اور بعجلت جلسه کے ختم کرنے کا کون خواهش مند تها ؟ اس کے بعد یه بهي سنیے که جب پریسیڈنٹ صاحب نے کمیٹي کے انتخاب کے رزولیوشن پیش هونے وقت یه فرمایا که میں مخالف اور موافق پانچ پانچ حضرات کو بولنے کي اجازت دوں گا' اس کے بعد ووٹ لے لونگا - تو اس کي بهي مخالفت کي گئي - مگر جب پانچ پانچ حضرات دونوں طرف کے اپني اپني تقریریں ختم کرچکے اور پریسیڈنٹ صاحب راے لینے کے لیے آماده هوے' تو ارکان ندوه میں سے اکثر حضرات اسی وقت جلسه میں سے تشریف لیگئے -

(د) صدر انجمن صاحب پر یه غلط الزام لگایا جاتا هے که انهوں نے لکهنؤ کے کسی نواب زاده کو جلسه سے علیحده کرنیکا حکم دیا - حالانکه اسکی کچهه بهي اصلیت نہیں هے -

(ه) یه کہا جاتا هے که جلسه میں بہت سے اصحاب سکهائے هوئے تهے - اس کے متعلق گذارش هے [redacted] قرینه سے آپ

تصوف و اخلاق سنائي اور عطار' دونوں نهتے هيں - رزم و جنگ فردوسي اور نظامي' دونوں نے لکها هے - خمريات اور جام و صراحي حافظ نے طرح سب کے هاتهه میں هے - تغزل اور راز و نیاز عشق سے سعدي کي طرح خسرو اور نظيري کي طرح عرفي کي کائنات شعربهي معمور هے' لیکن اس سے کیا هوتا هے ؟ گو ان سب کا لباس اور شکل و صورت ایک هے لیکن ادائیں تو خاص خاص هیں جو کسی طرح صاحبان نظر سے چهپ نهیں سکتیں :

من انداز قدت را مي شناسم !

میں تو کهتا هوں که اس شخص کیلیے فارسي شاعري کے ذوق و مطالعه کا دعوا حرام هے جسمیں اتني ادا شناسي بهي نهو که صرف کلام سنکر ایک شاعر او اسکے دوسرے هم رنگ و هم فکر شاعر سے تمیز کرلے :

هرکه خواهد میل دیدن ' درسخن بیند مرا !

علاوه بریں جو رباعیات عمر خیام کے نام سے منسوب کي گئي هیں' انکا بڑا حصه فارسي کے تذکروں اور دیوانوں میں دیگر شعرا کے نام سے موجود هے جسکے لیے کسي بڑے علمي تجسس کي ضرورت نهیں - تذکرۂ دولت شاه ' مراة الخیال ' آتشکده ' مجمع الفصحا ' واله داغستاني ' اس درجه کي مشهور کتابیں هیں که معمولي درجه کے فارسي دانوں نے بهي انهیں ضرور دیکها هوگا - ان میں وه رباعیات دوسروں کے کلام میں هر شخص دیکهه سکتا هے - شیخ بوعلي سینا کي یه رباعي همارے یهاں بچه بچه کي زبان پر هے :

در دهر چو یک مني و آن هم کافر
پس در همه دهر یک مسلمان نبود

لیکن بعض نسخوں میں اسے عمر خیام کے نام سے لکهدیا هے - همارے یوروپین محققوں کو یه ثابت کرنے کیلیے بڑي هي جانکاه محنتیں گوارا کرني پڑیں که یه رباعي خیام کي نهیں بلکه شیخ کي هے !

اسي طرح شیخ جامي کي لوائح' لمعات' شرح ابن فرض وغیره رسائل میں جو رباعیات وحدة الوجود وغیره کے متعلق بکثرت درج کي گئي هیں ' انکو بهي بعض ناقلین نے خیام کي طرف منسوب کردیا - پروفیسر ژوکفسکي نے انکي تحقیقات میں کئي سال بسر کردیے اور سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانے کي ایک ایک کتاب دیکهه ڈالي ' حالانکه شیخ جامي کے یه رسائل نهایت عام اور کثیر الاشاعة هیں ' اور بمشکل کوئي فارسي داں شخص ایسا هوگا جس نے انهیں نه پڑها هو !

شیخ جامي کے بعد سب سے زیاده التباس شیخ الاسلام انصاري کي بعض رباعیات میں هوا هے - شیخ کي مناجاتوں کا عام انداز یه هے که وه پلے نثر مسجع میں ایک دعا مانگتے هیں یا رحمت و رافت الهیه سے مخاطبه کرتے هیں - اسکے بعد ایک قطعه یا رباعي مناسب مقام ایراد کرکے دوسرا مخاطبه شروع کرتے هیں - یه رباعیات اکثر خود انهي کي هوتي هیں - کهیں کهیں دوسروں کي بهي لے لیتے هیں - سوز وگداز' والهانه طلب و سوال' عاشقانه شکوه و شکایت ' اور عارفانه و حکیمانه حکم و مقابله ' شیخ الاسلام کي نظم و نثر کي خصوصیات هیں مگر یهي باتیں ایک دوسرے فلسفیانه رنگ میں خیام کے هاں بهي هوتي هیں - عوام کو اسمیں دهوکا هوا اور شیخ کي بهت سي رباعیاں خیام کے نام سے نسخوں میں لکهدیں - رباعیات خیام کا جو نسخه آجکل ایران اور هندوستان میں رائج هے ' اسمیں بهي شیخ کي متعدد رباعیات ملتي هیں -

(ایک نئي دریافت)

یهاں ایک توهم نے اِن الحاقي رباعیات کے متعلق لکها هے جنکي تعداد ایک سو سے متجاوز هے اور جنکا بڑا حصه پروفیسر والنتین ژوکفسکي نے بتحقیق دیا هے ' مگر اب هم مستشرقین یورپ کي تحقیقات سے الگ هوکر خود نظر ڈالنا چاهتے هیں - خیام کي مسلمه رباعیات میں سے جنکو تمام ناقدین و محققین و عمریین نے خیام کے مخصوص نوادر فکر و شعر میں سے شمار کیا هے ' ایک رباعي یه هے :

من بندۂ عاصیم ' رضاے تو کجاست ؟
تاریک دلم ' نور و صفاے تو کجاست ؟
ما را تو بهشت اگر بطاعت بخشي
آن بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

اکثر تذکره نویسوں نے بهي اس رباعي کو خیام کے ترجمه میں لکها هے اور حقیقت یه هے که ایک نهایت هي بلند ترین مقام عبودیة و تذلل و اعتراف هے جو بهتر سے بهتر طریقے ' اور موثر سے موثر انداز میں شاعر نے اسمیں بیان کیا هے - اسکا حقیقي لطف صرف انهي صاحبان حال و کیفیت کو حاصل هو سکتا هے جو اس مقام تک پهنچ چکے هیں -

قران حکیم میں برادران یوسف (علی نبینا و علیه السلام) کا عزیز مصر سے یه کهنا اسي نکته کي طرف اشاره هے :

جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا
الکیل' و تصدق علینا ' ان
الله یجزي المتصــدقین !

هم ایک ناقص پونجي لیکر تیرے سامنے حاضر هوے هیں' لیکن تو اسکے نقص اور کمي کو نه دیکهه بلکه اپنے لطف و کرم پر نظر رکهکر همیں بهرپور غله دیدے - یه خرید و فروخت اور برابر کا معاوضه نهیں هے' تجهسے بطور صدقه و عطیه کے طلبگار هیں - خدا صدقه دینے والوں کو اسکا بدله ضرور هي دیتا هے ! " بدریوزه گري آمده ایم نه به تجارت "

و قال المتنبي :

وهبت علی مقــدار کفی زماننــا
و نفسي علی مقــدار کفك یطلب !

لیکن خیام کے مطالعه کرنے والے تعجب سے سنینگے که یه رباعي خیام کي نهیں هے بلکه عارف مشهور و جلیل سلطان ابو سعید ابو الخیر قدس الله سره کي هے !

سلطان ابو سعید کا کلام نظم غالبا ایک جگه جمع نهیں کیا گیا - صرف تذکروں میں چند رباعیات مل جاتي هیں - ان مشهور رباعیات میں یه رباعي نهیں هے - اسي لیے کسي شخص کو اسکي نسبت شبه پیدا نهیں هوا - لیکن شیخ کے حالات و مقامات میں ایک نهایت ضخیم کتاب انکے پوتے شیخ محمد بن المنور بن ابو سعید نے لکهي هے جسکا نام " اسرار التوحید في مقامات الشیخ ابي سعید " هے - اسکا مطالعه کرتے هوے یکایک اس رباعي پر میري نظر پڑگئي - اسکے مصنف نے تصریح کردي هے که ایک خاص وجداني حالت میں یه دو بیتي شیخ کي زبان پر جاري هوئي تهي -

اگر مزید تلاش کي جاے تو عجب نهیں که اسي طرح الحاقي رباعیات کے متعلق غیر متوقع معلومات جمع هوجاے -

(نیا امریکن ایڈیشن)

اس تفصیل سے مقصود یه تها که نئے امریکن ایڈیشن کي منتخبه رباعیات کي مقدار پر نظر ڈالي جاے - بیان کیا گیا هے که اسمیں ۴۱۸ رباعیوں کا ترجمه دیا گیا هے -

اس سے معلوم هوتا هے که اس ایڈیشن کے مولفین کے نزدیک اصلي مقدار اتني هي هے - مگر هم کو یقین هے که اسمیں ایک بڑي تعداد الحاقي رباعیات کي هوگي - کیونکه اگر سر گور اوسلي کے نسخے کي تمام رباعیات اصلي تسلیم کرلي جائیں ' جب بهي اتني تعداد اصلي رباعیات کي ثابت نهیں هوتي

بهر حال همیں تکمیل و اشاعت کا انتظار کرنا چاهیے - مطالعه کے بعد صحیح راے قائم کي جاسکے گي -

کنیڈا میں هندوستانیوں کی حالت زار

اُن چار جانباز هندوستانی عورتوں میں سے ایک عورت جو جابرانه قانون کا مقابله کرنے کیلیے کنیڈا میں داخل هوگئی هیں !

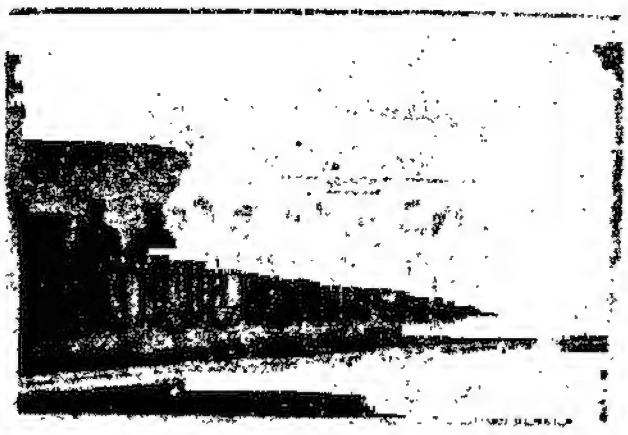

کنیڈا میں هندوستانیوں کے رهنے کا مکان -

سردار بهگا سنگه جو کنیڈا کے نوآباد هندوستانیوں کے ایک با اثر لیڈر هیں ؛

" تم لوگ همارے ملک میں حاکم بننے کیلیے آتے هو - هم تمهارے یہاں قلی بننے کیلیے جاتے هیں - اسپر بهي تم همیں آنے کی اجازت نهیں دیتے ؟ "

[گردت سنگه]

بهر زمین که رسیدیم آسماں پیدا ست !

کنیڈا میں جو جهاز نوآباد هندوستانیوں کو لیکر سردار گردت سنگه گئے تهے اور جو بالآخر ظلم اور جنسیت قومی کے تعصب سے شکست کها کر غالباً واپس آجانے والا هے ' اسکے ساحل کنیڈا تک پهنچنے سے پیشتر مندرجه ذیل مراسلت مشهور اهل قلم سینه نهال سنگه نے کریفک لندن کو بهیجی تهی ' جو تازه ولایت کی ڈاک میں آیا هے :

"کنیڈا میں هندوستانیوں کی نو آبادی کا مسئله سخت خطرے کی حالت میں نظر آتا هے - ۳۷۵ هندوستانی ایک جاپانی جهاز میں کولمبیا روانه هوگئے هیں - هندوستان کے ایشیائیوں نے یه جهاز جاپان کے ایشیائیوں سے کرایه پر لیا هے ' اور دونوں یکساں طور پر کنیڈا سے اپنے حقوق کے داد خواه هیں !

مظلوم هندوستانیوں کی کشتی کا ایک منظر ! کینیڈا کے حکام صیغۂ مہاجرۃ نے نو آباد هندوستانیوں کو یہاں مقید کردیا هے !

هندوستانی نهایت استقلال و جوش اور جاں نثاری کے ولولوں کے ساتهه روانه هوے هیں ' اور اس بات پر تلے هوے هیں که برطانی رعایا هونیکی حیثیت سے اپنے حقوق حاصل کرینگے - انکا مقصود ایک عملی آزمایش کے ذریعه اس سوال کو حل کرنا هے که آیا سلطنت برطانیه کا ایک جز هونے کے لحاظ سے انهیں کنیڈا میں رهنے کا حق حاصل هے یا نهیں ؟

ان هندوستانیوں میں زیاده تعداد اُن سپاهی پیشه سکهوں کی هے جو زمانۂ حال کی انگریزی لڑائیوں میں ایک تاریخی افتخار حاصل کرچکے هیں - وه تاج انگلستان کے لیے هندوستان کے اندر اور هندوستان سے باهر (مثلاً سرحد افغانستان ' تبت ' چین ' سمالی لینڈ) میں لڑچکے هیں اور بارها اپنا خون بهاچکے هیں - ان لوگوں میں شاید هي کوئی شخص ایسا هوگا جسکو یه دعوا نه هوگا که اسکے قریب اور محبوب رشته داروں میں سے کوئی نه کوئی سر فروش اس سلطنت کے لیے اپنا خون بہا چکا هے ' جسکے تاج سلطنت کا سب سے زیاده قیمتی نگینه هندوستان هے - بهر حال اس بحث کو چهوڑ دو که سکهوں کے حقوق ایک وفادار برطانی سپاهی هونے کی حیثیت سے خاص نوعیت رکهتے هیں - عام قومی اور قانونی لحاظ سے دیکهو ' جب بهی یه ایک نهایت هي افسوسناک اور ناقابل تحمل منظر هے - هندوستان هي کے باشندے هیں جنهوں نے محنت و مزدوری کرکے ان نو آبادیوں کو یورپ کی دار الحکومتوں کا هم سر بنا دیا هے ' لیکن آج نهایت بے دردی کے ساتهه ان پر اسکا دروازه بند کیا جا رها هے - بظاهر ایسے پر فریب قواعد وضع ایسے گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که یه دروازه چند رکاوٹوں کے ساتهه ابتک کهلا هے ' مگر فی الحقیقت وه پوري طرح بند کردیا گیا هے - مثلاً ایک طرف یه قاعده رکها هے که نو آباد هندوستانی کنیڈا میں ایک هي سمت پر نه آئے ' دوسری طرف حکم دیدیا گیا هے که اگر وه کسی جگهه جهاز بدلے تو اسکو آگے بڑهنے کی اجازت نه دی جائے - اسکا صاف مطلب یهی هوا که کوئی هندوستانی کو کنیڈا نه جانے - یه قانون یہاں تک سخت کردیا گیا هے که نو آباد هندوستانیوں کی بی بیاں بهی اپنے شوهر کے پاس جانے سے روک دی گئی هیں - یه ایک ایسي کهلی وحشت هے جسے اسکی حالت پر چهوڑ دینا کوئی انسان گوارا نه کریگا !

جو هندوستانی پیشتر سے وهاں موجود هیں ' ان پر بهي نوکریوں کا دروازه بند کردیا گیا هے - ساتهه هي ایک طرف حکام نے هندوستانیوں کی بیبیوں کو ا

حضرات چاهیں اس امر کو تحقیق فرمالیں که جو صاحب باهر سے بلائے هوے تشریف لاے تھے ' ان میں سے کسي صاحب سے بھی هم لوگوں نے کچھه فرمایش کی تھی ؟ دهلی میں جو پانچسو کے قریب ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے ' کیا ان کے پاس هم لوگوں نے کسی آدمی کو کچھه سمجھانے کے لئے بھیجا تھا ؟ کیا مدرسه طبیه کے طلباء سے هماري کمیٹی کے کسی شخص نے کچھه فرمایش کی تھی ؟ بیشک کمیٹی کے سب ممبر ایک خیال کے تھے اور ان کے اکثر احباب ان کے هم خیال تھے - اخبارات میں کافی مضامین نکل چکے تھے - دهلی کے بہت سے پڑھے لکے حضرات ان مضامین کو پڑھه پڑھکر اپنی اپنی رائیں قائم کرچکے تھے - ایسي حالت میں اکثر اصحاب کا اصلاح ندوہ پر اتفاق تھا - جس کی ضرورت کو ندوہ کے انصاف پسند حضرات نے خود بھی تسلیم کرلیا تھا اور ۱۰ - مئی کے جلسه میں اس کا باقاعدہ اعلان بھی هوچکا تھا - ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھکر دهلی کے جلسه کی عام راے کے متعلق صرف یہی صحیح قیاس هوسکتا هے که وہ اصلاح ندوہ کے موید تھے اور کسی سے سبق لینے کے محتاج نه تھے -

(و) یه تو بار بار لکھا جاتا هے که جلسه میں مدرسه طبیه کے طلبه موجود تھے ' لیکن کسی منصف مزاج نے یه نہیں لکھا که مدرسه امینیه کے اور بعض دیگر اسلامی مدارس کے طلبه بھی جلسه میں اچھی تعداد میں موجود تھے ' جو بغیر ٹکٹ کے آگئے تھے ' اور جنھیں جلسه میں شریک هونے سے کسی نے بھي نہیں روکا تھا - ایک طرف کسي طالب العلم کو داخل هونے سے منتظمین نہیں روکتے تھے - اور دوسري طرف وہ یه دیکھه رهے تھے که حامیان ندوہ میں سے بعض اصحاب ایک ایک ٹکٹ کو بار بار استعمال کررهے هیں ' اور ان لوگوں کو داخل کررهے هیں جنھیں وہ کسی نه کسی خاص غرض سے داخل کرنا چاهتے تھے - کیا کوئی شخص کہه سکتا هے که منتظمین نے رواداري کے برتاؤ کے سوا کچھه بھی ان امور پر نوٹس لیا -

(ز) یه بھی اعتراض کیا جاتا هے که رزولیوشن زبردستی پاس کرلیے گئے حالانکه اکثر حاضرین جلسه ان کے خلاف تھے - یه اعتراض اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراضات حقیقت میں اس قابل هیں که ان کا کوئي جواب نه دیا جاے تو زیادہ بہتر هے - اگر یه بات سمجھه میں آسکتی هے که جلسه خلاف هو اور کوئي رزولیوشن پاس کرلیا جاے ' تو اعتراض بھی سمجھه میں آسکتا هے - واقعه یه هے که سب موافقت کے لیے هاتھه اٹھانے کو کہا گیا تو تقریباً سب نے هاتھه اٹھاے ' لیکن جب مخالفت کے لیے هاتھه اٹھانے کو کہا گیا تو [illegible] سوا کوئي ایسا هاتھه [illegible] سینکڑوں آدمی تھے اور وہ اس امر کی آسانی سے [illegible] سکتے تھے - ان سے دریافت کیا جاے [illegible] هوگا -

([illegible] جلسه)

میں مختصر طور پر جلسه کے حالات [illegible] کے بعد اس جلسه کے نتائج پر بحث [illegible] جس کا وعدہ میں نے اپنے اس مضمون کے ابتدائي حصه میں کیا تھا -

میں اس جلسه [illegible] ندوہ سے جو انصاف پسند هیں [illegible] ابھی [illegible] ۱۴ جون [illegible] نے اپنی انتظامی کمیٹی کے جلسه [illegible] اصلاح [illegible] هیں -

(۱) (الف) منظوري کارروائي جلسه هاے انتظامیه گذشته -

(ب) حساب [illegible] دار العلوم ندوۃ العلماء پیش هوگا -

(۲) جن مدرسین کي نسبت مهتمم صاحب دارالعلوم نے اپني رپورٹ شائع شده میں لکھا هے که انهوں نے طلبه کي اسٹرائیک میں حصه لیا هے ' ان کا معامله بعرض تصفیه پیش هوگا -

(۳) جن طلبه نے اسٹرائیک کي تھي انکي وہ درخواستیں پیش هوں گي جن میں انهوں نے اپنے قصور کي معافی چاهي هے ' میں نے (ناظم صاحب نے) تا تصفیه جلسه انتظامیه ان کو دارالعلوم اور دار الاقامة دونوں سے مستفیض هونیکا عارضي حکم دیا هے -

(۴) سالانه ندوۃ العلماء کے طلب کرنے کي جلد سے جلد ضرورت هے ' لهذا اس کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کیا جائیگا -

(۵) مراسله ریاست بهوپال و رامپور مشعر التواء امداد تعدادي ۵۰۰ روپیه سالانه بلا تعین مدت (پیش هوگا)

(۶) یه میر مفتي عبد الله صاحب اور قاضي تلمیذ حسین صاحب کي رخصت کے متعلق هے)

(۷) ماسٹر دین محمد صاحب کے متعلق هے)

(۸) (فقیه اول کي جگه کے انتظام کے متعلق هے)

(۹) انتخاب ممبران مجلس هاے دار العلوم و مال و کونسل نظامت و فهرست انتخاب اراکین نامزد شده (جو منسلک هے)

(۱۰) تجویز متعلق نگراني بورڈنگ هاؤس -

(۱۱) معامله جلسه دهلي منعقده ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ و مراسله مولوي ثناء الله صاحب پریسیڈنٹ جلسه دهلي بابت اطلاع تقرر کمیٹي براے اصلاح ندوہ -

(۱۲) دیگر ضروري امور جو اس وقت تک هنگامي طور پیش آجائیں یا ضروري تحریرات -

اس اجنڈا سے صاف معلوم هوتا هے که ارکان ندوہ اپنے فرائض کے ادا کرنیکے کا اهتمام کر رهے هیں جو امید هے که پورے هوں گے - اگر وہ پورے هوگئے تو جسقدر انهیں خوشی هوگي اسیقدر هندوستان کے ان تمام مسلمانوں کو بھی هوگی جو ندوہ کے ساتھه دل چسپی رکھتے هیں -

اس کے علاوہ ناظم صاحب ندوہ نے اعلان کردیا هے که هم قواعد و ضوابط کو درست کرنا چاهتے هیں اور اس غرض کے لیے وہ تمام مسلمانوں کو دعوت دے رهے هیں - پس ۱۰ - مئي کي منتخب شده کمیٹي بھی اپنے خیالات کو ان حضرات کي خدمت میں پیش کرے گي ' اور یہي اس کا فرض هے - ان تمام باتوں کا جو نتیجه هوگا ' امید هے که بہتر هوگا اور ۱۰ - مئي کے جلسه کي غرض کسي نه کسي طرح پوري هوجائیگي - کیونکه معزز ارکان ندوہ میں چند حضرات خاص طور پر معامله فهمي میں ممتاز هیں - وہ اچھي طرح جانتے هیں که هٹ اور ضد سے ندوہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشه هے ' اور صحیح مطالبات کو قبول کرنا ندوہ کي فلاح اور بہبود کا باعث هوگا - دوسري صورت میں قوم کے ایک حصه کي دل چسپي ندوہ کے ساتھه ساقط هوجانیکا خوف هے - پس مجھے امید هے که خدا نے چاها تو تمام معاملات درست هوجائیں گے ' اور آخرکار سب ملکر ندوہ کے ایسے هي خادم بن جائیں گے - جیسے کے پہلے تھے ' اور واقعات کو متفق هوکر بالکل بھلا دیں گے -

بہت سے ایسے اعتراضات میں نے چھوڑ دیے هیں جو گو صحیح نہیں مگر میں انھیں مہتم بالشان نہیں سمجھتا هوں - نیز میں نے ایسے واقعات بھي [illegible] جن کا اس وقت ذکر کرنا مصلحت کے خلاف هے اور جو مزید بحث کا باعث هوجائیں گے - اگر مخالف اشخاص ایسی بحثوں کو چھیڑیں گے تو میں ان واقعات کو دهرانے کے لئے حسب ضرورت مجبور هونگا -

محمد اجمل

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں انهي کو بذریعه الهلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑهي یا دوگني کردینے کی خبر دیني چاهیے - میں امید رکهتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهلال کے موجود هیں وه انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتهه اضافه کو منظور کرکے قیمت ادا کرینگے -

میري عرض کرنے کي کچهه ضرورت نه تهي ، جن جن اشخاص نے الهلال دیکها هوگا وه جانتے هونگے ، اور آپ بهي اچهي طرح واقف هیں - بے شک دعوة دیني اپني پہلي منزل سے گذر چکی هے مگر اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن هے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهلال کو قائم و بر قرار رکهے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ، معرفت محمد ابراهیم ، تهیکه دار
از کلو - ایس - ایس - برما

افسوس مسئله الهلال پر خریداران الهلال نے پوري توجه نه کي ، اگر ایک ایک خریدار بناتے تب بهي مسئله الهلال کي بابت آپ کو نمبر ۱۹ و نمبر ۲۰ میں درج کرنا نه پڑتا - خدا تعالی اس چراغ کو قائم رکهیگا - میرے نام الهلال کی قیمت بجاے آٹهه روپیه کے باره روپیه درج کي جاوے - دوسرا پرچه زیادتي چنده کا وي - پي - روانه فرماویں ایک خریدار پہلے دے چکا هوں - دوسرے کا پته درج ذیل هے -

فضل الهي از کلو - ایس - ایس - برما

الهلال کی نسبت میري راے یه هے که یه پرچه ملک کیواسطے رحمت الهي هے ، اسي طرح اسکي کمزوري ملک کے واسطے سب سے بڑي مصیبت هوگي ، لهذا اگر آپ اسکي قیمت میں اضافه کردیں تو میں نهایت خوش هونگا تا که مالی کمزوري باقي نه رهے - دو خریدار جدید پیش کرتا هوں -

محمد یونس عفی عنه - از ملیح آباد - لکهنؤ

رُخِ گلگوں کو بچایئے!

قدرتی حسن کیا ہے؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایۂ شکر گزاری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب و ہوا ملی ہو - تو ہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پوڈر یا اسپرٹ میں حل کئے ہوئے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لئے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونۂ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کردیتا ہے - اور مروجہ پوڈر کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - **قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵/)**

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانہ زادِ چمن!

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھونکا - موجِ بوئے گل سے ہم آغوش ہو کر ایک عالم کو مست الست کر دیتا ہے بعینہ اسی طرح **تاج بخورِ عنبر** کی روح پرور حرکت مشام دماغ کو مسحور کر کے انسان کو از خود رفتہ کر دیتی ہے - اور اُسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحنِ دماغ میں منتقل ہوگیا! اگر سنگھار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخورِ عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمندِ ناز پر تازیانہ بجاتی ہے *

ایک درجن کے خوبصورت بکس میں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۳

تمام بڑے بڑے دکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے!

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی رُوح بخلاص کے لئے کشت زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تین مختلف خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے باذاق اور نازک دماغ اصحاب حکماء - اطباء - لیڈرز - مشاہیر و اکابر انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں *

تاج قطرۂ تسنیم فی شیشی ایک ڈرام عہ
تاج روحِ شمیم فی شیشی ایک ڈرام عہ
تاج روحِ نسیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲/ } علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

روزانه الهلال

چونکه ابهی شائع نهیں هوا هے ، اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که امبرائیڈري یعني سوزني کام کے کل قسم پلنگ پوش ، میز پوش ، خوان پوش ، پردے ، کامدار چوغے ، کرتے ، دیگر پارچات ، شال ، الوان ، چادریں ، لوئیاں ، نقاشي مینا کاري کا سامان ، مشک ، زعفران ، سلاجیت ، ممیره - جدوار ، زیره ، گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر

اشتهار

میرٹهه کي مشهور و معروف اصلی قینچي اس پته سے منگائیے
جنرل ایجنسي آفس نمبر ۱۵۶ اندرکوٹ شهر میرٹهه

دیوان وحشت

(یعني مجموعهٔ کلام اردو و فارسي حضرت مولوي رضا علي صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کی جان هے ، جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ، جسکی زبان کی نسبت شاعر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه هے ، اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر حاوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کہنا چاهیے که زبان اردو کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ، چستي بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر بیساخته هر سخن فهم بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کرتا هے

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آیندہ کیا عجب که فارسي اور اردو دونوں زبانوں میں ایسے دلکش دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید هے ...... آپ قدماء اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن ، اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

تبادلۂ خيالات

مسئلـۂ قيـام الهـلال

الهلال نمبر ١٢ کا مضمون بعنوان " مسئلۂ قيام الهلال کا آخري فيصله " پڑهکر ايسا صدمه هوا که اسکا اظهار احاطۂ تحرير سے باهر هے - نهيں معلوم کونسا جادو اس مضمون ميں تها که پڑهتے هي دل هاتهه سے جاتا رها اور آنکهوں کے سامنے اندهيرا چها گيا - مولانا ! سچ سچ عرض کررها هوں که اول تا آخر ايک ايک لفظ مکرر سه کرر پڑها ' اور غور کرتا رها اور کرتا هوں که نه معلوم هم عاجزوں کيليے کونسا انقلاب اور کيا حشر هونے والا هے ؟

جناب نے فرمايا هے که " الهـلال نے خدا سے مهلت مانگي تهي که اپنے سامنے اپنے بعض مقاصد کو ديکهه لے " اور " اب ديکهتا هوں که الهلال اپنا پهلا کام پورا کرچکا هے اور اپنے بعض مقاصد اپنے سامنے ديکهه رها هے " ليکن مولانا ! خود اپنے هي ضمير سے فيصله طلب کيجيے که کيا " بعض مقاصد " هي کے پورا کر دينے سے کام انجام پاسکتا هے ؟ اگر نهيں تو پهر کيا هم گم گشتگان ضلالت کو نيم بسمل چهوڑنے هي کے ليے الهلال جاري کيا گيا تها ؟ اگر ايسا تها (خدا نه کرے که ايسا هو) تو بهتر تها که اس کام کا بيڑا هي نه اٹها يا جاتا - نه کهيں کا انصاف اور قانون هے که ادهورا چهوڑ کر اعراض کيا جائے -

ميں نهايت عاجزي سے گذارش کرتا هوں که " مسئلۂ قيام الهلال کے آخري فيصله " کا فيصله جلدي سنا ديجيے تاکه انتشار و تردد رفع هو جو اب نهايت شاق گذر رها هے - اگر فيصله موافق هوا تو فبها ' اور اگر نفي ميں هوا تو پهر به تعميل آپکے اس بقول کے که " ايک قطعي فيصله کرنے ميں ميرے ساتهه هو جائيں " يه احقر بهي آپکا ساتهه دينے سے گريز نهيں کريگا - انشاء الله تعالى - الحمد لله ميں بهي پهلي منزل پوري کرچکا هوں اور ميرے سامنے بهي دوسري منزليں کهول دي گئي هيں - ميں بهي انکے طے کرنے کے ليے کمر بسته هوجاؤنگا - ناظرين الهلال بهي اپني پهلي منزليں ختم کرچکے هونگے اور دوسري کے طے کرنے کيليے تيار هونگے ' اگر وه خدا نخواسته اپني آينده منزليں طے کرنے کے ليے تيار نهيں هيں تو انا لله و انا اليه راجعون -

آخر ميں ناظرين الهـلال سے درخواست هے که ١٢ روپيه سالانه قيمت دينے پر تيار هوجائيں - اگر وه رضامند نهيں هيں تو ايک پيسه کا کارڈ ڈالکر خريداري سے سبکدوش هوجائيں - اگر کوئي ايسا خط وصول نه هو تو ١٢ - روپيه پر رضامند سمجهه ليا جائے اور آينده ١٢ روپيه سالانه قيمت مقرر کردي جائے -

تين خريداروں کي فهرست منسلک عريضه هذا هے -

احمد علي خريدار نمبر ٣٨٦٢ - از بهٹنڈا -

……

آپکے اخبار کے مضامين نے جو اثر ميرے دل پر کيا هے اسکا حال مجهے هي معلوم هے - آپکا اخبار بے علموں کيليے ايک ايسا مقدس ذريعه علم هے ' جس سے بهت دين اسلام کي حقيقي اور روحاني معلومات حاصل هوتي هيں - خداوند کريم آپکو جزاے خير دے - ايسے اخبار کيليے قيام و عدم قيام کا سوال پيدا هونا هم مسلمانوں کيليے حيف هے - ميرا تو يه خيال هے که هر مسلم کے هاتهه ميں يه پرچه هونا چاهيے - في الحال تين اصحاب کے نام اخبار روانه کيجيے آينده بهي انشاء الله کوشش کرونگا - وما توفيقي الا بالله -

براے خدا الهلال کے بند کرنيکا هرگز اراده بلکه وهم بهي نه فرمائيں الله مددگار هے فقط والسلام -

عزيز الدين - خريدار نمبر ٣٩٩٣ از لاهور

……

آج اتفاق سے ايک بزرگ سے الهلال کا پرچه نمبر ٢٠ اور ١٩ جو ايک ساتهه شائع هوا هے' چند مدت کے ليے ديکهنے کو منگيا - الهلال کي توسيع اشاعت کيليے اهل دل حضرات جان و دل سے کوشاں هيں - خاکسار ايک غريب طالب العلم هے' عربي پڑهتا هے' اتني اوقات نهيں جو آٹهه روپيه گهر سے ديکر الهلال کا خريدار بن جاؤں - کيا يه ممکن هے که آپ ميرے اس عريضه کو اپنے پرچه کے کسي گوشه ميں جگهه ديديں ؟ بهت ممکن هے که ميري عرضي شرف قبوليت کو پهونچ جاے' اور کوئي صاحب دل حضرت ايک سال کے ليے الهلال ميرے نام آپکو قيمت بهيجکر جاري کراديں -

خاکسار سيد محمد منصور احمد

مقام ازربن - ڈاکخانه کهجره - ضلع مونگير

الهـلال :

ادارۂ الهلال کا آغاز اشاعت سے يه طريقه رها هے که توسيع اشاعت اور اعانت طلبا وغيره کي غرض سے بهي کسي پر بار ڈالنا پسند نهيں کيا گيا اور پهلے سال پانچ سو پرچے طلبا کو نصف قيمت پر' اور سو کے قريب مفت' اور اسي طرح دوسرے سال چهه روپيه قيمت پر کئي سو پرچے جاري کر ديے -

يه پهلي درخواست هے جسکا جواب ادارۂ الهلال نے خود نهيں ديا بلکه قارئين کرام کے آگے بغرض جواب پيش کيا هے -

---

(بقيه مضمون صفحه ١٩ کا)

آدمي ممانعت کردي' دوسري طرف يه رپورٹ عام طرحسے پهيلادي گئي که هندو (هندوستانيوں کو کنيڈا ميں هندو کہا جاتا هے خواه وه مسلمان هي کيوں نه هوں - جس طرح عرب هر باشنده هند کو هندو کہتے هيں [illegible]) بالطبع [illegible] هيں - اور انکي اخلاقي و معاشرتي حالت [illegible] نهيں هو سکتي !

وه هندوؤں کي جماعت جو کنيڈا [illegible] جهاز پر روانه هوئي هے ' [illegible] که کنيڈا کي گورنمنٹ [illegible] هندوستانيوں کو [illegible] روک رهي هے ؟

[illegible] هندوستان سے روانه هوئے هيں کوئي کاريگر نهيں [illegible] معمولي ملازم نهيں هيں ' [illegible] نهيں کہا جاسکتا که هندوستان لوٹ جائيں -

اس بات [illegible] کے بعد هميں [illegible] هے [illegible] جو اسقدر سختي کي جاتي هے ' [illegible] کو بهي دخل هے - وه ايسے وقت ميں آئے جبکه وهاں کے لوگ چينيوں اور جاپانيوں سے بگڑے هوئے تهے - چونکه يه بهي مشرقي تهے اسليے انکے ساتهه بهي چينيوں اور جاپانيوں کي طرح سلوک کيا گيا اور اس بات کا خيال کيا نهيں کيا گيا که هندوستاني برطاني رعايا هيں -

سلطنت کے نقطه خيال سے هر خير خواه برطانيه اس واقعه کو افسوس کي نظروں سے ديکهيگا - اگر کنيڈا نے يه اشتعال انگيز طريقه قائم رکها تو بهت ممکن هے که هندوستان ميں سخت بے چيني اور اضطراب پهيل جائے" (نهال سنگه)

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

ریلنڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدوں میں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت پ چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - پوري جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶۲ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹانین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بارگي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کرتے هي آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتي هے قیمت دس روپیه اور دس فنگر دوا کي قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

هرقسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگي واله جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و مزمن جنون ، وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. O. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street
Calcutta

ایک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگي حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهي هے -

ضعف معده ، گراني شکم ، ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي ، آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سي - هر - نمبر ۲۹۵
اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

پسند نهونے سے واپس

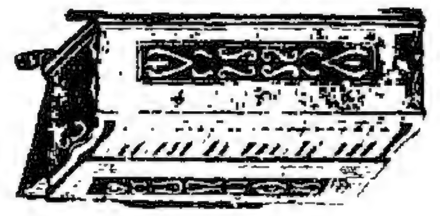

همارا من موهني مارک هارمونیم سرپلک فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Rond
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسي قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بفرحت کر دیتي هے قیمت في شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام رونگیں اڑ جاتي هیں -
قیمت تین ٹکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306. Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنکاری فلوٹ

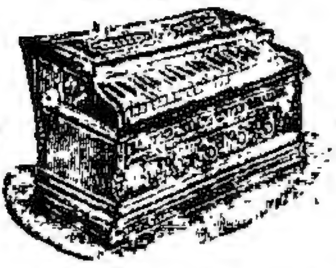

تین سال کی گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آرالا پهالی جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ؛ اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک ڈبس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - ایسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جو حد بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو مسرور طاقتور اور مضبوط بناتي هے اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک ڈبس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30 2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائنٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے اور کمزور قوي کو نهایت طاقتور بنادیتي هے - کل دماغي و اعصابي کمزوریونکو دفع کرنے میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر کے واسطے یکساں هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت في شیشي ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta

حکمت بالغـه ! حکمت بالغه !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ايک نهايت مفيد سلسله جديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا هے - مولوي صاحب کا مقصود يه هے که قرآن مجيد کے کلام الهي هونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کيے گئے هيں اُن سب کو ايک جگهه مرتب و مدون کرديا جاے - اس سلسله کي ايک کتاب موسوم به حکمت بالغـه تين جلدوں ميں حال ميں تيار هوچکي هے -

پهلي جلد کے چار حصے هيں - پهلے حصه ميں قرآن مجيد کي پوري تاريخ هے جو اتقان في علوم القرآن علامه سيوطي کے ايک حصه کا خلاصه هے - دوسرے حصه ميں نزول قرآن کي بحث هے ' اس ميں ثابت کيا گيا هے که قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل هوا تها وه بعينه اسي [illegible] کے پاس ابهي موجود هے ' جيسا که نزول کے وقت تها ' [illegible] الهامي کا مسئله هے - تيسرے حصه ميں قرآن کے [illegible] کے نهايت مبسوط مباحث هيں - جن ميں [illegible] سے علمي مضامين پر معرکة الارا بحثيں هيں - چوتهے حصے سے حل کتاب شروع هوتي هے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک سو پيشين گوئياں هيں ' جو پوري هوچکي هيں - پيشين گوئيوں کے ضمن ميں علم کلام کے بهت سے مسائل حل کئے گئے هيں ' اور فلسفه جديده جو نئے اعتراضات قرآن مجيد پر اسلام پر کرتا هے ان پر تفصيلي بحث کي گئي هے -

دوسري جلد - ايک مقدمه اور دو بابوں پر مشتمل هے - مقدمه ميں نبوت کي مکمل اور نهايت محققانه تعريف کي گئي هے - آنحضرت صلعم کي نبوت پر بحث کرتے هوے آية خاتم النبيين کي عالمانه تفسير کي هے - پهلے باب ميں رسول عربي صلعم کي ان معرکة الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا هے ' جو کتب احاديث کي تدوين کے بعد پوري هوئي هيں ' اور اب تک پوري هوتي جاتي هيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں کو لکها هے ' جو تدوين کتب احاديث سے پهلے هوچکي هيں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور پر ثابت هوتي هے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا هے که آنحضرت صلعم امي تهے ' اور آپ کو لکهنا پڑهنا کچهه نهيں آتا تها - قرآن مجيد کے کلام الهي هونے کي يه قطعي دليليں لکهي هيں - يه عظيم الشان کتاب ايسے پر آشوب زمانه ميں جب که هر طرف سے مذهب اسلام پر نکته چيني هو رهي هے ' ايک عمده هادي اور رهبر کا کام دیگي - عبارت نهايت سليس اور دل چسپ هے ' اور زبان اردو ميں اس کتاب سے ايک بهت قابل قدر اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر سه جلد (١٠٦٤) لکهائي چهپائي و کاغذ عمده هے - قيمت ٥ روپيه *

نعمت عظمـــى ! نعمت عظمـــى !

امام عبد الوهاب شعراني کا نام نامي هميشه اسلامي دنيا ميں مشهور رها هے - آپ دسويں صدي هجري کے مشهور ولي هيں - لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايک مشهور تذکره آپ کي تصنيف هے - اس تذکره ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چهانٹ کے جمع کئے هيں که ان کے مطالعه سے اصلاح حال هو اور عادات و اخلاق درست هوں اور صوفياے کرام کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رهے - يه لا جواب کتاب عربي زبان ميں تهي - همارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلى درجه کے اديب هيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکهتے هيں اس کتاب کا ترجمه نعمت عظمى کے نام سے کيا هے - اس کے چهپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر دو جلد (٧٢٦) خوشخط کاغذ اعلى قيمت ٥ روپيه *

مشاهيـــر الاسلام ! مشاهيـــر الاسلام ! !

يعني اردو ترجمه وفيات الاعيان مترجمه مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پهلي صدي هجري کے اواسط ايام سے ساتويں صدي هجري کے خاتمه تک دنياے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقهاء قضاة شعراء متکلمين نحويين لغويين منجمين مهندسين مؤرخين محدثين ، زهاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطين مجتهدين و صناع و مغنين وغيره هر قسم کے اکابر و اهل [illegible] مبسوط و مفصل تذکره -

جسے بقول (موسيودي سيلن) کے

" اهل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے اهل علم هميشه سے بهت هي قدر کي نگاهوں " سے ديکهتے آئے هيں "

يه کتاب اصل عربي سے ترجمه کي گئي هے ' ليکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمه کرتے وقت اس کے اس انگريزي ترجمه کو بهي پيش نظر رکها هے ' جسے موسيودي سيلن نے سنه ١٨٤٢ع ميں شائع کيا تها - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيه ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ادبي کے متعلق کثير التعداد حواشي اضافه کئے هيں - اس تقريب سے اس ميں کئي هزار اماکن و بقاع و قبائل و رجال کا تذکره بهي شامل هوگيا هے - علاوه بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيودي سيلن کے وه قيمتي نوٹ بهي اردو ترجمه ميں ضم کرديے هيں جن کي وجه سے کتاب اصل عربي سے بهي زياده مفيد هوگئي هے - موسيودي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمه ميں تين نهايت کار آمد اور مفيد ديباچے لکهے هيں مشاهير الاسلام کي پهلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اردو ترجمه بهي شامل کرديا گيا هے - اس کتاب کي دو جلديں نهايت اهتمام کے ساتهه مطبع مفيد عام آگره ميں چهپ گئي هيں ' باقي زير طبع هيں - قيمت هر دو جلد ٥ روپيه -

(٤) مآثر الکرام يعنے حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي کا مشهور تذکره مشتمل برحالات صوفياے کرام و علماے عظام - صفحات ٣٣٨ مطبوعه مطبع مفيد عام آگره خوشخط قيمت ٢ روپيه -

(٥) نفائس اللغات - يعني عربي و فارسي کے کئي هزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (١٢٤٦) قيمت سابق ٦ روپيه قيمت حال ٢ روپيه -

(٦) فغان ايران - يعني اردو ترجمه کتاب اسٹرنگلنگ آف پرشيا - مصنفه مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزير خزانه دولت ايران صفحات ٤٦٢ مع ٢١ تصاوير عکسي قسم اعلى - جلد نهايت خوبصورت اور عمده هے قيمت صرف ٥ روپيه -

(٧) داستان ترکتازان هند - کل سلاطين دهلي اور هندوستان کي ايک جامع اور مفصل تاريخ ٥ جلد کامل صفحات (٢٦٥٦) کاغذ و چهپائي نهايت اعلى قيمت سابق ٢٠ روپيه قيمت حال ٦ روپيه

(٨) تمدن عرب - قيمت سابق ٥٠ روپيه قيمت حال ٣٠ روپيه

(٩) الفاروق - علامه شبلي کي مشهور کتاب قيمت ٣ روپيه -

(١٠) آثار الصناديد - سر سيد کي مشهور تاريخ دهلي کانپور کا مشهور اڈيشن با تصوير قيمت ٣ روپيه -

(١١) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي کي مشهور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي ميں بهي کوئي ايسي جامع کتاب موجود نهيں - نهايت خوشخط کاغذ اعلى صفحات ٤٧٤ - قيمت سابق ٤ روپيه قيمت حال ٢ روپيه -

(١٢) جنگل ميں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف رڈيارڈ کپلنگ کي کتاب کا اردو ترجمه از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت سابق ٤ روپيه - قيمت حال ٢ روپيه -

(١٣) علم اصول قانون - مصنفه سر ڈبليو - ايچ - ريٹگن - ال - ال - ڈي کا اردو ترجمه جو نظام الدين حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج هائيکورٹ حيدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع هوا هے - مترجمه مسٹر مانک شاه دين شاه شائق جج دولت آصفيه - آخر ميں اصطلاحات کا فرهنگ انگريزي و اردو شامل هے کل تعداد صفحات ٨٠٨ - قيمت ٨ روپيه -

(١٤) ميڈيکل جيورس پروڈنس - حضرت مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشهور کتاب يه کتاب ڈاکٹروں - بيرسٹروں اور عهده داران پوليس و عدالت کے لئے نهايت مفيد و کار آمد هے - تعداد صفحات ٣٨٠ مطبوعه مطبع مفيد عام آگره قيمت سابق ٦ روپيه قيمت حال ٣ روپيه -

(١٥) تحقيق الجهاد - مصنفه نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اردو - مسئله جهاد کے متعلق ايک عالمانه اور نهايت مفصل کتاب صفحات ٤١٢ قيمت ٣ روپيه -

(١٦) شرح ديوان اردو غالب - تصنيف مولوي علي حيدر طبا طبائي - يه شرح نهايت قيمتي معلومات کا ذخيره هے - غالب کے کلام کو عمده طريقه سے حل کيا گيا هے صفحات ٣٤٨ مطبوعه حيدر آباد قيمت ٢ روپيه -

(١٧) تيسير الباري - يعني اردو ترجمه صحيح بخاري بين السطور حامل المتن صفحات تقريباً (٣٧٥٠) نهايت خوشخط کاغذ اعلى قيمت ٢٠ روپيه -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پينے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت سوله گوليوں کي ايک ڈبيه ۵ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ۵ آنه

يه
دو دوائيں
هميشه
اپنے
پاس
رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ٦ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ۵ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

---

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جويان هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هو جاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيم اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کرچکے هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر زاهد و شرکائهم
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

S. C. MITRA & Co.

بہترین طلائی ... اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک بنوائیے

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ... خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12 NARIKELBAGAN LANE

CALCUTTA.

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاسلام - سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے اس کے انداز بیان سے خوش ہوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ہو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی ہیں - ان سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پرلطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں :

نذیر محمد خان کمپنی - لاہور

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از استعمال و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی علۃ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہوجاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی ہے -

بٹیکا کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ہے' ایک ہفتہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ اس کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راما برنجن تیلہ اور برنجیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

"ونڈر فل کانپھر" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پاس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یونانی ٹوتھ پاؤڈر کا سامپل بھی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف جس پر بیس روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ [illegible] مع لغت و اعراب چڑھے ہوئے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے

(۲) داستان پاستان - فاتحہ ثانی ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے

(۳) چمنستان عرب و عجم کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے

(۷) یاسمین - [illegible] تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب قیمت [illegible]

(۹) [illegible] بنگیالی زبان کی شیرینی [illegible] قیمت آٹھ آنے

(۱۰) اتالیق نسوان دس حصے قابل دید کل قیمت پانچ روپے

(۱۱) حامی النسوان - [illegible] قیمت چھ آنے

(۱۲) انقلاب ترکی - قیمت ڈیڑھ روپے

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشاء وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام کتب تاریخ اسلامی

(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ - عہ درجن ۱۲ درجن

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ خداداد افغانستان کا باتصویر [illegible] اخبار چندہ سالانہ دس روپے [illegible]

ملنے کا پتہ - جنرل نیوز ایجنسی اینڈ بک ڈپو دہلی [illegible]

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

الهلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲ | کلکتہ چہار شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شہبال

ایکپ ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے "گرافک" کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فونغ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیۂ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہو گئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کر کے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور تلی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ
منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہو چکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

الہلال کی ششماہی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربی ترکی اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبی سیاسی اور ادبی معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ ہندوستانی اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کی سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلی طاش
نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اڈیٹر الہلال کی راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ہیں، اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغنی کر دیتی ہے - مزید برآں مقابلۃ قیمت میں بھی ارزاں ہیں، کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے، ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شافین نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

AL-HILAL.
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14. McLeod Street.
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly 4-14

الهلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانه — ۸ — روپیه
ششماهی — ۴ — ۱۲ — آنه

نمبر ۲ کلکته: چهار شنبه ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ هجري جلد ۵
Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

شذرات

حادثهٔ کرانچي

کرانچي کي بائسکوپ کمپني کے مقدمے کے متعلق پچھلے هفتے هم نے کچھه نهيں لکها - باوجوديکه همیں معلوم هوچکا تها که مجسٹریٹ نے مقدمه خارج کرديا هے -

اسکا سبب يه تها که تفصيل صحيح کے منتظر تهے اور ان وجوه کو معلوم کرنا چاهتے تهے جنکي بنا پر مقدمه خارج کيا گيا هے -

جس تار ميں مقدمے کے خارج کيے جانے کي خبر دي گئي تهي ' اسي ميں مير محمد ايوب صاحب بيرسٹرایٹ لا کرانچي کا يه بيان بهي نقل کيا تها که " اس فلم کو (حضرة) پيغمبر اسلام (صلے الله عليه وسلم) سے کوئي تعلق نهيں " نيز ظاهر کيا تها که انهوں نے يه راے فلم کے ديکهنے کے بعد قائم کي هے -

مجسٹریٹ شهر نے خود جاکر اس فلم کو ديکها اور اسکے بعد مدعي سے کها که مقدمه اٹها لے - اُس نے انکار کيا اور مقدمه خارج کرديا گيا -

اس تار کے پڑهنے سے يه خيال پيدا هوتا تها که بهت ممکن هے ' اس معاملے ميں عام مسلمانوں کو کچھه غلط فهمي هوگئي هو' اور انهوں نے عربي لباس ميں تصويريں ديکهکر بجاے خود يه نتيجه نکال ليا هو که پيغمبر اسلام (صلے الله عليه وسلم) کو اس عالم ميں دکهلايا گيا هے -

يه بهي بالکل سچ هے که مراکش ' مصر ' سوڈان ' اور بلاد عرب کے بعض امرا و رؤساء کے متعلق فرانس ميں صدها حکايتيں تصنيف کي گئي هيں اور ان ميں مسلمانوں کي بدويت ' خونريزي ' ظلم و سفاکي ' نفس پرستي ' اور حرم کي فرضي زندگي ' کے مکروه واقعات دکهلاے گئے هيں - بعض حکايتوں ميں آخري نتائج کسي قدر تحسين نما هوتے هيں - مثلاً ايسي حکايتيں جن ميں انکي شجاعت ' دوست نوازي ' وفاے عهد ' اور مهمان پرستي کے مناظر بهي آتے هيں ' تاهم چونکه مسلمانوں کے متعلق صدها غلط بيانيوں کا اعتقاد عام طور پر راسخ هوگيا هے - اسليے ان ميں بهي کثرت ازدواج ' شدت و افراط طلاق ' اور حرم کي مکروه و وحشيانه عشق پرستي کا تذکره ضرور هي آجاتا هے -

کئي سال هوے ' ايک باهر کي کمپني بمبئي ميں آئي تهي - ميں نے اسکا چهپا هوا پروگرام ديکها تها جسکي سرخي " مولائي حفيظ کا انصاف " تهي - پڑهنے سے معلوم هوا که ايک مراکشي امير اور ايک فرانسيسي جنرل کي بيوي کا قصه هے - مراکشي امير مولائي حفيظ سلطان مراکش کے هاں اسے ديکهکر عاشق هوجاتا هے اور صحرائي بدؤں کي ايک جماعت بهيجکر گرفتار کرليتا هے - فرانسيسي جنرل اپني حکومت سے طالب اعانت هوتا هے مگر وه کچھه نهيں کرسکتي ' اور بڑي تلاش و جستجو کے بعد بهي مفقود الخبر عورت کا پته نهيں لگتا - آخر وه سلطان کے پاس جاتا هے اور اسکے تخت کا پايه پکڑکے روتا هے - سلطان متاثر هوکر وعده کرتا هے اور باديه نشين قبائل کے ايک شيخ کو بلاتا هے - شيخ جاتا هے اور ايک پرانے کهنڈر کے غار نما تهه خانے سے عورت کو نکالکر رها کرديتا هے -

اسکے بعد مراکشي امير گرفتار هوتا هے اور سلطان کے آگے مقدمه پيش کيا جاتا هے - وه حکم ديتا هے که ايک خونخوار شير کے پنجرے ميں زنده ڈالديا جاے -

اس حکايت ميں بظاهر تو يه معلوم هوتا هے که ايک مسلمان سلطان کے انصاف ' مساوات ' اور عدالت ميں عدم امتياز مسلم و مسيحي کا نمونه پيش کيا گيا هے - ليکن در حقيقت اس سے ايک طرف تو مسلمان امرا کي وحشت و نفس پرستي دکهلانا مقصود هے ' دوسري طرف انصاف کے پرده ميں مولاے عبد الحفيظ کي خونخواري اور درندگي ' که مجرم کو زنده شير کے آگے ڈالديا !

ميں اس فلم کو ديکهنے کيليے گيا - ميرے ساتهه ايک پارسي شخص تها - جب مراکشي امير کے حرم کے وحشيانه مناظر آئے تو وه هنسنے لگا - ميں نے کها که واقعات ميں جو جزئيات دکهلاے گئے هيں وه عقلاً مستبعد هيں ' اور کوئي مسلمان ايسا نهيں کرسکتا - اُس نے کها : " اس حکايت کا مصنف مسلمانوں کا دوست هے - ايک مسلمان بادشاه کا انصاف دکها رها هے - وه اسپر تهمت نهيں تراش سکتا " ميں نے کها که اسپر تهوڑا عقيده نه کرے تو جس غرض سے حکايت لکهي گئي تهي وه حاصل هوگئي !

غرض اسميں شک نهيں که اس بارے ميں غلط فهمي بهي هوسکتي تهي ' اور مير محمد ايوب صاحب کي شهادت اسکي توثيق ميں بيان کي گئي تهي -

مگر دوسري طرف مسلمانوں کي درخواست تهي ' جسميں نهايت وثوق کے ساتهه دعوا کيا گيا تها اور پروگرام کي نقل شامل کردي تهي - سينما ميٹوگراف کا قاعده هے که هر منظر سے پهلے ايک صفحه ساده سامنے آتا هے جسپر اسکے متعلق مختصر حالات لکهے هوے هيں - صدها آدمي جو تماشا گاه ميں بر افروخته هوئے تهے ' ان ميں کوئي نه کوئي تو ضرور انگريزي جانتا هوگا اور اُس نے پڑها هوگا که کيا لکها هے ؟

ايسي حالت ميں يه مان ليتا بهي مشکل تها که دعوا سرے سے ايک جاهلانه حماقت کا نتيجه هے اور اُسکي کوئي اصليت نهيں -

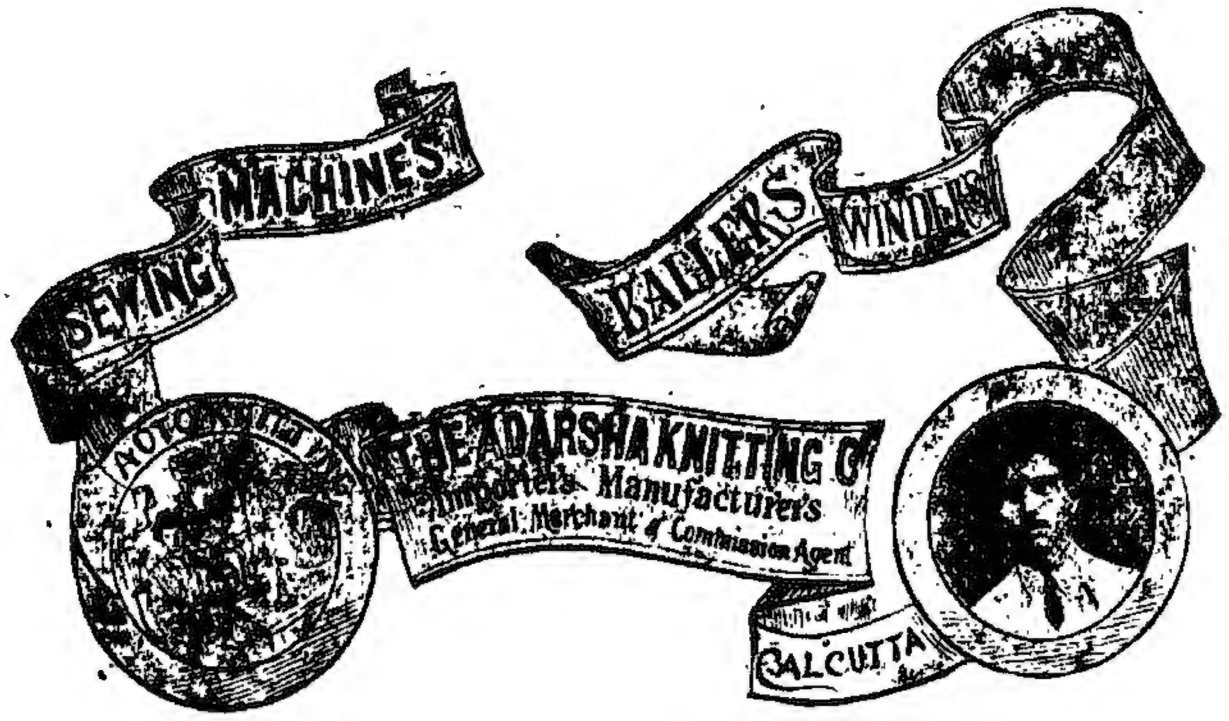

ٹلو کا بلسہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - اچھے روا لہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں ٠

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ھند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

عام طور پر ایسا باور کرنے کے وجوہ پائے جاتے ہیں یا نہیں ؟ تو اسکا فیصلہ کرانچی کے مسلمان ہی بہتر کرسکتے ہیں - باہر کے لوگوں کیلیے بہت مشکل ہے کہ وہ تمام وجوہ و دلائل کا اندازہ کرسکیں - لیکن اب جبکہ وہ خود انکار کرتا ہے اور بقول سندھ گزٹ کے " تعلیم یافتہ " مسلمانوں کی اعانت اسکے ساتھہ ہے، تو کم از کم یہ بتلانا اسکا فرض ہے کہ " دی پرافٹ " سے خود اس نے کیا سمجھا تھا ؟ اور کس " نبی " کا قصہ دکھلا رہا تھا ؟ اگر وہ صحیح جواب نہیں دیسکتا تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ مقدمہ کس بنا پر خارج کردیا گیا ؟

کامریڈ میں ایک آور تار چھپا ہے، اسمیں لکھا ہے کہ میر محمد ایوب صاحب اب مسلمانوں کے ساتھہ اعتراض میں شریک ہوگئے ہیں اور آیندہ اعتراضی جلسہ میں حصہ لینگے - یہ اگر سچ ہے تو اس معاملے میں انکی راے کا اضطراب و اختلاف بالکل نا قابل فہم ہے - سمجھہ میں نہیں آتا کہ جبکہ انکی شہادت مسٹر کریس فیلڈ کیلیے اسقدر مفید ہوئی ہے، تو ہم کس قسم کا فائدہ حاصل کریں ؟

موجودہ حالت یہ بیان کی گئی ہے کہ کلکٹر کرانچی نے فلم کی ضبطی کا وعدہ کیا ہے، گو قانوناً اسکے دکھانے کیلیے پیکچر پیلس کو پوری آزادی ملگئی ہے -

لیکن ہمارے خیال میں مسلمانان کرانچی کو صرف وعدوں ہی پر مطمئن نہ ہو جانا چاہیے، بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ ایک قطعی فیصلہ حاصل کریں - اگر انکی کوشش بے سود نکلی تو باہر کے مسلمان انکی اعانت کیلیے ہر وقت طیار ہیں -

---

بابـــو گنگـــا پـــرشـــاد ورما

آنریبل راے بہادر بابو گنگا پرشاد ورما کی وفات ہندوستان کی ان ضائعات عظیمہ میں سے ہے، جنکے ماتم میں ملک کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیے -

وہ ہندوستان کے اُن مخصوص افراد عالیہ میں سے تھے جنھوں نے اپنی زندگی کے ہر عمل کو سچی خدمت اور بے لوث ملک پرستی کا نمونہ بنایا تھا، اور جنکا وجود اس صداقت کی ایک زندہ شہادت تھی کہ سچائی کے ساتھہ کام کرنے والے کیونکر اپنے لیے راہ عمل و رفعت پیدا کرتے ہیں، اور کس طرح اُن مدارج کو استحقاق و اہلیت کے ساتھہ طے کرتے ہیں، جنھیں بغیر حق و فضیلت کے حاصل کرنے کیلیے نادان انسان مضطرب رہتا ہے ؟

انکی زندگی کی ابتدا ایک ایسے بے شان و حیثیت طالب العلم کی زندگی سے ہوتی ہے، جو میٹریکولیشن کے امتحان میں ناکام رہچکا تھا - اسکے بعد انھوں نے " ہندوستانی " نکالا، اور صوبجات متحدہ کے ایک اردو اخبار نویس کی زندگی سے پبلک میں آئے -

اس واقعہ پر پورے تیس سال گذر چکے ہیں - ایک قرن تک یہ بے حقیقت ابتدا مختلف راستوں سے اپنے شاندار انتہائی مقصود کی طرف بڑھتی رہی -

لیکن آج ہم " ہندوستانی " کے ایڈیٹر اور ایک میٹرک فیل ہندوستانی کی وفات پر ماتم نہیں کر رہے ہیں، بلکہ ہمارے سامنے تیس سال کی ایک شاندار عملی زندگی کے فقدان کا دلخراش ماتم ہے، جو اولو العزمیوں اور فضائل و محاسن سے معمور تھی - وہ اردو کے بہترین ملکی اخبار کے ایڈیٹر تھے - ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے سرگرم رکن تھے - ہندوستان کے ایک اہم ترین صوبے کے پولیٹکل اور تعلیمی رہنما تھے، جس نے تیس سال تک ملک کی مصیبتوں کو کم کرنے کے جد و جہد میں بڑے آدمیوں کی طرح حصہ لیا، اور اپنی قابلیت، دانشمندی، فہم و تدبر، اصابت راے، اعتدال فکر، عزم و ثبات، سچی خدمت، اور بے لوث محنت کا ایسا ذخیرہ فراہم کردیا، جو بجا طور پر ہندوستان کی جدید سیاسی و عملی زندگی کی ایک پر فخر سوانح عمری ہوسکتا ہے !

ملک کی ہر بہتر اور مفید تحریک کیلیے انھوں نے اپنی زندگی کو وقف کردیا تھا - وہ ایک ایسی زندگی رکھتے تھے، جو کسی وقت بھی محنت سے خالی نہ تھی -

پچیس تیس برس سے ہمارے ملک میں ملکی کاموں کی زندگی بسر کرنے کا شوق پیدا ہوگیا ہے اور اسمیں مقبولیت و مرجعیت اور جلب توجہ حکام و حکومت کی بعض ایسی کششیں ہیں، جنکی وجہ سے ہر شخص اس زندگی کے خواب دیکھنے لگتا ہے -

مگر بابو گنگا پرشاد ہندوستان کے ان مخصوص لوگوں میں سے تھے جنکا وجود اس خواب کی سچی تعبیر تھی، اور بہت کم ایسے خوش نصیب ہیں جنکے لیے ملکی خدمت کا خواب، خواب پریشاں کی جگہ ایک رویاء صادقہ ثابت ہوا ہے !

اسمیں شک نہیں کہ انکا احسان صوبجات متحدہ پر اور علی الخصوص لکھنؤ پر سب سے زیادہ ہے، مگر فی الحقیقت وہ تمام ہندوستان کے خادم تھے، اور ہمیں چاہیے کہ انکی زندگی کی عزت کو صوبوں کی تقسیم سے بالا تر سمجھیں - بلا شبہہ انھوں نے لکھنؤ کو اپنی بے نظیر دانشمندی اور محنت و جانفشانی سے بہت شاندار بنا دیا، لیکن وہ جو کچھہ لکھتے پڑھتے رہے، اسمیں تمام ہندوستان کے شاندار بننے کا بھی بیج موجود ہے، اور وہ اس سے کم نمایاں نہیں ہے جسقدر لکھنؤ میونسپلٹی کے کاموں میں نظر آتا ہے - وہ تیس سال تک ایک ایسے عمدہ اخبار کو مرتب کرتے رہے جسکی نسبت ہمیشہ ہمارا خیال یہ رہا کہ وہ اردو کا بہترین اخبار ہے - جسقدر صحیح سیاسی تعلیم اور خالص معلومات وہ اپنے پڑھنے والوں کیلیے فراہم کرتا رہا، شاید ہی کوئی آور اخبار ایسا کرسکا ہو - انکی وفات اردو پریس کیلیے خاصة ایک حادثۂ شدیدہ ہے -

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق انکے خیالات نہایت قیمتی تھے، اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے، ہم وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے کبھی بھی حملہ آورانہ قومیت کا وہ افسوس ناک رویہ اختیار نہیں کیا، جو بعض ہندو اور مسلمان لیڈر اختیار کرتے ہیں - وہ ہمیشہ پنجاب کے اُن ہندو اخبارات کو ناپسند کیا کرتے تھے جنکی پالیسی کی موجودگی متحدہ ہند کے تصور کے ساتھہ کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی - خود مجھسے انھوں نے بارہا کہا کہ ایسے لوگوں اور اخبارات سے بڑھکر ملک کا کوئی دشمن نہیں خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو -

پچھلے دنوں جب میں رامپور سے دہلی جا رہا تھا تو امروہہ کے اسٹیشن پر انسے سرسری ملاقات ہوئی - افسوس کہ یہی آخری ملاقات تھی - ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے عملی کام کی نسبت عرصے سے میرے بعض خاص خیالات ہیں - اس ملاقات میں سرسری طور پر انکا تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ اپنے صوبے میں سب سے پہلے اسکی آزمایش شروع کردیں - انھوں نے پوری مستعدی کے ساتھہ اس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ خاص اسی کام کیلیے ایک مرتبہ لکھنؤ آؤ اور صوبے کے بعض دیگر لیڈر بھی شریک صحبت کیے جائیں تو غور و مشورہ کے بعد کام شروع کیا جاے -

اخبار " ہندوستانی " کو دائم رکھنا انکی اولین یادگار ہے - اسکے بعد صوبے کے ارباب راے کو غور کرنا چاہیے کہ زیادہ عمدہ اور موزوں صورت میں آور کونسی یادگار ہوسکتی ہے ؟ ہمیں امید ہے کہ اگر فنڈ کھولا گیا تو بلا استثنا ہندو مسلمان، سب شریک ہونگے -

هم نے کرانچي کے بعض باخبر اور موثق اشخاص کو تار دیا - اسکے جواب میں جو تحریر آئي ' وہ مراسلات کے صیغه میں درج کردي گئي ہے - اسکے مطالعه سے اس مشکل کا اصلي حل منکشف هوجاتا ہے -

اس اثنا میں جو مراسلة مسٹر محمد علي نے کي تهي ' وہ بهي معزز معاصر " کامریڈ " نے شائع کردي ہے ' اور علی الخصوص اسکا وہ حصه قابل غور ہے جسمیں میر ایوب صاحب کا آخري تار درج ہے -

ان تمام بیانات کے پڑهنے سے معلوم هوتا ہے که جو پروگرام شائع کیا گیا تها ' اسمیں حسب قاعدہ صرف فلم کا نام دیا تها اور لکها تها که " عظیم " کا واقعه دکهلایا جائیگا - کوئي تصریح نه تهي که اس واقعه کا تعلق کس شخص سے ہے ' اور کس نے عظیم کي بیوي کے ساتهه وحشیانه سلوک کیا تها ؟ لیکن جب تماشه دکهلایا گیا تو اسمیں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ موجود تها ' اور صدها آدمیوں نے اسے اپني آنکهوں سے دیکها - خود میر محمد ایوب (جنکا اضطراب حال اور متضاد و متبائن طرز شهادت اس بارے میں نهایت افسوس ناک ہے) " کامریڈ " کو لکهتے هیں که " تماشے میں پرافت کا لفظ دکهلایا گیا تها "

معزز مراسله نگار کرانچي وثوق کے ساتهه اپني چشم دید شهادت پیش کرتے هیں که تماشے کے پورے هال میں " دي پرافت " کے معنی " عرب کے نبي " هي کے سمجهے گئے ' تمام یورپین اور پارسي شرکاء نے ایسا هي یقین کیا ' اور مختلف مناظر کو دیکهکر باواز بلند ایسے جملے کہے جن میں " پیغمبر عرب " کي طرف اشارہ کیا گیا تها - تماشے کا " پرافت " بالکل عربي لباس میں تها ' اونٹ پر سوار تها ' معجزات دکهلا رها تها ' اور لوگوں کو مخاطب کرکے ملکوں کے فتح ' قوموں کي تسخیر ' مال غنیمت کے حصول ' اور پادشاهت کے قیام کي بشارت دیتا تها - سب سے زیادہ یه که " خوني جهاد " کا حکم بهي اسکے احکام خاص میں سے دکهلایا گیا تها ' اور لوگوں کو لونڈي غلام بنا لینا اسکا دائمي مشغله تها - یه دونوں چیزیں اس تصویر کے نمایاں خال و خط هیں جو عموماً یورپ کے سوانح نویس اور علی الخصوص مشنري مصنف پیغمبر اسلام (صلی الله علیه وسلم) کي اپنے ذهنوں میں بناتے هیں - ان تمام حالات کي موجودگی میں قدرتي طور پر هر شخص وهي نتیجه نکالیگا جو عام مسلمانان کرانچي نے نکالا ' اور کوئي وجه نهیں که ایسا نتیجه نه نکالا جاتا - اگر " دي پرافت " سے مقصود کوئي اور شخص تها ' تو فلم میں اسکي تشریح کردیني چاهیے تهي - تشریح کسي طرح کي نهیں کي گئي - ایک عرب کو مشهور عربي خصائص کے ساتهه پیش کیا گیا ' اور وہ تمام باتیں اسکے ساتهه دکهلائي گئیں جو معاندین شیاطین اسلام کے باني کي نسبت بیان کیا کرتے هیں - پهر کها گیا که یه ایک " نبي " کا قصه ہے - ایسي حالت میں سواے ان عجیب الخلقت عقلوں کے جو شاید کرانچي کے بعض تعلیم یافته مسلمانوں کو دي گئي هوں ' دنیا بهر کي عقلیں تو یهي سمجهیں گي که باني اسلام و پیغمبر عرب کا قصه دکهلایا جا رها ہے ؟

رها میر محمد ایوب بیرسٹرایٹ لا کي شهادت کا بیان تو همیں افسوس کے ساتهه کهنا پڑتا ہے که میر صاحب نے کرانچي سے باهر کے مسلمانوں کو پهلي مرتبه اپني نسبت معلومات دیتے هوے کوئي مناسب حالت اختیار نهیں کي ' اور بهتر تها که وہ مسئله کي اهمیت اور نتائج کو پوري طرح محسوس کرکے ایک اصلي راہ اعتدال اختیار کرتے - انهوں نے پیکچر پیلس کے منیجر کي وکالت کا بار لا حاصل اپنے سر لے لیا ' حالانکه بغیر اس نا مناسب پوزیشن کے وہ اصلي حقیقت کو غلط فهمیوں سے الگ کرسکتے تهے - وہ کهتے هیں که " جب انهوں نے یه فلم دیکهي تو خیال کیا که ان بهت سے احمقانه فلموں میں سے ہے جو فرانس میں مراکش کي زندگي دکهلانے کیلیے تیار کي گئي هیں ' اور جنهیں فرانس کے لوگ اپنے اخلاقي اور مذهبي معیار کے مطابق سمجهکر بنایا کرتے هیں "

لیکن ساتهه هي وہ اپنے اس تار میں جو کامریڈ کو بهیجا ہے ' صاف صاف یه بهي تسلیم کرتے هیں که " فلم کے مناظر میں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ دکهلایا گیا تها "

یقیناً جس وقت فلم کے مناظر کي نسبت انهیں " مراکشي زندگي " کي تفسیر و توجیه کا خیال هوا تها ' اسي وقت " دي پرافت " کا لفظ بهي انکي نظر سے گذرا هوگا -

پهر یه کیسي عجیب بات ہے که فلم کے پورے مناظر میں کهیں بهي " مراکش " کا نام نهیں آیا ہے ' تاهم میر صاحب نے اپنے ذهني قیاس اور خیالي توجیه کي بنا پر سمجهه لیا که یه مراکش کي وہ تصویر ہے جو " فرانسیسی معیار اخلاق و مذهب " کے مطابق بنائي گئی ہے ' لیکن " دي پرافت " کا لفظ بے شمار اشارات و قرائن کے ساتهه خود فلم کے اندر دکهلایا جا رها تها ' اسکو دیکهکر اور پڑهکر بهي کیا مسٹر محمد هاشم یه راے قائم نهیں کرسکتے تهے که یه پیغمبر عرب کا قصه ہے ؟ ان هذا لشي عجاب !

میر محمد ایوب صاحب کا بغیر کسي تصریح و تحریر کے " مراکشي زندگي " کي توجیه کرا لینا تو قطعاً معقول ہے - کیونکه وہ (بقول مقامي اینگلو انڈین معاصر کے) ایک " تعلیم یافته " اور " انگلینڈ ریٹرن " جنٹلمین هیں ' مگر دوسرے زیادہ عام مسلمانوں کا " دي پرافت " کے لفظ کي موجودگي ' عربي زندگي ' عربی لباس ' اور نبوت کے اظهارات اور معجزات کے ادعا کے معائنه کے بعد بهی " پیغمبر عرب و اسلام " سمجهنا اور یقین کرنا معقول نهیں هوسکتا - کیونکه بدقسمتی سے وہ ایسي قابلیتیں حاصل کرنے سے محروم رهے هیں ' جو ایک مسلمان کو باوجود مسلمان هونے کے اسلام کے " خطرناک مذهبی جوش و هیجان " سے غیر متاثر بنا دیتے هیں ! ساء ما یحکمون !

اس سے همارا مقصود یه نهیں ہے که هم میر صاحب کے بیانات کو سر تا سر غلط سمجهتے هیں ' یا همارا خیال ہے که کرانچي پیکچر پیلس میں جو فلم " عظیم " کي دکهلائي گئي ' وہ یقیناً پیغمبر اسلام (علیه الصلوۃ والسلام) هي کے متعلق تهي - بلکه هم صرف یه ظاهر کرنا چاهتے هیں که میر صاحب نے اپني راے ظاهر کرنے میں نهایت نادانشمندانه بے احتیاطي کی ' اور غیر مسلم معاصرین کو بغیر کسي قصور کے مسلمانوں پر هنسنے کا موقعه دیا - اگر انکي راے میں فلم کا پیغمبر اسلام کے متعلق هونا قطعي الثبوت نه تها ' تو وہ پوري آزادي کے ساتهه راے دیتے ' لیکن ساتهه هي " دي پرافت " کے لفظ کي تصریح اور دیگر قرائن و اشارات کے مجموعي اثر کو نظر انداز بهي نه کرتے - انکے لیے معتدل راہ عمل یه تهي که وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو سمجهاتے که واقعه کي اصلیت میں غلط فهمي اور اشتباہ کي گنجایش نظر آتي ہے ' اسلیے صبر و تحقیق سے کام لیں ' اور وہ خود هي صبر سے کام لے رهے تهے - دوسري طرف حکام کو توجه دلاتے که نبي کے لفظ کا هونا ایک نهایت وزني شهادت اس بات کیلیے ہے که دیکهنے والوں کا انتقال ذهني پیغمبر اسلام کے طرف هو - ایسي حالت میں یه فلم یقیناً توهین آمیز ہے اور دفعه (۲۹۸) تعزیرات هند اور دفعه ۱۲ پریس ایکت تک پهنچ جاتي ہے - گرین فیلڈ اس بات کیلیے ذمه دار ہے که وہ بتلاے که " نبي " کے لفظ سے اسکا مقصود کیا ہے ؟ گو وہ اس فلم کا مخترع نهیں ' لیکن قانوناً اسکي تمام ذمه داري اسی کے سر ہے کیونکه وہ اس فلم کو دکهلا رها ہے -

رها اس امر کا قطعي فیصله که في الحقیقت گرین فیلڈ نے اس فلم کو پیغمبر اسلام کا قصه سمجهکر دانسته دکهلایا یا نهیں ' اور

لیکن اگر اُس مقام کے مسلمانوں کی حالت ایسی نہیں ہے کہ روپیہ کا انتظام ہو سکے یا کوئی انجمن اور جماعت کارکن موجود نہیں ہے کہ پورا انتظام کر سکے، تو اس صورت میں ہمیں اطلاع دینی چاہیے کہ کم از کم اسقدر انتظام وہاں کے مسلمانوں سے ممکن ہے - باقی کا انتظام جماعت خود کرلیگی -

اگر کسی وجہ سے ایسی حالت ہے کہ کچھہ بھی انتظام ممکن نہیں مگر وہاں کام کی ضرورت بھی شدید ہے، تو یہ تیسری صورت ہے - اس صورت میں بھی متوکلاً علی اللہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم سے بلا توقف خط و کتابت کی جاے - انشاء اللہ تمام مصارف اپنے ذمے لیکر حسب ضرورت دعاۃ و سیاحین کا انتظام کردیا جایگا -

(۸) " حزب اللہ " کیلیے کوئی فنڈ قائم نہیں کیا گیا ہے اور نہ اسکے شرکاء سے ابتک کوئی رقم دائمی یا یکمشت طلب کی گئی ہے - دنیا پہلے روپیہ مانگتی ہے - پھر کام کرتی ہے - لیکن ہمارے نزدیک ترتیب برعکس ہونی چاہیے - ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس طرح روپیہ کاموں کیلیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اسی طرح اسکا وجود بہتر سے بہتر کاموں کیلیے سخت و شدید مہلکات و موانع میں سے بہی ہے - ہم ابتدا سے اس کام کو آجکل کی انجمنوں اور مجلسوں کے عام قواعد و رسوم سے بالکل الگ ہوکر کر رہے ہیں، اور ہمارے پیش نظر اپنے گذشتہ اور بھلاے ہوے نمونے ہیں :

لب تشنگی ز راہ دگر بردہ ایم ما !

(۹) ہم مختصراً یہ بھی بتلادینا چاہتے ہیں کہ ان دعاۃ و سیاحین کا کام کیا ہوگا ؟ کیونکہ ابتک اسکا کوئی نمونہ قوم کے سامنے نہیں آیا ہے - بہت ممکن ہے کہ وہ " وعظ " و " تعلیم " اور " تبلیغ و دعوۃ " کے نام سے کسی غلطی میں پڑجاے -

یہ محض وعظ فروشی کی بساط تجارت بچھانے والا کوئی گروہ نہوگا جو چند دنوں کیلیے ایک دکاندارانہ دورہ کرکے آگے بڑھجاتے ہیں، بلکہ جماعۃ دعاۃ و سیاحین سے مقصود ایسے ارباب صدق و خلوص ہیں، جو انشاء اللہ تعالے اپنے کاموں اور اپنی سچی اور راست بازانہ زندگی میں قوم کیلیے ایک نمونہ ثابت ہونگے - وہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا گروہ ہے جس نے اپنی تمام بہتر سے بہتر اور اعلی سے اعلی دنیوی امیدوں اور توقعات و تعلقات سے کنارہ کش ہوکر اور لذائذ و نعائم حیات کی امنگوں اور خواہشوں سے دل کو صاف کرکے، اپنی پوری زندگی خدمت دین و ملت کیلیے وقف کردی ہے، اور اللہ اور اسکے ملائکۂ مقربین کو اپنی قربانی اور جاں فروشی کے عہد و میثاق کا گواہ قرار دیا ہے - وہ نہ تو دنیا کے طالب ہوسکتے ہیں اور نہ دنیوی عز و جاہ کے خواستگار، نہ آرام و راحت کے متلاشی ہوسکتے ہیں، نہ عمدہ بستروں اور لذیذ و قیمتی غذاوں کے آرزومند، کیونکہ ان تمام چیزوں کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آے ہیں - اگر ان چیزوں کے طالب ہوتے تو خود بخود انہیں کیوں چھوڑ دیتے ؟ وہ اللہ کی رضا اور اسکے کلمۂ حق کی خدمت کی راہ میں سیر و سیاحت کرینگے، اور تمام دکھ اور مصیبتیں جو اس راہ میں پیش آئینگی، انہیں خوشی خوشی برداشت کرینگے - کیونکہ یہی وہ کانٹے ہیں جنکی تلاش میں انہوں نے پھولوں کو چھوڑا ہے، اور یہی وہ درد و بیقراری ہے جسکی محبت میں انہوں نے آرام و راحت کی زندگی کو اسکے دشمنوں کی طرح ٹھکرا دیا ہے -

وہ فقیروں کی طرح نکلینگے - دیوانوں کی طرح آوارہ گردی کرینگے - اور جہاں کہیں ٹھہرینگے، خاکساروں کی طرح ٹھہرینگے - نہ تو وہ کسی سے نذر و نیاز لینگے اور نہ کسی پر ایک پیسہ کا بار ڈالینگے - ضرورت کے مطابق انکے کام ہونگے - وہ قرآن کریم کا درس دینگے، حدیث نبوی کی تعلیمات بیان کرینگے، عام دینی مسائل و معتقدات سے لوگوں کو باخبر کرینگے، تعلیم یافتہ اصحاب کے مذہبی شکوک اور موجودہ عہد کے اعتقادات و اعمال العادیہ کی اصلاح کرینگے - عام مجلسوں میں، انجمنوں میں، مسجدوں میں ایک واعظ کی طرح جاینگے - ذکر میلاد کی مجلسوں میں مولود پڑھینگے، اور ہر موقعہ پر لوگوں کو اللہ اور اسکی مرضات کی طرف بلائینگے - مساجد کی جماعت وجمعہ کا صحیح و شرعی انتظام اور اس سے ہر طرح کے فوائد و نتائج حاصل کرنا انکا ایک بہت بڑا کام ہوگا -

صرف انہی کاموں تک انکی ہمت ختم نہو جائیگی - بلکہ ضرورت پڑیگی تو وہ بیماروں کے شب باش تیمار دار، ضعیفوں کیلیے بلا عذر خادم، مسجدوں کیلیے بلا تنخواہ کے خطیب و موذن، بچوں کے لیے مفت کے معلم، غرضکہ ہر حال میں مسلمانوں کے خادم اور مخدوم، دونوں ہونگے، اور ہر خدمت کو انجام دینے کیلیے مستعد رہینگے -

یہ تو انکے کاموں کی ایک مختصر سی تفصیل تھی - جامع لفظوں میں انکا مقصد یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ " مسلمانوں کے دینی اعتقادات و اعمال کی اصلاح و درستگی، اور انہیں اعتقاداً و عملاً ایک سچا مسلمان، راسخ الاعتقاد مومن، اور اولوالعزم و بلند ارادہ مجاہد فی سبیل اللہ بنادینے کی سعی کرنا، اور مسلمانوں کے عام طبقات کے اندر وہ تمام معلومات ضروریہ وعظ و بیان سے پیدا کردینا، جو ایک عالم و صاحب فضل شخص کو ازرہے علم و کتاب حاصل ہیں "

اسلیے ضروری ہے کہ ایسے لوگ مختلف مقامات میں رہجائیں، اور عرصے تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں گویا وہیں انکا اور وہیں انکو آخر تک بسنا اور زندگی گذارنا ہے - سلف صالحین کے داعیوں کا یہی اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے - مدعیٔ ادعائی واعظوں کی چند روزہ گشتوں اور دوروں سے نہ تو کبھی کوئی اثر پیدا ہوا ہے - اور نہ کسی گروہ کے اندر اس سے کوئی تبدیلی پیدا ہوئی - تبدیلی تعلیم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ ان چیزوں سے حاصل ہوتی ہے جسکے لیے بجاے [illegible] کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ظہور و قیام کو اللہ نے ضروری قرار دیا تھا -

پس وہ اپنے تمام تعلقات و محبوبات سے بے پروا ہوکر خدمت اسلام و مسلمین کے رشتے کو ترجیح دینگے، اور ایک ایک روز نہیں لیکر سالہا سال تک کیلیے مقیم ہوجائینگے، تا آنکہ انکی خدمات کے قابل اطمینان نتائج پیدا ہوجائیں اور مزید قیام کی ضرورت باقی نہ رہے -

انکا طریق درس قرآن و سنت و عموم تعلیم و تبلیغ انہی اصولوں کے ماتحت ہوگا جو دعوۃ الہلال کے اصل الاصول ہیں -

فقیر ابو الکلام - کان اللہ لہ -

اطــلاع

عرب کمپنی سے اطلاع ملی ہے کہ جدہ (پہلوان) آگبوٹ ۲۱ جولائی کو حجاج لیکر جدہ جانیوالا ہے

نرخ بتفصیل ذیل ہے :

دتق ٦٠ روپیہ - چہتوی ۹۰ روپیہ - سکنڈ سلون فلور ۱۰۰ روپیہ - فرسٹ سلون فلور ۱۲۰ روپیہ - سکنڈ کلاس ۱۴۰ روپیہ - فرسٹ کلاس ۲۰۰ روپیہ - مگر دتق کا ٹکٹ ۴۰ روپیہ کو بک رہا ہے

محافظ حجاج بمبئی

مسئلہ قیام الہلال

" مسئلہ قیام الہلال " کا ابتک میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کرسکا - نمبر نے لکھا تھا کہ پہلی جولائی تک فیصلے کو ملتوی رکھا جاتا ہے - آج ۶ جولائی ہے لیکن میرا تذبذب بدستور باقی ہے -

ایک طرف اُن کاموں کو دیکھتا ہوں جنکا وقت ہاتھہ سے نکلا جا رہا ہے اور الہلال کی گرفتاری مہلت نہیں دیتی کہ انکے لیے کافی وقت صرف کروں - " حزب اللہ " کے متعلق تمام ابتدائی مراحل طے ہوچکے ہیں ' کام شروع ہوچکا ہے ' اور آیندہ کاموں کے اجراء کیلیے ضرورت ہے کہ کم ازکم چھہ سات ماہ کلکتہ سے باہر رہا کروں اور تمام کاموں سے الگ ہوکر صرف اسی کیلیے وقف ہو جاؤں ' لیکن اگر ایسا کروں تو الہلال کو کس پر چھوڑوں ؟

دوسری طرف الہلال کی بقا و ضرورت کا سوال ہے - سچی بات یہ ہے کہ خود میری طبیعت بھی گوارا نہیں کرتی کہ اسے بند کردیا جاے -

اگر اسی طرح جاری رکھا جاے ' تو سب سے پہلا سوال مالی مسئلہ کا سامنے آتا ہے - اس دو سال کے اندر جسقدر مجھہ سے ہوسکا خاموشی کے ساتھہ روپیہ لٹاتا رہا - خداے علیم ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح اب تک کام چلا ہے اور کس قدر مالی قربانیوں کے بعد اسکا ایک ایک نمبر نکالا گیا ہے ؟ اب اقلاً اتنا تو ہو جانا چاہیے کہ جمع و خرچ برابر ہو جاے ' یا آیندہ نقصان بھی ہو تو جزئی ہو -

میری طبیعت کسی طرح منظور نہیں کرتی کہ قیمت بڑھائی جاے یا احباب پر کوئی اور مالی بار ڈالا جاے - حتی کہ کبھی یہ اسکی بھی خواہش نہ کی کہ غیر مستطیع شائقین اور طلبا تک الہلال کو پہنچانے کیلیے کوئی اعانتی فنڈ قائم کیا جاے - ہمیشہ خود ہی صدہا پرچے مفت ' صدہا نصف قیمت پر ' اور اسکے بعد چھہ روپیہ پر جاری کرتا رہا - اسکی وجہ سے مالی نقصان اور زیادہ وسیع ہوگیا ہے -

میں نے توسیع اشاعت کی خواہش کی کہ ہر طرح مدد اور آسانی دی - میں سچے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ احباب کرام نے اس بارے میں پوری طرح کوشش کی ' اور جسقدر سعی وہ اپنے اپنے حلقے میں کرسکتے تھے ' اس سے ذرا بھی دریغ نہیں کیا - لیکن مشکل یہ ہے کہ نقصانات اسقدر زیادہ ہیں کہ ایک معین و محدود زمانے کی سعی اسکی تلافی کر نہیں سکتی - دو ہزار نئے خریداروں کا جلد پیدا ہو جانا آسان نہیں ہے - نتیجہ یہ نکلا کہ اب تک مطلوبہ تعداد کے مقابلے میں رفتار اشاعت بہت ہی کم رہی - میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ چھہ سات سو خریدار نئے فراہم کیے گئے ہونگے -

بہر حال اکثر مراسلات میں زور دیا گیا ہے کہ چار ہفتے تک اور نتائج کا انتظار کیا جاے اور فیصلے میں جلدی نہ کی جاے - میں اسکی تعمیل کرتا ہوں اور مزید انتظار اور غور و فکر کیلیے آمادہ ہوں - لیکن یہ قطعی اور بالکل ناگزیر ہے کہ اگست کے پہلے ہفتے تک آخری فیصلہ ہو جاے - میرے دوستوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ آج نہیں ' تین ہفتے کے بعد سہی ' لیکن ایک قطعی فیصلہ بہر حال ناگزیر ہے -

اعلان

جماعۂ حزب اللہ

الا ' ان حزب اللہ ہم الغالبون !

۱۳۳۱ ہجری

(۱) " حزب اللہ " کے مختلف مدارج اور جماعتوں میں سے ایک جماعت " السائحون العابدون " کی ہے - جنکا کام یہ ہے کہ تبلیغ و ہدایت اور نشر و اشاعت تعلیم قرآن و سنت کیلیے ہمیشہ سفر و گردش میں رہیں ' اور جس جگہ زیادہ ضرورت دیکھیں ' وہاں ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں کہ :

نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد !

(۲) جو چند طالبان حق اس جماعت میں منتخب ہوے ہیں ' انہوں نے اپنی سیاحت شروع کردی ہے -

(۳) یہ سیاحت ہندوستان اور بیرون ہند ' دونوں کیلیے ہے ' لیکن ہندوستان کو مقدم رکھا گیا ہے ' اور اسی سے کام شروع کیا گیا ہے -

(۴) کن مقامات میں تبلیغ و تعلیم اور احتساب و دعوت کی زیادہ ضرورت ہے ؟ اور کن مقامات میں کس قسم کی ضرورتیں مقدم ہیں ؟ اسکی نسبت صحیح معلومات حاصل کرنے کیلیے " حزب اللہ " کے مفتشین سال گذشتہ اور سال رواں میں تحقیقات کرچکے ہیں - صرف دو صوبوں کے متعلق رپورٹ کی تکمیل باقی ہے - تاہم اس اطلاع کے ذریعہ عام اعلان کیا جاتا ہے کہ مختلف مقامات کے باخبر مسلمان اپنی مقامی معلومات کی بنا پر بھی ہمیں اطلاع دیکر دعاۃ و سیاحین طلب فرما سکتے ہیں -

(۵) جن شہروں ' قصبوں ' اور دیہاتوں میں مسلمانوں کی مذہبی حالت افسوس ناک ہو ' اعمال دینیہ کی پابندی بالکل مفقود ہو ' رسم و رواج ' بدعات و زوائد ' فتنۂ و فساد کا نسبتاً زیادہ ظہور ہو ' عام اخوت و ہمدردی ' مصائب اسلامی کا احساس ' جماعتی کاموں کا شوق ناپید ہو ' تو ایسے مقامات میں سب سے پہلے دعاۃ کو جانا اور قیام کرنا چاہیے - پس ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح کے مقامات کے لوگ ہمیں فوراً اطلاع دیں ' اور حسب ضرورت ایک یا دو " داعی " طلب کریں -

(۶) اسکے علاوہ جن مقامات کے مسلمان اپنے یہاں قرآن کریم کا باقاعدہ درس جاری کرانا چاہتے ہوں ' مواعظ و خطبات صحیحہ و صادقہ کے آرزو مند ہوں ' مجالس میلاد اور عام تقریبات میں سچے اور حقیقی اسلامی مواعظ کو سننا چاہتے ہوں ' وہ بھی ہمیں فوراً اطلاع دیں - بحمد اللہ سال بھر کی سعی کے بعد ہم طیار ہیں کہ اپنے پیش نظر معیار سے نسبتاً اقرب اشخاص بھیج سکیں -

(۷) دعاۃ و سیاحین کے طلب کرنے کے دو طریقے ہیں : پہلی صورت یہ ہے کہ جن مقامات کے مسلمان انہیں طلب کریں ' اقلاً انکے ضروری مصارف کا انتظام خود کرلیں ' اور ایسا کرنا کچھہ مشکل نہیں ہے - صرف ایک محلے کے مسلمان بھی جمع ہوکر ، چاہیں تو کرسکتے ہیں - اکثر مقامات پر اسلامی انجمنیں قائم ہیں ، اور وہ اتنا روپیہ فراہم کرسکتی ہیں جو ایک یا دو شخص کی ضروریات کیلیے کافی ہو -

میں ظاهر هونگي : فقال صلی الله علیه وسلم : لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق ' لا یضرهم من خذلهم ' حتی یاتي امر الله رهم غالبون - (مسلم ' ترمذي ' ابن ماجه ' بروایت ثوبان)

وکم من فئة قلیلـة غلبت فئة کثیرة باذن الله و الله مع الصابرین ! (۲ : ۲۵)

اور کتنی هی چهوٹی جماعتیں هیں جو الله کی نصرة پا کر بڑي بڑي جماعتوں پر غالب آگئیں اور الله همیشه صبر کرنے والوں کے ساتهه هے !

* * *

اسکے بعد تیسري جلد شروع هوئي - اسکے فاتحۀ آغاز میں بیان کیاگیا تها که حق و صداقت کا ظهور ایک قانون روحاني اور سنة الهی کے ماتحت هوتا هے جو اپني غیر متغیر حقیقت کے ساتهه اُس وقت سے کام کررها هے ' جس وقت سے که انسان کیلیے هدایت و ضلالت کي راهیں کهولي گئي هیں - علی الخصوص امة مرحومه کی هدایت و احیاء کیلیے اُس نصرة فرماے حق و عدالة کے کاروبار عجیب و غریب رهے هیں - وہ همیشه قیام حق و خذلان باطل کیلیے اپنے چند بندوں کو چن لیا کرتا هے اور انکے دلوں کو حق و هدایت کیلیے کهولدیتا هے - وہ گو بظاهر حقیر و ضعیف هوتے هیں لیکن به باطن الله کي روح قاهره انکے اندر کام کرتي هے ' اور نصرة غیبی کے ملائکۀ مسومه انکے ساتهه ساتهه چلتے هیں - خدا انکے تمام کاموں کو اپنا کام بنا لیتا هے اور انکي تمام انساني قوتوں کي جگه اپنی الهي قوتیں رکهدیتا هے - انکی هر اواز حق و صداقت کي اواز هوتی هے ' اور انکا هر قدم جو اٹهتا هے ' دست الهي کی رهنمائی میں اٹهتا هے - وہ چونکه ان بندوں کے ذریعه هدایت امة و قیام حق و عدالة کا کام لینا چاهتا هے ' اسلیے انکے کاموں میں کچهه اس طرح کي قوت فاتحانه و مسخرانه رکهدیتا هے که وہ شهنشاهوں کي طرح حکم کرتے اور صاحبان تخت و تاج کی طرح بے خوف و هراس کام کرتے هیں ' اور کوئي انساني قوت نهیں هوتي جو انهیں نقصان پهنچا سکے ' یا انکے اُن کاموں میں مانع هوسکے جنکو مشیت الهي نے انکے هاتهوں انجام دینا قرار دے لیا هے - وہ جب بولتے هیں تو انکي اواز میں صداے حق کي روح بولتي هے جو انساني دلوں کو مسخر اور ارواح متمردہ کو مفتوح کرلیتي هے - اور جب نظر اٹهاتے هیں تو انکي انکهوں سے نور الهي کے شعلے چمکتے هیں جسکي خیرہ کن روشني کے مقابلے کي کوئي نظر تاب نهیں لاسکتی - انکي تعلیمات و بیانات کا ایک حرف بهي خدا رائگاں هونے نهیں دیتا ' اور هر لفظ جو صادق نیتوں اور الهي ارادوں کے ساتهه انکي زبان سے نکلتا هے ' ایک روحانی امانت هوتي هے جو مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کے دلوں میں محفوظ و مصئوں کردي جاتي هے !

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' تتنزل علیهم الملائکـة الا تخـافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنة التي کنتـم توعدون - نحن اولیائکم في الحیاة الدنیا وفي الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم ما تدعون ' نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله وعمل صالحاً وقال انني من المسلمـیـن ! (۴۱ : ۳۱)

"جن لوگوں نے اقرار کیا که صرف الله هی همارا پروردگار هے اور پهر اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر درجۀ استقامت حاصل کرلیا ' سو الله کي طرف سے انپر طمانیة اور سکینة کے فرشتے نازل هونگے اور انکو مطمئن کر دیںگے که نه تو کسي طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نه غمگین هو ! اور اس جنت کي زندگي کي نعمتوں میں رهو جسکا تم ایسے استقامت والے مومنوں سے وعدہ کیا گیا تها - دنیا کی زندگي میں بهي هم تمهارے مددگار هیں اور آخرة میں بهی - تم کو طاقت و اختیـار بخشـدیا گیـا - جس چیـز کو تمهـارا جي چاهے تمهـارے لیے مهیـا هے ' اور جو چیز تم الله سے مانگوگے تمهیں ملجائیگي - یه درجه تمهیں خداے غفور الرحیم کے طرف سے مرحمت هوا هے - اور اس سے بڑهکر اور کس شخص کي بات هو سکتي هے جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوة دے ' نیز اعمال صالحه انجام دے ' اور اسکا دعوا صرف اتنا هی هو که میں مسلمانوں میں سے ایک مسلم هوں ؟ "

پس انکا وجود سرتا سر ایک تائید الهی اور نصرة غیبي هوتا هے جو عام حالات و خیالات سے بالکل متضاد و متخالف حقیقتوں کے ساتهه ظاهر هوتا هے ' اور فتح صداقت و غلبۀ حقانیت کے نئے نئے سامانوں اور بندو بستوں کے ساتهه کام کرتا هے - تا انکه مشیت الهي پوری هوتی هے ' حق و صداقت کي روشني کفر و ضلالت کي تاریکي پر غالب آتی هے ' " یوم الله " کي عظمت " ایام ابلیسیه " کے کارخانوں کو درهم وبرهم کردیتی هے ' اور شیطان اور اسکے مظاهر خبیثیه کي جگه خداے رحمان کي دعوة کي فتح مندي دو پهر کے سورج کی طرح عالم آشکارا هو جاتی هے :

یومئـــذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشـاء و هوالعـــزیز الحکیـم - - وعد اللـــه ' لا یخلف وعده ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون - یعلمون ظاهراً من الحیاة الدنیا وهم عن الاخرة هـــم غافلون ! (۳۰ : ۴)

وہ دن هوگا که الله کي مدد و نصرت کے ظهور سے ایمان والوں کیلیے خوشی اور راحت هوگی - وہ جس کی چاهتا هے مدد کرتا هے - وہ عزیز و رحیم هے - یقین رکهو که یه الله کا وعدہ هے - اور الله اپنے وعدہ کے خلاف کبهي بهي نهیں کرتا - البته بهت سے لوگ هیں جو اس حقیقت کو نهیں سمجهتے - یه وہ لوگ هیں که انکا علم دنیا کي ظاهري زندگي تک محدود هے - اور اخرة سے بالکل غافل هو گئے هیں !

* * *

آخري فاتحۀ جلد جدید ' گذشته جنوري کے مقالات افتتاحیه تهے جو غالباً تین نمبروں میں مسلسل نکلے - اب وقت آ گیا تها که اس دعا کو دهرایا جاتا جو الهـــلال نے اپنا سفر شروع کرتے وقت علانیه مانگي تهي ' اور اس لطف الهي اور توفیق رباني کے عجائب و خوارق اشکارا کیے جاتے که کیونکر اُس نے الهلال کے " بعض مقاصد " کو ڈیڑہ سال کي اقل قلیل مدت کے اندر تکمیل و بلوغ تک پهنچا دیا ' اور کس طرح اسکي غیبي نصرت و تائید نے اُن تمام مهیب اور طاقتور قوتوں کے استیلا و تسلط سے هر موقعه پر اسکي حفاظت کي ' جو اسکي هستي کو بالکل نیست و نابود کردینا چاهتي تهیں ؟ وہ کلمۀ حق کا ایک بیج تها جسے ایک نهایت درماندہ و مسکین هاتهه نے محنتوں اور مشقتوں کي راتیں جاگ کر اور بے چیني و اضطراب کے دن کاٹ کر اس امتحان زار صداقت میں تن تنها بویا تها ' اور نهیں جانتا تها که هلاکتوں اور بربادیوں کے طوفان اسکے منتظر هیں ' یا فتح و مراد کے فرشتے اسپر اترنے والے هیں ؟ تاهم جبکه اسکا هاتهه زمین پر دانه پهینک رها تها ' تو اسکي نظریں آسمان پر لگی تهیں - اور جبکه وہ زمین سے اپنا معامله شروع کر رها تها ' تو اسکا اصلي رشته آسمان والے سے تها - قبل اسکے که زمین بیج کو قبول کرے ' اس نے دعا مانگی تاکه وہ آسمانوں میں قبول کرلیا جاے :

و اذا سالك عبادي عني فانـي قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان ' فلیستجیبـوا لـي و لیومنوا بي ' لعلهـم یرشدون (۲ : ۱۸۲)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو انهیں کهدو که میں تو انسے بالکل هي قریب هوں - جب کوئي بندہ میرے سامنے آتا اور دعا مانگتا هے تو میں هر دعا مانگنے والے کي دعا کو سنتا اور قبول کرتا هوں - دیکهو ! تمهارے ساتهه میرا سلوک کیسا لطف و محبت کا

الهلال

١٣ - شعبان - ١٣٣٢ هجري

فاتحة السنة الثالثة

هذا بيان للناس

و هدي و رحمة لقوم يوقنون !

فيضي گمان مبر که غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت گفته ایم !

الهلال' يا دعوة دينية الاهيه " امر بالمعروف و نهي عن المنكر" كي زندگي كے تيسرے سال كا يه عهد ابتدائي هے - چار جلديں مكمل هوچكيں اور اس رسالے سے پانچويں جلد كا آغاز هے :

فالحمد لله في البداية و الانتهاء ' و الشكر له في الضراء و السراء ' و نسأل الله ان يرزقنا ' كمال الحسنى ' و سعادة العقبى ' و خير الاخرة و الاولى !

ميں نے اس سفر كو جس دعاء مقدس سے شروع كيا تها ' اور اسكي هر شش ماهي منزل كے وصول پر جس دعاء كو هميشه دهراتا رها ' وهي دعا آج بهی رفيق كار و مونس راه و ملجاء آمال هے :

رب ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق ' و اجعلني من لدنک سلطانا نصيرا ! (١٧ : ٧)	اے پروردگار ! اس سفر ميں جو ميں نے شروع كيا هے ' ايک بهتر مقام تک پهنچائيو ' اور دشمنوں كے هجوم سے نكاليو تو فتح و مراد كے

ساتهه نكاليو ا گو ميں ضعيف و ناتواں هوں مگر تو اپني توفيق و نصرة سے كارزار حق و باطل ميں مجهے غلبهٔ و فتح عطا فرما !

(فواتح سنين و مجلدات جديده)

آغاز اشاعت الهلال سے اس عاجز كا طريقه يه رها هے كه هر نئي جلد كا آغاز ايک مبسوط و مفصل فاتحة الكتاب سے هوتا هے جو نئي جلد كيليے مثل ديباجه يا مقدمه كے هوتا هے ' اور ادبيات عربيه كے خطبات حكميه كے طرز پر لكها جاتا هے - اردو ميں اس طرز كے فواتح سنين و مجلدات كی تحرير منجمله الهلال كي مخصوصات و اوليات كے هے -

يه فواتح سنين في الحقيقت الهلال كے تمام مقالات و مصول ميں اپنے مطالب و مقاصد كے لحاظ سے ايک خاص اهميت ركهتے هيں ' اور اسكے تمام مقاصد كا لب لباب اور اسكے تمام جهاد لساني و قلمي كا خلاصهٔ امور و حاصل معتقدات هيں - اگر ايک طالب حق و بصيرة الهلال كي تمام جلدوں كو نظر انداز كردے ' اور صرف ان فواتح مجلدات هي كو نظر و تفكر كے ساتهه ايک بار پڑهلے ' تو ميں سمجهتا هوں كه اسكے ليے بس كرتا هے - كيونكه كار و بار دعوة و اصلاح كے قيام و ظهور ' هداية الاهيه كے اعلان و نتائج قوانين ربانيه كے اثرات و نفاذ ' اور ناموس نصرة حق و خذلان باطل كے عجائب و خوارق متذكرهٔ قران حكيم كے متعلق جو معنويات و معارف ان ميں بيان كيے گئے هيں ' اگر گوش حق نيوش باز اور ديدهٔ بصيرة وا هو تو ان ميں سے هر بيان موعظة و حكمت كا ايک دفتر درس اور تصفيهٔ قلوب و تنوير افكار كيليے ايک صحيفهٔ هدايت هے :

فيضي گمان مبر كه غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ايم !

اور ايسا كهنا خود ميرے ليے كسي فضيلت و ادعا كا موجب نهيں هوسكتا - كيونكه ان ميں جو كچهه لكها گيا هے ' وه يكسر قران حكيم سے ماخوذ هے ' اور اسي كے ارشادات كي حرف بحرف ترجماني هے - پس اگر دلوں كے ايقان و بصيرة كيليے اسميں هدايت نهيں هے تو پهر دنيا ميں اور كونسي آواز هے جو انسانوں كو پكاريگي ؟ كونسا هاتهه هے جو گمراهوں كو تهامے گا ؟ اور كون هے جو تاريكي سے نكالكر روشني ميں پهنچائيگا ؟ و من لم يجعل الله له نورا فماله من نور :

لقد جاء كم من الله نور و كتاب مبين - يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و يخرجهم من الظلمات الي النور و يهديهم الي صراط مستقيم (٥ : ١٨)	بيشک تمهارے پاس الله كي طرف سے روشني اور هر بات كو بيان كرنے والي كتاب آئي - الله اسكے ذريعه سلامتي كے راستے اس شخص پر كهول ديتا هے جو اسكي رضا چاهتا هے اور ' پهر اسے هر طرح كي تاريكي سے نكالكر روشني ميں لاتا اور صراط مستقيم پر چلاتا هے !

ان في ذالك لذكرى لمن كان له قلب او القي السمع و هو شهيد ! (٥٠ : ٣٧)

* * *

اس سلسلے ميں سب سے پهلے الهلال كي اولين جلد پر نظر پڑتي هے جسكا مقالهٔ افتتاحيه چند ارادوں كے اظهار و اعلان كے بعد حضرة باري (عز اسمه) ميں ايک خاص دعا مانگتے هوے ختم كرديا گيا تها ' اور في الحقيقت اس مختصر سي دعاء كے دس باره جملوں كے اندر هي الهلال كے كاموں كی پوري تاريخ پوشيده هے -

* * *

اسكے بعد جنوري سنه ١٩١٣ ميں دوسري جلد شروع هوئي - يه وقت وه تها كه ايک شش ماهي كے اندر هي اندر الهلال كي دعوت هندوستان كے مشرق و مغرب تک پهنچ چكي تهي ' اور اعلاء كلمه ' و رفع ذكر ' و رجوع قلوب ' و اجتماع اناس ' و سلطان تبليغ ' و نفوذ دعوة كا ايک ايسا ما فوق العادة ظهور ارباب حق كيليے بشارت فرما اور معاندين و منكرين كيليے حسرت افزا تها ' جو دعوة و انقلاب كي تاريخ ميں هميشه تعجب و تحير كے ساتهه ياد كيا جائيگا : و ما جعله الله الا بشرى لكم و لتطمئن قلوبكم به ' و ما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفا من الذين كفروا او يكبتهم فينقلبوا خائبين ! (٣ : ١٢٢)

پس اس جلد كا آغاز دعوة امر بالمعروف و نهي عن المنكر كي تاريخ سے هوا ' اور اس سلسلهٔ الهي كے بقاء و قيام پر توجه دلائي گئي جو حفظ كلمهٔ حق ' و دفع منكرات ' و احياء امة ' و هدايت عموم اناس كيليے تاريخ اسلام ميں هميشه اپني دائمي زندگي كا ثبوت ديتا رها هے ' اور جسكي پيشين گوئي زبان وحي نے روز اول هي سے كردي تهي - جب كه فرمايا كه امة مرحومه كي حيات ايماني و بقاے معنوي كيليے هميشه ايک طائفهٔ مهتدين اور گروه مومنين صالحين باقي رهيگا - اسكي بهت بڑي علامت يه هوگي كه باوجود قلت تعداد و فقدان اسباب و ضعف ظاهري كے ' وه جيوش ضلالت اور سلطان كفر و فساد پر فتح پائيگا ' اور اسكے مخالفين و منكرين كی تمام كوششيں رائگاں جائينگي جو اسكي مقاومت

مقالات

علوم القرآن

يعني مسلمانوں نے قرآن مجيد کے متعلق کون کون علوم
ايجاد کيے اور ان پر کتني کتابيں لکهيں ؟

(٤)

مباحث باقيه متعلق الفاظ القرآن

از مولانا السيد سليمان الندوي پروفيسر عربي پونا کالج

علوم القرآن کے عنوان سے ايک سلسلۂ مقالات اس جلد کے ابتدائي نمبروں ميں شروع هوا تها جسکا آخري نمبر ۲۵ فروري کي اشاعت ميں نکلا تها - ان نمبروں ميں قرآن حکيم کے متعلق ۲۰ علوم کا تذکرہ هوچکا هے - آخري عنوان الفاظ القرآن تها - اسکا بقيه حصه آج سے پهر شروع کيا جاتا هے -

(۲۱ — هجاء القرآن)

عجائب قدرت الهي کا ايک نمونه يه هے که دنيا ميں تقريباً ۵۰۰۰ زبانيں بولي جاتي هيں جو باوجود اختلاف شديد ' حروف هجاء کي آواز ميں (باستثناے چند حروف) بالکل متحد و مشترک هيں - ليکن يهه اتحاد و اشتراک انکے الفاظ کے اتحاد و اشتراک پر ذرا بهي موثر نهيں هے - زياده سے زياده ۳۲ يا ۳۳ حروف هيں جو کم و بيش دنيا کي پانچ هزار زبانوں کے ليے هميشه جديد اور غير مشترک الفاظ کا ذخيره فراهم رکهتے هيں !

عربي زبان تمام السنۂ ساميه سے زياده حروف رکهتي هے - عبري جو باعتبار ادبيات و علوم تمام سامي زبانوں ميں سب سے زياده قديم هے ' اسکي بنياد صرف ان ۲۲ حروف پر هے :

اب ج د - (گ) ه و ز - ح ط ي - ک ل م ن - س ع ف
(پ) ص - ق ر ش ت -

انکا مجموعه ابجد - هوز - حطي - کلمن - سعفص - قرشت - هے - عربي زبان ميں ۶ حرف زياده هيں : ث خ ذ - ض ظ غ - جنکا مجموعه ثخذ اور ضظغ هے -

اس تفصيل سے تم نے سمجهه ليا هوگا که عربي زبان ميں حروف هجاء کي به تبعيت عبري ترتيب کيا تهي ؟ يعني در اصل اسطرح تهي :

اب ج د ' ه و ز ' ح ط ي ' ک ل م ن ' س ع ف ص ' ق ث
ش ' ت ر خ ذ ' ض ظ غ -

بعد از اسلام سب سے اول جس چيز کو عربي زبان حيطۂ تحرير ميں لائي ' وه قرآن مجيد هے - کسي چيز کو لکهنے کے ليے حروف هجا کي ترتيب و تحسين کوئي ضروري شے نهيں ' ليکن اسکے پڑهنے کے ليے يقيناً سب سے اول حروف هجاء کي ' اور پهر اسکو بحسن و صحت پڑهسکنے کے ليے حروف هجاء کي ترتيب صحيح و آسان کي ضرورت هوئي هے - چنانچه سب سے پهلے مسلمانوں نے حروف هجاء کو آسان ترين و بهترين ترتيب ميں مبدل کيا ' اور تمام هم شکل و متحد الصورت حروف کو يکجا کرديا - مثلاً :

ا ' ب ت ث ' ج ح خ ' د ذ ' ر ز ' س ش ' ص ض ' ط ظ '
ع غ ف ق ' ک ' ل ' م ' ن ' ه ' و ' ي -

حروف هجاء کے تلفظ کي ايک اور مصيبت تهي - عبري ميں که السنه ساميه کي مهذب ترين شاخ تهي ' تلفظ کي صورت يه تهي -

الف - بتهه ' گيمل ' دالهه ' هے ' واو ' زين ' حتهه ' طتهه ' يود ' کاف ' لاميد ' مم ' نن ' سن ' عين ' فے ' صمخ ' قف ' رش ' شن ' تاو -

قرآن مجيد کے ليے حروف هجاء کي تهذيب و ترتيب ميں اس اختلاف تلفظ کو بهي دفع کيا گيا اور حتي الامکان ايک متحد و متساوي الصوت تلفظ وضع کيا گيا مثلاً الف ' بے ' تے ' ثے - الخ - يا الف ' با ' تا ' ثا ' الخ -

الغرض يه مباحث ايسے تهے ' جو مسئله تدوين علوم قرآنيه ميں سب سے اول بحث و ترتيب کے لائق تهے ' چنانچه دوسري اور تيسري صدي کے علمانے ان مباحث پر بهي منفرد و مخصوص کتابيں لکهيں جنکا نام عموماً " هجاء المصحف " هے - ابن نديم جو چوتهي صدي کا مصنف هے ' اوس نے اس موضوع پر متعدد تصنيفات کا ذکر کيا هے ' جيسے : هجاء المصحف يحيى بن حارث ' هجاء المصحف ابن شيب ' هجاء المصحف احمد بن ابراهيم الوراق - وغير ذلک -

(۲۲ — النقط و الشکل في القرآن)

عربي زبان ميں ابتداءً حروف هجا ميں نقطے نهيں هوتے تهے ' اسليے اکثر اهل عجم کي نظر ميں حروف باهم متشابه معلوم هوتے تهے اور وه صحيح نهيں پڑه سکتے تهے - حجاج بن يوسف ثقفي کے تمام اوراق عمل ميں سياهي کے سوا اور کچهه نهيں ' تاهم اگر اُن ميں کچهه اُجالا هے تو يهي هے که اوس نے قرآن کو اس مشکل سے نجات دي -

چنانچه چند علما کي مدد سے اوس نے نقطے ايجاد کرائے - اس پر بهي غلطي رفع نهوئي تو قرآن کے الفاظ پر شکل يعني زبر ' زير اور پيش لگائے - اکثر عربي کتابوں ميں تم نے " اعجام " اور حروف " معجم " پڑها هوگا - اسکے اصلي معني يه هيں که " لفظ عربي کو عجمي بنانا " چونکه يه نقطے عجميوں کي خاطر ايجاد کيے گئے تهے ' اسليے حروف هجاء پر نقطے لگانا گويا " اعجام " هونا تها - يعني عربي لفظ کو عجمي بنانا تها -

چونکه يه علامات بالکل نئي تهيں اسليے ان کے قواعد و اصول کيليے مستقل تصنيفات کي ضرورت تهي - علماے اسلام نے يه ضرورت بهي باحسن وجوه پوري کي اور حسب ذيل کتابيں يادگار چهوڑيں :

کتاب النقط و الشکل خليل بن احمد (واضع علم عروض) المتوفي سنه ۱۷۰ ه - کتاب النقط و الشکل محمد بن عيسى ' کتاب النقط و الشکل يحيي بن مبارک يزيدي النحوي المتوفي سنه ۲۰۲ ه - کتاب النقط و الشکل ابو حاتم سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸ ه (يه کتاب جداول و دوائر پر مشتمل هے) کتاب النقط و الشکل ابن قتيبه دينوري المتوفي سنه ۲۷۶ ه

هے ؟ پس چاهیے که تم بهی میري سنو اور مجهپر سچا ایمان لاؤ - کچهه عجب نہیں که هدایت و ارشاد کا دروازہ تم پر کهل جاے "

اور پیشتر اسکے که اس نے باهر رد و قبول' فتح و شکست' اور موت و حیات کا فیصله هو' اس نے خود اپنے اندر هي اسکا فیصله کرلیا - اس نے دعا مانگي که اگر اسکي امة مرحومه اور اسکے کلمة الحق کي خدمت کي کوئي حقیقي طلب اسکے اندر موجود هے' اور نیت کے خلوص اور ارادے کی سچائي کا ایک ادنی حصه بهي اسے ملا هے تو اسکو مهلت دي جاے' اور غیبي نصرتوں کا دروازہ اسپر کهل جاے - لیکن اگر ایسا نہیں هے تو پهر اسکے ساتهه وهي کیا جاے جسکا هر تخم باطل اور اعلان فساد مستحق هے : لاتستوي الحسنه و لا السئیة (۴۱ :) -

ان الله سیبطلـه ' ان	الله تعالے کا قانون هے که وہ بہت
اللـه لا یصلـح عمل	جلد جهوٹے کاموں کو باطل کردیگا -
المفسدین (۱۰ : ۸۱)	الله کبهي مفسدوں کے کاموں کو کامیاب
	هونے نہیں دیتا !

پس اسکي دعا قبول هوئي : فستجاب له ربه (۱۲ : ۳۴) اور اسے مهلت بهی دي گئی اور نصرت بهی مرحمت هوئی - اسکے " بعض مقاصد " تکمیل کو پہنچے' اور انکی تکمیل کی راہ میں کوئی طاقت مانع نه هوسکی : و یحق الله الحق بکلماته و لو کرہ المجرمون - (۱۰ : ۸۲)

ضرور تها که یه دعا دهرائی جاتی اور اسکے نتائج سے جو فیصله حق و باطل کا کیا هے وہ عالم آشکارا هوتا - چنانچه یہی اعادۂ صحیحه اور تکرار حقیقت تهی جس سے گذشته فاتحة الکتاب شروع هوا -

اسکے ساتهه هي " قانون نصرة حق و خذلان باطل " کے متعلق قرآن حکیم کي تصریحات اور انکے بعض مخصوص معارف بیان کیے گئے تهے' اور ان علائم و آثار کي توضیح کي تهي جو دعوة الی الحق کیلیے خدا کي بتلائی هوئی نشانیاں هیں - پهر " کلمۂ طیبه " اور " کلمۂ خبیثه " کے دو درختوں کا حال لکها تها جو زمین میں یکساں اسباب و عزائم کے ساتهه بوئے گئے' پر ایک نے اپني شاخوں میں فتح و مراد کا پهل پایا اور دوسرے نے اپنے اوپر هلاکت اور خسران کی آندهیاں چلتي هوئي دیکهیں ! و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثته اجتثت من فوق الارض' ما لها من قرار (۱۴ : ۲۶) کلمة طیبة کشجرة طیبه' اصلها ثابت و فرعها في السماء (۱۴ : ۲۵)

* * *

پهر ان تمام بیانات سے بهي بڑهکر ایک امر اهم و عظیم تها جس کو واضح و بین کردینا بہت ضروري تها - پس تیسرے نمبر میں اس سوال پر بحث کي گئی که یه سب کچهه جو هوا اور هو رها هے' اور یه تمام اظہارات و تصریحات جو بهدوں کي نظروں میں ما فوق العادہ قوتوں کا ادعا اور غیر معمولي مدارج کا اعلان هے' آغاز کارسے کیے جا رهے هیں' تو انکا مقصود حقیقي کیا هے' اور ان تمام کامیابیوں کي فضیلت کس کو پہنچتي هے ؟

چنانچه اچهي طرح واضح کردیا تها که نه تو یه کوئي غیر معمولي دعوا هے اور نه مخفي طاقتوں اور روحاني خوارق کے ظہور کا کوئي اعلان هے - بلکه ایک نہایت هي عام اور معمولي بات هے - اتني معمولي بات که همیشه اسکي حقیقت کو تمام انسانوں نے تسلیم کیا هے - اور اب بهی هر زبان سے کهلوا دي جاسکتي هے اور هر شخص ایک عام بات کي طرح اسے کهتا اور مانتا هے - تم میں سے کون هے جسکا یه اعتقاد نہیں هے که سچي اور نیک بات همیشه کامیاب هوتی هے اور حق جس زبان سے نکلے' فتح و مراد کو اپنا منتظر پایگا ؟ پهر اگر ایسا هي هوا تو یه کوئي ایسي نئي بات نہیں هے جسپر تعجب کیا جاے اور اسے ایک ما فوق العادہ دعوا سمجها جاے - اسمیں نه تو سچ بولنے والے کیلیے کوئي فضیلت هے' اور نه یه داعي حق کي غیر معمولي بزرگي و کمال کا کوئي ثبوت هے - کیونکه سچ خود هي اپنا راسته پیدا کرتا هے اور دعوۂ حق خود هي اپنے خواص دکهلاتي هے - عام اس سے که اسکا بولنے والا کون هے اور کتني فضیلت رکهتا هے ؟

ایک مومن روح کا اعتقاد تو یه هونا چاهیے که خدا اگر چاهے تو اپني سچائي کیلیے پتهر کے ٹکڑوں اور جلانے کي لکڑیوں سے بهي وہ کام لیلیے جو بڑے بڑے انسان نہیں کرسکتے - پهر اگر ایک عاجز و قصورمند هستي کے هاتهوں اسکا کوئي کام انجام پاگیا تو یه کونسي عجیب بات هے ؟ اگر ایمان مر نه گیا هو اور دلوں نے اعتقاد الهي کهو نه دیا هو تو نه صرف هر مسلمان کو اسے مان هی لینا چاهیے' بلکه خود کرکے قوة حق و صداقت کے معجزوں کو آزمانا چاهیے - اور دیکهه لینا چاهیے که خداے ناصر و قیوم انکے ساتهه کیا کرتا هے ؟

ایمان و حقانیت تو وہ چیز هے که اسکي پکار بلند کرنے والے کو حق پہنچتا هے که تمام دنیا کو اپنے آگے مسخر اور تمام طاقتوں کو اپنے آگے سربسجود بتلاے - وہ اگر ایسا دعوا کرے تو اسمیں رائی برابر بهي غرور نه هوگا - بلکه ایک ایسي بات هوتی جیسے کوئي دن کو دن اور رات کو رات کهے - یا یه کهے که دو اور دو چار هوتے هیں اور جب پانی برستا هے تو اناج پیدا هوتا هے - کیونکه وہ مومن هے اور صرف مومن هي کو ساري عزتیں' ساري فتح مندیاں' اور هر طرح کي عظمتیں اور رفعتیں پہنچتي هیں :

و لله العـزة و لرسوله	عزة صرف الله کیلیے هے' اسکے رسول
و للمومنین - و لکـن	کیلیے هے' اور مومنوں کیلیے - مگر
المنـافقین لا یعلمـون	افسوس که جو لوگ منافق هیں وہ
(۶۳ : ۸)	اس حقیقت سے بے خبر هیں !

(فاتحة السنة الثالثه)

ان تمام فواتح سنین میں دعوة الهلال کي کامیابیوں کا ذکر کرتے هوے مناسب نه سمجها گیا که کامیابي کے ان حالات و حوادث پر بهي تفصیل کے ساتهه نظر ڈالي جاے جن سے اس دعوة الاهیه کي مدت دو ساله معمور هے' اور واضح کیا جاے که یه کامیابي کن کن راهوں اور کن کن صورتوں میں نمودار هوئي ؟ کیونکه اول تو یه موضوع نہایت اطناب طلب تها - ثانیاً الهلال کے کاموں کے نتائج و سوانح اسقدر روشن اور آشکارا تهے که محض سرسري اشارہ اور اجمالي تذکرہ کردینا هي انکے لیے کافي تها -

لیکن آج پانچویں جلد کو شروع کرتے هوے مناسب معلوم هوتا هے که اس موضوع پر بهي ایک اجمالي نظر ڈالي جاے اور کاروبار دعوت کے تمام دیگر پہلوؤں سے قطع نظر کرکے صرف اسکي کامیابي اور تکمیل مقاصد کے واقعات کو بحث و نظر کیلیے مخصوص کرلیا جاے - تقریباً تین جلدوں سے برابر دعوة الهلال کي کامیابی اور مخالفین منکرین اور معاندین مفسدین کے عدم تسلط و استیلا' و خذلان اعمال' و خسران آمال کا ذکر کیا جا رها هے - پس ضروري هے که الهلال کی مخالفت و معاندت کی تاریخ و سوانح پر بهي ایک بار نظر ڈال لي جاے - عجب نہیں که ضمناً اسمیں بہت سے ایسے مواعظ و بصائر حوالۂ قلم هوں جو شاید کسي مستقل عنوان کے ساتهه بمشکل تحریر میں آتے -

لیکن قبل اسکے که اصل بیان شروع هو' ایک مختصر تمهید ضروري هے - اور اسلیے یه مضمون تین نمبروں میں ختم هوگا - مگر اس کا هر ٹکڑہ بجاے خود مستقل هوگا -

و الحمد لله رب العالمین -

مذاکرۂ علمیہ

صحیفۂ فطــرت کا ایک دلچسپ صفحــہ

عـالــم نبــاتات اور حیــوانات

مختلف الجنس اشیاء میں حیـرت انگیــز مشــابهــت

(۲)

پھولوں کي مشابهت کی جتني صورتیں هیں' ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز (Schuberati (1) grandiflora) نامي پھول کي مشابهت ہے - اسے دور سے دیکھیے تو معلوم هوتا ہے کہ ایک مہربان شکل اور کہن سال آدمي آپکو دیکھہ رہا ہے !" هر انساني خط و خال کي شبیہ نہایت مکمل طور پر اسمیں موجود ہے اور هو بہو ایک انسان کا چہرہ بنگیا ہے - اسکي هر شاخ میں متعدد پھول هوتے هیں' اور شاخ خم کھا کر عرض میں دھنے سے بائیں طرف چلی جاتي ہے - اسلیے هر شاخ میں بجاے ایک چہرے کے مسلسل کئي چہرے پیدا هوگئے هیں !

آرکڈ کي طرح یہاں بھي مادہ تولید کے ذرات ملکر چھوتے چھوتے ڈلے بنجاتے هیں جنھیں مناسب قد کے کیڑے توڑ کے مادہ کو دوسرے پھولوں تک لیجاتے هیں - اس درخت کے پھول میں جو رس هوتا ہے اسی کي تلاش میں کیڑے آتے هیں' اور عضو رجولیت کے کالم (ستون) پر بیٹھہ جاتے هیں - بیٹھتے هي انکے پیر ان طویل اور عمیق شگافوں میں چلے جاتے هیں جو اسکے تمسخر انگیز چہرے کے هر طرف پیدا هوگئے هیں - جب کیڑا بھاگنا چاهتا ہے تو اسکے پیر اوپر کي طرف جا کے سیاہ قرصوں (یعنی چہرہ کي آنکھوں) کے ایک تنگ سوراخ میں پھنس جاتے هیں' اور وہ اپنے پانوں نکالنے کیلیے سخت جد و جہد کرنے لگتا ہے - اس کشمکش میں آنکھوں کے قرص مع مادۂ تولید کي دونوں ڈلیوں کے ٹوٹ جاتے هیں اور اسطرح عروس گل کے حاملہ هو جانے کا سامان پیدا هو جاتا ہے !

جب کبھي کوئي بڑا اور طاقتور کیــڑا پھنستا ہے تو یہ تدبیر پوري طرح انجام پاتي ہے' لیکن اگر چھوٹا اور کمزور کیڑا گرفتار هوا تو پھر وہ نہیں نکل سکتــا - وهیں مرکے رهجاتا ہے' اور وہ مقصد (یعنے تلقیح) فوت هوجاتا ہے جسکے لیے یہ تدبیریں کي گئي تھیں - اسي لیے ان پھولوں کو " ظالم " یا " صیاد " (Pinching trop) پھول بھي کہتے هیں جو اپنے عشق و محبت کي کامجوئیوں میں اسقدر جلاد اور خونریز هیں !

جب کوئي طاقتور کیڑا مادہ تولید نکالکے لیجاتا ہے تو اس مادہ میں ایک ایسي حرکت پیدا هوتي ہے جسکی وجہ سے انکے پھیلے هوے اجزا سمٹکے مختصر هو جاتے هیں - اس سے یہ فائدہ هوتا ہے کہ جب کیڑا دوسرے پھول پر جا کے بیٹھتا ہے تو اسکے رحم میں یہ مادہ بآساني داخل هو جاتا ہے - ان پھولوں کے قرب و جوار میں بکثرت بھڑیں اور دوسرے قسم کے کیڑے ملینگے جنکے پیروں میں مادۂ تولید کي ڈلیاں یا ان آنکھوں کے ٹکڑے لگے هونگے جن سے یہ مادۂ تولید نکالا گیا ہے -

(Acarus calmus) (۱) کے کھلنے کا طریقہ بھي عجیب و غریب ہے - اسوقت اسکے پھولوں کا تختہ حیرت انگیز طور پر ایک گول صف کے مشابہ هوجاتا ہے !

اس پھول کا تعلق (Orantiaceal) کی قسم سے ہے - یہ در اصل مشرقي ایشیا کا پھول ہے مگر اب دوسرے ملکوں میں بھي هونے لگا ہے' اور جنوبي روس میں تو اسکا مربہ بھي بنایا جاتا ہے - وهیں سے اسکي جڑیں آتي هیں - ان جڑوں سے ایک قسم کا خوشبودار' معروف' مقوي' مگر تلخ عرق نکلتا ہے جو بعض شربتوں میں طبي طور پر ملایا جاتا ہے -

تلقیح نفس (یعني از خود تلقیح کا هونا اور کسي دوسرے پھول کے مادہ تولید کا عدم شمول جسکو اصطلاح میں Self-pollination کہتے هیں) یا ازدواج نفس (یعني نر اور مادہ الگ الگ نہ هوں - خود هي نر بھي هو اور مادہ بھي جسے اصطلاح میں Autogamy کہتے هیں) همارے سوال کے دائرہ سے خارج ہے کیونکہ هر پھول کا رحم مرکز مادۂ تولید کے نکلنے سے پہلے هي مرجھا جاتا ہے - هاں یہ صحیح ہے کہ تختہ کے بالائي پھولوں کے رحم میں نیچے کے پھولوں کے عضو رجولیت سے مادہ تولید نکالا جاسکتا ہے' مگر یہ اسیوقت تک بار آور هو سکتا ہے جب تک کہ اسمیں کیڑوں کي اعانت شریک نہ هو -

لڑکے نہایت شوق سے اس پھول کے بھچے هوے جڑوں کو

---

(۱) Schubertia ایک درخت ہے جو جنوبي امریکہ میں هوتا ہے - اسکے پتے پیچ و خم دار هوتے هیں - پتیوں کي سطح پر بکثرت باریک بال هوتے هیں اور توڑا جاے تو اندر سے دودھ کي طرح سفید عرق نکلتا ہے - اسکي مختلف قسمیں هیں جنمیں سے ایک مشہور قسم Schu. Grandiflora ہے -

(۱) Acarus یعني ایکرس ایک قسم کا درخت ہے جسکي مختلف قسمیں هیں - ان اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ قسم Acarus Calmus ہے جسکا ذکر مضمون میں آیا ہے - ایکرس انگلستان میں زیادہ تر ساحلي اور مرطوب مقامات میں هوتا ہے - انگلستان کے علاوہ هندوستان اور شمال امریکہ کے سرد حصوں میں بھی پایا جاتا ہے -

(٢٣ ـــ اجزاء القـــرآن)

هر کتاب تفصیل فوائد اور تسهیل مطالب کي غرض سے مختلف ابواب و فصول پر منقسم هوتي هے - صحف الهیه بهي اس اصول سے مستثنی نہیں - تورات مختلف پرق (فرق) یعني منازل و مختلف اصحاح یعني سوز پر منقسم هے - قران مجید کی اصلي تقسیم معنوي تو سورتوں پر هے ' لیکن لوگوں نے تلاوت کی آسانی کے لیے مختلف اجزاء پر اوسکو منقسم کردیا هے - ان تقسیمات کا معنی صرف الفاظ و عبارات کي متساوي تقسیم هے ' تاکه پڑهنے والوں اور حواله دینے والوں کو سهولت و آساني هو -

قرون اولی کے عباد و زهاد علی العموم قران کي کامل تلاوت ایک هفته میں ختم کردیتے تهے - اس مناسبت سے قران کي سب سے پہلي لفظي تقسیم یه هوئي که سات ٹکڑوں پر منقسم کیا گیا جن میں سے هر ایک کو " حزب " (ٹکڑا) یا " منزل " کہتے هیں که تلاوت قران کا مسافر هر روز وهاں اپنے سفر الی الله کي ایک منزل ختم کرتا هے -

تلاوت کا اس سے زیاده سهل طریقه یه هے که هر مهینے میں ایک بار ختم کیا جاے - اس بنا پر لوگوں نے قران کو تیس روز کے حساب سے برابر برابر تیس حصوں پر تقسیم کردیا ' جن کا نام " پاره " یا " جزء " هے -

پهر هر پاره دو برابر حصوں میں منقسم هوتا هے - جنکو " نصف " کہتے هیں - نصف کے بهی دو ٹکڑے هیں جن میں سے هر ایک کا ایک ایک " ربع " هے - لیکن اصطلاحاً ایک ٹکڑے کو ربع ' دو ٹکڑے کو نصف ' تین ٹکڑے کو ثلث ' اور چاروں ٹکڑوں کو ملاکر ایک " پاره " کہتے هیں -

قران مجید کے ان مختلف اجزا و اقسام کي تعیین که کہاں سے شروع هوتے هیں ؟ کہاں ختم هوتے هیں ؟ کہاں تک نصف هے ؟ کہاں ربع هے ؟ کہاں ثلث هے ؟ محتاج تالیف و ترتیب تهي ' اسلیے دوسري اور تیسري صدي کے علماے نحو و ادب نے اس احتیاج سے بهي قران کریم کو مستغني کردیا - اجزاء القران ابوبکر بن عیاش الموجود سنه ١٢٧ ھ (یه کتاب ٣٠ پاروں کي تقسیم میں هے) اجزاء القران حمید بن قیس الهلالي ' اسباع القران (٧ منازل کي تفصیل) حمزه زیات المتوفی سنه ١٥٦ - اجزاء القران سلیمان بن عیسی ' اجزاء القران کسائي نحوي المتوفی سنه ١٨٨ ' اجزاء القرآن ابو عمر الدوري الموجود سنه ٢٠٢ -

(٢٤ ـــ مقطوع القران و موصوله)

کسي ایسي کتاب کے لیے جو متنوع المعاني اور مختلف المطالب هو ' اوس کو پڑهتے وقت نهایت ضروري هے که عبارت کا توڑ جوڑ اور ختم و شروع ایسے فقره پر کیا جاے ' جس سے عبارت بے ربط اور معني مختلط نهوں ' اسي کا نام قطع و وصل هے - قران مجید کي تلاوت کے لیے بلکه صحیح طور مطالب سمجهنے کے لیے نهایت ضروري هے که قران مجید کي مقطوعات و موصولات سے واقفیت هو - حسب ذیل کتابیں اسي واقفیت کا ذریعه هیں مقطوع القران و موصوله عبد الله عامر یحصبي قاري شام المتوفی سنه ١١٨ ' مقطوع القرآن و موصوله حمزه بن حبیب الزیات قاري بصره المتوفي سنه ١٥٦ ' مقطوع القران و موصوله علي بن حمزه کسائي قاري کوفه المتوفی سنه ١٨٨ -

(٢٥ ـــ عدد آيِ القران)

جسطرح عام کتابوں کي هر فصل و باب کي ترکیب ' فقروں سے هوتي هے - اسي طرح قران مجید کی هر صورة آیتوں سے مرکب هوتي هے - " آية " عربي میں (اور أوة عبري میں) لغه " نشان و علامت " کے مرادف هے ' اور اصطلاحاً عبري میں تورات کے ایک حرف کو بهي أوة کہتے هیں که وه اپنے مدلول علیه کے لیے صرف ایک قسم کا نشان اور علامت هے - لیکن عربي کي اصطلاح اس سے زیاده وسیع قرار دي گئي هے ' اور وه قرآن کے پورے ایک فقره پر حاوي هے -

آیت یا فقره کسکو کہتے هیں ؟ کسي کلام مسلسل کے اوس مختصر ٹکڑے کو جو اداے مطلب اور تفهیم معني میں مستقل هو - اس تعریف کي رو سے ممکن هے که کلام کا ایک ٹکڑا جسکو هم اداے مطلب کے لیے مستقل سمجهتے هوں ' تم نه سمجهتے هو ' پس یه بالکل ممکن هے که اگر ایک فریق کے نزدیک سوره فاتحه کے سات ٹکڑے هوں یعني سات آیتیں ' تو دوسروں کے هاں چهه هوں یا آٹهه ' اسي پر پورے قرآن مجید کي تمام آیات کي تعداد کو قیاس کر لو -

قران مجید کے تحفظ و صحت کي اخیر حد یهه هے که مسلمانوں نے اس کے ایک ایک حرف ' ایک ایک لفظ ' اور ایک ایک آیت کا شمار کر لیا هے - حروف اور الفاظ کی تعداد میں تو زیادت و نقص نہیں هو سکتي ' لیکن بربناے تفصیل ما سبق ' آیات کي تعداد میں اختلاف راے ممکن هے ' چنانچه " علم عدد آي القرآن " کا موضوع یهي مسئله هے -

علم القرءة کي تفصیل میں اوپر گذر چکا هے که فنون قران کے لیے قرون اولی میں ٥ مشهور اسکول (درسگاه) تهے : مکه معظمه ' مدینه مبارکه ' بصره ' کوفه ' شام - ان میں سے هر اسکول نے اپني تحقیق و راے کے مطابق آیات قرانیه کي تعداد و شمار پر مستقل رسائل ترتیب دیے هیں -

مکه معظمه

کتاب العدد عطاء بن یسار الفقیه ' کتاب العدد مزاني ' کتاب حروف القرآن خلف البزاز -

مـدیـنـه مبارکـه

کتاب العدد نافع قاري مدینه المتوفی سنه ١٦٩ ' کتاب العدد عیسی المدني ' کتاب العدد اسماعیل بن ابی کثیر القاري -

کـــوفـــه

کتاب العدد حمزة الزیات قاري کوفه المتوفی سنه ١٥٦ ' کتاب العدد خلف النحوی الکوفی ' کتاب العدد محمد بن عیسی الکوفي ' کتاب العدد علي بن حمزه الکسائي النحوي قاري کوفه المتوفی سنه ١٨٩ ھ -

بصـــره

کتاب العدد ابن معافا ' کتاب العدد عاصم الجحدري ' کتاب العدد حسن بن حسن بصري ' عدد اي القرآن محمد بن مستنیر قطرب المتوفي سنه ٢٠٦ -

شـــام

کتاب العدد یحی بن حارث الذماري ' کتاب العدد خالد بن معدان ' کتاب اختلاف العدد وکیع الفقیه -

یه قدما کي تصنیفات هیں ' متاخرین میں موصلي (نام نہیں معلوم) کي ذات الرشد ' اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبري المتوفی سنه ٤٧٨ کي تعداد الآي القران وغیره اسي فن کی کتابیں هیں -

[الباقی یاتی]

هندوستان میں ایک بڑا کیڑا هوتا هے جسے " سانپ " (Attacus attas) کہتے هیں - اسے یه لقب اسلیے ملا هے که اسکے اگلے پر کے سرے ایسے نظر آتے هیں جیسے ایک پر غضب کوبرا (ایک قسم کے زهردار سانپ) کا سر هے جو کسي تصویر کے خانے میں دکھایا گیا هے !

اس خاندان کے دوسرے کیڑوں کے اگلے پروں پر بھي بہت سے خوشنما اور تعجب انگیز صفیں هوتي هیں - چنانچه اس ڈروپنگ برڈ (Drooping bird مرجھانیوالي کلي) کو دیکھیے جو " چاند " نامي کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے - یه اور اسي قسم کے اور نمونے جو تتلیوں اور کیڑوں کے پروں پر هوتے هیں ' گونه گوں وضعوں اور طرح طرح کے نمونوں کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کردیتے هیں جن سے مصور بہت فائدہ اٹھا سکتے هیں - جب انهیں نئي نئي وضعوں کے القا و الهام کي ضرورت هوتي هے تو فطرة کي یه مصنوعات عجیبه و غریبه انکے سامنے نمونه کیلیے آ جاتي هیں - اگر یورپ کي بہت سي صنعتوں اور نقش و نگار کے کاموں کے اصل کا سراغ لگایا جاے تو یقیناً انهي کیڑوں کے پر نکلینگے - کشمیر اور هندوستان کي مشہور شالوں کے نمونوں میں (cethocia) نامي جنس کے نقش و نگار تتلیوں هي کے رنگ هیں جنکي نقل اتاري گئی هے -

(مــرقــع)

اس مضمون کے ساتھه اُن پھولوں اور کیڑونکا کا ایک مرقع بھي دیا جاتا هے جنکا ذکر گذشته اور آج کے نمبر میں آیا هے - بائیں جانب سے به ترتیب دیکھتے آئیے - تصویریں دو کالم میں کردي گئي هیں - پہلے کالم کو ختم کر کے دوسرے کالم کو شروع کیجیے گا :

(١) " سانپ " نامی هندوستاني کیڑا جو کوبرے کا سر معلوم هوتا هے -

(٢) یه " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کي تصویر هے ' جسکے جسم پر انسان کي کھوپریوں کي متقاطع هڈیوں کی شکل هوتي هے -

(٣) یه " مرجھانے والي کلي " هے ' جو " چاند " نامی کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے -

(٤) وہ تتلي جس کے پروں پر انگریزي کے (80) هندسه کی شکل هوتی هے -

(٥) یه گل ترو پیولم هے - اسکي شکل هو بہو ایک نهایت عمدہ لقا کبوتر کي سي هوتي هے - اس پھول کي دو تصویریں دي گئي هیں - ایک تصویر پوري طرح کھلے هوے پھول کي هے - اسي لیے اسمیں مشابهت بہت واضح هے - دوسري تصویر ایک نیم شگفته کلي کي هے ' اسلیے زیادہ نمایاں نہیں هے -

(٦) اولین نظر میں یه معلوم هوتا هے که بہت سي انساني کھوپریاں هیں ' جو یکے بعد دیگرے رکھدي گئي هیں ' مگر در حقیقت یه وہ پھلیاں هیں جنمیں اسنیپ ڈراگن Snap-dragon نامي درخت کے بیج هوتے هیں -

(٧) یه ایکرس ـ کیلمس نامي درخت کے پھول کی تصویر هے جس کا ذکر گذشته نمبر میں کیا گیا هے -

(٨) یه اس پھول کي تصویر هے جو ایک پیر مرد کے مشابه هوتا هے - اس کا ذکر اس نمبر کے گذشته حصه میں آیا هے -

(٩) Aristolochia کا ذکر اس مضمون کے گذشته نمبر میں آیا هے - یه اسی کي کلي هے - اس کلي کو اگر ایک رخ سے دیکھیے تو معلوم هوتا هے که راج هنس کے چہرہ کا ایک غیر مکمل خاکه هے -

بریدِ فرنگ

اقـتـراعـیـات

حقوق پرستـــان انگلستان کے تازہ ترین سوانح و حوادث

اقتراعیة (یعني عورتوں کے سیاسي حقوق کے تحریک) دراصل حق انتخاب کا مطالبه هے - یه اس صنف کي طرف سے کیا گیا هے - جسے تورات مقدس کي روایت کے بموجب محض مرد کے دل بہلانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا - لیکن اس دل بہلانے والے کھلونے کے مطالبات نے اب ایسي خطرناک صورت اختیار کرلي هے که سارا انگلستان درد و اضطراب سے چیخ اٹھا هے ' اور جیسا که مقامي اینگلو انڈین معاصر کے مراسله نگار لندن نے لکھا هے " انکا وجود انگلستان کے لیے ایک سخت ترین اجتماعي خطرہ هوتا جاتا هے جسکي برباد کن ترقي کي رفتار بہت هي تیز هے - اس اجتماعي خطرہ کا اگر جلد تدارک نه لیا گیا تو مسٹر ڈوایل کا یه اعلان عملاً سامنے آجائگا که " لوگ قانون کو اپنے هاتھوں میں لے لینگے ' اور ان عورتوں کو خود سزا دینگے جو مردوں کو سزا دینے میں اب بالکل ناقابل برداشت هوگئي هیں " -

اقتراعیه کي دراز دستیوں کا دائرہ اسقدر وسیع هوگیا هے که ایک ادنی پولیسمین سے لیکر شاہ عهد تک ' اور گولف اور ٹینس کلبوں کے خیموں سے لیکر مصنوعات نفیسه کي گیلریوں اور مقدس مذهبي مقامات و آثار تک انکي دست درازي سے محفوظ نہیں !

(پولیسمین)

وہ لال پگڑي والی طاقت جسکے کمرے چھوٹے سے ڈنڈے کي ایک معمولی جنبش هزارها هندوستاني مردوں کے بھڑے مجمع کو منتشر کر دیتي هے ' انگلستان میں خوبصورت هیئت اور رعب انگیز قیمتي وردي کے اندر بہت با واعدہ هے - تاهم گرفتاري کا قصد ایک طرف رها ' اگر محض بچانے کے خیال سے بھي کوئی پولیسمین ان عورتوں کو پکڑتا هے تو بقول مراسله نگار انڈینشمین " اس حفاظت کا صله اسے ایک زنانه ایڑي کے بوٹ کي ٹھوکر کي شکل میں ملتا هے " !

یه کسي نازک اندام کي لا ابالانه ٹھوکر نہیں هوتي که " ضرب حبیب زبیب " کا لطف آئے ' بلکه ایک ایسي عورت کی جس نے اچھي طرح اس عجیب اسلحه کے استعمال کي مشق کرلي هے ' اور جو وزن میں ۹ اسٹون (١) سے بھي کہیں زیادہ هے ! وہ اسقدر زور سے بے محابا اور اسطرح تاک کے با اصول ٹھوکر مارتي هے که جنگ پیشه سپاهي حیرت سے مبہوت رهجاتا هے !

هندوستان میں پولیس کے کسي غیر قانونی حکم کي بھي نافرماني کم از کم ۲۴ گھنٹه حوالات میں رکھنے کے لیے کافی هوتي هے - ممکن هے که آپ انگلستان کو بھي اسي پر قیاس کرلیں ' اور کہیں که چونکه اس نے اداے فرائض حکومت میں مداخلت کي هے اسلیے دفعه (۲۲۴) عاید کي جاتي هے اور بقیدا دو سال قید کي مستحق هے - مگر یه قیاس صحیح نہوگا - گوري رنگت کي برٹش گوري آبادي کیلیے هم سیاہ رو وحشیوں کا سا قانون نہیں رکھه سکتي - انگلستان کا ضابطه فوجداری ایسے موقع پر پولیسمین کو

---

(١) ایک اسٹون ١٤ - پونڈ کا هوتا هے -

چٹکي سے نوچتے هیں‘ جسکا نام (Antirrhinum) (۱) نہایت هي مناسب اور موزوں هے -

لارڈ اویبري اس پهول کو ایک ایسے مضبوط صندوق سے تشبیه دیتے هیں جسکي کنجي صرف بهونرے هي (Humble bee) کے پاس هے ‘ کیونکه چهوٹے چهوٹے کیڑے تاج (Corolla) (۲) کي بند پنکهڑیوں میں سے اپنا راسته نکالنے میں کامیاب نہیں هوسکتے -

اس پهول کي تلقیم کے لیے ایک بڑي زبان والی مکهي کي ضرورت هوتي هے - اسکا عضو نسائی ایک قسم کي زیر زمین راہ هے جسمیں سے هوکے کیڑا رس تک پہنچ سکتا هے اور جو بالکل اسکے کنارے میں هوتا هے - اس راہ کے سرے پر اسکي چهت کي طرف دبے هوے مادہ تولید میں ملفوف اینڈہر هوتے هیں - پهول کے امتحان سے صاف نظر آتا هے که اگر کیڑے اندر جا سکتے تو وہ ان مرکز هاے مادہ تولید کو مس کیے بغیر اس تک پہنچ جاتے -

بڑي مکهي سے یه راہ بالکل بهر جاتي هے ‘ اسلیے جب وہ باهر نکلتي هے تو خود بخود اسکي روئیں دار پیٹهه کے ساتهه مادہ تولید کے ذرات بهي لگ کے چلے آتے هیں -

یه واقعات هیں جن سے اس پهول کے ان بهدے هوے جبڑوں کے حالات کي تشریح هوتي هے جو اپنے کهلنے کے لیے شه زور کیڑوں کو همیشه صلاے زور آزمائي دیتا رهتا هے -

اس پهول کا سب سے زیادہ دلچسپ حصه بیجسبول هے (۳)

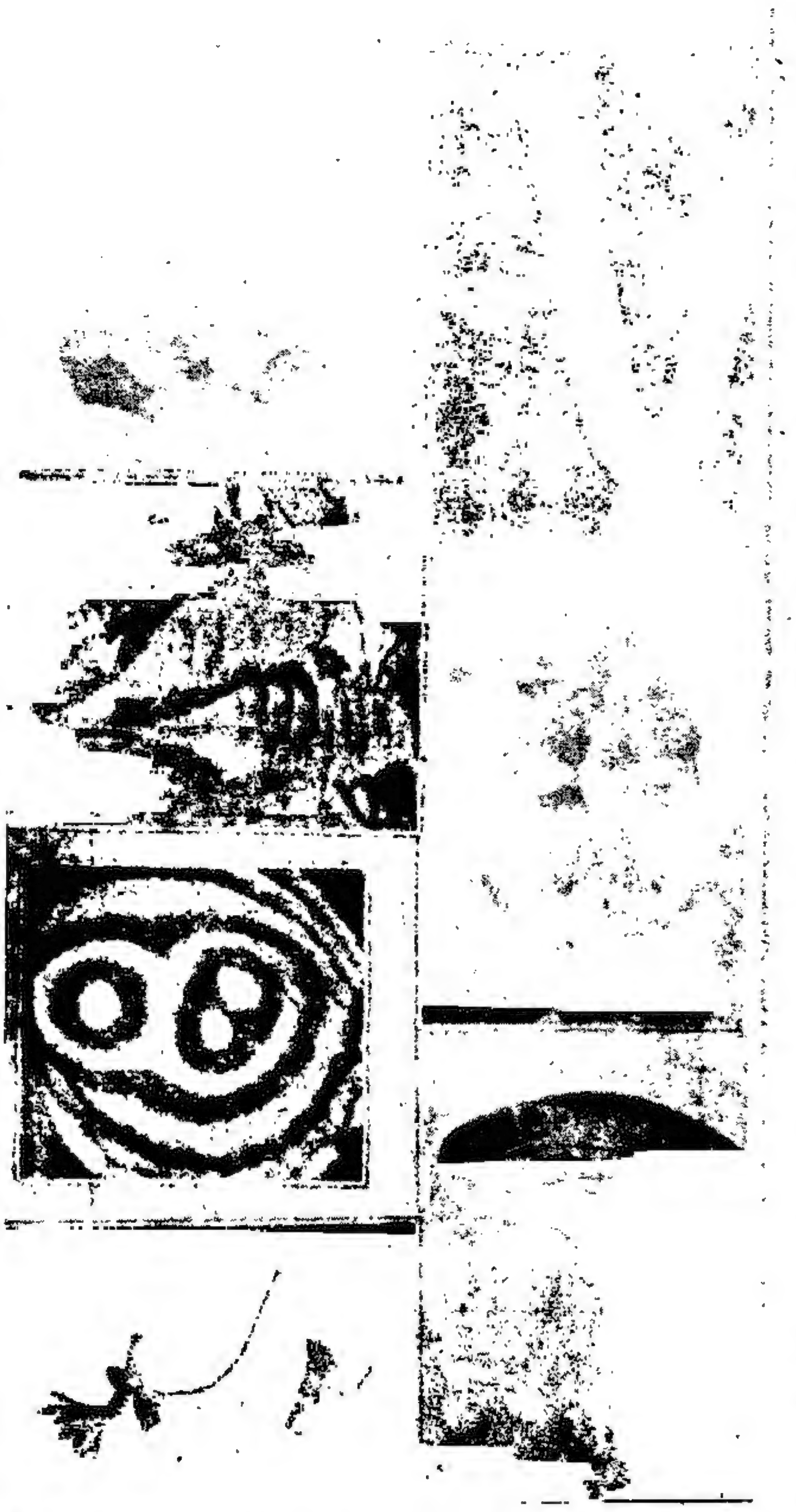

اس مضمون کا یه مقصد نہیں که اس میں تمام تعجب انگیز مشابہتوں کي ایک مکمل فہرست پیش کي جائے - اگر ایسا کیا جاے تو اس موضوع پر ایک مبسوط کتاب لکهنے والے مصنف کا بوجهه هم اپنے سر لے لینگے حالانکه اسکے لیے بالکل طیار نہیں هیں - همارا مقصود صرف یه هے که چند دلچسپ صورتوں کا اجمالي تذکرہ کردیں اور اسپر توجه دلائیں که اس موضوع سے تعلیم میں کیونکر فائدہ اٹهایا جا سکتا هے ؟ پڑهنے والے اپنے تخیل اور مشاهدہ کي قوت سے کام لینگے تو انہیں اس موضوع کے متعلق قریباً بے پایاں سلسلوں کے دریافت کرنے میں کوئی دقت نه هوگي -

(عالم حیوانات)

اب تک تو نباتات کا ذکر تها - اب هم حیوانات کو لیتے هیں -

کیڑوں کے پر جس قسم کے نقش و نگار کے نمونے پیش کرتے هیں‘ اگر انکو جمع کیا جائے تو انمیں بہت سي مختلف صنعتوں اور تصویروں کا سراغ ملیگا - هم نے اپنے مضمون کے ساتهه صرف ایک دو پروں کي تصویر دي هے - غالباً ان تصویروں میں سب سے زیادہ تعجب انگیز نشان وہ هے جو بالکل رومن اعداد کا عدد ۸۰ - یعنے 80 لکها هوا دکهائي دیتا هے - اور جو جنوبي امریکه کي تتلي (Catagramma) نامي کے پچهلے پروں پر هوتا هے - بے شک یه عدد اس جنس کي تمام انواع میں پوري طرح واضح نہیں هے‘ مگر عموماً پچهلے پر کي اندروني سطح پر 80 یا 88 کا نشان ضرور هوتا هے - اسیواسطے جو لوگ برازیل میں ان تتلیوں کو پکڑتے هیں‘ وہ انہیں " ایٹتي ایٹ " (اٹهاسی) کہتے هیں -

وہ کیڑے جو موت کا سر (Death's Head) کہلاتے هیں‘ انکے سینے کے نقش و نگار بهي ایک نہایت دل نشیں منظر هے - کیونکه وہ انساني کهوپڑیوں اور انکي متقاطع هڈیوں کي نہایت عمدہ نقل هوتي هیں‘ اور انہیں دیکهکے جرمن سواروں کے مشہور رسالے کا نشان یاد آجاتا هے !

جرمني اور پولینڈ میں (جہاں یه کیڑے کثرت سے هوتے هیں) انکو (Death's head phantom) " موت کے سر کي تصویر " یا (Wandering death bird) یعني " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کہلاتے هیں - وهاں کے جاهل کسانوں کا عقیدہ هے که وہ بہت هي منحوس اور بد اثر هیں !

---

(۱) یه ایک قسم کا درخت هے جسکي ۱۴ قسمیں هیں - اسکا اصلي وطن بحر میڈیٹرینین هے مگر بسا اوقات کالیفورنیا میں بهي نظر آجاتا هے -

(۲) " کارولا " پهول کا وہ حصه هے جو کلی کے اندر اور بار آور حصه کے گرد هوتا هے - اسکا وجود عموماً محض دو تین پتیوں هي سے عبارت هوتا هے جو تکمیل نشو کے بعد بڑي هوجاتي هے - یه پتیاں بالائي غلاف (کمامه) کي پتیوں سے زیادہ خوشنما اور پر رونق هوتي هیں - انگریزي میں انکو (Corolla) کہتے هیں جو ایک لاطیني نژاد لفظ هے - لغت میں اسکے معني تاج کے هیں - اسي لیے هم نے بهي تاج هي ترجمه کیا -

(۳) وہ ایک تهیلی هے جسمیں بیج رهتے هیں - عربي میں اسکو " خریط " کہتے هیں -

تهي اور کچهه زمین پر کهنچي چلي جاتي تهي - انهي کے ساتهه ساتهه لیڈي بلوم فیلڈ اور انکي همشیر بهي باهر نکل آئیں -

بیان کیاجاتا هے که اس واقعه پر شاه یا ملکه نے چنداں توجه نه کي - دربار اس طرح اپني حالت پر رها گویا کچهه هوا هي نهیں - چنانچه جو لوگ پیچهے تهے جب انهوں نے مس بلوم فیلڈ کو مع اپني والده اور همشیره کے اسطرح جاتے دیکها تو وه سمجهے که یه بے هوش هوگئي هے -

یه بیانات هیں جو شائع کیے گئے هیں ' لیکن اصلي واقعه اب اسقدر مختلف اور مخفي هوگیا هے که کچهه نهیں کهلتا ' صورت حال کیا پیش آئي تهي ؟

(ایک تاریخي کلیسا)

یه دن انگلستان کے لیے ایک منحوس و نامبارک دن تها ' کیونکه ایک طرف تو دربار کي اسطرح توهین هوئي - دوسري طرف وه اپنے ایک نهایت تاریخي و دیني سرمایه سے محروم هوگیا -

اقترامي عورتوں نے ڈربي شائر کے مشهور اور تاریخي گرجے میں آگ لگا دي - ریورینڈ جان وهالیٹیکر اسکے ریکٹر (ایک مذهبي عهده هے) بلاے گئے - ڈربي کا آگ بجهانے والا انجن بهي آیا ' مگر کیا حاصل ؟ چهت گرچکي تهي ' شعلے هوا میں بلند هو هو کے گاؤں بهر میں آتشزدگي کا اعلان کر رهے تهے - آفتاب طلوع هوا تو لوگوں نے اس عظیم الشان تاریخي کلیسا کي سوخته اور برهنه دیواریں دیکهیں - مشهور طبیعي چارلس ڈارون ' اسکے چچا کي یادگاریں ' اور انکے علاوه اور جسقدر آثار عتیقه اس کلیسا میں موجود تهے ' سب کے سب جلکر خاک سیاه هو گئے - وه پرانا خوشنما پرده جو اس کلیسا کے آثار محفوظه میں ایک نهایت ممتاز یادگار تهي ' وه قدیم کتابیں جنکو اهل شائر نهایت تقدیس و احترام کي نظر سے دیکهتے تهے اور جو پڑهنے کے ڈیسک میں رکهي رهتي تهیں ' وه اسکي عظیم الشان ' معکم ' خوبصورت عمارت جسکو دیکهنے کیلیے سیاح آتے تهے ' آه ! سب برباد هوگئے ! عورت ' نازک ' حسین ' دلربا ' محبت طلب عورت نے سب برباد کر دیا ! کلیسا کي عمارت نارمن طرز تعمیر کي ایک خاص یادگار تهي - اگرچه اس عهد کي بني هوئي چیزوں میں سے صرف ایک جنوبي دروازه هي باقي رهگیا تها ' مگر وه بهي کچهه کم با عظمت نه تها - اس دروازه کے متعلق اثریین (آرکیا لوجسٹس) کا اندازه تها که وه سنه ۱۱۵۰ ع کا بنا هوا هے -

مگر اس تذکره سے کیا حاصل ؟ "عورت" اب بربادي و هلاکت کي دیبي بنگئي هے - وه سب کچهه جلادیگي ! سب کچهه برباد کردیگي !

(گیلري)

تصاویر کے عجائب خانوں اور گیلریوں پر تو اتنے حملے هو چکے هیں که اب معمولي حملوں کا تذکره کوئي خاص دلچسپي نهیں رکهتا - لیکن هم جس واقعه کا ذکر کرنا چاهتے هیں وه اس عام حکم سے مستثني هے - کیونکه اسکے ساتهه ایک خط بهي ملا هے جو اقترا عیات کے جذبات و حیات کا ایک عبرت انگیز آئینه هے -

برنڈ اسٹریٹ میں مصنوعات نفیسه کي ایک گیلری هے جو "ڈور گیلري" کہلاتی هے - هفته کي ڈاک میں ایک کم سن اور حسین عورت اپنے گون میں ایک کلهاڑي چهپاے هوے آئي ' اور نظر بچا کے دو تصویروں کو کلهاڑي سے کهرچ ڈالا - ان دونوں تصویروں میں سے ایک کا نام "مجروح عشق" تها - یه بارٹولوزي نامي مشهور مصور کي کنده کاري (انگریونگ) کا نمونه تهي ' اور بالاخر اسي حسن کے هاتهوں مجروح هوئي جو دنیا میں عشق کا حریف قدیم هے !

دوسري گرینڈ کیسلي وینس کي تصویر تهي - اس پر آبي رنگ (واٹر کلر) تها - یه تصویر جان شیپلینڈ کے زور قلم کا نتیجه تهي اور سو پونڈ میں خریدي گئي تهي - گیلیري کے نگران و مهتمم کو کسي طرح اسکا علم هوگیا - اس نے اپنے حسین مجرم کو پکڑ لینا چاها - لیکن یهاں حسن کا ظهور ویسا نرم و لطیف نه تها جیسا که ابتک رها هے - عورت کے پوري طرح گرفت میں آنے سے پہلے ایک نهایت سخت کشمکش هوئي ' حتی که غریب گیلري کا مهتمم زخمي هوگیا !

جسکا تو قاتـــل هـــو اسکے واسطے
کونسي لذت هے خنجر سے لذیذ !

یه عورت مارلو اسٹریٹ کے مجسٹریٹ کي عدالت میں حاضر کي گئي - گواهي میں زخمي مهتمم نے تفصیل کے ساتهه بیان کیا که کیونکر اس نے گیلری کے جنوبي و مغربي حصے میں شیشه ٹوٹنے کي آواز سني ' اور جب وه آیا تو اس نے دیکها که ایک هاتهه کلهاڑي لیے شیپلینڈ کي تصویر کے پاس متحرک هے - پهر آتے آتے دیکهکے کس طرح عورت نے کلهاڑي اس پر بهي آٹهائي مگر اس نے نهایت هشیاري سے کام لیا اور فوراً ٹوٹ پڑنے کے بدلے دریافت کیا کہ اس نے یه حرکت کیوں کي ؟ جسکے جواب میں عورت نے کها که بس یهي ایک راسته هے جو همارے واسطے اب باقي رهگیا هے -

اس نے کها که دوسري تصویر بهي خراب هوگئي هے -

اسکے بعد ایک خط اسي گیلري میں پڑا ملا جسکا مضمون یه تها :

" اگر تم ان حرکتوں کو روکنا چاهتے هو تو همارا انصاف کرو - هم اپنے مطالبه سے دست بردار هونے سے پہلے اپني جان دیدینے کے لیے تیار هیں - هم تمام دروازوں کو کهٹکهٹا چکے هیں ' اور هر جگهه سے مایوس هوکے ادهر آئے هیں - بیشک هم گذشته زمانے میں بهت هي زن نما تهے مگر همارا وه دور ختم هوگیا - اب هم مردوں سے بهي بهتر جنگ کے لیے تیار هیں - تم همکو قتل کرنے کا حکم دیسکتے هو ' لیکن همارے مرنے سے هماري تحریک مرده نهیں هوسکتي - اگر هم میں سے ایک مرجائیگي تو اسکي جگهه دس بهنیں اور پیدا هوجائینگي - میں (یعني کاتبۂ خط) بهي جنگ میں شریک هوگئي هوں "

(خانقاه ویسٹ منسٹر)

لیکن ان سب میں بربادي کي شدید ترین کوشش وه تهي جو حال میں کي گئي هے - خانقاه ویسٹ منسٹر اپني اهمیت و عظمت کے لحاظ سے انگلستان کي سب سے بڑي خانقاه هے - یهي جگهه هے جهاں کے کلیسا میں شاه انگلستان کي تاجپوشي هوتي هے -

اس میں ایک بمب کا گولا رکها گیا تاکه اسکي عمارت کا خاتمه کردے - حسن اتفاق سے اسکي ساخت نامکمل رهگئي تهي ' اسلیے وه ناقص طور پر پهٹا ' اور خانقاه کي بهترین اشیاء مثلاً سکون کا پتهر ' تاجپوشي کي کرسي ' شاه ایڈورڈ کنفیسر کا چیپل وغیره ' بچ گئے - ورنه یه تمام عظیم الشان یادگاریں دهواں بنکر اڑ جاتیں ' اور اس عظیم الشان عمارت کے بهترین حصے بهي گر کر ریزه ریزه هو جاتے !

حق نہیں دیتا کہ اپنی حفاظت کے لیے اس حملہ آور عورت کو ترکی بہ ترکی جواب دے !

(مجسٹریٹ)

مجسٹریٹ جو ہندوستان میں اپنے زیر انتظام شہر کا پادشاہ ہوتا ہے ' اور بغیر کسی تامل کے مچھلی بازار کانپور کے ایک نہتے مجمع پر مسلسل ۱۰ منٹ تک ۶۰۰ کارتوسوں کی بارش کراسکتا ہے ' اسکی رفعت یہ عورتیں اتنی بھی تو نہیں کرتیں جتنی ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں پولیس کے جمعدار یا داروغہ کی ہوتی ہے !

" نیلی ہال " اور " کریس رز " دو اقتراعیہ عورتیں ہیں جنکا چالان چند اقتراعی سازشوں کے سلسلے میں پولیس نے کردیا تھا - جب پیشی کا دن آیا تو مسٹر پال ٹیلر نامی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر کی گئیں - ابھی مسٹر باڈکن وکیل استغاثہ نے کھڑے ہوکے مجسٹریٹ کو مخاطب ہی کیا تھا کہ " نیلی ہال " نے پولیس کے جبریہ کھانا کھلانے کا افسانہ چھیڑ دیا - مسٹر ٹیلر سر جھکا لیے سنا کیے - تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے سر اٹھایا ہی تھا کہ ہال چیخ اٹھی :

" تم کو ابھی معلوم ہے کہ ہم پر کیا کیا ظلم کیے گئے ہیں (یعنی کس طرح بجبر کھانا کھلایا گیا ہے ؟) اسلیے اگر تم شرافت مند ہوتے تو ہم سے آنکھیں چار نہ کرسکوگے "

اسکے جواب میں مسٹر ٹیلر نے کہا : " قصور معاف - یہ خود کردہ مصائب ہیں "

اس پر ہال برہم ہوکے بول اٹھی : " اس کا مزہ تم نہیں جانتے - کیونکہ تم پر کبھی پڑی ہی نہیں "

" رز " نے بھی اپنی سہیلی کی تائید کی ' اور نہایت بے باکی سے ظاہر کیا کہ اسے مجسٹریٹ کا چہرہ دیکھکے خوف آتا ہے - گویا مجسٹریٹ آدمی نہیں ہے - ایک مانسٹر (عجیب الخلقت جانور) ہے - اس پر مسٹر ٹیلر نے ایک زہرخند ہنسی کے ساتھ کہا :

" تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہیں برابر دیکھتا رہوں ؟ کیوں ؟ ایسا ہی ہے نا ' نا جانتی ہو ؟ بولو ! "

ہال اور برہم ہوگئی - جھلا کے بولی :

" اگر تمہیں دن بھر میں تین بار زبردستی کھانا کھلایا جاتا تو تم اسطرح نہ ہنستے "

اب مجسٹریٹ صاحب بھی ذرا ہلیے اور کسی قدر غضب آلود سنجیدگی کے ساتھ کہا :

" میں بھی تم پر ہنستا ہوں پھر کیا تم مجھے بھی الزام دیتی ہو ؟ بولو ! "

اتنا سننا تھا کہ " ہال " اور " رز " دونوں آگ بگولا ہوگئیں ' اور کئی دفعہ زور زور سے چلائیں " مسٹر باڈکن اسے (یعنی عریب مجسٹریٹ کو) روکو "

مسز ڈبلی ہال پولیس کے قبضے میں - کشمکش ' مقابلہ ' اور بالاخر شکست !

اسکے بعد اس عجیب الخلقت مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی - اثناء شہادت میں دونوں نے کئی بار کہا :

" ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا مقدمہ چلایا جاے - ہمکو یوں ہی سزا دیدو "

مگر مقدمہ کی کارروائی ہوتی رہی - ایک پولیس کا گواہ پیش ہوا - اسکے بعد مقدمہ آیندہ کے لیے ملتوی کردیا گیا - جب " ہال " اور " رز " باہر لائی گئیں تو دونوں بہت زور سے چلائیں :

" خیر ' کچھ پروا نہیں - ہم لوگ برابر لڑتے رہینگے ! لڑتے رہینگے !! لڑتے رہینگے !!!

(شاہ اور ملکہ)

ان واقعات کا ذکر ہم نے اس خیال سے کیا کہ وفاکیش اور اطاعت بردار ہندوستان کی ہمت کے لیے یہی واقعات لرزہ انداز و دہشت انگیز ہیں ' ورنہ جس جماعت کا اسوقت ذکر ہو رہا ہے ' وہ تو خود وزیر اعظم مسٹر ایسکویتھ کو برسر مجلس بارہا ذلیل و رسوا کرچکی ہے ' اور پھر اتنا ہی اسکے طائر جرأت کا سدرۃ المنتہی نہیں ہے - وہ اس عرش عظمت و جلال تک بھی پرواز کرچکی ہے ' جو انگلستان کی دنیا میں احترام و اجلال کی آخرین منزل ہے !!

پادشاہ کے ساتھ گستاخانہ جرأت کی ابتدا تو اس سرفروشانہ اقدام سے ہوتی ہے جو ایک اقتراعیہ نے گھوڑدوڑ کے میدان میں دکھلایا تھا ' اور شاہی گھوڑے کو پکڑنے کی لاحاصل کوشش میں اپنی جان تک گنوا دی تھی ' مگر اسکے بعد ایک دوسرا واقعہ پیش آیا جسکے متعلق انگریزوں کا خیال ہے کہ " وہ مہذب دنیا کی نظروں میں انگریز عورت کی گستاخی اور بد تہذیبی کا ایک شرمناک ترین منظر ہے " - شاید ایسا ہی ہو !

ڈرائنگ روم کا شاہی دربار تھا - شاہ اور ملکہ رونق افروز تھے اور درباری باری باری سے گذر رہے تھے - کوئی گیارہ بجنے والے تھے کہ لیڈی ڈارن شینڈ اپنی ہمشیرہ مسز والٹرویڈ کی طرف سے مراسم دربار ادا کرکے ہٹیں ' اور انکے بعد لیڈی بلوم فیلڈ مع اپنی دونوں لڑکیوں کے آگے بڑھیں -

لیڈی بلوم فیلڈ شاہ کے حضور آداب بجا لاچکی تھیں اور ملکہ کے لیے جھکنے والی ہی تھیں کہ یکایک ایک شیریں اور پر از نغمہ و موسیقیت آواز بلند ہوئی ' اور تمام دربار حیرت زدہ ہوگیا :

" یور مجیسٹینر ! خدا کے واسطے !! .... "

لیڈی بلوم فیلڈ نے مڑکے دیکھا تو انکی لڑکی گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہے ' اور دونوں ہاتھ شاہ اور ملکہ کے آگے پھیلا ہوے ہے !

یہ منظر دیکھکے وہ گھبراہٹ میں پیچھے مڑی - اتنے میں اسکی دوسری لڑکی نے بڑھکے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑلیا - جب تک سر ڈی - ڈاسن بھی آ گئے جو لارڈ چمبرلین کے ساتھ شاہ کے بائیں جانب کھڑے تھے - ان دونوں نے چند دیگر اشخاص کی مدد سے مس بلوم فیلڈ کو اسطرح باہر نکالا کہ کچھ تو لوگوں کے ہاتھ میں

هـــوائی ریـــل

(ایک گهنته میں ۳۰۰ میـــل کی رفـــار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج عجیبہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل طیار کی ہے جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا محیر العقول معجزہ علم سمجھی جائیگی - فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بھی اس ریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا - یہ ایک معلق ہوا پر چلنے والی ریل ہے جو فی منٹ ۵ میل تک مسافت طے کریگی -

عام ریلوں کی طرح اسمیں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی ہے - جس طرح یورپ میں سٹیم کی جگہہ برقی طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے ہیں اور اس کو ہر جگہہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے ہیں ' اسی طرح ہوائی ریل میں بھی برق ہی کا دست اعجاز کام کرتا ہے -

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) ہے - اسکا موجد ایک فرانسیسی ہے جسکا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) ہے - بیشیل ۲۲ سال تک امریکا کے سرکاری محکمۂ تعمیرات میں ملازم رہچکا ہے -

(۲۲ - سالہ جہاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال ہوا کہ اگر ہم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاہیں کہ وہ وسط ہوا میں بغیر کسی محسوس سہارے کے معلق رہے تو ایسا کیونکر کرسکتے ہیں ؟ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطاں و پیچاں رہا - گو اسکی جد و جہد سخت ترو پر و جانفشاں ' اور اسکے مقابلے میں نتائج ہمیشہ مایوس کن اور ہمت شکن رہے ' تاہم اس نے کبھی بھی سررشتۂ صبر و استقلال ہاتھہ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھا - یہاں تک کہ بالاخر وہی ہوا جو ہر مستقل اور مسلسل کوشش کے لیے وعدہ کیا گیا ہے ' یعنی فرانسیسی اخبارات نے اسکی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کردیا !

(ایجـــاد کی روح)

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع وجذب ' دونوں رکھی ہیں جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) کہتے ہیں -

یعنی جس طرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی فولادی چیز کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے ' اسی طرح اسے پیچھے بھی ہٹا سکتا ہے -

انسان نے مقناطیس کی قوت [illegible] سے بہت پہلے معلوم کرلیا اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا - چنانچہ قطب نما اسی کا نتیجہ ہے جسکی برکت سے [illegible] طوفان خیز اور ناپیدا کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے ہوے جہاز گزر جاتے ہیں - لیکن اسکی قوت دافعہ عرصے تک مخفی رہی - بعضوں کو علم ہوا بھی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹھانیکی توفیق نہ ملی -

بیشیل پہلا شخص ہے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی ' اور ۲۲ سالہ شب ہاے انتظار اور روز ہاے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رہا ہے ! - فنعم اجر العاملین !

(ریل کا نظام)

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن ہوتا ہے اور نہ معمولی پہیے ہیں ' نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باہم وابستہ سلسلہ ہے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتی ہے -

پھر یہ ریل کیونکر چلتی ہے ؟

گاڑی ایک پٹری پر رکھی رہتی ہے - اس پٹری میں خم ہوتے ہیں جنمیں مقناطیس کی قوت دافعہ بھری ہوتی ہے : جب چلانا مقصود ہوتا ہے تو ایک بٹن کو دبا دیتے ہیں ' جسکے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری ہوجاتی ہے اور گاڑی اسکے دھکے سے ہوا میں بلند ہو جاتی ہے - گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم ہو جاتا ہے -

لیکن صرف گاڑی کے اچھل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا ہو سکتا ہے ' اور نہ اسکے لیے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ہے - اسلیے درحقیقت ایجاد کا اصلی کمال اسکے بعد سے شروع ہوتا ہے -

موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد اسے فوراً برقی رو ملجاتی ہے جسکے سہارے پر وہ تھمی رہتی ہے ' لیکن دیکھنے والا کو نہ سہارا نظر نہیں آتا -

لیکن برقی رو بھی صرف [illegible] سکتی ہے کہ [illegible] کرے نہ یہ کہ آگے بڑھنے کا سوال [illegible] باقی رہتا ہے -

اسکے لیے موجد نے [illegible] کیا ہے [illegible] پٹری [illegible] رکھے ہیں [illegible] مقناطیس سے [illegible] گاڑی کی رفتار حسب ضرورت قوت کی طالب ہوتی ہے تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی ہے ' اور اس قوت کی مدد سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رہتی ہے

(ہوائی ریل کا نمونہ)

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک [illegible] ہوائی ریل کا نمونہ [illegible] [illegible] ہے [illegible] ۳۰ [illegible] اسکی [illegible] [illegible] ہوا سے زیادہ [illegible] زمین سے [illegible] فاصلہ [illegible] قائم رہتی [illegible]

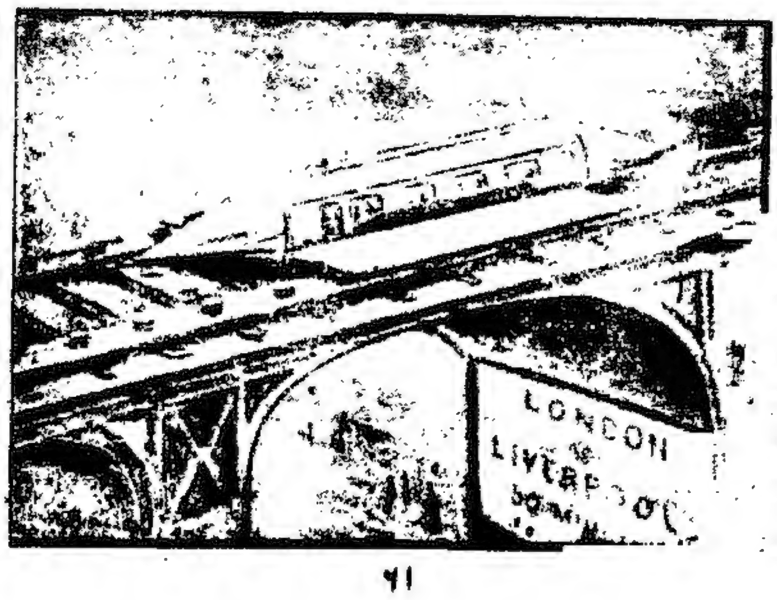

ادبیات

اسوۂ حسنہ

ہجرۂ نبوی (صلیٰ اللہ علیہ و سلم)

جب کہ آمادۂ خوں ہوگئے کفار قریش ، * لاجرم سرور عالم نے کیا عزم سفر
کوئی نوکر تھا ، نہ خادم ، نہ برادر ، نہ عزیز ، * گھر سے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور!
اِک فقط حضرت بوبکرؓ تھے ہمراہ رکاب * اُن کی اخلاص شعاری تھی جو منظور نظر
رات بھر چلتے تھے ، دن کو کہیں چھپ رہتے تھے * کہ کہیں دیکھ نہ پائے کوئی آمادۂ شر
چونکہ سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لیے ، * آپ کے قتل کو نکلے تھے بہت طالب زر
انھی لوگوں میں سراقہ خلف جعشم تھے * جن کو فاروق [۱] نے کرے کے پنہائے تھے گہر
تین دن رات رہے نور کی غاروں میں نہاں * تھا جہاں عقرب و افعی کی حکومت کا اثر
بیم جان ، خوف عدو ، ترک غذا ، سختی راہ ، * اِن مصایب میں ہوئی اب شب ہجرت سی سحر

* * *

ہاں مدینے میں ہوا غل کہ رسول آتے ہیں * راہ میں آنکھ بچھانے لگے ارباب نظر
لڑکیاں گانے لگیں ذوق میں آکر اشعار * نغمہ ہاے "طلع البدر" سے گونج اٹھے گھر
ماں کی آغوش میں بچے بھی مچل جانے لگے ، * نازنینان حرم بھی نکل آئیں باہر!
آلِ نجار [۲] چلے شہرت ہوکر تیار * زرہ و جوشن و چار آیینۂ و تیغ و سپر!

* * *

دفعتاً کوکبۂ شاہ رسل آ پہنچا * غل ہوا : صل علی خیر الناس و بشر
جلوۂ طلعت اقدس جو ہوا عکس فگن * دفعتاً تار شعاعی تھا ہر اِک تار بصر
طور سے حضرت موسیٰ کی صدا آتی تھی : * آج ایک اور جھلک سی مجھے آتی ہے نظر!

* * *

سب کو تھی فکر کہ دیکھیں یہ شرف کسکو ملے * میہماں ہوئے ہیں کس اوج نشیں کے سرور؟
سعدی ایسے تھے یہ خدمت کہ دل حاضر ہے ، * آنکھیں کہتی نہیں کہ دو اور بھی طیار ہیں گھر!

* * *

ہاں مبارک تجھے اے خاک حریم ناوی * آج سے تو بھی ہوئی خاک حرم کی ہمسر!

صلِّ یا رب ، علی خیر نبی و رسول!
صل یا رب ، علی افضل جن و بشر!

[۱] جب ایران فتح ہوا اور ایران کے ملبوسات اور موتیوں کے ہار غنیمت میں ہات آئے تو حضرت عمر نے حضرت سراقہ کو پہنا کر دکھایا تھا - کیونکہ وہ بہت جامہ زیب تھے -

[۲] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننھیالی رشتہ رکھتا تھا -

مراسلہ

اعلان از جانب خدام کعبه

میں حسب الحکم جناب خادم الخدام صاحب به اجلاس ارکان اصلیه یه درخواست کرتا هوں، که جو جو برادران ملت امسال حج بیت الله شریف کو اپنے اپنے اخراجات سے تشریف لیجانیوالے هیں - وه براه کرم انجمن کے دفتر کو جسقدر جلد ممکن هو اطلاع دیں که وه کس وقت روانه هونیوالے هیں؟ یهاں یه تجویز زیر عمل هے که اُن حضرات کا جو انجمن میں داخل هوچکے هیں ایک منتخب وفد بدیں غرض ترتیب دیا جائے که وه دوران سفر کے کل حالات و ضروریات پر حسب منشاء انجمن خدام کعبه ایک ایسي تحقیقات فرمائے جو انجمن کو آئنده خدمات کے لیے مشیر راه کا کام دے - نیز جناب شریف مکه اور افیسران دولت عثمانیه سے تبادلهٔ خیالات کرکے صاف صاف بتلائے که حجاج و زوار کو کس کس قسم کي تکالیف و ضروریات سے سابقه پڑتا هے' اور اُنکے دفع کرنے اور آسانیاں بهم پهنچانے کے کیا ذریعے اور وسائل هوسکتے هیں؟ اس وفد کي ترتیب کے متعلق بهتر صورت یه هوسکتي هے که جب جانیوالے حضرات کے نام معلوم هوجائیں تو اُن میں سے چند پرجوش جفاکش' هر معامله پر غائر نظر ڈالنے اور هر معامله کي حقیقت دریافت کرنیوالے حضرات کا انتخاب عمل میں لایا جائے' اور اُنکو پہلے دهلي تشریف لانے اور باهم مشوره کرنے کي تکلیف دي جائے - یا اگر یه ممکن نهو تو انکے روانگی کي تاریخ مقرر کي جائے تاکه بمبئي میں اس وفد کي ترتیب اور انتخاب ممکن هوسکے -

میں حسب الحکم ارکان اصلیه به تعمیل فقره نمبر ٥ روئداد مذکور الصدر ۲۶ جون سنه ۱۹۱۴ ع کو بمبئي بدیں غرض حاضر هوگیا هوں که حجاج و زوار کے واسطے دوران ایام قیام بمبئي میں خرید ٹکٹ وجائے قیام و روانگي وغیره میں انجمن کي جانب سے مع دیگر سیدائیوں کے اپني خدمت بجا لاؤں - انجمن خدام کعبه کي جانب سے گورنمنٹ بمبئي حج کمیٹي کي خدمت میں ایک مراسله بدیں استدعا بهیجدیا گیا هے که انجمن کي خدمات سے فائده اُٹهایا جائے - پس امیدوار هوں که جانے والے حضرات جس قدر جلد ممکن هوسکے اپنے اپنے ارادوں سے دفتر کو مطلع فرماویں -

شوکت علي بي - اے - معتمد انجمن خدام کعبه
جمعیت اصلیه دهلي

(بمبئي کا پته :- نمبر ۱۳ اسپلینڈ روڈ - مکان انریبل سر فاضل بهائي کریم بهائي - بمبئي)

اپیل براے وظائف

همارے قوم کو ابهي پورے طور سے معلوم نهیں هے که علیگڈه کالج میں صدها طلبا نے جو اعلی تعلیم حاصل کي هے ان میں بهت بڑي تعداد ایسے طلبا کي هے جنکو اگر کالج اور کانفرنس سے مالي مدد نه دي جاتي تو وه علم کي نعمت سے قطعاً محروم ره جاتے - انجمن " الفرض " اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جسقدر آمدني قوم کے روشنضمیر اصحاب کي فیاضي کي بدولت هوتي رهي هے اسکا بڑا حصه قوم کے هونهار غریب طلبا کي امدادمیں صرف هوتا رها هے' جسکا نتیجه یه هے که ملک کے تمام صوبجات میں قومي کالج کي تعلیم اور تربیت یافته نه صرف نظر آتے هیں بلکه با اثر اور با وقعت مدارج پر ممتاز هیں -

سر سید علیه الرحمة اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانه میں وظائف کیلیے خاص چنده هوتا تها' اور اس کا فنڈ علیحده رهتا تها - لیکن اسکے بعد جب کانفرنس کے کام میں وسعت هوئي اور اسکي آمدني میں اضافه هوا تو اسي میں سے وظائف کے لئے بڑا حصه صرف هوتا رها - لیکن سنه ۱۹۱۱ ع میں مسلم یونیورسٹي کیوجه سے کانفرنس کیلیے چنده قطعاً وصول نهیں کیا گیا' اور سنه ۱۲ و ۱۹۱۳ ع میں جنگ بلقان اور عام قومي انتشار کے سبب سے کانفرنس کي آمدني بهت کم هوئي - با وجود اسکے وظائف کي تعداد اور مقدار میں کمي نهیں کیگئي' اور پچهلے سال تک تقریباً ایک هزار روپیه ماهوار وظائف پر صرف هوتا رها - لیکن گذشته تین سالوں میں چونکه آمدني نهیں هوئي اسلیے یه خرچ اس رقم میں سے کیا گیا' جو گذشته چهه سال میں پس انداز کي گئي تهي - مگر اب سب خرچ هوچکي هے' اور اب نه کانفرنس فنڈ میں گنجایش هے' اور نه وظائف فنڈ میں' اور حالت یه هے که کالج میں داخله کا وقت قریب آنے کي وجه سے درخواستوں پر درخواستیں طلباء کي چلي آرهي هیں' اور ان میں بهت سے ایسے هیں جن کي اگر مدد نه کي جائے تو ان کو تعلیم ترک کرنا پڑیگي - میں عرصه سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي کي توجه اسطرف مبذول کررها هوں اور رؤسا کي خدمت میں عرضداشتیں بهیج رها هوں لیکن اسوقت تک کچهه نتیجه بر آمد نهیں هوا -

ممکن هے که کسي کو یه خیال هو که یه مدد صرف ایک کالج کے لیے دي جاتي هے' اور مسلمانوں کي تعلیمي ضرورتیں سب جگه یکساں هیں - اگر کسیکا ایسا خیال هو تو وه قابل اصلاح هے' کیونکه علیگڈه کالج میں طلبه علیگڈه خاص کے تعلیم نهیں پاتے بلکه جو مدد دي جاتي هے وه هندوستان کے کل صوبجات کے مستحق طلبه کو دي جاتي هے - علاوه اسکے یه خوب سمجهه لینا چاهیے که تمام صوبجات کے هونهار طلبه کي خواهش هوتي هے که وه علیگڈه کالج میں تعلیم پاویں - لیکن اگر ان کي مدد نه کي جاوے تو ان میں سے بهت سے نا کام رهتے هیں - اسلیے اس کالج کے غریب طلبا کي مدد کرنا في الحقیقت کل ملک کے مسلمانوں کي تعلیم میں مدد کرنا هے - آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس کالج کے طلبه کي مدد اسي وجه سے کرتي که یه دار العلوم مرکزي هے' اور اسکے ذریعه سے کل صوبجات کے هونهار مسلمانوں کي مدد هوسکتي هے - علاوه ازیں کانفرنس کے وظائف صرف کالج تک محدود نهیں هیں بلکه یه وظائف تمامي صوبجات میں اور مختلف کالجوں میں دیے جاتے هیں - اسوقت علاوه علیگڈه کے لاهور' بریلي' میرٹهه' لکهنؤ' اله آباد' کلکته' پونا بمبئي' ناگپور' جے پور - وغیره میں یه وظائف دیے جاتے هیں' بلکه بعض طالبعلموں کو انگلستان کي تعلیم کے لیے بهي وظیفه دیا جاتا هے - ماسواء اسکے وظائف کسي خاص تعلیم کے لیے مخصوص نهیں هیں' بلکه آرٹ کي تعلیم انجنیري' ڈاکٹري' ٹریننگ وغیره کے لیے هر قسم کي مدد دي جاتي هے - ان وجوه سے کانفرنس کے وظائف کو مقامي وظیفه خیال کرنا بالکل غلط هے -

پس اب یه اپیل قوم سے کي جاتي هے' اور استدعا هے که وظائف فنڈ کے لیے جو جس سے هوسکے وه جلد عطا کرے - اس مصرف سے بهتر همارے قوم میں اور مقاصد بهت کم هو سکتے هیں - بیسیوں درخواستیں رکهي هوئي هیں اور انکي منظوري کا انحصار اسي پر هے که وظائف فنڈ میں کچهه روپیه وصول هو -

(آفتاب احمد آنریري جائنٹ سکریٹري آل انڈیا
محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس)

دباتے هیں تو فوراً گاڑیاں الیومینیم کے تاروں سے علحدہ هوکر هوا میں معلق هوجاتي هیں - اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعه حرکت کہاتے هي تیر کیطرح اس تیزي سے دوڑنے لگتي هیں که انساني نظراں کا پیچها نهیں کرسکتي -

(شرح رفتار)

اس قسم کي ریل گاڑیوں میں نه تو خود گاڑیاں کوئي وزن رکھتي هیں ' نه سڑک کوئي مقاومت (Resistance) کرتي هے ' اور نه پہیوں اور انکي رگڑ کا جھگڑا هے - اسلیے یه کہنا بالکل بجا هوگا که رفتار کي سرعت کا دار و مدار صرف هوا کي مقاومت پر هے - جہاں هوا کا فشار اور دباؤ Pressure یا تصادم کم هوگا ' وهاں یقیناً اسکي رفتار بھی زیادہ هوگي ' اور جہاں یه دونوں یا ان میں سے کوئي ایک زیادہ هوگي ' اسي کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی هوتی جائیگی -

خیر ' یه تو اصولی بحث تھی - سوال یه هے که اسوقت تک اسکی رفتار کا اوسط کیا رها هے ؟ اسوقت تک جسقدر تجربے هوچکے هیں انکی بنا پر موجد کا اندازہ یه هے که اس ریل کی شرح رفتار ۳ سو میل فی گھنٹه هوگی !

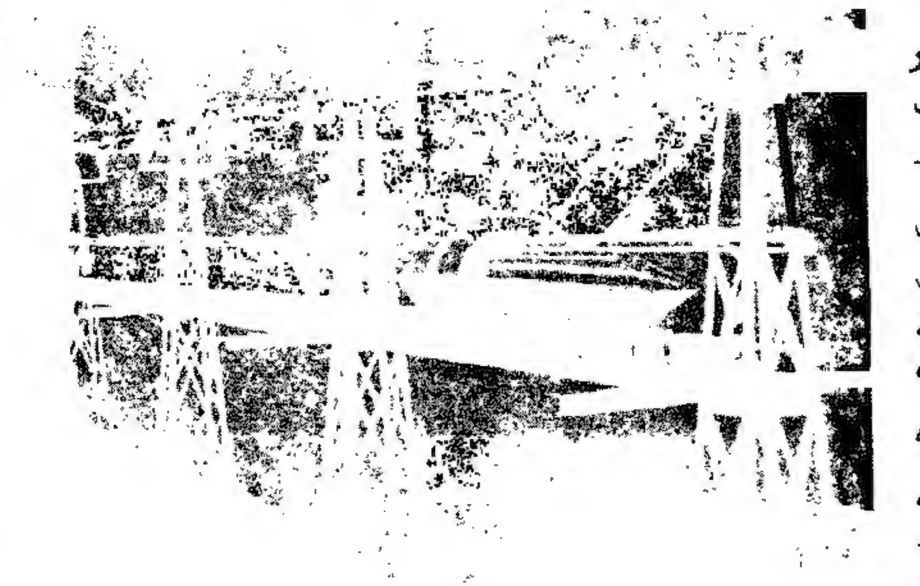

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونه پیش کیا هے ' وہ صرف نامه بري کے لیے موزوں هے - چنانچه خود موجد کو بھی اس کا اعتراف هے - وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لیے پیش کرتا هے ' البته اسکا دعوی هے که یه نظام اصلاً مسافروں کے لیے جانے سے بھی عاجز نہیں هے -

اسمیں تسیقدر اضافه و ترمیم کي ضرورت هوگي - اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا هو ' ان میں ایک پٹري کے بدلے دو پٹریاں اور سوالے نائد کے بدلے آلۂ محرک Motor اور هوائي دافع Aerial propellor لگانا چاهیے -

(پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گھنٹوں میں)

هوائي ریل کے ذریعه پیرس سے پیٹرز برگ میں (جن کا باهمي فاصله ۳۰۰۰ میل هے) صرف - ۱۰ گھنٹے کے اندر جاسکتے هیں - اسي طرح هوائي ریل لنڈن سے برلن تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائیگي - پلائي موتھه سے ایک خط کا جواب تین گھنٹه کے اندر آسکیگا !

(هوائي ریل کا مستقبل)

اس کا موجد اس بات کا مدعي هے که اگر پروپیلر مضبوط هو اور برقي طاقت کافي پیمانه پر طیار هوسکے ' تو هوائی ریل کے ذریعه في گھنٹه ۶۰۰ میل تک جا سکتے هیں ' یعني اسکی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل هوگی - اس کا خرچ بھي بہت کم هوگا - یعني ۳۰۰ میل تک آدھ سیر وزن لے جانے میں صرف ۲ پیسه خرچ هوتا هے -

(تین تصویریں)

اس مضمون کے ساتھه تین تصویریں دي گئي هیں :

(۱) پہلي تصویر میں اس ریل کے داخلي آلات دکھلائے گئے هیں - ماسٹر کیتھه الدرٹن نامی ایک بچه بٹھا دیا گیا هے - کیونکه ابھي ریل اسقدر چھوٹی هے که بڑے آدمي کي اسمیں گنجایش نهیں -

(۲) دوسري تصویر " گریفک " لنڈن کے نامه نگار نے بنائي هے ' اس سے ریل کي بیروني شکل کا جو مثل سگار کے گاؤ دم هے ' اندازہ کیا جا سکتا هے - اگر ریل لنڈن میں جاري هوئي تو اسکي صورت ایسي هوگي -

(۳) تیسري پیرس کے رساله " الستریشن " سے نقل کي گئي هے جو اس ریل کے نمونے کي آصلي تصویر هے ' اور خود موجد نے شائع کي هے -

(مسئله قیام الهلال)

آج الهلال مورخه ۱۳ و ۲۰ ماہ مئي سنه ۱۹۱۴ ع کا ڈبل پرچه ملا - پہلے هی صفحه پر شذرات کے ضمن میں جو نوٹ مسئله قیام الهلال کي نسبت تھا ' اسے پڑھکر از حد بیقرار هوں ' مگر کیا کروں مجبور هوں - آپ کسي کو اس کار خیر میں حصه لینے کا موقعه دیتے هي نهیں -

آپنے جو دو هزار نئے خریداروں کے واسطے لکھا هے تو اول تو یه تعداد اگر برابر کوشش کیجاوے جب بھی کہیں عرصه میں جاکر پوري هوگي ' کیونکه حق و صداقت کے جویاں صادق اور سچے دل والے لوگ بہت کم هونگے - اور اگر خریدار هو بھي جائیں ' تو یه معلوم نهیں که وہ دائمي خریدار هیں یا عارضي ؟

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں آنهي کو بذریعه الهلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑھي یا دوگنی کردینے کي خبر دیدیني چاهیے - میں آمید رکھتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهـــلال کے موجود هیں وہ انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتھه اضافۂ قیمت کو منظور کرکے قیمت ادا کردینگے -

میري عرض کرنے کي کچھه ضرورت نه تھی ' جن جن اشخاص نے الهـــلال دیکھا هوگا وہ جانتے هونگے ' اور آپ بھي اچھي طرح واقف هیں - بے شک دعوة دیني اپني پہلی منزل سے گذر چکي هے - لیکن اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن هے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهلال کو قائم و برقرار رکھے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم ' ٹھیکه دار

از کلو - ایس - ایس - برما

* * *

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ . ۱۸)
" في ذلك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال
في
مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانه تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و دینیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے ۔ اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں ۔ اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے ۔ اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں ۔ اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے ۔

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی دوسری مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا ۔

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو بھی تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا ۔ یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الایمان مسلم ' اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں ۔ بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور قصبے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور موہبت و رحمت خاص ہے ۔

(۶) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نادرہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و افضل مجموعہ اور کوئی نہیں ۔ وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں ۔ وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے ۔

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے ۔ فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے ۔ ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں یگانہ و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رهگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی دوسری کتاب میں ہوں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے ۔

(۹) با این همہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے ۔

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا
دی جاے ۔ اگر ایسا ہوا تو پھر
مکمل جلدوں کی قیمت بھی
زیادہ ہو جائیگی .

تاریخ حیاتِ اسلامیہ

مسئلـــہ قیـــام الهـــلال

اردو پریس اور کم-ازکم اسلامی پریس میں صرف الهلال هي کو یہ خاص شرف حاصل تھا کہ اسکے مالک و اڈیٹر نے خدا کا نام لیکر بغیر اپیلیں شایع کرنے اور بغیر طویل و عریض اشتہاري مضامین چھپوانے کے چپ چاپ اور تک بیک ایک نہایت سخت کڑے وقت میں :

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

الهلال جاري کر دیا اور اس مسحورانہ قوت کے ساتھ جاري کر دیا کہ هندوستان کي اخباري دنیا میں اسکي نظیر ملنی مشکل هے - مگر هماري بد بختي هے کہ تھوڑے عرصہ سے الهلال میں بھي اس قسم کے مضامین نکلنا شروع هو گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے کہ اسکي مالي حالت قابل اطمینان نہیں - حقیقت یہ هے کہ الهلال کے مضامین " صدا بصحرا " کے ناظرین الهلال کے دل هلا دیے هیں ' اور اس سلسلہ میں اڈیٹر صاحب کے آخري نوٹ نے جو الهلال کي ۱۳ اور ۲۰ - مئي کي یکجائي اشاعتوں میں شایع هوا هے ' دلوں پر اور بھي بجلي گرا دي هے - معلوم نہیں مولانا ناظرین الهلال کي اس محبت و الفت کا امتحان کرنا چاهتے هیں جو ان کو اپنے پیارے الهلال سے هے ' یا کوئي اور ایسی بات پیدا هو گئي هے کہ اب الهلال کي خدمت سے کنارہ کشي اختیار کرنا چاهتے هیں - بہر حال کچھ بھي هو مولانا کے اس خیال اور عذر سے تو کم از کم مجھے اتفاق نہیں کہ " پہلی منزل اب طے کر چکے هیں ' احیاے ملت اور دعوت دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپنی ابتدائی منزلوں سے گزر چکا هے .. .. اور الهلال کي دعوت نے اپنا پہلا کام پورا کر دیا هے "

میں نہیں جانتا الهلال سا اخبار هو ' اور پھر اسکي کمي اشاعت کي شکایت اور رونا هو ؟ اگر ایسا هے تو پھر صاف ظاهر هے کہ الهلال کا یہ دعوا (کہ اس نے پہلي منزل اپنے کام کي ختم کر لي هے اور اب اسے دوسرے زیادہ ضروري کاموں کي طرف جانا هے) بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد هے - اگر قوم میں ابھي تک الهلال جیسے اخبار کو زندہ رکھنے کي ضرورت کا احساس پیدا نہیں هوا ' تو میں کہونگا کہ الهلال نے ابھي پہلي منزل کیا معنی پہلي منزل کا پہلا میل بھي طے نہیں کیا - " صدا بصحرا " جیسے زبردست مضامین شایع هوں ' اور پھر دو هزار جدید خریدار مہیا نہ هوں ؟

مسلمانوں کي سیاسي ' ادبي ' اور مذهبي زندگي میں انقلاب پیدا کرنے والے الهلال کي زندگي کا فیصلہ آیندہ جولائي اور اخیر جون میں کیا جایگا - دیکھیے اس دن هماري قسمت کا کیا فیصلہ هوتا هے ؟ لیکن میں قوم سے بالعموم اور ناظرین الهلال سے بالخصوص اپیل کرتا هوں کہ اس فیصلہ کي اهمیت کا وہ خدا را بر وقت اندازہ لگا لیں - اگرچہ اڈیٹر صاحب نے اسقدر وعدہ فرمایا هے کہ وہ ایک بار اور عام مشورہ کر کے اپني راہ اختیار کرینگے - لیکن اس سے بڑھکر شرمناک بات اور کیا هو سکتي هے کہ آیندہ جولائي تک مطلوبہ تعداد جدید خریداران کي پوري نہ هو ؟ اس مشورہ کي ضرورت هي پیش نہیں آئیگي اگر موجودہ ناظرین الهلال تھوڑي سی کوشش اور توجہ سے بھي کام لیں گے - خاکسار اس سلسلے میں چار خریدار الهلال کي نذر کرتا هے ' اور اڈیٹر صاحب سے میري درخواست هے کہ آیندہ جولائي سے وہ میرے نام ایک پرچے کي جگہ جو اسوقت جاري هے ' ٥ پرچے الهلال کے بھیجا کریں - امید هے کہ دیگر اصحاب بھي اس طرف فوراً توجہ فرمائینگے ' اور مسئلۂ قیام الهلال جو اسوقت بے انتہا تشویش اور پریشاني کا موجب هو رها هے خود بخود حل هو جائیگا - ورنہ خدا نخواستہ اگر الهلال بند هو گیا تو اس سے جو نقصان عظیم قوم کو برداشت کرنا پڑیگا ' اسکي تلافي کسي طرح ممکن نہ هوگی -

الهلال اگر بوجہ کمي اشاعت اور زیادتي اخراجات کے مزید مالي قربانیوں کا متحمل نہیں رها هے تو قوم کا فرض هے کہ وہ اس بارہ میں الهلال کو هر طرح امداد دے اور هر ممکن کوشش الهلال کو زندہ رکھنے کي جاے -

مقبـــول از کشمیر

رُخِ گلگوں کو بچایئے!

قدرتی حسن کیا ہے؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایۂ شکر گزاری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب ہوا ملے نہو - تو نہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پومیڈ اسپرٹ میں حل کئے ہوئے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لئے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونۂ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کر دیتا ہے - اور مروجہ پومیڈ کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵ر)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانۂ زادِ چمن!

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھونکا - موج بوئے گل سے ہم آغوش ہو کر ایک عالم کو مست الست کر دیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی توبخ حرکت مشام و دماغ کو مسحور کر کے انسان کو از خود رفتہ کر دیتی ہے - اور اسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہو گیا ہے

اگر سنگ مرمر کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمند تا ثریا دلربا بنا دیتی ہے *

ایک اونس کے خوبصورت بکس میں چھ مہینوں کو کافی ہے قیمت عہ

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے!

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی ہر مجلس کے لئے کشت زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تین مختلف خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے بامذاق اور نازک دماغ اصحاب حکماء - اطباء - ایڈیٹرز - مشاہیر و اکابر انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں *

تاج قطرۂ تسنیم فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج روح شمیم فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج موج نسیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲ر

علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ٦ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو، کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر [illegible]
ایم - ایس - عبد الغنی کمپنی ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[6]

S. C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ... خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۰ نارکل باگان لین کلکتہ

ARIKELBAGAN LANE

CALCUTTA.

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے' اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہوچکی ہے - دہلی' لکھنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف باتا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سویم روزہ' زکوۃ' قربانی' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار-

حصہ ہشتم ایک بی بیوں کی حکایتیں و سیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا' اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پبلک کی دلچسپی و فائدہ رسانی

کا سامان بہم پہنچانا اور خالص ہمدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار " ہمدرد " کا اس کے یوم اجراء سے مقصد رہا ہے' اور اس مقصد کو زیادہ وسعت و سہولت کے ساتھہ انجام دینے اور ہر حیثیت و درجہ کے آدمیوں تک پہنچنے کی خاطر ہمدرد نے بجائے عربی ٹائپ کے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ سے مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا ہے' جسمیں وہ بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتھو گراف مشینوں پر اعلی درجہ کے اہتمام سے چھاپا جاتا - اس تبدیلی رسم الخط کے باعث مضمون میں کمی کی گنجایش پیدا ہوگئی ہے' اور ہندوستان و ممالک غیر کی ضروری تاربرقیاں - سبق آموز رائیں اور دلچسپ و مفید علم مضامین زیادہ مقدار میں جلد سے جلد شائع کرنیکا موقعہ بہم پہنچا ہے - اس کے ساتھہ ہی قیمت بھی پہلے کی نسبت بقدر نصف گھٹا دی گئی ہے' اور اب زیادہ استطاعت نہ رکھنے والے اصحاب بھی مقامی ایجنسیوں سے روزانہ " ہمدرد " ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں' اور ۱۲ روپیہ سالانہ - ۹ روپیہ ۸ آنہ ششماہی اور ۳ روپیہ ۹ آنہ سہ ماہی - چندہ معہ محصول ڈاک پر براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں - آپ اپنے ہاں کی ایجنسی سے ایک پرچہ خرید کر' یا دفتر سے نمونہ منگاکر دیکھیں -

المشتہر

منیجر اخبار " ہمدرد " کوچۂ چیلاں دہلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين القرآن الحكيم

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۳ کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری جلد ۵
Calcutta : Wednesday July, 15. 1914.

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

مشہور ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نوٹ: صرف ایک کارڈ آنے پر دواؤں کی بڑی فہرست مع جنتری مفت ارسال خدمت کی جاتی ہے

حافظ محمد عبد المجید مہتمم ہمدرد دواخانہ یونانی حوض قاضی دہلی

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے هیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوں کے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیۂ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوتیں زائل ہو گئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ
منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانہ دہلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہو چکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئي ہیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

هندوستاني دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ دہلي

الہلال کي ششماہي مجلدات
قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماہي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رہگئي ہیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربي ترکي اور اردو - تین زبانوں میں استانبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ هندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلي طاش
نمرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳٦۱])

میں ہمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم لارنس میو کے یہاں سے عینک بنواتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ ریپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انہوں نے دي ہیں' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي ہے' مزید برآں مقابلۃ قیمت میں بھي ارزاں ہیں' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار [illegible] تجویز سے اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ٦ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ روپیہ محصول وغیرہ ٦ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ ریپن اسٹریٹ
ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

— Telephone N° 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ Rs. 4-12

الهلال

احمد المکرم ابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ھجري — جلد ۵
Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

الاسبوع

البانیا کي حالت روز بروز ابتر هوتي جاتی هے اور ایسا هونا طبیعي هے - کیونکه یورپ جس قسم کي حکومت پر البانیوں کو مجبور کررها هے وہ انکے ملکی اور ملي مصالح اور حیات و جذبات کے لیے قاتل هے -

دو روز کے تار سے معلوم هوتا هے که اس بد بخت شهر پر ایک رات بهي امن و سکون کي نہیں گذرتي - گویا اس کے لیے غروب آفتاب جنگ کا اعلان هے' اور جب رات زیاده آجاتي هے تو آتشیں اسلحے اپنے تماشے دکھانے لگتے هیں !

یورپ کے پاس سب سے زیاده کامیاب هتیار جهوٹ هے' اور اسلام کے مقابله میں جب کبهي اسے میدان جنگ میں شکست هوتي هے تو وہ اس شکست کا انتقام ٹیلی گراموں' سفارت خانوں' اور اخبارات کے دفتروں میں لے لیتا هے !

الباني مسلمان جو تعداد میں ۹۵ فیصدي هیں' چاهتے هیں که انکا بادشاہ مسلمان هو - یه مطالبه جزیرہ نماے بلقان کي دوسري قوموں کي طرف سے تو ایک جائز مطالبه تها ' چنانچه اسي بناء پر انگلستان نے یونان اور روس نے بلغاریا کو ٹرکي کی غلامي کے بارے سبکدوش کردیا ' مگر اب جبکه یہي مطالبه مسلمان البانیوں کي طرف سے کہا گیا هے تو یه بغاوت اور سرکشي هے جسکے لیے دهمکي دي گئي هے که اس کا نتیجه سلب خود مختاري اور بین القومي احتلال هوگا ! ویل للمطففین !

لیکن شاید ضمیر کي ملامت (اگر ضمیر یورپ میں اسلامي معاملات کے لیے زنده سمجھا جاسکتا هو) اور اس دهمکي کي نامعقولیت نے اس پر قائم رهنے نه دیا - اسلیے اب ایک نو تصنیف نغمه خبروں کے آس کراموفون میں بهرا گیا هے جسکي کنجي انگلستان کے هاتهه میں هے -

ریوٹر اطلاع دیتا هے که " دو روز میں ایک اجتماع هوا جسمیں تمام اطراف و اکناف البانیا کے ۳۰ قائمقام موجود تهے - موجوده حالت پر ایک سرگرم مباحثه کیا گیا - گو اس کارروائی کا کوئي نتیجه ابهي تک نہیں نکلا هے' تاهم یه امر خاص طور پر قابل لحاظ هے که شهزاده ویڈ کي حکومت کے بقاء و استحکام کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں میں پورا اتفاق تها " سبحانك هذا بهتان عظیم !

شهزاده ویڈ کو رومانیا سے کیا کیا امیدیں نه تهیں ؟ مگر شاید وہ وقت قریب آگیا هے جبکه امیدوں کا پرده قریب چاک هوجایگا - دو روز کي تازه ترین خبروں سے معلوم هوتا هے که البانیا کے امن و نظام کے لیے رومانیا سے فوجي اعانت ملنے کی کچهه امید نہیں - اسلیے بعض مشیروں کا یه راے دیرہے هیں که بین الملي فوج کے لیے کوشش کرني چاهیے -

---

حال میں سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک موتمر اسلامي منعقد هوئي تهي' جسمیں یوروپین اور ایشیائي روس کے ۴۰ سے زائد مبعوث (وکلا) شریک هوے - اس موتمر کا اصل مقصد یه تها که وہ تمام کوششیں جو اسوقت منتشر و متفرق طور پر مسلمانان روس کي دیني وغیر دیني مصالح کي حفاظت میں مصروف کار هیں' ان سب میں ایک مرکزیت اور تنظیم پیدا کردي جاے -

مسئله تعلیم کے متعلق اس موتمر نے یه راے قائم کي که جب تک عورتوں میں تعلیم کي اشاعت نه هوگي اسوقت تک نئي اسلامي نسل کوئي صحیح و مطلوب ترقي نہیں کرسکتي -

---

بالاخر السٹر نے اپنے صوبے کي علحده گورنمنٹ کا اعلان کرکے السٹر پارلیمنٹ قائم کرهي لي - اس گورنمنٹ نے اپنا مطمح نظر یه قرار دیا هے که ملک میں قانون ' امن ' اور انتظام کي حفاظت کي جاے' ساتهه هي آئرش پارلیمنٹ میں السٹر کے بجبر شامل کرنے کے خلاف جنگ کي جاے ' مگر اسطرح که شاہ برطانیه کے ساتهه کوئي اعلان بغاوت نهو -

جب سے یه خبر شایع هوئي هے' اسوقت سے انگلستان میں ایک هنگامۂ قلم و زبان برپا هے - مختلف جماعتوں کے اخبارات میں اسکے متعلق: اهمیت و حقارت ' اعتراض و جواب ' الزام و حمایت ' اور تحسین و تقبیح سے لبریز مضامین شائع هو رهے هیں -

---

سر ایڈورڈ کارسن نے فدا کاران السٹر کي فوجي قواعد دیکهتے هوے ایک پر جوش تقریر کي اور کہا :

" بظاهر صلح کي کوئي امید معلوم نہیں هوتي ' لیکن بهرحال اگر عزت کي صلح ناممکن هوئي تو پهر عزت کي جنگ کی جاےگي "

بیلي میدا میں مسٹر والٹر لوانگ نے لوگوں سے کہا :

" حکومت اب تمهاري حکومت نہیں رهي - اسکے خلاف اپنے لیڈر سر ایڈورڈ کارسن کي پیروي کرلو "

جهاز کوماگاٹا کے متعلق آخري فیصله هوگیا - اسے واپس آنا پڑیگا - عدالت اٹاوا کے نزدیک هندوستانیوں کے اخراج کے متعلق حکومت کے قواعد بالکل جائز اور عین عدل و انصاف هیں !

کوماگاٹا کے مظلوم مسافروں نے درخواست کي که انهیں واپسي کیلیے مدد دي جاے - اسکے جواب میں گورنمنٹ نے لکها که مدد نہیں دي جاسکتي ' تاکه تمهاري حیراني اوروں کے لیے وسیلۂ عبرت هو !

سچ یه هے که جو ملک عزت سے محروم هوگیا هو اسکا وجود صرف عبرت هي کیلیے کار آمد هو سکتا هے -

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سعدی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] نوشہ معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الدین ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - آنہ - (۴۰) رفقائے پنجاب کے اولیائے کرام کے حالات ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ - رعایتی ۲ - آنہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - آنہ - رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لاجواب کتاب ۹ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] البحریان اس نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایکروپیہ [۱۵] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جست بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجینیر نے موقعہ کی پیمائش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول دوسرا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

ہز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواہر نور العین بیس روپیہ ماشہ والا خالص ممیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمہ جات تو اسکے سامنے کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - اس کی ایک ہی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دوگنی ' دھند اور شبکوری دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پھولہ ' ناخونہ ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کی عادت اور ہر قسم کا اندھا پن بشرطیکہ آنکھہ پھوٹی نہ ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - اور آنکھہ بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی ' قیمت فی ماشہ درجہ خاص ۱۰ روپیہ - درجہ اعلی ۴ روپیہ - درجہ اول ۲ روپیہ -

حبوب شباب آور دنیا بھر کی طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوی اعصاب ہیں - نا طاقتی اور بوڑھوں اور جوانوں کی ہر قسم کی کمزوری بہت جلد رفع کرکے اعلی درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹے کے زخم کا درد چند لمحہ میں دور ' اور بد ہضمی ' قئے ' اسہال ' منہہ اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی اور امراض ' مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی اچھلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کی درد ' گنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کی چھایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

تریاق سگ دیوانہ اس کے استعمال سے دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راستہ مچھر کے برابر دیوانہ کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیہ نمونہ ۳ روپیہ -

طلائے مہاسہ چہرہ کے کیلوں کی ورم ' درد اور سرخی رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - حبوب مہاسہ ان کے استعمال سے چہرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ -

اکسیر ہیضہ ہیضہ ایک ایسی ادنے مرض نہیں ہے کہ ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتھہ انکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نہیں ہوا کرتی - اسکے ۳ درجہ ہوتے ہیں - ہر درجہ کی علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ہیضہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نہ ہوں وہ خواہ کیسا ہی قابل اور مسلمہ ڈاکٹر کیوں نہ ہو اس مرض کا علاج درستی سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوں میں ہر سہ قسم کی اکسیر ہیضہ تیار رکھنی چاہئے - قیمت ہر سہ شیشی ۳ روپیہ -

پتہ : — منیجر شفاخانہ نسیم صحت
دہلی دروازہ لاہور

در جنوں بیکار نتواں زیستن
آتشم تیزست ر داماں می زنم!

یه بالکل سچ ھے اور یہي میرے دل کا اصلي زخم ھے - لیکن افسوس که وہ یه کہتے ھوے اپني اور اپنے گردو پیش کي حالت بھول گئے - میں صرف اس حالت پر توجه دلا دینا انکے جواب کیلیے کافي سمجھتا ھوں -

اس قسم کے تمام کاموں کیلیے اولین شے تقسیم عمل ھے - یعنے متعدد اشخاص اور جماعتوں کا موجود رھنا جن میں سے ھر شخص یا جماعت کام کے ایک ایک حصے کو اپنے ذمے لیلیے ' اور ان سب کي مجموعي مساعي ر اعمال سے تکمیل مقصد ظہور میں آے -

پس صورت یه ھوني چاھیے که ایک جماعت تو ھمیشه صرف تحریک و دعوت اور تنبه و ایقاظ کے کاموں میں مشغول رھے ' تاکه بیداري قائم اور غفلت کا استیلاء مقہور و مخذول رھے - دوسري جماعت اس تحریک کے نتائج سے کام لے ' اور جو استعداد پیدا ھوتي جاے اسے ضائع نہونے دے -

ھماري اصلي بدبختي یہي ھے که اس قسم کے کام کرنے والے نا پید ھیں اور کوئي حقیقي تقسیم عمل ھو نہیں سکتي - میں دو سال تک اسي چیز کي تلاش میں رھا که کسي طرح دونوں کاموں کو ایک ھي وقت میں انجام دیا جاسکے مگر اپني مجبوري سے کامیاب نہوا -

* * *

اب میرے سامنے صرف دو ھي راھیں ھیں - پہلي راہ یه ھے که محض تحریک و قیام دعوۃ ھي کے کام میں مشغول رھوں ' اور اسکے علاوہ جو دیني' علمي ' ادبي ' سیاسي' اور عام اصلاح و ترقي کی شاخوں میں الهلال کام کر رھا ھے یا کر سکتا ھے ' اس پر قناعت کرلوں - یه میدان بھي کام کرنے والے کیلیے کچھه کم قدر و قیمت نہیں رکھتا اور بجاے خود ایک بڑي سے بڑي خدمت ھے - مگر کیا کروں' دل ھمت طلب صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا - میں دیکھه رھا ھوں که وقت کم اور فرصت مفقود ھے - آمادگیاں ضائع جا رھي ھیں ' اور استعداد بغیر جمعیت افکار و عمل کے بھٹک رھی ھے - بیج ڈالا جاچکا ھے مگر کوئي نہیں جو آبپاشي کا سامان کرے - کس دل سے گوارا کروں که ایسا دیکھوں اور آنکھیں بند کرلوں ' اور اپنے تمام بہترین عزائم کو سپرد خاک کردوں ؟

پھر یه بھي ھے که ھماري حالت اوروں کي سي نہیں ھے - اب وقت اسکا نہیں رھا که آھسته آھسته ایک ایک منزل کو طے کیا جاے - اب تو معرکۂ جنگ درپیش ھے - ھر سپاھي جو کچھه کرسکتا ھے کرے' اور صرف اپنے ایک ھي فرض پر قناعت نه کرلے -

پس خواہ کچھه ھي کیوں نہو ' میں نے تو روز اول جو فیصله کرلیا ھے اور جسکے اندر اس قادر قیوم نے میرے دل کا اصلي سکھه اور میري روح کي حقیقي لذت رکھدي ھے' اُسے ترک نہیں کرسکتا - ممکن ھے که میں اپني قوت اور اپنے بس سے تن تنہا زیادہ کام کرنے کی طلب میں پوري طرح کامیاب نہوں ' لیکن وہ ناکامي جو تلاش کے بعد ھو' اس سے بہتر ھے که ناکامي کے خوف سے تلاش ھي نه کي جاے - کامیابي محض اشخاص و تعینات سے وابسته نہیں ھے - وہ که حقیقي یقین کي آواز صرف اسي کے منهه سے نکلتي ھے ' کہه رھا ھے که صادق نیتوں کے لیے نا کامي نہیں ھوسکتي - مجھے کامیابي نہو' مگر یه تو طے شدہ ھے که میرے مقصد کو طلب و جستجو کي ھر منزل میں فتح مندي اور کامیابي ھي ھوگی : ربنـــا علیك توكلنـا والیك انبنا والیك المصیر!

ربنا لا تجعلنا فتنة للذین كفروا ' و اغفرلنا ربنا ' انـك انت العزیز الحکیم !!(۶۰ : ۵) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الكفرین ! (۲ : ۱۸۲)

* * *

رھي دوسري صورت یعنے اپنے ارادوں اور طلب و اضطراب کے مطابق "دوسري منزل" کے جن کاموں کو شروع کرچکا ھوں' انھیں تکمیل تک پہنچانے میں لگ جاؤں اور اسکے سوا چارہ بھي نہیں' تو حقیقت یه ھے که متضاد سمتوں کي کشمکش و کشاکش سے میں عاجز آگیا ھوں - ایک ھي وقت میں تن تنہا اعلان و دعوت کے کاموں اور خدمات علمیه و ادبیه کو بھي قائم رکھنا ' نیز دوسري منزل کے کاموں کو بھي کرنا بہت دشوار ھے - جو کام اب درپیش ھیں انکے لیے پورے وقت کے صرف کردینے کي ضرورت ھے ' اور اکثر اوقات کلکته سے باھر رھنے کي اور ایسے کاموں سے گھر جانے کی جن میں شغل تحریر و کتابت و ترتیب و تدوین رسائل کي مہلت نہیں ملسکتي -

میں دو سال تک اس فکر میں رھا که اقلاً اتنا ھي انتظام ھو جاے که الهلال جاري رھے ' اور اگر پورا وقت نہیں نکال سکتا تو اور کاموں کیلیے نصف وقت تو نکال سکوں - لیکن تجربے سے ثابت ھوا که ایسا ھونا بحالت موجودہ آسان نہیں - پس اگر ان کاموں میں مصروف ھوتا ھوں تو الهلال کا مسئله سامنے آ جاتا ھے ' اور حیران رہجاتا ھوں که کیا کروں ؟

* * *

الهلال کي ترتیب اور دائمي مشغولیت کیلیے جس طرح ایک پوري جانکاہ اور دماغ باش زندگي چاھیے ' اسکا اندازہ میرے دوستوں کو نہیں ھے :

بخرام سوے کلبۂ احزان من شبے
تا بنگري که عشق تو با ما چه میکند ؟

ایک پرچه الهلال کا اٹھا کر دیکھیے اور اسکے تمام ابواب پر نظر ڈالیے - اگر اسقدر مواد محض نقل ھی کیا جاے - جب بھي اسکے لیے ایک دو آدمي کافی نہیں ھوسکتے - چه جائیکه دماغ کا به یک وقت ان سب کو مدون کرنا اور تمام شرائط و خصائص کے تحفظ کے ساتھه لکھنا - پھر انکی ترتیب و نگراني اور نظر عمومی و نظم مجموعي -

بلا شبه مجھے بعض حضرات سے مدد بھي ملتي ھے جسکے لیے میں انکا ممنون ھوں ' لیکن وہ مدد ایسي نہیں ھے جو الهلال کو به حیثیت الهلال میري عدم موجودگي میں قائم رکھے -

* * *

یه کشمکش ھے جسمیں گرفتار ھوں ' اور اسي کے طرف میں نے اشارہ کیا تھا - افسوس ھے که بعض حضرات نے اسپر غور نہیں فرمایا اور متعجب ھوکر پوچھنے لگے که الهـــلال کو بند کر دینے کا خیال کیوں پیدا ھوا ھے' اور " پہلي منزل " سے مقصود کیا ھے ؟ حالانکه مقصود تو صاف تھا اور حالات بالکل غیر پیچیدہ -

* * *

یه دوسري منزل " جماعۃ حزب الله " کي تکمیل ھے -

" حزب الله " کے اعلان کو ایک سال ھو گیا - اس عرصے میں جو ابتدائي مراحل اسکے متعلق ضروري تھے ' رفته رفته طے ھوتے رھے ' اور متعدد اھم الامور مراتب کي انجام دھي کي حق سبحانه نے توفیق دي - ایک بڑا کام کلکته میں کسی مرکزي درسگاہ اور " دار الجماعه " کي تعمیر و تاسیس تھي' سو الحمد لله که اسکے متعلق بھي تمام انتظامات تکمیل کو پہنچگئے ھیں اور انشاء الله پہلي رمضان المبارک کو اسکا بنیادي پتھر نصب کردیا جائیگا : الذي انزل فیه القرآن -

اب اسکے بعد جو کام ھیں ' انکے لیے ضرورت ھے که کچھه عرصے تک کیلیے اپنا پورا وقت صرف کروں' اور یکسوئی کے ساتھه اسکي تکمیل کیلیے وقف ھو جاؤں-

یہي " دوسري منزل " ھے جسمیں اب کسي طرح توقف نه ھونا

شذرات

مسئلــه قیـام الهــلال

" پهلی منزل "

مسئلۂ قیام الهلال کو پیش کرتے هوے اس عاجز نے لکھا تھا کہ " دعوت الهلال اپني پهلي منزل سے گذر چکي هے" بعض احباب کرام کو اسکے سمجھنے میں غلطي هوي - حالانکہ " صدا به صحرا " کے عنوان سے جو مضمون شائع هوا تھا ' اسمیں ایک حد تک اسکي تصریح کر دي گئي تھی -

میں تفصیل کےساتھہ نہیں لکھہ سکتا - مختصر یہ هے کہ الهلال متعدد حیثیتیں رکھتا هے - ازانجملہ ایک حیثیت دعوۃ و تحریک کي هے - تحریک کے لیے پهلی منزل یہ هے کہ دلوں کي غفلت دور کي جاے' عام احساس و بیداري پیدا هو جاے ' اور جن مقاصد کیلیے پکارا جا رها هے وہ هزاروں دلوں میں اپنا گھر بنا لیں

جب ایسا هو جاے تو دعوت اپني " پهلي منزل " سے گذر گئي - اسکے بعد اس سے سخت تر اور مہم تر منزلوں کي طرف بڑھنا چاهیے - استعداد و قبول مثل تخم ریزي کے هے - اسکے بعد آبپاشي کي فکر کیجیے - تا کہ کھیت پوري طرح نشو و نما پاے' اور فصل آے تو کاٹنے کے لیے هر شاخ اپنا ذخیرہ پیش کر سکے -

* * *

اس آبپاشي کي مختلف صورتیں هیں اور اسي کو میں " دوسري منزل" قرار دیتا هوں -

الهــلال بہ حیثیت داعي الی الحق هونے کے اسلیے آیا تھا تا کہ سنۃ مقدسۂ حریۃ اسلامیہ کا احیاء کرے' اور اسلام کي تعلیمات حقہ کو انکي اصلي وسعت اور محیط کل صورت میں پیش کردے - نیز بتلاے کہ تعلیم الهي محض چند احکام وضو و طهارت هي سے عبارت نہیں هے جیسا کہ بد بختي سے سمجھا جا رها هے' بلکہ وہ ایک نظام اجتماعي و مدنیۃ صالحہ کا نام هے' جو انسانوں کے فلاح و نجاح کے لیے سنن الهیہ کے ماتحت هر قسم کي اعلي ترین هدایات اپنے اندر رکھتي هے' اور اس نے مقام انسانیت کو اسقدر ارفع و اعلی کر دیا هے کہ دنیا کي کوئي دوسري الهامي و حکمي تعلیم اسکي نظیر پیش نہیں کر سکتي - وہ اصلاح عالم اور نظام کائنات کا ایک قانون هے جو تمام مخلوقات و موجودات پر حاوي هے' اور جب کبھي کسي گروہ یا ملک نے رفعت و عظمت حاصل کي هے تو اسي نظام کے ماتحت آکر' گو اس نے اسلام کي حقیقت نہ پهچاني هو اور طرح طرح کے مختلف ناموں سے اسے تعبیر کیا هو:

فاقم وجهك للدين حنيفا ' فطرة الله التي فطر الناس عليها - لا تبديل لخلق الله' ذلك الدين القيم' و لكن اكثر الناس لا يعلمون (۳۰:۲۹)

* * *

چنانچہ اس نے اپنی آواز بلند کی اور تمام مخالف و مفسد قوتوں کے خلاف اعلان جہاد کردیا - اس راہ میں سب سے بڑا بت وہ هیبت اور مرعوبیت تھي' جو کفر و ارباب کفر اور انکے خلفاء مضلین کي مسلمانوں کے دلوں پر چھا گئي تھي' جسکو بعض منافقین مفسدین اور ملحدین مارقین نے اپني ابلیسانہ مساعي سے اور زیادہ محکم و جا گرفتہ کردیا تھا' اور جسکي وجہ سے اس پوري نصف صدي کے اندر کسي مسلمان کي زبان اُن کلمات الهیہ کي دعوۃ و تحیلہ کیلیے نہ کھل سکي جو مذهب اسلام کي اصل اساس و بنیاد نظام هیں ' اور جن سے کتاب و سنۃ کے تمام اوراق و صحائف بھرے هوے هیں' اور سلف صالحین نے اپني بڑي بڑي [illegible] کي دعوت اور پکار میں بسر کردي هیں -

پس سب سے پہلے اس نے اسي طاغوت اعظم اور ابلیس شرک و کفر مجسم کو اپني بے پردہ دعوۃ کا نشانہ بنایا ' اور اتباع اسوۂ مقدسۂ ابراهیمي کي روح سے معمور هوکر علانیہ پکار اٹھا :

تا لله لا كيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين (۲۱ : ۵۸)

افتعبدون من دون الله ما لا ينفعكم شيئا و لا يضركم ؟ اف لكم و لما تعبدون من دون الله افلا تعقلون ؟ (۲۱ : ۶۷).

کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے (لوگوں) کي غلامي کرتے هو جو نہ تو تم کو کچھہ نفع پہنچا سکتے هیں اور نہ نقصان ؟ تف هے تم پر اور تمهارے اُن خداوندوں پر جنھیں خدا کو چھوڑ کر تم پوجنے لگے هو ! تمھیں کیا هوگیا هے کہ ایسي سچي بات بھي تمهاري عقلوں میں نہیں سماتي ؟ "

* * *

الحمد لله کہ ضلالت و افساد کے بہت سے چھوٹے بت در هم هوکر گرچکے هیں ' " طاغوت اعظم " کي هیبت و مرعوبیت کي جگھہ هزار ها قلوب مومنین مخلصین میں خداے ابراهیم و محمد (علیهما الصلواۃ و السلام) کی عظمت حقیقي اور عبودیۃ صادقہ جا گزیں هو چکي هے' اور احساس و افکار کے انقلاب عام کا ایک ایسا عدیم النظیر اور محیر العقول منظر سامنے هے جو کسي کے وهم و گمان میں بھي نہ تھا !

پس اتباع اسوۂ ابراهیمي و محمدی (علیهما الصلوۃ و السلام) و اطاعت اوامر اسلامیہ ' و جوش خدمت کلمۂ اسلام و مسلمین ' و دفع بدعات و زوائد ' اور تبلیغ دین الخالص کتاب الله و سنۃ رسولہ کي جو دعوۃ شروع کی گئي تھي ' الحمد لله کہ وہ عام طور پر " قبول " کرلي گئي هے - اسي قبولیت کو میں " پهلي منزل" سے تعبیر کرتا هوں -

اب دوسري منزلیں اسکے بعد کي هیں - ازانجملہ یہ کہ اس استعداد کو فوراً ایک ایسي منظم و نافذ صورت میں منتقل کردیا جاے کہ اعمال و افعال میں اسکا ظهور پوري قوت و تاثر کے ساتھہ نمایاں هو جاے ' اور یہ جو تبدیلي مختلف گوشوں اور افراد میں پھیلي هوئي اور متفرق هے ' اسے یکجا و مجتمع کرکے ایسی جماعتیں پیدا کی جائیں جو قولاً و عملاً دعوۃ اسلامیہ کي حامل هوں' اور سلف صالح و مسلمین اولین کے فراموش کردہ طریقوں کے مطابق چلکر ایک عام تبدیلي مسلمانوں کے دیني معتقدات و اعمال میں نافذ و ساري کر دیں -

* * *

هر کام کیلیے دعوت ضروري هے' اور اسلیے اعلان و اظهار بھي ضروري - لیکن اعلان و اظهار کا عهد ختم هو گیا - اب خاموشي و گمنامي کا دور حقیقي شروع هونا چاهیے - آگ جب تک نہیں ملی تھي' اُسکي طلب میں شور و هنگامہ تھا - پر جب ملگئي تو اب جلنے اور سوز و تپش کي لذت حاصل کرنے کے سوا اور کوئي مشغلہ نہ هونا چاهیے :

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد !

الحمد لله کہ یہ عاجز شور و هنگامہ کے عین عروج میں بھي سکوت و خاموشي کے اعمال کي لذت سے بے خبر نہ رها' البتہ ضرورت جس استغراق و استهلاک کي هے' اسکي مهلت بوجہ مشغولیت الهلال نہ ملسکي -

* * *

اکثر حضرات اس امر پر زور دیتے هیں کہ دعوۃ و تحریک کے قیام کیلیے ضروري هے کہ اُسکا سلسلہ همیشہ جاري رهے - میں تسلیم کرتا هوں کہ یہ ایک واقعي صداقت هے جسے اسکے صحیح و اصلی موقعہ پر رہ دھرا رهے هیں - اگر الفاظ بدل دیے جائیں تو انکا مقصود زیادہ واضح هو جایگا - آگ کے شعلے مطلوب هیں تو سلگا کر چھوڑ نہ دینا چاهیے - هر وقت اسے هوا پہنچانے اور پنکھا جھلتے رهنے کا بھی بندو بست کرنا ضروري هے :

الہلال

۲۰ - شعبـــان - ۱۳۳۲ ھجـــري

بسلسلـــۂ فاتحـــۂ السنـــۃ الثـــالثـــہ

اولیـــاء اللـــہ و اولیـــاء الشیطـــان

اصحـــاب النـــار و اصحـــاب الجنۃ

تفسیـــر القـــرآن کا ایـــک باب

قران حکیم کے تدبر و مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و باطل ' ایمان و کفر' نور و ظلمت ' تعلق علوي و رشتۂ سفلی' اور اعمال صالحہ و کاروبار مفسدہ و سیئہ کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باہمدگر مخالف گروہ دنیا میں ہمیشہ سے ہوتے چلے آے ہیں' اور جب کبھی حق و باطل کا معرکہ گرم ہوتا ہے تو انہیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوتي ہیں - قران حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور جابجا انکے اثار و علائم اور خواص و اعمال کی تشریح کی ہے -

مثلاً ۳۲ سے زیادہ مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ہے جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کیلیے مستعد کرلیا ہے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے اللہ اور اسکی صداقت کو چاهنے والی اور پیار کرنے والی ہے' اور اسلیے اللہ نے بھی اسے اپنا دوست اور ساتھي بنا لیا ہے -

اس جماعت کو " اولیاء اللہ " کے لقب سے پکارا گیا ہے - یعنے وہ خدا کے دوست ہیں اور اسکے چاهنے والوں کے گروہ میں داخل ہیں - چنانچہ سورہ بقر میں فرمایا :

اللہ ولی الذین امنوا یخرجهم من الظلمات الی النور (۲ : ۲۵۷)

اللہ تعالی مومنوں کا ولي (دوست) ہے - وہ انہیں تاریکي سے نکال کر روشني میں لاتا ہے -

آل عمران میں کہا :

واللہ ولی المومنین (۳ : ۶۸)

اور اللہ مومنوں کا " ولي " یعني دوست ہے -

سورۂ جاثیہ میں متقین کہا :

واللہ ولی المتقین - اللہ متقي انسانوں کا ولي ہے -

سورۂ اعراف میں صالحین کہا :

وهو یتولی الصالحین (۷ : ۱۹۵) اللہ صالح انسانوں کا دوست ہے -

اولیاء اللہ کی پہچان -

سورۂ جمعہ میں اس گروہ کیلیے ایک آزمایش بتلائي جسمیں پڑکر معلوم ہو جایگا کہ کون اولیاء اللہ میں سے ہے اور کون اولیاء الشیطان میں سے ؟

قل یا ایها الذین هادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (۶۲ : ۶)

اے پیغمبر یہودیوں سے کہدو کہ اگر تم کو اسی بات کا دعوا ہے کہ تمام بندوں میں سے صرف تم ہي اللہ کے ولي اور دوست ہو' تو اسکي آزمایش یہ ہے کہ خدا کي راہ میں موت کي آرزو کرو - اگر تم سچے ہوگے تو ضرور ایسا ہي کروگے -

اس آیۃ سے ثابت ہوا کہ اللہ کے دوستوں کی سب سے بڑي پہچان یہ ہے کہ جب انہیں جان دینے اور زندگي اور اسکي لذتوں سے دست بردار ہوجانے کي دعوت دي جاتی ہے تو وہ لبیک کہتے ہوے اسطرح دوڑتے ہیں' گویا بھوکوں کو غذا کي اور پیاسوں کو پاني کي پکار سنائي دي - پر جو جھوٹے ہیں اور اللہ کي ولایت سے محروم' وہ انکار کر دیتے ہیں اور یہ انکے جھوٹے ہونے کی مہر ہے جو خود انہوں نے اپنے اوپر لگا دي :

ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیهم واللہ علیم بالظالمین !

اور یہ اللہ اور اسکي صداقت کي دوستي کا جھوٹا دم بھرنے والے کبھی بھي موت کی تمنا کرنے والے نہیں - کیونکہ انہوں نے ایسے کام کیے ہیں جو انہیں موت کے تصور سے ڈراتے ہیں اور زندگي کي مہلت کو غنیمت سمجھے ہوے ہیں -

موت کي تمنا سے مقصود ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئي آدمي موت کو پکارے اور اسکے لیے التجا کرے - اللہ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ سچے اور جھوٹے کي پہچان کیلیے ایک کسوٹي دیدے - پس فرمایا کہ اگر خدا کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو - یعنے اسکے لیے اور اسکے کلمۂ حق کیلیے ایسے کاموں میں پڑو جن میں جان دینے' اپنا خون بہانے' اپنے جسم کو طرح طرح کي مہلک مشقتوں میں ڈالنے' اور زندگي کے عیش و نشاط سے محروم ہونے کی ضرورت ہے - اسکے بعد پھر خود ھی فیصلہ کیا کہ یہ کام اولیاء اللہ کا ہے - اولیاء الشیطان کبھي بھي ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ یہ موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے ہیں' اور زندگي کے عشق میں پاگل ہو گئے ہیں :

قل ان الموت الذي تفرون منہ' فانہ ملاقیکم' ثم تردون الی عالم الغیب والشهادۃ' فینبئکم بما کنتم تعملـــون ! (۶۲ : ۸)

انسے کہدو کہ اے نفس پرستو ! جس موت سے کہ تم اسقدر بھاگتے ہو' وہ کبھی تمھیں چھوڑ نہ دیگي - ایک دن ضرور ہي آئیگي - پھر تم اسی خدا کی طرف لوٹاے جاؤگے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کچھہ جانتا ہے -

لاخوف علیهم ولا هم یحزنون

سورۂ یونس میں انکي ایک بہت بڑي علامت یہ بتلائي کہ انکے لیے خوف اور غم نہ تو دنیا میں ہوتا ہے اور نہ آخرۃ میں :

الا ' ان " اولیاء اللہ " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون - الذین آمنوا و کانوا یتقون - لهم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ' لا تبدیل لکلمات اللہ' ذالك هو الفوز العظیـم ! (۱۰ : ۶۲)

یاد رکھو کہ " اولیاء اللہ " پر نہ تو کسي طرح کا ڈر اور خوف طاري ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے - یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ پر سچي روحوں کی طرح ایمان لاے اور اپنے اعمال میں اسکا خوف پیدا کیا - پس انکے لیے دنیا کی زندگی میں بھي خوشخبري ہے اور آخرۃ میں بھي - یہ اللہ کا قانون ہے' اور اللہ کے کلمات میں ذرا بھي تبدیلي نہیں ہوتي - انسان کیلیے یہي سب سے بڑی کامیابی ہے !

دارالسلام

سورۂ انعام میں اُن ارباب حق کا ذکر کیا جنکے دلوں کو خدا نے اسلام کیلیے کھولدیا ہے : فمن یرد اللہ ان یهدیہ' یشرح صدرہ للاسلام - اور جو اُن لوگوں کے مقابلے میں ہیں جنکے دل نشار کفر و ضلالت سے

چاہیے - نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر یہ تمام کام انجام پالینگے ؟ بجز اسکے کہ اللہ تعالی کوئي ایسا سامان مہیا کردے جس سے ایک طرف الہلال کي صداے دعوت و خدمات علمیہ و ادبیہ کا سلسلہ بھي قائم رہے - دوسري طرف اسکا وجود " دوسري منزل " کي تکمیل و اعمال میں بھي مانع نہو !

ربنا اتنا من لدنك رحمة و هئي لنا من امرنا رشدا !
(۱۸ : ۱۰) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا ' و هب لنا من لدنك رحمه ' انك انت الوهاب ! ربنا انك جامع الناس لیوم لا ریب فیه ' ان اللہ لا یخلف المیعاد (۳ : ۸) ربنا انك اتیت فرعون و ملاه زینة و اموالا في الحیاة الدنیا - ربنا لیضلوا عن سبیلك ' ربنا اطمس علی اموالهم ' و اشدد علی قلوبهم ' فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم ! (۱۰ : ۸۸)

مشہد اکبر

مواعید باطلہ کا خاتمہ

مسجد کانپور کی تعمیر جدید کا نقشہ پیش کردیا گیا

متولیان مسجد جواب دہی

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین' ایبتغون عند هم العزه ؟ فان العزة للہ جمیعا - (۴ : ۱۳۶)

هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے فیصلے کے بعد مسجد مچھلي بازار کانپور کي از سر نو تعمیر کا مسئلہ چھیڑ دیا گیا تھا - هز آنر سر جمیس مسٹن نے کانپور میں متولیان مسجد سے ملاقات کرکے بعض رقوم کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ تیس چالیس هزار روپیہ صرف کرکے از سر نو مسجد کي تعمیر کي جاے - بعض متولیوں نے کہا کہ هم بغیر مسلمانوں کے مشورہ کے کچھہ نہیں کہہ سکتے - اسپر انہوں نے " مسلمانوں " کے لفظ کي تعریف دریافت فرمالي اور کہا کہ کیا تمام دنیا کے " مسلمانوں " سے راے لي جائیگي ؟

جواب میں کہاگیا کہ اگر ممکن هو تو ایسا بھي کیا جاسکتا ہے -

اسکے بعد بالکل خاموشي رهي اور کچھہ معلوم نہ هوا کہ کیا هو رہا ہے ؟ بعض اصحاب سے هم نے تحقیق کیا تو معلوم هوا کہ ابھي کوئي فیصلہ نہیں هوا - همیں یقین تھا کہ مسجد مچھلي بازار کے متولي حادثۂ گذشتہ کے بعد اسقدر جلد خود راے اور شتر بے مہار نہ هو جائینگے کہ ایک ایسے اهم معاملہ کے متعلق جسکي قیمت میں مسلمانوں کا خون ' بیواؤں کي آهیں ' اور یتیم بچوں کے اشک هاے حسرت دیے جا چکے هیں ' بغیر مسلمانوں کے علم و حصول راے کے آخري فیصلہ کر دینگے -

لیکن اسي اثنا میں برتھہ ڈے کي فہرست خطابات شائع هوني اور کانپور کے دو مسلمانوں کو " خان بہادر " اور " خانصاحب " کا خطاب دیا گیا - بظاهر یہ ایک بے تعلق بات تھي اسلیے هم نے زیادہ توجہ نہ کي - صلہ همیشہ پچھلي خدمتوں کا ملتا ہے نہ کہ مستقبل خدمات کا - اور ایسے مزدور جنھیں پوري ایک شش ماهي کے بعد کام کي اجرت ملي هو' بہر حال رحم کے مستحق هیں - انہیں چھوڑ هي دینا بہتر ہے -

مگر هم ایران کے ایک صائب الراے حکیم کا قول بھول گئے تھے :

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش !

۷ جولائي کي صبح کو ڈپٹي محمد علي " خان بہادر " اور عنایت حسین " خانصاحب " کلکٹر صاحب کے هاں گئے - وهاں سے واپس آکر مسجد کے چار متولیوں کو جن میں سب سے زیادہ قابل ذکر مجید احمد اور بساطي بازار کا مشہور " کریم احمد " ہے ' اپنے ساتھہ لیا - ان لوگوں کے پاس مجوزہ تعمیر مسجد کا ایک سادہ نقشہ تھا ' نیز کلکٹر کے نام ایک درخواست تھي - درخواست میں لکھا تھا کہ " بحضور ' فیض گنجور ' غریب پرور ' خداوند بندگان " وغیرہ و غیرہ من التعبد والتذلل والخرافات - آستاں بوسي و باریابي کے بعد نقشہ اور درخواست پیش کي گئي اور اسي وقت " منظور کرکے " بغیر حق ادخال میونسپل بورڈ واپس بھي کردي گئي : یخادعون اللہ والذین امنوا ' وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون ' (۲ : ۸)

مسئلۂ مسجد کانپور کا آغاز جس قوت و استیلا و عظمت و نفوذ کے ساتھہ هوا تھا ' اور جس طرح مسلمانوں کے اجتماع عام اور قوۃ دیني نے مقامي حکومت کے استیلاء کو شکست فاحش دي تھي ' افسوس کہ اسي طرح اسکا خاتمہ بھي کمال غفلت و نادانی اور لغزش و تزلزل پر هوا - لے دیکے اب تمام امیدیں صرف مسجد کي مستقبل حالت پر لگي تھیں اور چونکہ علانیہ وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کي تعمیر کے وقت میونسپل بورڈ میں بہتر تجاویز منظور هو جائینگي ' اسلیے مسلمان خاموش تھے اور سمجھتے تھے کہ اس مرتبہ متولیان مسجد اپني گذشتہ سنۂ نفاق کي تجدید نہ کرینگے ' اور انہیں غافل رکھکر ملت فروشي کا سودا نہ چکا دینگے - مگر افسوس کہ انکي غفلت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ' اور نفاق کا درخت وهي پھل لایا جو بہر حال اُسے لانا تھا -

تاهم متولیان مسجد اور انکے خداوند ان نعمت کو هم مطلع کردیتے هیں کہ انھوں نے مسلمانوں کی غفلت کو جسقدر مفید مطلب سمجھہ لیا ہے ' خوش قسمتی سے ابھي اسدرجہ نہیں ہے - سمندر کي سطح کو ساکن دیکھکر مغرور نہ هو جانا چاهیے - بہت ممکن ہے کہ اسکي تہہ میں لہریں چھپي هوئي هوں - وہ اگر ساکن و پر امن هونا جانتا ہے تو هیجان و تلاطم بھی اسکے خواص میں داخل هیں - یہ کسي طرح ممکن نہیں کہ اس مسجد کي قسمت کا فیصلہ چار متولیوں کے هاتھوں میں چھوڑ دیا جاے جسکے لیے هم اپنا خون بہا چکے هیں ' اور جسکے دھبے ابتک مسجد کي دیوار پر باقي هیں گو انکے محو کر دینے کی غرض سے جدید تعمیر کیلیے فیاضانہ اصرار کیا جا رہا ہے - مسجد خدا کي ہے اور علی الخصوص مسجد کانپور تو تمام مسلمانوں کا مسئلہ بنگئي ہے - اسکے لیے انھوں نے اپني جانیں دي هیں ' روپیہ لٹایا ہے ' خطرات میں پڑے هیں ' اور مہینوں آگ کے انگاروں پر لوٹے هیں - بساطي بازار کے چند دکانداروں کو خان بہادر اور خانصاحب اپنے همراہ لیجاکر نقشے منظور کراتے هیں تو کرا لیں - مسلمان ایک منٹ کیلیے بھی انھیں کوئي وقعت نہیں دیسکتے - وہ کبھی اپني رضا و خاموشي سے موقع نہ دینگے کہ بغیر عام اعلان و منظوري کے مسجد کي عمارت میں ایک رائي برابر بھي تبدیلي هو ' اور اس بارے میں انتہائي جد و جہد جو وہ کر سکتے هیں ضرور کرینگے -

هم اس مضمون کے ذریعہ متولیوں کو توجہ دلاتے هیں کہ وہ اس وقت تک کي تمام کارروائي فوراً شائع کر دیں اور بتلائیں کہ انہوں نے کس قسم کا نقشہ پیش کیا ہے ' اور کیا طے پایا ہے ؟ هم کبھي بھي اس مسئلہ کو غفلت میں گم هو جانے کیلیے نہیں چھوڑ سکتے -

هم کو مسجد کی نئي تعمیر اسطرح منظور نہیں - نہ هم نئي شاندار عمارت بنانے کیلیے صوبجات متحدہ کي " فیاض " گورنمنٹ کو زحمت دینا چاهتے هیں - همیں همارے افلاس و فقر پر چھوڑ دیا جاے - هم مسجد کو اُسکي موجودہ حالت پر رهنے دیں ' اور شرعاً بھي وهاں کسی بڑي مسجد کی ضرورت نہیں ہے جسکے لیے غیر مسلم ارباب فیض کي اعانت منظور کي جاے -

اکتفا کرونگا - امید ہے کہ عنقریب بسلسلۂ " باب التفسیر " ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھہ سکوں -

ما وجدنا علیــه آبائنا

ازانجملہ اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جب کبھی اولیاء اللہ اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ہیں تو وہ کہتي ہے کہ :

وجدنا علیہ اباءنا و اللہ امرنا بھا ' قل : ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ؟ (۷ : ۲۷)	ہم نے اپنے باپ دادا کو اسي طریقہ پر پایا اور اسي کا ہمیں حکم دیا گیا ہے - اسکے جواب میں ان گمراہوں سے کہدو کہ خدا نے کبھی بھي اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا - کیا تم اللہ

کي نسبت وہ باتیں کہتے ہو جنھیں نہیں جانتے ؟

خسران عاقبت

اولیاء الشیطان کي ایک بہت بڑي علامت یہ بھي ہے کہ کامیابي و فلاح انھیں نصیب نہوگی اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے ھي میں رھینگے :

و من یتخذ الشیطان ولیــا من دون اللــہ فقد خسر خسراناً مبیناً - یعدھــم و یمنیھم و ما یعدھــم الشیطــان الا غرورا (۴ : ۱۱۸)	" اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے ھی سخت گھاٹے ٹوٹے میں پڑا - شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑي بڑي امیدیں دلاتا ہے ' لیکن جان رکھو

کہ شیطان جو کچھہ وعدے کرتا ہے اُن میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھہ نہیں ہے "

تخویف شیطاني !

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور پرستاروں کو ھمیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رھتا ہے - مگر مومنوں کیلیے کوئي خوف نہیں :

انما ذالکــم الشیطان یخوف اولیائہ ' فلاتخافو ھم و خافون ان کنتم مومنین ! (۳ : ۱۷۵)	" بیشک ' یہ شیطان تھا جسکا قاعدہ ہے کہ اللہ کے دوستوں کو اپنے دوستوں کي جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ہے - مگر اے مسلمانو ! تم اس سے ذرا بھي نہ ڈرنا - اگر

تم سچے مسلمان ہو تو بس ہماري ھي حکومت کا خوف کرو ! "

یخرجونھم من النور الی الظلمات

ایک بہت بڑا فرق حالت یہ بھي ہے کہ " اولیاء اللہ " ایسے عہد میں ہوتے ہیں جبکہ حق اور سچائي معدوم ' مگر باطل اور فساد عام ہوتا ہے ' اور گمراھي کي تاریکي اس طرح پھیل جاتي ہے کہ کوئي گوشہ بھي پوري طرح روشن و منور نہیں ہوتا - ایسي ھي سوسائٹي اور اسي طرح کے گرد و پیش میں وہ پرورش پاتے ہیں ' اور انہي خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھولکر ہر طرف دیکھتے ہیں - انکے سامنے جو کچھہ ہوتا ہے وہ بھي یکسر گمراھي ہوتي ہے ' انکے کان جو کچھہ سنتے ہیں اسمیں بھی ضلالت ھي کي صدا اُٹھتي ہے ' اور دماغ و فکر جو کچھہ سونچتا ہے اُسکا سامان بھي سرتا سر گمراھي و باطل ھي کے واسطے سے میسر آتا ہے !

لیکن جبکہ وہ اس طرح چاروں طرف کي پھیلي ہوئي اندھیاري میں گھرے ہوئے ہیں تو بکایک خدا کا ھاتھہ چمکتا ہے ' اور انھیں گمراھي سے نکالکر حق و ھدایت کے اُجالے میں لے آتا ہے - انکي ھدایت کي مثال بالکل ایسي ہوتي ہے جیسے کوئي معذور آدمی اندھیري رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ہو اور اندھوں کي طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ہوگیا ہو - اتنے میں ایک واقف راہ اور با خبر ھاتھہ ظاہر ہوکر اُسکا ھاتھہ تھام لے ' اور ٹھوکروں سے بچاتے ہوئے اور گڑھوں اور غاروں سے نگراني کرتے ہوے ایک سیدھے اور محفوظ شاہراہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے - یا یوں سمجھنا چاھیے کہ جبکہ گمراھي اور باطل پرستي کي رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کردیتي ہے ' تو اُس وقت خدا تعالی اپنے دوستوں کیلیے ھدایت کا سورج چمکا دیتا ہے ' اور انکے دلوں کا اسکي روشني کے اخذ و انعکاس کیلیے انشراح کردیتا ہے !

لیکن جو لوگ قواے الہیہ کي جگہہ قواے شیطانیہ کو اپنا مولی اور آقا بناتے ہیں ' اور شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کے جرگے میں شامل ہوجاتے ہیں ' سو انکي حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ہوتي ہے - پہلي جماعت تاریکی سے نکل کر روشني میں آتی ہے - پر یہ جماعت روشني سے نکال کر تاریکي میں ڈالي جاتي ہے - پہلی جماعت کي اصلي اور ابتدائي حالت تاریک رہتي ہے مگر اللہ انھیں سعادت و ھدایت کي نورانیت میں نکال لاتا ہے - دوسري جماعت کے لیے ابتدا میں تو ھدایت و سعادت موجود ہوتي ہے لیکن بعد کو شیطان سعادت سے نکالکر شقاوت میں دھکیل دیتا ہے - چنانچہ سورۂ بقر کي آیۂ کریمہ اوپر گذرچکي ہے - اسکے لفظوں پر غور کرو :

اللہ ولي اللہ الذین امنـوا یخــرجھــم من الظلمــات الی النور ' والذین کفروا اولیــاؤھم الطــاغوت ' یخرجونھــم من النور الی الظلمات -	اللہ مومنوں کا دوست اور ولي ہے - وہ انھیں تاریکي سے نکالکر روشني میں لاتا ہے - مگر جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کي ' انکے دوست طاغوت ہیں جو انھیں اللہ کي روشني سے نکالکر شیطان کي اندھیاري میں ڈالتے ہیں !

اولیاء اللہ کي نسبت کہا کہ یخرجھم من الظلمات الی النور - اور اولیاء الشیطان کیلیے کہا : یخرجونھم من النور الی الظلمات -

و یحسبون انھم مہتدون

ایک علامات انکي یہ بھي ہے کہ وہ ھمیشہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں حق و ھدایت پر سمجھتے ہیں - اسکا انھیں بڑا دعوا ہوتا ہے - اور بڑا ھي گھمنڈ ' حالانکہ وہ ھدایت سے اسقدر دور ہوتے ہیں جسقدر باوجود اتصال کے روشني سے تاریکي :

انھم اتخذو الشیاطین اولیــاء من دون اللہ و یحسبــون انھــم مہتدون (۷ : ۲۹)	انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطاني قوتوں کو اپنا دوست بنا لیــا ہے - با ایں ھمہ اس زعم باطل میں گرفتــار ہیں کہ وھي راہ ھدایت پر ہیں !

وحي شیطــاني

شیاطین ھمیشہ اپنے اولیاء پر وحي کرتے رہتے ہیں تاکہ خدا کے دوستوں سے شیطاني الہامات کے مطابق بحث و جدل کرسکیں اور انھیں اللــہ کي پادشاھت سے نکالکر شیطــاني حکومتوں میں داخل ہونے کي ترغیب دیں :

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم ' و ان اطعــتمــوھــم انکــم لمشــرکون ! (۶ : ۱۲۱)	اور شیاطین اپنے ولیوں کي طرف وحي کرتے رہتے ہیں ' تاکہ وہ تمہارے ساتھہ شیطاني القا کے بموجب بحث وجدل کریں - لیکن اگر تم نے انکي باتوں کي اطاعت کرلي تو جان رکھو کہ پھر تمہارا شمار بھي مشرکوں میں ہوگا !

(حزب اللہ و حزب الشیطان)

قرآن کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسري اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ہے - سورۂ مائدہ میں مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ اللہ اور اسکي شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاری کو اپنا ولي بنائیں : لا تتخذو الیہود و النصاری اولیاء - اسکے بعد فرمایا ہے کہ اگر لوگ اللہ کي دوستي کي راہ چھوڑ کر الگ ہوجائیں ' تو اسلام کے کاموں کا کچھہ بھي نقصان نہ ہوگا - خدا ایک دوسري جماعۃ سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کي پیدا کردیگا ' جنکي ولایت الہي اور محبت رباني یہاں تک بڑھي ہوگي کہ وہ اللہ کے چاھنے والے ہونگے اور اللہ اُنسے پیار کریگا : یحبھم ویحبونہ - پھر کہا کہ :

اسقدر تنگ هوگئے هیں که اب انکا انشراح روحاني هو نهیں سکتا :

و من یرد ان یضله' یجعل صدره ضیقاً حرجاً - اسکے بعد اول الذکر جماعت کے لیے بشارت دي :

لهم دار السلام عند ربهم و هو "ولیهم" بما کانوا یعملون (۶ : ۱۲۷)

انکے پروردگار کے پاس انکے لیے امن اور سلامتي کا گهر هے اور انکے نیک عملوں کے صلے میں وهي انکا " ولي " هے !

قال انني من المسلمین

سورہ حم سجدہ میں ان مومنین کاملین کا حال بیان کیا هے جنهوں نے پہلے مقام عبودیة و اعتراف ربوبیت حاصل کیا - پهر مقام استقامت و ثبات عمل و ایمان تک مرتفع هوے : ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا - انکي نسبت فرمایا که : تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا و لا تحزنوا' وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - یعني ایسے صاحبان استقامت و کاملین پر نزول ملائکه هوتا هے' جو طمانیة و سکینة اور بے خوفي و بے غمي کا مقام انپر طاري کردیتے هیں اور جس نعمة جنت کا وعدہ کیا گیا هے اسکي انهیں بشارت دیتے هیں اور کہتے هیں که :

نحن " اولیا ئکم " في الحیاة الدنیا و في الاخرة' و لکم فیها ما تشتهي انفسکم و لکم فیها ما تدعون - نزلا من غفور رحیم - و من احسن قولاً ممن دعا الی الله و عمل صالحاً و قال انني من المسلمین ! ! (۴۱ : ۳۰)

هم تمهارے مددگار هیں دنیا میں بهي اور آخرة میں بهي - اور تمهیں اس حیاة بهشتي میں هر طرح کا اختیار اور حکم بخشدیا گیا هے - جس چیز کو تمهارا جي چاهے تمهارے لیے مهیا هے' اور جو نعمت الله سے مانگو گے تمهیں عطا هوگي - یه مقام تمهیں خداے غفور الرحیم کي طرف سے عطا هوا هے - اور ظاهر هے که اس شخص سے بڑهکر اور کس کي بات هو سکتي هے جو الله کي طرف لوگوں کو دعوة دے اور اعمال صالحه اختیار کرے - نیز کہے که میں مسلم هوں ؟

اولیاء الشیطان

لیکن اس جماعت کے مقابلے میں ایک دوسري جماعت هے جو اپنے خواص و اعمال میں بالکل اسکي ضد اور مخالف واقع هوئي هے - قران کریم اسے " اولیاء الشیطان " سے تعبیر کرتا هے - قران کي اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلق الهی اور رشتهٔ حق و صداقت کے مخالف هیں' شیطاني قوت هیں' اور ان میں هر قوت اور هر عمل شیطان لعین کا ایک مظهر خبیث هے - پس جو لوگ حق و عدالة کی راہ روشن سے هٹکر اعمال باطله کي تاریکي میں گم هوگئے هیں اور الله کا رشته انکے هاتهوں میں نهیں هے' وہ خواہ کسي حال اور کسی شکل میں هوں' لیکن در حقیقت شیطان کے ولي' اسکے پرستار' اسکی نسل کے چاکر' اور اسکی پادشاهت کے غلام هیں -

یهی وہ شیطان کی ولایت اور پرستش هے' جسکے متعلق بنی ادم سے ربوبیة الاهیه نے عهد لیا تها :

الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدو الشیطان انه لکم عدوا مبین - وان اعبدونی' هذا صراط مستقیم ؟ (۳۶ : ۵۹)

اے اولاد آدم ! کیا همنے تمهیں تاکید نهیں کردي تهي که شیطان کي پوجا نه کرنا - وہ تمهارا کهلا دشمن هے ؟ اور یه که صرف هماري هي بندگی کرنا یهي انسان کیلیے سیدها راسته هے ؟

چنانچه سورہ اعراف میں صاف صاف اسکی تصریح کی :

فریقاً هدی' و فریقاً حق علیهم الضلالة' انهم اتخذو الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون انهم مهتدون ! (۷ : ۲۸)

خدا نے دو فرقوں میں سعادت و شقاوت کو تقسیم کردیا - اسنے ایک جماعت کو هدایت دي هے اور ایک فریق هے که گمراهی اسپر چها گئي هے - یه وہ لوگ هیں (یعني دوسري جماعت کے گمراہ) که انهوں نے خدا کو چهوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولي بنا لیا هے' اور با این همه اس زعم باطل میں گرفتار هیں که وهي راست پر چل رهے هیں -

اسي سورۃ میں اس سے کچهه پہلے ایمان و مومنین کے مقابلے میں " اولیاء الشیطان " کا ذکر کیا هے -

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یومنون. (۷ : ۲۷)

هم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی یعنے آشناء و همدم بنادیا هے جو ایمان سے محروم هیں -

معرکهٔ قتال و جدال

پس اس ایة سے صاف صاف همارا استدلال واضح هوگیا - یعنے دو فرقے هیں جن میں سے ایک کو خدا نے اولیاء الله کے نام سے پکارا' اور دوسرے کي نسبت تصریح کي که اس نے شیطان کو اپنا ولي بنا لیا هے -

سورۂ کهف میں شیطان کا ذکر کر کے فرمایا :

افتتخذونه و ذریته اولیاء من دونی و هم لکم عدو ؟ بئس للظالمین بدلا ؟ (۱۸ : ۵۱)

کیا تم هم کو چهوڑ کر شیطان کو اور اسکي نسل کو اپنا ولی بناتے هو حالانکه وہ تمهارا دشمن هے ؟ ظالموں کیلیے یه کیا هي برا بدله هے که وہ خدا کي جگه نسل شیطاني کے ماتحت آگئے !

معرکهٔ قتال و جدال

پس ایک طرف تو " اولیاء الله " هیں' اور دوسري طرف " اولیاء الشیطان " - " اولیاء الشیطان " کے بهی مثل اولیاء الله کے مختلف مدارج و مراتب هیں - آخري مرتبه درجه " کفر " هے اور اسکا سب سے بڑا اضل و اشقی گروہ " الکافرین " کا هوتا هے - یه دونوں جماعتیں همیشه ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا رهتي هیں اور باهم معرکهٔ جنگ و قتال گرم رهتا هے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله' والذین کفروا یقاتلون في سبیل الطاغوت - (۴ : ۷۵)

پس جو لوگ مومن اور الله کے ولی هیں' وہ تو الله کي راہ میں لڑتے هیں مگر جن لوگوں نے " کفر " اختیار کیا وہ " طاغوت " کي راہ میں لڑنے کیلیے نکلتے هیں !

طاغوت

" طاغوت " سے مراد بهي قوۃ ابلیسي و شیطاني اور اسکے مختلف مظاهر هیں - خواہ وہ پتهر کے بت هوں یا بولنے والے انسان - اسي لیے سورۂ بقر کی آیة کریمه میں اولیاء الله کا ذکر کرکے اولیاء الشیطان کی نسبت فرمایا که والذین کفروا' اولیائهم الطاغوت (۲ : ۲۵۷) جن لوگوں نے حق سے انکار کیا' انکا دوست اور ولي خدا نهیں هے - طاغوت هیں -

حکم قتال

غرضکه پهلی جماعت الله کي راہ میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لیے نکلتي هے' اور دوسري جماعت شیطان کي راہ میں جنگ و قتال کرنے کے لیے :

فقاتلوا اولیاء الشیطان' ان کید الشیطان کان ضعیفا - (۴ : ۷۵)

" پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکه دنیا ظلم و فساد سے نجات پاے اور صرف الله کیلیے هوجاے - شیطان کے مکر و فریب خواہ کتنے هي مهیب اور ڈراونے نظر آئیں' تاهم یقین کرو که اولیاء الله کے مقابلے میں بالکل کمزور و ضعیف هیں "

اگر ان تمام آیتوں کو جمع کیا جاے جن میں ان متضاد و متخالف دو جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکي پهچان کي نشانیوں کا ذکر کیا گیا هے تو مضمون اسقدر بڑهجاے' که اصل مطلب کي گذارش کي نهیں معلوم کتنی اشاعتوں کے بعد نوبت آے - پس میں نهایت اختصار سے کام لونگا اور صرف اشارۂ موجزہ پر

حادثہ الیمہ بحریہ

ایمپریس اف آئر لینڈ کا ماتم !

حفظ ما تقدم کی ایک نئی تجویز

آیندہ جہاز کا ہر تختہ بجاے خود ایک جہاز ہوگا !

جہاز ایمپریس کي مہیب تباهي کے حالات اخبارات میں شائع ہوچکے هیں - لیکن هم منتظر تھے کہ ولایت کي ڈاک میں جزئیات حادثہ کے متعلق پوري تفصیل اور مصور رسائل میں ضروري مناظر آجائیں تو الہلال کیلیے مضمون ترتیب دیں -

ولایت کي گذشتہ ڈاک میں اسکے متعلق نہایت مفصل اور دلچسپ مواد آگیا ہے -

موجودہ فن مصوري کي ایک شاخ واقعات و حوادث کي تصویر مرسومہ و مصورہ ہے - یعنے کسي واقعہ کے تمام حالات و جزئیات سامنے رکھکر اسکي تصویر بنانا ' اور اسکے ذریعہ اُن دقیق و مشکل جزئیات واقعہ کو ذهن نشین کر دینا جو محض عبارت و بیان سے ذهن نشیں نہیں هوسکتیں -

قدیم زمانے کے مصور خیالي قصص و حکایات کیلیے تصویریں بناتے تھے - انکا مقصود بھي یہي تھا - لیکن اب یہ فن اسقدر ترقي کرگیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے واقعات اور معمولي حوادث بھي بڑے بڑے مصور صفحات و مرقعات کے ذریعہ سمجھاے جاتے هیں - اور ایک ایک واقعہ کے متعلق دس دس تصویریں بنائي جاتي هیں تاکہ اسکا هر حصہ نظروں کے سامنے آجاے -

جہاز " ایمپریس " کے حادثے کے متعلق بھي یورپ کے مصور رسائل نے بے شمار تصویریں شائع کی هیں اور اُن میں هر تصویر کسي نہ کسي اهم اور پر از معلومات پہلو کو واضح کرتي ہے - اگر ایک سو صفحے حادثہ کي تفصیل بیان کرنے میں سیاہ کر دیے جائیں ' جب بھي اسقدر صحیح اور تشفي بخش معلومات حاصل نہونگي جسقدر ان تصویروں میں سے ایک چھوٹي سی تصویر بتلادیسکتي ہے - هم چند تصویریں شائع کرتے هیں -

(تفصل حادثہ)

مگر پہلے حادثہ کي اصلي صورت ذهن نشیں کر لیني چاهیے - حادثہ دو جہازوں میں تصادم سے هوا - دونوں کے کپتان زندہ بچ گئے جو موجود هیں اور اپني اپني بریت کي کوشش کر رهے هیں - اسلیے دونوں کے بیانات میں اختلاف ہے اور ایک دوسرے کو ملزم قرار دیتے هیں - صحیح واقعہ کا معلوم کرنا مشکل هوگیا ہے - همنے کوشش کي ہے کہ دونوں بیانات کے متفق علیہ حصے کو اختیار کریں -

جہاز ایمپریس آف آئرلینڈ مقام کیوبک (اسٹریلیا) سے ۱۴۶۷ مسافر لیکر لورپول کي طرف روانہ هوا - ۱۸۰ - میل راستہ طے کیا تھا کہ شب کے وقت کہر کي زیادتي کي وجہ سے اسے رک جانا پڑا - یہ مقام جہاں وہ رکا ' فادر پوئنٹ Father point (۱) سے زیادہ دور نہ تھا -

لیکن اسي اثناء میں دوسرے کا ایک جہاز سامنے سے آرها تھا جس کا نام " اسٹوارسٹیڈ " ہے - ایمپریس کے کپتان کا بیان ہے کہ اس نے دو میل کے فاصلے سے اسے دیکھا ' اور لا سلکي (بے تارکي خبر رساني) کے ذریعہ اپنے وجود سے مطلع کیا -

ایمپرس کا خیال تھا کہ اسٹوارسٹیڈ دهنے هوکر نکل جائیگا - اسٹوارسٹیڈ کہتا ہے کہ میں نے اس اطلاع پر عمل کیا لیکن خود ایمپریس سامنے آگیا - بہر حال جب دونوں جہاز قریب هوے تو غالباً دونوں نے ایک دوسرے کو کترا کر نکل جانے کی کوشش کي - لیکن کہر بہت زیادہ تھا اور انجن پوري قوت میں تھے - ایمپریس نے اسٹوارسٹیڈ کو اپنے دهنے چھوڑ دے کي کوشش کي اور اسلیے (بقول خود) جہاز کا رخ اور زیادہ بائیں جانب کردیا - اسٹوارسٹیڈ بجاے اسکے کہ دهني جانب هوکر نکلجاتا ' سیدها بڑھا چلا آیا ' اور عین اس وقت جبکہ ایمپریس دهني طرف مڑنے کي وجہ سے اسٹوارسٹیڈ کے سامنے عرض میں آگیا تھا ' بخط مستقیم بڑھکر اسکے درمیاني حصے کے سامنے پہنچ گیا -

یہي موقعہ اس وقت تک حادثہ کا اصلي وقت سمجھا گیا ہے - دونوں جہاز ٹکراے - مگر بالمقابل هوکر نہیں ٹکراے - کیونکہ اسٹوارسٹیڈ سیدها آرها تھا اور ایمپریس اسکے عرض میں آگیا تھا - اگر دونوں کو انسان فرض کرلیں جو لیٹے هوے تھے' تو صورت حادثہ یوں هوگي کہ اسٹوارسٹیڈ کے سر کي ایمپریس کے سینے سے ٹکر لگي ' اور پچھلي جانب کي دیوار کا تختہ انڈے کے چھلکے کي طرح ٹوٹ کر الگ هوگیا !

(لا سلکي)

جس وقت یہ حادثہ هوا ایمپریس لا سلکي تار (بے تار کي خبر رساني) کے مرکزي اسٹیشن سے بہت قریب تھا - حادثے کے ساتھہ هي اس نے اپني مصیبت کی اطلاع دي ' اور فوراً دو دخاني کشتیاں اعانت کیلیے روانہ هوگئیں - ان میں سے ایک کا نام لیڈي ایویلن اور دوسرے کا نام یوریکا تھا -

---

(۱) فادر پوینٹ دریاے سینٹ لارنس کے ایک لا سلکي (بے تارکي خبر رساني) کے اسٹیشن کا نام ہے - یہاں هر وقت متعدد چھوٹے اسٹیمر موجود رہتے هیں -

اس صفحہ کي چار تصویروں میں دهني جانب کي پہلي تصویر جہاز اسٹوار سٹیڈ کي اور دوسري ایمپریس کي ہے -
بائیں جانب میں پہلي لیڈي ایویلن اور دوسري یوریکا کي ہے -

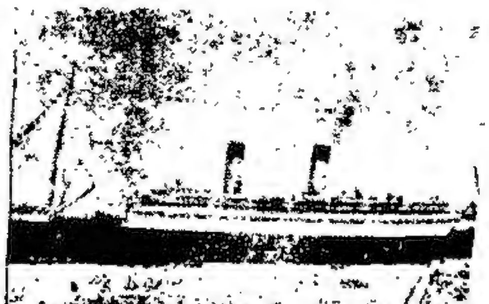

انما وليكم الله و رسوله و الذين آمنوا ' الذين يقيمون الصلوة و يوتون الزكوة و هم راكعون - و من يتول الله والذين امنوا فان "حزب الله" هم هم الغالبون (۵ : ۶۱)

" مسلمانو ! تمهارا دوست الله اور اسکا رسول هے ' اور وہ مومن جو ایمان لاچکے هیں ' جو صلوة الہی کو دنیا میں قائم کرتے هیں ' جو خدا کي راہ میں اپنا مال خرچ کرتے هیں ' اور جو هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' اسکے رسول ' اور مومنوں کا دوست و ولي هوکر رهیگا " حزب الله " وہ میں سے هے ' اور یقین کرو کہ " حزب الله " هی کے لوگ غالب هونے والے هیں ! "

اس آیة کریمه سے معلوم هوا کہ جو لوگ الله کے ولي اور اسکے دوست هیں ' انکا ایک نام لسان الله الحکیم میں " حزب الله " بهي هے - " حزب " کهتے هیں گروہ اور جماعت کو - حزب الله سے مقصود وہ لوگ هوے جو الله کي جماعت هیں -

چنانچه سورۂ حشر میں فرمایا کہ جو لوگ الله کی محبت کي راہ میں دنیا کے تمام رشتوں کي کچھ پروا نہ کریں ' حتی کہ ماں باپ اور عزیز و اقربا کي محبت اور دامنگیري کو بهي هیچ سمجھیں ' اور خدا کي پکار جب انکے کانوں میں پڑ جاے تو سب کو چھوڑ چھاڑ کر اسی کي طرف دوڑ جائیں ' تو ایسے لوگ " حزب الله " هیں :

اولائك " حزب الله " الا ان حزب الله هم المفلحون - (۵۸ : ۲۲)

یهي لوگ " حزب الله " هیں - سن رکھو کہ یقیناً " حزب الله " هي کے افراد فلاح پانے والے هیں !

جس طرح اولیاء الله کا ایک نام با ادنی درجه " حزب الله " هے - اسي طرح " اولیاء الشیطان " کا بهي دوسرا نام " حزب الشیطان " هے :

استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله ' اولائك " حزب الشیطان ' الا ان " حزب الشیطان " هم الخاسرون ! (۵۸ : ۱۹)

شیطان اور اسکي قوتیں ان پر مسلط هوگئي هیں - پس انهوں نے خدا کے ذکر اور رشتے کو فراموش کردیا هے - یهي لوگ " حزب الشیطان " هیں - اور جان رکھو کہ حزب الشیطان کیلیے آخر کار نقصان اور خسران هي هے !

(اصحاب النار و اصحاب الجنه)

اور یهي وہ دو جماعتیں هیں جنکو صدها مقامات میں " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنة " کے لقب سے بهي یاد کیا گیا هے ' اور انکے اعمال و خواص کي جابجا توضیح کي هے - چنانچه سورۂ بقر والي آیه کو ایک بار اور پڑھو اور اسکے بقیه ٹکڑے کے الفاظ پر غور کرو :

و الذین کفروا اولیاء هم الطاغوت ' یخرجونهم من النور الی الظلمات ' اولائك " اصحاب النار " هم فیها خالدون ! (۲ : ۲۵۸)

اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ' سو انکے اولیاء طاغوت هیں جو انهیں نور و هدایت سے نکال کر ظلمات ضلالت میں مبتلا کرتے هیں - یہ لوگ " اصحاب النار " هیں اور همیشه دوزخي عذابوں میں رهینگے -

اس آیة کریمه سے معلوم هوا کہ جن لوگوں کے اولیا و سردار " طاغوت " هوں (اور " طاغوت " سے مراد بهي شیطان اور اسکے خلفاۓ مظاهر هي هیں) تو ایسے لوگ " اصحاب النار " هیں ' کیونکه انکي زندگي همیشه آگ میں جلتے رهنے کي اور سوختني هوگي - روح کی راحت اور دل کا سکھ انهیں نصیب نہ هوگا -

اس سے پہلے ایک آیة گذر چکي هے جسمیں " اولیاء الله " کي نسبت فرمایا کہ : تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي کنتم توعدون

اس آیۂ کریمه میں خاص طور پر اولیاء الله کو " جنت " کي بشارت دي گئی هے - پس فی الحقیقت وهي " اصحاب الجنة " بهي هیں - کیونکه انکي حیات دنیوي و دیني ' جسمي و روحي ' ظاهري و معنوي ' هر حال اور عهد و دور میں کامیابیوں ' فتح مندیوں ' آرام و راحت ' نعائم و لذائذ ' اور عیش و نشاط کی زندگي هوگي !

اعمال و خصائص

سورۂ یونس میں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي تعریف پوري وضاحت کے ساتھ بتلا دي هے ' اور یہ بهي واضح کردیا هے کہ دونوں جماعتوں کے اعمال کیسے هوتے هیں ؟ اور کن نتائج کي بنا پر ایک کو جنت والونکي اور ایک کو نار والوں کی زندگي ملتی هے ؟

الذین احسنوا الحسنی و زیادة و لا یرهق وجوههم قتر و لا ذلة ' اولائك " اصحاب الجنة " هم فیها خالدون - (۱۰ :)

" اور جن لوگوں نے دنیا میں اچھے اور بھلائي کے کام کیے ' انهیں نیک کاموںکے بدلے میں ویسي هي بھلائي اور فلاح ملیگي ' بلکه انکے حق سے بهي زیادہ ملیگي - انکو کبھي بهي ناکامي کا غم ' شکست کی رسوائي ' اور نامرادي و تذلل کي ذلت پیش نہ آئیگي - یهي لوگ " اصحاب الجنة " هیں جو همیشه بهشتي زندگي میں رهینگے "

اسکے بعد دوسرے گروہ کی حالت بتلائي :

والذین کسبوا السیئات ' جزاء سیئة مثلها و ترهقهم ذلة ' ما لهم من الله من عاصم ' کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلماً ' اولائك " اصحاب النار " هم فیها خالدون ! (۱۰ :)

اور جن لوگوں نے دنیا کے کاموں میں برائي حاصل کی اور بدي کا راسته اختیار کیا ' تو یہ ظاهر هے کہ فطرة الهي برائي کا بدلہ ویسي هي برائي سے دیگي - ذلت اور نامرادي سے انکے چهرے ایسے کالے پڑ جائینگے گویا رات کي چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ پھاڑ کر انکے چهروں پر ڈالدیا گیا هے - الله کے اس عذاب سے انهیں کوئی نهیں بچا سکتا - یهی لوگ " اصحاب النار " هیں جنکے لیے همیشه دوزخي زندگي هوگي "

ان دو آیتوں کي اگر اپنے مذاق کے مطابق تفسیر کروں تو ایک مستقل کتاب هوجاے - اسلامی تعلیم کي حقیقت اور قرآن حکیم کے اصول درس حقائق و معارف کا ایک بحر ذخار هے جو ان دو چار جملوں کے اندر بند کردیا گیا هے : ختامه مسك ' و فی ذلك فلیتنافس المتنافسون !

ثواب و عذاب کي حقیقت ' نتائج افعال اور مکافات عملیه کے فطري اور طبیعي اصول کي تشریح ' مذهب و اخلاق کي اساسات اصلیه اور امتیازات عملیه ' قانون تعالی و تسفل بشري کے مبادي حقائق ' اصحاب جنة و ارباب نار کي قدرتي تقسیم ' فطرة کا قانون عمل بالمثل ' اور انسان کیلیے راہ سعادت و هدایت کي کلي اور اصولي تعلیم ' غرضکه شریعت و اخلاق اور حکمت و تعلیم کي کوئي اصولي بحث ایسي نهیں هے جو ان دو آیتوں پر متفرع نهوتي هو ' اور انکي طرف ایک واضح و بین اشارہ ان میں نہ کردیا گیا هو - تا وقتیکه تفسیر القران کي تحریر و ترتیب کا مستقل انتظام نهو ' ضمنی طور پر یہ چیزیں بیان میں نهیں آسکتیں (۱)

---

(۱) یهاں کا حاشیه ایک مستقل مضمون کي صورت میں زیر عنوان مقالات درج هے -

ایک نئی اسکیم

جہاز ایمپریس کی تباہی کے اسباب حسب ذیل تھے :

(۱) تقابل کی حالت میں متقابل جہازوں کی غلط فہمی اور کہر کی شدت کی وجہ سے معائنہ کی مشکلات -

(۲) جہاز کے تختوں کے ٹوٹ جانے کی حالت میں جہاز کی بالکل بے بسی -

(۳) اس قسم کے اسباب کا نہ ہونا جنکی وجہ سے تھوڑے عرصے کے اندر بڑی تعداد مسافروں اور اسباب و سامان کی بچائی جاسکے -

(۴) حوادث کے وقت محض اُن چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر اعتماد جنھیں نہ تو بڑی تعداد میں جہاز رکھہ سکتا ہے اور نہ بڑی تعداد مسافروں کی اُن میں آسکتی ہے -

(۵) انجن کے ٹوٹ جانے کے بعد کسی دوسرے وسیلہ کا باقی نہ رہنا جو جہاز کو غرق ہونے سے بچا سکے -

ان اسباب میں آخری اسباب کو سب سے زیادہ دخل تھا - اگر غفلت اور غلط فہمی کی وجہ سے تصادم ہوگیا تھا ' تو محض تصادم ہی سے اتنی بڑی انسانی تعداد ہلاک نہیں ہو سکتی تھی - تصادم کے بعد صدہا انسان زندہ جہاز میں موجود تھے - اگر ایسے اسباب مہیا ہوتے جو جہاز کو انجن ٹوٹنے کے بعد بھی کھینچکر لاسکتے یا مسافروں کو جہاز سے الگ کر لیتے ' تو حادثہ کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکتا -

ان تمام اسباب پر غور کرکے بعض ماہرین بحریہ نے ایک نئی اسکیم نکالی ہے ' جسکے مطابق آیندہ جہاز بنائے جائینگے ' اور اُن تمام خطرات کا انسداد ہو جائیگا جو اسطرح کے حوادث کے وقت موجب ہلاکت و بربادی ہوتے ہیں -

فن آلات بحریہ و جہاز رانی کے مشہور ماہر فن ' مسٹر فرانک ٹی - بولین Frank T. Bullen نے اس اسکیم کو پسند کیا ہے -

اس اسکیم کا ما حصل یہ ہے کہ جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے آیندہ سے ایسے بنائے جائیں ' جو جہاز سے الگ ہونے کی صورت میں ایک بہت بڑے تیرنے والا تختے کا کام دیں ' اور جڑے ہونے کی صورت میں معمولی ڈیک ہوں - انکی وجہ سے نہ تو جہاز میں کوئی نئی چیز بڑھانی پڑیگی اور نہ کوئی نیا آلہ لگانا پڑیگا - جس طرح اب جہاز کی بالائی سطح پر تختے ہوتے ہیں ' ویسے ہی تختے اس وقت بھی رہینگے - لیکن انکی تعداد تو بر تو زیادہ ہوگی ' اور جہاز کے ہر حصے کو (جو اسطرح کا تختہ بن سکتا ہے) تیرنے والا تختہ بنا دیا جائیگا -

جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے ' سب سے اوپر کی نشست کی جگہ ' ڈائیننگ ہال ' ڈرائینگ روم ' بال روم ' اور اسی طرح تمام بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں ' سب ایسے تختوں سے بنائی جائیں گی جو ہر وقت اپنی جگہ سے الگ ہوسکیں ' اور مستقل حالت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے کشتی نما تختے کی صورت اختیار کرلیں - علی الخصوص جہاز کی چھت صرف انہی سے پاٹی جائیگی -

تصویر نمبر ۲ کسی واقعی جہاز کی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ فرض کرکے کہ اسکیم کے مطابق ایک جہاز بنگیا ہے اور وہ حادثہ میں مبتلا ہوگیا ہے ' دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر اس اسکیم کی بدولت اسے بچایا جاسکتا ہے ' اور کس طرح جہاز کے تیرنے والے تختے دریا میں ڈالے جارہے ہیں ؟

(۱) یہ جہاز کا تیرنے والا تختہ نمبر [۱] ہے - جہاز کے ٹوٹنے کے بعد یہ پانی میں تیرنے لگتا ہے - اسکے اوپر آہنی جالیاں ہیں -

(۲) یہ تیرنے والا تختہ نمبر [۲] ہے - یہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جس رخ ہوا چلتی ہے اس طرف کو نکلا ہوا ہے - چند ڈھیلی جالیوں کے ذریعہ اسے جہاز سے وابستہ کردیا گیا ہے - جالیاں اسلیے بنائی گئی ہیں تاکہ تیرنے میں سہولت ہو - عموماً ہر تیرنے والے تختے میں مستول ' بادبان ' متحرک ڈانڈے ' اور پانی کے حوض تیار رہتے ہیں تاکہ جہاز سے الگ ہوکر معاً دریا میں تیرنا شروع کردیں -

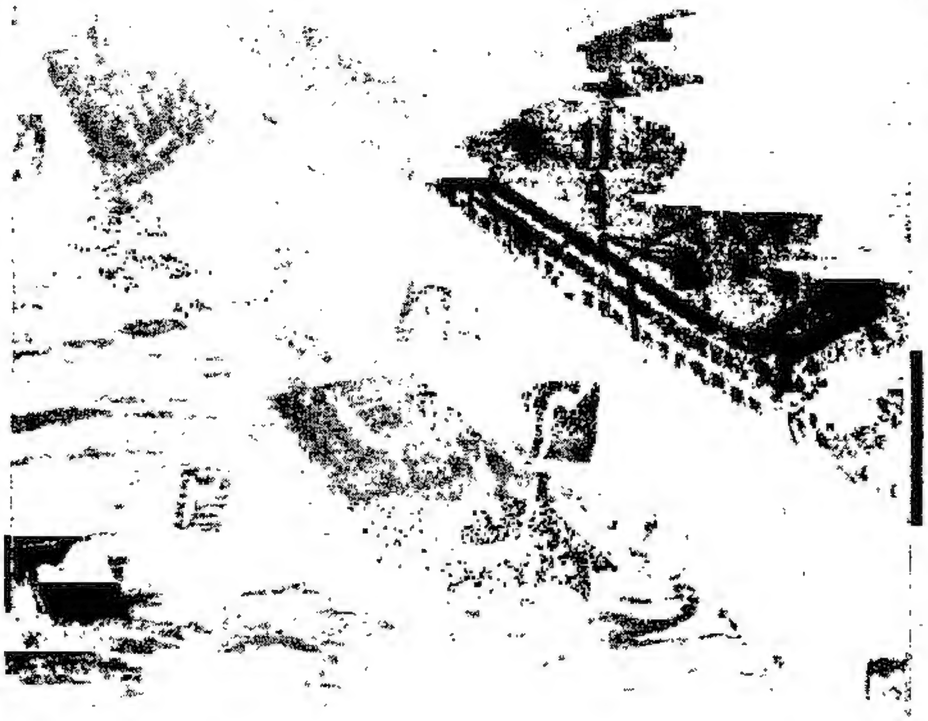

(۳) یہ جہاز کی پوری دیوار ہے جو طول میں چلی گئی ہے مگر دراصل تیرنے والے تختوں کا مجموعہ ہے - ان تختوں کی مجموعی طاقت سے زخمی جہاز کھینچ کر لایا جاسکتا ہے - اگر یہ تختے ہوتے تو ایمپریس انجن کے بیکار ہونے سے ڈوب نہ جاتا - ان میں سے ہر تختے کا طول ۱۰ - فٹ اور عرض ۴۰ - فٹ ہے - اس حساب سے تمام تختوں کا مجموعی رقبہ ۲۴ - ہزار مربع فیٹ ہوا - اتنی بڑی قوت یقیناً جہاز کھینچ کر لیجا سکتی ہے -

(۴) جہاز سے ڈاک کے تھیلے اور سامان خورو نوش وغیرہ اتارا جا رہا ہے -

(۵) یہ وہ جھولے ہیں جنمیں بیٹھکر مسافر ان تختوں پر چلے آئینگے - دکھلایا ہے کہ مسافر جھولوں میں بیٹھے ہوے اتر رہے ہیں -

(۶) مستول کا باد بان -

(۷) ملاحوں سے بھری ہوئی کشتیاں جو تیرنے والے تختوں کو کھینچنے کیلیے اتر رہے ہیں -

(۸) یہ ایک خاص قسم کا تختہ ہے جسکے اندر کاگ بھرا ہوا ہے تاکہ پانی میں کسی طرح ڈوب نہ سکے -

(۹) اتارنے سے پہلے تیرنے والے تختے کی حالت -

(۱۰) یہ وہ پٹریاں ہیں جہاں سے تختے اٹھائے جاتے ہیں -

(۱۱) ایک تختہ اتارا جاچکا ہے - دوسرا اتارنے کیلیے تیار کیا جا رہا ہے -

(۱۲) اس تختے کو اتارنے کیلیے بالکل تیار کرچکے ہیں -

(۱۳) اگر کشتیوں کی سی صورت نہ بنائی جاے تو تختے کی صورت ایسی ہوگی -

لیکن ان دونوں کشتیونکا پہنچنا کچھہ مفید نہ ہوا - تصادم نے ایمپریس کو بالکل برباد کردیا تھا - جہاز کا ایک تہائي حصہ ٹوٹ گیا تھا جسکي وجہ سے ڈوبنے میں بہت کم وقفہ لگا - صرف چار کشتیاں اُتاري جاسکیں جن میں ۴۴۴ آدمي سوار ہوگئے اور بچ گئے - باقي ۱۰۲۳ انسانوں کو چند لمحوں کے اندر' خشکی سے صرف ۱۸۰ میل کے فاصلے پر' نئي دنیا کے تمام سامانوں اور بندوبستوں کے ساتھہ ' بالاخر قعر سمندر کا گوشہ نصیب ہوا !!

(حادثہ کا اثر)

تکرانے کے ساتھہ هي ایمپریس کے پچھلے حصے کي دیوار بالکل ٹوٹ گئي - یہ وہ حصہ تھا جسکے اندر انجن کا گھر تھا ' اور اسکے بعد هي مسافروں کے داخلي کمرے (کیبن) تھے - حادثہ رات کے وقت ہوا - تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیٹے تھے - ٹکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا ' اسکے سامنے کا تختہ ٹوٹ کر الگ ہوگیا ' اور پاني کے سیلاب نے اندر پہنچکر انجن کو بیکار کردیا - بحري سفر میں مغرور انسان کا سب سے زیادہ اعتماد دھوئیں اور بھاپ کے اس بت هي پر ہوتا ہے - سب سے پہلے قدرت نے اسي دیوتے کو بیکار کردیا !

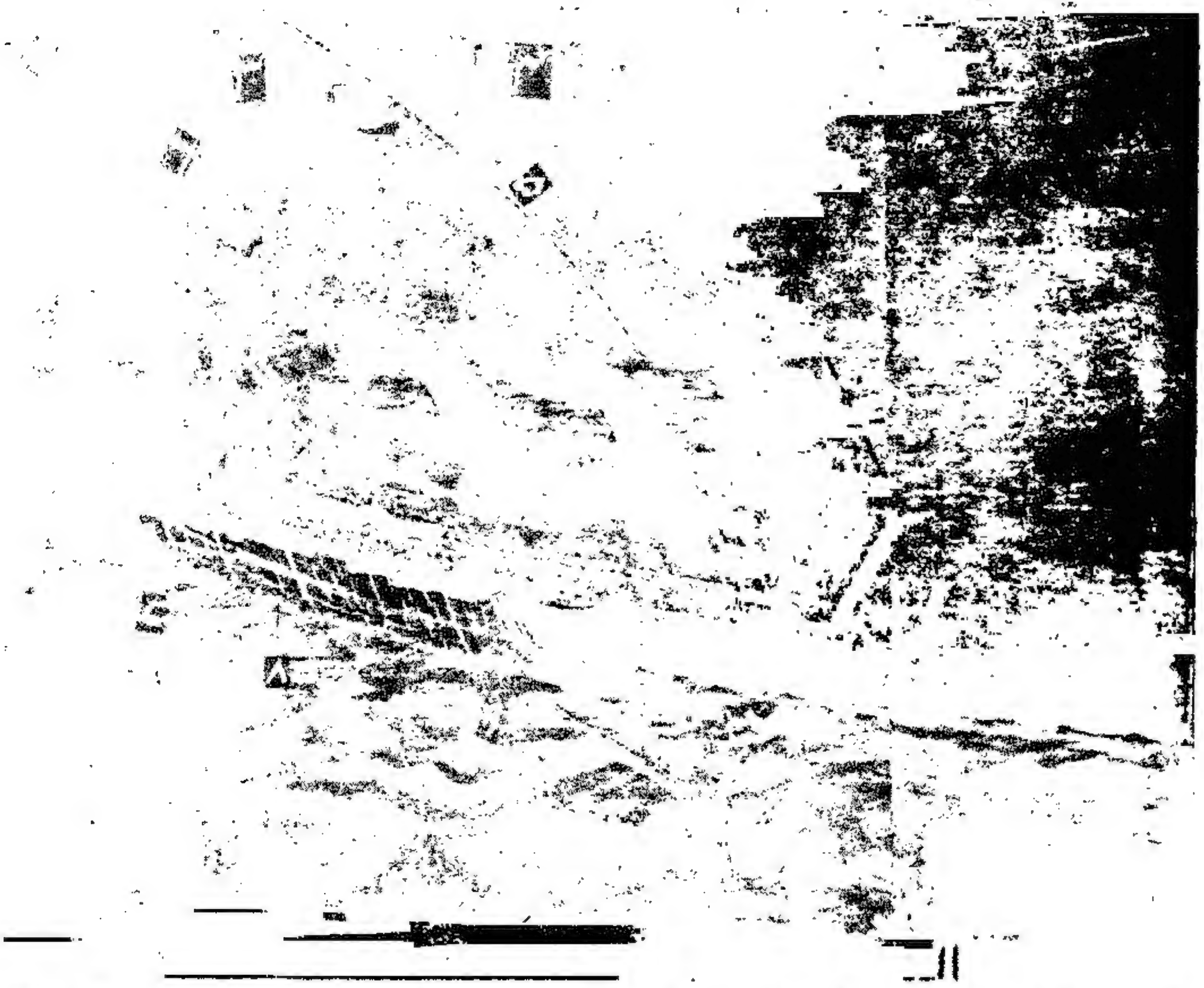

اسکے ساتھہ هي وہ حصہ پھٹا جو جہاز کے داخلي کمروں کے بالمقابل تھا - انکے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر هي مرگئے یا پاني کے سیلاب میں غرق ہوکر بہہ گئے !

تصویر نمبر [۱]

اس تصویر میں حادثہ کي صورت دکھلائي گئي ہے - تصویر میں نمبر دیدیے ہیں - انکي تشریح حسب ذیل ہے :

(۱) مقام کیوبک جہانسے ایمپرس روانہ ہوا -

(۲) ریموسکی - یہ وہ جگہ ہے جہاں ایمپرس کي تباهي کے بعد بقیہ ۴۴۴ مسافر اُتارے گئے -

(۳) لیڈي ایڈیلن لا سلکي کے ذریعہ خبر پاکر اعانت کیلیے جا رہا ہے !

(۴) دریاے سینٹ لارنس -

(۵) اس خط کے ذریعہ وہ راستہ بتلایا ہے جس سے ایمپرس گذرا -

(۶) ایوریکا جو اعانت کے لیے روانہ ہوا -

[اب نمبر ۷ سے لیکر نمبر ۹ تک ایمپرس کا وہ حصہ دکھلایا ہے جو تصادم سے ٹوٹ گیا تھا -].

(۷) ان تمام کمروں میں جتنے مسافر تھے یا تو اپنے بستروں هي پر مرگئے یا ڈوب گئے - سیکڑوں کو تو اٹھنے اور حادثے کو سمجھنے کا موقعہ هي نہیں ملا -

(۸) اس حصے میں جو سوراخ ہوا ' زیادہ تر اسي راہ سے سمندر کو اندر جانے کا موقع ملا -

(۹) یہاں سب سے پہلے ٹکر لگي اور انجن میں پاني بھر گیا -

(۱۰) اس خط کے ذریعہ وہ راہ دکھلائي ہے جسپر سے گذرکر استوارستیڈ جہاز ایمپرس سے متصادم ہوا اور پھر پیچھے ہٹا -

(۱۱) استوارستیڈ پیچھے ہٹ رہا ہے (ایمپرس کا بیان ہے کہ ٹکر لگنے کے ساتھہ هي اُس نے استوارستیڈ کو لا سلکي کے ذریعہ کہا کہ پیچھے نہ ہٹے اور اسي طرح ایمپرس سے لگا ہوا آگے بڑھتا جاے - اس سے مقصود یہ تھا کہ اگر معاً پیچھے ہٹ گیا تو ایمپرس کا جسقدر حصہ ٹوٹ گیا ہے ' وہاں سے فوراً پاني بھرنا شروع ہوجائیگا اور بچنے کے لیے مہلت نہ ملیگي - اگر تصادم کے بعد اسي طرح دونوں جہاز ملے رہے تو شکستہ تختے کچھہ عرصے تک نہیں گرینگے اور کچھہ مہلت درستگي یا بچاؤ کي مل رہیگي -

استوارستیڈ کا بیان ہے کہ بیشک مجھسے ایسا چاہا گیا تھا مگر میں قوانین طبیعۃ کے آگے مجبور تھا - ٹکر کے بعد هي جہاز خود بخود پوري طاقت سے پیچھے ہٹا ' اور میں نے ہرچند روکنا چاہا مگر کامیابي نہوئي - یہ جواب بالکل صحیح ہے - استوارستیڈ کا کپتان طبیعۃ کي قوۃ دفع ' کیونکر روک سکتا تھا ؟

بہر حال تحقیقات ہو رهي ہے - لارڈ میرسی کی زیر ریاست کمیشن مصروف تفتیش ہے - ممکن ہے کہ کمیشن کا فیصلہ اس اختلاف بیان کا تصفیہ کرے -)

مذاكرۀ علمیه

ریڈیم اور اسکے اثرات

(از جناب مولوي محمد عبد الله صاحب وکیل
سکریٹري انجمن اصلاح تمدن - نانڈیر - دکن)

عجائب زار کائنات جن معجزۂ نما اشیا سے معمور ہے' انمیں ایک عجیب شے ریڈیم بھي ہے جو ایم - کوري آف پیرس (M. Curie of Paris) نے اپنے مرنے سے آٹھه سال پیشتر سنه ۱۸۹۸ع میں دریافت کیا تھا - ریڈیم خالص سونے سے تین هزار مرتبه زیاده وزني ہے' اوسکا رنگ معمولي تیبل سالٹ (نمک) کے مانند ہے - ابتک صرف چند اونس ریڈیم زمین سے نکالا اور صاف کیا گیا ہے -

چند دن هوے امریکه کے رساله میکلیورس میگزین (Macluras Magaine) نے وہ گفتگو شائع کي تھي ' جو مسٹر کیلیو لینڈ مرفت (Mr. Clevelras moffet) اور ایم - کوري اور اوسکے لیبوریٹري اسسٹنٹ مسٹر ایم - ڈین (M. Danve) میں هوئي تھي - رساله مذکوره سے اوسکا ترجمه درج ذیل کیا جاتا ہے - یقین ہے که ناظرین کرام کي دلچسپي کا موجب هوگا :

" مسٹر موفت " جب ایم - کوري سے ملے تو اُنھوں نے اس موقع سے فائده اُٹھا کر اُسکے مددگار مسٹر ڈین سے چند ابتدائي سوالات ریڈیم کے متعلق کیے - مسٹر موفت اگرچه ریڈیم کے تمام حالات کا مطالعه کرچکے تھے' با ایں همه یه سوالات اسلیے کیے که وہ ریڈیم کے حالات ایسي زبان سے سننا چاهتے تھے جو اُسکے متعلق نہایت صحیح ترین معلومات بیان کرنیکا حق رکھتي ہے -

مسٹر موفت — کیا یه سچ ہے که ریڈیم سے حرارت اور روشني همیشه اور مسلسل پیدا هوتي رهتي ہے اور یه که وہ ایک بے اندازہ قوت کا منبع ہے ؟

مسٹر ڈین — هاں یه بالکل سچ ہے که صاف شده ریڈیم بغیر کسي مضر اثر کے پیدا کیے' هماري ایجاد کرده خوشنما آلات کے ذریعه روشني اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے -

مسٹر موفت — کیا یه روشني چمکتي هوئي هوتي ہے ؟

ایم ڈین — هاں یه روشني بالکل چمکتي هوئي هوتي ہے - ایم - کوري آپکو اسکي روشني بتلائینگے -

مسٹر موفت — کیا دوسرا شخص اسکو نہیں بتلا سکتا ؟

ایم - ڈین — اسکے متعلق اگرچه بہت سے نظریے قائم کئے گیے هیں لیکن آنکے ذریعه بتلانا کسیقدر مشکل ہے -

ایم - ڈین نے مسٹر موفت سے ریڈیم کي چند اور تاثیرات کا ذکر کیا جو نہایت هی عجیب هیں - علاوہ روشني اور حرارت کے اس عجیب دھات سے تین قسم کي نا معلوم شعاعیں بھي نکلتي رهتي هیں' اور جس سرعت کے ساتھه روشني حرکت کرتي ہے' اوسي سرعت سے یه بھي حرکت کرتي هیں - اگر ان شعاعونکو خاص طریقے سے استعمال کیا جاے تو حسب ذیل اثار پیدا کرتے هیں :

ان شعاعونکے اثار مفید اور مضر دو قسم کے هوتے هیں -

مفید آثار :

(۱) زندگي کو قوت بخشتا ہے -

(۲) ایسے جراثیم کو هلاک کرتا ہے جو زندگي کے لیے خطرناک هیں - کسي درد کا خصوصاً خوفناک (Lupus) کا نہایت عمده علاج هیں -

مضر آثار :

(۱) جسم میں نا قابل محسوس درد پیدا کرتا ہے -

(۲) زندگي کو فنا کردیتا ہے -

دوسرے دن مسٹر موفت نے دیکھا که ایم - کوري ایک چھوٹے سے چیني کے برتن پر جھکے هوے هیں جسمیں سات سو پونڈ ریڈیم آهسته آهسته تولا جا رها ہے - مسٹر موفت کے دریافت کرنے پر اونھوں نے کہا که ریڈیم کو غلیظ دھاتوں سے پاک کرکے خالص ریڈیم اسي طرح حاصل کیا جاتا ہے - لیبوریٹریوں دار التجارب یا معمل میں ماهرین کی آزمایش کیلیے ریڈیم کي انتہائي صفائي اور اسمیں بلور کي سي چمک پیدا کرنے میں سخت احتیاط کي ضرورت ہے' کیونکه اُسکے ضائع هوجانے کا خوف هر وقت دامنگیر رهتا ہے - چنانچه اسي بے احتیاطي کي وجه سے چند هفته پیشتر مجھه سے ۱½ گرین ریڈیم ضائع هوچکا ہے - یه ضائع شده ریڈیم ایک چھوٹي سی نلکي میں رکھا هوا تھا - یه نلکي ایک دوسري نلکي میں ڈالکر اُسمیں سوراخ کردیا گیا تھا - ان دونوں نلکیوں کو ایک برقي انگیٹھي پر رکھکر گرم کرنا شروع کیا - جب دو هزار درجه تک حرارت پهونچ گئي تو یکایک دونوں نلکیاں ٹوٹ گئیں اور یه گراں بها شے ضائع هوگئي - بظاهر میري غفلت کے سواء اس حادثه کا اور کوئي سبب معلوم نہیں هوتا -

مسٹر موفت نے پھر دریافت کیا که جب ریڈیم میں صلابت آجاتي ہے تو کیا وہ اپني شکل بدلدیتا ہے ؟ ایم - کوري نے جواب دیا که نہیں' اُسوقت بھي اُسکي شکل بلور کے سفید ٹکڑے کے مانند هوتي ہے' اور سفید سفوف میں صاف کرنے کے بعد معمولي نمک کي طرح معلوم هوتا ہے - ریڈیم کے چند ٹکڑے یہاں پڑے هیں - آنکے دیکھنے سے تم پر واضح هوجائیگا -

اب پروفیسر کوري نے ریڈیم کی شعاعوں کے آثار دکھلانے کے لیے میز کے خانے سے شیشه کي ایک چھوٹي نلکي نکالي جسکے اندر سفید سفوف تھا' نلکي دیا سلائي سے زیاده موٹي نه تھي - اس کے دونوں طرف مُهریں لگي تھیں اور اُسپر سیسے کي ایک ته چڑھي هوئي تھي - سیسه نلکي پر اس غرض سے چڑھایا گیا تھا که جب کوئي شخص نلکي کو پکڑے تو اُن مضر شعاعوں سے محفوظ رهے جو هر وقت نلکي سے نکلتي رهتي هیں - سیسه مضر شعاعوں کو روکدیتا ہے - پروفیسر نے کہا که نلکي کے اندر ریڈیم ایک مضطرب حالت میں رهتا ہے اور اسکي حرارت ۵,۰۰,۰۰۰ درجه هوتي ہے - اگر میں اسکو تمهارے هاتھه یا جسم کے کسي دوسرے حصے پر رکھدوں تو تم اس حرارت سے واقف هوجاؤگے -

مسٹر موفت — مجھے تو کچھه حرارت محسوس نہیں هوتي -

پروفیسر — بے شک' ابھي محسوس نہیں هوگي اور جب که ریڈیم کو میں نے پہلے بار چھوا تھا تو مجھے بھی محسوس نہیں هوئي تھی -

مقالات

بـاب الـتـفـسـيـر :

بعض مبـــاحث مهـمه

(حاشيه متعلق مقـالـــهٔ افـتـتـاحيـه)

اس هفته کے مقالۂ افتتاحیه میں دو آیتیں ایسي آگئي هیں جن پر مستقل عنوان سے نظر ڈالني تهي - لیکن اسکي ابهي الهلال میں گنجایش نہیں - حاشیے میں کسی قدر تفصیل کی گئی ' مگر حاشیهٔ اسقدر بڑهگیا که ایک مستقل مضمون کی طوالت پیدا هوگئي - خیال هوا که اسے ایک مستقل مضمون کي طرح باب التفسیر کے تحت میں دیدیا جاے - قارئین کرام پہلے ملاحظه فرمالیں که مقالۂ افتتاحیه کے صفحه ٤ کالم ٢ سطر آخري میں نمبر (١) دیا گیا ہے - اسي کے متعلق یه حاشیه ہے -

(١) الذین احسنو ' الحسنی و زیادة ' ولا یرهق وجوههم قتر ولا ذله ' اولائك اصحاب الجنة هم فیها خالدون (١٠ : ٦٣)

اِس آیة میں " ولا یرهق وجوههم قتر " کا لفظ آیا ہے " قتر " کے معني تاریک غبار کے هیں - چهرے کی سیاهی اور دهویں کے معنوں میں بهی بولتے هیں - کم کرنے کے معني میں بهی آتا ہے - " ذلة " خضوع و انکسار اور انتها درجه کی عاجزي اور اپنے تئیں حقیر کرنے کو کہتے هیں - پس آیة کا لفظی ترجمه یه هوا که جو لوگ اصحاب الجنة هیں " انکے چهروں پر سیاهي اور ذلت کبهي نه چهالیگي " حاصل مطلب یه ہے که کبهي انکي حالت ایسي نهوگي جو رسوائي ' حقارت ' مایوسي ' اور شکستگي کی هو - هر طرح کي انساني اور قومي ذلتیں اسمیں داخل هیں - سب سے بڑي ذلت محکومي و غلامي ہے جو کبهي الله اپنے دوستوں اور مومنوں کیلیے پسند نہیں کرسکتا بشرطیکه اسکے سچے مومن هوں -

دوسري آیة میں " اصحاب النــار " کیلیے فرمایا که " ترهقهم ذلة " اور کہا که " کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلما " - " قطع " بفـتـح الطاء " قطعه " کی جمع ہے - ایک قرأت میں بسکون طاء بهي آیا ہے - " قطع " کے معني ایک ٹکڑے اور حصے کے هیں - اسلیے اس آیة میں " قطعاً من اللیل " کا ترجمه " رات کا ایک ٹکڑہ " هوگا (قال ابن السکیت : القطع طائفة من اللیل) اسي لیے هم نے ترجمه میں " رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ " لکها ہے - (دیکهو ترجمۂ آیت مقالۂ افتتاحیه میں) مقصود یه ہے که انکے چهرے شدت ذلت و ناکامي اور شکست و مایوسي سے ایسے کالے کلوٹے هو جائینگے ' گویا رات کي اندهیاري انکے منهه پر چها گئي ہے !

اس تشبیه کي اصل یه ہے که قرآن حکیم نے هر جگه ایمان کو " روشني و نور " اور ضلالت و کفر کو " تاریکي و ظلمت " قرار دیا ہے : لقد جائکم من الله نور و کتاب مبین (٥ : ١٨) الله نور السماوات والارض (٢٤ : ٣٥) و من لــم یجعل الله لـه نوراً فماله من نور (٢٤ : ٤٠) هو الذي ینزل علی عبده آیات بینات لیخرجکم من الظلمات الی النور (٥٧ : ٩) الحمد لله الذي خلق السماوات و الارض و جعل الظلمات و النور (٦ : ١)

اس آیة میں اصحاب النار کی نسبت کہا که انکے چهرے تاریک هونگے - یه ٹهیک ٹهیک اُس حالت ایماني و اسلامي کي ضد ہے جو دوسري جگه مومنوں کیلیے فرمائي ہے - یعني انکے ایمان و اعمال حسنه کي روشني و نورانیت کی شمع انکے سامنے روشن رهیگی :

یوم لایخزي الله النبي والذین آمنـوا معه ' ونورهـم یسعی بیـن ایدیهـم و بایمانهـم : یـقـولـــون ربـنـــا ! اتـمـــم لنـا نـورنـا ! (٦٦ : ٨)	وہ عاقبت کار اور ظهور نتائج کا وقت که خدا اس دن اپنے نبي کو اور اُن لوگوں کو جو اسکے ساتهه ایمان لائے هیں ' کبهي شرمنده و رسوا نه کریگا - انکا نور انکے آگے اور انکے دهني طرف ساتهه ساتهه چلے گا ' اور وہ الله سے التجا کرینگے که اے پروردگار ! همارے اس نور کو کامل کردے اور آخر تک قائم رکهه !

اسي طرح سورۂ حدید میں ایمان و کفر اور مومنین و منافقین کی تقسیم کرکے نور و ظلمت هي کی مثال دي ہے :

یـوم تـری المومنین والـمومنـــات یسعی نورهم بایدهم و بایمانهم ' بشـــرا کـم الـیـوم ! (٥٧ : ١٢)	اُس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکهوگے که انکا نور انکے آگے آگے اور انکے ساتهه ساتهه چل رہا هوگا ' اور انسے کہا جائیگا که آجکے دن تمهارے لیے فتح و مراد کي بشارت ہے !

لیکن منافقین و مضلین اس " نور " سے محروم هونگے اور نہایت حسرت کے ساتهه مومنوں کی حالت دیکهینگے - اسکي مثال یوں فرمائي :

یـوم یقول المنافقون والمـنافقـات لـلذین آمنوا : انظرونا نقتبس من نورکم ! قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نـوراً (٥٧ : ١٣)	اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہینگي که ذرا همارا انتظار کرو که هم بهي تمهارے اس نور سے کچهه روشني حاصل کرلیں - مگر انسے کہا جائیگا که ایسا نہیں هوسکتا - آگے مت بڑهو - پیچهے هٹو اور کوئي اور روشني تلاش کرلو -

اندلس کے ایک شاعر نے اپنے نقاب پوش خلیفه کو مخاطب کرکے اس آیت کو نظم کردیا تها :

انظرونا نقتبس من نورکم
ان هذا نور رب العالمین !

بهرحال اس " نور " سے مراد وہ الهي روشني ہے جو " اولیاء الله " اور " اصحاب الجنة " کو اپنے اعمال صالحه کے نتائج سے حاصل هوتي ہے اور انکے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کي تاریکي سے پاک کردیتي ہے - اسکا ساتهه ساتهه چلنا اس طرف اشارہ ہے که جس آدمي کے ساتهه اندهیري رات میں روشني هو ' اور وہ اسکے ساتهه اس طرح کردي جاے که جہاں جاے ایک مشعل راہ دکهلاتي اسکے آگے آگے هو ' تو وہ کبهي ٹهوکر نہیں کهائیگا اور نه کبهي بهٹکے گا - اسي طرح سچے مومنوں اور الله کے پرستاروں کیلیے هدایت و سعادت کي ایک مشعل روشن هو جاتي ہے ' جو همیشه انکے ساتهه رهتي ہے ' اور جہاں جائیں انکے ساتهه ساتهه حرکت کرتي ہے - نه تو کبهي انپر تاریکي چها سکتي ہے ' اور نه انکے لیے ٹهوکر اور گمراهي ہے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ١٧ ملاحظه هو]

باب الصحة و تدبير المنزل

خطــرنـاک مکهـــي !

ان الله لا يستحي ان يضرب مثلا ما بعوضة (۲ : ۲۴)

حال ميں مکهيوں کے متعلق ڈاکٹر اڈورڈ راس کي تحقيقات نے علمي و طبي حلقوں کو اس موضوع پر خاص توجه دلائي هے - ڈاکٹر موصوف مشهور سر رونالڈ راس کے بهائي هيں اور علم الجراثيم (بکٹريالوجي) کے مسايل کي تکميل و تحقيق سے خاص دلچسپي رکهتے هيں -

ايک مختصر سا مضمون انکا "گريفک" ميں نکلا هے جسميں عام پبلک کي واقفيت کيليے سرسري طور پر اپني تحقيقات کي طرف اشاره کيا هے - هم اسکا خلاصه مع ايک دلچسپ تصوير کے شائع کرتے هيں - (الهـــلال)

(تندرستي کا جهاد)

سائنس کے تجارب سے يه بات ثابت هوگئي هے که گهر کي معمولي مکهياں سخت خطرناک چيزيں هيں - يهي هوائي سيّاح هيں جو ايک شخص کي بيماري دوسرے تک ليجاتي هيں ' اور اسليے اسقدر حقير نهيں هيں جسقدر که عام طور پر سمجها جاتا هے - هر گهر کيليے جسميں صحت اور تندرستي کي قيمت محسوس کي جاتي هو ' ضروري هے که انکي تعداد کم کرنے کيليے ايک سخت جهاد شروع کردے ' تاکه وه بيمارياں جو ايک جگه سے دوسري جگه منتقل هوتي هيں ' کم هوجائيں اور کچهه دنوں کے بعد بالکل معدوم -

(هلاک کرنے کي کوشش)

ايک طريقه ان بيماري پهيلانے والي مکهيوں کے کم کرنے کا يه هے که انهيں هلاک کرديا جاے ' اور اسي ليے " مکهي مار " کاغذ کا استعمال بهت سے مقامات ميں ' خاصکر امريکه کے شهروں ميں شروع هوگيا هے - ليکن تجربه سے معلوم هوتا هے که يه چنداں مفيد نهيں - اسطرح کے وسائل سے مکهياں اتني تعداد ميں هلاک نهيں هوسکتيں ' جس سے انکي مهيب تعداد ميں کوئي بڑي کمي واقع هوسکے - گهراؤ مکهيوں کے بچے گرمي کے موسم ميں بهت زياده مقدار ميں پيدا هوجاتے هيں ' اور انکي هلاکت اور پيدايش کا مقابله کرنے سے پيدائش کي تعداد هر حال ميں زياده هي رهتي هے -

پس دراصل مارنے کي کوشش کي جگه اس بات کي سعي کرني چاهيے که کسي طرح انکي پيدايش کو کم کيا جاے - کسي بيماري کے علاج سے پيشتر اس بيماري کے نه هونيکي تدبير هي کيوں نه کي جاے ؟ سب سے بهتر طريقه اس کا يه هے که صفائي کا بهت زياده لحاظ رکها جاے - صفائي سے يه فائده هوگا که کيڑے آپ هي آپ دور هو جائينگے اور بيمارياں جو انکے ساتهه آتي هيں بالکل غائب هوجائينگي - يه طريقه پناما اور نهر سويس کے کنارے مچهروں کے دفعيه کے ليے برتا گيا ' اور نهايت کامياب ثابت هوا -

(موطن و مولد)

گهراؤ مکهياں ميلي اور گندي جگهوں ميں انڈے ديتي هيں - موسم گرما ميں ايک ماده مکهي قريب ڈيڑهه سو انڈے سڑے هوئے پتوں يا مکان کے کوڑے کرکٹ يا غليظ راستوں ميں ديتي هے - ان انڈوں سے کچهه دنوں کے بعد بے شمار چهوٹے چهوٹے کرم پيدا هوجاتے هيں - پانچ دن گذرنے کے بعد انکي شکل چنے کے مانند گول هوجاتي هے - دسويں دن دو پاؤں اور جهه پر مکمل طور پر نکل آتے هيں - اسي کا نام مکهي هے -

نيلے پيٹ والے مکهي بهي اسي طرح انڈے ديتي هے - مگر فرق صرف اسقدر هے که وه زياده تر سڑے هوئے گوشت ميں انڈا ديتي هے -

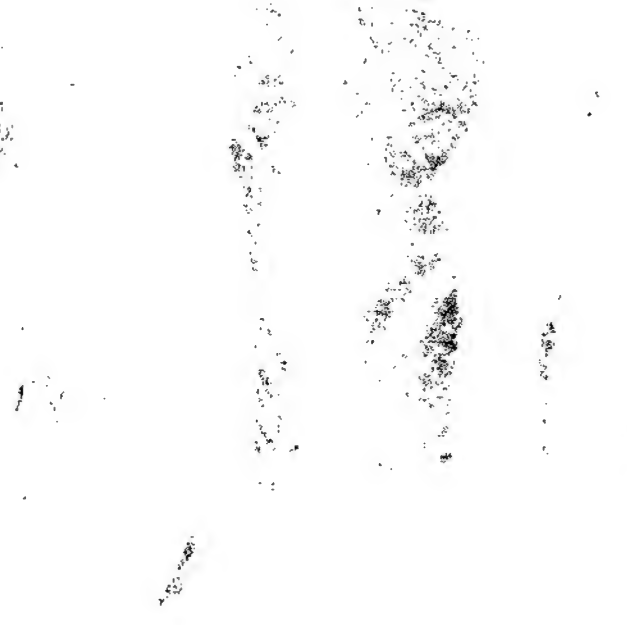

(جراثيم)

گهراؤ مکهي اور چهوٹي مکهي اپنے پاؤنکو مريض مقامات ميں آلوده کرکے بيماري کے کيڑے اپنے ساتهه لے ليتي هے اور غذا کي تلاش ميں اڑتي هے - بيماري کے کيڑے بکثرت اسکے پاؤں ميں لپٹے هوتے هيں ' اور اسکي ڈنک بهي مهلک جراثيم کي ايک پوري آبادي هوتي هے - پهر وه دودهه کے جگ ميں ' چاے کي پيالي ميں ' روٹي کے ٹکڑے پر اور هر طرح کي غذاؤں اور انساني جسم و اعضا پر آکر بيٹهتي هے اور بغير قصد کے صدها مهلک کيڑوں کو پهيلا ديتي هے جو فوراً اپنا کام شروع کرديتے هيں - بعض مکهياں کيڑے کو نگل ليتي هيں - وه اس کے اندر جاکر اور بڑهتے هيں اور اسکے بعد جب مکهي بيٹهتي هے تو وهي کيڑے نکل کر جمع هو جاتے هيں !

(ان الله يحب المتطهرين)

هم لوگ تهوڑي سي توجه بهي باقاعدگي کے ساتهه اس طرف کريں ' تو بربادي کي اس بهت بڑي فوج سے نجات پاسکتے هيں - هم لوگوں کو چاهيے که اپنے رهنے کے تمام مقامات کو هر طرحکي کثافت اور ميلے پن سے پاک کرديں - اگر هم نے ايسا کرديا تو اسکے يه معني هونگے که اپنے دشمنوں کو بيخ و بنياد سے نيست و نابود کرديا - کيونکه اصلي سوال پيدايش کا هے ' اور مکهي صرف کثافت اور غلاظت هي ميں انڈے ديتي هے - هر گرد آلود اور ميلي جگه کم سے کم هفته ميں ايک بار ضرور هي صاف کر ديني چاهيے -

حال ميں اخبارات نے مکهيونکے خلاف اعلان جنگ کيا هے - نيز حفظان صحت کے محکموں کے ڈاکٹر ان کے دور کرنے کي تدابير محنت کے ساتهه ڈهونڈ رهے هيں - ليکن جب تک لوگوں کو خود صفائي کي طرف توجه نهوگي ' يه کوششيں کچهه مفيد نهيں هو سکتيں -

یه کهکر پرروفیسر نے اپني قمیص أتاري اور اپنا بازو مجھے دکھلایا جسمیں زخم کي وجه سے ابھي تک سرخي اور گهرا داغ موجود تها -

اسي سلسله میں انہوں نے اپنے دوست پرروفیسر بیکرل (Pro. Becquerel) کا تجربه بیان کیا که وہ لندن کے سفر میں اپنے تجارب دکھلانے کے لیے ریڈیم کی ایک نلکي اپني واسکٹ کي جیب میں رکھکے لیگئے - اثناے سفر میں تو انہیں کچهه تکلیف نہیں هوئي - لیکن دو هفته کے بعد پرروفیسر نے دیکھا که جیب کے نیچے کي جلد سرخ هوگئي هے اور جهڑ رهي هے - آخر کار اس جگهه ایک گهرا اور تکلیف دہ زخم هو گیا جو کئي هفته تک اچها نه هوا - ریڈیم کے ان زخموں میں یه ایک عجیب خاصیت پائي جاتي هے که شعاعوں کے اثر کرنے کے بعد وہ ایک عرصة تک بالکل نظر نہیں آتے !

مسٹر موفٹ نے ایم - کورے سے دریافت کیا که کیا اسوقت بھي ریڈیم حرارت اور روشني پیدا کرتا هے ؟

ایم - کوري — بے شک' روشني اور حرارت دونوں پیدا کرتا هے - روشني کے تجربه کے لیے میں تمھیں ایک تاریک کوٹھري میں لیجاؤنگا اور وهاں اسکي روشني دکھاؤنگا - حرارت کے متعلق جو دریافت کرنا چاهتے هو تو تھرمامیٹر کے ذریعه تم معلوم کر سکوگے که به نسبت اطراف کي هوا کے ریڈیم کي نلکي ڈیڑہ درجه زیاده گرم هے !

مسٹر موفٹ — کیا یه نلکي همیشه اتني هي گرم رهیگي ؟

ایم - کوري — جهانتک مجھے علم هے یه همیشه گرم رهیگي - اب میں اس نلکي کو یونہی رکھه دیتا هوں اور تم دیکھوگے که منجمد ریڈیم خود بخود رقیق هوتا چلا جائیگا -

مسٹر موفٹ — یه همیشه رقیق هوتا رهتا هے ؟

ایم کوري — میں اپني تجربه کے بناء پر کهه سکتا هوں که یه همیشه هوتا هے -

اسکے بعد پرروفیسر ایم - کوري مجھے ایک تاریک حجرہ میں لئے گئے ' اور میں نے نلکي سے نہایت صفائی کے ساتھه روشني نکلتے دیکھي - یه روشني اتني چمکتي هوئي تهي که ایک مطبوعه کتاب بآساني پڑهي جاسکتي تهي - پرروفیسر نے کہا که $\frac{۱}{۱۰}$ گرام ریڈیم پندرہ مربع انچ سطح زمین کو روشن کردیتا هے جو پڑهنے کے لیے بالکل کافي هے - اسي طرح ایک کیلوگرام (۲ ۰ ۲) پونڈ ریڈیم میں تیس مربع فیٹ رقبه کا حجرہ روشن هوجاتا هے - یه روشني اور زیادہ چمکنے لگے اگر سلفائڈ اف زنک کے پردے ریڈیم کے نزدیک رکھے جائیں - لیکن اس قسم کي روشني کے پیدا کرنے کے لیے بهت صرف هوتا هے - کسي آبادي میں اگر ریڈیم کي روشني کیجاے ' تو وہ آبادي فالج اور دوسري اعصابي امراض میں مبتلا هو جائیگي - اور اسي وجه سے آینده ایک زمانے تک ریڈیم کي روشني صرف تجربه گاهوں کے عجائبات هي میں رهیگي -

کچهه دیر تاریک حجرہ میں ٹهیرنے کے بعد ایم - کوري نے ریڈیم کي نلکي دبیز کاغذ میں لپیٹ کر مسٹر موفٹ کے هاتهه میں دیدي اور کہا که آنکھیں بند کر کے اس نلکي کو اپني پلکوں پر رکھو اور زور سے دباؤ - مسٹر موفٹ نے انکے کہنے پر عمل کیا اور انکو آنکهه کے بیروني حصے میں وسیع روشني کا اثر محسوس هونے لگا - ایم - کوري نے انکو یقین دلایا که یه روشني آنکهه کے بیروني جانب نہیں بلکه اندروني حصه میں هے - پرروفیسر نے مسٹر موفٹ کو هدایت کي که ریڈیم کي نلکي کو زیاده عرصه تک پلکوں پر نرکھیں ' کیونکه اوسکا نتیجه یهه هوگا که یا تو بصارت کو سخت صدمه پهنچیگا یا بصارت بالکل جاتي رهیگي - دوسرا تجربه ریڈیم کو پیشاني پر رکھکر کیا گیا - اس مقام پر بھي باوجود آنکھیں بند هونیکي مدهم روشني کا اثر نظر آنے لگا - شعاعوں نے سر کي هڈیوں میں سے نفوذ کرکے آنکهه کے ڈهیلے پر اپنا اثر ڈالاتها -

ریڈیم کي شعاعیں ابتک امراض چشم میں استعمال کي گئي هیں ' اور موتیا بن کي تشخیص کا نہایت عمده ذریعه ثابت هوئي هیں ' ان سے معلوم هو جاتا هے که رٹینا (Retina) بے نقص هے یا نہیں ' اور عمل جراحي کہاں تک کامیاب هو گا ؟

موتیا بن کي وجه سے اگر کسي شخص کي بصارت جاتي رهي هے اور وہ ریڈیم کي روشني میں دیکهه سکتا هے ' تو اسکي بصارت واپس هوسکتي هے - اگر ریڈیم کي روشني میں بھي نہیں دیکهه سکتا تو بصارت کي واپسي کي امید نہیں -

ابتک زمین سے بهت کم ریڈیم نکلا هے ' اور ایم - کوري کو زمین کے اندر زیاده مقدار میں ریڈیم موجود هونیکے متعلق شک هے - انکا بیان هے که قرب و جوار کي کانوں میں ریڈیم اتني کم مقدار میں پایا جاتا هے که کئي سو مربع گز چٹانوں میں کهیں کهیں اوسکے آثار پاے جاتے هیں -

کان سے ریڈیم نکالنے کي اجرت بھي اسکے نکالے جانے میں مانع هے -

الهلال :

ریڈیم کے متعلق الهلال کي دوسري جلد میں ایک مفصل مضمون نکل چکا هے ' جسمیں بتلایا هے که کیونکر ڈاکٹر ایم کوري اپنے انکشافات میں کامیاب هوا ؟ قارئین کرام اسپر بھي ایک نظر ڈال لیں -

دیوان وحشت

(یعني مجموعهٔ کلام اردو و فارسي جناب مولوي رضا علي صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ' جسکي زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نغمے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید هے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۲ - کولیه زري - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

میرٹهه کي قینچي

میرٹهه کي مشهور و معروف اصلي قینچي اس پته سے ملیگي
جنرل ایجنسي آفس نمبر ۱۵۶ اندرکوٹ شهر میرٹهه

عالم اسلامی

جدید عثماني کارخانہ ھائے صناعي

جدہ میں آب شور کو شیریں بنانے کا کارخانہ

جدہ سے سرزمین حجاز کي سرحد شروع ہوتي ہے ' جہاں آب شیریں ہمیشہ سے ناپید ہے - مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفہما) میں چند کنوؤں اور نہر زبیدہ کے سوا اور کوئي منبع آب نہیں - جدہ اگرچہ ساحلی مقام ہے لیکن سمندر کا نمکین پاني پینے کے کام میں نہیں آسکتا -

دولۃ عثمانیہ نے سرزمین حجاز کي ترقي و اقتصاد پر از سر نو توجہ شروع کردي ہے - اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے سمندر کے پاني کو میٹھا پانی بنانے کا دخانی کارخانہ ہے جو نہایت وسیع پیمانہ پر قائم ہوا ہے - اور اب بغیر صرف و مشقت کے صدہا گیلن میٹھا پانی ہر شخص حاصل کر لے سکتا ہے -

یہ تینوں تصویریں اسی کارخانے کي ہیں - پہلي تصویر کارخانے کے ایک خاص حصہ کو نمایاں کرتي ہے' جہاں پاني لینے والوں کا مجمع ہے - دوسري تصویر کارخانے کے آلات اور مشینري کا نمونہ دکھلاتي ہے' جہاں سمندر کے پانی سے نمک نکال لیا جاتا ہے' اور چند لمحوں کے اندر پاني میٹھا ہوجاتا ہے

تیسري تصویر صناعي آب شیریں کا مرکزي حوض ہے جہاں ہر وقت پاني موجود رہتا ہے' اور اہل شہر میں تقسیم ہوتا ہے -

[بقیہ مقالات صفحہ ١٦]

پس اس ایۃ میں " اصحاب النار " کي نسبت جو یہ کہا ہے کہ انکے چہروں پر تاریکي چھا جائیگي ' تو یہ ٹھیک ٹھیک " اصحاب الجنۃ " کي اس حالت کے مقابلے میں ہے جو پچھلي آیتوں میں بیان کي گئي ہے : نورھم یسعي بین آیدیھم و بایمانھم !

آیۃ متذکرہ متن کے متعلق ایک اور نکتہ بھي قابل درس و فہم ہے جسپر توجہ دلائے بغیر نہیں رہسکتا - فرمایا کہ " للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ " جن لوگوں نے نیکي اور بھلائي کے کام کیے ' انہیں ویسا ھي نیک اجر بھي ملیگا - نیز اس سے بھي کچھہ زیادہ یعني جسقدر عمدہ کام کیے ہیں انکے مطابق تو نتائج حاصل ھي ہونگے ' لیکن اسکے علاوہ بطور لطف و مرحمت کے بھي بہت کچھہ عطا کیا جائیگا -

اس آیۃ کریمہ میں نیکي کے بدلے نیکی کی مقدار سے کہیں زیادہ معاوضہ ملنے کي بشارت دي ہے' لیکن دوسري آیت میں جب برائي اور بد عملي کا ذکر کیا ہے تو وہاں صرف اسیقدر ہے : " والذین کسبوا السئیات جزاء سئیۃ مثلھا - جن لوگوں نے برائي حاصل کي تو جیسي برائي کي ' ویسا ھي اسکا بدلہ بھي پائینگے -

یہاں " زیادۃ " نہیں کہا بلکہ " مثلھا " کا لفظ کہا - جس سے ثابت ہوا کہ نیکي کا بدلہ نیکي کے مقدار سے زیادہ ملیگا ' پر بدي کیلیے اتني ھي سزا ہوگي جتني کہ بدي کي گئي ہے - اسي قسم کي ہوگي جس قسم کي وہ بدي تھي -

اللہ کي عدالۃ حقہ کا یہي اصول لطف و مرحمت ہے - وہ نیکي کے معاوضہ میں فیاض و رحیم ہے لیکن بدي کي سزا دینے میں صرف عادل - اگر ثواب کي طرح عذاب میں بھی یہ " زیادتي " کا اصول عمل میں آتا' تو نہیں معلوم اس معصیت سرائے عالم کا کیا حال ہوتا ؟ شاید ایک ہستي بھي زمین پر باقی نہ رہتي - کمال قال سبحانہ :

ولو یواخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیھا من دابۃ ولکن یوخرھم الی اجل مسمي (١٦ : ٦٣)	اور اگر اللہ انسانوں کو انکے ظلم و گناہ پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بھي باقي نہ رہتا اور اپني بد اعمالیوں کي پاداش میں سب کے سب برباد و ہلاک ہوجاتے - لیکن

وہ عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اور انکے معاملے کو چھوڑ دیتا ہے - یہاں تک کہ انکے کاموں کے قدرتي نتائج کے ظہور کا وقت آجاے اور وہي سزا انکے لیے بس کرتي ہے !

قران حکیم میں دوسري جگہ اسے کھول کر بالکل واضح کر دیا ہے :

من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ' و من جاء بالسئیۃ فلا یجزي الا مثلھا - (٦ : ١٦٠)	جو شخص نیکي اور بھلائي کے ساتھہ ہمارے سامنے آئیگا تو اسکا بدلہ دس گنا زیادہ ملیگا - اور جو بدي لیکر آئیگا تو اسکے لیے کچھہ زیادتي نہوگي ' بلکہ

ٹھیک ٹھیک اتني ھي سزا پائیگا جتني کہ اس نے بدي کی ہے !

اسي طرح سورۂ نمل اور سورۂ قصص میں کہا : من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا (٢٧ : ٨٩ و ٢٨ : ٨٤)

کاش " البصائر " نکلتا اور مباحث کلام اللہ کیلیے کافی میدان بحث و نظر ہاتھہ آتا - اسطرح ضمناً نہ تو جي بھر کر لکھا جاسکتا ہے ' اور نہ کوئي مرتب اور منظم سلسلہ شروع ہوسکتا ہے -

هم لوگوں میں سے هر شخص مکهي کے مقابلے میں حصه لے سکتا هے - کیونکه هم سے هر شخص خواه وه کتنا هي غریب هو' اپنے گهروں کو مکهیوں سے پاک رکهه سکتا هے - هفتے میں ایک بار صبح کے وقت اپنے گهر کو اچهي طرح دیکهه لو که صفائی اور چیزوں کي ترتیب کا کیا حال هے ؟ سب سے پہلے بارورچي خانے سے معائنه شروع کیا جاے - برتن رکهنے کي جگهوں کو دیکهیں' مودي خانه کهلوائیں' جنس اور اشیا کے ظروف کا تجسس کریں - تفتیش اس بات کي هوني چاهیے که هر گوشه صاف هے یا نہیں ؟ اسکے بعد خصوصیت کے ساتهه گهر کے ان تمام موقعوں کو بذات خاص دیکهنا چاهیے جو کوڑا کرکٹ پهینکنے اور کثافت جمع هونے کي جگهیں هیں - هماري زندگي کي سلامتي کا رشته گهر کے انهیں ادنے اور حقیر گوشوں کے هاتهه میں هے - اگر انکو جلد جلد صاف کرنے کا انتظام کرلیا گیا تو پهر اس معرکے میں فتح هي فتح هے - چاء کي پتیاں اور بچا هوا کهانا پهینک دینا مکهیوں کو انڈہ دینے کیلیے بلانا هے - اسکي بڑي احتیاط رکهني چاهیے -

(غطـو الاناء !)

ایک بہت بڑا اصولي نکته یه هے که کهانے کي هر چیز هر حال میں ڈهانپ کے اور بند کرکے رکهني چاهیے - انهیں کهلا چهوڑ دینا هي اسکا سبب هوتا هے که مکهي آکر بیٹهے اور اپنے پانوں کے لپٹے هوے قاتل کیڑوں کو ڈالدے !

(زندگي کا مسئله)

صفائي کا مسئله زندگی کا مسئله هے' اور اس شخص سے بڑهکر کوئي احمق نہیں جو اپني زندگی نوکروں کے اعتماد پر چهوڑ دے -

جنگي جهازوں کا قاعده هے که هر اتوار کي صبح کو کپتان اور دیگر افسر جهاز کے گوشے گوشے کو صفائي کیلیے دیکهتے هیں - هم لوگوں کو بهي چاهیے که اپنے گهر کے کپتان بن جائیں' اور اسي طرح هفته میں چند گهنٹے زندگي اور صحت کیلیے صرف کریں -

یه بهي ضروري هے که هم اپنے همسایونکو مکهیوں کي خطرناک حالت سے اچهي طرح مطلع کردیں اور ان سے التجا کریں که وه بهي همارے مقابلے میں شریک هوں - اسطرح ایک مجموعي طاقت مکهیوں کے دفعیه میں سرگرم جهاد هوني چاهیے - بچوں کو بهي اسکے متعلق ابتدا سے تعلیم دینا نہایت ضروري هے' اور ان صدها تعلیموں سے یقیناً مقدم جو اسکولوں کے اندر دي جاتي هیں -

اگر هم لوگ اپنے گهر کو پاک و صاف رکهیں تو همارے بچوں کی صحت اچهي رهیگي' گرمي میں جو بیماریاں بکثرت هوتی هیں بالکل نه هونگي' ٹائیفوڈ کم هوجائیگا' ڈاکٹر کا بل بهي کم آیا کریگا' گهر کا هر فرد چین اور سکهه کی زندگی بسر کریگا - خدا اور اسکے بندے' دونوں کی خدمت صرف تندرست آدمی هي کرسکتا هے - پس آؤ' هملوگ اسي کے مطابق عمل کریں !

(ملاحظات)

آج جبکه علوم کي انتہائي ترقیات و کشفیات سے یه نتیجه اخذ کیا گیا هے که مکهیوں سے غذا کو بچانا چاهیے' اور سخت تاکید کي جا رهي هے که غذا کو ڈهانپ کر رکها کرو' تو آن احادیث نبویه کو بهي یاد کرلینا چاهیے جن میں نہایت اصرار سے تاکید کي گئي هے که کوئي چیز کهانے کي کهلي نه رکهو -

اس قسم کي احادیث بکثرت وارد هیں' اور عموماً کتب حدیث کے ابواب" اطعمه و آداب اکل و شرب" میں درج کي گئي هیں - بعض کتابوں میں " تغطیة الاواني " کا مستقل باب رکها گیا هے اور اسکے تحت میں اس قسم کي تمام حدیثیں جمع کردي هیں - ان سب پر نظر ڈالنے کیلیے بہترین کتاب جمع الجوامع هے - امام غزالي نے بهي احیاء میں ذکر کیا هے - هم صرف بخاري و مسلم کي ایک متفق علیه حدیث یہاں نقل کردیتے هیں :

جاء رجـل من الانصار باناء	آنحضرت (صلعم) کی خدمت میں
من لبن الی النبي صلی	ایک شخص برتن میں دوده لایا -
الله علیه و سلم - فقـال	آپ نے دیکهکر فرمایا که تونے اسے ڈهانکا
الا خمـرتـه و لـو لن	نہیں - کسي تنکے هي سے سہي -
تعـرض علیـه عـوداً -	لیکن ڈهانک دینا ضروري هے !

اسکے علاوه متعدد حدیثوں میں " غطو الاناء " (یعنی برتنوں کو ڈهنکا هوا رکهو) بهي آیا هے :

اس سے همارا مقصود اس مسلک کو اختیار کرنا نہیں هے' جو آجکل کے بعض مصنفین و اهل قلم حضرات کا هر نئي تحقیق کو کسي قدیمي تعلیم سے تطبیق دینے کا هے - اکثر صورتوں میں ایسي کوششیں محض بے معني و لغو هوتي هیں - هم صرف یه دکهلانا چاهتے هیں که احادیث نبویه میں مفید تعلیمات کا بہت بڑا حکیمانه ذخیره موجود هے -

(مصورقسم)

اس مضمون کے ساتهه ایک تصویر بهي دي گئي هے' جسمیں دکهلایا هے که مکهي کیونکر انڈے دیتي هے اور مهلک کیڑے کس طرح اسکو اپني قاتل سیاحت و نفوذ کا مرکب بناتے هیں ؟ تصویر میں جابجا نمبر دیدیے هیں - یہاں انکي تشریح کردي جاتي هے - تصویر سامنے رکهه لیجیے :

(۱) مکهي کے انڈے اپني اصلي مقدار میں -

(۲) مکهي کے بچے انڈوں سے نکل رهے هیں -

(۳) مکهي کے بچے -

(۴) انڈے اصلي حالت سے بہت بڑا کرکے دکهلاے هیں -

(۵) مکهي کے پانوں جن میں بیماري کے خورد بیني کیڑے (میکروب) لپٹ جاتے هیں - دونوں جانب پرونکے نیچے اسکی ٹانگیں دکهائي دیتي هیں - ٹانگونکے سروں پر × کا نشان بنا دیا هے - اسي طرح سامنے کي چار ٹانگوں کے سروں پر بهي یهي نشان هے - نیز منه کے سامنے بهي نشان دیا هے - یه تمام مقامات خورد بیني کیڑوں کے جمع هونے کے هیں -

(۶) یه بیماري کے خورد بیني کیڑوں کي صورت هے - انکے اصلي جسم کو کئي سو مرتبه بڑا کرکے دکهلایا هے -

(۷) مکهي کي زبان - اصل سے بدرجها بڑي کرکے دکهلائي هے -

(۸) مکهي کي زبان کا وه حصه جو خورد بیني کیڑوں کو جمع کرتا هے -

(۹) خورد بیني کیڑے لپٹے هوے هیں -

(۱۰) مکهي کا پانوں - اصل سے بدرجها بڑا کرکے دکهلایا هے

روزانه الهلال

چونکه ابهي شائع نہیں هوا هے' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش' میز پوش' خوان پوش' پردے' کامدار چوغے' کرتے' رفلي پارچات' شال' الوان' چادریں' لوئیاں' نقاشي مینا کاري کا سامان' مشک' زعفران' سلاجیت' ممیرہ' جدوار' زیرہ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دي کشمیر کوآپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

کیسا سمجھتا هوں اور وہ کونسي بعض خوبیاں هیں جو مجھے نظر آتی هیں؟ مختصراً عرض کرونگا - یہ ایک نہایت ضروری مبحث ہے - ضرورت تھي کہ اسپر تفصیلي نظر ڈالی جاتي اور مشرح لکھاجاتا - مگر با وجود اختصار ملحوظ رکھنے کے تحریر طویل هوئی جاتي ہے' اور یہ بھی چاهتا هوں کہ جلد سے جلد وہ شائع هوجاے - پس مختصر اشارات عرض کرونگا -

اسلام اور اسلامیونکو خداے کریم و رحیم نے منجملہ بیشمار نعمات، عطاے دیني و دنیوي کے ایک نعمت غیر مترقبہ قران کریم عطا فرمائی ہے جو همارے تمام امراض روحاني و جسماني کي ایک هي دوا و علاج ہے' اور هماري روزانہ زندگی کا ایک هي قابل تعظیم دستورالعمل ہے - هماري هر ضرورت خواہ وہ دیني هو خواہ دنیوي' اُسي کے زیر حکم هوني چاهیئے -

مگر صد حسرت و افســوس هماری غفلتوں اور گمراهیوں پر! اس زریں و متبرک اصول کو جب سے هم فراموش کر بیٹھے هیں' کونسي تباهي ہے جو نازل نہیں هوئی' اور کونسا حادثہ ہے جو همپر نہیں گذرا؟ فن طبابت میں تشخیص مرض دشوار ہے اور جب مرض کی تشخیص صحیح هوجاے تو پھر ازالۂ سبب مرض مشکل نہیں رهجا تا - الهلال کي پہلی اور قابل تعظیم خصوصیت یہي ہے کہ اُسنے سب سے اول سبب اصلي کي تشخیص کی - اور بلا شبہ الهـلال هي وہ مصلح اعظم و اول ہے جسنے اخباری اجسام میں قران کریم کي روح پھونکدی اور گم کشتگان بادیہ ضلالت کو صراط مستقیم بتا دی - یعنی مدتوں کي سوئی هوئی قوتونکو چند ماہ کے اندر بیدار کردیا' اور یہي اُسکا وہ مسلک محبوب ہے جسپر همیں هزار جان سے نثار هونا چاهیے -

دوسری خصوصیت اُسکي امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا وعظ ہے - یعنی وہ برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کي تعلیم و تلقین کرتا ہے - یہي وہ تعلیم ہے جو همارا لباس کار هو تو تمام روگ دور هو جائیں -

تیسری خصوصیت اُسکي راہ حق و صداقت میں مجاهدہ و بے نظیر استقلال و ثبات ہے - میں بلا خوف تردد کہہ سکتا هوں کہ اگر اس عصیاں آباد هند میں ایک متنفس بھی اُسکے مطابق آواز بلند کرنیوالا باقی نہ رهے' اور تمام دنیا کي حاکم و قاهر قوتیں اُسکي دشمن هو جائیں' پھر بھی اُسکے پاے ثبات و استقلال کو فضل الہی سے جنبش نہوگي: و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء!

ان تین عظیم و جلیل خصوصیتوں کے بعد بیشمار خصوصیات اور بھی هیں جو هر هفتہ نئے نئے انداز و کرشمونکے ساتھہ جلوہ آرا هوتی هیں -

پھر اُنکا طرز نو و جدید' اُسکی رزم و بزم' اُسکی متانت و ظرافت' اُسکی انشاپردازی و بلاغت' همدردي انام' خدمات اسلام' واقفیت عامہ' تبحر علمي' علوم و فنون' بصائر و حکم' با قاعدہ و منظم اشاعت' تقسیم ابواب و فصول' تسمیہ عناوین وغیرہ وغیرہ' بے شمار خصائص هیں کہ هر صفت کو تمام مطبوعات میں عدیم النظیر و بیمثال پا تا هوں -

اگر مفصل لکھا جاے تو الهلال کي هر هر خوبي بجاے خود ایک مبحث ہے - مختصر یہ کہ وہ امۃ مرحومہ کیلیے چودهویں صدی کی ایک قابل صد فخر و نازش نعمت ہے - اُسکي خوبیاں اور فضایل گنانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ جنھوں نے ابتک نہ دیکھا هو دیکھیں' اور پڑھیں' سوچیں' اور سمجھیں -

الهلال کے قیام کے مسئلہ کا اختیار آپکو نہیں' مشتاقان و شیفتگان هلال کو ہے - اگر وہ مالي دقتوں سے بند کیا جاتا هو تو جان نثاران هلال کو ایثار مال سے نہ روکیے - ایک طرف تو آپ کي غیور طبیعت کی یہ سختی کہ قبول خدمات سے انکار شدید' اور دوسري طرف اُسکے بند کردینے کي تنبیہ و تهدید!

هم بھی منہہ میں زبان رکھتے هیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے؟

خریدار نمبر ۴۰۷۳

آپ کو سچے مونس و غمخوار کی تلاش ہے

تو دار السلطنت دهلي کے مشہور معروف روزانہ اخبار

همدرد

کي مستقل خریداري فرمائیں' جو ایک اعلی درجہ کے روزانہ پرچہ کي تمام ضروري صفات سے آراستہ هونیکے علاوہ خالص همدردي ملک و قوم کي سپرٹ سے معمور ہے همدرد زندگي کي هر لائن میں آپ کا تجربہ کار مشیر ثابت هوگا - هر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپکو مدد دیگا' آپ کا خالي وقت گذرانیکے لیے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا - نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروري معاملات کے بارہ میں آپکي معلومات بڑھائیگا' اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے هندوستانیوں کو ترقي یافتہ اقوام کي مجلس میں سربلند هونیکے قابل بنائیگا' ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلیے اب همدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے - مضمون کي گنجایش دگني سے زیادہ بڑھنے کے ساتھہ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردي گئي ہے آپ اپنے هاں کي ایجنسي سے اب روزانہ همدرد ایک پیسہ في پرچہ کے حساب سے خرید سکتے هیں یا ۱۲ روپیہ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے هیں

المشـــتهر

منیجر اخبار " همدرد " کوچۂ چیلاں دهلي

دلهن بهار تیل

معزز حضرات اگر آپکو تیل استعمال کرنیکا شوق نہ بھی هو تو همہ صفت تیل کو ضرور استعمال کیجئے یہ دلهن بهار تیل باریک کام کرنیوالونکے باریک بند ضعف دماغونکے لیے کمزور نظرونکے لیے ضعیف دلونکے لیے کتب بینونکے لیے اخبار بینونکے لیے تو نہایت هي مفید ثابت هوچکا ہے گویا سونے دهانوں میں پاني پڑنیکا مصداق ہے تیل تو آپ نے سیکڑوں استعمال کیے هونگے مگر ایسا همہ صفت مملو دلهن بهار تیل کم استعمال کیا هوگا آپ ضرور اس تیل کا ایک مرتبہ استعمال کرکے تجربہ کیجیے - مشک آنست کہ خود به بوید نہ کہ عطار بگوید کي یہ آپ نظیر هوجائیگا همیں زیادہ تعریف کي ضرورت نہیں ہے آپکا تجربہ اور آپکي منصفي کافي ہے هر ملک میں کارخانہ دلهن بهار تیل کو ایجنٹیونکي ضرورت ہے معاملہ خط و کتابت سے طے هوسکتا ہے قیمت في شیشی ۱ روپیہ معہ محصولڈاک ۱ روپیہ ۴ آنہ في درجن دس روپیہ ۸ آنہ -

ایس - اسمعیل اینڈ سنس سول ایجنٹ - دلهن بهار تیل
نمبر ۶۷ - مور اسٹریٹ - مدراس
حاجي محمد عبد اللہ اینڈ کو

ملنے کا پتہ :- کارخانہ دلهن بهار تیل نمبر ۲۰ حیات خاں لین پوسٹ آفس هریسن روڈ کلکتہ

ملیح اباد کے اعلی درجہ کے قلمهاے انبہ

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے -

حاجی نذیر احمد خان زمیندار خاص قصبہ ملیح آباد
محلہ دیبی پرشاد مالک کارخانہ قلمهاے انبہ - ضلع لکھنو

تاریخ حیات ملت اسلامیہ

خصـــایص مقدسہ الهـــلال

طرز دگراں و داع کردی ! * طرز دگر اختـراع کـردي !

آپ جیسے بلند نظراور مستقل خیال بزرگ کیخدمت میں دفعةً کچهه عرض کرنیکي جرات کرنا شاید نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا - جب سے کہ صدا بصحرا کے عنوان سے الہلال میں مضمون شایع ہوا ہے ' میں مضطرب رہا ہوں اور سخت متفکر - چاهتا رہا کہ کچهه عرض کروں' مگر مانع گذارش یہ فکر رهي کہ عرض کروں تو کیا عرض کروں؟ ابتک جسقدر مکاتیب اس بارے میں شیفتگان و دلدادگان هلال کے شائع هوچکے هیں ' اُنمیں صاحبان همت و حیثیت کیا کیا کچهه نہ کرچکے ' اوراب کیا باقي رهگیا ہے جسکے عرض کرنے کے لیے میں اپنے قلب کو مضطرب پاتا هوں ؟

هلال کا هر نمبر جب نظر افروز جشم نظارہ گیاں هوتا ہے تو اپنے ساتهه کچهه جملے ' کچهه الفاظ ایسے بهي رکهتا ہے جسکے خیال سے قلب کا کچهه عجیب حال هوجاتا ہے - خصوصاً نمبر ۲۱ دیکهنے کے بعد عرض حال کیلیے مجبور هوگیا هوں -

میں ایک نہایت ناچیز حیثیت رکهتا هوں - الحمد لله کہ خداے کریم نے جمع مال کی فکر سے مجهے آزاد رکها ہے - الهلال عرصہ سے باالتزام دیکهتا هوں' مگر کسي خریدار سے مانگ کر- الهلال کے پهونچنے کا دن جب آتا ہے تو خریدار صاحب کے مکان پر جاتاهوں اور اکثر ایسا هوتا ہے کہ یا تو وہ نہیں ملتے یا پرچہ نہیں ملتا ہے - ادهر شوق و اشتیاق کا یہ تقاضا ' ادهر بے بضاعتي کا یہ حال کہ میں بقیمت اسے خرید نہیں سکتا ! بالاخر جنوري سنہ ۱۴ع سے ادارۂ الهلال نے مجهے اطلاع دي کہ تمهارا چندہ وصول هوگیا - آیندہ پرچہ پهونچیے گا -اب خریداران الهلال کي آستاں بوسي موقوف هوئي اور ڈاکخانہ کي حاضري مقرر هوگئي :

خود هي چلکر نہ بلا لائیں گر آنے میں ہے دیرا

پرچہ پهونچنے میں جب ابهي ایک روز کي دیر هوجاتي ہے توعرض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ انتظار کسدرجہ شدید هوتا ہے ؟ اور اگر دو پرچے ایک ساتهه آنے کا حال معلوم هو تو دوسرا هفتہ بڑي هي دقت سے ختم هوتا ہے -

پس جس محبوب و مطلوب کي تلاش میں کوچہ گردي کرني پڑتي هو' جس حسن مجسم کا یکروزہ فراق بهي بیتاب کردیتا هو' جس محبب رنگیں ادا کي چند روزہ جدائي آنکهونکو انتظار کا روگ لگا دیتي هو - یعني جس شاهد مقصود کي چند لمحوں یا چند دنوں کي مفارقت بهي برهم زن متاع هوش و خرد هو' خدارا ' انداز کیجیے کہ اسکے فراق دایمي کا خیال دل و دماغ پر کیا کیا بجلیاں نہ گراتا هوگا ؟ پهر یہ حالت میري هي نہیں ہے بلکہ خریداران الهلال کے بیشتر حصے کا بعینہ یہي حال ہے :

هم هوے تم هوے کہ میر هوے
انہیں زلفونکے سب اسیر هوے

مشاهدات کی بنا پر کہنا پڑتا ہے کہ الهـــلال ایک هي مقبول انام اور محبوب خواص و عوام پرچہ ہے اور لوگ اسے حرز جاں بنا کر رکهتے هیں - میں نے اسکا کوئی ورق ناکارہ هوتے نہیں دیکها - کوئي حصہ ناقابل حالت میں نہیں پایا - هاں یہ اکثر دیکها ہے کہ شوقین طبع اور نفاست پسند لوگ نہایت خوشنما و بیش قیمت جلد بندي کرواکے اپنے کتب خانے میں ایک ممتاز اضافہ کرلیا کرتے هیں. موجودہ عالم اسلامي کی هر چهپنے والي شے میں جو شرف و قبولیت عامہ اسکو حاصل ہے ' وہ عدیم النظیر و بدیع المثال کہا جا سکتا ہے - هر بات کي کوئي وجہ ضرور هوا کرتي ہے - محبت کسي شے کي بلحاظ اسکی خوبیونکے هوتی ہے - ارباب بصیرت و اصحاب قابلیت کا فرض تها کہ الهـلال کو نقد نظر سے دیکهتے تاکہ بدفعةً واحدةً اسکے خصایص و فضایل سامنے آجاتے ' اور اسکی وہ خوبیاں جو اسے وحید الوجود و عدیم المثال بنائے هوے هیں' عام هوجاتیں - میں الهلال کو اپني ناچیز اور ناقص خیال میں

رُخِ گُلگُوں کو بچایئے!

قدرتی حسن کیا ہے؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایہ شکر گذاری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب و ہوا ملائم ہو - تو نہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پوسیڈیا اسپرٹ میں حل کئے ہوئے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لئے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونہ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمیت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کردیتا ہے - اور مروجہ پوسیڈ کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت بیل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیــــار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانہ زادِ چمن!

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھونکا صبح بہ گلشن سے ہمکنار ہوکر ایک عالم کو مست الست کردیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج گلاب عنبر کی تھوڑی حرکت شمیم دماغ کو مسحور کرکے انسان کو از خود رفتہ کردیتی ہے - اس لئے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہوگیا ہے اگر سنگھار میز کی دستگیری قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج گلاب عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیاسلائی سے سمند ناز پر تازیانہ کا کام دیتی ہے ٭

ایک اونس کے خوبصورت بکس ہیں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۸/

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیــــار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے!

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ چیدہ پھولوں کی نچوڑ بالوں کے لئے کشت زعفران ایک نئی وضع کے ملک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹوپ کے اندر نکلی ہوئی خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے اذواق اور نازک دماغ اصحاب حکمار - اطبا - ایڈیٹرز - مشاہیر وادبا انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں ٭

تاج قطرہ تسنیم فی شیشی ۱۲ آنہ عمر ۔ تاج روح شمیم فی شیشی ۱۲ آنہ عمر

تاج موج نسیم فی شیشی ۱۲ آنہ ۱۲/ } علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیــــار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی، مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مر جایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی سستی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

دورے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر [illegible]
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

S. C. MITRA & CO.
بہترین عطر اور عمدہ تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے
کارخانے کی خصوصیت
المشتہر - ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ
ARIKELBAGAN LANE
CALCUTTA.

20

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑیکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز غذا ' یه دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بارگي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کرتے هي آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتي هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کي قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگي والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و موسمي جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا کسي کو شک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگي حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهي هے -

ضعف معده ' گراني شکم ' ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي ' آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵
اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسي قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت في شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتي هیں -
قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

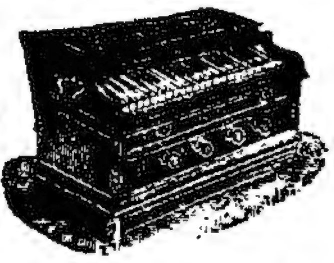

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیسام صاحب کا اوبهرائین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر یا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نهونا - غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایوس شده لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے که مندرجه ذیل مستند معالجونکي تصدیق کرده دوا کو استعمال کریں اور ثمره زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیسام صاحب کا اوبهرائن استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں : " میںنے اوبهرائن کو نهایت مفید اور مناسب پایا امراض مستورات کیلیے " -

مس ایف - جي - ویلس - ایل - ایم ایس - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : " نمونے کي شیشیاں اوبهرائن کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈي - ایم - ڈي - (برن) ایف - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان کا اسپتال ارکاڈي بمبئي فرماتي هیں : " اوبهرائن بهت عمده اور کامیاب دوا هے زنانه شکایتوں کیلیے جسکو که میںنے استعمال کیا هے "

قیمت في بوتل ۲ روپیه ۸ آنه - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۲ روپیه -

پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل کرنا چاهے تو " راے صاحب " ڈاکٹر سي والس کا سیکسوئیل سائنس نامي زبردست بکار آمد و مفید رساله کا ملاحظه کرے - جسمیں صحت و تندرستي اور تمدن کے بیحد نسخے درج هیں - یه رساله جوان بوڑهے سب کیلیے مفید بلکه هادي هے - اوسپر لطف یه که بالکل مفت یهانتک که محصول ڈاک بهي نهیں - جلد درخواست ذیل کے پته سے روانه کرو :—

Swasthasahaya Pharmacoy,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

مرض قبض بهي ایک بلاے بے درمان هے اسکي وجه سے جس جس بڑے امراض کا سامنا هوتا هے خدا کي پناه - اندروني و جلدي دونوں قسم کے امراض کي جڑ هے - اسکے لیے نهایت جستجو کے بعد یه دوا طیار هوئي هے - اسکے وجه سے کوئي مرض کتنا هي پرانا کیوں نهو - حکم دور هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۴ روپیه

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمي طور پر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک کیلیے یه استعمال دوا بیحد محنت سے طیار هوتي هے - مایوس جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل کرو اور زندگاني اوٹهاؤ - قیمت ۴ روپیه -

White & Co. 50, Tallygunge,
CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ ۔ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۷ - شعبان ۱۳۳۲ هجری | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, July, 22 1914.

مولائی مراکش کو فرانسیسی قنصل دنیا کا نقشہ دکھلا رہا ہے
کہ اب کس قدر حصہ اسلام کے زیر اثر باقی رہگیا ہے ؟

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ . ۱۸)

" وفي ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ تست !

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامي ميں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هي وقت ميں دعوة دينية اسلامية کے احياء' درس قرآن و سنت کي تجديد' اعتصام بحبل الله المتين و وحدة كلمة امة مرحومه کي تحریک کا لسان الحال ' اور نيز مقالات علميه و فصول ادبيه' و مضامين و عناوين سياسية و فنيه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسير و بيان حقائق و معارف كتاب الله الحكيم کا انداز مخصوص محتاج تشريح نہيں - اسکے طرز انشاء و تحرير نے اردو علم ادب ميں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طريق استدلال و استشهاد قرآني نے تعليمات الاهيه کی محيط الكل عظمت و جبروت کا جو نمونه پيش کيا ہے' وہ اسدرجه عجيب و موثر ہے که الهلال کے اشد شديد و اعدی عدو مخالفين و منکرين تک اسکي تقليد کرنے کيليے ساعي هيں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هيں - اسکا ایک ایک لفظ' ایک ایک جمله' ایک ایک تراكيب' بلکه عام طريق تعبير و ترتيب و اسلوب و وسعت بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخيره ميں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قرآن کريم کی تعليمات اور شريعة الالهيه کے احکام کو جامع دين و دنيا و حاوي سياست و اجتماعية ثابت کرنے ميں اسکا طريق استدلال و بيان اپني خصوصيات کے لحاظ سے کوئی نظير و مثال تمام عالم اسلامی ميں نہيں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان ميں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سياسي و غير سياسي معتقدات و اعمال ميں اتباع شريعت کي تلقين کی' اور سياسی آزادي و حريت کو عين تعليمات دين و مذهب کي بنا پر پيش کيا - يہاں تک که دو سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں' هزاروں زبانوں' اور صدها اقلام و مصاحف سے معتقدانه نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان ميں پہلا رساله ہے جس نے موجوده عهد کے اعتقادي و عملي الحاد کے دور ميں توفيق الهی سے عمل بالاسلام و القرآن کی دعوت کا از سر نو غلغله بپا کرديا' اور بلا تامل کہا جاسکتا ہے که اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککين و مذبذبين' متفرنجين' ملحدين' اور تاركين اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن' صادق الاعمال مسلم' اور مجاهد في سبيل الله مخلص هوگئے هيں - بلکه متعدد بڑی بڑی آباديان اور خطے شہر هيں جن ميں ایک نئي مذهبي بيداری پیدا هوگئی ہے : ذالک فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(۵) على الخصوص حکم مقدس جهاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کيے' وہ ایک فضل مخصوص اور موهبت و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدايت' متلاشيان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهيه و علوم جديده' غرضکه سب کيلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اکمل مجموعه اور کوئي نہيں - وہ اخبار نہيں ہے جسکي خبريں اور بحثيں پراني هوجاتي هوں - وہ مقالات و فصول عاليه کا ایک ایسا مجموعه ہے' جن ميں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنيف و تاليف ہے' اور هر زمانے اور وقت ميں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفيد هوتا ہے -

(۷) چهه مہينے ميں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاوير به ترتيب حروف تہجی ابتدا ميں لگا دی جاتي ہے - ولايتي کپڑے کی جلد' اعلی قسم کا کاغذ' اور تمام هندوستان ميں عمده و مزين چهپائي کے ساتھه بڑي تقطيع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوباره چهپ رهي ہے - تيسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقي رهگئے هيں - تيسری جلد ميں (۹۹) اور چوتهي جلد ميں (۱۲۵) سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں ' اس قسم کي دو چار تصويريں بهي اگر کسی اردو کتاب ميں هوتی هيں تو اسکي قيمت دس روپیه قرار دی جاتي ہے -

(۹) با اين همه قيمت صرف پانچ روپيه ہے - ایک روپيه جلد کی اجرت ہے -

**بہت ممکن ہے که الهلال کی قيمت بڑها
دی جاے - اگر ایسا هوا تو پهر
مکمل جلدوں کی قیمت بهی
زیاده هو جائیگی**

Telegraphic Address - "Alhilal" Calcutta
Telephone No 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4 12

الهلال

مقصد وحيد
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

مدير مسئول و رئيس قلم تحرير
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي
مقام اشاعت
۱۴ — مكلوڈ اسٹريٹ
كلكته
ٹيلي فون نمبر ۶۴۸
سالانه — ۸ — روپيه
ششماهي — ۴ — ۱۲ — آنه

جلد ۵
كلكته: چهار شنبه ۲۷ شعبان ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday July, 22. 1914.
نمبر ۴

مسئله قيام الهلال

اس مسئله کا اب ایک قطعي اور آخري فيصله کر هي دينا چاهيے - تذبذب ميرے ليے بهي تکليف ده هے اور احباب کرام کيليے بهي -

اس وقت تک جسقدر خطوط اور مضامين اس مسئله کے متعلق آۓ هيں اور جن ميں سے بهت تهوڑے خطوط شائع کيے جا سکے ' ان سب کا خلاصه مندرجۀ ذيل تجاويز هيں :

(۱) الهلال هفته وار کو بند کرديا جاے اور اسکي جگهه الهلال ماهوار يا البصائر ايک ضخيم ترين ماهوار رسالے کي صورت ميں شايع هو -

(۲) دو هزار نئے خريداروں کے فراهم هونے کيليے مدت بڑها دي جاے (اسکي تعميل کي جا چکي)

(۳) لوگوں سے قيمت کے علاوه بهي مالي اعانت لي جاے (جزاکم الله تعالى)

(۴) الهلال پريس کو ايک مشترکه کمپني بنا ديا جاے اور دس دس بيس بيس روپيه کے حصے قرار دے جائيں - اول تو الهلال جس قسم کا کام کر رها هے ' اسکيليے کمپني کي صورت ميں ممکن نهيں - پهر ميں اور لوگوں کے روپيه کا بوجهه اٹهانے کيليے اپنے تئيں طيار بهي نهيں کرسکتا - آدمي مليںگے نهيں - پس بحالت موجوده کمپنيوں کے خواب کو بهلا دينا هي بهتر هے !

(۵) الهلال کي قيمت بڑها دي جاے (يه سب کي راے هے ' ليکن غير مستطيع خريداروں کيليے بعض نے بسبب ناواقفيت مصارف ايک ارزاں ايڈيشن نکالنے کي راے دي هے ' حالانکه محض کاغذ کے اختلاف سے مصارف ميں کچهه کمي نهيں هوسکتي ' اور بعض ايک اعانتي فنڈ کهولنے کي)

(آخري فيصله)

ميں نے بهت غور کيا اور تمام پهلوؤں پر نظر ڈالي - اگر الهلال کو آئنده جاري رکها جاے تو حسب ذيل دفعات ناگزير هيں :

ليڈي هارڈنگ
جنکي وفات پچهلے هفتے ايک افسوسناک واقعه هے -

(۱) زمانه جانتا هے که باوجود اشد شديد نقصانات کے قيمت بڑهانے کا ميں ابتدا سے سخت مخالف رها هوں - اسي ليے دو هزار نئے خريداروں کي تجويز کي گئي تهي - اسکے ليے احباب کرام نے جو مخلصانه اور بلا شائبۀ ريا و مزد خدمات انجام ديں ' انکے ليے نهايت شکرگذار هوں - ليکن تجربه سے ثابت هوا که ايک محدود زمانه اسکے ليے کافي نهيں هے - ابتک کل سات يا آٹهه سو نئے خريدار هوسکے هيں - پس اب في الحقيقت اضافۀ قيمت کے سوا چاره نهيں رها - يهي آخري تدبير هے - ميں اپنے عقيدے ميں پهلي منزل طے کرچکا اور دعوة الهلال کا کام پورا هوگيا هے - پس مجبور نهيں هوں که مزيد مالي قربانيوں کا اسے مستحق سمجهوں - اگر ايسا نه هوتا تو ميں پورے يقين کے ساتهه کهتا هوں که اسي حالت ميں کئي سال تک اور ' کسي نه کسي طرح الهلال کو جاري رکهتا -

بهر حال اب ناگزير هے که آئنده سے ۱۲ - روپيه سالانه قيمت قرار دي جاے - اس قيمت ميں بهي الهلال اسقدر ارزاں هے که اس سے زياده ممکن نهيں - اسي کا هم [illegible] رساله [illegible] سے نکلتا هے [illegible] ماهوار هے جسکي سالانه قيمت ۱۰ روپيه علاوه محصول رکهي گئي هے - يه اضافه عارضي هوگا - يعني صرف اس وقت تک کيليے جب تک که الهلال کي اشاعت کافي بڑهه جاے - اگر اسکي اشاعت معلومه حد تک پهنچ گئي تو پهر بدستور ۸ - روپيه [illegible] بهي [illegible] قيمت کردي جائيگي -

(۲) يه تو [illegible] حل تها مگر اصلي مسئله باقي رهگيا هے - يعني دوسرے [illegible] علي الخصوص " حزب الله " کيليے فرصت کا [illegible] طرح اب ابهي اس طلب سے باز نهيں آسکتا -

سردست اسکا صرف يهي علاج هے که حتى الامکان ايڈيٹوريل اسٹاف کو وسيع کرنے کي ايک اور کوشش کروں - اور ساتهه هي احباب کرام سے سال ميں ايک ماه کي فرصت بهي حاصل کروں -

ايک ماه کي فرصت سے مقصود يه هے که آئنده الهلال کا سال اشاعت گيارہ مهينے کا قرار پاے - نومبر ميں اسکي جلد ختم

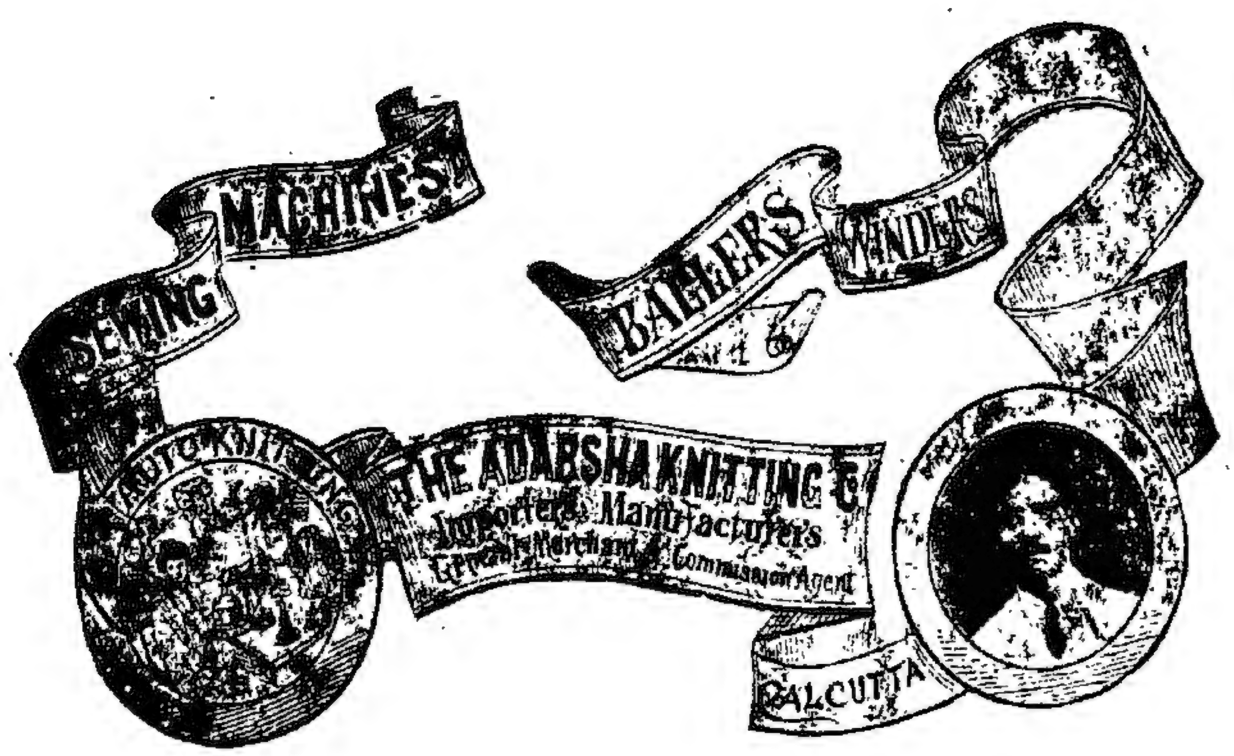

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل نٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے ۔

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے ۔

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھ روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں ۔

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں ۔

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے ۔

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں ۔

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں ۔

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں ۔

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے ۔

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے ۔

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے ۔

برنیچ سول کورٹ روڈ سنگالیل ۔

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا ۔

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

دارالعلوم کے مکان میں آگ لگا دینے یا لکھنو سے اپنے وطن و مکان کو چھوڑکر هجرت کر جاتے' یا ندوہ کو ایک مردہ لاش بناکر گومتي میں غرق کردالتے؟ پھر یہ کیا عقل کي تضحیک اور سمجھہ کا تمسخر ہے جو بے تامل کیا جا رہا ہے ' اور کسي کو خیال نہیں آتا کہ دنیا کو بھي اتنا ھي عقلمند سمجھے جتنا اپنے تئیں سمجھنے کے حسن ظن میں مبتلا ہے ؟

کسی کام کے مرجانے کے یہ معني هیں کہ اسکي هستي کا اعتراف مفقود هوجاے' اور زندگي کے معني یہ هیں کہ اسکے وجود کا احساس و اعتراف عام طور پر هونے لگے - تمام باتیں اسي کا نتیجہ هوتي هیں - پس' سر انتوني کے الزام بغاوت کے بعد حالت اس درجہ افسوس ناک تھي، کہ ندوہ کا وجود کالعدم هوگیا تھا اور لوگوں نے بھي اُسے اُسکي قسمت پر چھوڑ دیا تھا - اسکے بعد مالي حیثیت سے سب سے پہلي اعانت ریاست بھوپال نے کي' اس کے اعلان کے ساتھہ هي لوگوں کو معلوم هوا کہ ندوہ پھر اُٹھہ سکتا ہے اور کام کر سکتا ہے - بند ٹوٹا تو سب طرح کے اسباب جمع هوگئے اور مالي حالت رفتہ رفتہ درست هوگئي -

بہر حال یہ بحث فضول ہے - اس سے کوئي فائدہ نہیں - اصلي مسئلہ ندوہ کے حال و مستقبل کا ہے - اگر کچھہ لوگ ایسے هیں جنھوں نے ندوہ کي بڑي بڑي خدمتیں انجام دي هیں تو چشم ما روشن دل ما شاد - لیکن اسکے صرف یہي معني هوے چاهئیں کہ وہ اب بھی اسکے خادم بنیں نہ کہ مالک ' اور پراني باتوں کو بھلا کر اصلاح کیلیے آمادہ هوجائیں -

اصلی ضروري بات جو اس مضمون میں لکھی گئی ہے وہ ریاست بھوپال سے ماهوار عطیہ کے التوا کی شکایت ہے -

اول تو مجھے نہایت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے عزیز دوست نے غالباً ناواقفیت کي وجہ سے اس واقعہ کی تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ لفظوں میں کي ہے - یعنے " التوا " کو " بندش" اور " روک دیدے" سے تعبیر کیا ہے -

حالانکہ یہ بالکل غلط اور صریح اتہام ہے - نہ تو ریاست بھوپال نے " نـــدوہ کا رزق " بند کیا ہے اور نہ عطیہ کو بالکل روکدینا چاها ہے - جو ریاست اس وقت بلا مبالغہ اپنے محاصل کا بڑا حصہ مسلمانوں کي عام خدمت دین و علم میں صرف کررهی هو' اسکے متعلق ایسا خیال کرنا معصیت سے کم نہیں -

البتہ ریاست نے دیکھا کہ ندوۃ العلما کي حالت روز بروز خراب هو رهي ہے- قوم کا ایک بڑا حصہ اصلاح کا طالب ہے - خود ارکان ندوہ کا ایک حصہ برسوں سے اصلاح اصلاح چیخ رہا ہے اور کوئي نہیں سنتا' حتی کہ بقول خواجہ غلام صادق خاں بہادر "اصلاح کے طرف سے مایوس هوکر لوگ بیٹھہ رہے هیں" پس اُس نے قانون' اخلاق' اور شریعت کي تعلیمات حقہ کے ٹھیک ٹھیک مطابق' ایک سچي اور راست باز اسلامي ریاست هونے کي حیثیت سے اپني اعانت کو "تا اصلاح" ملتوي کردیا - اور یہ ایک ایسا اعلی و اشرف عمل اسلامي و شرعی ہے' جسکو فی الحقیقت ریاست بھوپال کا سب سے بڑا کار نامہ سمجھنا چاهیے' اور انتہائي جد و جہد کرني چاهیے کہ تمام دیگر ریاستیں اور تمام مسلمان امرا اس اسوا حسنہ کي پیروي کریں - نیز تمام قوم بھي اسکی پیروي و تقلید کیلیے اٹھہ کھڑي هو - تاکہ افساد شکست کھاے اور اصلاح کو فتح هو - اور تاکہ اعانت افساد و تضعیف اصلاح کي معصیت سے ارباب دول نجات پائیں -

میں علانیہ اعلان کرتا هوں کہ تمام هندوستان میں جس شخص کو ریاست بھوپال کے اس اشرف و اعلی عمل شرعي و اسلامي پر اعتراض هو' وہ بے معنی و ظاهر فریب بیانات کو چھوڑ کر دلیلوں اور احکام و حقائق کی روشني میں آے' اور ثابت کرے کہ کس دلیل شرعي' کس دلیل اخلاقي' کس دلیل قانوني کي بنا پر ریاست بھوپال کا یہ فعل مستحسن نہیں ہے ؟ اور کیوں ایک ایسے کام کي اعانت روک نہ دي جاے جسکا درست و صحیح هونا مختلف فیہ هوگیا هو' اور ایک بہت بڑي جماعت مسلمانوں کی (جن میں هر طبقہ کے معتمدین ملت شریک هوں) دلائل و واقعات کي بنا پر اُسے مفسد بتلا رهی هو' اور جسکو ایک خود مختار اور بے قاعدہ جماعت (جو مدت سے ندوہ کي رکن و عضو هي نہ رهي هو) چلا رهي هو' اور پھر سب سے آخر یہ کہ ایک عظیم الشان اجتماع اسلامي کمال صلح و صلاح اور عفو و تسامح کے ساتھہ اُس سے طالب اصلاح هوتا هو مگر وہ اسکي کچھہ پروا نہ کرتي هو ؟ ایک مدت' ایک دقیقہ' ایک عشر دقیقہ کیلیے بھي کیوں اُسے روپیہ دیا جاے' اور کیوں تمام اعانتوں کو روک کر مجبور نہ کیا جاے کہ اصلاح کو اسکے صحیح اور حقیقي طریقوں سے وہ منظور کرے ؟

یا للعجب ! جس قوم کی اصلاح طلبی کي حکام ندوہ کو ذرا بھي پروا نہ هو' وهي قوم اسکے لیے مجبور بھی کي جاے کہ ندوہ کو روپیہ دیتی رہے ؟ هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین ! (۲:۱۱۱)

بہت سی باتیں هیں کہ لوگ هاے واے کرنے کیلیے کہدیتے هیں' اور اس حد تک رهیں تو سننے میں اچھي بھی معلوم هوتي هیں لیکن حقیقت اُسے اتنی هی دور هوتي ہے جتنی کہ ندوہ کے صدر مقام سے مسٹر قسطنطنی کي موجودہ قیام گاہ لندن - میرے بے خبر اور مبتلاے سوء فہم دوست نے بھی اسي طرح کي چند باتیں لکھدي هیں اور انکو پڑھکر تعجب هوتا ہے کہ ایک صاحب فہم و راے آدمی کیونکر ایسی باتیں لکھہ سکتا ہے ؟ مثلاً وہ لکھتے هیں کہ سر انتوني میکڈانل نے ندوہ کی اعانتیں رکوادي تھیں- بیگم صاحبہ نے بھی روک دیں - گویا انکے خیال میں گورنمنٹ کا ندوہ کو باغي سمجھکر مخالف هونا اور ریاست بھوپال کا بغرض اصلاح اعانت کو ملتوي کردینا دونوں ایک ہے ! و یقذفون بالغیب من مکان بعید ! (۳۴ : ۵۳)

یا مثلاً بڑے هي سوز و گداز کے متوکلانہ و عارفانہ لہجہ میں لکھتے هیں کہ اگر ریاست بھوپال نے اعانت بند کردي ہے تو خیر' اسلام کے کاموں کا اللہ مالک ہے '

میں تسلیم کرتا هوں کہ میرے دوست جنگ بلقان کے موقعہ پر اور مصائب اسلامی کے گذشتہ قریبی عہد میں اظہار عظمت اسلامي و نصرت الہي کے بہت سے موثر جملے دل سے لکھتے رہے هیں' اور میں نے انھیں بہت پسند کیا ہے' لیکن براہ کرم انکے مواقع استعمال کے متعلق ذرا سمجھہ سے کام لیں' اور اس حقیقت کے ماننے سے انکار نہ کریں کہ ایک هی جملہ هر جگہ مزہ نہیں دیسکتا - کجا اصلاح کي غرض سے اعانت کا ملتوي کرنا اور کجا شان توکل و استغناء اسلامي کا اظہار! کل کو اگر ایک شخص کسی مسجد کے امام کی تنخواہ اسلیے بند کردیگا کہ وہ ٹھیک نماز نہیں پڑھاتا اور مسجد کو اس نے برباد کردیا ہے' تو غالباً میرے دوست اس پیش امام کو بھي یہی صلاح دینگے کہ تم اخبارات میں چھپوادو : " میري تنخواہ اگر بند کی گئي ہے تو بند هوجاے' خیر' اسلام کا بھی خدا مالک ہے - وہ تنخواہ بند کردینے سے هلاک نہیں هو جائیگا "

هوجائیگي اور دسمبر میں کوئی نمبر (بغیر اشد ضرورت یا کسی اهم مسئله کے پیش آجانے کے) شائع نہوگا - پہلی جنوري سے نئی جلد شروع هوگی ۔

ایک مہینہ میں کلکتہ سے باهر بسر کیا کرونگا اور الهلال کے طرف سے فارغ البال رهونگا - مصر کے بعض پرچے ایسا هي کرتے هیں - الهلال قاهرہ نے اپنا سال دس ماہ کا رکھا ہے -

لیکن یہ ایک ماہ کی تعطیل بھی خریدارانِ الهلال سے بالکل رائگاں نہیں مانگی جاتی - اگر الهلال کے چار پرچے انہیں نہیں ملینگے تو اسکے معاوضے میں ان سے کہیں بہتر و اعلی چیزیں پیش کی جائینگی - یعنی جنوري کے پہلے هفتہ میں کوئی ضخیم اور مفید کتاب (جو غالباً تفسیر القرآن کے مستقل اور مبسوط سلسلے کی ایک ضخیم جلد هوگی) بلا قیمت نذر کی جائیگی - یا جنوري کا نمبر غیر معمولی ضخامت و مضامین کے ساتھہ نکلیگا ' اور اس طرح ایک ماہ کی کمی پوری هو جائیگی -

اخوان کرام کو اس پر بھی نظر رکھنی چاهیے کہ اس عاجز کا اور انکا معاملہ کوئی تاجرانہ اور دکاندارانہ معاملہ نہیں ہے کہ قیمت اور جنس کا سوال سامنے آے - ایک خدمت دینی ہے جسمیں وہ میرے معاون هیں ' اور حتی المقدور میں اسے انجام دینا چاهتا هوں - اگر ایک مہینے کی رخصت اسے چاهتا هوں تو وہ بھي اپنے ذاتي آرام و آسائش کیلیے نہیں ' بلکہ ویسي هي کاموں کیلیے جیسا کہ الهلال ہے - پس اگر انهوں نے بخوشی رخصت عطا فرما دي تو یہ بالکل اسی طرح کي اعانۃ حق و عمل هوگی ' جسطرح کی اعانت الهلال کے کام میں وہ کر رہے هیں -

آرام و راحت کا سوال میرے لیے بالکل غیر موثر ہے - میرا حال تو اس قیدي کی طرح هوگیا ہے جو بیس سال تک قید خانے میں رہا تھا اور جب رہا کیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے پھر قید خانے میں بھیجدو - قدرتی محنت و مشقت کا اس طرح عادي هوگیا هوں کہ اب آزادي کی زندگی مجھے تکلیف دیتی ہے -

اگر میں بیکار رهکر آرام اٹھانا چاهوں بھي ' جب بھی نہیں اٹھا سکتا - اسکی بارها آزمایش کرچکا هوں جبکہ ڈاکٹروں نے اپنی حاکمانہ نصائح کي کثرت و تواتر سے مجھے مجبور کرکر دیا ہے -

میرا آرام اور چین کام کرنے میں ہے - کام سے الگ هونے میں نہیں ہے - میں تن بھر مزدوروں کی طرح کاموں میں ڈوبا رهنے کا لذت شناس هوں ' اور راتوں کو سونے کی جگہ چراغ کے آگے بیٹھے رهنے کا عاشق - خواہ الهلال کو مرتب کروں ' خواہ اور کسي شکل میں مشغول کار رهوں - لیکن هر حال میں مقصود کام هي ہے - اطبا کي نصیحتوں کو بارها سن چکا هوں ' مگر کبھي بھی ان کے احکام میں جی نہ لگا :

لو یسمعون کما سمعت کلامها
خروا لعزۃ سجداً و رکوعا !

(مشـــورہ)

پس احباب کرام سے ملتجي هوں کہ میں نے آخري فیصلے سے پہلے مشورے کا وعدہ کیا تھا ' چنانچہ اسیکے مطابق اپنے آخري فیصلہ کو آج پیش کردیا ہے - اگست کی پہلي تک چاهتا هوں کہ انقطاعي فیصلہ هو جاے - پس براہ کرم وہ ان سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور مجھے اطلاع دیں کہ اس پر انہیں کوئي اعتراض تو نہیں ہے ؟ اطلاع دینے کی آسان صورت یہ ہے کہ جن بزرگوں کو اختلاف هو ' وہ اس نمبر کو ملاحظہ فرماتے هي ایک کارڈ لکھکر مطلع فرمادیں - جو متفق هیں انکی خاموشي انکے اتفاق کی ترجمان هوگی - خط لکھنے کی ضرورت نہیں : وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ان اللہ کان علیماً حکیماً -

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوہ

اور ریاست بھوپال ' ادامها اللہ بالعز و الاقبال !

اولئک ینادون من مکان بعید (۴۱ : ۴۵)

میرے عزیز و اعز دوست مسٹر مشیر حسین قدوائي کي ایک تحریر روزانہ معاصر زمیندار میں شائع هوئي ہے جسمیں انهوں نے ندوۃ العلماء کے مختلف عہدوں کي تاریخ بیان کي ہے ' اسکے اصلي خدمت کرنے والوں کے نام گنائے هیں ' اسکے مقاصد کي تشریح کی ہے ' اور اسي طرح کی بہت سی باتیں لکھي هیں - ان میں بعض باتیں مشتبہ هیں ' بعض اغلاط آمیز هیں ' بعض میں بیجا حسن ظن یا سوء ظن کام کررها ہے - بعض باتیں انکي دائرۂ معلومات و رائے سے خارج هیں - مثلاً مسئلۂ اصلاح و تجدید ' و جمع علوم و حکمت واعمال دینیہ ' تربیت علمی و دینی کہ بنیاد مقاصد ندوہ هیں - اسکیلیے وہ صحیح رائے قائم کرنے سے معذور هیں -

کچھہ حصہ اسپر مشتمل ہے کہ ندوہ سے گورنمنٹ کي بدظنی کے دور هونے اور سرکاري اعانت ملنے کا اصلي سبب خود مسٹر موصوف تھے ' چنانچہ تمام واقعات کو وہ بصیغۂ جمع متکلم تعبیر کرتے هیں - مثلاً "هم نے مولانا شبلی کو پیش پیش کیا " "هم نے اس وقت یہی مناسب سمجھا " "هم نے یہ حالت دیکھي " مجھے اسکے مان لینے میں کچھہ عذر نہیں ' کیونکہ اس سے مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ' اور جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کبھي بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ گورنمنٹ کے تعلقات محض مولانا شبلي کی وجہ سے اچھے هوے - البتہ میرے دوست کو یہ مشکل ضرور پیش آئیگی کہ اس "صیغۂ متکلم" کے حصہ دار خود ندوہ کے اندر اور بھي بہت سے حضرات موجود هیں ' اور بعینہ اسی طرح ' اسي بے پروائی کے ساتھہ ' ایسے هی بیان واقعہ کے لب و لہجے میں ' وہ بھي غریب ندوہ کی هر بات کو بصیغۂ متکلم بیان کرنے آگے هیں - میرے دوست ان لوگوں سے اپنے "جمع متکلم" کے معاملے کو صاف کرلیں - میں انہیں مطلع کیے دیتا هوں کہ اس مقدمے میں بڑي بڑي مشکلات پیش آئینگی -

رهي خود میري معلومات تو وہ یہ ہے کہ مسٹر مشیر حسین کو واقعي ابتدا سے ندوہ کے ساتھہ خاص دلچسپي رهی ہے اور جیسا کہ انکا قاعدہ ہے برابر اسکے لیے لکھتے پڑھتے رہے هیں - اس بات کو بلا تامل مان لینا چاهیے -

انهوں نے یہ بھي لکھا ہے کہ ندوہ کا ابتدائي دور ایسا تھا اور ویسا تھا ' اور پھر جب سر انٹوني میکڈانل مخالف هوگیا تو صرف فلاں فلاں اشخاص هي اسکے "ساتھہ" رہے -

یہ پڑھکر مجھے اپنے عزیز دوست کی غلط فہمي پر نہایت افسوس هوا - اور بھي بعض لوگوں سے بارها ایسا سن چکا هوں - لیکن کوئي مجھے یہ نہیں بتلاتا کہ ندوہ کے ابتدائي دوروں میں سب کچھہ هوا مگر "کام" کتنا هوا اور کیا هوا ؟

رها سر انٹوني میکڈانل کا دور ' تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ ندوہ کے "ساتھہ دینے" کا مطلب ان بزرگوں نے کیا سمجھا ہے ؟ ندوہ تباہ هوگیا تھا - دار العلوم میں خاک اڑ رهي تھي - ایک پیسہ کہیں سے آتا نہ تھا - تحریک کا یہ حال تھا کہ کل کا خدا حافظ - لوگ بھي چپ تھے اور بعمال خود غرق - ایک متنفس بھي نہ تھا کہ اٹھے اور نڈر هو کر قوم کو متوجہ کرے - جنکا تعلق ندوہ سے تھا وہ سب کے سب خاموشي کے ساتھہ اپنی مجبوریوں میں پڑے تھے - اگر اسي کا نام ساتھہ دینا ہے تو شاید ساتھہ نہ دینے اور چھوڑ دینے کا مطلب میرے دوست کے ذهن میں یہ هوگا کہ

الہلال

۲۷ - شعبان ۱۳۳۲ ہجری

سلسلۂ ثالثۃ السنۃ الثالثۃ

اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان

اصحاب الجنۃ و اصحاب النار

اصحاب المشئمہ و اصحاب المیمنہ

(بقیہ - اصحاب الجنۃ)

گذشتہ مضمون کے آخر میں " اصحاب الجنہ " اور " اصحاب النار " کی تقسیم کرتے ہوے سورۂ یونس کی ایک آیۃ درج کی تھی :

الذین احسنوا ، الحسنی و زیادۃ ، ولا یرھق وجوھھم قتر ولا ذلۃ ، اولئک " اصحاب الجنۃ " ھم فیھا خالدون - (۱۰ :)	جن لوگوں نے دنیا میں اچھے اور بھلائی کے کام کیے ، انہیں ویسی ہی بھلائی اور فلاح بھی ملیگی - بلکہ انکے استحقاق سے نہیں زیادہ بدلہ ملیگا - یہی لوگ " اصحاب الجنہ " ہیں جو ہمیشہ بہشتی زندگی میں رہینگے !

اسکے بعد ایک دوسرے گروہ کا حال بیان کیا جو اس گروہ کے مقابلے میں بالکل اسکی ضد واقع ہوا ہے .

والذین کسبوا السیئات ، جزاء سیئۃ بمثلھا و ترھقھم ذلۃ ، ما لھم من اللہ من عاصم - کانما اغشیت وجوھھم قطعا من اللیل مظلما ! اولئک " اصحاب النار " ھم فیھا خالدون ! (۱۰ :)	اور جن لوگوں نے برائیوں کا اکتساب کیا تو یہ ظاہر ہے کہ برائی کا نتیجہ بھی ویسی ہی برائی ہے جیسی کہ کی گئی - انکے چہرے ذلت اور نامرادی کی پھٹکار سے ایسے کالے پڑ جائینگے گویا رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر انکے چہروں پر ڈالدیا ہے ! اللہ کے اس عذاب سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا - یہی لوگ " اصحاب النار " ہیں جو ہمیشہ دوزخی زندگی میں رہینگے ! "

ان آیات کے درج کرنے سے مقصود یہ تھا کہ " اصحاب الجنہ " اور " اصحاب النار " کی کھلی کھلی تقسیم کرکے انکے کاموں اور کاموں کے نتائج کو صاف صاف بتلا دیا ہے - بس یہ دو آیتیں ہماری بحث و استدلال کی اصل و اساس ہیں - انسے واضح ہوگیا کہ دونوں گروہ بالمقابل اور بالضد واقع ہوے ہیں - ایک کیلیے کامیابی ، نتیجہ و مراد ، اور فوز و فلاح ہے اور ذلت و رسوائی سے ہمیشہ محفوظ ہے - دوسرے کے لیے شرمندگی ، خجالت ، ناکامی اور ہمیشہ آگ میں سوکھی لکڑی اور خشک پتوں کی طرح جلنے کا عذاب الیم ہے !

دونوں جماعتوں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ " اصحاب الجنۃ " ہمیشہ کامیاب و فتح مند ہونگے اور اصحاب النار کے حصے میں ہمیشہ ناکامی کار اور انعدام امور کا خسران و نقصان آئیگا :

لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنہ ، اصحاب الجنۃ ھم الفائزون - (۵۹ : ۲۰)	اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار اپنے کاموں اور انکے نتیجوں میں ایک طرح نہیں ہوسکتے - اصحاب الجنۃ ہی کامیاب ہونے والے ہیں !

موقع تفصیل کا نہیں - تقریباً ۸۰ مقامات پر " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنہ " کے اعمال و علائم اور آثار و نتائج بہ تفصیل بیان کیے گئے ہیں - پھر ان جماعتوں کے بھی مختلف مدارج ہیں اور اسی بنا پر " اصحاب النار " کو " اصحاب الجحیم " اور " اصحاب السعیر " بھی کہا گیا ہے - مگر میں بحث کو طول نہ دونگا -

تمام آیتوں کے جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفوس مومنہ و صالحہ جو " اعتقاد حق " اور " عمل صالح " کے ساتھہ متصف ہیں ، اور جنہوں نے اللہ کے رشتے اور تعلق کے آگے تمام باطل اور خبیث قوتوں کے رشتوں کو توڑ ڈالا ہے ، اور اسکی بخشی ہوئی قوتوں کو اسی کے بتلائے ہوے صالح اور صحیح کاموں میں خرچ کرتے ہیں ، سو ایسے تمام لوگ اصحاب الجنۃ میں داخل ہیں : ھم فیھا خالدون ہمیشہ ہر طرح کی کامیابیاں اور خوبیاں انہی کیلیے ہیں - لیکن جو لوگ اعتقاد حق اور عمل صالح سے محروم ہیں ، اور اللہ کے تاج و تخت قدوس سے باغی ہوگئے ہیں ، خواہ کسی بھیس اور کیسی ہی روپ میں ہوں ، لیکن وہ سب کے سب " اصحاب النار " میں داخل ہیں - انکے تمام کاموں کیلیے آگ کی تپش اور سوختگی کے سوا اور کچھہ نہیں ہے - جنگل کی سوکھی لکڑی اور درختوں کے خشک پتے جس طرح بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلتے ہیں - ٹھیک ٹھیک اسی طرح وہ بھی جلینگے !

(اصحاب المیمنہ و اصحاب المشئمہ)

پھر ایک اور تقسیم بھی ہے جو ان دو جماعتوں کے متعلق قرآن حکیم میں نظر آتی ہے - بعض خاص حالات و خصائص کی بنا پر انہیں " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " کے ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے ، یعنی دہنی جانب کی جماعت اور بائیں جانب کا گروہ :

فاصحاب المیمنۃ ، ما اصحاب المیمنۃ ؟ و اصحاب المشئمۃ ، ما اصحاب المشئمۃ ؟ و السابقون السابقون - اولئک المقربون ، فی جنات النعیم - (۵۶ : ۸)	اصحاب المیمنہ ، اور اصحاب المیمنہ کے مدارج کا کیا کہنا ہے ! بہت ہی عالی مرتبہ ہیں ! اور اصحاب المشئمہ ، اور اصحاب المشئمہ کی بدبختیوں کو کیا پوچھنا کہ انکی کوئی حد و انتہا ہی نہیں ! اور پھر سابقون السابقون کہ درگاہ الہی کے وہی مقرب بندے ہیں !

یہاں تین جماعتوں کا ذکر کیا ہے : پہلی دو جماعتیں " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " ہیں - اور تیسری " السابقون السابقون " - چنانچہ اس سے پہلے کہدیا ہے کہ : و کنتم ازواجا ثلاثۃ -

" سابقون السابقون " سے وہی لوگ مراد ہیں جنکی نسبت سورۂ انبیاء میں فرمایا ہے : ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولائک عنہا مبعدون - لیکن اس جماعت کا حال میں

مسئلہ اسلامیہ کانپور

مسجد مچھلی بازار

مسجد کے متنازع فیہ حصے کے نقشہ کی دو صورتیں ہیں - ایک وہ جسکے متعلق جناب مولانا عبد الباری کا بیان ہے کہ پہلے وہی صورت فیصلہ کیلیے پیش کی تھی' اور جسپر پچھلے دنوں الہلال میں کافی بحث ہو چکی ہے - یعنی اوپر چھجہ نکالکر نیچے ایک سہ درہ سا بنا دیا جاے اور مسجد کا زینہ زمیں رکھا جاے - مولانا عبد الباری صاحب کا اس سے مقصد یہ تھا کہ سیڑھی کے ہونے کی وجہ سے عام مرور کی صورت قائم نہ رہیگی - اور مقدس حصے کا یک گونہ تحفظ ہو جایگا -

بار بار وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کی تعمیر کے وقت اسکا لحاظ رکھا جایگا' اور اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو خود سر علی امام اور سر بیلی قائم مقام لفٹنٹ گورنر کا وعدہ اس بارے میں بہ تصریح نقل کیا جاتا تھا -

دوسری صورت یہ ہے کہ نیچے کا تمام حصہ فٹ پاتھ میں شامل کر دیا جاے اور زمین کی مسجد عملی طور پر شامل نہ ہو جاے -

اصولاً اس مسئلہ کا تعلق میونسپل بورڈ سے ہے' نہ کہ حکام سے -

ہم کو نہایت صحیح اور موثق ذریعہ سے جو اطلاعات ملی ہیں انکا خلاصہ یہ ہے :

مسجد مچھلی بازار کی تولیت پہلے صرف منشی کریم احمد یا کسی اور شخص سے متعلق تھی' لیکن جب قصہ بڑھا تو اور آدمی بڑھاے گئے اور کل بارہ متولی قرار پاے - سیٹھ احمد اللہ اور مولوی عبد القادر صاحب سبحانی کا اسی وقت تقرر ہوا تھا -

لیکن ہز ایکسلنسی کے فیصلہ کے بعد متولیوں نے دیکھا کہ سخت کشمکش میں جان پڑ گئی ہے - ایک طرف مسلمانوں کے آگے جوابدہی ہے - دوسری طرف " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " وغیرہ وغیرہ ہیں - کون اس مصیبت میں پڑے ؟ نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ مستعفی ہونا شروع ہوگئے' اور بارہ متولیوں میں سے صرف پانچ آدمی باقی رہگئے : مولوی عبد القادر سبحانی' شیخ عبد الرحیم' منشی مجید احمد' منشی کریم احمد (متولی قدیم و مشہور - ہداہ اللہ تعالی) اور ایک اور صاحب -

سخت اصرار اور تعجیل اس بارے میں ہونے لگی - بالآخر مسجد اور سڑک کے تعلقات کے متعلق با قاعدہ اور بے قاعدہ جلسے شروع ہوے - مولوی عبد القادر سبحانی اور شیخ عبد الرحیم نے یہ راے دی کہ نقشہ ایسا بنایا جاے جسمیں زینہ مسجد کے مقدس حصے پر تعمیر ہو اور اسے حسب قاعدہ میونسپل بورڈ میں پیش کیا جاے - لیکن مجید احمد سکریٹری کو اصرار تھا کہ ایک سادہ نقشہ کلکٹر صاحب کے سپرد کردیا اور انہیں کے لطف و کرم اور " غریب پروری " پر سب کچھہ چھوڑ دینا چاہیے - یقیناً یہ اس شخص کے نفس کا خود ساختہ خیال ہوگا' بلکہ اُن کی طرف سے القا کیا گیا ہوگا جس سے مسلمانوں نے ہمیشہ پناہ مانگی ہے :

الذی یوسوس فی صدور الناس' من الجنة و الناس !

کریم احمد متولی بھی ابتدا میں اس خیال کا مخالف تھا مگر بعد کو ساتھ ہوگیا : اولیاء بعضهم اولیاء بعض (۵ : ۵۴)

۲ - جولائی کو آخری جلسہ ہوا - اس میں غالباً شیخ عبد الرحیم صاحب نے بھی راے بدلدی (قطعی طور پر ہمیں نہیں بتلایا گیا ہے) اور اس طرح چار متولیوں نے ملکر " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " کی خدمت میں پیش کرنے کیلیے سادہ نقشہ منظور کرلیا - ڈپٹی محمد علی " خان بہادر " اور عنایت حسین " خان صاحب " رہنماے طریقت ہوے' اور ۸ - کی صبح کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ کی جبہہ سائی چاروں متولیوں کو نصیب ہوگئی :

از بخت شکر دارم و از روزگار ہم !

افسوس کہ ان تمام نتائج کا الزام سب سے پہلے ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے جنہوں نے ایک ایسے اہم معاملے کو صرف چار آدمیوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا' اور ایسے آدمیوں کے ہاتھوں میں جنکا تجربہ اچھی طرح پہلے ہوچکا ہے -

ہم نے شخصی طور پر ہمیشہ کانپور سے حالات دریافت کیے مگر کبھی بھی کوئی ایسی اطلاع نہیں دی گئی جس سے معلوم ہوتا کہ بہت جلد فیصلہ ہوجانے والا ہے -

کانپور کے معززین سے کیا شکایت کی جاے کہ انہوں نے معاملہ کو کوئی با وقعت کمیٹی بنا کر اپنے ہاتھوں میں نہیں لیا' کیونکہ وہ بیچارے تو ایسے سہمے ہوے اور اپنی اپنی فکر میں پڑے ہیں کہ کوئی ذمہ داری کا کام کر ہی نہیں سکتے - البتہ تمام مسلمانان ہند کا مطالبہ اُن اصحاب سے ہے جنہوں نے اس مسئلہ میں خود پڑکر اپنی ذمہ داری پر فیصلہ کرایا تھا اور مسلمانوں کو ہمیشہ سمجھاتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح اس فیصلہ پر خاموش ہو رہیں - یعنی سر راجہ صاحب محمود آباد' مولانا عبد الباری فرنگی محلی' اور مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا -

ہم ان بزرگوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ کم از کم آیندہ کیلیے تو اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں یا ایک معتمد کمیٹی بنا کر اسکے سپرد کردیں - شہداے کانپور کے پس ماندوں کی اعانت وغیرہ بھی اسی کمیٹی سے متعلق ہوجائیگی - نیز اُس روپیہ کی بھی وہی امین بنا دی جائیگی جسکا بوجھہ ابتک تنہا صرف مسٹر مظہر الحق ہی کے سر ہے - مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ انگلستان نہ چلے گئے ہوتے تو تمام روپیے کو باسم " بیت المال ملی " ایک کمیٹی کے سپرد کر دیتے -

یہاں تک لکھہ چکے تھے کہ ایک اشتہار ملا جو الہلال کی گذشتہ تحریر کے رد میں شیخ مجید احمد نے شائع کیا ہے - اسمیں لکھا ہے کہ جو کارروائی کی گئی وہ سر راجہ صاحب' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ' اور مولوی فضل الرحمن صاحب وکیل کے مشورہ سے کی گئی' اور نقشہ میونسپل بورڈ میں بھی پیش ہوگا -

ہم اشتہار دینے والوں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم نے جو کچھہ لکھا ہے' وہ ایسے موثق اور معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کرکے لکھا ہے جس سے زیادہ قابل اعتماد ذریعہ بحالت موجودہ معاملات کانپور کیلیے نہیں ہوسکتا - جن بزرگوں کی نسبت اشتہار میں لکھا ہے کہ وہ شریک کار ہیں' جب تک انسے دریافت نہ کرلیں کچھہ نہیں کہہ سکتے - اب ہم اس معاملہ کو آخر تک پہنچائینگے اور جو کچھہ اصلیت ہوگی بہت جلد منکشف ہوجائیگی - متولیوں کو چاہیے کہ بہت جلد اپنی کارروائیوں کی رپورٹ شائع کردیں -

آیندہ نمبر میں زیادہ تفصیل سے بحث کی جائیگی -

(مسٹر محمد علی کا جواب)

مسٹر محمد علی کا جواب آگیا - لکھتے ہیں کہ " مجید احمد کے اشتہار میں جو کچھہ لکھا ہے بالکل غلط اور گمراہکن ہے - کریم آیا تھا مگر ہر ایک امر میں میری راے کے خلاف کیا گیا " مفصل آئندہ -

دعوة خدا كي پادشاهت اور اسكا كلمهٔ عليا هوتا هے' پس وہ خدا كے حكموں كو بيان كرنے اور اسكے پاک اور مقدس اوامر كے ترجمان هوتے هيں - اولياء الشيطان كي چيخ پكار اور جد و جهد كا مقصد شيطاني حكومت هوتا هے' پس وہ شيطان كے احكام مفسده كي اشاعت كرتے اور اسكے اوامر خبيثه كے سفير هوتے هيں - اسي ليے اولياء الله كي دعوة دنيا كي اصلاح و فلاح اور قيام انسانية كامله و مدنية صحيحه كا سرچشمه هے' اور اولياء الشيطان كي دعوة شر و فساد' عدوان و طغيان' معاصي و فسوق' اور تخريب انسانية و مدنية مفسده و رديه كا منبع!

اب ديكهو كه الله كے احكام كيا هيں اور شيطان كيا حكم ديتا هے؟

الله كا حكم يه هے:

ان الـلـه يـامـر بـالعـدل والاحسان و ايتاء ذي القربى و ينهى عن الفحشاء و المنكر (۱۶ : ۱۵۳)	الله حكم ديتا هے كه عدل كرو اور تمام نيک باتوں اور هر طرح كي راست بازيوں كو اختيار كرو' اور اسي طرح روكتا هے كه هر طرح كے فواحش اور ظلم و معصيت سے بچو!

ليكن شيطان كا حكم اس كے بالكل متضاد و مخالف هے - چنانچه فرمايا:

لا تتبعـوا خطوات الشـيطان فـانه يـامر بالفحشاء و المنكر (۲۴ : ۲۱)	شيطاني وسوسوں كي پيروي مت كرو كيونكه وہ فواحش اور ظلم و عصيان كے كرنے كا حكم ديتا هے -

پس الله كا دوست اور ولي وهي هوسكتا هے جو اسكے حكم كا پيرو اور داعي هو' اور اسي طرح شيطان كا ولي وہ هے جو اسكے حكموں كي منادي كرے - الله كا حكم يه هے كه " يـامر بـالعدل والاحسان " اسليے اولياء الله كي پهچان بهي يهي هے كه وہ " آمر بالمعروف و نا هي عن المنكر" هوتے هيں - كيونكه وہ الله كے دوست' اسكے سفير' اور اسكي حكومت كے خليفه هيں' اور سفير وهي هے جو اپنے پادشاہ كے حكموں كا ترجمان هو - يهي سبب هے كه امر بالمعروف اور نهي عن المنكر پر جا بجا زور ديا گيا' اور اسے مومنوں كے تمام اعمال حسنة كي بنياد اور اساس بتلايا:

الذين ان مكنا هم في الارض اقـامو الصلوة و اتـوا الزكواة و امروا بـالمعروف و نهوا عـن المنكر' و الى الـلـه عاقبـة الامـــور (۲۲ : ۵۴)	" وہ مسلمان كه اگر هم انهيں دنيا ميں قائم كرديں تو انكا كام يه هوگا كه صلواة الهي كو قائم كرينگے' الله كي راہ ميں اپنا مال خرچ كرينگے' اور امر بالمعروف اور نهي عن المنكر انكي دعوت هوگي' اور تمام كاموں كا انجام الله هي كے هاتهه ميں هے "

[ايـک اهـم آيـه]

اور يهي سبب هے كه سورهٔ اعراف ميں جهاں يهود و نصارا كو خاص طور پر اسلام كي دعوة دي هے' وهاں حضرة ختم المرسلين كي دعوة كے اهم اور نماياں كام يه بتلاے هيں:

الـذين يتبعون النبـي الامي الـذي يجدونه مكتوباً عند هـــم في التـــورات و الانجيـــل: يامرهـم بالمعروف وينها هم عن المنكر' ويحل لهم الطيبـــات ويحـــرم الخبائث' ويضع عنهم اصرهم و الاغـلال التي كانت عليهم' فالـذين امنوا به و عزروه و نصروه واتبعوا النور الذي انزل معـه' فاولائـك هـــم المفلحون (۷ : ۱۵۶)	وہ لوگ كه انهوں نے الله كے رسول و نبي امي كي پيروي كي' جنكي بشارت انكے پاس تورات و انجيل ميں لكهي هوئي موجود هے - وہ رسول اچهے كاموں كا حكم ديتا هے اور برائيوں سے روكتا هے - پاک چيزوں كو انكے ليے حلال كرتا اور خبائث كو انپر حرام كرتا هے - اور سخت حكموں كے جو بوجهه انكے سروں پر تهے انسے رهائي بخشتا' اور غلامي و استبداد اور تقليد اشخاص كے جو پهندے (۱) انكے گلوں ميں پڑے تهے' انسے نجات ديتا هے - پس جو لوگ اسپر ايمان لاے' اسكي حمايت كي' اور اسكي نصرت كي راہ ميں نكلے' اور جو نور صداقت اسكے ساتهه بهيجا گيا هے (يعنے قرآن و اسلام) اسكي متابعت كي' تو يهي لوگ هيں جو هر طرح كي فلاح اور فتح و كاميابي پائيں گے "

يه آية كريمه تمام تعليمات اسلاميه كا ايک جامع و مانع خلاصه هے جو خود قرآن حكيم نے پيش كرديا هے - اور دين الهى و شريعة فطريه كا كوئي ركن ايسا نهيں هے جو اس كے اندر بيان نه كرديا گيا هو - اسميں داعي اسلام كا اولين كام امر بالمعروف و نهي عن المنكر فرمايا - كيونكه اسكي دعوة الله كي طرف هے اور الله كا حكم يهي هے -

[امـر بـالـمـنـكـر]

ليكن شيطان ايک قوة خبيثه هے جو سعادت عالم كي دشمن اور هدايت انساني كو روكنے والي هے - پس وہ اپنے گهرانے كو اور اپني نسل كے چاكروں كو حكم ديتي هے كه اولياء الله كي منادي كي مخالفت كريں اور عدل و احسان كي جگه ظلم و عدوان كي طرف لوگوں كو بلائيں: فانه يامر بالفحشاء والمنكر - اسليے جو لوگ شيطاني حكموں كے سامنے گر جاتے هيں اور الله كو چهوڑ كر اسكي سفارت و خلافت اختيار كر ليتے هيں' انكا كام امر بالمعروف كي جگه امر بالمنكر اور نهي عن المنكر كي جگه امر بالمنكر هوتا هے - يعنے اولياء الله تو نيكيوں كا حكم ديتے اور برائيوں سے روكتے هيں' ليكن وہ برائيوں كا حكم ديتے اور نيكيوں سے روكتے هيں - قرآن كريم نے صاف صاف لفظوں ميں اسكي تصريح كر دي هے:

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض: يامرون بالمنـكر و ينهون عـن المعـروف و يقبضـــون ايـديهـم' نسـوا الـلـه فنسيهم' ان المنـافقين هم الفاسقون - (۹ : ۶۸)	منافق مرد اور منافق عورتيں سب ايک هي قسم كي هيں - برائي كا حكم ديں' نيكيوں سے روكيں' اور الله كي راہ ميں خرچ كرنے كا وقت آے تو مٹهياں بهينچ ليں - حقيقت يه هے كه انهوں نے الله كو بهلايا - نتيجه يه نكلا كه الله نے بهي انهيں بهلا ديا - كچهه شک نهيں كه يه منافق هي هيں جو سخت فاسق هيں!

حالانكه مومنوں كا حال يه هے:

والمومنـــون والمومنـات بعضهم اولـيـاء بعض: يامـرون بـالمعـروف و ينـهون عـن المـنـكر و يقيمون الصـلاة و يوتون الـزكواة و يطـيعون الله و رسوله - اولائک سيرحمهم الله - ان الله عزيز حكيم -	برخلاف منافقوں كے مومن مرد اور مومن عورتوں كا حال يه هے كه نيک كاموں ميں ايک كا ساتهي ايک هے - نيكي كا حكم ديتے هيں' برائي سے روكتے هيں' صلوة الهى كو قائم كرتے هيں' الله كي راہ ميں مال خرچ كرتے هيں' غرضكه الله اور اسكے رسول كے حكم پر چلتے هيں - يهي لوگ هيں كه انپر عنقريب الله رحم كريگا - كچهه شک نهيں كه الله عزيز و حكيم هے -

پهلي آية ميں " منافق" كا لفظ فرمايا - نفاق ايمان كے مقابلے ميں اور كفر اسلام كے مقابلے ميں قرآن كي اصطلاح هے - پس يه اُن لوگوں كا حال هے جو مومنوں كے ضد و مخالف هيں' اور مومنوں كا دوسرا نام " اولياء الله " هے -

فرمايا كه " نسو الله فنسيهم" انهوں نے الله كو بهلاديا هے اسليے وہ بهي بهلا دیے گئے -

يهاں نهيں لكهونگا (۱) مقصود صرف پهلی دو جماعتيں هيں۔ ان جماعتوں كے اعمال و خصائص كي تشريح يهاں تو نهيں كي كي گئي - ليكن سورۂ بلد ميں صاف صاف بتلا ديا هے :

وما ادراك ما العقبه ؟ فك رقبة او اطعام في يوم ذي مسغبة ' يتيماً ذا مقربـه ' او مسكيناً ذا متـــربه ' ثـــم كان من الذين آمنوا و تواصوا بالصبر وتواصو بالمرحمه ' اولائك " اصحـــاب الميمنه " (۹۰ : ۱۲)	" تم سمجھے كه هم نے جو يهاں " عقبه " كا لفظ كها هے سو اس سے كيا مقصود هے ؟ " عقبه " سے مراد يه هے كه انسان كي گردن كو غلامي كے پهندے سے چهڑا دينا ' بهوكوں كو كهانا كهلانا ' اور يتيم كي (على الخصوص جبكه اپنے قريبي لوگوں ميں سے هو) اور محتاج و مسكين كی مدد كرنا - بس جو انسان كه اپني بڑائی كا مدعی هے ' اسے چاهيے

تها كه اس آزمايشي گهاٹی كی منزل سے گذرتا اور اسكے علاوه اس جماعة كے لوگوں ميں سے هوتا جو الله پر ايمان لاے هيں اور ايک دوسرے كو صبر و برداشت كي اور باهم مرحمت كي وصيت كرتے هيں - يهي لوگ " اصحاب الميمنه " هيں "

اسكے بعد دوسرے گروه كے كاموں اور نتائج كی تعريف بيان كي :

والذين كفروا باياتنا ' هم " اصحاب المشئمه " عليهم نار موصـدة ا (۹۰ : ۱۷)	مگر جن لوگوں نے هماري نشانيوں كو ' هماري تعليمات كو ' همارے احكام كو ' اور هماري بهيجي هوئي هدايت كو ' قول سے اور عمل سے جهٹلايا ' تو وه لوگ " اصحاب المشئمه " هيں -

ان آيات سے پہلے انسان كي خلقت كے ضعف اور پهر نفس و هوی كي ابليسانه گمراهي كا ذكر كركے غافل انسانوں كو ملامت كی هے اور كها هے كه خدا نے انسان كے آگے هدايت و ضلالت ' دونوں راهيں كهولدي هيں - آنے ديكهنے ' سونچنے ' امتياز كرنے كيليے عقل و تميز بهي ديدي هے - پس باوجود اسكے يه كيسي شقاوت هے كه هدايت كي راه چهوڑكر ضلالت كا راسته اختيار كيا جاے ' اور الله كي آيات و بصائر سے بالكل آنكهيں بند كرلي جائيں ؟ اسكے بعد فرمايا هے كه اس گمراه انسان كو ديكهو جو بڑے بڑے دعوے اور گهمنڈ كي باتيں كرتا هے ' پر آزمايش كی اس گهاٹي تک كو طے نه كرسكا هے جو انسان كي هدايت كي پهلي منزل هے - يهاں اصلي لفظ " عقبه " كا آيا هے - اسكے معني دشوار گذار كام يا گهاٹي كے هيں - چونكه " اصحاب الميمنه " كے كاموں ميں دشوار اور مشكل امتحانات هيں اسليے انهيں " عقبه " (۲) كے لفظ سے تعبير كيا هے -

اس آية سے معلوم هوا كه " اصحاب الميمنه " كے كاموں كے دو درجے هيں - پهلا درجه جو اس سفر ميں بطور آزمايش كی ايک گهاٹي (عقبه) كے هے ' وه يه هے كه بندگان الهي كو غلامي و محكومي سے نكالنے كيليے سعي كرنا ' اور انكي گردنوں كو انسانوں كے تسلط و حكومت كے بوجهه سے آزاد كرانا - نيز اپنے مال كو مسكينوں ' محتاجوں ' اور يتيموں كيليے خرچ كرنا ' اور بهوكوں كو افلاس و فقر كے زمانے ميں كهانا كهلانا هے - جب اس منزل سے گذر جائيں تو اسكے بعد دوسري منزل آتي هے - جسے تـواصوا بالصبر و تـواصوا بالمرحمه سے تعبير كيا هے - اور يهي مقام هے جسے سورۂ عصر ميں و تواصوا بالحق و تواصو بالصبر كها هے - تمام وه فضائل و اعمال جنكے ليے صرف قوی ' و تحمل مصائب ' و نظارۂ آلام ' و ثبات و استقامت كی ضرورت هے ' مفهوم " صبر " ميں داخل هيں . " مرحمة " سے مقصود تمام اعمال حسنه و فاضله هيں - والقصة بطولها -

" اصحاب المشئمه " ان دونوں مقاموں سے محروم هوتے هيں يهي انكي علامت هے - .

(اصحاب اليمين و اصحاب الشمال)

" اصحاب الميمنه " كو " اصحاب اليمين " بهي كها هے اور " اصحاب المشئمه " كو " اصحاب الشمال " كے نام سے بهي موسوم كيا هے - دونوں كا مفهوم ايک هي هے - چنانچه سورۂ واقعه ميں اصحاب الميمنه اور اصحاب المشئمه كا ذكر آگے چلكر يوں كيا گيا :

و اصحاب اليمين ' ما اصحاب اليمين ! في سدر مخضود ' و طلح منضود ' و ظل ممدود ' و ماء مسكوب ' و فاكهة كثيرة ' لا مقطوعة و لا ممنوعه (۵٦ :) كه اصحاب اليمين كے ليے باغ و بهار كی دائمی خوشياں اور نظارے هيں - جو نه تو كبهي روكے جا سكيں گے اور نه كبهی انكا سلسله توڑے گا -

پهر كها كه : اصحاب الشمال ' ما اصحاب الشمال ! في سموم و حميم ' و ظل من يحموم ' لا بارد ولا كريم ' انهم كانوا قبل ذالك مترفين - الخ - (۵٦ :) يعني اصحاب الشمال وه هيں كه انكے ليے تپش و سوزش اور كهولتے هوے پاني كي سی گرمي هے - يه وه لوگ هيں كه پهلے بڑے آسوده حال تهے ' مگر پاداش عمل ميں انكا يه حال هوگيا -

پهلی آية ميں لا مقطـوعة ولا ممنـوعه اور دوسرے ميں انهم كانوا من قبل ذالك مترفين قابل غور هے -

(دعوة الى الله و دعوة الى الشيطان)

ايک اهم موضوع بحث ان دونوں جماعتوں كے خصائص و اعمال ' آثار و نتائج ' اور عوائد و عواقب كا هے - چونكه يه دونوں جماعتيں باهم ايک دوسرے كي ضد هيں اسليے انكے تمام كام بهي ايک دوسرے سے بالكل متضاد و مخالف واقع هوے هيں -

قـرآن حكيم نے اس كثرت سے انكے متضاد و متبـائن خصائص و اعمال كا جا بجا ذكر كيا هے كه اگر ان سب كو يكجا كيا جاے تو اقلاً سو آيتيں ضرور هوجائيں ' اور انسان كے اعمال هدايت و ضلالت كے متعلق عجيب عجيب اسرار و معارف منكشف هوں - مگر چونكه اس مضمون ميں يه تمام تذكره ضمناً و تبعاً هے نه كه اصلاً ' اسليے صـرف سرسري نظـر سے كام لے رها هوں اور انهي امور كی طرف اشاره كرتا هوں جنسے آگے چلكر اصل موضوع كے فهم و درس ميں مدد مليگي - شايـد ايک مستـقل مضمون " اولياء الـرحمن و اولياء الشيطان " كے عنوان سے بسلسلۂ باب التفسير لكهكر اپنے تمام خيالات كو بهت جلد يكجا كرسكوں -

از آنجمله ايک سب سے بڑا نماياں اور بنيادي اختلاف جو ان دونوں جماعتوں كے كاموں ميں هوتا هے اور جسكو قرآن كريم نے انكا امتيازي نشان قرار ديا هے ' يه هے كه يه دونوں جماعتيں دنيا كو اپنے اپنے دوستوں اور محبوبوں كي طرف بلاتی اور دعوت ديتي هيں - " اولياء الله " الله كے دوست اور ساتهي هيں ' اسليے وه اپني تمام قوتوں كو الله كي پكار بلند كرنے اور اسكي طرف انسانوں كو بلانے ميں صرف كر ديتے هيں - پر اولياء الشيطان قواے شيطانيه كے پجاري اور واله و شيفته هوتے هيں ' اسليے انكا جهاد خدا كی جگه شيطان كي راه ميں هوتا هے اور اسي كي طرف خدا كے بندوں كو دعوة ديتے اور پكارتے هيں - اولياء الله اور اصحاب الجنة كا مقصد

---

(۱) سورۂ واقعه كی مستقل تفسير مرتب هے اور متعدد اهم مطالب و مقاصد پر مشتمل - بسلسلۂ باب التفسير شائع هوگي - نيز بصورت رساله -

مدارس اسلامیه

بازگو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوة العلما کي بے نتيجه ترميم

عام راے کے اظہار اور اصلاح ندوہ کا اصلی وقت

حضرات ندوہ کي جانب سے ایک دستور العمل اخبارات میں بغرض حصول آرا شائع کیا گیا ہے - برسوں سے ندوة العلما کي منتظمه کمیٹي ترمیم ترمیم کہه رهي تھي - خدا خدا کرکے اب کہیں اس نے مسوده کي تدوین سے فراغت پالي - اگر ندوہ کوئي ضروري شے ہے اور اگر اسے زنده رهنا چاهیے تو في الحقیقت اصلی نقطۂ کار بهي هے جو همارے سامنے آیا هے - یعنی مسئلۂ اصلاح دستور العمل و مسئله نظام و قواعد -

لیکن قبل اسکے که دستور العمل پر نظر ڈالی جاے ' ایک مرتبه اُن مفاسد کو مجملاً دهرا لینا چاهیے جنکي اصلاح مطلوب هے اور جنکے دفع کرنے کیلیے نیا دستور العمل بنایا جارها هے - جب تک لوگوں کے سامنے وہ امور صاف صاف طور پر نه آجائینگے ' وہ دستور العمل کے متعلق کوئي صحیح راے قائم نہیں کرسکتے -

(مفاسد کار)

ندوہ کے مفاسد اصولاً دو قسموں میں بیان کیے جاسکتے هیں :

(۱) دستور العمل اور قانون اساسي (کانسٹي ٹیوشن) کا اصول قوانین عامه مجالس کے لحاظ سے انتهائي حدتک بے قاعده ' بے اصول ' غیر منظم ' اور یکسر مستبدانه هونا ' جو ایک لمحه کیلیے بهي کسي جماعتي اور اسلامی و شرعی کام کا دستور العمل نہیں هوسکتا - اسکي اکثر دفعات شریعة حقه اسلامیه کي صریح مخالف هیں - کیونکه اصول مقدس شوری امة کو (که بغیر اسکے کوئي جماعتي کام اسلامی نہیں هوسکتا) بالکل نظر انداز کردیا گیا هے -

مثلاً دستور العمل میں ایک مجلس علاوہ مجلس انتظامیه کے " مجلس خاص " کے نام سے بڑھائي گئي ' اور کانسٹي ٹیوشن کا تغیر و تبدل ' منیجنگ ممبروں کا انتخاب ' صیغۂ مال کے حسابات کي جانچ ' اور اسي طرح کے تمام اهم اور بنیادي امور اسکے هاتهه میں دیدیے گئے - لیکن اسکے نظام کا یه حال هے که کوئي وقت اور کوئي زمانه معین اسکے لیے ضروري نہیں " حسب تحریک ارکان یا ناظم یا نائب ناظم جب ضرورت پیش آے منعقد هوسکتا هے " (دفعه ۲۸)

اس عجیب الخواص " مجلس خاص " کے قائم کرنے کا نتیجه یه نکلا که ندوہ کي تمام هستي بیکار هوگئي - نه تو ارکان انتظامي کچهه چیز رهے - نه شوری و اکثریت کي کوئي حقیقت باقي رهی - جب ناظم یا نائب ناظم چاهے ' چند آدمیوں کو اکٹها کرکے اپنے حسب منشا نئے ممبر بنا لے ' یا قواعد منسوخ کرڈالے ' یا حسابات کے متعلق موافق و مخالف رزولیوشن پاس کرلے - چنانچه بارها ایسا هي هوا اور اسي کا نتیجه هے که ندوہ چند اشخاص کے زیر تسلط آگیا هے - جب چاهتے هیں مجلس خاص منعقد کرکے بغیر اطلاع ممبران انتظامیه و حصول راے ' پندرہ پندرہ شخص ممبر بنا لیتے هیں ' تا که اپنے مذاق کی اکثریت پیدا کرکے مخالف کو شکست دیدیں -

جمهوري اور جماعتی کاموں کا کبهي بهي یه منشا نہیں هوا هے که تعداد کے لحاظ سے کل افراد قوم کو کسي کام میں شریک کرلیا جاے - عملاً بهي یه ناممکن هے - جمهوریت اور شوری سے مقصود صرف یه هوتا هے که حتی الامکان ایسے قوانین وضع کیے جائیں جنکي وجه سے کسی ایک شخص یا چند آدمیوں کو تسلط و تغلب کا موقع نه ملے ' اور راے زیاده سے زیاده ممکن الاجتماع افراد میں بٹ جاے - ان افراد میں پہلا گروہ وہ هوتا هے جو شریک کار هوتا هے - دوسرا وہ وسیع تر گروہ جو پہلے گروہ کو منتخب کرتا هے - اس طرح معامله بہت سے آدمیوں کے هاتهوں میں چلا جاتا هے " شخصیت اسمیں گم هوجاتي هے " اور علی سبیل الاستبدال تمام افراد قوم و جماعت اسمیں شریک هوجاتے هیں یا هوسکتے هیں -

یهي معني اصول شوری اور اجتماع حل و عقد کے هیں اور اسي اصول پر آج تمام دنیا کے مشترکه اور مجلسي کام هورهے هیں - کوئي چهوٹي سے چهوٹي مجلس بهی ایسي بمشکل ملیگي جو اپنے تئیں " شخص " کي جگه " مجلس " کہتي هو ' اور پهر " مجلس خاص " کي طرح ایک خود مختارانه کمیٹي بهي اس نے بنا لی هو -

یا مثلاً سکریٹري کي معزولي کا حق عام مسلمانوں کی جگه ایک خود ساختہ جماعت انتظامیه کے هاتهه میں دیدینا جو مسلمانوں کا حق دیني و شرعي هے - اور جبکه وہ خلیفۂ وقت کو معزول کرسکتے هیں تو کسي انجمن کے سکریٹري کو بهي معزول کرسکتے هیں بشرطیکه شرائط عزل بیان کردیں - ندوہ کا اصلي دستور العمل جسپر سالہا سال تک عمل هوتا رها ' اسمیں بهي حق عزل جلسۂ عام کو دیا گیا تها - جلسۂ عام میں هر شخص شریک هوسکتا هے ' اور اضافي کثرت و عمومیت اسے حاصل هوتي هے ' اسلیے اطلاق عام راے کا اسي پر کیا جائیگا -

یا مثلاً منیجنگ کمیٹی کے ممبرونکا انتخاب عام ممبروں کی راے لیکر هونا چاهیے - جو لوگ کسي مجلس کی تمام هستي اپنے دست اقتدار میں لیتے هیں ' قانوناً و شرعاً و اخلاقاً ' انہیں مسلمانوں کے وسیع گروه کي جانب هي سے منتخب هونا چاهیے - اسمیں مصلحت یه هے که خاص خاص شخصوں اور محدود جماعتوں کو اپنا غلبه پیدا کرنے کا موقعه نه ملے اور هر شخص اپنے تئیں منتخب کراکے ندوہ کے کام میں حصه لے سکے - قدیم دستور العمل میں ایسا هی تها لیکن نئے دستور العمل سے یه دفعه نکال دي گئی -

اسکا نتیجه یه نکلا که جلسۂ انتظامیه کوئي شے نه رها - اسکو " جلسه " کہنا مجلسی و مشترکه کاموں کي حقیقت کو مشتبه کرنا هے - وہ چند آدمیوں کي ایک بے قاعده بهیڑ هوگئي جسے آپس کے مبادلۂ انتخاب سے اکٹها کرلیا گیا هے - جن مسلمانوں کي جانب سے نیابت کا اسے دعوا هوتا هے ' انهیں یه تک نہیں معلوم که کون همارا مختار کل هوا هے ؟ کب هوا هے ؟ اور کب اسکے پنجے سے چهٹکارا نصیب هوگا ؟

یا مثلاً ندوہ کسي خاص صوبے یا شہر کي مخصوص انجمن نه تهي - تمام مسلمانان هند کیلیے کام کرنا چاهتي تهي ' پس ضرور تها که تمام صوبوں سے اسمیں ممبر لیے جاتے اور اس طرح صحیح انتخابي اصول کي تعمیل کے ساتهه عام دلچسپي اور واقفیت بهي مسلمانوں کو هوتي ' مگر اسکا کچهه لحاظ نہیں رکها گیا اور تمام کاموں کو صرف چند هاتهوں کے ذریعه انجام دیے کي باسم مجلس ایک نئی مثال مشئوم قائم کي گئی -

غرضکه اسي طرح کے مفاسد سے موجوده دستور العمل لبریز هے ' اور اسي کا نتیجه هے که جب تک یه پتهر راه سے نه هٹے ' کوئي اصلاح نہیں هوسکتي - یهي ندوہ کي ریڑهه کا اصلي مرض هے اسي کے آگے تمام مقاصد دیني و تعلیمي کے حصول سے یک لخت محروم کردیا هے اور کام هو نہیں سکتا - خواه انسانوں کي جگه آسمان سے فرشتے بهي اتر آئیں لیکن ایسے دستور العملوں کي موجودگی میں وہ کچهه نه کرسکینگے -

طبیعت کي اگر کسي شے کي مفسد هو تو وہ اپنے تئیں کبهي بهی سالم نہیں بنا سکتي - انجمنوں کیلیے انکا کانسٹي ٹیوشن بمنزلۂ طبیعت و فطرة کے هے جب یه قائم هوگئي تو پهر جبلت میں تبدیلي نہیں هوسکتي - پس سب سے پہلا سوال بنیاد کا هے نه که در و دیوار کا -

[نسیان ذکر الہی]

اللہ اور اسکے ذکر کو بھلانا ایک حقیقی شیطانی عمل ہے - ہر جگہ قرآن حکیم میں نسیان و ذہول کو شیطان کی طرف نسبت دی ہے - حضرت موسی علیہ السلام اپنے بحری معلم کی تلاش میں جب نکلے اور دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر مچھلی بھول آے تو انکے ساتھی نے کہا : وما انسانیہ الا الشیطان (۱۸ : ۶۴) شیطان نے مجھپر نسیان طاری کردیا - حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی قید خانے کے ساتھی سے کہا تھا کہ " اذکرنی عند ربک " عزیز مصر سے میرا ذکر کردینا - اگر وہ عزیز مصر سے ذکر کردیتا تو عجب نہیں کہ حضرت یوسف کو جلد رہائی ملجاتی - لیکن شیطان نے بھلا دیا اور اُسے یاد نہ رہا : فانساہ الشیطان ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین (۱۲ : ۴۲) شیطان نے اسپر نسیان طاری کردیا اور وہ اپنے آقا سے حضرت یوسف کا تذکرہ کرنا بھول گیا -

اسی طرح سورہ انعام میں فرمایا : و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (۶ : ۶۴)

اصل یہ ہے کہ نیکی کا سر چشمہ اللہ کی یاد اور اسکا ذکر ہے - قوۃ شیطانی اس ذکر کو بھلا دیتی ہے اور ہر کام جو نیک اور صالح ہوتا ہے اسکے لیے نسیان و ذہول طاری ہوجاتا ہے - گذشتہ صحبت میں " حزب الشیطان " کا ذکر آچکا ہے جو اولیاء الشیطان کی جماعت کا نام ہے - اسکا ذکر کرتے ہوے خدا نے فرمایا کہ " استحوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ - اولائک حزب الشیطان " (شیطان انپر مسلط ہوگیا ہے - پس انہوں نے خدا کے ذکر کو بھلا دیا ہے - یہی لوگ حزب الشیطان ہیں) - آیۃ بالا میں بھی " نسیان شیطانی " کا ذکر کیا ہے اور اس آیۃ میں بھی حزب الشیطان کیلیے " نسیان ذکر " کی طرف اشارہ کیا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جن منافقین و منافقات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ' وہ بھی حزب الشیطان ہے : اولائک هم الخاسرون !

[عود الی المقصود]

بہرحال اولیاء الشیطان اور حزب ابلیسی کا کام دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف والعدل کے مقابلے میں امر بالمنکر و الافساد کریں اور نہی عن المنکر کی جگہ امر با لمنکر کیلیے پکاریں :

هل یستوی هو و من یامر بالعدل وهو علی صراط مستقیم ؟ (۱۶ : ۷۶)	(پھر) کیا ایسا شخص اور وہ مومن مخلص اپنے کاموں میں برابر ہوسکتے ہیں جو دنیا کو عدل کا حکم دیتا ہے اور خود بھی صراط مستقیم پر چل رہا ہے ؟

اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوۃ ایک دوسرے کے ضد اور مخالفت میں ہوتی ہے ' پس ہر اعلان صداقت و دعوۃ الی اللہ کے موقعہ پر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوجاتی ہیں - ایک صف کے ہاتھ میں امر بالعدل والمعروف کا علم صلح و اصلاح ہوتا ہے - دوسری صف کے ہاتھ میں مکر و فساد اور فواحش و منکرات کا جھنڈا ہوتا ہے - ایک سے امر بالمعروف و دعوۃ الی اللہ کی صدا اٹھتی ہے - دوسرے سے امر بالمنکر و دعوۃ الی الشیطان کی منادی بلند ہوتی ہے - ایک اللہ کی راہ میں اپنا خون بہاتا اور حق کیلیے جہاد کرتا ہے - دوسرا شیطان کی راہ میں لڑتا اور ظلم کیلیے قتال کرتا ہے :

الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ ' و الذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت (۴ : ۷۵)	مومن اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور صاحبان کفر شیطان اور اسکے خلفا و مظاہر کی راہ میں -

پس مومن اور اللہ کا ولی وہی ہے جو شیطان کے ولیوں کو قتل کرے ' اور انکے فساد و طغیان سے ارض الہی کو پاک کردے ' کیونکہ اسکے ایک ہی آقا اور خداوند نے حکم دیا ہے :

فقاتلوا " اولیاء الشیطان " ان کید الشیطان کان ضعیفا ! (۴ : ۷۵)	شیطان کے دوستوں اور پجاریوں کو قتل کرو - شیطان کے مکر و فساد خواہ کتنے ہی قوی اور مہیب نظر آئیں لیکن اللہ کے ولیوں کے سامنے بالکل ہی ضعیف و بے طاقت ہیں !

اور ایسا کرنا قتل و خونریزی نہیں بلکہ عین صلح و اصلاح اور امن و نظام ہے - کیونکہ فساد و ظلم کے روکنے کیلیے جو شخص خون بہاتا ہے ' وہ دنیا کا حقیقی مصلح اور محسن ہے - کیونکہ اُس نے ایک جماعت کا خون بہا کر تمام عالم کو زندگی بخشدی - اور جو شخص ظلم و فساد کو زندگی بخشتا ہے وہی دنیا کا دشمن اور انسانیت کا عدو ہے ' کیونکہ چند انسانوں کی خاطر تمام انسانوں سے دشمنی کررہا ہے :

و لکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب ! (۲ : ۱۹۳)	اور قتل کے بدلے قتل کرنے میں اے صاحبان عقل ' تمہارے لیے زندگی ہے - کیونکہ ایک کو قتل کرکے اسکے شر و ظلم سے تم نے تمام دنیا کو نجات دلادی !

نیز فرمایا کہ :

و قاتلوهم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ (۸ : ۳۹)	اور اولیاء الشیطان کو قتل کرو یہاں تک کہ دنیا میں فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کا قائم ہوجاے -

اولیاء الشیطان کا بھی کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و معروف کا وعظ کرتے اور اسکی منادی بلند کرتے ہیں : و یقتلون الذین یامرون بالقسط (۳ : ۲۱) یعنی وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں - پس ضرور ہے کہ داعیان حق و عدل کے ہاتھوں وہ بھی قتل کیے جائیں :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم ! (۲ : ۱۹۴)	جو تم پر زیادتی کرے ' تم بھی اسی طرح اور اسی قدر اسپر زیادتی کرو تا کہ ظلم و عدوان اللہ کے بندوں کو نیست و نابود نہ کردے -

(اولیاء اللہ سے مقصود)

لیکن واضح رہے کہ " اولیاء اللہ " سے قرآن کریم کا مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت " اولیاء اللہ " کی نہیں ہے ' بلکہ ہر مومن صادق جس نے شیطانی قوی سے اپنے تئیں الگ کرلیا ہے اور اللہ اور اسکے رسول کے احکام کی اطاعت کرتا ہے ' وہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں میں شامل ہوجاتا ہے - ایسے ہی لوگوں کا ان آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے -

البتہ اولیاء اللہ کے مقامات و مدارج کے خاص خاص حالات ضرور ہیں ' اور کتاب و سنت سے ایسے مقامات کا پتہ چلتا ہے جو ایمان الہی اور ذہاب الی اللہ کے انتہائی مراتب ہیں - احادیث صحیحہ علی الخصوص صحیح بخاری کے کتاب التواضع کی حدیث " ولی " میں اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے - نیز حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو " محدث " فرمانا اسی کے ایک مرتبۂ اعلی کی صراحت تھی لیکن اسکی تشریح کا یہاں موقعہ نہیں - اولیاء اللہ کے مدارج اس مشہور آیۃ شریفہ میں بیان کردیے گئے ہیں کہ : و من یطع اللہ و الرسول فاولائک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین - وحسن اولائک رفیقا -

وثایق و حقایق

جهـــاز ایمپرس کی تبـاهـي
اور
مطالعـۂ قرآن حکیم کا ایک لمحـۂ فکریه

دنیا کی نئی بحری ترقیات ' سمندروںکی قاهرانـه تسخیر عظیم الشان اور آهنیں جهازوں کی طیاریاں ' اور قوۃ دخانی کے احاطۂ و تسلط کے مناظر دیکهه کر بارها یه خیال هوا که کیا دنیا کی ترقی نے قرآن حکیم کی بهت سی موثر مثالوں کا اثر کهو دیا ہے ؟

* * *

مصیبت کا انتہائی نزول اور اسباب و تدابیر کا بکلی انقطاع انسانی قلب کیلیے توجه الی الله کا ایک هي خالص اور بے ریا وقت هوتا ہے - یه وقت اگر دنیا میں نه آے تو شاید بهت کم هستیاں هوں جو عمر بهر میں ایک مرتبه بهي خدا کا نام لیں - نیکی کا حقیقی سرچشمه خدا کا تصور ہے - اگر انسان خدا کو بهول جائیگا تو قطعاً وہ نیکی کو بهي بهول جائیگا - مگر نیکی کا درخت مصیبت هي کي آبدوزي سے قائم رهتا ہے !

* * *

اگر بیماریاں معدوم هوجائیں ' اگر بے چینی کی کروٹ ' اضطراب کی آہ ' درد و بیقراری کی تڑپ ' اور درد مند بیماروں کا بستر آلام باقی نه رهے ' اگر سفر کے قافلے بے خوف هوجائیں ' اور جہازوں کا پیدا اندر سمندروں میں مسافروں کیلیے کوئی کهٹکا باقی نه رهے ' تو کیا پهر بهي دنیا اتنا هي خدا کو یاد رکهیگی جیسا که همیشه سے رکهتی آئی ہے ؟

اسکی سچی یاد تو [illegible] وقت صرف درد دکهه کی پر حسرت گهڑیوں هي میں آتی ہے ' اور جب وہ گهڑی ٹل جاتی ہے تو پهر تسلیوں کے ساتهه تسلیوں کا دور کرکے [illegible] بهي بهلا دیا جاتا ہے - یه حوادث [illegible] سوانح معجزنه جو انسانوں کو همیشه پیش آتے رهتے هیں ' [illegible] آتشزدگیاں ' یه [illegible] زلزلے یه هلاکت [illegible] آتش فشانیاں ' یه اجسام [illegible] اور کائنات [illegible] کا تلاطم و تضارب غور کرو که کی [illegible] ہے ؟ [illegible] انسانی اور سعادت عامه کیلیے [illegible] جو دنیا میں بهیجے جاتے هیں تاکه دنیا کو [illegible] سے [illegible] ' سرشاریوں سے [illegible] قبله العذاب (۵۱ : ۱۳)

* * *

جب [illegible] اس فطرة کی طرف خدا [illegible]

[illegible] انسان کسی مصیبت اور [illegible] هوتا ہے تو [illegible] وقت الله [illegible] اور [illegible] هوتا ہے [illegible] دعائیں مانگنے لگتا ہے - سورۂ یونس میں فرمایا :

و اذا مس الانسان الضر
دعانا لجنبه او قاعدا
او قائما فلما کشفنا عنه
ضره مر کان لم یدعنا

اور جب انسان کسی دکهه اور مصیبت
میں گرفتار هوتا ہے تو خواہ لیٹا
هوا هو ' یا بے چینی اور اضطراب
سے بے حال و مضطر بیٹها هو ' یا هر طرف

الی ضر مسه ! (۱۰ :)

هلاکت اور بربادی کو دیکهکر حیران کهڑا هو ' کسي حال میں هو ' مگر معاً الله کی طرف متوجه هوجاتا ہے اور بے اختیار اسے پکارنے لگتا ہے - لیکن جب هم اس کی مصیبت دور کر دیتے هیں تو پهر ایسا بے پروا هوکر چل دیتا ہے گویا اس نے اپنی مصیبت کیلیے کبهی همیں پکارا هي نه تها !

سورۂ [illegible] ' انعام ' بني اسرائیل ' روم ' زمر ' حم سجدہ وغیرہ میں [illegible] اس آیت کی هم مطلب آیات موجود و [illegible] موجود هیں

* * *

پهر مصیبتوں کا بهی [illegible] حال نہیں - جس مصیبت میں جسقدر مایوسي اور بے بسی زیادہ هوتی ہے ' اتني هي زیادہ الله کي طرف توجه بهی پیدا هوتي ہے - علی الخصوص ایسے مصائب جن میں دنیوی وسیلوں اور مادي تدبیروں کي طرف سے بالکل مایوسي هو جاے اور کوئي رشته امید کا باقی نه رهے - ایسے مواقع انسان کی ملکوتیت اور قدوسیت کے اصلي اوقات هوتے هیں - وہ همه تن فریاد و دعا بن جاتا ہے ' اور انتہاء خلوص و صداقت اور حضور قلب و ابتہال و تضرع سے الله کو پکارنے لگتا ہے - لیکن جب وہ ساعت ٹل جاتی ہے تو پهر اسکي ابلیسیت عود کر آتی ہے - اس وقت کے مصائب کے ساتهه اس هستی کو بهی بهلا دیتا ہے جسے هر طرف سے مایوس هوکر اس نے پکارا تها :

و کان الانسان کفورا (۱۷ : ۶۹)

* * *

ایسے وقتوں میں سے ایک خاص سخت و شدید وقت وہ هوتا ہے جب انسان زمین کے سر [illegible] سے دور هوجاتا ہے ' اور سمندر کی قهر [illegible] امواج اور [illegible] موجوں میں گهر جاتا ہے - جبکه جہاز سے [illegible] تولنے کے [illegible] ' پانی کی چادریں هر طرف سے اٹهه اٹهه کر اوپر کو بڑهتی هیں ' اور آسمان اور سطح سمندر کے اندر کوئي هستی نہیں هوتی جو اس قدر ضعیف هستی کو بچاسکے اور هلاکت کے منه سے نکالے - اس وقت غفلت انسانی کی سرکشی اور بغاوت کا سر عاجزی سے گر جاتا ہے اور یه دیکهکر که اب دنیا میں کوئي نہیں جو اسے بچاسکے ' وہ دنیا کے اس مالک حقیقی کو پکارنے لگتا ہے جسکی نسبت اسے یقین هوتا ہے که وہ هر حال میں اپنے پکارنے والوں کو بچا سکتا ہے !

چنانچه [illegible] قرآن حکیم کی موثر ترین مثالوں میں ایک [illegible] مایوس [illegible] کی حالت کا نقشه کهینچا ہے ' اور دکهلایا ہے که [illegible] بے بسي کے عالم میں [illegible] فطرۃ صحیحه ایک مافوق هستی کی [illegible] سے پهر جاتی ہے - اور پهر جب وہ [illegible] سلامتی کے ساتهه پهنچ جاتے هیں تو [illegible] طرح [illegible] دهول [illegible] ہے ؟ فرمایا [illegible]

هو الذي یسیرکم في
البر و البحر حتی اذا
کنتم في الفلك
و جرین بهم [illegible]
و فرحوا بها [illegible]
ریح عاصف ' و [illegible]
الموج من کل مکان
و ظنوا انهم احیط بهم
دعوا الله مخلصین له
الدین : لئن انجیتنا من
هـذه لنکونن من
الشاکرین ! فلما انجاهم
اذا هـم یبغـون في

" وہ خدا هی تو ہے جسکی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وہ لوگ سمجهتے هیں [illegible]
میں [illegible] بے بس [illegible]
تو اسباب دنیوی کی [illegible]

(۲) دوسرا سرچشمۂ مفاسد ایسی طبائع کا سوال ہے جو قواعد کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں' اور یہ مرض پہلے سے بھی زیادہ مہلک ہے - کیونکہ صحیح و سالم کاموں کیلیے جس درجہ صحیح و سالم قانون کی ضرورت ہے' اتنی ہی ایسے صالح و صحیح العمل لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو قانون کی پابندی کریں اور انکا دماغ اسی با قاعدہ کام کے کرنے سے انکار نہ کرے - اگر ایسا نہ ہو تو پھر قانون بیکار ہے اور قواعد کی حقیقت محض بے سود - آپ بہتر سے بہتر قانون بناکر کاغذ پر لکھ لیں' لیکن وہ صرف کاغذ ہی تک رہیگا اگر اسپر عمل نہ کیا گیا - یہی نکتہ ہے جسکی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا جبکہ آغاز قرآن میں فرمایا:

ذالک الکتاب لاریب فیہ ' ھدی للمتقین - الخ (۲ : ۲)

قرآن کریم بلا شک و شبہہ خدا کی کتاب ہے - اُن لوگوں کو ہدایت بخشنے والی ہے جو متقی ہیں اور احکام الہیہ پر عمل کرتے ہیں - مثلاً ایمان بالغیب و قیام صلواۃ و ایتاء زکواۃ -

فرمایا کہ قرآن " ھدی للمتقین " ہے - متقی روحوں کو ہدایت دینے والا ہے - یہ نہیں فرمایا کہ " ھدی للمضلین و الکافرین " ہے - یعنی گمراہوں اور کافروں کو ہدایت دینے والا ہے حالانکہ ہدایت کی ضرورت تو گمراہوں کو ہوتی ہے نہ کہ انکو جو متقی ہیں ؟ نسخہ بیمار کو چاہیے نہ کہ تندرست کو ؟

لیکن حقیقت اسکی یہی ہے کہ کتاب الہی ایک قانون ہے قانون اسی کام کو درست کرسکتا ہے جو قانون کے مطابق کیا جاے اور اسکی تعلیمات عمل و نفاذ میں آئیں - لیکن اگر ایک شخص قانون کی پروا نہیں کرتا اور اسپر عمل کرنے کیلیے طیار نہیں تو ایسے شخص کیلیے وہ قانون اسی طرح بیکار ہے جیسا اس بیمار کیلیے دوا جو طبیب سے نسخہ لیکر اسے استعمال نہیں کرتا' اور ہر طریقہ کے مطابق پرہیز کرنے کیلیے مستعد نہیں

متقی وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور ڈرتا وہی ہے جو اللہ کے احکام کو مانتا اور اسپر عمل کرتا ہے - پس فرمایا کہ قرآن کے قانون الہی اور نسخۂ شفا ہونے میں تو کوئی شک نہیں - البتہ یہ قانون اسی کیلیے قانون ہے جو اسپر عمل کرے' اور یہ نسخہ اسی کیلیے وسیلۂ شفا ہے جو اسے استعمال کرے : یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام و یخرجہم من الظلمات الی النور و یہدیہم الی صراط مستقیم (۵ : ۱۸)

ورنہ اکثر اوقات تو گمراہوں کیلیے قانون کی موجودگی اور زیادہ موجب گمراہی ہو جاتی ہے - کیونکہ قانون سے انہیں عناد ہو جاتا ہے' اور اور زیادہ اسکی مخالفت کرنا چاہتے ہیں : یضل بہ کثیراً و یہدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین ! (۲ : ۲٦)

پس ندوہ کے موجودہ مفاسد میں اعتقاد اور عمل' قول و فعل' قلب و اعضاء' قانون و نفاذ' دونوں قسم کے مفاسد موجود ہیں - اسکا دل اور جسم دونوں بیمار ہیں - اول تو اسکے پاس کوئی صحیح قانون ہی نہیں ہے جو بمنزلۂ اعتقاد کے ہے اور جسپر اعضا و جوارح کے تمام اعمال مرتب ہوتے ہیں - پھر جیسا کچھ بھی ناقص و بے قاعدہ قانون موجود ہے' ستم پر ستم یہ کہ اسپر بھی عمل نہیں ہوتا - و للہ در ما قال :

لاگ ہو تو اسکو ہم سمجھیں لگاؤ
گر نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟

پس اسکی بیماری نہ صرف قانون کی ہے' بلکہ قانون کے عمل و نفاذ کی بھی ہے - اگر ہم دیکھیے کہ جیسا کچھ بھی قانون موجود ہے' اسکے مطابق ندوہ میں کام ہو رہا ہے تو ہمارا ماتم صرف اسی قدر ہوتا کہ قانون کی ترمیم یا تجدید کر دیں - ایک بہتر قانون بنا کر یا خود اسی لوگوں سے بنوا کر ندوہ کے سپرد کر دیں اور پھر فارغ البال ہو کر بیٹھ رہیں - لیکن بلا شدید سے اشد ہے' اور مصیبت وسیع سے وسیع تر - دستور العمل کی درستگی کے بعد اسکے نفاذ و عمل کا مسئلہ سامنے آتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف فروعات و جزئیات ہی میں بلکہ یکسر بنیادی اور اساسی امور میں ندوہ کا مسلمہ دستور العمل بالکل بے اثر اور قطعاً بیکار ہے - کبھی بھی اسکو پورا نہ ہونے دیا کہ اقلاً اسکی موٹی موٹی دفعات اور اصولی نظم و قواعد ہی کی پیروی کرلی جاے' اور کم سے کم اس مجلس کی بنیاد اور اساس تو باقاعدہ ہوجاے -

بلا شبہہ مسلمانوں کے دوسرے مجالس کاموں میں بھی بے قاعدگیاں اور خلاف ورزیاں دیکھائی ہیں - پونا کی مسلم لیگ سے لیکر علی گڈھ کالج کے عظیم الشان ٹرسٹیوں تک کا یہی حال ہے - شاذ ہی کوئی انجمن ایسی نکلے جسمیں ٹھیک ٹھیک قواعد و ضوابط کی پیروی کی جا رہی ہے اور کوئی بات قابل اعتراض نہ ہوتی ہو - لیکن بے قاعدگیوں کی بھی قسمیں ہیں اور قانونی خلاف ورزیاں بھی یکساں نہیں ہوتیں - ایک بے قاعدگی جزئی اور فروعی امور میں ہوتی ہے - ایک اصولی اور اساسی امور میں -

ایک بے قاعدگی یہ ہے کہ کام اصلاً تو با قاعدہ بنیادوں پر قائم ہوچکا ہے - اساسی دفعات عمل میں آچکی ہیں اور اسدرجہ مستحکم ہوچکی ہیں کہ ان میں کوئی ایک فرد واحد یا کوئی محدود جماعت تغیر و تبدل نہیں کرسکتی - لیکن اسکے طریق کار و عمل میں بعض فروعی دفعات نظر انداز کردی جاتی ہیں' یا چند اشخاص اپنی کسی خاص غرض کو حاصل کرنے کیلیے چند مخصوص قواعد کے عمل میں مانع ہونے لگتے ہیں - یا عمل کراتے بھی ہیں تو انکی اصلی حقیقت پیدا نہیں ہونے دیتے وغیرہ وغیرہ -

لیکن ایک بے قاعدگی یہ ہے کہ سرے سے کام کی بنیادی دفعات ہی پر عمل نہیں کیا گیا ہے - جن قواعد کی بنا پر اس کام کی بنیاد رکھی گئی ہے' اور جنکے عمل میں لانے کے بعد وہ ایک انجمن اور ایک باقاعدہ مجلس بنتی ہے' سرے سے انہی کو یک قلم چھوڑ دیا ہے - نہ صرف فروعات بلکہ اصول مفقود ہیں - نہ محض طریق عمل ہی غلط ہے بلکہ عمل کیا ہی نہیں گیا ہے - سالہا سال گذر گئے لیکن ایک نظیر بھی نہیں پائی جاتی جو کہ اصولی دفعات کے عمل و نفاذ کا یقین دلاے !

ان دونوں قسم کی بے قاعدگیوں اور خلاف ورزیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے' گو بے قاعدگی دونوں ہیں - ایک شخص فرض نماز پڑھتا ہے' سنت چھوڑ دیتا ہے - ایک کو فرض رکعتیں ادا کرنے کی بھی توفیق نہیں :

یزید سلیم والاعز ابن حاتم !

بلا شبہہ پہلی قسم کی بے قاعدگی عام ہے اور بد قسمتی سے اکثر کاموں میں پائی جاتی ہے جسے دور کرنا چاہیے - لیکن ندوہ کی بے قاعدگی دوسری قسم کی بے قاعدگیوں میں سے ہے' اور اسلیے اسکی حالت مجالس و انجمن کی عام بے قاعدگیوں سے بالکل مختلف ہے :

وشتان ما بین خل و خمر !

یہ کہنا کہ یہ بے قاعدگی فلاں نے کیوں دور نہ کی اور فلاں پر اسکا الزام زیادہ ہے' بالکل بے معنی ہے - سوال مفاسد کا ہے - اگر اسکا وجود ہے تو جب اور جس وقت اور جن لوگوں کو مہلت ملے انکی اصلاح کرنی چاہیے - خواہ کسی عہد میں پیدا ہوئی ہوں اور خواہ زید انکا پرورش کنندہ ہو یا عمر ؟

ہم آیندہ نمبر میں ایسی بے قاعدگیوں کی چند مثالیں بھی پیش کرینگے تاکہ لوگوں کو صحیح راے قائم کرنے میں مدد ملے - اور سمجھ سکیں کہ اصلاح ندوہ کے مسئلہ میں اصلی بل کیا پڑ گیا ہے ؟

اسکے بعد اس دستور العمل پر نظر ڈالینگے جو شائع کیا گیا ہے' اور بتلاینگے کہ وہ کس بنا پر محض بیکار ہے اور بعض اصولی امور میں تو پہلے سے بھی بدتر ہے - ندوہ کے اصلی مفاسد میں سے کسی ایک فساد کی بھی اس سے اصلاح نہیں ہوسکتی - اسکے بعد مسلمان راے قائم کریں کہ ندوہ کی موت و حیات صرف انہی کے ہاتھ میں ہے

مکتـــوب آستـــانه عليـــه

(از دائرۂ مقدسۂ مشیخت اسلامیۂ کبری زاد الله شرفها)

(شيـــخ الاســـلام فيلي پائن)

حضرة الشيخ محمد وجيه الجيلاني (جنكا تذكره ايک سے زیادہ مرتبه الهلال ميں هو چكا هے اور جو گذشته دسمبر ميں براه هند فلپائن گئے تھے) حال ميں انكا ايک خط آيا هے جس سے معلوم هوتا هے که فيلي پائن كی آب و هوا آنكے سخت ناموافق هوئي اور مجبوراً بغرض علاج قسطنطنيه واپس آنا پڑا - چنانچه تحرير فرماتے هيں :

اے استاذ حكيم ! السلام عليک و رحمة الله و بركاته !

و بعد ' در جزائر فيلي پائن دو ماه و نيم قيام كرده بودم - مرض مزمن — كه در اواخر قيام آثار پر خطره اش ظهور يافته بود — عاجز مسكين را بدار الخلافة مجبور عودت كرد -

لاكن لله مزيد المنه كه الان ان خطر زائل ' و صحت بدو رۂ ضعف و نقاهت داخل شد - ان وقت كه از جزائر حركت كردم ' مشغول بالنفس بودم ' و بجانب اشرف حضرة عالي عريضۂ جوابيه نتوانستم تقديم كنم - اما انچه نوشته بودند بوضوح انجاميد ' و اكثرے از مطالب مهمه را............تحرير نمودم - و الان بالمشافه يک صحبتی مفصلی ميسر آمد..........

در روز مفارقت از فيلي پائن جريدۂ يوميۂ محليه " دي منيلا ٹائمس " يک مقالۂ مطوله متعلق باين عاجز نشر كرده بود كه مقطوعش را (يعني آسكے كٹينگ كو) همراه اين عريضه ارسال دارم - اگر مناسب است ترجمه اش را نشر نمايند -..............

از طرف اين عاجز جميع اخوان مسلمين هند را تحية و سلام ' و بر سبب مفارقت از فيلي پائن مطلع فرمايند - اميد وارم از لطف و كرم حضرة عز اسمه كه در وقت قريب باين عاشق خدمت صحت و توانائي حاصل ' و بجزائر مذكوره عودت ميسر خواهد شد -

عضويت مجلس گزين مقدس تبشير را با كمال فخر و مباهات قبول كردم و انشاء الله العزيز درين قيام دار الخلافة نقاط مهمۂ اين مطلب با تمام و تكميل خواهد انجاميد - از غيرت و حميت اسلام پرورانه و خدمات عظيمۂ اسلاميۂ حضرة عالي حضرة اجل و اعظم شيخ الاسلام و المسلمين بسيار ممنون و متشكر اند ' و در مجالس حضرة ايشان ذكر جميل شما بكرات و مرات مي آمد - متع الله الاسلام و المسلمين بطول حياتكم !

از دعوات صالحه اين مريض را فراموش نفرمايند - الله سبحانه حافظ و ناصر شما باشد - و السلام عليكم و على جميع اخواننا المسلمين -

اخوكم : محمد وجيه الجيلاني
شيخ الاسلام فيلي پائن - قسطنطنيه

اس خط ميں فيلي پائن کے روزانه اخبار " منيلا ٹائمس " کے جس مضمون كا حواله ديا هے ' اسكا خلاصه حسب ذيل هے :

(شيخ الاسلام جـــزائـــر)

(شيخ محمد وجيه الجـــيلانی)

" افسوس هے كه شيخ الاسلام جزائر فيليپائن اپني ناز ساري مزاج اور موسم جزائر كي عدم موافقت كي وجه سے مجبوراً قسطنطنيه واپس چلے گئے - روانگي سے قبل " زيمبوگا " ميں ايک عظيم الشان وداعي جلسه منعقد هوا تها جسميں ۵ هـــزار سے زائد مسلمانـــان جزائـــر شريک تھے -

اس عظيم الشان مجلس ميں لوگ جوش عقيدت سے زمين پر جھک كر ان کے قدموں اور انكے دامن كو نهايت ادب و احترام اور ارادت و عقيدت سے بوسه ديتے تھے اور بمنت و الحاح التجا كرتے تھے نه خدا کے ليے يهاں سے نه جائيے !

جو لوگ مسلمانان جزائر كي حالت كا مطالعه كرتے رهتے هيں انكا خيال هے كه شيخ الاسلام كي آمد سے مسئله مور (مسلمانان جزائر) کے حل كا آغاز هوگيا هے - انكي رائے هے كه اگر مسلمان ان نيم وحشي لوگوں پر انهي کے مذهب كي راه سے اثر ڈالنا چاهيں تو ان پر برتري حد تک اقتدار حاصل هوسكتا هے اور اسطرح يه نيم وحشي پر امن اور كاركن شهري بن جا سكتے هيں -

شيخ الاسلام كي قسطنطنيه سے روانگي بهي ايک ممتاز اور نماياں واقعه تها كيونكه انكو رخصت كرنے کے ليے مشاهير مذهب اور اعيان و اشراف ملت آئے تھے اور انهيں بعض گرانبها تحائف بطور يادگار کے ديے گئے تھے - انهوں نے شكريه کے ساتهه تحـــائف واپس كر ديے اور كها :

" مجهے اپني ذات کے ليے ان تحائف كي يا كسي اور شے كي ضرورت نهيں - ميں اگر آپ لوگوں سے كچهه چاهتا هوں تو وه يه هے كه ان لوگوں كي اصلاح ميں ميري مدد كيجيے جنكے ليے ميں جا رها هوں "

شيخ الاسلام جب آئے تو " زيمبوگا " اور اسكے قرب و جوار کے ناواقف اور بے خبر فيلي پائني امريكی عام طور پر ڈرتے تھے كه يه كوئي نئے نبي يا ايک نئے مهدي هيں جو اسليے آئے هيں تاكه مسلمانوں کے غولوں كو ليكے مقدس جنگ شروع كرديں -

مگر جب انكا قيام هوا تو يه خوف محض بيجا نكلا اور ثابت هوگيا كه وه نه صرف خليفة المسلمين کے نائب اور شريعة اسلاميه کے ايک مفتي هي هيں ' بلكه ان فضائل کے ساتهه ايک نهايت شريف خصائل و بهترين تعليم يافته شخص بهي هيں جو اس عهد كا ايک مسلمان هوسكتا هے -

همارے اخبـــار کے نامه نـــگار نے مسلمانان جزائر فيلي پائن کے سياسي مستقبل کے متعلق شيخ موصوف سے دريافت كيا تها - انهوں نے جواب ديا :

" جب ميں نے يهاں کے مسلمانوں كی حالت ديكهي تو ميرا دل فرط غم و تاسف سے چور چور هوگيا - انكو مدد كي سخت ضرورت هے - انهيں هر طرح كي عمده تعليم ديني چاهيے - اسوقت عالم اسلامي ميں ان لوگونكي اصلاح و ترقي سے زياده افضل و اشرف كوئي كام نهيں "

مراسله نگار نے اس وحشيانه قتل و خونريزي کے متعلق پوچها جسے يهاں " جورا مينتيڈو " كهتے هيں - شيخ الاسلام نے كها كه يه انكي ايک وحشيانه عادت هے جو بطور آثار عهد جاهليت کے اب تک ان ميں باقي هے - چنـــانچه جو لوگ حج كر آئے هيں وه اس حركت کے سخت خلاف هيں - اسلامي تعليم كي اشاعت سے اس مذموم عادت كي بيخكني هوسكتي هے - قرآن شريف ميں يه كها گيا هے كه جو آدمي ايک انسان كو قتل كرتا هے ' گويا وه سب كو قتل كرتا هے (من قتل نفساً بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعاً) -

الارض بغیـــر الحـــق
(۱۰ : ۷۲)

خدا کی طرف متوجه کردیتی هے' اور نہایت خلوص اور عبودیت کے ساتھه دعائیں مانگنے لگتے هیں که خدایا ! اگر اس مصیبت سے تو همیں بچالے تو هم پھر کبھی تجھے نه بھلائینگے اور همیشه تیرا شکر کرتے رهینگے !

لیکن جب خدا انہیں اس بلا سے نجات دیدیتا هے تو وہ خشکی پر پہنچتے هی سرکشی اور بغاوت کرنے لگتے هیں' اور ابھی مصیبت کی گھڑی اور وعدے کو بھول جاتے هیں "

* * *

قرآن حکیم نے تقریباً دس بارہ موقعوں پر یه مثال بیان کی هے۔ یه اس وقت کی مثالیں نہیں جبکه جہازوں اور کشتیوں کی سلامتی کا دار و مدار محض هوا پر تھا' جبکه سمندر کی قهرمانیة کے آگے انسان کی بے بسی بہت هی زیادہ تھی' اور جبکه هوا کی مخالفت' سمندر کی طغیانی' بحری راستوں کی ناواقفیت' اور خوفناک دریائی حیوانات کی خونخواری کے مقابلے کیلیے چھوٹے چھوٹے تختوں کی کشتیاں کچھه کام نہیں دے سکتی تھیں۔ لیکن اب دنیا تیرہ سو برس آگے بڑھگئی هے' اور انسان نے اپنی مصیبتوں کو دور کرنے کیلیے صنعت اور علم کے بڑے بڑے معجزات دکھلاے هیں - اسٹیم کی ایجاد نے هوا کی موافقت و مخالفت سے بے نیاز کردیا هے جسکے آگے انسان کی کوئی کوشش کارگر نہیں هوتی تھی - تمام دریائی راستے اس طرح معلوم کرلیے گئے هیں که پچھلے زمانے کے لوگوں کو خشکی کی راهوں کا بھی اتنا علم نه هوگا - روشنی کے منارے' جہازوں کی دائمی آمد و رفت' حرکت و سکون کے عجیب العواص آلات' بے تار کی خبر رسانی' اور نئی نئی ایجادات و انکشافات نے دریائی سفر کو زمین کے سفر کی طرح بالکل پر امن کردیا هے' اور اتنے بڑے بڑے جہاز سمندروں میں ڈالے جاتے هیں که مثل ایک پوری بستی اور آبادی کے هوتے هیں' اور تمام بحری حوادث و خطرات سے بے خوف و خطر هر طرف پھرتے اور دنیا کے ایک گوشے کو دوسرے گوشے سے متصل کرتے رهتے هیں :

پس اگر ایسا هی هوا هے تو کیا یه تمام مثالیں جو قرآن حکیم نے دریائی سفر کے متعلق دی هیں بیکار هوجائینگی ؟ کیا اب انسان کی عبرت کیلیے لسان الهی کے بیانات کام نه دینگے ؟ کیا انسان نے اپنی بے بسی کی مصیبتوں کو نابود کردیا' اور خدا کے پکارنے کی اسے کچھه احتیاج نه رهی ؟

* * *

بارها میرے دل میں یه سوالات آئے' مگر سچ یه هے که انسان نے ابتک کچھه بھی نہیں کیا هے - اسکے غرور اور گھمنڈ کو کچلنے کیلیے ابتک حوادث ارضیه و بحریه کا هاتھه متحرک هے۔ زمین اسی طرح بے بس کردینے والی مصیبتوں سے معمور هے جس طرح که پہلی تھی' اور دریا ٹھیک ٹھیک اسی طرح مایوسی و نا امیدی کی هلاکت کے بے شمار مواقع رکھتا هے جسطرح که قرآن حکیم نے بتلایا هے - مصیبت و عجز انسانی کی ایک مثال بھی ابتک بے اثر نہیں هوئی - انسان نے بہت ترقی کی هے' لیکن وہ خدا کے سامنے ابتک بے بس اور لاچار هے - وہ خواہ کتنے هی طاقتور اور ناقابل تسخیر جہاز بنالے' لیکن جیسا که اسکے خدا نے کہا هے' اسے سمندروں کی مصیبتوں سے دو چار هونا هی پڑیگا - وہ طوفانوں میں ضرور گھریگا' موجوں کے احاطے سے بے بس هوگا' پانی کی چادریں اسپر سے گذرینگی' لہروں کی طغیانی اسکا محاصرہ کریگی' بالآخر اسکو اپنے گھمنڈ اور تمرد کا سر جھکانا پڑیگا' اور بے بس اور عاجز هوکر خدا کو پکارنا هی پڑیگا - ٹھیک اسی طرح جسطرح که ابسے بہت پہلے انسانوں نے خدا کو پکارا تھا جبکه وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں باد بانوں کے ٹکڑے جمع کر رهے تھے' اور سمندر کی قهرمان هستی کے مقابلے کے لیے عظیم الشان جہازوں اور مهیب انجنوں کی جگه صرف لکڑی کے چند جڑے هوئے تختے اپنے ساتھه رکھتے تھے !'

* * *

مصیبت کیلیے کچھه ضرور نہیں که وہ ایک هی راستے سے آئے - حالات کے بدلنے سے وسائل و بواعث بھی بدلتے رهینگے - یه سچ هے که اب باد بانی جہاز نہیں هیں جنکی سلامتی هوا کی موافقت پر موقوف تھی - تاهم بحر اطلانطک میں بہتی هوئی برف کی کوئی نه کوئی چٹان تو اب بھی نکل آسکتی هے جو "ٹائٹینک" جیسی انسان کی مغرور اور عظیم الشان صناعی قوت کو فنا کردیگی ؟

اگر یه صورت بھی نہو تو خود وهی انجن جسکے اعتماد پر انسانی غرور نے تسخیر بحر کا اعلان کیا هے' موت اور تباهی کا وسیله بن جاسکتا هے اور پھٹکر تمام جہاز میں آگ لگا دیسکتا هے - جہاز " والٹرنو " کی آتشزدگی سے بربادی چند ماہ پیشتر کی بات هے ؟

* * *

حال میں " ایمپرس آف آیرلینڈ " کی درد انگیز تباهی نے اس حقیقت کو بالکل واضح کردیا هے - نه تو قوۃ دخانی کا عظیم الشان دیو کچھه کرسکا' نه تو بے تار کی خبر رسانی کچھه کام آئی' اور نه بیسویں صدی کے سائنس اور تمدن نے کچھه فائدہ پہنچایا - وہ سب کچھه هوا جو ان مثالوں میں قرآن حکیم نے بیان کیا هے - دریا کی موجیں هر طرف سے اٹھیں' لہروں نے بڑھکے سطح جہاز پر قبضه کرلیا' سمندر کی قهرمانیت هر طرف سے محیط هوگئی' اور چند گھنٹوں کے اندر ایک هزار تئیس متمدن انسان انتہائی بے بسی اور درماندگی کے ساتھه دریا کے اندر فنا هوگئے - انسانی علم و ایجادات کا غرور ایک متنفس کو بھی نه بچا سکا : ما لهم من الله من عاصم !

* * *

یه فی الحقیقت الله تعالی کی طرف سے انسانی غرور اور گھمنڈ کے پشت غفلت پر ایک تازیانۂ عبرت هے جو کبھی کبھی حرکت کرتا هے تا که دنیا کو معلوم هو جاے که بڑی بڑی ترقیوں کے بعد بھی انسان اسی طرح فطرۃ کے پنجے میں هے جیسا که خلقت کائنات کے پہلے دن تھا' اور خدا کے پکارنے کیلیے ابتک اسی طرح مجبور هے جیسا که هزاروں برس پہلے تھا - خواہ وہ کتنا هی اپنی تدبیروں میں غرق اور اپنی فتح مندیوں پر نازاں هو لیکن جسطرح خدا نے اپنی حفاظت کیلیے یکے بعد دیگرے نئی نئی تدبیریں سوجھاتا رهتا هے' اسی طرح وہ نئی نئی تدبیروں سے اسکے سر غرور کو کچل بھی سکتا هے - ادھر کوئی نئی تدبیر بچاؤ کی نکلیگی' ادھر قدرت هلاک کی کسی نئی صورت کو مسلط کردیگی :

و اذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم' و کان الانسان کفورا - افامنتم ان یخسف بکم جانب البر او یرسل علیکم حاصباً ثم لا یجدوا لکم وکیلا ؟ (۱۷ : ۶۸)

" اور جب سمندر کے اندر تم مصیبت میں مبتلا هو جاتے هو تو جن قوتوں پر تمھیں اعتماد تھا' ان میں سے کوئی بھی تمہارے کام نہیں آتی - تم سب کو بھول جاتے هو - صرف خدا هی تمھیں یاد آتا هے - لیکن پھر جب خدا تمھیں خشکی تک پہنچا دیتا هے' تو اس سے گردن موڑ لیتے هو اور اپنی مصیبت کی گھڑی بھول جاتے هو !

لیکن اگر تم اپنی مصیبتوں کی طرف سے مطمئن هوگئے هو اور سمجھنے لگے هو که اب اور کونسی مصیبت هم پر آسکتی هے تو یه تمہاری بڑی هی غفلت هے - کیا یه ممکن نہیں که خدا تمھیں دریا کی جگه خشکی هی میں هلاک کر ڈالے اور زمین کو دھنسا دے ؟ یا خوفناک آندھیاں چلا دے اور اس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نه پاؤ ؟ اسکے عذاب کی تو هزاروں صورتیں هو سکتی هیں۔ وہ کچھه تمہاری طرح اپنے کاموں میں عاجز و درماندہ نہیں هے "

پروفیسر موصوف نے بہت سے ایسے عجیب غریب آلات بنائے هیں جو نہایت صحت و دقت کے ساتھہ ان تمام حرکات و تغیرات کو قلمبند کر لیتے هیں جو پودوں میں خارجی اثرات سے پیدا هوتے هیں یا خارجی اثر کے بغیر خود بخود اندر هي اندر پیدا هوتے رهتے هیں - رائل سوسائٹي کے صدر جب پروفیسر موصوف کي پرائیوٹ تجربہ گاہ میں آئے تو ان پر سب سے زیادہ اثر انہی آلات کا پڑا - چنانچہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) کے متعلق جو تحقیقات هوئي هے وہ بہت اهم هے - نیز انہیں امید هے کہ یہ تحقیقات ایک ایسے انداز میں جاري رهیگي جو اس مسئلہ کے شایان شان هے -

"اسٹینڈرڈ ورک ان فزي یالوجي" (علم وظائف الاعضاء میں ایک مستند کتاب) کے مصنف پروفیسر اسٹارلنگ (Professer Starling) اور علم "وظائف اعضاء نباتات" (Plant Physiology) کے مشہور ماهر پروفیسر الیور (Olwer) بھي پروفیسر بوس کي لیبوریٹري میں آئے تھے - انکے ساختہ آلات کي دقت و صنعت عملي سے بیحد متاثر هوے - انہوں نے اعتراف کیا کہ پروفیسر بوس کا عملي اور علمي طریق دونوں بہت اهم اور عظیم الشان هیں !

(عام دلچسپي اور اعتراف)

یہ عجیب بات هے کہ اس دلچسپي کا دائرہ محض علم النباتات اور اسکے هم رشتہ علوم کے حلقوں هي تک محدود نہیں هے' بلکہ طبعیات کے دیگر حلقوں میں بھي نہایت گہري توجہ پیدا هوگئي هے -

پروفیسر کارویتھہ رید ایک ماوراء طبیعي (Metaphysician) هیں - یعني انکا موضوع بحث و فکر مسائل ما وراء الطبیعیات هوا کرتے هیں - فطرۃ (نیچر) کے ماوراء الطبیعي مسائل پر انہوں نے ایک کتاب بھي لکھي هے جسکا نام "میٹافزکس آف نیچر" هے -

وہ کہتے هیں کہ علمي دنیا میں سالہا سال سے کوئي کام اس قدر اهم نہیں هوا هے جیسا کہ اس هندوستاني عالم نے کیا - انکي رائے میں یورپ کے موجود فلسفیانہ خیالات پر اس انکشاف کا نہایت گہرا اثر پڑیگا - اور اب تک هم جس نظرے سے روح اشیاء کو دیکھتے آئے هیں' اسمیں یقیناً بہت کچھہ تغیر هو جائیگا -

مسٹر ارتھر بالفور بھي پروفیسر بوس کے نظریہ سے بہت متاثر هیں - اور انکي پرائیویٹ تجربہ گاہ میں کئي بار آچکے هیں پروفیسر نے انکو درختونکي زود رنجي اور چڑ چڑے پن کے متعلق جو تجارب دکھلائے' انمیں انہوں نے نہایت گہري دلچسپي لي - مسٹر بالفور کو حیرت هے کہ یہ نظریہ علماے وظائف الاعضاء کے لیے کسقدر اهم و عظیم الاثر هے !

ادبیات

آثار علمیہ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

شب وصال میں مونس گیا هے بن تکیہ
هوا هے موجب آرام جان و تن تکیہ
خراج بادشہ چین سے کیوں نہ مانگوں آج ؟
کہ بن گیا هے خم جعد پر شکن تکیہ
بنا هے تختۂ گلہاے یاسمین بستر
هوا هے دستۂ نسرین و نسترن تکیہ
فروغ حسن سے روشن هے خوابگاہ تمام
جو رخت خواب هے پرویں' تو هے پرن تکیہ

قطعہ

مزا ملے کہو کیا خاک ساتھہ سونے کا ؟
رکھے جو بیچ میں وہ شوخ سیم تن تکیہ
اگرچہ تھا یہ ارادہ مگر خدا کا شکر
اٹھا سکا نہ نزاکت سے گلبدن تکیہ
هوا هے کاٹ کے چادر کو ناگہاں غائب
اگرچہ زانوے نل پر رکھے دمن تکیہ
بضرب تیشہ وہ اس واسطے هلاک هوا
کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوهکن تکیہ
یہ رات بھر کا هے هنگامہ صبح هونے تک
رکھو نہ شمع پر اے اهل انجمن تکیہ
اگرچہ پھینکدیا تم نے دور سے لیکن
اٹھاے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن تکیہ
غش آگیا جو پس از قتل میرے قاتل کو
هوئي هے اسکو میري نعش بے کفن تکیہ
شب فراق میں یہ حال هے اذیت کا
کہ سانپ فرش هے اور سانپ کا هے من تکیہ
روا رکھو نرکھو تھا جو لفظ "تکیہ کلام"
اب اسکو کہتے هیں اهل سخن "سخن تکیہ"
هم اور تم فلک پیر جسکو کہتے هیں
فقیر غالب مسکیں کا هے کہن تکیہ

(مسٹر بوس کا کارنامہ)

یہ مضمون هم نے صرف اسلیے اس اشاعت میں شائع کیا تاکہ پروفیسر بوس انکے سرسري تعارف الہلال کے حلقۂ نظار سے هوجاے - ورنہ اصلي موضوع بحث پروفیسر موصوف کي تحقیقات و انکشافات کي تشریح هے اور اسکا باتصویر سلسلہ آئندہ اشاعت سے شروع هوگا -

شذرات علمیہ

کوا پریٹو سوسائٹی

شکر هے کہ کوا پریٹو سوسائٹي کي تحریک هندوستان میں آگے بڑھ رهي هے اگرچہ رفتار افسوسناک طور پر سست هے - اس تحریک کے آغاز کو دس سال هوگئے - اسوقت کل ۲ هزار سوسائٹیاں هیں' اور انکے ممبروں کي تعداد قریباً ۹ لاکھہ - کاروبار میں لگے هوے سرمایہ کي مقدار ۵ کرور هے -

یہ نظام اعانت هندوستان کے علاوہ مصر جرمني' اور اطالیا میں بھي رائج هے - مصر میں هندوستان کے بعد اور اسي کے نمونہ پر روشناس کیا گیا' اسلیے اسکے نتائج قابل ذکر نہیں - البتہ اطالیا اور جرمني کے موازنے سے معلوم هوتا هے کہ زراعتي آبادي میں سے هر ۲۰ هزار کے لیے اطالیا میں ۱۵ اور جرمني میں ۵۲' هیں مگر بدبخت هندوستان میں صرف "ایک" !

اسکي وجہ کچھہ تو اس تحریک کي نو عمري اور زیادہ تر ملک کي وسعت' جہل استیلاء' اور تعلیمیافتہ طبقہ کي اقتصادي و اجتماعي تحریکوں سے غفلت و بے رغبتي هے

دول یورپ اور فوج

آیندہ سال امن کي حالت میں جرمن فوج کي اصل تعداد ۸ لاکھہ ۷۰ هزار هوگي لیکن جنگ کے زمانہ میں ۵۴ لاکھہ تربیت یافتہ اشخاص کي خدمت حاصل کرسکیگي باین همہ فوجي حلقوں میں مزید اضافہ کي فرمایش هورهي هے - جرمني کو دیکھکر فرانس نے بھي اپني فوج میں معقول اضافہ کرلیا هے مگر وہ اضافہ کے بعد بھي جرمني سے بہت کم هے - اسکي وجہ یہ هے کہ فرانس جرمني وار فوجي مصارف کا متحمل نہیں هوسکتا یہي سبب هے کہ وہ اپنے حلیفوں کي طرف التماس طلب نظروں سے دیکھرها هے -

روس بھي اپنے فوج میں اضافہ کا انتظام کررها هے جسکي تعداد ۴ لاکھہ ۵۰ هزار هوگي سب ملاکر امن کي حالت میں روسي فوج کي تعداد ۱۷ لاکھہ هے - گویا جرمني سے کوئي دو چند -

لیکن سچ یہ هے کہ جرمني کو اس تھوڑے معمولي اضافہ سے کوئي فائدہ نہیں هوا - کیونکہ اب بھي مفاهمت ثلاثہ کي فوجي طاقت اتحاد ثلاثہ کي فوجي طاقت سے بہت زیادہ هے -

مذاکرۂ علمیہ

مشہور پروفیسر جے - سی - بوس

اور

علماء انگلستان کی قدردانی

آجکل مشہور بنگالی عالم پروفیسر بوس انگلستان میں مقیم ہیں اور اپنے نودریافت نظریہ پر جا بجا تقریریں کر رہے ہیں - انکی پرائیویٹ برطانی تجربہ گاہ (لیبورٹری) علما و محققین انگلستان کا مرکز شوق و شغف بنگئی ہے !

آج دنیا کے سب سے چھوٹے براعظم (یورپ) اور بقیہ کرۂ زمین کی ہر شاخ حیات ملی میں جو عظیم الشان فرق نظر آتا ہے، وہ قدرت کی کسی غیر عادلانہ تقسیم کا نتیجہ نہیں ہے - قدرت نہ تو بخیل ہے اور نہ متعصب - اسکے نزدیک امتیاز مرز و بوم، و تفریق رنگ و نسل کوئی شے نہیں -

سیاہ افریقہ، [illegible] ایران، زرد رو مشرق اقصی (چین و جاپان) بوقلموں ہندوستان، اور سفید یورپ، سب اسکے نزدیک ایک ہیں : کلکم من آدم و آدم من تراب !

اس کا ابر کرم سب پر یکساں برستا ہے - البتہ جو لوگ اپنے باغ و چمن کو اس سے سیراب کرلیتے ہیں، انکا دامن ہمت گل و ثمرات سے مالا مال رہتا ہے - لیکن جنکے یہاں برسات کا موسم غفلت میں کاٹ دیا جاتا ہے، انکے وہاں ہمیشہ خاک اڑتی رہتی ہے : من عمل، فلنفسہ - و من عسی فعلیہ

مواہب وہبیہ قدرت نے یورپ اور غیر یورپ، دونوں کو یکساں دیے ہیں - یورپ میں انکی تربیت و پرداخت کی جاتی ہے - اسلیے جلیل القدر فلسفی، عظیم الشان طبیعی، عالی مرتبہ مخترع، بلند پایہ مصنف، جادو نگار انشاء پرداز، اور سحر آفریں ادیب پیدا ہوتے ہیں، لیکن مشرق نے اپنے تمام خصائص تعلیم و تربیت کھو دیے - نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تمام فطری قوتیں جو قدرت کی بخشش سے اسے ملی ہیں، ضائع جاتی ہیں، اور ہم میں اکابر و ابطال (ہیروز) کا ہر طرف قحط ہے : و ما کان اللہ لیظلمہم و لکن کانوا انفسہم یظلمون !

* * *

اس حقیقت کی مثالوں کی کمی نہیں اور نہ ہمیں کسی غیر معمولی تفحص و تلاش کی ضرورت ہے - کیونکہ اسکی تازہ ترین مثال پروفیسر بوس ہمارے سامنے موجود ہیں - وہ ایک ایسی قوم کے ممبر ہیں جو صدیوں سے خوابیدہ و افتادہ پڑی تھی - مگر ایک صدی سے کم کی بیداری نے آج اسمیں ارتقاء دماغی کی بہترین مثالیں پیدا کردی ہیں !

(اکسفورڈ)

پروفیسر موصوف کی اولین تقریر غالباً آکسفورڈ میں ہوئی ہے - اس تقریر کی کامیابی کا غلغلہ جب سے بلند ہوا ہے، اسوقت سے تمام علمی حلقوں کی نظریں دفعۃً اٹھ گئی ہیں اور دوسرے علمی معاہد (انسٹیٹیوشنز) سے بھی دعوتیں آرہی ہیں کہ اپنی تحقیقات سے انہیں افادہ کا موقعہ دیں !

(کیمبرج)

آکسفورڈ کے بعد انہوں نے کیمبرج میں تقریر کی - کیمبرج والوں نے اسقدر اہتمام کیا کہ انکے تجربہ کے پودوں کے لیے خاص ہندوستان کی مٹی مہیا کی !

کیمبرج کا بٹانیکل تھیٹر (تماشا گاہ نباتات) ایک وسیع اور کشادہ عمارت ہے - پروفیسر موصوف اسی عمارت میں اپنی تقریر کے متعلق تجربے دکھا رہے تھے - ریوٹر کا بیان ہے کہ یہ عمارت بڑے بڑے طبیعیین اور خصوصیین (اکسپرٹس) سے اس طرح بھری ہوئی تھی کہ تل رکھنے کی جگہ نہ تھی - اور یہ تمام مجمع اساتذۂ علم ہمہ تن گوش ہو رہا تھا !

کیمبرج کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی طالب علم کسی خاص شاخ میں فضیلت (آنرز) کا درجہ حاصل کرتا ہے تو ایک خاص امتحان لیا جاتا ہے - اسے ٹرپیوس (Tripos) کہتے ہیں -

پروگرام کے قرار دادہ وقت کی رو سے تقریر کا وقت آگیا تھا مگر اسوقت بعض مستعد طلبہ ٹرپیوس میں بیٹھے تھے - اسلیے پروفیسر بوس سے درخواست کی گئی کہ وہ صرف دس منٹ اور توقف کریں تاکہ طلبہ امتحان سے فارغ ہوکے آجائیں اور محروم نہ رہیں -

(سر ایف - ڈارون)

اثناء تقریر میں ہر تجربہ اور اسکے مظاہرہ (Demonstration) کا استقبال گرمجوشی اور پر زور چیرز سے کیا جاتا تھا - چیرز کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ انکی ابتداء موجودہ انگلستان کے مشہور عالم نباتات (Botanist) سر فرانسس ڈارون کرتے تھے - عموماً پہلے انہی کے ہاتھوں کو تالیوں کیلیے بے اختیارانہ جنبش ہوتی تھی، اور پھر تمام ہال گونج اٹھتا تھا !

سر ایف - ڈارون نے آخر میں یہ تجویز پیش کی کہ پروفیسر بوس کے لیے شکریہ کا ووٹ پاس کیا جائے - ووٹ تجویز کرتے ہوے انہوں نے کہا کہ وہ قدر دانی کے جذبات سے لبریز ہیں - نہ صرف اسلیے کہ یہ کام نہایت درخشاں و یادگار ہے، بلکہ اس لیے کہ تجارب کی نوعیت ایسی ہے کہ انسان کو ناگزیر طور پر قائل ہوجانا پڑتا ہے - انہوں نے اعتراف کیا کہ مقرر ایک نادر الوجود ذہن و دماغ رکھنے والا صاحب عملیات ہے - نیز حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انہوں نے جو کچھہ ابتک کیا ہے محض اپنی جیب خاص کے مصارف سے کیا ہے - حتی کہ انکو اپنے تجارب کے لیے بہت سے خاص خاص آلات بنانا پڑے جو اسقدر قیمتی اور نازک ہیں کہ دیکھکے حیرت ہوتی ہے -

نفس موضوع کے متعلق انہوں نے کہا کہ اپنے اندر ایک وسیع دلچسپی رکھتا ہے اور اگر یہ کام آگے بڑھا تو اس سے بہت کچھہ امید کی جاسکتی ہے -

(مسٹر بوس کی تجربہ گاہ)

پروفیسر بوس کے مسئلہ کے متعلق انگلستان کے علمی حلقوں میں اسقدر دلچسپی بڑھ گئی ہے کہ بہت سے اجلہ علماء و مشاہیر انکی پرائیوٹ تجربہ گاہ (لیبوریٹری) میں آتے ہیں اور انکے مخصوص و مابہ الافتخار مسئلہ کا درس و مطالعہ کرتے ہیں !

جوکرکے اٹهتے هیں وہ انسے زیادہ بے خطر دوڑتے هیں جنهیں راہ کي ٹهوکروں کي خبر نهیں ۔

وہ همیشه کیلیے بندهگیا - یهي حمله کیوپڈ کا ناقابل دفاع هوتا هے ' حالانکه جنگل کي عورتوں نے اسے پهلي مرتبه دیکهکر کہا تها : " تو اپني کمان کهینچ مگر زنجیر سے کام نه لے " (١)

عشق چوں برسرکسی حملۂ بیداد آرد
ارلش قوت بگسریعقل ازپا بررد

* * *

" تریفک " لنڈن کے مشهور انتقاد نگار مسٹر فلپ گبس نے اس کتاب پر نهایت دلچسپ ریویو لکها هے اور بعض قابل غور اقتباسات پیش کیے هیں - هم اسکا خلاصه درج کرتے هیں :

" پارنل " اپنے وقت میں آئرش تحریک کا سب سے بڑا لیڈر تها - اسوقت کسي کو اسکا وهم بهي نهیں هوسکتا تها که وہ ایک عورت کے لیے تمام دنیا کو کهو بیٹهے گا ؟ یا یه که ایک قوم جو انتهائي دل شکني کے لیے اٹهي هے' اپني قومي قسمت کے ایک نهایت هي نازک وقت میں اپنے ایک هي لیڈر کو صرف اسلیے چهوڑ بیٹهي که اس نے ضابطه اخلاق کي خلاف ورزي کي تهي ؟

مگر ایسا هي هوا - پارنل سے لغزش هولي - عشق کے حملے کو وہ نه روک سکا - اسکے متبعین نے اسکا ساتهه چهوڑ دیا - نتیجه یه نکلا که آئرش تحریک کم از کم بیس سال پیچهے هٹگئي -

مسز " اوشے " هي وہ عورت هے جسکے لیے پارنل نے اپنا مستقبل برباد کیا ' اسلیے اسکے اس قول کو ضرور باور کیا جاسکتا هے که وہ (یعني مسیز اوشے) " پارنل کي روح کے خلوتکدوں میں اسکي پیچیده تاریکیوں اور نظر خیره کن روشنیوں کے باوجود داخل هوئي " -

پارنل ایک دراز قامت ' عمیق و سنجیده چشم ' مسرور مگر خوشنما چهره انسان تها - تعجب یه هے که جب وہ ان لوگوں سے ملتا تها جن کو اس سے همیشه سابقه پڑتا تها ' تو اسوقت بهي وہ معمولي انسان نهیں معلوم هوتا تها !

اسمیں اپنے انگریزي آبا و اجداد کي نخوت اور مغرورانه کم سخني تهي جسکي تائید اسکے حیاء پرور اور ذکي الحس مزاج سے هوتي تهي' لیکن ساتهه هي اسکے کریکٹر میں چیلینج کا بهي انداز تها - آئرش قوم کي روح پوري طرح اسمیں موجود تهي - اسکي گهري اداسي' اسکي وهم پرستي ' اسکا دسانوں کا سا اندر هي اندر سلگنے والا جذبه کیسا عجیب تها ! وہ رومن کیتهولک نه تها ' مگر انکي اسرار پرستي کي هوا اسے لگ گئي تهي - تاهم وہ انکے عقائد سے اتفاق نه کرسکا -

مسز اوشي لکهتي هیں : " اسکا (پارنل کا) اراده سخت خود مختار تها - وہ جب ایک دفعه کسي کام کا اراده کرلیتا تو پهر نه کسي کو اسمیں مداخلت کرنے دیتا تها ' اور نه کسي شے کو اپني راه میں حائل هونے دیتا "

مسز مذکور بتلاتي هیں که " جب اسکي جماعت میں سے کوئي شخص اسے روکتا تها ' تو وہ کس طرح خوفناک سفید هو جاتا تها ؟ اور کس طرح اس شخص کو اپني جماعت سے ایک ایسي خاموشي اور سرد مهري کے ساتهه نکالدیتا جو اسکے اراده کي اندیشیده مخالفت سے پیدا هوتي "

اسکا قول تها که " جب تک میں لیڈر هوں ' لوگ میرے آلات اور اوزار هیں - اگر انهیں یه منظور نهیں تو چلے جائیں " اس نے بیرحمي سے ان " آلات " کو اپني خطرناک سرد طاقت سے ڈهال کے سد راه هونے اور ڈرانے کا وہ معرکه شروع کیا جو انگریزي ارباب سیاست کے لیے ایک " خواب پریشان " هوگیا -

لیکن یه اتفاق دیکهو که جب وہ اپنے سے باهر اس طرح محشر بپا کر رها تها تو خود اپنے اندر عشق کا شکار هوگیا - اسي کي داستان الم کا دفتر کیتهرائن اوشي نے اپني کتاب میں کهولا هے -

پہلے کیتهرائن کیپٹن اوشي آئرش ممبر پارلیمنٹ کي بیوي تهي - اس نے پارنل' بهت لمبے ' دبلے ' اور خوفناک زرد رو پارنل کو سب سے پہلے " پیلس یارڈ " میں دیکها - وہ لکهتي هے :

" اس نے (پارنل نے) ایک تبسم کے ساتهه میري طرف سیدهي نظروں سے دیکها - اسکي شعله فشاں آنکهوں نے کچهه ایسے حیرت انگیز شوق کے ساتهه دیکها تها که فورا میرے دماغ میں اسکي عجیب هستي کا تصور پیدا هوگیا - میں نے خیال کیا یه شخص عجیب و غریب اور مختلف قسم کا هے "

اسي وقت سے یه معلوم هونے لگا که ان دونوں میں بهت گهري ملاقات هوگئي هے - اسکے بعد هي باقاعده مگر مخفي خط و کتابت بهي شروع هوگئي -

سنه ۱۸۸۰ع میں جب پارنل کو خوف پیدا هوا که اسے بغاوت کے جرم میں گرفتار کرلیا جائیگا ' تو وہ ایک دن شب کو مسز اوشي کے مکان پر آیا اور اس سے اپنے تئیں چهپانے کی فرمایش کي -

پارنل مسز اوشي کے ڈریسنگ روم میں دو هفته تک چهپا رها - مکان والوں میں سے کسي کو اسکي خبر نه هولي - البته نوکروں نے صرف اسقدر کہا که " بیوي (مسٹریس) پہلے جسقدر گوشت کهاتي تهیں - اب ڈریسنگ روم میں اس سے زیاده کهانے لگي هیں ! "

مسز اوشے کے یہاں سے جب پارنل جانے لگا تو اس نے تمام سیاسي مراسلات مسز اوشي کے حوالے کردیں - مسز اوشي نے ایک مجوف کنگن بنوایا اور اسمیں ان مراسلات میں سے دو مراسلتوں کو جو خاص طور پر اهم اور خطرناک تهیں' رکهکر اپنے بازو پر پہن لیا - یه کنگن اسیطرح تین برس تک اسکے بازو پر بندهے رهے -

مسز اوشے پارنل کے تمام رازوں کي محرم تهي - یه اسي کا مکان تها جهاں پارنل اپني جماعت کے جلسوں کو چهوڑ کے آ جایا کرتا تها ' اور گهنٹوں اس عجیب عورت کے ساتهه بیٹها رهتا تها جسکو وہ اپني زبان میں " ملکه " کہتا تها وہ بهي اسے اپنا " بادشاه " کهتي تهي !

بارها ایسا هوا که وہ نهایت اهم جلسوں میں صرف اسلیے نه جا سکا که اسکي " دلربا ملکه " نے اسے اجازت نه دي - آه ! وہ کس قدر ظالم تهي جبکه اس انسان کو روک رهي تهي ' جسکے جانے پر ایک پورے ملک کے مستقبل استقلال کا دار و مدار تها !

مسز اوشي جب کبهي اسے لعنت و ملامت کرتي تو وہ همیشه یه جواب دیتا که ملکه ! تم آئین بادشاهي سے واقف نهیں " نه کبهي وجه بیان کرے اور نه کبهي معذرت کرے " !

اسکے ساتهه هي هنسکر (جو اسکے لیے عام طور پر ایک نادر الوقوع امر تها) ان الفاظ کا اضافه کردیتا " اگر میں معذرت کي انساني کمزوري سے بالاتر نه هوتا تو اپني جماعت کو قائم نه رکهه سکتا "

اس قصه کا وہ حصه بهت دلچسپ هے جهاں مسز اوشي نے یه بتایا هے که وہ کیونکر پارنل اور گلیڈسٹون میں ایک متوسط کي حیثیت سے کام کیا کرتي تهي اور کس طرح حسن و عشق سیاست' اور قومي تحریک کا نامه بر تها ؟

مسز اوشي کا دعوا هے که اس محبت کے بارے میں وہ پارنل کو (جس نے اپني تمام عمر ایک عورت کے لیے خطره میں ڈالدي) اور اپنے آپ کو (جس نے اپنے جاں نثار عاشق کے لیے شریف شوهر سے بیوفائي کي) هرگز مجرم نهیں سمجهتي - اور وہ ان لوگوں کے نفاق کو سخت نفرت کي نگاه سے دیکهتي هے جو اس قصه کے طشت ازبام هونے اور طلاق کے منظور هونے کے بعد ان دونوں کي محبت کو برا کهتے هیں - حالانکه وہ اس سے پہلے بهي انکے باهمي تعلقات سے واقف تهے مگر کبهي انهوں نے کوئي اعتراض نهیں کیا

---

(١) یوناني علم الاصنام میں کیوپڈ عشق کا دیوتا هے جسکے هاتهه میں عشق کا تیر و کمان هے - ایک منظر میں دکهلایا گیا هے که صحرا میں حسین عورتوں نے سب سے پہلے اسے دیکها اور فریاد کي که تو کمان کهینچ مگر زنجیر سے کام نه لے -

مطبوعاتِ جدیدہ

تاریخ استقلال آئرلینڈ کی ایک عشق آمیز داستان

مسٹر اوشي

مسز اوشي

چارلس اسٹوارت پارنل

(ایک پولیٹکل لیڈر اپنے عشق و محبت کی زندگی میں !)

آجکل آئرلینڈ کي آزادي و استقلال کي تحریک اپني آخرین منزلوں سے گذر رهي هے - اس موقعه پر اگر اس تحریک کے ایک مشهور لیڈر کا تذکرہ کیا جاے تو غالباً وقت اور موسم کے خلاف صحبت نه هوگي - علی الخصوص ایسي حالت میں که اسکے اندر انساني حیات کے بہت سے دلچسپ اور مطالعه طلب اسرار کا انکشاف هو !

* * *

اس تحریک کے مشهور لیڈروں میں ایک جانباز شخص " چارلس اسٹوارت پارنل" تها - اس نے مسٹر گلیڈ اسٹون کے زمانے میں بے انتها شهرت حاصل کي جبکه وہ آئرلینڈ کا " هوم رول بل" ترتیب دے رهے تهے - موجودہ تحریک کي زندگي اُسي کي جانفروشیوں کا نتیجه هے -

آئرش تحریک کے تمام هوا خواهوں میں اسکي پرستش کي جاتي تهي اور تمام قوم اُسکي مطیع و منقاد تهي !

* * *

لیکن اسکے بعد کچهه ایسے واقعات پیش آگئے جنکي وجه سے پارنل یکایک نظروں سے گر گیا ' اور خود اسے بهي محسوس کیا که اسکي عملي قوت شکست کهاکے اسے چهوڑنا چاهتي هے -

پبلک اس سے بدظن هوگئي ' عزت و اطاعت کي جگه حقارت و تذلیل کے ساتهه اسکا ذکر هونے لگا - خود انهي لوگوں نے ساتهه چهوڑ دیا جنکے استقلال کیلیے اس نے اپني زندگي خطرات و مهالک میں ڈالدي تهي - نتیجه یه نکلا که آئرلینڈ کا مسئله کامیابي سے قریب تر هوکر پهر گر گیا ' اور آئرش تحریک بیس سال کیلیے پیچهے رهگئي - یه مسلم هے که اگر مسٹر پارنل کو اسکي قوم نے چهوڑ نه دیا هوتا تو آئرلینڈ کي موجودہ حالت ابسے ایک چوتهائي صدي پہلے هورهتي -

* * *

یه انقلاب جو ایک محبوب القلوب اور پر عظمت و رفعت زندگي میں هوا اور جس سے آفتاب شهرت کو عین نصف النهار کے وقت گهن لگ گیا ' اسکي علة صرف ایک عورت، کي نگه ساحر کي افسوں طرازي تهي ' جسکے آگے آئرلینڈ کو استقلال دلانے والے دماغ نے اپنے تئیں بالکل بیدست و پا پایا ' اور همت و عزائم کے جس تاج و تخت کو حکومت کي سطوت و هیبت مرعوب نهیں کرسکتي تهي ' وہ ایک متبسم چهرے ' ایک شگفته چشم و ابرو ' ایک پر از عشق نگه ناز ' اور ایک دلستاں و شکیب ربا صداے مترنم کے آگے اضطراب و تزلزل سے کانپنے لگا !

اس عورت کا نام " مسز اوشي " تها - مسٹر اوشي ممبر پارلیمنٹ کي بیوي تهي مگر پارنل کے لیے اس نے اپنے شوهر کو چهوڑ دیا ' اور جب عرصے تک خفیه تعلقات رهچکے تو طلاق لیکر صرف اسي کي هوگئي - یه حالات جب مشهور هوے تو لوگوں کو سخت افسوس هوا اور ' افسوس نفرت و حقارت بنکر یکایک تمام ملک میں پهیل گئي !

حال میں خود " مسز اوشي " نے ایک نهایت دلچسپ کتاب مسٹر پارنل کے متعلق شائع کي هے جسکا نام " پارنل ' اسکے عشق کا افسانه ' اور اسکي سیاسی زندگي " هے - یه کتاب نهایت دلچسپ هے - علی الخصوص اس لیے که گویا ایک صید و نخچیر کي سرگذشت هے جو خود صیاد کي زبان سے نکلي هے - اور اس خصوصیت کے اعتبار سے شاید اپنے رنگ میں ایک هي کتاب هے -

فرهاد و شیریں ' لیلي و مجنوں ' جمیل و سلمی ' اور قیس و لبنی کا عهد گیا :

دور مجنوں گذشت و نوبت ما ست !

اب اس عهد نے مجنوں و فرهاد مسٹر پارنل جیسے عشاق هیں ' اور لیلي و شیریں کا حجلۂ حسن مسز اوشي جیسي نکته شناس اور کتاب طراز فتنه گروں کو ملا هے - پہلے عشق کي داستانیں صرف زبان عشق هي سے سني جاتي تهیں - اب زبان حسن انکي ترجماني کریگي - یه گویا فرهاد کي سوانح عمري هے جو اس عهد کے شیریں کے قلم سے نکلي هے !

تا رب کس آشناے کسے نکته داں مباد !

* * *

سب سے بڑي خصوصیت جو اس سوانح عمري میں هے ' وہ ایک سیاسي زندگي کا حیات عشقیه سے آمیز هونا هے - اس سے اندازہ کیا جا سکتا هے که حسن و عشق کي خود فراموشانه صحبتوں میں آکر ایک پولیٹکل لیڈر کا کیا حال هوتا هے ؟

بظاهر یه دونوں چیزیں متضاد نظر آتي هیں مگر حقیقت میں سرچشمه دونوں کا ایک هي هے - ایک نه هو جب بهي عشق کي روح تو وہ جوهر حیات هے جو هر جسم کو زندہ کردیتا هے :

یکے دوا ست بدار الشفاء میکدہ ها
ز هر مرض که بنالد کسے شراب دهند !

کرامویل نے بهي محبت کے نمود کي تقدیس کي ' اور اٹلي کے پاک نزاد " میزیني " کي نسبت بهي کها جاتا هے که ایک زلف صد کمند تهي ' جسکي لٹوں میں کبهي کبهي اسکي بے مهر انگلیاں محبت سے شانه کیا کرتي تهیں - نپولین جب ماسکو کو تباہ کرکے واپس آرها تها تو اس نے کها: " میں عشق سے انکار نهیں کرتا ! "

لیکن پارنل کي مصیبت دوسري قسم کي تهي - وہ گر کر اٹهه نه سکا حالانکه

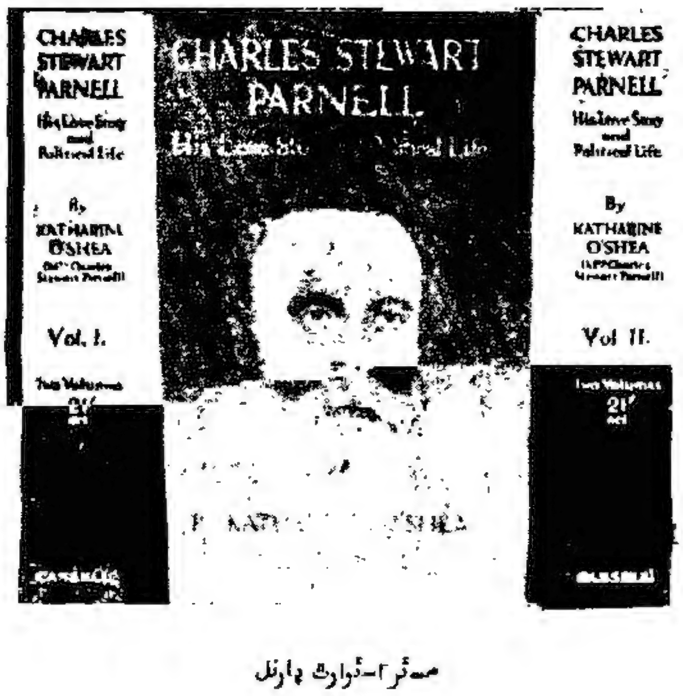

مسٹر اسٹوارٹ پارنل

مراسلات

دولة عثمانيه كا مستقبل

اور تعليم و تربيت و نظام عمومي

حضرت مولانا - السلام عليكم و رحمة الله - جب خالد خليل بے بمبئي ميں تشريف فرما تهے ' تو ميں نے اونكي خدمت ميں چند خيالات ظاهر كرنے چاهے تهے ' مگر افسوس كه وه يهاں سے چلے گئے اور مجهكو وقت نه ملا كه اپنا ارادہ پورا كرسكتا -

اسميں كچهه شبه نهيں كه نصراني يورپ اس باقي ماندہ اسلامي سلطنت تركي كي تباهي كے درپے هے اور انساني قوتوں كي رفتار پر غور كرنے سے يه نتيجه نكلتا هے كه بفرض محال اگر تركي كي اسلامي رعايا ميں وه جوش پيدا بهي هوجاے ' جو قرون اولى كے مسلمانوں ميں تها يا اب جاپان ميں هے ' تو بهي انكا ترقي كركے كسي ايك نصراني سلطنت كے هم پله هونا بهي ممكن نهيں -

يه سب كچهه تسليم كرنے كے بعد بهي دل محض سكوت اور خاموشي پر مائل نهيں هوتا - ميرا يه عقيدہ هے كه اسلام كا دار مدار صرف اب تركي تلوار هي پر هے - اگر خدا نخواسته تركي نهيں تو مسلمانوں كا بهي خاتمه هے - يهودي سلطنت كهوكر تاجر بن گئے " مگر بدبخت مسلمانوں ميں تو يه مادہ بهي نهيں اور نه هوسكتا هے كه وه بنيے بقال بن جائيں - پس همكو اس پرچم اسلام كي حفاظت كے ليے جو كچهه هوسكے كرنا چاهيے ' اگرچه موجودہ علائق كي بيڑيوں كي وجه سے هماري كوشش كا دائرہ كتنا هي محدود اور تنگ كيوں نه هو -

ميں نے آپكي خدمت ميں پہلے بهي لكها تها كه خدام كعبه كي تحريك ايك اصلي اور بهترين تجويز هے ' بشرطيكه اسكو صحيح اصول اور غير متزلزل ديانت كے ساتهه چلايا جاے - ميں يه هرگز نهيں كهتا كه خدا نخواسته بانيان خدام كعبه كي ديانت مشتبه هے مگر جبتك كه روپيه كا انتظام اس سے بهي زيادہ باقاعدہ نهو جيسا كه اب هے ' پبلك كو اطمينان نهيں هوسكتا ' اور اگر ايسا هي هوجاے تو پهر ديگر عوائق كے پيش آنے كا احتمال هے جسكو يه جماعت ابهي سے محسوس كررهي هے - خير ' يه تو بيروني مساعي هيں مگر حقيقت يه هے كه جبتك اندروني كوششيں نهونگي ' اسوقت تك تركي كي موجودہ حالت قائم رهتے نظر نهيں آتي - حكومت كا انتظام بالكل ناقص هے جسكي وجه كاركن اشخاص اور حكام كے نالائقي هے - سول سروس باقاعدہ نهيں - مشرقي اصول پر با اثر وزرا كے متوسلين اور رشته دار عهدوں پر مامور هيں ' اور چونكه ايسے اشخاص عموماً نا قابل هوا كرتے هيں اسليے اپنے فرائض منصبي كو وه ادا نهيں كرتے ' جسكا نتيجه يه هے كه اجنبي نصارى كو دخل دينا كا موقع ملتا هے - اسكے انسداد كے ليے ميں ايك تجويز پيش كرتا هوں :

قسطنطنيه ميں ايك كالج قائم كيا جاے ' يا يوں كهيے كه امتحان كا ايك بورڈ هو ' اور اسميں كل عثماني رعايا كے اشخاص مقابله كا امتحان ديسكيں ' اور امتحان ميں كامياب هوكر سول سروس كے ادنى درجه سے ترقي كريں - انكے سوا كسي كو سول كے عهدے نه ديے جائيں - انكے واسطے ايك يورپين زبان مثلاً انگريزي يا جرمن وغيرہ لازمي هو - اسكے علاوہ انكے نصاب ميں يورپين قانون ' قانون بين الاقوام ' قران شريف كل معه ترجمه تركي ' فقه كا وه حصه جو معاملات سے متعلق هے ' اور عربي علم ادب هو - گهوڑے كي سواري اور امتحان صحت هي كيا جاے جسے يورپ كے تعليم يافته تين مسلمان ڈاكٹر كيا كريں - اس امتحان ميں كامياب هونے كے بعد ان اميدواروں كو تنخواہ ملني شروع هوجاني چاهيے جو مقدار ميں بهت كم هو مگر ضروري مصارف كے ليے كافي هو - پهر ان سے كها جاے كه جس ملك كي زبان انهوں نے امتحان ميں لي هو ' اوسي ملك ميں ايك سال تك رهكر وهاں كا قانون اور عدالتوں كي عملي كارروائي كا مطالعه كريں - اسكے بعد ايك سال كيليے وه هندوستان ميں آكر كسي ضلع ميں بطور آنريري مجسٹريٹ كام كا تجربه حاصل كريں - اردو زبان چنداں مشكل نهيں - دو تين مهينے ميں سيكهي جا سكتي هے - البته لكهنا مشكل هے ' ليكن آنريري مجسٹريٹ كو اپني هي قلم سے لكهنا ضروري نهيں هے - اسكے بعد وه اپنے ملك ميں جاكر كام كريں - اكيس برس سے كم عمر كا آدمي امتحان مقابله ميں شريك نهوسكے ' اور ۲۳ سال سے زيادہ عمر كا آدمي نه ليا جاے - دو سال تجربه كے ليے كافي هونگے - هاں رياضي انٹرنس كے درجه تك كے لازمي كيجاے - اگر ترك ايسا كوئي انتظام كرسكيں تو ميں يقين كامل ركهتا هوں كه نه تو يورپ سے انسپكٹر ليدے كي ضرورت انكو پيش آئيگي اور نه وه عهدہ داروں كے ليے بهيك مانگتي پهريگي - اس امتحان ميں هندوستان اور كابل كے مسلمانوں كو بهي شامل هونے كي اجازت ديجاے ' بشرطيكه وه تركي زبان ميں مهارت حاصل كرليں ' اور پندرہ برس كي عمر سے اكيس سال كي عمر تك سلطنت عثمانيه كے حدود ميں سكونت ركهيں -

دوسرا اهم مسئله ترقي تجارت كا هے ' اور شايد اس سے بهي زيادہ مشكل هے ' كيونكه بلاد عثمانيه كے نصارى يورپ كي خاص ملك هے - اور اسكو آپ سے زيادہ غالباً كوئي هندوستان ميں نهيں سمجهه سكتا ' مگر پهر بهي ايشياے كوچك ميں ترقي تجارت كے وه موقع هيں جو شايد اور كسي يورپ كے ملك ميں نهوں - كتني بڑي شرم كي بات هے كه ابتك تركي توپياں تركي ميں نهيں بن سكتي تهيں - اب كچهه كارخانے كهلے هيں - ليكن سوتي اور اوني كپڑا اب بهي وهاں مطلق نهيں بنتا - اسكے ليے جائنٹ سٹاك كمپني كے طريق پر جا بجا ايشياے كوچك ميں با قاعدہ طور پر كارخانے كهولنے چاهئيں ' اور قبل اسكے كه ايسے كارخانے جاري كيے جائيں ' تين اشخاص كو جنميں سے ايك مصري تاجر ضرور هو ' هندوستان ميں آكر كانپور ' بمبئي ' دهاريوال ' اور كلكته ميں اس قسم كے كارخانوں كا مطالعه اور معاينه كرنا چاهيے ' اور انتظام كا طرز ديكهنا چاهيے - ان كارخانوں كے منيجر ابتداً جرمن اور انگريز بنائے جاسكتے هيں ' ليكن اگر روپيه عثماني هو تو مالك كارخانه صرف مسلمان هو يا عثماني رعايا هو - اجنبي نصرانيوں كو حصے بهي نه ديے جائيں - يه كپڑا اگر معمولي قيمت پر هندوستان ميں آئيگا ' تو لاكهوں مسلمان خوشي خوشي خريد لينگے ' اور اسكو زيب تن كرنا موجب فخر سمجهينگے -

ميں نے ايك كتاب ميں پڑها هے كه جاپان كي ترقي كا بڑا محرك اسمائل كي كتاب سلف هلپ ' ڈيوٹي ' اور كيركٹر ' هے -

آثار عتیقہ

اس صفحہ میں پانچ تصویریں آپکے سامنے ہیں - سر صفحہ پر دو تصویریں عمر سری بک اور عصم الدین بک دو مشہور عثمانی ماہرین فن آثار کی ہیں ' جنکی زیر ادارت آثار عتیقۂ عثمانیہ کا صیغہ قائم ہوا ہے اور جس کا مرحوم "آثار قدیمہ" کے عنوان سے کسی [illegible] اشاعت میں کر چکے ہیں -

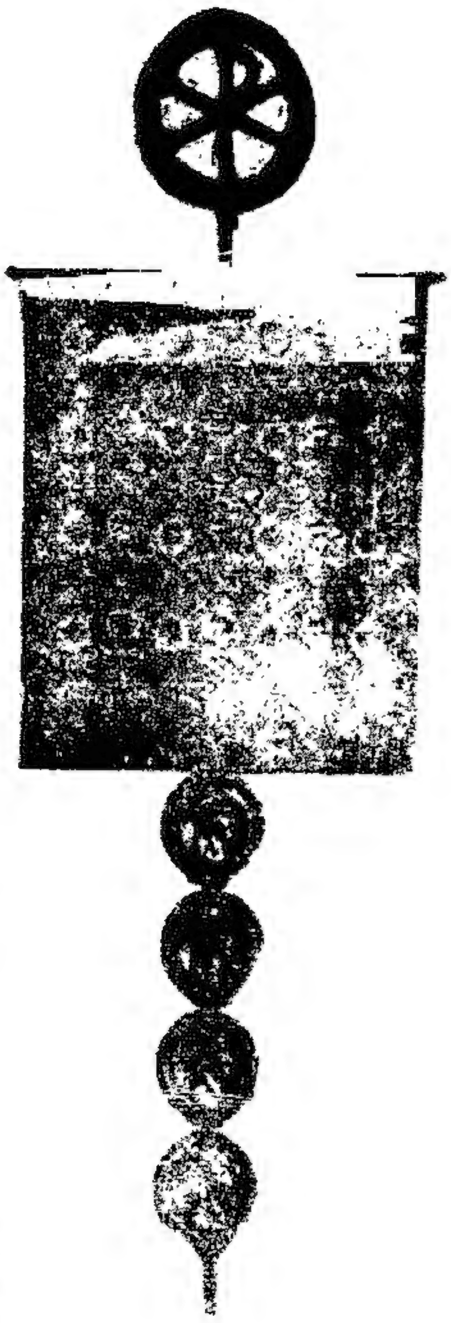

آثار عتیقہ کے اہتمام کے لحاظ سے دنیا میں کوئی حکومت دولت عثمانیہ سے بڑھکر صاحب خزائن و اموال نہیں - یونان ' روم ' مصر ' کالڈیا ' بابل ' یمن ' جو قدیم تمدن کا منبع تھے ' اسی کے زیر حکومت آے ' اور خود اپنا تخت خلافت بھی اس نے ایک ایسے شہر میں بچھایا جو یونانی و رومانی تہذیب کا آخری سرچشمہ تھا -

اسی طرح تاریخ اسلام کے تمام آثار و نوادر بھی اسی کے قبضے میں آئے - علی الخصوص قرون متوسطہ و اخیرۂ اسلامیہ کا تمام عہد اسکی آنکھوں کے سامنے گذرا -

پس اگر وہ ابتدا سے اس دولت کی قدر پہچانتی اور اسے محفوظ رکھتی تو آج یورپ کے بڑے بڑے عجائب خانوں کے تمام خزائن علمیہ صرف اسی کے قبضہ میں ہوتے -

حال میں دولۃ عثمانیہ نے آثار و نفائس کے حفظ و جمع پر توجہ کی ہے اور متعدد صیغے باقاعدہ کھل گئے ہیں - ازانجملہ ایک صیغہ خالص " آثار عثمانیہ " کا ہے جسمیں خاندان عثمانی کے آثار اوائل عہد سے لیکر اس وقت تک کے یکجا کردیے ہیں -

آخر صفحہ کی دونوں تصویریں اسی صیغے کا ایک قیمتی مرقع ہے جو سلطان محمد فاتح کے عہد میں مصورین عجم نے طیار کیا تھا - اسمیں دو مطربہ اور رقاصہ عورتوں کی تصویریں دکھلائی ہیں جن سے اس زمانہ کے لباس اور طرز و شباہت کے متعلق دلچسپ تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہیں -

(شاہ قسطنطین کا علم)

وسط صفحہ میں مشہور شاہ قسطنطین (جسکے نام سے قسطنطنیہ آباد ہوا) کے علم کی تصویر ہے - جرمنی کے مشہور اثری (ارکیالوجسٹ) ولپرٹ (Wilpert) نے جب اس علم کے متعلق اپنی تحقیقات کی اطلاع قیصر جرمنی کو دی تو قیصر نے مید ریا لاش (Marialaach) کے پادریوں کو حکم دیا کہ اس کی جسقدر صحیح سے صحیح نقل ممکن ہو تیار کردیں - پادریوں نے تعمیل ارشاد میں علم کے متعلق ان بیانات سے بھی مدد لی جو مشہور اسرائیلی مورخ یوسیفوس نے لکھے ہیں - وہ لکھتا ہے کہ متقاطع سوراخ میں رزابل روف کا (ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے) ایک ٹکڑا لگایا گیا ہے اور وہ نہایت درخشاں جواہر سے مرصع اور طلائی تاروں سے زرکار ہے - اس مرصع کاری و زرکاری سے نظروں کے لیے ایک عجیب و غریب خوشنما منظر پیدا ہوگیا ہے - اس کا طول و عرض برابر ہے -

اس نقل میں تین میٹر کا ایک نیزہ بنایا گیا ہے - نیزہ پر طلائی پتر منڈھا ہوا ہے - لارل ایک قسم کا درخت ہوتا ہے - اسکا طلائی ہار بنا کر وسط میں شاہ قسطنطین کے نام کا طغرا X T I نقش کیا ہے - طغرا اور ہار دونوں ایش[illegible]ہا جواہرات سے آراستہ شد

متقاطع [illegible] ی رستم کا پرچم آویزاں کیا گیا ہے - [illegible] زر [illegible] جالی [illegible] اور اسمیں جا بجا نہایت قیمتی [illegible] لٹکائے گئے [illegible] -

پرچم کے [illegible] ایک [illegible] ہے - [illegible] تمغہ تھی - ایک [illegible] ہے [illegible] لوا [illegible] قسطنطنیہ [illegible] علم [illegible] خانشاہ [illegible] خدمت [illegible] کیا تھا - [illegible] عرب [illegible] [illegible] محمد [illegible] متصل [illegible]

سلطان [illegible] علم کے تخت [illegible] الحمد للہ [illegible] یہ قدیمی [illegible] واپس نہیں کی جاسکتی ہے -

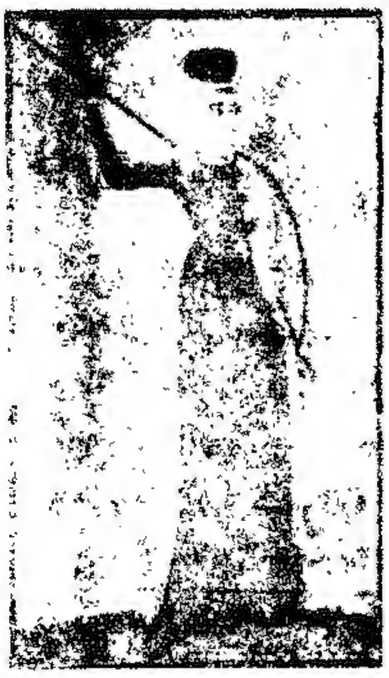

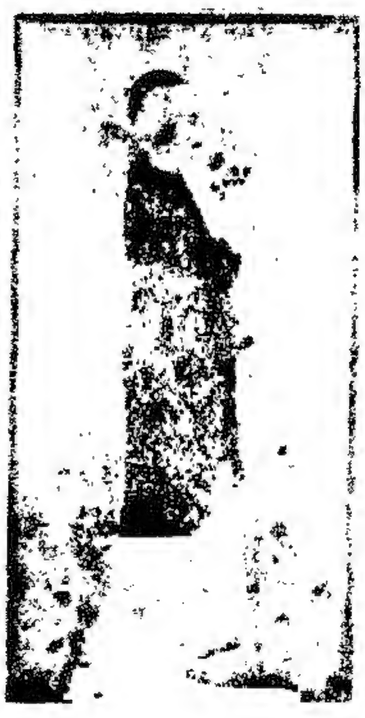

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ هوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ هوگا کھانے میں بدمزہ بھي نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
همیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے هي سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت بارہ ٹکیونکي ایک شیشي ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک هي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ کلٹھیاں بھي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي ہے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو ' کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتہر ڈبرو ہوا اکثر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[6]

S. C. MITRA & Co
بہترین طباعت اور عمدہ تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
NARIKELBAGAN LANE
CALCUTTA.

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت
(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا -

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

جاپان میں اس وقت کوئی گھر شاید مشکل سے ملے کا جسمیں یہ کتابیں بزبان انگریزی یا جاپانی موجود نہ ہوں - میں نے بھی ان کتابوں کو پڑھا ہے - فی الحقیقت اگر ان کتابوں کا عام رواج ترکی میں ہوجاے تو ممکن ہی نہیں کہ انکا اثر نہ پڑے - گولڈن ڈیڈز (Golden Deeds) ایک اور کتاب ہے جسکا ترکی میں ترجمہ ہونا چاہیے - اگر ان کتابوں کا ترکی میں ترجمہ ہونے کا کوئی انتظام صورت پذیر ہو تو میں ایک مختصر رقم سو روپیہ کی اپنے پاس سے دینے کو آمادہ ہوں (اسمائل کی تصنیفات کا ترجمہ ابسے پچیس برس پہلے ترکی میں ہوچکا ہے - اور اسکے علاوہ اور بھی صدہا مصنفات جدیدہ کا - تراجم کے اعتبار سے ترکی کا جو پایہ ہے اسپر جناب کی نظر نہیں - اصلی مرض صرف ڈیوٹی اور سلف ہلپ کے مطالعہ ہی سے دور نہیں ہوسکتا - الهلال)

ہر سال مکۂ معظمہ میں قربانی کی لاکھوں کھالیں ضائع ہوتی ہیں اگر کوئی کھالونکے رنگنے کا کارخانہ خاص مکۂ معظمہ میں یورپین طریق پر جاری کیا جاے ' تو بلا مبالغہ لاکھوں ہی روپیہ کا نفع ہوسکتا ہے - اسکی طرف بھی سلطنت کو توجہ دلانی چاہیے - مگر اسکی بابت میں یہ عرض کرونگا کہ براے مہربانی کلکتہ کے کسی مسلمان سوداگر حرم کو مائل کریں کہ وہ مکۂ معظمہ میں ایک چرم سازی و دباغی کا کارخانہ کھولے -

آپکا خادم

محمد فضل مدین

الهـــلال :

آپکے خیالات نہایت عمدہ ہیں - کئی سال سے ان امور پر بذریعہ مراسلات طویلہ و مبسوطہ اولیاء حکومت کو توجہ دلا رہا ہوں - لیکن علم و تجارت سیکھنے کیلیے ترکونکو ہندوستان آنیکی دعوت دینے کی ضرورت نہیں - سول سروس کے امتحانات اور نظم تعلیم سے متعلق آپنے حکومت عثمانیہ کو جس قدر مفلس سمجھ لیا ہے اس قدر نہیں ہے - ایک بہت بڑا سوال امن و فرصت اور صحیح العمل جماعت کا ہے

تاریخ حسیات اسلامیہ

مسئلـــہ قیـــام الهـــلال

الهلال کی اشاعت نے مسلمانوں میں جو احساس مذہبی پیدا کردیا ہے وہ بلا شبہہ بے نظیر ہے اور آسکے لیے آپ خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں - الهلال کا بند کرنا بلا شبہہ مسلمانوں کے لیے سخت جانکاہ صدمہ ہوگا - خواہ آسکی قیمت میں اضافہ کرکے اور خواہ اشاعت میں ترقی کراکے لیکن براے خدا جاری رکھیں' اور آسکے بند کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں - یہ سچ ہے کہ ایسے عدیم المثال رسالہ کا جاری رکھنا بدون کافی سرمایہ یا ترقی تعداد اشاعت کے محال بلکہ ناممکن ہے - لیکن ہندوستان کے مسلمان تو دونوں باتوں پر راضی ہیں' پھر کیوں نہیں آپ اس کا ایک دفعہ فیصلہ کر دیتے ؟ قیمت میں اگر اضافہ دس روپیہ سالانہ تک ہو جاے ' تو بمقابلہ حیثیت الهلال کے کچھہ زیادہ نہیں ہے - تعداد اشاعت میں ترقی کے لیے آپ جا بجا اسکے ایجنٹ مقرر فرمائیں - کم سے کم اگر دس ہزار کی اشاعت مستقل طور پر ہوجاوے تو پھر باطمینان یہ رسالہ اسی قیمت پر جاری رہ سکتا ہے -

خاکسار عطا محمد خان گورنمنٹ پنشنر امرتسر - کٹرہ اہلو والیہ نیو مارکٹ

تاریخ حسیات اسلامیہ کے عنوان سے جو خطوط شائع ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ خریدار پیدا کرنیکی کوشش جاری ہے - لیکن وہ رفتار جو الهلال جیسے ملی و قومی مصلح کے لیے ہونی چاہیے تھی نہیں ہے - اگر آنجناب اُن خریداروں کی تعداد بذریعہ الهلال ظاہر فرمادیتے جو ابتک ہوچکے ہیں' تو بقیہ کے لیے زیادہ جوش سے کوشش کیجاتی - چار خریدار حاضر خدمت ہیں -

نیاز مند رحیم حسین قدوائی - بارہ بنکی

رُخِ گلگوں کو بچائیے !

قدرتی حسن کیا ہے ؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایۂ شکر گذاری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب و ہوا ملائم ہو - تو ہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پومیڈیا اسپرٹ میں حل کیے ہوئے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لیے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونۂ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمیت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کردیتا ہے - اور مروجہ پومیڈ کی شیشیوں سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (ایجنسی دہلی) صدر دفتر دہلی

خانۂ زادِ چمن !

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھوکا - موج بوے گل سے ہم آغوش ہوکر ایک عالم کو مست الست کر دیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی توجی حرکت شام و داغ کو مسحور کرکے انسان کو از خود رفتہ کر دیتی ہے - اور اُسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی سیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہوگیا ہے

اگر سنگہار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمند ناز پر تازیانہ بنجاتی ہے ❖

یک اونس کے خوبصورت بکس میں جو جبیوں کو کافی ہے قیمت ۶ تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (ایجنسی دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے !

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی رُوح ہر مجلس کے لیے کشت زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تین مختلف خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے باذوق اور نازک دماغ اصحاب علما - اطبا - ایڈیٹرز - مشاہیر وا کابر انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں ❖

تاج قطرۂ تسنیم فی شیشی ۔
تاج روح شمیم فی شیشی ۔
تاج موج نسیم فی شیشی ۔ علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (ایجنسی دہلی) صدر دفتر دہلی

لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين القرآن الحکیم

Al-Hilal.

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۵

کلکته : چہار شنبه ۵ - رمضان المبارک ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, July, 29 1914.

نمبر ۵

ربنا لاتجعلنا فتنة للقوم الظلمين ونجنا برحمتك من القوم الكفرين ! (۱۰ : ۸۶)

ربنا انك اتيت فرعون وملاه زينة واموالا في الحيوة الدنيا ، ربنا ليضلوا عن سبيلك ، ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم !! (۱۰ : ۸۸)

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ : ۱۸)
وفي ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال
في
مجلدات الہلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسم بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو غیر تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور موہبت و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' مشتاقان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Telegraphic Address - "Alhilal" Calcutta
— Telephone № 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street.
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4 12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ٥
کلکتہ: چہار شنبہ ٥ شعبان ١٣٣٢ ہجري
Calcutta: Wednesday July, 29. 1914
نمبر ٥

شہداے ادرنہ کی یادگار

یہ اُس جدید عثماني درسگاہ کا مرقع ہے جسے شہداے ادرنہ کي یادگار میں غازي انور پاشا نے ادرنہ (اڈریانوپل) میں قائم کیا ہے - اور جسکے ساتھہ ہي پس ماندگان جنگ کے لیے ایک دارالیتامی کي بھي بنیاد ڈالی ہے - اس مرقع کیلیے ہم مرزا محمود علي بیگ وکیل ہائي کورٹ حیدر آباد کے ممنون ہیں جنھوں نے سفر قسطنطنیہ کے اثنا میں اس مدرسہ کی زیارت کي ' اور اس مرقع میں بھي دھني جانب ہندوستانی لباس میں موجود ہیں -

مسئلۂ قیام الہلال

گذشتہ نمبر میں ہم نے اضافۂ قیمت از فرصت یک ماہہ کے متعلق آخري تجویز بغرض شوری پیش کی تھی اور معاونین کرام سے درخواست کي تھی کہ بصورت اختلاف بہت جلد اپني راے سے اطلاع بخشیں -

اس وقت تک متعدد تحریریں اتفاق و منظوري کي آچکي ہیں جیسا کہ ہمیں احباب کرام کے لطف و کرم سے امید تھی - مخالفت میں صرف ایک بزرگ نے راے دي ہے -

اب ہم چاہتے ہیں کہ جن حضرات کا سال خریداري جون یا جولائی کے کسي ہفتہ سے شروع ہوا ہے اور ۸ روپیہ کے حساب سے انھوں نے قیمت روانہ کی ہے یا وي - پي - وصول کیے ہیں ' وہ ۱۲ - روپیہ قیمت تصور فرماکر بقیہ روپیہ خود ارسال فرمادیں یا وي پي بھیجنے کي اجازت دیں - انمیں سے اکثر حضرات نے لکھا تھا کہ ۱۲ - روپیہ کا وي پي بھیجا جاے لیکن چونکہ اس وقت تک کوئي آخري راے قرار نہیں پائی تھي ' اسلیے انکے نام حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے وي - پي - روانہ کیے گئے - اب جبکہ انکي تجویز اور اظہارات کریمانہ کے مطابق مجبوراً قیمت بڑھانے کا فیصلہ ہوگیا ہے ' تو یہ خواہش بیجا نہیں اگر کي جاے کہ وہ اسي سال سے اس قیمت

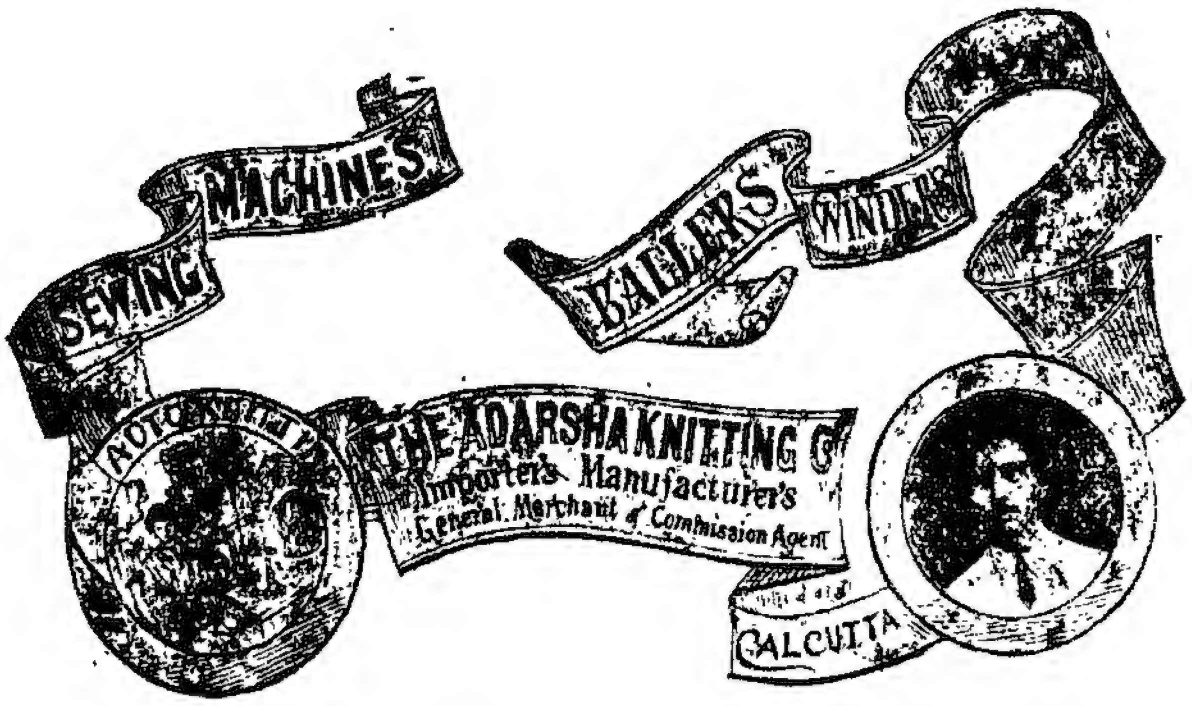

تار کا پتہ ۔ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی مور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے ۔

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے ۔

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھے دام نہ کہا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں ۔

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں ۔

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے ۔

مس کھم کماری دیوی ۔ (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں ۔

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں ۔ یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں ۔ یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے ۔ اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے ۔ میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں ۔

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تہے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے ۔ محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں ۔

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے ۔

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے ۔

برانچ سول کورٹ روڈ سنگالیل ۔

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا ۔

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ ۔ گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

فیصله کرنا چاهیے که آینده مقامي دباؤ اور تلقینات و وساوس سے اس مسئله کو کیونکر محفوظ رکھا جاے ؟

اشتهار میں بڑے زور سے اپنا یه بهادرانه کارنامه بهي لکھا هے که هم نے درخواست میں مولانا عبد الباري صاحب کے کسي تار کا حواله دیا تها که "بوقت تعمیر اسلامي جذبات کا لحاظ رکھا جائے" مگر معلوم نہیں که اسلامي جذبات سے مقصود کیا هے ؟ اگر "اسلامی جذبات" سے مقصود چند مسلمانوں کے جذبات هیں تو اسمیں شک نہیں که گذشته فہرست خطابات میں ان جذبات کا کافي لحاظ رکھا گیا ' اور اگر آینده بهي مسلمانوں کو استرضاء کفر و نفاق کي توفیق ملی تو انشاء الله بہت کچھه لحاظ رکھا جائیگا - لیکن اگر اسلامی جذبات سے وہ جذبات مراد هوں جنکا لحاظ ۲ - جولائي اور ۱۱ - اگست کو رکھا گیا تها ' تو هم سمجھتے هیں که مسلمان اب اپنے جذبات کی رعایت کے معنی اچھي طرح سمجھه چکے هیں ' اور وہ مسٹر تائیلر کو اس بارے میں مزید احسانات کیلیے زحمت دینا نہیں چاهتے -

یه بالکل ایک واضح بات هے که مسجد کی زمین کا جو فیصله کیا گیا اس سے حقیقت بین مسلمانوں کو ذرا بهي اطمینان نه هوا ' اور اگر بہت سے رزولیوشن اظهار شادمانی کے پاس کیے گئے تو لاکھوں مسلمان غم و غصه میں متالم و متاسف بهی رهے - تاهم بار بار اطمینان دلایا گیا که فٹ پاتھه کي تعمیر کے وقت کوئی نه کوئی ایسی بات ضرور کي جائیگي جس سے ایک حد تک حکم شرعی کا تحفظ هو جائیگا ' اور صرف یهي سبب هے که بڑي بڑي شدید مخالفتوں کے طوفان جو اس فیصله کے متعلق اٹھنے والے تھے ' بڑي دقتوں کے بعد سمجھا بجھا کے روکے گئے - پھر کیا اب فیصله کرانے والوں کا یه فرض نہیں هے که وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے آگے تکمیل و ایفاء مواعید کا ذمه دار سمجھیں ' اور مسجد کے معاملے کو اپنے هاتھوں میں لیکر آخر تک پہنچائیں ؟

اشتهار میں یه بهي لکھا هے که متولیوں نے صرف اس منظوري کیلیے نقشه پیش کیا تها که ویسراے کے فیصله کے خلاف تو نہیں هے ؟ اول تو یه محض جھوٹ هے اور اسقدر صریح جھوٹ جس سے زیادہ بیباکانه جھوٹ نہیں هو سکتا - نقشه کا پیش کرانا محض اندروني تلقینات و وساوس کا نتیجه تها جو متصل و پیهم جاري تهیں ' اور اسی کیلیے شیخ کریم احمد لکھنو اور دهلي گیا تها تا که کسی طرح اور لوگوں کو بهي اپنا ساتهی بنا لے - جب اس میں کامیابي نه هوئي تو پھر یه کیا دی کی گئي که تین ممبروں کا کورم قرار دیکر ایک براے نام جلسه قرار دیدیا اور نقشه منظور کرکے پیش کر دیا -

لیکن اگر بالفرض اسے تسلیم بهی کرلیا جاے ' جب بهي سوال یه هے که متولیوں کو کس قانون اور عدالت نے مجبور کیا تها که خواہ مخواہ نقشه کلکٹر کے سامنے پیش کریں ؟ اسکی ضرورت هي کیا تهی ؟ حسب قاعده میونسپل بورڈ میں پیش هوتا ' اور پھر اسکے بعد حکام کو بهي مداخلت کا موقع حاصل تها - جو کچھه هونے والا هوتا هو رهتا -

پھر اس حماقت پر انسان روے یا هنسے ؟ ابتدا میں تو یه نادان شخص یه لکھتا هے که منظوري کیلیے کلکٹر صاحب بهادر کو نقشه دکھلایا گیا ' مگر آخر میں کہتا هے که "نقشے طیار کراے جارهے هیں - اس وقت تک طیار نہیں هوے هیں جو میونسپلٹي میں داخل کیے جاتے "

سوال یه هے که اگر نقشے ابتک طیار نہیں هوے هیں تو وہ کمبخت نقشه کونسا تها جو کلکٹر صاحب کي "غریب پرور" پیشگاہ میں به معیت "خاں صاحب" و "خان بهادر" حاضر کیا گیا ؟

مدارس اسلامیه

باز گو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوة العلماء

هم نے گذشته نمبر میں ندوہ کے مفاسد پر نظر ڈالتے هوے انهیں دو قسموں میں منقسم کردیا تها - ایک اصل قانون اور کانسٹي ٹیوشن کے مفاسد - دوسرا عدم نفاذ قانون کا افساد عظیم که جیسا کچھه دستور العمل موجود هے ' اسپر بهي عمل نہیں هوتا - پهلي قسم کی چند مثالیں دي تهیں - دوسري قسم کي مثالیں پیش کرنا باقي هیں -

دستور العمل کی خلاف ورزیوں کي مختلف صورتیں هیں - هم صرف چند نہایت اهم اور بنیادي باتوں کولے لیتے - اگر جزئیات و عام طرز عمل کو پیش نظر رکھیں تو یه داستان بہت طول طویل هے -

مثلاً دستور العمل حال کي دفعه ۵ هے :

" رکن ندوة العلما وہ شخص هوگا جسکو جلسهٔ انتظامیه مندرجه دفعه ۱۵ منتخب کرے "

دفعه ۱۵ جسکا اس دفعه میں حواله دیا هے یه هے :

" ندوة العلماء کی تین قسم کی مجلسیں هونگي : مجلس انتظامی ' مجلس خاص ' مجلس عام "

اسکے بعد " رکن " کے متعلق حسب ذیل بیان اور هے :

" (الف) رکن وہ شخص منتخب هوسکیگا جو علاوہ خیرخواہ ندوة العلماء هونے کے طبقهٔ علما یا مشائخ میں سے هو - تحریر یا تقریر میں با کمال مشهور هو ' یا کسي قسم کي قابلیت خاص رکھتا هو - (ب) هر رکن کو بعد اداے زر چنده کم از کم دو روپیه سال هوگا بشرطیکه مجلس انتظامي اسے مستثنی نه کردے "

ان دفعات سے واضح هوا که ندوة العلما کی ترکیب تین قسم کے ممبروں سے هے : ممبران انتظامي ' ممبران خاص ' ممبران عام -

ممبران عام وہ هیں جو اصلاً دو روپیه سالانه دیں ' اور علما و مشائخ سے هوں ' معروفین و کاملین میں سے هوں ' یا کوئی اور نمایاں قابلیت رکھتے هوں -

ایسے ممبروں کو مجلس انتظامیه حسب دفعه ۱۵ " منتخب " کریگی -

لیکن لوگ اس واقعه کو سنکر حیرت و تعجب سے چیخ اٹھینگے که ندوة العلماء میں آجتک دستور العمل کي اس بنیادي اور اساسی دفعه تک پر کبهی عمل نہیں کیا گیا ' اور آجتک مجلس انتظامي نے نه تو ارکان کو کبهی با قاعده منتخب کیا هے اور نه ایسی کوئی فہرست بنائي هے ' اور نه ان میں سے کسی شخص کو اسکا احساس اور خیال هے !

جس مجلس کے کارکنوں کا یه حال هو که آجتک ممبروں کا انتخاب تک نہوا هو اور کسي رکن انتظامي کو اسکا حس بهي نہو ' ظاهر هے که اس سے عام دفعات قانون کی پیروي اور دیانت دارانه پابندي کی کیا امید کی جاسکتی هے ؟

کو منظور کریں ' اور بقیه قیمت روانه فرمادیں - اگر انکی قیمت ششماهی تهی تو جدید اضافه کے بعد ۶ - روپیه - ۱۲ - آنه قیمت شش ماهی هوگی -

یه ممکن تها که نیا اضافه آینده ششماهی جلد سے قرار دیا جاتا لیکن اس صورت میں دفتر کی مشکلات کو اس سے کچهه بهی فائده نه هوتا - اصلی سوال تو موجوده مالی مشکلات اور نقصانات کا هے - اگر قیمت بڑهانے کے بعد اس وقت مدد نه ملی تو یه اضافه بحالت موجوده بالکل بے سود هوگا -

هم ایک مرتبه اور احباب کو یقین دلانا چاهتے هیں که قیمت کی زیادتی بڑی هی مجبوری کے عالم میں کی گئی هے - اگر همارے پہلی تجویز تکمیل تک پہنچ جاتی تو هم کبهی بهی ایسا نه کرتے - اب بهی اس اضافے کو محض عارضی اور موقت سمجهتے هیں اور جس وقت اسکی اشاعت مطلوبه تعداد تک پہنچا دی جائیگی هم معاً اسکی قیمت کم کردینگے ' اور بہت ممکن هے که سابق سے بهی زیاده تخفیف هوجاے -

همیں احباب کرام کی اس محبت و لطف سے جسکی ناقابل فراموش شهادتیں اپنے دل میں محفوظ پاتے هیں ' پوری امید هے که انپر یه اضافه شاق نه گذریگا کیونکه انهیں کے اصرار کی تعمیل کی گئی هے ' اور جون اور جولائی کے تمام قدیم و جدید خریدار نئی قیمت کے حساب سے بقایا روانه کردینگے -

مسئلهٔ اسلامیهٔ کانپور

فروغ کذب و افساد افتراء

جبکه بڑے بڑے عقلمند و دانا ' مدبر و هوشمند ' دارائے علم و فضیلت ' صاحبان تجربهٔ و خبرة ' نفس و شیطان کے استیلاؤ تسلط سے مجبور هوکر بے وقوفوں کی سی باتیں ' بچوں کی سی نا دانیاں ' اور دیوانوں کی سی هرزه سرائیاں کر بیٹهتے هیں ' تو بساطی بازار کانپور کے دو شخصوں کی نادانی پر افسوس کرنا لا حاصل هے ' جنهوں نے گذشته هفتے اپنی محرومانه بے دستی سے عاجز آکر کذب و افتراء کے دامن میں پناه لینی چاهی هے ' اور یه دیکهکر که عین موقعه پر مسجد کا معامله انکے هاتهه سے نکل گیا هے ' الهـــلال کے بیانات کی تغلیط کیلیے ایک اشتهار شائع کیا هے - حالانکه اگر ان میں قبول هدایت کی ایک رائی برابر بهی صلاحیت باقی هوتی ' تو بریت کی کذب پرستی کی جگه توبهٔ و اعتراف کا طریق صالح و مسلک مومنینؑ اختیار کرتے : وطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون (۹ : ۸۸)

جهوٹ انسان کی ایک عالمگیر کمزوری هے اور کروڑها انسان اسمیں مبتلا هیں ' لیکن کذب و افترا کی بے باکانه جسارت فقدان ایمان کا وه مرتبهٔ بلند هے جو هر کذب پرست کو نصیب نہیں هوسکتا !

ایں شقاوت بزور بازو نیست !

مگر تعجب هے که مسجد مچهلی بازار کے دو متولیوں کو صرف ایک سال کی حیات نفاق آمیز و پرستش ائمهٔ کفر سے یه مرتبهٔ بلند کیونکر حاصل هوگیا ؟

شیخ مجید احمد نے اپنے دستخط سے جو اشتهار شائع کیا هے اسمیں نہایت بے باکی اور دلیری کے ساتهه لکها هے که " بعد مشورهٔ راجهٔ صاحب محمود آباد ' مسٹر محمد علی ' مولوی فضل الرحمن و چند مسلمانوں کے ' جولائی کو ایک نقشه نت پاتهه کا ...... صاحب کلکٹر بهادر کیخدمت میں پیش کیا گیا "

اس عبارت کا صاف مطلب یه هے که انهوں نے جو کچهه کارروائی کی وه مندرجهٔ صدر اشخاص کے مشورے سے کی - اگرچه یه بیان عقلاً بهی صحیح نہیں معلوم هوتا تها ' اور شیخ مجید احمد اور اسکے رشتهٔ نفاق کے حقیقی بهائی کریم احمد کی تمام پچهلی کارروائیاں پیش نظر تهیں ' تاهم خیال هوتا تها که ایک شخص خواه کتنا هی آبرو باخته اور ایمان فروش هو ' لیکن اسطرح ایک چهپے هوے اعلان میں یکسر جهوٹ بولنے سے ضرور شرمائیگا - کچهه نه کچهه اسکی اصلیت ضرور هوگی - اسی خیال سے هم نے نامبرده اشخاص سے پہلے تحقیق کرلینا چاها - اور بذریعه تار دریافت کیا :

مسٹر محمد علی لکهتے هیں : " مجید احمد کا بیان بالکل غلط اور گمراه کن هے - کریم احمد میرے پاس آیا تها لیکن میں نے اسے موجوده کارروائی کے بالکل خلاف مشوره دیا ' جسپر عمل نہیں کیا گیا "

سر راجه صاحب محمود آباد لکهتے هیں : " اس کارروائی میں میرے مشوره یا راے کو ذرا بهی دخل نہیں "

مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا بیان هے : " مجهے اس کارروائی کی کوئی اطلاع نہیں "

مولوی سید فضل الرحمن تار دیتے هیں : " میری نسبت مجید احمد کا بیان بالکل غلط هے - هرگز هرگز میرا یه مشوره نه تها "

اب ذرا اس شخص کے جهوٹ بولنے کی همت دیکهو که لاکهوں مسلمانوں کو علانیه دهوکا دینے سے نہیں شرماتا ' اور کیسی ماتم انگیز اخلاقی و ایمانی موت اسپر طاری هوگئی هے که چار مسلمانوں کی نسبت تهمت و افتراء کرنے کے خلاف کوئی ایمانی صدا اسکے دل سے نہیں اٹهتی ؟ چند منافقین مفسدین کی وسوسه اندازی اور بعض شیاطین الانس کے پیهم القاء ابلیسی نے اسے اس طرح اپنے قابو میں کرلیا هے که نه تو مسلمانوں کے دل سے کسی بات کو سونچ سکتا هے ' نه مسلمانوں کی آنکهوں سے کسی چیز کو دیکهه سکتا هے اور نه مسلمانوں کے کانوں سے کسی آواز کو سن سکتا هے - بلکه از فرق تا بقدم ایک خول بنگیا هے ' جسکے اندر سے صرف " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور سلامت " هی کی روح بول رهی هے : انهم اتخذ و الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون انهم مهتدون (۷ : ۲۹) کاش ان دونوں کی آنکهیں اپنے اوپر روئیں اور انکا دل اپنے ایمان و صداقت کی موت پر ماتم کرے !

بهرحال هم اس اشتهار کے حصے پر زیاده وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے که یه کوئی چیز نہیں هے ' اور اگر کچهه هے تو صرف مسلمانوں کی بد بختی هے که جس مسجد کیلیے موجوده سنین میں انهوں نے سب سے زیاده جان و مال کا انفاق و ایثار کیا هو ' وه صرف اُن لوگوں کے هاتهوں میں چهوڑ دی گئی هے ' تاکه چند بے حقیقت شرارتیں لاکهوں مسلمانوں کو احمق بنائیں ' اور بالآخر کام کرنے والوں کو اُن کے پیچهے مارا مارا پهرنا پڑے ' اور انکی مخاطبت میں وقت ضائع کرنا پڑے -

یه سچ هے که ان لوگوں کیلیے ۱۱ - اگست کے مسٹر ٹائیلر کی نگه مہر بڑی قیمتی هے ' مگر انهیں یاد رکهنا چاهیے که مسلمانوں کیلیے ۱۱ اگست کا خون بهی محض بے قیمت نہیں هے اگرچه بد قسمتی سے اسے بے قیمت بنایا گیا - وه کسی طرح بهی راضی نہیں هوسکتے که اس مسئله کی آخریں منزل کو بغیر جد و جهد انتهائی کے چهوڑ دیں !

پس فی الحقیقت اصلی سوال شیخ مجید احمد و کریم احمد کے اعلانات و مزخرفات و مکذوبات کا نہیں هے ' بلکه مسجد کے مقدس حصهٔ متنازع فیه کی تعمیر کا هے - اور اب فوراً هم کو اسکا

حزب الله

الا ان حزب الله هم الغلبون !

۱۳ ۳۰

„ دار الجماعة " کي تاسيس

شهر رمضان الذي انزل فيه القران !

" واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل : ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ! ربنا واجعلنا مسلمين لك و من ذريتنا امة مسلمة لك ' و ارنا مناسكنا وتب علينا ' انك انت التواب الرحيم ! " (۲ : ۱۲۲)

الحمد لله که توفيق الهي مسبب الاسباب هوئي ' اور گذشته اتوار کے دن که رمضان المبارک کا آغاز تها ' عصر و مغرب کے درمياني وقفه ميں حزب الله کے " دار الجماعة " کا بنيادي پتهر نصب کرديا گيا : ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم !

(مسئلۂ تعميرات)

" حزب الله " کے تمام کاموں کي تکميل کيليے سب سے مقدم کام ايک مرکزي دارالجماعة کي تاسيس تهي - بغير اسکے نه تو جماعة کے مختلف مدارج کي تعليم و تربيت کا انتظام هوسکتا تها ' اور نه اخوان جماعة کي مجتمعه مجاهدات کا سلسله شروع هوسکتا تها -

اسکي تکميل کي آسان اور قدرتي صورت تو يه تهي که عام طور پر چنده کي فهرست کهولي جاتي ' يا اقلاً جو مخلصين ملت جماعة ميں شريک هو چکے هيں ' انکو اطلاع دي جاتي که وہ ايک ابتدائي رقم کا اس کام کيليے انفاق کريں - اگر ايسا کيا جاتا تو الحمد لله اخوان جماعة کا اتنا وسيع حلقه موجود هے که دو هفته کے اندر ايک گرانقدر رقم جمع هو جاسکتي تهي -

آجکل کے تمام کاموں کا طريق عمل يهي هے - ليکن يه کام ابتدا سے جس اسلوب پر اٹهايا گيا هے اور اسلاف صالحين و مومنين اولين (الذين سبقونا بالايمان - رضي الله عنهم و رضوا عنه) کے جو نمونے پيش نظر هيں ' الحمد لله وہ اس سے بهت ارفع و اعلى هيں که اس کام کو رسمي طريقوں سے آلوده کيا جاے - انجمنوں کے چندوں اور ممبري کي فيس کے روپيوں سے کالج بن سکتے هيں ' اور لوگوں کو اسکولوں کے بورڈنگ هاوسوں ميں کرايه ديکر رکهوايا جا سکتا هے ليکن دين کي خدمت نهيں هو سکتي - خدا کے کاموں کيليے صرف خدا کے بخشے هوے جوش اور دل کے خود بخود اٹهے هوے ولولوں هي کي ضرورت هے - چندوں کي فهرستوں کي رقميں دل کا ولوله اور قرباني کا عزم کهاں سے لائينگي ؟ همارے ليے خدمت دين و ملت کا اصلي اسوۂ حسنه صحابۂ کرام اور مومنين اولين رضوان الله عليهم اجمعين کي زندگي هے - بلا شبه ان ميں سے ايک ايک مومن قانت نے اپنا تمام مال و متاع راه حق ميں لٹا ديا ' اور بلا شبه جماعتوں اور گروهوں نے مل جلکر بڑے بڑے ملي جهادوں اور اسلامي دفاعوں کے سازوسامان کي فراهمي ميں حصه ليا ' مگر اس طرح نهيں که لوگوں سے چندے لکهواے گئے هوں اور فهرستوں پر جبر آميز الحاح والتجا سے دستخط کرالے گئے هوں ' بلکه حالت يه تهي که خدا نے انکے دلوں کو خود بخود خدمت حق کيليے کهولديا تها - اور انکے سينوں کا انفاق في سبيل الله کيليے کچهه اسطرح انشراح هوگيا تها که خود انحضرة صلى الله عليه وسلم بارها انهيں روکتے تے اور حقوق اعزاء و اقارب کا خيال دلاتے تے ' مگر وہ اپنا تمام مال و متاع لا کر آپکے قدموں پر نثار کردينا چاهتے تے ! حضرت صديق رضي الله عنه کا انفاق سب کو معلوم هے - جب آپ سے پوچها گيا که گهر ميں کيا چهوڑ آے هيں ؟ تو فرمايا که الله اور اوسکے رسول کو :

آنکس که ترا جويد ' جانرا چه کند ؟
فرزند و عيال و خان و مان را چه کند ؟
ديوانه کني هر دو جهانش بخشي
ديوانۂ تو هر دو جهان راچه کند ؟

يهي وہ درجۂ عظيم اور مقام رفيع تها ' جسکي بنا پر آنحضرة نے فرمايا تها : " اني احب ابابکر لا بکثرة صلاته و لا بکثرة صيامه ' ولکن بشي وقع في قلبه " ميں ابوبکر کو دوست رکهتا هوں مگر نه تو اسليے که وہ بهت نماز پڑهتا هے ' نه اسليے که بهت روزه رکهتا هے بلکه صرف اُس چيز کے ليے جو اسکے دل ميں هے - ان الله لا ينظر الي صورکم و اعمالکم و لکن ينظر الي قلبکم و نياتکم !

معمورۂ دلے اگرت هست بازگوشه
کيں جا سخن به ملک فريدوں نمي رود !

غربة اولى و عود الى الغربة

اسلام کي ابتدا غربت سے هوئي تهي ' اور آيے غربت ميں دوباره مبتلا هونے کي خبر ديگئي هے - بدء الاسلام غريباً وسيعود الي الغرباء - آج پهر اسلام پر غربة اولى کا سا عالم چها گيا هے - بس وهي مومنين مخلصين اسکے سچے خادم هوسکتے هيں ' جو اسکے عهد ابتدائي کے خادموں اور جاں نثاروں کي طرح اپنے جان و مال کو اُسپر نثار کردينگے - آج اگر هر طرف ابو سفيان اور ابو جهل کي ذرية نے ديار اسلاميه کا احاطه کرليا هے ' تو ضرورت هے که مهاجرين مکه اور انصار مدينه کے متبعين صادقين بهي هر طرف پيدا هوجائيں ' اور اگر دشمنوں نے دوباره حمله کيا هے تو دوستوں کو بهي دوباره نکلنا چاهيے - آج هميں نه محض مامون الرشيد کا بيت الحکمة فائده ديسکتا هے ' نه صرف صلاح الدين

دهلي میں ٩ مئي کی شام کو ایک جلسهٔ شوریٰ حسب تحریک نواب محمد اسحاق خان صاحب منعقد هوا تها - اسمیں اکثر حضرات ندوه و عهده داران حال موجود تهے اور انکے سامنے ایک ایک کرکے اصلاح طلب امور بیان کیے گئے تهے - مغرب کے بعد کي صحبت میں جب اس مسئلهٔ کو پیش کیا گیا تو مسٹر ظهور احمد وکیل لکهنؤ و رکن انتظامي ندوة العلما نے جواب دیا که " چونکه آجتک کسي شخص نے هم سے اسکا مطالبه نهیں کیا ' اسلیے جلسهٔ انتظامیه کے ممبر منتخب نهیں کیے "!! اسکا صاف مطلب یه هے که جب تک عام پبلک ندوه سے اپنا حق بزور و جبر طلب نه کریگي ' اس وقت تک اسکے حقوق پا مال هوتے رهینگے - اور مجلس کي اساسي و بنیادي دفعات تک پر عمل نهیں کیا جایگا !

یه جواب اس لحاظ سے تو صحیح هے که اب پبلک اسي اصول پر عمل کرنا چاهتي هے اور ندوه کو اشخاص سے واپس لینے کیلیے آماده هوگئي هے ' لیکن اس سے ارکان ندوه کے اخلاق و اصول کا جو ثبوت ملتا هے ' وه نهایت مکروه و افسوس ناک هے -

یه تو ارکان عام کا حال تها - ارکان انتظامیه کا حال اس سے بهي زیاده تمسخر انگیز هے -

مجلس انتظامیه سے مقصود مینیجنگ کمیٹی هے - یهي کمیٹي مجالس کا جزو کل انجام دیتي هے اور اسي کے ممبر اسکي هستي کے اصلی ارکان و جوارح هوتے هیں - ندوه کا کانسٹي ٹیوشن اس اصول پر قرار دیا گیا هے که مینیجنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب دو سال کیلیے هوتا هے - بس ایک مدت کے ختم هونے کے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهیے - ممبروں کي تعداد ندوه کے سابق و حال ' دونوں دستور العملوں میں ٣٥ یا ٣٦ رکهي گئي هے - لیکن دار العلوم کے سنگ بنیاد رکهنے کے موقعه پر ایک بے قاعده جلسه نے ١٥ ممبر اور بڑها لیے گئے تهے - اسطرح ٣٦ کي جگه اب ٥١ سمجهي جاتي هے -

تمام دنیا میں دو ساله تا سه ساله ممبروں اور عهده داروں کے انتخاب کے یهي معني سمجهے جاتے هیں که کسي عام ترگروه سے ایک خاص تعداد کے اعضاء منتخب کیے جائیں' اور دو سال کے بعد یا تین سال کے بعد جب انکا زمانه ختم هوجاے تو پهر از سر نو انتخاب کیا جاے - اس انتخاب میں اگر سابق هي کے ممبر اور عهده دار پهر دوباره منتخب هوگئے تو وهي ممبر هوجائینگے - ورنه نئے اشخاص رائیں حاصل کرکے اپنے تئیں منتخب کرالینگے -

لیکن ندوه میں انتخاب کے معني یه سمجهے گئے هیں که ایک مرتبه جو شخص انتظامي ممبر منتخب هوجاتا هے گو قانوناً وه صرف دو سال کے لیے هوتا هے' لیکن عملاً الالف ممبر هوتا هے - جب ٣٦ یا ٥١ ممبروں کا زمانه ختم هوتا هے تو وهي لوگ باهمدگر رائیں دیکر پهر اپنے تئیں منتخب کرلیتے هیں' اور جب چاهتے هیں اور آدمیوں کیلیے بهي رائیں دیدیتے هیں !

لیکن ایسا کرنا قانون کي هنسي اور مجلس کا تمسخر هے - اور اس درجه کي خلاف ورزي هے جس سے زیاده قانون کي خلاف ورزي تصور میں نهیں آسکتي - جو لوگ دو سال کیلیے منتخب هوتے هیں ' بمجرد انقضاء مدت دو ساله ' انکي ممبري ختم هوجاتي هے اور اسکے بعد وه ممبر رهتے هي نهیں - پس نه تو انهیں ووٹ دینے کا حق هوتا هے اور نه وه کسي طرح کی باقاعده کارروائي کرنے کے مجاز هیں - اسکے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهیے اور کسي دوسري جماعت کي آواز اسکے لیے حاصل کرني چاهیے - اگر دوباره وهي لوگ منتخب هوجالیں تو البته رکن انتظامي هیں - لیکن جبکه وه ممبر رهے هي نهیں تو انکا ووٹ کیا معني رکهتا هے ؟

٩ - مئي کے جلسهٔ شوریٰ منعقدهٔ دهلي میں جب یه مراتب' پیش کیے گئے تو تمام جلسه حتی که حضرات ندوه کے اعوان و انصار تک حیرت و تعجب سے دم بخود رهگئے' اور تمام ارکان ندوه میں سے ایک شخص بهي کوئي معقول جواب نه دیسکا' اور بالآخر تسلیم کرنا پڑا -

اصل یه هے که ندوة العلما میں قانون اور عمل عرصے سے الفاظ مهمل هیں - مولانا شبلي نعماني ' شیخ عبد القادر - بي اے ' بابو نظام الدین ' خواجه غلام صادق وغیره ارکان نے اندر هي اندر اسے درست کرنا چاها - ایک جماعت انکي مخالف هوگئي - وه انکی مخالفت میں قانون کي جگه خود مختاري اور بے قاعده جتها بندي سے کام لیتي رهي - مذهبي الزامات کو آلهٔ کار بنایا گیا' اور هر سعی اصلاح کي جو اس جانب سے ظهور میں آئي مخالفت هوئي - نتیجه یه نکلا که آٹهه برس کي نئي جد و جهد میں بهي ندوه کا نظام درست نهوسکا - مولانا شبلي نے غلطي یه کی که ان تمام باتوں کو گوارا کرتے رهے' اور همیشه یه خیال کیا که کسي نه کسي طرح کام کو چلاتے رهنا چاهیے - وه سمجهے که دار العلوم کے اندر کام کرنے کی مهلت ملتي رهے تو کافي هے - حالانکه جس وقت تک ایک چیز کا کانسٹي ٹیوشن هي درست نهوگا اس وقت تک وه کیونکر مستحکم هوسکتا هے ؟

چند موٹي موٹي مثالیں قانوني خلاف ورزیوں کي اور بهي هیں جنهیں اس سے پہلے به تفصیل بیان کیا جاچکا هے' اور انکي واقعیت کو جلسه شوریٰ دهلي میں حضرات ندوه کو تسلیم کرنا پڑا - مثلاً ١٨ - ١٩ - ٢٠ - جولائي سنه ١٩١٣ کے جلسهٔ خاص و انتظامي میں جو کارروائي کي گئي ' وه نه صرف دستور العمل ندوه کے خلاف تهي بلکه مجالس و مجامع کے علم قوانین و نظام کے لحاظ سے بهي یکسر باطل هے -

(حاصل مطالب)

ان چند مثالوں کے پیش کرنے سے مقصود یه تها که ندوه کا مساله صرف قانون کے نقائص هي کا نهیں هے بلکه اسکے عمل کا بهي هے - موجوده حالت میں نه تو دستور العمل درست هے اور نه دستور العمل پر کوئي عمل کرتا هے - اب اگر اسکي اصلاح اور درستگي هوسکتي هے تو صرف اس طرح که پہلے ایک صحیح اور صالح قانون بنایا جاے' اور پهر ان وسائل کو بهي عمل میں لایا جاے جنکے بعد ندوه کا قانون صرف روئدادوں کے ساتهه تقسیم کردینے یا دفتر کي کهنه الماریوں میں غذاے کرم هونے کیلیے نه رهجاے بلکه اسپر ٹهیک ٹهیک عمل بهي هو - اور جس طرح ایک اسلامی مجلس کو نظام شرعی و دیني کے مطابق هونا چاهیے ' ٹهیک ٹهیک اسي طرح وه اپنے کاموں کو انجام دے -

اگر ایسا هوگیا تو ندوه کا نظام درست هوجائیگا اور اغراض و مقاصد کو تخریب کار کی ویسی مهلت نه ملسکے گی جیسی که اب تک بدبختانه ملتی رهی هے - اسکے بعد اسکے مقاصد کی حقیقی تکمیل اور اسکے کاموں کی معنوي روح عمل کا مسئلهٔ اهم و اعظم هے جسپر متوجه هونا چاهیے ' لیکن جب تک نظام درست نهوگا اور استبداد و خود مختاري اور شخصیت و حکومة مطلقه کا شجرهٔ خبیثه بالکل جڑ سے کاٹ نه دیا جائیگا ' اس وقت تک هرطرح کی تخم ریزي اور آبپاشی اس سرزمین میں بالکل بیکار هوگی -

آئنده نمبر میں هم ترمیم شده دستور العمل پر نظر ڈالینگے -

* * *

چاهیے ' اور پبلک کي طرف سے کوئي ایسي ذمه داري نہیں لے لیني چاهیے جو اصل مقصد میں خلل انداز هو اور جسکے بعد کام ' وقت ' مصالح عمل ' اور مقتضیات پر نظر نہیں رکھي جاسکے ' بلکه تاجروں اور دکانداروں کي طرح هر وقت شراکت داروں کو بتلاتے رهنا پڑے که کیا کام کیا جا رها هے ؟ کیونکر کیا جا رها هے ؟ اور اس وقت تک تحویل میں کتنا آیا هے ؟

اس طرح تمام قومي کام کیے جاسکتے هیں مگر دعوة و تبلیغ کے کام نہیں هوسکتے جن میں بسا اوقات متجسس سوالوں کا جواب دینا بھي جائز نہیں هوتا : '

کیں زمیں را آسمانے دیگر ست !

ان تمام باتوں سے بھي بڑھکر یه که اس وقت تک تجویزوں کے اعلان اور اعانتوں کے غلغلوں کے بہت سے تجربے هوچکے - اب ایک ایسا تجربه بھي کرنا چاهیے که پہلے کام شروع هوجاے اسکے بعد لوگوں کو اعانت کي دعوت دي جاے -

(اذا اراد الله شيئاً هيئا له اسبابه)

سو الحمد لله که الله تعالی کي توفیق راهنماے کار هوئي - اس نے اسکا سامان حسب التجا و آرزو خود بخود کردیا ' اور وہ اپنے دروازوں کے سائلوں کو کبھي دوسروں کے دروازوں پر نہیں بھیجتا :

و من یتوکل علی الله فهو حسبه (۶۵ : ۳)	اور جس نے الله پر بھروسه کیا سو الله کي اعانت و نصرت اسکے لیے بس کرتي هے !
الیس الله بکاف عبده (۳۹ : ۴۲)	اور کیا اسکے خزائن رحمت اسکے بندے کیلیے کافي نہیں که وہ اسے دوسروں کے دروازوں پر بھیجے ؟

دار الجماعة کیلیے سب سے پہلا سوال زمین کا تھا - زمین کا مسئله کلکته اور بمبئي میں جس درجه مشکل مسئله هے اسکا اندازه صرف وهی لوگ کرسکتے هیں جنهیں ان شهروں میں رهنے کا اتفاق هوچکا هے -

قیمت کے بعد پھر دوسرا اهم سوال زمین کے محل و موقع کا تھا - اس کام کیلیے سب سے پہلی شرط یه تھی که زمین شهر سے باهر اور آبادي سے دور هو - دلوں کی بستی همیشه ویرانوں هی میں آباد هوئی هے ' اور شهروں کی آبادي سکون خاطر اور استغراق قلب کے کاموں کیلیے سب سے بڑا مهلکه هے - آبادي کے پر شور میدانوں میں کام کرنے سے پہلے ضرور هے که باهر کی خاموشی اور سناٹے میں اپنے تئیں طیار کرلیا جاے ' کیونکه شهروں کے اندر صرف انهی لوگوں نے کام کیے هیں جنهوں نے شهروں سے باهر اپنی زندگی کا کچھه حصه بسر کرلیا هے - بلا شبه شهروں کی رونق بڑي هي کار آمد اور قیمتي هے مگر کاموں کے اتمام کیلیے نه که آغاز کیلیے -

بعض مصالح عظیمه کی بنا پر دار الجماعه کیلیے کلکته هی کو سردست منتخب کرنا پڑا تھا ' تاهم ضرور تھا که آبادي کے کسی غیر آباد کنارے میں اسکے لیے جگه نکلتي -

ایسے اٹھاره سو برس پہلے رومیوں کے عظیم الشان شهر انطاکیه کے ایک کنارے سے دعوة حق کی صدا اُٹھی تھي - وہ ایک پاک روح تھی جس نے لوگوں کو نبیوں اور رسولوں کے اتباع کي طرف بلایا تھا ' اور کہا تھا که اُن بتوں کی پوجا چھوڑ دو جو تمهیں کچھه بھي نفع و ضرر نہیں پهنچا سکتے :

و جاء من اقصی المدینة رجل یسعی ' قال یا قوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجراً وهم مهتدون - و ما لی لا اعبد الذی فطرني و الیه ترجعون ؟ ءاتخذوا من دون الله آلهة ان یردن الرحمن بضر لا تغن عني شفاعتهم شیئاً ولا ینقذون - (۳۶ : ۲۳)	اور شهر کے کنارے سے ایک آدمي دوڑتا هوا بڑھا - اس نے کہا که اے میري قوم کے لوگو ! سچائي کے اِن رسولوں کے حکموں کو مان لو ' ایسے لوگوں کي اطاعت کرو جو تمهیں گمراهي سے نجات بخشتے هیں اور پھر اپني محنت اور خدمت کا کوئي بدله بھي نہیں مانگتے - مجھے کیا هوگیا هے که میں ایسي کھلي اور صریح تعلیم سے آنکھیں بند کرلوں اور جس پروردگار نے مجھے پیدا کیا هے اسکي پرستش سے انکار کروں ؟ حالانکه تم سب اُسي کی طرف لوٹا کر لاے جاؤگے -

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ، هُوَ
اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ، هُوَ
سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ ! (۲۲ : ۷۸)

رومیوں کے عظیم الشان شهر کے کنارے سے یه آواز اُٹھي جبکه خدا کے رسولوں کو جھٹلایا جا رها تھا اور احکام الهیه کی هنسي اڑائي جارهي تھي - اس نے " امنت بربکم " کا اقرار کیا ' اور سچے رسولوں کي پیروي کی ۔ راہ میں اُن بڑي بڑي دنیوي سزاؤں اور جسماني عقوبتوں کی پروا نه کی جو بت پرستوں کی آبادي میں خدا پرستوں کو دي جا رهي تھیں - حتی که اسي راہ میں شهید هوگیا - کلکته بھي آج هندوستان کي سب سے بڑي آبادي هے اور دنیا خداے واحد کو بھلا کر ضلالت و باطل پرستی کے بہت سے بتوں کو اسکي جگه دے رهی هے - پس آؤ که هم سب بھی یک جا مجتمع هوں ' تا که شهر کے ایک کنارے سے نمودار هوکر رسولوں کے اتباع کی دعوة دیں ' اور مقدس حکموں کے ایمان و عمل کی پکار بلند کرکے خدا کے بندوں کو خدا کی طرف بلائیں عجب نہیں که هماري عاجز و درمانده بندگی قبول کرلی جاے ' اور انطاکیه کی اُس شهید روح کی طرح هم بھی بشارت پائیں :

قیل ادخلی الجنة ! قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی و جعلني من المکرمین ! (۳۶ : ۲۵)	پس اسے بشارت ملی که جنت کی حیاة طیبه میں داخل هوجا ! اس وقت اس نے کہا کاش میري قوم جانتی که میرے پروردگار نے مجھے اس طرح بخش دیا اور اپنے نوازے هوؤں میں شامل کرلیا !

(مخلص قدیم حاجي مصلح الدین صاحب)

چنانچه الله تعالی نے اسکا یه سامان کیا که مخلص و محب قدیم جناب حاجي مصلح الدین صاحب کو اس خدمت جلیل و عظیم کیلیے بلا تحریک و تشویق خود بخود طیار کردیا - انکي ملکیت میں ایک وسیع قطعه زمین شهر کے مشرقي کنارے میں موجود تھا - یه حصه برخلاف شهر کے تمام اطراف کے اب تک نسبتاً غیر آباد هے ' اور حدود میونسپلٹي سے کچھه فاصلے پر واقع هے حاجي صاحب نے اس خدمت کیلیے اس قطعه کو وقف کردیا -

حاجي صاحب موصوف کے تعلقات اس فقیر کے خاندان سے نهایت قدیمي هیں ' اور اُس زمانے سے هیں جبکه اب سے چالیس سال پہلے حضرة والد مرحوم پہلي مرتبه مکۂ معظمه سے کلکته تشریف لاے

ایوبی کی تلوار اور نہ ابن سبکتگین کا خزانہ - کیونکہ یہ درمیانی عہد کی کڑیاں تھیں اور اب ہم پھر اپنی ابتدائی غربت کی طرف ہٹ آے ہیں - ہم کو اُن سب کی جگہ مہاجرۂ و ذہاب الی اللہ کا وہ ولولہ چاہیے جو جعفر طیار نے ہجرۂ حبشہ میں دکھلایا - ہم کو وہ خلوص و جاں نثاری چاہیے جو غارِ ثور میں صدیق اکبر اور اسد اللہ الغالب نے دکھلائی : اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا - ہم کو وہ جوش انفاق فی سبیل اللہ چاہیے جو ہجرت مدینہ کے دن انصار مدینہ نے دکھلائی ' اور اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنا گھر بار تک سونپ دیا : فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ - ہم کو وہ جذبۂ جہاد اور عشق قتال فی سبیل اللہ درکار ہے جسکی نسبت الہی نے مدحت سرائی کی : اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین - یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم ( ) ہم کو وہ بھائیوں کی سی برادری اور سپاہیوں کی سی فوج چاہیے جسکی نسبت وحی الہی پکار اٹھی تھی :

اشداء علی الکفار رحماء بینھم !

کافروں کیلیے نہایت سخت مگر آپسمیں نہایت رحم والے !

ہم کو "بدر" چاہیے اور ہم "احد" کے دامن کے متلاشی ہیں - ہمارے دکھہ کی دوا انصار مدینہ کی اُن عورتوں کے پاس ہے جو اپنے سات سات عزیزوں کی موت کی خبر سنتی تھیں ' مگر محبوب رب العالمین کی سلامتی کا مژدہ انکی آنکھوں کو اشکبار ہونے کی جگہ خوشی سے چمکا دیتا تھا - ہم مردوں کو اُن جاں فروش مجاہدہ نشینوں کے آگے کرنا چاہیے جو اپنے سینوں کو تیروں کی بارش سے چھلنی کر دیتی تھیں مگر رسول اللہ کے جسم مبارک کے سامنے سے نہیں ہٹتی تھیں کہ مبادا دشمنوں کا نشانہ اُس وجود مقدس کو صدمہ نہ پہنچادے جسکے قیام سے تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا قیام ہے !!

من و دل گر فدا شدیم چہ باک
غرض اندر میاں سلامت اوست !

ہمارے اسلاف کرام میں بڑے بڑے فاتح ' بڑے بڑے سلاطین ' اور بڑے بڑے مالک خزائن و اموال گذرے ہیں ' مگر اب ہماری زندگی بغداد کے دار الخلافۃ اور دہلی کے تخت عظمت و جلال کی یاد میں نہیں ہے ' بلکہ مدینہ کی ایک خس پوش مسجد کے فقرا و صعالیک کی یاد کے اندر ہے - اللہ اکبر ! وہ فقراء مقدسین کہ انکا واسطہ دیکر سید المرسلین حضرۃ الہی میں دعاء فتح مانگتے تھے !

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یستفتح بصعالیک المہاجرین !

مگر آہ "میں تنہا ہوں اور میرے دل کا ساتھی کوئی نہیں - کس کے پاس جاؤں اور جو سمجھتا ہوں وہ کسے سناؤں ؟ نہ تو قسطنطنیہ میں اُن صداؤں کیلیے کان ہیں ' نہ رود نیل کا کنارہ انکے لیے طیار ہے ' اور نہ اس نفر زار ہند کی گلیوں میں کوئی راہگیر ہے جو ان صداؤں کے سننے کیلیے ٹھہر جاے :

کس زبان مرا نمی فہمد
بعزیزاں چہ التماس کنم ؟

زمانہ جن کاموں میں مبتلا ہے اور کام کرنے والی قوتیں جن راہوں میں بھٹک رہی ہیں ' وہ ہمیں کچھہ بھی نفع نہیں پہنچا سکتیں - لوگوں نے نہ تو منزل مقصود کو پایا ہے اور نہ اُسکی راہ ہی پہچانی ہے - مکان معلوم ہو تو راہ میں بھٹک جانے کا چنداں غم نہیں ' کیونکہ کبھی نہ کبھی ٹھیک راہ پر لگ ہی جائینگے - لیکن مصیبت یہ ہے کہ اپنے گھر ہی کو بھول بیٹھے ہیں - پھر راہ خواہ کتنی ہی پر فضا اور خوشنما ہو ' مگر جس قدر چلتے رہینگے ' منزل سے دور ہی ہوتے جائینگے - کیونکہ راہ اچھی ہے مگر منزل فراموش کردی گئی ہے - ممکن ہے کہ کسی عالیشان محل کے دروازے پر پہنچ جائیں مگر اس طرح چلکر ہمیں ہمارا گم شدہ جھونپڑا تو نہیں ملسکتا !

عجب مصیبت ہے - نہ تو بھول کو بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ تعبیر کیے بن پڑتا ہے :

مثال ماہی دریا و آب مستسقی ست
دہند شوق ولے رخصت نظر نہ دہند !!

اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ وہ تنہائی کو جماعۃ سے ' انفراد و کثرت سے ' غربت کو عظمت سے ' اور التجاؤں کو اجابت سے بدلدے : و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ !

(اتباع اسوہ "محمد رسول اللہ و الذین معہم")

بہر حال آج جو کام مختلف شاخوں میں ہو رہے ہیں ' انہیں ہونے دو - لیکن خدمت دین و ملت کیلیے ضروری ہے کہ اپنے عزائم کو بلند کرو ' اپنی نظروں کو سامنے سے ہٹا کر پیچھے کرو ' اپنا قبلۂ رخ سامنے کے مناظر کو نہیں بلکہ عقب کی چھوٹی ہوئی منزلوں کو بناؤ ' اور اپنے تمام کاموں میں صحابۂ کرام اور سلف صالح کی پیروی و اتباع کی حقیقت ثابتہ پیدا کرو - خواہ وہ مسئلۂ مال و متاع ہو ' یا مسئلۂ جان و دل - خواہ وہ کاموں کا آغاز ہو یا ارادوں کا اتمام ' اور خواہ ' وہ امن کی طیاری ہو یا جنگ کی پکار -

اس سلسلے میں روپیہ کی فراہمی کا مسئلہ بڑا ہی نازک مسئلہ ہے - یہ ظاہر ہے کہ ہر طرح کے کاموں کیلیے اسکی ضرورت ہوتی ہے اور دعوۃ و تبلیغ اور اعلاء کلمہ و تحریک ملت کے کام بھی بغیر اسکے انجام نہیں پا سکتے - لیکن ساتھہ ہی اسکا وجود اور اعانہ کا عام پھیلاؤ طرح طرح کے مہلکات و موانع کا موجب بھی ہو جاتا ہے ' اور ہمتوں کیلیے اسمیں بڑی ہی ٹھوکریں اور نیتوں اور طمانیتوں کیلیے اسمیں بڑے ہی خدشات ہیں -

سب سے زیادہ یہ کہ کام کا دار و مدار دل کی جگہ جیب پر ہوجاتا ہے ' اور نیتوں اور ارادوں میں وہ سکون و انشراح باقی نہیں رہتا جو بغیر اسکا قدم درمیان آے لوگوں کو حاصل ہے - اسلیے اولاً اس طرح کے کاموں کی ابتدا کو تو ضعفاء قلوب کیلیے آزمایش نہ بنانا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ! (١٠ : ٨٦)

رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ، رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ، رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ !! (١٠ : ٨٨)

عــالم اســلامی

مسئلۂ اصــلاح و تجدیـد علوم اســلامیــه

بخارا میں دعــوۃ اصــلاح کا آغاز

بخارا اسلام کے تمدن و تہذیب ' علم و فضل ' جاہ و جلال ' عظمت و شوکت کا نہایت قدیم مرکز ہے - اب اگرچه دنیا کے سامنے تمدن و تہذیب کے دوسرے مناظر آگئے ہیں ' اسلیے وہ اسلام کی تمام تمدنی یادگاروں کی طرح بخارا کو بھی بھول گئی ہے ' لیکن بخارا کی خاک سے جس درجه کے اہل کمال پیدا ہوے ' جس پایه کے فضلاء اوٹھے ' اسلامی مصنفات و قرون علمیه میں جیسا عظیم الشان حصه انھوں نے لیا ' تاریخ اب تک اسکا تذکرہ ادب کے ساتھه کرتی ہے ' اور جب کبھی اسلام کے قدیم علوم و فنون کی مرثیه خوانی کی جاتی ہے ' تو بخارا کے اوراق اشک شوئی کیلیے اپنے دامن کو پھیلا دیتے ہیں !

یه سچ ہے که بخارا کی قدیم عظمت ' دولت و ثروت ' اور زرخیزی کے افسانے اب داستان پارینه ہوگئے ہیں ' لیکن اگر ہم اونکو یاد دلانا چاہیں تو کسی مطول تاریخ کی اوراق گردانی کی ضرورت نہوگی ' بلکه خواجه حافظ کا ایک مصرعه کافی ہوگا :

بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را

اگرچه ایشیاء و یورپ کی زبانوں میں حذف ہے ' اور فرانس و جرمنی کی طرح روس نے مشرقی علوم و فنون کے احیاء و ترویج میں بہت زیادہ شہرت حاصل نہیں کی ہے ' تاہم اوسکو حافظ کا یه مصرعه ضرور یاد تھا ' اور ایشیاء کی فیاضی کی داستان کا خلاصه اوسکے پیش نظر تھا ' جس سے وہ اب کام لے رہا ہے - یورپ کا دامن حسن و جمال دولت و ثروت کے سمیٹنے کی غیر معمولی وسعت رکھتا ہے - بخارا میں روسی عورتیں بکثرت آتی ہیں ' اور اپنے خال و خط دکھا کر کہتی ہیں که تمھارے آباء و اجداد نے فیاضی کا جو معیار قائم کردیا تھا ' تم بھی اسے قائم رکھو - انسان بے قابو ہو جاتا ہے ' اور کہتا ہے که ہم اس سے بھی اعلی معیار قائم کرسکتے ہیں :

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

چنانچه بخارا میں فسق و فجور کا بازار گرم رہتا ہے ' حدود شرعیه بالکل معطل ہوگئے ہیں جس نے ہوا و ہوس کا میدان اور بھی وسیع کردیا ہے اور وہ برابر پانوں پھیلاتی جاتی ہیں ' من یتعد حدود الله کی وعید کسی زبان سے نہیں نکلتی !

عملی نتائج کے لحاظ سے بخارا کی قدیم علمی عظمت بھی اخلاقی حالت کی طرح پامال اور مذہبی حدود کی طرح بے اثر ہے - قدیم علمی ترقی کا افسانه صرف تاریخ کے اوراق و بطون میں باقی رہگیا ہے - یا دلوں میں ہے ' یا زبانوں پر ہے - مگر افسوس که اعمال ' اور اعمال کے نتائج میں اس کھوئی ہوئی دولت کا سراغ نہیں لگ سکتا !

بخارا کی موجودہ تعلیمی حالت نہایت افسوسناک ہے مدارس قائم ہیں ' تعلیم جاری ہے ' طلباء پڑھتے ہیں ' اساتذہ پڑھاتے ہیں - ایک نصاب تعلیم بھی ہے - لیکن تعلیم کی وہی فرسودہ حالت ہے جسکا رونا اسقدر رویا گیا ہے که اب روتے ہوے ہنسی آتی ہے - نصاب تعلیم میں قدماء کی ایک کتاب بھی نہیں - علوم و فنون میں کمال پیدا کرنے کی جگہه محض فقه و فروع کی کتابی تعلیم پر قناعت کرلی گئی ہے - قران و حدیث کے ساتھه بالکل اعتناء نہیں ' علوم شرعیۂ حقیقیه کا علم و فہم یکسر مفقود ہے - موجودہ علوم و فنون و موجودہ ضروریات کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا - غرض هندوستان کی جو حالت ہے اور جس غرض سے ندوۃ العلماء قائم کیا گیا تھا ' وہاں کا بھی یہی حال ہے ' اور حالات کے لحاظ سے اسی قسم کے اصلاح کی ضرورت ہے -

لیکن مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیے که حال میں والی بخارا نے اس ضرورت کی طرف غیر معمولی توجه مبذول کی ہے ' اور اس طرز تعلیم کو بدلنا چاہا ہے جو علوم اسلامیه کے قالب کو دیمک کی طرح کہا رہا ہے -

هندوستان میں چند اصلاح طلب علماء نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا اور قدیم طرز تعلیم کی اصلاح کرنا چاہی تھی ' لیکن افسوس که ندوۃ العلماء انہی کے ہاتھوں برباد بھی ہوگیا - تاہم ندوہ سے گو خود کوئی عظیم الشان تبدیلی پیدا نه کی ہو ' مگر اسکے اس فخر کو کوئی چھین نہیں سکتا که جو فرض تمام عالم اسلامی حتی که جہل اباد بخارا و خیوا تک میں آج محسوس کیا جا رہا ہے ' اسکی تشخیص کی توفیق سب سے پہلے اسی کی نباض نظر و فکر کو ملی !

لیکن بخارا کے علمی جمود کا یه کتنا شرمناک منظر ہے که جب والی بخارا کو اصلاح تعلیم کا خیال پیدا ہوا تو بخارا کی تمام جغرافیائی وسعت اور قدیم مدارس و جوامع کی چار دیواریوں کے اندر سے ایک ہاتھه بھی نه اوٹھا که جو کچھه والی بخارا کے دل میں تھا اوسکو عملی قالب میں ظاہر نمایاں کردیتا - بخارا کے تمام علما اس کام سے عاجز و درماندہ تھے - مجبوراً ترکستان و قفقاز کے روشن خیال علما طلب کیے گئے - اب انکی ایک خاص کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی ہے - ترکستان کے علماء عالم اسلامی میں نہایت روشن خیال اور معتدل الفکر ہیں - ان میں نه تو جمود و تقلید کا وہ اشتداد ہے که اصلاح کو کفر و بدعت قرار دیں ' اور نه الحاد و تفرنج کی وہ روشن خیالی ہے که اصلاح کے نام سے تخریب دین و شریعت کا عمل شیطانی انجام دیں - اسلیے امید ہے که یه کمیٹی اپنا مقصد صحت و اعتدال فکر کے ساتھه پورا کریگی !

مسلمانوں کو اس علمی انقلاب کا خیر مقدم کرنا چاہیے - کیونکه ایک کھوئی ہوئی دولت ڈھونڈھی جا رہی ہے ' اور ایک گڑا ہوا خزانه کھودا جا رہا ہے - اگر مل گیا تو ہر مسلمان اوسکا کلید بردار ہوسکتا ہے ' بشرطیکه سعی جاری رہے اور ارباب اصلاح کا قدم جادۂ حقیقت و عمل سے نه ڈگمگاے -

اس تحریک کے عملی نتائج سے اگر قطع نظر بھی کرلی جاے جب بھی یه خیال بجاے خود اس قدر رقیع ہے که والی بخارا کے چہرے پر ہر مسلمان کو محبت آمیز نگاہ ڈالنی چاہیے -

تھے - والد مرحوم کو انکی محبت و خلوص پر بڑا ھی اعتماد دیا گیا تھا ' اور وہ ھمیشہ انکے جوش ایمانی اور محبت دینی کو اور لوگوں کے سامنے بطور نمونے کے پیش کیا کرتے تھے - اس سلسلۂ ارشاد اور اخوان طریقت کی خدمت و اعانت میں بارھا انھوں نے بڑی بڑی گرانقدر رقموں سے انفاق کیا ' مگر سچ یہ ہے کہ " حزب اللہ " کے دارالجماعہ کی تاسیس کا شرف ان تمام خدمات سے بدرجہا ارفع و اعلی تھا ' اور جزو کے مقابلے میں کل کا حکم رکھتا تھا - پس کچھہ شک نہیں کہ یہ اللہ تعالی کا فضل مخصوص ہے کہ اس خدمت کی توفیق بھی بالاخر انھی کے حصے میں آئی :

و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ' واللہ ذوالفضل العظیم !

پھر صرف اتنا ھی نہیں ' بلکہ دار الجماعۃ کی عمارتوں میں سے دار الرشاد کی تعمیر کے تمام مصارف بھی انھوں نے اپنے ذمے لے لیے ھیں اور یہی سب سے زیادہ مقدم و اھم عمارت تھی : الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی ' لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم و لا ھم یحزنون ! (۲:۲۶۴)

(دار الارشـــاد)

بالفعل " دار الجماعہ " کو صرف تین عمارتوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ جلد سے جلد کام شروع ھوسکے - بقیہ عمارات کیلیے کافی زمین مناسب و موزوں تقسیم کے ساتھہ چھوڑ دی گئی ہے -

اولین عمارت " دار الارشاد " ہے جسکو آجکل کی اصطلاح میں لکچرروم یا ایوان درس سمجھنا چاھیے - یہ ایک بہت بڑا و سیع ھال ھوگا جسمیں بہ یک وقت کئی سو آدمیوں کے درس کی گنجایش ھوگی - تعلیم و ارشاد کا صیغہ بغیر اس عمارت کے شروع نہیں ھوسکتا تھا ' اسلیے اسے مقدم رکھا گیا - حاجی صاحب نے علاوہ زمین کے اس عمارت کے تمام مصارف بھی اپنے ذمے لیلیے ھیں -

دار الارشاد کے بالکل سامنے ایک نہایت خوشنما اور شاندار مسجد ہے جسکی تعمیر گذشتہ سال ختم ھوگئی - مسجد کا ھال ۵۰ فٹ لنبا ہے اور ایک وسیع صحن اسکے علاوہ ہے - مسجد مقدس کی تعمیر سب پر مقدم تھی ' سو الحمد للہ وہ مکمل موجود ہے -

دار الارشاد کے ساتھہ ھی کتب خانہ ھوگا اور اس عاجز نے ارادہ کرلیا ہے کہ اپنا ذاتی کتب خانہ وھیں منتقل کردے -

دار الارشاد اور کتب خانے کے دونوں جانب مسلسل کمروں کی قطاریں ھونگی - جنمیں سامنے برآمدہ ' عقب میں غسل خانہ ' اور وسط میں ایک کشادہ کمرہ ھوگا - اسکے لیے اتنی جگہ موجود ہے کہ انشاء اللہ بہ یک وقت کئی سو آدمیوں کے رھنے کی جگہ نکل آئیگی - سر دست کام کے جلد جاری کردینے کیلیے اقلاً ایک سلسلہ مکمل ھوجانا چاھیے ' تاکہ ایک کافی تعداد دعاۃ و مہاجرین کی وھاں مقیم ھوسکے - ایک بڑے کمرے کی لاگت ایک ایک ھزار روپیہ قرار پائی ہے ' اور امید ہے کہ اللہ تعالی بہت سے ایسے لوگوں کو بھیج دیگا جو کم از کم ایک ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمے لے لینگے -

(تـــاسیس دار الارشـــاد)

جناب حاجی صاحب کا اصرار شدید تھا کہ جہاں تک جلد ممکن ھو بنیادی پتھر نصب کردیا جاے ' مگر بعض وجوہ سے میں تاخیر کررھا تھا -

لیکن اسی اثناء میں رمضان المبارک کا ورود ھوا - یہ وہ ماہ مبارک ہے جو برکات سماویہ کے نزول کا منبع اور سعادت عالم کے آغاز کا عہد اولی ہے - : شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن !

پس اس ماہ مبارک سے بڑھکر دار الجماعہ کی تاسیس کیلیے اور کونسا وقت مبارک و میمون ھوسکتا تھا ؟ چنانچہ اتوار کا دن اس غرض سے قرار پایا اور عین اُس وقت جبکہ چودہ گھنٹے کی بھوک پیاس کے بعد افطار کے وقت کا انتظار تھا ' اُن ادعیۂ مقدسہ کی تلاوت کے بعد جو دین حنیفی کے بانی اول نے خانۂ کعبہ کی بنیاد رکھتے ھوے مانگی تھیں ' اور اُن دعاؤں کی پکار کے ساتھہ جو ایک مومن و مسلم زندگی کی حقیقی التجائیں اور آرزوئیں ھیں ' دارالارشاد کا سنگ بنیاد نصب کردیا گیا -

(دعاے موسوی)

سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد تمام حاضرین نے جناب الہی میں مکرر دست نیاز اٹھایا - افطار کے وقت میں صرف چند منٹ باقی رھگئے تھے اور ایک عجیب و غریب وقت متبرکۂ الہیہ کے برکات و افضال اور خشوع و تضرع کا ھر شخص کو احساس روحانی ھو رھا تھا - اس موقعہ پر اللہ تعالی نے وہ دعاے جلیل و عظیم بے اختیار ھماری زبانوں پر جاری کردی جو حضرۃ موسی اور انکے ساتھیوں نے مانگی تھی - جبکہ انھیں مصر سے نکلنے کی جگہ مصر ھی میں اپنا گھر بنالینے اور تبلیغ و تبشیر کے ذریعہ قوم کو طیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا ' اور جبکہ فرعون کے ظلم و طغیان سے اسرائیل کی نسل عاجز و درماندہ ھوگئی تھی :

ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظـالمین ! ونجنـــا برحمتـــک من القـــوم الکافرین ! و اوحینا الی مـــوسی و اخیـــہ ان تبوالقومکما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلـــۃ واقیموا الصلـــواۃ و بشر المومنین - وقال موسی : ربنا انک اتیت فرعون وملاہ زینـــۃ و اموالاً فی الحیاۃ الـــدنیا ' ربنـــا لیضلوا عن سبیلک ' ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلـــوبھم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیـــم (۳۰ : ۸۸)

اس عہد کے مظلوم مومنوں نے دعا مانگی کہ " اے ھمارے پروردگار ! ھمیں ان ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ھمیں کفار کے تسلط سے نجات دے ! " اسکے بعد ھم نے حضرۃ موسی اور انکے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کی ھدایت و ارشاد اور تحریک و تبلیغ کیلیے گھر بنالو اور انھیں کو اپنی عبادت گاہ قرار دو اور صلوۃ الہی کو قائم کرو' اور اس طرح ارباب ایمان کو خوشخبری دو کہ فرعون کے تسلط سے نجات پانے کا وقت قریب آ گیا - پس حضرۃ موسی نے دعا مانگی کہ " خـــدایا ! تو نے فرعون اور اسکے حاکموں کو بڑی ھی شان و شوکت اور جاہ و دولت دے رکھی ہے تاکہ لوگ انکی دنیاوی حالت سے دھوکا کھالیں - اور سمجھیں کہ خدا کفر و ظلمت سے خوش ھوتا ہے جبھی تو کافروں کو ایسی عظمتیں دے رکھی ھیں ' اور اسطرح وہ لوگوں کو راہ حق سے بھٹکائیں - تو اے پروردگار ! حق کی مظلومی اور ضلالت کی طاقت اب تک رھیگی ؟ اپنـــا وقت جلـــد بھیج ' انکے مال و دولت اور طاقت و جبروت کو فنا کردے ' اور انکے دلوں کو سخت کردے کیونکہ یہ لوگ عذاب دردناک دیکھے بغیر کبھی حق کو قبول نہ کرینگے "

یہ ایک عجیب و غریب دعا ہے جو بنی اسرائیل کی نجات کا وسیلہ بنی ' اور جسکے بعد ھی حکم الہی کے مطابق انھوں نے گھر بنا کر دعوۃ و تبشیر کا کام شروع کر دیا - حدیث نبوی میں آیا ہے کہ امۃ مرحومہ پر ایک ایک کر کے وہ تمام حالتیں طاری ھونگی جو بنی اسرائیل پر گذر چکی ھیں ' اور فی الحقیقت آج امۃ اسلامیہ کی حالت ٹھیک ٹھیک بنی اسرائیل کے اس عہد ہی سی ھوگئی ہے جبکہ وہ مصر میں گرفتار مصائب و الم تھے - پس چاھیے کہ ھم بھی آج انھی دعاؤں میں اپنی عالمگیر مصیبت کی نجات ڈھونڈیں ' اور اسوۂ مقدسۂ موسویہ کو اپنے سامنے رکھکر پورا پورا اُسکا اتباع کریں - یہی سبب ہے کہ دار الجماعۃ کی تاسیس کے وقت یہ دعا زبانوں پر جاری ھوئی - اور کچھہ عجیب طرح کا تضرع و خشوع تمام حاضرین کو میسر آیا جسکی کیفیت اب لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی -

جو بعض کاغذات بطور آثار اساس کے بنیاد میں رکھے گئے ' انمیں ایک بوتل کے اندر سورۂ حج کی پانچ آیتیں اور یہ ادعیۂ مقدسہ بھی تھی ' اور اسی لیے ان دونوں آیتوں کو اس مضمون کے وسط میں درج کیا گیا ہے کہ حاصل مقاصد دار الجماعۃ یہی ھیں !

مذاکرۂ علمیہ

روح ، اسکا مسکن اور حکمــاء مادیین

(مشاهیر علمــا کے احکام و آراء)

جو لوگ علم الحیات کي تاریخ سے واقف هیں ، انکے لیے یه کہنا ضروري نہیں که نباتات میں بهي روح فرض کي گئي هے - اریزو (Arezzo) کا مشهــور طبیعي اندریا سیــل فینس Andrea Cæsalpinus (۱۵۱۹—۱۶۰۳) جو اس وقت تک اطالیا میں دوران خون کا مکتشف سمجها جاتا هے ، اس نے اپني کتاب ڈي پلینٹس لایبري De Plantis Libri میں نباتاتي روح کي ماهیت اور اسکے مسکن کے متعلق ایک طویل بحث چهیڑي هے -

روح کو کہاں رهنا چاهیے ؟ اسکے متعلق همیں دقیقه رس سیسلپنس کے تفصیلي دلائل کے تتبع کي چنداں ضرورت نہیں هے - صرف اسقدر جان لینا کافي هو گا که بالآخر روح نباتاتي کو وہ اس مقام پر رکھتا هے جہاں تنا اور جڑیں آکے ملتي هیں -

یه مقام جو بعد کو کولیٹ (Collet) یا گردن کے نام سے مشهور هوا ، اسکے متعلق (Linnæus) کے بعد بهي ایک توهم پرستانه عزت کے ساتهه یه خیال کیا جاتا رها که یہاں زندگي کا کوئي خاص مرکز قائم نہیں کیا گیا هے -

لیکن فرانس کا ایک مشهور عالم (Burgundian Marriotte) المتوفی سنه ۱۶۸۴ ع اپني کتاب (Sur Le Sujetdes Plantes) میں صاف صاف کہتا هے :

" هم نباتات کي روح کے متعلق کچهه نہیں جانتے - اسلیے نبــاتات کے علم وظائف الاعضاء میں اســکا فــرض کرنا ذرا بهي مفیـد نہیں "

روح اور ماده کے زیرین طبقه (Material substratum) میں جو باهمي تعلق هے ، اسکي تاریخ کے گذشته اوراق اگر کافي مقدار میں الٹیں تو همیں نظر آئیگا که ابتداً عقلي کاموں کے لیے نظام عصبي میں کوئي جگه تسلیم نہیں کي گئي تهي - قدیم مصري سمجهتے تهے که روح دل میں رهتي هے - ارسطو کا بهي یهي خیال تها -

یه خیـال عهد نیپولین کے مشهور فلسفي ویکو (Vico) کے وقت تک زنده رها - چنانچه وہ ڈیکارٹ (Descartes) کے علی الرغم همیشه یهي کہتا رها که نفس کا مسکن دماغ نہیں بلکه دل هے -

(حجــاب حاجز)

یونانیوں کا ایک دوسرا قدیم خیال یه هے که روح یا نفس ، حجاب حاجز کا مسکن Diaphragm (۱) هے ، جسکي یادگار هماري زبان کے ایک لفظ Phrensy (جنوں) میں ابهي تک باقي هے - کیونکه وہ لفظ فرین Phren سے مشتق هے جو یوناني زبان میں حجاب حاجز کو کہتے هیں - فرین سے بہت سے الفاظ مشتق هوے جن میں سے بعض متداول اور بعض قلیل الاستعمال هیں - مثلاً Phreno-pathia جو اب عقل کے علاج کے لیے بہت کم استعمال کیا جاتا هے - یا Phrenetsc جو اسوقت تک عام طور پر ایسے شخص کو کہتے هیں ، جسکي عقل میں بآساني هیجان اور برانگیختگي پیدا کي جاسکے - یا Phrenitis جو در حقیقت التہاب دماغ (Inflammation of brain) کے بالکل مرادف هے - اسي طرح Phrenology جو ایک فرضي علم کا نام هے ، اسي فرین سے مشتق هوا هے -

یه خیال که روح کا مسکن حجاب حاجز هے ، کیونکر پیدا هوا ؟ اســکا سمجهه میں آنا چنداں مشکل نہیں " یه حجاب حاجز سانس کے لیے اسدرجه ضـروري هے که اس پر جذبات کے شدید هیجان کا بہت سخت اثر پڑتا هے - هر جاندار محسوس کرتا هے که جذبات کے هیجان سے سینه ابهر آتا هے اور سانس پهولنے لگتي هے ، اسلیے جذبات کا هیجان سینے اور اسکے خاص عضله حجاب حاجز میں پیدا هوتا هے یا رهتا هے " یه هے وہ دلیل جو قدما اس خیال کي تائید میں بیان کرتے تهے ،

(جذبــات اور مختلف اعضــاء شکم)

کیا اتنے قدیم زمانه سے جسکا آثار همارے حافظه کي دسترس سے باهر هے ، تلي (طحال) کے متعلق یه خیال نہیں کیا جاتا هے که وہ غیــظ و غضب اور رشــک و حسد کا گهر هے ؟ هم ابهي تــک (Splenotice) اور (Fit of spleen) بولتے هیں جس سے مراد غصه ور آدمي اور غصه کا دوره هوتا هے - حالانکه انکي لفظي ترکیب میں اسي خیال کا اثر موجود هے - انگلستان کا سب سے بڑا شاعر شیکسپیر بهي پیٹ کے مختلف حصوں میں تقسیم جذبات کے مذهب کو تسلیم کرتا تها - مثلاً وہ محبت کي جگه جگر کو قرار دیتا هے - البته وہ دوسرے نظریه سے بهي ناواقف نہیں هے - بلکه یقیناً دماغ کے متعلق بهي سن چکا هے که یهي روح کا گهر هے - چنانچه وہ " شاہ جان " کے ڈرامے میں پانچویں ایکٹ کے ساتویں سین میں کہتا هے :

" بہت دیر هوگئي - اسکي تمام خونین زندگي فساد پذیر طور پر متاثر هوچلي هے - اور اسکا دماغ (جسکے متعلق بعض لوگ کہتے هیں که وہ روح کي ناپائیدار قیام گاہ هے) اپني هرزه سرائیوں سے فاني هستي کے ختم هونے کي پیشینگوئي کر رها هے "

(روح اور معده)

بیلجیم کا قدیم کیمیا داں وان هیلمنٹ (van Helmont) (المتوفي ۱۵۷۷ - ۱۶۴۴) غالباً ارباب علم میں سب سے آخري شخص هے جو روح کي جگه سر کے باهر مانتا هے - وان هیلمنٹ کے نزدیک روح قعر معده (Pylorus) میں رهتي هے ، اور اسکے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتا هے وہ ایک عجیب و غریب قسم کا ذخیرۂ دلائل هے - اسکے نزدیک " اگرچه روح کے تمام حرکات اور احساسات دماغ اور اعصاب کے ذریعه ظاهر هوتے هیں مگر اسکا اصلي تخت حکومت قعر معده

---

(۱) دائي ایفرم Diaphragm ایک یوناني نژاد لفظ هے - یه ایک حیواني عضله کا نام هے جو سینے اور شکم میں حائل هے - علوم طبیه کا جب عربي میں ترجمه هوا تو اسوقت اسکے لیے کوئي نیا لفظ نہیں وضع کیا گیا بلکه اسیکو معرب کرلیا - چنانچه متقدمین کي تصانیف میں دائي ایفرم بصورت " دي ایفرغما " اکثر ملتا هے - متاخرین نے اسکے لیے " حجاب حاجز " وضع کیا ، جو ڈائي ایفرم کا قریباً لفظي ترجمه هے - (الهــلال)

اکتشاف و اختراع

وائر لیس ٹائپ رائیٹر

" وائرلیس " اور " ٹائپ رائیٹر " علحدہ علحدہ کوئي نئي شے نہیں ھیں - آپ ان دونوں سے اچھي طرح واقف ھیں - وائرلیس بے تارکي خبر رساني کو کہتے ھیں جسکي " لاسلکي " کے نام سے ھم بارھا معرفي کرچکے ھیں - البتہ ان دونوں کا مجموعہ یعنی " وائرلیس ٹائپ رائیٹر " ایک تازہ ترین اختراع ھے جسکو خود یورپ میں بھي لوگوں نے اس وقت تک صرف اخباروں ھي کے صفحات میں دیکھا ھے -

وائرلیس ٹائپ رائیٹر ایک مشین ھے ' جسکا کام یہ ھے کہ لاسلکي کے ذریعہ جو پیغام آتا جائے وہ ساتھہ ھی ساتھہ قلمبند بھي ھوتا جاے ' اور اسطرح چھپتا جاے جسطرح ٹائپ رائیٹر مشین میں چھپ جاتا ھے -

اسکے موجد ناروي (ناروجین) بیڑے کا کپتان اے - این - ھولینڈ ھے - کپتان ھولینڈ کو جب اس مشین کي ایجاد میں کامیابي ھوگئي ' تو اس کا تجربہ لاسلکي تاروں پر کیا گیا - مگر پہلا نتیجہ مشکوک اور نا قابل اعتماد نکلا -

ٹیلیگرافي میں ایک آلہ ھوتا ھے جسکو ریلے (Relay) کہتے ھیں - اس آلہ کے پاس برقي قوت کي ایک بیٹري ھوتي ھے اس کا کام یہ ھے کہ جب تار کے اشارات اس پر سے گذرتے ھیں تو وہ بیٹري کي مدد سے مزید قوت پیدا کردیتا ھے اور کمزور اشارے بھي دور دراز مقامات تک پہنچ جاتے ھیں -

مسٹر ھولینڈ کو جو اپنے اولین تجربہ میں قابل اعتماد کامیابي نہیں ھوئي ' تو اسکي وجہ یہ تھي کہ انہوں نے کوئي ایسا " ریلے " استعمال نہیں کیا تھا جسمیں اسقدر احساس ھو تاکہ کمزور لاسلکي اشاروں کو بھي محسوس کرلیتا ' اور انمیں مزید قوت پیدا کردیتا تاکہ وہ آگے بڑھسکیں یا ٹائپ رائیٹر کو چلا سکیں -

موجد کو جب اپني ناکامي کي وجہ معلوم ھوگئي تو اس نے از سر نو کوشش شروع کردي - حال میں اس نے اعلان کیا ھے کہ میں نے ایسے " ریلے " بہم پہنچا لیے ھیں جو کمزور لاسلکي اشاروں کو تقویت دیسکتے ھیں ' اور امید ھے کہ عنقریب ٹیلیگراف ٹائپ رائیٹر کي طرح وائرلیس ٹائپ رائیٹر بھي ھر لاسلکي اسٹیشن میں نظر آنے لگے گا !

اس وائرلیس ٹائپ رائیٹر کي ایک بڑي خصوصیت یہ ھے کہ اس کا استعمال مختلف مخفي کوڈوں (مصلحات خصوصي) میں بھي ھوسکتا ھے - چنانچہ اس طرح کے کوڈز کے ۷۲۰ حروف ابجد ترتیب دیے ھیں ' اور انکے ساتھہ ایک اور آلہ بھي درست کیا گیا ھے جو حسب خواھش حروف کو بدلدیتا ھے -

کپتان ھولینڈ کے ٹائپ رائیٹر میں ایک بڑي خوبي یہ ھے کہ آپ خواہ کسي کوڈ کے حروف استعمال کریں مگر قلمبند کرنے والا حصہ ھمیشہ اسے معمولي کتابي و طباعي حروف میں لکھیگا ' اور اسطرح جب تار مرسل الیہ کو ملیگا تو وہ بغیر کسی مزید تکلیف کے اسے پڑھلیگا !

(کہربا اور خزائن الارض)

گوٹنجن یونیورسٹي کے دو پروفیسر ڈاکٹر لیمباچ Dr. Leimbach اور ڈاکٹر لوي (Dr. Lowy) نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ھے جسکے ذریعہ زمین کي ساخت ' اسکے اندر بہنے والے چشمے ' مدفون خزانے وغیرہ وغیرہ ' بغیر کھودے ھوے محض لاسلکي تار کی برقی رو کے ذریعہ معلوم ھوسکتے ھیں -

اس کا تجربہ مقام ھینوور (Hanover) میں کیا گیا تھا ' جسمیں خاطرخواہ کامیابي ھوئي - چنانچہ ایک مہم بسر پرستي صیغۂ مستعمرات (کالو نیز) مغرب و جنوبي افریقہ میں فلزات اور پاني کي جستجو میں گئي ھے ' اور ایک دوسري عنقریب ممالک متحدہ امریکا میں بھي جانے والي ھے -

اس اکتشاف کا سراغ کیونکر لگا ؟ اسکو خود ڈاکٹر لیمباچ نے ایک شخص سے بیان کیا ھے - انہوں نے کہا کہ " برقي رو کے ذریعہ اندروني زمین کے آشکارا کرنے کیلیے میں اور ڈاکٹر لوي سنہ ۱۹۱۰ ع سے ایک اسکیم پر عمل کررھے تھے - ھمیں گوٹنجن کي ایک سوسائٹي سے مدد ملتي رھتی تھي - اس نے یہ وعدہ بھي کیا تھا کہ جو طریقہ تجویز کیا جائیگا اسکے تجربہ کو اپنے ذمہ لے لیگي -

اس اسکیم پر عمل کرتے ھوے ابھي صرف چند ماہ ھوے تھے کہ نہایت غیر متوقع کامیابي ظاھر ھوئي - ھم نمک کي کانوں میں سیلاب کو یقیني طور پر روکنے لگے ' اور ایجاد کے عملیات کا کام شروع کردیا -

اس سال ھم نے ان کانوں میں تجربہ شروع کیا ' جہاں سیلاب کے انسداد کے لیے پاني کو منجمد کردینے یا سمینٹ لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا ھے - ھم نے دیکھا کہ منجمد یا سمینٹ لگي ھوئي محافظ دیواروں میں اگر شگاف ھوجاتے ھیں تو وہ بڑي زور سے صاف صاف معلوم ھوجاتے ھیں - ھمارے اکتشاف کي یہی ابتدا ھے "

(خورد بیني دوربین)

" خورد بین " اور " دور بین " دونوں کے فرائض علحدہ علحدہ ھیں - خوردبین کا کام یہ ھے کہ وہ چھوٹي شے کو بڑا کرکے دکھاتي ھے - دور بین سے دور کي شے بڑي ھوکر نظر آتي ھے - کچھہ عرصے سے یہ کوشش ھورھي تھي کہ ایسا جامع آلہ طیار کیا جاے جس سے دونوں کام لیے جاسکیں -

چنانچہ ایک ایسي دور بین تیار ھوگئي ھے جو خوردبین کا کام بھي دیسکتي ھے - اسے (Davon micro-telescope) کہتے ھیں - ھم نے اسکا نام " خورد بیني دور بین " تجویز کیا ھے -

ڈاوڈ اینڈ کمپني نے جو دور بین اس وضع کي بنائي ھے اسمیں ایک خاص اضافہ اور بھي کیا ھے - یعني بعض شیشے ایسے لگادیے ھیں کہ خواہ ستارہ کتنا ھي بے رخ ھو ' مگر دور بین سے دیکھنے والا (راصد) اپني نشست بدلے بغیر اسے دیکھہ سکیگا -

مقالات

الحسبة في الاسلام

(یعني احتساب اور اسلام)

انسان کي انکھوں پر غفلت کے پردے پڑ جاتے هیں' اوسکے دل پر جہل و ضلالت کی مہرلگ جاتي هے' اوسکی قوت سامعه بے حس هوجاتي هے' تاهم وہ اس قدر اندھا نہیں هوجاتا که نور و ظلمت کا بدیہي فرق محسوس نه کرسکے' اسقدر جاهل نہیں بن جاتا که خیر و شر میں تمیز نه کرسکے' اس قدر بہرا نہیں هوجاتا که نغمه هاے شیریں اور دشنامهاے تلخ سے اوسکے کان کے پردوں میں دو مختلف تموج پیدا نه هوسکیں - وہ دیکھتا هے' سنتا هے' سمجھتا هے - با اینهمه کبھي نہیں دیکھتا' نہیں سنتا' اور نہیں سمجھتا' کیونکه :

ذهب الله بنورهم و ترکهم فی ظلمات لا یبصرون - صم بکم عمي فهم لا یرجعون (۲ : ۱۳)	خدا نے اون لوگوں کي آنکھوں کا نور سلب کرلیا اور اون کو تاریکي میں چھوڑ دیا - اب اونکو کچھه نہیں نظر آتا - بہرے' گونگے

اندھے هوگئے هیں - پس وہ کسي طرح راہ راست پر نہیں آسکتے !

یه اجتماع الضدین نہیں هے' بلکه پردۂ کائنات کا ایک چھپا هوا راز هے جسکا فاش کرنا عیب نہیں بلکه هنر هے - دنیا کي هر چیز میں خیر و شر ملا هوا هے - دامان گل کانٹوں سے اولجھا هوا هے' شہد کا ذخیرہ نیش هاے زهر آلود سے گھرا هوا هے' نور' ظلمت سے مخلوط هے - آب شیریں اور آب شور ایک ساتھه بہتے هیں :

مرج البحرین یلتقیان (۵۵ : ۱۸)	اوس نے کھارے پاني اور میٹھے پاني کے دو سمندر نکالے که آپس میں ملتے هیں -

لیکن اس اختلاط و التباس کے باوجود دونوں کے درمیان ایک هلکا سا پردہ بھی ڈالدیا گیا :

بینهما برزخ لا یبغیان	دونوں کے درمیان ایک پردہ پڑا هے که اوس کی وجه سے ایک دوسرے کي طرف بڑھه نہیں سکتا !

یه ایک جزئي تمثیل هے' اور قرآن حکیم کا طرز خطاب یہي هے که کلیات کو جزئیات کے ذریعه سمجھاتا هے اور کلیات کو حذف کردیتا هے -

یه التباس و امتیاز عبادات' معاملات' سیاست' اخلاق' غرض تمام چیزوں میں صاف نظر آتا هے' اور نبوت کي ضرورت اور انبیاء کرام کے وجود کا صرف یہي مقصد هے که خیر و شر کے درمیان جو چلمن تھوڑي کي گئي هے اوسکو صرصر ضلالت سے بچائیں اور قائم رهیں' تاکه قانون الہي کے تحفظ کے ساتھه دنیا میں عدل و اعتدال قائم رهے -

لیکن آندھي چلتي هے' طوفان آتا هے' موجیں ساحل سے ٹکراتي هیں - اسوقت ادا شناسان فطرت گھبراتے هیں که کہیں خیر و شر' نور و ظلمت' یمین و شمال' آب شیریں و آب شور' باهم مل نه جائیں' پس وہ هاتھه بڑھاتے هیں که ان پردوں کو روکیں تب آندھي تھم جاتي هے' سیلاب رک جاتا هے' اور موجیں ٹہر جاتي هیں - کیونکه جو هاتھه حق کي حمایت کیلیے اوٹھتا هے' وہ پل هاے آهنیں کی طاقت رکھتا هے جن پر سے سیلاب گذر جاتے هیں مگر وہ کج نہیں هوتے -

خیر و شر' هدایت و ضلالت' اور حق و باطل کا یہي اختلاط امر بالمعروف و النهي عن المنکر کي راہ کھولتا هے' اور جو لوگ ان کے درمیان امتیازات قائم کرنے کي کوشش کرتے هیں' اونهي کا نام "آمرین بالمعروف والناهین عن المنکر" هے - انبیاء کرام کا صرف یه کام هے که اشیاء کے مضار و منافع کو جو سیکڑوں پردوں کے اندر چھپے هوے هیں' بے نقاب کردیں - تاکه دنیا کي تشنه کامي آب شیریں کو پالے اور محروم نه رهے -

و هو الرسول النبي الامی المکتوب في التوراة والانجیل : یامر بالمعروف و ینهی عن المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث - (۷ : ۱۵۶)	اور وہ یہي نبي امي رسول خدا هے' جسکي نسبت توراة و انجیل میں بشارت دي گئی هے - وہ نیکي کا حکم دیتا هے' برائی سے روکتا هے' اچھي چیزوں کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا هے -

(تمدن اور احتساب)

مذهب کے تمام اجزاء اگرچه بالواسطه یا بالذات تمدن سے تعلق رکھتے هیں' لیکن "احتساب" تمام تمدني دنیا پرحاوي هے' بلکه سیادت و حکومت کو بھي (جو تمدن کے محافظ هیں) احتساب هی نے پیدا کیا هے - فطرت کا یه قانون تم کو معلوم هوگا که هر چیز خیر و شر سے ملي جلي هے' اسلیے انسان کو هر وقت هشیار رہنے اور جگاتے رهنے کی ضرورت هوتي هے' تاکه وہ شہد کے بدلے زهر نه پی لے' اور لعل کی جگه انگارے کو نه اٹھالے - اگر ایک شخص وحي کے ذریعه اس فرق اور پہچان کو قائم کرتا هے تو وہ پیغمبر هے - اگر ایک شخص فلسفه و اخلاق کے پیرایه میں یه راز بتانا چاهتا هے تو وہ حکیم هے' اگر ایک شخص حکومت کي قوت سے اس فرض کو ادا کرتا هے تو وہ حاکم هے' اگر ایک شخص راستے میں بیٹھکر اندھوں کو راہ دکھاتا هے تو وہ خدا کا نیک بندہ هے' اگر ایک شخص لوگوں کو بازار کا نرخ ٹھیک بتا دیتا هے تو وہ تاجر امین هے' اور اگر ایک شخص صرف صداقت کی خاطر صداقت کا وعظ کرتا هے اور نیکی کا دروازہ کھولتا هے تو وہ مومن و مسلم هے : و من احسن قولا ممن دعا الی الله و عمل صالحا و قال انني من المسلمین'

اسي تعاون و تناصر کا (یعني باهم ایک دوسرے کي مدد کرنے کا اور آپ نقصان اور خرابی سے بچانے کا) نام تمدن هے' پس احتساب کي ضرورت صرف تمدن حقیقي کي حفاظت کیلیے هے' اگر وہ مفقود هوجاے تو تمدن بھي قائم نه رهے -

تعاون و تناصر چونکه هر مسلمان کا فرض هے' اسلیے هر مسلم بالطبع محتسب هوتا هے اور اسیلیے هر مومن محافظ تمدن عالم هے - اگر ایمان و اسلام کی حقیقت دنیا سے ناپید هو جاے تو تمام دنیا برباد هو جاے - اسي بنا پر الله تعالی نے هر مسلمان کو ایک دوسرے کا ناصر و مددگار کہا :

والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر -	مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار هیں - نیکي کا حکم دیتے هیں اور برائي سے روکتے هیں -

هي ميں هے ، اور وہ خود بهي ذهن معدہ ميں رهتي هے " اسکي تائيد ميں وہ کهتا هے : " جذبات کا عظيم الشان هيجان هميشه بالاے معدہ پر محسوس هوتا هے " نيز يه که " اگر ايک شخص کا سر توپ کے گولے سے اُڑ جاے تو اسکا دل تهوڑي دير تک حرکت کرتا رهيگا ليکن اگر بالاے معدہ کوئي سخت صدمه پهنچے تو فوراً دل کي حرکت بند هوجائيگي ، اور اسي کے ساتهه اسکا شعور يا آگهي بهي رخصت هوجائيگي " -

اپنے اس خيال کي تعبير وہ اس نازک انداز ميں کرتا هے :

" اگرچه وہ ايک جگه رهتي هے ، مگر مقامي حيثيت سے نهيں رهتي - تم ديکهتے هو که بتي ميں روشني رهتي هے - ٹهيک يهي مثال معدہ اور روح کي هے "

(روح اور مرکزي نظام عصبي)

روح کے سر سے باهر کسي دوسري جگه رهنے کے متعلق ان خيالات کے ساتهه خيالات کے بعض دوسرے مدرسے بهي موجود هيں جنکے نزديک نفس کا تعلق مرکزي نظام عصبي سے هے - ولادت مسيح سے تين سو برس قبل اسکندريه کے هيروفلس کا خيال يه تها که مقدمة السراس کے سوراخوں ميں (جو تمام جسم ميں سب سے زيادہ اندروني سوراخ هيں) جو سيال مادہ هوتا هے ، اسي ميں روح رهتي هے - خاصکر چوتهے سوراخ کو وہ مسکن عقل سمجهتا تها -

هيروفلس کا يه خيال همارے ليے بهت هي دلچسپ هے - کيونکه يقيناً اس سوراخ کے نيچے نظام عصبي کے بعض نهايت اهم مراکز موجود هيں - انصاف يه هے که سب سے پہلے کلاڈيس گيلن Claudius Galen (متوفی سنه ۲۰۰ ع) نے يه تعليم دي تهي که " دماغ هي وہ جگه هے جهاں روح اور ذهن دونوں رهتے هيں "

هم گيلن کي موت اور ويسيلي اس Vesalius کي عظيم الشان تصنيف De Corporis Humani Fabrica کي درمياني صديوں کو نظر انداز کرسکتے هيں ، کيونکه دماغي خواص کے ليے کسي مقام کے تعين کے متعلق وضاحت کے ساتهه غور کرنے ميں ان سے کسي قسم کي مدد نهيں ملتي -

علم تشريح کا ابو الاباء ويسيلي اس (۱۵۱۴ - ۱۵۶۴) جسکے ليے علم وظائف الاعضاء کے مسائل کسي طرح بهي دلچسپي سے خالي نه تهے ، نفس کے متعلق اس حيثيت کو ملحوظ رکهتے هوے که اس کا تعلق دماغ سے هے ، حسب ذيل ملهمانه ريمارک کرتا هے :

" ليکن دماغ اپنے وظائف تعقل (۱) استدلال ، غور ، اور حافظه (يا اور کسي طرح ، غرضکه خواہ تم اِس شخص کا مذهب اختيار کرو يا اُس شخص کا ، اور چاهے تم اصلي روح کي چند قيام گاهوں کا نام لينے کو ترجيح دو يا کوئي ترتيب و درجه بندي قائم کرلو) کيسے انجام کرديتا هے ؟ ميں اسکے متعلق کوئي بهي راے قائم نهيں کرسکتا ، اور نه ميرے خيال ميں اسکے متعلق کوئي امر علم تشريح سے يا ان علماء الهيات کے انداز سے دريافت هوسکتا هے جو حيوانات کو قوت استدلالي بلکه ان تمام قوی سے محروم سمجهتے هيں جنکو هم اصلي روح کهتے هيں "

" اسليے که دماغ کي ساخت کے لحاظ سے بندر ، کتا ، بلي ، گهوڑا ، اور تمام چوپائے جنکا امتحان ميں نے اب تک کيا هے بلکه تمام پرندے اور هر قسم کي مچهلياں تک انسان سے هر ايک شے ميں مشابهت رکهتي هيں ، اور تشريح کے وقت هميں کوئي ايسا فرق نظر نهيں آتا جس سے يه معلوم هوسکے که حيوانات کے فرائض سے هميں اسطرح بحث کرنا نهيں چاهيے ، جسطرح که هم انسان کے فرائض سے بحث کرسکتے هيں "

" اور اگر جسم و دماغ کے باهمي تناسب کے لحاظ سے ديکهيے تو سب سے زيادہ ايپ اور اسکے بعد کتے کا دماغ بڑا نظر آتا هے - اس سے ثابت هوتا هے که جن جانوروں کے متعلق معلوم هوگيا هے که انهيں اصلي روح کے قوی ملے هيں ، انکے دماغ بهي نسبتاً (۱) بڑے هيں "

" ميں نے مدرسه نشين علماء الهيات اور دنيا دار فلاسفه کي تحريروں ميں تين جوفوں Ventricles کے متعلق جو کچهه پڑها هے اس پر مجهے حيرت هوتي هے "

اس آخري فقرہ ميں ويسيلي اس جس خاص راے سے اتفاق نه کرسکا ، وہ لوگوں کا يهي خيال تها که دماغ کا ايک بهت هي اندروني جوف قدرت نے صرف احساسات کے ليے رکها هے - مثلاً اسکا درمياني حصه تخيل کے ليے هے - آخري حصه حافظه کے ليے - وغيرہ وغيرہ -

دراصل اس خيال کے موجد علماء عرب هيں جسے بعد ميں ڈنس اسکوٹس Duns Scotus اور طامس آکنيونس Thomas Aquinas وغيرہ نے اختيار کيا -

(روح اور پي نی ال گليند)

ان کوششوں کے بعد روح ميں ايک مقامي حيثيت پيدا کرنے کيليے جو کوشش کي گئي ، اسکا باني ايک فرانسيسي عالم ريني ڈيکارٹي Rene Descartes هے - يه کوشش جس قابليت سے کي گئي تهي اسي قدر اسے شهرت بهي حاصل هوئي - ٹورين Touraine کے فلسفي اعظم نے روح کو Pineal gland (۲) ميں رکها هے -

---

(۱) اصلي عبارت ميں لفظ Function هے - انگريزي ميں فنکشن اور ڈيوٹي دو ايسے لفظ هيں جنکے معني اگرچه متحد هيں مگر محل استعمال مختلف هے - عربي ميں فنکشن کے ليے بحالت مفرد " وظيفه " اور بحالت جمع " وظائف " آتا هے - ڈيوٹي کے ليے بحالت مفرد " واجب " اور بحالت جمع " واجبات " استعمال کيا جاتا هے - ليکن اردو ميں فنکشن اور ڈيوٹي دونوں کے ليے لفظ " فرض " هي بولا جاتا هے جو اگرچه اصولاً غلط نهيں هے مگر وسعت زبان اور تدقيق علمي کے لحاظ سے صحيح نهيں - اسي ليے ايک عرصے سے هم وظيفه اور وظائف کو فرائض کے معنوں ميں استعمال کرتے هيں تاکه اپنے صحيح معنوں ميں يه الفاظ رائج هوجائيں - يه نهايت افسوس کي بات هے که اردو کے بڑے بڑے مترجموں نے بهي آجتک اس فرق کو محسوس نهيں کيا ، اور هر جگه فرض هي کا لفظ لکهتے رهے - جب تک ملک ميں عربي داں مترجم علوم جديدہ پيدا هونگے ، اردو کي يه بد بختي لا علاج رهيگي - اس حقيقت پر رويے تو بهت سے مدعيان علم و تراجم کو شاق گذرتا هے - يه دوسري مصيبت هے -

(۱) " نسبتاً ، فطرتاً ، دفعتاً ، قدرتاً " وغيرہ الفاظ کا صحيح رسم الخط " نسبة ، فطرة ، دفعة ، قدرة " هے کيونکه انکے آخر ميں صرف تنوين هے نه که الف - ليکن چونکه همارے ٹائپ ميں تاء مدورہ تنوين والي نهيں هے ، اسليے مجبوراً اظهار تنوين و تسهيل قرات کيليے اس عام غلطي کو گوارا کرليتے هيں - هم نے صحت رسم الخط و سهولت قرات کيليے هر طرح کے حروف و اشکال ڈهلوا ليے ليکن يه حرف کارخانے کي غفلت و تساهل سے ابتک نهيں بنا -
الهـــلال -

(۲) دماغ کے بالکل اندروني حصے ميں ايک چهوٹا سا عضو مٹر کے دانے کے برابر هوتا هے ، جسکو موجودہ علم تشريح کي اصطلاح ميں " پي ني ال گليند " کهتے هيں -

لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار - (۶ : ۱۰۳)

اوسکو آنکھیں نہیں دیکھہ سکتیں مگر وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے -

وہ آنکھوں کي نگراني کرتا ہے کہ کہیں مغز کو چھوڑ کر چھلکے پر تو نہیں پڑیں' اسلیے جب نگاھوں کو بھٹکتا دیکھتا ہے تو ٹوک دیتا ہے :

ان اکرمکـــم عنـد الله اتقاکم - (۴۹ : ۱۳)

تم میں سے زیادہ شریف وهي ہے جو سب سے زیادہ پرھیزگار ہے -

یا بالفاظ دیگر جو سب سے زیادہ " ناهي عن المنکر " یعنے محتسب ہے !

اب حر و عبد' مالک و مملوک ' اور آقا و غلام کي اصلي صورت دیکھو - تم کو ضعف بصارت کي شکایت تھي' عینک تمھارے سامنے ہے' کیا تم عینک کو بھي نہیں دیکھتے ؟

امام ابو حنیفه (رحمة الله علیه) نے کہا کہ لاحجر علی الحر (آزاد کو کوئي استعمال آزادي سے روک نہیں سکتا) اسلیے وہ سب کچھہ کرسکتا ہے' اور فرض احتساب سے اسے کوئي نہیں روک سکتا - لیکن غلام اس مقدس فرض کو پوري طرح ادا نہیں کرسکتا تھا - یہي ایک غلام اور ایک ازاد زندگي کا حقیقي فرق و امتیاز ہے - اسلیے اسلام نے غلامي کو تو مٹادیا ' مگر اس پابندي اور ضروري انقیاد کو قائم رکھا جو تعاون کے لیے ضروري ہے - اب اگر ایک شخص سلطنت سے اسلیے آزادي کا طلبگار ہے کہ وہ بھي اوسي گلاس میں شراب پیے جس میں فرانس کا ایک متوالا پیتا ہے' تو وہ صالح آزادي کا طالب نہیں ہے بلکه غلامي کا عارضي طوق آتارکر ابدي لعنت کا طوق پہننا چاھتا ہے :

انـا جعلنا في اعناقهم اعلالاً فهي الی الاذقان فهم مقمحون - (۳۶ : ۷)

هم نے انکي گردنوں میں طوق ڈالدیے هیں' جو انکي ٹھڈیوں تـک آ گئے هیں اور اون کے سر اللل کے رهگئے هیں -

هاں' اگر وہ احتساب کا میدان وسیع چاھتا ہے کہ اپنی آزادي کا صحیح استعمال کرے ' دنیا کو بري باتوں سے بچاے ' اور نیک کاموں کی هدایت کرے' تو وہ خدا کا سچا بندہ ہے اور اوسکو سچي آزادي کا سچا سکھہ ملنا چاهیے -

اسلام حریت و مساوات کي تعلیم اسي اصول کي بنا پر دیتا ہے اور چونکه هر مسلمان طبعاً امر بالمعروف و النهي عن المنکر کرتا ہے' اسلیے مساوات اوسکا مایۂ خمیر ہے -

الهلال اسی مساوات اسلامي کی دعوت دیتا ہے ' اور حریة افرنجیه اور حریة اسلامیه کا یہي فرق عظیم اوسکے طریق دعوت کو دنیا کے دوسرے احرار کے طریقوں سے مختلف کردیتا ہے -

دنیا نے ابھي حریت کے مفہوم تـک کو نہیں سمجھا ہے وہ اوس تعریف کو کیونکر سمجھہ سکتي ہے جو تعلیمات شرعیه کے غلاف کے اندر مستور ہے - یہی سبب ہے کہ اس طریق دعوت میں گرہ پر گرہ کھولنی پڑتي ہے پر نہیں کھلتي - اسي گرہ کے کھولنے کیلیے حضرت موسیٰ علیه السلام نے دعا مانگی تھي :

و احلل عقدة من لساني ! (۲۰ : ۲۷)

خدایا میري زبان کي گرہ کھولدے !

پس مساوات کا دوسرا نام ہے احتساب ' اور احتساب کا نام ہے اسلام ' اسلیے اسلام مساوات کا پیکر حقیقي ہے -

(ایک فضیلـــت مخصـــوصـــه)

دنیا کے تمام مذاهب میں اختلافات موجود هیں - اهل کتاب کے علاوہ بعض مذاهب ایسے بھي هیں جو سزا و جزاے اخروي کے قائل نہیں لیکن دنیوي آرام و راحت کے وسائل میں کسی کو بھي اختلاف نہیں ہے - اسلیے احتساب هر مذهب کا جزو ہے - اسکی سزا دنیا کے معیار اخلاقي کو قائم رکھتي ہے - سلطنت کي اطاعت ' والدین کی فرمانبرداری ' قانون کی پابندي ' هر مذهب کي اولین تعلیم ہے :

ومن یعص الله ورسوله و یتعد حدوده یدخله نارا خـــالدین فیهـــا ولـــه عـــذاب مهین -

جو شخص خدا اور اوسکے رسول کي نافرماني کرتا ہے ' اور اوسکے قوانین کي خلاف ورزي کرتا ہے تو خدا اسکو آتشیں عذاب میں ڈالدیگا جس میں وہ همیشه رہے گا اور اسکے لیے ذلیل کرنے والا دکھہ ہے !

لیکن اس باب میں اسلام کو ایک فضیلت مخصوصه حاصل ہے' یعنے اسلام احتساب کے تمام ابواب و شرائط کا جامع ہے :

و یحل لهم الطیبـــات و یحرم علیهم الخبائث (۷ : ۱۵۶)

اور اونکے لیے تمام پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور تمام خبائث کـو حرام قرار دیتا ہے -

آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اپني بعثت کی غرض ان جامع الفاظ میں بیان فرمائي :

انما بعثت لاتمـــم مکارم الاخـــلاق - (الحدیث)

میں صرف اسلیے مبعوث هوا کہ مکارم اخلاق کي تکمیل کروں -

اس سے ثابت هوا کہ مکارم اخلاق کی تکمیل اب تک باقي تھي - قصر شریعت کي آخري اینٹ نے اس عمارت کو مکمل کردیا -

حقیقت یہ ہے کہ احتساب قدیم مذاهب کا بھی جزو تھا لیکن جزو ناقص - کسی شریعت نے دنیا کي تمام چیزوں کے فائدوں اور نقصانوں کو دنیا کے سامنے اس جامعیت کے ساتھہ نہیں پیش کیا تھا جو اسلام کا طغراے امتیاز ہے - بعض مذاهب نے تو سرے سے کوئي پرھیز هي نہ رکھا حالانکه " الحمیة راس الدواء " پرھیز دوا کی اصل ہے :

کل الطعام کان حلا لبني اسرائیـــل الا ما حـــرم اسرائیـــل علی نفسه - (۳ : ۹۳)

تمام کھانے کي اشیا بنی اسرائیل کیلیے حلال تھیں مگر وہ جسکو اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا تھا -

یعنی دوسرے مذاهب و شرائع میں خاص خاص احکام دائرۂ احتساب کے اندر آگئے تھے' مگر هر شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا تھا' اور نہ وہ اسکا فرض قرار دیا گیا تھا - منطق کی زبان میں اسے یوں سمجھنا چاهیے کہ صرف جزئي قوت جزئي مادہ میں عمل کرتي تھي -

مگر اسلام کي اصلي فضلیت کبری اور مزیت عظمی یہ ہے کہ تمام دنیا میں صرف وهي اخلاق اور نیکی کي پہلي بادشاهت ہے جس نے ایک طرف تو انسان کے هر عمل کو محکمۂ احتساب کے ماتحت کردیا - دوسري طرف هر انسان پر احتساب فرض کرکے قوت محتسبه کو بالکل عام کردیا - جس طرح ایک مومن نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے' زکواۃ دیتا ہے ' کیونکه یہ تمام باتیں شخصاً اسپر فرض هیں - ٹھیک اسي طرح اسے امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کیلیے ایک دائمي محتسب بھي هونا چاهیے ' کیونکه مومن وهي ہے جو نیکي اور عدالت کیلیے محتسب هو -

---

رمضان المبارک کے متعلق

نہایت معتبر و مفید مسائل و فضائل وغیرہ بڑے کاغذ پر اشتہار کي صورت میں چھاپ کر شائع کدے گئے هیں - جن حضرات کو عام مسلمانوں کیلیے تقسیم کرنی اور مساجد میں چسپاں کرنے کیلیے ضرورت هو تو صرف محصول ڈاک بھیجکر طلب فرما لیں -

راقم نقیر اصغر حسین از دار العلوم مدرسه اسلامیه دیوبند
ضلع سہارن پور

یہاں " ولي " کا لفظ فرمایا - " ولي " کا صرف یہي کام هے که وہ جس کا ولي هے اوسکو نیک راہ بتائے، برائی سے روکے، اوسکے مصالح کا لحاظ رکھے، اوسکي ضروریات و مصالح کا محافظ هو، اور تمام خبائث و رذائل اور تسلط شیطانی و بہیمي سے اسکو بچانے کا آرزومند رهے -

حکومت کے مختلف صیغوں کی تقسیم اسي امر بالمعروف او رنهي عن المنکر کا نتیجه هے - کانٹے راہ میں بچھے هوے هیں، هر شخص کا قدرتي فرض هے که چلنے والوں کو بتائے که قدم سنبھال کے رکھیں - لیکن ایک هي شخص هر جگه موجود نہیں رہ سکتا اور هر کام کو نہیں کرسکتا - اسلیے تقسیم عمل کي رو سے صیغے فرائض، پیشے، تقسیم هو جاتے هیں - یہي وجه هے که تمدن جس قدر ترقي کرتا هے، اوسي قدر ان تقسیمات کو بھي ترقي هوتي جاتي هے - چنانچه اسلام نے احتساب کے اس بہترین اصول کو هر موقع پر قائم رکھا اور کہا که نظم و قوام امور کیلیے همیشه ایک شخص کو اپنا امیر بنا لیا کرو - یہاں تک که اگر صرف تین مسلمان کسي مقام پر جا رهے هوں تو انکے لیے بھي ضروري هے که اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں :

لا یحل لثلاثة یکونون بفلاة	تین آدمیوں تک کیلئے یه جائز
من الارض، الا امروا احدهم -	نہیں که وہ کسي میدان میں هوں
(الحدیث - ابوداود)	اور ایک کو اپنا امیر نه بنالیں

کیونکه هدایت و ارشاد کي هر وقت ضرورت هے، اور بادیۂ ضلالت کے رهروؤں کو تو اور بھي زیادہ ضرورت هوجاتي هے، پس امیر یا حاکم کا یه فرض نہیں هے که وہ پھولوں کي سیج پر لیٹ کے هدایت و ارشاد کرے - اوسکو آبله پا رهروں کے ساتھه اپنے تئیں بھي کانٹوں پر ڈالدینا چاهیے تاکه دوسروں کے تلوؤں میں کانٹے نه چبھنے پائیں !

(عبادات اور احتساب)

اسلامي عبادات کي حکمتوں اور مصلحتوں کے متعلق بہت کچھه کہا گیا هے، لیکن اگر غور کیا جاے تو یه تمام مصالح و اسرار ایک محیط کل قانون کي جزئیات و فروع هیں - احتساب تمدن کا محافظ هے اور اسلام ایک خالص حقیقي مدنیۂ فاضله هے - اس بنا پر احتساب کا قانون بھي اسلام کي تمام تعلیمات میں یکساں قوة و نفوذ کے ساتھه کام کررها هے - نماز بجاے خود ایک محتسب اعظم هے :

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء	نماز بري باتوں اور تمام بد اخلاقیوں
و المنکر (۲۹ : ۴۵)	سے روکتي هے -

اور محتسب کا بھي یہي کام هے -

احتساب تمدن کا محافظ هے اور تمدن باهم ایک دوسرے کي مدد و معاونة کا نام هے - اسلیے زکوة میں احتساب یه هے که اس سے فقراء کو مدد ملتي هے، اور اسلیے وہ نماز کي شفیق هے :

یقیمون الصلوة	نماز کو قائم کرتے هیں اور هم نے جو
و مما رزقنهم ینفقون -	کچھه انہیں دے رکھا هے اسمیں سے
(۲ : ۳)	لوگوں کو بھي دیتے هیں -

تمام قران حکیم کو پڑھجاؤ - هر جگه قیام صلوة کے ساتھه ایتاء زکوة کا بھي ذکر پاؤ گے -

حج تعاون و تناصر کي بہترین نمایش گاہ هے - کلي طور پر وہ ایک وسیلۂ تجارت بھي هے :

لیس علیکم جناح ان	تمہارے لیے کوئي هرج نہیں که خدا کے
تبتغوا فضلا من ربکم -	فضل (مال و تجارت) کي تلاش کرو !
(۲ : ۱۹۸)	

اور تجارت اعانت باهمي کا نام هے - وهي زکواة کي بھي راہ کھولتا هے :

فمن کان منکم مریضا او به	تم میں سے جو شخص مریض هو،
اذی من راسه ففدیة	یا اوسکے سر میں کوئي دکھه هو تو
من صیام او صدقة او نسک	اسے چاهیے که فدیه میں روزہ رکھے،
(۲ : ۱۹۶)	یا صدقه دے، اور یا قرباني کرے -

روزہ تقوی کي طرف دلالت کرتا هے، اور تقوی کے لغوي معنے بچنے کے هیں - اصطلاح شریعت میں هر برائي سے بچنے کا نام تقوی هے، اور بچنے بچانے هي کا نام احتساب هے :

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم	مسلمانو ! تم پر روزہ فرض کیا
الصیام کما کتب علي الذین	گیا جیسا که تم سے پیشتر کے
من قبلکم لعلکم تتقون -	لوگوں پر فرض کیا گیا تھا - تاکه تم
(۲ : ۱۸۳)	تقوی حاصل کرو -

یه محتسب تمہارے پاس پانچ وقت آتے هیں، هر سال آتے هیں، تمام عمر میں ایک بار آتے هیں، افسوس که پھر بھي تمکو هدایت نہیں ملتي ؟

فاین تذهبون ؟	تم سرشاري ضلالت میں کہاں بھکے جا رهے
(۸۱ : ۲۶)	هو ؟

(جزئیات تعلیمات اسلامیه)

اسلام کي اخلاقي جزئیات اسي احتساب کي شاخیں هیں - میرے پاس چاے کا چمچه نہیں هے، میں تم سے مانگتا هوں - تم نہیں دیتے - اور اس طرح احتساب یعنے تعاون کے ایک نہایت ارزاں موقع کو کھو رهے هو - تمکو یه موقع حقیر معلوم هوتا هے کیونکه تم بیش قیمت چیزوں کے قدر داں هو، لیکن شریعت کي چشم عتاب کچھه اور اشارہ کرتي هے :

الذین هم یراؤن	پھٹکار هے اُن لوگوں پر جو ریاکاري
و یمنعون الماعون -	کرتے هیں اور حقیر چیزوں کے دینے
(۱۰۷ : ۶)	میں اُنھیں دریغ و تامل هے -

تم ایک شخص کیلیے سودا تولتے هو، اور اپنے هاتھه کي ظرافت آمیز گردش سے جنس میں ایک تولہ کم کردیتے هو کیا ایک تولہ کوئي بڑي چیز هے ؟ هاں مادہ تو بڑا نہیں، لیکن روح بهر حال بڑي هے - تعاون میں اس سے خلل آ گیا، احتساب کا اصول ٹوٹ گیا، اسکے ٹوٹنے کیلیے ایک رتي کا معامله بھي ویسا هي هے جیسا ایک من کا :

ویل للمطففین الذین	کم تولنے والوں کیلیے پھٹکار هے جو
اذا اکتالوا علی الناس	لوگوں سے لیتے هوے تو ناپ کے پورا
یستوفون، و اذا کالوهم	لیتے هیں، مگر جب دیتے هیں
او وزنوهم، یخسرون !	تو کم کر کے -
(۸۳ : ۳)	

راستے میں ایک تنکا پڑا هے - تم اوٹھا لیتے هو - یه تمهیں ایک دل بہلاؤ مشغله معلوم هوتا هے، لیکن کیا تم نے کسي زخم رسیدہ پانوں کو بھي اس سے نہیں بچا دیا ؟ اگر بچا دیا تو فرض احتساب ادا کر دیا - اسلیے یه صدقه هے جسکا تمهیں ثواب ملے گا -

اگر تم کوئي صیغۂ احتساب قائم کرو تو اسکے لیے یورپ کے قانون کا اتباع ضروري نہیں، صحاح سته کافي هیں -

(مساوات اسلامی)

حضرت عمر رضي الله عنه نے فرمایا تھا :

لم استعبدتم الناس	تم نے لوگوں کو کیوں غلام بنا لیا هے، حالانکه
و ولدتهم امهم احرارا ؟	اونکي ماؤں نے تو اونهیں آزاد جنا تھا -

آزاد و غلام میں تمهیں کیا فرق معلوم هوتا هے ؟ تم کرسي پر بیٹھے هو، وہ زمین پر - تم گوشت کھاتے هو وہ سوکھي روٹي - تم حریر پہنتے هو وہ گاڑھا - هاں مغرور انسان ایسا هي دیکھتا هے، لیکن خدا کي آنکھه اُس سے زیادہ روشن هے :

یه اس طول طویل بحث کا نہایت مختصر خلاصه هے جو فوضوئین استعمال قوت کي ضرورت پرکرتے هیں ' اور پهر اسي اصول کا وه مہلک استغراق اور خونیں غلو هے جو قتل و خون تک پهنچ جاتا هے اور انسانوں کے امن اور آرام کو نابود کردیتا هے -

* * *

قوت کا استعمال کیونکر کیا جائے ؟

اسکے متعلق فوضوئین کا یه خیال هے که اگر طاقت اسقدر وسیع پیمانه پر موجود هو که عام انقلاب پیدا کیا جاسکے تو فوراً سرکشي اور طغیاني سے کام لینا چاهیے' ورنه اسکو بتدریج و بدفعات استعمال کرنا چاهیے که یا تو جان و مال کا نقصان هو یا کم ازکم خوف و دهشت پیدا هوسکے ' اور ملک قوۃ مستبده کي کمزوري اور درماندگي کو دیکهکے اس سے برداشته خاطر هوجائے -

انکے اس اصول کے مطابق نقصان کا نشانه صرف انهي لوگوں کو هونا چاهیے جنکو حکومت سے تعلق هے ' مگر فوضولین کے نزدیک بسا اوقات عام پبلک هي کو نشانه بنانا مقتضاے مصلحت هوتا هے' کیونکه اس صورت میں وه حکومت کی پالیسي کے خلاف متفقه آواز بلند کریگی -

یه خیالات هیں جو ان خطرناک لوگوں کو اخلاق کي تمام امن طلبانه تعلیمات سے بے پروا کردیتے هیں' اور وه نہایت افسوس ناک اور وحشیانه طور پر قتل و غارت شروع کردیتے هیں -

* * *

کلیسائے وارگریو کي آتشزدگی کے سلسلے میں جو تین خطوط ملے هیں ' انمیں ایک کا پته یه هے :

" حکومت کے زرخرید غلاموں اور عورتوں پر ظلم کرنے والوں کے نام "

یه ایک کارڈ هے - اسکے دوسرے رخ پریه عبارت لکهي هے :

" هم خوف انگیزي کا تجربه کرچکے مگر وه بے اثر ثابت هوئي' اسلیے اب هم نے مال و دولت کو نقصان پہنچانا شروع کیا هے- یه کارروائیاں حکومت کي درندگي اور ستمراني کا ترکي به ترکي جواب هے - قبل اسکے که زیاده دیر هو کلیسا کو خود اپنے احکام کي پیروي کرنے دو - هم اپني حرکتیں آخر تک نه چهوڑینگے - پبلک کو دیکهنا چاهیے که حکومت جو هماري فوجي جماعت کو فخریه اور بجبر روکنا چاهتي هے ' اسکا نمونه یه هے ".

دوسرے کارڈ کی سرخي یه هے :

" ظلم کا جواب "

" هم نے اب تک جانوں پر حمله کرنے سے احتراز کیا تها - لیکن معلوم هوتا هے که اب وقت آگیا هے که هم جانوں پر بهي حمله کریں' اور اسکي ابتداء ان سنگدل اور ضمیر فروشوں سے هو جو قید خانوں میں هم پر ظلم کرتے هیں " -

تیسرا خط نہایت مختصر هے مگر با ایں همه اس سے یه معلوم هوتا هے که یه جماعت اپنے مصائب کا کیا صله سمجهتي هے ؟

" تمهارے مظالم همارے لیے حوصله شکن نہیں هوسکتے- همارا عقیده هے که جو لوگ حق و صداقت کي راه میں مصائب جهیلتے هیں ان پر خدا کی رحمت نازل هوتي هے ' اور انهیں بہشت کي حکومت ملتي هے ".

(ایڈیٹر)

هندوستان میں ایک ایڈیٹر کي حیثیت خواه کچهه هي هو' مگر انگلستان میں وه خیال اور راے پر حکومت کرنے والي طاقت هے - اشخاص کي نیک نامی و بد نامي ' تجاویز کي منظوري و نا منظوري ' حکام کا عزل و نصب ' وزارتوں کي شکست و فتح ' اور ملکوں کي جنگ و صلح ' ایک ایڈیٹر کي جنبش قلم کے عامة الوقوع کرشمے هیں !

لیکن جبکه تمام انتظامی طاقتیں اقتراعیات کي زد میں آچکی تهیں ' تو یه قلمی طاقت باوجود شدید مخالفت کے بهي اسوقت تک انکے حملوں سے محفوظ تهي - اب اسکي سرزنش کي بهي ابتدا هوگئی هے - بیلفاست سے ایک اخبار نکلتا هے جسکا نام " بیلفاست نیوز لیٹر" هے - اس اخبار میں یه خبر شائع هوئي تهي که گولف کے بعض کلبوں کے ممبروں نے یه طے کرلیا هے که اگر اب اقتراعیات نے ان پر یورش کي تو وه قانون کو اپنے هاتهه میں لیکے خود انهیں سزا دینگے -

ایک عورت جو تنومند' شهزور' پوري ۶ فیٹ لنبي تهي' دفعة اس اخبار کے ایڈیٹر کے کمره میں داخل هوئي - اور نہایت تهدید آمیز لہجه میں پوچهنے لگی : " کیوں جی ! کیا تم کو اس خبر کے ساتهه همدردي هے ؟ "

ایڈیٹر نے کہا " هاں "

هاں کا منهه سے نکلنا تها که اس مرد نما عورت نے اُس کے منهه پر اس زور سے ایک گهونسا مارا که اُسکے لمبے اور تیز ناخن (جو اسي غرض سے بڑهاے گئے تهے) ایڈیٹر کے گالوں میں بیٹهه گئے ! !

ایڈیٹر فوراً اس حمله آور عورت کے لپٹ گیا اور دونوں میں کشاکش شروع هوگئي - اس کشاکش میں عورت گر پڑي اور اُسکا سر پهل گیا' تاهم اسکي همت یا جوش انتقام میں ذرا بهی فرق نه آیا - وه برابر حملے کیلیے کوشش کرتی رهي !

شور و غل سنکے اور لوگ بهي باهر سے آگئے اور انهوں نے کشاں کشاں اس عورت کو بهزار مشکل باهر نکالا -

* * *

بیل فاسٹ سے ایک اور اخبار نکلتا هے جسکا نام " بیلفاسٹ ایوننگ ٹیلیگراف " هے - اسکے ایڈیٹر نے بهي اقتراعیات کے خلاف کوئي حرکت کي تهي - اسکي سزا میں ایک عورت اسکے دفتر میں گهس گئي اور خوب هي زد وکوب کرکے کرسي کے نیچے ڈالدیا !

مسئلۂ مسجد گلبرگه

عالیجناب نے گلبرگه کي مسجد کے متعلق بذریعه تار برقي گورنمنٹ نظام کو جو توجه دلوائي تهی الحمد لله که بالاخر اسکا نتیجه ظاهر هوا اور ارکان ریاست نے کمال عدل و انصاف سے توجه فرمائي - جو حکم اب جاري هوا هے وه حسب ذیل هے :

" نہمائش نامه مورخه ۲ سهریور سنه ۲۳ ف

ذریعه هذا نہمایش دیجاتي هے که پیشگاه اقدس و اعلیٰ خلد الله ملکه سے تصفیه فرمایا گیا هے که مسجد زیر تعمیر کي تکمیل کی اجازت دیجاے -

حسبه ضلع کو ذریعه مراسله لسان ۱۵۶۱ مورخه ۱۷ خورداد سنه ۱۳۲۳ف لکهدیا گیا هے - بهرحال آپ مسجد زیر تعمیر کي تکمیل کرسکتے هیں - جسقدر حصه تکمیل طلب رهجائیگا اسکو سرکاری خرچ سے بنوا دیا جائیگا ۱۲ شعبان سنه ۳۲ -

مولوی فصیح الدین احمد خاں صوبه دار صوبه گلبرگه -

اقتـراعيـات

حـوادث و سـوانـح

(كليسـاے وار گريو اور تين خطوط)

اقتراعيه عورتوں نے اب يه طريقه اختيار كيا هے كه وه اپنے حملوں كے بعد بعض تحريريں چهوڑ جاتي هيں تا كه پبلک كو اس روح كا اندازه هوسكے جو انكے قانون شكن اعمال كے اندر كار فرما هے - چنانچه وار گر بو كے گرجا كي آتشزدگي كے بعد تين كارڈ ملے هيں - يه كارڈ درحقيقت فوضويت (انار كي) كے تين اساسي و بنيادي اصولوں كا ايک اجمالي بيان هے -

* * *

وار گريو ايک ساحلي مقام هے جو درياے ٹيمس كے كنارے واقع هے - يهاں نهايت قديم اور تاريخي گرجا تها - اسكي ديرينه عهدي كا اندازه اس سے كيا جا سكتا هے كه جو مختلف قسم كے رجسٹر يهاں محفوظ تهے انكا آغاز سنه ۱۵۳۸ سے هوتا تها - گرجے ميں ايک خوشنما اور پر فضاء چمن بهي تها جسكي تاريخ قديم كے متعلق علماء آثار برطانيه ميں اختلاف هے - بعض اسكو ملكه اليزبتهه كے عهد كا قرار ديتے هيں - بعض شاه چارلس سوم كي طرف منسوب كرتے هيں -

اتوار كا دن ' صبح ۹ بجے كا وقت تها كه اس گرجے كے قريب تين عورتيں نظر آئيں - وه بظاهر شريف و شايسته معلوم هوتي تهيں -

انگلستان اب ان فوضويت كي ديبيوں نے اس قدر ترساں اور لرزاں هوگيا هے كه (بقول مراسله نگار انگلشمين) يه تصور كرتے هي كه فلاں قومي معهد (نيشنل انستيٹيوشن) ميں ايک عورت آگئي هے' خوف پيدا هوجا تا هے كه كهيں اسكے نكلنے كے بعد بمب كے پهٹنے يا كسي تاريخي اور گراں بها ياد گار كے برباد هونے كي خبر نه آے !

چنانچه اكثر عمارتيں بند پڑي رهتي هيں - بعض كهلي هيں مگر انكي مراقبت و نگراني اسقدر شديد هے كه اگر ايک شريف مرد كسي شريف صورت ليڈي كے همراه اندر جا نا چاهتا هے تو اسے پهلے دروازه پر پاسبانوں سے ايک اچها خاصه مناظره كرنا پڑتا هے !

* * *

مگر جب بربادي آنے والي هوتي هے تو اسكا راسته هموار كرنے كے ليے غفلت پهلے آجاتي هے - ان عورتوں كو متعلقين كليسا نے ديكها مگر كچهه خيال نه كيا -

۵ گهنٹے كے بعد يعني ۲ بجے ايک خاندان نے جو گرجے كے سامنے رهتا تها ' يكايک دهماكے كي آواز سني اور تمام لوگ گهبرا كے باهر نكل آے - ديكها تو آگ كے شعلوں سے تمام افق شفق آلود هو رها هے' اور گرجے كي عمارت ميں آگ لگ گئي هے - فوراً آگ بجهانے والے انجن كے اسٹيشن كو ٹيلي فون ديا گيا - مقامي اور اسكے بعد هيڈنلي وكنگهم كے انجن بهي پهنچ گئے - انجن والوں اور متعلقين كليسا كي سخت عرقريز كوششوں كے باوجود آگ گرجے كے اور حصوں ميں دوڑ گئي ' اور جب بمشكل بجهي تو يه گرجا ' انگلستان كے محبوب و دلپسند درياے ٹيمس كا تاريخي گرجا ' اپني برباد و سوخته حالت ميں ' عزيز صنف انساني كے غضب و انتقام كي ايک سبق آموز ياد گار تها !

البته وه نهايت قديم رجسٹر جو حسن اتفاق سے ايک آهني الماري ميں بند تها ' اور خوشنما و پر فضا چمن جسكے عهد تعمير ميں اختلاف هے' يه دونوں چيزيں بچ گئيں -

جب آگ سرد هوئي تو گرجے كي كهڑكي كے نيچے ايک نيشه اور تين خطوط ملے -

(خطوط اور بعض اصول فوضويت)

فوضويت درحقيقت استبداد كا علاج بالمثل هے' اور اگر استبداد كوئي درخت هے تو اسكا ثمرۂ تلخ فوضويت كو سمجهنا چاهيے - چنانچه جسقدر استبداد زياده هوتا هے ' اتنا هي اس كے درخت ميں يه كڑوا پهل بهي زياده لگتا هے !

مثلاً فوضويت سب سے زياده روس ميں هے جهاں اسكي شدت ظهور و استهلاک كي وجه سے اسكا نام عدميت (نهلزم) ركهديا گيا هے - ليكن غور كرو كه يورپ ميں مستبد ترين سلطنت بهي رهي رهگئي هے -

فوضوليين كهتے هيں كه " عدل و انصاف " كے الفاظ خواه كتنے هي خوش آهنگ اور دلفريب معلوم هوں ' مگر افسوس ! كه انكي حقيقت مكر و فريب سے زياده نهيں -

وه كهتے هيں كه دنيا كي بهت سي قوميں هيں جنكو غلامي كے بعد آزادي ملي هے' اور بهت سے حقوق هيں جو غصب هونے كے بعد انكے مالكوں كو واپس كيے گئے هيں اور انكے حالات آج بهي هماري عبرت و بصيرت اور سبق آموزي و رهنمائي كے ليے موجود هيں' مگر كيا كوئي بتلاسكتا هے كه انميں سے ايک قوم كي گردن سے بهي عدل كے هاتهه نے غلامي كا طوق اتارا هے ' يا ايک حق بهي كسي غاصب كے پنجے سے نكالكے مظلوم مالک كو واپس دلايا هے ؟ يقيناً اس كا جواب سواے " نهيں " كے كچهه نهيں هوسكتا - اگر تمام تاريخ ميں كوئي مثال اس كليه كے جزئي استثناكي ملتي هے تو وه صرف جاپان هے -

جب كبهي حقوق كے ليے ضمير سے اپيل كي گئي هے اور عدل و انصاف يا ترحم و تلطف كا استبداد كو واسطه ديا گيا هے تو هميشه اسكے جواب ميں تغافل و تجاهل هي كيا گيا هے' اور جب كبهي صداے حق طلبي كا خروش زياده بڑها هے تو قانون كي لگام منهه ميں ڈالدي گئي هے - " عدل و انصاف " ايک تماشه هے جس سے كوتاه انديش اور بيخبر جماعتوں كي بڑي بڑي اميديں وابسته هوتي هيں ' مگر حقيقت بيں دهوكا نهيں كهاتے !

طاقت جب تک مجبور نهيں هوتي' اپنے فوائد سے دست بردار هونا نهيں چاهتي !

وه كهتے هيں كه جب كبهي عدل و انصاف كے حق پژوه اور رحمدل فرشته كے بدلے ' طاقت كے خون آشام اور سنگدل ديو سے مدد طلب كي گئي هے ' تو هميشه صدائيں رسا ' خواهشيں كامياب ' اميديں فتح مند ' اور مطالبات منظور هوے هيں - ماضي كا تمام تجربه اور انساني فطرت كا پورا مطالعه بتلاتا هے كه اگر كوئي شے هے جو ناله و فغاں ميں اثر اور مطالبات ميں زور پيدا كرتي هے ' اگر كوئي شے هے جو ذليل كو معزز ' سربسجود كو سر بلند ' خاک نشيں كو سرير آرا ' غلام كو آزاد ' اور محكوم كو حكمراں بناتي هے ' تو وه طاقت اور صرف طاقت هي هے !

اسي ليے طاقت هي هماري اميدوں كا قبله هے - هم اپني اعانت و مدد كے ليے صرف اسي كي طرف رجوع كرتے هيں - همارے تمام عزائم و مقاصد كي روح و رواں يهي طاقت هے ' همارے تمام افعال و اعمال اسي محور كے گرد گردش كرتے هيں -

نہ خرید و فروخت کی جائے ' نہ اون سے هم کلام ہونا ' وغیرہ وغیرہ (۱)

اس عہد نامہ پر تمام قریش کے دستخط ہوئے ' اور یہ نوشتہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا - اس معاهدہ کے بعد حضرت ابو طالب اپنے تمام خاندان کو لیکر شعب ابو طالب میں چلے گئے ' اور آنحضرت بھی مسلمانوں کے ساتھہ وهیں اقامت پذیر ہوے - قریش کا یہ معاهدہ تین برس تک قائم رہا ' اور اس وسیع مدت میں آنحضرت نے شعب ابی طالب هی میں قیام فرمایا ' چنانچہ یہ درد انگیز واقعہ سیرت کی تمام کتابوں میں مذکور ہے - اور وہ لوگ بھی مسٹر امیر علی کی کتاب سے اس کی تحقیق کرسکتے هیں ' جو کتب حدیث و سیرت سے روایات کے فراہم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے -

خود اسلام میں جب کسی شخص نے قومی منافع پر شخصی فوائد کو ترجیح دی ہے ' تو اسکے خلاف صحابہ اور خود آنحضرت نے بھی اسی قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا ہے - اسلام کی تاریخ میں غزوہ تبوک بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک خاص تاریخی اہمیت رکھتا ہے - چونکہ یہ لڑائی سخت گرمی کے موسم میں واقع ہوئی تھی اور مقابلہ بھی شدید تھا ' اسلیے عموماً منافقین اوسکی شرکت سے علحدہ ہوگئے ' بلکہ خود بعض مسلمانوں نے بھی شرکت سے جان چرائی - چنانچہ جب آنحضرت تبوک سے واپس آے ' تو مخلفین کو (وہ لوگ جو لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے) طلب فرمایا جنکی تعداد ۸۰ سے متجاوز تھی ' اور ہر ایک سے عدم شرکت کی وجہ پوچھی - سب نے اپنا اپنا عذر پیش کیا ' اور آپ نے اوسکو قبول فرمالیا - پھر اون سے بیعت لی اور اونکے لیے استغفار کیا - (یہ سب منافق تھے) لیکن کعب بن مالک ' مرارہ بن الربیع ' هلال بن امیہ الواقفی کا عذر مقبول نہ ہوا ' حالانکہ یہ لوگ مخلصین مومنین میں سے تھے - چنانچہ آنحضرت نے ان تینوں بزرگوں پر سخت ناراضی ظاہر کی اور تمام صحابہ کو اون کے ساتھہ سلام ' کلام ' نشست و برخاست سے منع فرمادیا - پورے پچاس دن تک یہ حالت قائم رہی - اسکا ان بزرگوں پر یہ اثر ہوا کہ تنگ آکر گھر میں گوشہ نشین ہوگئے - صرف کعب بن مالک بازاروں میں اس امید میں پھرتے رہتے تھے کہ کوئی سلام کرے - خود مسجد میں آتے اور آنحضرت کو سلام کرتے ' مگر جواب نہ ملنے پر بہ حسرت دیکھتے کہ لب مبارک پر حرکت کے آثار ظاہر ہوے یا نہیں ؟ پھر آنحضرت کے قریب جاکر نماز پڑھتے اور دزدیدہ نظروں سے آپکی طرف دیکھتے جاتے ' جب وہ مصروف نماز ہوتے تو آنحضرت انکی طرف متوجہ ہوتے ' اور جب وہ آپ کی طرف دیکھتے تو آپ منہہ پھیر لیتے - اس واقعہ نے اس قدر شہرت حاصل کی کہ بادشاہ غسان کے قاصد نے بازار میں اونکو ایک خط دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ " محمد صلعم تم کو ذلیل کر رہے هیں ' تم هم سے ملجاؤ - هم تمہارے ساتھہ ہمدردی کرینگے " لیکن اونکے جوش اخلاص نے اس خط کو تنور میں ڈالدیا - ۴۰ دن کے بعد اس حالت میں اور اشتداد پیدا ہوا - یعنی آنحضرت نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنی بی بیوں سے بھی علحدگی اختیار کرلیں جو اس مصیبت میں اونکی شریک و رفیق تھیں - چنانچہ کعب بن مالک نے اپنی بی بی کو کمال اطاعت سے اسکے میکے روانہ کردیا - جب دس روز اس حالت میں بھی گذر گئے ' تو ایک دن کعب بن مالک اسی حالت تنہائی میں اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کوہ سلع کی چوٹی سے بلند آواز سے پکارا : " اے کعب بن مالک ! تمہیں بشارت هو ' کعب کہتے هیں کہ خوشخبری هو - وہ فوراً سجدے میں گر پڑے اور سمجھہ گئے کہ مصیبت کا خاتمہ ہوا ' چنانچہ آنحضرت نے صبح کی نماز کے بعد انکی توبہ کے قبول ہونے کا اعلان فرمایا - اور لوگ جوق جوق آکر انکو بشارت دینے لگے - ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور یہ مژدہ جانفزا سنایا - ایک شخص نے پہاڑ کی چوٹی سے بشارت دی ' چونکہ اوسکی آواز گھوڑے سے پہلے پہونچی تھی اسلیے بطور انعام کے اوسکو کعب بن مالک نے اپنے کپڑے اوتار کر پہنا دیے - خود عاریتاً کپڑے مانگ کر پہن لیے ' اور بے اختیار دوڑتے ہوے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوے - لوگ انکو مبارکباد دیتے جاتے تھے - طلحہ بن عبید اللہ نے دوڑ کر مصافحہ کیا - آنحضرت کی خدمت میں پہونچے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اوٹھا اور آپ نے بھی بشارت دی - اس مسرت میں کعب بن مالک نے اپنا تمام مال صدقہ میں دینا چاہا ' لیکن آنحضرت کے فرمانے سے کچھہ مال اپنے پاس بھی رکھہ لیا (دیکھو بخاری جلد ثالث مطبوعہ مصر ص ۲۱ باب غزوہ تبوک)

ان تمام واقعات پر بہ ترتیب غور کرنے سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے هیں -

(۱) " زبردست گروہ کو کمزور گروہ کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نہیں " جیسا کہ قریش مکہ نے کیا تھا اسلیے زمانہ اسٹرائک میں طلباء کا کھانا بند کردینا ' انکو تو رنگ سے ذلیل کرنا جائز نہیں

(۲) اسٹرائک صرف یورپ کی ایجاد نہیں بلکہ وہ ایک فطری چیز ہے - اور اسلیے عرب و عہد نبوت میں اسکی مثالیں پائی جاتی هیں

(۳) اسٹرائک صرف جمہوری اصول کی تائید میں کی جاتی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تینوں صحابہ کا جمہور سے الگ قومی جہاد میں شرکت سے گریز کیا تھا -

(۴) اگر اسٹرائک استقلال کے ساتھہ قائم رکھی جاے ' تو اسکا اثر نہایت شدید ہوتا ہے -

(۵) اسٹرائک کیلیے جمہور کا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ کسی جرم کی سزا بھی ہو سکتی ہے -

(۶) اسٹرائک تجارت پیشہ گروہ کیساتھہ مخصوص نہیں ہے بلکہ خالص مذہبی گروہ بھی کر سکتا ہے

(۷) اسٹرائک کے لیے مساوات کی ضرورت نہیں ہے ' کعب بن مالک آنحضرت اور دیگر صحابہ کے مساوی نہ تھے - جب [illegible] گروہ ضعیف کے مقابلے میں اسٹرائک کر سکتا ہے تو ضعیف کو قوی کے مقابلے میں اسکا حق مرجح حاصل ہے -

(۸) جو شخص جتنا مذهب میں سخت ہوگا ' اور اوس سے جسقدر خیر خواہی (۱) و حمایت کی توقع ہوسکیگی ' اوسکے مقابل میں اسٹرائک بھی اتنی هی سخت ہونی چاہیے - البتہ اگر کمزور لوگ مدد میں کمی کریں تو انکو معذور رکھنا چاہیے ' جیسا کہ آنحضرت نے منافقین کو معذور رکھا - فتح الباری میں ہے " و فیہ ان القوي فی الدین یواخذ باشد مما یواخذ الضعیف " یعنی ابن مالک کی حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قوی المذهب اور قوی النفس شخص سے بہ نسبت ضعیف کے سخت مواخذہ کیا جاتا ہے (ص ۹۰ جلد ۸)

(۹) جمہوری فوائد کیلیے اون اخلاق و آداب کی پابندی

---

(۱) آپنے گویا اسٹرائک اور بائیکاٹ میں فرق نہیں کیا ہے - یہ مثالیں نہایت موثر هیں لیکن اس انقطاع تعلقات و تعاون تمدنی کیلیے موزوں تر هیں جسے آجکل بائی کاٹ کہتے هیں - اسٹرائک بھی اسمیں شامل ہے مگر اسکی صورت دوسری ہے بہر حال آخر میں اپنا خیال ظاہر کرونگا - الہلال

(۱) لیکن بعض لوگ اسی خیر خواہانہ تعلقات کی بنا پر تعلیمی اسٹرائک کے عدم جواز کا فتوے دیتے هیں : و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا - منہ

مراسلات

الاعتصاب في الاسلام

(از مولانا عبد السلام - ندوي)

طلباے دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک نے جو مباحث پیدا کردیے، ان میں ایک اہم بحث یہ ہے کہ اسٹرائک شرعاً مسلمانوں کیلیے جائز ہے یا نہیں؟ صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب نے جو مضامین اخبارات میں لکھے ہیں ان میں بہت افسوس کیا تھا کہ اسٹرائک کے عدم جواز کے خلاف کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتي - ہم چاہتے ہیں کہ انکے ارشاد کی آج تعمیل کریں -

ہندوستان میں بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں جب اس قسم کے مسائل پر بحث شروع ہوتی ہے، تو اکثر طبقہ قدیمہ و طبقہ جدیدہ میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے اور آزاد خیالی کی بنا پر آخر الذکر گروہ اکثر جواز کا فتوی دیدیتا ہے، لیکن حسن اتفاق سے اسٹرائک کو دونوں گروہ نے نا جائز قرار دیا ہے - دونوں فرقوں کے دلائل حسب ذیل ہیں :

(۱) اسٹرائک تمدن جدید کی پیداوار ہے - ایشیاء کی قدیم تہذیب اسکو جائز نہیں رکھتي، بالخصوص "طلباے مدارس" عربیہ کیلیے تو بالکل نا جائز ہے : من تشبه بقوم فهو منهم -

(۲) اسٹرائک ان اصول کے مخالف ہے جو اسلام نے استاد اور شاگرد کے تعلقات کے متعلق قائم کیے ہیں - جدید فرقہ اسکو ڈسپلن کی مخالفت سے بھی تعبیر کرتا ہے -

پہلي دلیل اگرچہ طبقہ قدیمہ کے لیے کافی ہے، لیکن جدید گروہ کے نزدیک کسی چیز کے نا جائز ہونے کی صرف یہ وجہ نہیں ہوسکتي کہ " وہ جدید تمدن کی پیداوار ہے " اس بنا پر وہ اس دلیل کو ایک محدود شکل میں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ :

(۳) تمدن جدید صرف سیاسي و تجارت پیشہ گروہ کو اسٹرائک کي اجازت دیتا ہے، اور استاد و شاگرد کے تعلقات یورپ میں بھي محض اخلاقي حیثیت رکھتے ہیں -

ان دلائل پر نقد و بحث کرنے کیلیے امور ذیل تنقیح طلب ہیں :

(۱) کیا اسٹرائک تمدن جدید کي محدثات و بدعات میں سے ہے ؟

(۲) کیا اسٹرائک صرف تجارت پیشہ گروہ ہی کیلیے مخصوص ہے ؟

(۳) اسلام نے استاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے ہیں جنکا اتباع طلبا پر واجب ہے ؟

(تنقیح اول)

(کیا اسٹرائک تمدن جدید کے محدثات میں سے ہے ؟)

انسان فطرتاً مدنی الطبع پیدا ہوا ہے، اسلیے وہ تمدني، مالي، اخلاقي، غرض متعدد حیثیتوں سے دوسرے افراد کے تعاون کا محتاج ہے - اعانت باہمي کا یہی اصول تمدن کا سنگ بنیاد ہے، اور یہ اصول جس قدر منضبط و مستحکم ہوتا ہے، اوسی قدر انساني زندگي پر لطف، خوشگوار، دلچسپ، بلکہ دیرپا ہوجاتي ہے - اگر کشمکش حیات میں اس اصول کو نظر انداز کردیا جاے تو دفعتاً حیات انساني خطرے میں پڑ جاے -

لیکن اس فطري اعانت سے انسان کو جو فوائد و منافع حاصل ہوتے ہیں، کبھی کبھي خود غرضي اونکي مساویانہ تقسیم میں خلل انداز ہوجاتي ہے - یعنے ایک گروہ صرف لینا چاہتا ہے اور دینا نہیں چاہتا - اسلیے دوسرا گروہ اپني مالي یا جسماني یا اخلاقي اعانت سے اوسکو محروم کردیتا ہے - اسیکا نام اسٹرائک ہے - اس بنا پر صرف ایک ایک فرد بھي اپنی ذاتي اعانت سے دوسرے فرد کو محروم کرسکتا ہے - چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جن لوگوں نے اتہام لگایا تھا ان میں حضرت ابوبکر کے غلام مسطح بھي تھے - انکی معاش کا دار مدار صرف حضرت ابوبکر کي ذات پر تھا - حضرت ابوبکر نے اونکو نفقہ سے بالکل محروم کردیا، اور اسپر قسم کھالي - چنانچہ صحیح بخاري میں ہے :

یحلف ابوبکر ان لاینفع مسطحا بنافعة ابدا	حضرت ابوبکر نے قسم کھالي کہ مسطح کو کبھي کسي قسم کا فائدہ نہ پہونچائینگے-

حضرت ابوبکر کا یہ فعل اگرچہ بالکل جائز تھا، تاہم چونکہ مسطح کا کوئي دوسرا سرپرست نہ تھا، اور اس جرم کي بنا پر کوئي شخص سرپرستي کیلیے آمادہ بھي نہیں ہوسکتا تھا، اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے اوسکي زندگي خطرے میں پڑ گئي تھي، پس خدا تعالی نے اخلاقي حیثیت سے (نہ کہ نہیاً و وجوباً) اونکو اس سے روکدیا :

ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربي والمساکین والمهاجرین في سبیل الله و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکم والله غفور رحیم- (بخاري مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۱۱۶)	اہل دولت قرابت داروں اور غرباء اور مہاجرین کو دینے سے دریغ نہ کریں، اور انہیں معاف کردیں - کیا تم لوگ یہ نہیں پسند کرتے کہ خدا تمکو معاف کردے ؟ خدا تو بڑا رحم و مغفرت کرنے والا ہے-

لیکن اصطلاحاً اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرائک کا اطلاق کیا جاتا ہے، جب ایک گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا ہے - اسي بنا پر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو " اعتصاب " کہتے ہیں جسکے معني گروہ بندي کے ہیں - آجکل اگرچہ یورپ اکثر اس اصول پر عمل کرتا ہے، لیکن اعانت باہمي کسي نہ کسي صورت میں ہر تمدن کا جزو مشترک رہي ہے - پس ہر تمدن اسٹرائک کي گنجایش رکھتا ہے، اس میں یورپ و جاپان کي تخصیص نہیں-

دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیہات کا ہوتا ہے جہاں تعلیم و تربیت کي ہلکي سي شعاع بھي نہیں پڑتي - لیکن عموماً تمام دیہاتوں میں کوذات کرنے کا طریقہ جاري ہے جسکے رو سے ایک شخص کا حقہ، پانی، کھانا، پینا بند کردیا جاتا ہے، اور وہ اوسکي زندگي کو تمام تمدني منافع اور تعلقات صحبت سے محروم کردیتا ہے - ابتداء بعثت میں قریش نے بھي آنحضرت کے ستانے کیلیے اسی قسم کا معاہدہ کرلیا تھا - یعني تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ قریش میں کوئي شخص بنو ہاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي نہ دیگا - ان سے لین دین

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پينے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت سوله گوليوں کی ايک ڈبيه ۵ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ۵ آنه

يه
دو دوائيں
هميشه
اپنے
پاس
رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکي بهار ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ۶ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ۵ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

ڈاکٹر ايس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربه سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کياگيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے ازبس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيم اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کرچکے هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر ڈسٹري بيوٹر
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ ۲۲ و ۲۳
لوار چتپور اسٹريٹ - کلکته

[6]

S. C. MITRA & Co.

بہترین طریقت او عمدہ تیاری

ہندوستانی ...

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان و دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم ... کی خواہش کو پوری طرح تعمیل کرنا -

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۰ نارکل بگان لین کلکتہ

NARIKEL BAGAN LANE

CALCUTTA.

ضروری نهیں جو خاص سخصومت میں باهمی تعلقات کیلیے ضروری تهی ' چنانچه حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے هیں :

وفیها ترک [۱] السلام علی من اذنب و جواز هجره اکثر من ثلاث و اما النهی عن الهجر فوق الثلاث فمحمول علی من لم یکن هجره انه شرعیا (جلد ۸ ص ۹۴)

اس حدیث سے ثابت هوتا هے که جو گنهگار هو اسکو سلام نهیں کرنا چاهیے' اور تین دن سے زیاده اوس سے جدائی اختیار کیجا سکتی هے' لیکن شریعت میں تین دن سے زیاده کی جدائی کی ممانعت اوس شخص کیلیے هے' جسکی علحدگی مذهبی نه هو -

تاهم غیر مذهبی اور ذاتی اغراض کیلیے بهی تین دن تک اسٹرائک جاری رکھی جاسکتی هے - [لها بقیة صالحه]

---

[۱] (۱) یه جو بعض مدعیان علم و حدیث شکایت کرتے هیں نه اسٹرائک کے دوران میں سلام و کلام بزرگوں کو ضرور کرنا چاهیے حالانکه نهیں کیا گیا ' تو اوسکا مبنی بخاری کا وه نسخه هوگا جسکو مولانا احمد علی مرحوم والد بزرگوار مولوی خلیل الرحمن صاحب سهارنپوری نے چهپوایا تها - اوس میں شاید یه حقیقت نهوگی کیونکه اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنے والا تها - مگر هم نے مصر کے نسخه مطبوعه سے اس روایت کو لیا هے - (منه)

عرب اسٹیمر کمپنی

مخدوم بنده جناب ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته السلام علیکم - اخبار اتحاد مطبوعه ۲۳ جون میں جو مضمون مذکوره بالا کمپنی کے متعلق شایع هوا هے' اسمیں یه بات ظاهر کیگئی هے که عرب اسٹیمر کمپنی ٹرنر موریسن کمپنی کلکته کے هاتهوں (جو اس سے پیشتر پرشین اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے خریدنے میں کامیاب هوچکی هے) فروخت کرڈالی گئی هے - لیکن یه خبر غلط اور واقعه کے خلاف هے - عرب اسٹیمر کمپنی اب تک اپنی اصلی حالات پر قائم هے' اور وه پبلک بالخصوص حجاج کی ویسی هی خدمت بجا لانے کی کوشش کررهی هے جیسا که پیشتر بجالاتی رهی هے - البته ٹرنر موریسن کمپنی کے ڈائرکٹروں سے هماری کمپنی کے فروخت کیے جانے کی بابت کچھه گفتگو هوئی تهی جو نا تمام رهی - بات یه هے که عرب کمپنی نے حال میں هی انڈ ار کمپنی کے دو نهایت عمده جهاز خرید لیے هیں - امید تهی که مسلمان اس مفید کام میں هماری مدد کرینگے اور سواریاں اور مال همارے هی جهازوں کے ذریعه حجاز کو بهیجا جاویگا ' مگر افسوس هے که اس معامله میں هم لوگوں کو بڑی هی - مایوسی هوئی - مسلمانوں نے هماری امداد اور کمپنی کے حصص خریدنے میں بڑی سرد مهری کا اظهار کیا - اگر خدا نخواسته ایسی هی عدم همدردی کا سلسله جاری رها تو اندیشه هے که یه اسلامی کمپنی اپنا کام کم کردے اور حجاج کو صرف کثیر برداشت کرنے کے علاوه دیگر آفتوں میں بهی مبتلا هونا پڑے عرب اسٹیمر کمپنی تجارتی فوائد کو مد نظر رکھنے کے ساتهه ساتهه خدمت اسلام بالخصوص امداد حجاج کو اپنا فرض عین تصور کرتی هے اور ٹکٹ میں قیمت حجاج کی آسایش و سهولت کیلیے همیشه معقول رعایت کی هے لیکن کمپنی کی ترقی اور حجاج کی راحت اوسیوقت ممکن هے جبکه مسلمان اسلامی همدردی اور حمیت سے کام لیں اور کمپنی کی امداد میں پوری پوری سعی فرمائیں -

راقم محمد مشاری - منیجنگ ڈایرکٹر عرب کمپنی بمبئی

سر جیمس مسٹن اور متولیان مسجد کانپور

تصحیح و تشریح

مسجد مچهلی بازار کانپور کے نقشه تعمیر کے متعلق آپکے اخبار میں ایک مضمون شائع هوا هے' جسمیں لکها هے که لفٹننٹ گورنر بهادر نے چالیس هزار روپیه اور جگه دینے کا اعلان کیا تها - یه صحیح نهیں هے - اصلیت یه هے که جسوقت سر جیمس مسٹن بهادر کانپور آنیوالے تهے اونسے ایک روز قبل ماسٹر بشیر الدین اڈیٹر البشیر کانپور آئے' اور مجهسے اور نیز دو ایک متولیوں سے بیان کیا که جناب لفٹننٹ گورنر صاحب آماده هیں که تعمیر مسجد کیلیے جانب شمال کا کل میدان بلا قیمت اور مبلغ پچیس هزار روپیه نقد بطور عطیه عنایت کریں تاکه مسجد عالیشان تعمیر هوجاوے ' لیکن جزو مسجد منهدمه پر برآمده کے متعلق کوئی رعایت اس قسم کے نهیں کرینگے جو حسب منشاے مسلمانان زینه وغیره اندرون برآمده هونے سے خیال کیا جاتا هے' بلکه نیچے عام راسته رهیگا -

هم لوگوں کا یه خیال تها که نیچے کے برآمده میں نصف حصه مسجد میں جانیکے لیے زینه هوجاے ' اور نصف حصه رهگذر عام کیلیے رهے اور یه خیال کسی طرح فیصله وایسراے کے خلاف بهی نهیں تها - دوسرے روز حضور لفٹننٹ گورنر بهادر رونق افروز کانپور هوے' اور جمله متولیان بلائے گئے - نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کے سامنے گفتگو کرنے کیلیے کمترین منتخب کیا گیا - وقت پیشی دیکها که ماسٹر بشیر الدین صاحب دست راست پر رونق افروز هیں - هم لوگوں کے پهنچ جانے پر لارڈ صاحب بهادر نے دریافت فرمایا که مولوی بشیر الدین صاحب نے بهت کوشش کی هے' اور نیز مولوی صاحب ایک با اثر مسلمان هیں (۱) لهذا مولوی صاحب نے آپ لوگوں سے جو کها هے اسمیں کیا راے هے ؟ میں نے عرض کیا که مولوی صاحب نے تذکرة مجهسے ضرور حضور کے خیال کا کچهه ذکر کیا هے - ممکن هے اور بهی دو چار اصحاب سے کها هو - لیکن عام طور پر لوگ بے خبر هیں - اسلیے تا وقتیکه هم لوگ استصواب کافی نکریں کچهه راے ظاهر نهیں کرسکتے هیں - اسپر حضور ممدوح نے فرمایا که " کیا تمام دنیا کے مسلمانوں سے راے حاصل کرنیکی ضرورت هے" میں نے جواباً عرض کیا که اگرچه زیاده وقت حصول جواب کیلیے نهیں هے تب بهی کم سے کم مقامی اهل الراے سے راے لینا تو بهت ضروری هے - هم لوگ تنها راے سے ایک مذهبی کام میں دخل دینے سے قاصر هیں - اسپر فرمایا که بهتر هے -

اسکے بعد بذریعه راجه صاحب محمود آباد (که وه بهی اس روز تشریف لائے هوئے تهے) حضور لفٹننٹ گورنر بهادر سے معلوم هوا که ماسٹر بشیر الدین صاحب کا بیان ٹهیک نهیں هے - نقل سماعت کے باعث انهوں نے وه سمجها جو کها ' ورنه لارڈ صاحب نے انسے پچیس هزار کا وعده نهیں کیا تها -

نیازمند محمد نثار الدین تاجر لٹهه کانپور مستعفی
متولی مسجد مچهلی بازار کانپور

---

[۱] (۱) بعض راویوں نے هز انر کا یه جمله بهی نقل کیا هے که " مولوی بشیر الدین صاحب مسلمانوں کے بهت بڑے عالم اور لیڈر هیں ! (الهلال)

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۶

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta: Wednesday August, 5. 1914.

جلد ۵

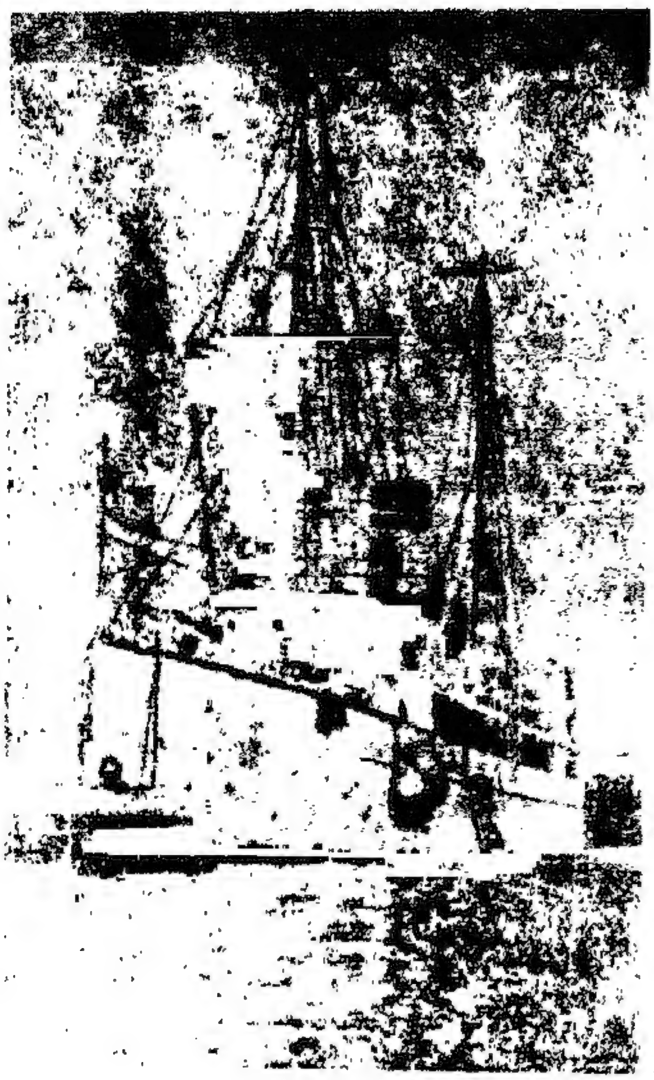

دولۃ علیہ کا جہاز:

« آلدین رئیس »

قیمت فی پرچہ چار آنہ

" کتاب مرقوم یشهده المقربون (۸۳ . ۱۸)
" فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ . ۲۳]

السحر الحلال
فی
مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانه تست !

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیه کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل الله المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومه کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیه و فصول ادبیه ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب الله الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشهاد قرآنی نے تعلیمات الٰهیه کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ اسدرجه عجیب و موثر ہے که الهلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جمله ' ایک ایک ترکیب ' بلکه عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و رسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰهیه کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک که دو سال کے اندر هی اندر ایسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانه نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰهی سے عمل بالاسلام و القرآن کی دعوت کا از سر نو غلغله بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغه کے کہا جاسکتا ہے که اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد فی سبیل الله مخلص هوگئے هیں - بلکه متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور قصبے و شہر هیں جن میں ایک نئی مذهبی بیداری پیدا هوگئی ہے : ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جهاد فی سبیل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰهیه و علوم نبویه ' غرضکه سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و افضل مجموعه اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی هوجاتی هوں - وہ مقالات و فصول عالیه کا ایک ایسا مجموعه ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چھه مہینے میں ایک جلد مکمل هوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر به ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولیتی لیوے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھه بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رهی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی هیں ! اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں هوتی هیں تو انکی قیمت دس روپیه قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیه ہے - ایک روپیه جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے که الهلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا هوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ هو جائیگی .

Telephone No 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly Rs 4 12

الہلال

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, Augst, 5 1914.
نمبر ۶

نار اللہ الموقدة ، التی تطلع علی الافئدة !!

عفریت جنگ کا عالمگیر تسلط

مدنیۃ حدیثہ کا خذلان و خسران !

بلقان کے کوہ آتش فشاں کا ایک شرارہ
تمام یورپ میں آگ لگا دیگا
(پرنس بسمارک)

بالآخر استعمار کے اس شجرۂ ملعونہ میں پھل آگئے ، جسے آج سالہا سال سے یورپ مشرق کے خون سے سینچ رہا ہے - اب ان پھلوں کی تلخی اسکے کام و دہن کے لیے ایک عذاب الیم ثابت ہو رہی ہے - فسبحان من بطشہ شدید ، و اخذہ و بیل -

* * *

یعنی یورپ میں موعود و منتظر عالمگیر جنگ چھڑ گئی -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ اس چنگاری کی لگائی ہوئی ہے جو عشق "سربیہ عظمی" کی راہ میں ایک سر فروش سروی طالب العلم کی ریوالور سے نکلی تھی اور ولی عہد آسٹریا کے دل و جگر سے پار ہو گئی تھی ، مگر یورپ اب شاہ پرست نہیں ہے - وہ وابستگی شاہ بلکہ خود شاہ کے انتقام کو بھی اتنا ضروری نہیں سمجھتا کہ اسکے لیے قوموں اور ملکوں کو قربان کردے - پس ہم کو اسباب جنگ کے سراغ میں اور آگے بڑھنا چاہیے -

(جنگ کا ابتدائی سر رشتہ)

تاریخ عالم کے گذشتہ صفحات الٹیے اور سنہ ۱۸۷۸ ع یعنی جنگ روس و دولت علیہ ، معاہدہ سینٹ اسٹیفانو ، اور بالآخر برلن کانگریس تک آ پہنچیے - یہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرانس اور انگلستان دونوں روس کے نہایت شدید رقیب تھے - یہ دونوں انتہائے اضطراب و حسرت کے ساتھ دیکھ رہے تھے کہ روس کلید عالم (قسطنطنیہ) پر عنقریب قابض ہوا چاہتا ہے -

انگلستان اور فرانس دولۃ عثمانیہ کے حامی بنکے آئے تھے ، مگر انگلستان بقول نپولین ایک تجارت پیشہ اور بقال سرشت قوم ہے اسلیے خواہ وہ کتنا ہی شریف المقصد اور بلند پایہ کام کرے تاہم "نفع و ربح" کا نقطہ اسکے پیش نظر رہتا ہے ، اور جب کبھی وہ "علم انسانیت ، مسیحیت" یا امن کی خدمت انجام دیتا ہے تو اسکے خرمن حرص میں کوئی نہ کوئی دانہ ضرور بڑھجاتا ہے -

انگلستان نے دولت عثمانیہ سے اپنی حمایت کی فیس میں جزیرہ قبرس لے لیا -

ڈسرائیلی اور لارڈ سالسبری نے اس معاہدہ پر دستخط کیے تھے جسکا مقصد یہ تھا کہ وہ کانگریس میں ترکوں کے ساتھ کوئی پوشیدہ منصوبہ یا خفیہ انتظام کیے بغیر داخل ہوئے ہیں ، حالانکہ جو کچھ کرنا تھا وہ کرچکے تھے -

اتفاق سے گلوب نامی ایک اخبار کو معاہدۂ قبرس ملگیا اور اس نے اسکا اقتباس شائع کردیا -

اس عین وقت پر پردہ دری کا اثر فرانس اور روس پر یہ پڑا کہ دونوں ملکوں میں نفرت و حقارت اور غیظ و غضب کا ایک طوفان بپا ہوگیا ، اور فرانسیسی و روسی وفد نے کہا کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دیتے ہیں -

اسوقت داہی زمانہ پرنس بسمارک "ایماندار دلال" کے بھیس میں آیا اور اس معاملہ کو معاہدہ برلن کی صورت میں طے کرا دیا -

اسی معاہدہ برلن میں ہرزیگوینا اور بوسنیا آسٹریا کو دلوا دیا گیا -

سلافی روس کے لیے جرمن نسل کے ہاتھوں یہ دوسرا چرکا تھا جو آسٹریا کے اقتدار سے لگایا گیا ، مگر وہ بالکل مجبور تھا - کیونکہ دول یورپ میں کسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا -

لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت سے روس اور جرمنی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی -

سنہ ۱۸۷۰ ع کی جنگ کے بعد سے جرمنی اور فرانس کے تعلقات نہایت درجہ خراب ہورہے تھے - فرانس نے اس فرصت کو مغتنم سمجھا اور روس سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش شروع کی - ادھر بسمارک نے بھی اپنی غلطی محسوس کی اور تلافی مافات کرنا چاہی ، مگر اس منافست و مقابلہ میں فرانس کامیاب ہوا -

پس آسٹریا اور روس کے باہمی تعلقات میں برلن کانگریس کے بعد سے ایک غاصب و مغصوب یا فائز المرام و حرمان نصیب حریفوں کی نسبت پیدا ہوگئی -

جزیرہ نمائے بلقان کی آزادی کا خیال برلن کانگریس سے پیشتر نہ تھا مگر کانگریس کے بعد سے یہ خیال سلافی نسل میں پیدا ہوگیا ، اور نہ صرف پیدا ہوگیا بلکہ انکے دلوں میں پوری طرح جاگزیں بھی ہوگیا - چنانچہ اسکے بعد ہی سے اسکی تیاریاں ہونے لگیں -

بغرض اختصار ہم سنہ ۱۸۷۸ سے سنہ ۱۹۱۲ ع تک کا درمیانی زمانہ نظر انداز کر دیتے ہیں -

سنہ ۱۲ ع میں ایک طرف تو تیاریاں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی تھیں ، دوسری طرف ترک جنگ طرابلس میں الجھے ہوئے تھے - سلافی نسل کو خیال آیا کہ اس مقصد کے لیے ایک طلائی فرصت انہیں حاصل ہے - روس نے جنگ بلقان کی تجویز پیش کی

SEWING
MACHINES
BALLERS
WINDERS
AUTO KNITTING
THE ADARSHA KNITTING Co
Importers & Manufacturers
General Merchant & Commission Agent
CALCUTTA

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی مور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ لو ختم ہوا ۔ اچھے روا نہ کہا اور اسی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کرتی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے علاوہ کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنم — سول کورٹ روڈ ٹنکالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

(آسٹریا اور جرمنی)

ولیعہد کے قتل نے یہ ثابت کردیا کہ پانی سر تک پہنچ گیا ہے اور اگر آج بھی انتظام نہ کرلیا گیا تو کل سر سے گزر جائیگا -

بقول جان بل نامی اخبار کے' آسٹریا کو بہ تحقیق معلوم تھا کہ اس سازش میں سرویا شریک ہے - اس نے شاہنشاہ آسٹریا کو ہر ممکن نقصان پہنچانیکے لیے ایک انجمن لنڈن لیگیشن ۴۰ پوائنٹ اسٹریٹ میں اور پھر بلگراد میسن ہوٹیل' اور اسکے بعد کونلس گیٹ میں قائم کی تھی جسکا نام " سیکریٹ سروس بیوریا " ہے اور یہ قتل اسی مجلس کی کوشش و انتظام سے ہوا -

سازش قتل میں سرویا کی شرکت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ جان بل کو خود اس تحریر کا ایک حصہ ملگیا جسمیں ولیعہد کے قتل کی تجویز لکھی تھی - یہ تحریر کیونکر ملی؟ اسکا ایک عجیب قصہ ہے - سیکریٹ سروس بیوریا کا دفتر جب بلگراد میسین ہوٹل سے کونلس گیٹ کو منتقل ہونے لگا ہے تو بہت سے کاغذات جلاے گئے تھے جنمیں یہ تحریر بھی تھی - مگر سرویا کی بدقسمتی سے اسکا ایک حصہ نہیں جلا' اور اتفاق سے جان بل کے دفتر تک پہنچ گیا - اسمیں مصارف قتل کے لیے ۶ ہزار پونڈ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا -

پس اسوقت آسٹریا کے سامنے دو راہیں تھیں: فیصل کی جنگ کی شمشیر' یا دائمی سازش کا پھندا' اور کون ہے جو میدان جنگ میں عزت کی موت کو سازش کاروں میں ذلت و بے بسی کے ساتھہ مرنے پر ترجیح نہ دیگا؟

یہ صحیح ہے کہ سرویا تحقیقات کے لیے مستعد نظر آتی تھی مگر خود مجرم اپنی تحقیقات کیا کریگا؟ اگر سرویا ان چند افسروں یا عہدہ داران حکومت کو معزول بھی کردیتی' تو اس سے آسٹریا کے آیندہ مصائب کا خاتمہ نہیں ہوسکتا تھا' کیونکہ چند اشخاص کے سزا یاب ہونے سے وہ تحریک تو مردہ نہیں ہوجاتی جو خود حکومت کی آغوش میں پرورش پا رہی ہے؟

ادھر جرمنی بھی جنگ کے لیے مجبور تھی - ایک طرف آسٹریا کی اعانت اسکے لیے ناگزیر تھی - کیونکہ وہی اسکا اصلی دست بازو ہے اور بقول اسکے میدان جنگ کے دنگل میں جرمنی کا " بے مثل ثانی " - دوسری طرف خود اسکی آبادی روز افزوں ہورہی ہے جسکے لیے نو آبادیاں نہایت ضروری ہیں' اور اتفاق سے مفاهمت کچھہ اسطرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ جرمنی کو قدم رکھنے کی کہیں جگہ نہیں ملتی

یہ حالت تھی جسکی وجہ سے آسٹریا نے سرویا سے حد درجہ تحقیر آمیز اور نا ممکن القبول مطالبات کیے' جنھیں سرویا نے اعتراض کے ساتھہ منظور کرلیا - تاہم آسٹریا کے لیے یہ منظوری تشفی بخش نہ ہوئی' اور قبل اسکے کہ ڈپلومیسی اپنی کارگزاریاں دکھلاے' اعلان جنگ کردیا گیا -

(آغاز جنگ)

۲۵ جولائی کو سرویا اور آسٹریا کے تعلقات منقطع ہوگئے - سرویا جو جنگ بلقان کے زخموں سے چور چور ہو رہی تھی' نہ جانتی تھی کہ وہ ایک تازہ دم فوج کا کہاں تک مقابلہ کرسکتی ہے؟ پس اعلان جنگ سے پہلے ہی وہ اپنا دار السلطنت اٹھاکر جیبوکس نامی شہر میں لیگئی جو بلغراد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

آسٹریا نے اپنی تمام قلمرو میں فوجی قانون کا اعلان کردیا - سرویا کے کمانڈر انچیف کو جو اسوقت ہنگری میں سفر کر رہا تھا آسٹریا نے گرفتار کرلیا ہے -

(ترانہ امن کی افسردہ لے)

" ڈپلومیسی میں سب سے آگے اور جنگ میں سب سے پیچھے " انگلستان کی قومی عزت ہے - اسلیے انقطاع علائق کی خبر سنتے ہی وہ پر عظمت و افتخار دور اسے یاد آگیا جو جنگ بلقان میں تمثیل کرچکا تھا - ایک امن سازانہ انداز میں پنسل کو جنبش ہوئی اور روم' پیرس' اور برلن سے پوچھا گیا: " کیا تم اسکے لیے راضی ہو کہ دار السلام لندن میں تمہارے سفراء جمع ہوں' اور موجودہ مشکلات کے حل کی تدبیر سوچیں؟ " مگر یہ دور اسلام کے آخری نقش یا (ترکی) کی قسمت کا فیصلہ نہ تھا بلکہ آسٹریا کی پالیسی تھی - فرانس نے اپنے حلیف کی خاطر اور اطالیا نے جنگ سے جان بچانے کے لیے ڈاوننگ اسٹریٹ کے طواف کی ذلت گوارا کرلی' مگر موجودہ یورپ کے عفریت اجلال و عظمت یعنی جرمنی نے یہ کہکر ٹالدیا کہ اسے اصولاً تو اتفاق ہے' مگر یہ تدبیر کارگر نہ ہوگی - کیونکہ آسٹریا اپنی پالیسی کو کسی ثالث کے ہاتھہ میں دینے کے لیے تیار نہیں -

یوں بالاخوانی و خود فروشی کی اور بات ہے - ورنہ سچ یہ ہے کہ دیگر دول یورپ بھی امن یورپ کے انگلستان سے کم خواستگار نہیں ہیں - ۲۵ جولائی ہی کو فرانس اور روس کے سفراء نے وائنا میں ملاقات کی اور آسٹریا کو اپنے ارادہ (اعلان جنگ) سے باز رکھنا چاہا - جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو روس نے آسٹریا سے براہ راست گفتگو شروع کی اور بعض تجاویز بھی پیش کیں' اسکے علاوہ خود زار اور قیصر میں بھی مبادلہ آراء ہوا -

مگر ان تمام مساعی میں سے ایک بھی کارگر نہ ہوئی' کیونکہ روس کا منشاء یہ تھا کہ آسٹریا سرویا کو اسکے اس سنگین جرم کی سزا نہ دیسکے' اور جرمنی کا مقصد یہ تھا کہ جنگ کا دائرہ محدود رہے -

(اتحاد و مفاهمت کا اعلان جنگ)

غرض روس نے مداخلت پر اصرار کیا اور آسٹریا پر حملہ کردیا' اسلیے جرمنی نے بھی اسکے حلیف فرانس کے مقابلہ میں اعلان جنگ کردیا -

اب جنگ پورے اپنے پورے معنی میں شروع ہوگئی ہے سرویا' آسٹریا' روس اور فرانس پوری طرح میدان جنگ میں آگئے ہیں - بلغراد جلکے خاک سیاہ ہوچکا ہے -

جرمن فوج نے ۲ - اگست کو سیری پر حملہ کیا اور ایک لاکھہ کی تعداد میں لکزمبرگ [یہ ایک نا طرفدار مقام ہے] کی راہ سے فرانسیسی سرحد کے برابر کوچ کردیا - لانگوے کے قریب فرانسیسی قلمرو میں جو جنگ ہوئی' اسمیں جرمن افسر کام آے ہیں - روسی فوج کے حملہ میں کاسک بھی ہیں' ایک جرمن مقام بیالانی کو تاراج کردیا ہے - آج ۵ اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی جزائر هالیند پر قابض ہوگئی ہے اور لیبوا نامی مقام پر گولہ باری کر رہی ہے - فرانس میں عام تیاری کا سلسلہ نہایت سرعت سے جاری ہے -

اطالیا نے ابتدا میں اپنے حلفاء کی اعانت کا اعلان کیا تھا مگر جنگ میں شرکت کے باب میں اسکے وزیر خارجیہ اور وزیر اعظم میں سخت اختلاف و مناقشہ ہوا' بالاخر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اسوقت تک نا طرفدار ہے -

۳ - اگست کو سر ایڈورڈ گرے نے دار العوام میں ایک مفصل و اہم تقریر کی - تقریر کے وقت خوف و فکر سے انکے چہرہ کا یہ عالم تھا کہ وہ معمول سے زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے تھے - اس تقریر میں انہوں نے موجودہ اور گذشتہ حالات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد یہ اعلان کیا کہ ہم نے فرانس سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر بحر شمالی (نارتھہ سی) میں جرمنی نے قدم رکھا' تو ہم اسکی ہر ممکن مدد کرینگے - ساتھہ اس مضمون کا اعلان جرمنی کو بھی دیدیا گیا ہے - تمام انگریزی مستعمرات نے انگلستان کو اطلاع دی ہے کہ وہ ہر قسم کی اعانت کے لیے تیار ہیں - آسٹریلیا نے تو اپنا پورا بیڑہ امیر البحر کے ہاتھ دیدیا ہے -

آج کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے گورنر کی تحریر سنائی کہ انگلستان نے پوری طرح اعلان جنگ کردیا ہے -

انگلستان نے جو ساحل باسفورس پر اپنے اثر کی کمی اور جرمنی رسوخ کی روز افزوں ترقی دیکھ دیکھکے خار کھا رہا تھا' اور ترکوں کو زک دینے کیلیے چالاک بلی کی طرح اشتغال و مصروفیت کا منتظر تھا' اس تجویز کی نہایت شد و مد سے تائید کی' اور بالاخر فرانس بھی راضی کرلیا گیا -

اتحاد ثلاثه (ترپل الائنس) میں سے اطالیا کو تو یہ سمجھا کر راضی کرلیا گیا کہ اگر دولت عثمانیہ جنگ بلقان میں پھنسگئی تو پھر طرابلس میں تمہارے لیے میدان صاف ہوگا - آسٹریا کو مخالفت کی گنجایش نہ تھی کیونکہ جب اس نے هرزی گوینا اور بوسینیا کا الحاق کیا ہے' تو باوجودیکہ اسمیں بڑی آبادی سلافی عنصر کی تھی مگر پھر بھی روس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - بظاہر جرمنی کے رام ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - خصوصاً ایسی حالت میں کہ نوجوان ترکوں سے اور اسکے تعلقات نہایت درجہ بڑھے ہوے تھے' مگر اغلباً اطالیا کے پاس حلف نے اسے مجبور کر دیا ہوگا -

اگر اتحاد ثلاثه کو ان غیر متوقع نتایج کا وہم بھی ہوتا تو وہ یقیناً اس جنگ کو منظور نہ کرتا' مگر بہر حال اعلان جنگ ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو ہونا تھا -

(موجودہ جنگ کی ابتدا)

یہ خلاف امید فیروز مندیاں موجودہ جنگ کی تمہید تھیں کیونکہ ایک طرف آسٹریا کی جرمن نسل کو (جو تعداد میں زائد سے زائد ۸ - ملین ہے) اپنے سامنے حریف قاهرکا اور اپنے سے تعداد میں سہ چند زیادہ سلافی نسل کا ایک امنڈتا ہوا عظیم الشان سیلاب نظر آیا - دوسری طرف اهل سرویا "ساحل ایڈریاٹک سے لب بحر روم تک پھیلی ہوی سرویۂ عظمی" کا خواب پریشان دیکھنے لگے !

آسٹریا نے اتحاد ثلاثه کی پالیسی کی غلطی اور اس کے آنے والے خطرہ کو اسی وقت محسوس کرلیا اور چاہا کہ بڑھتے ہوے سیلاب کے لیے ایک بند باندھے - چنانچہ سرویا کے ان خوش آیند اور شاندار امیدوں کی پامالی کے لیے البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا -

اس کار روائی میں مقتول ولی عہد سرویا نے غیر معمولی حصہ لیا تھا - اس سے اور زیادہ سرویوں میں آسٹریوں کی طرف سے بغض و عداوت کی آگ بھڑک اٹھی - بالاخر اسے قتل کرکے چھوڑا -

(اتحاد و مفاهمت)

یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو چھوڑ کے کل ۶ - بڑی سلطنتیں ہیں - انمیں سے جرمنی' آسٹریا هنگری' اور اطالیا کا باهمی اتفاق اتحاد ثلاثه (ترپل الائنس) کہلاتا ہے - روس اور فرانس کے باهمی اتحاد کو اثنین (ڈیوال الائنس) کہتے ہیں - اور روس' فرانس' اور انگلستان' تینوں کے باهمی اتحاد کا نام مفاهمت ثلاثه (ترپل اینٹ تنے) ہے -

اتحاد ثلاثه کے معاهدہ کی رو سے اگر کسی ایک رکن پر حملہ کیا جاے تو بقیہ ارکان کا فرض ہوگا کہ وہ اسکی مدد کریں - اتحاد اثنین کے عہد نامہ کی بموجب جب دونوں میں سے کسی ایک سے جنگ ہو تو دوسرے کو بھی حصہ لینا پڑیگا - لیکن مفاهمت ثلاثه کی رو سے ضروری نہیں کہ اگر ایک رکن عہد جنگ میں پڑجاے تو دوسرے ارکان بھی جنگ میں ضرور ہی حصہ لیں -

مفاهمت ثلاثه اور اتحاد ثلاثه کے بحری اور بری قوی کا موازنہ ذیل کی جدول سے ہوسکتا ہے :

(قواے بحریہ)

نام جہاز	مفاهمت	اتحاد ثلاثه
ڈریڈ ناٹ	۳۵	۲۲
چھوٹے ڈریڈ ناٹ	۹۷	۵۷
کروزر	۸۴	[illegible]
هلکے کروزر	۹۲	[illegible]
تباہ کن کشتیاں	۴۲۷	۲۹۷

چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں مفاهمت کے پاس اتحاد ثلاثه سے بہت زیادہ ہیں -

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر برطانیہ کو علحدہ کرلیا جاے تو مفاهمت کی قوت نصف سے بھی کم رهجاتی ہے -

(قواے بریہ)

جرمنی

فوج میدان (فیلڈ آرمی)	[illegible]
مستحفظ	[illegible]
لینڈ ور هیر	[illegible]
لینڈ سٹرم	[illegible]
	[illegible]

آسٹریا

فوج میدان	۱۳۶۰۰۰۰
مستحفظ (غیر تربیت یافتہ)	۱۹۸۰۰۰۰
هوایند	۲۲۰۰۰۰
لینڈور هیر	۲۴۰۰۰۰
	۳۵۰۰۰۰۰

اطالیا

فوج میدان	۲۵۰۰۰۰
غیر محدود رخصت پر	۴۵۰۰۰۰
ملیشیا	۳۲۰۰۰۰
رٹر ٹیوریال ملیشیا	۲۲۰۰۰۰۰
	۳۲۲۰۰۰۰

ان میں سے صرف ۱۰۲۰۰۰۰ کم و بیش تربیت یافتہ ہیں -

روس

فوج میدان	۲۹۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۰۶۴۰۰۰
سرحدی بٹالین	۴۱۰۰۰
کاسک	۱۵۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۱۲۴۵۰۰۰
	۵۴۰۰۰۰۰

لیکن روس اپنی فوج کا بیشتر حصہ سلطنت کے کسی ایک حصہ میں بمشکل جمع کرسکتا ہے -

فرانس

فوج میدان	۱۴۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۱۰۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۲۰۰۰۰۰۰
	۴۵۰۰۰۰۰

انگلستان

فوج مہم (ایکسپڈ یشنری جیوریں) تقریباً	۱۷۰۰۰۰۰

* * *

یہ بری قوی کا ایک سرسری و تخمینی نقشہ ہے - ان دونوں نقشوں سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ بحری قوت میں مفاهمت زیادہ ہے اور بری قوی میں اتحاد کا پلہ بھاری ہے - مجموعی حیثیت سے دونوں میں ایک بھی اسقدر قوی تر نہیں کہ بغیر ضرورت شدید بلکہ انتہائی مجبوری کے دوسرے پر حملہ آور ہو' کیونکہ یہ حملہ ایک مایوسانہ جانبازی ہوگی -

جب حالت یہ ہے تو پھر آسٹریا اور جرمنی تو جنگ پر اصرار کیوں ہے' اور وہ ایک غیر متیقن اور مشتبہ کھیل میں کیوں اپنے تئیں ڈال رهی ہے ؟

الهلال

۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

تذکار نزول قران

شهر رمضان الذي انزل فیه القران

اسوة النبي صلی الله علیه و سلم

دنیا ایک تماشا گاه حوادث هے جسکے مناظر دمبدم متغیر هوتے رهتے هیں - اسکا نقاب جسم و صورت ایک جلوۂ نیرنگي و بوقلموني هے' جو حوادث و انقلابات عالم کے هاتهوں همیشه بدلتا رهتا هے - یه تغیر عام هے' اور تجدد و تبدل کے قانون سے کائنات کي کوئي شے خالی نہیں - جسطرح انسان کي عظیم الشان آبادیوں اور بحر و بر کے بڑے بڑے رقبوں میں انقلابات و تبدلات هوتے رهتے هیں' اسي طرح ان غیر مرئي ذروں میں بهی ایک مستمر تغیر اور مستغیر تجدد بپا هے' جس سے جسم کائنات کے اجزاء طبیعیه ترکیب پاتے هیں' اور جو اسقدر چهوٹے هیں که انهیں انسان کي چشم غیر مسلم (۱) نہیں دیکهه سکتي !

ان انقلابات کا ایک بڑا نمونه مظاهر فطرة کا نمود اور کائنات هستي کے تغیرات طبیعیه هیں جو آغاز تکوین سے جاري هیں اور جنهوں نے نہیں معلوم کتني مرتبه کرۂ ارضي کا نقشه بدلدیا هے ؟ مثلاً وه حوادث طبیعیه جنکي وجه سے دریا خشک هوگئے' زمین کے بڑے بڑے رقبے سمندر میں ملکر فنا هوگئے' دریاؤں نے اپنا رخ بدلدیا' اور اپني رواني کي جگه خشکي کے بڑے بڑے ٹکڑے چهوڑدیے - بحر اٹلانٹیک میں کبهي بے شمار جزیرے تهے - آج سب سے بڑي دریائي موجیں اسي میں اٹهتي هیں - بحر عرب اور قلزم کے درمیان بہت بڑا حصۂ ارضي حائل تها مگر چند قرون حوادث بحریه کے بعد اتنا کم رهگیا که باساني ملادیا گیا - یا مثلاً وه انقلابات جو آتش فشاں پہاڑوں کے پهٹنے سے آے اور دور دور تک انهوں نے زمین کي سطح بدلدي - یا وه هولناک زلزلے جنهوں نے ایک پوري اقلیم کو تهه و بالا کردیا' اور خشکي کے نشیب میں دریائي سطح کے دریا اُمڈ آے - اسي طرح وه انقلابات ارضیه جو علم طبقات الارض کے مؤثرات طبعیه سے همیشه آتے رهتے هیں' اور جنکي وجه سے دریاؤں کے رخ بدلتے' خشکیوں کے قطعات غرق هوتے' اور آبادي کي جگه ویراني اور زندگي کي جگه موت طاري هوجاتي هے !

(انقلاب اقوام و امم)

اسي طرح تماشا گاه هستي کا ایک بہت بڑا منظر وه تغیرات بهی هیں جنکے طوفان قوموں اور ملکوں کے اندر اٹهتے هیں اور بڑي بڑي آبادیوں کو تهه و بالا کردیتے هیں - حتی که آبادیوں کي جگه ویرانیوں سے مبدل هوجاتي هے' صحراؤنکي جگه شهر بس جاتے هیں' زندگي کي رونق پر موت کا سناٹا چها جاتا هے' اور انساني عیش و نشاط کے بڑے بڑے محل مدفن قبور و مقبرۂ اموات و خرابۂ سلب و نهب هوکر نابود و مفقود هوجاتے هیں :

وكم اهلكنا من قريـة	اور کتني هي آبادیاں هیں جنهیں هم
بطرت معيشتها فتلك	نے هلاک کردیا حالانکه اسباب حیات
مساكنهم لم تسكن من	و معیشت سے وه مالا مال تهیں - یه
بعدهم الا قليلا وكنا نحن	بربادي کے خرابے اور تباهي کے
الوارثين (۲۸ : ۵۸)	کهنڈر انهي لوگوں کے گهر هیں جو پهر

آباد نہوسکے اور آخر کار انکے مال و متاع کے هم هي وارث هوے !

سکندر اعظم نے ایران کو جلاکر تباه کر دیا' ایرانیوں نے بابل کي اینٹیں بجا دیں' بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے بني اسرائیل کو کئی قرنوں تک مقید رکها' رومیوں نے ایشیا اور افریقه کی آبادیاں بارها غارت کیں' اور ونڈلس نے شمالي افریقه کے ریگ زاروں کے اندر عالیشان شهر آباد کیے - تاتاریوں کے اولین ظهور نے رومة الکبری کي تاریخ ختم کردي تهی' اور جرمني کے وحشیوں نے تمدن قدیم کا نقشه بدلدیا تها : وتلك الايام نداولها بين الناس -

(انقلاب جسماني و روحاني)

لیکن یه تمام انقلابات عالم جسم و ظاهر کے تغیرات هیں جو صرف دریاؤں اور خشکیوں کو' آبادیوں اور صحراؤں کو' پہاڑوں اور جنگلوں کو' انسانوں کے بساے هوے شهروں اور انکے مکانوں کي اینٹوں اور پتهروں کو بدلدیتے هیں' اور انکے اندر سلطان تغیر و تغلب کي قوت اس سے زیاده طاقتور نہیں هوتي -

لیکن ان انقلابات سے بهی بالا تر ایک عالم تغیر و تبدل هے' جسکے انقلابات کي حکومت صرف مادے کي نمود اور جسم کي صورت هي تک محدود نہیں هے' بلکه اس سے بهي آگے تک نکل گئي هے - پہلے قسم کے انقلابات مٹی کے ذروں' اینٹ پتهر کے مکانوں' اور انسان کے جسموں اور صورتوں کو بدلدیتے هیں' پر یه انقلابات روحوں اور دلوں کی کائنات کو منقلب کر ڈالتے هیں - اس عالم کے بحر ذخار کے طوفان دنیا کے طوفانوں کي طرح نہیں هیں جو سمندروں میں اٹهتے هیں اور کناروں سے ٹکرا کے رهجاتے هیں' بلکه اسکي موجوں کا منبع آسمان کے اوپر هے' جہاں سے وه جوش کهاتي هوئي ابلتي هیں' اور کرۂ ارضی کي سطح پر گرتي هیں !

اسکے اندر جب زلزلے اٹهتے هیں تو صرف زمین کے محدود رقبوں هي کو جنبش نہیں دیتے' بلکه اکثر ایسا هوتا هے که پورے کرۂ ارضي کو هلا دیتے هیں - کیونکه انکي پیدا کي هوئي جنبش نظام اعتقاد و عمل کے اندر حرکت پیدا کردیتي هے - اسکے آتش فشاں پہاڑوں کي آتش افشاني صرف پتهروں کے اڑانے هي میں صرف نہیں هوجاتي' بلکه جب اسکے پہاڑ پهٹتے هیں تو انساني اعتقادات و اعمال کي بڑي بڑي اقلیموں کو اڑا کر نابود کردیتے هیں - پہلے قسم کے انقلابات شهروں کو ویران کرتے هیں' پر یه انقلاب وه هیں جو دلوں کي اجڑي هوئي بستیوں کو آباد کردیتے هیں - انکي فتح و تسخیر جسم و زمین کي هوتي هے' مگر انکا احاطه قلب و معني کا هوتا هے - وه زمین کي تبدیلیاں هیں جو زمین والے انجام دیتے هیں' مگر یه آسماني تبدیلي هے جسے ارواح سماویه کا نزول و ورود پورا کرتا هے - وه ویراني اور موت لاتے هیں مگر یه آبادي اور زندگي کي بشارت دیتے هیں - وه جسموں کو بدلتے هیں جو فاني هیں - مگر یه روحوں کو بدلدیتے هیں جو دائمي زندگي پاتي هیں - انکا شهریار زمین کے ٹکڑوں اور انسان کے جسموں کو مسخر کرتا هے تا اپني پادشاهت کا تخت بچهاے' پر اس اقلیم کا فاتح جب اٹهتا هے تو زمین کي جگه آسمان کي بادشاهت کو اور انسان کے جسموں کي جگه انکي روحوں کو فتح کرتا هے تا خدا کے تخت جلال و کبریائي کا اعلان کردے !

---

(۱) چشم غیر مسلم یعنے بغیر کسي آله کے دیکهنے والي آنکهه -

مسئلۂ اسلامیه کانپور

تشریح مزید

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ نے ۱۴ - اکتوبر کو مسئلۂ مسجد کا فیصله کرتے هوے مندرجۂ ذیل الفاظ میں دالان کی مستقبل حالت قرار دی تهی :

" ۸ فیٹ بلند ایک سہت بنائی جاے جس پر دالان اسی طرح بنا دیا جاے جس طرح پہلے تها ' اور نیچے کی زمین گذرگاه کیلیے چهوڑ دی جاے ' بعد اسکے یه مسجد کے دالان کی هیئت میں کوئی دست اندازی کی جاسے -

اس زمین کو استعمال کرنے کی عام پبلک بهی مستحق هوگی، اور وه لوگ بهی جو نماز پڑهنے کیلیے آئینگے "

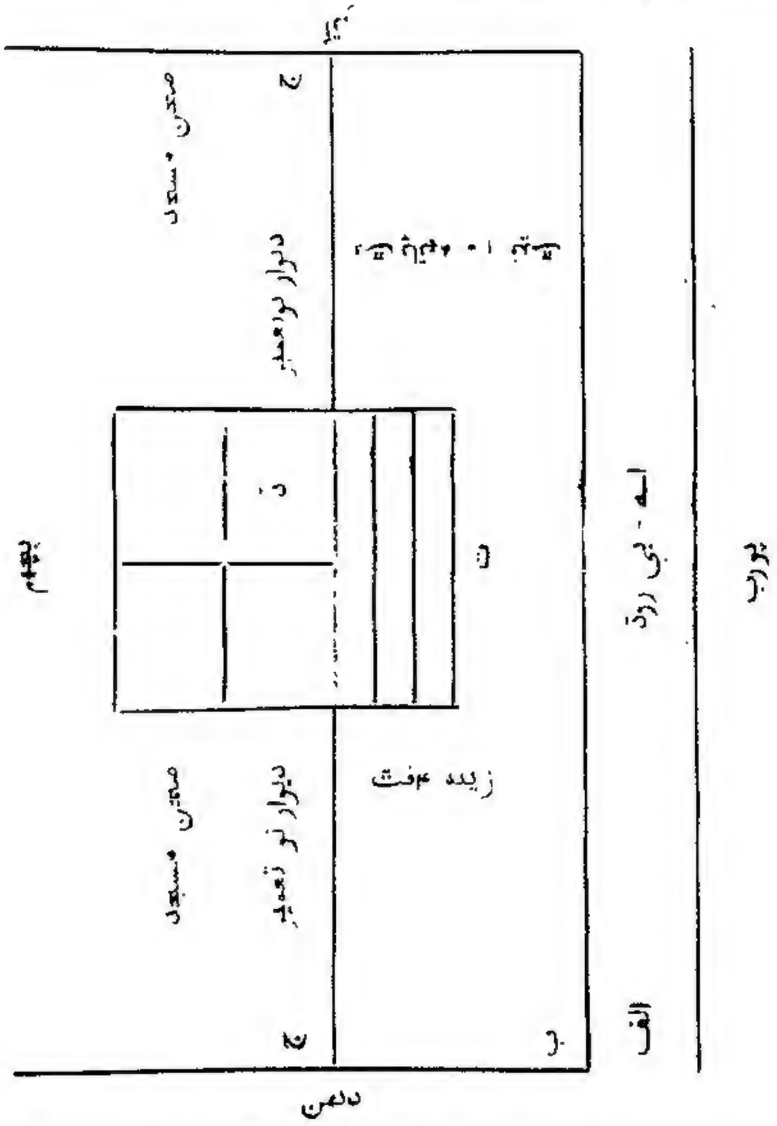

اس فیصله کے خط کشیده الفاظ قابل غور هیں - اس سے صاف طور پر واضح هوتا هے که یه تعمیر اس طرح عمل میں آئیگی که سڑک کا حصه مسجد میں جانے والوں اور عام راهگیروں دونوں میں مشترک رهیگا -

هز ایکسلنسی کے یه الفاظ اُس تجویز کا نتیجه تهے جو مولانا عبد الباری نے بذریعه راجه صاحب محمود آباد پیش کی تهی یعنی متنازع فیه حصے میں مسجد کا زینه تعمیر کیا جاے اور بقیه ٹکڑه راسته کا عام راهگیروں اور اس زینه کے ذریعه مسجد میں جانے والوں کیلیے مشترک راسته هو - اکثر مکانوں میں یه صورت موجود هے - اگر هز ایکسلنسی کا یه مقصود نه هوتا تو وه صراحت کے ساتهه سڑک کی مشترک حیثیت پر کیوں زور دیتے اور یه کیوں کہتے که " وه نمازیوں اور عام راهروؤں میں مشترک رهیگا " ؟

اگر اس جانب زینه نہیں هے تو نمازیوں سے اُسے کیا تعلق ؟ نمازی اُسی راسته سے فائده اٹها سکتے هیں جو مسجد میں جانے کا ذریعه هو -

هم ایک نقشه درج کرکے اس صورت کو اچهی طرح واضح کردینا چاهتے هیں -

مسجد کی موجوده صورت یه هے که اسکا اصلی دروازه شمالی رخ هے' اور شرقی جانب مجوزه نئی روڈ کیلیے عمارتیں گرائی گئی هیں - اسی سلسلے میں مسجد کی زمین بهی لی گئی اور دیوار گرادی گئی -

تجویز یه کی گئی که ایک نیا دروازه جانب شرق زمین متنازع فیه پر نکالا جاے تاکه نئی شاهراه کی جانب سے نمازی آ سکیں - اس دروازے کی جگه نقشے میں حرف (د) سے پہچانی جاسکتی هے - دروازے کے سامنے زینه بنایا جاے جو متنازع فیه ۸ - فیٹ زمین میں سے ۴ - فیٹ پر تعمیر هو - اسکی جگه نقشے میں حرف (ت) هے -

یہی نقشه هے جسے اس مسئله کے ارباب حل و عقد نے " مخلص " کے لفظ سے تعمیر کیا تها ؛ اقلاً اس سے اتنا هوگیا تها که مسجد کی زمین اسکے زینے اور دروازے کے کام آگئی تهی' لیکن موجوده متولیوں سے جو نقشه پیش کرایا گیا هے اسمیں دروازه اور زینه بالکل نہیں هے -

پهر کیا مسلمان ۳ - اگست کو بهولکر اس آخری حق سے بهی دست بردار هوجائینگے ؟ اسکا جواب مستقبل دیگا -

* * *

مسئلۂ قیام الهلال

(۱) گذشته اشاعت میں هم نے لکها تها که جن حضرات کا سال خریداری جون اور جولائی سے شروع هوا هے اور انسے حسب معمول ۸ - روپیه کے حساب سے قیمت وصول کی گئی هے' وه ۱۲ روپیه قیمت قرار دیکر بقیه روپیه بهیجدیں -

چنانچه اس هفته متعدد بزرگوں نے اسپر توجه کی - هم انکی محبت فرمائی کے شکر گذار هیں اور امید کرتے هیں که تمام احباب کرام اسی طرح بقیه روپیه روانه فرما دینگے - ان میں سے اکثر بزرگ اضافه قیمت کیلیے دو سال سے مصر تهے ' اور بعض حضرات نے تو یہاں تک لکهدیا تها که ۲۵ - روپیه تک بهی اگر اضافه کردیا جائے تو بهی انهیں کوئی اعتراض نهوگا - پس هماری یه امید کیا بیجا هے اگر هم ۱۲ روپیه قیمت قرار دیکر منتظر هیں که وه بقیه روپیه روانه کردیں ؟

(۲) قیمت میں اضافه اسلیے کرنا پڑا که موجوده مصارف کیلیے ۸ - روپیه سالانه قیمت بہت کم تهی - پس اگر اضافۂ قیمت کے بعد ضخامت وغیره مدں بهی اضافه کیا جاے تو پهر وهی سوال کثرت مصارف اور قلت قیمت کا پیش آجائیگا ' اور نیا اضافه اداره کیلیے کچهه مفید نهوگا -

تاهم هم نے قیمت کے اضافه کے ساتهه هی اسکا بهی فیصله کرلیا که اخبار کے مضامین و تصاویر میں بهی کچهه نه کچهه اضافه ضرور کیا جاے -

یه اضافه مختلف صورتوں میں هوگا - باب التفسیر مستقل طور پر بڑها دیا جائیگا ' ممالک اسلامیه کے حالات و حوادث اور ترقی و تنزل کے متعلق زیاده کاوش کی جائیگی - تصویروں میں بهی ندرت موضوع اور کثرت تعداد و حسن طباعة کے لحاظ سے محسوس اضافه و تغیر هوگا -

لیکن یه تغیرات انشاء الله رمضان المبارک کے بعد سے شروع هونگے - کیونکه انکے لیے مزید صرف وقت و توجه کی ضرورت هے اور رمضان المبارک کی وجه سے زیاده وقت نہیں نکالا جاسکتا -

(۳) آینده پرچه ماه رمضان المبارک کے تذکار کی مخصوص اشاعت هوگی اور اکثر مضامین اسی موضوع پر هونگے -

(۴) جنگ یورپ کے متعلق مضامین و تصاویر کا بہت بڑا ذخیره فراهم کیا جارها هے - جو بہت جلد شائع هونا شروع هو جایگا -

و معتدل نہیں رہی - آسمانوں کے وہ دروازے جو صدیوں سے زمین پر بند کردیے تھے' یکایک کھل گئے - خزائن فیضان و برکات سماویہ جنکی بخشش کا سلسلہ رک گیا تھا ' پھر مساکین ہدایت و سائلین رحمت کے منتظر ہوگئے - خداوند سینا اپنے دس ہزار قدوسیوں کو ساتھہ لیکر فاران پر نمودار ہوا تا آتشیں شریعت کو ہویدا کرے ' اور کوہ سعیر کی روح القدس فارقلیط اعظم کی ہیکل میں متشکل ہوئی تا اسکو بھیجدے جو ناصرہ کے نبی کے آنے بغیر نہیں بھیجا جاسکتا تھا :

انا انزلناہ فی لیلة القدر و ما ادراک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیر من الف شہر - تنزل الملائکة و الروح فیہا باذن ربہم من کل امر' سلام ھی حتی مطلع الفجر

ہم نے قرآن کو لیلة القدر میں آتارا اور تم سمجھے کہ لیلة القدر کیا شے ہے؟ لیلة القدر ایک عہد رحمت و نزول برکت ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے - ملائکہ سماوی و روح الہی کا اسمیں ہر طرف سے نزول ہوتا ہے - سلام اسپر ' یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاے -

وہ آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹنا نہ تھا جنکی چوٹیوں سے آگ ابلتی اور ہلاکت و موت بنکر اجسام حیوانیہ پر برستی ہے' بلکہ وہ فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہونے والا ابر رحمت تھا جو انسانیة کی سوکھی کھیتیوں کو سرسبز کرے اور کائنات ارضی کی تشنگی سعادت کو سیراب کرنے کیلیے امنڈا تھا ' تا کہ جس طرح یروشلیم کے مرغزاروں کو ہدایت کی بہشت بنایا گیا تھا ' اسی طرح عرب کی ریتلی اور بنجر زمین کو بھی شگفتہ و شاداب کر دے :

فانظر الی آثار رحمت اللہ! کیف یحیی الارض بعد موتہا ؟ ان ذالک لمحیی الموتی' و ھو علی کل شی قدیر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الہی کی نشانیوں کو دیکھو کہ کس طرح وہ موت کے بعد زمین کو حیات بخشتا ہے - بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے !

(نزول قرآنی)

یہ قرآن حکیم اور فرقان مبین کا نزول تھا جس نے قلب محمد ابن عبد اللہ علیہ الصلوٰة والسلام کو اپنا مہبط و مورد بنایا - جبکہ وہ غار حراء کے اندر بھوکا پیاسا ' تمام مادیات عالم سے کنارہ کش ہوکر ' اپنے پروردگار کے حضور میں سر بسجود تھا :

انہ لتنزیل رب العالمین' نزل بہ الروح الامین' علی قلبک لتکون من المنذرین' بلسان عربی مبین' و انہ لفی زبر الاولین! (۲۶ : ۱۹۱)

بیشک وہ پروردگار عالم کا آتارا ہوا کلام ہے - روح الامین نے تیرے قلب پر نازل کیا تا کہ تو ضلالت و فساد کے نتائج سے دنیا کو ڈرانے والوں میں سے ہو اور سعادت و فلاح کی طرف دعوت دے - یہ کلام نہایت کھلی ہوئی اور واضح زبان عربی میں نازل ہوا ' اور پچھلی کتابوں میں اسکی خبر دی جا چکی تھی "

وہ ہدایت آسمانی کی طلب میں زمین کی پیداوار سے نادار نقش مردو بھوکا پیاسا تھا - پس خداوند نے اسکی بھوک کو دنیا کی سیرابی کیلیے قبول کرلیا (و ھو یطعمنی و یسقینی) - وہ انسانیة کی غفلت و سرشاری کے دور کرنے کیلیے راتوں کو اٹھہ اٹھہ کر جاگتا تھا ' پس اللہ نے اسکی بے خواب آنکھوں کو اپنے نظارۂ جمال سے ٹھنڈک بخشی (قرة عینی فی الصلوة) اور تمام عالم کیلیے اسے بصیرت عطا کی (قد جاءکم بصائر من ربکم) - وہ انسانوں کو سرکشی اور تمرد کے عصیان سے نکالنے کیلیے شہنشاہ ارض و سما کے آگے سر بسجود تھا ' پس رب الافواج نے اسکے سر کو الفت و یگانگت کے ہاتھوں سے اٹھایا ' اور زمینوں اور آسمانوں میں سربلندی دی ' تا اسکی روح اسکے کلام کی حامل ہو' اور اسکے منہہ سے خدا کی آواز نکلے : و ما ینطق عن الھوی' ان ھو الا وحی یوحی (۵۳ : ۴)

سعادت بشری کا یہ پاک پیغام جسکی تبلیغ نبی امی کے سپرد ہوئی ' وحی الہی کا یہ فتح باب جو غار حراء کے عزلت گزیں پر ہوا ' خدا کا یہ مقدس کلام جو بلسان عربی مبین اسکے منہہ میں ڈالا گیا ' سب سے پہلے جس رات میں اسکا ظہور ہوا وہ لیلة " القدر " تھی ' اور لیلة القدر جس مہینے میں آئی وہ رمضان المبارک تھا :

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدی و الفرقان (بقر)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو انسانوں کیلیے سرتا پا ہدایت ہے اور جسکی تعلیم ہدایت و تمیز از حق و باطل کی نشانی ہے ۔

(انقلاب اعظم)

قرآن حکیم' فرقان مجید ' نور و کتاب مبین' بصائر للناس ھدی و موعظة للمتقین ' شفاء لما فی الصدور کے نازل ہوتے ہی تاریخ عالم کا صفحہ الٹ دیا ' اور منشور انسانیة کی از سر نو تعمیر شروع کی - وہ تمام تاریکیاں جنہوں نے نور سعادت سے دنیا کو محروم کردیا تھا اور عالم ارضی یکسر شب تاریک ہو رہا تھا ' اس آفتاب ہدایت کے طلوع ہوتے ہی نابود ہوگئیں اور ظلمت و تاریکی کی جگہ نور اور روشنی کا عہد رحمت شروع ہوا - اس نے کفر و وثنیت کے طوق سے انسانوں کو نجات دلائی ' انسانی غلامی و استبداد کی زنجیروں سے انہیں رہا کیا - نیکیوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جس نے صدیوں کی پھیلی ہوئی بدیوں اور جمی ہوئی گمراہیوں کو شکست دی - اور خدا کی بندگی اور پرستش کی ایک ایسی بادشاہت قائم کر دی جسکے آگے دنیا کی تمام ما سوا اللہ طاقتیں سر نگوں ہوگئیں -

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین - یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام و یخرجہم من الظلمات الی النور باذنہ و یہدیہم الی صراط مستقیم (۵ : ۱۸)

بیشک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور واضح و روشن کتاب آئی - اللہ اسکے ذریعہ ان لوگوں پر سلامتی کی راہیں کھولدیتا ہے جو اسکی رضا کی متابعت کرتے ہیں - وہ انہیں تاریکیوں سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف انکی ہدایت کرتا ہے !

(ماہ مقدس)

پس رمضان المبارک کا مہینہ کی تعمیمت اس سعادت انسانیہ اور ہدایت امم کے ظہور کی یادگار ہے جس کا دروازہ قرآن حکیم کے نزول سے دنیا پر کھلا ' اور خدا اور اسکے بندوں میں ہجر و حرماں کی جگہ وصل و محبت کا اقرار و پیمان مستحکم ہوے - یہی مہینہ ہے جو اس آسمان کی سب سے بڑی برکت کے نزول کا ذریعہ بنا ' اور یہی مہینہ ہے جو اپنے ساتھہ زمین کی سب سے بڑی سعادت لایا - اسی موسم میں خدا کی رحمتوں کی پہلے پہل بارش ہوئی اور اسی عہد میں دنیا کی وہ سب سے بڑی خشک سالی ختم ہوئی جو صدیوں سے کائنات روح و قلب پر چھائی ہوئی تھی - ہدایتوں کے فرشتے اسی میں اترے ' سعادت کے قدوسی اسی میں زمین پر پھیلنے - خدا نے سب سے پہلے اسی مہینے میں بندوں کو پیار کیا اور بندوں نے بھی سب سے پہلے اسی ماہ میں اسکی محبت کا جام پیا - یہ پاکی اور بزرگی کا وقت تھا کہ پاک تعلیمات کا منبع بنا ' اور عظمت و شرف کا عہد مقدس تھا کہ خدا کا کلام اسکے بندوں پر نازل ہوا -

فی الحقیقت یہی تغیرات دنیا کے اصلی انقلابات هیں جن سے کائنات انسانیه کا نقشۂ حیات و ممات مٹتا اور بدلتا رهتا هے ' اور جنکی بدولت دنیا کی سعادت و هدایت کا قیام اور عالم انسانیه کی ابدیت روحانی و امنیت قلبی کو بقا هے - ان روحانی انقلابات کے آگے مادی انقلابات بالکل هیچ هیں اور انکے سلطان تجدد و تبدل کی دائمی و عالمگیر طاقت کے آگے زمینوں اور مکانوں کے انقلابات کچھه حقیقت نہیں رکھتے - انکی هستی اس سے زیادہ نہیں هے که زمین کے چند رقبوں کو بدلدیں یا چند لاکھه انسانوں کو نابود کردیں لیکن یه انقلابات کروڑوں انسانوں کے اُن اعتقادات و اعمال کو بدل دیتے هیں جو صدیوں سے انکے دلوں میں جاگزیں هوئے هیں ' اور اُن عالمگیر حکومتوں اور بادشاهتوں کو نابود کردیتے هیں جو تمام سطح ارضی پر چھائی هوئی هوتی هیں - دریاؤں کو خشک کردینا آسان هے اور زمین کو سمندر بنا دینا مشکل نہیں ' پر کروڑوں روحوں اور دلوں کو بدلدینا بہت مشکل هے جسکی قوت ماده کی طاقتوں کو نہیں دی گئی -

سکندر اعظم نے نصف دنیا فتح کرلی ' لیکن وه ایک دل کو بھی فتح نه کرسکا - رومیوں نے ایسے ایسے عظیم الشان شہر بسا دیے لیکن دلوں کی اجڑی هوئی بستی نه بسا سکے - بخت نصر اتنا طاقتور تھا که ایک پوری قوم کو اُسنے قید کرلیا اور ستر برس تک غلام بنائے رکھا ' لیکن باین همه وه ان میں سے ایک دل کو بھی اپنا غلام نه بناسکا - ایرانیوں نے بابل کے لاکھوں انسانوں کو قتل کردیا لیکن وه ایک روح کی گمراهی کو بھی قتل نه کرسکے - بلا شبه دنیا میں بڑے بڑے مادی انقلابات گذر چکے هیں ' جنھوں نے عجب نہیں که درمیان کی زمین کاٹ کے سمندروں کو باهم ملا دیا هو ' لیکن کسی کی طاقت یه نه هوسکی که ایک انسان کو بھی اسکے خدا سے ملا دے ' حالانکه وه اس سے دور نہیں : و نحن اقرب الیه منکم و لکن لا تبصرون (۵۶ : ۸۳)

پس مادی طاقتوں کی سلطنتیں کتنی هی مہیب اور هولناک هوں مگر وه عظمت و جلال نہیں پاسکتیں جو روحانی انقلابات کے ایک چھوٹے سے چھوٹے ظہور کو بھی حاصل هے - سکندر اعظم کو تم دنیا کا سب سے بڑا فاتح کہتے هو ' لیکن بتلاؤ ' اس نے اپنی تمام عمر میں بدیوں کے کتنے لشکروں کو شکست دی ' اور غلطیوں کے کتنے بت توڑے ؟

(بقاے ذکر و دوام تذکار)

اسی کا نتیجه هے که انقلابات و تغیرات کے " تنازع للبقا " میں اُن انقلابوں کے تذکرے کو وسعت ذکر اور زندگی دوام نہیں ملتی جو صرف کائنات کی صورت کو بدلنا چاهتے هیں ' پر وه جو اسکی روح و معنی کو بدلتے هیں ' ایک ایسی حیات قائم و دائم اور هستی عام و غیر محدود لیکر آتے هیں که نه تو وقت کا امتداد و بعد انکی یاد کو فنا کرسکتا هے اور نه حوادث و تغیرات کا هاتھه انکے ذکر کو مٹا سکتا هے - صدیوں پر صدیاں گذر جاتی هیں مگر انکا ذکر دنیا کو ایسا هی یاد هوتا هے جیسا که انکے ظہور کے پہلے دن تھا -

وه اپنی یاد اور تذکار کو ایندہ باقی رکھنے کیلیے جمعیۂ بشری کے سپرد کردیتے هیں جو نسلاً بعد نسل اس مقدس امانت کی حفاظت کرتی رهتی هے اور کروڑوں انسان اپنے تئیں اسکی یاد کا پیکر و تمثال بنا لیتے هیں - پس وه کونسی قوت هے که ایک نہیں بلکه کروڑوں هو ' اور جس امانت کے حامل و محافظ اوراق و ایام نہیں بلکه ارواح و قلوب هوں ' اسکو کون مٹا سکتا هے اور وه کب نابود هو سکتی هے ؟ انا نحن نحی الموتی و نکتب ما قدموا و آثارهم و کل شیأ احصیناه فی امام مبین (۳۶ : ۱۲)

سکندر کا نام تاریخ کے کہنه صفحوں کے باهر کتنوں کو یاد هے ؟ روما کے فاتح اعظم کو آج کون هے جو عمر بھر میں ایک مرتبه بھی یاد کرلیتا هو ؟ شہروں کے بسانے والے ' ملکوں کو فتح کرنے والے ' دریاؤں کو کاٹنے والے اور پہاڑوں میں سے راه نکالنے والے اپنے اپنے وقتوں میں بڑے هی طاقتور هونگے جبکه انہوں نے ایسے ایسے عظیم الشان انقلابی کام کیے تھے ' با این همه وقت کے گذرنے کے ساتھه هی انکا وجود اور انکے انقلابات کا ذکر بھی فنا هوگیا ' اور دنیا نے انھیں یاد رکھنے کی ذرا بھی پروا نه کی - حتی که وه آج مٹ جانے والی قبروں اور نابود هوجانے والے نشانوں کی طرح گمنام هیں اور کسی کو اتنا بھی یاد نہیں هے که وه کب تھے ؟ کہاں تھے ؟ اور انہوں نے دنیا میں کیا کیا انقلابات کیے ؟ کانه لم یکن شیئا مذکورا -

(سنه ۶۰۰ عیسوی)

ایسا هی ایک انقلاب روحانی تھا ' جواب سے ٹھیک ۱۳ - سو ۴۴ برس پہلے دنیا میں هوا ' جبکه دنیا تغیر کیلیے بیقرار اور تبدیلی کیلیے تشنه تھی - اور جبکه کوئی نه تھا جو اسکی پیاس کو بجھائے اور اُسکے لیے مضطرب هو - وه سمندرونکی طغیانی نه تھی جو زمین کی بستیوں پر چڑھه آتے هیں ' بلکه سر چشمۂ هدایت و فیضان الہی کا ایک سر جوش آسمانی تھا جو برسات کے پانی کی طرح زمین پر برسا تا اُسے سیراب کردے - وه زمین کی سطح کو هلانے والا بھونچال نه تھا جس سے ڈرکر انسان روتا هے اور پرند اپنے گھونسلوں سے نکلکر چیخنے لگتے هیں ' بلکه عالم روح و معنی کا ایک آسمانی زلزله تھا جسکی جنبش نے دلوں کو غفلت سے بیدار کیا اور بیقرار روحوں کو امن اور راحت بخشی ' تا وه سونے کی جگه بیدار هوں اور رونے کی جگه خوشیاں منائیں - وه انسانوں کی درندگی نه تھی جو اپنے ابناے جنس کو سانپوں کی طرح ڈستی اور بھیڑیوں کی طرح چیرتی پھاڑتی هے ' بلکه خدا کی محبت اور فرشتوں کی برکت کا ایک الہی ظہور تھا ' جو نسل آدم کے بکھرے هوے گھرانوں کو یکجا کرتا اور زمین کو اسکی چھنی هوے امنیت اور سعادت واپس دلاتا تھا -

لقد جاءکم رسول من انفسکم	تمهارے پاس تم هی میں سے
عزیز علیه ما عنتم حریص	ایک رسول الہی آیا جسپر تمهاری
علیکم بالمومنین رؤف رحیم	تکلیف بہت هی شاق گذرتی هے
(۹ : ۱۹۲)	اور تمهاری اصلاح کی اُسے بڑی

هی تمنا هے - مسلمانوں پر نهایت شفیق اور بیحد مهربان !

(لیلة القدر)

یه انقلاب جس نے دنیا کے لیالی و ایام هدایت کی تقویم بدلدی ' فی الحقیقت ایک مقدس رات تھی جو وادی بطحا کے کنارے جبل بوقبیس کی ایک تنگ و تاریک غار کے اندر نمودار هوئی - اور اس شبستان لاهوتی کے اندر مشرق ربوبیت اعلی سے آفتاب کلام الله طلوع هوا !

یا ایها الناس قد جاءکم	اے لوگو ! تمهارے پروردگار کی طرف
برهان من ربکم و انزلنا	سے تمهارے پاس " برهان مقدس "
الیکم نوراً مبینا (۴ : ۱۷۴)	بھیجی گئی - اور هم نے تمهاری

طرف ایک نهایت روشن اور کھلا نور نازل کیا !

دنیا پر چھه صدیاں ضلالت کے سناٹے اور کفر کی خاموشی کی گذر چکی تھیں لیکن اب وقت آگیا تھا که سینا کے بیابان کا خداوند اور کوه زیتون کی روح القدس پھر گویا هو ' اور ایام الله کا ایک نیا موسم بہار پر آے - پس ایسا هوا که فضاے وحی الہی کے افق مبین پر نور روشنی کی بدلیاں چھاگئیں ' فیضان الہیه کے بحور و انهار جوش میں آ گئے ' ملاے اعلی اور قدسیان عالم بالا میں هل چل مچ گئی ' مدبرات روحانیه اور ملائکۂ سماویه کو حکم هوا که زمین کی طرف متوجه هوجائیں کیونکه اب وه آسمانوں میں مقہور

مقالات

الحسبة في الاسلام

(يعني احتساب اور اسلام)

(٢)

(عموم احتساب)

بعض مذاهب كو صرف بعض چيزوں سے پرهيز بتايا گيا تها :

فبظلم من الذين هادوا	پس يهوديوں كے ظلم كے سبب هم نے
حرمنا عليهم طيبات	اون پر اون پاك چيزوں كو حرام كرديا
احلت لهم - (٤ : ١٥٨)	جو اونكے ليے حلال تهيں -

ليكن اسلام نے تمام چهوٹي چهوٹي چيزوں تک پر حلت و حرمت كا فتوى لگايا، اور اسي احاطه كے ساته كه نفع و ضرر كا كوئي پهلو باقي نه رها : يحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبايث -

حلت و حرمت كي تفريق و تميز محتسب كيليے لازمي هے - كيونكه طبيب وهي هے جو اشيا كے خواص سے واقف هو - اس غرض كو اگرچه تعليمات اسلاميه نے تمام چيزوں پر محيط كرديا تها، ليكن ابتدا ميں طريق دعوت عام نه تها - حجة الوداع نے احتساب كے تمام راستے كهولديے اور دنيا نے احتساب كا كهلا هوا ميدان پا ليا - پس حامل وحي آسماني كي زبان كهلي اور زمين والوں كو مژدهٔ تكميل شريعت سنا ديا :

اليوم اكملت لكم دينكم	آج كے دن مينے تمهارا دين كامل كرديا،
و اتممت عليكم نعمتي	اپني نعمتيں تمكو بهرپور ديديں اور
و رضيت لكم الاسلام دينا -	تمهارے ليے اسلام كا مذهب پسند كيا !
(٥ : ٤)	

احتساب كا يه تعلق صرف ماده كے ساته تها - قوت فاعلي اب تک غير متعين تهي - ماده كي تعميم كے متعلق جو آية تهي وه اوپر بارها گذر چكي - اب قوت فاعلي كي تعميم پر نگاه ڈالو :

و المومنون و المومنات بعضهم	مسلمان مرد اور عورت ايک
اولياء بعض يامرون بالمعروف	دوسرے كے نيكي ميں مددگار
و ينهون عن المنكر -	هيں- نيكي كا باهم حكم كرتے هيں
(٩ : ٧٠)	اور برائي سے روكتے هيں -

دوسري جگه فرمايا :

كنتم خير امة اخرجت	تم بهترين امت هو جو دنيا ميں
للناس تامرون بالمعروف	هدايت انساني كيليے بهيجي گئي، نيكي
و تنهون عن المنكر -	كا حكم ديتے هو اور برائي سے روكتے هو-
(٣ : ٦٠١)	

تم كهوگے : كيا اندهے، لنگڑے، لولے، گونگے بهي محتسب هيں؟ كيا ايک دست شل ماده عالم كو حركت دے سكتا هے؟ ليكن تم نے انساني قوتوں كي غير محدود وسعت و طاقت كو بالكل محدود كرديا - اگر هاته نهيں حركت كرتے، اگر پانوں نهيں اٹهتے، اگر زبان نهيں هلتي، تو كيا دل بهي حركت نهيں كرتا؟ كيا تم مرده هو؟ كيا تم روشني و تاريكي ميں كچهه بهي فرق نهيں كرتے؟ كيا شهد كي مٹهاس اور اندرائن كي كڑواهٹ تمهيں الگ الگ محسوس نهيں هوتي؟ يعني كيا تمكو برائي بري نهيں معلوم هوتي؟ اگر معلوم هوتي هے تو اسي احساس خير و شر، معروف و منكر، صلح و فساد، اور نور و ظلمت كا نام احتساب هے اور تم محتسب هو- اگر يه احساس فنا هوگيا هے تو تم مومن هي نهيں:

و ليس وراء ذلك من الايمان	اسكے سوا ايمان رائي كے دانے كے
حبة خردل (الحديث)	برابر بهي نهيں !

(طرق احتساب)

دعوت احتساب كے مختلف طريقوں كے لحاظ سے بهي اسلام كو دوسرے مذاهب پر فضيلت حاصل هے - امم قديمه ميں سب سے زياده مكمل مذهب حضرت موسى كا هے - دين و دنيا كي جهلک اس مذهب ميں موجود هے- اسليے اسلام كا مقابله اوسي سے كرنا چاهيے -

امر بالمعروف كا آخري طريقه قتال هے جو جهاد ديني كي آخرين منزل هے، ليكن دنيا كي كسي قوم نے اسليے كبهي جهاد نهيں كيا كه نيكي كو پهيلاے - حضرت موسى نے اپني امت كو جهاد پر اوبهارا تو پهلے انهوں نے يه جواب ديا :

ان فيها قوما جبارين و	اس ملک ميں تو ايک نهايت سخت
انا لن ندخلها حتى	و جابر قوم رهتي هے - هم اسي وقت
يخرجوا منها - (٥ : ٢٥)	وهاں جاسكتے هيں جب وه لوگ وهاں سے

نكل جاليں - اسطرح هم انكا مقابله نهيں كرينگے -

ايک مدت كے بعد آماده بهي هوے تو اس ليے نهيں كه نيكي اور عدالت كا گهر آباد كرينگے، بلكه اسليے كه همارا گهر اوجاڑ ديا گيا هے - اسے پهر بسا لينگے :

و ما لنا ان لا نقاتل في	هم كيوں خدا كي راه ميں نه لڑيں-
سبيل الله و قد اخرجنا من	حالانكه هم اپنے گهر بار سے نكال ديے
ديارنا و ابنائنا -	گئے هيں اور هماري اولاد بهي
	نشانهٔ ظلم هوئي هے -

اسپر بهي يه حال تها كه :

فلما كتب عليهم القتال،	جب انپر قتال فرض كرديا گيا تو انهوں
تولوا الا قليلا منهم	نے اس سے اعراض كيا الا ايک تهوڑي
(٢ : ١٤٧)	سي تعداد جو اطاعت كيليے طيار هوگئي-

ليكن اسلام صداے جهاد بلند كرتا هے اور تمام مدينه امنڈ آتا هے - كيا مدينه كے لوگ بهي بني اسرائيل كي طرح گهر سے نكالے هوئے تهے؟ كيا كوئي وسيع سلطنت انكے پيش نظر تهي؟ اگر حضرت خالد كا نام ليتے هو تو حضرت ابوذر كو بهي نه بهولو، اگر مهاجرين كي فهرست پر نظر ڈالتے هو تو انصار كو بهي ياد كرلو - بلا شبه مكه كے مهاجرين ظلم و ستم كا بدله لے سكتے تهے، ليكن مدينه كے انصار كو تو قريش نے انكے گهروں سے نهيں نكالا تها؟ پس نيكي كي حمايت، مظلوموں كي نصرت، حق كے اعلان، معروف كے اظهار، اور باطل و فساد كے خذلان كے سوا اور انكا مقصود كيا هوسكتا تها؟ هاں، انكا جهاد صرف اسليے تها كه :

و يكون الدين كله لله	تا كه دين صرف الله هي كيليے هوجاے -
(٨ : ٣٩)	

جو گهر كيليے لڑتے تهے، خدا جانے اونكو گهر ملا يا نهيں؟ ليكن هم كو يه معلوم هے كه غنيمت نهيں ملي - اونكو صرف اپنے بال بچوں كا رونا تها، وه مل گئے هونگے - ليكن ايک قوم جو اپنا گهر بار، متاع

پس جبکه دنیا طرح طرح کی مادي یادگاروں کو منا ناچاهتی تھی' تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا که وہ اس روحانی انقلاب کی یادگار کے امانت دار بنیں' اور جس ماہ مبارک کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کي وجه سے خداوند نے قبول کرلیا ہے' اسکی قبولیت سے انکار نه کریں - دنیا خونریزوں کی یادگار مناتي ہے لیکن یه سچے امن اور حقیقی رحمت کی یادگار ہے - دنیا لڑائیوں کو یاد رکھنا چاهتي ہے' یه صلح و امنیت کے ورود کي یادگار ہے - دنیا نے تخت نشینوں کو سب سے بڑا سمجھکر یاد رکھنا چاها مگر یاد نه رکھه سکی - خدا نے بتلایا که سب سے بڑا انسان ایک غار نشین تھا جسکي یادگار زندہ رکھي گئي اور همیشه زندہ رهي - دنیا نے ملکوں کی فتح اور زمینوں کی تسخیر کو بڑا واقعه سمجھا اور اسکي یاد میں خوشیاں منائیں' مگر همیں تعلیم دیا گیا که دلوں کي فتح اور روحوں کی تسخیر هی سب سے بڑي بات ہے اور اسی کي یادگار منانی چاهیے ;

ورفعنا لــــك ذكرك   اور هم نے تیرے ذکر کو رفعت اور بقاے
(۹۴ : ۴)   دوام عطا فرمایا !

(اسوۂ ابراهیمي و اسوۂ محمدي)

الله تعالی کا قاعدہ ہے که وہ اپنے قدوسوں اور محبوبوں کے کسي فعل کو ضائع نہیں کرتا' اور اسے مثل ایک مظہر فطرة کے دنیا میں همیشه کیلیے محفوظ کردیتا ہے - حضرة خلیل الله علیه الصلوۃ والسلام نے خانه کعبه کی دیواریں چنیں' اور حضرة اسماعیل علیه السلام نے اس قربانگاہ کا طواف کیا - خدا کو اپنے دوستوں کی یه ادائیں کچھه اس طرح بھا گئیں که اس موقعه کی هر حرکت کو همیشه کیلیے قائم کردیا اور اسکی یادگار منانا تمام پیروان دین حنیفی پر فرض کردیا - هر سال جب حج کا موسم آتا ہے تو لاکھوں انسانوں کے اندر سے اسوۂ خلیل الله جلوہ نما هوتا ہے' اور ان میں سے هر متنفس وہ سب کچھه کرتا ہے جو ابسے کئی هزار سال پہلے خدا کے دو دوستوں نے وهاں کیا تھا - یہی معنی هیں اس بیان الهي کے که :

ووهبنا لهم من رحمتنا   هم نے حضرت ابراهیم اور انکي ذریة
وجعلنا لهم لسان صدق   جسمانی و روحانی کو اپنی رحمت
علیا (۱۹ : ۱۴)   میں سے بڑا حصه دیا' اور وہ یه تھا که
انکے لیے ایک اعلی و اشرف ذکر خیر دنیا میں باقی رکھا -

یه تو " اسوۂ ابراهیمي " کي یادگار تھي - لیکن جب وہ آیا جسکے لیے خود ابراهیم خلیل نے خداوند کے حضور التجا کي تھي :

ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم   اے پروردگار ! میري ذریة میں
یتلوا علیهم ایاتك و یعلمهم   ایک ایسا رسول بھیج جو الله
الکتاب و الحکمة ' و یزکیهم '   آیتیں پڑھکر سناے' کتاب اور
انك انت العزیــــز الحکیم !   حکمت کي تعلیم دے' اور
(۲ : ۱۲۴)   دلوں اور روحوں کا تزکیه کردے'
بیشک تو توهي عزیز و حکیم ہے !

تو دنیا کیلیے " اسوۂ محمدي " کي حقیقة الحقائق اعلی رونما هوئي' اور هدایت و سعادت کي اور تمام حقیقتیں بے اثر هوگئیں - اس اسوۂ عظیمه کا سب سے پہلا منظر وہ عالم ملکوتي کا استغراق و استہلاک تھا' جبکه صاحب فرقان نے انسانوں کو ترک کرکے خدا کي صحبت اختیار کرلي تھي' اور انسان کے بناے ہوے گھروں کو چھوڑ کر غار حراء کے غیر مصنوع حجرے میں عزلت گزیں هوگیا تھا - وہ اس عالم میں متصل بھوکھا پیاسا رهتا تھا اور پوري پوري راتیں جمال الهي کے نظارے میں بسر کردیتا تھا - تا آنکه اس تنگ و تاریک غار کي اندهیاري میں طلیعۂ قرآني کا نور بے کیف طلوع هوا' اور مشرقستان الوهیت سے نکلکر اسکے قلب مقدس میں غروب هوگیا :

تبارک الــذي نـــزل   تمام حمد و ثنا اس خدا کیلیے جسنے
الفرقــان علي عبـــده   فرقــان اپنے بندے پر نازل کیــا -
لیکون للعالمین نـــذیرا   تا که وہ دنیا جہان کیلیے ڈرانے
(۲۵ : ۱)   والا هو !

پس جسطرح خدا تعالی نے دین حنیفي کے اولین داعي کے اسوہ کو حیات دائمي بخشي تھي - اسي طرح اس آخري متمم و مکمل وجود کے اسوۂ حسنه کو بھي همیشه کیلیے قائم کردیا :

لقد کان لکم فی رسول   بیشک' تمہارے لیے رسول الله کے اعمال
اللـــه اسوة حسنـــة   حیات میں ارتقاء انسانیة کا اعلی ترین
نمونه رکھا گیا ہے -

وہ بھوکا پیاسا رهتا تھا' پس تمام مومنوں کو حکم دیا گیا که تم بھي ان ایام میں بھوکے پیاسے رهو' تا ان برکتوں اور رحمتوں میں سے حصه پاؤ جو نزول قرآني کے ایام الله کیلیے مخصوص تھیں - وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک تنها گوشے میں خلوت نشیں تھا' پس ایسا هوا که هزاروں مومن و قانت روحیں ماہ مقدس میں اعتکاف کیلیے مسجد نشیں هونے لگیں اور اسطرح غار حرا کے اعتکاف کي یاد هر سال تازہ هونے لگي - وہ راتوں کو حضور الهي میں مشغول عبادت رهتا تھا' پس پیروان اسوۂ محمدیه و متبعان سنت احمدیه بھي رمضان المبارک کي راتوں میں قیام لیل کرنے لگے' اور تلاوت و سماعت قرآني کے وسیله سے وہ تمام برکتیں ڈھونڈھنے لگے' جو اس ماہ مبارک کو اسکے نزول و صعود سے حاصل هیں !

فمـــن شهـــد منکـــم   پس تم میں سے جو اس مہینے کو
الشهر فلیصـــمـــه '   پاے' اسے چاهیے که روزہ رکھے -

جس طرح اسوۂ ابراهیمي کي یادگار حج کو فرض کرکے قائم رکھي گئي اور لاکھوں انسانوں کو اسوۂ ابراهیمي کا پیکر بنایا گیا' اسي طرح اسوۂ محمدي کي بھي یه یادگار ہے جو ماہ رمضان کي صورت میں قائم رکھي گئي اور جو تیرہ سو برس کے گذر جانے کے بعد بھي زندہ ہے اور همیشه زندہ رهیگي !

خدا کي قائم کي هوئي یادگاریں کاغذوں' اینٹ' اور پتھر کی دیواروں' اور فاني زبانوں کی روایتوں میں باقی نہیں رهی جاتیں که یه انسانوں کے کام هیں' وہ اپنے جس بندے کو بقاے دوام کیلیے چن لیتا ہے اسکی یادگار کو مجمع انسانیة کے سپرد کردیتا ہے اور نوع بشري اسکي حامل بن جاتي ہے' پس نه تو وہ مٹ سکتی ہے اور نه کوئی اسے مٹا سکتا ہے - آج بھی کروڑوں انسان کرۂ ارض پر موجود هیں جو ماہ مقدس کے آتے هي اپني زندگي کو یکسر بدلدیتے هیں' اور اس یادگار عظیم و قدوس کو اسطرح اپنے جسم و دل پر طاري کرلیتے هیں که اسوۂ محمدي کی روحانیت کبری کروڑوں روحوں کے اندر سے " انا الحي بالحي الذي لا یموت " (میں زندہ و باقی ذات میں فنا هوکر خود بھی همیشه کیلیے زندہ و باقی هوگیا هوں) کی صداے حقیقت سے غلغله انداز عالم و عالمیاں هوتی ہے - پھر کیسی مقدس و اقدس تھی وہ بھوک' جس ایک بھوک کی یاد میں خدا نے اپنے لا تعد و لا تحصی بندوں کو بھوکا رکھا' اور کیسی پاک اور بزرگ تھی وہ ذات جسکی حیات طیبه کا کوئی فعل گمنامی کیلیے نہیں چھوڑا گیا ! پس اے پیروان دین حنیفی' و اے وابستگان اسوۂ محمدي' آؤ که نزول هدایت و سعادت کے اس انقلاب عظیم کي یادگار منائیں' اور جس طرح صاحب قرآن اس ذات حی و قیوم میں فنا هوگیا تھا' هم بھي اسکے اسوۂ حسنه کے اتباع میں اپنے تئیں فنا کردیں - کیونکه محض جسم کی بھوک اور پیاس سے وہ حقیقت هم پر طاري نہیں هوسکتی جب تک که روح اور دل پر بھي جسم کی طرح روزہ نه طاري هوجاے : فسبحان ذی الملك والملکوت' سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة والکبریاء والجبروت' سبحان الملک الحي الذي لاینام ولا یموت' ابد ابدا' سبوح قدوس ربنا و رب الملائکة والروح !!

ہی ایسي زبان کو اپنا مہبط نہیں بناسکتے جس نے سب سے پہلے رد اپنے نفس کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مخاطب نہ بایا - ممکن ہے کہ ایسے محتسب کا وعظ چند لمحوں کیلیے رچار دلوں کو گرم کردے لیکن دلوں کے اندر سچي قبولیت اور عمال کے اندر حقیقي تبدیلی پیدا کرنے میں وہ کبھی کامیاب ہیں ہوگا - اس بارے میں اصل اساس صرف انبیاء کرام کا اُسوۂ حسنہ ہے - انکا حال یہ تھا کہ جو صدا زبان سے نکلتي تھي ' اعمال و اعمال اسکا یکسر پیکر و نمونہ ہوتے تھے !

(ایک ضروري نکتہ)

البتہ ایک سخت اور عالمگیر غلط فہمي کا ازالہ بھي ضروري ہے جسنے بدبختي سے آج تمام مسلمانوں کے دلوں میں گھر کرلیا ہے اور جسکي وجہ سے امر بالمعروف اور احتساب عمومي و انفرادي مفقود ہے -

بلا شبہ محتسب کیلیے ضروري ہے کہ وہ سب سے پہلے خود عمل صالح اختیار کرے اور اپنے نفس کے احتساب سے غافل نہو لیکن اسکے یہ معني نہیں ہیں کہ جب تک کوئي شخص تمام بدیوں سے منزہ اور تمام لغزشوں سے پاک نہوجاے ' اس وقت تک امر بالمعروف کیلیے زبان نہ کھولے ؟ اسلام نے احتساب ہر مسلمان پر فرض کردیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر مسلمان ابوذر و سلیمان نہیں ہوسکتا اور نہ جنید و شبلي بن سکتا ہے - ٹھوکریں سب کو پیش آتي ہیں اور نفس کا فریب اور ارادہ کے زلات بڑے ہي سخت ہیں - پس اگر احتساب کے لیے محتسب کا بہمہ وجوہ کامل و اصلح ہونا شرط سمجھا جاے تو یہ فرض کیونکر عام ہوگا اور ہر مسلمان کیونکر محتسب بنیگا ؟

بد قسمتي سے ایسا ہي سمجھہ لیا گیا ہے اور اسي کا نتیجہ ہے کہ لوگ امر بالمعروف کیلیے بڑے بڑے زہاد و عباد کے درجوں کے متلاشي رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا ہم گنہگاروں کي کیا ہستي ہے کہ لوگوں کو نیکي کي دعوت دیں ! یہي سبب ہے کہ دعوۃ معروف کي صدائیں مفقود ہوگئي ہیں ' منکرات کے صلاۓ عام کیلیے کوئي مانع نہیں ' اور ایک شخص باوجود مسلمان ہونے کے اسے جائز رکھتا ہے کہ اپنے سامنے بدیوں کو دیکھے مگر منافقوں کي طرح اور گونگے شیطان کي مانند چپ ہو رہے !

حقیقت یہ ہے کہ انسان مکلف کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا: خود گناہوں کا چھوڑ دینا ' اور دوسروں کو گناہوں کے چھوڑنے کي ترغیب دینا - یہ ضروري نہیں کہ اگر انسان ایک فرض کو ابھی پوري طرح ادا نہیں کرسکا ہے ' تو دوسرا فرض بھي ادا نہ کرے -

(شـــرائـط احتساب)

اگر تمہیں جنگ کرنا ہے تو جنگ سے پہلے مسلح ہوجانا چاہیے - جہل و ضلالت ' فتن و فساد ' طغیان نفس ' افساد ضمائر ' اعمال فاسدہ ' اخلاق غیر مرضیہ ' بدعات و محدثات ' غرضکہ تمام منکرات کي تاریکي نے دنیا کے چہرے پر تاریک پردے ڈالدیے ہیں - جنود ابلیس اسي ظلمت زار میں شبخوں مار رہا ہے - تمہیں اوس سے جہاد و قتال کرنا ہے - اسلیے تم کو ہتیار سنبھال لینا چاہیے -

اگرچہ یہ بالکل سچ ہے کہ :

آہن بآہن تواں کرد نرم !

اسلیے جو مخلوق آگ سے پیدا کي گئي ہے اوس پر شہاب ثاقب ہي کے گولے برسانے چاہئیں ' لیکن اپني فطرت کو ہر موقع پر محفوظ رکھنا بھي اخلاقي فتح مندي ہے ' اور وقتي فتحیابیوں پر طرز اصلیہ کو مقدم رکھنا چاہیے - تم کو خدا نے طین لازب سے پیدا کیا ہے - اسلیے تمکو اوسکے قواء و خواص کا بہترین مظہر بننا چاہیے - احتساب کیلیے علم سب سے مقدم شرط ہے - اگر ایک جاہل طبیب مریض کیلیے علاج تشخیص کرتا ہے اور بعض اشیاء سے پرہیز کرنے کي ہدایت کرتا ہے لیکن وہ اشیاء کے خواص و تاثیر کا عالم نہیں تو یقین کرو کہ وہ مریض کو ہلاک کر رہا ہے - اوسکو کیا خبر کہ مریض کو جس چیز سے روکتا ہے ' وہ شہد ہے ' اور جس شے کو استعمال کراتا ہے وہ زہر ہے ؟ یہي وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدیاد علم کي دعا فرمائی :

رب زدني علمـــا !	خدایا میرے علم میں زیادتي کر !

• ایک بار حضرت ابن عباس کو گود میں اوٹھاکر دعا دي تھي :

اللہم تفقہ في الدین !	خدایا اوسکو دین میں قوۃ فکر و نظر دے !

علم کے بعد وعظ و تلقین ' ارشاد و ہدایت ' دعوۃ و عمل کي باري آتي ہے - مخاطبین کي حالت مختلف ہوتي ہے - کوئي سخت ' کوئي نرم ' کوئي معاند کوئي جنگجو ' کوئي ضدي ' کوئي ہٹ دھرم ' کوئي عالم ' کوئي جاہل - غرض تمکو دنیا کے تمام قواے متضادہ سے مقابلہ کرنا ہے - پھر کیا تم ہر شخص سے لڑتے پھروگے ؟ نہیں تمکو نرمي اختیار کرني چاہیے !

ادفع باللتي ہی احسن (۲۳ : ۹۷)	بہترین طریقے سے مدافعت کرو
لو کنت فظاً غلیظ القلب لا انفضوا من حولـــك (۳ : ۱۵۹)	اگر تم اکھڑ اور سخت ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے
ما کان الرفق في شي الا زانہ ولا کان العنف في شي الاشانہ ( )	نرمي ہر چیز کو زینت دیتي ہے اور سختي اسکو بد نما کردیتي ہے '
ان اللہ رفیق یحب الـرفق في الامر کلـہ و یعطي مـا لایعطي علـي العـنـف	خدا نرم ہے اور ہر چیز میں نرمي پسند کرتا ہے - اور نرمي پر وہ کچھہ دیتا ہے جو سختي پر نہیں دیتا -

سمندر میں طوفان آتا ہے ' موجیں بلند ہوتي ہیں ' پہاڑوں سے ٹکراتي ہیں اور وہ چور چور ہوجاتا ہے ' لیکن تمکو اس مثال پر مغرور ہوکر سختي کا استعمال نہیں کرنا چاہیے - تمکو پہاڑ سے ٹکر لڑانا نہیں ہے ' بلکہ شیشۂ دل میں عکس کي طرح نیکي کو مرتسم کرنا ہے ' اسلیے تمکو بجلي کي رو کي طرح چلنا چاہیے کہ کسیکو خبر نہ ہو مگر دنیا کے تمام پرزے حرکت میں آجائیں ' یہاں تک کہ دل کا شیشۂ لطیف اوس رو کو جذب کرلے !

دنیا میں برائي مخفي طریقوں سے پھیلي ہے ' تم نے گوسالہ سامري کو نہیں دیکھا کہ کسطرح بني اسرائیل کے دل میں چپکے چپکے گھر کرلیا تھا ؟

اُشربوا في قلوبہم العجل (۲ : ۹۳)	اونکے دلوں میں گوسالہ پلا دیا گیا

پھر نیکي تو بدي سے زیادہ سریع النفوذ ہے :

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم اذا تلیت علیہم آیاتـہ زادتہم ایمانا (۸ : ۲)	اور سچے مومن وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر اوٹھتے ہیں - جب خدا کي آیتیں اون پر پڑھي جاتي ہیں تو اونکے ایمان کو اور بڑھا دیتي ہیں -

جو دل خود زخمي ہورہے ہیں ' اونپر زخم کیوں لگاتے ہو ؟ روئي کا پھاہا بن جاؤ کہ زخم رسیدوں کو اسي کي ضرورت ہے -

لیکن دنیا بلکہ خود ذاتي فطرت اخلاق حسنہ کا قدرداں نہیں ہے دنیا ایک بحر ظلمت خیز ہے جو خاموشي سے [illegible] نہیں بہہ اگر موتي کي طرح عزلت گزیني مقصود ہوتي تو ہم تمہیں اتنا

و اموال ' اور اهل و عیال چھوڑ کر حق کیلیے جہاد کرتی ھے ' جسکے بچے یتیم ھوجاتے ھیں ' جسکی عورتیں بیوہ ھوجاتی ھیں ' جسکا اثاث البیت برباد ھوجاتا ھے ' ضرور ھے کہ خدا تعالی تعادل و توازن کو قائم رکھے ' اور اسکا معاوضہ غنیمت اور ملک تمدن کی صورت میں انھیں دیدے - تم اسکو غلامی کہتے ھو ' ھم اسکو ایک قسم کی جبری تعلیم کا ذریعہ سمجھتے ھیں - انسان اگر خود اپنی خوشی سے نیک نہیں بنتا تو ھم اسے جبراً نیک بنائینگے - ھم غلاموں سے چاؤشی و دربانی کا کام لیتے تھے ' ھم نے انسے خداے واحد کیلیے اذان دلوائی !

لیکن اسلام مادیات پر قانع نہیں ھوسکتا - اوسکو عطاے روحانی کا معاوضہ ملنا چاھیے - تم کہوگے کہ اس سے جنس مراد ھے ؟ بے شبہہ ھے مگر تمکو اس فضل الہی کے دیکھنے کا موقع کیونکر مل سکیگا ؟ اسلیے انعام روحانیت کے ساتھہ انعام محسوس بھی ھونا چاھیے اور وہ دنیا میں حق کی کامیابی کا ظہور ھے - جس قوم کا ھر فرد صداقت مجسم ھے ' جو دنیا میں صرف نیکی پھیلانے کیلیے آیا ھے ' اوسکی مجموعی قوت کبھی بہک نہیں سکتی - جس قوم کا ھر فرد آمر بالمعروف اور ناھی عن المنکر ھے ' جب وہ قوم باھم مل جلکر ایک چیز سے روکتی ھے اور ایک چیز کی طرف لیجاتی ھے ' تو اسمیں ایک ایسی الہی طاقت پیدا ھوجاتی ھے جسے کوئی قوت مسخر نہیں کرسکتی - : ید الله علی الجماعة (الحدیث) اجماع امت اسی کا نام ھے یہ شرف کسی امت کو حاصل نہ ھوا ' کیونکہ کسی امت نے فرض احتساب کو کامل طور پر ادا نہیں کیا -

(ترتیب احتساب)

لیکن کسی محتسب کو صرف اتنے ھی پر قناعت نہ کرلینی چاھیے کہ ھر برائی پر کسیکا ھاتھہ پکڑلے ' یا زبان سے اوسکا انکار کردے ' یا دل سے برا سمجھہ لے - بلکہ احتساب ایک خاص ترتیب کا پابند ھے - اوسی ترتیب سے اس مقدس فرض کو ادا کرنا چاھیے - سب سے مقدم اپنے نفس کی اصلاح ھے کہ :

ان النفس لامارة بالسوء   نفس برائی کا بہت بڑا حکم دینے والا ھے !
(۱۲ : ۵۳)

اسلیے جب خود اپنے دامن میں گرد لگی ھوئی ھے تو سب سے پہلے اسی کو جھاڑ لینا چاھیے ' ورنہ اس سے دوسروں کا گرد آلود چہرہ کیونکر پاک ھوسکے گا ؟ الله تعالے نے دوسرے موقع پر اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھہ فرمایا :

قد افلح من زکاها و قد خاب   وہ کامیاب ھوا جس نے اپنے نفس کا
من دساها (۵ : ۹۲)   تزکیہ کیا اور وہ نا مراد ھوا جس نے
اپنی قوت خیر کو برباد کردیا !

نیز عام طور پر فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا   مسلمانو ! اپنے آپکو اور اپنے اهل و عیال
قوا انفسکم و اهلیکم نارا   کو عذاب آتش سے بچاؤ !
(۲۲ : ۶)

آنحضرت صلی الله علیه و سلم کو جب تبلیغ رسالت کا حکم دیا گیا تو الله تعالے نے اوسکی ترتیب یہ قرار دی :

یا ایها المدثر ' قم فانذر   اے چادر اوڑھہ کر سونے والے ! اوٹھہ
و ربك فکبر ' و ثیابك   پھر لوگوں کو ڈرا ' اپنے خدا کی تکبیر
فطهر و الرجز فاهجر   کہہ ' اپنے کپڑوں کو پاک کر ' اور بتوں
(۷۴ : ۳)   سے دوری اختیار کر !

اصلاح نفس کے بعد آل ' اولاد ' اعزہ اور اقارب کا درجہ ھے :

و انذر عشیرتك   اپنے اعزاء و قبیلہ کے لوگوں کو گمراھی
الاقربین (۲۶ : ۲۱۴)   و ضلالت کے نتائج سے ڈراؤ !

ان مراتب کے بعد اپنی قوم ھے :

و هذا کتاب انزلناه   اور یہ قران کتاب الہی ھے جسے ھم نے
مبارك مصدق الذی   نازل کیا ' وہ برکت دینے والی ھے اور
بین یدیه و لتنذر   اُن کتابوں کی تصدیق کرنی ھے جو اس
ام القری و من   سے پہلے کی موجود ھیں - اور اے پیغمبر
حولها - (۶:۹۲)   ھم نے قران اسلیے اتارا تاکہ تم مکہ کے
اور اسکے اطراف کے لوگوں کو اعمال بد کے نتیجوں سے ڈراؤ اور دین حق کی دعوة دو !

قوم کے بعد تمام دنیا :

وما ارسلناك الا کافة   اور ھم نے تم کو نہیں بھیجا مگر تمام
للناس (۳۴ : ۲۸)   عالم انسانیة کی نجات کیلیے -
وما ارسلناك الا رحمة   اور ھم نے اے پیغمبر تم کو تمام
للعالمین (۲۲:۱۰۷)   جہان کیلیے رحمت بنا کر بھیجا -

چنانچہ حضرة داعی اسلام علیه الصلوة و السلام نے اسی ترتیب سے احتساب حق شروع کیا اِسی اسوۂ حسنہ کے اندر سلسلۂ احتساب کی قدرتی ترتیب مضمر ھے -

(محتسب کی شخصیت)

احتساب کا اصلی طریقہ جو مختص بہ کتاب و سنت ھے وہ یہی ھے ' لیکن ایک ایسا شخص بھی فرض کیا جاسکتا ھے جو خود معاصی میں منہمک ھے ' عزیز و اقارب کی اصلاح سے بے خبر ھے ' لیکن وہ پبلک اسٹیج پر آتا ھے ' اور تمام دنیا کو دعوت احتساب دیتا ھے - وہ پرکار کی طرح پہلے ایک نقطہ پر قدم نہیں رکھہ لیتا ' بلکہ ھوا میں معلق ھوکر پورے دائرے کے گرد گردش کرتا رھتا ھے - پھر کیا اوسکا یہ دعوی صحیح ھے ؟ کیا اوسکی دعوت قبول کرلینی چاھیے ؟

علما میں باھم اختلاف ھے - ایک گروہ نفی میں جواب دیتا ھے اور قرآن مجید اوسکی تائید کرتا ھے :

اتأمرون الناس   کیا تم لوگ دنیا کو نیکی کا حکم دیتے ھو
بالبر و تنسون   اور اپنے آپ کو بھول جاتے ھو ؟
انفسکم

دلائل عقلی بھی اوسکا ساتھہ دیتے ھیں :

(۱) احتساب کا مقصد یہ ھے کہ غیروں کو مصالح کی طرف ھدایت کی جاے اور مفاسد سے بچایا جاے - یہ ایک احسان عظیم ھے جسکو محتسب دنیا پر کرنا چاھتا ھے ' لیکن اپنے اوپر احسان کرنا غیروں سے مقدم ھے -

(۲) اگر ایک شخص کسیکو ایک چیز سے منع کرتا ھے مگر خود اوسکا مرتکب ھوتا ھے ' تو اسکا اثر اولٹا پڑےگا - وہ سمجھیگا کہ باوجود اس علم کے جب وہ خود اس کام کو کررھا ھے ' تو اوسکے روک ٹوک اور منع کرنے کی کوئی اصل نہیں معلوم ھوتی - یقیناً وہ کام بیان کردہ مضرتیں نہیں رکھتا ' یا رکھتا ھے تو انکا ترک اسقدر ضروری نہیں کہ فوراً چھوڑ دیا جاے - اگر ایسا ھوتا تو معلم و ناصح سب سے پہلے چھوڑ دیتا - غرضکہ بچنے کی جگہ وہ اور بھی اس عمل کے کرنے کا حریص ھوجائیگا : الانسان حریص علی ما منع -

(۳) جو شخص وعظ کہتا ھے اوسکا مقصد یہ ھوتا ھے کہ اثر پڑے ' لیکن جب وہ خود گناھوں میں ڈوبا ھے ' تو اثر کی جگہ اوسکے وعظ سے اور نفرت پیدا ھوگی -

(۴) اگر ایک فاسق فرض احتساب ادا کرسکتا ھے ' تو ھم فرض کرتے ھیں کہ وہ ایک عورت سے زنا کرتا ھے ' لیکن اوسی سے یہ بھی کہتا ھے کہ نا محرم کو منہہ دکھانا حرام ھے - اس سے بڑھکر اور کیا حماقت ھوسکتی ھے ؟

(۵) سب سے زیادہ یہ کہ فرض احتساب و دعوة الی الحق ایک الہی مقصد اور ایک ربانی عمل ھے اور اسکے انوار و برکات

اس سلسلے میں ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے - اگرچہ هیجان کے دماغ تک پہنچا دینے کے بعد عصب کا کام ختم هوجاتا ہے ' مگر یہ هیجان خود ختم نہیں هوجاتا بلکہ عضلات کی طرف بھی منتقل هوسکتا ہے اور اس صورت میں متقلص (سکڑنے والے) عضلات میں ایک قسم کا جھٹکا پیدا هوجاتا ہے -

(ایک عجیب تجربہ)

یہ صرف قیاس اور نظریہ هي نہیں ہے بلکہ علماء وظائف الاعضاء نے اس کا مشاهدہ کرا دیا ہے -

یہ لوگ مینڈک کی سرین سے ایک عضلہ اسطرح کاٹ لیتے هیں کہ جو اعصاب اسکے ساتھہ کٹتے هیں ' وہ عضلہ کے ساتھہ ملے رهتے هیں - پھر ان میں سے کسی ایک عصب کے ایک سرے پر برقی رو یا کسی دوسرے میکانیکی طریقہ سے (یعنی آلات کے ذریعہ سے) تحریک پیدا کرتے هیں - اس تحریک کا هیجان فوراً ایک سرے سے دوڑ کے دوسرے سرے تک چلا جاتا ہے اور وهاں سے عضلہ میں منتقل هوتا ہے - عضلہ میں تحریک هوتے هي ایک جھٹکا سا لگتا ہے جو دیکھنے والے کو صاف نظر آجاتا ہے !

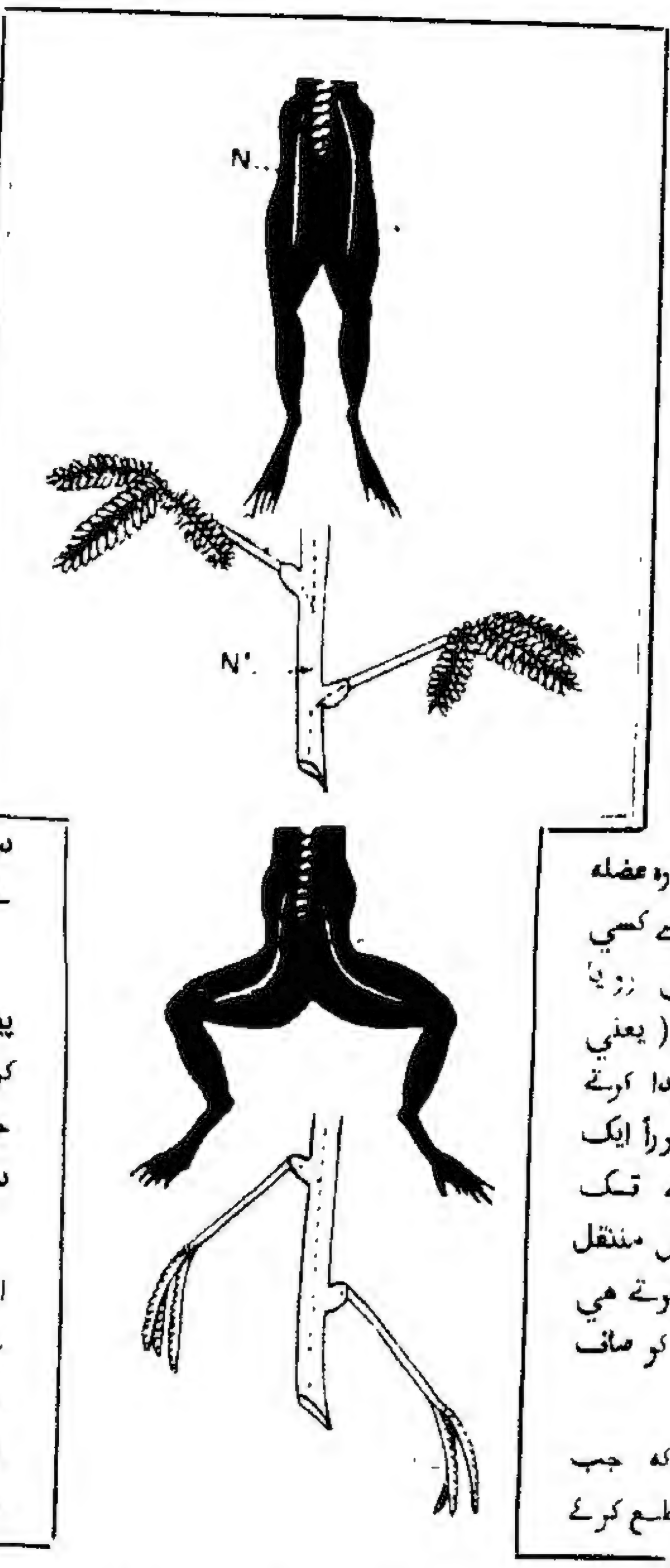

(۱) مینڈک کا کٹا هوا حصۂ جسم جسکے تجربہ کا ذکر مضمون میں آیا ہے - اور مموسا کے درخت کے عضلات -

اوپر مینڈک کا زیریں حصۂ مقطوع ہے - اسمیں جو خطوط نظر آتے هیں بھی عضلات هیں جو هیجان اور تنبہ کو دماغ تک پہنچاتے هیں - انکی شناخت کیلیے انگریزی کا حرف N بنا دیا گیا ہے -

اسکے نیچے مموسا کی شاخ ہے - شاخ کے اندر خطوط دکھلاے هیں - یہی خطوط بمنزلۂ عضلات کے هیں جو هر اثر و هیجان کو پل وی نس تک پہنچا دیتے هیں (دیکھو N) - اس تصویر میں یہ دونوں چیزیں سکون کی حالت میں دکھلائی هیں -

(۲) لیکن نیچے کی تصویر هیجان اور تنبہ کی حالت کو پیش نظر کرتی ہے - مینڈک کا وهي مقطوع حصہ هیجان اور اهتزاز کی حالت میں ہے - اسی طرح مموسا کی پتیاں بھی سکڑ کے جھک گئی هیں - دونوں کے اندر خطوط انکے نسج و عضلات هیں -

شاید کسی کو یہ خیال هو کہ جب یہ عضلہ اور عصب جسم سے قطع کرکے علحدہ کرلیے گئے تو وہ زندہ نہ رہے هونگے ' اسلیے جو تجارب مقطوع عضلات و اعصاب پر کیے جاتے هیں اُن پر ایک زندہ جسم کی حالت کو قیاس کرنا صحیح نہ هوگا -

مگر ایسا خیال کرنا اصول علمی سے بے خبری کا نتیجہ هوگا - بعض دوائیں ایسی هیں کہ اگر انکو کسی سیال شے میں حل کردیا جائے اور اس محلول (Solution) میں کٹے هوے اعضاء کو رکھا جائے تو وہ کئی کئی گھنٹے تک زندہ رہسکتے هیں - اور ڈاکٹر کارل کا تو یہ بیان ہے کہ انکے پاس بعض بعض خلایا اس طرح کے صناعی محلول میں کئی کئی دن تک زندہ رہے هیں -

(روح نباتاتی کا ابتدائی منظر)

غالباً اب یہ ذهن نشیں هوگیا هوگا کہ اعصاب کا وظیفہ اصلی کیا ہے ؟

اس تفصیل سے همارا منشا اس نکتہ کو واضح کرنا تھا کہ نباتات میں اعصاب کے وجود کا جب دعوا کیا جاے تو اسکا یہ مطلب نہیں قرار دیا جائے کہ درختوں میں بھی کوئی ایسی شے موجود ہے جو اپنی ساخت اور مادۂ خمیر میں بعینہ حیوانی عصب کے مانند ہے ' بلکہ یوں سمجھنا چاهیے کہ درختوں میں بھی بعض ایسے ریشے موجود هیں جو بعینہ وهي کام کرتے هیں جو جسم حیوانی میں اعصاب کا کام ہے -

Mimosa (مموسا) ایک ذکی الحس اور سریع التاثیر درخت ہے جسے ٹھیٹ اردو میں چھوئی موئی کہنا چاهیے - اسکی ذکاوت حس کی یہ حالت ہے کہ هاتھہ لگتے هي کسی شرمگیں و حیا سرشت دوشیزہ لڑکی کی طرح اسکی پتیاں کمھلا کے جھک جاتی هیں -

مموسا میں مس کرنے سے جو هیجان پیدا هوتا ہے وہ بھی تقریباً اسی طرح مس کردہ مقام سے مرکز تک منتقل هوتا ہے جسطرح کہ حیوانات کے مس کردۂ عضو سے دماغ تک پہنچتا ہے -

مثلاً آپنے ایک پتی کو چھوا - بمجرد مس ایک قسم کا هیجان پیدا هوگا جو کہربا کی سرعت کے ساتھہ اس عضو تک پہنچ جائیگا جسکو عضو حرکت پذیر (Motile organ) کہتے هیں - مموسا میں یہ عضو پتیوں کے جوڑ کے پاس هوتا ہے - اسی کے پاس پل وی نس (Pulvinus) نامی ایک عضو نباتاتی هوتا ہے جسکی خاصیت یہ ہے کہ هیجان کی حالت میں عضلات کی طرح اسمیں بھی تقلص و انقباض (کھنچنا اور سکڑنا) هوتا ہے - جب هیجان اس عضو حرکت پذیر تک پہنچتا ہے ' تو اس سے منتقل هوکے پل وی نس میں آتا ہے اور سمٹنے لگتا ہے - اسکے سمٹتے هي مینڈک کے عضلۂ مقطوع کی طرح اسمیں بھی ایک جھٹکا لگتا ہے - یہی جھٹکا ہے جو دفعتاً پتیوں کے کمھلا کے گرجانے کی شکل میں تم کو نظر آتا ہے -

هم اوپر بیان کر آئے هیں کہ حیوانات میں نقل هیجان کا اصلی ذریعہ وہ ریشے یا خیوط هیں جن سے اعصاب مرتب هوتے هیں - نباتات میں بھی ایک قسم کے ریشے هوتے هیں جنکو انگریزی میں (Tissue) اور عربی میں نسیج کہتے هیں - یہی ریشے هیں جو هیجان کو منتقل کرتے هیں - مموسا میں یہ ریشے تنے یا شاخ میں هوتے هیں اور اسطرح چسپاں هوتے هیں کہ بمشکل علحدہ هوسکتے هیں - البتہ فرن (Fern) میں نہایت آسانی سے علحدہ هوجاتے هیں -

تنگ حجرہ تھا ' لیکن تم تو حباب کی طرح سطح دریا پر تیرنا چاہتے ہو ' اسلیے موج کے تھپیڑے ناگزیر ہیں - تم برق کی رو کی طرح تمام کارخانۂ دنیا میں حرکت پیدا کرنا چاہتے ہو ' اسلیے تصادم ' مقاومت ' اور ' جھٹکے سے دو چار ہونا ہی پڑیگا - تم ہر کسی کے ساتھہ بولوگے - جواب سخت دیا جائیگا - تم جھکوگے - تمہارے سامنے سر اوٹھایا جائیگا - ایسی حالت میں کیا تم کو بھی تن جانا چاہیے ؟ اسکا جواب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو دیدیا ہے .

و امر بالمعروف و انہ عن	نیکی کا حکم دے - بدی سے روک '
المنکر و اصبر علی ما اصابک -	اور جو دکھہ تجھکو پہونچیں اونپر
ان ذلک من عزم الامور -	صبر کر - یہ تو بڑے کٹھن کام ہیں -

چنانچہ خود حضرت داعی اسلام علیہ السلام کو بھی فرائض رسالت کی تعلیم کے بعد حکم دیا گیا :

و لربک فاصبر (۷۴ : ۷)	اپنے خدا کیلیے صبر کر -

دوسری جگہ فرمایا :

فاصبر کما صبر اولو العزم	صبر کر ' جس طرح کہ تجھہ سے پہلے تمام
من الرسل (۴۶ . ۳۵)	اولو العزم رسول کرتے آئے ہیں '

پس احتساب کیلیے علم ' رفق ' صبر ' حلم ' وقار کی اشد ضرورت ہے

(احتساب ہر حال میں چاہیے)

لیکن اگر تم علم نہیں رکھتے ' اگر تم نرمی اختیار نہیں کرسکتے ' اگر تم میں حلم و صبر نہیں ہے تو کیا فرض احتساب یتیم ہوکر دنیا میں بیکس ہوجائیگا ؟ یہ سچ ہے کہ علم ایک جوہر ہے ' رفق ایک زیور ہے ' صبر ایک تودۂ الماس ہے ' لیکن حسن کبھی کبھی بغیر زیور کے بھی دنیا کے سامنے نمایاں ہوتا ہے - اسلیے ہمکو خدمت نفس میں معتدل ہونا چاہیے - بلاشبہ یہ اوصاف پیدا کرو ' لیکن ان کے بغیر بھی خدا کا کام جاری رکھا جاسکتا ہے

برائی ہر حال میں برائی ہے ' نیکی ہر حال میں نیکی ہے - اسلیے ایک کا مٹانا اور ایک کو قائم رکھنا ہر حال میں فرض ہے - کارخانۂ احتساب کبھی معطل نہیں رہ سکتا -

غور کرو ' تین صورتیں تمہارے سامنے ہیں :

(۱) عدم احتساب کا ضرر ابھی ان اوصاف کے فقدان کے ضرر سے زیادہ ہوگا ' جو شرائط ضروریۂ احتساب ہیں -

(۲) دونوں برابر -

(۳) اس سے کم -

پہلی دونوں صورتیں زیادہ عام و متداول ہیں ' اسلیے باوجود ان اوصاف کے نہونے کے احتساب کا کام جاری رکھنا چاہیے - البتہ تیسری صورت میں زبان حق گو اور دست عمل خواہ کو روک لینا چاہیے - پھر بھی دل کی حرکت لازمی ہے ' اور ایمان کا یا بالفاظ دیگر حیات روحی کا آخری درجہ یہی ہے -

اب معلوم ہوگیا ہوگا کہ کفر خاموش ہے مگر ایمان غلغلہ انداز - باطل ساکت ہے ' مگر حق شور انگیز - ضلالت جمود میں ہے مگر ہدایت حرکت کا نام ہے - حرکت ہی میں برکت ہے اسلیے ایک مسلمان کبھی خاموش اور ساکن نہیں رہ سکتا :

قال النبی صلعم اصدق	آپ نے فرمایا سچا نام حارث (کمی
الاسماء حارث و ہمام	کرنے والا) اور ہمام (قصد کرنے والا ہے)

مذاکرۂ علمیہ

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

روح نباتات اور احساس

(مسٹر بوس کا اکتشاف جدید)

ہم نے گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں پروفیسر جے - سی - بوس کی تعریف کرتے ہوے وعدہ کیا تھا کہ ہم انکی اکتشافات و تحقیقات کو اردو زبان کے حلقۂ علمی تک پہنچانے کی کوشش کرینگے - آج اس سلسلۂ مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں :

تم بارہا باغ گئے ہوگے ' گھاس کے مخملیں فرش پر آزادانہ بیٹھے ہوگے ' چمن کی سرخ روشوں پر گلگشت تفرج کی ہوگی ' پھولوں سے دامن بھر بھر کے لطف گلداری اٹھایا ہوگا ' لیکن اس چمن طرازی و گلستاں پیرائی میں یہ خیال شاید کبھی نہ آیا ہوگا کہ ہم جس وجود پر اپنی عشرت جوییوں کی لاابالانہ مشغلے کر رہے ہیں ' خود اسپر کیا گزرتی ہے ؟

مگر آج علم کچھہ اور کہتا ہے !

کیا نباتات میں بھی احساس ہے اور کیا اسکے پاس بھی وسائل حس یعنی اعصاب ہیں ؟

(وظائف عصبیہ)

اسکے جواب سے پہلے ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اعصاب کا وظیفۂ اصلی کیا ہے ؟

عصب کا اصلی کام یہ ہے کہ ہر ہیجان excitement جو اسکے کسی حصے میں پیدا ہو ' اسے وہ جسم کے دوسرے حصے تک پہنچادے -

اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ریشوں سے مرکب ہیں جنکو انگریزی میں Fiber اور عربی میں خیط کہتے ہیں - خیوط اسکی جمع ہے - جب جسم کے کسی حصے میں ہیجان پیدا ہوتا ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ اس مقام کے خیوط میں ایک حرکت پیدا ہوگئی ہے - یہی حرکت برقی رو کی طرح آگے دوڑتی ہے ' اور جسطرح کہ برقی تار کے ایک سرے کی حرکت بسرعت تمام دوسرے سرے تک آجاتی ہے ' اسیطرح ہر ریشہ اپنے بعد کے ریشے کو حرکت دیتا ہوا چلا جاتا ہے - یہاں تک کہ یہ حرکت مرکز اعصاب یعنی دماغ تک پہنچ جاتی ہے - ان تمام سلسلوں کا منبع اور مخزن تاثرات دماغ ہے - اقلیم جسم پر اسکی سلطنت انہیں اعصاب کی بدولت قائم ہے !

مثلاً تم نے گلاب کا ایک پھول دیکھا - اب سونچو کہ کیونکر دیکھا اور اسمیں کون سے فزیولوجیکل (وظائف الاعضایی) اعمال انجام پائے ؟

جب تم نے آنکھیں کھولیں تو شعاعیں شبکیہ (۱) پر پڑیں اور ان شعاعوں کی وجہ سے شبکیہ میں ایک ہیجان سا پیدا ہوا - اسکے بعد اعصاب کا فعل شروع ہوا - اعصاب بصارۃ نے اس حرکت کو لے لیا ' اور بطریق مذکورۂ بالا دماغ تک پہنچا دیا -

---

(۱) یہ آنکھہ کا ایک پردہ ہے جسمیں نہایت باریک باریک رگوں کا جال ہوتا ہے - یہی وہ پردہ ہے جو شے مرئی کا عکس قبول کرتا ہے - انگریزی میں اسے Retina کہتے ہیں -

مدارس اسلامیہ

باز گو از نجد و از یاران نجد !

ندوہ کا جدید دستور العمل

آندھیاں چل چکیں، گرد اڑ چکی، فضا غبار آلود ہوکر صاف ہوگئی، دروغ بیانی، اتہامات، انتقامی جذبات کا زمانہ گذر چکا - اب وقت آگیا ہے کہ قوم اس اصلی راز تک پہنچ سکے کہ ندوہ کیا کررہا ہے، اور قبول اصلاح کی آمادگی جو اسنے ظاہر کی ہے، وہ کہاں تک واقعی ہے ؟ اصلاحی مطالبات میں سے کارکن اشخاص نے صرف دستور العمل کی ترمیم منظور کی ہے اور جدید دستور العمل طیار کرکے شائع کردیا ہے - اسلیے ہم مختلف پہلوؤں سے اسپر نظر ڈالتے ہیں - ندوہ کے مفاسد ہم بیان کرچکے ہیں پس اصلاح کا وہی قدم صحیح ہوگا جو اُن دونوں قسموں کے مفاسد کو دور کرے -

سب سے پہلا امر یہ ہے کہ دستور العمل کے شروع میں کوئی تمہید نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترمیم کی کیا ضرورت تھی اور نمایاں طور پر کن خاص امور کی شکایت تھی جن کو جدید دستور العمل میں رفع کردیا گیا ہے ؟ اس سے بڑھکر یہ کہ دستور العمل میں لکھا ہے کہ قدیم دستور العمل جہاں تک کہ اس دستور العمل کے خلاف نہ ہو، قایم رہیگا - مگر اس دستور العمل کے ساتھ قدیم دستور العمل شائع نہیں کیا گیا ہے، اسلیے عام پبلک اور اخبارات وغیرہ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ موجودہ قواعد کے ساتھ اور کیا کیا قواعد ہیں، اور وہ کہاں تک صحیح یا غلط ہیں ؟ -

اسی ابہام اور عدم انکشاف حالت کا اثر یہ ہے کہ دستور العمل کو شائع ہوئے ہفتوں گذر گئے، لیکن کوئی اخبار اسپر کچھ نہ لکھ سکا - اتنی فرصت کسکو ہے کہ تمام دستور العمل پڑھے، قدیم اور جدید کا موازنہ کرے، اور پھر انتقاد اور جرح و تعدیل کرے ؟

(۱)

لیکن پیشتر اسکے کہ ترمیم شدہ دستور العمل پر بحث کی جاے، اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ موجودہ کمیٹی ندوہ قاعدہ کی رو سے کوئی با ضابطہ کمیٹی ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں ہے تو وہ خود قائم رہکر ترمیم و تغیر کی مجاز ہے یا نہیں ؟

جدید دستور العمل میں قواعد کی دفعہ اول یہ ہے کہ " قواعد و ضوابط ھذا کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جب کہ جب اراکین انتظامی موجودہ ندوۃ العلماء اسکو مجلس انتظامی سے منظور کریں "

لیکن اصلاحی گروہ کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ دستور العمل قاعدہ کی رو سے موجودہ ارکان انتظامی، ارکان انتظامی ہی نہیں ہیں - اور ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی موجود ہی نہیں ہے -

اس بنا پر سب سے پہلے یہی مسئلہ طے ہونا چاہیے - کیونکہ دستور العمل کی دیگر دفعات تمامتر اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہیں -

ندوہ کا سب سے پہلا دستور العمل تقریباً ۷ - ۹ برس تک نافذ رہا پھر منسوخ کرکے نیا دستور العمل مرتب کیا گیا جو اسوقت تک جاری ہے - ان دستور العملوں میں ندوہ کی انتظامی کمیٹی کی ترکیب یہ ہے کہ اسکے ممبر صرف دو برس کے لیے منتخب ہوتے ہیں - ان کی مدت کے انقضاء کے بعد جدید انتخاب ہوتا ہے - ممبروں کی تعداد دونوں دستور العملوں کی رو سے ۳۵ یا ۳۶ تھی -

لیکن ندوہ کی جدید عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا گیا تو ایک جلسہ خاص کیا گیا، اور اس میں دفعۃً دستور العمل میں یہ ترمیم کردی گئی کہ ممبروں کی تعداد ۳۶ سے بڑھاکر ۵۱ کردی جاے، اور پھر اسی جلسہ میں فوراً ۱۵ ممبر انتخاب بھی کرلیے گئے - یہ کارروائی بغیر اسکے کی گئی کہ کوئی ایجنڈا شائع کیا جاتا اور باہر کے ارکان سے راے طلب کی جاتی - چونکہ یہ کارروائی تمام تر خلاف ضابطہ تھی اسلیے یہ جدید ممبر بالکل خلاف ضابطہ ہیں اور حقیقت میں ان کا کوئی قانونی وجود نہیں ہے - لیکن اسوقت سے اب تک یہ زاید شدہ تعداد موجود ہے، اور کثرت آرا کے بنا پر جسقدر فیصلے ہوے ہیں، ان میں زیادہ تر، انہی کی تعداد سے کام دیا ہے - یہ بے ضابطگی کا پہلا اساس الامور ہے -

لیکن خیر اسکو بھی جانے دیجیے - اس سے آگے بڑھجانے کے بعد بھی ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی نہیں ملتی -

* * *

دستور العمل کی رو سے ارکان انتظامی کا انتخاب جلسہ خاص کا کام ہے (دیکھو دفعہ ۳۲) جلسہ خاص میں ارکان کا نصاب ۱۵ رکھا گیا ہے - ارکان انتظامیہ کا پچھلا انتخاب جو جولائی سنہ ۱۹۱۳ع میں ہوا، وہ بھی بالکل بے ضابطہ تھا، اور ندوہ کی کمیٹی بالکل شکست ہوچکی تھی -

تفصیل اسکی یہ ہے کہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱ع سے دو مہینے پہلے ۴۲ ارکان انتظامیہ کی مدت ممبری گذر چکی تھی اور وہ ممبری سے خارج ہوچکے تھے - پس اُن کو ووٹ دینے کا کوئی حق نہ رہا - صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے جو ووٹ دینے کے مجاز تھے - لیکن چونکہ دستور العمل دفعہ ۳۳ کی رو سے جلسہ خاص میں ۱۵ ارکان کی موجودگی ضرور ہے - اسلیے یہ جلسۂ خاص قانوناً بالکل بے ضابطہ اور بے اثر تھا -

اگر یہ کہا جاے کہ جلسہ خاص میں جو ارکان مشروط ہیں اس سے ارکان عام مراد ہیں تو انکے لیے بھی حسب دفعہ ۵ دستور العمل یہ ضرور ہے کہ جلسہ انتظامیہ نے اُن کا انتخاب کیا ہو، لیکن ارکان عام کا انتخاب کسی جلسہ انتظامیہ میں نہیں ہوا -

غرض جولائی سنہ ۱۹۱۳ع سے پہلے ندوہ کی کمیٹی کے صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے اور وہ جلسہ خاص کرنے کے مجاز نہ تھے (کیونکہ اسکے لیے ۱۵ کی تعداد درکار ہے) ایک سال کے اندر پھر ان میں سے بھی کئی کی مدت ممبری ختم ہوگئی، اور اب قاعدہ کی رو سے یہ تعداد ۷ سے بھی کم ہے -

اسلیے ندوہ کا کوئی جلسہ منعقد نہیں ہوسکتا کیونکہ جلسہ خاص جو جدید ممبر انتخاب کرسکتا ہے، اسکے لیے ۱۵ ارکان کی تعداد ضروری ہے، اور مجلس انتظامی کیلیے بھی کم از کم ۷ - لازمی ہیں، لیکن اس وقت با قاعدہ ممبروں کی تعداد ۸ - بھی نہ ہے -

پس دنیا کو تعجب اور حیرت سے سننا چاہیے کہ قانوناً ندوہ کا اس وقت وجود ہی نہیں ہے، محض ایک بے قاعدہ اجتماع ہے جو ندوہ کو چلا رہا ہے - اسلیے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ ندوہ کا ممبروں کا انتخاب بالکل نئے سرے سے عمل میں آے اور از سر نو اسکا نظام درست ہو - جب تک یہ مرحلہ طے نہوگا، اُس وقت تک ندوہ کی تمام کارروائیاں حتی کہ اصلاح دستور العمل بھی محض بے قاعدہ اور بے معنی ہونگی - اگر یہ بیان صحیح نہیں ہے تو ارکان ندوہ کو اس کی تصحیح کردینی چاہیے -

مکتوب استانۂ علیہ

سالنامۂ جمعیۂ هلال احمر قسطنطنیه

اور

ارسالیات مالیۂ هند

جنرل سکریٹری هلال احمر قسطنطنیه کا مراسله

بخدمت ادیب اریب و فاضل لبیب مولانا ابو الکلام آزاد متعنا الله ببقاه -

پس از ستایش آن فاضل محترم عرض می شود که نامۂ نامی مورخۂ ۱۱ - جون رسیده - مطالعه شد - از مضمون مکتوب آگاهی حاصل گشت - چندی است که در مطبوعات هندوستان پارۂ مقالات و بیاناتی دیده می شود که جمله متعلق مناقشات اعانۂ - چندۂ - هلال احمر میباشد - می توان گفت که تمام این قیل و قالها را وقع و صحتی درکار نیست - چه که سالنامۂ هلال احمر که موجب این همه گفتگوها گشته ، عبارت از راپورت هائی است که دو سال قبل طبع و انتشار یافته ، و هنوز اسمآء خیلی از اعانه دهندگان در آن کتاب درج و اشاعۂ نیافته است که در سالنامۂ آیندۂ متعلقۂ سالهای ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ دیده و یافته خواهد شد -

دیگر آنکه مبالغی که در سالنامه محرر و مندرج است ، عبارت از مبالغی میباشد که از راه راست بدون توسط و مداخلۂ کسی و منبعی ، یکسره باداره مرکز عمومی جمعیت هلال احمر قسطنطنیه واصل و اخذ و قبض گردیده - دریں شکی نیست که بسیاری مبالغ دیگر نیز که بواسطۂ اشخاص و منابع متعدده فرستاده شده است هنوز داخل سالنامۂ مذکوره نگردیده است - یکی دیگر آنست که مبالغی بدون اینکه نام هلال احمر از طرف اعانت دهنده و فرستنده ذکر شود ، بنام صدارت عظمی رسیده ، و ایشان آن مبلغ را طوری که صلاح دیده اند برای صرف مجروحین و غزاة رأساً بوزارت جنگ تسلیم و سپرد فرموده اند که در دفترخانۂ وزارت مذکوره مضبوط و مقید میباشد ، و بجاے لازم خود خرج و مصروف رسیده است -

پس چنان مناسب است که مطبوعات محلیۂ هند تا هنگام انتشار سالنامۂ آینده دم از مناقشات و مطاعنات و بدگوئی و اتهام همدیگر بربسته ، مترصد و منتظر استقبال باشند - آنگاه سلیم از سقیم و غث از سمین معلوم و آشکار خواهد گشت -

در ختام این نامه از گفتن چند جمله ناگزیر هستیم که آن این است : برادران محترم ما مسلمانان هندوستان یقین کنند، و مطمئن باشند که تمام مبالغ مرسوله که بنام اعانۂ هلال احمر فرستاده اند - خود شان کاملاً باین جمعیت انسانیت پرور رسیده و یک فلس آن حیف و حذف نشده ، و تماماً صرف غازیان و مجروحان در اثناء جنگ شده - و ازیں روے ملت نجیبۂ عثمانیه و دولت علیه از همۂ مدد کنندگان کمال منت و شکر گذاری واداشته و هیچ وقت نیکی و خوبیهاے آن برادران نیکنام را فراموش نخواهند نمود -

بدیں وسیلۂ حسنه تقدیم احترامات فائقه نموده موفقیت جنابعالی را در کافۂ امور خواهانم - والسلام

کاتب عمومی هلال احمر عثمانی در قسطنطنیه :
دقتور عدنان

(ترجمہ)

گذارش ہے کہ آپکا خط مورخہ ۱۱ - جون پہونچا اور مطالب مندرجہ سے آگاہی ہوئی -

کچھہ عرصے سے ہندوستان کے اخبارات میں چند ایسے بیانات مضامین دیکھے جاتے ہیں جو تمام تر چندۂ ہلال احمر کے جھگڑوں کے متعلق ہیں - لیکن اس تمام قیل و قال میں کسی طرحکی واقعیت و صحت نہیں ہے - اسلیے کہ ہلال احمر قسطنطنیہ کی رپورٹ جو ان مناقشات کا موجب ہوئی ہے ، اب سے دو سال قبل طبع ہوئی ، اور بہت سے روپیہ بھیجنے والوں کے نام اسمیں درج نہ ہوسکے - وہ ۱۳۲۹ اور ۱۳۳۰ کی رپورٹ میں درج ہونگے جو شائع ہونے والی ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ رپورٹ میں جو رقمیں درج کی گئی ہیں ، وہ صرف وہی رقوم ہیں جو براہ راست و بغیر توسط ، اور بلا کسی درمیانی شخص کے وسیلہ اور کسی دفتر کے دخل کے ، یکسر دفتر انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ میں پہنچیں اور وصول کی گئیں - اسمیں شک نہیں کہ انکے علاوہ اور بھی بہت سا روپیہ دیگر اشخاص اور دفاتر کے واسطہ سے بھیجا گیا ہے کہ ہنوز رپورٹ میں درج نہیں کیا گیا ہے - ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض رقوم انجمن ہلال احمر کی جگہ وزیر اعظم کے نام بھیجی گئیں اور انہوں نے جس طرح مناسب سمجھا مجروحین جنگ کی اعانت کیلیے براہ راست وزارت جنگ کے سپرد کردیا اور حکم دیا کہ دفتر وزارت میں درج کیا جاے ، اور وہ بھی اپنے مقصد خاص میں یعنی مجروحین جنگ کی اعانت میں خرچ و صرف کیا گیا -

پس مناسب ہے کہ ہندوستان کے اخبارات اپنے جھگڑوں کو اور باہمدگر طعن و قدح کو اور اتہام و بدگوئی کے سلسلے کو دوسری رپورٹ کی اشاعت تک بند کردیں اور اسکی اشاعت کا انتظار کریں - اس وقت حقیقت ظاہر ہوجائیگی اور کھرے کھوٹے میں تمیز کی جا سکیگی -

خط کے خاتمہ میں چند جملے زر اعانۃ کے خرچ و تصرف کی نسبت کہدینا ضروری سمجھتا ہوں - ہمارے محترم بھائی یعنی مسلمانان ہند یقین کریں اور مطمئن رہیں کہ تمام روپیہ جو انہوں نے ہلال احمر فنڈ کیلیے بھیجا ہے ، وہ سب کا سب انجمن کو وصول ہوچکا ہے اور ایک پیسہ بھی اس میں سے ضائع یا نذر خیانت نہیں ہوا - اور تمام تر صرف غازیان مجروح کی تیمار و اعانت میں خرچ کیا گیا - ملۃ عثمانیہ اور نیز دولۃ علیہ تمام مدد کرنے والوں اور زر اعانت بھیجنے والوں کی کمال درجہ ممنون و شکرگذار ہے اور کبھی بھی ہندوستان کے نیک نام بھائیوں کی اس سچی نیکی اور حمیت کو فراموش نہیں کرسکتی -

اس تقریب مراسلۃ کے موقعہ پر احترامات فائقہ کا تحفہ پیش کرتے ہوے ، جناب عالی کے تمام امور و مقاصد کی کامیابی کی دعا مانگتا ہوں - والسلام -

جنرل سکریٹری انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ :
ڈاکٹر عدنان

لوگ تھے جنھیں ہوتی
، یونان کے مقابلہ کے
حدود کی طرف بھیجنا
"

اسکا یہ قدرتی نتیجہ
کہ تمام وقت ' روپیہ ' اور
ت ان پر صرف ہوگئی '
البانیا کے دوسرے حصوں
پاے عمل لنگڑا نے لگا "

" مصیبت بالاے مصیبت '
ونا پر بعض ترکی افسروں کا
ملہ ' ترانا اور البیسن میں
دشہ ناک اجتماع افواج ' اسد
مالی مشکلات ' اور سب
آخر مگر سب سے بڑھکر موجودہ بغاوت ! "

اس اعتذاری تمہید کے بعد انہوں نے تیچ مشن کی مشکلات
ور نا منوز ناکامی کی داستان چھیڑی اور بتلایا کہ انکا سارا وقت
سالس کی برھمزنی ' اشخاص کے انتخاب ' انکی تربیت ' اور
اور انہیں مرکزی وابستگی و اتحاد کے رنگ میں رنگ دینے
میں صرف ہوتا رہا - ان کوششوں کے نتائج کا ذکر کرتے ہوے انہوں نے

کہا کہ جب تک ہمارے تمام
افسر ' جو اسوقت اطراف
و جوانب میں پراگندہ ہیں '
کسی ایک مرکز پر مجتمع نہ
ہو جائیں ' اسوقت تک ہمیں
یہ نہیں نظر آسکتا کہ کتنی
ترقی ہوچکی ہے ؟

بدن الفوری قبضہ کیا ہوگا ؟

جنرل موصوف نے کہا کہ یہ
ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ ہے -
یقیناً بعض ماہرین سیاست کا
خیال ہے کہ یہی آخری حل
ہے ' مگر چونکہ یہ ایک خالص
سیاسی سوال ہے اسلیے

جواب دینا میرا کام نہیں -

جب اسد پاشا کے متعلق پوچھا گیا " تو پہلے تو انہوں نے نہایت احتیاط اور احساس مسئولیت کے ساتھہ کہا کہ " صاف دلائل ملنا مشکل تھے " لیکن اسکے بعد کچھہ اچھہ احتیاط کی بندشیں ڈھیلی کردیں ' اور ایک قیاس مزاجب غیر مامون پر ہنسکے وہاں پہنچگئے جہاں آج تمام یورپ مصروف گلگشت ہے "

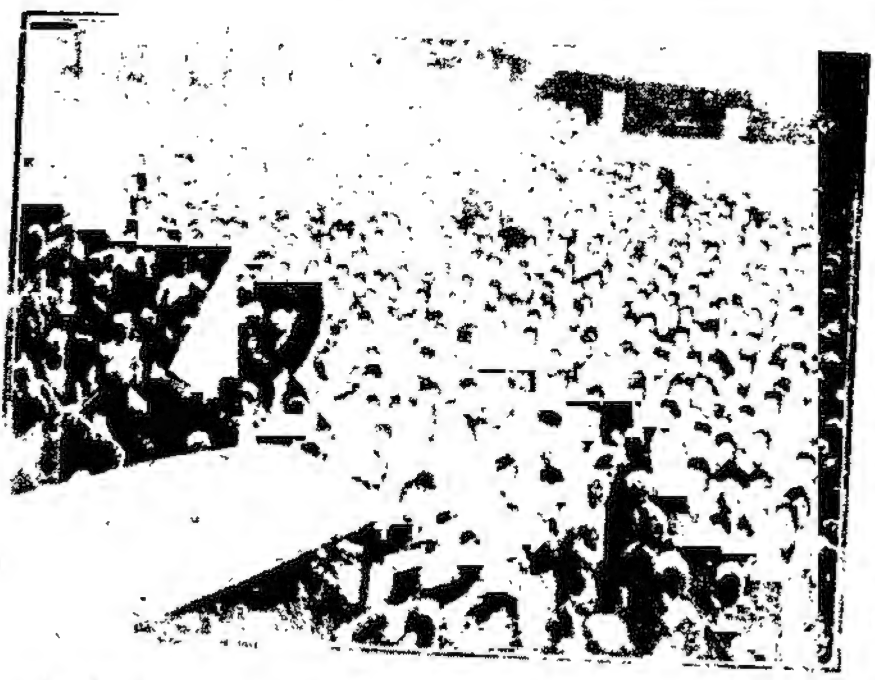

دروزہ میں اہل البانیا کا اجتماع اور " یا مسلمان حکمراں یا دوبارہ ترکونکی حکومت " کا نعرہ ! !

قطب جنوبی

غالباً یاد ہوگا کہ ہم نے الهلال
(جلد چہارم) میں سر ارنسٹ
شیکلٹن کی سرگردگی میں ایک
نئی مہم کے جانے کی اطلاع دی
تھی ' جو قطب جنوبی کے مسئلہ
کو انتہا تک پہنچا دینے کی
کوشش کریگی -
حال میں سر شیکلٹن تجربہ کے طور
پانچ آدمیوں کے ہمراہ ناروے کی
طرف گئے - اس مختصر اور
آزمایشی سفر سے وہ حال ہی میں
واپس آے ہیں - خود شیکلٹن اور
انکے رفقاء کے چہروں پر سفر کے جو
آثار نظر آتے ہیں ان سے انداز ہوتا
ہے کہ اثناء سفر میں انہیں کیسے
کیسے مصائب و شدائد کا مقابلہ کرنا
پڑا ہے ؟

ایک اخبار کا نامہ نگار ان سے
ملنے گیا تھا - اس نے جب سفر
کے حالات و نتائج کے متعلق دریافت
کیا تو انہوں نے کہا :

" میں اپنے تجربہ کے نتائج سے
خوش ہوں - قطب جنوبی کے متعلق یہ پہلا کام ہے جو ان حالات
میں کیا گیا ہے - ہمارے امتحان نے یہ واضح کردیا ہے کہ ہماری
تیاریوں کا رخ صحیح ہے - ہم اپنی کمزوریوں کو معلوم کرنے گئے
تھے جو ہمیں معلوم ہوگئیں ' اور اب ہم انکا انسداد کردینگے - ہمارے ساز
و سامان میں موٹر کار اور خیمے در سب سے زیادہ کامیاب چیزیں
ثابت ہوئی ہیں - یہ دونوں چیزیں آیندہ تجارب میں اور زیادہ کامیاب
ثابت ہونگی -

در اصل ہم نے تمام حالتوں
میں کام کیا ' اور جہاں تک ممکن
ہوا بحر انطراطیک کے سخت
و خطرناک حالات میں کیا '
منجملہ شدید واقعات کے ایک
یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک بہت
ہی ڈھالو اتار پر سے گزرتے وقت
موٹر سیلج (موٹر کی طاقت سے
برف پر چلنے والی گاڑی) الٹ
گئی - مگر غنیمت ہے کہ کسی
شخص کو نقصان نہیں پہنچا - سطح
کی حالت یہ تھی کہ جہاں جہاں اجازت
دی ہماری جماعت نے ناریں
خوب کھیلیں ' مگر عموماً یہاں
کی سطح انطراطیک کی سطح سے
زیادہ نرم ہے - جو سطحیں اسوقت
تک تجربے میں آچکی ہیں ' ان
میں سب سے بہتر متوسط درجہ کی
انطراطیکی سطح کو سمجھنا چاہیے -
خدا تھیلوں کے بدلے تین کے
بکسوں میں رکھی گئی تھی جو
ان تھیلوں سے زیادہ ہلکے اور ہاتھہ
میں رکھنے کے قابل تھے - لوگوں کو کھانا تین وقت یعنی صبح ' دوپہر
اور شام کو ملتا تھا - پینے کے لیے صرف چاے یا دودھ تھا "
سر شیکلٹن کا یہ سفر محض ایک آزمایشی سفر تھا - وہ چاہتے تھے
کہ نئے سامانوں کا تجربہ کر دیکھیں کہ ان سے کس قدر مدد ملتی
ہے - اب تک اس سفر میں برفستانی کتوں کی گاڑیوں سے کام لیا
جاتا تھا مگر اس آزمایش نے ثابت کردیا ہے کہ موٹر کار سے اس
مہم میں بہت مدد ملسکتی ہے -

سر شیکلٹن

مسئلۂ البانیا

جنرل دی ویر کا بیان

یورپ کو دوسری قوموں کی ملی عصبیت کی مذمت و شکوہ کرتے کرتے اب خود اپنے تعصب و تنگ دلی سے بھی شرم آنے لگی ہے - اگرچہ تعصب اسکے رگ و پے میں جاری و ساری ہے ' مگر جب کبھی اسکے منظر عام پر آنے کا موقع پیش آتا ہے تو وہ ہمیشہ اسکے چہرہ پر فریب و خدع کا نقاب ڈالکر آتا ہے -

البانیا کا اسلامی حکومت سے محروم ہونا یورپ کے مسیحی تعصب اور دیرینہ سازش کا نتیجہ ہے ' تاہم یورپ نے اسکی وجہ یہ بیان کی کہ اولاً تو اصولاً ہر قوم کو اپنے اوپر خود حکومت کرنی چاہیے - ثانیاً چونکہ ترک یہاں امن و نظام قائم نہیں کرسکتے - اسلیے یہ سرزمین ہمیشہ کشت و خون اور جنگ و جدل کے عذاب میں گرفتار رہتی ہے - پس ترکوں کو نکالدینا چاہیے -

وجہ اول کہاں تک صحیح ہے ؟ اسکا اندازہ شہزادہ ویڈ کے جبریہ تقرر ' پھر فرار ' اہل البانیا کے خروج ' اور یورپ کے نامرادانہ تغافل و سکوت سے ہوگیا ہوگا - اور دوسرے سبب کا اندازہ جنرل دی ویر کے بیان سے ہوسکتا ہے جو البانیا کی ڈچ جندرمہ کے افسر اعلی ہیں -

وہ آجکل اپنے وطن واپس آئے ہوے ہیں - یہ حالات انہوں نے ہوالینڈ دی گزٹ کے مراسلہ نگار سے بیان کیے ہیں -

انہوں نے کہا کہ " البانیا کی سرزمین سازشوں اور چالاکیوں کی سرزمین ہے - وہاں ہر قبیلہ اپنے ہمسایہ قبیلہ کے اور ہر معزز آدمی اپنے معزز ہمسایہ کے خلاف سازش میں شب و روز مشغول رہتا ہے - جس شے سے پراگندہ حالی بد سے بدتر ہوگئی ہے ' وہ یہ ہے کہ خارجی نفوذ و اثر باہم برسرکشاکش ہیں - سچ یہ ہے کہ جس شخص نے البانیا بچشم خود نہیں دیکھا ہے اسکے لیے یہ اندازہ کرنا کہ یہ سازشیں کسقدر غیر متناہی ہیں اور ان سے حکمراں جماعت کے فرائض میں کس درجہ اشکال و دقت پیدا ہوتی ہے ؟ محال نہیں تو محال سے دوسرے درجہ پر ضرور ہے "

اسکے بعد جنرل موصوف نے بتلایا کہ جب وہ البانیا پہنچے ہیں تو وہاں کے مناسب حال جندرمہ (جنگی پولیس) کی ترتیب کے لیے کس طرح انہوں نے اس وسیع ملک کا ایک طویل دورہ کیا ؟ اور کیا کیا حالات پیش آے ؟ اسکے بعد انہوں نے کہا :

" لیکن ہمارے دورہ سے واپس آتے ہی بین القومی کمیشن کے قبضے نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم فوراً ایک طاقت تیار کریں جو یونان سے ان مقامات کو خالی کرالے جن پر وہ اسوقت قابض تھا -

یہ ہمارے مشکلات کا آغاز تھا - اب ذرا سونچیے کہ یہ لوگ کس قسم کے ہیں ؟ کامل فوضویت (انارکی) کے علاوہ کسی دوسری حالت سے نا آشناے محض ہیں - " وطنیت " " ارض پدری " کے الفاظ کا تصور بھی انکے ذہن میں نہیں - ان میں نہ تو تربیت ہے اور نہ وابستگی ' نہ وفاداری کا احساس ہے اور نہ انجام اندیشی و فرق مراتب کا خیال - وہ افسر کو بھی بالکل اسیطرح بے باکی سے گولی مار دینگے جسطرح وہ ایک باغی کو مار دیتے ہیں -

(۱) پرنس ویڈ مع اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کے جسکو یورپ کی حریۃ و مساوات کے عفریت نے البانیا کی غالب اسلامی آبادی پر مسلط کرنا چاہا -

(۲) لیکن البانیا کے فریب خوردہ اور بد بخت قبائل بالاخر ہشیار ہوے اور پکار اٹھے کہ " ہمیں اس نصرانی حریۃ و عدالۃ کی جگہ پھر ترکوں کا ظلم واپس دلادو ! " عام خروج اور بد امنی پھیل گئی -

بالاخر پرنس ویڈ کو جسے پادشاہوں کا تاج پہنایا گیا تھا ' چوروں اور مجرموں کی طرح بھاگنا پڑا - دیکھو ! وہ پوشیدہ ایک کشتی پر سوار ہو رہا ہے جو اسے ایک جنگی جہاز میں پہنچا دیگی -

(۳) اب یورپ حیران ہے - اور مسئلۂ البانیا کیلیے ایک غیر رسمی کانفرنس منعقد کی گئی ہے -

میں تعلیم معاش کا ذریعه هے جو عصبیت کي عزت سے بمراحل دور هے' اور معلم ضعیف اور مسکین شخص سمجھا جاتا هے جسکو کوئي خانداني عزت حاصل نہیں هوتي - اس بنا پر بہت سے دلیل اهل پیشه اسکے ذریعه سے وہ مناصب حاصل کرنا چاهتے هیں' جسکے وہ اهل نہیں هیں - اونکو حرص و طمع کہاں سے کہاں پهینک دیتي هے' اکثر سر رشته امید اونکے هاتهه سے چهوٹ جاتا هے وہ هلاکت کے گڑھے میں گر پڑتے هیں اور وہ غریب یه نہیں جانتے که اونکے لیے یه مناصب محالات سے هیں اور وہ صرف پیشه ور لوگ هیں - لیکن تعلیم کا ابتداے اسلام میں یه حال نه تها - وہ کوئي پیشه نه تهي' صرف شارع کي باتوں کا دوسروں تک پہونچانا' اور اون باتوں کي جن سے لوگ ناواقف هیں تبلیغ کرنا' تعلیم کا حقیقي مفہوم تها - اس لیے خانداني معزز لوگ جو دین کي حفاظت کے ذمه دار تهے' وهي قران و حدیث کي تعلیم بهي دیتے تهے - بحیثیت تبلیغ نه بحیثیت پیشه' کیونکه وهي اونکي منزل کتاب تهي' اوسي سے اونکو هدایت ملي تهي' اوسي کا نام اسلام تها' اوسیکے لیے اونہوں نے جنگ کي تهي' اور اوسي نے اونکو دوسري قوموں سے ممتاز کر دیا تها - اسلیے وہ اوسکي تبلیغ کے حریص تهے - اونکا غرور' اونکي حمیت اس راہ میں خلل انداز نہیں هوتي تهي - چنانچه انحضرت نے وفود عرب کے ساتهه کبار صحابه کو خود حدود اسلام کي تعلیم کیلیے بهیجا تها' اور عشرہ مبشرہ کوبهي یه خدمت تفویض هوئي تهي - ان مثالوں سے اسکي تصدیق هوتي هے - لیکن جب اسلام کو استحکام حاصل هو گیا' اور دوسري قومیں اوسکے حلقے میں داخل هوئیں اور کثرت وقائع سے استنباط احکام کي ضرورت هوئي' تو اسکے لیے ایک قانون کا محتاج هونا پڑا جو غلطي سے محفوظ رکهے - اب علم ایک ملکه کا نام هوگیا' جسکے لیے تعلیم ضروري تهي' اسلیے وہ ایک پیشه بن گئي جیسا که اوسکا ذکر تعلیم و تعلم کي فصل میں آئگا - چنانچه معزز لوگ امور سلطنت کے انجام دینے میں مشغول هوگئے' اور اونکے علاوہ دوسرے لوگ تعلیم دینے لگے - اب وہ ایک پیشه بن گئي اور امراء کو اس سے شرم معلوم هونے لگي' اور وہ غربا کیلیے مخصوص هوگئي' اور معزز لوگوں نے اوسکو حقیر سمجهه لیا - حجاج بن یوسف کا باپ شرفاے ثقیف میں تها' اور عرب کي عصبیت اور قریش کے مقابله کا جو شرف قبیله ثقیف کو حاصل تها وہ مخفي نہیں - وہ قران مجید کي تعلیم اوس حیثیت سے نہیں دیتا تها جو اس زمانے میں بطور ذریعه معاش کے رائج هے - بلکه اوس طریقه پر جو ابتداء اسلام میں جاري تها" - (مقدمه تاریخ - ص - ۲۹) -

اس بنا پر علماء کي ذلت و نظام تعلیم کي بے اثري کي یه نوبت پہونچي که معلمین کے معائب میں حدیثیں وضع کیگئیں :

شرارکم معلموکم اقلهم رحمة على اليتيم و اغلظهم على المسكين-	سب سے برے تمهارے معلم هیں' جو یتیموں پر بہت کم رحم کرتے هیں' اور غرباء کیلیے سب سے زیادہ سخت هیں (کیونکه وہ تنخواہ نہیں دیتے) -
لاتستشیر و الحاكة و المعلمين فان الله سلبهم عقولهم و نزع البركة من اكسابهم (موضوعات زرقاني ص : ۹۱)	جولاهوں اور مدرسوں سے مشورہ نه کیا کرو کیونکه خدا نے اونکي عقل سلب کرلي اور اونکي کمائي سے برکت کو اوٹها لیا -

لیکن با اینهمه طلباء پر اثر و اقتدار کا قائم رکهنا ضرور تها' اسلیے خود علماء نے اپنے فضائل میں حدیثیں وضع کیں

ا حسد و لا ملق الا في طلب العلم (تعقبات اسیوطي على موضوعات ابن جوزي ص ۴۸)	حسد اور چاپلوسي صرف علم هي میں هے
حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف ركعة -	عالم کي مجلس میں حاضر هونا هزار رکعت نماز سے افضل هے -
مداد العلماء افضل من دماء الشهداء	علماء کي روشنائي شهیدوں کے خون سے افضل هے -
علماء امتي كانبياء بني اسرائيل -	میري امت کے علماء مثل انبیاء بني اسرائیل کے هیں -
من جالس عالما فكانما جالس نبيا (موضوعات ملا علي قاري - ص ۴۲ ' ۵۷ ' ۸۲)	جو شخص کسي عالم کے ساتهه بیٹهے وہ گویا کسي نبي کے ساتهه بیٹها -

نظام تعلیم کا یهي انقلاب اب تک قائم هے' بلکه امتداد زمانه سے اور بهي ابتر هوگیا هے - اب همکو غور کرنا چاهیے که یه نظام تعلیم اسٹرائک کا متحمل هوسکتا هے یا نہیں ؟ خوب غور کرو' اساتذہ کا ذریعه معاش صرف طلباء هیں - مدارس کا چندہ صرف طلباء کي کثرت کي بناپر وصول کیا جاتا هے' علماء کا کوئي وقار نہیں' اونکا طلباء پر کوئي احسان نہیں' باانهمه هر مدرس تعظیم و وقار کا متمني هے - هر طالب العلم جانتا هے که اساتذہ اجرة درس لیتے هیں' اس بنا پر اگر تمام طلباء متفقه طور پر مدرسه سے علحدگي اختیار کرلیں تو اساتذہ کا بهترین ذریعه معاش هاتهه سے جاتا رهے' چندہ کے مدارس دفعة برباد هوجائیں' مدرسین کا فرضي وقار و عزت خاک میں مل جاے' اب هم تسلیم کرلیتے هیں که اسٹرائک صرف تجارت پیشه اصحاب کا حق هے - لیکن سوال یه هے که خود همارا نظام تعلیم تجارتي اصول پر قائم هے یا نہیں ؟ اگر هے اور قطعاً هے تو وہ اسٹرایک کي گنجائش کیوں نہیں رکهتا ؟ یورپ کي تعلیم گاهوں میں اگر اسٹرائک نہیں هوتي تو اسکي وجه صرف یه هے که یورپ کا نظام تعلیم تجارتي اصول پر قائم نہیں هے' مدرسین کو تنخواهیں ملتي هیں' لیکن اونکي حیثیت هندوستان سے مختلف هے - اگر همارا نظام تعلیم ایک هفته کے لیے بهي وهاں قائم کردیا جاے تو تمام یورپ میں دفعتاً هنگامه برپا هوجاے - هندوستان کے انگریزي مدارس پهر بهي غنیمت هیں' لیکن - مدارس عربیه کي حالت نا گفته به هے -

همارا قدیم نظام تعلیم بهي اخلاقي اصول پر قائم تها اور اب اس اصول کو ڈسپلن کے پردے میں بجبر قائم رکها جاتا هے' لیکن اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاهیے که قدیم نظام تعلیم کو خود اخلاق هي نے قائم کیا تها - اور جبر قانون کي حفاظت کرسکتا هے' لیکن اخلاق کا محافظ خود اخلاق هي هوسکتا هے - اس بنا پر اگر هم اپنے نظام تعلیم کو اخلاقي اصول پر چلانا چاهتے هیں' تو هم کو سب سے پہلے اساتذہ کے اخلاق و عادات کي نگهداشت کرني چاهیے' اور اگر هم ایسا نہیں کرتے تو هم کو اعلان کردینا چاهیے که همارا نظام تعلیم اخلاق کے بجاے ایک اور قانون کے زیر اثر هے' اور وہ قانون اسٹرائک کي اجازت نہیں دیتا - اس اعلان کے بعد هم بهي تعلیمي اسٹرائک کو ناجائز تسلیم کرلینگے - لیکن هم اسکو بهي تسلیم کرلیتے هیں که همارا نظام تعلیم خالص اخلاقي اصول پر قائم هے' اساتذہ مفت تعلیم دیتے هیں' طلباء کو اساتذہ کي طرف سے وظائف ملتے هیں' طلباء و اساتذہ کے درمیان خالص علمي تعلقات قائم هیں لیکن سوال یه هے که علمي تعلقات میں بهي اختلاف' نفرت' بلکه عداوت غرض تمام اسباب اسٹرائک کا احتمال هے یا نہیں ؟ جو طلباء قاعدہ بغدادي اور پرائمر پڑهتے هیں وہ بے سمجهے اساتذہ پر کوئي اعتراض نہیں کرسکتے' لیکن ایک بي - اے کا طالب العلم پروفیسروں سے کیوں نہیں اختلاف کرسکتا ؟ چند طلباء ایک عالم سے شمس بازغه کا درس حاصل کرتے هیں' اونکو اس سے تسکین نہیں هوتي' اور اونکو اسکا صحیح احساس بهي هے' پهر وہ اوس عالم کے حلقه درس سے علحدہ هوکر اپني تعلیم کا دوسرا بهتر انتظام کیوں نہیں کرسکتے ؟ اور اگر اونکے نزدیک اسٹرائک کے ذریعه سے یه انتظام هوسکتا هے تو اونکو کون سي چیز اسٹرائک سے روک سکتي هے ؟

مراسلات

الاعتصــاب فــي الاســلام

از مولانا عبد السلام ندوي

(۲)

(تقسيم دوم)

(کیا اسٹرائک صرف تجارت پیشہ گروہ هي کرسکتا ہے ؟)

تصریحات مذکورہ بالا سے اگرچہ ثابت هوگیا ہے کہ اسٹرائک تجارتي تعلقات رکھنے والوں کے ساتھہ مخصوص نہیں ہے ' لیکن ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ طلباء کي مخصوص حالت تمام دنیا سے مختلف ہے اور وہ اونکو اسٹرائک کي اجازت نہیں دیتي - اس بنا پر سب سے مقدم سوال یہ ہے کہ اوستاد و شاگرد کے تعلقات اسٹرائک کے متحمل هوسکتے هیں یا نہیں ؟

اسلام کے نظام تعلیم میں ابتدا سے لیکر آجتک جو تغیرات وانقلابات هوے هیں' اونکي تاریخ اگرچہ نہایت دلچسپ ہے لیکن یہ مضمون اوسکي گنجایش نہیں رکھتا ' اجمالاً صرف یہ بیان کردینا کافي هوگا کہ صحابہ کرام بلکہ تابعین کے زمانہ تک تعلیم پر اجرت لینا سخت ننگ و عار بلکہ گناہ خیال کیا جاتا تھا ' اور محدثین نے مدت تک اس روش کو قائم رکھا - چنانچہ ایک محدث کي آنکھہ میں آشوب تھا - ایک طالب العلم نے سرمہ پیش کرنا چاھا ' انھوں نے صاف انکار کردیا . کہ علم حدیث اس ظاهري معاوضہ کا بھي متحمل نہیں هو سکتا حالانکہ یہ معاوضہ نہ تھا - (۱)

- ایک مرتبہ حضرۃ حسن بصري نے بازار میں کپڑا خریدنا چاھا - بزاز نے کہا کہ " آپ کو اس قیمت پر دیتا هوں ورنہ دوسرے کو هرگز ندیتا " چونکہ اس رعایت کا سبب صرف یہ تھا کہ وہ بہت بڑے محدث تھے ' اسلیے بظاهر یہ تخفیف ' علم حدیث کا معاوضہ تھي ' لیکن یہ غیر محسوس معاوضہ بھي اونکو اس قدر شاق گذرا کہ پھر تمام عمر خرید و فروخت کیلیے بازار نہ گئے (۲) -

محدثین میں اگر کوئي ماهوار وظیفہ لیتا بھي تھا تو اوسکو طلباء پر صرف کردیتا تھا (۳) بعض محدثین خود طلباء کو مالي اعانت دیتے تھے (۴) اس استغناء و قناعت کا یہ اثر تھا کہ علماء کو سلاطین کا مطلق خوف نہ تھا (۵) بلکہ اسکے برعکس خود شاهزادے محدثین سے ڈرتے تھے (۶) بعض محدثین علانیہ سلاطین کو گالیاں دیدیتے تھے (۷) یہ استغناء صرف مال و دولت تک هي محدود نہ تھا' بلکہ علماء کو عزت ' شہرت ' اور جاہ طلبي سے بھي سخت نفرت تھي - امام اعمش کا بیان ہے کہ هم نے ابراهیم کو مجبور کیا کہ وہ مسجد میں ستون کے پاس بیٹھہ کر درس دیں - چونکہ اس ذریعہ سے گویا اپنے آپ کو نمایاں کرنا تھا - اسلیے اونھوں نے انکار کردیا .

حارث بن قیس جعفي کا یہ حال تھا کہ جب ایک یا دو آدمي اون سے درس حدیث حاصل کرتے تھے تو وہ بیٹھے رھتے تھے ' لیکن جب مجمع هوجاتا تھا تو شہرت و جاہ طلبي کے خوف سے اوٹھہ جاتے تھے - ربیع کے پاس جب طلباء حاضر هوتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا تمہارے شر سے بچاے (۱) -

تذکرۃ الحفاظ وغیرہ میں اس قسم کے واقعات بکثرت منقول هیں لیکن اس موقعہ پر هم محدثین کے فضائل و مناقب کا باب باندھنا نہیں چاھتے' بلکہ اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ جب تک یہ نظام تعلیم قائم تھا ' طلباء و اساتذہ کے تعلقات اسٹرائک کي گنجایش نہیں رکھتے تھے' کیونکہ اسٹرائک کا مقصد (جیسا کہ اوپر گذر چکا) یہ هوتا ہے کہ تمدني فوائد و منافع سے دوسرے گروہ کو محروم کردیا جاے - لیکن اس نظام تعلیم میں اساتذہ کو طلبا کے ذریعہ سے کوئي ذاتي فائدہ حاصل نہ تھا - مال و دولت سے وہ بیزار تھے' جاہ و شہرت سے اونکو نفرت تھي ' خود بعض محدثین طلباء کو مالي مدد دیتے تھے' ایسي حالت میں اسٹرائک اونکو کس فائدہ سے محروم کرسکتي تھي ؟ بلکہ اسکا اثر خود طلباء پر نہایت مضر پڑسکتا تھا - اخلاقي حیثیت سے اس بے نیازي اور بے نفسي کا طلباء پر جو اثر پڑتا تھا وہ کسي قسم کي سرکشي کي اجازت نہیں دیسکتا تھا - لیکن تاریخ اسلام کے یہ ایام بیض جب گذر گئے تو دفعۃً نظام تعلیم میں انقلاب پیدا هوا اور اوس نے شاگرد و اوستاد کے علمي تعلقات کو مبدل بہ تجارت کردیا - علماء کو ماهوار تنخواهیں ملنے لگیں' بیش قرار وظائف مقرر کیے گئے - اور اس انقلاب نے رفتہ رفتہ انھیں حرص و طمع کا خوگر بنا دیا ' جس نے اون کے وقار کو دفعۃً بالکل مٹا دیا .

علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں روایات کي تنقید کا ایک خاص اصول یہ قائم کیا ہے کہ " تاریخي روایات میں زمانے کے تغیرات کو نظر انداز کردینا سخت غلطیوں کا باعث هوا کرتا ہے " چنانچہ لکھتے هیں :

ومن الغلط الخفي في التاريخ ' الذهول عن تبدل الاحوال في الامم والاجيال بتبدل الاعصار ومرور الايام وهو داء دوي شديد الخفاء اذ لايقع الا بعد احقاب متطاولة فلا يكاد يتفطن له الا الآحاد من اهل الخليقة

تاریخ میں ایک مخفي غلطي یہ ہے کہ تغیرات زمانہ سے قوموں میں جو تغیر هوتا ہے اوسکو بھلا دیا جاتا ہے' اور یہ سخت مرض ہے جو نہایت مخفي طور پر پیدا هوتا ہے کیونکہ اوسکا ظہور ایک زمانہ ممتد کے بعد هوتا ہے اسلیے اوسکو صرف چند مخصوص افراد سمجھتے هیں -

علامۂ موصوف نے اس کلیہ کے جزئیات کی جو تشریحي مثالیں دي هیں' اون میں ایک مثال تعلیم کا مسئلہ بھي ہے - جس سے اس انقلاب کي حقیقت اور اوسکا عملي اثر اچھي طرح واضح هوسکتا ہے ' اسلیے هم اوسکا خلاصہ درج کرتے هیں :

" اسي قبیل سے یہ واقعہ بھي ہے جسکو حجاج کے متعلق مورخین نے بیان کیا ہے کہ اوسکا باپ معلم تھا ' حالانکہ اس زمانہ

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۹۳

(۲) مسند دارمی صفحہ ۷۵

(۳) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۱۹۱

(۴) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۲۵۰

(۵) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۴۳

(۶) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۱۸۹

(۷) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۲۹۵

(۱) دارمی صفحہ ۷۱

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل ڈالیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے ۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو ہوا کر دیگی ۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

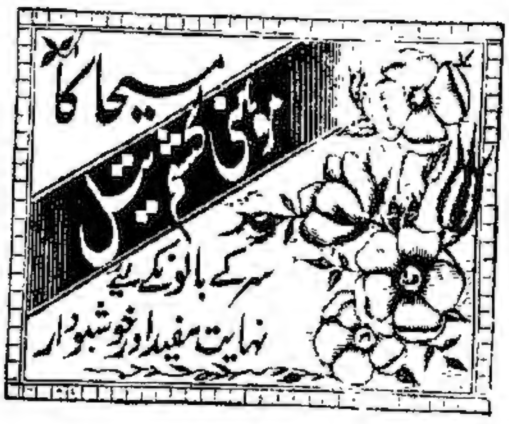

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہتسا سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی ' مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ' کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر زاہر و ہر اللہ
ایم - ایس - عبد الغنی کمپنی - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

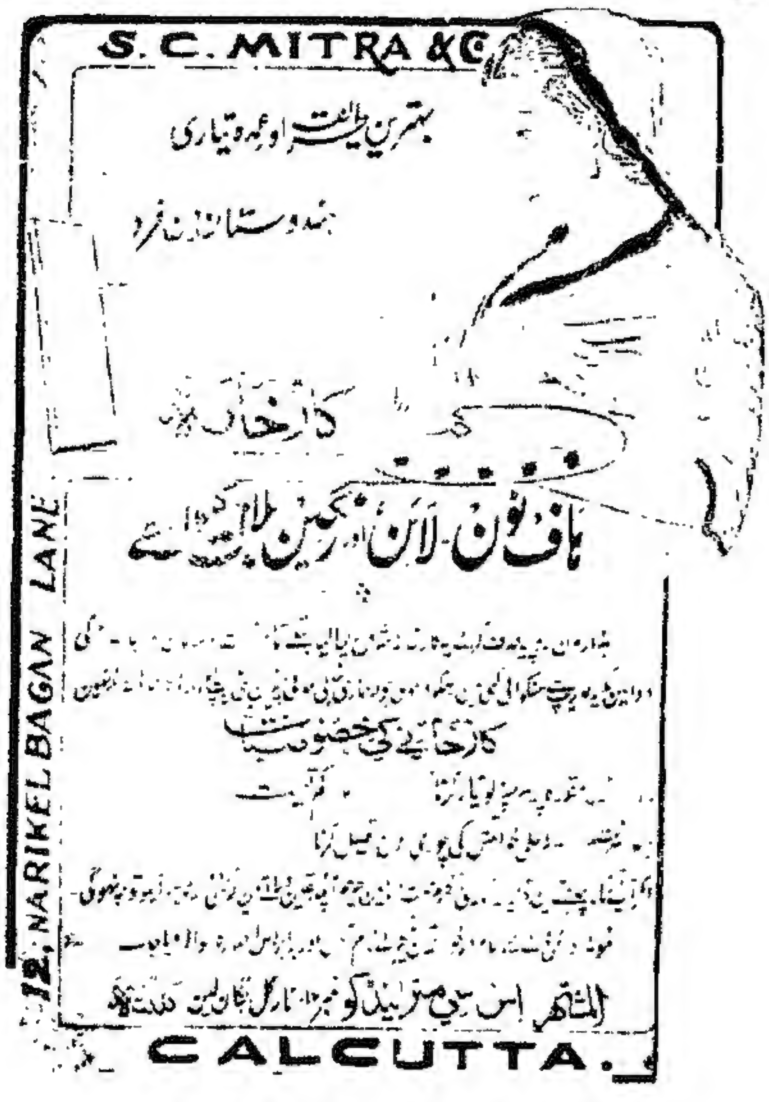
S. C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستانی [illegible]

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک [illegible]

[illegible]

کارخانے کی خصوصیات

[illegible]

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل بگان لین کلکتہ

12, NARIKEL BAGAN LANE

CALCUTTA.

کیا اسٹرائک کے عدم جواز پر کوئی شرعی دلیل قائم هے ؟ حضرت موسی علیه السلام نے بغرض تحصیل علوم حضرت خضر علیه السلام کے ساتھه ره کر تعلم و معیت سفر کرنے کی اجازت چاهی ‘ اعتراض و اختلاف نه کرنے کا باهم معاهده بھی هوگیا ‘ لیکن حضرت موسی علیه السلام نے اون سے هر جگه اختلاف کیا - یہاں تک که اونکو ناگواری کے ساتھه حضرت خضر علیه السلام کی رفاقت سے الگ هونا پڑا - اس قصه کی تفسیر میں امام رازی نے نہایت نکته سنجی کے ساتھه طلباء و اساتذه کے اختلاف کا نفسیاتی اصول بنا دیا هے ‘ چونکه اس سے همارے بیان کی تائید هوتی هے ‘ اسلیے هم اس موقع پر امام رازی کی تقریر کا خلاصه درج کرتے هیں -

> " جاننا چاهیے که طالب العلموں کی دو قسمیں هیں ‘ ایک وه طالب العلم هے جو بالکل علم نہیں رکھتا - وه بحث و مباحثه کا خوگر نہیں هوتا ‘ اعتراض کرنے کی اوسکو عادت نہیں هوتی - دوسرا وه طالب العلم هے جس نے بہت سے علوم حاصل کرلیے هیں ‘ دلیل قائم کرنے اور اعتراضات کرنے کا عادی هے - پھر وه اپنے سے کامل تر انسان سے تعلق پیدا کرتا هے تاکه درجه کمال کو پہونچ جاے ‘ اس دوسری صورت میں تعلیم حاصل کرنا نہایت دشوار هے ‘ کیونکه جب ایسا طالب علم کوئی ایسی چیز دیکھتا هے یا کوئی ایسا کلام سنتا هے ‘ جو اوسکو بظاهر ناپسندیده معلوم هوتا هے - لیکن در حقیقت صحیح اور ٹھیک هوتا هے تو یه طالب العلم چونکه بحث مباحثه ‘ مجادله و مناظره کا خوگر هوتا هے اور اوس سے اوسکی ظاهری ناپسندیدگی اور اپنے عدم کمال کی بنا پر اوسکی حقیقت سے واقف نہیں هوتا ‘ اسلیے نزاع ‘ بحث اور اعتراض کی جراءت کر بیٹھتا هے ‘ اور اس اعتراض کا سننا اوستاد ماهر فن پر گراں گذرتا هے ‘ جب اس قسم کا واقعه دو تین مرتبه پیش آ جاتا هے ‘ تو اوستاد و شاگرد میں سخت نفرت پیدا هو جاتی هے - خضر علیه السلام نے حضرت موسی سے یه کہکر " که تم صبر کی طاقت نه رکھوگے " اس طرف اشاره کیا تھا که تم بحث و مباحثه کے خوگر هو چکے هو (اسلیے اعتراض کروگے) اور اپنے اس قول سے " که تم کو جس چیز کی حقیقت معلوم نہیں اوس پر کیونکر صبر کرسکتے هو "
>
> یه اشاره کیا تھا که آپ حقائق اشیاء کے عالم نہیں ‘ اور هم بیان کرچکے هیں که جب یه دونوں باتیں جمع هوجاتی هیں تو سکوت مشکل اور تعلیم دشوار هو جاتی هے اور آخر کار اوستاد و شاگرد میں نفرت و بغض پیدا هوکر قطع تعلق هو جاتا هے -

(تفسیر کبیر جلد ۵ - ص - ۷۴۱)

اگر حضرت موسی علیه السلام نے باوجود معاهده کے خضر علیه السلام پر اعتراضات کیے اور ناگواری کی یه نوبت پہونچی که اونکا ساتھه چھوڑنا پڑا ‘ تو همارے طلبا کو اسٹرائک کرنے پر کیوں لعن و طعن کیا جاتا هے ؟ کیا اونھوں نے بھی اساتذه کے ساتھه کوئی معاهده کیا هے ؟

یه یاد رکھنا چاهیے که مقدمه دائر کرنے کیلیے مدعی کا صرف یه اعتقاد کافی هے که وه حق پر هے وه اسکا ذمه دار نہیں هے که قانون بھی اسکی تائید کریگا یا نہیں ؟ ورنه اگر یه ذمه داری بھی اس پر عائد کردی جاے ‘ تو مدعی مدعی نرهے گا ‘ بلکه جج هو جائیگا - (لها بقية ما لحقة)

خریداران الهـلال سے التمـاس

نیاز مند ایک یتیم اور بالکل غریب لڑکا هے والد کو فوت هوے دس سال کامل گذر گئے - نه کوئی هماری جائداد هے اور نه کوئی بیرونی آمدنی ‘ باوجود ان سب باتوں کے مجھے اخبار بینی کا اسقدر شوق هے که تحریر نہیں کرسکتا - بالخصوص جناب کے اخبار الهلال کو جس شوق سے میں پڑھتا هوں اور جناب کی تحریر پر جس طرح شیدا هوں اسے کیا عرض کروں ؟ پہلے تو جناب کا اخبار مجھے دیکھنے کو مل جاتا تھا ‘ لیکن اب عرصه تین چار ماه سے محروم هوں - میری تعلیم اسوقت عربی میں کافیه اور اردو و انگریزی میں میٹرک تک هے اگر کوئی صاحب دل بزرگ مجھه غریب یتیم کے حال پر نظر توجه فرماکر فی سبیل الله اخبار جاری فرمادیں تو عند الله ماجور اور عند الناس مشکور هونگے -

فقیر حافظ محمد شریف طالب علم معرفت مولوی محمد
عبد اللطیف صاحب امام مسجد حضرت شاه - متصل
ڈاک خانه - از کہرور پکا - ضلع ملتان

ان الله مع الصـابـرین

حضرت مولانا ! نمبر ۴ کھولتے هی مضمون " مسئله قیام الهـلال " نظر پڑا -

آخر خدا خدا کرکے مہر سکوت ٹوٹی - جب تک تمام مضمون نه پڑھ لیا - بے حد بے چینی رهی - کبھی یه خیال هوا که الهلال (خدا نخواسته) بند هو جائیگا - کبھی یه تذبذب که ماهوار نکلیگا - کبھی یه که کاغذ کم درجه کا لگایا جائیگا - قصه مختصر یه که ایک خیال آتا تھا اور ایک جاتا تھا - آخر کار یه پڑھکر که الهلال هفته وار قائم رهیگا - تمام امیدیں بر آئیں - فالحمد لله علی ذالک -

اس کو جناب کا لکھا هوا تصور کروں یا یه کہوں که خاکسار کی هی تجویز کو شرف قبولیت بخشا گیا - احقر کا جو مضمون نمبر ایک میں نکلا هے - اسمیں " ایک پیسه کا کارڈ ڈالکر خریداری سے سبکدوش هوجائیں " کا مطلب بھی یہی تھا که دیکھوں کون آزمایش میں کامیاب هوتا هے ؟ تاهم صاف صاف لکھنا مناسب نه سمجھا - خیر یه تو جمله معترضه تھا - اصل مطلب یه هے - که اسی میں قارئین کرام کے لیے آزمائش هے - اگر وه اس آزمایش میں پورے اترے - تو آینده مقاصد کے پورا هوجانے کی امید هے - اور اگر نہیں تو میری طرف سے الهلال چاهے جاری رهے یا بند هوجائے - یکساں حال هے -

احمد علی از مکلوڈ گنج روڈ — بہاولپور

خـدام کعبه

جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب ریٹائرڈ اگزیکیٹو انجنیر یونائیٹڈ پرونسز جنکو اری گیشن ورکس (آبپاشی) کے کاموں میں ۳۲ سال کا تجربه هے - آپ انجمن خدام کعبه کو آئنده جنوری سنه ۱۹۱۵ میں اپنی خدمات سپرد فرماتے هیں که حجاز کا ملاحظه فرمائینگے اور زبیده کنال (نہر) کا ملاحظه فرماکر اپنی رپورٹ پیش کرینگے جس سے مکه معظمه میں آب رسانی میں ترقی هو -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵ کلکتہ: چہـــارشنبہ ۱۹ رمضان ۱۳۳۲ هجری نمبر ۷
Calcutta : Wednesday August, 12. 1914.

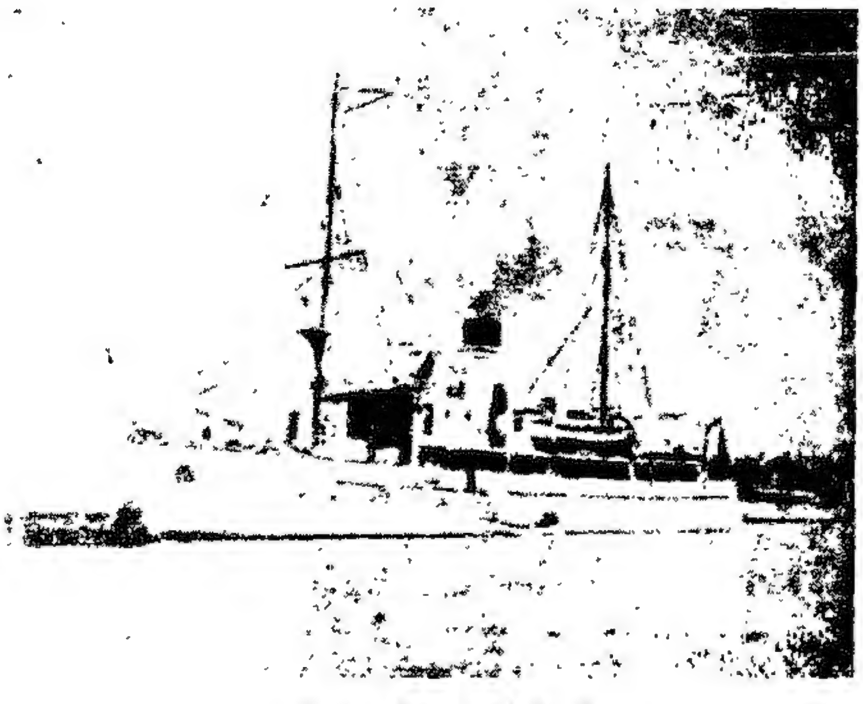

دولۃ عثمانیہ کا جنگی جہاز:
" ملت "

" کتاب مرقوم یشہدہ المقربون (۸۳ : ۱۸)

" فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۶]

السحر الحلال

فی

مجلدات الہلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و سبع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام و سنن الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم جدیدہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف ہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با این ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Tel. Address "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
١٤ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ٦٤٨

سالانہ - ١٢ - روپیہ
ششماہی - ٦ - ١٢ - آنہ

نمبر ٧

کلکتہ : چہار شنبہ ١٩ - رمضان ١٣٣٢ ہجري
Calcutta : Wednesday, Augst, 12 1914.

جلد ٥

اعتذار

(١) یورپ کي منتظر و موعودہ جنگ شروع ہوگئي - اسکے متعلق بحث و مذاکرہ اور اعتبار و بصائر کے بکثرت اطراف و مواضیع ہیں' جنکو مسلسل لکھنا چاہیے' مگر ہمیں ابتک بہ تفصیل لکھنے کی مہلت نہ ملي - ضروري حالات و اخبار درج کردیے گئے ہیں تاکہ ناظرین کرام کي معلومات کے تسلسل میں انقطاع نہو - آیندہ مقالات افتتاحیہ اسی موضوع پر شایع ہونگے - احباب منتظر رہیں -

(٢) الہلال اردو پریس میں پہلا رسالہ ہے جو ہفتہ وار رسائل کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہتا ہے - ایک ایسے جرنل کے فرائض صالحہ میں یہ داخل نہیں کہ وہ جنگ وغیرہ کے موقعہ پر تمام خبروں کو اکٹھا کرتا رہے - یہ کام روزانہ اخبارونکا ہے اور اسي لیے ایک روزانہ ضمیمہ شائع کردیا گیا ہے - ہفتہ وار رسالے کا کام زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ہفتے بھر کے حوادث و سوانح پر ایک جامع نظر ڈالکے اسکا خلاصہ پیش کردے -

چنانچہ اس لحاظ سے الہلال کي نسبت ہم جنگ بلقان کے زمانے کو یاد دلاتے ہیں' اور موجودہ جنگ کے متعلق بھي اطمینان دلاتے ہیں کہ جیسی معلومات' جیسے مفید اور بلند مباحث' جیسي دقیق اور پر از نتائج نظر و نقد' اور جیسي دلچسپ تصویریں اور مناظر الہلال فراہم کریگا' انشاء اللہ تعالی وہ اسکے معیار و درجہ سے کمتر نہیں بلکہ بلند تر ہی ہونگے -

تذکار ماہ مقدس !

(١) ہم نے گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اشاعت میں ماہ رمضان المبارک کے متعلق غیر معمولی تعداد میں مضامین مرتب کرنے کی کوشش کرینگے - چنانچہ اس نمبر میں اکثر ابواب اسی کے مذاکرات و مباحث پر مشتمل ہیں -

(٢) ان مضامین کی کثرت کی وجہ سے تصاویر کی گنجایش نہ نکل سکی - پچھلی چند اشاعتیں بھي تصاویر کے اعتبار سے قلیل البضاعۃ تھیں - ہمیں اسکا خیال ہے - آیندہ اشاعت میں ان سب کی تلافی کردي جائیگی' اور اسکا تقریباً ہر باب مصور ہوگا - تقریباً بیس پچیس تصویریں ترتیب دي جارہی ہیں - اور بعض مرقع علحدہ بطور ضمیمہ کے آرٹ پیپر پر چھپ رہے ہیں - علے الخصوص جنگ یورپ کے متعلق -

(٣) مگر احباب کرام کو بھی توجہ کرنی چاہیے کہ قیمت کے اضافہ کے بعد بقیہ روپیہ کا بھیجدینا ہم نے انکے ذمے چھوڑ دیا ہے - اپنے طرف سے سعي نہیں کی - پس جن حضرات نے ابتک توجہ نہ کي ہو وہ توجہ فرمائیں - دفتر الہلال روپیہ پیسے کیلیے بار بار اصرار کرنے کا عادي نہیں ہے -

روزانہ ضمیمہ

* * *

مقامی پبلک کے اصرار سے مجبور ہوکر دفتر الہلال نے ایک روزانہ ضمیمہ شایع کرنا شروع کردیا ہے - محض روزانہ تار برقیوں کا ترجمہ عین وقت پر شایع کرنا مقصود تھا لیکن ضمناً جنگ کے متعلق ضروري مباحث و مضامین بھی درج کیے جاتے ہیں

(١) رائل سائز کے چار صفحوں پر شائع ہوتا ہے - فی صفحہ چار کالم -

(٣) کلکتہ سے لیکر بنارس تک کیلیے یہ ضمیمہ یکساں مفید ہے -

(٤) صوبۂ بہار کے تمام شہروں نیز مظفر پور' مرزا پور' اور بنارس وغیرہ کیلیے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو مستعدانہ مصروف فروخت کریں - معقول کمیشن قرار دیا گیا ہے -

عید کارڈ

آپکو اگر عمدہ سے عمدہ عید کارڈ کي ضرورت ہو تو آپ فوراً جنرل نیوز پیپر ایجنسي بلیماران دہلي - کو اطلاع دیں -

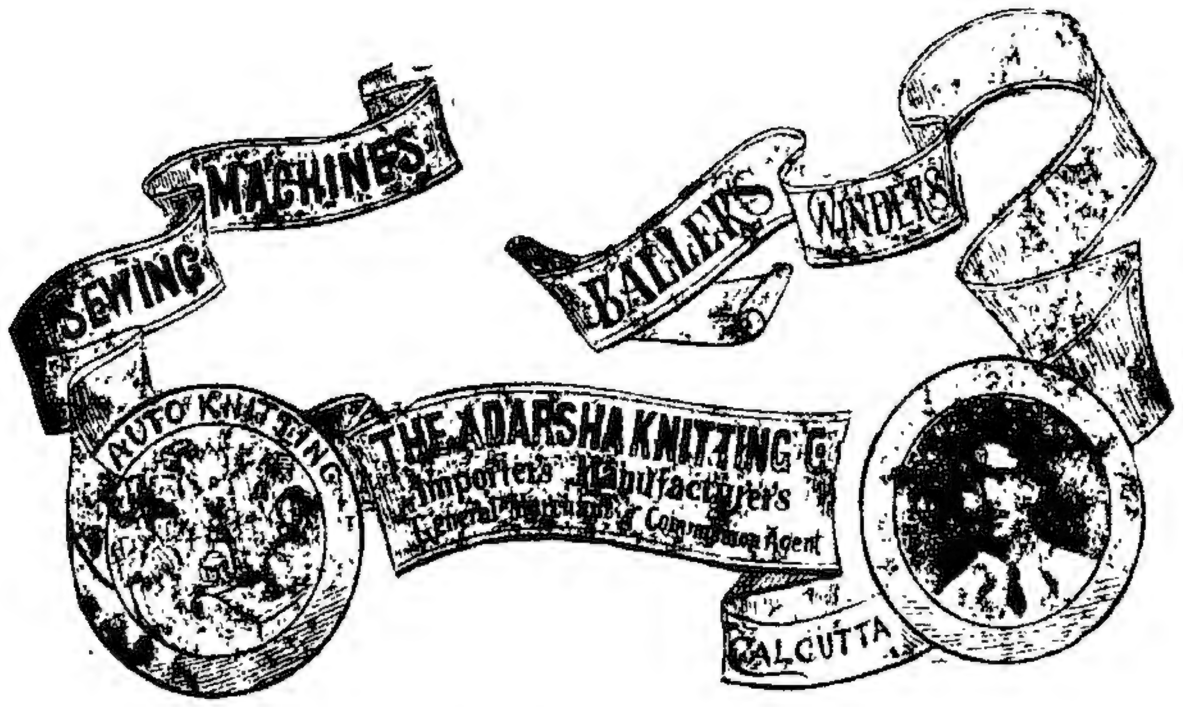

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں۔ اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(١) یہ کمپنی آپکو ١٢ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(٢) یہ کمپني آپکو ١٥٠ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(٣) یہ کمپنی ١٢٠٠ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(٤) یہ کمپنی ٩٧٥ روپیہ میں ایسی مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ٢٥ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(٥) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھا روانہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ٦٠ روپیہ سے ٨٠ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رہي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائی ہوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ —— سول کورٹ روڈ تنگائیل -

نوٹ —— پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ٢٦ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

طرح بحر ابیض میں بھی جنگ شروع ہو جاتی، اور اسطرح برطانی بیڑہ کی طاقت کو دو ٹکڑوں میں بٹ جانا پڑتا -

لیکن اب بحر ابیض پر سکون رہیگا اور بحر شمالی میں فرانسیسی اور برطانی، دونوں بیڑے جرمن بیڑے کے مقابلے میں صف آرا ہونگے -

آسٹریا اور جرمنی دونوں مشترکہ طور پر جنگ میں شرکت کے لیے اطالیا پر دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن ابھی تک اسکی طرف سے ناطرفداری ہی پر اصرار ہے -

(الوالعزم جرمنی)

جرمنی کی انجام اندیشی کی خواہ داد نہ دیجاے، مگر اسکی اسکندرانہ حوصلہ مندی اور اولو العزمانہ نپولین فرمائی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے - ایک طرف تو وہ بلجیم کو تاراج کررہی ہے، دوسری طرف فرانس سے معرکہ آرا ہے، تیسری طرف مشرقی یورپ کے عفریت (روس) سے پنجہ آزما ہے، چوتھی طرف سب سے بڑی طاقت یعنی انگریزی بیڑے پر بے باکانہ حملہ آور ہے - پھر لطف یہ کہ ہر جگہ فاتحوں اور حاکموں کی طرح ہجوم و اقدام ہے، نہ کہ دفاع و جواب ! !

حقیقت یہ ہے کہ خواہ نتیجہ کچھہ ہی نکلے، لیکن تاریخ قرون جدیدہ میں اولوالعزم اور فرزانہ ہمت جرمنی کی بے جگری ہمیشہ عظمت و شرف اور تکریم و احترام کے ساتھہ یاد کی جائیگی - اس نے اس تاریخی صداقت کو پھر زندہ کردیا کہ اصلی طاقت دل و دماغ کی طاقت ہے، اور اصلی قوت جذبات و حسیات کی ہے - آہن پوش جہازوں سے بڑھکر ہمت کو قوی ہونا چاہیے - اور قیمتی توپوں کی کثرت کی جگہ عزم و ارادے کی فضاء میں وسعت درکار ہے !

(بحر شمالی کا معرکہ زار)

بحر شمالی میں جسقدر مناوشات ہوے ہیں، انمیں ابتک دونوں فریق برابر رہے - اگر جرمنی کا جہاز کوایبجن غرق ہوگیا ہے تو انگلستان کا ایمفن بھی ڈوبا ہے - کوایبجن کے علاوہ جرمنی کے دو کروزر اور ایک زیر آب کے غرق ہونے کی بھی اطلاع دی گئی ہے - لیکن جس زمانہ میں " ۱۹ جہازوں کی گرفتاری" اور جرمن بیڑے کے فرار ہونے کی بے بنیاد خبریں شائع ہورہی ہوں اس زمانے میں ان غیر سرکاری تاروں کا کون اعتبار کرسکتا ہے ؟ لیکن اگر یہ تسلیم کرلیا جاے کہ جرمنی کے دو کروزر اور زیر آب غرق ہوگئے - تب بھی جرمنی کی بلند ہمتی کی داد دینا پڑیگی - کیونکہ با این ہمہ اس نے پھر ۹ ماہ حال کو برطانی اسکوئڈرن پر حملہ کردیا ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ یہ حملہ ناکام رہا اور خود جرمنی کی ایک زیر آب کشتی غرق ہوگئی -

(جرمنی اور فرانس)

اس ہفتہ جرمنی اور فرانس میں بحری اور بری، دونوں قسم کی جنگیں ہوئیں - ریوٹر کے تمام تاروں کا خلاصہ یہ نظر آتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے دونوں قسم کی جنگوں میں جرمنی ہی کو شکست ہوئی، مگر اصلیت یہ ہے کہ ہندوستان میں بیٹھکر فتح و شکست کی صحیح خبروں کا معلوم کرنا اب تقریباً محال ہوگیا ہے - کیونکہ کوئی خبر بغیر سرکاری نگرانی کے نہیں آ سکتی - حتی کہ اسٹیسمین وغیرہ کی پچھلی خاص ڈاک بھی بمبئی میں روک لی گئی کہ کہیں حکومت کے عظمت خلاف کوئی خبر اسمیں نہ دیدی گئی ہو -

بحری جنگ کے متعلق ریوٹر الجزائر سے تار دیتا ہے کہ فرانسیسی بیڑے نے پینتھر نامی جرمن کروزر کو غرق کردیا - ڈیلی کرانکل نے جوش مسرت میں اپنے نامہ نگار پیرس کی روایت پر اتنا اضافہ اور کردیا ہے کہ " گوبین " اور " بریسلا " نامی جرمن جہازوں کو فرانس نے گرفتار کرلیا ہے - لیکن تھوڑے ہی دیر کے بعد اسکی تغلیط کرنی پڑی، کیونکہ یہ دونوں جہاز اسوقت تک اپنے اصلی مالک کے قبضہ میں بدستور مصروف جنگ و پیکار ہیں !

السیس اور لورین فرانس کے دو صوبے ہیں جن پر جرمنی نے سنہ ۷۰ کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا، لیکن اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی پیشقدمیاں اس طرف کامیاب ہوئیں، اور جرمنی کے استحکام سے پہلے فرانس کو بڑھنے کا موقعہ ملگیا -

لورین میں فرانسیسی فوج نے " رل " اور " موانیوک " پر قبضہ کرلیا ہے - الٹکرچ میں بھی وہ داخل ہوگیا - فرانس نے الٹکرچ میں فرانسیسی فوج کی " حیرت انگیز ہمت مردانہ " کی خود ستایانہ داد دی ہے -

(روس و جرمنی)

روس اور جرمن فوجیں بھی اس ہفتہ باہم معرکہ آرا رہیں - سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مبہم و مجہول تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روس اور جرمنی کا کسی خاص مقام پر باہم مقابلہ ہوا مگر جرمن فوج کو شکست ہوئی، اور وہ بہت سے گاؤں جلا کے پیچھے ہٹگئی ہے -

لیکن لندن سے ۷ - اگست کا چلا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ روس کے نقصانات بہت شدید ہیں، اور جرمنی کی سوار فوج نے وربیلن کے قریب مقام کبرلی پر حملہ کردیا ہے -

(اسٹریا اور روس)

آسٹریا نے سرویا پر حملہ موقوف کرکے اپنی تمام قوت کا رخ روس کی طرف پھیر دیا تھا، مگر سرویا اور جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے اتحاد نے پھر اسطرف متوجہ کردیا ہے - آخرین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سروی فوج اسوقت وسی گرد اور سنجک نوی بازار پر قابض ہوگئی ہے -

علی ہذا جبل اسود کی فوج نے بحر ایڈریاٹک کے ایک ساحلی شہر اسپیزا نامی اور اسکے قرب و جوار کے اور دو شہروں پر بھی قبضہ کرلیا ہے - ادھر آسٹریا نے بھی کئی بار دریاے ڈینیوب کو عبور کرنے کی کوشش کی، اور گو اسمیں کامیابی نہ ہوئی مگر جبل اسود کے بندرگاہ اینٹی وری پر گولہ باری شروع کردی ہے، جس کا آغاز جنگ میں اس نے محاصرہ کرلیا تھا -

روس اور آسٹریا کے متعلق سب سے آخرین اور سب سے زیادہ قابل ذکر خبر یہ ہے کہ روسی فوج وادی اسٹائر کی راہ سے آسٹریا کی قلمرو میں داخل ہوگئی ہے -

(تغیرات تازہ)

۱۱ - اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے موجودہ نقشہ میں عنقریب ایک خاص تغیر ہونے والا ہے - سرویا نے جرمنی کے مقابلہ میں بھی اعلان جنگ کردیا ہے - آسٹرو فرانسیسی سرحد پر نہایت سرعت کے ساتھہ فوجی تیاریاں ہورہی ہیں - جاپانی بیڑا بھی امیر البحر ڈیڈا کے زیر کمان دریا میں آ گیا ہے اور عجب نہیں کہ اتحاد کی طرف سے جرمنی اور آسٹریا کے جہازوں پر حملہ آور ہو یا اس وقت جنگ میں حصہ لے، جب بحر ہند یا بحر ابیض پر حملہ کیا جاے -

آسٹریا اور انگلستان کے تعلقات ہنوز منقطع نہیں ہوے ہیں - لیکن اگر منقطع ہوگئے اور اطالیا کو بھی جرمنی کے انذار و تہدید یا قوم کے اصرار و ضد سے میدان جنگ میں اترنا پڑا، تو جنگ کا نقشہ اس نقشہ سے بالکل مختلف ہوجائیگا جو تمام دنیا بلکہ خود جرمنی اور آسٹریا جنگ سے پہلے اور آغاز جنگ کے وقت سمجھتی تھی -

(شعاع امید)

موجودہ دولہ عثمانیہ کی حکومت جس حسن تدبیر اور سیاست و حکمت جنگی کا نمونہ ابتدا سے پیش کررہی ہے، وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا -

دول عظمی کی طرف سے باہمی اعلان جنگ ہوتے ہی دولۃ علیہ کے آلات عمل میں ایک نئی حرکت شروع ہوگئی تھی اور تمام یورپین سرحدوں پر جنگی تیاریوں کا حکم دیدیا گیا تھا - اب ۱۱ - اگست کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی تیاریوں سے گذر کر اقدام و عمل کے میدان میں پہنچ گئے ہیں یعنی دیدی اغاج کے قریب بلغاری قلمرو کے اندر عثمانی فوجیں جمع ہورہی ہیں -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

ہفتۂ جنگ

خون اور دوست کا کھیل جو دنیا کی سربر آوردہ اور خباثت و درندگی کی پیدا کی ہوئی قوتوں کے درمیان شروع ہوا، پوری سرعت اور تیزی کے ساتھہ جاری ہے - خون کی پیاس جو سرخ سمندروں کی تلاش میں بھڑکی، اور ہلاکت کی بھوک جو انسانی لاشوں کی ڈھونڈھ میں نمودار ہوئی، اپنی تلاش میں سرگرم اور اپنی جستجو میں بدستور غرق ہے - آگ کے شعلے سمندروں کے اوپر تنور کی چھت کی مانند دکھائی دے رہے ہیں، اور لہو کی ندیوں سے زمین کی سطح چھپ گئی ہے - یہ سب کچھہ ہوا اور ہو رہا ہے، اور بجلی کی چمک کی طرح اس آتشیں اور خونیں تماشے کے پردے بدلے جا رہے ہیں - تاہم اب تک خونریزی کا حلق تشنہ اور بربادی اور موت کا معدہ خالی ہے - یہ شعلے چولہے کی ابتدائی حرارت کی چنگاریاں ہیں، اور یہ طوفانوں اور موجوں کا نمود آنے والے وقت کیلیے مثل چھوٹی چھوٹی لہروں کے ہے جو اپنے عقب کے زور و شور کا پیغام لاتے ہیں - پس زمین پر افسوس اور اسکے رہنے والوں پر ماتم، کیونکہ شیطان آگیا، اور خدا کی رحمت اور انسان کی محبت کا دور ختم ہوا - اب تمدن کی تعمیر اور علم و تہذیب کی آبادی کی جگہ ہلاکتوں کے احاطہ اور بربادیوں کے تسلط کا قصہ ہم سنائیں گے - آج اس داستان وحشت کا پہلا ہفتہ ہے -

(جنگ کا پہلا ہفتہ)

آغاز جنگ پر ایک ہفتہ سے زیادہ وقت گذر گیا مگر ہنوز وہ اپنی پہلی منزل سے آگے نہیں بڑھی - اسوقت تک کوئی لڑائی ایسی نہیں ہوئی ہے جسکو صحیح معنوں میں اس خونخواری کی سب سے بڑی ٹکر کا " معرکہ " کہا جاسکے -

(بلجیم کا ثبات)

جنگ کی یہ سست رفتاری بظاہر اسلیے ہے کہ بعض امور بالکل خلاف توقع و قیاس پیش آگئے - بلجیم نے ان سرحدوں کے استحکام و تحصین کی طرف بہت کم توجہ کی تھی جو جرمنی کی سرحدوں سے ملحق ہیں - اسلیے خیال کیا گیا تھا کہ اپنی کمزوری سے مجبور ہو کر وہ جرمن فوج کو راستہ دیدیگا، اور اگر اس نے روکا تو جرمنی کا محض ایک ابتدائی حملہ اسکی راہ صاف کردیگا -

مگر دونوں خیال غلط نکلے - نہ تو بلجیم نے جرمن فوج کو گزرنے دیا، اور نہ وہ جرمن فوج کی سخت کوشش کے باوجود اب تک مغلوب ہوا ہے - جرمنی کی پیشقدمی لیج تک آ کے رک گئی ہے جو بلجیم کا سب سے بڑا مستحکم اور قلعہ بند دروازہ ہے -

آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوج لیج کے اندر داخل ہوگئی لیکن قلعے اسوقت تک غیر مسخر ہیں - جرمنی نے دھمکی دی ہے کہ اگر قلعہ بند فوج نے اپنے آپ کو حوالے نہ کیا تو شہر جلا کر خاک سیاہ کردیا جائیگا - لیکن اسکا جواب یہ ملا کہ مزید بلجین فوج لیج کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے -

(اطالیا کا تخلف عہد)

ادھر تو بلجیم نے خلاف امید استقامت دکھائی - ادھر اطالیا نے باوجود ایک بار اعانت کا علانیہ وعدہ کرلینے کے کھلم کھلا ناطرفداری کا اعلان کردیا، اور اسٹریا اور جرمنی کی شرکت پر آمادہ نہ ہوئی - مسیحی مذہب میں ممکن ہے کہ حفظ میثاق اور وفاے عہد کی اخلاقی عزت تسلیم کی گئی ہو، لیکن مسیحی اقوام میں تو من حیث القوم نقض عہد سے زیادہ کوئی شے آسان نہیں - انکے عہد و میثاق تار عنکبوت ہیں جنمیں اپنے کمزور حریف کو تو گرفتار کرلیا جاتا ہے، پر خود کبھی نہیں گرفتار ہوتے -

اسلیے جو دنیا یہ دیکھہ چکی ہے کہ علم و تمدن کی چھہ علم بردار سلطنتوں نے دولۃ عثمانیہ کے بقاے رقبۂ حکومت کا وعدہ کیا تھا مگر بزرگ ترین میسحی حواری سینٹ پیٹر کی طرح " تین بار مرغ کی بانگ دینے سے پہلے " اس سے منھہ موڑ لیا تھا - اسکے لیے یہ بات ذرا بھی تعجب انگیز نہوگی کہ انہی چھہ سلطنتوں میں سے ایک سلطنت نے پھر اسی فعل کا تنہا اعادہ کیا ہے جسکو وہ سب کی معیت میں کرچکی تھی - اور باوجود باہمی مفاہمت میں شریک ہونے کے اپنے ساتھیوں کی اعانت سے انکار کردیا ہے !

تاہم یہ خلش ضرور پیدا ہوتی ہے کہ اطالیا نے ایسا کیوں کیا؟

بہت کم نظریں اسکی تہہ تک پہنچی ہونگی، مگر آؤ ہم اس عقدہ کو حل کریں !

انگلستان کی پالیسی یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام حریفوں میں سے مقابلہ کے لیے صرف جرمنی کو انتخاب کیا ہے اور بقیہ کے ساتھہ مقابلہ کے بدلے مصالحۃ کرتا رہا ہے - اس نے اپنے حریفوں کے منھہ خوان یغما (عالم اسلامی) کے لقموں سے بند کردیے - مراکش فرانس کو دیدیا اور اسکے مقابلہ میں مصر کا میدان اپنے لیے صاف کیا - ایران کو روس کے پیروں تلے ڈالدیا تاکہ وہ اسے روندے، اور اسکے خون سے اپنے فتح و استعمار کی پیاس بجھاے -

اطالیا اگرچہ اسکی حریف نہ تھی مگر اسکے حریف (جرمنی) کی حلیف ضرور تھی - انگلستان نے چاہا کہ اسے بھی اپنے ساتھہ ملا لے اور اتحاد ثلاثہ کے مقابلے میں مفاہمت کی قوت کو اختلاف و تفرقہ ڈالکر ضعیف کر ڈالے - اسلیے وہ الحاق طرابلس میں اسکا دست و بازو بنگیا، اور اس قزاقانہ دستبرد میں معاون ہوا جو تاریخ انسانیت میں ہمیشہ موجودہ عہد کی سب سے بڑی قومی بد اخلاقی تسلیم کی جائیگی -

مصر اگرچہ دولۃ عثمانیہ کا ایک جزء تھا مگر اسے ناطرفدار قرار دیکے عثمانی فوج کو طرابلس جانے سے روکدیا گیا - پھر جب یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تو جنگ بلقان شروع کرائی گئی اور کامل پاشا کے ذریعہ طرابلس کو اندرونی خود مختاری دلوا دی - اسکے بعد جب اطالیا نے الحاق طرابلس کا اعلان کیا تو سب سے پہلے انگلستان ہی نے لبیک کہا اور اسے باقاعدہ تسلیم کرلیا ! اگر انگلستان ایسا نہ کرتا تو اٹلی کبھی بھی کامیاب نہوتی -

پس اطالیا کی موجودہ ناطرفداری ان گراں بہا احسانات کا احسانمندانہ معاوضہ ہے، اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - جس انگلستان نے اسکی خاطر تاریخ عالم کی ایک یادگار قزاقی کو جائز رکھا، جس انگلستان نے اٹلی کی خاطر دولۃ عثمانیہ کی نئی دستوری قوت کو عین تولید و نشئۃ کے عہد میں پامال کردیا، جس انگلستان نے اسکے لیے مصر کا راستہ مسدود کرنے میں کچھہ پروا نہ کی کہ وہ ابتک قانوناً عثمانی ملک اور ایک ترکی مقبوضہ ہے، اور پھر جس انگلستان نے جنگ بلقان کی فرصت دلا کر اسے سخت مایوسی اور ہراس کے عالم میں طرابلس دلادیا: یہ کیسے ممکن تھا کہ اسکے آگے خیرہ چشمی کے ساتھہ وہ حریفانہ بڑھتی، اور اسقدر جلد اپنے فوائد کے سب سے بڑے خداوند سے بغاوت کرتی ؟

اطالیا کی علحدگی نے بحری جنگ کا نقشہ بدلدیا - اطالیا بحیرۂ ایڈریاٹک کی طرح بحر ابیض (میڈیٹیرینین) کی بھی طاقت بنگئی ہے - پس وہ ناطرفدار نہ ہوجاتی تو بحر شمالی کی

ميں اور اسكے آگے جهک جائيں - خدا کے رشتے کي کوئي زنجير انکے پاؤں ميں نہيں رهي ' کيونکه نفس و شيطان کي غلامي کے طوق انکي گلوں ميں پڑگئے :

انا جعلنا في اعناقهم اغلالاً فهي الى الاذقان فهم مقمحون (۳۸ : ۸)

هم نے گمراهي اور شيطان کي غلامي کے طوق انکي گردنوں ميں ڈالدیے جو انکے ٹهڈیوں تک آگئے هيں ' انکے سر پهنس کے رهگئے هيں ؟

پس انکي فطرت اور عبودية الهي سے کچهه اسطرح کي اجنبيت هوگئي هے که اگر ايک لمحه اور ايک دقيقه بهي اسکي عبادت و ذکر ميں بسر کرنے کے ليے کہا جاتا هے ' تو انهيں ايسا معلوم هوتا هے ' گويا کسي بڑي هي سخت مصيبت اور بڑے هي جانکاه عذاب ميں پڑگئے هيں - حالانکه اصلي عذاب کي انهيں خبر نہيں جسميں واقعي پڑنے والے هيں اور جو واقعي سخت و جانکاه هے :

قل افا نبئکم بشر من ذلکم ؟ النـــار ' وعدها الله الـذين کفروا ' وبئـــس المصيـــر ! (۲۲ : ۷۰)

اے پيغمبر انسے کہدے که تمهيں ذکر الهي سے بڑي هي تکليف هوتي هے ليکن اس سے بهي بڑهکر ايک مصيبت کي تمهيں خبر دوں جو آنے والي هے ؟ آتش دوزخ ! جسکا خدا نے منکروں سے وعدہ کيا هے اور جو بڑا هي برا ٹهکانا هے !

انکي فطرة پر شدت عصيان اور استغراق ضلالت و فساد سے ايک ايسي تاريکي چها گئي هے جو نور ايمان سے بکلي معاثر هے اور اسکے ساتهه عبودية الهي کا نور جمع نہيں هوسکتا - پس نماز سے بهي انہيں انکار هے اور روزه کي بهي انہيں توفيق نہيں - شريعت کے تمام حکموں کو اس نے چهوڑ ديا هے اور اسکي زندگي يکسر ابليسي هوگئي هے جسميں خـدا پرستي کيليے چنـد گهڑياں اور چند منٹ بهي نہيں هيں :

اولئک الذين طبع الله على قلوبهـم و سمعهم و ابصارهم ' و اولئـک هم الغافلون (۱۲ : ۱۰۹)

يه وه لوگ هيں که خدا نے انکے دلوں ' انکے کانوں ' اور انکي آنکهوں پر مهر لگادي هے اور يه وه هيں که غفلت ميں گم هوگئے هيں !

(امراء فساق و روساء فجار)

پس رمضان المبارک ميں ايک گروه تو تارکين صيام کا هے جنکے ليے ماه مقدس کي برکتوں ميں کوئي حصه نہيں رکها گيا ' اور جن کي نفس پرستي پر روزه رکهنا بهت هي شاق گذرتا هے - ان ميں ايک جماعت امرا و روساء کي هے جو فسق و فجور کي تاريکي ميں ايسے ڈوبے گئے هيں که تقوي اور احتساب کي ايک هلکي سي شعاع بهي انکے سياه خانۂ عمل پر نہيں پڑتي ' اور استغراق لهو و لعب اور انهماک شهوات و لذات نے انهيں بالکل اپني طرف مشغول کر ليا هے - روزه کي اصل صبر اور تقوي هے - صبر کي حقيقت يه هے که خواهشوں ميں ضبط و تحمل پيدا هو اور کسي مقصد اعلى کيليے شدائد اور تکاليف برداشت کي جائيں - پس اسکے ليے ضبط و تحمل کي ' ايثار و احتساب کي ' اتقاے روح اور طهارت نفس کي ضرورت هے ' مگر انکا نفس شرير اپني بهيمي خواهشوں ميں اسدرجه بے قابو هوگيا هے که وه تکليف اور ايثار کا متحمل هوسکتا - انکي طبيعت خواهشوں کي غلام هے اور نفس پرستيوں کي عادي هوگئي هے - پس وه ايک گهنٹه بهي ضبط جذبات و تحمل نفس کے ساتهه بسر نہيں کرسکتے -

وه ماه مقدس جو نزول سعادت کي يادگار تها ' جو مومنوں کيليے نيکيوں اور خدا پرستيوں کا سرچشمه تها ' جو همیں تحمل مصائب اور مرضات الهيه کي راه ميں ايثار نفس کي تعليم ديتا تها ' آتا هے اور گذر جاتا هے ' پر انکے اعمال شيطانيه اور افعال خبيثه ميں رائي برابر بهي تبديلي نہيں هوتي - بلکه ان ميں ايسے بهي هيں جو عين رمضان المبارک کے اندر شب خمر اور زنا و فسق ميں چارپايوں اور حيوانوں کي طرح ڈوبے رهتے هيں ' اور ماه مقدس کي برکتوں کي جگه آسماني لعنتوں کي ان پر بارش هوتي هے !

حديث شريف ميں تو آيا هے که " اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة و اغلقت ابواب النار و صفدت الشياطين " (رواه البخاري) جب رمضان کا مهينه آتا هے تو نيکيوں کے بهشتي دروازے کهل جاتے هيں ' برائيوں کے جهنمي دروازے بند هو جاتے هيں ' اور ارواح شريره و شيطانيه کا عمل باطل هوجاتا هے - ليکن انکي حالت اسکے بالکل برعکس هے - انکے ليے جهنمي دروازے اور زياده وسعت کے ساتهه کهل جاتے هيں ' اور ارواح شريره کا تسلط ان پر اور زياده سخت هو جاتا هے - و من يعش عن ذکر الرحمن نقيض له شيطاناً فهو له قرين (۴۳ : ۳۵)

(حلقۂ شياطين و مجمع ابالسه)

انکے وه مصاحب اور نديم جو هر وقت ذرية شيطاني کي طرح انکے اردگرد رهتے هيں ' اور انکے وه عمال و حکام جو خدا کي طرح انهيں پوجتے اور مشرکوں کي طرح انکے آگے زمين بوس هوتے هيں ' يه سب کچهه ديکهتے هيں ' مگر شيطان نے انکي زبانوں پر مهر لگادي هے اور انسان کي بندگي کي خباثت نے خدا کا خوف انکے دلوں سے معدوم کرديا هے - پس ان ميں سے کسي کي بهي زبان نہيں کهلتي که حق و معروف کي صدا بلند کرے ' اور دونوں شيطان نه بنے جو ايمان کي موت اور خدا پرستي کا خاتمه هے -

(فتنۂ عـلـمـاء سوء)

پهر اس سے بهي بڑهکر ماتم انگيز منظر يه هے که ان امراء فاسقين و رؤساء فاجرين کے حاشيه نشينوں اور وابستگان دولت کي فهرست ميں بهت سے علما و صوفيا کے نام بهي نظر آتے هيں ' جو اپنے تئيں مسند نبوت کا جانشين اور فضائل رسالت کا وارث حقيقي سمجهتے هيں ' اور اپنے اتقا و تقدس کے دامنوں کو هزاروں انسانوں سے سنگ اسود کي طرح بوسه دلاتے ' اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کي عباؤں کو عهد مسيح کے فريسيوں اور صدوقيوں کي طرح غرور فضيلت و کبر نفس سے حرامنه ديکهتے هيں !

انکو اپني فضيلت و پيشوائي کا بڑا هي گهمنڈ هے - وه جب اپنے مريدوں اور معتقدوں کے جمگهٹے ميں تسبيح مکر و سجاده زور کے ساز و سامان فريب کے ساتهه بيٹهتے هيں تو کسي طرح خدا کي الوهيت اور رسولوں کي قدوسيت سے اپنے تقدس و بزرگي کو کمتر نہيں سمجهتے - مگر حقيقت يه هے که انکا وجود شريعت کي توهين اور دين الهي کي سب سے بڑي تذليل هے - قوم کا بد تر سے بدتر اور جاهل سے جاهل گروه بهي ان خلفاء شياطين و تابعين ابليس لعين سے زياده نيک اور زياده راستباز هے - کيونکه يه علماء سوء هيں ' اور انکے فتنه سے بڑهکر قوم کيليے کوئي فتنه نہيں - هواء نفس انکي شريعت هے ' درهم و دنانير انکا قبله هے ' نفس و شيطان انکا معبود هے ' اور طلب جاه و مال انکا ذکر و فکر هے - چونکه انکو امراء فساق اور روساء فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف و مناصب ملتے هيں اور نذر و نياز کي فتوحات کا پيهم سلسله جاري رهتا هے ' اسليے انکي زبانيں گونگي هوگئي هيں ' اور اپنے منصبوں اور تنخواهوں اور نذر و نياز کي لعنت کے بند هوجانے کے خوف سے امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کا ايک لفظ بهي اپني زبان سے نہيں نکالتے - وه اپني آنکهوں سے رمضان المبارک کي توهين کا تماشه ديکهتے هيں اور چپ

الهلال

١٩ - رمضان ١٣٣٢ هجري

ماہ مقدس

اور جماعة هاے ثلاثه

قرآن کریم نے اعتقاد و اعمال اور تعلق الهي کے لحاظ سے انسانوں کو تین جماعتوں میں تقسیم کردیا ہے :

فمنهم ظالم لنفسه، و منهم مقتصد و منهم سابق بالخيرات باذن الله - ذالک هو الفضل الكبير (٣٥ : ٣٢)	پس ان میں سے ایک گروہ تو احکام الہی سے سرتابی کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے - ایک گروہ درمیانی حالت میں ہے' اور ایک ایسا بھی ہے کہ خدا کے حکم سے نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے -

سو یہ آخري حالت خدا کا بہت هي بڑا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے !

في الحقيقت انسان کے اعمال و اخلاق کی یہ ایک ایسی جامع اور قدرتي تقسیم ہے' جسکي صداقت ہر حیثیت اور ہر پہلو سے دیکھي جاسکتي ہے' اور نیکي کے کارزار کا کوئی میدان ایسا نہیں ہے جہاں یہ تین گروہ نظر نہ آتے ہوں - ماہ رمضان المبارک کے احترام و تعظیم اور حکم صیام کي تعمیل کے لحاظ سے بھی غور کرو تو آج ہم میں یہ تینوں گروہ موجود ہیں - ایک گروہ تارکین صیام کا ہے جو روزہ رکھتا هي نہیں - دوسرا صائمین کا ہے جو روزہ تو رکھتا ہے پر افسوس کہ اسکي حقیقت اپنے اوپر طاري نہیں کرتا - تیسرا گروہ اُن مومنین صالحین کا ہے' جنھوں نے روزہ کي اصلی حقیقت کو سمجھا ہے' اور وہ احتساب اور تقوی کے ساتھہ ماہ مقدس بسر کرتا ہے - و هم قليل : فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخيرات باذن الله -

میں آج ان جماعتوں کے متعلق چند کلمات کہنا چاہتا ہوں -

(تارکین احکام و طاعات)

ان میں سب سے پہلا گروہ " ظالم لنفسه " کا ہے یہ اپنے نفس کیلیے اسلیے ظالم ہیں کہ انھوں نے خدا کو اور اسکے ذکر کو بھلانا چاہا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے نفس ہی کو بھول گئے :

الذين نسوا الله فانساهم انفسهم - اولئك هم الخاسرون (٥٩ : ١٩)	وہ لوگ کہ انہوں نے الله کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس هي کي طرف سے غافل هوگئے - یہي لوگ ہیں کہ دونوں جہان کے گھاٹے ٹوٹے میں ہیں -

یہ "ظالم لنفسه" اسلیے ہیں کہ انہوں نے عدالة حقه کا راستہ چھوڑکر اسراف و تبذیر کا راستہ اختیار کیا - ظلم کہتے ہیں زیادتي کو' اور عدالة حقه صرف اسی راہ میں ہے جسے صراط مستقیم' میزان الموازین' اور قسطاس مستقیم کہا گیا ہے - یہي وجہ ہے کہ فرمایا :

الذين اسرفوا على انفسهم (٣٩ : ٥٤)	وہ لوگ کہ جنھوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی -

ہواے نفس کي لذتوں نے انہیں پاگل کردیا ہے : كما يتخبطه الشيطان من المس - انکي زندگي کی غایت صرف غذا اور روٹی ہے - خدا نے انہیں انسان بنایا تھا تاکہ وہ قواے انسانیہ اعلی سے کام لیں پر وہ مثل چارپایوں کے بنگئے جو صرف اپنا چارا ڈھونڈھتا ہے' اور صرف اپنی غذا کیلیے دن بھر دوڑتا اور لوٹتا رہتا ہے :

اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغافلون ! (٨ : ١٧٨)	یہ لوگ مثل چارپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھي بدتر اور یہي ہیں کہ غفلت میں پڑگئے ہیں !

سو ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا کي حکومت سے باغي ہیں' اسکے قوانین سے انھوں نے علانیہ سرکشي کي' اسکے پاک حدود و مواثیق کو انھوں نے یکسر توڑ ڈالا - وہ انسانوں کے آگے جھکتے ہیں' مگر فاطر الارض والسماوات کے آگے جھکنے سے انہیں شرم آتی ہے - وہ دنیاوي حاکموں سے ڈرتے ہیں پر احکم الحاکمین کا انکے دلوں میں خوف نہیں - انساني بادشاہت کا اگر ایک چھوٹا سے چھوٹا قانون بھي ہو تو اس سے سرتابي کرنے کي انہیں ہمت نہیں پڑتي کیونکہ انکو یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو عدالت سزا دیگی اور حاکم وقت باز پرس کریگا - پر شہنشاہ ارض و سما کے بڑے سے بڑے قانون کو بھي ٹھکرادینے اور ذلیل و حقیر کرنے سے وہ نہیں ڈرتے - کیونکہ خدا پر انہیں یقین نہیں رہا اور اسکی سزاؤں کو وہ نہیں مانتے - وہ اپني نفساني خواہشوں کے پورا کرنے کا اختیار اگر کسی انسان کے ہاتھہ میں دیکھتے ہیں' تو کتے کي طرح اسکے پاؤں پر لوٹتے ہیں' گدھے کی طرح اسکا مرکب بن جاتے ہیں' اور غلاموں اور چاکروں کی طرح اسکے آگے ہاتھہ باندھکر کھڑے رہتے ہیں' تاکہ وہ انہیں کچھہ عرصے کیلیے روٹي دے یا تانبے اور چاندي کے چند سکے حوالے کردے' پر وہ جسنے انہیں پیدا کیا' جسکي ربوبیت انکے جسم کے ایک ایک ذرے اور خون کے ایک ایک قطرہ کو پالتي اور ہلاکت سے بچاتي ہے' جو انکي فریادوں کو درد اور دکھہ کے وقت سنتا' اور جب وہ ہر طرف سے مایوس ہوجاتے ہیں تو انہیں امید اور مراد بخشتا ہے' سو اس رب الارباب کیلیے ان مغروروں کے پاس عاجزي کا ایک سجدہ' بندگی کی ایک پیشانی' بیقراري محبت کي ایک پکار' تقوی اور احتساب کا ایک روزہ' اور خلوص و صداقت کے ساتھہ انفاق في سبيل الله کا ایک کھوٹا پیسہ بھي نہیں ہے !

فويل للقاسية قلوبهم عن ذكر الله اولئك في ضلال بعيد ! (٣٧ : ٢٢)	پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر جو ذکر الہي کے طرف سے بالکل سخت ہوگئے ہیں' اور یہي لوگ ہیں کہ جو بڑے هي پلّے سرے کي گمراهی میں مبتلا ہیں ! !

(ایمان بالله)

انسان کے تمام کاموں کي جڑ یقین کا رسوخ اور اعتماد کا استحکام ہے - اسي کو شریعت " ایمان " کے لفظ سے تعبیر کرتي ہے - لیکن انکے دل میں ایمان کا درخت مرجھا گیا ہے' اسلیے اعمال صالحہ کے پھل نہیں لگتے - خدا کا تصور یا تو محبت کي شکل میں انسان کو اپني طرف کھینچتا ہے یا خوف کي عظمت و ہیبت دکھلا کر اپنے آگے جھکاتا ہے - اسکے دیکھنے والوں نے ہمیشہ انہي دو نقابوں میں سے اسے دیکھا ہے - پر نہ تو انکے دلوں میں محبت ہے کہ اپنے محبوب کیلیے ہاتھہ اٹھائیں' اور نہ خوف ہے کہ ڈر کر اور ہیبت

(لمصلحون الدجالون)

پھر عجیب تر یہ کہ اس گروہ میں ایک جماعت مصلحین ملت ائمۂ امت ی بھی ہے جو اپنے تئیں تمام قوم کا پیشوا اور ہادی نیفی سمجھتی ہے' اور چونکہ اسے یقین ہے کہ ابھی مسلمان مکام شریعت سے متنفر نہیں ہوے ہیں گو غافل ہیں' اسلیے جب ہی مجلسوں اور کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر انکے سامنے آتی ہے تو بلسر پیکر اسلام و ایمان و مجسمۂ شریعت و اسلامیۃ بن جاتی ہے' اور حس شریعت کے اولین ارکان و عبادات تک سے اسے عملاً انکار ہے' اسکے مانئے والوں کے ادبار و غفلت پر نبیوں کی طرح روتی اور رسولوں ں طرح فغاں سنج ہوتی ہے - پھر نماز کا فلسفہ اسکی زبان پر ہوتا ہے - روزہ کی فلاسفی پر اس سے بہتر کوئی لکچر نہیں دیسکتا - سلامی عبادات کے مصالح و حکم کے اعلان کا اس سے بڑھکر کوئی اعظ نہیں' حالانکہ خود اسکے نفس کا یہ حال ہے کہ احکام شریعت ی تذلیل و تحقیر کا اس سے بڑھکر کوئی نقنہ نہیں ہے اور اسکا وجود لحاد و زندقہ کے سوا اور کچھہ نہیں -

یخادعون اللہ والذین منوا و ما یخدعون الا نفسہم و ما یشعرون - (۲ : ۱۰)	یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو اپنے نفاق سے دھوکا دینا چاہتے ہیں' مگر نہیں جانتے کہ درحقیقت وہ اپنے نفس ہی کو دھوکا دے رہے ہیں -

(ایک بشارت عظمی)

البتہ دو تین سال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک مبارک تغیر و نقلاب کے آثار ضرور نظر آرہے ہیں' اور میں بہت سے ایسے ارباب نابت و رجوع الی اللہ کو جانتا ہوں جنکے دلوں پر پچھلے مصائب سلامی سے تنبہ و اعتبار کی ایک کاری چوٹ لگی ہے اور انکے اندر مذہبی اعمال کی طرف یکایک میلان و رجوع پیدا ہو چلا ہے - فی الحقیقت ایسے مبارک نفوس اس گروہ کی عام حالت سے بالکل مستثنی ہیں' اور اگر انکو استقامت و ثبات نصیب ہو تو کچھہ شک نہیں کہ ہم سب کو چاہیے کہ انکے ہاتھوں کو جوش عقیدت سے بوسہ دیں اور مقدس عباؤں کے دامنوں کی جگہ انکے فرنگی کوٹوں کے دامنوں کو آنکھوں سے لگائیں - کیونکہ موجودہ عہد میں اسلام و ملت کی خدمت کے لیے اس گروہ سے بڑھکر اور کوئی جماعت مفید تر ہیں ہوسکتی اور اسکی اصلاح سے بڑھکر عالم اسلامی کیلیے کوئی بشارت نہیں : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا -

قبول اسلام

آہ ! اسلام کی روح الہی اور صورت ربانی میں وہ کونسی دلفریبی ہے کہ مسلمانوں کے عالمگیر تنزل اور انتہائی تذلل و بیکسی کے باوجود' اسکے حلقے میں ابتک بڑے بڑے ارباب عز و جاہ بطیب خاطر و بلا ترغیب و طمع داخل ہوتے جاتے ہیں !

" الفرید رستم بے " جو ایک معزز و ممتاز روسی ہیں' حال میں قسطنطنیہ میں مشرف باسلام ہوے - انکی والدہ کا تعلق ایک مشہور انگریزی خاندان سے ہے جو عرصہ سے قسطنطنیہ میں متوطن ہے - رستم بے بہت سے اعلی عثمانی مناصب پر فائض رہچکے ہیں - بلے وہ عثمانی سفارتخانہ واشنگٹن کے مشیر' عثمانی سفارتخانہ ندن کے عضو' اور سٹنجی میں وزیر تھے - اب واشنگٹن کے سفیر مقرر ہوے ہیں -

اسکے ساتھہ ہی وہ ایک اعلی درجہ کے انشاء پرداز بھی ہیں اور بہت سے انگریزی رسائل میں انکے نہایت دلچسپ مضامین نکل چکے ہیں -

انھوں نے اپنا اسلامی نام احمد رکھا ہے -

انکے قبول اسلام پر عثمانی پریس عام طور پر گرمجوشی کے ساتھہ اظہار مسرت کررہا ہے -

بصائر و حکم

عاملین احکام و صائمین رمضان

مقالۂ افتتاحیہ میں جو کچھہ پڑھچکے ہو' یہ حال تو تارکین صیام کا تھا - اب آؤ انکو دیکھیں جو عاملین و صائمین میں داخل ہیں - یہ سرگذشت انکی تھی جنھوں نے شریعت کو چھوڑ دیا ' لیکن آؤ اب انکی سراغ میں نکلیں جو ابتک دامن شریعت سے وابستہ ہیں - یہ وہ لوگ تھے جو پانی سے دور ہوگئے - اب آؤ انکو دیکھیں جو دریا کے کنارے خیمہ زن ہیں !

پھر کیا وہ سیراب ہیں ؟ کیا وہ پہلوں کی طرح پیاسے نہیں ؟

* * *

افسوس کہ حقیقت کی آنکھیں اب تک خونبار ہیں اور عشق مقصود کا قدم یہاں تک پہنچکر بھی کامیاب نہیں - یہ سچ ہے کہ پہلوں نے دریا کی راہ چھوڑ دی اور دوسروں نے اسکے کنارے اپنا خیمہ لگایا اور اسمیں بھی کچھہ شک نہیں کہ اسکا اجر انھیں ملنا چاہیے ' لیکن اگر دریا کا قرب دریا کیلیے نہیں بلکہ دریا کے پانی کیلیے تھا تو پہلا گروہ پانی سے دور رہکر پیاسا رہا' اور دوسرے اس تک پہنچکر پیاسے ہیں !

انھیں کشتی نہیں ملتی' اِنھیں ساحل نہیں ملتا !

* * *

یہ وہ لوگ ہیں کہ اِنھوں نے شریعت کے حکموں کو تو لے لیا ہے' مگر اسکی حقیقت چھوڑ دی ہے - یہ وہ ہیں کہ انھوں نے چھلکے پر قناعت کی اور اسکے مغز کو اُن لوگوں کی طرح چھوڑ دیا جنھوں نے چھلکا اور مغز دونوں چھوڑ دیا ہے - وہ جسم کو انسان سمجھتے ہیں حالانکہ جسم بغیر روح کے ایک سڑجانے والی لاش ہے - یہ نقاب کو چہرۂ محبوب سمجھے ہیں' حالانکہ عیش نظارہ اُسنے پایا' جس نے نقاب کی جگہ صورت سے عشق کیا - کاشت کار پھل کیلیے بیج بوتا ہے' اور پھولوں کی ساری محبوبیت اسمیں ہے کہ اسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے - پس اگر بیج پھل نہ لایا اور پھولوں نے خوشبو نہ دی' تو کاشتکار کیلیے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ وہ گھر میں آرام سے سوتا' اور بے خوشبو کے پھولوں سے وہ خشک ٹہنی زیادہ قیمتی ہے جو چولہے میں جلائی جاسکے : فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون ! (۱۰۷ : ٦)

* * *

نماز ہو یا روزہ ' شریعت کے جتنے احکام اور حقیقی طاعات ہیں' سب کا حال یہ ہے کہ ایک شے تو اُن میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور ایک اُس مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ -

نماز میں اصلی شے عبودیۃ الہی ' انکسار و تذلل ' خضوع و خشوع ' ابتہال و توجہ الی اللہ' و انقطاع و تبتل ہے ' اور نتیجہ اسکا تمام فواحش و منکرات اور رذائل و خبائث سے اجتناب و تحفظ ہے - حج کا مقصود دعوۃ اسلامی کی نشئۃ اولی کی یاد گار' اسوۂ ابراہیمی کی تجدید ' مرکز توحید پر تمام شعوب و قبائل موحدین کا اجتماع ' اور وحدۃ اسلامی و اتحاد ممالک و امم کا ظہور و قیام ہے' اور نتیجہ اسکا تعلق الہی کی تقویت ' احکام شریعت کا انقیاد اور رفع انشقاق و اختلاف ' و انسداد تفریق و تشتت کلمۂ اسلام ہے -

اسی طرح روزہ بھی صرف بھوک پیاس کا نام نہ تھا - اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد ہوتا اور ہر فاقہ کش مومن کامل ' حالانکہ بہت سے بے نصیب مسکین ہیں جنکی فاقہ کشی انھیں وہ شے نہیں دیسکتی جو ایک خدا پرست پادشاہ لذائذ و نعائم کے

رهتے هیں - انکے سامنے ماه مقدس کے اندر حکم الهي کو ٹھکرایا جاتا هے اور وه خوش هوتے هیں - نه تو کسي شیطان اخرس کي زبان معروف کیلیے کهلتي هے ' نه کسي خلیفۂ ابلیس کو شریعت کي علانیه توهین پر غیرت آتي هے - امر بالمعروف کو انهوں نے یکسر بهلا دیا هے اور نهي عن المنکر کو اپنے مقاصد نفسانیه کے خلاف دیکهکر نسیاً منسیا کردیا هے - اگر وجود مقدس حضرة صادق مصدوق کا حکم باطل نهیں تو میں کهتا هوں که قیامت کے دن سب سے زیاده عذاب ایسے هی علماء سوء کو هوگا : و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم : ان اشد الناس عذاباً یوم القیامة ' عالم لم ینفعه الله بعلمه - (رواه ابن عساکر عن ابي هریره والبیهقي في شعب الایمان و طبراني في الصغیر والحاکم في المستدرک)

(فتنۂ الحاد و متفرنجین)

پهر تارکین صیام کے گروه میں اس سے بهي بڑهکر ایک فتنے نے سر اٹهایا هے ' جسکا اثر بهت شدید اور جسکی آفات سخت متعدي هیں ' اور جسکے اندر شریعت کا استخفاف و استهزا پہلے سے کهیں زیاده اور حدود الله کے خلاف نفساني جسارت پهلوں سے کهیں بڑهکر هے - نهایت درد اور رنج کے ساتهه کهنا پڑتا هے که یه ان لوگوں کا فتنۂ الحاد و اباحة هے جنهیں افسوس هے که الحاد سے بهي جهل کے سوا اور کچهه نه ملا حالانکه الحاد نے اکثر غرور علم کے ساتهه ظهور کیا هے - یه لوگ نشئۂ مدنیۂ حدیثه کي مهذب و متمدن مخلوق هیں جو نئي درسگاهوں کي کائنات جهل و غرور میں پیدا هوئي هیں ' اور جو في الحقیقت غرور ادعا اور جهل افساد کے سوا اور کچهه نهیں هیں - پهلي جماعت کي اگر غفلت شدید تهی اور معصیت جرأت و جسارت تک پهنچ گئي تهي ' تو افسوس که اس گروه کے اندر غفلت کي جگه جسارت ' اور اعتراف کي جگه انکار و سرکشي ' اور کهلم کهلا استخفاف شریعت و استهزاء حدود الله پایا جاتا هے - ان میں سے اکثروں کے نزدیک روزه عرب جاهلیة کے فقر و فاقه کي ایک وحشیانه یادگار هے جو یا تو اسلیے قائم کي گئی تهی که غذا میسر نهیں آتی تهي ' یا منجمله اُن عالمگیر غلط فهمیوں کے ایک توهم پرستي تهی جو اهل مذاهب میں ابتدا سے پهیلي هوئي هیں اور انهوں نے ترک لذائذ اور تعذیب جسم کو وسیلۂ نجات سمجهه لیا هے - فاعاذنا الله سبحانه مما یعتقد الزنادقة ! ان میں بهت سے لوگ اپنے الحاد کو شریعت کي نسبت سے انجام دینے کے شائق هیں - وه " تطبیق بین العقل والنقل ' العلوم الجدیدة والاسلام ' اور الاسلام هو الفطرة والفطرة هي الاسلام " کا راسته اختیار کرتے هیں ' اور کهتے هیں که اگر فرض هوا بهي تها تو والذین یطیقونه طعام فدیه نے ثابت کردیا که ایک مسکین کو کهانا کهلاکر هم روزے کے پنجۂ عذاب سے نجات پاسکتے هیں - پس یه همارے لیے بس کرتا هے : فاولائك هم المتفرنجون ' الذین یفسدون في الارض و لا یصلحون :

واذا قیل لهم لا تفسدوا في الارض قالو انما نحن مصلحون - الا انهم هم المفسدون ولکن لا یشعرون (۲ : ۱۱)	اور عجیب تر یه که جب انسے کها جاتا هے که زمین پر فساد نه پهیلاؤ تو کهتے هیں که هم تو قوم کے مصلح هیں ! یقین کرو که یهي لوگ هیں جو دنیا کیلیے مفسد هیں مگر اپنے فساد سے واقف هیں !

پهر آه میں ان لوگوں کی حالت تم سے کیا کهوں که میرے سامنے صدها نمونے بڑے هي درد انگیز موجود هیں - جس ملحدانه جسارت ' جس مارقانه جرات ' اور جس مرتدانه شوخي کے ساتهه میں نے انهیں عین رمضان المبارک کے ایام میں (باوجود صحت و عافیت ' و قوت و توانائي و بغیر سفر و عذرات شرعیه) اپنے دوزخ شکم کي ایندهن جمع کرتے دیکها هے ' میں نهیں سمجهتا که اسے کیونکر بیان کروں ؟ وه اس بے پروائي کے ساتهه ماه مقدس میں کهاتے پیتے هیں ' گویا انهیں اُس گروه سے کوئي تعلق هی نهیں جسکے لیے رمضان کا ورود صبر و اتقا کا پیام تها !

(جرم اور بغاوت)

ایک چیز غفلت و تساهل هے اور ایک انکار و تمرد هے - بلا شبهه پرانے لوگوں میں بهي هزاروں اشخاص ایسے موجود هیں جن میں تسلط نفس و شیطان سے معاصي و ذنوب کي نهایت کثرت هوگئی هے اور انپر غفلت و تساهل نے ایک دیني موت طاري کردي هے - علی الخصوص امرا و رؤسا مسلمین که اُن میں سے اکثر احکام و اوامر شرعیه سے بے پروا و غافل هیں - تاهم ان میں ایک فرد بهی ' بمشکل ملیگا جو احکام الهیه کا صریح استهزا کرتا هو ' اور خدا کے شعائر کي بیباکانه هنسی اڑاتا هو - مگر میں نے " اس متمدن و روشن خیال " طبقه میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکها هے جو علانیه احکام اسلامیه کي هنسي اڑاتے هیں اور تعجب کرتے هیں که لوگ کیسے احمق اور نادان هیں جو مفت میں بهوکے رهتے اور اپنے نفس کو تکلیف و مشقت میں ڈالتے هیں ؟ قالوا : ماهي الا حیاتنا الدنیا ' نموت ونحیا وما یهلکنا الا الدهر (۴۵ : ۲۴)

قل ا بالله و ایاته و رسوله کنتم تستهزؤن ؟ (۹ : ۶۵)	ان ملحدوں سے کهو که آیا تم الله ' اسکی آیات ' اور اُسکے رسولوں کے ساتهه هنسي کرتے هو ؟

آغاز اسلام میں یهود و نصاری احکام شریعت کي هنسي اڑاتے تهے جنکا حال سوره مائده میں خدا نے فرمایا هے :

یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزوا و لعبا (۵ : ۶۲)	اے مسلمانو ! ان لوگوں کا رشته نه پکڑو جنهوں نے تمهاري شریعت کو هنسي ٹهٹها اور ایک طرح کا کهیل بنا لیا هے -

انکا حال یه تها که :

و اذا نادیتم الی الصلواة اتخذوها هزوا و لعبا ذالک بانهم قوم لا یعقلون (۵ : ۶۳)	جب تم نماز کیلیے صدا بلند کرتے هو تو یه هنسي اور ٹهٹها کرتے هیں - یه اسلیے هے که اُنکی عقلیں کهوي گئي هیں -

سورۂ بقر میں انهیں کي نسبت فرمایا هے :

زین للذین کفروا الحیاة الدنیا و یسخرون من الذین امنوا (۲ : ۱۰۸)	کافروں کي نظروں میں صرف دنیا کي زندگي هي سما گئي هے - وه ان لوگوں کے ساتهه تمسخر کرتے هیں جو الله پر ایمان لاے هیں -

سو آج یه حالت خود مسلمانوں کا یه نیا متمدن فرقه همیں دکهلا رها هے ' اور ضمناً خبر دیتا هے که اسکا شجرۂ نسب ضلالت کن لوگوں سے ملتا هے ؟ نماز سے بڑهکر اس گروه کیلیے کوئي مبغوض و مکروه حکم نهیں ' کیونکه علاوه ایک وحشیانه حرکت هونے کے اسکے اکثر اجزا ایسے هیں جو متمدن زندگي کے ساتهه جمع نهیں هوسکتے - وضو سے شرٹ کي آستینوں کا کلف خراب هوجاتا هے ' اور سجده میں جانے سے پتلون پر گهٹنوں کے پاس شکنیں پڑجاتي هیں : و اذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون (۷۷ : ۴۸)

جب نماز کے ساتهه یه سلوک هے تو روزه کي نسبت پوچهنا هي عبث هے - وه کهتے هیں که موجوده متمدن زندگي نے دن میں پانچ مرتبه اقلاً غذا کا حکم دیا هے ' کوئي وجه نهیں که ایک مهینے تک کیلیے انسان بالکل غذا ترک کردے : قاتلهم الله انی یوفکون (۹ : ۳۰)

مقالات

تاریخ فرضیت صوم

عبادات اسلامیہ کي ترتیب فرضیت اگر اسرار و مصالح پر مبني ہوتي تو تمام عبادات میں سب سے پہلے رمضان کے روزے فرض ہوتے -

تقدم زماني کے لحاظ سے تمام فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئي - ابتداء میں وہ اگرچہ نہایت سادہ و مختصر عبادت تھی تاہم تکبیر و تہلیل اور قرأت سے اوسکا پیکر روحاني خالي نہ تھا - جب کفر زار مکہ کي فضاء میں قرآن مجید کي ناما نوس مگر مقدس آیتیں گونجتي تھیں تو کفار اس مختصر عبادت میں بھي رکاوٹ پیدا کرتے تھے - چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کفار نے نماز میں قرأت سے صرف اس بنا پر روک دیا تھا کہ اسکا اثر اونکے بال بچوں پر شدت کے ساتھہ پڑتا تھا اور آنہیں خوف تھا نہ کہیں وہ مسلمان نہ ہو جائیں -

لیکن روزہ ایک غیر محسوس فریضہ الہی ہے - رکوع' سجود' قیام' قعود' تکبیر و تہلیل سے اسکی ترکیب نہیں ہے جسکي صدائیں دوسروں تک پہنچتیں اور انہیں خبردار کردیتی ہیں - وہ ایک عدمي چیز ہے - منہیات کے سلب و نفي سے اوسکی ترکیب و تقویم ہوتي ہے - یعني اسکا وجود محض بعض خواہشوں کے روک دینے اور بعض ضروریات جسمي کے حبس و ضبط سے متشکل ہوتا ہے ، پس ظاہر ہے کہ ایسی غیر محسوس چیز میں کسیکو رکاوٹ پیدا کرنے کا اور مانع آنے کا کیا موقع مل سکتا ہے ؟

اس سے ظاہر ہوا کہ جب اسلام ہر طرف سے دیرں اور برچھیوں کے حصار میں گھرا ہوا تھا تو اس حالت میں صرف روزہ ھی ایک ایسي عبادت تھي جو خاموشي کے ساتھہ بے روک ٹوک ادا کی جاسکتي تھی' پس عقلاً سب سے پہلے اسي کو فرض ہونا چاہیے تھا کہ آغاز عہد کي مظلومیت و مسکنت میں بآسانی ادا کیا جاسکتا تھا - لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تو پہلے ھی دن فرض کردي گئی' مگر روزہ سنہ ۲ ھ میں فرض ہوا' جبکہ مال غنیمت سے مدینہ کا دامن بھر گیا تھا اور تکبیر و تہلیل کی صداؤں کو ایک فضاے غیر محدود مل گئي تھي -

آخر اسکے اندر کون سي حکمت پوشیدہ ہے ؟ کیا اسلام کا نظام عبادت ترتیب معکوس پر قائم ہے ؟

(علۃ تقدم صلوۃ)

اسلام ایک دین قیم ہے - ترتیب و نظام اوسکي حقیقت میں داخل ہے - پس ضرور ہے کہ عبادات کي فرضیت کي تقدیم و تاخیر میں بھي اسرار و علل پوشیدہ ہوں اور تدبر و تفکر سے کام لیا جاے تو فی الحقیقت نماز کي تقدیم اور روزے کي تاخیر میں ایک دقیق و اہم نکتہ پوشیدہ ہے -

اگر ہمارے پاس غذاے لطیف نہیں' آب خوشگوار نہیں' زوجۂ جمیلہ نہیں' غرض وہ تمام چیزیں نہیں جنکے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو ایسي حالت میں ان تمام چیزوں سے منہہ موڑ لینا کوئی حقیقي تقوی نہ ہوگا' بلکہ ایک مجبوري کي شکل ہوگي - کیونکہ اگر روزہ نہ رکھیں' جب بھی دن بھر فاقہ ھی سے گذرتي ہے - پس اگر مکہ میں روزہ فرض کردیا جاتا تو وہ اسی قسم کا ایک مجبورانہ تقوی ہوتا' لیکن مدینہ کی حالت اس سے مختلف تھي - وہاں زمین اپنے خزانے اوگل رہي تھی' خوبصورت کنیزیں ہر طرف سے آ آ کر جمع ہو رہي تھیں' فتوحات کے آغاز نے طرح طرح کي نعمتوں کے انبار لگادیے تھے اور آزادي کے احساس نے ان جذبات کو اور بھي مشتعل کردیا تھا - ایسي حالت میں اگر کوئي شخص ان لذائذ طیبہ سے احتراز کرتا تو یہ بے شبہہ اوسکے قوت ایمان و ضبط نفس کی دلیل ہوتي - اسلام درحقیقت صبر و توکل کی ایک آزمایش اور زہد و تقوی کا امتحان گاہ ہے' اسلیے صبر و قناعت کیلیے اوس نے مسلمانوں کے زہد و تقوی کو روزے کے ساتھہ آزمایا' اور ایسے وقت میں آزمایا جبکہ لغزش اور تہور کے اسباب فراہم ہونا شروع ہوگئے -

(آغاز صیام)

جمہور مفسرین کا بیان ہے کہ ابتداے اسلام میں مسلمانوں نے بھي روزہ بالکل اونہیں خصوصیات کے ساتھہ اختیار کیا تھا' جسکي مثال عیسائیوں کے سلسلۂ عبادات میں قائم ہوچکی تھي - یعني عیسائیوں کے یہاں روزہ نہایت سخت شرائط کا پابند تھا - مثلاً اگر کوئي شخص افطار کرنے سوجاتا تھا' تو اوسپر کھانا پینا' عورت کے پاس جانا حرام ہوجاتا تھا' اور اسی وقت کی ابتداء سے اوسکے روزہ کي ابتداء قرار پاتي تھی - شروع اسلام میں مسلمان بھي انھی شرائط کے پابند تھے' لیکن بعض صحابہ نے حالت روزہ میں دن بھر کام کیا' شام کے وقت پلٹے تو کھانا طیار نہ تھا - بی بي نے کھانا پکانا چاہا مگر اونکو کھانے سے پہلے ھی نیند آگئي اور بغیر افطار کئے ہوے سوگئے - اسي فاقہ کي حالت میں دوسرے روز کا روزہ بھي رکھنا پڑا' نتیجہ یہ ہوا کہ بیہوش ہوگئے - یہ تو مجبوري کی صورت تھی' لیکن بعض لوگ ضبط نفس بھی نکرسکے - خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپني بی بي سے علحدہ نہ رہسکے - اس بنا پر خداوند تعالی نے تشریح مزید کردي کہ شریعت اسلامیہ کا روزہ اقوام سابقہ کے سے شدائد پر مبني نہیں ہے - بلکہ اسمیں ہر طرح کی آسانیاں اور سہولتیں رکھي گئي ہیں -

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن - علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر - (۲ : ۱۸۳)

تمہارے لیے روزے کی راتوں میں بیوي کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے' کیونکہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم انکا لباس ہو - خدا کو معلوم ہوا کہ تم لوگ چھپ کے ایسا کرتے تھے - یہ گویا اپنے نفس کے ساتھہ خیانت تھی - پس خدا نے تمہاری توبہ قبول کرلي' اور معاف کردیا - رات بھر اطمینان سے کھاؤ پیو' یہاں تک کہ سفید دھاگا صبح کے سیاہ ڈورے سے ممتاز ہو جاے -

(صلوۃ و صیام)

نماز ایک محتسب ہے' جو ہمکو ہر برائي سے بچاتي ہے -

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر - (۲۹ : ۴۰)

نماز بري باتوں سے روکتي ہے -

لیکن محض احتساب سے تقوی حاصل نہیں ہوسکتا - طبیب ہمکو پرہیز بتاتا ہے اور ہم اوسکي ہدایت پر عمل نہیں کرتے' اسکے پرہیز کا اصل مقصد یعنے صحت حاصل نہیں ہوتی - نماز ہمکو تقوی کي راہ دکھاتی ہے - لیکن روزہ ایک ایسي عبادت ہے جو ہمکو

خوان هاے پر تکلف کے سامنے بیٹھکر پالیتا ہے - اصل شے روح کا تقوی' نفس کی طہارت ' خواہشوں کا حبس ' قوتوں کا احتساب ' اور جذبات کا ایثار ہے ' اور چونکہ مخلوقات کیلیے غذا کی خواہش سب سے بڑی مجبور کن خواہش ہے ' اسلیے درس صبر' تعلیم تحمل ' تولید فضائل ' اور تعود اتقاء ' و ایثار نفس کیلیے اسی خواہش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ' اور اسکو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اخلاقی رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا - یہی وجہ ہے کہ روزہ کا حکم دینے کے بعد اسکی علت ایک نہایت هی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کردی گئی کہ : لعلکم تتقون ! یہ اسلیے ہے تا کہ تم تقوی حاصل کرو !

تقوی بچنے اور پرهیز کرنے کو کہتے هیں - قرآن حکیم کی اصطلاح میں اس سے مقصود تمام برائیوں اور رذالتوں سے بچنا اور پرهیز کرنا ہے -

* * *

پس روزہ وہ ہے جو همیں پرهیزگاری کا سبق دے' روزہ وہ ہے جو همارے اندر تقوی اور طہارت پیدا کرے - روزہ وہ ہے جو همیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادی بنائے - روزہ وہ ہے جو هماری تمام بہیمی قوتوں اور عصبی خواهشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے ' روزہ وہ ہے جس سے همارے اندر نیکیوں کا جوش ' صداقتوں کا عشق ' راست بازی کی شیفتگی ' اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا هو - یہی چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھہ بمنزلۂ وسائل و ذرائع کے ہے - اگر یہ فضیلتیں همارے اندر پیدا نہ هوئیں تو پھر روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھہ ہے - کیا نہیں دیکھتے کہ احادیث نبویہ میں روزہ کی برکتوں کیلیے " احتساب " کی بھی شرط قرار دی گئی ؟

من صام رمضان ایمانا	جس شخص نے رمضان کے روزے
و احتسابا غفر له ما تقدم	احتساب نفس کے ساتھہ رکھے تو خدا
من ذنبه (رواه البخاری)	اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کردیگا -

* * *

پھر کتنے هیں جو روزہ رکھتے هیں اور ساتھہ هی ایک سچے صائم کی پاک اور ستھری زندگی بھی انہیں نصیب ہے ؟ آہ ' میں ان لوگوں کو جانتا هوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے هیں - دوسری طرف لوگوں کا مال کھاتے ' بندوں کے حقوق غصب کرتے ' اعزہ و اقارب کے فرائض پامال کرتے ' بندگان الہی کی غیبتیں کرتے ' انکو دکھہ اور تکلیف پہنچاتے ' طرح طرح کے مکرو فریب کو کام میں لاتے ' اور جبکہ انکے جسم کا پیٹ بھوکا هوتا ہے تو اپنے دل کے شکم کو گناهوں کی کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے هیں - کیا یہی وہ روزہ دار نہیں جنکی نسبت فرمایا کہ :

کم من صائم لیس له من	کتنے هی روزہ دار هیں جنہیں
صومه الا الجوع والعطش	اسکے روزے سے سوا بھوک اور
(رواه النسائی و ابن ماجه)	پیاس کے کچھہ نہیں ملتا -

* * *

وہ راتوں کو تراویح میں قرآن ' سنتے هیں اور صبح کو اسکی منزلیں ختم کرتے هیں ' لیکن اسکی نہ تو هدایتیں انکے سامعہ سے آگے جاتی هیں اور نہ اسکی صدائیں حلق سے نیچے اترتی هیں :

و رب قائم لیس له	اور کتنے راتوں کو ذکر و تلاوت کا قیام
من قیامه الا السهر	کرنے والے هیں کہ انہیں اس سے سواے
(رواه ابن ماجه)	سب بیداری کے اور کچھہ فائدہ نہیں -

نیز فرمایا کہ " رب تال للقرآن والقرآن یلعنه " بہت سے قرآن تلاوت کرنے والے ایسے هیں کہ قرآن انپر لعنت بھیجتا ہے - کیونکہ انہوں نے اپنی بد کرداریوں اور بے عملیوں سے قرآن کی تلاوت و سماعت کو لہو و لعب بنا رکھا ہے !

پھر کتنے هی روزہ دار هیں جنکا روزہ برکت و رحمت هونے کی جگہ بندگان الہی کیلیے ایک آفت و مصیبت ہے ' اور بہتر تھا کہ وہ روزہ نہ رکھتے - دن بھر بھوکا رهکر اور رات کو تراویح پڑھکر وہ ایسے مغرور و بد نفس هو جاتے هیں گویا انہوں نے خدا پر ' اسکے تمام ملائکہ پر ' اور اسکے تمام بندوں پر ایک احسان عظیم کردیا ہے - اور اسکے معاوضہ میں انہیں کبریائی اور خود پرستی کی دائمی سند ملگئی ہے - اب اگر وہ انسانوں کو قتل بھی کر ڈالیں جب بھی انسے کوئی پرسش نہیں - وہ تمام دن درندوں اور بھیڑیوں کی طرح لوگوں کو چیرتے پھاڑتے هیں اور کہتے هیں کہ هم روزہ دار هیں - سو ایسے لوگوں کو معلوم هونا چاهیے کہ زمین اور آسمان کا خداوند انکے فاقہ کرنے کا محتاج نہیں ہے ' اور انکے اس روزہ رکھنے سے اس عاجز و درماندہ اور اپنی خطاوں کا اعتراف کرنے والے گناهگار کا روزہ نہ رکھنا هزار درجہ افضل ہے جو گو خدا کا روزہ نہیں رکھتا مگر اسکے بندوں کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا -

روزہ کا مقصود نفس کا انکسار اور دل کی شکستگی تھی پھر اے شریر انسان ! تو روٹی اور پانی کا روزہ رکھکر خون اور گوشت کو کھانا کیوں پسند کرتا ہے ؟ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه ؟ کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ وہ اپنے بھائی کا مردہ گوشت کھاے

من لم یدع قول الزور	جس شخص نے مکرو فریب نہ چھوڑا
و العمل به فلیس لله	اور اقتضاے صیام پر عمل نہ کیا تو خدا
حاجة فی ان یدع طعامه	کو کوئی حاجت نہیں کہ اسکے کھانے
و شرابه (رواه البخاری)	اور پینے کو چھوڑا دے اور آپ بھوکا رکھے'

خدا فرماتا ہے کہ :

لن ینال الله لحومها	اللہ تک تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں
و لا دماؤها و لکن	پہنچتا اور نہ انکا خون ' لیکن تمہارا تقوی
یناله التقوی منکم	اور تمہاری نیت پہنچتی ہے -

اگر قربانی کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا ' تو اے مغرور عبادت اور مردم آزار صائم ! تیری بھوک اور پیاس بھی خدا تک نہیں پہنچتی ' بلکہ وہ چیز پہنچتی ہے جو تیرے دل اور تیری نیت میں ہے - اگر تجھے وہ نعمت حاصل نہیں تو تجھے معلوم هو کہ تیری ساری ریاضت اکارت اور تیری ساری مشقت بیکار ہے -

پس وہ لوگ جنہوں نے روزہ نہ رکھا اور خدا کا حکم توڑا ' اور وہ جنہوں نے رکھا پر اسکی حقیقت حاصل نہ کی ' ان دونوں کی مثال ان دو لڑکوں کی سی ہے جن میں سے ایک تو مدرسہ جانے کی جگہ گھر میں پڑا رهتا ہے ' اور دوسرا مدرسہ میں تو حاضر هوتا ہے لیکن پڑھنے کی جگہ دن بھر کھیلتا ہے - پہلا لڑکا مدرسہ نہ گیا اور علم سے محروم رها - دوسرا گیا اور پھر بھی محروم رها - البتہ جانے والے کو نہ جانے والے پر ایک درجۂ فضیلت حاصل ہے ' لیکن اگر وہ مدرسہ جا کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے - تو بہتر تھا کہ وہ نہ جاتا -

* * *

پھر خدا را غور کرو کہ همارا ماتم کیسا شدید اور هماری بربادی کیسی المناک ہے ؟ کس طرح حقیقت نا پید اور عمل صحیح مفقود هوگیا ہے ؟ اس سے بڑھکر شریعت کی غربت اور احکام الہیہ کی بیکسی کیا هوگی کہ مسلمانوں نے یا تو اسے چھوڑ دیا ہے ' یا لباس لے لیا ہے اور روح چھوڑ دی ہے ! آہ ' یہ کیسی رلا دینے والی بد بختی اور دیوانہ بنا دینے والا ماتم ہے کہ یا تو تم اسکے حکموں پر عمل نہیں کرتے یا کرتے هو تو اسطرح کرتے هو گویا خدا سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے هو؟ فوا اسفا ' وا حسرتا ' وا مصیبتا ! جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے تو تنزل کا شکوہ کیوں اور تباهی ملت کی شکایت کیا ؟ فهل من مدکر؟

الحسبة في الاسلام

(۳)

(مواقع احتساب)

افق عالم كو برائيوں نے گھير ليا هے ' نيكى كا چراغ اس تاريكي ميں تمٹما رها هے ' اسليے تمكو برائي هرجگه مل سكتى هے اورتم هر جگه شيطان سے جهاد كرسكتے هو ' ليكن جزئيات كا استقصاء مشكل هے- بهتر هوگا كه چند ابواب مقسومه ميں اصولي طور پر مواقع احتساب متعين كردیے جائيں -

سب سے اول درجه احتساب كا ايمان بالله اور توحيد باري تعالى هے - اور وہ تمام معتقدات جنسے ايمان بالله تركيب پاتا هے - ليكن يه حصه بهت وسيع هے اور اسكے ليے ايک مستقل مضمون دركار هے - هم يهاں صرف اعمال كو لينگے -

(۱) عبادات و فرائض و سنن -

عبادات تمكو معلوم هے كه چار هيں : نماز ' زكوة ' روزه ' حج - سب سے پہلے ان كے قيام و استحكام كيليے احتساب كرنا چاهيے - يه اگرچه نهايت ضروري هے مگر پهر بهى آسان هے - دشواري اسوقت پيش آتى هے جب ان ميں حشويات و زوايد كا اضافه هوجاتا هے - اسيكا نام بدعت هے ' اور انسان ان كے چهوڑنے پر به مشكل آماده هوتا هے- علماے اسلام كو اكثر انهى كيليے جهاد كرنا پڑا - اس زمانے ميں تو يه احتساب فرض عين هوگيا هے- كيونكه بدعات وزوائد سے شايد هي كوئى عمل ديني محفوظ رها هو -

(۲) معاملات

تجارت ميں بهى احتساب كي سخت ضرورت هے - ايک شخص كم تولتا هے ' ايک شخص اچهے كے ساتهه ردي مال ملا ديتا هے ' ايک شخص غله روک ليتا هے ' ايک شخص نرخ بڑها ديتا هے' ايک شخص گهٹا ديتا هے' منڈي ميں غله كي گاڑياں آتى هيں ' ايک شخص آگے بڑه كر كل غله خريد ليتا هے - ايک ديهاتي سودا ليكر آتا هے' هوشيار شهري اوسكو دهوكا ديكر سستے داموں پر خريد ليتا هے - اسلام ميں يه تمام مواقع پيش آے هيں اوران پر احتساب كيا گيا هے' جيسا كه كتب حديث ميں به تصريح مذكور هے - تمدن جديد نے ان مخادعات و فريب كو آور با قاعده اور وسيع تر كرديا هے ' اسليے جهاں جهاں اسلامى ابادياں جديد تمدن كے رذائل و معائب كا شكار هوئي هوں' وهاں اس احتساب كي بهى نهايت سخت ضرورت هے - على الخصوص هندوستان اور مصر ميں -

ملازمت كي هر قسم كى بدديانتي قابل مواخذه و احتساب هے - رشوت خواري' عدم اداے فرائض' اور قبول رشوت بصورت هدايا جو نهايت كثرت كے ساتهه جاري هے اور جسكى نسبت نهايت صراحت سے احاديث كثيره و مشهوره ميں ممانعت كى گئى هے' وغيره وغيره -

(۴) اخلاق و عادات

انسداد شراب [illegible] بازي ' [illegible] معاشي ' نا جائز گدا گري ' مسافروں كو خدع وفريب دينا ' اسكے علاوه انكے مقدمات و دواعي كا استيصال بهي احتساب كا وسيع ميدان هے - يعني ان تمام چيزوں كو بهي روكنا چاهيے جو گو خود ان مفاسد ميں داخل نهيں هيں ليكن ان مفاسد كا پيش خيمه اور وسيله هيں - اس سلسلے ميں مسلمانوں كي شادي و غمي كے رسم ورواج بهت بڑا موقعۂ احتساب هيں - اكثر صورتوں ميں انكي تفريحي مجالس كي نشاط فرمايان فسق و فجور اور كبائر و منكرات كا وسيله بن گئي هيں - اسراف و تبذير جو سب سے بڑي معصيت هے ' نهايت مهلک اور برباد كن حد تک پهنچ گيا هے - پس ارباب احتساب كي دعوت و تبليغ اور سعي و مجاهدات كو اسپر متوجه هونا چاهيے -

(۵) صيغه ديوانى و ملكي كا ميدان بهى احتساب كا بهترين معمل هے - صيغه مال' صيغه ديواني ' خراج و مالگذاري كي تشخيص ' جيل خانوں كى اصلاح ' پوليس كے مظالم كا انسداد ' كونسلوں كى وسعت' ميونسپلٹي كي با قاعدگي ' محكمه زراعت و محكمه حفظان صحت كي نگرانى ' غرض تمام محكمه هاے حكومت جو انسان كي آرام و آسايش كے ذمه دار هيں' سب سے زياده قابل توجه و التفات هيں بدقسمتي سے اسميں هندوستاني رعايا كو بهت كم دخل هے - اسليے سر دست هندوستان ميں اسكا موقعه ناپيد هے -

(۶) تعليمي يعني مدارس اسلاميه كى اصلاح ' مدارس سركاري كا با قاعده مراقبه ' تعليم عام كي اشاعت اور مضر تعليم كو روكنا' صحيح و صالح تعليم و تربيت كو رواج دينا' احتساب كے سلسلے ميں داخل هيں اور اس سفر كي نهايت اهم منزليں هيں -

غرض هر وه قوت فاعله جو دنيا پر بهلا يا برا اثر ڈال سكتي هے احتساب كى طالب هے - اسليے تمام دنيا ايک عام صيغه احتساب هے -

اسيليے اسلام ميں هميشه صيغه احتساب قائم رها ' اور حدود شرعيه ' ضمان و قصاص ' عقوبات ماليه و بدنيه' اسي غرض سے قائم كيے گئے تاكه دنيا كا معيار اخلاق اپنے توازن طبيعي كے ساتهه قائم رهے - دنيا ميں حكومتوں اور سلطنتوں كو احتساب هى نے قائم كيا هے' اور سلطنت كے تمام اجزاء احتساب هى كے زير اثر كام كررهے هيں :

كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته -

(احتساب اعظم)

دنيا ميں جب تک اسلامي سلطنتيں قائم رهيں' عبادات اخلاق' تجارت' ملازمت ' سياست ' تعليم' غرض هر چيز پر مذهب كا رنگ نماياں طور پر نظر آتا تها اور زمام احتساب دين كے هاتهه ميں تها' ليكن اب جبكه تمهارے دلوں ميں نور ايمان نهيں رها تو تمهيں هر چيز تاريک نظر آتى هے - عبادات ميں مذهب كي جهلک البته نظر آجاتي هے اور رمضان ميں مسجدوں كي قنديليں گاه گاه اسے نماياں كرديتى هيں ' ليكن اگر يهي ليل و نهار هيں تو ممكن هے كه يه چراغ بهى زياده عرصه تک روشن نه رهيں - لا قدر الله ! اسكے علاوه تمام چيزوں پر سياست كا رنگ چڑه گيا هے - تجارت ' ملازمت ' تعليم' غرض هر چيز سے تم اسليے بهاگتے هو كه يه سياست كا ميدان هے اور همكو اس ميں قدم نهيں ركهنا چاهيے' ليكن تمكو گهبرانا نهيں چاهيے - سلطنت كے تمام اجزاء بهي احتساب هي كا فرض ادا كر رهے هيں مجسٹريٹ سزا ديتا هے كه اخلاق كا معيار پست نه هونے پاے ' جج حق دلواتا هے كه انصاف قائم رهے ' ڈاكٹر علاج تقسيم كرتا هے كه انسان كا مزاج اعتدال پر رهے ' پس تمكو خوش هونا چاهيے كه غير تمهارا كام كر رهے هيں' البته چونكه تم مومن هو - اسليے تمكو محتسب اعظم بنكر خود انكا احتساب لينا چاهيے كه وه كيا كررهے هيں ؟ سچا احتساب انكے اندر هے يا نهيں ؟

نماز کے احتساب کا نتیجه عملي صورت میں دکها دیتي هے - نماز همکو تقوی سکهاتي تهي ' اور هم نے روزے میں تمام منهیات سے احتراز کرکے تقوی حاصل کرلیا - پس نماز کا اصلي نتیجه روزه هے - یهي وجه هے که وه نماز کے بعد فرض کیا گیا ' کیونکه نتیجه کبهي اصل علت سے منفک نهیں هوسکتا -

(زکواة و صیام)

روزه اگرچه نماز کا عملی نتیجه هے ' لیکن وه خود زکوة کی علت بن جاتا هے - انسان جب روزه رکهتا هے تو خود بهوکا پیاسا رهکر غریبوں اور مسکینوں کي بهوک پیاس کا اچهي طرح اندازه کرلیتا هے - پس اسے وه فقراء و مساکین یاد آجاتے هیں جو باره مهینے اس تکلیف میں مجبوراً مبتلا رهتے هیں ' جس تکلیف کو روزه دار نے اپني خوشي سے ایک ماه کیلیے اختیار کیا - اسکا لازمي نتیجه یه هے که اوسکے دل میں اونکي اعانت کا حقیقي جذبه پیدا هوجاتا هے - اور جب کبهي کسی بهوکے پیاسے کو دیکهتا هے تو ٹهیک ٹهیک سمجهه لیتا هے که اسپر کیسی مصیبت طاري هے ؟

یهی وجه هے که آنحضرت صلی الله علیه و سلم رمضان المبارک میں معمول سے زیاده انفاق کیا کرتے تهے ' اور یهي سبب هے که رمضان کے بعد صدقۂ فطر واجب کیا گیا -

اس لحاظ سے عبادات کے سلسله میں زکوة کا تیسرا درجه اتفاقي نهیں بلکه عقلي هے ' کیونکه وه روزه کا نتیجه هے - عبادات کے سلسله میں روزے کا چونکه دوسرا درجه تها ' اسلیے اوسکے نتیجه کا تیسرا اثر زکوة قرار پایا -

(حج و صیام)

حج ان تمام عبادات کا جامع هے - اسکے علاوه وه اسلام کا آخري فرض هے - نماز بهي اوسکا جزو هے جو خطبه و جماعت کے ساتهه ادا کي جاتی هے - وه روزه و زکواة کا بهي ذریعه بن سکتا هے :

فمن کان منکم مریضا او به اذی من راسه ففدیة من صیام او صدقة او نسك	تو تم میں سے جو مریض هو ' یا اوسکے سر میں کوئی مرض هو تو وه روزے کا یا صدقه کا یا قرباني کا فدیه ادا کرے -

پس وه اسلام کي عبادات سه گانه کا ایک جامع مرقع هے جو دنیا کو علی الاعلان دکهایا جاتا هے -

لیکن درحقیقت حج بهي روزے کا آخري نتیجه هے ' روزے کا بهترین نتیجه ' یا تقوے کا ایک بهترین مظهر اعتکاف هے ' جس میں انسان پر وه چیزیں حرام هوجاتی هیں جو خود روزے کے زمانه میں حلال تهیں -

ولا تباشروهن و انتم عاکفون في المساجد تلک حدود الله فلا تقربوها کذلک یبین الله آیاته للناس لعلهم یتقون -	اور اپنی عورتوں کے پاس حالت اعتکاف میں نه جاؤ یه خدا کے حدود هیں انسے بچو ! اسي طرح خدا اپنی آیتوں کو انسان کیلیے بیان کرتا هے که وه تقوي اختیار کریں -

اعتکاف تقوی کا بهترین مظهر هے ' اسلیے اوسکے لیے وه تمام شرائط لازمي هیں جنکے آغوش میں تقوي نشو و نما پاتا هے - اعتکاف کیلیے روزه ضروري هے جو مجسم تقوی هے - مسجد کے حدود سے باهر کوئي شخص معتکف نهیں هوسکتا ' اور مسجد هي وه گهر هے جسکو خدانے موسس علی التقوي کها هے ' پس اعتکاف روزه کا ایک جزو یا اسکي ایک اعلی ترین شکل هے ' اور حج کي غرض سے هم جس مقدس گهر کی زیارت کو جاتے هیں اسکي تعمیر کا بهي ایک مقصد اعتکاف تها -

و عهدنا الی ابراهیم واسمعیل ان طهرابیتي للطائفین و العکفین و الرکع السجود -	اور هم نے ابراهیم و اسمعیل کو وصیت کي که تم همارے گهر کو طواف کرنے والوں کیلیے اور مجاوروں کیلیے اور رکوع سجود کرنےوالوں کیلیے پاک کرو !

(شهر رمضان)

لیکن همکو سب سے زیاده اس چیز پر غور کرنا چاهیے جسکي بنا پر قرآن مجید رمضان میں نازل کیا گیا - هم نماز پڑهتے هیں ' زکوة دیتے هیں ' حج کرتے هیں ' لیکن هم پر کوئي آیت نازل نهیں هوتي - صرف روزه هي ایک ایسي عبادت هے جسکي برکت سے هم پر پورا قرآن نازل هوا : شهر رمضان الذي انزل فیه القران :

الله تعالے نے قرآن کریم کو صرف متقین کے لیے نازل فرمایا هے :

ذلك الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ' و یقیمون الصلوة و مما رزقنهم ینفقون - (۲ : ۲)	اس کتاب میں کوئی شبه نهیں - وه ان پرهیزگاروں کیلیے رهنما هے جو غیب پر ایمان لاتے هیں ' نماز پڑهتے هیں ' اورهم نے جو کچهه انهیں دے رکها هے ' اسمیں سے انفاق و صدقات کرتے هیں -

روزه صرف تقوی کا نام هے ' اس بنا پر قرآن مجید کا حقیقي ظرف رمضان ' اور اوسکا حقیقي مخاطب صرف روزه دار هي هوسکتا هے :

شهر رمضا الذي انزل فیه القرآن هدی للناس و بینت من الهدی و الفرقان - (۲ : ۱۸۱)	رمضان کا وه مهینه جسمیں قرآن نازل کیا گیا - جو هدایت هے لوگوں کیلیے ' اور اوس میں نهایت واضح اور روشن دلیلیں امتیاز و هدایت کی موجود هیں -

امام رازي نے لکها هے که خدا نے سورهٔ بقره کے اول میں هدی للمتقین کها تها اور یہاں هدی للناس کها هے ' اسلیے ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم هوتا هے که آدمي وهي هے جو پرهیزگار هے - جو پرهیزگار نهیں وه آدمي نهیں - دوسرے الفاظ میں اس مفهوم کو یوں بهي ادا کرسکتے هیں که کامل انسان وهي هے جو روزه دار هے - یعني ضبط و صبر اور ایثار کي قوت رکهتا هے - جو روزه دار نهیں وه انسان هي نهیں - کیونکه انسان وهي هے جسمیں چارپایوں سے کچهه زیاده جوهر هوں - وه جوهر اسکي ملکوتیت هے -

روزے سے انسان کے قلب میں تقوی و طهارت کي جو کیفیت الاهیه پیدا هوجاتي هے ' اوسکا مظهر اگرچه اوسکی زندگي کا هر حصه هوسکتا هے تاهم اوسکے اظهار کا حقیقي مرقع معاملات تمدني هیں جهاں انسان کا قدم ڈگمگا جاتا اور حلال و حرام کے درمیان جو مشتبهات هیں ' اونکي تمیز اوٹهه جاتي هے - کسي نے امام محمد سے کها که آپنے زهد میں کوئي کتاب نهیں لکهي - اونهوں نے فرمایا : میں نے معاملات میں کتابیں لکهدي هیں - زهد کا مظهر اوس سے بڑهکر کیا هوسکتا هے ؟

اس لحاظ سے تمهارے معاملات روزے کے نتائج کے اظهار کا بهترین ذریعه هیں - یهي وجه هے که الله تعالی نے روزے کے احکام کے بعد فرمایا :

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون - (۲ : ۱۸۴)	اور اپنے مال کو باهم ناجائز طریقه سے نه کهاو ' اور نه حکام کو رشوت دو که وه لوگوں کے مال کا ایک حصه نا جائز طریقه سے کهالیں -

نظم کلام و ترتیب آیات کے لحاظ سے ان احکام کو بظاهر روزے سے کوئي مناسبت نهیں معلوم هوتي ' لیکن حقیقت یه هے که روزے کي روح یهی اکل حلال هے - روزه نے انسان پر اکل حلال صرف اسلیے حرام کر دیا که وه اگر سد رمق پر قناعت نهیں کرسکتا تو اوسکو کم ازکم زهد و قناعت کا خوگر هوکر اکل حرام سے تو ضرور بچنا چاهیے - قرآن مجید کا طرز خطاب یهي هے که وه مقدمات قائم کر دیتا هے ' اون کے نتائج پیش کر دیتا هے ' لیکن یه نهیں بتلاتا که اس میں کون سا مقدمه هے اور کون سا نتیجه ؟ تاهم فطرت سلیمه خود بخود ان کی طرف هدایت کرتي هے - ان هذ القران یهدي للتي هي اقوم -

اس تمہیدی تفصیل کے بعد اب یہ آسانی سے سمجھہ میں آسکتا ہے کہ انتقال مکانیکی اور انتقال عصبی میں کیا فرق ہے ؟

مثلاً پانی جو میکانیکی طور پر پائپ سے نکلتا ہے ' اس پر مؤثرات طبیعیہ یعنی گرمی سردی کا اثر نہیں پڑتا - نہ پائپ کے احساس میں (اگر اسمیں احساس ہو) کچھہ فرق آتا ہے ' اور نہ پانی کی روانی میں کچھہ کمی ہوتی ہے - اگر اسکے گرد سم آلود پٹی باندھدیجاے یا خود اسی میں زہر کے قطرے ڈالدیے جائیں - جب بھی اسکی قوت ایصال میں کچھہ فرق نہ آئیگا -

لیکن اگر انہی چیزوں کا استعمال کسی حیوانی عصب پر کیا جائیگا تو وہ ضرور متاثر ہوگا -

اب اگر تم کسی انتقال کے متعلق یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ یہ میکانیکی ہے یا عصبی ' تو اسکی صورت یہ ہے کہ پہلے دیکھو کہ وظائف الاعضائی تغیرات کا اثر اس پر پڑتا ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں پڑتا تو وہ مکانیکی ہے ورنہ عصبی -

یورپ میں مشہور جرمن عالم وظائف الاعضاء کے تجارب کی بناء پر یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ نباتات میں صرف انتقال مکانیکی ہے - حالانکہ مسکین پفیفر کا تجربہ صرف ایک محدود و مدرم درا تک محدود ہے - اسنے کلورو فارم عموماً کے لئے کی بالائی سطح پر استعمال کیا اور اسکے بعد اسے مس کیا - پتیاں بدستور ڈھلا کے جھک گئیں - اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ نباتات میں انتقال میکانیکی ہے نہ کہ عصبی -

واقعی بظاہر یہ تجربہ قابل استناد معلوم ہوتا ہے اور جو شخص سنتا ہے وہ ابتدا میں باسانی پفیفر کی راے سے اتفاق کرلیتا ہے - چنانچہ ڈاکٹر بوس ایک موقع پر لکھتے ہیں :

" خود مجھہ پر بھی اسکا اثر عرصے تک بہت قوی رہا لیکن تھوڑے غور و خوض کے بعد اصل حقیقت منکشف ہوگئی -

معلوم ہوتا ہے کہ پفیفر اپنے تجارب میں ان داخلی نسیجوں کو متاثر نہ کرسکا جو احساس کا اصلی سرچشمہ ہیں - یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا - اسمیں کچھہ درختوں ہی کی خصوصیت نہیں ہے - حیوانات میں بھی اسکی مثالیں بکثرت ملتی ہیں - مثلاً اگر حیوانات کی بالائی جلد پر کلورو فارم استعمال کیا جاے تو اسکا اثر ان عصبی تھیلیوں (Nerve trunk) تک نہیں پہنچتا جو عضلات کے درمیان ہوتی ہیں -

اسی خیال سے میں نے از سر نو اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا ' اور اسکے لیے مختلف بارہ طریقے استعمال کیے - اب ان تمام طریقوں سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ نباتات میں جس قسم کا تنبہ ہوتا ہے اسکی نوعیت بعینہ وہی ہے جو حیوانات کے تنبہ کی ہے " -

(طرق دوازدہ گانہ)

مسٹر بوس نے ان بارہ طریقوں میں ہم تین طریقوں کو نہایت اختصار کے ساتھہ بیان کرینگے -

سرعت انتقال اور شدت حس کے لحاظ سے ہم نے عموماً کو شروع میں انتخاب کیا تھا اور اسوقت بھی اسی کے تجربۂ و مثال کو قائم رکھتے ہیں - عموماً میں جو تنبہ ہوتا ہے ' ظاہر ہے کہ یہ عصبی قرار پاتا بشرطیکہ ثابت ہوجاے کہ :

(۱) وظائف الاعضائی تغیرات کا اثر تنبہ کے انتقال کی رفتار پر پڑتا ہے -

(۲) جن وظائف الاعضائی موانع کی وجہ سے حیوانات میں تنبہ کو روکا جاسکتا ہے ' بعینہ انہی موانع کے ذریعہ یہاں بھی تنبہ کو روکا جاسکتا ہے -

(۳) طبیعی انتشار کے بغیر ہیجان کا آثار اسکے دائرہ کی توسیع ہوسکتی ہے -

آخری تحقیقات کے ہمارے لیے ایسے آلات فراہم کردیے ہیں جنکے ذریعہ ہم انتقال تنبہ کی رفتار اور مختلف حالات میں اسکے تغیرات معلوم کرسکتے ہیں -

آیندہ نمبر میں ہم ان آلات کے متعلق تفصیل سے بحث کرینگے -

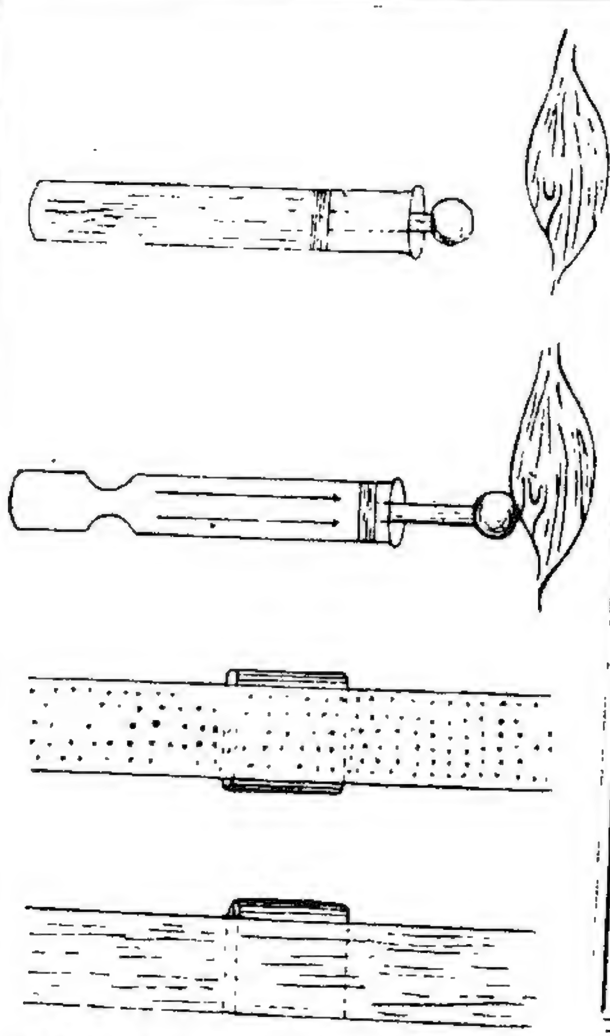

(۱) یہ پتی اور پچکاری کی دو مختلف حالتوں کا مرقع ہے بالائی تصویر اس حالت کی ہے جب پتی اور پچکاری دونوں ایک دوسرے سے علحدہ ہیں - دوسری زیریں تصویر میں پچکاری کی گولی پتی کے کنارے سے ملی ہوئی دکھائی گئی ہے - یہی حالت تجربہ و عمل کی ہے -

اس دوسری تصویر میں نظریۂ انتقال میکانیکی کو مصور کرکے دکھایا گیا ہے -

یعنی یوں فرض کیجیے کہ نباتات کے وہ نسیج جو معمولی مقدار سے زیادہ ضخیم نظر آتے ہیں مثل ایک پچکاری کے ہیں - جب ہم اس پچکاری کا ایک سرا دباتے ہیں تو پانی زور کے ساتھہ نکلنا چاہتا ہے اور اسی کوشش میں وہ گولی نما سرے کو آگے دھکیلتا ہے کہ دوسرا سرا آ کے پتی کے متقلص نسیج سے لگتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے -

(۲) اس مرقع میں انتقال عصبی اور انتقال میکانیکی کی تصویر کھینچی گئی ہے -

ہم نے مضمون میں یہ بتا دیا ہے کہ انتقال عصبی ان چھوٹے چھوٹے ذرات کے انتشار و آشفتگی کا نام ہے جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - انکو اصطلاح میں دقائق کیمیاویہ بھی کہتے ہیں - چنانچہ مندرجہ بالا تصویر میں آپ دیکھتے ہونگے کہ بہت سے نقطے نقطے پریشان و منتشر ہیں -

انتقال میکانیکی کی حقیقت یہ ہے کہ ایک سیال مادہ متحرک ہوتا ہے - دوسری زیریں تصویر اسی انتقال کو واضح کرتی ہے - اسمیں سیال مادہ کی موجیں خطوں کی شکل میں دکھائی گئی ہیں -

دونوں تصویروں کے وسط میں آپ دو خط دیکھتے ہیں - یہی وہ مقامات ہیں جہاں پر مخدر ادویہ کا استعمال کیا گیا ہے -

مذاکرۂ علمیہ

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

(مسٹر بوس کا انکشاف جدید)

روح نباتات اور احساس

(٢)

(قدیم تحقیق)

گذشتہ صحبت میں تم نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ حیوانات اور نباتات کے هیجانوں میں کس درجہ مشابہت و مماثلت ہے؟ اور اسلیے غالباً تم دونوں کو یکساں طور پر "هیجان" اور "عمل عصبی" سمجھتے ہوگے -

لیکن علماء وظائف الاعضاء نباتات کے سر خیل ' علامہ پیفر (Peffer) کے بعض تجارب کی بنا پر یورپ میں یہ امر قطعي طور پر طے پاگیا تھا کہ حیوانات میں جس شے کو دفع عصبي (Nervous in pulse) کہتے ہیں ' اسکے مقابلہ میں نباتات کے اندر کوئی شے نہیں ہے - چنانچہ تمام علماء نباتات برابر یہی کہتے آئے ہیں کہ جسکو هم بظاهر دفع عصبي سمجھتے ہیں ' وہ عمل عصبي نہیں بلکہ ایک طرح کا عمل میکا نیکي ہے -

وہ کہتے ہیں کہ پودوں کے جو نسیج طبیعي مقدار سے زیادہ ترسے نظر آتے ہیں ' انکی نسبت سمجھنا چاهیے کہ وہ گویا ربڑ کی نلکیاں ہیں جنمیں پانی بھرا ہوا ہے - جب هم کہربا کے ذریعہ یا کسي اور مکا نیکی طریقہ سے تنبہ و تحریک پیدا کرتے ہیں تو گویا ان پانی سے بھرے ہوے نسیجوں کو نچوڑنے لگتے ہیں - اسلیے پانی اندر سے بڑے زور کے ساتھ اچھلکر نکلتا ہے اور نکل کے پودے کے اس عضو متعلق (پل وي نس) سے ٹکراتا ہے - اس تصادم کی وجہ سے پل وی نس سکڑنے لگتا ہے ' اور باهر کي پتیاں کمھلا کے جھک جاتي ہیں -

ڈاکٹر بوس کی تحقیقات سے پیشتر تمام علمي دنیا کا ان بیانات پر ایمان کامل تھا مگر اب علم کی ایک مشرقی رسالت نے اس ایمان کو متزلزل کردیا ہے !

اب هم کو اس طرف متوجہ ہونا چاهیے کہ کیا درحقیقت نباتات میں هیجان باحرکت کا انتقال عصبي نہیں ہے بلکہ مکا نیکي ہے؟ اسکے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے انتقال عصبي اور انتقال میکانیکی کا باهمی فرق سمجھہ لینا چاهیے -

(انتقال میکا نکی اور انتقال عصبی)

کسي جسم کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر صناعي اور آلي طریقہ سے (یعنی بذریعہ آلات کے) جانے اور منتقل ہونے کا نام " انتقال مکا نیکی " ہے -

مثلاً تمہارے شہر میں زمین کے نیچے آهنی نلوں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے جسے تم پائپ یا پم کہتے ہو - اسمیں ایک مخصوص مقام سے پانی ڈالا جاتا ہے اور بعض مشینوں کي وساطت سے تمہارے گھروں تک پہنچ جاتا ہے - یعنی ایک جسم سیال (پاني) بعض آلات کے عمل سے اپني جگہ سے چلتا ہے اور چلکر تم تک آجاتا ہے - یہي انتقال میکانیکي ہے -

انتقال عصبي میں بھي قریباً وهي ہوتا ہے جو انتقال مکانیکي میں ہوتا ہے - اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب ہیں ان ذرات میں حرکت و انتقال کی قابلیت موجود ہے - جب اعصاب میں کسي قسم کي تنبیہ یا تحریک ہوتي ہے تو ان ذرات میں آشفتگي و برهمي پیدا ہوجاتی ہے - اسي برهمي و انقلاب کا نام هیجان ہے -

جب اعصاب اپني پوري زندگي یا بہتر و موافق وظائف الاعضائي حالت میں ہوتے ہیں ' تو اسوقت یہ قوت اپنے اوج و شدت پر ہوتي ہے - ضعیف سے ضعیف تنبیہ اور خفیف سي خفیف تحریک بھي ذرات میں ایک انقلاب عظیم اور برهمي عام پیدا کردیتي ہے - اور اسلیے سخت هیجان محسوس ہوتا ہے -

لیکن جب اعصاب کي وظائف الاعضائی حالت عمدہ نہیں ہوتی ' تو ذرات کی برهمي اور هیجان کي شدت میں بھي فرق آجاتا ہے -

یہ حالت اعصاب موصلہ conducting nerves سے ہوکے گذرتي ہے ' اور جہاں سے گذرتي ہے ' اس مقام کے ذرات میں انقلاب و برهمي پیدا ہو جاتی ہے - یہی جا بجا اور منزل بمنزل بڑھنے والا انقلاب ذرات ہے جسے تنبہ عصبي nervous epulsim کے انتقال سے تعبیر کیا جاتا ہے -

(وظائف الا عضائی اعتدال)

هم ابھی لکھہ آئے ہیں کہ هیجان کی شدت اور اسکا ضعف اعصاب کی حیات تامہ اور موافق و سازگار وظائف الا عضائی حالت پر موقوف ہے ' اسلیے هم بتا دینا چاهتے ہیں کہ " موافق وظائف الاعضائي حالت " سے هماري مراد کیا ہے ؟

اس سے همارا مقصد اعتدال حرارت و برودت ہے -

اعصاب کے اداء وظائف پر حرارت و برودت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - جسوقت اعصاب کے کسي حصہ میں تنبہ یا تحریک پیدا ہوتي ہے ' اگراسوقت وہ معتدل حالت میں ہوتے ہیں تو انمیں ایک طبیعي و عادي هیجان پیدا ہوتا ہے - لیکن اگر یہ اعتدال موجود نہو بلکہ برودت غالب ہو ' تو پھر جسقدر برودت کا غلبہ ہوتا ہے اسیقدر هیجان میں بھي کمی ہوتي جاتي ہے - یہاں تک کہ جب برودت بہت زیادہ بڑھجاتی ہے تو پھر هیجان بالکل باطل ہو جاتا ہے - یہي بطلان هیجان ہے جس کو مرض فالج کہتے ہیں -

لیکن اگر برودت کے بدلہ حرارت کا غلبہ ہے تو اس سے هیجان میں ایک غیر طبیعي حالت پیدا ہوتي ہے - اس حالت کے حد سے زیادہ ہونے کے بعد برودت کے نتائج کی طرح اسکے نتائج بھي سخت خطرناک ہو جاتے ہیں -

بعض ایسے وسائل بھی ہیں جنکے ذریعہ سے اعصاب میں هنگامي طور پر فالج کی سي کیفیت پیدا کي جاسکتي ہے - انکو اصطلاح میں anaesthetics کہتے ہیں -

انکے اثرات کا اصلی عمل یہ ہے کہ وہ اعصاب کي قوت تنبہ پر قبضہ کرلیتے ہیں - اسي طرح بعض ایسی سمیات (زہریلی دوائیں) بھي ہیں جنکے ذریعہ اعصاب کي قوت ایصال کو فنا کردیا جاسکتا ہے -

تنزل الملئکه والروح فیھا باذن ربھم -	اوس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے اترتے ھیں -

فرشتے اور روح اس رات میں اترتے ھیں، مگر بتدریج پورے ایک مہینے میں اوترتے ھیں کیونکہ دنیا کا دامن دفعۃ ان برکات و فضائل کے سمیٹنے کی وسعت نہیں رکھتا :

داماں نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچیں نگاہ تو ز داماں گلہ دارد

* * *

لیکن یہ ملائکہ کیا ھیں ؟ اور اس روح کی حقیقت کیا ھے ؟ اللہ تعالی نے خود اسی آیت میں اس حقیقت کو واضح کردیا ھے : من کل امر سلام یعنی وہ ملائکہ اور روح امن اور سلامتی ھیں - جو دنیا کو یکسر امنیۃ و سلامتی کی برکتوں سے معمور کردیتے ھیں !

* * *

یہ سکون، یہ اطمینان کامل، یہ سلامتی، یہ امن عام جو ھم پر آسمان سے اترا، صرف عرب کے لیے مخصوص نہ تھا بلکہ وہ مشرق و مغرب دونوں کو محیط ھے - ھمارا آفتاب اگرچہ مغرب سے طلوع ھوا تھا جو ھمارا قبلۂ ایمان ھے، لیکن اسکی شعاعوں نے مشرق کے افق کو بھی روشن کردیا جہاں سے دنیا کا سورج نکلتا ھے، اور جہاں سے صبح کا ستارہ طلوع ھوتا ھے :

ھی حتی مطلع الفجر -	وہ امن و امان کا پیغام صبح کے طلوع ھونے کی جگہ تک یعنی مشرق تک پہنچ جائیگا -

دنیا نے اس وعدے کی صداقت کو دیکھ لیا، جب خدا کے پاک فرشتے یعنی قرآن نے مشرق و مغرب دونوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپا لیا - ان اللہ علی کل شی محیط -

* * *

امن عام کا یہ پیغام کیا ھے ؟ اور وہ کیونکر مشرق و مغرب تک پہونچایا جائیگا ؟

قرآن حکیم نے دوسری آیتوں کے ذریعہ اس نکتہ کو حل کردیا ھے :

انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین - رحمۃ من ربک انہ ھو السمیع العلیم - (۴۴ : ۴)	ھم نے قران کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکہ ھم دنیا کو اسکی ضلالت کے نتائج سے ڈرانے والے تھے - تمام انتظامات الاھیہ جو حکمت و مصلحت عالم پر مبنی ھیں، اسی رات میں طے پاتے ھیں - از انجملہ قران کا نزول جو اسی رات میں شروع ھوا - نیز ھمیں اپنا رسول بھیجنا مقصود تھا، جسکا ظہور اللہ کی رحمت کا نزول ھے -

اب ان دونوں سورتوں کے تطابق و تشاکل پر غور کرنا چاھیے - اللہ تعالی نے سورۂ قدر میں فرمایا : انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور یہاں فرمایا : انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ اسلیے یہ دونوں راتیں ایک ھی ھیں - وھاں فرمایا تھا تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام اور فرمایا : فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا - اس بنا پر یہ " امر سلام " اور یہ " امر حکیم " جسکی تنزیل و تقسیم لیلۃ القدر میں خدا کے حکم سے کی گئی ھے، دونوں ایک ھی چیزیں ھیں -

* * *

لیکن سوال یہ ھے کہ خود وہ " امر سلام " اور " امر حکیم " کیا چیز ھے ؟ دوسری آیتوں نے اسکی بھی تفسیر کردی ھے :

الرا تلک آیت الکتب الحکیم - اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل منھم ان انذر الناس وبشر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم ؟	یہ قرآن حکیم کی آیات ھیں، پھر کیا لوگوں کو تعجب ھے کہ ھم نے انھی میں سے ایک آدمی پر وحی کی تاکہ وہ لوگوں کو ڈرائے اور مومنوں کو اس بات کا مژدہ سنائے کہ خدا کی رحمت کے نیچے انکا قدم جم گیا ھے ؟

اسلیے یہ " امر حکیم " اور یہ " امر سلام " خود قرآن کریم ھے جو لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا -

* * *

اللہ تعالی نے سورۂ قدر میں قرآن حکیم کی چند خصوصیات کا اجمالی ذکر فرمایا تھا، لیکن اس آیت میں وہ خصوصیتیں بہ تفصیل بیان فرمائی ھیں -

سورۂ قدر میں فرمایا تھا کہ " وہ سورج کے طلوع ھونے کی جگہ تک پھیل جائیگا " یہ نہایت مجمل طرز خطاب تھا - سورۂ دخان میں اوسکی تفسیر بھی کردی : فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا یعنے قرآن حکیم کی آیتیں ھمارے حکم سے ایک پیغمبر پر تقسیم کی جاتی ھیں تاکہ وہ دنیا کے سامنے ان آیتوں کو لے کے جائے اور ھر شخص کے آگے اس خوان کرم کو بچھادے، تاکہ ھر شخص اپنا حصہ لے لے : انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک - لیکن دنیا غفلت کی نیند میں سو رھی تھی، اسلیے یہ ابر رحمت بنکے گرجا تاکہ دنیا جاگ اوٹھے - اوس نے اپنی چادر جیب سے بنے اوس عمامہ کو نکالا جس میں بجلی کا تازیانہ تھا :

یا ایھا المدثر ! قم فانذر - او چادر اوڑھنے والے ! اوٹھ، اور ڈرا !

پہلے اوسکو گرجنے اور تڑپنے کی ضرورت تھی، اسلیے وہ گرجا، چمکا، تڑپا، انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین لیکن درحقیقت اوسکا یہ وصف عارضی تھا، ورنہ رفق و ملاطفت اوسکا مایۂ خمیر اور عنصر حقیقی ھے : عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم - اسلیے وہ روئی کے گالے سے بھی زیادہ نرم و سفید بادل کا ایک ٹکڑا تھا، جو آب شیریں کا خزانہ اپنے ساتھہ رکھتا تھا اگرچہ ابتدا میں بجلی کی کڑک اسکا مظہر ورود ھوئی - یہ انذار و وعید یہ قہر و غضب اوس قوم کی شامت اعمال کا نتیجہ تھی، ورنہ پیغمبر امی خدا کی طرف سے صرف بشارت رحمت اور لطف و نرم کا مجسمہ بنا کر بھیجا گیا تھا : انا کنا مرسلین، رحمۃ من ربک -

لیکن خدا کی یہ رحمت صرف عرب کے ساتھہ نہ تھی - بلکہ اس ابر کرم نے تمام مشرق و مغرب کو جل تھل کردیا - چنانچہ دوسری جگہہ رحمۃ من ربک کی تفسیر کردی گئی -

و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین -	ھم نے تجھکو تمام دنیا کیلیے صرف رحمت ھی رحمت بنا کے بھیجا !

* * *

" لیلۃ القدر " کو تمام راتوں پر صرف اسی لیے فضیلت نہیں ھے کہ اوسمیں عبادت کا ثواب تمام راتوں سے زیادہ ملتا ھے بلکہ اس بنا پر بھی کہ اوسی میں ھمکو ایک آفتاب دیکھنا اور ھمکو مشرق و مغرب میں اوسکی منادی کرنے کا حکم دیا گیا - بادشاھوں کی منادی طبل و علم کے ساتھہ کیجاتی ھے، لیکن خدا کی منادی تہلیل و تکبیر کے ساتھہ ھونی چاھیے - رمضان کے بعد عید کا حکم اسی لیے دیا گیا تاکہ تہلیل و تکبیر کی مقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ جلال، غرور و قوت اور وسعت و امن کا سماں دنیا کو نظر آجائے : ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم و لعلکم تشکرون -

پھر آہ ! تمہاری غفلت کیسی شدید اور تمہاری گمراھی کیسی ماتم انگیز ھے کہ تم لیلۃ القدر کو تو ڈھونڈھتے ھو پر اس کو نہیں ڈھونڈھتے جو لیلۃ القدر میں آیا اور جسکے ورود سے اس رات کی قدر و منزلت بڑھی - اگر تم اسے پالو تو تمہارے لیے ھر رات لیلۃ القدر ھے :

ھر شب شب قدر است اگر قدر بدانی !

وثایق و حقایق

لیلة القدر

عالم تقدیر خاموش نہیں هے - وه ایک امام ناطق هے - اُس نے مجموعی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصله ازل هي میں کردیا تها ' لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصله همیشه هوتا رهتا هے

قلمدان قضا و قدر بہت سی قوموں کی قسمت کا فیصله کرچکے تھے ' مگر ایک دلدده قسمت قوم پهاڑوں کے دامن میں دبی پڑی تهی - اُنهي پهاڑوں کے غار سے آتشیں شریعت کا ایک شراره اوڑا ' اور دفعةً خرمن جہل و ضلالت پر برق خاطف بنکر گرا - اس مرده قوم کی سوئی هوئی قسمت نے مدت کے بعد ایک خاص رات میں کروٹ بدلی ' اسلیے اس رات کو لیلة القدر کہا گیا ' کیونکه اسي رات میں اوسکے هر نامه اعمال کو قرآن حکیم کے ذریعه سے معین و مقدر کردیا گیا تها :

انا انزلناه فی لیلة القدر   هم نے اوسکو لیلة القدر میں نازل کیا (۱)

لیلة القدر : قیل لیلة الشرف و العظمة و قیل لیلة التدبیر و التقدیر و هو اصوب (احکام القرآن ابن عربی)

* * *

عربی زبان میں متکلم کیلیے " انی " و " انا " کی دو ضمیریں هیں جو به ترتیب " واحد متکلم " و " جمع متکلم " کیلیے مستعمل هوتي هیں - الله تعالی نے جب حضرت آدم علیه السلام کو دنیا کی نشاة اولی کا موسس بنانا چاها تو فرمایا :

انی جاعل فی الارض خلیفه (۶ : ۹۴)   میں زمین میں ایک خلیفه بنانے والا هوں -

اس آیت میں الله تعالی نے اپنے لیے معمولی صیغهٔ واحد متکلم کا استعمال کیا هے ' کیونکه اشیا و امثال کا پیدا کرنا اسکي قدرت کامله کے نزدیک کوئي غیر معمولي اهمیت نہیں رکھتا تها - لیکن بطون و ارواح کي نشاة جدیده دنیا کیلیے مایه صد رحمت و برکت تهی ' اسلیے الله تعالی نے جب کسي پیغمبر کو اس نشاة حقیقه کا ذریعه بنایا هے تو اس موقع پر اپنے لیے ضمیر جمع متکلم کا صیغه استعمال کیا هے جو واحد کیلیے تعظیم و شرف کا پہلو رکھتا هے - یه تعظیم در حقیقت اوس جدید روح سعادت و هدایت کي اهمیت و عظمت کو نمایاں کرتي هے جو دنیا میں ظهور پذیر هونا چاهتی هے -

حضرت آدم علیه السلام نے دنیا کا قالب موزوں تیار کردیا تها لیکن وه روح سے یعنی ترقی یافته دین الہی کي حقیقی روح سے خالي تها - الله تعالے نے سب سے پہلے حضرت نوح علیه السلام کو یه امانت دیکر دنیا کي طرف بهیجا جو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب تها ' پس ضمیر تعظیمی سے اسکا اظهار کیا :

انا ارسلنا نوحاً   هم نے نوح کو بهیجا -

* * *

لیکن یه روح امتداد زمانه سے فرسوده هوگئي تهی ' بلکه سچ یه هے که بالکل مرده هوگئی تهي - اسلیے الله تعالے نے قرآن مجید کے ذریعه اس روح مرده کو ' اس گل پژمرده کو ' اس بخت خفته کو ' پهر زنده کیا ' شگفته کیا - بیدار کیا ' یه ایک عظیم الشان انقلاب تها جس نے نقشه عالم کو یکسر پلٹ دیا تها پس همیشه اسکي اهمیت بهي ضمیر تعظیمی کے پردے میں نمایاں کی گئي :

انا نحن نزلنا الذکر (۱۵ : ۹)   همیں هیں که هم نے اپنے ذکر کو نازل کیا -

انا انزلناه في لیلة القدر   هم نے اوسکو لیلة القدر میں نازل کیا -

* * *

اسي کتاب ذوالخطر والبال کو خدا نے " کوثر" بهي کہا هے که وه مایه خیر کثیر هے :

انا اعطیناک الکوثر   هم نے تمکو کوثر یعنے قرآن عطا فرمایا -

یہاں بهي قرآن کا ذکر متکلم جمع تعظیمي سے کیا -

اسي کے ذریعه دین ابراهیمی زنده هوا هے ' اسلیے اس نبع خیر کے عطا کرنے کے بعد الله تعالے نے اوسکي سب سے بڑي یاد گار " قربانی" کے قائم کرنے کا حکم دیا :

فصل لربک وانحر   تو اپنے خدا کی نماز پڑه اور قربانی کر -

الله تعالے نے اسي دین کے ذریعه ابراهیم علیه السلام کی یادگار اور ذکر عظیم کو قائم رکها :

و جعلنا لهم لسان صدق علیا   اور هم نے انکے ذکر خیر کو رفعت و بلندی عطا کي -

آنحضرت کا ذکر جمیل بهي اوسیکي برکت سے غلغله انداز عالم روح و ایمان هے - و رفعنا لک ذکرک اسلیے ان دونوں مقامات میں بهي جمع متکلم کے ساتهه ذکر کیا گیا هے -

* * *

مذهب کي پاک روح مرده هوگئي تهي ' لیکن اس رات میں اعاده معدوم اور حیات بعد الممات هوا - وه کتم عدم سے عالم شهود میں اوتري :

---

(۱) یہاں فرمایا که قرآن کریم لیلة القدر میں اترا - اور سورهٔ بقره میں فرمایا که رمضان میں : شهر رمضان الذي انزل فیها القران - پس اس سے ثابت هوا که لیلة القدر سے رمضان هی کي رات مراد هے - نزول قرآنی سے مقصود یه هے که نزول کا آغاز لیلة القدر اور رمضان المبارک میں هوا ورنه یه ظاهر هے که پورا قرآن نجماً نجماً ۲۳ برس میں نازل هوا هے -

" قرآن " اور " الکتاب " کا اطلاق جس طرح کل پر هوتا هے اسي طرح اسکے ایک جز پر بهي هوسکتا هے - قرآن کے هر ٹکرے کو الله نے قرآن اور الکتاب کہا هے -

لیکن بعض مفسرین کو خیال هوا که " انا انزلناه في لیلة القدر" سے مقصود پورے قرآن کا نزول هے ' اسلیے انهوں نے طرح طرح کی تاویلیں کیں - مثلاً کہا گیا که قرآن کریم رمضان کی بیس راتوں میں جبریل علیه السلام کو دیا گیا اور انهوں نے ۲۰ سال کے اندر انحضرة صلی الله علیه وسلم پر نازل کیا - لیکن قاضی ابوبکر ابن عربي لکهتے هیں :

و من جهالة المفسرین انهم قالوا ان السفرة القته الی جبریل فی عشرین لیلة و القاه جبریل الی محمد علیهما السلام فی عشرین سنه و هذا باطل لیس بین جبریل و بین الله واسطه ولا بین جبریل و محمد علیهما السلام واسطه (احکام القران جلد ۲ صفحه ۳۱۷)	اور مفسرین کی یه جہالت هے جو وه کہتے هیں که قرآن کریم بیس راتوں کے اندر خدا نے جبریل علیه السلام کو دیا اور انهوں نے بیس سالوں کے اندر محمد صلی الله علیه وسلم پر نازل کیا - سو ایسا کہنا بالکل باطل هے - نه تو خدا اور جبریل میں کوئی واسطه هے اور نه جبریل اور انحضرة علیهما السلام میں کوئی واسطه -

ابتدائے قیام مذہب میں اگرچہ اکثر لوگوں پر مذہبی احکام کی پابندی نہایت شاق گذرتی ہے ‘ لیکن اس سے کوئی کلیہ قائم نہیں کیا جاسکتا - ہر مذہب کی ابتدائی تاریخ اپنے ساتھہ پرجوش اور مخلص فدائیوں کی بھی ایک مختصر جماعت پیش کرسکتی ہے ‘ اور اسلام کے دامن کو تو ابتدا ہی سے اس زرخالص نے مالا مال کردیا تھا - پس جب روزہ پہلے پہل فرض کیا گیا تو اللہ تعالے نے چند آسانیوں کے ساتھہ لوگوں کو اوسکی طرف مائل کیا - لیکن اکثر لوگ ایسے بھی تھے جو آسانی کے متمنی نہ تھے - وہ سختی چاہتے تھے کہ خلوص و جوش الہی کا جوہر آئینہ سے زیادہ لوہے کی تلوار میں نظر آتا ہے - انبیاء گذشتہ کا اسوہ حسنہ اونکے سامنے تھا ‘ وہ جوش ایثار و فدویت میں اونکی تقلید کرنا چاہتے تھے - حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے ‘ چنانچہ حضرۃ عبد اللہ بن عمر نے بھی دن کو متصل روزہ رکھنا ‘ اور رات کو متصل قیام کرنا چاہا - لیکن آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا : تم میں اتنی طاقت نہیں - روزہ بھی رکھو ‘ افطار بھی کرو ! نماز بھی پڑھو ‘ اور خواب شیریں کا بھی لطف اٹھاؤ ! ہر مہینے میں صرف ۳ دن روزہ رکھو - نیکی کا معاوضہ دس گنا ملتا ہے - اسلیے ۳ روزوں کا ثواب ۳۰ دن کے برابر ملے گا جو صوم دہر کا مقصد اصلی ہے ‘ مگر اونہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں - اسپر آپ نے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کی اجازت دی - اونکو اسپر بھی تسکین نہ ہوئی تو آپ نے ایک روز کے افطار اور دوسرے دن کے روزے کا حکم دیا انہوں نے اسپر بھی ترقی کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب اسکے بعد فضیلت کا کوئی درجہ نہیں (بخاری کتاب الصوم صفحہ ۳۷)

لیکن انبیائے گذشتہ سے زیادہ احق بالاتباع خود جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تھا - آپ متصل روزے رکھتے تھے جسکو صوم وصال کہتے تھے - چنانچہ صحابہ نے بھی اسکی تقلید کرنی چاہی لیکن آپ نے منع فرمایا - اون لوگوں نے کہا کہ خود آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ :

لست کاحد منکم انی — میں تملوگوں کی طرح نہیں ہوں ‘
اطعم و اسقی — مجھکو تو خدا کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے -

لیکن جب لوگوں نے زیادہ اصرار اور غلو کیا تو آپ سخت ناراض ہوے ‘ اور عملاً اپنی ناراضی کا اسطرح اظہار فرمایا کہ کئی کئی رات اور کئی کئی دن کے روزے رکھنے شروع کردیے اور صحابہ نے بھی اسکی تقلید کی - اتفاق سے عید کا چاند ہوگیا ورنہ آپ کا ارادہ تھا کہ برابر روزے رکھتے ہی چلے جائیں تاکہ لوگ خود گھبراکر باز آئیں -

آپ نے اگر کسی کو صوم وصال کی اجازت بھی دی ہے تو صرف ایک شب و روز کی - اس سے زیادہ روزہ کسی کیلیے جائز نہیں رکھا -

لیکن بعض محدثین کے نزدیک سرے سے رات کو روزہ رکھا ہی نہیں جاسکتا اگر کوئی شخص رات کو بھی روزہ رکھیگا تو وہ روزہ روزہ نہ ہوگا - اللہ تعالی نے خود کہا ہے :

اتموالصیام الی اللیل - — رات ہونے تک روزے کو ختم کرو -

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات روزے کی انتہا ہے - اوس سے آگے تجاوز نہیں کرسکتے - (مسلم جلد - ۱ - صفحہ ۴۰۸)

ان آسانیوں کے علاوہ ، اور بھی متعدد آسانیاں رکھی گئیں - مثلاً یہود سحر میں کھانے سے پرہیز کرتے تھے ‘ لیکن آنحضرت نے سحر کو یہود اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان مابہ الامتیاز قرار دیا - (بخاری صفحہ ۲۹)

افطار میں عجلت اور سحر میں تاخیر کرنا بھی سنت ہے - احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت کی سحری اور نماز فجر میں صرف اسقدر وقفہ ہوتا تھا کہ پچاس آیتوں کی تلاوت کرسکتے تھے - (بخاری - کتاب الصوم صفحہ ۴۰)

ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

جنگ یورپ کی پہلی منزل

فرانس کی شمالی سرحد

فرانس کی شمالی سرحد موجودہ جنگ کے تماشہ گاہ کا ایک اہم ترین مقام ہے - خصوصاً گذشتہ ہفتہ میں جتنے مہتم بالشان معرکے ہوے ہیں ‘ وہ زیادہ تر اسی حصے میں ہوے ہیں - اسلیے شمالی سرحد کے بعض سیاسی ‘ جغرافی ‘ اور فوجی حالات کا اجمالی بیان دلچسپی و فوائد سے خالی نہ ہوگا -

(لکسمبرگ)

یورپ کا نقشہ نکالیے اور سامنے رکھہ لیجیے ! اسمیں ایک مقام آپکو نظر آتا ہے جہاں فرانس ‘ جرمنی ‘ اور بلجیم کی سرحدیں آکر ملگئی ہیں - اس مجمع الثغور کا وہ حصہ جو جرمن شاہنشاہی میں دکھایا گیا ہے ‘ لکسمبرگ ہے - لکسمبرگ کا رقبہ ایک ہزار مربع میل اور اسکی آبادی ڈھائی لاکھہ ہے -

یہ ریاست سنہ ۱۸۱۵ع سے سنہ ۱۸۶۶ع تک اس مشہور جرمن اتحاد میں شامل تھی جسکو " جرمانک کو انفیڈ یریشن " کہتے ہیں - اسکی محافظ فوج جو جبل الطارق کے بعد دنیا کی قوی ترین فوج تسلیم کی جاتی تھی ‘ اسوقت اہل پروشیا کے ہاتھہ میں تھی - ایک بار شاہ ہوالنیڈ نے (جو اسوقت لکسمبرگ کا ڈیوک تھا) اسکو فرانس کے ہاتھہ فروخت کرنا چاہا - اسپر اہل پروشیا سخت برہم ہوے - اور قریب تھا کہ جنگ ہو جاے ‘ مگر بعض دول کی مداخلت نے جنگ کو روکدیا اور اس نزاع کا فیصلہ ایک موتمر (کانفرنس) کے ہاتھہ میں دیدیا گیا جو لندن میں منعقد ہوئی اور بالآخر سنہ ۱۸۶۷ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ‘ اس معاہدہ کا مفاد یہ تھا کہ پروشیا کی فوج فوراً قلعہ خالی کردے اور تمام قلعے مسمار کردیے جائیں - اسیکے ساتھہ ساتھہ دول عظمی نے اسکی ناطرفداری کی ذمہ داری بھی لیلی -

لکسمبرگ کے تخت پر بالفعل میری ایڈ لیا سریرآرا ہے -

ریاست کا پایہ تخت خود لکسمبرگ ہے جو ایک مختصر مگر خوشنما شہر ہے اور ایک محدب (پلیٹو) حصہ پر آباد ہے -

سنہ ۱۸۷۰ کی جنگ جرمنی و فرانس میں بھی جرمنی نے اس پر حملہ کیا تھا ‘ مگر اسکی سرحد جسکا طول ۱۲۰ میل ہے ‘ اسوقت ۴ لاکھہ ۵۰ ہزار آدمیوں کے لیے کافی تھی ‘ اور اس جنگ میں جرمن فوج کی مجموعی تعداد اتنی ہی تھی - لیکن ادھر عرصہ سے انگلستان اور فرانس محسوس کررہے تھے کہ اگر اس تعداد سے دو چند یا سہ چند فوج جمع کردی گئی تو پھر ۱۲۰ میل کا کافی ہونا ناممکن ہوگا -

چنانچہ اسوقت ایسا ہی ہوا ہے - جرمنی کی اولین صف (فرسٹ لائن) نے جو ۱۵ لاکھہ آدمیوں سے مرکب ہے لکسمبرگ کی ناطرفداری کو درہم برہم کردیا ہے -

فوج کی کثرت تعداد کے علاوہ طاقت کی معنوی روح بھی

باب التفسیر

و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین (۲ : ۱۸۱)

اس آیة سے اجمالاً ثابت هوتا ہے که اسلام میں ایک گروہ ایسا بهي قرار دیا گیا ہے جو روزہ کا فدیه ادا کرکے اس فرض سے مستثنی هوجاتا ہے' لیکن گفتگو یه ہے که وہ کونسا گروہ ہے؟ مفسرین کرام نے متعدد وجوہ نقل کیے هیں :

(۱) ابتداء اسلام میں هرشخص کو روزہ رکھنے یا فدیه دینے کا عام اختیار تها' جس کا جی چاهتا تها روزہ رکهتا تها اور جس کا جی چاهتا تها فدیه دیدیتا تها - لیکن چند دنوں کے بعد فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (جو تم میں سے یه مهینا پاے تو وہ روزہ رکھے) نے اس عام حکم کو منسوخ کردیا -

(۲) یه حکم ابتداء هي سے بوڑھوں کے ساتھه مخصوص تها' بعد کو اون کے لیے بهی منسوخ هوگیا ' اس بنا پر " یطیقون " سے پہلے " لا " کو محذوف ماننا پڑیگا ' یا طاقة کو باب افعال کي خاصیت سلب ماخذ پر قیاس کرنا هوگا - کیونکه " یطیقونه " کے معنی طاقت رکھنے کے هیں - حالانکه بوڑھوں کو یه آساني اس لیے دیگئي ہے که وہ طاقت نہیں رکھتے -

(۳) لیکن بعض اصحاب تفسیر نے " یطیقونه" کے بدلے " یطوقونه " پڑھا ہے' جسکے معنی یه هیں که جو لوگ به تکلف و به مشقت روزہ رکھه سکتے هیں اونکو فدیه دینا چاهیے - اس بنا پر اس آیة کے تحت میں بوڑھے' ضعیف ' اپاهج' حامله عورت' اور دودھ پلانے والي عورتیں بهي داخل هوسکتي هیں - چنانچه امام سفیان ثوري' امام مالک' امام شافعي' اور امام احمد بن حنبل رحمهم الله کے نزدیک حامله اور دودھ پلانے والي عورتوں پر قضاء واجب نہیں - وہ بهي فدیه دیسکتي هیں (۱)

(۴) یه آساني مسافروں اور مریضوں کے ساتھه مخصوص ہے - مسافروں اور مریضوں کي دو قسمیں هیں : ایک مسافر اور مریض تو وہ هیں جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے - دوسرے وہ لوگ هیں جو طاقت تو رکھتے هیں' مگر روزہ رکھنا اُنپر نہایت شاق گذرتا ہے - چنانچه الله تعالی نے پہلے قسم کے مریضوں اور مسافروں کا حکم بتا دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعــدة من ایام اخر	جو لوگ مریض اور مسافر هوں انکے لیے قضا کرنے کي دوسري مدت ہے -

لیکن وہ مریض اور مسافر رہ گئے تھے' جو به تکلف روزہ رکھه سکتے تھے - چنانچه الله تعالی نے انکے لیے روزہ رکھنے یا فدیه دینے کا اختیار دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر - و علی الذین یطیقونه فدیة طعــام مسکین' فمن تطوع خیرا فهو خیر لــه و ان تصومــوا خیر لکــم ان کنتــم تعـلمون (۲ : ۱۱۸)	جو شخص تم میں سے بیمار هو یا سفر میں هو تو وہ دوسرے دنوں سے روزے کي گنتي پوري کرلے - اور اُن بیمار اور مسافروں کیلیے جو روزے کي طاقت نہیں رکھتے' یه حکم ہے که ایک محتاج کو اپنے روزے کے بدلے کهانا کهلادیں - البته جو شخص اپني خوشي سے زیادہ نیکي کرنا چاهے تو یه اوسکے لیے زیادہ بہتر ہے' اور اگر غور کرو تو روزہ رکھنا تمهارے لیے بهر حال بہتر ہے -

(قــول مــرجم)

اب همکو ان تمام اقوال میں سے قول مرجح کا انتخاب کرلینا چاهیے - یه ظاهر ہے که پہلے دونوں احتمالات کیلیے نسخ لازم ہے لیکن جو لوگ قائل نسخ هیں' اون میں بهي محققین کا مذهب یه ہے که قرآن مجید میں باشد ضرورت و باحتیاط تمام نسخ کا دعوی کرنا چاهیے - پس جب هم واضح و بہتر تفسیر کرکے اس قسم کي احتیاط کرسکتے هیں' تو همکو ان دونوں اقوال کے ماننے کي کون سي ضرورت داعیه ہے ؟

تیسري توجیهه اگرچه نسخ سے خالي ہے' تاهم اوس میں بهی قرات شاذہ کا اتباع کرنا پڑتا ہے - صرف چوتهي توجیهه البته نسخ و قراءت شاذہ دونوں سے خالي ہے' اور آیت کے سیاق و سباق سے مناسبت بهی رکھتی ہے -

پہلے خدا نے مریضوں کا حکم بتایا ہے - اوسکے بعد یه آیت آتي ہے - پس اگر یه آیت بهي کسي خاص قسم کے مریضوں کے ساتھه متعلق کردي جاے' تو آیت میں نظم و ترتیب پیدا هوجایگي' اسکے بعد الله تعالی فرماتا ہے : و ان تصوموا خیر لکم اگر تم روزہ رکھو تو یه تمهارے لیے بہتر ہے - اس سے ثابت هوتا ہے که اس آیت سے بوڑھے مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکه وہ تو سرے سے روزہ رکھنے کی طاقت هي نہیں رکھتے - انکی نسبت و ان تصوموا کہنا بالکل بے معني هوگا -

عام خیال یه تها که اس آیت سے پہلي صورت مقصود تهی' لیکن بعد کو یه فیاضانه حکم فمن شهد منکم الشهر فلیصمه سے منسوخ کردیا گیا' لیکن اسي آیت کے بعد الله تعالی فرماتا ہے -

یرید الله بکــم الیسر	خدا تمهارے لیے آساني چاهتا ہے
ولا یرید بکــم العســر	سختي نہیں چاهتا -

پس اگر آیت کے یه معني مراد لیے جائیں که پہلے هر شخص بجاے روزہ رکھنے کے فدیه دیسکتا تها اور اب نہیں دیسکتا کیونکه اوسکو روزہ هي رکھنا چاهیے' تو یه اس آیت کے مفهوم سے بالکل مختلف هوگا - کیونکه یه تو آساني نه هوئي' بلکه آساني کو سختي کے ساتھه بدل دینا هوا - شیخ فاني' مرضعه' حامله' بهي اسي چوتهے قسم میں داخل هوسکتي هیں - وہ درحقیقت مریض هیں' یا کم از کم روزہ اون میں امراض کي استعداد پیدا کردیسکتا ہے -

اسلام کے روح اعتدال کے ساتھه بهي یهي تفسیر مناسبت رکھتي ہے - اسلام نه تو اسقدر فیاض ہے که قوي' صحیح' تندرست' اور مقیم آدمی کو افطار کی اجازت دے' اور نه وہ اس قدر بخیل ہے که هر شخص پر بلا استثنا مشقتوں کا بوجهه لاد دے - وہ ایک معتدل مذهب ہے' اسلیے وہ اونهي لوگوں کے ساتھه نرمی کرتا ہے' جو اوسکے مستحق هیں - و ان تصوموا خیر لکم کا تعلق بهی اسي قسم کے مسافروں اور مریضوں کے ساتھه موزوں معلوم هوتا ہے' کیونکه وہ لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے -

---

(۱) ترمذي ص ۱۲۵ کتاب الصوم -

مراسلات

الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوي

(۳)

(اسلام نے اوستاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کيا اصول قائم کيے هيں ؟)

(تنقيح سوم)

تعليمي اسٹرائک پر سب سے بڑا اعتراض يه هے که اوس سے اساتذه کا احترام شرعي قائم نہيں رهتا ليکن همکو جہاں تک معلوم هے قرآن مجيد اور احاديث صحيحه ميں به نص صريح اوستاد کا کوئي حق متعين هي نہيں کيا گيا، بلکه اسکے خلاف اساتذه کو غريب الوطن طلباء کے ساتهه مدارات و مواسات کرنے کا حکم ديا گيا هے -

قال سياتيکم اقوام يطلبون العلم فاذا رايتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم و اقنوهم -	آپ نے فرمايا که تمهارے پاس کچهه لوگ بغرض طلب علم آئينگے، جب اونکو ديکهو تو مرحبا مرحبا کہو، کيونکه يه رسول الله کي وصيت هے اور اونکو تعليم دو-
قال لنا ان الناس لکم تبع و انهم سياتونکم من اقطار الارض يتفقهون في الدين فاذا جاءوکم فاستوصوا بهم خيرا - (سنن ابن ماجه ص ۲۲)	آپ نے صحابه سے فرمايا لوگ تمهارے تابع هيں، اسليے تمهارے پاس اطراف ملک سے مذهبي علوم سيکهنے آئينگے - جب وه آئيں تو اون کے ساتهه بهلائي کرو-

آنحضرت نے خود اپنے طرز عمل سے اسکي بهترين مثال قائم کردي تهي اور صحابه نے اوسکو محفوظ رکها تها، اسمعيل کا بيان هے که " هم لوگ حسن کي عيادت کو گئے - جب آدميوں کي کثرت سے گهر بهر گيا، تو انهوں نے اپنے دونوں پانوں سميٹ ليے اور کہا که هم لوگ ابو هريره کي عيادت کو گئے تهے جب آدميوں سے گهر بهر گيا تها تو انهوں نے دونوں پانوں سميٹ ليے تهے، اور کہا که هم رسول الله کي خدمت ميں حاضر هوے، يہاں تک که گهر بهر گيا، آپ ليٹے هوے تهے - جب هملوگوں کو ديکها تو دونوں پانوں سميٹ ليے اور فرمايا که تمهارے پاس کچهه لوگ طلب علم کيليے آئينگے - اونکو مرحبا کہنا، تحيت بجا لانا، اور تعليم دينا" چنانچه تاريخ اسلام ميں جب کبهي اسکے خلاف کيا گيا هے تو عموماً شکايت پيدا هوئي هے- اسي روايت ميں اسمعيل کہتے هيں که " هم نے ايسے علماء کا زمانه پايا هے، جو نه تو مرحبا کہتے هيں، نه تحيت بجا لاتے هيں، نه تعليم ديتے هيں، بلکه جب هم اونکے پاس جاتے هيں، تو روکهائي کے ساتهه پيش آتے هيں" (۱) ان روايات صحيحه کي بنا پر اگر اس زمانه ميں طلباء کو اساتذه سے شکايت پيدا هو تو وه بالکل بجا اور صحيح هے -

طلباء و اساتذه کے تعلقات کے متعلق سب سے اهم اور مقدم سوال جس پر تمام حقوق و اختيارات متفرع هوتے هيں يه هے که اوستاد کا حق انتخاب کسکو حاصل هے ؟ اوستاد کي علمي، مذهبي، اور اخلاقي زندگي کا اثر براه راست صرف طلباء هي پر پڑتا هے، اور وهي اسکا احساس بهي کرسکتے هيں، اس بنا پر عقلاً طلباء هي کو اونکے انتخاب کا حق حاصل هونا چاهيے -

اسلام کے قديم نظام تعليم ميں اسي اصول کي بنا پر اوستاد کا حق انتخاب، صرف طلباء کو حاصل تها، اور اس پر تمام محدثين و فقهاء کا عمل تها -

عن ابراهيم قال کانوا اذا اتو الرجل لياخذوا عنه نظروا الى صلاته و الى سمته و الى هيأته يا خذون عنه -	ابراهيم سے روايت هے که جب لوگ کسي عالم کے پاس بغرض تحصيل علم آتے تهے تو اوسکے نماز، اوسکے طريقے، اور اوسکي وضع کو ديکهتے تهے که اس سے علم حاصل کريں -
عن ابي العاليه : قال کنا ناتي الرجل لناخذ عنه فننظر اذا صلى فان احسنها جلسنا اليه و قلنا هو لغيرها احسن و ان اساءها قمنا عنه و قلنا هو لغيرها اسواء -	ابو العاليه سے روايت هے که جب هم کسي عالم کے پاس بغرض تحصيل علم آتے تهے، تو جب وه نماز پڑهتا تها تو ديکهتے تهے، اگر وه اچهي نماز پڑهتا تو اوسکے پاس بيٹهتے تهے که وه دوسري باتوں کو بهي بهتر طريقه سے کرتا هوگا اور اگر نماز ٹهيک طور پر نه پڑهتا تو اوٹهه کهڑے هوے که وه دوسري چيزوں کو اس سے بهي بري طور پر کريگا -
عن محمد : قال انظروا عمن تاخذون هذا الحديث فانه دينکم - (مسند دارمي ص ۶۱)	محمد سے روايت هے که جس شخص سے تم لوگ روايت حديث کرتے هو اوسکي جانچ کرلو، کيونکه يه تمهارا مذهب هے-

ان روايات سے به تصريح ثابت هوتا هے که اوستاد کے اخلاق و عادات، مذهب، وضع، غرض هر چيز کي جانچ پڑتال کا طلباء کو حق حاصل هے، اور اگر اوستاد اس معيار پر ٹهيک نہيں اوترتا تو وه اوس سے کناره کشي کرسکتے هيں، ليکن موجوده نظام تعليم ميں يه حق صرف منتظمه جماعت کو حاصل هے، اور اگر طلباء کبهي اوستاد کے متعلق زبان شکايت کهولتے هيں، تو اسکو گستاخي اور بے ادبي خيال کيا جاتا هے -

هم کو سرکاري اسکولوں ميں مداخلت کا کوئي حق حاصل نہيں، ليکن هم قومي اور مذهبي مدارس ميں اسلام کي اس قديم خصوصيت کو قائم رکهه سکتے هيں، اور اسکو قائم رکهنا چاهيے -

اگرچه قرآن مجيد، احاديث صحيحه، اور صحابه و تابعين کے طرز عمل سے ثابت هوگيا که اسلام نے اوستاد کا کوئي حق متعين نہيں کيا، ليکن هم تسليم کرليتے هيں که اسلام نے اوستاد کے حقوق کي تعيين کردي هے، اونکے ادب و احترام کو واجب کرديا هے، ليکن سوال يه هے که کيا اوستاد کي شکايت کرنا يا اون سے علحدگي اختيار کرلينا اس ادب و احترام کے منافي هے ؟ اسلام نے امام مسجد کو مقتديوں سے افضل تسليم کيا هے، اور اونکے اقتداء کو واجب کرديا هے -

قال رسول الله صلعم يؤم القوم اقرأهم لکتاب الله و اقدمهم قراءة فان کانوا في القراءة سواء	آنحضرت نے فرمايا که قوم کي امامت وه شخص کرے، جو قرآن کا سب سے زياده قاري هو اور قرات ميں ممتاز هو- پهر اگر سب کے سب قراءة ميں

---

(۱) سنن ابن ماجه ص ۲۲ کتاب العلم -

بالکل متغیر ہوگئی ہے۔ جو جرمن فیڈریشن (اتحاد المانی) اسوقت کارزار میں اترا تھا، وہ جرمن شاہنشاہی نہ تھی جو آج میدان جنگ میں اتری ہے -

غرض لکسمبرگ ایک ناطرفدار قلمرو تھی، مگر جرمنی نے اسکی ناطرفداری کو اسلیے زیر و زبر کردیا کہ اسکا وجود انگلستان کے فاتح کیلیے ایک ناگزیر مرحلہ ہے، اور سینٹ پال کے کلس پر عقاب کا علم نصب کرنے کیلیے اسے فتح کرنا ضروری ہے۔

(بلجیم)

لکسمبرگ کی نا طرفداری کی برہمزنی درحقیقت اس سفر کی اولین منزل ہے جو جرمنی کے پیش نظر ہے۔ اسلیے کہن سال اور انجام اندیش انگلستان کے متعلق یہ سوء ظن نہ کرنا چاہیے کہ وہ محض جوش حفظ عہد میں خانہ بر انداز ہوگیا ہے اور صرف اسلیے کہ ایک چھوٹی سی قوم پامال کی جا رہی ہے یا ایک عہد نامہ کی توہین ہورہی ہے، وہ برطانیہ کے ان فرزندوں کو جنگ کی آگ میں جھونک رہا ہے، جنمیں سے (بقول ٹائمز) "ایک گورے کی ہڈیاں تمام سرزمین ایران کی آزادی سے زیادہ قیمتی ہیں"

انگلستان کا یہ اضطراب و ہیجان اور جرمنی سے دست و گریباں ہونے کے لیے مستعدی صرف اسلیے ہے کہ لکسمبرگ کے بعد ہی بلجیم کا نمبر آیگا -

مگر آپ یہ بھی سمجھے کہ انگلستان بلجیم پر حملے کے خیال سے کیوں کانپ اٹھا ہے؟ ذرا نقشۂ یورپ پر ایک نگاہ پھر ڈالیے - دیکھیے! بلجیم کے ساحل سے آبنائے ڈوور کسقدر قریب ہے؟ یہ وہی ابنائے ڈاور ہے جسکے متعلق نپولین تاسف کیا کرتا تھا کہ "اگر مجھے اس پر صرف چھہ گھنٹے کے لیے حکومت ملجاتی تو میں تمام عالم کو فتح کرلیتا" اس ابنائے سے متصل دریائے ٹیمس ہے - اور اسکے سامنے ہی عظیم الشان لندن -

پس اگر جرمنی کی فوجیں بلجیم سے گذر سکیں اور ابنائے ڈوور میں اسکے بیڑے کا مقابلہ بلجیم کے بیڑے سے نہ ہو تو وہ کسقدر آسانی کے ساتھہ انگلستان کے پایہ تخت پر حملہ کرسکتا ہے؟

بلجیم کی طرفداری و ناطرفداری کا مسئلہ آج سے نہیں بلکہ سالہا سال سے انگلستان کے لیے طمانیت سوز رہا ہے - اولاً تو اسلیے کہ اگر جرمنی ایک زبردست قوت کے ساتھہ اس پر حملہ آور ہوجاے تو وہ اسکی مدافعت سے بالکل مجبور ہے - ثانیاً اگر مدافعت کی طاقت پیدا کر بھی لے، جب بھی یہ کیا ضرور ہے کہ وہ جرمنی کا مخالف ہو اور انگلستان کے دروازے کی حفاظت سے انکار نہ کرے؟

اس واقعہ سے انگلستان اور بھی خائف و مضطر تھا کہ ساحل انیورپ بلجیم میں انگلستان کی جانب واقع ہے۔ بلجیم نے اسکی قلعہ بندی کی اسکیم تو بہت ہی مستعدی و سرگرمی سے شروع کردی، مگر "می اوز" کی تحصین و استحکام میں نہ تو مستعدی دکھلائی گئی اور نہ دریا دلی کے مصارف کیے گئے جو جرمنی کے جانب کی بحری سرحد ہے -

مگر کیا عجیب بات ہے کہ جب وقت آیا تو بلجیم نہ صرف نا طرفدار، بلکہ انگلستان کا طرفدار نکلا! انگلستان کی سرگرمی اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے تاثیر و نفوذ کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے -

سچ یہ ہے کہ بلجیم جسطرح انگلستان کی طرف قلعہ بندی کررہا تھا، اسیطرح اسنے جرمنی کی طرف کے بھی مقامات لیی، می اوز، نامور وغیرہ میں مشکلات و عقبات پیدا کردیے تھے - البتہ بہت ممکن ہے کہ اس وقت جرمنی کے ساتھہ انگلستان کے علی الرغم کوئی اتحاد پیدا ہوگیا ہو -

بلجیم کی مشرقی سرحد میں ایک حملہ آور کو جو مشکلات پیش آسکتی ہیں، ان میں سب سے زیادہ قابل توجہ یہ مراحل و مراتب ہیں:

اوڈٹیس (جسکو بلجین لکسمبرگ بھی کہتے ہیں) نہایت دشوار گذار جگہ ہے، اور فوجی نقل و حرکت تو اسمیں قریباً ناممکن ہے - اس صورت میں بلجیم کا خط مدافعت می اوز نامی مقام ہوگا جسکے پیچھے اسکی فوج ایک مناسب موقع پر جم جاسکتی ہے، یہاں تک کہ فرانس یا انگلستان سے (جیسا کہ اسوقت انگلستان ڈیڑہ لاکھہ فوج بھیج رہا ہے) اسکی مدد کیلیے کمک پہنچ جاے -

مقام لیی بھی قلعوں اور باٹریوں کے حلقہ میں ہے مگر محفوظ نہیں، کیونکہ جرمنی کی فوج میسٹر چٹ کے راستہ سے اندر آجا سکتی ہے -

یہ بلجیم کی فوجی اور جنگی حیثیت تھی - جغرافی حیثیت سے اسکا رقبہ ۲۹۵۰۰ کیلومیٹر ہے اور آبادی ۹۴۱۰۰۰۰۔ دارالسلطنت کا نام برازیل ہے، اور عام ملکی زبان فرانسیسی -

بلجیم سنہ ۱۸۱۵ع سے پہلے فرانس کے ماتحت تھا، مگر انگلستان نے اپنی حفاظت کے خیال سے اسکو اور ہوالینڈ کو فرانس کی محکومی سے آزاد کرایا - اسوقت سے وہ اپنے آپ کو انکی آزادی کا محافظ سمجھتا ہے -

(فرانسیسی سرحد)

بلجیم کے طرف جرمن پیشقدمیوں کا اصلی مقصد تو انگلستان ہے، لیکن دوسرا مقصد فرانس بھی ہو سکتا ہے - نقشے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برلن سے پیرس تک کا سیدھا راستہ ٹھیک بلجیم میں سے ہوکے گیا ہے - موجودہ فن جنگ میں سب سے بڑا حملہ آورانہ کام یہ ہے کہ پوری مستعدی کے ساتھہ ابتداء کی جاے، اور جلد سے جلد اور مختصر سے مختصر راستے سے ہوتے ہوے ایک ایسی فوج کے قلب میں پہنچ جاے جو ہنوز طیار نہ ہوئی ہو - اسطرح ایک ہی حملے میں تمام فوج حریف پا مال ہوجائیگی -

اس لحاظ سے جرمنی کیلیے براہ بلجیم فرانس جانے کا راستہ بوجہ قرب مسافت ایک نہایت قیمتی خط جنگ ہے - اسوقت یورپ کی جنگ ایک قسم کی گھوڑ دوڑ ہے - اور تھوڑے دنوں تک یہی حالت رہیگی - اس دوڑ میں جو حریف سب سے زیادہ تیزرو ہوگا، وہی کامیاب جنگ جاری رکھہ سکے گا -

اہل فرانس عموماً اس خیال میں تھے کہ انکی شمالی سرحد خطرہ سے محفوظ ہے - کیونکہ اولاً تو السیس اور لورین میں جرمنی کیلیے ہر قسم کی مشکلات موجود ہیں - پھر بلجیم نے می اوز، لیی اور نامور میں بھی جرمنی کے لیے سنگہاے گراں نصب کردیے ہیں -

لیکن حالات نے بہت جلد اس اعتماد کو بے بنیاد ثابت کردیا۔ جرمنی آج تین سال سے میلویڈی میں سفر و حرکت کیلیے طرح طرح کی آسانیوں کا سامان کررہا تھا اور اس درجہ مکمل و مستعد ہوچکا تھا کہ فرانس کی سرحدی مشکلات اور استحکامات اسکے سامنے کچھہ بھی مدافعت نہیں کرسکتیں -

السیس اور لورین کی قلعہ بندیوں کے حالات حال میں فرانس کے ایوان مبعوثین (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں بیان کیے گئے تھے - اگر یہ صحیح ہے کہ ان قلعہ بندیوں کو تازہ ترین اصول پر رکھنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ انکی اہمیت زیادہ سے زیادہ دوسرے درجہ پر ہے - بہرنوع دائمی قلعہ بندی کی اہمیت خصوصاً اس حالت میں جب کہ اسکو مدد اور کمک نہ پہنچ سکے، ہمیشہ سے مشکوک سمجھی گئی ہے -

غرض جہاں تک قرائن صحیحہ سامنے آتے ہیں، شمالی سرحد پر فرانس کی قلعہ بندیوں کو محض بے اثر سمجھنا چاہیے - اور کچھہ عجب نہیں کہ اولوالعزم اور سرمست عروج و شباب جرمنی بہت جلد ان قلعہ بندیوں کی حقیقت کا تجربہ دکھادے -

(السیس اور لورین دو فرانسیسی صوبے ہیں جن پر سنہ ۱۸۷۰ میں جرمنی نے قبضہ کرلیا تھا)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی تکلیفوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل ڈالئے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک قطرہ لگانے ہی سے پل میں آپکے ایسے درد کو دفع کرتی ہے -

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۸ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

درد — پیشانی پر [illegible]

خرچ ایک ہی ۵ پیسہ کا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
روغنی کنتلین
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے پہلے سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شائستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم ملمعی نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کا نچوڑ "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی فن سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور عمدگی کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سڑتی ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے [illegible] ہوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحائی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں یہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیم اور وید جنکے دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمدردی خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوگئی ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بعون خدا دور کرتا ہے، اگر تھوڑا پانی کے بعد ہی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو، کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - غرضکہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر [illegible] ڈاکٹر
ایم - ایس - عبد الغنی [illegible] - ۲۲ و ۷۳
[illegible] اسٹریٹ - کلکتہ

دوا

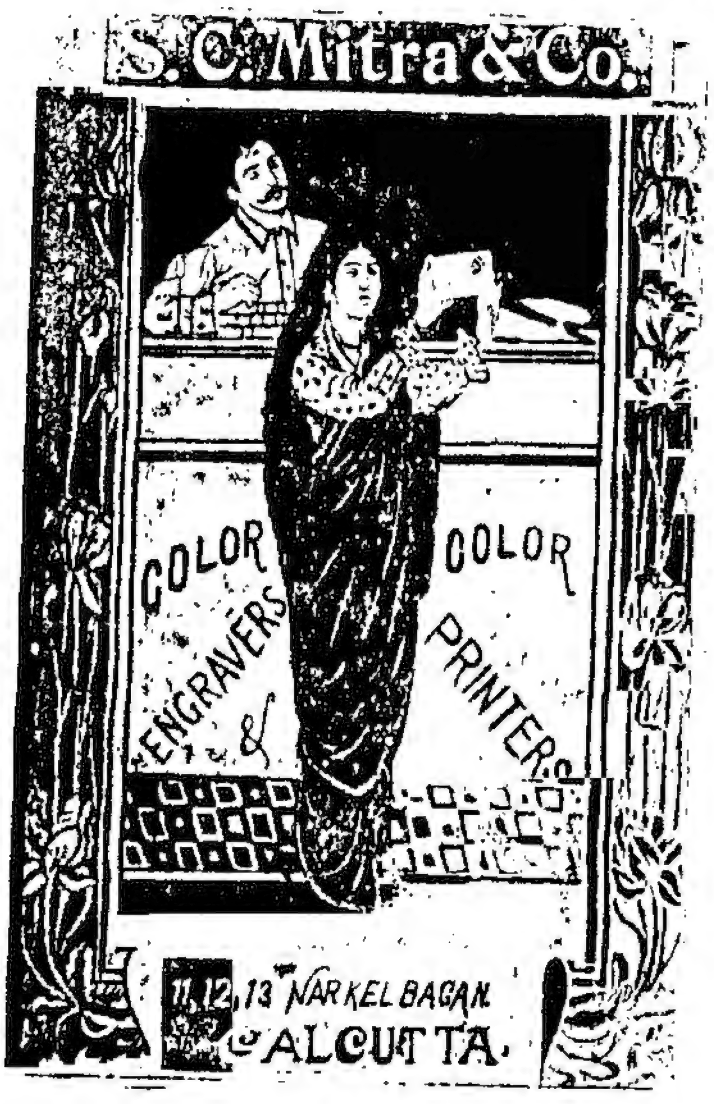

فليومهم اقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فليومهم اكبرهم سنا (سنن ابو داؤد صفحه ۷۵)

هوں تو وہ شخص امامت کرے' جس نے سب سے پہلے ہجرت کي هو' اگر سب کے سب ہجرت میں بهي برابر هوں تو وہ شخص امامت کرے' جو سن میں سب سے بڑا هو -

اگر اوستاد کے ادب و احترام کو قطعي الثبوت تسلیم کرلیا جاے' تو اوسکو مختلف حیثیتوں سے امام کے ساتھہ مشابہت هوسکتي هے' اس بنا پر عہد نبوت میں صحابہ کا جو طرز عمل امام کے متعلق رها هوگا' وہ امام کے ادب و احترام کے منافي نہ هوگا' اسلیے طلباء بھي اساتذہ کے معاملات میں اوسي طرز عمل کي تقلید کرسکتے هیں' اور اسکو گستاخي یا بے ادبي پر محمول نہیں کیا جاسکتا -

عہد نبوت میں امام کے متعلق صحابہ کا جو طرز عمل تھا اوس پر صحیح بخاري کي ایک روایت سے کافي روشني پڑسکتي هے -

قال رجل يا رسول الله اني لا تاخر عن الصلوة في الفجر مما يطيل بنا فلان فيها فغضب رسول الله صلعم ما رايته غضب في موضع كان اشد غضبا منه يومئذ - ثم قال يا ايها الناس ان منكم منفرين فمن ام الناس فليتجوز فان خلفه الضعيف و الكبير و ذالحاجة (بخاري جلد اول مطبوعه - مصر ص - ۹۰)

ایک شخص نے کہا یا رسول الله میں نماز فجر میں اسلیے دیر کرکے شریک هوتا هوں کہ فلاں امام نماز کو بہت طول دیتا هے آپ اسقدر غصہ هوے کہ کبھي کسي موقع پر اس قدر برهم نہ هوے تھے پھر آپ نے فرمایا: لوگو! بعض لوگ تم میں سے لوگوں کو بھگاتے هیں' جو شخص امامت کرے' وہ تخفیف کرے کیونکہ اوسکے پیچھے ضعیف' بڈھے' اور اهل حاجت بھي هوتے هیں -

یہ شکایت مجمع عام میں کیگئي' اور کسي نے اسکو ادب و احترام کے منافي نہیں سمجھا' اور خود رسول الله نے امام هي کو تنبیہ کي -

لیکن هم اوستاد و امام کي مشابہت کو بھي ناقص فرض کرلیتے هیں' اور اوستاد کو ایک ایسي ذات سے تشبیہ دیتے هیں جسکو شریعت نے اس قدر واجب التعظیم تسلیم کیا هے کہ خدا کے بعد اوسکي پرستش کي جاسکتي هے -

لو كنت آمر احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق (ابو داؤد جلد ۱ - ص ۲۷۳)

اگر میں کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوهروں کو سجدہ کریں' کیونکہ خدا نے مردونکو عورتوں پر حق دیا هے -

لیکن بحث یہ هے کہ عورت ایسے واجب التعظیم شخص کي شکایت کرسکتي هے یا نہیں؟ اور اگر کرسکتي هے تو شکایت کا طریقہ کیا هوسکتا هے؟ روایات صحیحہ سے ثابت هوتا هے کہ عورت مرد کي جائز شکایت کرسکتي هے اور بالکل اوسي طریقہ سے کرسکتي هے جو اسٹرائک سے مشابہت رکھتا هے' سنن ابو داود میں هے (جلد اول - ص - ۲۷۳)

قال رسول الله صلعم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر الى رسول الله صلعم فقال ذئرن النساء على ازواجهن فرخص في ضربهن فاطاف بآل رسول الله صلعم نساء كثير يشكون ازواجهن - فقال النبي صلعم لقد طاف بآل محمد نساء كثير يشكون ازواجهن ليس اولائک بخيارکم -

آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کي لونڈیوں کو نہ مارو' حضرت عمر آپ کے پاس آے اور کہا کہ اس حکم سے عورتیں دلیر هوگئیں تو آپ نے مارنے کي اجازت دي - اسکے بعد آنحضرت کے مکان پر بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کي شکایت لیکر آنے لگیں' تو آنحضرت نے فرمایا کہ بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کي شکایت لیکر آتي هیں' ایسے شوهر صالح آدمي نہیں هیں -

اس روایت میں عورتوں نے علانیہ مردوں کي شکایت کي هے اور آنحضرت نے عورتوں هي کے حق کا لحاظ رکھا هے - اس کے پہلے جزو پر طلباء مذهبي حیثیت سے عمل کرسکتے هیں' دوسرے جزو پر عمل کرنے کا منتظمین مدارس کو اختیار هے -

لیکن هم اسپر بھي قناعت نہیں کرتے' هم اوستاد کا وهي حق اور وهي درجہ تسلیم کرتے هیں' جو باپ کو بچے پر حاصل هے - هم بچوں میں طالب العلم کا وهي پست درجہ فرض کرتے هیں' جو اولاد اناث کو اولاد ذکور کے مقابلہ میں حاصل هے -

لیکن گفتگو یہ هے کہ اولاد باپ سے اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرسکتي هے یا نہیں؟ احادیث صحیحہ سے ثابت هوتا هے کہ اولاد باپ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرسکتي هے اور دلیرانہ کرسکتي هے - سنن نسائي میں هے (جلد - ۲ - ص - ۲۲)

عن عائشة (رض) ان فتاة دخلت عليها فقالت ابي زوجني ابن اخيه ليرفع بي خسيسته و انا كارهة' فقال اجلسي حتى ياتي النبي (صلعم) فجاء رسول الله صلعم فاخبرته فارسل الى ابيها فدعاه فجعل الامر اليها - فقالت يا رسول الله قد اجزت ما صنع ابي و لكن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شي - (۱)

حضرت عائشہ (رض) سے روایت هے کہ ایک نوجوان عورت اونکے پاس آئي' اور کہا کہ میرے باپ نے اپنے بھتیجے سے میرا نکاح کردیا هے کہ وہ میري وجہ سے معزز هوجاے' مگر میں اوسکو پسند نہیں کرتي - حضرت عائشہ نے کہا: رسول الله کے آنے کا انتظار کرو - آپ آئے تو اوس نے واقعہ بیان کیا - آپ نے اوسکے باپ کو بلا بھیجا' اور اوس عورت کو نکاح کا اختیار دیدیا - اوس نے کہا کہ یا رسول الله میں اپنے باپ کے فعل کو جائز رکھتي هوں' لیکن میں صرف یہ معلوم کرنا چاهتي تھي کہ عورت کو بھي معاملات میں کچھہ اختیار هے یا نہیں؟

ان روایات کي مجموعي ترتیب سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں:

(۱) اسلام نے استاد کا کوئي حق تسلیم نہیں کیا - اسلیے اسٹرائک پر انکا کوئي اثر نہیں پڑتا -

(۲) استاد پر طلبا کے حقوق اسلام نے تسلیم کیے هیں -

(۳) اگر استاد کے آداب و حقوق تسلیم بھي کرلیے جائیں' تو اون کي شکایت اور اون سے علحدگي اون آداب و حقوق کو پامال نہیں کرتي -

(۴) اوستاد کي شکایت علانیہ مجمع عام میں کي جاسکتي هے -

(۵) ان تمام نتائج کي منطقیانہ ترتیب سے وهي نتیجہ پیدا هوگا جسکو اسٹرائک کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - اس بنا پر اوستاد کي فضیلت' اوستاد کا ادب' اوستاد کا حق اسٹرائک کے منافي نہیں هے - (۲)

---

(۱) لیکن جو لوگ فن تعلیم کي مہارت کے ساتھہ صاحب اولاد کثیرہ بھي هیں وہ ندوہ کي اسٹرائک سے زیادہ علي گڈہ کي اسٹرائک سے اور علي گڈہ کي اسٹرائک سے زیادہ صاحبزادوں کي اسٹرائک سے گھبراتے هیں -

(۲) لیکن هم تعلیمي اسٹرائک کو صرف قیاس سے ثابت کرنا نہیں چاهتے بلکہ اس مضمون کے پانچویں نمبر میں تاریخ اسلام سے اسکي متعدد مثالیں دینگے -

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۸-۹ | کلکته: چهار شنبه ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday August, 19 & 26. 1914. | جلد ۵

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، هُوَ
اجْتَبٰكُمْ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ
سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ! (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچه | چار آنه
ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت آٹھ آنہ

" کتاب مرقوم یشهده المقربون (۸۳ . ۱۸)
" وفي ذالك فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اس درجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و وسعت بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و محافل سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنیٰ مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحیدہ و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

الہلال

۱۹ و ۲۶ اگست ۱۲۳۲ هجري

الطامة الكبرى ! !

وقعت الواقعة ، ليس لوقعتها كاذبة !

والنازعات غرقاً ' والناشطات نشطاً ' والسابحات سبحاً ' فالسابقات سبقاً ' فالمدبرات امرا : موت اور ہلاکت کے وہ اوقات الیمہ جو خون کی رگوں اور گوشت کے ریشوں کے اندر سے انسان کی جانوں کو کھینچ لیتے ہیں اور آبادیاں اُجاڑ اور زندگیاں ہلاک ہو جاتی ہیں - وہ ارواح حروب وقتال جو زندگی کیلیے موت کا اور آبادی کیلیے ویرانی کا دروازہ ایسی عجلت اور ایسی آسانی سے کھولدیتی ہیں ' گویا کسی لٹکے ہوے بند کو کھول دیا گیا - وہ ہلاکت اور موت کی عظیم الشان ہستیاں جن پر انسان پاش توپیں لدی ہوئی ہیں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار ہیں ' اور جو سمندروں میں تیرتی پھرتی ہیں اور ایک دوسرے سے بازی لیجانا چاہتی ہیں تا اپنے سفروں و امور کی تدبیر کریں ' ان سب کی چھائی ہوئی ہیبت اور پھیلی ہوئی وحشت کی قسم ' اور ان سب کی پھیلائی ہوئی موت اور برسائی ہوئی ہلاکت کی گواہی ' کہ ارض الہی کا امن غروب گیا ' انسانیت کی بستی اُجاڑ ہوگئی ' نیکی کا گھر لوٹ لیا گیا ' اور دنیا مثل اُس بیوہ کے ہوگئی جسکا شوہر زبردستی قتل کردیا گیا ہو اور اُسکے یتیم بچوں پر رحم نہ کیا گیا ہو - اب وہ اپنے لٹے ہوے سنگھار پر ماتم کریگی ' اور اپنی پھٹی ہوئی چادر کو سر سے اُتار دیگی - کیونکہ اسکا حسن زخمی ہوگیا ' کیونکہ اسکا سہاگ پامال کردیا گیا ' اور اسلیے کہ اسکے فرزندوں نے اسپر تلوار اٹھالی ' اور اسلیے کہ اسکے دوستوں نے اسے دھکیل دیا - پس زندگی کی جگہ موت ' عیش و سلامتی کی جگہ اضطراب ' نغمۂ نشاط کی جگہ شور ماتم ' زمزمہ سنجی کی جگہ نوحہ خوانی ' آب زندگی کی جگہ بحر خونیں ' بستیوں کی جگہ ویرانی ' اور زندگی کے کاروبار اور بازار زندگی چہل پہل کی جگہ موت کے وہ جنگل جنمیں لاشیں سڑینگی ' اور ہولناک سمندروں کے وہ خونیں طوفان جنمیں انسان کی لاشیں مچھلیوں کی طرح اچھلینگی - اور اے دنیا کے بڑے بڑے مغرور شہروں کے بسنے والو ! کل تک تمہاری ماؤں نے تمہیں جنا تھا ' تا زندگی پر گھمنڈ اور طاقت پر مغرور ہو - پر آج تم موت کے کھلونے ہو جنھیں بگاڑ دیا جائیگا ' اور ہلاکت کی مورتیں ہو جنھیں مٹا دیا جائیگا - اور پھر اے وہ کہ تمدن کی بہشت ' علم کے مرغزار ' اور عیش و نشاط زندگی کے حیرت آباد اور اعجوبہ زار تھے ! تم کل تک دوسروں کی موت و ہلاکت کی خبریں سنتے تھے ' پر آج تمہاری ہلاکت کی خبریں پڑھی جائینگی - کل تک تمہارے پاس کرۂ ارضی کی مصیبتوں کا قلم تھا ' پر آج تمہاری مصیبتوں کی تاریخیں مدون ہونگی - تم کل تک دوسروں پر ظلم و قہر کرتے تھے پر آج تم پر ظلم کیا جائیگا - تم کل تک دوسروں کیلیے آگ سلگاتے تھے ' پر آج تمہارے لیے جہنم بھڑک رہی ہے - تم کل تک ضعیفوں اور نا تواں کیلیے درندے تھے ' پر آج درندوں میں خود جنگ لگی اور بھیڑیوں نے آپسمیں ایک دوسرے کو پنجہ مارا - تم کل تک دنیا کیلیے موت کی بجلی اور ہلاکت کی بدلی تھے ؟ پر آج کوئی نہیں جو تمہیں ہلاکت کی بارش اور بربادی کے رعد و برق سے بچا سکے - کل مشرق کی بربادیوں کا تم نے تماشہ دیکھا تھا ' آج وہ تمہاری ہلاکت کو دیکھ رہا ہے :

فالیوم الذین آمنوا من الکفار یضحکون ' علی الارائک ینظرون ' ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون (۸۳ : ۳۶)	پس آج کا دن وہ دن ہے کہ مسلمان ارباب کفر پر ہنستے ہیں اور امن و راحت سے بیٹھے ہوے تماشہ دیکھ رہے ہیں - ہاں ! ابتو وہ وقت آگیا کہ انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا یا -

(ماتم انسانیة !)

انسان کی سوئی ہوئی سبعیت و بہیمیت پھر جاگ اٹھی ہے - وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمی مگر خواہشوں میں بھیڑیا ' محفل سراؤں میں متمدن انسان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ ' اور اپنے ہاتھہ پاؤں سے اشرف المخلوقات ' مگر اپنی روح بہیمی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے ' اب اپنی خونریزی کی انتہائی شکل اور اپنی مردم خواری کے سب سے زیادہ بڑے وقت میں آگیا ہے - وہ کل تک اپنے تمدنوں کے گھروں اور علم و تہذیب کے دار العلوموں میں انسان تھا ' پر آج چیتے کی کھال اسکے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین اور بھیڑیے کے پنجے اسکے دندان تبسم سے زیادہ نیک ہیں - درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگلوں میں امن و راحت ملیگی ' مگر اب انسانوں کی بستیاں اور اولاد آدم کی آبادیاں راحت کی سانس اور امن کے تنفس سے خالی ہوگئی ہیں - کیونکہ وہ جو خدا کی زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھکر تھا ' اگر سب سے برا اور سب سے کمتر ہوجاے تو جس طرح اس سے زیادہ کوئی اور نیک نہ تھا ' ویسا ہی اس سے بڑھکر اور کوئی برا بھی نہیں ہوسکتا :

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ' ثم رددناہ اسفل سافلین - الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلہم اجر غیر ممنون - (۹۵ : ۶)	ہم نے انسان کو ایک طرف تو بہترین قوتوں کی ترکیب اور اعلی ترین جذبات کی ساخت میں پیدا کیا لیکن پھر دوسری طرف بہیمی خواہشوں اور سفلی ولولوں کے لحاظ سے نہایت ہی ادنی درجہ کی مخلوق

تک بھی لوٹا لاے - ہاں وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ و عادلہ اختیار کیے ' سو انکے لیے بے انتہا اجر ہے - کیونکہ وہ ان متضاد قوتوں کی کشاکش سے بچ نکلینگے -

شیر خونخوار ہے ' مگر غیروں کیلیے - سانپ زہریلا ہے ' مگر دوسروں کیلیے - چیتا درندہ ہے ' مگر اپنے سے کمتر جانوروں کیلیے - لیکن انسان ' دنیا کا اعلی ترین مخلوق ' خود اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاتا اور اپنے ہی ابناے نوع کیلیے درندہ و خونخوار ہے ! وعلی ذالک قول بعض شعراء ہذا العصر :

ولقد رایت الاسد احسن خلقة
من جنس ہذا الظالم المتمرد
الناس تقتل کل یوم بعضہا
والاسد تقتل غیرها او تعتدی

انسان ہی ہے جو فرشتوں سے بہتر ہے اگر اپنی قوتوں کو امن و سلامتی کا وسیلہ بناے ' اور انسان ہی ہے جو سانپ کے زہر اور بھیڑیے کے پنجے سے بھی زیادہ خونخوار ہے اگر راہ امن و سلامتی

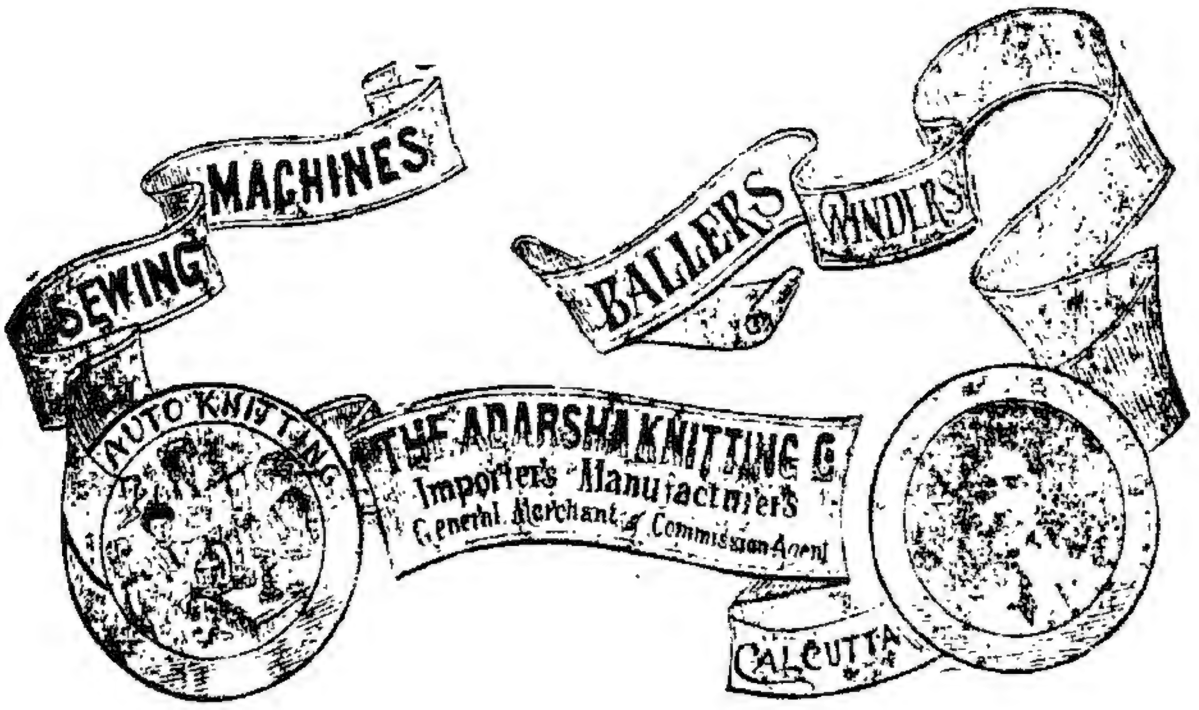

تار کا پتہ ۔ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا ادنیٰ بات ہے

(۲) یہ کمپنی آپکو ۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے ۔

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے ۔

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھے دام لگا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں ۔

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں ۔

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے ۔

مس دھم کماری دیوی ۔ (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں ۔

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں ۔ یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں ۔ یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے ۔ اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے ۔ میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں ۔

آنریبل جسٹس سید شرف الدین ۔ جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزوںکو استعمال کیا اور پائیدار پایا ۔ دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو ۔

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی ۔

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا ۔ ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے ۔

برنیم — سول کورٹ روڈ تنکالیل ۔

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا ۔

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ ۔ گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ ۔

راجفه ، ابصارها خاشعه ، يقولون ءانا لمردودون في الحافرة ، ءاذا كنا عظاماً نخرة ؟ (۷۹ : ۱۰)

بھونچال آئیگا جب انسان کے دل دھڑک اٹھینگے ، اور جب انکی هولی نظریں جھک جائینگی ، اور وہ کہیں گے که کیا هم (دنیا میں اسقدر ترقي کرکے اور آگے بڑھکے) پھر (وحشت و خرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے ؟ اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سڑکر کھوکھلی هڈیاں هوجائینگے ؟ (یقین کرو که ایساهی هونے والا هے !)

(آلاية الكبرى)

اور دیکھو که قدرت الهي کي یه کیسي هولناک نشاني هے جو ایام الاهیه کی گذشته نشانیوں کو یاد دلاتي هوي ، غفلت کي دنیا اور غرور انساني کي بستي پر بجلي کي طرح چمکي هے ، اور رب الافواج کہتا هے که میں اپنے هاتھه کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کرونگا - یه اسکے آواز کي ایسی گرج اور اسکے دست جلال کا ایسا معذب وار هے جو هزاروں برسوں کے عصیان و تمرد کے بعد ظاهر هوتا هے ، اور اس بجلي کے مانند جو سر سبز کھیتوں پر گرتی ، اور اس طوفان کي طرح جو یکا یک زمین پر چڑھتا ، اپنا کام پورا کردیتا هے - یه اسکا قانون هے جو همیشه سے هے اور کبھي اسمیں تغیر نہیں هوسکتا - اس قانون انتقام و تبدل نے آبادیاں بدلیں ، بستیاں اجاڑیں ، عمارتیں منهدم کیں ، قوموں کو هلاک ، مملکتوں کو ویران ، اور بسے بسائے شہروں کو نابود اور نئي آبادیوں سے اپني زمین کو معمور کردیا !

وكاين من قرية عتت عن امر ربها ورسله فحاسبناها حسابا شديدا وعذبناها عذابا نكرا (۶۵ : ۱۰)

اور کتنني هي آبادیاں تھیں جنھوں نے اپنے پروردگار اور اسکے رسولوں کي صداقتوں سے سرتابي کی اور عصیان و طغیان پر اتر آئے - تب هم نے بڑے هي سختي کے ساتھه انکے کاموں کا حساب لیا اور بڑے هي سخت عذاب میں گرفتار کیا -

اور وهی قانون هے جسکے اندر سے خدا کا دست قہار پھر چمکا هے اور وہ اپني زمین کے موجودہ مالکوں سے انکے کاموں کا حساب لینا چاهتا هے جیسا که پچھلوں سے لیا گیا !

الم نهلك الاولين ؟ ثم نتبعهم الاخرين ، كذلك نفعل بالمجرمين ، ويل يومئذ للمكذبين ! (۷۷ : ۸)

کیا همنے طغیان و عصیان کي پاداش میں اگلی قوموں کو هلاک نہیں کیا ؟ بس اسي طرح هم پچھلی قوموں کو بھي انکی مانند عذاب میں مبتلا کرینگے - یه همارا قانون هے که اپنے مجرموں کے ساتھه ایسا هی کیا کرتے هیں - پس اس دن الله کی سچائی کے جھٹلانے والوں پر افسوس !

متمدن قوموں کا غرور انتہائي حد تک پہنچ چکا هے - طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انھیں متوالا کردیا هے - انکو حسب سنن الاهیه زمین کي حفاظت کا منصب دیا گیا - لیکن انھوں نے قوت پا کر جنگ و فساد کي راہ اختیار کي ، اور طغیان و عصیان سے ارض الهي کو بھر دیا : حتى انت الارض من جور الظالمين ، واستغاثت السماء من طغيان الكافرين ، وسمع رب العزة انين المظلومين وبكاء الباكين : واوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين -

پس ضرور تھا که غرور و طغیان کیلیے کوئي حد هوتي - عجب نہیں که مہلت ختم هوگئي هو ، اور کچھه اچنبھا نہیں اگر ارض الهي کے امن کیلیے ، بندگان خدا کي راحت کیلیے ، اور کمزوروں کو سکھه کي نیند سلانے کیلیے انکا خون انھی کے هاتھوں بہایا جاے جنھوں نے دوسروں کا خون اپنے هاتھوں بہایا ، اور اس طرح عدالة الهی ان قوتوں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رهي هیں :

ونريد ان نمن على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين (۶۸ : ۲۶)

هم نے اراده کیا که جو لوگ کمزور و ضعیف کیے گئے ان پر احسان کریں ، انهي کو سرداري اور برتري بخشیں ، اور انهی ناتوانوں کو طاقتور انسانوں کا وارث بنائیں -

یه دنیا کا غرور طاقت هے جو اب رنگ لایا هے ، یه قوت اور سیادت ارضي کي وہ غذا هے جو اس نے بڑے هی حرص و طمع سے کھائي پر هضم نہو سکی ، اور اب اسی کا فساد اسکی تندرستی کیلیے مہلک ثابت هوا هے :

فذاقت وبال امرها وكان عاقبة امرها خسرا (۶۵ : ۲۶)

بالآخر انکے اعمال کا وبال انکے آگے آیا اور وہ گو طاقت اور عظمت میں بہت بڑھچکے تھے لیکن انجام کار گھاٹا هی گھاٹا هوا -

(ذالك بما قدمت ايديهم !)

یورپ کا تمدن ، اسکي طاقت ، اسکا جنگی اقتدار ، اسکے عجیب عجیب اسلحه ، اور برباد کن هولناکیاں ، اسکے مہیب جہاز ، اور نئي کروڑ تک پہنچ جانے والی متعدد فوج ، ایسی قاهر و جابر تھی که انکي تنبیه کیلیے خود انهي کے سوا اور کوئی نہیں هوسکتا تھا - انهوں نے اپنے سوا هر قوت کو پامال کیا ، اور اپنے سوا اور کچھه رهنے نه دیا ، پس کون تھا جو انکے مقابلے میں نکلتا اور دنیا میں کس کا هاتھه اتنا قوي تھا جو انکے آهني پنجوں پر پڑتا ؟ وہ سب سے بڑے هوگئے تھے ، انکے لیے وہ لوگ کیا کام دیسکتے تھے ، جو آج سب سے چھوٹے هوگئے هیں ؟ انکے جهازوں کے مقابلے کیلیے انکے جهازوں سے بڑھکر جهاز چاهیے تھے ، مگر وہ کہاں بنے ؟ انکي توپوں کیلیے انکی توپوں سے زیادہ هلاکت بار توپیں درکار تھیں ، مگر وہ کہاں ڈھلتیں ؟

پس جب زمین پر انسے بڑھکر اور کوئي نه تھا جسکے اندر سے خدا کا هاتھه ظاهر هوتا تو دیکھو که حکمت الهي نے کس طرح خود انهي کو انپر مسلط کردیا ، اور اسکی یه تدبیر کي که باهمي جنگ و قتال میں مبتلا هوگئے - اب انکا هولناک تمدن جسکو ایک هزار سال کے اندر انھوں نے طیار کیا تھا ، انهی کي تخریب میں کام آیا ، اور انکي هر ترقي اور هر بڑائي خود انهي کیلیے وسیلهٔ تعذیب هوگئي - اگر انکي توپوں سے بڑھکر دوسروں کے پاس توپیں نه تھیں ، تو انهي کي توپوں کے گولے انکے لیے اُڑنے لگے - اگر انسے بڑھکر جنگي جهاز دوسروں کے پاس نه تھے ، تو وهي جهاز انکے مقابلے کیلیے سمندر میں تیرنے لگے - هر پتھر جو انھوں نے اٹھایا ، خود انهي کے لیے اڑا ، اور هر آله جو انهوں نے طیار نہیں وہ انهی کے لیے متحرک هوا - انهوں نے بڑا سامان کیا تھا ، مگر خدا کا سامان سب سے بڑا هے :

انهم يكيدون كيدا ، واكيد كيدا ، فمهل الكافرين امهلهم رويدا (۵۶ : ۱۲)

یه لوگ اپنا داؤ کر رهے تھے اور هم اپنا داؤ کھیل رهے هیں ، پس منکروں کو مہلت لینے دو ، زیادہ نہیں - تھوڑي سي

(یه کون هیں ؟)

یه کون هیں جو آپسمیں خون اور هلاکت کرنے کیلیے دوڑے هیں ؟ یه وہ هیں جنھیں " امن کے شہزادہ " نے انکے اولین ظهور کے وقت

ار چھوڑ کر بہیمیت اور خونخواري پر اتر آے :

انا هديناه السبيل	هم نے انسان کو راہ عمل و ترقی دکھلا
اما شاكرا و اما كفورا	دی ہے ' پھر یا تو ہماري ہدایت پر
(٣ : ٧٦)	عمل کرنے والے ہیں یا انکار کرنے والے ۔
الم نجعل له عينين '	پھر کیا ہم نے انسان کو دیکھنے کیلیے
و لسانا و شفتين '	دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹ نہیں
و هديناه النجدين ؟	دیے ؟ بیشک دیے اور خیر و شر کی
(٩ : ٩٠)	دونوں راہیں اسے دکھلادیں

یہي انسانیة اعلی اور ملکوتیة عظمی ہے جسکی تقویم و تکمیل کیلیے دین الہي اور شریعة فطري کا ظہور ہوا' اور یہي پیغام امن' رہنماے صلح و صلاح' اور وسیلۂ فوز و فلاح ہے جسکا دوسرا نام "اسلام" ہے - یعني جنگ کي جگہ صلح' خون و ہلاکت کی جگہ عمران و حیات' اور بربادي و خرابی کی جگہ سلامتی و امید ہے' وہ بتلاتا ہے کہ اگر انسان اپنی قوۂ ملکوتی اور فطرۂ صالحہ سے کام نہ لے' تو وہ بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے :

والعصر' ان الانسان لفي	زمانہ اور اسکے حوادث گواہی دیتے
خسر' الا الذين آمنوا	ہیں کہ انسان بڑے ہي گھاٹے ٹوٹے
وعملو الصالحات و تواصوا	میں ہے - مگر وہ لوگ کہ اللہ پر ایمان
بالحق وتواصوا بالصبر	لاے' اعمال صالحہ اختیار کیے' اور
(٣ : ١٠٣)	حق اور صبر کي باہمدگر وصیت کی !

پھر اس سے بڑھکر خسران و نقصان کیا ہوگا جسمیں آج دنیا مبتلا ہے ؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کی تکمیل کی' جس نے فطرة کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا' جس نے عقل و ادراک کے خزانے کھلوا دیے' جس نے ارتقاے فکر و علو مدرکہ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریافتوں اور تحقیقوں کي مملکت بنادیا' جو علم و تمدن کے انتہاے عروج سے متوالي ہوگئي' جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بد مست ہوکر مغرورانہ جھومنے لگي' جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھہ نہیں' اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئي نہیں - کیا آج اسکا یہ علم اعلی' یہ مدنیة عظمی' یہ ایجادوں کا ڈھیر' یہ مخترعات کا انبار' یہ بے شمار کتابوں کي جلدیں' اور یہ لا تعد ولا تحصی دماغوں کے افکار عالیہ و مدنیہ' ایک لمحہ' ایک دقیقہ کیلیے بھي اس ہولناک بربادي' اس خوفناک تصادم' اس وحشت انگیز خونخواري' اس خون کا سمندر بہانے والي' اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والی جنگ کو روک سکتے ہیں' اور نوع انسانی کو عالمگیر نقصان و ہلاکت سے بچا سکتے ہیں ؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے علم کو ناز ہے' اس سے بچالیگا ؟ کیا قوت برقي کا کشف اسے روکدیگا ؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھہ سفارش کریگي اور انسان کو ہمگیری سے بچا لیگي ؟ آہ ! یہ ایجادات محیرہ' یہ مخترعات مدہشہ' یہ محدثات مدورہ' جس پر مدنیة کو ناز اور علم انساني کو غرہ ہے' امن و سلامتی کي جگہ خود ہي ہلاکت اور بربادي کا وسیلہ' اور خون اور آگ کي افزایش و تضاعف کا ذریعہ ہیں - اگر پہلے دنیا کیلیے صرف کمان کا تیر اور تلوار کی دھار تھی' تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سکینڈ میں کئي کئي مرتبہ چھوٹنے والے ہلاکت بار گولے' اور لمحوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کردینے والے آہن پوش جہاز ہیں - پھر اے علم و مدنیة کا شیطان ! کیا تو اسلیے آیا تھا کہ خدا کي آبادي کي ویرانی کو دوگنا اور اسکي ہلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لا علاج بنا دے ؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کي نادانی ! تو کب تک خدا سے لڑیگي' اور کب تک اسکي زمین کے امن و راحت کو روندیگی ؟ حالانکہ تمدن اور علم تجھے قوي بناسکتا ہے پر نیک نہیں بنا سکتا :

یامعشر الجن و الانس	اے مجمع جن و انس ! اگر تمہاري
ان استطعتم ان تنفذوا	طاقت میں ہے کہ زمین و آسمان کے
من اقطار السماوات	مدبرات و ملکوت کے اندر سے اپني راہ
والارض فانفذوا' لا تنفذون	پیدا کرکے آگے کو نکل جاؤ' تو کوشش
الا بسلطان ! (٢٧ - ٥٥)	[illegible] اسکیلیے بھی کوشش

کر دیکھو' مگر بغیر سلطان الہی کے ایسا نہ کرسکوگے اور یاد رکھو کہ وہ قوت تمہارے بس میں نہیں ہے :

(وحشیانہ تصادم)

اور دیکھو یہ کیسي آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین و جمیل آبادیاں آگ اور دھوئیں کی ہولناکی کے اندر ویران ہو رہی ہیں :

یرسل علیکما شواظ من نار	تم پر آگ کا دھواں اور اسکی لپٹ
و نحاس فلا تنتصران !	چھاجائیگی' اور تمہارے پاس کوئي
(٥٥ :)	انساني قوت ایسی نہیں کہ اسکے ذریعہ
	اس ہلاکت کو دفع کرسکو !

یہ دنیا کی مغرور و فتح مند طاقتوں کی ٹکر ہے' اور اتنی بڑی انسانی درندوں کی لڑائی' جتنے بڑے خونخوار اسباع و بہائم آجتک کرۂ ارضی پر پیدا نہیں ہوے - دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے ہیں جس نے یروسلیم کو تباہ کردیا' دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل لے گیا' دنیا میں ایرانیوں کے فتح و استیلا کے افسانے سنے گئے ہیں جنہوں نے بابل کو مسمار کردیا تھا' اور رومیوں کے عہد تسلط و عروج کے ایسے بہت سے ماتم خونریزوں کي داستانیں معمورۂ عالم کو سنائي گئي ہیں' جنہوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوقوں کو بہت ستایا اور اسکی زمین پر بہت فساد کیا -

و کذالک جعلنا في کل	اور اسی طرح ہم نے ہر آبادي میں
قریة اکابر مجرمیها لیمکروا	اسکے بڑے بڑے سرکش گنہ گار پیدا کیے
فیها -	تاکہ وہ فتنہ و فساد پھیلائیں -

لیکن خون بہانے کی ایسی شیطانی مشینیں' آگ برسانے کے ایسے جہنمی آلے' اور موت و ہلاکت پھیلانے کی ایسی اشد شدید اہلیت کو کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی - زمین کی پشت پر ہمیشہ درندوں نے بھٹ بنائے اور اژدہوں نے پھنکاریں ماریں' مگر نہ تو ایسی درندگي آجتک کسي میں تھی جیسي موجودہ متمدن اقوام کی قوتوں کو حاصل ہے' اور نہ ابتک ایسا سانپ اور اژدہا پیدا ہوا' جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے ہر فریق کے پاس ڈسنے' نگلنے' اور چیرنے' پھاڑنے کیلیے عجیب عجیب ہتیار جمع ہیں - پھر اس اژدہے کو دیکھو جو جنوب سے منہہ کھولے ہوے بڑھرہا ہے' اس ہاتھی کو دیکھو جسکي مستک غرور طاقت سے جھوم رہی ہے : سنسمه علی الخرطوم - اور جسکے دانت ہلاکت کے دو نیزوں کی طرح نکلے ہوے ہیں' اس بھیڑیے کو دیکھو جو مشرقی یورپ کی بھٹ سے چیختا ہوا اٹھا ہے' اور اس خوفناک چیتے کو دیکھو جو ڈنمارک اور روس کی سرزمین میں خون اور گوشت کیلیے پلا ہے' یہ کیسے مہیب ہیں؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح ہیں ؟ ان سب کا باہم ایک دوسرے پر گرنا اور چیرنا پھاڑنا کرۂ ارضي کا ایسا ہولناک بھونچال ہوگا ؟ ایسا بھونچال جو کبھي نہیں آیا' ایسا طوفان جو کبھي نہیں اٹھا' ایسي آتش فشاني جو کبھی بھی نہ ہوئي' اور خداوند کا ایسا غصہ جو ابتک کبھی بھی زمین پر نہ ہوا :

یوم ترجف الراجفة'	وہ ہولناک دن کہ جب زمین کانپ
تتبعها الرادفة' قلوب	اٹھیگی' جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا

اسئلۃ واجوبتها

اولیاء الله و ارتقاء روحاني

(از جناب مولوی محمد عمر صاحب تهانوي)

صحیفۂ الهلال میں سال جدید سے جو سلسله مقالات افتتاحیه کا به عنوان " اولیاء الله و اولیاء الشیطان " شروع هوا تها ' اس مضمون کے ایک خاص حصه کے متعلق کسي قدر مزید شرح و تفصیل کا بهي طالب هوں - مضمون کے دوسرے نمبر میں جناب نے تحریر فرمایا هے که " اولیاء الله سے مقصود کوئي خاص مصطلحه جماعت نهیں هے جیسا که سمجها جاتا هے - بلکه قران کریم تمام مومنین صادقین کو اولیاء الله کے لقب سے پکارتا هے - البته جو لوگ تزکیه نفس اور اعمال صالحه کے ذریعه تقرب الی الله کي راه اختیار کرتے هیں ' وه ارتقاے روحاني کے ماتحت مختلف مدارج و مراتب میں سے گذرتے هیں ' اور ایۃ و من یطع الله الخ میں انهي کا ذکر کیا گیا هے "

لیکن گذارش هے که " ارتقاے روحاني " سے مقصود کیا هے اور اسکا ذکر قران کریم میں کیونکر کیا گیا هے ؟

الهـــلال :

رمضان المبارک اور جنگ یورپ کي وجه سے مقتضیات وقت بدل گئے' اور مقالات افتتاحیه کي جگه دوسرے مضامین نے لے لي' اسلیے سلسلۂ " اولیاء الله " غیر مکمل رهگیا - اب باب التفسیر کے سلسلے میں اسے بعنوان اکمل و احسن پورا کرنے کي کوشش کرونگا -

جناب نے " ارتقاے روحانی " کے متعلق سوال کر کے ایک بهت هي طولاني بحث چهیڑ دي هے - جو بغیر ایک مستقل و مبسوط مضمون کے ممکن نهیں - مختصراً چند اشارات پر اکتفا کرونگا :

(ارتقـــاے روحانی)

قرآن کریم کے مطالعه و تدبر سے واضح هوتا هے که اولیاء الرحمن اور اولیاء الشیطان کے مختلف درجے اور مرتبے هیں' اور به لحاظ اپنے اعمال و خصائص اور تعلق و نسبت کے یه دونوں جماعتیں ایمان و نفاق ' اسلام و کفر' اور تقوی و فسق میں گهٹتي بڑهتي رهتي هیں -

" اولیاء الله " کا گروه جس قدر محبت الهي او رانقطاع ماسوي الله میں ترقي کرتا هے' اتنا هي اسکے اعمال میں اخلاق الهي اور نور رباني کا ظهور بهي ترقي کرتا هے' اور اسکي روح فیضان الهی سے نزدیک تر هوتي جاتي هے - یهانتک که تکمیل مرتبۂ انسانیۃ تک اسکا ارتفاع هوجاتا هے - اور یهي " صراط مستقیم " اور " دین قیم " کا آخري مرتبه هے -

اسي طرح اولیاء الشیطان بهي جسقدر اپنے مرکز شقاوت و خباثت سے قریب تر هوتے جاتے هیں اور انکي روح کو مقام ایمان بالله و ذهاب الی الله سے بعد هوتا جاتا هے ' اتنا هي کفر و نفاق اور فسق و عدوان میں بهي ترقي کرتے جاتے هیں' اور اسي ترقي کي نسبت سے انکے مختلف درجے اور مرتبے هیں - پهلا گروه الله کي طرف بڑهتا هے - اسلیے اسکو الهي منزلیں پیش آتي هیں اور اُن راهوں میں سے هوکے گذرتا هے جو الله کے دوستوں کي راهیں هیں - لکن دوسرے گروه کا رخ قواء شیطانیه کي طرف هوتا هے اسلیے اُسے ابلیسي منزلیں پیش آتي هیں اور اُن راهوں کو اختیار کرتا هے جو شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کي راهیں هیں - پس اولیاء الله جسقدر الله سے محبت کرتے اور غیر الله سے کٹنے میں ترقي کرتے جاتے هیں ' اتنا هي مدارج سیر الی الله میں بهي بڑهتے جاتے هیں - اسي طرح اولیاء الشیطان یا اصحاب النار جسقدر شیطان سے عشق کرتے اور اسکے لیے اور اسکے کاموں کے لیے خدا کو چهوڑتے اور خدا کے کاموں سے دشمني کرنے میں دلیر اور جري هوتے جاتے هیں' اتنا هي ذهاب الی الشیطان میں انکے ابلیسي مراتب کي بهي ترقي هوتي جاتي هے : یعدهم و یمنیهم وما یعدهم الشیطان الا غرورا

اگر تم کهتے هو که انسان کے جسم کی ترقي اور تکمیل کیلیے دنیا میں " قانون ارتقاء " جاري هے ' اور اس نے ایک رینگنے والے کیڑے کو ترقي دیکر بتدریج انساني جسم و شکل کے حسن و جمال تک پهنچا دیا هے ' تو پهر انسانی روح کی ترقی تکمیل کیلیے کیوں کوئی قانون ارتقاء تسلیم نهیں کرتے' اور کیوں انسان کی معنوي زندگي کو ادنی مرتبه سے اٹهکر اعلی مراتب حیات الاهیه تک پهنچنے نهیں دیتے ؟

فی الحقیقت وه " قانون ارتقاء " جو لا مارک ' هلیر' ابن مسکویه ' اور ڈارون نے دریافت کیا هے' صرف مخلوقات کے جسم هی تک محدود هے - وه کچهه نهیں بتلاتا که ارتقاء کي یه زنجیر هیکل انسانی کی کڑي تک پهنچکر پهر کهاں چلی جاتی هے' اور اسکے بعد بهی ارتقاء کے مدارج باقی رهتے هیں یا نهیں ؟ لیکن وه قانون ارتقاء جسے محمد الرسول الله نے دریافت کیا (صلے الله علیه و سلم) وه بتلاتا هے که بلاشبه انسانیت کے مرتبه تک پهنچنے کے بعد " ارتقاء جسمي " تو ختم هو جاتا هے لیکن اسکے بعد ایک " ارتقاء روحانی " کا سلسله شروع هو جاتا هے' اور جسم حیوانی کو انسان کا هیکل اختیار کرنے کے بعد بهي انسان بننے کیلیے بهت کچهه بننا اور ترقی کرنا باقی رهتا هے :

یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات' والله بما تعملون خبیر ! (۵۸ : ۱۲)

جو لوگ تم میں سے ایمان لاے اور جن لوگوں نے علم حق حاصل کیا ' سو الله تعالی انکے مدارج کو ترقي دیتا هے اور ارتفاع بخشتا هے -

یهي مدارج هیں جو اولیاء الله اور اصحاب النار کے ذهاب الی الله کي مختلف منزلیں هیں - ایمان بالله اور محبت الهی اس ارتقاء روحاني کی اصل هے' اور ارتقاء انساني کے معنی یه هیں که الله پر ایمان و ایقان ترقی کرے ' اور الله کی ولایت اور دوستي اپنے اونچے مرتبوں اور مقاموں تک بلند هو جاے :

الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه - (۳۵ : ۱۱)

کلمات طیبه و صالحه الله هي کي طرف بلند هوتے هیں اور وه عمل صالح کرنے والوں کو ارتفاع بخشتا هے -

اس آیۃ کریمه میں دو چیزیں بیان کی هیں : " کلم الطیب " اور " عمل صالح " پس انسانیت کی تکمیل و ارتقاء کي بنیاد بهي یهي دو چیزیں هیں - " کلم الطیب " سے مقصود ایمان بالله هے' اور " عمل صالح " سے مقصود انسان کے وه تمام کام جو صحت و اصلاح اور عدل و حقیقت کے مطابق هوں - فرمایا که ایمان بالله صعود کرتا هے اور بلند هوتا هے' اور عمل صالح کو خدا اونچے درجوں تک لیجاتا هے -

یهي ارتقاء روحی هے جسکو قران کریم نے " نعمۃ " اور " انعام " کے لفظ سے تعبیر کیا هے' اور اپنے فاتحه الکتاب میں (که تمام قران اسي متن کي شرح هے) مومنوں کو یه دعا سکهلائي هے :

اهدنا الصراط المستقیم : صراط الذین انعمت علیهم !

خدایا ! همیں صراط مستقیم پر چلا ' وه صراط مستقیم جو اُن لوگوں کي راه هے جن پر تو نے انعام کیا !

وعظ سنایا تھا ' جبکہ وہ گلیل اور یہودیہ اور بیرون پہاڑ کي بھیڑ کو دیکھکر کوہ زیتون پر چڑھگیا ' اور اس نے اپنے شاگردوں کیلیے تعلیم دي :

> " مبارک هیں وہ جو دل سے غریب هیں ' کیونکہ وہ آسودہ هونگے - مبارک هیں وہ جو دل سے حلیم هیں کیونکہ وہ زمین کو ورثہ میں پائینگے ' مبارک هیں وہ جو رحم دل هیں کیونکہ انپر رحم کیا جائیگا ' مبارک هیں وہ جو صلح کراتے هیں ' کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائینگے (متي ۵ : ۱۰)

پس یہ غریب هیں ' حلیم هیں ' رحم دل هیں ' زمین پر صلح اور امن کرانے کیلیے خداوند کے بیٹے هیں ' کیونکہ انہیں کہا گیا تھا :

> " تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کرنا ' پر میں تم سے کہتا هوں کہ جو کوئي اپنے بھائی پر غصے هوگا وہ سزا کے لائق هوگا - (متی ۵ : ۲۱) تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کہتا هوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا (۵ : ۲۳) تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اپنے پڑوسی کو پیار کرو ' اور اپنے دشمن سے عداوت رکھہ ' پر میں تم سے کہتا هوں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور اپنے ستانے والوں کیلیے دعا مانگو ' تا کہ تم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹھہرو " (۵ : ۴۴)

پس یہ هے اس مقدس تعلیم کا آخري ظہور جو دنیا کے سامنے هے ' اور یہ هے وہ پاک امانت جو شہزادۂ امن نے اپني نسل کو دي تا کہ وہ آسماني باپ کے بیٹے کہلائیں - انکو غربت کا ' حلم کا ' تحمل کا ' صلح و امنیت کا پیغام دیا گیا تھا ' اور کہا گیا تھا کہ یہودیوں کو خون کرنے سے روکا گیا مگر ایک مسیحي اپنے بھائی پر غصہ بھي نہیں کریگا ' وہ شریر کے مقابلہ سے بچیگا ' اور دشمن تک کو پیار کریگا - مگر آج " مسیح " دنیا میں نہیں هے جو دیکھے کہ خداوند کے بیٹے کہلانے والے کس طرح خداوند کي زمین کي سب سے بڑي خونریزي کیلیے اٹھے هیں ' اور خون بہانے کے ایسے ایسے هتھیار انکے کاندھوں پر هیں ' جو زمین نے آجتک نہ دیکھے تھے -

آہ ' آج انکا وہ حال هوگیا هے جس کي زبور میں خبر دي گئي ' جسکے لیے یشعیاہ نبي نے نبوت کي ' جسپر یرمیاہ نبي نے نوحہ پڑھا ' جسپر حزقی ایل نے ماتم کیا ' اور جسکے لیے ملاکي نبي نے آخري آنسو بہاے - یہ سب کچھہ یہودیوں کیلیے اس سے زیادہ نہ تھا ' جتنا آج خود انکے لیے هو سکتا هے ' جو یہودیوں کو اس حالت سے چھڑانے آئے تھے :

> " کوئي راستباز نہیں - ایک بھي نہیں - کوئي خدا کا طالب نہیں - ایک بھي نہیں - سب گمراہ هیں - سب بیکار هو گئے - کوئي بھلائي کرنے والا نہیں - ایک بھي نہیں - انکا گلا کھلي هوئي قبر هے - انکے هونٹوں میں سانپوں کا زهر هے - انکا منہہ لعنت اور کڑواهٹ سے بھرا هوا هے - انکے قدم خون بہانے کیلیے تیز هیں - انکي راهوں میں تباهي اور بد حالي هے - وہ سلامتي اور امن کي راهوں سے واقف نہ هوے - انکي آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں "
>
> (زبور ۱۴ : ۱ - یشعیاہ ۵۹ : ۷)

برطانیہ کا بیڑہ

انگلستان کي جسقدر بحري طاقت آبنائے جزائر برطانیہ میں موجود هے ' وہ تین بیڑوں میں منقسم هے :

پہلے بیڑے میں ایک نشان کا جہاز اور چار اسکوائڈرن هیں اسکوائڈرن ایک بحري اصطلاح هے جسکا اطلاق جہازوں کے اس خاص مجموعہ پر هوتا هے جو ایک چھوٹے علم بردار کے ماتحت هوتا هے -

دوسرے اور تیسرے بیڑے میں صرف دو دو اسکوائڈرن هیں - یہ اسکوائڈرن بیٹلشپ (جنگی جہاز کي ایک قسم) سے مرتب هیں -

(پہلا بیڑا)

پہلے بیڑے کے اسکوائڈرن میں جتنے جہاز هیں وہ سب کے سب ڈریڈناٹ وضع کے هیں - " آئرن ڈیوک " ایک نشان بردار جہاز کا نام هے - اسمیں ۱۳ - ۵ ' انچ ' اور ۱۳ - ۶ ' انچ کي توپیں هیں - ڈریڈناٹ " مارل برو " نامي اور بعض پراني وضع کے ڈریڈناٹوں میں ۱۲ انچ کي توپیں هیں -

دوسرے بیٹل اسکوائڈرن میں جو دنیا میں جہازوں کا سب سے زیادہ یک رنگ اور قوي مجموعہ هے ' " جارج هفتم " اور " اوریں " جہاز هیں - ان میں سے هر ایک میں ۱۳ - ۵ ' انچ کي توپیں هیں -

چوتھا بیٹل کروزر اسکوائڈرن میں اسوقت صرف چار جہاز هیں ' جنمیں سے تین تو پراني وضع کے ڈریڈ ناٹ هیں اور چوتھا " آگا میمنن " هے -

تیسرے بیٹل اسکوائڈرن میں " شاہ ایڈورڈ " نامی ۸ - جہاز هیں - یہ آٹھوں جہاز آهن پوشی ' اسلحہ برداري ' اور سرعت رفتار میں برابر هیں اور سب سے آخرین قسم کے پري ڈریڈناٹ کي قسم اور درجے میں انکا شمار هے ' اور معرکہ آرائی میں ابتدائی ڈریڈ ناٹوں کے برابر سمجھے جاتے هیں -

ان چار اسکوائڈرنوں کے همراہ اس بیڑے میں پہلا بیٹل کروزر اسکوائڈرن جسمیں " لوائن " نامي جہاز بھي شامل هے - دوسرا بیٹل کروزر اسکوائڈرن ' اور تین اور جہاز بھي هیں - اسکے علاوہ چار تارپیڈو فلوٹیلا بھی هیں اور تیسرے میں سب سے آخري وضع کے جہاز هیں - یہ بیڑہ عموماً هاروچ اور نوارے میں رهتا هے -

(دوسرا بیڑہ)

اسمیں دو بیٹل اسکوائڈرن هیں - انکے علاوہ پانچویں اسکوائڈرن میں " فوار مڈایبل " نامی جہاز کے درجہ کے آٹھہ جہاز هیں ' اسلیے اسکو بھی شاہ ایڈورڈ نامی جہازوں کے اسکوائڈرن کے مثل سمجھنا چاهیے - گو یہ طاقت میں ان سے کسیقدر کم هے - دو کروزر اسکوائڈرن اور پیٹرول فلوٹیلا بھی هیں مگر پٹرول فلوٹیلا آخر ترین وضع کی تارپیڈو کشتیاں هیں -

دوسرے بیڑے کو پوري طاقت پہنچانے کے لیے ۵ هزار آدمیوں کی ضرورت هے -

(تیسرا بیڑہ)

تیسرے بیڑے میں بھی بیٹل شپ جہاز جو عموما ساحل میں پڑے رهتے هیں اور کچھہ کروزر کے اسکوائڈرن هیں جو بحري تعلیم و تربیت میں کام آتے هیں - ساتواں بیٹل اسکوائڈرن جس پر دو سال تک امیر البحر اپنا علم بلند رکھتا هے ' آٹھہ پرانی وضع کے جہازوں سے مرکب هے - یہ جہاز " مجیسٹک " نامی جہاز کی وضع پر بنے هیں ' اور وزن ' آهني چادروں ' اسلحہ وضع ' اور شکل میں ڈریڈ ناٹ جہازوں سے بالکل مختلف هیں -

زندگی محنت کشی، سنگدلی، خونخواری، اور نا عاقبت اندیشی کی طالب ہے، اور تمدن اپنے ساتھہ جو چیزیں لاتا ہے وہ علم، راحت طلبی، تن آسانی، عشق پرستی، انجام اندیشی، اور حب نفس و مال ہے -

چنانچہ اس وقت یورپ کی مختلف قوموں میں جس نسبت سے تمدن ترقی کر رہا ہے، اسی نسبت سے انکے جنگی جوش اور فوجی زندگی میں بھی تنزل ہو رہا ہے، اور اگرچہ یورپ کے ایک متمدن سپاہی کا جسم پر شوکت پوشاک اور تازہ ایجاد اسلحہ سے آراستہ ہوتا ہے، مگر اسکا سینہ اس دل سے خالی ہوتا ہے جو حربی سپاہی کا اصلی ہتیار ہے - ہر حکومت اسکو محسوس کر رہی ہے اور اسکے تدارک کی فکر میں ہے، مگر عموماً جسقدر تدبیریں کی جا رہی ہیں، وہ اسلیے چنداں سودمند نہیں ہوتیں کہ انکا استعمال اسوقت ہوتا ہے جب طبیعت کے صفحۂ سادہ پر تمدن کا نقش بیٹھہ جاتا ہے -

یہی غلطی ہے جس کا انسداد بوائے اسکوٹ سسٹم کا اصلی مقصد ہے -

بچوں کی تعلیم و تربیت کا اصلی گر یہ ہے کہ ان قدرتی قوی اور میلان سے کام لیا جائے جو بچے اپنے ساتھہ لیکے پیدا ہوتے ہیں - اس اصول پر ان سے جو کام لیا جاتا ہے، اسے ہنسی خوشی بجا لاتے ہیں، اور چونکہ بطیب خاطر کرتے ہیں، اسلیے جلد کامیابی اور ترقی ہوتی ہے - اسی نکتہ کو نظیری نے اپنے شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے :

درس وفا اگر بود زمزمۂ محبتے
جمعہ بمکتب آورد طفل گریز پائے را

(مسٹر بیڈن پاویل)

بوائے اسکوٹ سسٹم کا سنگ بنیاد یہی اصول ہے سب سے پہلے مسٹر بیڈن پاویل نے اسکی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کے قیام کیلیے ملک کو توجہ دلائی - مسٹر فلیپ گبس اس نظام کے آغاز پر بحث کرتے ہوئے "گرافک" میں لکھتے ہیں -

" اسکو (Baden-Powell بانی نظام کو) اپنا عہد طفلی یاد تھا - اور اب وہ بڑا ہوگیا تھا - جنگ اور موت کو انکی حقیقی خوفناک شکلوں میں دیکھہ چکا تھا، اسے اپنے تندرست بچپن کے وہ شاندار خیالات یاد آگئے، جبکہ وہ ریڈ انڈین کے نقش قدم پر چلتا تھا، اور کینسنگٹن کے مرغزاروں میں شکار کھیلا کرتا تھا -

اس نے اپنے ذہن ثاقب کی ایک فوری تابش سے یہ محسوس کیا کہ بچوں کی زندگی کا آغاز منچلے پن کی روح سے ہوتا ہے جو تخیل کے حدود کے اندر محدود ہوتی ہے - پس اگر کوئی ایسا نظام ترتیب دیا جائے جو بچوں کو ادب نفس (سیلف ڈسپلن) عزت، ہمت، اور مطمح نظر پر اعتقاد و اعتماد کی تعلیم دے، تو یہ میدان طبیعی قابو میں آسکتا ہے اور پھر اس سے نہایت مفید کام لیے جاسکتے ہیں " -

(نظام کار)

اس نظام کا مایۂ خمیر کیا ہے؟ کیا مشاغل تجویز کیے گئے ہیں؟ انکی طرف کیونکر رہنمائی ہوتی؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں مسٹر گبس لکھتے ہیں :

" اس نے اپنے کیمپ اور جھاڑی کی زندگی اور شکاروں اور معرکہ آرائیوں کے تجارب سے کھیل تجویز کیے جو ایسی عملی معلومات سے لبریز تھے جنہیں بچے پسند کرتے ہیں اور جن سے انہیں شب کو ستارے پہچاننا، اوقات اور راستہ معلوم کرنا، اپنی آنکھوں کو ان حقیر چیزوں کیلیے کھلا رکھنا جو راستوں اور کھیتوں میں چلتے وقت پڑی ملتی ہیں، جنگل میدانوں میں اپنے ہاتھہ سے اپنا کھانا پکانا، بغیر دیا سلائی کے آگ جلانا، اپنے رفیق کا سراغ اسکے نقش قدم یا کسی ٹوٹی پتی سے لگانا، عمدہ گرہ لگانا، ایک اچھا نقشہ کھینچنا، غرض اسی طرح ان الف ہزار ایک کاموں کو سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے، جو بکری کی کھال کے دستانوں، اسلحہ کی کچکاری، اور تمدن کے زچہ خانوں کے دستے ہوئے زندوں کی امداد سے پہلے ہر شریف آدمی کی تعلیم میں داخل تھے "

" چونکہ اسے خود اپنا بچپن یاد تھا - اسلیے اسے یہ معلوم تھا کہ بچے مخفی اشارات اور علامات و نشانات [بیج] جنگی آوازوں اور اس قسم کی دوسری چیزوں کے عاشق ہوتے ہیں - اس نے یہ سب چیزیں اپنے نظام میں رکھیں اور انکی مختلف جماعتوں کو مختلف حیوانات مثلاً بھیڑیا، ریچھہ، عقاب، وغیرہ وغیرہ میں تقسیم کرکے ہر ایک کے لیے ایک خاص علامت اور ایک مخصوص علم مقرر کیا تاکہ ہر بچہ اپنے جرگے کے لڑکوں کو پہچانسکے "

" آنکھہ اور ہاتھہ کی مہارت، تجارت کی تعلیم، کاشت کاروں کے کام، تیرنا، دوڑنا، اور کھیل کے ہنر، یہ چیزیں ہیں جو ان بچوں کی بٹالین میں جوہر شمار کی جاتی ہیں "

" نشان (بیج) وہ لڑکا حاصل کرسکتا ہے جو سیمافور (ایک قسم کا آلہ ہے) کے ذریعہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر اطلاع دیسکتا ہے، یا گھوڑے کی ٹوٹی ہوئی نعل جلد لگا سکتا اور پھر دوسری نئی باندھسکتا ہے، یا ایک درخت کو جلد کاٹ سکتا ہے یا ایک خیمہ کو بہتر اور جلد نصب کر دے سکتا ہے " :

(اخلاقی آموزش)

لیکن جسطرح جنگی تعلیم اپنے اندر گونہ گوں فوائد رکھتی ہے اسیطرح اسمیں بعض نقصان و خطرات بھی ہیں - سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس سے انسان میں سنگدلی، بد خوئی، ستمرانی، انتقام پسندی، اور اسی قسم کے دیگر اخلاق فاسدہ پیدا ہوجاتے ہیں -

بیڈن پاول کا مقصد درندہ نما انسان پیدا کرنا نہ تھا بلکہ وہ ایسے قوی، تندرست، اور سچے شہری پیدا کرنا چاہتا تھا، جو اپنی اور اپنے وطن کی آزادی کے حامی و محافظ اور اپنی سوسائٹی کیلیے مفید و کار آمد ثابت ہوں -

اسلیے اس نے اس بادۂ تند و تلخ میں اخلاق کے عرق گلاب کی اس اندازہ سے آمیزش کی کہ اسمیں اعتدال تو پیدا ہوگیا مگر اسکے کیف میں کچھہ فرق نہ آیا ۔

آمیختم بہ بادۂ صافی گلاب را !

چنانچہ اس نے قرار دیا کہ ہر بوائے اسکوٹ کا یہ فرض ہے کہ ہر روز وہ کوئی نیک کام کرے - اسکو چاہیے کہ اپنے آرام کو قربان کرکے دوسرے کو آرام پہنچائے - بلکہ اگر خطرہ کا موقع ہو تو اپنے کو خطرہ میں ڈالکر دوسرے کو بچائے - بزرگوں، ناتوانوں، اور جانوروں کے ساتھہ لطف و مہربانی اسکا اولین فرض ہے - اسکو ہمیشہ ہنسنے اور سیٹی بجاتے رہنا چاہیے - خواہ کتنی ہی سختی آپڑے مگر اسے کبھی شکایت نہ کرنی چاہیے - اسے اپنے خیالات، افعال، اور الفاظ میں پاک و صاف رہنا چاہیے -

اس نظام کو روشناس ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا، مگر باایں ہمہ یہ اسقدر مقبول عام ہوا ہے کہ اسوقت تک دو لاکھہ لڑکے اسمیں داخل ہوچکے ہیں -

اس نظام کو وسیع پیمانہ اور پائدار بنیاد پر لانے کے لیے حال میں قوم سے ڈھائی لاکھہ پونڈ کے لیے اپیل کی گئی تھی، جسکے جواب میں ہر طرف سے چندہ کی بارش ہو رہی ہے - امید ہے کہ بہت جلد یہ رقم پوری ہوجائیگی -

مقالات

تربیت اطفــال کا ایک صفحه

فوجی اور اخلاقی تعلیم کا ایک معتدل مجموعه

بواے اسکوٹ سسٹم

قوموں کی ترقی کے لیے تعلیم سے زیادہ تربیت اهم هے ' بلکه سچ یه هے که اسوقت تک تعلیم مفید نہیں هو سکتی جب تک که اسکے ساتھه صحیح اور با اصول تربیت بھی نه هو -

تربیت کا اصلی وقت بچپن هے - اسلیے که اسوقت بچه کا مزاج ایک غیر متشکل ماده هوتا هے ' جس کا اچھے یا برے قالب میں ڈھالنا مربی کے اختیار میں هوتا هے - اسلیے جو قومیں زنده هونا چاهتی هیں یا اسوقت زنده هیں اور آئنده بھی زنده رهنا چاهتی هیں ' وه ان معصوم هستیوں کی تربیت غور و اهتمام اور اعتناء کامل کے ساتھه کرتی هیں جنکا نام آئنده چلکے قوم هوگا -

صحیح تربیت کیا هے ؟ وه نظام پرداخت جسمیں اخلاق ' دماغ ' اور جسم تینوں کی پرورش و بالیدگی پیش نظر هو - کیونکه جس طرح اس کارزار حیات میں زنده رهنے کے لیے معلومات میں وسعت اور افکار و خیالات میں روشنی کی ضرورت هے ' اسیطرح بلکه اس سے کئی چنــد زیاده نظــر میں ترفــع ' حوصله میں بلندی ' اراده میں جزم ' نیتوں میں اخلاص ' عمل میں ایثار ' دل میں شجاعت ' اور جسم میں صحت و قوت کی بھی ضرورت هے - پس جو نظام تربیت ان صفات کے اشخاص پیدا کرنے میں کامیاب نہیں وه نه صرف ناقص هے بلکه ایک داخلی خطره هے جو قومی حیات کے لیے تمام خارجی خطرات و اعداء سے کہیں زیاده مہلک و قاتل هے - کیونکه ناقص تعلیم و تربیت قومی زندگی کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتی هے ' اور جب کسی عمارت کی بنیادیں اندر سے خالی هو جائیں تو پھر اسکا انجام معلوم !

(هندوستان کی نئی نسل)

آج هندوستان میں جس قسم کی تعلیم و تربیت دی جارهی هے اسکے نقائص بار بار مدبرین تعلیم تک کی زبانی بیان میں آچکے هیں - اس تعلیم و تربیت سے ایک طرف نو دماغ کا مبلغ علم چند کتابوں کی سطح سے آگے نہیں بڑھتا ' دوسری طرف جسمانی قوتوں اور اخلاقی محاسن کے نشو و نما کا اسمیں کوئی انتظام نہیں -

هم ایک تعلیم یافته هندوستانی خصوصاً مسلمان تعلیم یافته کا جب تصور کرتے هیں جسنے نئے عهد تربیت میں نشو و نما پائی هے تو ایک ضعیف البصر ' نحیف الجثه ' کمزور دل ' محروم الحس ' اور اپنے تمام قومی اور مذهبی شعائر و خصوصیات سے متنفر انسان کی مکروه تصویر آنکھوں میں پھر جاتی هے !

لیکن جس معلم کی تربیت کے نتائج هندوستان میں یه نظر آتے هیں ' وهی جب اپنے گھر میں فرائض تعلیم و تربیت انجام دیتا هے تو اسکے نتائج عموماً تندرست طاقتور ' شجاع ' جاں نثار ملک ' اور سر فروش وطن اشخاص اور بسا اوقات اعاظم ابطال و اکابر امجاد کی شکل میں ظاهر هوتے هیں !

اس اختلاف حالت کے اسباب کیا هیں ؟ اس سوال کے جواب کے لیے اس نظام تربیت و تعلیم کا مطالعه کرنا چاهیے جو یورپ اور علی الخصوص انگلستان اپنے لیے اختیار کرتا هے -

(بواے اسکوٹ سسٹم)

بواے اسکوٹ سسٹم جو اس مضمون کا موضوع بحث هے انگریزی تربیت کا ایک نو پیداوار مگر مقبول عام اور سریع الانتشار نظام هے - بواے اسکوٹ جسکو بچوںکی فوج کہنا چاهیے ' درحقیقت اخلاقی اور فوجی تعلیم کا ایک بہترین مجموعه هے ' جسمیں دونوں قسم کی زندگیوں کی خوبیوں کو هر طرح کے نقصانوں اور خطروں سے پاک کرکے یکجا کردیا هے -

فی الحقیقت یهی فوجی زندگی هے جسکے اشغال قومی تربیت کی اصلی روح هیں ' اور یهی روح هے جس سے هندوستان کا قالب بالکل خالی هے -

فوجی زندگی پر تمدن کی ترقی کا اثر همیشه برا پڑا هے - جب کسی قوم میں تمدن آتا هے تو جسقدر تمدن بڑھتا جاتا هے اسیقدر جنگی جوش گھٹتا جاتا هے ' ایسا هونا ایک قدرتی امر هے - کیونکه فوجی

(بقیۂ مضمون صفحه ۱۳ کا)

” نوے انعام اله “ یعنی جن اولیاء الله کو مقام الٰهیه و مدارج ربانیه میں ارتقاء و صعود کی توفیق دی - دوسری جگه ان لوگوں کی نسبت صاف صاف تصریح کردی هے ' اور ارتقاء روحانی کے چار درجے بتلادیے هیں : و من یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء والصالحین و حسن اولئک رفیقا

اس آیۂ کریمه میں صاف صاف بتلا دیا هے که اس ارتقاء روحانی کے چار درجے هیں جو اوپر سے شروع هوتے هیں :

(۱) نبوت -
(۲) صداقت
(۳) شهادت
(۴) صالحیه

پس یه ارتقاء عمل صالح کے درجے سے شروع هوتا هے ' اور مقام نبوت کے فیضان پر ختم هوجاتا هے - ” اولیاء الله “ جس قدر اپنے اعمال حسنه اور تزکیۂ نفس و اتقاء میں ترقی کرتے هیں ' اتنا هی مقام نبوت کے انوار و تجلیات سے بهره اندوز هوتے جاتے هیں -

صحیح بخاری کی حدیث ولی میں اسی طرف اشاره هے ' حضرۃ فاروق رضی الله عنه کو اس ارتقاء کے مرتبۂ ” محدث “ کی خبر دیگئی ' تصریحات کتاب و سنت اس بارے میں بے شمار هیں - منتظر رهیے تاکه ایک مستقل مضمون لکھنے کی مہلت ملے - اس بارے میں اس عاجز کے سامنے بعض عجیب و غریب اور نادر و اهم بیانات قرانیه و تصریحات نبویه هیں ' جنکا اظهار بغیر مبسوط بحث و نظر کے ممکن نہیں -

۱۶۲۵ سے ۱۶۲۹ تک قائم رہا بالآخر کرسٹین نے بھي شکست کھا کر لیبک میں صلح کرلي -

اسکے بعد جنگ کا نیا دور شروع ہوا جو سنہ ۱۶۳۰ سے سنہ ۱۶۳۵ تک کي وسیع مدت کو محیط ہے - اس جنگ میں گستاف اڈلف شاہ اسوج نے شاہ جرمني کی فوج پر سنہ ۱۶۳۱ میں بمقام لیبزگ اور سنہ ۱۶۳۲ میں بہ مقام لتسن فتح پائي ، لیکن وہ آخري معرکہ میں مقتول ہوا اور پروٹسٹنٹ گروہ نے سنہ ۱۶۳۴ میں فتح و ظفر کے بعد پھر شکست کھائی - آخري زمانہ میں کارڈینل ریشلیو نے اس جنگ کي سپہ سالاري کي - وہ پروٹسٹنٹ مذہب کي حمایت کیلیے اوٹھا تھا اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا - بالآخر برنرد ، ویمار ، ٹورنسي ، اور ٹیورن کے حملوں نے شاہ کو ایک عہد نامہ لکھنے پر مجبور کیا جو سنہ ۱۶۴۸ ع میں لکھا گیا ، اور اسي پر جنگ کا خاتمہ ہوا -

(حرب الخلافه)

اس کا اطلاق دو لڑائیوں پر کیا جاتا ہے - پہلي لڑائي حرب خلافۂ اسپین کے نام کے ساتھہ موسوم ہے جو سنہ ۱۷۰۱ ع سے سنہ ۱۷۱۴ ع تک جاري رهي -

اس جنگ کو تخت اسپین کے دعویدار خاندان اسٹریا نے اس بنا پر قائم کیا تھا کہ چارلس ثاني نے (جو اسپین کا آخري تاجدار تھا) اپنے بعد لوئیس چاردھم کے پوتے فیلیب کو ولي عہد سلطنت بنایا تھا - لیکن چارلس ثانی کے انتقال کے بعد چارلس سادس نے اسکے متعلق جنگ کي چھیڑ چھاڑ شروع کردي - چنانچہ اسٹریا ، انگلستان ، هالینڈ ، پروشیا ، اور پرتگال وغیرہ نے فرانس کے خلاف باہم اتحاد کرلیا - جنگ شروع ہوئي تو پہلے میدان فرانس کے ہاتھہ رہا (سنہ ۱۷۰۲ - سنہ ۱۷۳ تک) لیکن بعد کو اوس کی نکبت و ادبار کا زمانہ شروع ہوا - یہاں تک کہ اوس نے اٹلي اور جرمني میں شکست کھائی - لیکن اسپین میں گر کے وہ پھر اٹھا - آخري نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس سادس نے تخت سلطنت پر جلوس کیا ، اور سنہ ۱۷۱۳ - سنہ ۱۷۱۴ کے معاهدہ نے جنگ کا خاتمہ کر دیا -

اس سلسلہ کی دوسري لڑائي کا نام جنگ هفت سالہ بھي ہے - اوسکا ذکر اسی عنوان کے تحت میں آگے آئیگا -

تاریخ فرانس میں یہ اُن آٹھہ مذهبي لڑائیوں کے مجموعہ کا نام ہے جو سولھویں صدي میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے کے درمیان قائم ہوئیں -

ان میں پہلی لڑائي سنہ ۱۵۶۲ میں شروع ہوئي اور سنہ ۱۵۶۳ تک جاري رهي - اسکي ابتدا ایک کیتھولک عیسائی کے ظالمانہ خنجر نے کی تھي ، جو ایک پروٹسٹنٹ کي گردن پر چلایا گیا تھا - اس جنگ میں کیتھولک فرقہ نے شہر روان پر قبضہ کرلیا - شہر درو پر فتح پائي ، ایدا فرنسو اور گیز و کو قتل کردیا -

دوسري لڑائي سنہ ۱۵۶۷ سے قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۶۸ تک جاري رهي - اس جدگ کا سبب یہ تھا کہ کیتھولک مذهب کے قائم مقاموں کے مشورہ سے کاتھرینا دومیشی نے جو کانفرنس قائم کی تھی ، اوس سے پروٹسٹنٹ فرقے کو طرح طرح کے خطرے پیدا ہوگئے تھے - اس جنگ کا مشہور نام معرکہ سان دینس اور معاهدہ لونگو ہے -

تیسري جنگ کی ابتدا سنہ ۱۵۶۹ سے ہوئي اور سنہ ۱۵۷۰ تک قائم رهي - اس کا سبب یہ ہوا کہ کاندي اور کولیني نامي دو پادریوں کے گرفتار کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا ، اسپر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں جنگ ہوگئی -

چوتھی لڑائی سنہ ۱۵۷۲ میں قائم ہوئي اور سنہ ۱۵۷۳ تک قائم رهی ، وہ حصار لیروشل کے نام سے مشہور ہے -

سنہ ۱۵۷۴ میں پانچویں جنگ کا آغاز اور سنہ ۱۵۷۶ میں اسکا خاتمہ ہوا - اس معرکہ میں هنري گیزو نے پروٹسٹنٹ اور انکي حامي جرمني کو شکست فاش دي - اسکے بعد صلح بولیو کا انعقاد کیا گیا -

چھٹي لڑائي کي آگ سنہ ۱۵۷۶ سے لیکر سنہ ۱۵۷۷ تک مشتعل رهي ، اور بوانیہ کی صلح کے چھینٹوں نے اوسکو بجھایا -

ساتویں جنگ کا آغاز سنہ ۱۵۸۰ سے ہوا - یہ بھي مذهبي جنگ تھی لیکن اسکا جلد خاتمہ ہوگیا -

اس جنگ کو بعض عاشق مزاج لوگوں کی سازش نے قائم کیا تھا ، اسلیے وہ حرب عشاق کے نام سے بھی مشہور ہے -

آٹھویں لڑائي سنہ ۱۸۸۵ میں شروع ہوئي اور بہت پھیلي - پیرس پر حملہ کیا گیا اور هنري رابع شاہ انگلستان نے مدت تک اسکا محاصرہ قائم رکھا -

سنہ ۱۵۹۴ میں اس جنگ کا انسداد ہوا اور پیرس سے محاصرہ اوٹھا لیا گیا ،

اسکے چند سال کے بعد اور بھی مذهبی لڑائیاں پیدا ہوئیں جنکي ابتداء سنہ ۱۶۲۱ و سنہ ۱۶۲۵ میں ہوئی ، اور سنہ ۱۶۲۹ میں ختم ہوگئیں -

(حرب هفت سالہ)

یورپ کی ان لڑائیوں کا آغاز سنہ ۱۷۵۶ ع میں اور خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ ع میں ہوا - ان لڑائیوں کی سلسلہ جنبانی ایک نئی سلطنت نے کی جو شمال جرمنی میں اسٹریا کے بالمقابل قائم ہوگئی تھی -

اسلیے آسٹریا نے رشک و حسد کے جذبات سے بے قابو ہوکر سیلیسیا کو واپس لینا چاہا ، حالانکہ سنہ ۱۷۴۰ میں پروشیا اوس پر قابض ہوچکا تھا -

یہ جنگ دو قسموں میں منقسم ہوگئی : ایک تو اون معرکوں پر مشتمل ہے جو فریڈ ریک ثاني نے بادشاہ پروشیا کے ساتھہ اس بنا پر کیں کہ انگلستان نے اسٹریا ، فرانس ، اور روس کی حمایت کي تھي جیسا کہ اسوقت مفاهمہ ثلاثہ کی صورت میں ہورہا ہے -

دوسري قسم میں وہ جنگ داخل ہے ، جسکو انگلستان نے فرانس اور اسپین کے مقابل میں قائم کیا تھا -

لیکن فریڈ ریک نے باوجود حسن تدبیر اور دور اندیشي کے آخر میں شکست کھائي - یہاں تک کہ اوسکي دشمن ملکہ الیزبتھہ کي جگہ اگر پیٹرس ثالث روس کے تخت پر متمکن نہ ہوجاتا تو وہ سنہ ۱۷۶۲ میں هلاکت کے قریب پہونچ جاتا - اس جنگ کا خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ میں معاهدہ فرانس کے ذریعہ ہوا - اس معاهدہ کے رو سے سیلیسیا پروشیا کے قبضہ میں رہنے دیا گیا ، اور اسپین نے انگلستان کیلیے فلوریڈا کا تخلیہ کردیا -

لیکن آخر میں یہ جنگ فرانس کیلیے وبال ہوگئي ، کیونکہ اس نے فرانس کی تمام بحري قوت کو برباد کردیا ، اور اسکي وجہ سے مقبوضات هندوستان کے ۲۰ حصوں میں سے اوس نے ۱۹ حصے اپنے ہاتھہ سے همیشہ کیلیے کھودیے -

(حرب صد سالہ)

اس لڑائي نے فرانس اور انگلستان کے درمیان تقریباً ایک صدي تک خون کا دریا جاري رکھا اور طول امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ فرانس و انگلستان کے متعدد پادشاہوں کے دور سلطنت کي یادگار ہے -

(بازگشت ماضی)

یورپ اپنی قدیم خونین تاریخ کو اب پھر اوسی آب و رنگ کے ساتھہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے ، اور دنیا اوسکو اوسی دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہی ہے ، جس انہماک و شغف کے ساتھہ یورپ نے مقدونیا میں خون کا فوارا اوچھلتے ہوے دیکھا تھا - گذشتہ بیانات کے پڑھنے سے واضح ہوا ہوگا کہ یورپ کا سب سے بڑا کشت و خون مسیحیت کی تحریک اصلاح (ریفارم) اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مذهب کي کشمکش کا نتیجہ تھا - اب مذهب کا نام بدل دیا گیا ہے اور اسکی جگہ قومي اور جنسي حرص سیادت نے لےلي ہے -

الحـــــرب

یورپ کی تـاریخ حروب پر ایک نظر !

(قدیم حروب اور اقوام قدیمه)

جنگ کی تاریخ نهایت قدیم هے - نشاة انسانیه کے دور اول هی سے اوسکا وجود پایا جاتا هے - چنانچه فن حرب کا ذکر کتاب مقدس کے عهد قدیم میں موجود هے ' اور اهل ایران کو بهی زمانه قدیم سے انکے جنگی کارناموں نے شهرت دے رکهی هے - هندوستان کے کوه پیکر هاتهیوں نے بهی هنود کی جنگی طاقت کو نمایاں کیا تها -

یورپ میں فن جنگ ابتداء هی سے مکمل هو کر پهونچا اور اوس نے یونان ' اسپارٹا ' ایتهنز ' اور مقدونیه میں بڑی ترقی کی - پهر رومیوں نے اس میں کمال کا درجه حاصل کیا اور فن اسلحه سازی کو بهت بڑی جلا دی ' لیکن قرون وسطی میں جب برابره کا سلسله جنگ قائم هوا تو فن جنگ دفعه اپنے اوج کمال سے گرگیا اور فوجوں کے نظم و ترتیب میں شهسواروں کی قابلیت کا جو جوهر نظر آتا تها ' وه بالکل مفقود هوگیا - لیکن پندرهویں صدی سے بارود کی ایجاد نے اس فن میں ایک نیا انقلاب پیدا کردیا هے - اب پرانے هتهیاروں کے جوهر بالکل خاک میں مل گئے هیں

سترهویں صدی میں جنگی کارناموں نے پهر شهرت حاصل کی اور لڑائیوں کا ایک وسیع سلسله قائم هوا ' جس میں فوج کی ترتیب و قلعه بندی کا فن ترقی یافته شکل میں نمایاں طور پر نظر آتا هے - اٹهارهویں صدی میں فریڈریک اعظم (جرمنی) نے فن جنگ کو نهایت وسیع پیمانے پر مرتب کیا ' اور اپنی فوج کو اوسکی ایسی اچهی تعلیم دی که اوسکے حریف بهی اوسکی نقل و حرکت اور هجوم و اقدام کی داد دیتے تهے -

جمهوریت و قومیت کی تولید نے بهی فن جنگ میں ایک نمایاں انقلاب پیدا کیا - چنانچه زمانه قدیم سے فوجوں کے گڈمڈ هوکر لڑنے کا جو طریقه چلا آتا تها ' جمهوری لڑائیوں نے اونکو بالکل مٹادیا اور نپولین اعظم نے اپنی فوج کو عظیم الشان ٹکڑوں میں تقسیم هو هو کر لڑنے کی تعلیم دی ' کیونکه یه طریقه فوج کی قوت کو مختلف مرکزوں میں تقسیم کردیتا تها ' اور حمله و اقدام میں سرعت اور آسانی پیدا هوجاتی تهی -

جنگ همیشه جماعۀ انسانی کیلیے ایک درد انگیز مصیبت خیال کیگئی هے اسلیے ایک رحمدل جماعت نے قیام امن ' اور ائتلاف و اتحاد کے تحفظ کیلیے اپنے مساعی جمیله سے اسکا دائره تنگ کرنا چاها ' جسکا نتیجه قدیم یونان میں ایک اتحادی تحریک کی صورت میں ظاهر هوا تها - قرون وسطی میں مسیحی چرچ نے بهی ایک اتحاد عام کی بنیاد ڈالی جسکا نام اتحاد سلمی تها - اسکے ذریعه صرف سال کے مخصوص اوقات مثلاً عید وغیره میں جنگ کا سد باب کیا گیا تها -

عرب جاهلیت نے بهی اسی اصول پر رجب میں جنگ کا انسداد کلی کردیا تها ' اور اسی لیے اس مهینے کا نام اصم (بهرا) رکها تها که اوس میں هتهیاروں کے جهنکار کی آواز سننے میں نهیں آتی تهی -

عیسائی جماعۀ کویکرز (۱) کی بنیاد بهی ابتدا میں اسی مقصد کیلیے ڈالی گئی -

یورپ مدبران نے بهی ایک دیوان عام کے ذریعه دنیامیں امن و امان کو قائم رکهنا چاها تها -

اس سلسله میں سب سے اخیر وه کانفرنس صلح هے ' جو بسط عدل اور نشر امن و سلامتی کیلیے پچهلے دنوں قائم کی گئی ' اور اسکے بعد هیگ میں بیت العدل کی بنیاد پڑی - لیکن حرص و هوا شر و فساد ' اور بغی و عدوان کے جهونکوں نے امن و سلامتی کے اس شجر ممنوعه کو دفعةً جڑ سے اوکهیڑ کے پهینکدیا اور تمام کوششیں رائگاں گئیں -

اصل یه هے که یه عالمگیر صلح و امن کی کوشش بهی ایک جنگی فریب کا نتیجه تهی جسے دنیا کی سب سے بڑی جنگجو شهنشاهی نے کهیلا تها - روس نے جنگ جاپان کے بعد دیکها که وه سخت ضعیف هوگیا هے اور کسی بڑی جنگ کیلیے طیار نهیں هے پس اس نے چاها که اتنے عرصے تک یورپ کی جنگ ملتوی رکهے جب تک وه اپنی خونین هستی کو پهر تر و تازه کرلے اسی غرض سے اسنے یورپ کے ایک مشهور صحافی مسٹر ولیم اسٹیڈ (ایڈیٹر ریویو اف ریویوز) کو بلایا ' اور هیگ کانفرنس صلح کی بنیاد ڈلوائی - آج ایک طرف تو ریویو اف ریویوز میں هیگ کے " بیت الصلح " کی شاندار عمارت کا نقشه شائع هوتا هے ' دوسری طرف دنیا کی سب سے بڑی خونریزی بهی شروع هوگئی هے !

(حروب مشهوره و عظیمه)

دنیا کی مشهور لڑائیوں میں چند لڑائیوں نے خاص طور پر شهرت عام حاصل کی هے ' اونکی مختصر تاریخ دلچسپی سے خالی نه هوگی -

(الحروب الاهلیه)

اس نام سے همارا مقصود وه لڑائیاں هیں جنکو قرون وسطی میں بغض و انتقام کے جذبات نے یورپ کے دو خاندانوں کے درمیان قائم کیا - یه لڑائی کئی پشت تک قائم رهی ' اسکی وجه یه تهی که یورپ میں اب تک کوئی جامع و مانع قانون نه تها جو ظلم و تعدی سے روکتا ' اور مجرمین سے قصاص لیتا -

فیوڈل سسٹم (۲) بهی ضعف کی حالت میں تها ' اسلیے وه بهی اسکے روکنے کی طاقت نهیں رکهتا تها - نتیجه یه هوا که چودهویں صدی عیسوی تک فرانس اور جرمنی کی زمین خون کی رنگین چادروں سے چهپی رهی -

شارلمین نے اپنے عهد سلطنت میں حروب اهلیه کیلیے ایک قانون بنایا لیکن اوسکی کوشش ناکامیاب هوئی - اسلیے چرچ کو ایک نظام اتحاد قائم کرنا پڑا جسکا ذکر اوپر گذر چکا هے ' پهر لوئیس نے ایک ضابطه قانون مرتب کیا - جسکی رو سے ۴۰ دن تک کوئی شخص قاتل سے قصاص لینے کی جرات نهیں کرسکتا تها -

(حرب سی ساله)

یه جنگ کا وه عظیم الشان سلسله هے جو سنه ۱۶۱۸ع میں جرمنی کے امراء اصلاح اور امراء کیتهولک کے درمیان قائم هوا ' اور سنه ۱۶۴۸ تک جاری رها - اس جنگ کا اصلی سبب یه تها که فرڈیننڈ ثانی نے اون تمام قوانین کو منسوخ کردیا تها جو بوهیمیا کی مذهبی آزادی کی تحدید و تقیید کرتے تهے - فریڈریک خامس جو پروٹسٹنٹ مذهب کا بهت بڑا حامی تها ' سب سے پہلے اسکی مخالفت کیلیے کهڑا هوا ' اور سنه ۱۶۱۹ سے سنه ۱۶۲۳ تک جنگ جاری رکهی - بالاخر پروٹسٹنٹ لوگوں نے شکست کهائی اور فریڈریک کی قوت کا خاتمه هوگیا - پهر کرسٹیان رابع شاه ڈنمارک نے جرمنی کے معاملات میں مداخلت کی اور دوسرا سلسله جنگ شروع هوا جو سنه

---

(۱) کویکر مسیحی صوفیوں کا ایک خاص فرقه هے جو کهتا هے که روح القدس هر شخص پر نازل هوسکتی هے اور وه پادریوں کا بالکل محتاج نهیں -

(۲) فیوڈل سسٹم یعنے بجاے ایک مرکزی حکومت کے ملک کا متعدد امراء متعدده میں منقسم هونا -

اس نے کہا کہ روح در حقیقت ایک " احساس ہوا " Anima ہے جو تمام جسم میں نافذ ہوکے ہر عضو اور ہر نسیج sensitira tissue پر قابض ہو جاتی ہے - اسکے ان خیالات کو ہوائیت (Anemism)، اور ان خیالات کے قائل کو (Animiot) ہوائی کہتے ہیں -

اس مسئلہ کے متعلق موجودہ ارباب فکر اب اس سوال پر پہنچے ہیں کہ " کیا احساس کے لیے صرف دماغی عمل کی ہمراہی کی ضرورت ہے یا اسکے ساتھہ زیرین مرکزوں اور پی نی اِل گلینڈ کی معیت بھی ہونی چاہیے ؟ " اس سوال کا جواب اس مسئلہ کا حقیقی حل ہے -

اسوقت علماء حیات میں ایک شخص بھی نہیں ملیگا جو یہ کہتا ہو کہ احساس میں بیداری پی نی اِل کوارڈ کی کارگزاری سے پیدا ہوتی ہے، کیونکہ نظام عصبی کے متعلق جو تجارب ہوے ہیں وہ اس نتیجہ کے منافی ہیں -

رہا ذہن اور ہیجان جذبات کیلیے کسی مقام کی تعین کا مسئلہ، تو اسکی حالت یہ ہے کہ احساس کے مادی تعلقات کے متعلق علمی (سائنٹفک) طور پر جو کچھہ تحقیق ہو چکا ہے، اس سے علماء قیافہ (Phan josephgall) نہ آگے بڑھے ہیں اور نہ پیچھے ہٹے ہیں -

لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیے کہ جان جوزف گال (Jhon joseph gall) المتوفی سنہ ۱۸۲۸ ع (جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ علم القیافہ کا بانی ہے) وہ بھی اس کا قائل تھا - کیونکہ یہ تو اس پر ایک بہتان ہے - وہ بیچارہ نہ تو اس نام کا واضع ہے اور نہ ان خیالات و عقائد کا بانی جنکا نام علم القیافہ رکھا گیا - یہ صحیح ہے کہ گال پر اس خیال کا رنگ چڑھ گیا تھا کہ بعض عقلی اوصاف کا مسکن دماغ ہے مگر کب ؟ جب اس کا سن آگیا تھا - اس نے بجا طور پر یہ فرض کیا ہے کہ عقلمندانہ گفتگو اور یاد داشت کے لیے خاص خاص مرکز ہیں -

بیشک گال نے جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں مختلف دماغی وظائف پر تقریریں کیں لیکن جس حیثیت سے آج ہم علم القیافہ کو جانتے ہیں، یہ بات اسمیں گال کے ایک رفیق (Spurtjheim) نے پیدا کی جو کمتر ایک عالم اور زیادہ سے زیادہ ایک ہر دلعزیز خطیب تھا -

علم القیافہ کے عقائد یا اسکی ہرزہ سرائیاں اسقدر مشہور اور انکی تغلیط اتنے بار ہوچکی ہے کہ اب ہم انکے دام تزویر میں تو نہیں آسکتے - البتہ یہ ممکن ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں جنکو اس جوش و خروش کا علم نہ ہو جو علم القیافہ نے گذشتہ صدی کے ابتدائی سالوں میں پیدا کیا تھا -

ایڈنبرا میں علم القیافہ کی جو سوسائٹی قائم ہوئی تھی، اسمیں ۶۳۰ ممبر تھے - لندن کی سوسائٹی میں ۳۰۰ ممبر تھے - اور گلاسکو کے " اندرسن کالج " میں اسکی ایک کرسی (چیر) قائم کی گئی تھی -

اب یہ سوال نہیں ہے کہ روح کہاں رہتی ہے ؟ سوال صرف یہ ہے کہ دماغی نسیج کا کون سا تغیر ایسا ہے جسکی وجہ سے عقلی عمل کے لیے جسمانی عمل کا رفیق پیدا ہوتا ہے - یعنی جب قواء عقل کام کرتے ہیں تو انکے ساتھہ قواء جسمانی بھی کام کرنے لگتے ہیں - رہا یہ کہ ان دونوں عملوں میں نہایت شدید ارتباط و وابستگی ہے، تو یہ ایک ایسا امر ہے جسمیں کسیکو شک نہیں -

ابھی تھوڑے عرصہ قبل تک علماء قیافہ اس پر قائم تھے کہ وہ احساس کے حالات کو ان عصبی خلایا (Neave-cell) کے حالات پر محمول کردیا کرتے تھے جو ایک گورے رنگ کے مادہ میں ہوتے ہیں - یہ مادہ ایک غلاف میں لپٹا ہوا ان نصف دائروں میں ہوتا ہے جو دماغ کے اندر ہوتے ہیں -

لیکن آکسفورڈ کے ڈاکٹر میک ڈوگل - (Medaugal) وظائف الاعضائی علم القیافہ کے ماہر ہیں - انہوں نے بعض ایسی شہادتیں پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ایسے نقطے ہیں جہاں عصبی خلایا کے اعمال آکے مل جاتے ہیں اس طرح جیسے احساس کا مرکز یہی خلایا ہیں -

یہ مسئلہ تمامتر خصوصیین (اکسپرٹس) کی دلچسپی کا ہے اور وہی اسکو حل بھی کرسکتے ہیں -

لیکن اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے، جب بھی یہ واقعہ تو بدستور باقی رہیگا کہ علم طبیعی (نیچرل سائنس) کو کسی ایسے نفس کا علم نہیں جو مادہ سے علحدہ ہو، بلکہ جو کچھہ اسکے علم و تجربہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کا مادہ ہے جس کا تعلق اس شے کی بقاء و ترقی سے ہے، جسکو ہم نفس کہتے ہیں -

ظہر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

ملکۂ بحر

کوئن اف سی

آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ انگریزی سلطنت کو سمندر کی ملکہ (کوئن آف سی) کہتے ہیں - مگر شاید یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بحری بادشاہی کے لیے وہ کتنے عظیم الشان مصارف برداشت کرچکی ہے، اور اسوقت کررہی ہے ؟

انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ ع سے لیکر اسوقت تک یعنی ۲۱ سال میں ۷۰ کرور پونڈ جہازوں اور کشتیوں وغیرہ کی ساخت اور مرمت میں صرف کیے ہیں، اور اسوقت اسکے صیغہ بحریہ کے ملازمین کی تنخواہوں کا روزانہ اوسط ۲۹ ہزار پونڈ ہے - یعنی انگلستان ہرروز اپنے بحری صیغہ کے ملازموں کو ۴ - لاکھہ - ۳۵ ہزار روپیہ صرف تنخواہ میں دیتا ہے !

اتنی بڑی بڑی رقمیں سنکے آپ کو حیرت ضرور ہوئی ہوگی، مگر جب آپ انگریزی جہازوں اور کشتیوں کی تفصیل پڑھینگے تو آپ کو یہ خود معلوم ہوجائیگا کہ یہ رقمیں کچھہ بھی زیادہ نہیں -

حال میں " بیڑے کے جہازوں کی فہرست " کے عنوان سے انگلستان کے شاہی بیڑے کے جہازوں کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تارپیڈو کشتیاں، زیر آب کشتیاں، توپ بردار کشتیاں (آگن بوٹ) چھوٹے جہاز جنکو انگریزی میں " ویسل " کہتے ہیں، اور بحری سفر کی وہ تمام سواریاں جنکو انگریزی میں " شپ " نہیں کہتے، اس فہرست میں شامل نہیں ہیں -

ان کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کے علاوہ وہ جہاز بھی اس تفصیل میں شامل نہیں ہیں جو ہنوز غیر مکمل ہیں -

اسقدر وسیع حذف و اخراج کے بعد بھی فہرست میں ۴۱۱ جنگی جہاز دکھائے گئے ہیں - ان جہازوں میں بیٹل شپ، کروزر، ڈیپوشپ اور ڈسٹرایر (تباہ کن) وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کے جہاز شامل ہیں -

مذاکرۂ علمیہ

روح اور اُسکا مسکن

اور حکماء مادیین کے احکام و آرا

(سلسلے کیلیے ملاحظہ ہو الہلال نمبر (۵) جلد (۵)

Touraine تورین کے اس جلیل القدر فلسفی نے روح کے قیام کے لیے پی نی ال گلینڈ کو تجویز کیا - مقامی مسکن کے اس انتخاب کی تائید میں دلیل [illegible] ایک نمایش ضرور تھی - اس کے موجودہ خیال کے مطابق روح ایک ایسی شے تھی جو نہ تو تقسیم ہوسکتی تھی اور نہ جگہ میں پھیل سکتی تھی - اس لحاظ سے اسکے رہنے کے لیے جسم کا کوئی حصہ سادہ اور تنہا پی نی ال گلینڈ کے برابر موزوں نہ تھا - ڈیکارٹ کہتا تھا کہ یہاں روح ایک حاکم یا نگران کی طرح رہتی ہے ' تمام حواس اسے اطلاع دیتے رہتے ہیں ' اور وہ ان اطلاعات کے مناسب ہر طرف احکام جاری کرتی ہے - مگر ڈیکارٹ کے خیالات کا ایک پہلو نہایت تاریک تھا - کیونکہ اسکے متبعین کو ادنی درجہ کے حیوانات میں نفس ناطقہ کے وجود سے انکار تھا ' اور اس بنا پر انکی یہ تعلیم تھی کہ وحشی مخلوقات کے اعضاء کی حرکت نا دانستہ اور بلا ارادہ ہوتی ہے - اس فلسفیانہ حماقت کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ بعض ڈیکارٹیوں نے ادنی درجہ کے حیوانات پر صریح ظلم کیے :

ڈیکارٹ کی بڑی بدقسمتی سے جب اس خورد بین کے ذریعہ اس عضو کا امتحان کیا گیا ' تو معلوم ہوا کہ اسمیں کچھ لاغر خلیے (Cells) ' کوئلا ' چونا ' اور بعض اور ارضی مادہ کے بلورات (Crgstolo) ہوتے ہیں - غرض روح کے لیے یہ ایک نہایت ہی ناموزوں قیامگاہ تھا کیونکہ انجیل میں " تو خاک ہے اور خاک میں ملجائیگا " روح کے متعلق کہا گیا ہے -

اسکے بعد اب ہمیں اس موضوع پر ایک جلیل القدر انگریز اور اپنے آغاز عمر میں ہاروے کے شاگرد طامس ولس ایم - ڈی کے خیالات پر توجہ کرنا چاہیے - ولس نے اگرچہ اعصاب پر بہت کچھ لکھا ہے مگر عام قارئین کو ڈیکارٹ کی طرح اسکے خیالات بہت کم معلوم ہونگے - ڈیکارٹ کے خیال کے بموجب تو روح حتی الامکان قریباً ایک نا قابل تقسیم نقطہ ہے جو ایک ایسے عضو میں رہتا ہے جو بالکل بسیط و وحید ہے - مگر ولس کے نزدیک " دو روحیں ہیں جنمیں سے ایک خون میں وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے اور دوسری نظام عصبی میں رہتی ہے - ولس کا دعوی تھا کہ روح خون میں اسطرح رہتی ہے جیسے آگ میں شعلہ ' اور نظام عصبی میں اسطرح جیسے آگ میں روشنی - دماغ سے روح کا جس طرح کا تعلق ہے اسکی تشریح ولس نے یہ کی ہے :

" خون کا سب سے زیادہ ہلکا اور روح آمیز حصہ شرایین کے ذریعہ دماغ کی طرف چڑھتا ہے ' یہاں پہنچکے اسکی تقطیر ہوتی ہے اور حیوانی روحیں نکلتی ہیں - یہ روحیں دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں پر چڑھتی ہیں اور وہاں سے تمام اعصاب میں اتر جاتی ہیں "

" اختیاری احساسات و حرکات کے لیے وہی روحیں ہیں جو دماغ کے اگلے حصہ میں رہتی ہیں ' اور پچھلے حصہ میں جو روحیں رہتی ہیں وہ غیر اختیاری حرکات کے لیے ہیں "

موجودہ تجارب کی روشنی میں یہ آخری خیال دلچسپ ثابت ہوا ہے -

اگرچہ جسطرح بیان کیا گیا ہے ' ہم حرف بحرف اسیطرح تسلیم نہیں کرسکتے ' تاہم یہ خیال اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے جو اب ایک امر واقعہ ہے ' یعنی یہ کہ دماغ کے پچھلے حصے کی تمام کارروائیاں شعور (Cons ciousness) کے دائرہ سے باہر ہوتی ہیں

یقیناً ولس کو یہ خیال جھلملاتا ہوا نظر آیا تھا کہ احساسات اور انکی یادگاریں ' دماغ کے مایہ خمیر کے تغیرات ہیں - چنانچہ اس نے ان صورتوں کا تذکرہ اسی انداز میں کیا ہے -

ولس کی ایک کتاب جس کا نام " حیوانات کی روح کے متعلق " ہے اسم با مسمی ہے -

اس کتاب میں ولس نے روح کو دماغ کے نصف دائروں میں رہنے کی اجازت دی ہے -

لیکن بہر حال وہ یہاں بھی ان لوگوں کی بدولت چین سے رہنے نہ پائی ' جنکو یقین ہے کہ اسکے رہنے کے لیے کوئی محدود جگہ جسمانی ڈھانچے کے اندر چاہیے - چنانچہ وہ ہمیشہ اس خیال کی مخالفت کرتے رہے -

جب ہم علم (سائنس) کے درخشاں نوجوان ' ڈین نیکولس سٹینسن (المتوفی سنہ ۱۶۸۶ع) کے پاس آتے ہیں تو ہم اس اولین کوشش کے پاس آتے ہیں جو موجودہ راے کے اظہار کے لیے کی گئی ہے - یعنی یہ کہ " وظائف " کی جگہ دماغ کے اندر ہے - یہ ایک حقیقت ہے جسے علم القیافہ والے نقل کرتے ہیں اور علم وظائف الاعضاء والے مانتے ہیں -

اسٹینسن نے جہاں عصبی مادہ کے سفید مغز میں ریشوں کے وجود پر بحث کی ہے ' وہاں اس خیال کو اس طرح ادا کیا ہے :

" اگر درحقیقت سفید مادہ بالکل ریشہ دار ہے تو ہمکو یقیناً یہ تسلیم کرلینا چاہیے کہ ان ریشوں کی ترتیب کسی خاص ایسی وضع پر رکھی گئی ہے جس کے ساتھہ یقیناً حرکات کا اختلاف وابستہ ہے -

لیکن اس تجربہ کے ساتھہ اتنے مشکلات ہیں کہ نہ معلوم کسی خاص طرح کی تیاری کے بغیر ہم اس طریق امتحان کو عمل میں آتے کبھی دیکھہ بھی سکینگے یا نہیں ؟ " -

" ہم کو اس خاص طریقہ کی تیاری کے لیے دو سو برس تک انتظار کرنا پڑا "

یہ خیال علماء کے دل میں عرصہ سے جاگزیں تھا کہ ایک روح تو مرکزی ہے ' اور دوسری اعصاب ' حواس ' اور متحرک اعصاب میں کارفرما ہے - چنانچہ (Prineipia) نامی مشہور و مستند کتاب کی آخر میں سر اسحاق نیوٹن جیسے دماغی قوتوں کے دیو نے بھی فرض کیا ہے -

لیکن مشہور جرمن مفکر جارج ارنسٹ (Georg Ernst) المتوفی سنہ ۱۶۶۰ع جو احتراق (Phlogiston) کے خیال کا بانی ہے ' اس نے پھر یہ خیال ظاہر کیا کہ روح تمام جسم میں ساری و نافذ ہے -

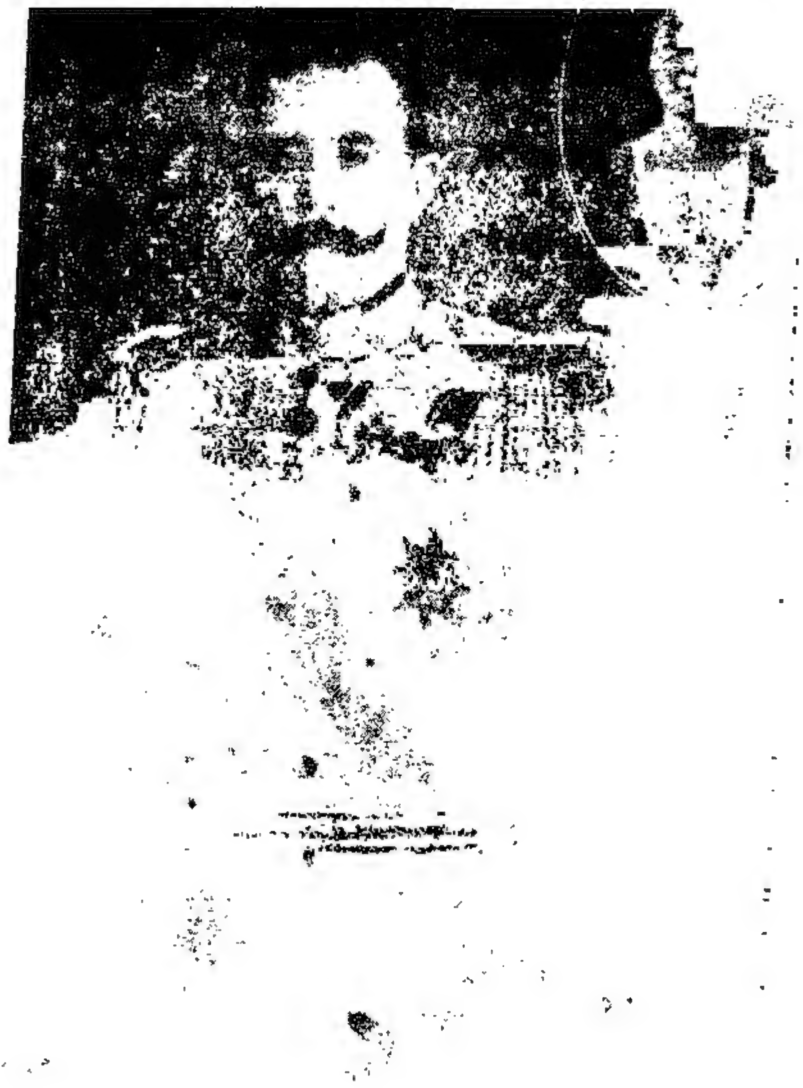

سابق آرک ڈیوک : فرڈنی نند ولی عہد آسٹریا جو سراجیو میں قتل کیا گیا اور موجودہ جنگ اپنی یادگار چھوڑگیا مع اسکی مقتول بیوی کے

سنہ ۱۹۰۹ ع سے مابین بنوائے گئے ہیں - ان پر ۲۹۱۸۵۵۸۴ پونڈ لاگت آئی ہے -

(جہازوں کے اولین مصارف)

ذیل میں ہم جہازوں کے اولین مصارف درج کرتے ہیں - یہ اعداد ان اعداد سے ماخوذ ہیں جو سرکاری طور پر شائع کیے گئے ہیں -

نمبر	جہاز کی قسم	مصارف بحساب پونڈ
۱	[illegible]	۳۹۳۳۵۰۲۸
۲	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	۲۳۱۰۳۲۷
۴	زرہ پوش کروزر	۲۹۱۸۵۵۸۴
میزان		[illegible]

یہ مجموعی خطیر اس عظیم الشان رقم کا در حقیقت ایک حصہ ہے جو یورپ کے کل ۲۲۵ جہازوں پر صرف کی گئی ہے - اوسطاً ۶۰ محفوظ (پروٹیکٹڈ) کروزر کام میں لگے ہوے ہیں جنکی لاگت ۱۸ ملین ہے - انکے علاوہ ۲۱۱ ڈسٹرائر (تباہ کن) ہیں' جنکے مصارف ساڑھے ۱۵ ملین ہیں - ۸۲ زیر آب کشتیاں جن پر ۴ ملین صرف ہوے ہیں - ۳۰ تارپیڈو کشتیاں ہیں جن پر ۳ ملین سے زائد لاگت آئی ہے -

جیسا کہ ہم لکھہ آئے ہیں' اس فہرست میں چھوٹے جہاز (ریسل) شامل نہیں ہیں - ان جہازوں کی لاگت کا تخمینہ اگر نہایت اعتدال کے ساتھہ کیا جائے' جب بھی ۱۰ ملین سے کم نہ ہوگا - جہاز سازی کے مصارف اسقدر بڑھتے جاتے ہیں کہ اگر سب سے پرانے چھوٹے جہاز اور سب سے زیادہ نئے چھوٹے جہازوں کی قیمت کا موازنہ کیا جائے تو دو چند کا فرق نظر آئیگا - بالفاظ دیگر ایک قدیم قسم کے چھوٹے جہاز کی طیاری میں جو لاگت آتی تھی' آج اسی قسم کے ایک چھوٹے جہاز کے بنانے میں اس سے دو گونہ زیادہ لگتا ہے - بلکہ اب تو ایک چھوٹے جہاز کی صرف توپیں اور ان توپوں کی بعض اور ضروری لوازم کے لیے صرف ملین اسٹرلنگ چاہیئے !

پھر ہر چھوٹا جہاز ہزار سے لیکے ۸ ہزار تک کی آہنی درع میں ملبوس ہوتا ہے جو نہایت بیش بہا ہوتی ہے - اس کی قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کی ہفتہ وار آمدنی دوگنی ہوجائے تو اسکی بارہ مہینہ کی آمدنی اس درع کے ایک ٹن کی قیمت ہوگی -

کچھ ریسل ہی کی قید نہیں' بیٹل شپ کی بھی یہ حالت ہے کہ اسکی صرف مشینری کی قیمت ایک ربع ملین اسٹرلنگ ہوتی ہے' اور اگر کہیں "لوائن" اور "کوئن میری" کی وضع کے جہاز ہوے تو پھر یہ رقم دو چند ہوجاتی ہے -

جب ایک بڑی توپ سر ہوتی ہے' تو گویا ۳ - سو پونڈ دھواں بنکے اڑجاتا ہے - اس قسم کی توپیں صرف اس ایک بیڑے میں ۳۷۲ ہیں جو امیر البحر بیٹی کے زیر قیادت ہے - تارپیڈو کشتیوں کے مصارف اس سے دس گونہ زیادہ ہیں' مگر ان میں خوبی یہ ہے کہ انکے سر ہونے کے بعد انہیں پھر کام میں لایا جاسکتا ہے -

ہر جہاز میں تیل ضرور رہتا ہے اگرچہ عام طور پر کوئلا ہی جلتا ہے' لیکن زیر آب کشتیوں کے علاوہ ۱۲۷ تارپیڈو کشتیاں ہیں' جنمیں صرف تیل جلتا ہے -

ان سب کشتیوں میں ۱۴۳۰۲۰ ٹن تیل آتا ہے اور ایک ٹن تیل کی قیمت ۵ پونڈ پہنچاتی ہے - اب غور کیجیے کہ

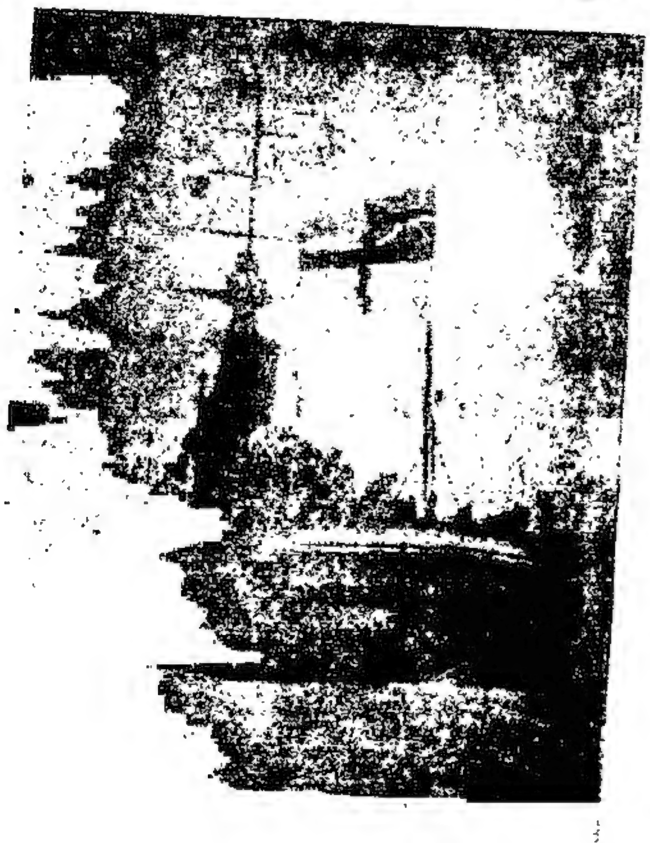

فیلنگ شپ : آئرن ڈیوک

انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش' جو امیر البحر کا جہاز ہے -

جرمنی کے بحری قوی کا ایک منظر عمومی

بہر نیل کے قریب جرمن جہازوں کی نمایش

آج تک دو ہفتہ قبل ان ۴۱۱ جہازوں میں ۱۸ جہازوں کے علاوہ اور تمام جہاز بہمہ وجوہ تیار تھے -

جہازوں کے علاوہ انگلستان کے پاس چھوٹے جہاز (ویلیل) بھی ہیں' جنکی مدد سے وہ اپنے گھر اور باہر کے بحری معاملات میں اپنا قومی اقتدار قائم رکھتا ہے -

آغاز جنگ سے قبل اسکی ۱۰۳ تارپیڈو کشتیاں' اور ۲۶۸ زیر آب کشتیاں' آبہاے انگریزی' بحر ابیض (میڈیٹرینین) اور مشرق اقصی میں موجود رہتی تھیں' اور ۱۴ سلوپ (ایک قسم کا چھوٹا جہاز) اور ایسی توپ بردار کشتیاں دنیا کے دریاؤں میں پھیلی ہوئی ہیں' جہاں بڑے جہاز نہیں جا سکتے - ۱۰ ہلکی توپ بردار کشتیاں ان دریاؤں کو پٹرول کرتی رہتی ہیں' جو اندرون چین میں بہتے ہیں -

انکے علاوہ اسیقدر اور جہاز ہونگے جو دنیا کے دریاؤں اور سمندروں میں پیمایش' عام تحقیقات' اور نقشہ کشی کی غرض سے ہمیشہ سیر و سفر کرتے رہتے ہیں -

اسکے ساتھہ ان ۱۵ تارپیڈو والی توپ بردار کشتیوں کا بھی اضافہ کیجیے جو آبہاے انگریزی میں چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتی رہتی ہیں - اور نیز ان دو مرمت کرنے والے جہازوں کو بھی شامل کرلیجیے جو ہمیشہ انگریزی بیڑے کے ہمراہ رہتے ہیں -

بیڑے کی اصلی جنگ آرا صف میں ڈریڈناٹ کی وضع کے بیس بٹیل شپ ہیں - یہ تمام جہاز ۷ سال میں یعنی سنہ ۱۹۰۶ سے لیکر سنہ ۱۹۱۲ تک میں بنے ہیں - انکے ابتدائی مصارف ۲۳' ۳۹۰' ۶۳' ۳ پونڈ ہیں -

ان کے ڈریڈناٹوں کے ساتھہ بیٹل کروزر بھی بنوائے گئے ہیں جنمیں سے ۷ تو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں اور ایک جسکا نام "انونسبل" ہے ہنوز زیر تعمیر ہے - ان کروزروں پر ۱'۳۰'۸۱'۴۰'۵ پونڈ صرف ہوے ہیں - انکے علاوہ کروزروں کی ایک اور تعداد بھی ہے جو بالکل تیار ہے - اور ۱۷ اور زیر تعمیر ہیں - جو کروزر اسوقت کام دیرہے ہیں انکے مصارف کا اوسط ۱۹ لاکھہ پونڈ ہے - جو بالفعل زیر تعمیر ہیں' انکی لاگت فی جہاز ۲ ملین سے ساڑھے بائیس ملین تک ہوگی (ایک ملین دس لاکھہ کا ہوتا ہے) -

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے "بڑے ڈریڈناٹ" کی قسم کے جہاز اب متروک الاستعمال ہوگئے ہیں' با این ہمہ کوئی سلطنت بھی اس قسم کے جہازوں سے اپنے بیڑے کو خالی کرنے میں گوسہ سبقت لیجانا نہیں چاہتی - انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ ع سے لیکر سنہ ۱۹۰۹ ع تک ۳۷ "بڑے ڈریڈناٹ" بنوائے تھے' جو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں -

ان پر ۴۲۱۰۳۲۷۹ پونڈ صرف ہوے ہیں - یہ بڑے ڈریڈناٹ جتنے بڑے ہیں' اتنے ہی بڑے زرعہ پوش کروزر سنہ ۱۸۹۹ ع اور

انگلستان

قیصر جرمنی

روس

آسٹریا

فرانس

بلجیم

بنا گیا تھا - اسوقت انگریزی بیڑے کی بقاء و توسیع کے لیے ۷۰۰ ۱۸۰ ۲۹۹ پونڈ کی رقم منظور ہوئی تھی - ابتدائی گیارہ سال میں یعنی سنہ ۴ - ۱۸۹۳ سے لیکے ۴ - ۳ - ۱۹۰ تک ۲۰۰ ۲۲۰ ۱۷۰ پونڈ بیڑے پر صرف کیے گئے ' اور سالانہ تخمینہ ہر پہلے سال میں ۱۴۲۴۰۱۰۰ پونڈ تھا ' بڑھکر آخری سال میں ۳۴۴۵۷۵۰۰ پونڈ ہوگیا -

سنہ ۴ - ۵ - ۱۹۰ع اور سنہ ۱۵ - ۱۹۱۴ع تک بیڑے کے لیے ۱۰۰ ۹۶۰ ۴۲ پونڈ وقف کیے گئے ہیں ' سالانہ قسط جو سنہ ۱۹۴-۰ع میں ۳۶۸۸۹۵۰۰ پونڈ تھی ' اس سال ۵۱۵۵۰۰۰۰ پونڈ ہے -

عرص ۲۲ سال میں انگریزی بیڑے کے مصارف ۲۶۰ فیصدی بڑھگئی ہیں ' اور اگر یہ جنگ نہ ہوتی جب بھی آئندہ ان عظیم و مہیب مصارف میں ذرا بھی تخفیف کی امید نہ تھی -

اس روز افزوں ترقی مصارف کی وجہ یہ نہیں کہ فرداً فرداً جہازوں کے مصارف بڑھگئے ہیں ' بلکہ اسکا راز اس واقعہ میں مضمر ہے کہ انگلستان اپنے بیڑے کو ہر وقت مستعد اور تیار دیکھنا چاہتا ہے - چنانچہ اعلان جنگ کے پہلے ہی یہ طے ہوچکا تھا کہ ۱۸ مہینہ کے اندر بحر ابیض کے چاروں درو زر واپس بلا لیے جائینگے ' اور انکی جگہ ۸ بیٹل شپوں کا ایک بیڑا وہاں متعین کیا جائیگا - ان میں سے ہر ایک کے بہمہ وجوہ تیار رکھنے کے لیے سالانہ ۱۵۰۰۰۰ سالانہ پونڈ صرف ہوتے -

مختصراً یہ کہ دول یورپ میں سے صرف ایک انگلستان نے اپنے بیڑے پر ۷ سو ملین پونڈ صرف کیے ہیں جو موجودہ یورپ کے جنون سیاسی و حربی کی ایک درد انگیز مثال ہے -

انگلستان
لندن

(کل اور آج کی تار برقیوں کے متعلق)

جرمنی برسلز تک آگیا ہے اور دارالحکومت انٹورپ میں چلا گیا ہے -

عرفت ربی بفسخ العزائم !

عید کی وجہ سے ہم کبھی بھی تعطیل نہیں کرتے لیکن چونکہ عملہ دو دن کی چھٹی لیے بغیر نہیں رہتا ' اسلیے اکثر ایسا ہوا کہ دو نمبر ایک ساتھہ نکال دیے گئے -

(۲) اس مرتبہ ہم نے ارادہ کیا کہ ۲۶ - رمضان اور ۴ - شوال کا دوبل نمبر عید سے پہلے ڈاک میں ڈالدیں اور عید کے متعلق اسمیں بکثرت مضامین و تصاویر ہوں - جنگ کی وجہ سے اگر کوئی اہم واقعہ پیش آگیا تو ۴ - شوال کا روزانہ ضمیمہ خریداروں کیخدمت میں بھیجدینگے - عید نمبر کا مدت سے ارادہ کر رہے تھے -

(۳) لیکن بغیر کسی سبب اور شکایت کے ' محض ایک خاص شخص کی شرارت کیوجہ سے تمام کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردی اور کام چھوڑدیا - کئی بار ایسا ہوچکا ہے لیکن جو شکایتیں صحیح تھیں انکو دور کیا گیا - افسوس کہ اس مرتبہ محض داخلی و بیرونی وسوسہ اندازیوں سے ایسا کیا گیا ہے -

(۴) تمام ضروری اور اہم مضامین لکھے پڑے ہیں مگر کمپوز نہوسکے - علی الخصوص جنگ اور عید کے مضامین و تصاویر جنکی تعداد دس گیارہ سے کسی طرح کم نہوگی اور جو نہایت ہی اہم اور ضروری تھے - سب سے زیادہ یہ کہ ہفتۂ جنگ بھی کمپوز نہوا جو جنگ کی وجہ سے اخبار کا بہت ہی ضروری حصہ ہوگیا ہے -

(۵) احباب یقین کریں کہ پرچہ کی بد نظمی کا انہیں جسقدر احساس ہوتا ہے ' وہ اس داغ اور زخم کے مقابلے میں کچھہ بھی نہیں ہے جو اسسے پہلے میرے دل پر لگتا ہے - انکو صرف اسی بات کا افسوس ہوگا کہ بعض معلومات حاصل نہ ہولیں ' لیکن میرا ماتم اسسے کہیں زیادہ ہے کہ ایک ضروری وقت پر نہایت ضروری خیالات قوم تک نہ پہنچاسکا اور اسطرح اپنی افضل ترین عبادت سے محروم رہا - یوں سمجھنا چاہیے کہ میری صبح کی نماز اس ہفتے قضا ہوگئی !

انتہائی کوشش جو کی جاسکتی تھی کی گئی - مجبوراً بغیر شذرات ' ہفتۂ جنگ ' مضامین عید ' و مباحث و تصاویر متعلق جنگ کے ' جتنے فارم چھپ گئے ہیں ' صرف وہی شائع کردیے جاتے ہیں -

(۶) لیکن انشاء اللہ دو چار دن کے اندر ہی اندر اس مشکل کا خاتمہ ہے - پورا انتظام ہوگیا ہے اور آئندہ ہفتہ کی اشاعت دیکھکر امید ہے کہ اس نقصان کو بھلا دیا جائے -

(آخری خبر اس وقت کی یہ ہے کہ حکومت بلجیم جرمنی کی فوج کی کثرت کا بالآخر مقابلہ نہ کرسکی اور ظاہر کیا گیا ہے کہ ہٹ گئی - برزیل دار الحکومت بلجیم پر جرمنی قابض ہوگئی ہے اور بلجیم انٹیوورپ میں آگیا ہے جسے آپ نقشہ میں دیکھہ لیں - بلجیم نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں تسلیم کیا ہے کہ جرمنی فوج دریاے میوز کے دونوں حصوں پر قابض ہوگئی ہے - تاہم لکھا ہے کہ یہ کوئی افسوس کی بات نہیں - اسکے اندر جنگی مصلحت پوشیدہ ہے -

فرانس اور جرمنی کا میدان الساس لورین ' السیس ' اور لورین میں ہے اور جرمن شکستوں کی اطلاعیں دی جارہی ہیں -

روس اعلان کرتا ہے کہ مشرقی پروشیا (جرمنی) میں دور تک لڑائی ہو رہی ہے اور وہ بیس میل تک بڑھ آیا ہے -

خبروں کے احتساب نے یقین کے ذرائع مسدود کردیے ہیں اور در اصل میدان جنگ بالکل تاریکی میں ہے - اب تک اصلی معرکوں کا انتظار ہے اور مدت کے بعد آج کے اعتراف سے بہت کچھہ اصلیت منکشف ہوگئی ہے -

انگلستان کے قواء بحریه

بندرگاہ اسپیٹ هڈ کے قریب انگریزي جنگی جهازوں کا ایک عام منظر !

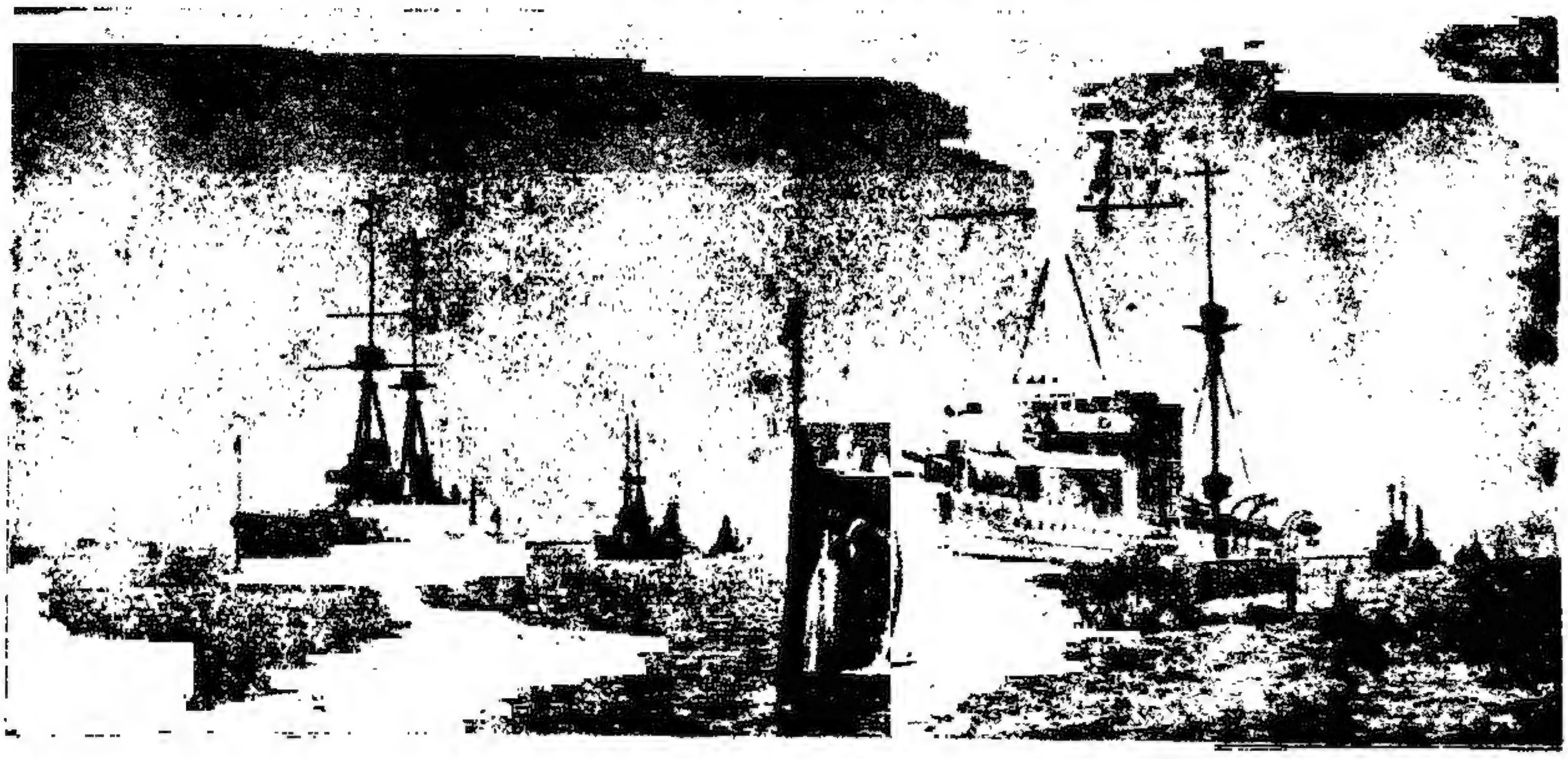

صرف تارپیڈو کشتیوں کے ایندهن کے مصارف کتنے هیں -

اگرچه کوئلا اسقدر قیمت کا نہیں - تاهم اسمیں بهي کوئی بڑي کفایت نہیں هوتی - اسوقت ۲۷ جهاز بهمه وجوہ تیار هیں - اگر یه سب کے سب ۸ گهنته کی پوري طاقت پر بهیجے جائیں تو ۴۳۲۰۰ ٹن کوئلا خرچ هوگا ' جسکا بل ۳ هزار پونڈ کا هوگا - ان حالات کو دیکهتے هوے یه معلوم هوتا هے که اگر سنه ۱۴ - ۱۵ ع میں صیغه بحریه کا صرف کوئلے اور تیل کا بل ۳ ملین سے زاید هوا تها تو یه کوئی تعجب انگیز امر نہیں -

اگر ایک اسکوائڈرن ۸ ڈریڈ ناٹ جهازوں سے ترتیب دیاجاے ' ۲۴ گهنته تک پوري سرعت کے ساتهه چلے ' اور انکي تمام توپیں اور تارپیڈو کشتیاں سر هوں ' تو اسمیں کوئي دو لاکهه پونڈ صرف هونگے - اسوقت جو بیڑہ بهمه وجوہ تیار هے ' اسمیں صیغه بحریه کے تمام ملازم مع ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے مشغول هیں -

سنه ۴ - ۱۸۹۳ ع میں جب " میجیسٹک " جهاز کے درجه کے جهازوں میں اشخاص مامور کیے گئے تهے ' تو اسوقت بیڑے کے اشخاص کی تعداد ۷۶۷۰۰ تهي - مگر اب اتنا فرق هوگیا هے که اس سال بیڑے میں ۱۵۱۰۰۰ - آدمی هیں - امیر البحر نے اگرچه انکي تعداد کو پوشیدہ رکها هے ' تاهم اگر ان لوگوں کو علحدہ کرلیا جاے جو ڈیپو میں کسي کام پر هیں یا کم عمر یا ناتواں هیں ' تو اس صورت میں بهی ان لوگونکی تعداد ۱۳۰۰۰۰ سے کم نه هوگی جو اسوقت پانی میں کام کررهے هیں -

صرف ذرع پوش جهازوں کے لیے ۷۳۰۰۰ آدمی هیں - کروزروں میں ۲۱۰۰۰ ' اشخاص هوتے هیں - اور تارپیڈو کشتیوں اور تباہ کن جهازوں کے بکار آمد هونے کے لیے ۱۷۵۰۰ هاتهوں کی ضرورت هے - زیر آب کشتیوں میں سے هر ایک کے لیے دو پورے عملوں کی ضرورت هوتی هے - اس حساب سے ان میں ۲۰ هزار افسر اور آدمی لگے هوے هیں -

ان افسروں اور آدمیوں کي تعلیم و ترتیب میں کتنا صرف هوا هوگا؟ اس کا صحیح اندازہ تو اسوقت بہت مشکل بلکه قریبا نا ممکن هے - البته ایک نوجوان کو معمولی ملاحی کی تعلیم میں ۳ سال لگتے هیں ' یعنی اسے توپچي گري یا اسی اور کام میں کوئي خاص ملکه نہیں پیدا هوتا - اس ابتدائی تعلیم کی تنخواہ ۲ شلنگ اور ۳ پنس هے - (ایک شلنگ بارہ آنه کا اور ایک پنس ایک آنه کا هوتا هے)

ایک شخص کو جهاز راں جماعت کا حقیقي رکن بنانے کیلیے پانچ سال کی مدت چاهیے ' اور اگر جونیر لفٹننٹ بنانا هے تو دس سال سے کم میں ممکن نہیں -

" آئیرن ڈیوک " نامي جهاز جو امیر البحر کا نشان بردار جهاز هے ' اسکے صرف افسروں کي روزانه تنخواہ ۳۷ پونڈ ۱۹- شلنگ دس پنس هے - اس رقم کے ساتهه بهتے وغیرہ کي رقمیں ملکے پوري ۶۰ پونڈ روزانه هوجاتي هے -

صیغه بحریه کے موجودہ مالی سال میں تنخواهوں کے لیے ۸۸۰۰۰۰ پونڈ منظور هوے هیں - جسکے معني یه هیں که روزانه تنخواهیں ۲۴۰۰۰ پونڈ کي هیں ' لیکن موجودہ حالت میں ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے اضافے سے في ۱۰ - یوم ۵۰ هزار پونڈ کی رقم اور بهی بڑهگئي هے - اسلیے اب بیڑے کے اشخاص کی روزانه تنخواهیں ۲۹ هزار پونڈ شمار کرني چاهییں -

اسوقت بیڑے سے صدها پرانے جهاز اور کشتیاں نکالدي گئی هیں - انکي جگه نئے جهاز اور کشتیاں داخل کي گئی هیں - هزارها افسر اور آدمي پنشن پر اپني خدمات سے کنارہ کش هوگئے هیں ' اور انکي جگه نئے افسروں اور اشخاص نے لی هے - با این همه یه کهنا بیجا نہیں که اسوقت انگریزي بیڑا ۲۰ سال کے وسیع تجربه اور بے دریغ مصارف کا ماحصل اور قیمتي سے قیمتي نتیجه هے -

سنه ۴ - ۱۸۹۳ ع میں " میگنی فیسینٹ " اور " میجیسٹک " نامی دو بیٹل شپوں کا انتظام

فلیڈ مارشل : سر جان فرنچ - سپه سالار افواج بریۂ برطانیه

المراسلة والمناظرة

الاعتصـاب فـي الاسـلام

(از جناب مولوي شبیر احمد صاحب عثمانی - از دیوبند)

الهـلال مورخه ۲۹ - جولائي سنه ۱۹۱۴ع کے شعبه مراسلات میں ایک مضمون مولانا عبد السلام ندوي کا عنوان بالا کے متعلق شائع هوا هے جو اگرچه ابهي تک تمام نهیں هوا ' لیکن جتنا حصه اسکا چهپ چکا هے ' وه بهي مذهبي جماعت کي نظررنکو اپني طرف متوجه کرنے کیلیے کافي هے -

یه بتلانے کي مجهکو ضرورت نهیں که مولانا عبد السلام ندوي کون بزرگ هیں ؟ کیونکه انهیں چند ایام میں یه عام طور پر معلوم هوچکا هے که وه دار العلوم ندوة العلما کے درجه تکمیل کي سند حاصل کرچکے هیں ' اور آجکل اپنے اوستاد مولوي شبلي نعماني کو سیرة النبي کے لکهنے میں مدد دے رهے هیں ' اور وهي بزرگ هیں جنکي طرف اس خط کي نسبت کیگئي تهي ' جسکي بنا پر ندوه کي اسٹرائک کا محرک اول مولوي شبلي نعمانی کو بتلایا جاتا هے ' اور جسکے اعتذار میں انهوں نے یه لکها تها که میں جسوقت یه خط لکهه رها تها تو سچ یه هے که اوسوقت غلبۂ جوش کیوجه سے میرے حواس اور میرا دماغ میرے قابو میں نه تها - (او کما قال) ۰

اگر غور کیا جاے تو بلاشبه اوس خط کیطرح یه تحریر بهي جو فاضل مضمون نگار نے اسوقت الهـلال میں شائع کرائي هے اس اعتذار سے بے نیاز نظر نهیں آتي ' کیونکه جن روایات حدیث و سیر سے اپنے اسٹرائک کا شرعی جواز بلکه استحسان ثابت کرنا چاها هے وه نهایت هي مضحکه انگیز هے - وه دلائل یا تو آپکے مدعاء سے محض بے تعلق هیں ' جنکو مسئله اسٹرائک یا اوسکی شرعی حیثیت سے کوئی لگاؤ نهیں ' اور یا اونسے جو نتیجه نکالا گیا هے وه بالکل اولٹا نکالا گیا هے ' یعني جس اسٹرائک سے آپ روکتے هیں اسکا تو اوس سے جواز نکلتا هے اور جس کی اباحت کے آپ درپے هیں ' اوسکی صاف حرمت متشرح هو رهي هے -

فاضل مضمون نگار کا اصلي منشاء یه ثابت کرنا هے که طلباء دار العلوم ندوه نے جو اسٹرائک ناظم وغیره کے مقابله میں کي وه شرعاً بالکل حق بجانب هے ' اور زمانه اسٹرائک میں ان طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نهیں - اسکے اثبات یا تائید یا تمهید میں آپنے مجموعي طور پر چار واقعات اسطرح ذکر کیے هیں که :

(الف) حضرت صدیق اکبر نے حضرت عائشه پر اتهام لگانیکے جرم میں مسطح کا نفقه بند کردیا ' اور قسم کهالي که اونکو کبهي کسي قسم کا فائده نه پهونچائینگے ' لیکن خدا تعالے نے اونکو اخلاقی حیثیت سے روکدیا -

(ب) دنیا میں سب سے زیاده ساده تمدن دیهات کا هوتا هے ' لیکن عموماً تمام دیهاتوں میں کوذات کرنیکا طریقه جاري هے ' جسکے رو سے ایک شخص کا حقه پاني کهانا پینا بند کردیا جاتا هے (گویا یه بهي ایک ساده شکل کی اسٹرایک هے)

(ج) ابتداے بعثت میں تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهدنامه لکهکر خانه کعبه میں لٹکایا تها که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي نه دیگا اونسے لین دین و خرید و فروخت نکریگا ' اونسے هم کلام نهوگا وغیره وغیره -

(د) اسلام میں جب کسي شخص نے قومي منافع پر شخصي فوائد کو ترجیح دي ' تو اوسکے خلاف صحابه اور خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اس قسم کا طور عمل اختیار فرمایا - غزوه تبوک میں تن آساني کیوجه سے شریک نهونے پر آپ نے کعب ابن مالک ' مراة بن الربیع ' اور هلال بن امیه پر سخت ناراضي ظاهر کي اور تمام صحابه کو ایک مدة تک اونکے ساتهه سلام و کلام اور نشست و برخاست کي ممانعت رهی - آخر کار جب خدا کے یهاں سے ان تینونکي معافی کا پروانه آ گیا - تب یه اسٹرائک ٹوٹي - (صحیح بخاري)

* * *

ان دلائل میں سے پهلي دلیل (یعني حضرت صدیق اکبر کا واقعه) تو قطع نظر اس سے که قرآن مجید نے اوسکو جائز و پسندیده قرار دیا یا نهیں ' اسٹرائک کے اصطلاحی مفهوم سے جو متنازع فیه هے کوئي تعلق نهیں رکهتا ' کیونکه آپ خود اقرار کرتے هیں که اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرایک کا اطلاق کیا جاسکتا هے جبکه ایک گروه کا گروه دوسرے گروه یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا هے ' اور اسي بناپر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو اعتصاب سے تعبیر کرتے هیں ' جسکے معني گروه بندي کے هیں -

باقي دوسري دلیل (یعني دیهاتیوں کے کوذات کرنیکے طریق) سے بهي آپ خود اندازه لگاسکتے هیں که شرعي جواز و عدم جواز پر کهانتک روشني پڑ سکتي هے ' اور ایک مذهبی مسئله کے احتجاج میں دیهاتیوں کے اس طرز عمل کو پیش کرنا (اگرچه تمهیداً هی کیوں نهو) کس حد تک درست هے - البته تیسري اور چوتهي دلیلیں (یعني قریش مکه کا عمل آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے مقابله میں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور صحابه کا عمل کعب ابن مالک وغیره کے مقابله میں) ایک خاص حد تک اس قسم کے مباحث کیوقت ذکر کیے جانے کا مساغ رکهتے هیں - (لیکن میں معاف کیا جاؤں اگر آپ هی کے الفاظ میں یه کهوں که) صرف انهیں لوگوں کے نزدیک جو کتب حدیث و سیر سے (باموقعه) روایات فراهم کرنیکي اهلیت نهیں رکهتے - میرا قصد اس مضمون میں اپنی طرف سے کچهه زیاده لکهنے سننے کا نهیں هے بلکه بجاے اسکے یهي بهتر سمجهتا هوں که فی الحال صرف آپ هي کے استنباط کیے هوے بعض نتائج کو دوباره ناظرین کے ملاحظه میں لاکر فی الجمله اونکي رکاکت پر متنبه کردوں -

آپ نے پهلا نتیجه یه نکالا هے که :

" زبردست گروه کو کمزور فرقه کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نهیں ' جیسا که قریش مکه نے کیا تها - اسلیے زمانه اسٹرائک میں طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نهیں "

لیکن نتائج کے نمبر ۷ میں یوں فرماتے هیں که :

" اسٹرائک کیلیے مساوات لازمي نهیں ' کعب ابن مالک آنحضرت اور دیگر صحابه کے مساوي نه تهے ' جب قوي گروه ضعیف کے مقابله میں اسٹرائک کرسکتا هے تو ضعیف کو قوي کے مقابله میں اوسکا حق مرجح حاصل هے "

پس اب آپ خود هي انصاف فرمائیں که ان دونوں نتائج میں سے ' جو آپ نے بیان کیے هیں پبلک کس کو صحیح سمجهے یا کس کو کس قاعده سے ترجیح دے - اگر اسٹرائک کیواسطے مساوات کو ضروري سمجها جاے ' اور زبردست کي اسٹرائک ضعیف کے مقابله میں سزاوار نهو ' تو آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور تمام صحابه کے (معاذ الله) اس ناسزاوار فعل کي جو کعب

جنگ کے رعد و برق میں حسن وعشق کا ایک نغمه الم !

موسیو بوري : مسز کالیوکا بیرسٹر

موسیو المانیل جیف جسٹس عدالة عالیه پیرس

موسیو کالمیٹ مقتول ایڈیٹر فگارو

موسیو کالیو وزیر مال فرانس

دنیا کے مختلف بے تعلق واقعات میں بعض اوقات عجیب عجیب سلسلے ربط و تعلق کے پیدا هوجاتے هیں - فرانس کے ایک مشہور مقدمۂ قتل کی سرگذشت الهلال میں شائع هوچکی هے ' جسمیں موسیو کالیو کی بیوي نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کردیا تها - اسکے بعد گذشته هفتے به تار برقی تعجب کے ساتهه پڑهي گئی که عدالت نے مسز کالیو کو بري کردیا - اب ایک اور واقعه سنیے - موجوده جنگ یورپ میں فرانس کی بري فوج کا سپه سالار جنرل جوفر هے ' جسکے بري اقدامات پر تمام دنیا کی نظریں لگی هوئی هیں

لیکن جنرل جوفر کے تقرر کا واقعه بهي ایک دلچسپ سرگذشت هے - فرانس میں سنه ۱۹۱۱ ع تک سپه سالاري کا عهده نه تها - ایک جنگی مجلس تهي جو اس خدمت کو انجام دیتي تهی -

لیکن اسی زمانے میں پبلک نے مجلس وزارت پر سخت اعتراضات کیے که اس نے سپه سالاري جیسے اهم عهدے کي جگه بالکل خالي چهوڑدي هے -

اس اعتراض میں ایڈیٹر فگارو نے سب سے زیاده حصه لیا تها -

چنانچه مجلس جنگي توڑ دي گئي ' نئی مجلس وزارت ترتیب دي گئي ' اور جنرل جوفر سپه سالار عام مقرر هوا -

یه تمام مراتب اسی موسیو کالیو کے هاتهوں انجام پاے - اور اعتراف کیا گیا هے که اگر جنرل جوفر کا تقرر اس وقت نه هوگیا هوتا تو موجوده جنگ سے [illegible] جنگی مقدمات ناقص رهجاتے -

مسز کالیو کے مقدمے میں بهی موجوده جنگ کو بہت دخل هے - کہا جاتا هے که ایسے نازک موقعه پر اگر اس مقدمه کو زیاده سنگین بنایا جاتا تو ملک کے اندر [illegible] خلاف [illegible] کے پیدا هوجانے کا خوف تها -

ان تمام الگ الگ واقعات کو جمع کیا جاے تو معلوم هوتا هے که مسز کالیو کا مقدمه موجوده جنگ کي داستان کا ایک جزو تها -

اگر مسز کالیو [illegible] نے موجوده واقعات کو تمام دنیا سے بالکل الگ هوکر دیکهه [illegible] هے - اسے حق هے که اس دنیا کی سب سے بڑی جنگ کو محض ایک حسن پرستانه شورش سمجهے ' جو اسلیے کی گئی تاکه ایک حسین قاتل عدالت کي سزا سے بچالیا جاے -

خونریز حسن : مسز کالیسو

مقتول ایڈیٹر فگارو ا'سکا بدنصیب خاندان

الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوي

(۴)

(آداب المعلمين والمتعلمين)

اگرچہ تصریحات سابقہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اوستاد کا بالتصریح کوئی حق متعین نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ امام غزالی نے اوستاد و شاگرد کے آداب و حقوق کے متعلق جو بحث کی ہے، اوس میں کسی موقع پر احادیث سے استدلال نہیں کیا ہے حالانکہ وہ ضعیف بلکہ موضوع حدیثوں سے بھی استدلال کرنے میں تامل نہیں کرتے - تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قرآن مجید کے اشارات و کنایات سے اوستاد کے ادب و احترام پر استدلال کیا جاسکتا ہے - حضرت موسی علیہ السلام نے چونکہ حضرت خضر علیہ السلام کی شاگردی کی اور وہ قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے، اسلیے علما نے اوسی قصہ سے اوستاد کے ادب و احترام کے متعلق بھی چند احکام مستنبط کیے ہیں جنکی تفصیل یہ ہے :

(۱) موسی علیہ السلام نے اپنے آپ کو اونکا تابع تسلیم کرلیا، کیونکہ اونہوں نے کہا ھل اتبعک ؟ کیا میں آپ کا اتباع کروں ؟

(۲) اونکے اتباع کی بھی اجازت طلب کی ھل تاذن لی ان اجعل نفسی تبعا لک - کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو آپ کا تابع بناؤں ؟ یہ انتہا درجہ کی خاکساری ہے -

(۳) اونہوں نے کہا " علی ان تعلمنی " یعنے اس بنا پر اتباع کرتا ہوں کہ آپ مجھے تعلیم دیجیے، اور یہ اپنے جہل کا اقرار اور اوستاد کے علم کا اعتراف ہے -

(۴) اونہوں نے کہا " مما علمت " یعنی اون کے علم کا بعض حصہ سیکھنا چاہا، اور اس سے بھی تواضع کا اظہار ہوتا ہے - یعنی اونہوں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے علم میں اپنے برابر بنا دیجیے، بلکہ اون کے اجزاء علوم میں سے بعض اجزاء کی درخواست کی جس طرح فقیر دولت مندوں سے کہتا ہے کہ کچھہ دیدیجیے -

(۵) اونہوں نے کہا : رشدا - یعنی اون سے صرف ارشاد و ہدایت کی درخواست کی، اسلیے اوستاد مرشد و رہنما ہوتا ہے -

(۶) انہوں نے کہا " ھل اتبعک علی ان تعلمنی " کیا میں آپ کا اتباع اس شرط پر کرسکتا ہوں کہ آپ مجھے تعلیم دیں ؟ اسلیے اونہوں نے پہلے اپنے آپ کو تابع تسلیم کرلیا ہے پھر تعلیم کی خواہش کی ہے، یعنے پہلے اونکی خدمت کرنے کا اقرار کرلیا ہے، پھر تعلیم کی درخواست کی ہے - (۱) (ہم نے بعض احکام کو حذف کردیا ہے)

لیکن اعتراض و اختلاف اس ادب و احترام کے منافی نہیں ہے، جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے،

ان ضمنی احکام کے علاوہ قرآن مجید کی بعض آیتوں سے بہ تصریح علماء کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکتا ہے - بعض کم درجہ کی احادیث میں بھی علماء کی فضیلت بیان کی گئی ہے، اور علماء نے اخلاقی حیثیت سے بھی اوستاد و شاگرد کے حقوق پر بحث کی ہے، ہم ان تمام آیات و احادیث، اور اقوال کو ایک ترتیب خاص کے ساتھہ درج کرکے اوس پر تفصیلی بحث کرتے ہیں :

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتو العلم درجات	جو لوگ ایمان لاے، اور جن لوگوں کو علم دیا گیا، خدا اونکا درجہ بلند کرتا ہے -
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	خدا کے بندوں میں صرف علماء ہی خدا سے ڈرتے ہیں -
فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم (دارمی	عالم کی فضیلت عابد پر اوسیطرح ہے، جسطرح میں تم میں معمولی درجہ کے آدمیوں سے افضل ہوں -
لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا ویعرف (۲) لعالمنا (ترغیب و ترھیب)	جو شخص بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، علماء کی قدردانی نہیں کرتا، وہ میری امت میں نہیں -
ثلاث لا یستخف بہم الا منافق ذو الشیبہ فی الاسلام و ذو العلم و امام مقسط (ترغیب و ترھیب)	تین آدمی کی توہین بجز منافق کے کوئی نہیں کرتا : مسلمان بوڑھے شخص کی، صاحب علم کی، امام عادل کی -
اذا کنت فی قوم ... (۳) فتصفحت وجوھہم فلم تر فیہم رجلا یہاب فی اللہ فاعلم ان الامر قد رق	جب تم کسی قوم میں ہو اور بغور ہر ایک کا منہہ دیکھو، تو اگر تمکو کوئی ایسا شخص نظر نہ آے جسکی توقیر و ہیبت محض خدا کیلیے کیجاے تو جان لو کہ دین کا حال پتلا ہوگیا -

طلباء اگرچہ بالتخصیص اون روایتوں کے مخاطب نہیں ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی اس میں شامل ہیں جنہوں نے علماء کی توہین کو ہمیشہ اپنا شعار بنایا ہے، تاہم تخاطب عام کے لحاظ سے تمام امت کے ساتھہ طلباء بھی اس میں داخل ہیں -

علماء میں امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم فلسفہ اخلاق کی بہترین کتاب خیال کی جاتی ہے، امام صاحب نے اس کتاب میں طالب العلم کیلیے دس وظائف مقرر فرماے ہیں، انمیں صرف ایک وظیفہ کا اثر اوستاد کے ادب و احترام اور اسٹرائک پر پڑسکتا ہے - اسلیے ہم اوسکا خلاصہ درج کرتے ہیں :

" طالب العلم کو چاہیے نہ علم پر غرور اور اوستاد سے سرکشی نہ کرے، بلکہ اپنی باگ اوسکے ہاتھہ میں دیدے، اوسکی خیرخواہی کا یقین رکھے، اوس سے تواضع کرے، اور اوسکی خدمت کو شرف و ثواب سمجھے، شعبی نے کہا ہے کہ زید بن ثابت نے نماز جنازہ پڑھی، پھر اونکا خچر اونکے قریب کردیا گیا کہ سوار ہوجائیں تو ابن عباس آے اور رکاب پکڑلیا - زید نے کہا : آپ الگ رہیے - ابن عباس نے کہا ہمکو اسی طرح علماء کی توقیر کا حکم دیا گیا ہے - زید ابن ثابت نے اونکا ہاتھہ چوم لیا اور کہا کہ ہمکو اہل بیت کی عزت کا بھی یہی طریقہ بتایا گیا ہے -

علم کا غرور یہ بھی ہے کہ طالب العلم اوستاد سے استفادہ کرنے کو عار سمجھے، مگر اون لوگوں سے نہیں جو شہرت طلب و جاہ پرست ہیں، ...... اور جب اوستاد طالب العلم کو کوئی مشورہ تعلیم میں دے تو اوسکی تقلید کرے، اور اپنی راے کو چھوڑدے - کیونکہ اوستاد کی غلطی طالب العلم کے صواب سے زیادہ مفید ہے، اسلیے کہ تجربہ سے عجیب و غریب باتیں ظاہر ہوتی ہیں ... حاصل کلام یہ کہ جو طالب العلم اوستاد کی راے کے سوا کوئی راے اور اختیار کرتا ہے تو اوسکی ناکامیابی کا فیصلہ کرلینا چاہیے - علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اوستاد سے سوال نہ کرو، اصرار نہ کرو - جب وہ سست ہوجاے

---

(۱) لیکن انبیاء سابقین کے اقوال و افعال کا اتباع ہم پر واجب نہیں -

(۲) لیکن ترمذی میں " ویعرف لعالمنا " کا فقرہ نہیں ہے،

(۳) لیکن احادیث کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ شخص جو طلب علم میں مصروف ہو ان احادیث کا مورد ہے اسلیے طلباء بھی اساتذہ کے ساتھہ اس فضیلت میں حصہ دار ہیں-

ابن مالک وغیرہ کے مقابلہ میں اونسے ظہور پذیر ہوا ' کیا توجیہ ہوسکتی ہے ؟ اور اگر مساوات کا قاعدہ لازمي نہیں تھا ' تو پھر قریش مکہ کی اسٹرائک کو عدم مساوات کی وجہ سے ناروا کہنے میں آپ جیسے روشن خیال نے کیوں تعصب اور تنگدلی سے کام لیا -

* * *

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوںکے اعتقاد کے موافق آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خداے تعالے کیطرفسے تمام مخلوقات جن و انس عرب و عجم کیلیے ہادي اور اوستاد اور معلم بنا کر بھیجے گئے تھے (چنانچہ آپ خود بھي اپنے منصب جلیل کو انما بعثت معلما کے الفاظ سے ہی ادا فرمایا ہے) اور اس اعتبار سے تمام بنی آدم کو طوعاً و کرھاً آپکے ساتھہ تلمذ کي نسبت اور شاگردي کا تعلق حاصل ہونا چاھیے - پس ہمارے نزدیک یہ کہنا غالباً فاضل مضمون نگار کی توجیہات سے زیادہ چسپاں ہوگا کہ قریش مکہ نے اپنی جہالت اور سفاہت کیوجہ سے جو اسٹرائک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کی ' چونکہ وہ شاگرد کی اسٹرائک اوستاد کے اور متعلم کی اسٹرائک اپني حقیقی معلم کے مقابلہ میں تھي ' اسلیے وہ بیشک قابل نفرین و ملامت تھی ' اور برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے جو اسٹرائک (بشرطیکہ وہ اسٹرائک ہو) چند شاگردوں کي غفلت اور خطا کاري کے مقابلہ پر عمل میں آئي ' وہ اوستاد کی اسٹرائک شاگرد کے مقابلہ میں ہونیکی وجہ سے ٹھیک ٹھیک حق بجانب رہی -

اس آخري اسٹرائک کے دباؤ کا نتیجہ کعب بن مالک رضي اللہ عنہ وغیرہ کے حق میں یہ برآمد ہوا کہ اونسے مسلمانوںکے تمام رشتے ناتے توڑ دیے گئے ' اور اخوت و ارتباط باھمی کے سب سلاسل منقطع ہوگئے ' تو وہ اپنے سادے دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوکر گڑگڑائے ' اور انھوں نے نہایت ہمت و استقلال کے ساتھہ ہر طرف کے عارضي سہارے چھوڑکر فقط ایک رب العزت کي جناب کو جا پکڑا ' انجام کار یا تو یہ حالت تذبذب تھي کہ :

و آخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبھم و اما یتوب علیھم و اللہ علیم حکیم

اور کچھہ لوگ ہیں کہ حکم خدا کے انتظار میں اونکا معاملہ ملتوي ہے کہ یا تو اونکو عذاب دے یا اونکی توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے -

اور یہ بشارت نازل ہوگئی کہ :

لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ' ثم تاب علیھم انہ بھم رؤف رحیم - و علی الثلاثۃ الذین خلفـــوا حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت و ضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجاء من اللـــہ الا الیـــہ ثم تاب علیھم لیتوبوا - ان اللـــہ ھو التـــواب الـــرحیم -

البتہ خدا نے پیغمبر پر بڑا ہی فضل کیا اور (نیز) مہاجرین و انصار پر جنھوں نے تنگدستی کیوقت پیغمبر کا ساتھہ دیا جبکہ ان میں سے بعض کے دل ڈگمگا چلے تھے - پھر اوس نے ان پر (بھی) اپنا فضل کیا (کہ انکو سنبھال لیا) اسمیں شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان (اور اونکے حال پر اپنی) مہر رکھتا ہے - اور (علی ھذا القیاس) ان تین شخصوں پر بھي جو (با نتظار حکم خدا) ملتوي رکھے گئے تھے - یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگي کرنے لگی اور وہ اپنی جان سے بھي تنگ آ گئے اور سمجھہ لیے کہ خدا کي (گرفت) سے اوسکے سوا اور کوئي پناہ نہیں - پھر خدا نے اونکی توبہ قبول کرلی تا کہ (قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کیلیے بھی) توبہ کریں - بیشک اللہ بڑا ہي توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے -

جن لوگوں نے آجکل مسئلہ اسٹرائک پر اخبارات میں بحثیں کیں ہیں (مثلاً صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وغیرہ) انھوں نے بارہا اوستاد و شاگرد کے تعلقات کو باپ بیٹے کے تعلقات سے تشبیہ دي ہے ' اور یہ تشبیہ اس اعتبار سے نہایت بلیغ ہے کہ باپ کی مادي تربیت سے اوستاد کي روحي تربیت کسیطرح کم نہیں: پس جبکہ اولاد کي اسٹرائک کا والدین کے مقابلہ میں یہ حال ہے کہ :

و ان جاھداک علی ان تشرک بي ما لیس لک بہ علـــم فلا تطعمـــا و صاحبھما فی الدنیـــا معروفـــا

اور (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تجھکو اسپر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھہ کسیکو شریک خدائي بناے ' جسکي تیرے پاس کوئي دلیل ہي نہیں (تو اسمیں) اونکا کہا نہ ماننا (مگر) ہاں دنیا میں سعادتمندانہ اونکي رفاقت کر -

تو شاگردونکو بھي اوستاد کے مقابلہ میں (بالخصوص جبکہ اوستاد اپنے شاگردونکي اخلاقي اصلاح کا کفیل ہوتا ہے) اسٹرائک کا اس سے کچھہ زیادہ استحقاق نہیں ہوسکتا -

* * *

بناء علیہ قریش مکہ اور غزوہ تبوک کے جن دو واقعات سے فاضل مضمون نگار نے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا تھا اون سے برخلاف اسکے یہ ثابت ہوا کہ کسی قومي یا مذہبي درسگاہ کے طلباء کي اسٹرائک جو اپنے اساتذہ اور مصلحین و مربین کے مقابلہ میں ہو سراسر نا جائز ہے اور اگر بالفرض اساتذہ اپنے بعض تلامذہ کے مقابلہ میں تعزیراً اسٹرائک کردیں تو یہ نہ فقط جائز بلکہ مستحسن ہے -

اولجھا ہے پانوں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

میں ان سطور کو اب ختم کرتاہوں کیونکہ فی الواقع مجھکو اسوقت نہ تو " ندوہ " کے اسٹرائک کے خطا وصواب ہونے سے چنداں سروکار ہے اور نہ یہ تحقیق مطمح نظر ہے کہ اسٹرائک کا اصلی مفہوم اور اوسکي جامع مانع تعریف کیا ہے ' اور یہ کہ اوسکو شرعاً جائز کہنا چاھیے یا ناجائز - بلکہ اک ایسي تحریر کے بعض استدلالي کمزوریونکي طرف اشارہ کرنا منظور ہے ' جو آجکل بعض بخاري کے درس دینے والونکا علمي نمونہ ہے ' اور ابناء زمان کي حدیث داني اور سیرت فہمي کا اک بہترین نمونہ ہے ' تاکہ عام مسلمان بعض اس قسم کے سطحي مضامین کے خوشنما ٹائپ کو دیکھکر جلدي سے متاثر نہو جایا کریں -

آخر میں میں ناظرین کي اور خصوصا محترم مدیر الہلال کي توجہ مضمون نگار کے اوس منہیہ کي طرف منعطف کرانا چاھتا ہوں ' جو صاحب مضمون کے بغض و نفسانیت کا آئینہ اور بدتہذیبي یا آجکل کي تہذیب کا پورا مجسمہ ہے ' اور جس سے اس مضمون کے لکھنے اور شایع کرنیکا اصلي مقصد پوري طرح وا شگاف ہوجاتا ہے - لکھتے ہیں کہ :-

" یہ جو بعض مدعیان علم حدیث شکایت کرتے ہیں کہ اسٹرائک کے دوران میں سلام وکلام بزرگونکو ضرور کرنا چاھیے ' حالانکہ ایسانہیں کیا گیا تو اوسکا مبني بخاري کا وہ نسخہ ہوگا جسکو مولانا احمد علی مرحوم والد بزرگوار مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نے چھپوایا تھا ' اوسمیں شاید یہ حدیث نہوگی کیونکہ اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنیوالا تھا ' مگر ہمنے مصر کے نسخہ مطبوعہ سے اس روایت کو لیا ہے "

میں نہیں سمجھتا کہ اس منہیہ کے لکھنے والے نے مولانا احمد علیصاحب مرحوم کي چھاپي ہوئي صحیح بخاري کو مولوي شبلي کي سیرۃ النعمان سمجھا ہے ' جسمیں حضرت سعد بن ابي وقاص کے واقعہ کو غلطي سے عمار بن یاسر کي طرف منسوب کردیا '

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربی ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبی سیاسی اور ادبی معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ہندوستانی اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کی سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلی طاش
نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

روزانہ الہلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرئیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رنگی پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

بیوٹیز آف اسلام

اسلام کی خوبیوں پر دیگر مذاہب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ہر شیدائی اسلام کو اسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاہیے -
سنہری جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنہ -
المشتہر :- نور لائبریری - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کلکتہ

اخبار " الله اکبر دہلی " کا عید نمبر

اخبار ہذا کے عید نمبر کیواسطے تمام برادران اسلام سے عموماً ' اہل قلم حضرات - جماعت علما - طلبہ - شعرا سے خصوصاً گذارش ہے کہ اپنے بیش بہا مضامین مفید و دلچسپ اشعار و قلمی جذبات سے مطلع فرماکر اپنے پیارے اخبار الله اکبر کو زینت بخشیں - عید نمبر انشاء الله عین عید کے روز آپ کے پاس پہنچ جائیگا - جو صاحب اس سے پہلے منگوانا چاہیں پہلے بھی بھیجا جاسکتا ہے لیکن ۱۲ رمضان المبارک تک مضامین پہنچ جانا چاہییے - رائل سائز ۲۰ انچ طول ۱۲ - انچ عرض پر ہوگا - ٹائیٹل نہایت خوبصورت - سنہرے حروف - ولایتی چکنا کاغذ - مقدس خانہ کعبہ کے فوٹو سے مزین ہوگا ' مضمون کیلیے آٹھ صفحات چھوڑے جائینگے - قیمت صرف ۱- آنہ (عید نمبر) ہر قسم کی درخواستیں -

بنام مولوی سید ممتاز علی ہاشمی محلہ دہولہ بہاڑی دہلی ہ

ترجمہ تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ الله علیہ کی تفسیر جس درجہ کی کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن ہی خوب کرسکتے ہیں اگر آج وہ تفسیر موجود نہ ہوتے تو صدہا مباحث و مطالب عالیہ نے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب دل مسلمان نے صرف اللہ اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمہ ہے "

لکھائی اور چھپائی بھی حسب دلخواہ درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخے دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردی گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روزانہ ضمیمہ

روزانہ ضمیمہ کیلیے بھی ایجنٹوں کی ضرورت ہے -

دلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر بائیس روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سجاوندی بمعہ اعراب چڑھے ہوئے ہیں - دیدہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے ٭

(۲) داستان پاستان - فاتحہ غرناطہ ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ٭

(۳) چمنستان عرب - حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ

(۴) لباب الاحادیث - مسائل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے ٭

(۷) یاسمین - زنانہ تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ۸؍

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب ہے قیمت ۸؍

(۹) مہر و وفا - بیگماتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے

(۱۰) آئینہ نسوان - دس تحفے قابل عمل قیمت پانچ روپے

(۱۱) [illegible] النسوان - [illegible] قیمت [illegible]

(۱۲) [illegible]

(۱۳) [illegible] قیمت چودہ آنے ٭

(۱۴) [illegible] قیمت [illegible] ٭

(۱۵) [illegible] کتب - [illegible]

(۱۶) [illegible] کارڈ - [illegible] ٭

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ [illegible] افغانستان کا باتصویر [illegible] روزہ اخبار چندہ سالانہ دس روپے [illegible]

[illegible] جنرل نیوز ایجنسی [illegible] دہلی

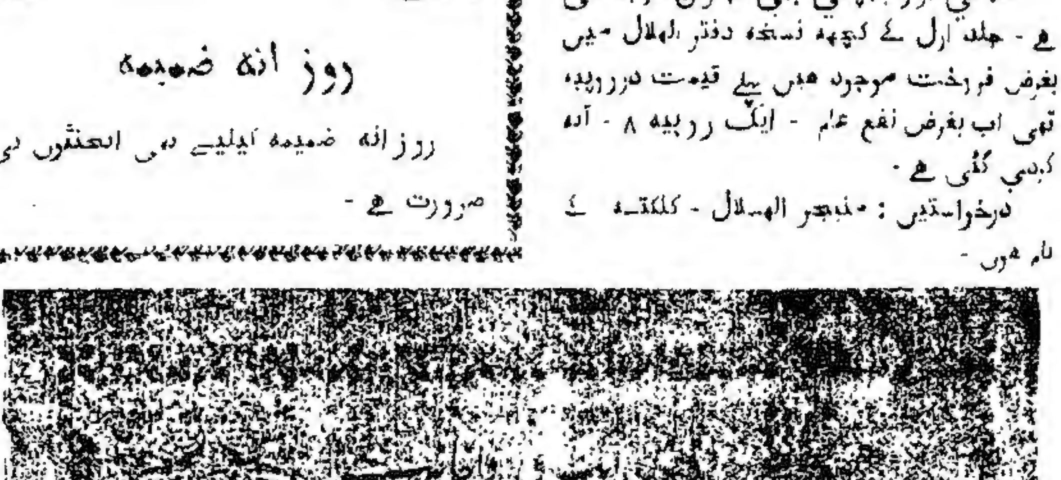

تو اوسکا دامن پکڑ کے نہ کھینچو' اوسکا راز فاش نہ کرو - اوسکی غلطیوں کے پیچھے نہ پڑو' اور اگر وہ لغزش کرے' تو اوسکا عذر قبول کرو' اوسکی توقیر کرو (جب تک وہ مذهب کی حفاظت کرے) اوسکے آگے نہ بیٹھو' اور اگر اوسکو کوئی ضرورت هو تو سب سے پہلے تم اوسکی خدمت کے لیے بڑھو (احیاء العلوم جلد ۱ - ص ۳۰ -)

اوستاد کے حقوق اور ادب و احترام کے متعلق اب اس سے زیادہ کچھہ نہیں کہا جا سکتا' لیکن اسکے ساتھہ همکو یہ بھی دیکھنا چاهیے کہ قرآن مجید اور احادیث نے طلباء کے بھی کچھہ حقوق متعین کیے هیں یا نہیں؟ آیا علماء اخلاق نے اساتذہ کو بالکل مطلق العنان چھوڑ دیا ھے' یا اون کو بھی کسی چیز کا پابند کیا ھے؟ هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ اس مسئلہ میں اساتذہ کے مقابل میں طلباء کا پلہ بھاری ھے - قرآن مجید نے ایک بڑی امانت اساتذہ کے سپرد کی ھے :

ابلغکم رسالات ربی	میں تمکو خدا کا پیغام پہنچاتا هوں' اور
و انا لکم ناصح امین -	میں تمہارا خیر خواہ اور امین هوں -

اس امانت میں جس طرح خیانت کی جا سکتی ھے' احادیث نے اوسکی تصریح کردی ھے :

قال تناصحوا فی العلم فان خیانة احدکم فی علمه اشد من خیانته فی ماله (ترغیب)	علم میں خیر خواهی کرو' کیونکہ علم میں کسی کی خیانت اس سے زیادہ سخت ھے کہ وہ اپنے مال میں خیانت کرے -

اساتذہ کے لیے امین هونا اسلیے ضروری ھے کہ اساتذہ کسی پیغمبر کے' کسی سلطنت کے' کسی قوم کے' یا کم از کم کسی معصوم بچے کے باپ کے خلیفہ هوتے هیں' اور خلیفہ کے لیے امین هونا لازمی ھے - یہی وجہ ھے کہ آنحضرت حضرت ابوبکر(ض) و حضرت عمر(ض) کے بعد حضرت ابو عبیدہ جراح(ض) سے نہایت محبت رکھتے تھے-(۱) کیونکہ اون میں خلافت کا یہ جوهر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - یہی وجہ ھے کہ اهل یمن نے جب آنحضرت سے ایک معلم کتاب و سنت کی درخواست کی' تو آپ نے ابو عبیدہ جراح (ض) کا هاتھہ پکڑکر کہا کہ یہ اس اُمت کے امین هیں (۲)

امام غزالی نے صرف ایک ایسا وظیفہ بتایا ھے جسکی خلاف ورزی کا اثر اساتذہ کے حقوق و ادب و احترام پر پڑتا ھے - لیکن اسکے مقابلے میں خود اونہوں نے اساتذہ کیلیے متعدد وظائف بتائے هیں' جن سے اگر بے پروائی کی جاے' تو طلبا کے تمام حقوق پامال هوجائیں چنانچہ اونکی تفصیل یہ ھے :

(۱) اوستاد طلباء پر شفقت کرے' اور اونکو بیٹے کے برابر سمجھے ... ... اسیلیے اوستاد کا حق باپ ماں سے زیادہ ھے - کیونکہ باپ دنیوی زندگی کا سبب ھے' اور اوستاد اخروی زندگی کا - لیکن صرف دنیا کمانے کیلیے تعلیم دینا تو خود هلاک هونا ھے اور دوسرے کو هلاک کرنا ھے -

(۲) اوستاد متبع سنت هو' تعلیم پر اجرت نہ لے' اپنا احسان نہ جتاے' اگرچہ احسان لازمی طور پر هوجاتا ھے' شکر گذاری اور معاوضہ کا خواستگار نہ هو' بلکہ خود طلباء کا احسان مانے کہ اونہوں نے اشاعت علم کا موقع دیکر اوسکے دل کو صاف کیا ھے - کیونکہ معلم کو تعلیم میں طالب العلم سے زیادہ ثواب ملتا ھے - ان لوگوں کو دیکھو جو وظائف کیلیے سلاطین کی خدمت میں طرح طرح کی ذلتیں برداشت کرتے هیں' اور اگر بادشاہ لوگ وظائف دینا ترک کردیں' تو وہ لوگ تعلیم دینا بھی چھوڑ دیں - پھر ایسے معلم طلباء سے اُمید رکھتے هیں کہ مصائب میں اونکی حمایت کریں' اونکے دوستوں کی مدد کریں' اور گدھے کی طرح اونکے سامنے فرمانبردارانہ کھڑے رهیں؟ اگر اس میں کچھہ کمی کی جاے' تو وہ طلباء کے جانی دشمن هوجاتے هیں - پس کتنا کمینہ ھے وہ عالم جو اس کو اپنے لیے پسند کرتا ھے' اور اسپر خوش هوتا ھے - اور اوسے یہ کہتے هوے شرم نہیں آتی کہ میں بغرض اشاعت علم تعلیم دیتا هوں -

(۳) یہ فن تعلیم کا دقیق مسئلہ ھے کہ طالب العلم کو حتی الامکان صراحتاً زجر و توبیخ نہ کی جاے' بلکہ مهربانی سے تنبیہ کی جاے نہ بطور ملامت کے - کیونکہ تصریح سے اوستاد کا وقار جاتا رهتا ھے' اور طالب العلم کو مخالفت کی جرأت هوتی ھے' اور یہ طریقہ جرم کرنے پر اور همت دلا دیتا ھے - تعریضاً تنبیہ کرنا ذهین طلباء کو اوسکے معانی کے استنباط کرنے پر مائل کرتا ھے' جب وہ مطالب تعریض سمجھہ جاتے هیں تو استنباط نتیجہ پر اونکو علمی مسرت هوتی ھے"

اوستاد و شاگرد کے حقوق و اداب کے متعلق قرآن مجید' احادیث صحیحہ' اور فلسفہ اخلاق کے تتبع و استقراء سے جو مواد فراهم کیا جاسکتا تھا وہ سامنے آگیا' اب هم ان پر تفصیل سے بحث کرتے هیں -

قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور فلسفہ اخلاق نے اساتذہ و طلباء دونوں کیلیے خاص خاص پابندیاں لازمی کردی هیں - لیکن شریعت کے تمام احکام یکساں حیثیت نہیں رکھتے - بعض کی تعمیل وجوباً و فرضاً ضروری هوتی ھے' بعض احکام اخلاقی حیثیت سے قابل عمل هوتے هیں' اور خود اخلاقی احکام میں بھی فرق مدارج هوتا ھے اسلیے استحباب و وجوب میں باعتبار جزاء و سزا کے بڑا فرق ھے' ایک تارک صلاۃ کو وهی سزا نہیں دیجا سکتی جو اوس شخص کو دیجا سکتی ھے' جس نے مہمان کا حق ضیافت ادا نہیں کیا' بلکہ اول الذکر شخص کو شریعت نے عذاب شدید کی وعید سنائی ھے - اگر اس اصول کو فیصلہ کا معیار قرار دیا جاے تو صاف نظر آئیگا کہ طالب العلم پر اوستاد کی مراعاۃ ادب اخلاقی حیثیت سے فرض ھے جسکو شارع نے پرزور الفاظ میں بیان کرکے یہ ظاهر کردیا ھے کہ مدارج اخلاق میں سے یہ ایک اهم ترین درجہ ھے - لیکن اوستاد کی حالت اس سے مختلف ھے - اوس پر جن احکام کی پابندی لازم ھے' وہ واجب هیں - مثلاً وہ مبلغ شریعت اور امین ودائع مذهب ھے اور خیانت بہ نص صریح قرآنی حرام ھے - وہ حامل حدیث ھے اور ادب فی الحدیث کی نسبت خود حدیث میں وعید شدید موجود ھے - تمدنی حیثیت سے وہ اس زمانہ میں ایک اجیر کی حیثیت رکھتا ھے' اسلیے اگر وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا تو ناجائز طریقہ سے کسب معاش کرتا ھے - اس بنا پر معاملات اسٹرائک کی تحقیقات میں صرف یہی نہیں دیکھنا چاهیے کہ طلبا نے اساتذہ کے ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا' بلکہ یہ بھی دیکھنا چاهیے کہ اساتذہ نے اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کیے یا نہیں؟ اگر یہ ثابت هو جاے کہ وہ بھی طلباء کی طرح مجرم هیں' تو جس حیثیت سے اون پر پابندیاں لازم هیں' اوسی حیثیت سے سزاء بھی مختلف اور شدید هونی چاهیے -

---

(۱) ترمذی ص ۶۲۲ کتاب المناقب

(۲) مسلم مطبوعہ مصر ۳۳۰ کتاب المناقب

حكمت بالغه ! حكمت بالغه !

مولوي احمد مكرم صاحب عباسي چريا كوٹي نے ايک نهايت مفيد سلسله جديد تصنيفات و تاليفات كا قائم كيا هے - مولوي صاحب كا مقصود يه هے كه قران مجيد كے كلام الهي هونے كے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم كيے گئے هيں ان سب كو ايک جگهه مرتب و مدون كرديا جائے - اس سلسله كي ايک كتاب موسوم به حكمة بالغه تين جلدوں ميں چهپ كر تيار هو چكي هے - پهلي جلد كے چار حصے هيں - پہلے حصے ميں قران مجيد كي پوري تاريخ هے جو اتقان في علوم القران علامة سيوطي كے ايک بڑے حصه كا خلاصه هے - دوسرے حصه ميں تواتر قرآن كي بحث هے ' اس ميں ثابت كيا گيا هے كه قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل هوا تها ' وه بغير كسي تحريف يا كمي بيشي كے ويسا هي موجود هے ' جيسا كه نزول كے وقت تها ' اور يه مسئله كل فرقهاے اسلامي كا مسلمه هے - تيسرے حصه ميں قرآن كے اسماء و صفات كے نهايت مبسوط مباحث هيں - جن ميں ضمناً بهت سے علمي مضامين پر معركة الارا بحثيں هيں - چوتهے حصے سے اصل كتاب شروع هوتي هے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد كي ايک سو پيشين گوئياں هيں جو پوري هو چكي هيں - پيشين گوئيوں كے ضمن ميں علم كلام كے بهت سے مسائل حل كئے گئے هيں ' اور فلسفۂ جديده جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر كرتا هے ان پر تفصيلي بحث كي گئي هے -

دوسري جلد ايک مقدمه اور دو بابوں پر مشتمل هے - مقدمه ميں نبوت كي مكمل اور نهايت محققانه تعريف كي گئي هے - آنحضرت صلعم كي نبوت سے بحث كرتے هوے آية خاتم النبيين كي عالمانه تفسير كي هے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم كي ان معركة الارا پيشين گوئيوں كو مرتب كيا هے ' جو كتب احاديث كي تدوين كے بعد پوري هوئي هيں ' اور اب تک پوري هوتي جاتي هيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں كو لكها هے ' جو تدوين كتب احاديث سے پہلے هو چكي هيں - اس باب سے آنحضرت صلعم كي صداقت پوري طور سے ثابت هوتي هے - تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ كے مستند اقوال سے ثابت كيا هے كه آنحضرت صلعم امي تهے اور آپ كو لكهنا پڑهنا كچهه نهيں آتا تها - قرآن مجيد كے كلام الهي هونے كي نو عقلي دليليں لكهي هيں - يه عظيم الشان كتاب ايسے پر آشوب زمانه ميں جب كه هر طرف سے مذهب اسلام پر نكته چيني هو رهي هے ' ايک عمده هادي اور رهبر كا كام ديگي - عبارت نهايت سليس اور دل چسپ هے ' اور زبان اردو ميں اس كتاب سے ايک بهت قابل قدر اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر سه جلد (۱۰۶۳) لكهائي چهپائي و كاغذ عمده هے - قيمت ۵ روپيه *

نعمت عظمى ! نعمت عظمى !

امام عبد الوهاب شعراني كا نام نامي هميشه اسلامي دنيا ميں مشهور رها هے - آپ دسويں صدي هجري كے مشهور ولي هيں - لواقح الانوار صوفياے كرام كا ايک مشهور تذكره آپ كي تصنيف هے - اس تذكره ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب كے احوال و اقوال اس طرح پر كانٹ چهانٹ كے جمع كئے هيں كه ان كے مطالعه سے اصلاح حال هو اور عادات و اخلاق درست هوں اور صوفياے كرام كے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رهے - يه لا جواب كتاب عربي زبان ميں تهي - همارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلى درجه كے اديب هيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي ركهتے هيں اس كتاب كا ترجمه نعمت عظمى كے نام سے كيا هے - جس كے چهپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر دو جلد (۷۲۶) خوشخط كاغذ اعلى قيمت ۵ روپيه *

مشاهير الاسلام ! مشاهير الاسلام ! !

يعني اردو ترجمه وفيات الاعيان مترجمه مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري ' جس ميں پهلي صدي هجري كے اواسط ايام سے ساتويں صدي هجري كے خاتمه تک دنياے اسلام كے بڑے بڑے علماء فقها قضاة شعراء متكلمين نحويين لغويين منجمين مهندسين مورخين محدثين زهاد عباد امراء فقراء حكماء اطبا سلاطين مجتهدين و صناع و مغنين وغيره هر قسم كے اكابر و اهل كمال كا مبسوط و مفصل تذكره - جسے بقول (موسيو دي سيلن) " اهل اسلام كي تاريخ معاشرتي و علمي كي واقفيت كے واسطے اهل علم هميشه سے بهت هي قدر كي نگاهوں سے ديكهتے آئے هيں "

يه كتاب اصل عربي سے ترجمه كي گئي هے ' ليكن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمه كرتے وقت اس كے اس انگريزي ترجمه كو بهي پيش نظر ركها هے ' جسے موسيو دي سيلن نے سنه ۱۸۴۲ع ميں شائع كيا تها - سواے اس كے اصل كتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيه ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني كے متعلق كثير التعداد حواشي اضافه كئے هيں - اس تقريب سے اس ميں كئي هزار اماكن و بقاع اور قبائل و رجال كا تذكره بهي شامل هوگيا هے - علاوه بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيو دي سيلن كے وه قيمتي نوٹ بهي اردو ترجمه ميں ضم كردے هيں جن كي وجه سے كتاب اصل عربي سے بهي زياده مفيد هوگئي هے - موسيو دي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمه ميں تين نهايت كارآمد اور مفيد ديباچے لكهے هيں ان كا اردو ترجمه بهي مشاهير الاسلام كي پهلي جلد كي ابتدا ميں شريک كرديا گيا هے - اس كتاب كي دو جلديں نهايت اهتمام كے ساتهه مطبع مفيد عام آگره ميں چهپوائي گئي هيں ' باقي زير طبع هيں - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۴) مآثر الكرام يعني حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كا مشهور تذكره مشتمل بر حالات صوفياے كرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعه مطبع مفيد عام آگره خوشخط قيمت ۲ روپيه -

تمدن هند ! تمدن هند ! !

يعني شمس العلما مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم كي مشهور كتاب جس كا غلغله چار سال سے كل هندوستان ميں گونج رها تها آخركار چهپ كر تيار هوگئي هے - علاوه معنوي خوبيوں كے لكهائي چهپائي خط ' كاغذ ' تصاوير ' جلد مثل تمدن عرب كے قيمت ...... (۵۰) روپيه -

(۵) صنمخانهٔ عشق - يعني حضرت امير مينائي كا مشهور ديوان بار سوم چهپ كر تيار هوگيا هے - قيمت ۲ روپيه ۸ آنه -

(۶) قرآن السعدين يعني تذكير و تانيث كے متعلق ايک نهايت مفيد رساله جس ميں كئي هزار الفاظ كي تذكير و تانيث بتائي گئي هے ' قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

(۷) فهرست كتب خانه آصفيه - جس ميں كئي هزار كتب قلميه و مطبوعه اور نيز مصنفين كا نام درج هے - جو حضرات كتب خانه جمع كرنا چاهيں ان كو يه فهرست چراغ هدايت كا كام دے گي - صفحات (۵۰۰) قيمت ۲ روپيه -

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيه قيمت حال ۳۰ روپيه (۹) وسعت ايران - مارگن شوسٹر كي مشهور كتاب كا ترجمه صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاوير عكسي عمده جلد اعلى - قيمت ۵ روپيه -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي كي مشهور كتاب - عربي فارسي ميں بهي اس فن كي ايسي جامع كوئي كتاب نهيں هے - صفحات ۴۷۳ قيمت سابق ۴ روپيه - حال ۲ روپيه -

(۱۱) - ميڈيكل جيورس پروڈنس - مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم كي مشهور كتاب قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۲) علم اصول قانون - يعني سر ڈبليو - ايچ رٹيگن كي كتاب كا ترجمه صفحات (۸۰۸) قيمت ۸ روپيه -

(۱۳) تحقيق الجهاد - مصنفهٔ نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئله جهاد كے متعلق كل دنيا ميں اپنا نظير نهيں ركهتي - صفحات ۴۱۲ - قيمت ۳ روپيه -

(۱۴) شرح ديوان غالب اردو - تصنيف مولوي علي حيدر صاحب طباطبائي صفحات ۳۴۸ قيمت ۲ روپيه -

(۱۵) داستان تركتازان هند - كل سلاطين دهلي كي ايک جامع و مفصل تاريخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قيمت سابق ۲۰ روپيه قيمت حال ۶ روپيه -

(۱۶) معركه مذهب و سائنس - ڈريپر كي مشهور عالم كتاب مترجمه مولوي ظفر علي خاں صاحب بي - اے - قيمت ۳ روپيه -

(۱۷) مآثر الكرام - مشتمل بر حالات صوفياے كرام تصنيف مير غلام علي آزاد بلگرامي - قيمت ۲ روپيه -

(۱۸) تيسير الباري ترجمه صحيح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نهايت خوشخط كاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيه -

نوٹ — ايک روپيه في جلد كے حساب سے هر كتاب كي جلد همارے پاس تيار هوسكتي هے - جس پر كتاب كا اور مالک كا نام منقش هوگا -

روغن بیگم بهـــار

حضــرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتــلا وگرفتار' وکلا ' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها هے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلیٰ درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهی جا سکتي هے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبه برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور ابهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هوجاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي هے -

بٹیکا ــــ کے خواص بهت هیں ' جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

رسا لونجی تیله اور برهمبر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

"" بٹلرفل کانیهو "" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت فی روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ریکرپوسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني لوت پاؤڈر کا سامپل بهي سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

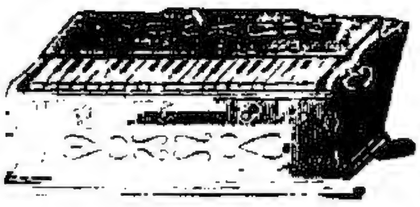

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت دیر تک قائم رهنے والي هے -

سینگل رید قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل رید قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
÷ N.o 10 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

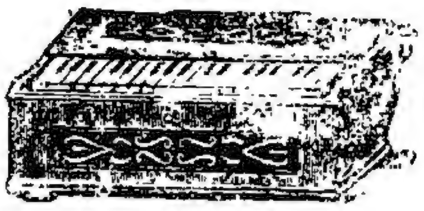

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ میڈل حاصل کي هے - اسکے آگے زیاده تعریف کي کونسي ضرورت هے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رقمي ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and Go.
Budhoo Ostagar Lane,
Galcutta.

عــــلاج بواســیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو' اسکے استعمال سے کلي آرام هوجاتا هے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کالا جواب علاج

بدن میں کیسا هي سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه -

WhiteandGo. . Tollygunge
Galcutta

استره کی ضرورت نهین

مولٹرو صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پهــول رانی

نهایت خوشبودار روغن پهول هے اسکے استعمال سے دل ودماغ تازه رهتا هے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نهیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنه -

Muithra & Go 1-1 Tarah Chatterjee Lane,
Galcutta.

اصلی مکر دهج

جو که خاص طلا سے بنایا گیا هے یه دوا خون کو صاف کرتا هے بدن کو قوت بخشتا هے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا هے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق هے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتلیس ۳۲ روپیه

½ سے کم درخواست نهیں آنا چاهے -

Imperial Depet.
60 Sujopal Mulluk Lane
Bow Basar Galcutta

سنکاری فلوٹ

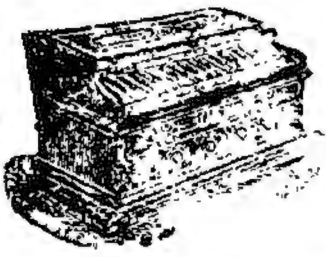

تین سال کی گارنٹی

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت !! مفت !!

داي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy as at harmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ اُمي تہے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجہہ بزرگان ہر چہار سلسلہ مروجہ ہند کا بیان ہے - علاوہ عجیب وغریب مضامین ہیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے آپکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نہ کہانا - انگریزي جنرل کا عین موقعہ جنگ پسر اپکا شکر میں لے انا - حضوري قلب کي نمازکي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا اسمیں مبتلا ہونا - سکھونسے جہاد اورانکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکي شکست - ایک ہندو سیٹھ کا خواب ہولناک دیکھکر اپسے بیعت ہونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے ہاتھہ پر بیعت کرنا - حج کي تیاري اور عیني اونکا مدني پہونچانا باوجود اُمي ہونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقہ کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیدار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر وبرکت کا باعث ہونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں انکے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ دلچسپ نظارہ اور مجموعہ خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وہاں جو قدم زائي کي آیت منقش ہے فوٹو میں صرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ -

۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

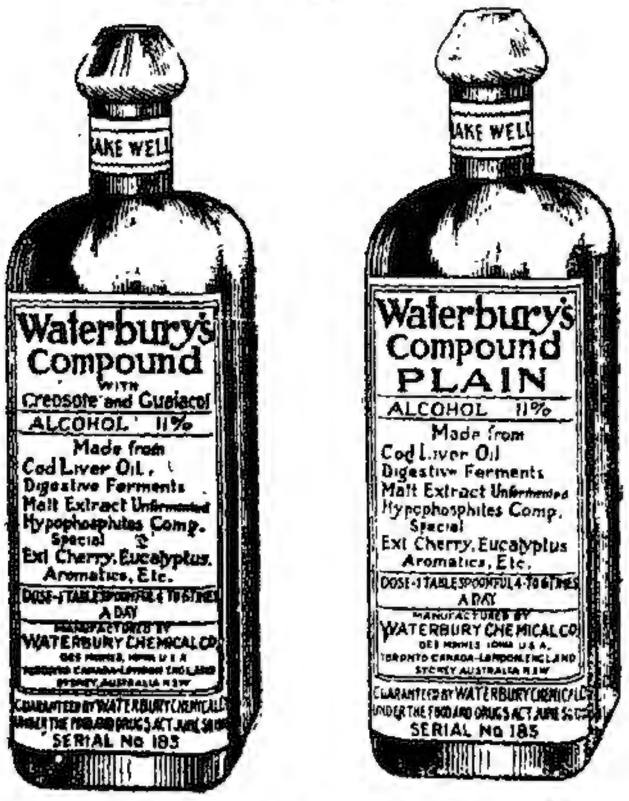
SHAKE WELL
Waterbury's Compound WITH Creosote and Guaiacol
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil, Digestive Ferments, Malt Extract Unfermented, Hypophosphites Comp. Special, Ext Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 4 TO 6 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO
DES MOINES, IOWA U.S.A. TORONTO CANADA-LONDON ENGLAND SYDNEY AUSTRALIA N.S.W.
GUARANTEED BY WATERBURY CHEMICAL CO UNDER THE FOOD AND DRUGS ACT JUNE 30 1906
SERIAL No 183
SHAKE WELL
Waterbury's Compound PLAIN
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil, Digestive Ferments, Malt Extract Unfermented, Hypophosphites Comp. Special, Ext Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 4 TO 6 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO
DES MOINES, IOWA U.S.A. TORONTO CANADA-LONDON ENGLAND SYDNEY AUSTRALIA N.S.W.
GUARANTEED BY WATERBURY CHEMICAL CO UNDER THE FOOD AND DRUGS ACT JUNE 30 1906
SERIAL No 183

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلي کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کي بیماري اور کھانسي و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاونڈ" یعنے ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دوسري دوا نہیں ہے -

ایک بڑي خرابي مچھلي کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا ہوتي ہے اور کبھي کم مقدار کا ایک خوراک بھي کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بري کي کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ نورلے ملک کي " کاڈ " مچھلي سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو " مالٹ ایکسٹراکٹ " و " ہائیپو پھسپھائٹس " و " گلیسرین " و " اورمٹکس " (خوشبودار چیزیں) اور پھیکے " کریوسوٹ " اور " گوئیا کول ") کے ساتھہ ملانے سے یہہ مشکل حل ہو جاتي ہے - کیونکہ " کاڈ لیور وائل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اوسکي بدمزگي دور ہوگئي ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اوراس سے پھرتي اور بشاشي ہوتي ہے مگر یہ مرکب دوا " کاڈ لیور وائل " کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتي ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروري ہو - اور اگر تمہاري طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کي کھانسي ہوگئي ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسہ کي قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور وائل " استعمال کرو - اور یہہ ان تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ہي اچھي ہے - یہ دوا پاني و دودھہ وغیرہ کے ساتھہ کھلجاتي ہے اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے - قیمت بڑي بوتل تین روپیہ اور چھوٹي بوتل ڈیڑھہ روپیہ -

" واٹر بري " کا نام یاد رکھیے
یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوئے پتہ پر ملتي ہے :-
ایچ - اس : عبد الغني کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چند نادر اور کمیاب کتابیں

* * *

اغا احمد علي ـــ رساله رانه - در اوزان شعر - مطبوعه کلکته سنه ۱۲۸۴ هجري صفحه ۱۵۴ قيمت ايک روپيه ۰ (واقدي) فتوح المصر عربي کلکته سنه ۱۸۶۱ع قيمت ايک روپيه - صرف ايک ايک نسخه ان دونوں کتابوں کا رهگيا هے - (حمزه بن الحسن الاصفهاني) تاريخ ملوک الارض - عربي کلکته سنه ۱۸۶۶ صفحه ۲۱۲ - ايک روپيه ۸ آنه- (عبد الرحيم گورکهپوري) پند نامه بهرامي فارسی چهاپه نهايت نفيس - کاغذ عمده - کلکته سنه ۱۸۹۰ع صرف دو نسخه رهگيا هے صفحه ۹۲ قيمت ۱۲ آنه (عبد الرحيم) خزانة العلم - در هندسه' اقليدس' مساحت وغيره - صرف ايک نسخه اخير کے دو چار ورق نهيں هيں - صفحه ۹۳۶ مطبوعه کلکته ۵ روپيه - (عبد الرحيم) تاريخ هندوستان - مارشمن صاحب کي کتاب کا ترجمه فارسی - کلکته سنه ۱۸۵۹ع صفحه ۴۵۴ کاغذ اور چهاپه نهايت عمده صرف ۲ نسخه رهگيا هے ۳ روپيه - (تاريخ نادري) مع فرهنگ کلکته سنه ۱۸۴۵ صفحه ۳۸ صرف ايک نسخه ۲ - روپيه - ۸ آنه (شرح مفصل) تصنيف علامه محمود زمخشري - شارح مولوي عبدالغني صفحه ۳۸۸ قيمت ۲ روپيه ۸ آنه (کليد دانش) - براے تعليم اطفال فارسي خوانان حصه سوم ۲ آنه حصه چهارم ۳ آنه - هر دو حصه ۴ آنه - (رساله امثال مرادفه) فارسي - عربی - اردو انگرزي - هندي - صفحه ۵۵ ايک روپيه صرف ايک نسخه هے - (اخوان الصفا عربی) - مطبوعه کلکته سنه ۱۲۹۲ھ صفحه ۳۵۶ - ۲ روپيه (عبد الکريم خان بهادر) رموز الاخلاق فارسي - ۴ آنه

ايضاً ترجمه اردو ۴ آنه ۰

ايضاً موارد الکلم در علم البيان کلکته سنه ۱۳۰۳ھ صفحه ۱۲۰ ايک روپيه -

ابن حجر المکي غبطة الناظر - حالات شيخ عبد القادر جيلانی عربی ايک روپيه -

ملنے کا پته :ـــ قطب الدين احمد - نمبر ۳ مارسٹن اسٹريٹ - کلکته

مسلمان مستورات کی دینی' اخلاقی' مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعه

نهايت عمده خوبصورت ایکهزار صفحه سے زيادة کي کتاب بهشتي زيور قيمت ۲ روپيه سارهے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دين حکيم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات کی تعليم کے ليے تصنيف فرماکر عورتوں کي ديني و دنياوي تعليم کا ايک معتبر نصاب مهيا فرما ديا هے - يه کتاب قرآن مجيد و صحاح سته (احاديث نبوي صلی الله عليه وسلم) و فقه حنفی کا اردو ميں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفيوں کيليے بے حد مفيد و نافع کتاب هے - اسکے مطالعه سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دين بن سکتے هيں - اور هر قسم کے مسائل شرعيه اور دينوي امور سے واقف هو سکتے هيں - اس نصاب کي تکميل کيليے زيادة عمر اور زيادة وقت کي ضرورت نهيں - اردو پڑهي هوئي عورتيں اور تعليم يافته مرد بلا مدد استاد اسکو بهت اچهی طرح پڑه سکتے هيں - اور جو لڑکياں يا بچے اردو خواں نهيں وه تهوڑے عرصه ميں اسکے حصه اول سے ابجد پڑهکر اردو خواں بن سکتے هيں - اور باقي حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هيں - لڑکيوں اور بچوں کے ليے قرآن مجيد کے ساتهه اسکی بهي تعليم جاري کر دي جاتي هے' اور قرآن مجيد کے ساتهه ساتهه يه کتاب ختم هو جاتی هے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلاميه ميں يهی طرز جاري هے) - اس کتاب کو اسقدر قبوليت حاصل هوئي هے که اسوقت تک بار بار چهپکر ساٹهه ستر هزار سے زيادہ شائع هو چکي هے - دهلي' لکهنؤ' کانپور' سهارنپور مراد آباد وغيره ميں گهر گهر يه کتاب موجود هے - انکے علاوه هندوستان کے بڑے بڑے شهروں ميں صدها جلديں اس کتاب کی پهنچ چکي هيں' اور بعض جگهه مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي هے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا ديا کريں - اس کتاب کے دس حصے هيں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هيں اور سارهے ۳ آنه قيمت -

حصه اول الف با تا - خط لکهنے کا طريقه - عقائد ضروريه مسائل وضو غسل وغيره -

حصه دويم حيض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکيب

حصه سوم روزه' زکوة' قرباني' حج' منت' وغيره کے احکام -

حصه چهارم طلاق' نکاح' مهر' ولی عدت وغيره -

حصه پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجين' قواعد تجويد و قرات -

حصه ششم اصلاح و ترديد رسوم مروجه شادي غمی ميلاد عرس چهلم دسواں وغيره -

حصه هفتم اصلاح باطن تهذيب اخلاق ذکر قيامت جنت و نار -

حصه هشتم نيک بی بيونکی حکايتيں و سيرت نبوي -

حصه نهم ضروري اور مفيد علاج معالجه تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصه دهم دنياوي هدايتيں اور ضروري باتيں حساب وغيره و قواعد ڈاک -

گيارهواں حصه بهشتي گوهر هے جسميں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هيں - اسکی قيمت سارهے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ هيں - پورے گياره حصوں کي قيمت ۲ روپيه سارهے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه هے - ليکن پوري کتاب کے خريداروں کو صرف ۳ روپيه کا ويلو روانه هوگا' اور تقويم شرعي و بهترين جهيز مفت نذر هوگا -

بهترين جهيز - رخصت کے وقت بيٹي کو نصيحت حضرت مولانا کا پسند فرمايا هوا رساله قيمت دو پيسه -

تقويم شرعي - يعني بطرز جديد اسلامي جنتري سنه ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامين نے عزت بخشي هے - ديندار حضرات کا خيال هے که آجتک ايسی جنتري مرتب نهيں هوئي قيمت ڈيره آنه -

راقم

فقير اصغر حسين هاشمي - دارالعلوم مدرسة اسلاميه ديوبند ضلع سهارنپور

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاوے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر [illegible]
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[6]

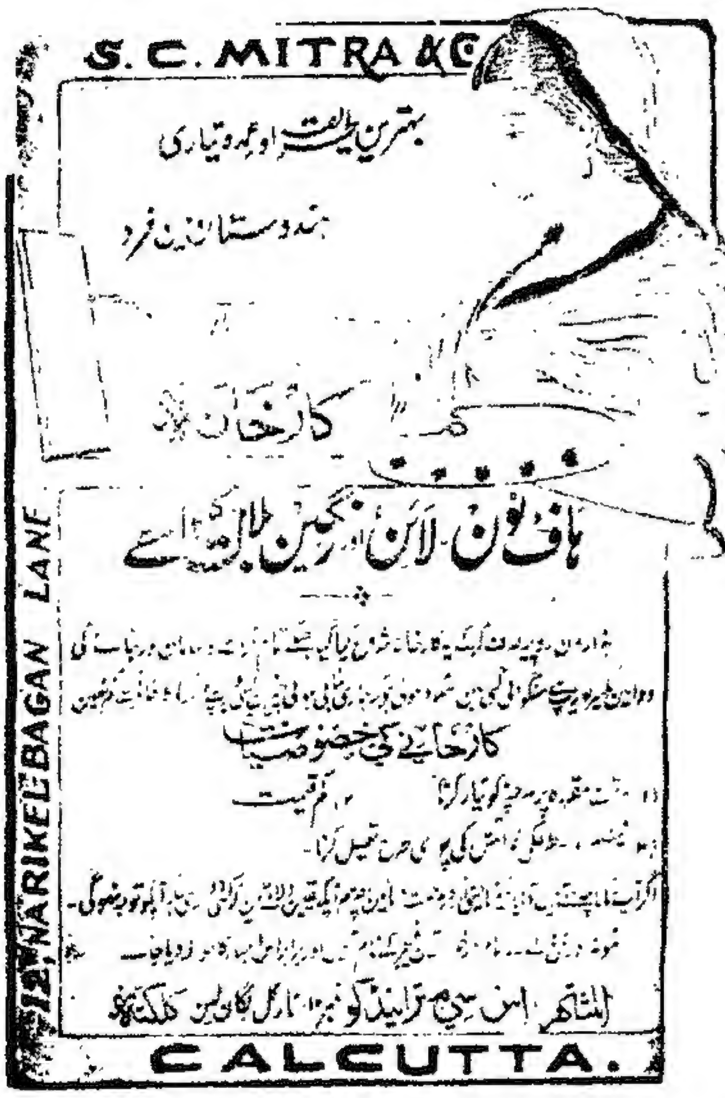
S.C. MITRA & Co
بہترین ساخت اور عمدہ تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
ہاف ٹون - لائن اور زنکو بلاک
کارخانے کی خصوصیات
کم قیمت
12, NARIKELBAGAN LANE
CALCUTTA.
المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

حسبنا الله و نعم الوکیل

ٹرکش سلطانہ هیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولي

جسے تمام عالم نے ٹرکش امپیریئیل هیرڈائی کا لقب عطا فرمایا ہے - یہ بہ ضرر بلا داغ جلد بلاے بوئي نا گوار بلکہ فرحت افزاے دل رجان عطر بار خوشبو دار خضاب کمیاب ہے - سہولت کے ساتھہ ۲ - ۳ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنالیجیے ایک شیشي برسونکے لیے کافي ہے - قیمت في شیشي کلاں تین روپیہ - شیشی خرد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈي - صاحب ال - ارسي - پي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے هیں واقعي یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دنیاوي خضابوں میں اعلی رنگتا ہے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر ہے - اسکی جسقدر تعریف کي جائے بجا ہے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن

نمبر ۱۵ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ

No. 15 Mominpure Road Khidderpure Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک مجرب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ هوائل و صافی شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کرسکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - هسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بار کی دفع هو جاتی ہے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا ہے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی ہے - ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتي ہے قیمت دس روپیہ اور دس دن کی دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امـراض مسـتـورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو هوتے هیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگاني حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - " مینے اوبھرالین کو امراض مستورات کیلیے " نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ریلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي - اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبھرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈلی - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپٹل ارکارکاڈي بمبئی فرماتي هیں : " اوبھرالین جسکو کہ مینے استعمال کیا ہے " زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے "

قیمت في بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ هدایت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا ہے

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھی چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رهگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے : اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - ہر ایک جلد ہے جسمیں سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت

تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند هوے -

سائز فاکھن فلوٹ هارمونیم جسکي دھیمی اور میٹھي آواز بنگالي اور هندوستانی موسیقي سے خاص مناسبت ہے - شیشم کي لکڑی سے بني هوئي ' اور نہایت عمدہ ریڈ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگي ۵ روپیہ -

نیشنل هارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

Nashnal Harmonum Co.
P.O. Simla A.
Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتی ہے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهی ہے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندھي جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواہ بولنے والی جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم هو جاتا ہے کہ کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں هوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta: Wednesday September 2, 1914

نمبر ۱۰

مقصد وحید

الامر بالمعروف و النهي عن المنكر

وجاهدوا في الله حق جهاده هو
اجتبىكم وما جعل عليكم في الدين
من حرج ملة ابيكم ابرهيم هو
سمىكم المسلمين من قبل و في هذا
ليكون الرسول شهيدا عليكم و
تكونوا شهداء على الناس فاقيموا
الصلوة و اتوا الزكوة و اعتصموا
بالله هو مولىكم فنعم المولى و
نعم النصير (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ

چار آنہ

جام جہـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسی کارآمد ایسی دلفـــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھی سستی ہے ۔ یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم مٹھی میں کرلئے ۔ اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیجیے ۔ دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کی موجودگی، میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانه) ، مول لے لیا ۔

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین ۔ علم طبیعات ۔ علم هئیت ۔ علم بیان علم عـــروض ۔ علـــم کیمیا ۔ علـــم بـــرق ۔ علم نجوم ۔ علم رمل و جفر فالنامه ۔ خواب نامه ۔ گیان سرود ۔ قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعه کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو، بصارت کی آنکھیں وا هوں ۔ دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمی آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمری و تاریخ ۔ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ۔ هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول ۔ عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منورہ کی تمام واقفیت ۔ دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ، اُنکی قیمتیں، مقام اشاعت وغیرہ ۔ بہی کھاته کے قواعد ۔ طرز تحریر انشا بروے انشاپردازی ۔ طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے ۔ حیوانات کا علاج هاتھی، شتر، کالے بھینس، گھوڑا، گدھا بھیڑ، بکری، کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطه دیوانی فوجداری، قانون مسکرات، میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد ۔

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کی بولی هر ایک ملک کی زبانی مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کرلو اور هر ایک ملـــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسی معلومات آجتـــک کہیں دیکھی نـــه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیرگاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جهاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ ۔ فرانس ۔ امریکه ۔ روم ۔ مصـــر ۔ افـــریقه ۔ جاپان ۔ آسٹریلیا ۔ هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں مثالی

کتنیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفر کا احوال کرایه وغیرہ سب کچھه بتلایا ہے ۔ اخیر میں دلچسپ دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑھتے هوے طبیعت باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگ ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک ۔ روپیه ۔ ۸ ۔ آ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

تصویر دار گھڑی

کارنٹی ٥ سال قیمت صرف چھه روپے

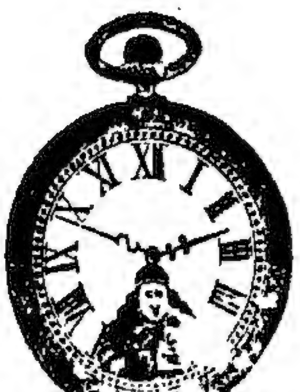

ولایت والوں نے بھی کمال کردیا اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے ۔ جو هروقت ٹکٹکی لگائے رهتی ہے، جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے ۔ ڈائل چینی کا اور نهایت مضبوط اور پائدار ۔ مدتوں بگڑتی نہیں ۔ وقت بہت ٹھیک دیتی ہے خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست اور زبردستی چھین نه لیں تو همارا ذمه منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه ۔

آٹھه روزہ واچ

کارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

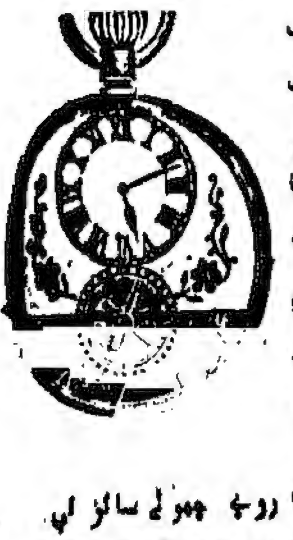

اس گھڑی کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے ۔ اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں ۔ اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں ۔ برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی ۔ قیمت صرف چھه روپے ۔ زنجیر طلہری نهایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت ۔

چاندی کی آٹھه روزہ واچ ۔ قیمت ۹ روپے چھوٹے سائز کی روزہ واچ ۔ جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات رو

بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بلکر هماری یہاں آئے هیں ۔ نه دیا سلائی بضرورت اور نه تیل بتی کی ۔ ایک لمپ اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے رات کیوقت کسی جگه اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو ۔ یا رات کو سوتے هوے ایکدم کھٹکا سے آنکھ کھلے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا ۔ بڑا لاجواب تحفه ہے ۔ منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی قیمت ۱ عدد محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید، سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه ۔

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں، کلاک، گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نهایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں اپنا پته صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی ۔ جلد منگوا لیجیے ۔

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۱۵ * مقام توهانه ۔ ایس ۔ پی ۔ ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab).

Tel. Address : "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly .. Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۰
کلکتہ چہار شنبہ ۱۰ - شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, September, 2. 1914.
جلد ۵

النبـــاء العظيـــم :

الذي هم فيه مختلفون !

سقـوط بلجيـم و فتـح خـط پيـرس

جنـگ کے پہلـے باب کا اختـتـام
اور
دوسـرے کا آغـاز ! !

(ا)

وشدوا شدة أخرى ' فجروا
بارجل مثلهم ورموا جوبنا !

عم یتساءلون ؟ عن النباء العظیم الذی هم فیه مختلفون ؟ کیا ہے جسکو لوگ پوچھ رہے ہیں اور جسکی حقیقت کیلیے مضطر و بیقرار ہیں ؟ یہ سائلین حقیقت کا تحیر' یہ طالبین کشف و انکشاف کا تفحص' اور یہ متلاشیان اصلیت کی سرگردانی' کس حقیقت مستور' کس چہرۂ محجوب' کس مقصود مجہول' اور کس علم غیر معلوم کیلیے ہے ؟ کیا اس حادثۂ عظیم کیلیے جو ہوچکا اور جسکی واقعیت سبھی ستر و حجاب سے بے پروا اور دست خدم و انکار کی رسائی سے بلند تر ہے ؟ کیا اس یوم عظیم کیلیے جسکے قرب کی علامتیں ظاہر ہوچکیں' اور جسکی برہنہ حقیقۃ ہائلہ عالم آشکارا ہونے کیلیے سر پر آگئی ہے ؟ کیا اس یوم الفصل کیلیے جس نے ثبات و قرار کا فیصلہ کردیا' اور جو اپنے عواقب قریبہ کی ترجمانی میں صریح البیان ہے ؟ کیا اس یوم التغابن کیلیے جس نے بالآخر ضعف و قوت' انضباط و انہزام' اجتماع و افتراق' اقدام و ادبار' اور امید و بیم کی تقسیم کردی' اور ہر گروہ کو جو کچھ ملنے والا تھا ملگیا ؟ و ذالک یوم التغابن (۶۴ : ۲۱) یعنی کیا اس "نباء عظیم" کیلیے جسکی روشنی کی شعاعوں کو تاریکیوں کی بڑی بڑی دیواریں کھڑی کرکے روکنا چاہا مگر وہ نہ رکیں ؟ جسکی زبان حقیقت کی رمز فروش صداؤں کو ہنگامۂ ادعا و تضلیل میں گم کردینا چاہا مگر گم نہ ہوئیں ؟ جسکے روے اصلیت کو نقاب ہاے توجیہ و تعلیل اور پردہ ہاے تفسیر و تشریح سے دست تصرف و تحرف نے مستور کرنا چاہا مگر مستور نہ ہوا ؟

سقوط بلجیم : سواے انٹورپ کے اور تمام مقامات پر جرمنی قابض ہوچکی ہے - (نقشہ نمبر - ۳)

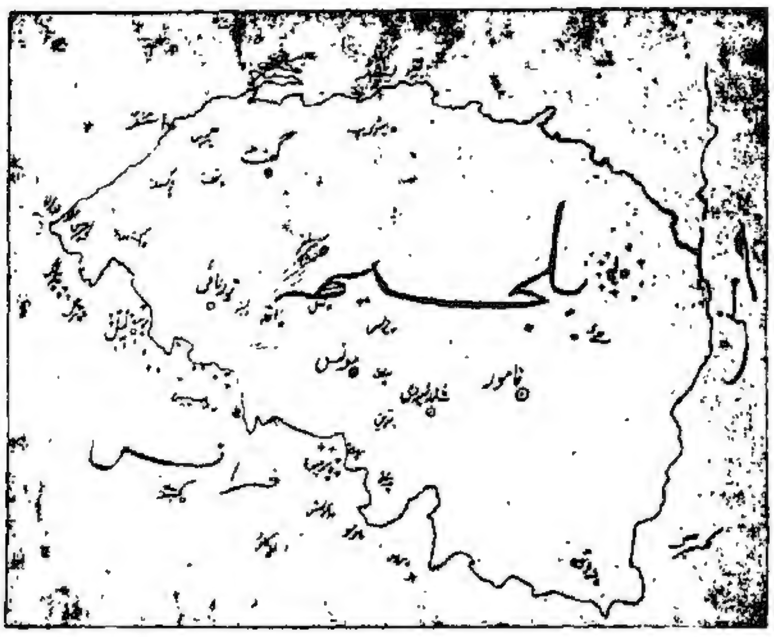

با ایں ہمہ معلوم ہے تجاہل ہے' اصلیت سے ابا ہے' یقین کا اعتراف نہیں' اور حقیقت کیلیے باہم اختلاف کیا جا رہا ہے ؟ عن النباء العظیم الذی هم فیه مختلفون ؟ (۷۸ : ۱) خیر' اگر تجاہل ہے تو علم الیقین بھی دور نہیں' اگر انکار مشکوک ہے تو اعتراف یقین کا بھی وقت آنے والا ہے' اگر یقین نہیں ہے تو ظن و شک بھی زیادہ دیر کا مہمان نہیں' اگر اختلاف ہے تو حقیقۃ ثابتہ و مشہودہ کے ظہور میں بھی اب شاید اتنی ہی دیر رہگئی ہے جتنی دیر آفتاب کے ایک طلوع و غروب میں ہوتی ہے - عجب نہیں کہ ان سطروں کی اشاعت سے پہلے لوگ اس حقیقت کو معلوم کرلیں' جسکی نسبت وہ سوال کرتے اور باہم مختلف ہیں : کلا سیعلمون' ثم کلا سیعلمون (۷۸ : ۲)

(انکم لفی قول مختلف !)

کرۂ ارضی کے کروڑوں انسان ایک امر واقع و محسوس کے متعلق آجکل جس طرح جہل و بے خبری' شک و ریب' ظن و تخمین' اور افکار مختلفہ و متضادہ کے عالم میں زندگی بسر کررہے ہیں' وہ دنیا کی نئی تاریخ میں ہمیشہ ایک عجیب واقعہ سمجھا جائیگا - نئے تمدن نے جسقدر عظیم الشان خدمتیں رسل و رسائل اور اخبار و روایت کی پچھلی ایک صدی میں انجام دی تھیں' وہ سب کی سب اسطرح منہدم ہوگئی ہیں' گویا مفتوح ممالک کے آتش زدہ مکانوں اور زیر جنگ آبادیوں کی برباد شدہ رونق کی طرح انہیں بھی جنگ کے شعلوں کے نذر ہوجانا تھا - ریل اور تار کا وجود بالکل بیکار ہے - پریس' اخبارات' خبروں کی ایجنسیاں' اور نامہ نگاران جنگ کی صفیں کچھ بھی مفید نہیں ہوسکتیں - یہ سب کے

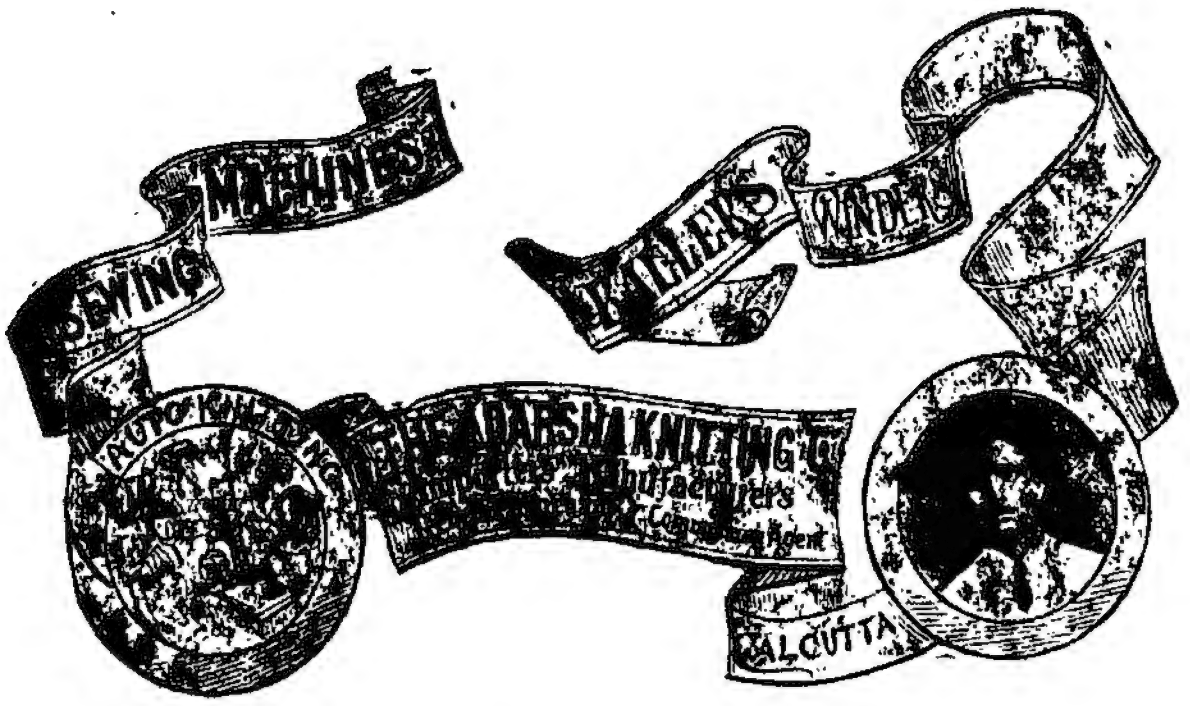

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپني نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں۔اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپکے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

نواب نصیر الـممالک مرزا شجاعـت علی بیگ قونصـل ایـران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتي مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپني کي بنائی ھوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ھوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سرپرستي ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ھیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنـگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اس مقصد کے حصول کیلیے جرمنی کے آگے متعدد راستے تھے - ایک راستہ یہ تھا کہ فرانس میں براہ راست اُس متصلہ سرحد سے داخل ہوجاے جو سوئٹزرلینڈ کے مجمع الثغور (کئی سرحدوں کے ملنے کی جگہ) سے لیکے لانگوے اور لکسم برگ تک چلی گئی ہے - (دیکھو نقشہ نمبر ۲) دوسرا یہ کہ سوئٹزر لینڈ ہوکر گذرے - تیسرا راستہ براہ بلجیم تھا - جرمنی نے اپنے تمام مصالح جغرافیالی و فوجی کو ملحوظ رکھکے (جنکی تفصیل پہلے ہوچکی ہے) آخری راستہ تجویز کیا جیسا کہ دس سال پہلے سے تجویز کرچکی تھی ' اور ۵ - اگست کو پانچ جرمن دستے بلجیم میں داخل ہوگئے -

فرانس نے بظاہر اپنے لیے ہجوم اور دفاع کے دو خط قرار دیے ایک طرف تو حدود جرمنی میں میلز کی جانب بڑھا ' اور دوسری طرف بلجیم کے ساتھہ ملکر جرمنی کے ہجوم کو روکنا چاہا جو بلجیم کو مسخر کرکے پیرس کی طرف بڑھنا چاہتی تھی -

فرانس کا مقصد ہجوم اور حملے سے اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا تھا کہ جہانتک ممکن ہو جرمنی کے اندر بڑھتا جاے ' اور اسطرح اسکے شمالی حملہ کی مشغولیت میں (جو براہ بلجیم ہے) خلل ڈالدے -

لیکن اسکی انتہائی طاقت کا اصلی میدان بلجیم تھا ' اور یہاں پہونچکر اسکی منزل دفاع یہ تھی کہ جرمنی کو اول تو بلجیم کی تسخیر سے روکے ' اور اگر روک نہ سکے تو کم از کم اپنی سرحد میں داخل نہ ہونے دے -

انگلستان نے فرانس کی حمایت کی اور جنگ کے میدان میں اترا - اسکا مقصد جنگ خشکی میں فرانس اور بلجیم کی حمایت تھا تاکہ جرمنی انپر قابض نہو اور فرانس میں داخل نہ ہوسکے ' اور دریا میں بحر شمالی کے اندر یا تو جرمنی پر حملہ کرنا یا اسکے حملہ کا دفاع -

روس ایک طرف استریا سے متصل ہے ' دوسری طرف جرمنی سے - وہ دونوں طرف حملہ آور ہوا - جرمنی کی سرحد پر مشرقی پروشیا کی طرف سے ' اور آسٹریا میں اسکے صوبہ گلیشیا کی جانب سے - روس نے اپنا خط جنگ یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ مشرقی پروشیا میں بڑھتے ہوے اسکے صدر مقام " کونگز برگ " پر قابض ہو جائیگا ' اور پھر براہ راست برلن (دار الحکومت جرمنی) تک بڑھتا ہوا چلا جائیگا - جس طرح جرمنی کی منزل مقصود پیرس ہے ' ٹھیک اسی طرح روس کی منزل جنگ برلن قرار دینی چاہیے -

(سد سکندری)

اب جبکہ بلجیم کی قسمت کا درد انگیز فیصلہ ہوچکا ہے اور باستثناے انٹورپ تمام خاک بلجیم جرمن سواروں کا جولانگاہ بن چکی ہے ' ہم اسکے لیے بالکل طیار نہیں ہیں کہ بلجیم کی بے حقیقتی اور حقارت کے افسانے سنیں - ابھی ایک ہفتہ کی بات ہے کہ لی یژ اور نامور کے قلعوں کے متعلق نہایت ادعاء اور وثوق کے ساتھہ بیان کیا جاتا تھا کہ " تمام دنیا میں اول درجہ کے جنگی اور دفاعی استحکامات ہیں " اور علی الخصوص لی یژ کے بارہ قلعے جو علاوہ اپنے عدیم النظیر استحکام و تحصن کے دریا ' جنگل اور پہاڑوں کی طبیعی مشکلات سے بھی گھرے ہوے ہیں ' اور ایک ایسے آہنی اور ناممکن التسخیر دائرے میں پھیلے ہوے ہیں ' جنسے بڑھکر محکم دائرۂ دفاع نہ صرف یورپ ' بلکہ تمام دنیا کی جنگی تعمیرات میں شاید ہی کوئی اور ہوگا -

لی یژ کے بعد دوسرے درجہ پر بلجیم کا مستحکم ترین مقام نامور ہے جسکے نو قلعے تمام یورپ میں اپنی خصوصیات تحصین میں ضرب المثل ہیں - بلکہ بعض ماہرین جنگ کی نظریں (فتح نامور سے پہلے) اسے لی یژ سے بھی زیادہ دشوار گذار جگہ سمجھتی تھیں -

ان اسباب سے فرانس نے اپنی سب سے بڑی اولین کامیابی یہ سمجھی کہ بلجیم کو جرمنی کے مقابلہ کیلیے طیار کردیا جاے اور اسکے ناممکن التسخیر قلعے فرانس اور جرمنی کے درمیان سد سکندری کا کام دینے لگیں -

پس الائز (یعنی حلفاء متحدۂ فرانس و انگلستان و روس) نے ترتیب جنگ یہ قرار دی (جیسا کہ ۳ - اگست سے لیکے اس وقت تک کی تار برقیوں اور علی الخصوص پریس بیورا کے نہ تصریح اظہارات رسمیہ سے واضح ہوتا ہے) کہ جرمن بلجیم کے استحکامات کے ثبات سے اس وقت تک روکی جاے ' جب تک کہ فرانس اور انگلستان کی فوجیں بلجیم میں لڑنے کیلیے نہ پہنچ جائیں ' اور وہ متحد ہوکر اگر جرمنی کو بڑھنے سے روک نہ سکیں تو اقلاً سرحد فرانس تک تو نہ پہونچنے دیں -

اسکے بعد انکی نظریں روس کی طرف اٹھیں ' اور امید کا آفتاب مشرقی پروشیا کے اُفق پر طلوع ہوا - اسکی کرنیں جسقدر پھیلتی جاتی تھیں ' اتنی ہی اس " جنگی حقیقت " کا زیادہ بلند آہنگی سے صور پھونکا جاتا تھا کہ " سٹیم رولر (روس) گو بہت دیر میں متحرک ہوتا ہے ' مگر جب متحرک ہوتا ہے تو حریف کو آٹے کی طرح پیس ڈالتا ہے "

الائز نے کامل وثوق کے ساتھہ اس امید کو قبول کیا کہ وہ جرمنی کو بلجیم میں روک لینگے ' اور اگر روک نہ سکے تو اقلاً سرحد فرانس و بلجیم سے تو گذرنے نہ دینگے - اتنے عرصے میں " سیٹم رولر " اچھی طرح متحرک ہوکر زور سے گردش کھائیگا ' اور کونگز برگ سے برلن تک کے خط کو پیس کر رکھدیگا !

اگر آپ روزانہ اخبارات پڑھتے رہے ہیں تو ۲۰ سے ۲۸ - اگست تک کی تاربرقیوں اور ان استخراجات پر ایک نظر ڈال لیں جو انگریزی پریس اس عرصے میں کرتا رہا ہے -

(انقلاب)

لیکن یہی فرانس اور جرمنی کا میدان جنگ ہے جب سنہ ۷۱ میں ایک فتح مند وزارت خانے کے اندر کہا گیا تھا :

" قلم کا بنایا ہوا نقشہ پھاڑ دو کیونکہ صفحۂ زمین پر تلوار کی نوک نے دوسرا نقشہ کھینچ دیا ہے "

اور قریب قریب یہی جملہ ہے جسے نومبر سنہ ۱۹۱۲ کی شام کو گلڈ ہال لندن میں مسٹر ایسکویتھہ نے دہرایا تھا جبکہ انہوں نے جنگ بلقان کے بعد پہلی تقریر کی تھی ' اور فتح سلانیک کی خبر سنائی تھی : و تلک الایام نداولها بین الناس !

یورپ کے وہ نقشے جو معرکۂ واٹرلو کے بعد سے اس وقت تک کاغذ پر بنائے گئے ' ابھی بالکل پارہ پارہ نہیں ہوے ہیں گو بیکار ضرور ہوگئے ہیں ' لیکن اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ارادوں اور امیدوں کے جو نقشے ادعا کے قلم سے یقین کے صفحوں پر کھینچے گئے تھے ' بالاخر ایک ہفتے کے حوادث سریعہ اور انقلابات عدیدہ نے انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کردیا ' اور حریف قاہر کے لی یژ سے نکلکر ' برسلز سے بڑھکر ' نامور کو کچل کر ' اور سرحد فرانس کو عبور کرکے کہا : " سچا نقشہ وہی ہے جو فتح مند سواروں کی اڑائی ہوئی گرد کی چادر کے نیچے کامیاب تلوار کی نوک سے کھینچا جاے " ! اللھم مالک الملک ! تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر ! انک علی کل شی قدیر !

سب اسکے لیے بیکار محض ھوگئے ھیں کہ دنیا کے سب سے بڑے حادثہ کے متعلق دنیا کو صحیح و تفصیلی خبریں پہنچائیں !

خبروں کے سرکاری احتساب نے تمام وسائل پر قبضہ کرلیا ھے اور کوئی خبر بغیر حذف و اضافہ ' تحریف و تحشیہ ' اور تصرف و تبدیل کے دنیا تک نہیں پہونچ سکتی - ھم اُن خبروں کے متعلق کچھہ نہیں جانتے جو جرمنی اور آسٹریا کے ذریعہ ملتی ھونگی ' مگر ھمارے سامنے وہ ذخیرہ موجود ھے جو ھم تک پہنچتا ھے ' اور افسوس کہ وہ من و زیادت کی ناکام سعی تحریف و اخفا کے مختلف متضاد مناظر کا ایک ایسا مجموعہ ھے جسکے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی بمشکل " خبر " کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ھے - اسکی خاموشی عجیب ھے مگر اسکی آواز عجیب تر ھے - وہ جب لاعلمی کا اظہار کرتا ھے تو ساتھہ ھی ایک شبہہ انگیز علم کے دیدبے سے بھی نہیں بچ سکتا ' لیکن جب خبر دیتا ھے تو اسکی تصرف کردہ صورت عدم اطمینان اور تشفی کے پیدا کرنے سے عموماً عاجز ثابت ھوتا ھے اور اس سے واضح ھوجاتا ھے کہ حقیقت کی قوت ناقابل تضعیف ھے اور اس سے بہت بلند تر ھے کہ تصرف کا ھاتھہ اسے نیچا کرسکے - سب سے زیادہ عجیب نمایش اس خبر رسانی کی وہ ھوتی ھے جب صریح متضاد خبریں یکے بعد دیگرے آنے لگتی ھیں ' اور معلوم ھوتا ھے کہ کسی بڑی زنجیر کی درمیانی کڑیاں بے ترتیبی کے ساتھہ نکال دی گئی ھیں ' اور بقیہ ٹکڑوں کو بغیر باھم ملائے اور جوڑنے کے جلدی میں پھینکدیا ھے - اب وہ کسی طرح بھی باھم نہیں جڑسکتیں !!

(حقیقۃ قاھرہ !)

تاھم حقیقت کا اظہار جلد یا بدیر ناگزیر ھے ' اور واقعات اپنی قوت میں اٹل اور اپنے اظہار میں ناقابل تسخیر ھیں - حوادث نے جلد جلد ورق الٹے اور دو ھفتہ کے اندر ھی اندر نقشۂ جنگ بالکل منقلب ھوگیا - درمیان کی کڑیاں چھوڑ دی گئی ھوں لیکن آخری سرا زیادہ عرصہ تک مخفی نہیں رھسکتا اور وہ سامنے آھی جاتا ھے -

اب بہت سے پردے اٹھہ چکے ھیں ' بہت سے اٹھنے والے ھیں ' اور عجب نہیں کہ علم صحیح کا افق اسقدر تاریک نہ رھے جیسا کہ ابتک رھچکا ھے - اگر تمام خبروں کو ترتیب و تدقیق کے ساتھہ سامنے رکھا جاے تو حقیقت بالکل منکشف ھوجاتی ھے ' اور اُن لوگوں پر تعجب ھوتا ھے جنھوں نے اپنی راے کو خبروں کے نتائج کی جگہ محض انکی تفسیر و توجیہ کرنے والوں کے اعلان و ادعاء کی ناکام بالا خانیوں پر چھوڑ دیا ھے -

(جنگ بست روزہ)

ممکن ھے کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال نہ ھو ' مگر ھمارا یقین ھے کہ ھم نے پچھلے تین ھفتے ایک عظیم الشان جنگ " بست روزہ " کے عہد میں بسر کیے ھیں جسپر جنگ یورپ کا پہلا دور ختم ھوگیا ' اور اگر اس جنگ کو دو منزلوں میں تقسیم کردیا جاے تو اسکی پہلی اھم ترین منزل وھی تھی جو محاصرۂ لی یژ (یا لیج) سے شروع ھوئی ' اور جرمنی کے سرحد فرانس عبور کرنے پر ختم ھوگئی - اب صرف دوسری منزل باقی ھے جسکا معرکہ گاہ پیرس اور اسکے حوالی و اطراف کے استحکامات حصینہ ھونگے ' اور اسوقت (یکم سپتمبر) کی آخری خبروں نے اسکے قریب ترین علائم کی اطلاع دیدی ھے !

اس عہد کی جنگ کا مطلع اسکی ھر بات عجیب ھے - کروڑوں انسان ھیں جو اب تک اسی طرح سرحدی معرکہ کے انتظار میں بے چینی کی کروٹیں بدل رھے ھیں ' وہ اس تعلیم پر قانع ھوگئے ھیں جو انھیں دی جا رھی ھے ' اور جسمیں ایک ھفتہ سے روزانہ کہا جا رھا ھے کہ " اب تک جو کچھہ ھوا ھے وہ کچھہ بھی نہیں ھے ' اور جو کچھہ ھونے والا ھے وہ اب ھوگا " لیکن یہ کیسی عجیب غلط فہمی ھے اور کیسی عظیم الشان بے خبری ؟ وہ یقیناً تاریکی میں ھیں اور انہیں روشنی کیلیے نکلنا چاھیے - وہ یقین کریں کہ جنگ اپنے نصف اھم سے گذر گئی ' اور نصف آخر درپیش ھے - اب اُس چیز کے بے فائدہ انتظار کی جگہہ جو ھوچکی ھے ' انہیں چاھیے کہ اُس معرکہ کا انتظار کریں جو ھونے والا ھے : ماینظرون الا صیحۃ واحدۃ تاخذھم وھم یخصمون ! (۳۶ : ۳۴)

(تماشہ گاہ جنگ)

ھم چاھتے ھیں کہ داستان کو کسی قدر ابتداے شروع کریں تاکہ وہ تمام ترتیبات اچھی طرح واضح ھوجائیں جنسے ھم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ھے -

سب سے پہلے ایک نظر یورپ کے نقشے پر ڈال لیجیے ' اور دیکھیے کہ فریقین جنگ کا جغرافیائی رشتہ کیا ھے ' اور جنگ کے خطوط کن کن مقامات سے شروع ھوتے ھیں ؟

آپکے مشرقی جانب روس کا عظیم الشان رقبہ پھیلا ھوا ھے ' اسکے بعد ھی جرمنی ھے ' اور مغربی روس کی سرحدیں جرمنی کے حصۂ پروشیا سے ' اور نیچے آکر جنوبی روس کی سرحدیں آسٹریا ھنگری سے ملگئی ھیں - روس و جرمنی شمال کی جانب بحر بالٹک سے متصل ھیں ' اور روس اپنے جنوبی نشیب میں بحر اسود پر آکر مقام اوڈیسہ میں ملگیا ھے -

جرمنی سے مغرب جانب فرانس ھے - جرمنی اور فرانس کی سرحد درمیان میں دو سو میل تک تو بالکل متصل ھے ' لیکن شمالی جانب ایک مثلث ٹکڑے کی شکل میں بلجیم حائل ھوگیا ھے ' اور جنوبی نشیب میں سوئٹزرلینڈ ھے -

بلجیم کا مثلث اسطرح حائل ھوا ھے کہ اسکا جنوبی کونا لکسمبرگ نامی ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست سے متشکل ھوا ھے -

(خطوط و منازل جنگ)

اعلان جنگ دو فریقوں میں ھوا - یعنے فرانس ' روس ' انگلستان - اور دوسری طرف جرمنی اور آسٹریا - پس یہ پانچوں سلطنتیں اپنی اپنی سرحدوں سے ھجوم و دفاع کے خطوط پر بڑھیں -

جنگ کے متعلق راے قائم کرنے کیلیے مقدم امر یہ ھے کہ ھر فریق جنگ کا خط جنگ اور منزل مقصود متعین کرلیا جاے - کیونکہ فتح اور کامیابی کے معنی صرف یہ ھیں کہ اپنے خطوط پر قائم رھکر پیش نظر منزل مقصود تک رسائی حاصل کی جاے -

موجودہ جنگ رقبہ اور ممالک کی جنگ نہیں ھے ' کوئی وسیع زمین فریقین کے سامنے نہیں اور نہ محض کثرت مقتولین و شدت قتل و غارت کامیابی کا معیار ھوسکتا ھے - دونوں فریقوں کی سرحدیں ملی ھوئی ھیں ' اور زیادہ سے زیادہ تین چار سو میل کے اندر رھکر انہیں اپنی قسمتوں کا فیصلہ کرنا ھے - پس فتح و کامیابی کا اندازہ صرف اسی سے کیا جاسکتا ھے کہ ھر فریق کا مقصد سفر متعین کرکے دیکھا جاے کہ وہ کہاں تک اس سے قریب ھوا ھے ' اور کس قدر راستہ طے کرنے کیلیے باقی رھگیا ھے ؟

جرمنی کا خط جنگ اور منزل مقصود بالکل واضح ھوگیا ھے اس سنہ ۱۹۱۴ میں بھی وھی ھے جو سنہ ۷۰ اور ۱۸۷۱ میں تھا - یعنے بخط مستقیم سرحد جرمنی سے نکلنا اور پیرس پر قابض ھوجانا

ا جو ارادوں اور امیدوں نے بڑے زٹرق کے ساتھہ بناے تھے : نقد ی السیف العزل !

ہ معرکۂ عظیمۂ منتظرہ سرحد کا آخری میدان تھا اسکے بعد ں دوسرے سرحدی معرکے کا انتظار باقی نہ رہا جسکی ہمیشہ بد دلائی جا رہی تھی -

لیکن قبل اسکے کہ متحدہ فوج کے مزید تقہقر کی خبر آئے' نامور تسخیر کی خبر آگئی (جسکا لینا بلجیم کی زبان میں "ابھی باقی " اور جو " لیے پتھر سے زیادہ مستحکم ہے") اور اسکے ساتھہ ہی ازی زوالے کا وہ معرکہ عظیم پیش آیا جو ہمارے عقیدے میں متحدہ فوج اور جرمنی کے اس منتظر اور قریب الوقوع سرحدی معرکۂ عظیم کا پہلا ٹکڑہ تھا جسکا دنیا انتظار کر رہی تھی اور جو بالآخر رن کے بعد اس درجہ وسیع ہوا کہ اس نے فرانس کی سرحدی جنگ کا فیصلہ کر کے جنگ یورپ کا پہلا بست روزہ باب ختم ردیا !

اسی معرکہ میں پہلی مرتبہ ہمارے سامنے انگریزی فوج کے نقصانات کو شمار و اعداد کی صورت میں پیش کیا ہے اور عتراف کیا گیا ہے کہ دو ہزار سے زاید کا نقصان ہوا -

اب آپ نقشہ نمبر ۲ کو دیکھیے - پرونا مارق' مارشی نز' ارچنز پرمنز تقریباً پچاس ساٹھہ میل سرحد فرانس کے اندر ہیں - بس اس تار نے فیصلۂ جنگ کو بے نقاب کردیا' اور وہ دنیا جسے روس کے برلن پر قابض ہونے کی امید دلائی گئی تھی' یہ سنکر مبہوت ہوگئی کہ جرمنی سرحد فرانس کو عبور کرکے پچاس میل آگے بڑھ آئی ہے اور پیرس سے صرف سوا سو میل کے فاصلے پر ہے !

اسی کے ساتھہ " کیمبرے " کے دوسرے معرکۂ عظیم کی خبر آئی جو ارچیز کے بعد واقع ہے اور جس سے پیرس کا فاصلہ صرف یکسو میل رہجاتا ہے - حسب اعلان ارل کھچنر یہ معرکہ تین چار دن تک متصل جاری رہا' اور " انگریزی فوج کا ۵ - سے ۶ - ہزار تک نقصان ہوا "

(مزید پیش قدمی)

نا کامی کا رشتہ پھیلتا جاتا' اور امیدوں اور قیاسوں کا چراغ گل ہوگیا ہے - " کیمبرے " فرانسیسی سرحد میں ایک مستحکم مقام ہے' لیکن جرمنی کی پیش قدمی ہر نئے طلوع آفتاب کے ساتھہ ایک نئے اقدام کی خبر دے رہی ہے اور یہ بھی ہمارا حال ہے کہ اپنی آنکھیں اور کان نہیں رکھتے' نہیں کہہ جاسکتا کہ اصلیت سے کس قدر زیادہ سریع السیر اور انقلاب انگیز ہوگی ؟ کیمبرے سے مائل بہ مغرب تقریباً ۲۵ میل آگے پاپامے ایک مقام ہے' جو ئبس نامی فرانسیسی استحکام سے ۴۰ میل ادھر ہے -

۳۱ - کی تار برقی ہے کہ پاپامے میں جرمن اور متحدہ کے درمیان ایک جنگ کی اطلاع ملی ہے - اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جرمنی کیمبرے سے ۲۵ - میل اور آگے بڑھ آئی ہے ! افسوس کہ پہلی سپتمبر کو اس سے بھی آگے جرمنی کے بڑھ آنے کا عتراف کرنا پڑا' یعنی " جرمن فوج دریاے سوامے پر کسی قدر بڑھ آئی ہے " .

دریاے سوامے فرانس کے اندر سے گذرا ہے - اسکا ابتدائی دہانہ مشرق سے شروع ہو کر اور " امینس " سے گذر کر بحر شمال میں گر جاتا ہے -

اس خبر نے واضح کردیا کہ جرمنی پاپامے سے بھی آگے بڑھ آئی اور اب پیرس سے صرف ۸۰ یا ۹۰ میل دور ہے -

(محاصرۂ پیرس)

اسی تاریخ کو اس امر کا بھی صاف یقین دلا دیا گیا کہ فرانس نے پیرس میں محصور ہونے کی طیاری شروع کردی ہے - کیونکہ " پیرس کے اطراف کے ہزارہا مکانات اسلیے گرادیے گئے ہیں تاکہ پیرس کی توپیں دشمن پر گولہ باری کرسکیں " آج اسی وقت جبکہ ہم یہ سطریں لکھہ رہے ہیں' دوسری خبر آئی ہے :

" پیرس کے اس کیمپ میں جو خندقوں سے گھرا ہے' مدافعت کے سامان مکمل ہوگئے " یعنی پیرس کا محاصرہ بالکل متوقع اور قریب نہ ہے - اور اب دریاے سوامے سے پیرس تک جرمنی کیلیے اور کوئی مانع قوی باقی نہ رہا ہے !

(روس اور جرمنی)

اب آو دیکھیں' امیدوں کا وہ آفتاب جو ٹھیک مشرق سے نکلا اور مشرقی پروشیا ہی پر طلوع ہوا' اسکی پھیلائی ہوئی روشنی کا کیا حال ہے ؟ اور وہ حکومت جسکی سلطنت میں کبھی آفتاب نہیں ڈوبتا' اسکے متعلق ہمیں کیا معلومات بخشتی ہے ؟ ہمارا مقصد روس سے ہے - جبکہ جرمنی پیرس کے سامنے آگیا ہے تو اس حملے کا کیا حال ہے جس کا " اسٹیم رولر " اتنی وسیع مدت کی مہلت پاکر اچھی طرح متحرک ہوگیا تھا' اور جسکی نسبت ہمارے سنجیدہ بحث معاصر (اسٹیٹسمین) کی راے تھی کہ " وہ فرانس کے ساتھہ ملکر جرمنی کو چکی کے پاٹوں کی طرح پیس ڈالیگا ؟ " جنگ کی صورت متحدہ افواج کی یہ سمجھی جاتی تھی کہ وہ بلجیم میں جرمنی کو روکیں گے - تاآنکہ روس جرمنی میں بڑھتا ہوا دور نکل جائیگا اور برلن کو دباکر جرمنی کی قوت منتشر کردیگا -

اس امید کی بنیاد وہ مسلسل خبریں تھیں جن میں بیان کیا گیا تھا کہ روس مشرقی پروشیا میں کولنزبرگ تک آگیا ہے اور اسکا محاصرہ کرلیا ہے -

اگر روس کولنز برگ کو فتح بھی کرلیتا - جب بھی وہاں سے برلن دو سو میل کی مسافت پر تھا' حالانکہ جرمنی پیرس سے ایک سو میل کے اندر آگیا ہے - لیکن افسوس کہ اتنا بھی نہ ہوا - روسی متحدین کے اعلانات مہیب کے عین ہجوم و تموج میں ہمیں نظر آیا کہ مشرقی پروشیا کی طرف چمکنے والا آفتاب اب زیادہ دیر تک نہیں چمک سکتا !

چنانچہ پہلی سپتمبر کا تار ہے : " روس نے اپنا نقشہ بدل دیا اور کولنز برگ کو چھوڑ دیا - اب وہ مشرقی پروشیا کی جگہ براہ اسپون حملہ کریگا " انا للہ و انا الیہ راجعون - اس سے واضح ہوا کہ روس نے جو خط جنگ اپنا مقرر کیا تھا' اسپر اس وقت تک کا تمام سفر بیکار گیا' اور وہ اب از سر نو جرمنی میں ایک بالکل دوسرے خط سے بڑھنا شروع کریگا جسکا نہیں معلوم کیا حشر ہو !

(جنگ کا پہلا باب اور حوادث کا فیصلہ)

اس تمام ترتیب بحث سے جو نتائج صریحہ نکلے ہیں' ناظرین کرام انپر غور کریں :

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہر فریق نے اپنے لیے جو خط جنگ اور منزل مقصود قرار دیا تھا' اسکی طرف بڑھنے کا اسے کس قدر موقعہ ملا ؟

(۲) جرمنی کا خط جنگ یہ تھا کہ بلجیم سے گذرے' سرحد فرانس کو عبور کرے' اور پیرس پر قبضہ کرکے اپنا سفر ختم کردے - فرانس اور انگلستان و بلجیم کی متحدہ فوج اسے بلجیم میں روکنا چاہتی تھی تاکہ وہ پیرس کی طرف نہ بڑھسکے - روس مشرقی پروشیا سے برلن کی طرف بڑھنا چاہتا تھا - تاکہ قبل اسکے کہ جرمنی کامیاب ہو اسے بد حواس کردے -

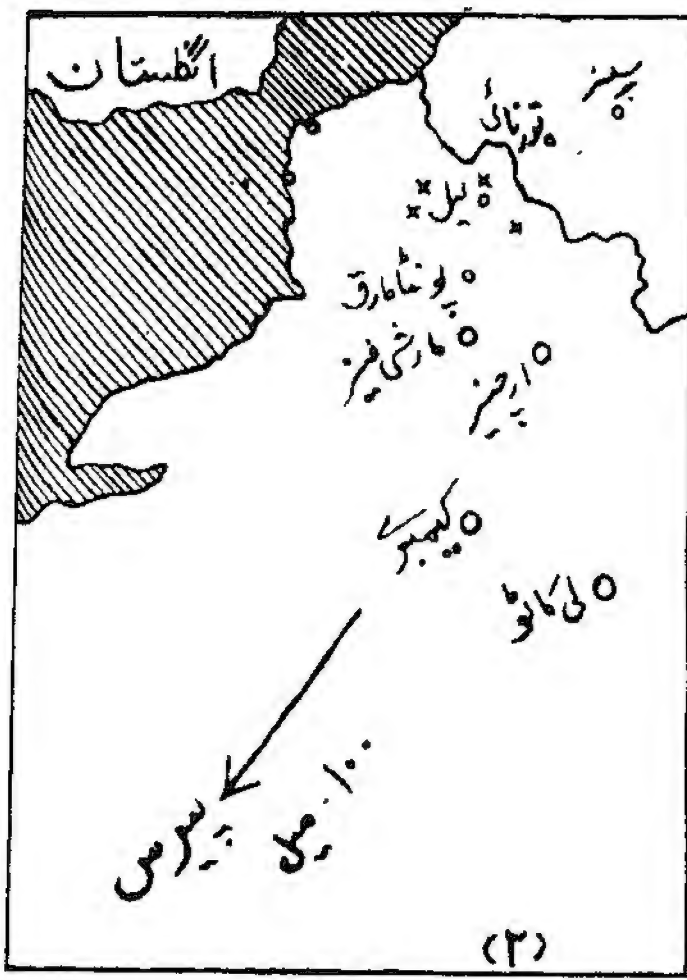

(۲)

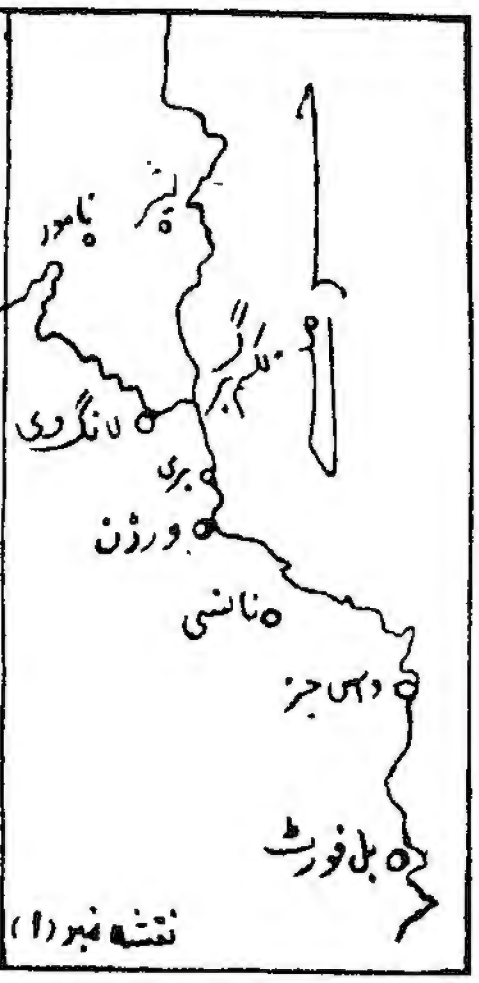

نقشہ نمبر (۱)

نقشہ نمبر (۲) میں جرمنی کا داخلہ واضح کیا ہے جو مقام لیل سے شروع ہوکر کیمبرے سے آگے تک فتح کرچکی ہے' اور اس نقشہ کے بعد سے تار سے واضح ہوا ہے کہ امینس سے ۴۰ میل ادھر جنگ ہوچکی ہے امینس کیمبرے سے بہت آگے ہے - پس پیرس اب ۹۰ میل سے زیادہ دور نہیں نقشہ نمبر (۱) میں صرف جرمنی اور فرانس کی سرحد دکھلائی ہے جو بل فورٹ سے لانگرے تک ۲۰۰ میل میں ختم ہوتی ہے - یہ تمام حصہ فرانس کے استحکامات سے معمور ہے

محاصرۂ پیرس کے قریبی آثار !

اور اعادۂ سنہ ۱۸۷۱ !!

جرمن فوج لی یز کے قلعوں کو اپنی دھنی جانب چھوڑتی ہوئی بڑھی' لیکن اس نے اپنے عقب کو مخدوش چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور لی یز کا محاصرہ کرلیا - اس اثنا میں بار بار یقین دلایا گیا کہ یہ بہت ہی دشوار گذار منزل ہے' اور اس سے پہلے کہا گیا کہ دریاے می یور جرمنی کیلیے مزید مشکلات پیدا کریگا' لیکن جرمن فوج نے می یور کو بمقام ایسڈن عبور کرلیا اور دو ٹکڑوں میں منقسم ہوکر ایک جنوب مغرب کو سیدھا فرانسیسی سرحد تانگرے کی طرف بڑھا - دوسرا کسی قدر شمال کی طرف ہوکر نکلا تاکہ باھمدگر ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتے رہیں -

آفیشل پریس بیورا (سرکاری محکمہ خبر رسانی) نے اس اصول کو معلوم کرکے ہمارے تاربرقیوں کی تفسیر کا اپنے لیے عمدہ طریقہ قرار دے لیا ہے کہ وہ ایک انشا پرداز مگر بیحد اختصار پسند واقعہ نویس کی طرح واقعہ کی مختلف اہم منزلیں کو تو بتلا دیتا ہے مگر درمیان کی ظاہر اور قرائن سے معلوم ہو جانے والی جزئیات کو یک قلم ترک کر دیتا ہے تاکہ پڑھنے والوں کے دماغ کو بھی کسی قدر کاوش کا موقعہ ملے' اور اسطرح سب کچھہ خود ھی بتلاکر مخاطب کو غور و فکر کی لذت سے محروم نہ کردیا جاے !

یہ اصول بلجیم کی تسخیر سےلیکر سرحد فرانس کے عبور تک ہر جگہ پیش آیا ہے - چنانچہ پہلے تو عرصہ تک برابر معلوم ہوتا رہا کہ بلجین کا دفاع " تاریخ میں یادگار رہنے والا واقعہ " ہے - لیکن اسکے بعد ھی ۱۸ اگست کی صبح کو یکایک ایک تار آیا :

" لی ایز کی حالت کیا ہے ؟ اسکی نسبت کچھہ نہیں کہا جا سکتا- البتہ نامور جو لے ایز سے زیادہ مستحکم ہے' اسکا لینا ابھی جرمنی کے لیے باقی ہے " ! !

اس تار میں گو لے ایز کی تسخیر کی خبر نہیں دی گئی لیکن کمال انشا پردازانہ بلاغت کے ساتھہ نامور کے نہ لینے پر زور دیکر دنیا کو بتلا دیا گیا کہ اب لے ایز کی نسبت کیا سمجھنا چاھئے ؟

چنانچہ ہم نے اس خبر کی بلاغت شناسی میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کی اور یہی سمجھا کہ لے یز مفتوح ہوچکا ہے اور اب مرکز امید صرف نامور ہے !

یہ صبح کا تار تھا - لیکن شام کو بغیر کسی تمہید کے یکایک دوسرا تار پہنچا :

" شاہ بلجیم نے مع افواج و خاندان اپنا دارالحکومت (بروسلز) چھوڑ دیا "

دونوں تاروں کے درمیان میں اتنا حصہ اصول بلاغت کی بنا پر چھوڑ دیاگیا تھا کہ " جرمن لےیز سے فارغ ہوکر آگے بڑھے اور برسلز پر قابض ہوگئے " لیکن ہم زنجیر کی درمیانی کڑیوں کو خود جوڑتے رہتے تھے -

اس اثنا میں فرانس اور انگلستان کی فوج بھی بلجیم میں پہنچ گئی اور جنرل فرنچ اور جنرل روفرے کی متحدہ قوت نے ایک وسیع خط مقابلہ قائم کیا جو ہٹتے ہٹتے سرحد فرانس و بلجیم کے پیچھے آگیا اور بالاخر خبر دی گئی کہ اب متحدہ فوج مقام لیل سے شروع ہوکر اور ویلنسی نے اور موبرگ سے گذر کر میزیرس تک ایک خط بنا کر جم گئی ہے (دیکھو نقشہ نمبر ۳ لیل کے نیچے خط سرحد کے مقامات ہیں)

یہاں ہم یہ دلچسپ فلسفہ جنگ بیان کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے کہ آجکل کی خبروں کے لٹریچر میں "پیچھے ہٹنے" "دشمن کے قابض ہوجانے" اور بعض اوقات " شہروں کے نکل جانے " کی تعبیر دائمی اور غیر مستثنی طور پر ہمیشہ "جنگی مصلحت" کے شاندار لفظ سے کی جاتی ہے' گو دنیا بدقسمتی سے کچھہ اور سمجھتی ہو !!

اسکے بعد حسب عادت ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ جرمن فوج نے فرانس کی سرحد عبور کرلی لیکن یکایک ۲۹ - اگست کو ایک صاعقۂ تعبیر بنکر یہ خبر ہوش افگن آمال و قیاسات ہوتی ہے :

" اس وقت تک جرمن سپاہیوں کے سیلاب کو روکنے کا کوئی سامان نہیں معلوم ہوتا - انکا محافظ ہراول پولدنا مسارق اور مارشینیز میں ہے - یہ سیلاب فرنچ سپاہ کے خطوط کو توڑ رہا ہوا' اور ارشیز تک پہنچ گیا " ! !

اور افسوس ہے کہ اس تار نے اس دماغی نقشہ کو بالکل پارہ پارہ

داخل هونے کي جرات کوئي بيڑا نہيں کرسکتا - اسے تعمير اور مرمت دونوں قسم کي سہولتيں بکثرت حاصل هيں' کيونکه اسکے پاس " روائل ڈاک يارڈ " اور کمپني کا " جرمانيا يارڈ " هے ' جو اپنے پيچهے " ايسيں " کے تمام سر چشمے رکهتا هے -

ڈچيز کے ليتے هي جرمن گورنمنت نے نہر کيل کي تياري شروع کردي - نہر کيل " هولتينا " سے شروع هوتي هے' اور خليج کيل ميں سے " برنس بيٹل" تک چلي جاتي هے جو " ايلب" پر واقع هے- يه مسافت کولي ٦٠ ميل کي هے- اس نہر نے بحيره بالٹک اور بحر شمالي کا تعلق نہايت قريب کرديا هے' اور اب جرمن بيڑا ٦٠ گهنٹے سے ليکے ٢٤ گهنٹے کے اندر اندر ايک سمندر سے دوسرے سمندر ميں پوري آساني کے ساتهه چلا جاسکتا هے !

جس زمانے ميں روس کے بحيره بالٹک کے بيڑے کي وجه سے جرمني کي بحري حالت ميں تغيرات هورهے تهے' اسوقت جرمن بحري قوي کا صدر مقام نہر کيل هي تها - اسکا بيڑا بڑي بڑي توپوں کو پيچهے رکهکے (جنکے پهلو به پهلو حفاظت کيليے خشکي پر آرمي لور موجود رهتے تهے) چاهے بحيره بالٹک پر ٹوٹ پڑتا اور خواه بحر شمالي ميں گهس آتا - جرمن بيڑے کي دلپسند جولانگاه تو بحيره بالٹک تها مگر اس نے کيل سے گزرنے کي مسلسل مشق کي - بہترين واقف کار ديکهنے والوں کا تخمينه تها که اگر جرمن بيڑه زمانه جنگ کي سرعت اور نقصان کا خيال کيے بغير گزرے تو ٢٤ گهنٹے ميں ايک سمندر سے دوسرے سمندر ميں جا سکتا هے !

ليکن ادهر جنگ روس اور جاپان ميں روسي بيڑے کي بربادي اور ادهر جرمني کے بحري حوصلوں کي ترقي نے جرمني کي بحري ترقيوں کا رخ بدلديا اور " ولي هيلم شيوبن" ميں عظيم الشان تعميرات کا سلسله شروع هوگيا - يہاں تک که وه اس قابل هوگيا که بالائي سمندر کے پورے جرمن بيڑے کو اپنے يہاں جگه ديسکے -

نہر کيل اور زياده گهري کي گئي تا که موجوده عہد کا بڑے سے بڑا جہاز اس سے گذر سکے - مزيد لوک (پاني جمع کرنے کي احاطے) خليج کيل ميں بمقام " هوال ٹهنا " اور " برنس بيٹل " بنائے گئے ' تاکه ان جہازوں کے کاموں ميں سہولت هو -

ان آبي احاطوں کے متعلق ايک امر قابل ذکر هے - هوال ٹينا ميں جوار بهاٹا بہت زياده نہيں هوتا' اسليے يہاں ان احاطوں کا کام صرف يه هے که نہر کو طوفان سے محفوظ رکهيں - ليکن اگر يه تباه بهي هو جائيں جب بهي چنداں نقصان نہيں هوگا - البته برنس بيٹل ميں تموج و تلاطم برپا رهتا هے' اور وهاں نہر کے تمام کاموں کے ليے ان احاطوں کا وجود نہايت ضروري هے -

نہر کيل کي توسيع اور لوک کي تعمير سے پہلے هي بالائي سمندر کے جرمن بيڑے کا صدر مقام نہر کيل کي جگه ول هيلم شيوٹين قرار پاگيا - يعني اسکے خونفشاں نيزۂ جنگ کا سرا روس کي طرف سے انگلستان کي طرف پهير ديا گيا - حيرت انگيز بحري طاقت بہت سے بيٹل شپ جہازوں کو بهمه وجوه تيار رکهنے لگي اور تعداد بڑهادي گئي - ول هيلم شيون کي حفاظت اسطرح کي گئي که ايلبي سے جيڈ تک کے راستے کي مزيد حفاظت کے ليے مقام بورکم کو قلعه بند کرکے ايک تارپيڈو اسٹيشن بناديا گيا - اوهيلي گولينڈ جو ايک بحري سنتري اور تارپيڈر کا ڈيپو هے' اسکي اهميت کو اور ترقي ديگئي - اس انتظام ميں صرف ايک شے کي کمي تهي' يعني يه که ايلبي ايک نہر کے ذريعه جيڈ سے ملاديا جاتا - چنانچه اسکي تجويز کي گئي تهي مگر بعض اور اهم کاموں کي وجه سے ملتوي رهي - بورکم کي ترقي نے اسکي ضرورت کو بهي کم کرديا تها -

اس تشريح کو جب آپ نقشه کے ساتهه ملاکے پڑهينگے تو جرمن بيڑے کا جنگي پوزيشن بالکل واضح هوجائيگا - اسکي بنياد " ول هيلم شيون" پر هے جو حمله کے خوف سے بالکل آزاد هے - هيلي گولينڈ تارپيڈو کشتيوں کا ايک جال هے جہاں سے صرف جرمني هي گذر کرسکتا هے - " هيلي گولينڈ " اور " ول هيلم شيوين" دونوں ميں حفاظت کي قلعه بندياں کي گئيں اور هروه چهوٹي بڑي تدبير کي گئي جو ايک جنگي ذهن سونچسکتا هے - جسقدر تارپيڈو اور زير آب کشتياں يہاں هيں' انکے بعد ذهن ميں نہيں آتا که کوئي بٹيل شپ جہاز ان دفاعي انتظامات کے علے الرغم يہاں آنے کي کوشش کريگا -

نہر سوئز کے بعد دنيا کي دوسري عظيم الشان صناعي نہر: کيل کا ايک منظر!
بائيں جانب خود قيصر جرمني مع شاهي استاف کے کهڑا هے !

جرمني چاهے تو اپنے بيڑے کو داخلي خطوط کے برابر برابر بحر بالٹک تک بهي بهيج سکتا هے - يه مسافت صرف ٨٠ ميل کي هے - نہر کيل اسطرح بنائي گئي هے که جنگ کے زمانه ميں جہاز اسميں نہايت سرعت کے ساتهه گذر سکتے هيں - پورا جرمن بيڑا ڈيڑهه دن ميں بحر شمال سے بحيره بالٹک ميں آجا سکتا هے -

جرمني اور انگلستان ميں بحري جنگ اسلحه کا ايک نيا اور نا آزموده ميدان هے - ليکن تاهم بوثوق کہا جاسکتا هے که اگر جرمن بيڑا عام مقابله کے خطره ميں نہيں پڑنا چاهتا تو اس سے دلي کام نہيں ليا جاسکتا - اس صورت کہا جائيگا که جسطرح جنگ نيپوليين ميں فرنچ بيڑے کي ناکه بندي کردي گئي تهي' اسي طرح جرمن بيڑے کي بهي ناکه بندي کرلي جائيگي - اگرچه ايسا کرنا ممکن ضرور هے' مگر موجوده زمانه ميں آلات دفاع کي ترقي سے خود ناکه بندي کے خطرات بهي بڑهگئے هيں -

جنگ نيپوليين ميں انگريزي امير البحر نلسن اپنے جہازوں کو فرنچ بيٹريوں سے تين ميل کے اندر ليجاسکا ليکن آج يه ممکن نہيں

اب دیکھیے کہ نتائج کا فیصلہ کیا ہے ؟ جرمنی نے بلجیم کو فتح کرلیا اور سرحد عبور کرکے پیرس کی طرف پوری سرعت سے بڑھرہی ہے - متحدہ افواج افسوس ہے کہ اسے نہ روک سکیں -

وہ اس وقت ہمارے اطلاع میں پیرس سے ۸۰ یا زیادہ سے زیادہ ۹۰ میل کے فاصلے پر ہے -

روس نے جو خط جنگ مقرر کیا تھا اسمیں بالکل نا کام رہا اور اسے چھوڑ دیا - برلن تک پہنچنا ایک طرف' وہ ابتک کچھہ بھی نہیں کرسکا ہے -

یہی فیصلہ ہے جو جنگ کی پہلی منزل کو ختم کردیتا ہے - جرمنی کیلیے زیادہ سے زیادہ تین منزلیں تھیں : تسخیر بلجیم' عبور سرحد' اور فتح پیرس' چنانچہ دو منزلیں اس نے طے کرلی ہیں - ایک باقی ہے - پس جنگ کا پہلا باب ختم ہوگیا -

یہ کہنا کہ " جرمنی کا پروگرام یہ تھا کہ ۴ اگست کو سرحد فرانس عبور کرلیگی ' اور یہ پروگرام ایک قیدی کے جیب سے نکلا " ایک ایسا استدلال ہے' جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرسکتا - کون کہسکتا ہے کہ جرمنی نے کتنا زمانہ اپنے خط جنگ کے اختتام کیلیے قرار دیا تھا ؟ سچ یہ ہے کہ بحالت موجودہ یہ فیصلہ بالکل نہیں کیا جاسکتا کہ جو وقت اسے اپنی دو منزلوں کے طے کرنے میں لگا ہے یہ اسکے اندازہ سے زیادہ تھا یا کم ؟ و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

روس اور جرمنی بالٹک میں

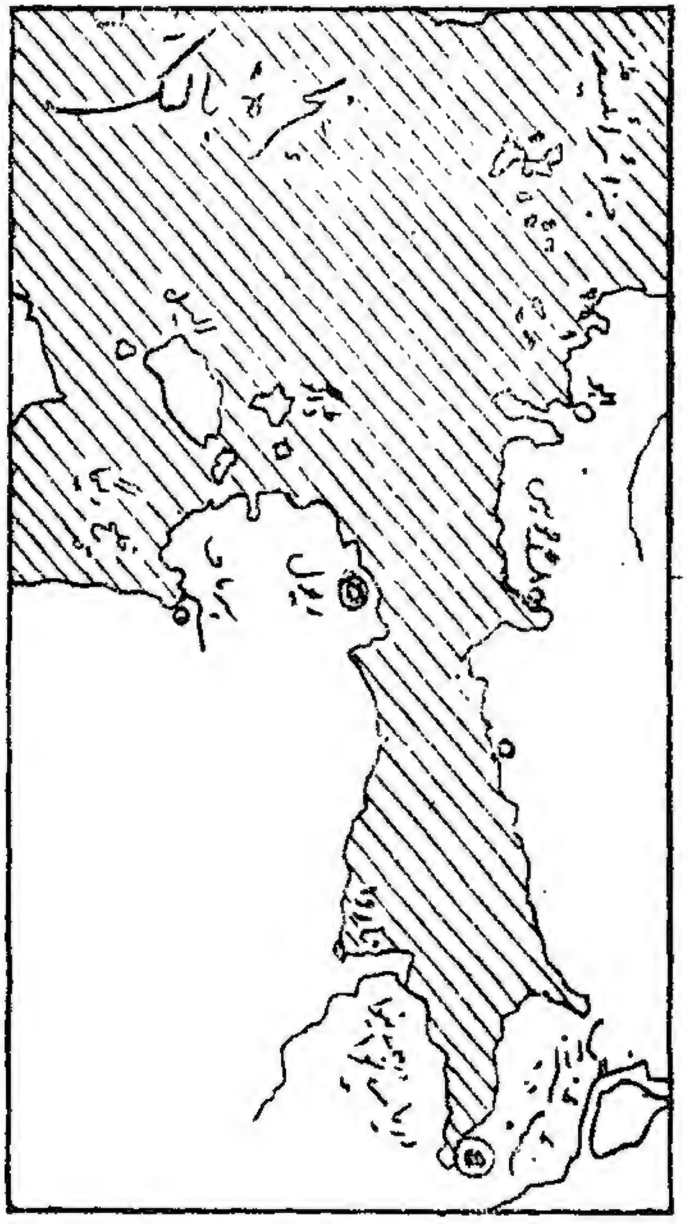

اس نقشے سے یہ واضح ہوگا کہ جرمنی نے روس کی تمام بحری طاقت کو کسی طرح بیکار کردیا ؟

۳ - اگست کو جرمنی جہازوں نے بالٹک میں بڑھکر روسی قوی کو خلیج فنلینڈ کے طرف دھکیل دیا اور جزائر ایلینڈ پر قبضہ کرلیا جو ٹھیک خلیج فنلینڈ کے دہانے پر واقع ہیں - اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سینٹ پیٹرز برگ سے کوئی جہاز بالٹک میں نہیں نکل سکتا کیونکہ اسکا دہانہ جرمن جہازوں کی زد میں آگیا ہے -

نقشہ میں دہنی جانب سینٹ پیٹرز برگ ہے اور دہانہ خلیج کے محاذی جزائر ہیں -

بحر شمالی

نہر کیل

نقاط حربیہ فنیہ

بلجیم میں اسوقت فیصلہ کن واقعات' جنگ کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں ' بلکہ ہوچکے -

ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا ہے کہ جب کبھی جرمنی معرکہ شروع کریگا تو اسکے لیے وقت کا سوال سب سے زیادہ اہم ہوگا - کیونکہ اسے فرانس کو صرف شکست ہی نہیں' بلکہ جلد شکست دینا ہے ' تاکہ اپنی مشرقی سرحد پر روسی فوج کے دباو کے سنگین ہونے سے پہلے وہ بلجیم اور فرانس کی فوجوں سے فارغ ہوجاے -

فرانس کو جلد شکست دینے ہی کے لیے اسوقت جرمنی نے بلجیم کی نا طرفداری کو توڑ ڈالا ہے ' اور لیج اور نامور کے قلعے جن سے دریاے می یوز کی وادی مستور ہورہی ہے ' سرفروشانہ کوششیں کرکے مسخر کرلیے ہیں -

لیکن جب کہ جنگ کے رفتار کی حالت اسقدر نازک ہورہی ہے' تو قدرتا ہر شخص کی نگاہیں بحر شمالی کی طرف اٹھتی ہیں' جہاں اسوقت انگریزی اور جرمن بیڑے باہم برسر مقابلہ ہیں -

جرمنی کی نمایاں طبیعی مزیت یہ ہے کہ وہ ساحل سمندر پھیلی تو دور تک ہے مگر اسکے پاس عمدہ بندرگاہ ایک بھی نہیں - بحر شمالی میں صرف دو قدرتی بندرگاہ ہیں' اور دوسرے بندرگاہ مثلاً ہیمبرگ ' ایلی' بریمن' دریاے ویزر پر واقع ہیں - یہ بندرگاہ تجارتی ہیں اور انگلستان کے اصلی بندرگاہوں یعنی لندن اور لورپول کی طرح سطح دریا میں اچھی بلندی پر واقع ہیں -

اگرچہ یہ بندرگاہ تجارتی کہلاتے ہیں ' مگر ان میں ہیمبرگ کا بندرگاہ فن جنگ کی حیثیت سے بہت زیادہ اہم ہے - یہاں بلوم ' واس' اور ولکن کمپنیوں کے جہاز سازی کے کارخانے اور تیرتے ہوے ڈک ہیں' جو مرمت کے لیے جنگ کے زمانے میں نہایت قیمتی اہمیت رکھتے ہیں - نہر کیل کے باہر بحر شمالی تنگ ہوکے "نہر ایلب" بنجاتی ہے جو دہانہ ککس ہیوین سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے - ایلب اس دہانہ تک اسقدر سرعت کے ساتھہ تنگ ہوتی ہوئی چلی آتی ہے ' جہاز رانی کے قابل ابنا اسقدر تنگ ہے کہ مخالف بیڑے کے لیے یہاں آنا ممکن ہی نہیں - بظاہر تو یہاں مدافعت کے لیے صرف توپیں نظر آتی ہیں جو کھلی گاڑیوں پر رکھی ہوئی ہیں' مگر یقیناً اسکے اندر بڑی بڑی سرنگیں ہونگی - بحر شمال میں جرمن بیڑے کی پالیگاہ صرف ایک ہی جگہ " ولی ہلم شیوین " نامی ہے - جب یہ مقام اولڈنبرگ کی ریاست سے سنہ ۱۸۵۲ ع میں لیا گیا تھا' تو اسوقت پروشین گورنمنٹ نے اپنی بحری طاقت کا سنگ بنیاد رکھنا شروع کردیا تھا - مگر یہ کام نہایت مشکل اور بے انتہا صرف کا تھا ' کیونکہ خلیج کی کھاڑی پر قدرتی مواقع حاصل نہ تھے -

سنہ ۱۸۶۴ ع میں جب اولڈنبرگ سے جنگ ہوئی اور نہر حاصل کی گئی ' تو اسکی وجہ سے " ولی ہلیم شیوین " پیچھے پڑگئی -

کیل زمین سے گھرا ہوا ایک ایسا بندرگاہ ہے' جس سے خوبصورتی اور طاقت میں بڑھکے اور کوئی بندرگاہ نہ ہوگا - یہ ایک بہت ہی گہری کھاڑی ہے - اسکے ساتھہ ہی ایک تنگ آبناے ہے جسمیں جنگ کے وقت

ے مل جاتا ہے ' اوسکے سامنے بے پردہ اور برهنه لونڈیوں کي قطاریں بڑي هو جاتي هیں ' اوسکے سامنے گنجینه و دفائن کا ایک ڈهیر تن جاتا ہے جنکو هر مجاهد کا دامن حرص و آز سمیٹ لیتا ہے !

یورپ کی قدیم و جدید تاریخ سے اگرچه اسکا معارضانه جواب نہایت آسانی کے ساتهه دیاجاسکتا ہے ' یورپ کے جنون مذهبي تی یادگار صلیبي جنگ کي تاریخ کا هر صفحه خون کي ایک چادر ہے جس نے ایک مدت تک دنیا کے امن و آشتي کو اپنے اندر چهپا لیا تها - اس سے بهي بڑهکر یه که یورپ کا موجوده میدان ارزار ایک عرصۂ رستخیز ہے جسکی توپوں کے دهانے سے یه زلزله انگیز صدائیں بلند هو رهی هیں :

یا ایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شی عظیم - یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها و تری الناس سکاری - و ماهم بسکاری ولکن عذاب الله شدید (۲۲ : ۱ - ۲)

لوگو ! اپنے خدا سے ڈرو که وقت موعوده کا بهونچال ایک بڑي هي مصیبت ہے - اوس دن هر دوده پلانے والي عورت اپنے شیر خوار بچے کو بهلا دیگي ' اور هر حامله عورت کا حمل ساقط هو جائیگا - اور تم لوگوں کو دیکهوگے که متوالے اور بدحواس هیں ' حالانکه وہ متوالے نہیں هیں - لیکن خدا کا عذاب بہت سخت ہے جسنے انهیں بدحواس کردیا ہے !

لیکن اس سوال کے تحقیقی جواب کے لیے همکو سب سے پہلے عرب هی کی قدیم تاریخ کي طرف رجوع کرنا چاهیے جہاں سے اسلام کا ظہور هوا تها ' جس میں اسلام نے نشو و نما پائي تهي ' و جس میں بزعم یورپ اسلام نے خون کا طوفان برپا کیا !

(العـــرب و الحـــرب)

عرب نے ابتداء هی سے مثل دیگر اقوام کے جنگ کا نہایت بدنما نمونه قائم کیا تها - اونکی اکثر لڑائیاں صرف لوٹ مار کےلیے هوتی تهیں جو لڑائیاں غیرت ' خود داري ' حمیت ' اور عزت نفس کے تحفظ کیلیے برپا هوتي تهیں ' اون میں بهی غارتگري کا وحشیانه منظر نمایاں طور پرنظر آتا تها - بلکه اس قسم کی لڑائیوں میں بغض و عداوت کا شعله ان کے وحشیانه افعال کو اور بهي زیاده روشن کردیتا تها -

عرب کی لڑائیوں کي خصوصیات حسب ذیل هیں :

(۱) عورتیں عموماً بے پردہ کردي جاتی تهیں ' اور اس پر علانیه فخر کیا جاتا تها :

و عقیلـــة یسعی علیهـــا قیم
متغطرس ابدیت عن خلخا لها

ترجمه - بہت سي پردہ نشین عورتیں هیں جنکا خود دار شوهر باوجودیکه اونکي حفاظت کي کوشش کرتا ہے ' لیکن میںنے اون کے پازیب کهولدیے -

اس لیے اهل عرب عورتوں کی حفاظت و ستر پوشي کو اپنا سب سے بڑا کارنامه خیال کرتے تهے - چنانچه اوپر کے شعر سے اوسکی تصدیق هوتي ہے - ایک دوسرا شاعر بهی کہتا ہے :

و خمارغانیة عقـدت براسهـــا
اصلا و کان منشـــرا بشمالهـــا

ترجمه - اور ایک نو جوان عورت کو میں نے شام کے وقت دوپٹا اوڑها دیا ' حالانکه وہ دن بهر بے پردہ اور بدحواس رہ چکي تهی -

(۲) بغض و عداوت کے نشے میں تذلیل و تحقیر کے لیے میدان جنگ میں دشمنوں کي لاشوں کو گهسیٹنا لڑائیوں میں اکثر هوتا تها - چنانچه یه کہنا که " میں نے حریف کو میدان جنگ میں پانوں پکڑ کر گهسیٹا " اس جمله کا مرادف تها که " میںنے اوسکو قتل کیا " کو قتال اور یه تذلیل دونوں لازم و ملزوم تهے :

و شددتشدة اخری فجـــرزا
بارجل منهم و رموا جوددـــا

ترجمه - اور دشمنوں کے دوسرا حمله کرنے اپنے حریف مقابل کے پانوں پکڑے اور گهسیٹا ' اور جوہن کو تیر مارا -

(۳) دشمن کے ناک کان کاٹ ڈالنا اور اونکي صورت کو مسخ کردینا ' نه صرف مردوں هي تک محدود تها بلکه عورتیں اس میں مردوں سے بهي آگے تهیں - چنانچه تاریخ اسلام میں حضرت حمزہ کی لاش هندہ کے اس وحشیانه طرز عمل کا درد انگیز منظر پیش کرتي ہے -

(۴) دشمن کو زنده آگ میں جلادینا ایک بڑا تاریخي کارنامه خیال کیا جاتا تها - چنانچه ایک شخص نے کسی قوم کو آگ میں جهونک دیا تهـا جسکي یادگار میں عرب نے اوسکو " محرق " کا خطاب دیا ' اور اوس نے عرب کی تاریخ جنگ میں ایک نئي تلمیح پیدا کردي - چنانچه ایک شاعر چند بہادران عرب کي مدح میں کہتا ہے :

کانوا علی الاعداء نار محـــرق و لقومهم حرما من الاحرام

ترجمه ـــ وہ لوگ دشمنوں کےلیے تو محرق کی آگ تهے جسنے ایک قوم کو زنده جلادیا تها - مگر اپنی قوم کیلیے منجملـه اور پناہ گاهوں کے ایک جاے پناہ تهے -

(استدلال لغوي)

جنگ اگرچه همیشه دنیا کیلیے ایک مصیبت خیال کی گئي ہے ' لیکن عرب کے وحشیانه طریقه جنگ نے مثل روم و بابل کے اوسکو اور بهي زیاده مہیب اور خطرناک بنادیا تها - چنانچه عربی زبان میں جنگ کیلیے جو الفاظ ' جو ترکیبیں ' اور جو استعارے وضع کیے گئے تهے ' ان سب سے اسکا اظہار هوتا ہے -

اهل عرب لڑائی کو آگ سے تشبیه دیکر اوسکے لیے آگ کے تمام لوازم ثابت کرتے تهے :

و اوقد نارا بینهـــم بصرامها لها و هج للمصطلي غیر طائل

ترجمه ـــ اور خدا دونوں قبیلوں میں لڑائی کی آگ کا شعله بهڑکاے جو تاپنے والے کیلیے سخت مضر هو !

قرآن مجید نے بهی اس استعارہ کا استعمال کیا ہے :

کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله - (۵ : ۶۹)

جب جب اونهوں نے لڑائی کی آگ بهڑکائی ' خدا نے اوسکو بجها دیا -

لڑائي کو اونٹ سے تشبیه دیتے تهے جو سب سے زیاده انتقام کیش جانور ہے ' اور جب زمین پر دفعةً بیٹهتا ہے تو اوسکے عظیم الشان سینه و گردن کا ثقل هر اوس چیز کو چور چور کردیتا ہے جو اوسکے اندر آ جاتی ہے :

انختم علینا کلکل الحرب مرة فنحن منیخوها علیکم بکلکل

ترجمه - جس طرح تم نے همارے اوپر لڑائي کے اونٹ کو بٹهاکر همیں چور چور کردیا ' اسي طرح هم بهي تم کو پاش پاش کردینگے -

مفرد استعارے بهي اسی قسم کے مفهوم پر دلالت کرتے تهے - نظام میندهوں کے ٹکر لڑنے کو کہتے هیں - لڑائیوں میں بهی چونکه اسی قسم کي بہیمیت و سبعیت کا اظہار کیا جاتا تها ' اسلیے حملے کیلیے اس لفظ سے استعارہ کرتے تهے :

والکر بعـــد الفـــراد کرہ التقدم و النطاح

ترجمه ـــ اور پہلو بچانے کے بعد حمله ' جب که آگے بڑهنا اور ٹکر لڑنا نا گوار معلوم هونے لگتا ہے -

آج سرنگوں اور تارپیڈو اور زیر آب کشتیوں کے طویل سلسلوں کی وجہ سے ناکہ بند بیڑا خود ہی سخت خطرہ میں مبتلا ہوجاتا ہے -

جاپانیوں کے بیٹیل شپوں کا ایک ثلث حصہ محض ان سرنگوں کی وجہ سے ضائع ہوگیا تھا' جو پورٹ آرتھر کے باہر لگی ہوئی تھیں - غرض کہ نسبت نیلسن کے زمانے کے آج ناکہ بندی بہت مشکل ہوگئی ہے اور اسلیے یہ شے چنداں قابل اعتماد نہیں -

ہمکو صحیح طور پر نہیں معلوم کہ دونوں حریفوں کے بیڑوں کی طاقت کتنی ہے ؟ تاہم جسقدر واقعات و حالات شایع ہوئے ہیں' انکی بنا پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگلستان کی بحری قوت جرمنی کی بحری قوت سے زیادہ ہیں - پس اگر جرمن بیڑے نے معرکہ پیش کیا تو اغلب یہ ہے کہ انگریزی بیڑا انکے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کریگا' لیکن اگر جرمن بیڑے نے اپنے مصالح جنگ کی وجہ سے معرکہ پیش کرنا مناسب نہ خیال کیا اور صرف یونہی چھیڑ چھاڑ کرتا رہا' تو پھر وہ مشکل ترین سوال سامنے آتا ہے کہ انگریزی بیڑا کیا کریگا ؟ کیا وہ کہ انتظار کی سختی اور تیاری کا بار گراں برداشت کرتا رہے ؟ لیکن یہ تو اسکے لیے نہایت ہی سخت آزمایش ہوگی - ایسا کرنا نا قابل اندازہ نقصانات اور مشتبہ نتائج کے خدشات سے پر ہے !

آجکل کی بحری جنگ محض طاقت جسمانی اور ذہانت کا کام نہیں ہے' بلکہ بڑی حدتک اسمیں موجودہ تمدن و علم کے پیدا کیے ہوئے جہنمی اسلحہ کو بھی دخل ہے - ایک خوش قسمت تار پیڈو کشتی یا چھوٹی سی سرنگ ایک بڑے سے بڑے اور بہتر سے بہتر بٹیل شپ جہاز کو قعر دریا میں پہنچا دے سکتی ہے - جرمنی کا ایک درجیبل جہاز بم کا ایک گولا پھینک کے تمام برطانیہ میں تہلکہ مچا دیسکتا ہے' اور اس یقین کا خاتمہ کر دیسکتا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کی تماشہ گاہ جنگ محض بحر شمالی ہی تک محدود ہے !

اگر ایک کھلے شہر پر درجیبل ہوائی جہاز سے بم کے گولے پھینکے جائیں یا کسی کروزر سے شیل گولا اتار آجائے تو بیشک اس شہر کے باشندوں میں خوف اور ہراس پیدا کیا جاسکتا ہے -

البتہ ان چیزوں سے سمندر کی کمان حاصل نہیں ہوسکتی اسلیے جرمنی اگر سمندر کی کمان اپنے ہاتھہ میں لینا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ اسکا بالائی سمندر کا بیڑا انگریزی بیڑے کو چیلنج دے -

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوں کے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرم بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

الہلال

۱۰ شوال ۱۳۳۲ ہجری

الحرب والاسلام

انقلاب ماہیت جنگ

یقلب اللہ اللیل و النہار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار (۲ : ۴۴)

”حرب“ اور ”اسلام“ میں کسی قسم کا اتحاد و ائتلاف نہیں - ترکیب ہجائی کے لحاظ سے ان دونوں لفظوں میں ایک حرف کا بھی اشتراک نہیں پایا جاتا - مفہوم لغوی میں اس سے بھی زیادہ اختلاف ہے - حرب کے لغوی معنی سے ایک ایک بچہ واقف ہے' لیکن اگر کوئی بد قسمت انسان ایسا بھی ہے جسکو اسکی تحقیق کی ضرورت ہے' تو قاموس اور لسان العرب کی ورق گردانی کی جگہ اوسکو دنیا کی بربادیوں کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے' جسکا ایک ایک صفحہ اس لفظ کی عبرت انگیز تفسیر کرتا ہے - اگر اوسکو اس سے بھی تسکین نہ ہو تو اسوقت یورپ کا میدان کارزار ایک مبسوط لغت کی طرح دنیا کے سامنے کھلا ہوا ہے - خون کی دھاریں اوسکی ایک ایک سطر کو نمایاں کر رہی ہیں - ان سطروں میں اس لفظ کی سرخی آسانی کے ساتھہ نظر آجاسکتی ہے !

لیکن ایسی حالت میں جبکہ ارض الہی کا امن سمندر کی خونین لہروں میں ڈوب گیا ہے' صلح و آشتی کی دیوی نے خون کی چادروں میں اپنا منہ چھپا لیا ہے' اور اطمینان و سکون کو خونخوار توپوں کا دہن آز نگل چکا ہے' لفظ اسلام کی لغوی تحقیق مشکل اور از بس مشکل ہے - ایسی حالت میں دنیا کو کیونکر یقین دلایا جاسکتا ہے کہ ” اس لفظ کا مادہ سلم ہے جسکے معنے صلح کے ہیں “ صلح کا آخری نتیجہ اطاعت و فرمانبرداری ہے' اسلیے اگرچہ صحیح ہے کہ اسلام کے معنے ”گردن انداختن“ کے ہیں' تو دنیا کے تمام مذاہب میں صرف وہی ایک ایسا مذہب ہے جو صلح و آشتی کا آخری نتیجہ ہے :

واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (۳ : ۹۸)	اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو خدا نے تم میں باہم میل اور الفت پیدا کردی اور تم اوسکے فضل سے دشمنوں کی جگہ آپسمیں بھائی بھائی ہوگئے -

لیکن با اینہمہ تنافی و تباین' با اینہمہ تضاد و تقابل' با اینہمہ تخالف و تناقض' اب تک یورپ ان دونوں لفظوں کو مرادف سمجھہ رہا ہے - ایک یورپین کے سامنے جب اسلام کا نام لیا جاتا ہے تو جنگ کا ایک وسیع سلسلہ اوسکے پیش نظر آجاتا ہے - وحشت' خونریزی' غارتگری' اور بد امنی کا ایک خونین منظر اوسکی نگاہ کے سامنے پھر جاتا ہے - وہ اوسکو دیکھتا ہے تو اوسکا رشتۂ نگاہ خون کی دھاروں

اکثر لوگ مذاحاً یا تحقیراً اشخاص کے نام بگاڑ دیتے ہیں ' اور رفتہ رفتہ یہی مسخ شدہ نام انکا اصلي نام بن جاتا ہے - مدینہ میں اسکا عام رواج ہوگیا تھا - بظاہر یہ ایک معمولي بات تھی ' لیکن قرآن مجید میں اسکے متعلق ایک خاص آیت نازل ہوئی :

یا ایها الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم و لا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منهن و لا تلمزوا انفسکم و لا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان و من لم یتب فاولئک هم الظالمون - (۴۹ : ۸)

مسلمانو ! کوئی قوم کسي قوم کي هنسي نه اڑاے ' شاید وہ ان سے بہتر ہو' اور نه کوئی عورت کسي عورت کي هنسي اڑاے' شاید وہ عورتیں ان سے بہتر ہوں - آپس میں ایک دوسري کي تحقیر کي غرض سے اشارہ بازیاں نه کرو' لوگوں کے نام نه بگاڑو' ایمان لانے کے بعد ایسے ناموں کا ہونا کیسی بري بات ہے ! اور جو لوگ اس سے رجوع نہیں کرتے وہ یقیناً ظالم ہیں -

یہ اصلاحین ان خیالات کے طریق اظہار کے متعلق نہیں تھے جن کي حقیقت کو اسلام نے نہیں بدلا تھا ' لیکن اسلام نے جنگ کي حقیقت ' اونکے اسباب ' اور انکے مقاصد میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے - اس لحاظ سے جنگ کے متعلق عرب کا لٹریچر اسکي اصلاح کا سب سے زیادہ مستحق تھا - عرب میں جنگ کیلیے سیکڑوں الفاظ ' سیکڑوں محاورے ' سیکڑوں ترکیبیں ' اور سیکڑوں استعارے پیدا ہوگئے تھے ' لیکن وہ سب کے سب صرف ایک وحشیانہ جنگ کیلیے موزوں تھے - ایک متمدن قوم ' ایک ترقی یافتہ نظام ' ایک صلح پسند مذہب ' ایک پیام رسان امن جماعت ' ان الفاظ کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی -

(الجهـــاد)

اسلیے حقیقت جنگ کے انقلاب کے ساتھہ اسلام نے ان تمام الفاظ و محاورات کو بھي یک لخت متروک کردیا ' اور غزوات اسلامیہ کیلیے صرف ایک سادہ لفظ " جہاد " کا استعمال کیا جس سے "حرب" کي طرح نه تو غیظ و غضب کے جذبات ظاہر ہوتے تھے' نه لوٹ مار' سلب و نہب' اور وحشت کي بو آتي تھی - بلکه وہ صرف اوس انتہائي کوشش پر دلالت کرتا ہے جو ایک اعلی مقصد کے حصول کیلیے کیجا سکتي ہے - خواہ بذریعہ قوت ہو' خواہ بذریعہ زبان' خواہ بذریعہ افعال جوارح ' یا بواسطۂ قبضۂ شمشیر :

لیس للانسان الا ماسعی

انسان کو صرف اپني کوششوں هی کا صله مل سکتا ہے

قرآن حکیم نے جنگ کے ہر موقع پر اسی لفظ کا استعمال کیا ہے' اور قرآن مجید کی اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف جنگ و خونریزي هي تک محدود نہیں ہے' بلکه عموما اسکے ذریعہ سے عام صبر' ضبط' خاموشي' تزکیہ نفس' اور اخلاق کا اظہار کیا گیا ہے :

لکن الرسول و الذین آمنوا معه جاهدوا باموالهم و انفسهم و اولئک هم الخیرات و اولئک هم المفلحون (۹ : ۸۹)

لیکن رسول اور وہ لوگ جو رسول کے ساتھہ ایمان لاے ' یہ وہ لوگ ہیں نه انہوں نے اپني جان و مال دونوں سے جہاد کیا - تمام بھلائیاں صرف انہی کے لیے ہیں - اور وهي کامیاب ہیں -

و الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا و ان الله لمع المحسنین (۲۲ : ۶۹)

اور جن لوگوں نے ہمارے لیے جہاد (ریاضت و سعی) کی ہم انکو اپنے پانے کے راستے بتلادینگے ' اور خدا صرف ارباب احسان هی کے ساتھہ ہے -

اس آیۃ میں جس جہاد نفس و روح کا ذکر کیا ہے ' اسے آنحضرۃ صلی الله علیه وسلم نے ام الاحادیث یعني حدیث جبریل میں بذیل تشریح " احسان " واضح تر کردیا ہے :

ان تعبد الله کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراک (مشکوۃ - ص ۳۰)

خدا کي عبادت اس طرح کرو گویا تم اوسکو دیکھہ رہے ہو' اور اگر اسطرح نہیں ہوسکتا تو کم ازکم اس قدر استغراق تو ہو کہ گویا وہ تمھیں دیکھہ رہا ہے !

ثم ان ربک للذین هاجروا من بعد مافتنوا ثم جاهدوا و صبروا ' ان ربک من بعدها لغفور رحیم - (۱۹ : ۱۱۱)

اونلوگوں کیلیے جنھوں نے سخت آزمایش کے بعد ہجرت کي' پھر جہاد اور صبر کیا ' الله کا فضل طیار ہے - خدا ایسی صداقتوں کے بعد بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے -

و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر -

وہ مسلمان کامیاب ہیں ' جنھوں نے حق اور صبر کي وصیت کي -

ان الله یحب الذین یقاتلون في سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)

خدا اونلوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اوسکي راہ میں اس طرح استقلال کے ساتھہ صف بستہ لڑتے ہیں ' گویا وہ جڑي ہوئي دیوار ہیں !

(قتال اسلامی اور سلب و نہب)

ان آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد اسلامي کي حقیقت صرف صبر و استقلال اور ضبط و ایثار سے متقوم ہوتي ہے - مال غنیمت اور اظہار غیظ و غضب وغیرہ اوسکي حقیقت میں نه تو داخل ہیں - اور نه اوسکا خاصہ لازمي ہیں - وہ محض بالکل عارضی چیزیں ہیں - جہاد کا اصلي مقصد ان سے بہت اعلی و اشرف ہے - یہي وجه ہے کہ ابتداے اسلام میں طلب مال غنیمت پر عتاب الہي نازل ہوا تھا :

فلما کان یوم بدر وقعوا فی الغنائم قبل ان تحل لهم ' فانزل الله لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم (ترمذي کتاب التفسیر- ص- ۵۰۳)

جب واقعہ بدر پیش آیا تو صحابہ مال غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف ہوگئے' حالانکہ وہ اوسوقت تک حلال نہیں ہوا تھا' اسپر خدا نے یہ آیت نازل کي کہ " اگر خدا کي مشیت نے اسکا فیصلہ نه کردیا ہوتا تو جو مال تم نے بطور غنیمت کے لوٹا ہے ' اوسپر بہت بڑا عذاب نازل ہوتا "

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے معرکہ جہاد میں غنیمت حرام تھي ' حالانکه اگر اسلامي جہاد کا مقصد لوٹ مار ہوتا ' تو قریش کا کاروان تجارت' اسلام کے دامن مقصود کو اچھی طرح بھر سکتا تھا - اسلیے وهي اسکا بہترین موقع تھا -

اسکے بعد اگرچہ غنیمت حلال ہوگئي تاہم اوس سے جہاد کے ثواب اور نیتوں کے خلوص میں کمی آجاتي تھی :

مامن غازیة تغزو فی سبیل الله فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الآخرة و یبقی لهم الثلث و ان لم یصیبوا غنیمة تم لهم اجرهم (مسلم جلد ۲ ص ۱۴۰)

جو فوج خدا کي راہ میں لڑکر غنیمت حاصل کرلیتی ہے' اوسکے اخروي ثواب کا دو ثلث اوسکو فوراً مل جاتا ہے لیکن ایک ثلث باقي رہ جاتا ہے - پھر جب وہ لوٹ مار نہیں کرتي تو اوسکو یہ ثلث بھی مل جاتا ہے -

جذبۂ انتقام کے ایک اضطرارانہ اور بدرجۂ آخر اظہار پر خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو خدا کی طرف سے متنبه کیا گیا :

مفرد الفاظ بھی اسی قسم کے معانی پر مشتمل ہوتے تھے - عربی زبان میں لڑائی کیلیے ایک متداول لفظ " روع " ہے جسکے معنے خوف کے ہیں :

اذا حملتنی والسـلاح مشیحـة
الی الروع لم اصبح علی سلم وائل

ترجمہ — جب وہ گھوڑا مجھکو مع ہتیاروں کے سوار کرکے میدان کی طرف دوڑیگا ' تو میں بکر بن وائل کی صلح کو تسلیم نکرونگا بلکہ لڑونگا -

لڑائی کو " یوم کریہہ " یعنے مصیبت کا دن بھی کہتے تھے ' اور جو لوگ مرد میدان ہوتے تھے ارنکو " ابن کریہہ " کا خطاب دیا جاتا تھا - یعنے " فرزند مصیبت " -

اما فی بنی حصن من ابن کریهة
من القـوم طلاب الترات عشمشم ؟

ترجمہ - کیا قبیلہ بنی حصن میں کوئی مصیبت (جنـگ) کا انتقام کیش اور اولوالعزم فرزند نہیں ہے ؟

(حــرب)

عربی زبان کی وسعت اس قسم کے سیکڑوں ہزاروں الفاظ پیش کرسکتی ہے ' لیکن سب سے زیادہ متداول لفظ حرب تھا جو لغوی معنی کے لحاظ سے مقاصد جنگ کی ایک جامع تفسیر ہے دنیا میں صرف لوٹ مار یا بغض و انتقام کے لیے شعلۂ جنگ بھڑکایا جاتا تھا - پہلی قسم کی لڑایوں کو الف و عادت نے عرب کے لیے ایک معمولی چیز بنا دیا تھا ' اسلیے اونھوں نے کوئی تاریخی حیثیت نہیں پیدا کی - لیکن دوسری قسم کی لڑائیوں کی عبرت انگیز داستانوں کو تاریخ نے محفوظ رکھا ہے ' جنکے لیے اهل ادب کی اصطلاح میں " ایام العرب " کا لفظ وضع کیا گیا ہے -

" حرب " کا لفظ ان دونوں قسموں کی لڑائیوں کے اسباب و مقاصد پر محیط ہے ' جیسا کہ تصریحات لغت سے ثابت ہوتا ہے کہ حرب.

حرب خشمگیں شدن ، تحریب براغالانیدن و خشم کردن - و بخشم آوردن و تیز کردن سنان را ' حربه الرجل ماله الذی یعیش به حرب گرفتن مال کسے و بے چاره ماندن - وقد حرب ماله ای سلبه فهو محروب و حریب و الحـربته ای دللته علی ما یغنمه من عدو -

کے معنے غصہ ہونے کے ہیں ' اور تحریب کے معنے بھڑکانے ' غصہ کرنے غصہ دلانے ' اور نیزہ تیز کرنے کے - حربه اوس مال کو کہتے ہیں جس پر آدمی زندگی بسر کرتا ہے - حرب کا اطلاق کسی کے مال کے لے لینے اور مفلس رہ جانے پر بھی ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ " حرب ماله " یعنے اوسکا مال چھین لیا گیا - لٹے ہوے شخص کو " محروب " اور " حریب " کہتے ہیں کہ " الحربته " یعنے میں نے کسی شخص کو دشمن کے مال کی طرف رہنمائی کی تاکہ اوسکو لوٹ لے -

یہی قوم تھی ' یہی لٹریچر تھا ' یہی زبان تھی ' جس میں قرآن مجید نازل ہوا - اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اوس نے عرب کے عقائد ' عرب کے اعمال ' عرب کے تمدن ' عرب کی تہذیب میں جو اصلاحیں کیں ' عرب کی تاریخ جنگ پر اور پھر تمام دنیا کی تہذیب جنگ پر بھی ان تغیرات و اصلاحات کا اثر پڑا ہے یا نہیں ؟

(الحرب و القرآن)

قرآن حکیم کے عقائد ' اعمال ' اخلاق اور تہذیب و تمدن کے متعلق جو اصلاحیں کیں ' وہ صرف اونکی سطح باطنی تک محدود نہیں ہیں ' بلکہ اونکے خال و خط ان چیزوں کی سطح ظاہری پر بھی نمایاں نظر آتے ہیں - الفاظ و اصطلاح اگرچہ کوئی حقیقی چیز نہیں ' بلکہ معانی کا غلاف ہیں جو اونکے اوپر چڑھا دیا گیا ہے - لیکن چونکہ اسلام کی اصلاحیں مغز و پوست دونوں کو شامل ہیں ' اسلیے اوس نے تمام چیزوں کے ساتھہ عربی لٹریچر اور عربی زبان کی بھی اصلاح کی ہے -

زبان درحقیقت ہماری دینیات نفسانیہ کی سفیر ہے جو نہایت دیانت داری کے ساتھہ ہمارے دل کا پیغام لاتا اور پہونچا دیتی ہے - اس بنا پر وہ تمامتر ہمارے خیالات ' ہمارے عقائد ' اور ہمارے اخلاق و عادات کی تابع ہے - وحشت کے زمانے میں چونکہ انسان کے خیالات نہایت پست و ذلیل ہوتے ہیں ' اسلیے الفاظ و عبارات پر بھی اونکا اثر پڑتا ہے - امیده قوموں میں سیکڑوں فحش الفاظ اسی پستی اخلاق کی بنا پر رواج پا جاتے ہیں جنکو ایک متمدن انسان سن بھی نہیں سکتا - عرب کی وحشت اور بدویت نے اس قسم کے جو الفاظ پیدا کردیے تھے ' اوسکو وہ اعلی درجہ کا تمدن نہیں گوارا کرسکتا تھا جسکو قرآن مجید پیدا کرنا چاہتا تھا - اس بنا پر قرآن مجید نے ان تمام الفاظ کی اصلاح کی اور اونکو بدل دیا -

اظہار خیالات کا سب سے زیادہ نازک موقع وہ ہوتا ہے جہاں انسان کے وظائف زوجیت اور اجتماع تناسلی کے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - عرب کے مشہور شاعر امرؤ القیس نے جس فحاشانہ طریقہ سے اس خیال کو ظاہر کیا تھا ' تمام ادباء اسلام کی تہذیب اوس سے نالاں ہے -

و مثلک حبلی قد طرقت و مرضع فالهیتها عن ذی تمائم محول

لیکن قرآن حکیم میں خاص عورتوں کے متعلق سورۂ نساء نازل ہوئی - چونکہ اسمیں عورتوں کے نکاح و طلاق کے تمام احکام مذکور ہیں ' اسلیے قدرتی طور پر نازک مواقع بیان بھی بار بار آئے ہیں - لیکن قرآن مجید نے جن مہذب الفاظ اور لطیف اشارات میں اونکا ذکر کیا ہے ' اونکو شرم و حیا اپنے چہرے کا نقاب سمجھتی ہے !

مثلاً یہ مفہوم ادا کرنا تھا کہ خلوت صحیحہ کے بعد عورتوں سے پھر مہر واپس نہیں لیا جاسکتا ' اسکو قرآن مجید نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے :

وکیف تاخذونه و قد افضی بعضکم الی بعض واخذن منکم میثاقا غلیظا (۴ : ۲۴)

اور مہر کیونکر واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم میں ایک دوسرے تک پہونچ چکا ' اور عورتوں نے تم سے پختہ وعدہ لے لیا -

قرآن حکیم نے دوسرے موقع پر اسکے لیے " لمس " کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے معنی صرف " چھونے " کے ہیں مرد اور عورت کے اجتماع خاص کو وہ صرف " عورت کے چھونے " سے ادا کرتا ہے :

او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا - (۴ : ۲۶)

تم نے اگر عورتوں کو چھودیا ہو اور پھر غسل کیلیے پانی نہ مل سکے تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

انسان کی بعض حوائج فطریہ کا ذکر بھی اکثر حالتوں میں تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے ' اسلیے قرآن مجید نے جاے ضرور کا ذکر " غائط " کے لفظ سے کیا ہے - جسکے معنی ہموار زمین کے ہیں ' کیونکہ انسان قضاے حاجت کیلیے اکثر ہموار زمین ہی کا انتخاب کرتا ہے :

ان جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (۴ : ۴۶)

اور اگر تم میں سے کوئی شخص جاے ضرور سے آے یا تم عورتوں کو چھوؤ اور پانی نہ مل سکے ' تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

مقالات

موازنه قواء بحریه

سطح دریا پر جنگی جہازوں کی نمایش

یورپ نے غرور طاقت کے جو مجسمے (استیچوز) قائم کیے هیں' ان میں جدید جنگی جہازوں کے مستول سب سے زیادہ نمایاں نظر آتے هیں' اور یہی هیں جنہوں نے آجکل گرجنے والی توپوں' اور اڑنے والے گولوں سے سطح دریا پر برق و باد کا ایک تلاطم خیز طوفان بپا کر دیا هے -

(برطانیه)

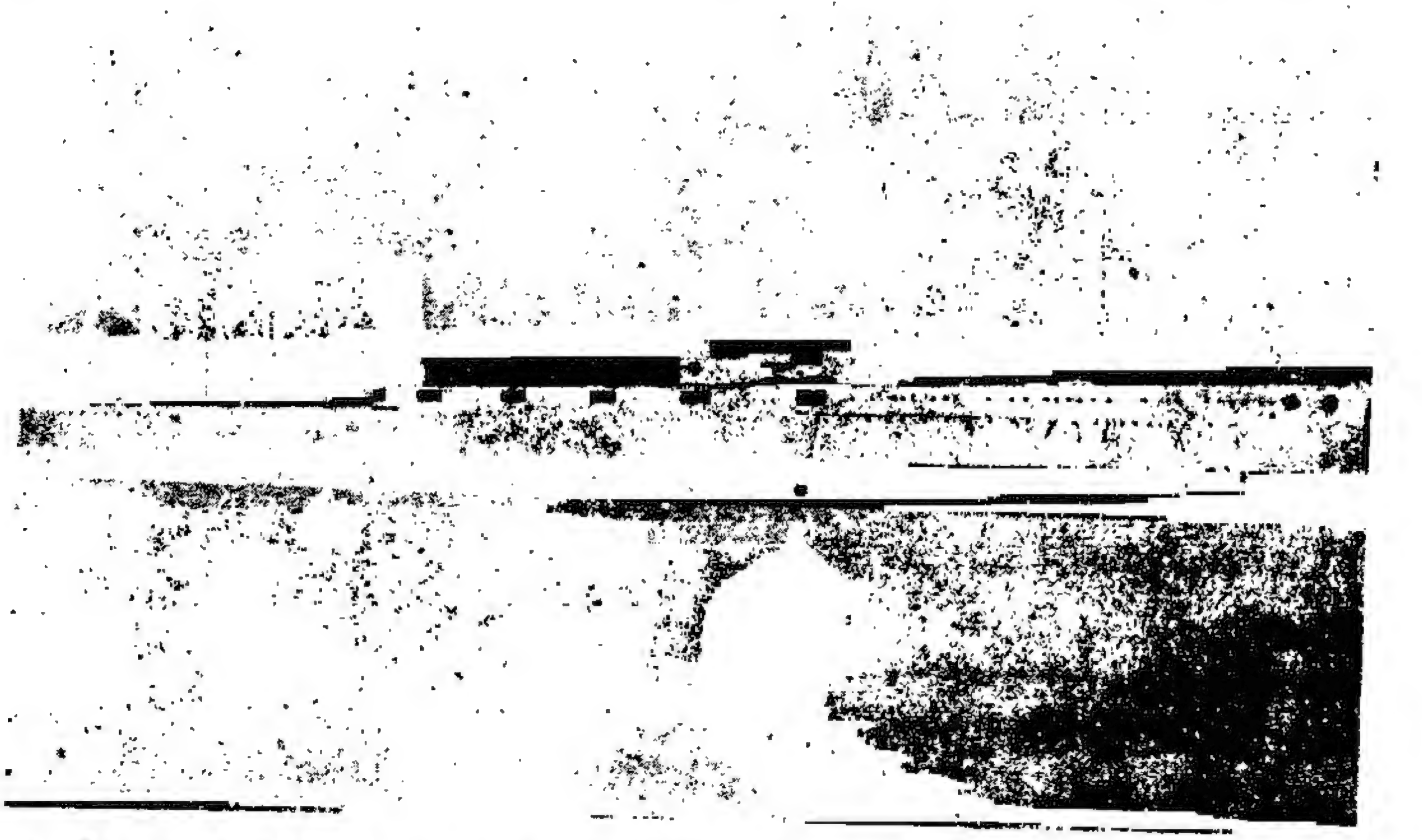

دولة علیه کا دوسرا آهن پوش جہاز " سلطان عثمان " جو موجوده عہد کا بہترین آهن پوش هے مگر افسوس که جنگ یورپ کے چھڑ جانے کی وجه سے دولة برطانیه اسپر متصرف هوگئی هے

یورپ کی سلطنتوں نے چند دنوں سے مسابقت کیلیے میدان کی جگه سطح دریا کو انتخاب کیا تھا اور هر سلطنت جنگی جہازوں کی تیاری میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاهتی تھی ' لیکن آگے بڑھ نکلنے کا فخر صرف انگلستان کو حاصل هوا - چنانچه سنه ۱۹۰۵ع میں سب سے پہلے انگلستان هی نے ایک نہایت عظیم الشان آهن پوش جنگی جہاز تیار کرایا جسکا نام ڈریڈناٹ (کسی سے نه ڈرنے والا) رکھا گیا - یه جہاز عظیم الشان توپوں سے مسلح کیا گیا تھا' اور لوہے کی وہ چادریں جن سے اوسکی سطح کو منڈھا گیا تھا ' ۳۰ - سینٹی میٹر دبیز اور بلند تھیں اور اسکے اندر ۱۷۰۰ ٹن وزن سما سکتا تھا - اوس میں دس توپیں تھیں - جنکے دہانوں کا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے بھی زیاده تھا - اور اوسکا انجن ۲۳۰۰۰ گھوڑے کی طاقت رکھتا تھا ' اور اسکی انتہائی رفتار فی گھنٹه ۲۱ میل بحری تھی -

اس سے پہلے جو جنگی جہاز موجود تھے ' اونکی رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری سے بھی کم تھی ' اور صرف ایک جہاز پر ۴ بڑی توپیں تھیں ' لیکن اس ڈریڈناٹ نے جنگی جہاز کا ایک نیا نمونه قائم کر دیا ' اور تمام سلطنتوں نے اسی وضع کے جہاز تیار کرانا شروع کر دیا - خود انگلستان نے سنه ۱۹۰۵ اور ۱۹۰۶ ع میں اس وضع کے تین جہاز اور بنوائے - سنه ۱۹۰۶ اور سنه ۱۹۰۷ میں بھی برطانیه کی بحری قوت میں تین جہازوں کا اضافه کیا گیا - سنه ۱۹۰۷ اور سنه ۱۹۰۸ ع میں بھی ویسے هی تین جہاز تیار کرائے گئے ' اور علی سبیل الترتیب سنه ۱۹۰۸ ' سنه ۱۹۰۹ ' اور سنه ۱۹۰۹ سنه ' ۱۹۱۰ میں دو دو جہازوں کے سالانه اضافه سے انگلستان نے دفعتاً سطح سمندر کو بالکل چھالیا -

نیوزیلنڈ کی طرف سے بھی انگلستان کیلیے اس وضع کا ایک جہاز تیار کراکے پیش کیا گیا -

چھوٹی چھوٹی توپوں کے علاوه ان تمام جہازوں میں آٹھ دس بڑی بڑی توپیں بھی لگائی گئی هیں جنکا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے زیاده کا هوتا هے - ان میں تین جہازوں کی رفتار ۲۷ میل (بحری) تک پہنچ گئی هے جو بہت زیاده شرح رفتار هے -

(جرمنی)

سلطنت جرمنی سنه ۱۹۰۷ سے سنه ۱۹۱۱ تک اپنی بحری طاقت کے بڑھانے میں مصروف رهی - اس مدت میں اوس نے اسی قسم کے ۲۱ جہاز تیار کرائے ' جنکی بڑی توپوں کا دہانه ۲۷ سے لیکر ۳۰ سینٹی میٹر تک کا تھا - اونکی شرح رفتار ۲۱ میل بحری سے ۲۸ میل بحری تک پہونچ چکی هے -

(فرانس)

سلطنت فرانس نے سنه ۱۹۱۰ ع سے سنه ۱۹۱۱ ع تک کے زمانے میں چار جہاز تیار کرائے ' جن میں هر ایک باره بڑی توپوں کا خطرناک ذخیره اپنے ساتھه رکھتا تھا ' اور ان توپوں کے دہانے کا قطر ۳۰ سینٹی میٹر تھا - ان توپوں کے علاوه هر ایک جہاز میں چھوٹی چھوٹی توپیں بھی لگائی گئیں تھیں ' جنکے دہانوں کا قطر ساڑھے باره

ليس لك من الامر شي ا يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون -

تمکو اسکا کوئي حق نہیں ' یا تو خدا اونکی توبہ قبول کرلیگا یا اونکو عذاب دیگا کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں -

(ایفاء عہد)

غدر و بیوفائي جنگ کا خاصہ لازمي تھي - عورتوں ' بچوں ' قاصدوں ' اور نوکروں کے قتل میں کسي قسم کي تفریق نہیں کي جاتي تھي بلکہ سب کے سب نذر تیغ ہوجاتے تھے - دشمنوں کو زندہ آگ میں جلا دیا جاتا تھا ' دشمن کے ناک کان کاٹ کر بطور ہار کے پہنے جاتے تھے ' دشمنوں کو باندھکر قتل کیا جاتا تھا ' کھانے پینے کھیلنے راستے میں کسیکو لوٹ لینا معمولي بات تھي ' لیکن اسلام نے جنگ کي اس حقیقت کو بدلکر دفعتاً ان تمام وحشیانہ افعال کو مٹا دیا :

لكل غادر لواء يوم القيامة يعرف به يقال هذا غدرة فلان (مسلم جلد - ۲ - ص - ۶۴)

قیامت میں ہر بد عہد کیلیے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس کے ذریعہ سے وہ پہچانا جائیگا اور کہا جائیگا کہ یہ فلاں کي عہد شکني کا جھنڈا ہے -

ایک اور حدیث میں ہے :

ان امراة وجدت في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم مقتولة فانكر رسول الله قتل النساء والصبيان (مسلم جلد ۲ - ص - ۶۵)

آنحضرت نے کسي غزوہ میں ایک مقتول عورت دیکھي ' اسپر آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا -

مسیلمۂ کذاب کا قاصد جب اوسکا خط لیکر آیا تو آپ نے فرمایا :

لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقكما (ابو داؤد جلد - ۲ - ص - ۲۴)

اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمھاري گردنیں اوڑا دیتا -

ابو داؤد میں ایک اور تصریح ہے :

لا تقتلن امراة و لا عسيفا (ابو داود جلد ۲ - ص - ۹)

عورتیں اور نوکر نہ قتل کیے جاویں -

آگ میں جلانے سے قطعاً روک دیا :

لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار (ابو داود جلد - ۲ - ص ۷)

آگ کا عذاب صرف خدا هي دیسکتا ہے -

مسلمانوں کیلیے میدان جنگ میں اعلى ترین اخلاق قائم کیا :

قال : اعف الناس قتلة اهل الايمان (ابوداود جلد - ۲ - ص - ۹)

سب سے زیادہ محفوظ اور باپردہ مسلمانوں کے مقتول ہیں -

قطع اعضا کي وحشیانہ رسم کي ممانعت کے متعلق بے شمار تصریحات ہیں :

كان يحثنا على الصدقة و ينهانا عن المثلة (ابو داود - جلد - ۲ ص ۹ -)

آنحضرت صحابہ کو صدقہ کي ترغیب دیتے تھے ' اور مثلہ سے یعنے انسان کے اعضاء کے کاٹنے سے منع فرماتے تھے -

دشمن کو باندھکر اور اذیت دیکر قتل کرنا آج کل کي متمدن رزمگاہوں کے لیے بھي مفاخر میں داخل ہے لیکن اسے تیرہ سو برس پہلے ریگستان حجاز کا تمدن اسلامي یہ تھا :

غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن وليد فاتى باربعة اعلاج من العدو فامربهم فقتلوا صبرا ... فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري - فقال سمعت رسول الله (صلعم) نهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها - فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاعتق اربعة رقاب (ابوداود جلد - ۲ ص - ۱۰)

ہم عبد الرحمن بن خالد بن الولید کے ساتھہ ایک غزوہ میں گئے تو چار کافر دشمنوں میں سے پکڑ لائے گئے - اونہوں نے اونکو باندھ کے قتل کرا دیا - ابو ایوب انصاري کو خبر لگی تو اونہوں نے کہا : آنحضرت نے اس قسم کے قتل سے منع فرمایا ہے ' خدا کی قسم اگر مرغي بھي ہوتی تو میں کبھي باندھ کر اوسکا ڈھیر نہ لگاتا - خالد کو یہ معلوم ہوا تو چار غلام اسکے کفارہ میں آزاد کیے ! !

الله اکبر ! چھٹي صدی عیسوی کے صحرا نشین عربوں کا یہ اخلاق اور نوع پروري تھی جسکي مثالیں آج بلجیم کے متمدن میدانوں میں بھي نہیں ملسکتیں ! اس سے بھی بڑھکر یہ کہ لوٹ مار اور غارت مال و متاع سے خاص طور پر مسلمانوں کو روکدیا گیا :

قال ان النهبة ليست باحل من الميتة (ابو داود جلد - ۲ - ص - ۱۳۰)

آپ نے فرمایا کہ لوٹ مار کا مال بالکل ایسا هی ہے جیسے مردار لاش - وہ مردار گوشت سے زیادہ حلال نہیں -

اسکے علاوہ اور بھي بہت سي جزئي باتیں تھیں جو بظاہر معمولي معلوم ہوتي ہیں ' لیکن درحقیقت اسي قسم کي چیزیں وحشت اور مدنیۃ صالحہ کے درمیان ایک دقیق حد فاصل قائم کردیتي ہیں - مثلاً عرب رومیوں اور قرطاجنیوں کی طرح لڑائیوں میں بہت غل مچاتے تھے ' اسي بنا پر لڑائي کو عربي زبان میں وغي کہتے ہیں جسکے معنے شور و غل کے ہیں - ایک جاہلی شاعر کہتا ہے :

قدضعضعت معن بجمع ذي لجب قيساً وعبد انهم با لمذهب

ترجمہ - قبیلہ معن نے بني قیس اور اونکے تابعداروں کو مقام مذہب میں ایک شور کرنے والے مجمع کے ساتھہ لوٹا -

لیکن اسلام نے شور و ہنگامہ کی جگہ غزوات میں سکون و وقار پیدا کیا :

كان اصحاب النبي (صلعم) يكرهون الصوت عند القتال (ابوداود جلد ۲ ص ۴)

صحابہ لڑائی کے وقت شور و غل کو ناپسند کرتے تھے -

ایک مرتبہ صحابہ نے کسي غزوہ میں زور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند لگائے تو آنحضرت نے فرمایا :

اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم (بخاري جزو ۸ - ص - ۹۲ كتاب الدعوات)

بھئے آہستہ آہستہ ! خدا بہرا نہیں ہے جسکو تم چلا کر مخاطب کر رہے ہو -

عرب کي جنگجو فطرت ہمیشہ جنگ و فساد کی منتظر رہتي تھی اور اسکو حصول مال کا ذریعہ سمجھتی تھی - ایک جاہلی شاعر کہتا ہے :

فلئن بقيت لار حلن بغزوة نحوى الغنائم او يموت كريم

اب اگر زندہ رہا تو ایک ایسی جنگ کی تیاري کرونگا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کا بہترین ذریعہ ہوگي ' یا نہیں تو شریفانہ موت مرجاونگا -

لیکن آپنے صحابہ کو اس قسم کے ناگوار توقع سے منع فرمایا :

قال لا تمنوا لقاء العدو فاذا لقيتموهم فاصبروا (مسلم جلد ۳ - ص - ۹۴۰)

آپ نے فرمایا کہ دشمنوں کے مقابلہ کی آرزو نکرو ' لیکن جب سامنا ہوجاے تو صبر کرو -

(لها بقية صالحة)

بنانے کا بھی حکم دیا تھا ' جو نہر رائین میں تیار ہو رہے ہیں ' اور پیرو میں اونکے لیے آلات و ادوات بنائے جا رہے ہیں -

کارخانہ نارمن کو بھی دولت عثمانیہ کی طرف سے ۱۲ ڈسٹراویر کے بنانے کی فرمایش کیگئی ہے ' جن میں ۱۰۴۰ ٹن کی گنجایش ہوگی ' اور فی گھنٹہ ۳۲ میل بحری کی مسافت طے کرسکینگی - اونکا ذخیرہ آلات جنگ ۵ توپوں اور ۱۶ عدد تارپیڈو کشتیوں سے مرکب ہوگا -

دولت عثمانیہ کے یہ وہ جہاز ہیں جنکی بنانے کی جنگ بلقان کے بعد کوشش کی گئی ' لیکن اوسکا موجودہ جنگی بیڑا ذیل کے جہازوں سے مرکب ہے :

(۱) خیر الدین بربروس
(۲) طورغود رئیس

یہ دو جہاز ہیں جنکو دستوری حکومت کے بعد دولت عثمانیہ نے جرمنی سے خریدا - دونوں ایک ساتھہ تیار ہوے تھے اور سنہ ۱۸۹۱ میں ایک ساتھہ دریا میں ڈالے گئے - ان میں ہر ایک اپنے اندر ۹۹۰۱ ٹن وزن کی وسعت رکھتا ہے ' اور ہر ایک کی مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحری ہے - ان کا ذخیرہ آلات جنگ مختلف قسم کی توپوں پر مشتمل ہے ' جن میں ۶ توپوں کا قطر ۳۳ سنتی میٹر ' ۸ توپوں کا قطر ۱۰ سنتی میٹر ' اور آٹھہ کا ۱۱ ہے -

(مسعودیہ)

یہ جہاز سنہ ۱۸۷۴ع میں سمندر میں ڈالا گیا ' اور سنہ ۱۹۰۲ع میں اسکی مرمت کیگئی ' اوسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ساڑھے ۱۲ میل بحری ہے - اوسکا ذخیرہ آلات ۱۴ توپوں سے مرکب ہے ' جن میں دو کا دہانہ تقریباً ۲۸ - سنتی میٹر کا ' اور ر کا ۱۵ - سنتی میٹر کا ہے -

(عصر توفیق)

سنہ ۱۸۸۹ میں سطح سمندر پر نمودار ہوا ' وزن ۴۶۱۳ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۳ میل بحری ہے - ذخیرہ آلات میں ۸ توپیں ہیں ' جن میں دو کا قطر ۲۸ - سنتی میٹر سے کچھہ زیادہ اور ۶ کا قطر ۱۵ - سنتی میٹر کا ہے -

(فتح بلند)

سنہ ۱۸۶۹ میں سمندر میں اتارا گیا - وزن ۲۷۲ ٹن - رفتار ۱۳ میل بحری ہے - چار توپیں رکھتا ہے ' جنکا قطر ۲۸ - سنتی میٹر ہے - اسکے آلات جنگ میں بعض آخری سرعت کے ساتھہ چلنے والی توپیں بھی ہیں -

(۱) حمیدیہ
(۲) مجیدیہ

یہ دونوں چھوٹے کروزر ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالے گئے - ہر ایک کا وزن ۷۴۰ ٹن اور رفتار ۲۲ میل بحری ہے - آلات جنگ میں دو توپیں اور ۱۶ تارپیڈو کشتیاں ہیں -

(۱) ملت
(۲) معاونۂ ملت
(۳) محبت وطن
(۴) قومی حمیت

یہ چار تباہ کرنے والی کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۹ ع میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۶۱۰ ٹن - اور مقدار رفتار ۳۵ میل بحری ہے - ہر ایک اپنے ساتھہ صرف چار چار توپیں بھی رکھتی ہے -

(۱) سون
(۲) بصرہ
(۳) تاسوس
(۴) یار حصار

یہ چاروں بھی تباہ کرنے والی کشتیاں ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۷ - اور سنہ ۱۹۰۸ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۸۰ ٹن اور سرعت رفتار ۲۸ میل بحری ہے - انکے ذخیرہ آلات میں مختلف پیمانوں کی تارپیڈو کشتیاں شامل ہیں - ان کے علاوہ اس بیڑے کے اجزاء ترکیبی میں چھوٹی بڑی ۸ چھوٹی کشتیاں بھی شامل ہیں ' جن میں چار کا وزن ۱۶۸ ٹن اور سرعت رفتار ۲۷ میل بحری ہے - چار اور جنگی کشتیاں جو ان چاروں سے بھی چھوٹی ہیں ' اونکا وزن ۹۷ ٹن اور مقدار رفتار ۲۶ میل ہے - یہ کشتیاں سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں -

(یونان)

حکومت یونان کی بحری طاقت فی الحقیقت ناقابل تذکرہ ہے اور ترکی سے بھی گئی گذری ہے - البتہ اب مندرجہ ذیل تین چھوٹے کروزروں کی جرمن کے کارخانے کو فرمائش دی ہے لیکن جنگ کی وجہ سے انکی تعمیل غیر ممکن ہوگئی ہے نیز

دولۃ عثمانیہ کے کروزر " [illegible] " کی بالائی سطح اور ۲۷ سنتی میٹر قطر
کے توپوں کے دہانے ' جنہوں نے [illegible] جنگ البلقان [illegible] کے خطوط کی حفاظت
میں [illegible] خدمات انجام دی ہیں - یہ جہاز پرانا اور جرمنی کا مستعمل ہے

(دولة عثمانيه كا كروزر: حميديه)
جس نے باوجود كہنگي و شكستگي كے گذشته جنگ
بلقان ميں حيرت انگيز كارنامے يادگار چهوڑے

سينٹي ميٹر تها - وه في گهنٹه ۲۱ ميل بحري يا اس سے بهي زياده مسافت طے كرسكتے هيں -

(امريكه)

امريكه نے سنه ۱۹۰۶ ع سے سنه ۱۹۱۲ ع تك كي مدت ميں ۱۲ نئے جهاز تيار كراے ' ان ميں سے آٹهه جهازوں ميں جو بڑي بڑي توپيں لگائي گئي تهيں ' ان كے دهانوں كا قطر ۳۰ - سينٹي ميٹر تها - ليكن چار جهازوں كي توپوں كا نكل جانے والا دهانه ۳۵ - سنٹي ميٹر كي وسعت ركهتا تها - شرح رفتار في گهنٹه ۲۰ ميل بحري سے ليكر ۲۱ ميل بحري تك هے -

(جاپان)

جاپان بهي اس ميدان ميں اپنے حريفوں سے پيچهے نه رها - اوسكے جديد جنگي جهازوں ميں دو جهازوں پر جو توپيں قائم كيگئي تهيں ' اونكا قطر ۳۰ سنٹي ميٹر ' اور طاقت رفتار في گهنٹه ۲۰ ميل بحري تهي ' ليكن پانچ جهازوں كي توپوں كا قطر ۳۶ سنٹي ميٹر تها ' اور شرح رفتار في گهنٹه ۲۷ ميل تهي - ان كا انجن ۸۶۰۰۰ گهوڑوں كي طاقت كا هے - ليكن پانچويں جهاز كي رفتار ابهي تك متعين نهيں هوسكي هے -

(اٹلي)

اٹلي نے بهي سنه ۱۹۰۹ سے ليكر سنه ۱۹۱۲ ع تك جنگي جهازوں كي تياري ميں سر گرم زندگي بسر كي - چنانچه اوس نے اس مدت ميں ۶ ڈريڈ ناٹ بناے ' جنكي مقدار رفتار في گهنٹه ۲۳ ميل سے ليكر ۲۵ ميل بحري تك هے -

(اسٹريا)

اسٹريا نے بهي سنه ۱۹۱۰ ع ميں ڈريڈ ناٹ كے نمونه پر چار جهاز بنواے ' جن ميں سے هر ايك پر ۱۲ عظيم الشان توپيں ۳۰ سنٹي ميٹر قطر كي لگائي گئي تهيں ' اور شرح رفتار في گهنٹه ۲۰ ميل بحري تهي -

(سپر ڈريڈ ناٹ)

ليكن ڈريڈ ناٹ كے علاوه جنگي جهازوں كي ايك خاص قسم اور بهي هے ' جسكو " سپر ڈريڈناٹ " كها جاتا هے - اس قسم كے جهاز ڈريڈ ناٹ سے بهي بڑے هوتے هيں اور ان پر جو توپيں لگائي جاتي هيں وه پہلے سے بهي زياده عظيم الشان هوتي هيں - انكي مقدار رفتار بهي ڈ ناٹ سے كهيں زياده هے -

سلطنت برطانيه نے اپني بحري طاقت كي نمايشگاه ميں اس قسم كے ۲۱ - جهاز نماياں كيے هيں جو سنه ۱۹۰۹ ع سے سنه ۱۹۱۳ ع تك ميں تيار هوے ' اور اس سال اس وضع كے ۵ جهاز اور بهي تيار هونے والے هيں ' ان ميں سے ۱۶ جهازوں كے اندر جو بڑي بڑي توپيں هيں ' اونكا قطر ۳۳ سنٹي ميٹر كا هے ' اور پانچ جهازوں كي توپوں كا قطر تو ۳۸ تك پهونچ گيا هے - انكي شرح رفتار مختلف هے ' جو في گهنٹه ۲۱ ميل بحري سے شروع هوكر ۲۸ ميل بلكه ۳۰ ميل بحري تك پهونچ جاتي هے - جن توپوں كے دهانے كا قطر ۳۸ سنٹي ميٹر كا هے ' وه ۱۹۵۰ رطل كا وزني گوله پهينك سكتي هيں ' ليكن جن توپوں كا دهانه ۳۳ هے ' وه ۱۴۰۰ رطل كا وزني گوله پهينكتي هيں -

اس قسم كے جنگي جهاز نهايت عظيم الشان هوتے هيں چنانچه مشهور انگريزي جهاز " اليزبتهه " كا طول ۶۵۰ انچ ' عرض ۹۴ - انچ ' اور بلندي ۳۳ سنٹي ميٹر هے

(دولت عثمانيه)

دولت عثمانيه كي جديد بحري طاقت جن تازه ترين عظيم الشان جنگي جهازوں كے مجموعه سے عبارت هے ' اونكا نام رشاديه ' عثمان اول ' اور فاتح هے - رشاديه گذشته ستمبر ميں دريا ميں ڈالا گيا - اوسكے اندر ۲۳ هزار ٹن كي گنجايش هے ' اور شرح رفتار في گهنٹه ۲۱ ميل بحري -

عثمان اول وهي جهاز هے جسكا پهلا نام ريوجانير تها ' اور جسكو دولت عثمانيه نے برازيل سے خريدا تها - وه گذشته سال ۲۲ جنوري كو سمندر ميں ڈالا گيا - اوسكے اندر ۲۷۵ ٹن كے وزن كي وسعت هے اور مقدار رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے - اوس ميں ۱۴ توپيں هيں جنكا قطر ۳۰ سنٹي ميٹر كا هے -

" فاتح " ابهي دريا ميں نهيں ڈالا گيا ' بلكه دولت عثمانيه نے كارخانه كو اوسكے تيار كرانے كا حكم ديا هے -

پہلے اور دوسرے جهاز لندن ميں مكمل و مسلم كيے جارهے تهے اور ممالك عثمانيه كا هر فرد انكے ورود كا مجنوں وار مشتاق تها - ليكن افسوس كه جنگ يورپ كے چهڑ جانے كي وجه سے حسب قانون يورپ ' انگلستان نے ان دونوں پر قبضه كرليا ' اور اسطرح دولة عثمانيه كي نئي بحري قوت كے تمام مواقع مسدود هوگئے !

دولت عثمانيه نے ارمسٹرانگ اور ويكرز كے كارخانوں كو ۶ تباه كن كشتيوں (ڈيسٹرائر) اور دو لائٹ كروزروں كے

دولة عليه كا نيا ڈريڈناٹ " رشاديه " جو بالكل طيار هوچكا تها اور ساحل بوسفورس پر جانے كيليے مستعد تها كه جنگ يورپ چهڑ گئي اور انگلستان نے اسے اپنے ليے روك ليا

السبق في الصحافة

موجودة فن صحافة

نامة نگاران جنگ کي مسابقت

دنيا کے ايک بد قسمت حصے ميں آتش جنگ بهڑکتي ہے ' خون کے چهينٹے اوڑتے هيں ' تلواريں بجليوں کي طرح چمکتي هيں ' توپيں رعد آسا گرجتي هيں ' ليکن تمام دنيا ميں اس برق و باد کے طوفان کي لهريں نهيں پهيل سکتيں - اسليے اگر نامه نگاران جنگ کي سرخ پنسل دنيا کو يه خونين منظر نه دکهاتي ' تو مقتولين جنگ کے ساتهه يه واقعات بهي زمين کے نشيب و فراز ميں دفن هوجاتے -

مشرق ميں فن صحافة ابهي ترقي کي ابتدائي منزل ميں ہے ' همارے جرائد و مجلات کو ابهي تک اون خبروں کے توزيع و تقسيم کا بهي سليقه نهيں آيا جو يورپ کے اخبارات همارے ليے فراهم کرتے هيں ' ليکن يورپ کي حالت مشرق سے بالکل مختلف ہے - يورپ نے دنيا کے سامنے جد و جهد کا جو وسيع ميدان عمل کهولديا ہے ' يورپ کے هر کام ميں جو حسن ترتيب اور سنجيدگي پائي جاتي ہے ' فن صحافه ميں بهي اسکا اثر نماياں طور پر نظر آتا ہے -

يورپ کے نامه نگار اور ايڈيٹر خبروں کے حاصل کرنے ' اونکو پائه تحقيق تک پهونچانے ' اور اونکے شائع کرنے ميں جو کدو کاوش اور دوڑ دهوپ کرتے هيں ' اوس نے اس فن کي تاريخ ميں متعدد دلچسپ واقعات کا اضافه کرديا ہے - آج کل جب که جنگ يورپ کي وجه سے همارے کان هميشه نامه نگاروں اور ايڈيٹروں کي آواز کي طرف لگے رهتے هيں ' ان واقعات کا ذکر دلچسپي سے خالي نه هوگا -

(۱) ٹائمز کے ايڈيٹر جان والٹر اپنے دفتر ميں بيٹهے تهے که فرانس کي ڈاک سے متعدد فرانسيسي اخبار آئے - ان تمام اخبارات ميں وه تقرير شائع هوئي تهي جو شاه لوئس فيليپ نے افتتاح پارليمنٹ کے وقت کي تهي - ٹائمز نکل چکا تها اور اس تقرير کي اشاعت ضروري تهي - مسٹر جان والٹر نے ديکها تو ايک ايڈيٹر اور ايک کمپوزيٹر بهي دفتر ميں موجود نهيں ہے - وه خود اوٹهے ' خود هي اوس تقرير کا انگريزي ميں ترجمه کيا ' اور خود هي کمپوز کيا ' يهاں تک که دو پهر تک ٹائمز کا ايک نيا نمبر چهپکر بازار ميں آگيا -

(۲) طرابلس شام ميں جهاز وکٹوريا ايک دوسرے جهاز سے ٹکرا کر ڈوب گيا - لندن اور نيو يارک کے تمام اخباروں نے اجمالا اوسکے ڈوبنے کي خبر شايع کي اور قياساً يه نتيجه نکالا که بهت سے لوگ ڈوب گئے ' ليکن لندن ميں ايک امريکن اخبار کا نامه نگار موجود تها ' اوسکے پاس مالک اخبار کا تار آيا که " فوراً واقعه کي تفصيل بهيجو " نامه نگار اور اوسکے اعوان و انصار واقعه کي تفصيل کے ليے اوٹهے ' اور لندن کي ايک ايک گلي چهان ڈالي ليکن کچهه پته نه چلا - بلکه اور اخباروں کے ايڈيٹروں نے اونکي آواره گردي کي هنسي اوڑائي ' تاهم نامه نگار مايوس نهيں هوا - اسنے راتوں هي رات تلغراف بحري کے افسر کے پاس پهونچکر واقعه کي تفصيل حاصل کرنے کي کوشش کي ' اور اوسکو بهت بڑے معاوضه کي طمع دلائي - افسر مذکور نے اپني دشواريوں کا اظهار کيا ' ليکن نامه نگار کا اصرار اور بهي بڑهتا گيا - بالاخر وه راضي هوا اور طرابلس کے محکمه خبر رساني کے نام اس مضمون کا ايک تار بهيجا که " جهاز وکٹوريا کے حادثه کي تفصيل بهيجديجيے - معاوضه جو کچهه هوگا ميں دينے کيليے تيار هوں " صبح کو اس کا جواب آيا : " همارے پاس تفصيل نهيں ہے " - اوس نے دوسرا تار ديا : " ايک کشتي کرايه پر کرليجيے اور اوسکے ذريعه تفصيلي واقعه بهيجديجيے - ميں سوگني معاوضه دونگا " وهاں سے جواب آيا که " پهلے معاوضه بهيجدو " اوس نے دو گهنٹے تک مختلف بنکوں کے مالکوں سے بذريعه تار گفتگو کي ' اور آخرکار ايک بنک کو اس رقم کے ادا کرنے پر آماده کرليا - غرض اس جد و جهد اور ان بے دريغ مصارف کے بعد چوتهے دن اوسکو واقعه کي تفصيل معلوم هوسکي ' اور اوس نے اپنے اخبار کو نهايت شرح و بسط سے روانه کردي حالانکه اب تک امريکه اور يورپ کے کسي اخبار نے يه تفصيل شائع نهيں کي تهي -

(۳) جنرل بوتهه اور جنرل دے لاري جب لندن آے ' تو تمام اخباروں کے قائم مقاموں نے اون سے ملنا چاها ليکن کسيکو ملاقات کا موقعه نهيں ملا - ايک اخبار کے ايڈيٹر نے نهايت غور و فکر اور جد و جهد کے ساتهه اونکي هر نقل و حرکت کا مطالعه کرکے يه پته لگايا که ان ميں ايک شخص سوٹ سلانے کيليے کسي خاص دن ايک درزي کي دکان پر آئيگا - چنانچه اوس نے اپنے نامه نگار کو درزي کے پاس بهيجا که وه درزي کي وساطت سے جنرل موصوف کے خيالات دريافت کرکے لاے -

نامه نگار ٹهيک وقت پر درزي کے پاس پهونچ گيا ' اور اوسکو اپنے مقصد سے اطلاع دي ' درزي نے کها که تم قلم اور کاغذ ليکر دکان کے ايک ملازم کي طرح بيٹهه جاؤ جب جنرل مذکور آئيگا تو ميں اوسکا کپڑا ناپوں گا ' اور اسي حالت ميں اون مسائل کے متعلق بهي سوال کرتا جاونگا جنکے متعلق تمکو جنرل موصوف کي راے معلوم کرني ہے - چنانچه تهوڑي دير کے بعد وه آيا ' اور درزي سے ايک سوٹ کے سلنے کي فرمايش کي - درزي نے کپڑا ناپنا شروع کيا ' اور نامه نگار قلم کاغذ ليکر پهلو ميں کهڑا هوگيا - درزي نے پهلے اوسکا هاتهه ناپ کر کها " ۲۵ " نامه نگار نے بهي اس عدد کا دوباره اعاده کيا - درزي نے اوسکے هاتهه سے کاغذ لے ليا اور جنرل مذکور سے کها : " دوباره ان کاغذات کو اسليے ديکهه ليتا هوں که غلطي نه هونے پاے " يه کهه کر کاغذ کو ديکها تو اوسميں لکها هوا تها " مسٹر چمبرلين کے متعلق جنرل موصوف کي راے دريافت فرمائيے ؟ " يه پڑهکر اوس نے کاغذ نامه نگار کو ديديا اور پهر ناپنے ميں مصروف هوگيا ' اسي حالت ميں اوس نے جنرل موصوف کي راے دريافت کرلي جسکو نامه نگار نے لکهه ليا - پهر درزي نے " ۴۰ " کها ' نامه نگار نے بهي حسب دستور اسکا اعاده کرکے کاغذ کو درزي کے حوالے کيا - اسکے اسميں لکها هوا تها که " لندن کے متعلق جنرل موصوف کا کيا خيال ہے ؟ " درزي نے کاغذ واپس کرديا ' اور اسي طرح بلطائف الحيل هر مسئله کے متعلق جنرل موصوف کا خيال دريافت کرتا رها - نامه نگار نے دوسرے دن کے اخبار ميں جنرل موصوف کي يه گفتگو شائع کردي ' جسکو پڑهکر تمام دنيا متحير هوگئي -

(۴) عرابي پاشا کے زمانۀ شورش ميں جب انگريزي فوج نے مصري لشکر پر فتح پائي ' تو اوسوقت مسٹر برل نے ڈيلي ٹيليگراف کے نامه نگار هونے کي حيثيت سے اخبار مذکور کے دفتر ميں ايک تار بهيجا - اس ميں اجمالاً اس فتح کي خبر دي تهي - اس مضمون کا يه پهلا تار تها جو لندن ميں پهونچا - اسکے بعد نامه نگار موصوف نے واقعه کي تفصيل لکهني شروع کي که اجمالي خبر کي طرح تفصيل کے بهيجنے کا فخر بهي سب سے پهلے اسي کو حاصل هو - اس خيال سے وه ميدان جنگ ميں آيا ' وهاں آکر معلوم هوا که انگريزي فوج نهايت تيزي کے ساتهه قاهره کي طرف روانه هوگئي - وه فوراً گهوڑے پر سوار هوکر قاهره پهونچا - وهاں لڑائي کا خاتمه هو چکا تها ' اسليے فوراً تار کے دفتر ميں پهونچا

کرنیل رؤف بے کمانڈر " حمیدیہ "

جہازوں یا تین ثالث کروزروں میں منقسم ہے، جو یورپ میں تیار ہو رہے ہیں۔

سلامیس

ان میں پہلے جہاز کا نام سلامیس ہے، جسکے بننے کا جرمنی کے کارخانہ فلکان بستنت کو گذشتہ سال حکم دیا گیا ہے۔ اسکا وزن ۱۹۵۰۰ ٹن اور مقدار رفتار ۲۳ میل بحری ہوگا۔ اس میں ۸ توپیں لگائی جائینگی جنکا قطر ۱۵ سنتی میٹر کا بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا جہاز فرانس کے ایک کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے، جو فرانسیسی جہاز لورین کی طرز پر بنایا جائیگا۔ اسکا وزن ۲۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار ۲۱ میل بحری ہوگی۔ اس میں دس توپیں بھی ہونگی جنکا قطر ۳۷ سینٹی میٹر کا ہوگا۔

یونان کو تیسرے جہاز کی تیاری میں غالباً انگلستان کے کارخانوں کا ممنون ہونا پڑتا، لیکن جنگ نے یکایک حالت بدل دی۔

ان کے علاوہ حکومت یونان نے ولایات متحدہ امریکہ سے دو جہاز اور خریدے ہیں، جو سنہ ۱۹۰۴ میں ایک ساتھہ تیار ہوے ہیں، اور ہر حیثیت سے باہم ایک دوسرے کے مشابہ و مماثل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا وزن ۱۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحری ہے۔

ان جہازوں کے علاوہ یونان کے محکمہ بحری نے پارلیمنٹ سے چار ثالث کروزروں کے اضافہ کی، اور منظوری بھی حاصل کی تھی، پہلا ثالث کروزر وہ ہوگا جو ولایات متحدہ کے کارخانے میں سلطنت چین کے لیے بن رہا تھا، لیکن یونان نے اوسکو خرید لیا اور اوسکا نام ھلی رکھا۔ غالباً چند دن ہوے کہ حکومت یونان کی طرف سے انگلستان کو بھی ایک ثالث کروزر کی فرمایش بھیجی گئی تھی، لیکن ابھی تک کسی کارخانے کو بقیہ ثالث کروزروں کے بننے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

یونان کے محکمہ بحری نے ۱۲ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرویر) کے بنانے کی بھی اجازت حاصل کرلی ہے، جن میں سے چار کے بننے کا حکم بھی [illegible] کے کارخانوں کو دیدیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ ۲ ڈوب کر چلنے والی کشتیاں اور دس دریائی ہوائی جہاز بھی فرانس اور انگلستان میں تیار ہو رہے ہیں۔ یہ جو یقیناً اب ضبط کرلیے گئے ہونگے۔

یونان کا موجودہ بیڑا حسب ذیل جہازوں سے مرکب ہے:

افیروف

آہن پوش جہاز ہے جو سنہ ۱۹۱۰ ع میں دریا میں ڈالا گیا، اوسکا وزن ۹۹۵۶ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۲۷ میل بحری ہے۔ ذخیرہ آلات جنگ میں ۱۲ توپیں ہیں

(۱) ھیدرا
(۲) بسارا
(۳) سیتاسے

یہ تین جہاز ہیں، جو حسب ترتیب سنہ ۱۸۸۹ ع، سنہ ۱۸۹۰، سنہ ۱۸۹۱ ع میں دریا میں ڈالے گئے، اور فرانس کے کارخانہ کا ساخت ہیں۔ سنہ ۱۸۹۷ اور سنہ ۱۹۰۰ کے درمیان اونکی مرمت ہوئی۔ ہر ایک کا وزن ۴۸۰۸ ٹن، اور مقدار رفتار ۱۶ میل بحری ہے۔

(۱) ایتوس
(۲) لیوں
(۳) بروالوس
(۴) چارکس

چار تباہ کن کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ ع میں دریا میں ڈالی گئیں، ہر ایک کا وزن ۹۸۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۳۲ میل بحری ہے، اور چار تارپیڈو کشتیوں اور چار توپوں سے مسلح ہیں۔

(۱) توا کراتورا
(۲) ٹیالا
(۳) سندونی
(۴) لونکی
(۵) نیکی
(۶) اسپیسیا
(۷) دوکسا
(۸) فالوس

یہہ آٹھوں تباہ کن کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں۔ ہر ایک کا وزن ۳۵۰ ٹن اور مقدار رفتار ۳۰ میل بحری ہے۔ اونکے آلات جنگ میں متعدد اور مختلف ضخامت کی تارپیڈو کشتیاں بھی ہیں۔

(۱) کور فانوس
(۲) نیا جنیا

یہہ دونوں تباہ کن کشتیاں سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں ڈالی گئیں ہر ایک کا وزن ۷۵۰ ٹن، اور مقدار رفتار ساڑھے ۳۲ میل بحری فی گھنٹہ ہے، چار توپ اور دو تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں۔

(۱) دلفن
(۲) ریکیس

دونوں ڈوبکر چلنے والی کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں ڈالی گئیں۔ ہر ایک کا وزن ۴۰ ٹن، اور ۱۴ میل بحری فی گھنٹہ مقدار رفتار ہے، اور پانچ تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں۔

ان کے علاوہ چھہ کشتیاں اور بھی ہیں جنکا اب تک کوئی نام نہیں رکھا گیا۔ وہ گذشتہ سال دریا میں ڈالی گئیں، ان میں ہر ایک کا وزن ۱۲۵ ٹن اور مسافت رفتار ۲۵ میل بحری فی گھنٹہ ہے۔ وہ متعدد تارپیڈو کشتیوں سے بھی مسلح ہیں۔

اس تفصیل سے ظاہر ہوا ہوگا کہ موجودہ عثمانی بیڑا ۲۵ جہازوں سے مرکب ہے، جنکا مجموعی وزن ۴۹۵۷۵ ٹن ہے، اسکے مقابل میں یونان کا بیڑا (ان دو جہازوں کے علاوہ جو اوس نے امریکہ سے خریدے ہیں) ۲۶ جہازوں پر مشتمل نظر آتا ہے جنکا وزن ۳۴۱۵ ٹن ہے، لیکن فی الحقیقت یہ مقابلہ محض ظواہر اور تعداد کا مقابلہ ہے ورنہ یونان کی بحری معدومیت بالکل مسلم ہے کیونکہ ٹرکی کی طرح اسکے پاس بحری فوج نہیں ہے جو بہتر سے بہتر جہاز میں بھی کام کرسکے۔

مذاکرۂ علمیہ

شـراب کا اثـر حیـوانات پر

(اختبارات حدیثه و تجارب جدیده کے عملي نتائج)

(اثمهما اکبر من نفعهما !)

شراب کي مذمت مختلف طریقوں سے کي گئي هے - لیکن اسکي مذمت میں سب سے زیادہ عام اور متداول فقرہ یہ هے کہ " انسان شراب کے نشے میں انسان نہیں رهتا بلکه جانور بنجاتا هے" لیکن سوال یہ هے کہ خود جانور بھي شراب کي بد مستي میں جانور باقي رهتاهے یا نہیں ؟

جدید طبي اختبارات سے ثابت هوگیا هے کہ شراب حیوانات کي قوت شعور اور حس و ادراک میں بہت بڑا انحطاط پیدا کردیتي هے - اسلیے وہ باغیان احکام شریعت ' جو شراب کے نشے میں چور رهتے هیں ' في الحقیقت اوسي درجه کے جانور هیں ' جن کے پست درجه کو شراب اور بھي پست تر کردیتي هے : " ان هم " الا کالانعام بل هم اضل سبیلا - وہ لوگ بالکل جانور هیں بلکه ان سے بھي گمراہ تر !

(بلیوں پر تجربه)

حال میں جدید طبي طریق سے ڈاکٹر کلینٹن هوڈج نے (جو کلارک کي یونیورسیٹي میں علم الحیات کے پروفیسر هیں) چند بلیوں پر اسکا تجربه کیا هے - یہ بلیاں شراب کي عادت ڈالنے سے پہلے نہایت چست و چالاک اور تنومند تھیں - پہلي بار کے تجربه سے ثابت هوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کي طرف مائل نہیں هوتیں - اس لیے پروفیسر موصوف نے شراب میں دودھ ملایا جو بلیوں کي مخصوص غذا هے ' لیکن بلیوں نے اس مخلوط دودھ کي طرف بھي رغبت ظاهر نہ کي - ڈاکٹر موصوف نے جبراً اونکو نلکي کے ذریعه پلایا ' لیکن دس هي روز شراب کے نشے میں گذرے تھے کہ بلیوں کي حالت اوس آدمي سے بھي بدتر هوگئي جو شراب کے آخري نتائج کا عبرت ناک منظر دنیا کے سامنے پیش کرتا هے - پہلے وہ فطرتاً رقیق القلب و نرم خو تھیں - اب ان میں وحشت و قساوت آگئي - پہلے وہ ذکي الحس تھیں ' اب بالکل بلید الطبع هوگئیں - اگر اونکے سامنے ایک گیند پھینک دیا جاتا تھا تو حسب دستور قدیم اوسکے طرف جھپٹنے کیلیے اون میں کسي قسم کي حرکت پیدا نہیں هوتي تھي - چوهے اونکے سامنے سے گذر جاتے تھے ' مگر انھیں خبر تک نہیں هوتي تھیں - کتے اپنا منه اونکے منه میں ڈالدیتے تھے ' مگر اونکو اتنا بھي محسوس نہیں هوتا تھا کہ یہ اونکا قدیم دشمن هے - نہ تو اچھي طرح بولتي تھیں ' نہ دوسري بلیوں سے چھل کرتي تھیں - اونکي عقل ' اونکا شعور ' اونکا نشاط اس طرح مفقود هوگیا تھا گویا اونکے سر میں دماغ هي نہیں تھا - دس دن کے بعد پروفیسر موصوف نے اعادۂ صحت کیلیے اونکي شراب چھڑوادي ' لیکن اونکي برباد شدہ صحت پھر عود نہ کرسکي ! !

(دوسرا تجربه)

ڈاکٹر موصوف نے کتوں پر بھي شراب کا تجربه کیا ' اور نتائج اس سے بھي زیادہ افسوس ناک صورت میں ظاهر هوے - چنانچه اونھوں نے چار اسپیتي کتوں کو (جن میں دو نر اور دو مادہ نہیں) اسکے لیے انتخاب کیا جو ایک هي دن پیدا هوے تھے - اونھوں نے دو کتوں کو جو نسبتاً زیادہ قوي اور چاق و چست تھے ' اپنا تختہ مشق بنایا ' اور دو کو انکي اصلي حالت پر چھوڑ دیا تاکہ نتائج کے مقابله کا موقعه مل سکے - تجربه سے معلوم هوا کہ کتے کي فطرت بھي شراب نوشي سے انکار کرتي هے - آخر کار اونکو بھي جبراً شراب پلائي گئي ' تاهم اسکي مقدار اوس سے کم تھي جو عموماً شراب نوشوں کا روزانه معمول هے - چند هي دنوں میں وہ نتائج ظاهر هونے لگے ' جنکو قرآن حکیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ظاهر کردیا تھا :

انمـا یریـد الشیـطـان ان یوقع بینکم العداوة و البغضاء في الخمر و المیسر -

شیطان چاهتا هے کہ تملوگوں کے درمیان شراب نوشي اور قمار بازي کے ذریعه باهم عداوت قائم کرادے -

چنانچه ان کتوں کے پنجرے میدان کارزار بن گئے ' جن میں شب و روز معرکۂ جدال و قتال گرم رهتا تھا - ابتداء برهمي و تند خولي کا اظہار دونوں شراب نوش کتوں هي کي طرف سے هوتا تھا ' لیکن مقابله میں اون دونوں سے شکست کھا جاتے تھے جنکو اس مرض میں مبتلا نہیں کیا گیا تھا - ڈاکٹر موصوف نے جسماني ورزشوں کے ذریعے سے بھي ان کي موتوں کا موازنہ کیا - سو قدم کے فاصلے پر گیند پھینک دیے جاتے تھے ' اور یہ کتے جھپٹ کے اونکو اوٹھا لاتے تھے ' لیکن متوالے کتے ایک بار بھي گوے سبقت نہ لیجا سکے - اور انکے پاوں شل سے هوگئے !

کتے عموماً دلیر هوتے هیں ' لیکن شراب نے ان دونوں کو اس قدر بزدل بنا دیاتھا کہ هوا کي ٹھرتھراهٹ اور گھنٹي کي آواز سے بھي گھبرا کر بھونکنے لگتے تھے !

شراب کے اثر سے اون میں روز بروز وهم و خوف کا مادہ پیدا هوتا جاتاتھا ' یہاں تک کہ اکثر اوقات بغیر کسي سبب کے بھي بھونکا کرتے تھے -

(شراب کا اثر توالد و تناسل پر)

ڈاکٹر موصوف نے توالد و تناسل کے لحاظ سے بھي ارنکا مقابله کیا ' چنانچه اونھوں نے شراب نوش جوڑے کو ایک پنجرے میں علحدہ رکھا ' اور غیر شراب نوش جوڑے کو ان سے الگ کرکے دوسرے پنجرے میں بند کردیا - شراب نوش مادہ نے پہلي بار سات بچے جنے ' جن میں دو مردہ تھے - دوسري مرتبه صرف تین بچے پیدا هوے ' جن میں دو اپني روح کو ماں هي کے پیٹ میں دفن کر آے تھے - تیسري بار گیارہ بچے هوے جن میں دو مردہ تھے ' اور چھه جنتے کے ساتھه هي مرگئے - تین زندہ رهے ' مگر وہ بھي نہایت کریه المنظر تھے - چوتھي دفعه تین مردہ بچے پیدا هوے ' مگر اس مرتبه ماں کي زندگي کا بھي خاتمه هوگیا - غرض اس مادہ کے کل ۲۶ بچوں میں صرف چار صحیح و توانا تھے - باقي یا تو ماں کے پیٹ هي سے مردہ پیدا هوے ' یا پیدا هونے کے ساتھه هي مرگئے - جو زندہ رهے ' اون میں بھي کوئي نہ کوئي جسماني عیب ضرور تھا -

لیکن غیر شراب نوش مادہ کے بچوں کي مجموعي تعداد ۴۵ تھي جن میں ۴۱ بالکل صحیح و سالم تھے !

تار روانہ کرنا چاہا ' لیکن بدقسمتی سے ملازمین دفتر انگریزی زبان سے نا واقف تھے اور اسلیے تار بھیجنے سے معذور تھے - مجبوراً نامہ نگار نے اوسیوقت ایک گھوڑا مستعار لیا اور اندھیری راتوں میں باغیوں کے درمیان سے گذرتا ہوا مقام قصاصین کی طرف روانہ ہوگیا - جب منزل مقصود تک پہونچنے میں صرف دس میل کا فاصلہ رہ گیا تو گھوڑے نے زمین پر گر کر جان دیدی - اب وہ پیدل چلا اور متصل دو دن کی سواری اور ۱۴۰ میل کی قطع مسافت کے بعد اوسکو واقعہ کی تفصیل کے روانہ کرنے کا موقع ملا !

(۵) لندن میں ایک اخبار نویس اور ایک ڈاکٹر کو ایک ہی میز پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوا - ڈاکٹر نے مختلف ملکوں کی آب و ہوا کے طبی اثرات پر گفتگو کرنا شروع کی - اثناء کلام میں کہا :

" اکثر لوگ ہندوستان کی آب و ہوا سے ڈرتے ہیں ' چنانچہ آج میرے پاس ایک لارڈ آئے اور ہندوستان کی آب و ہوا کے متعلق مجھ سے طبی مشورہ لیتے رہے - "

اخبار نویس نے نہایت بے پروائی کے ساتھ پوچھا :

" تو پھر آپ نے کیا جواب دیا ؟ "

ڈاکٹر نے کہا :

" میں نے انکو ہندوستان جانے کا مشورہ دیا "

اخبار نویس نے اب اس سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی - اپنے دفتر میں آیا اور فوراً یہ خبر شایع کردی : " ہندوستان کی وایسرائلٹی کا عہدہ فلاں لارڈ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اونہوں نے اوسے قبول کرلیا -

یہ اس دفعہ نامہ نگار کا محض قیاس تھا مگر اس نے جرأت سے کام لیکر اعلان کردیا اور بالکل صحیح نکلا - وہ اس زمانے میں سن چکا تھا کہ ہندوستان کی گورنر جنرلی کے لیے کسی نئے شخص کا تقرر درپیش ہے - جب ڈاکٹر نے کہا کہ ایک لارڈ نے ہندوستان جانے کی نسبت مشورہ کیا ہے تو اس نے قیاس کیا کہ وہ ہندوستان گورنر جنرل ہوکر جانے والا ہوگا - پھر جب ڈاکٹر نے کہا کہ میں نے اسے جانے کا مشورہ دیا تو اسے یقین ہوگیا کہ وہ اب ضرور جایگا - ان تمام حالات سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ " ہندوستان کی گورنر جنرلی کا عہدہ اسی لارڈ کو ملا ہے اور اس نے منظور کرلیا ہے ! "

(۶) جنوبی افریقہ میں جب انگریزوں نے بوئروں سے صلح کی تو اوسوقت مسٹر اڈگر ورس ڈیلی میل کے نامہ نگار ہوکر وہاں گئے تھے - اسی زمانے میں مقام جوہنس برگ سے ۵۰ میل کے فاصلے پر وکلاے فریقین کا ایک جلسہ ہوا ' لیکن کسی اخبار کے نامہ نگار کو شرکت کا موقع نہیں دیا گیا تھا -

خبروں کے احتساب کا طریقہ بھی وہاں نہایت سخت تھا ' اور صیغہ احتساب کو مراسلات میں ہر قسم کے تصرف کرنے کا پورا اختیار حاصل تھا ' اس لیے کوئی واقعہ اپنی اصلی صورت میں لندن تک نہیں پہونچ سکتا تھا - مسٹر ورس کا بیان ہے :

" ہم نے باہم [illegible] اصطلاحی الفاظ وضع کرلیے تھے جنکا حقیقی مفہوم ان کے ظاہری مفہوم سے بالکل مختلف تھا - حسن اتفاق سے صیغہ احتساب نے [illegible] سونے کی کانوں کے متعلق ہر قسم کے تجارتی مراسلات بھیجنے کی اجازت دے رکھی تھی ' اسلیے [illegible] پیرایے میں پولیٹیکل خبروں کے بھیجنے کا پورا موقع مل سکتا تھا - چنانچہ ہم نے تجارتی اصطلاح ہی میں سلسلۂ مراسلت شروع کیا ' اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع کو ذیل کے الفاظ میں ایک مراسلہ ڈیلی میل لندن کو بھیج دیا :

" اوس زمین کے خریداروں کی جانب سے جس میں سونے کی کان ہے ' میں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ دونوں فریق پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ' جہاں الف بھی بھاؤ چکانے کے لیے پہنچ گئے ہیں - مجھکو پورا یقین ہے کہ بیچنے والے بیچنے پر آمادہ ہیں " -

لندن میں یہ مصطلحہ تار پہونچا تو اسکا اصلی مطلب سمجھ لیا گیا اور ڈیلی میل نے اسکو ذیل کے الفاظ میں شائع کیا :

" گفتگوے صلح کی بنا پر میں آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ ڈیلیگیٹ پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ہیں - لارڈ الفرڈ ملنر بھی اس غرض سے گئے ہیں کہ بہترین شرائط پر انعقاد صلح کرائیں - مجھکو کامل اعتماد ہے کہ بوئیر مائل بہ صلح ہیں "

ٹرانسوال کی زمین سونے کی کانوں کی زمین ہے - پس نامہ نگار نے انگلستان کی فوج کو " سونے کی زمین کے خریداروں " سے تعبیر کیا - لارڈ الفرڈ کیلیے " الف " لکھدیا جو صلح کیلیے گئے تھے اور گویا اپنے مقاصد کا بھاؤ چکا رہے تھے - بوئیر صلح پر آمادہ تھے اسلیے انہیں اپنی زمین فروخت کردینے کیلیے آمادہ ظاہر کرنا نہایت صحیح استعارہ تھا - خبروں کے محتسبوں نے اس تار کو محض ایک تجارتی تار سمجھکر نہیں روکا ' اور اس طرح وقت سے پہلے ڈیلی میل کو صلح کی خبر شائع کرنے کا فخر ملگیا !

نامہ نگار مذکور اسکے بعد کہتا ہے :

" اسی طرح میں برابر مراسلات بھیجتا رہا - لیکن صرف لندن تک خبروں کے پہونچانے کیلیے یہ طریقہ مفید ہوسکتا تھا - اصلی اور صحیح ماخذوں سے خبروں کے حاصل کرنے میں اس سے کچھ مدد نہیں ملسکتی تھی ' حالانکہ یہ کام خبروں کے بھیجنے سے بھی زیادہ اہم تھا - اسی غرض سے بعض نامہ نگاروں نے فوجی لباس پہنکر کانفرنس میں گھسنا چاہا ' لیکن اونکو ذلت کے ساتھ نکال دیا گیا -

بالآخر میں نے ایک سپاہی سے جو میرا دوست تھا مدد لینا چاہی ' اور وہ مجھ تک وکلاے صلح کے نتائج گفتگو پہونچانے کیلیے آمادہ ہوگیا - راے یہ قرار پائی کہ میں روزانہ جوہانس برگ سے ٹرین پر سوار ہوکر اوس مقام سے گذرا کرونگا جہاں وکلا اجلاس کررہے ہیں ' لیکن چونکہ شبہہ کے خوف سے وہاں اوتر نہ سکونگا اسلیے صرف اشارات کے ذریعہ مجھے نتائج بحث کی اطلاع دی جاے گی -

چنانچہ انہی اشاروں میں سلسلۂ کلام شروع ہوا - ہم نے باہم علامات مقرر کرلی تھیں - جب وہ نیلے رنگ کے رومال کو ہلاتا تھا تو میں سمجھتا تھا کہ گفتگوے صلح موقوف ہوگئی - سرخ رومال کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا کہ صلح قریب ہے - سفید رومال کی جنبش انعقاد صلح کی خبر دیتی تھی - چنانچہ اسی غرض کیلیے ہزاروں بار جوہانسبرگ سے اس مقام تک کا سفر کرنا پڑا - بالآخر ایک دن میں نے ریل کی کھڑکی سے جھانکا تو اپنے دوست کے ہاتھ میں سفید رومال ہلتے ہوے دیکھا - اوسیوقت میں نے ڈیلی میل کو تار دیدیا :

" میں نے ٹرانسوال کی کانوں کے حصوں میں سے تمہارے لیے ہزار حصے خریدے " یعنی ٹرانسوال کی سرزمین ہاتھ آگئی اور صلح کا انعقاد ہوگیا !

لیکن یورپ کے نامہ نگار اور ایڈیٹر جس طرح نہایت تحقیق و جانفروشی کے ساتھ واقعات کا مواد فراہم کرسکتے ہیں ' اوسی طرح اونکو واقعات کے مسخ کرنے کی بھی قدرت حاصل ہے - چنانچہ ٹرکی اور چین کی لڑائیوں میں اسکا بارہا تجربہ ہوچکا ہے ' اور ایک عظیم الشان نیا تجربہ ہمارے سامنے ہے - اس مرتبہ جنگ یورپ میں خبروں کی بندش کا ایسا شدید انتظام کیا گیا ہے کہ آجتک کسی لڑائی میں ایسا نہیں کیا گیا - نامہ نگاروں کا وجود بالکل بیکار ہوگیا ہے - اور خبروں کے معلوم کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سرکاری محکمۂ احتساب اخبار ہے ' جو اگر خبر دینے کی جگہ نہ دے تو یہ دنیا کی حقیقت طلبی کیلیے زیادہ بہتر ہوگا !

لیکن شراب کی مضرت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ خود جزو بدن ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی - اسکا اصلی نقصان یہ ہے کہ دوسری غذاؤں کو بھی جزو بدن نہیں ہونے دیتی - چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد ایک شخص سے کوئی بوجھ اوٹھوایا جاے تو وہ اوسکو متعدد بار اوٹھا سکیگا ' لیکن اگر کھانے کے ساتھ اوسکو شراب بھی پلا دی جاے تو اوسکے جسم کی قوت کم ہوجائیگی ' اور وہ اوس بوجھ کو متصل کئی بار نہ اوٹھا سکیگا -

اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ طبیعت ہمیشہ مرغوب چیزوں کی طرف توجہ کرتی ہے' اسلیے جب غذا کے ساتھ شراب پی لی جاتی ہے تو تمام قواے طبیعیہ شراب ہی کے کیف و سرور میں رقص مستانہ کرنے لگتے ہیں ' اور اپنے وظائف ضروریہ کی طرف ملتفت نہیں ہوتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذا غیر منہضم رہ جاتی ہے اور جزو بدن نہیں ہونے پاتی - شراب میں بجاے خود ایسے اجزاء غذائیہ موجود نہیں ہیں جو اس کمی کا بدل ما یتحلل ہوسکیں' اسلیے تمام نظام جسمانی دفعتاً کھوکھلے درخت کی طرح گر پڑتا ہے اور اعصاب کے ریشے بیخ و بن سے اوکھڑ جاتے ہیں !

احادیث کے اشارات و کنایات سے بھی شراب کی عدم غذائیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے - یہ مسلم ہے کہ انسان کی فطری غذا دودھ ہے جو نہایت مفید اجزاے غذائیہ سے مرکب ہے - شب معراج میں حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سلیمہ کو ممتحن کرنے کیلیے دو پیالے پیش کیے تھے: ایک شراب کا ' دوسرا دودھ کا - آپنے دودھ کا پیالہ لے لیا ' اسپر حضرت جبریل نے فرمایا کہ آپ دین فطرت پر ہیں - یعنے اوسی چیز کو آپنے انتخاب کیا ہے جو فطرتاً اجزاے غذائیہ کا بہترین مجموعہ ہے -

جب بلی اور کتے کی فطرت شراب سے ابا کرتی ہے' تو اوسکے غذاے غیر فطری ہونے میں کسکو کلام ہوسکتا ہے ؟ فطرت صرف اصلح کا انتخاب کرتی ہے' اسلیے یہ فطری انکار اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوع انسان کیلیے غذاے صالح نہیں ہے !

حادثہ ادبیہ عربیہ

جارج زیدان

[سابق] ایڈیٹر الہلال - مصر

مصر کی پچھلی ڈاک کی ایک اطلاع محزن ' جارج زیدان ایڈیٹر الہــلال مصر کا انتقال ہے -

جارج زیدان کا اصلی وطن شام ہے - سنہ ۱۸۶۱ع میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد کلیۂ سوریہ (سوریا کالج) میں داخل ہوگیا یہ موجودہ عہد کی ایک بہت بڑی مشرقی درسگاہ ہے' اور تمام ممالک اسلامیہ میں حتی کہ خود دار الخلافۃ قسطنطنیہ میں اس سے بہتر تعلیم جدید کا انتظام نہیں - اسی درسگاہ میں اوس نے عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی اور فرنچ زبان کے علوم ریاضیات کو بھی حاصل کیا -

وہ غالباً سنہ ۱۸۷۹ع میں پہلی بار مصر آیا اور عربی زبان میں ایک دو ناول اور معمولی درجہ کی چند تاریخیں لکھیں - فری مسن لاج کی تاریخ ' مصر اور انگلستان کی مختصر تاریخیں سید مہدی سوڈانی کے متعلق ایک ناول (اسیر المتمہدی) غالباً اسی عہد کی تصنیفات ہیں -

اس زمانے میں مصر سے متعدد اخبارات نکلتے تھے' لیکن " المقتطف " کے سوا کوئی علمی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا - جارج زیدان نے " البصیر " نامی ایک ہفتہ وار اخبار میں بعض علمی مضامین لکھے ' اور وہ اسقدر مقبول ہوے کہ ادارۂ البصیر نے ایک خاص ماہوار رقم معاوضہ میں دینے کیلیے منظور کرلی - اس واقعہ سے اسکی ہمت بڑھی اور سنہ ۱۸۸۲ع میں الہــلال جاری کردیا -

الہلال " المقتطف " کی طرح اعلی درجہ کا علمی رسالہ نہ تھا - اسمیں ابتدائی قسم کے ادبی مضامین (لائٹ لٹریچر) اور عام تاریخی و سیاسی معلومات اور تراجم و فوائد کا حصہ زیادہ ہوتا تھا - اسلیے عــام طور پر پسند کیا گیا اور روز بروز اسکی اشاعت بڑھنے لگی - سنہ ۱۸۸۵ع میں اسکا خاص پریس بھی قائم ہوگیا ' اور رفتہ رفتہ کتابوں کی اشاعت و تراجم کے بھی متعدد سلسلے شروع کیے گئے - عربی زبان کی انسائیکلو پیڈیا (دائرۃ المعارف) کی دسویں جلد سلیمان بستانی مرتب کررہے تھے - انھوں نے اسکی اشاعت بھی الہــلال پریس کے متعلق کردی ' اور ۱۰ سے ۱۳ - جلدوں تک کی اشاعت کا اسے موقعہ ملا - اس طرح الہلال پریس کو بہت جلد شہرت ہوگئی - گذشتہ سال مجھے ایک خط میں لکھا تھا کہ " آجکل الہلال کی اشاعت انیس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے " ۔

الہلال کی ۲۲ جلدیں اس نے مرتب کیں - تاریخ اسلام کے ناولوں کے ۱۵ نمبر شائع کیے' تاریخ و تمدن و علوم عربیہ کے متعلق ۸ کتابیں لکھیں ' عام تراجم و علوم پر بھی تقریباً آٹھ دس چھوٹے بڑے رسالے موجود ہیں' یہ تمام ذخیرہ اسکے لیے کافی ہے کہ اسکی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا جاے' اور اسکے وجود کو موجودہ عربی زبان کے ممتاز اہل قلم میں جگہ دی جاے - اسکی علمی خدمات اگرچہ ابتدائی قسم کی تھیں اور شرف تحقیق و علو فکر و حسن اخذ و ترتیب سے اسکی تمام تصنیفات خالی ہیں ' تاہم اس نے کامل ایک چوتھائی صدی تصنیف و تالیف میں بسر کی' اور عربی زبان میں ترجمہ و اقتباس سے ایک بہت بڑا ذخیرہ ادبیات علمیہ کا فراہم کردیا - پس وہ یقیناً موجودہ عہد کا ایک ممتاز مشرقی اہل قلم تھا ' اور اسکی وفات سے عربی زبان اپنے ایک بہت بڑے مستعد مسیحی خادم سے محروم ہوگئی ہے !

ہم آیندہ نمبر میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ مطبوعات الہلال پر اپنی راے ظاہر کرینگے ' کیونکہ اس نمبر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے -

(نتائج تجارب)

ڈاکٹر موصوف نے ان کتوں کے تجارب سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو شخص جسقدر قوي اور چست و چالاک هوگا' اوسي قدر شراب کی مضرت کا اثر اوس پر زیادہ پڑے گا - اس بنا پر اونلوگوں کو شراب سے قطعاً احتراز کرنا چاهئیے جو لوگ اس قسم کے مشاغل میں مصروف رهتے هیں جن میں قوت و نشاط کی زیادہ ضرورت هوتي ہے - حالانکہ اکثر لوگ قوت و نشاط کے بڑهانے هي کے حیلے سے شراب نوشي کي ابتداء کیا کرتے هیں !

اسلام ایک دین الهي و فطري ہے - فطرت کے قوانین کے انکشاف کے ساتھہ اوسکے اسرار و مصالح بهي روز بروز نمایاں هوتے جاتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ هملوگ سرد ملک کے رهنے والے هیں اور اعمال شاقہ میں مصروف رهتے هیں' همکو حرارت اور قوت و نشاط کي زیادہ ضرورت ہے' اسلیے هملوگ گیہوں کي شراب پیتے هیں - آپنے فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اونہوں نے کہا " هاں " آپنے سختي کے ساتھہ اونکو ممانعت کردي -

جدید طبي تحقیقات آج حرف بحرف اسکي تائید کرتي ہے انسان کے نظام عصبي پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے' اوسکا بهي مختلف طریقوں اور مختلف آلات سے تجربہ کیا گیا ہے -

(جهاز عصبی اور الکحل)

انسان اپنے اعضاء میں سب سے زیادہ دهنے هاتھہ کی انگشت شہادت سے کام لیتا ہے - ایک اطالي عالم نے ایک عجیب و غریب آلہ ایجاد کیا ہے - جب وہ هاتهہ میں لگادیا جاتا ہے تو هاتهہ کي حرکت کو بالکل روک دیتا ہے - صرف انگشت شہادت کهلی رهتي ہے' اور آلہ کي قوت مانعہ کا اوسپر کوئی اثر نہیں پڑتا - اسلیے اوسکي حرکت سے بآسانی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شراب کا اثر اس انگلي کے عضلات پر کسقدر پڑتا ہے ؟

چنانچہ مختلف تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ شراب اسکی قوت میں نمایاں کمي پیدا کردیتا ہے - ایک شخص کو پہلے ٹروبن کهلا کر (۱) ایک کیلو گرام (۲) کا بوجھہ اوٹھوایا گیا - اسکے بعد اوسی شخص کو شراب پلا کر یہی تجربہ کیا گیا - نتیجہ میں سخت اختلاف نظر آیا - ٹروبن کهانے کے بعد وہ متعدد بار اس بوجهہ کو اوٹها سکتا تها' لیکن شراب پینے کے بعد اس میں دفعتاً کمی آگئي - اس سے صاف ثابت هوتا ہے کہ اگر شراب میں ٹروبن جتني بهي قوت هوتی تو نتائج میں اس قدر اختلاف نہ هوتا -

(قواء عقلیہ پر اُسکا اثر)

عام اعصاب دماغی پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے' اوسکے شواهد بهي بکثرت هیں - عام خیال یہ ہے کہ شراب قواے دماغي میں اشتعال' رواني' اور تیزي پیدا کردیتي ہے - لیکن علمی تجارب اسکی تائید نہیں کرتے - ایک شخص کو ایک سادہ حساب دیدو (مثلاً جمع کرنا) وہ ان اعداد کو جتنی دیر میں جمع کرے' اوسکو محفوظ رکهو - پهر اوسي شخص سے شراب پلا کر انهي اعداد کو جمع کراؤ - تم کو اوقات کي نسبت میں نمایاں اختلاف نظر آئیگا - یعني دوسري صورت میں بہ نسبت پہلي صورت کے زیادہ دیر لگیگي اور یہہ انحطاط قواے عقلیہ کي کهلي دلیل ہے -

اس سے بهي واضح تر مثال یہہ ہے کہ حالت صحت عقل میں ایک شخص سے اوسکے گهر کا تصور کراؤ (مثلاً) - اوسکا گهر مختلف چیزوں کا مجموعہ هوگا : خاندان' بي بی' بچے' گهوڑے' میز' کرسي' وغیرہ' اسلیے اوسکو گهر کے ساتهہ ان تمام چیزوں کا تصور بهي لازمي طور پر کرنا پڑیگا' کیونکہ گهر انهي اجزاء کے مجموعہ سے عبارت ہے - اب ان تمام خانگي اسباب کي (جو گهر کے تصور کے ساتهہ اوسکے ذهن میں آئے هیں) ایک فہرست مرتب کرلو' پهر اوسی شخص کو شراب پلا کر ۱۲ گهنٹے کے بعد اسي قسم کا تجربہ کرو - تمکو متواتر تجربوں کے بعد دونوں حالتوں میں محسوس فرق نظر آئیگا - پہلي حالت میں گهر کي تمام چیزیں نهایت تیزي اور خاص ترتیب و نظام کے ساتهہ اوسکے ذهن میں آئینگي' لیکن دوسري صورت میں نہ تو یہہ حسن نظام قائم رهیگا' نہ اس دفعي انتقال ذهني کي شان نظر آئیگي !

(شراب اور علم الجراثیم)

انسان مختلف خطرات میں گهرا هوا ہے' لیکن قدرت نے اوسکے اندر مختلف قواے دافعہ پیدا کردیے هیں جو ان خطروں مقابلہ کرتے رهتے هیں - انساني زندگي اسي کشمکش کا نتیجہ ہے' لیکن انسان میں امراض متعدیہ (ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض) کے مقابلہ کرنے کي جو قوت ہے - شراب اوسکو بالکل فنا کردیتي ہے' پروفیسر منتی گوف نے اپنے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ انسان کے خون میں بہت سے سفید رنگ کے جراثیم هوتے هیں - وہ امراض متعدیہ کي مدافعت کرتے هیں' اور شراب دفعتاً ان جراثیم کو هلاک کردیتي ہے - اسلیے امراض ساریہ و متعدیہ کي مقاومت کے لیے اور مہلک کیڑوں کے دفع کرنے کے لیے فطرت نے جو فوج همارے جسم کے اندر مرتب کردي ہے' شراب کا پہلا تباہ کن حملہ اوسي پر هوتا ہے اور اسے برباد کردیتا ہے -

(شراب اور قواء جسمانی)

لیکن یہ تمام نتائج ایک دوسرے اصول کے هیں - اصل سوال یہ ہے کہ شراب میں اجزاے غذائیہ هیں یا نہیں ؟ اگر وہ اجزاء غذائیہ کی کافی مقدار رکهتی ہے' تو یقیناً وہ تمام غذاوں کي طرح جسم کی قوت کے بڑهانے کا سبب هو سکتي ہے - لیکن یقیني اختبارات نے اسکا بهي مایوسانہ جواب دیا ہے - پروفیسر ولیم اٹاوٹر نے (جو موجودہ زمانے کا بہت بڑا کیمیاداں ہے) ایک صندوق تیار کیا ہے جس سے غذا کے افعال طبیعہ کا تجربہ کیا جا سکتا ہے - چنانچہ آدمي کو اگر اس صندوق میں بند کردیا جاے' تو یہ معلوم هوجاتا ہے کہ غذا کا کسقدر حصہ جزو بدن هوا' اور کس قدر فضلہ بنکر نکل گیا ؟ شراب کی غذائیت کا اس آلہ کے ذریعہ سے تجربہ کیا گیا تو معلوم هوا کہ وہ اپنے اندر غذائیت کي کافي مقدار رکهتي ہے' اور اوسکے سو حصوں میں سے ۹۸ حصہ جزو بدن هوتا ہے -

جو لوگ انسداد شراب نوشي کے حامي تهے' وہ اس تجربہ سے سخت گهبرا گئے' لیکن بعد کو خود پروفیسر مذکور کي تشریح سے معلوم هوا کہ وہ روٹی' گوشت' اور عام غلوں کي سي غذائیت نہیں رکهتی - یعنے وہ تحلیل کیماوي کی رو سے مختلف اجزاء نباتیہ و معدنیہ پر مشتمل نہیں ہے جو جسم کو لگتے هیں اور اُسکي قوت کو بڑهاتے هیں جیسا کہ تمام غذاؤں میں ان اجزاء کا کافي ذخیرہ هوا کرتا ہے - بلکہ وہ ایک غذاے ناقص یا صرف ایک هي قسم کی غذا ہے - بالخصوص اوس سے اعصاب کے ریشوں کي تولید تو بالکل هي ناممکن ہے' کیونکہ یہ ریشے نیٹروجن اور دوسرے معدني اجزاء سے بنتے هیں' مگر شراب میں ان اجزاء کا وجود نہیں پایا جاتا -

---

(۱) ایک غذا ہے جو عموما مریضوں اور ضعیفوں کو دیجاتي ہے -

(۲) کیلو گرام فرانس کا سیر ہے جو ۸۹ تولے سے کچهہ زیادہ کا هوتا ہے - هندوستان میں پکا سیر ۸۰ تولے کا سمجها جاتا ہے -

مشاهيــــر افــواج بــريــه
فـــرانـس و المـــان

سرجان جیلیکو امیرالبحر برطانیه

سرجان فرنچ - سپه سالار افواج برده برطانیه

جنـــرل ژوفـــرے

سپه سالار افواج بريه فرانس

" امن کا دماغ ایک ایسے حفاظت کرنے والے کتے کے لیے نهایت عمده ہے جو اگرچه همیشه خاموش رهتا ہے' لیکن ساتهه هي وقت پر کاٹ کھانے کے لیے بهي مستعد رهتا ہے " -

یه وه مختصر فقره ہے جسمیں ایک بہت بڑے نقاد نے جنرل ژوفرے کے تمام کریکٹر کا لب لباب بیان کردیا ہے -

فرانس کو امن کے زمانه میں ایک وسیع فوج کي کمان لینے کے لیے اور اس سے زیاده م موقع يعني خارجي يا داخلي حمله کے وقت فوج اور ملک ی حفاظت اور ایک فوج گراں سے کام لینے کے لیے ایک خاص قسم ے آدمی کی ضرورت تهي - اس میں کوئي شک نہیں که جنرل ژوفرے اسي طرح کا آدمي ہے -

جنرل ژوفرے اپنے باطني اخلاق کي طرح اپنے چہرہ کے ظاهري شمائل میں بهي رعب و تاثر کي قوت رکهتا ہے - اسکا بالائي لب تهي' لمبي' سفید' اور سپاهي کے شایان شان موچهوں سے مستور ہے' جنکے نیچے اسکے سفید براق دانت تبسم کے وقت برق کي طرح چمکتے هیں - اسکي ناک اگرچه مختصر ہے مگر اسکے ساتهه هي موٹي ور بهاري ہے' اور اسطرح اسکے اختصار کي تلافي هوگئي ہے - سکي یه عادت ہے که وه اپني صاف آنکهوں سے اسطرح بغور اور خوفناک طور پر دیکهتا رهتا ہے' گویا وه نظروں سے اس شے کے پار کردینا چاهتا ہے جسکو وه دیکهه رها ہے !

جنرل ژوفرے سنه ۱۸۵۲ ع میں پیدا هوا - وه ابهي ۱۸ سال هي کا تها اور اسکي فوجي تعلیم هو رهي تهي که جنگ فرانس ور جرمني کي آگ شعله زن هوگئي - اسنے تعلیم موقوف کردي اور سکنڈ لفٹننٹ بنا دیا گیا - نو عمر ژوفرے اسوقت توپخانه میں تھا جس نے محاصرهٔ پیرس کے زمانے میں پیرس کي مدافعت کی تهي -

جنرل ژوفرے نے مشرق اقصی کے معرکه ٹرنکن میں اس حالت کے ساتهه قلعے بنائے هیں ' جبکه چیني فوجوں کے آتشین گولے براه راست اس پر آگ برسا رہے تهے !

اس جانبازانه کار نامه کے بعد وه فرنچ انڈو چائنا میں بهیجدیا گیا - یهاں بهي اس نے تین جنگیں کیں - آخر میں پیرس واپس آنے سے قبل اسے مقام ٹمبکٹو میں اپنے وطن کي سرگرم خدمت انجام دیني پڑي -

جنرل ژوفرے اس داخلي پیچیدگي کے بعد فرنچ سپاه کا سپه سالار عام بنا دیا گیا جسکي وجه سے فرانس کي جنگی مجلس کي زندگي کا خاتمه هوگیا - سنه ۱۹۱۱ع میں (جب تک که وه کمانڈرانچیف نہیں بنایا گیا تها) فرنچ سپاه کا کوئي کمانڈرانچیف نہیں تها - صرف ایک جنگي مجلس اس غرض کیلیے قائم تهي -

مونس کي مجلس وزارت پر یه حمله کیا گیا که اس نے قومي مدافعت کے اهم ترین کام کو نظر انداز کر دیا ہے - وزیر جنگ جنرل گولرین نے کہا که جب تک جنگ نه چهڑ جائے ' اسوقت تک کسي خاص شخص کے متعلق سپه سالار عام هونے کا فیصله کرنا دانشمندی کے خلاف ہے -

اس تجویز کي منظوري کا نتیجه یه هوا که مونس کی مجلس وزارت ٹوٹ گئی کیونکه اخبارات نے اس جواب کا مضحکه اڑایا اور نهایت سختي سے نکته چیني کي - بالآخر موسیو کایو نے نئي مجلس وزارت ترتیب دي اور موسیو میسمی وزیر جنگ قرار پائے -

یهي وه زمانه ہے جبکه جنرل ژوفرے کا انتخاب عمل میں آیا اور اب وه نپولین کے وطن کی عزت کا تنها محافظ ہے !!

جنـــرل وان مـــولٹـک

یه مشهور شخص آج ۸ سال سے جرمن فوج کے بڑے جنرل اسٹاف کا چیف ہے - اور اس مشهور شخص کا بهتیجا ہے جسکا لقب " اورگنائزر اف وکٹري " (فتح کی تنظیم قائم کرنے والا) تها اور جس نے موجوده " فوجي جرمن " کی بنیاد مستحکم کی - یه جنگ جو جرمنی نے شروع کی ہے اس کا فیصله کردیگی که " اورگنائزر آف وکٹري " کا یه بهتیجا اپنے اس مشهور و معروف چچا کے دوسرے لقب ونر آف وار (فاتح جنگ) کا مستحق ہے یا نہیں ؟

یکم جولائي سنه ۱۹۰۶ع میں وان مولٹک ایک درخشاں سپاهي یعني کونٹ وان شلي فین کی جگه جنرل اسٹاف مقرر هوا - پہلے وه فوج میں ایک معمولي درجه پر تها - لیکن جنگ جرمني و فرانس میں حسن خدمات کے صله میں اسے لفٹننٹي کا عهده اور " آئرن کراس " کا تمغه ملا - اسکے بعد وه مختلف عهدوں سے گذرتا هوا سنه ۱۹۰۲ع میں جنرل لفٹننٹ کے عهده پر فائز هوا - مگر یه تقرري بنظر استحسان نہیں دیکهي گئي ' کیونکه خود فوج میں اور اسکے باهر عام طور پر یه سوال زبانوں پر تها که جس منصب پر " شیلي فین " تها ' اس پر مولٹک کیسے فائز هوگیا ؟

لوگ علانیه کہتے تھے که مولٹک کو یه کامیابي محض قیصر کی نظر توجهه سے هوئي - قیصر کی دلي آرزو تهي که جرمن فوج کے اس صیغه میں جو بمنزله دماغ کے ہے' ایک بار پهر " مولٹک " کا نام نظر آجائے جو اس مولٹک کا چچا تها - قیصر نے پرنس بلو کي علحدگي کے بعد اسے امپیریل چانسلر بنانا چاها تها مگر اس نے اس بناء پر انکار کردیا که وه ایک سپاهي ہے - اسلیے اسے همیشه فوجي اور جنگي کاموں کے ساتهه هي وابسته رهنا چاهیے -

یه وان مولٹک هي کي کوششوں کا نتیجه ہے که جرمني کي فوج امن کے مصارف میں ۵ کرور پونڈ کا اضافه هوگیا -

آج جرمني کی قسمت کا فیصله جن هاتهوں کی کامیابي و ناکامي پر موقوف ہے ' ان میں سب سے پہلا شخص یہی ہے - تما کرهٔ ارضی کی نگاهیں اسکی طرف اٹهی هوئی هیں !!

جنرل وان مولٹکے -
سپہ سالار افواج جرمنی

معرض المشاہیر

رؤساء جنگ یورپ

انگلستان ' جرمنی ' اور فرانس کے رجال
بحر و بر جو کرۂ ارض کي ہلاکت و تباہی
کیلیے مستعد ہوے ہیں !

امیر البحر وان ٹرپٹز
جرمن وزیر بحریہ

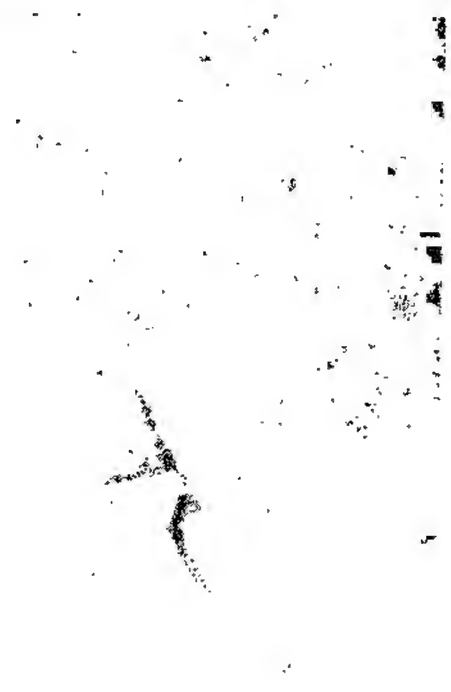

نائب امیر البحر برطانیہ

سر جان جیلیکو

سر جان جیلیکو کے متعلق عرصہ سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ انگریزي بیڑوں میں ایک بہترین دماغ ہے - اسکا اصلي کمال یہ ہے کہ ماہرانہ معلومات کو سلیقہ شعاري کے ساتھہ اس طرح ملادیتا ہے کہ اس مجموعہ کو بلا مبالغہ نادرہ روزگار کہا جاسکتا ہے -

اسکي یہ مزیت اس سال کی تمام نمایشي جنگوں میں ظاہر ہوچکی ہے -

سر جان جیلیکو آج سے نہیں بلکہ عرصہ سے اپنے حسن خدمات کي وجہ سے مشہور ہے جو اس نے اس جگہ پر انجام دي تھیں ' جس پر اسکا تقرر سنہ ۱۸۷۲ع میں ہوا تھا -

آج سے ۱۸ ماہ قبل یہ خبر عام طور پر مسرت و تشفي کے ساتھہ پڑھي گئی تھي کہ وہ (یعني سر جان جیلیکو) پرنس لوئس آف بیٹنبرگ کي جگہ سکنڈ سي لارڈ (ایک بحري عہدہ) بنایا گیا ' اور پرنس لوئس آف بیٹنبرگ سر فرانسیس برجمین کے کنارہ کش ہونے کي وجہ سے فرسٹ سی لارڈ قرار پاے -

(اس نے توپخانے کي مدد کیونکر کی ؟)

بیڑے میں گولہ باري و نشانہ بازي کی ترقي کے متعلق بہت کچھہ کہا جاتا ہے - سچ یہ ہے کہ اس تعریف و توصیف کے ایک معقول حصہ کا مستحق سر جان جیلیکو ہے - اگر سر جان جیلیکو کي شرکت نہ ہوتي تو نائب امیر البحر سر پرسي اسکواٹ اس کار عظیم کو ترقي نہ دیسکتے - سر جان جیلیکو اسوقت ڈائرکٹر آف " نیول اورڈیننس " تھا - قدرت نے اسکو ایسي طبیعت دي تھي جو نئے نئے خیالات پیدا کرتي رہتي تھي - اسکے ساتھہ ھی اس میں نشاط و سرگرمي بھی تھي - جس کام کو کرتا تھا ' فوراً ' اور پوري مستعدي کے ساتھہ کرتا تھا - ان سب پر مستزاد یہ کہ وہ خود بہت بڑا قادر انداز تھا -

یہ اسباب تھے جنکی وجہ سے انگریزي بیڑے میں توپخانہ نے اسقدر ترقي کي -

جس زمانہ میں " ڈریک " نامی جہاز کي کمان اسکے ہاتھہ میں تھي ' اسوقت اسنے مستعدي و جانفشاني سے ڈریک کو بیڑے بھر میں سب سے زیادہ قادر انداز جہاز بنا دیا تھا - جب وہ ڈائریکٹر آف " نیول اورڈیننس " ہوا تو اس نے بیڑے کي اولین جنگ آزما صف کي توپوں کو قابل اعتماد بنانے کیلیے ہر ممکن کوشش کي -

(حیرت انگیز تجارب)

سر جان جیلیکو طالب العلمي ھی کے زمانے سے ہونہار معلوم ہوتا تھا - چنانچہ اسي زمانہ میں اس نے " روائل نیوي کالج " میں ۸۰ پونڈ کا ایک گرانقدر انعام حاصل کیا -

اس نے اپني بحري زندگي کے آغاز ھي میں چند ایسے پر خطر اور قابل ستایش کام کیے جن کی وجہ سے اعلی افسروں کی نظریں اس پر پڑنے لگیں -

مثلاً ایک دفعہ ایک اسٹیمر ریت میں پھنس گیا اور کسی طرح نکالے نہیں نکلتا تھا - سر جان جیلیکو بے تحاشا اسے نکالنے چلا ' حالانکہ اسوقت پاني میں سخت تلاطم برپا تھا اور موجیں خلاف توقع و عادت بڑھي ہوئي تھیں - یہاں تک کہ سر جان جیلیکو کی کشتي الٹ گئي مگر خوش قسمتي سے وہ زندہ بچکر نکل آیا تھا -

اس سے زیادہ حیرت انگیز جرأت اس نے اسوقت کی تھی جب " کیمبر ڈون " نامي جہاز ٹوٹا تھا - اس کا واقعہ یہ ہے کہ انگریزي بیڑے کا موجودہ کمانیر اسوقت نائب امیر البحر " ٹرئي اون " کے نشان بردار جہاز کا کمانیر تھا - یہ نشان بردار جہاز " کیمپر ڈون " جہاز سے ٹکرایا اور وہ ٹوٹکے پاني میں غرق ہونے لگا - جسوقت یہ حادثہ پیش آیا ہے ' اسوقت جیلیکو اپنے کیبن میں بیمار پڑا تھا - لیکن جب جہاز الٹا ہے تو اس نے نہایت حیرت انگیز طور پر مسٹر رلیٹ نامی ایک شخص کی اعانت سے اپنے آپ کو پانی پر سنبھالے رکھا ' اور بالآخر صحیح و سالم نکل آیا !

اس واقعہ کے چار سال کے بعد وہ اس مہم میں زخمی ہوا جو پیکن کے انگریزي سفارتخانوں کو چھڑانے کے لیے بھیجي گئی تھي - اس مہم میں جو خدمات اس نے انجام دي تھیں ' اسکے صلہ میں چیف اسٹاف آفیسر بنادیا گیا -

سر جان جیلیکو اگرچہ اڈمرلٹی (صیغہ امیر البحر) میں رہا ہے ' مگر اسکو وسیع عملي تجربہ حاصل ہے - اور بیڑے کی تیاري میں خاص دلچسپي ہے مختلف مواقع پر نمایشي جنگوں میں خود کمان کر چکا ہے -

منجملہ ان کثیر التعداد اعزازات کے جو سرجان جیلیکو کو حاصل ہیں ' ایک اعزاز یہ ہے کہ اسے قیصر جرمني نے عقاب سرخ کے دوسرے درجے کا تمغہ دیا تھا ' اور ابھی چند ماہ قبل ھی وہ سرکاري طور پر جرمني بھی گیا تھا اور خود قیصر کا مہمان رہا تھا - مگر حالات کا انقلاب دیکھو ! جو شخص کل تک مہمان تھا ' آج وہ بیڑا لیکے حملہ کرنے چلا ہے

سرجان جیلیکو حال میں دوسرے کروزر اسکوائڈرن کا کمانیر مقرر ہوا ہے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جالیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نهانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهی نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ۵ آنه

یه
دو دوائیں
همیشه
اپنے
پاس
رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۲ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هی کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

مسیحا کا
موهني کسم تیل
سر کے بالونکے لیے
نهایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں ' اور جب تهذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها - مگر تهذیب کی ترقي کے جب سب چیزوں کی کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهی جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لی هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں ' جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے - اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکی بدولت بچي هیں ' اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهی آتی هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں ' اور اعضا کي کمزوری کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتی هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے - نیز آپکي سابق تندرستي از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

هندوستاني دوا خانه دهلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - عمده دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت

(خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

روزانه الهلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رنگین پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتی هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سري نگر - کشمیر)

خط دریاے می یوز

جرمنی اور فرانس کی سرحد مقام لوا نگوے سے لیکے بیلفورٹ تک طول میں ۱۵۰ میل ہے - اس سرحد کے پورے طول میں فرانس نے مدافعت کے لیے بعض ایسے سامان کیے ہیں جنکی نسبت اسے دعوا تھا کہ اگر جرمنی اس جانب سے حملہ کریگی تو خواہ وہ کسی جگہ سے بھی چلے مگر بالکل الجھکے رهجائیگی اور آگے نہ بڑھسکے گی - اس اثناء میں فرانس مہلت سے فائدہ اٹھایگا اور کسیقدر ھتکے اس کے پیچھے اپنی فوجیں جمع کرلیگا -

لیکن گذشتہ ھفتہ کے اخری اعترافات سے ~~ظاہر کردیا کہ یہ دعوا~~ صحیح نہ تھا

اهل جرمنی کا یہ خیال تھا کہ وہ فرانس کے خط مدافعت کے ہر موقع پر غالب آسکتے ہیں - اگرچہ یہ خود انکو بھی تسلیم تھا کہ اس قسم کی پیشقدمیاں کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہیں پیدا کرسکنیں - چنانچہ آخری واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ جرمنی کا خیال بالکل صحیح تھا - یہ سرحد فرانس کو عبور کرکے پیرس کی صرف بڑھی ہے -

ان سرحدوں کی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے جنگی پروگرام کے مطابق فرانس پر روس سے پہلے حملہ ہونا چاہیے -

گذشتہ چند سالوں میں جرمنی کے طرز عمل نے یہ خیال یقین کی حد تک پہنچا دیا تھا کہ وہ بلجیم (اور اگر ضرورت و مصلحت مقتضی ہو تو سوئٹزرلینڈ) کی راہ سے فرانس پر حملہ کرنا چاہتی ہے - چنانچہ جب جنگ شروع ہوئی تو اس نے بلجیم کی راہ سے فرانس پر فوج کشی کرنا چاہی ' مگر بلجیم خلاف امید دست و گریبان ہوگیا اور نہایت مدوفع درجہ تک مدافعت کی -

جرمنی کے سامنے دو راهیں تھیں : ایک بلجیم ' دوسری سوئٹزرلینڈ - مگر اسکو معلوم تھا کہ سوئٹزرلینڈ دشوار گزار اور دیر مغلوب راہ ہے - اسلیے اس نے اپنی سرگرمی کا استعمال زیادہ تر بلجیم هی کی سرحد پر کیا ' اور اسکی اس دانشمندی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا جبکہ وہ باوجود سخت مزاحمتوں کے بلجیم کو فتح کرکے فرانس میں داخل ہوگئی ہے -

اگرچہ اس نے ایسی ریلوے لائنیں بنائی ہیں جو بالکل سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک پہنچا دیتی ہیں ' مگر بلجیم کی سرحد پر بھی اسے عجیب طرح کی مہلت حاصل تھی - بغیر اخفا اور اهتمام کے اور بلا کسی غیر معمولی کوشش کے اس نے اقدام و هجوم کی تیاریاں شروع کردی تھیں -

اس نے علاقہ مقام ایکس لاچیپل اور بیزک کے مابین دو عظیم الشان کیمپ بنا لیے ہیں - ایک مال میڈے نامی مقام کے قریب ایلسین بارن میں ' اور دوسرا ٹریس سے متصل اسکون فیلڈر هاف میں -

موجودہ جنگ میں ابھی دونوں کیمپوں سے کام لیا گیا ہے - ایلسین بارن کی فوج نے خط می یوز کے خلاف لیشر پر حملہ کیا اور اسکون فیلڈر هاف کی فوج لکسمبرگ کی طرف سے لوانگوے کی طرف بڑھی جو سرحد فرانس کے استحکامات کا ابتدائی سرا ہے -

سرحدی ریلوے لائن کی طرح ایکس لا چیپل سے سیلنٹ و تھرنک نامی مقام تک بھی ایک لائن بن گئی ہے - " ریسمیس " ایلسین بارن کے کیمپ کا جنگشن ہے - ابھی چند سال کی بات ہے کہ یہاں سے ایک لائن تعمیر کی گئی ہے جو سرحد کو عبور کرتی ہوئی استیویلاٹ تک چلی گئی ہے -

اس لائن کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ یہ لائن اپنے ساتھ کسی طرح کے اقتصادی فوائد نہیں رکھتی - معمولی زمانہ میں ٹرینوں کی ٹرینیں خالی جاتی ہیں ' کیونکہ اولاً تو آبادی کم ہے اور جتنی کچھ ہے بھی ' وہ محض کاشتکار ہیں - انہیں سیر و حرکت کی بالکل ضرورت نہیں -

جرمنی نے یہ راستہ محض اسلیے اختیار کیا تھا کہ وہ اسکو زیادہ کامیاب سمجھتا تھا - اسکے خیال میں بلجیم اس قابل نہیں تھا کہ وہ کسی عظیم الشان فوج کے حملہ کی تاب لاسکے -

مدافعت کا اصلی خط دریائے می یوز کا خط ہے ' جسمیں لیشر ' میز اور نامور کے قلعے اور گڑھیاں بھی شامل ہیں - اس خط کے استحکام اور قلعہ بندی میں اسقدر کوشش کی جاچکی ہے کہ اس کے بعد دریا کے داهنے طرف جرمنی کی پیشقدمی روکنے کے متعلق سوال کرنا بیکار سمجھا جاتا تھا -

بلجیم نے اپنی قوت سے زیادہ جوانمردی کی لیکن بالاخر دریاے می یوز کا یادگار خط دفاع اسکے کیلیے زیادہ عرصہ تک بند نہ رهسکا - اور لیشر کے مستحکم ترین استحکامات کو مسخر کرکے وہ نامور پر قابض ہوگیا اور وہاں سے آگے بڑھکر فرانس کے دروازے ہلا دیے - اب آیندہ ھفتہ خط دریاے می یوز کی آخری تعبیر بتلا دیگا جسمیں چند دن پہلے جرمنی کو می یوز کے کنارے ناکام دیکھا گیا تھا -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے اور بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا جواہر نورالعین بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نورالعین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر ہوگئی اور ایک ہفتہ میں رہ گئے یعنی ککرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال - ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہوجاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عـه درجہ اعلے للعه درجہ اول عا/

جوش شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کر کے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عـه

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عـه

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد کو دور کرنے والا طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنگ اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عـه

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی عـه

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عـه

سندات جواہر نورالعین (۱) مسٹر بیجے صاحب چیف افسر دانیورا - جواہر نورالعین سے پرانا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر سنتر جی ترام جی مرچنٹ مقام ورنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہوگیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب پنڈی مجھے بچپن سے رتوندہی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نورالعین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سیرین سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پروپرائٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور - دہلی دروازہ -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

نمبر ۱۱
کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday September 9. 1914.
جلد ۵

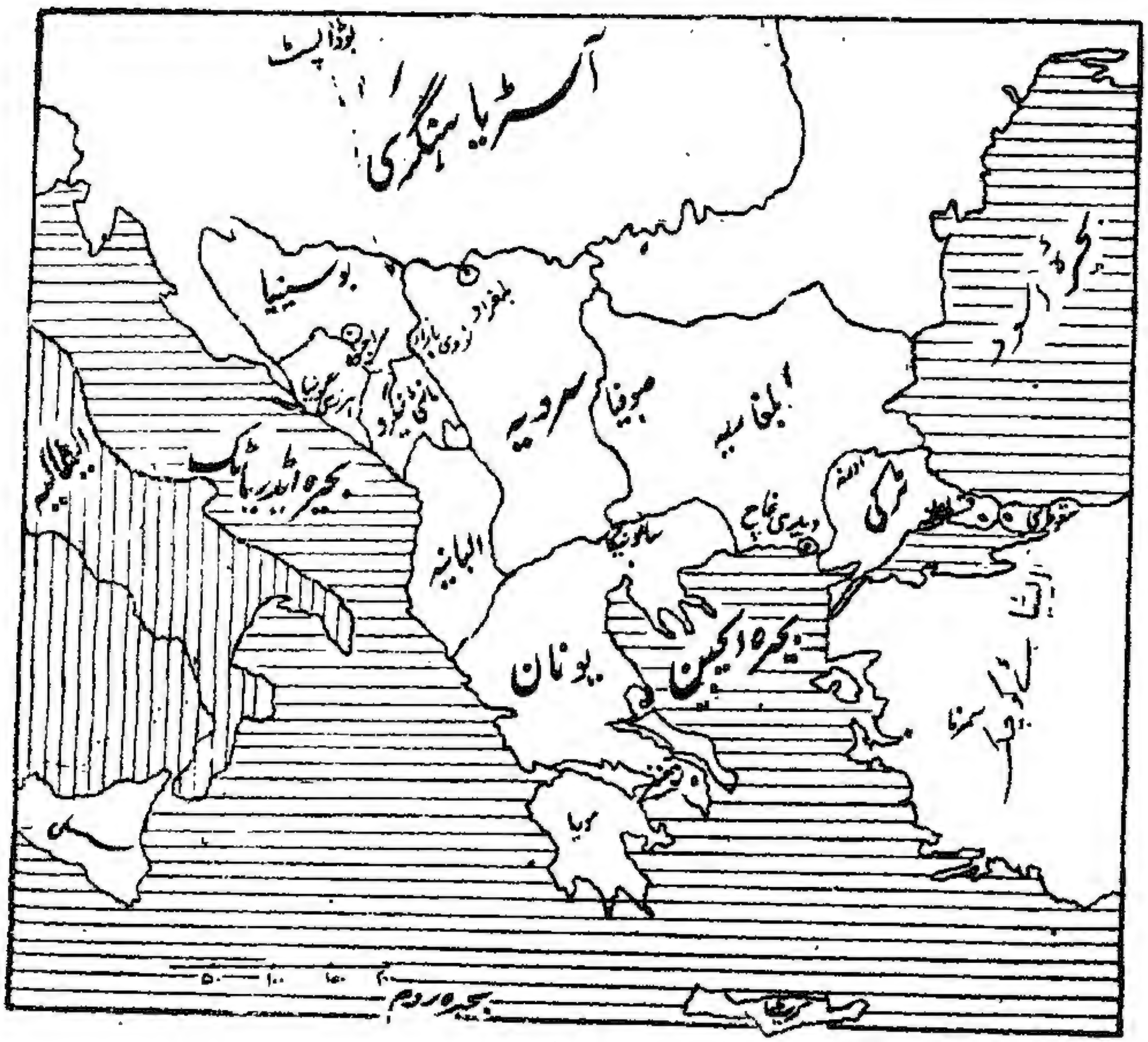
بوڈاپسٹ
آسٹریا ہنگری
بوسنیا
بلغراد
نووی بازار
ہرزیگوینا
مانٹی نیگرو
سرویہ
صوفیا
بلغاریہ
بحیرہ ایڈریاٹک
البانیہ
سالونیکا
ادرنہ
ترکی
قسطنطنیہ
یونان
بحیرہ ایجین
سمرنا
موریا
۵۰ ۱۰۰ ۱۵۰ ۲۰۰
بحیرہ روم
کریٹ

قیمت فی پرچہ
چار آنہ

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھي دیکھي نہ ہوگي

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسي کارآمد ایسي دلفریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسي اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کي آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمي انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمري و تاریخ - دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستي کے اصول - معالجات مالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' انکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہي کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر انشا بروے اشتہار بازي - طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھي ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیرہ جانورونکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي سوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کي بولي ہر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکھي ہیں آج ہي وہاں جاکر روزگار کرلو اور ہر ایک ملک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتک کہیں دیکھي نہ سني ہونگي اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کي تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کي ترکیبیں نہایت ہي سہل میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ممالک انگلینڈ ' فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک ملک کے بالتفصیل حالات وہانکي درسگاہیں صنعتي کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفر کے مکمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مقالہ (دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویز کہ پڑھتے ہوئے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک ۱ روپیہ ۸ آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

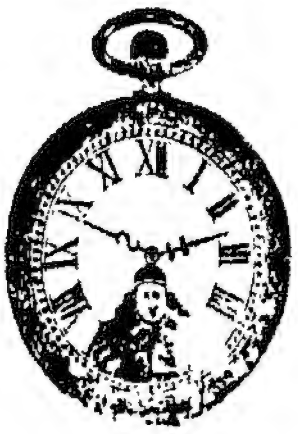

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني ہوئي ہے - جو ہر وقت نکھہ مٹکاتي رہتي ہے - جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتي ہے - ڈائل چیني کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - سالوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹي ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

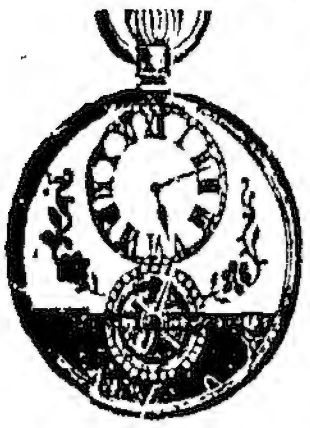

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہري نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۱۰ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ابھي ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائي کي ضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لیمپ اسکو اپني جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کیجئے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوئے یکدم کسي وجہ سے اٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم ہوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني ہوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کي گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیں -

منیجر گپتا اینڈ کمپني سوداگران نمبر ٥١٣ - مقام ٹوہانہ - ایس - پي - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

Tel Address -"Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

جلد ۵

کلکتہ : چہار شنبہ ۱۷ - شوال ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, September, .9 1914.

نمبر ۱۱

الاسبوع

انتظار کي رات کب کی ختم هوچکی هے مگر صبح نتائج کا انتظار کرنے والے ابتک کروٹین بدل رهے هیں - حوادث و سوانح کا آفتاب کب کا طلوع هوچکا هے مگر منتظریں طلوع ابتک ٹکٹکی لگاے هوے هیں - پھر یہ کب اٹھینگے ؟ کیا اس وقت جب اس صبح کی دوپہر پھیل جائیگی اور سورج سر پر پہنچکر نظروں کو خیرہ کردیگا ؟ فسینغضون الیک رؤسهم ، و یقولون متی هو؟ قل " عسی ان یکون قریبا "

فرانس کے میدان جنگ کي سب سے قیمتي امید یعني روس کو بالاخر مشرقی پروشیا میں شکستیں ملنی شروع هوگئیں اور ایسي شکستیں جنکو خود روس "شکست" کے لفظ سے تعبیر کرتا هے ! چنانچه جو خبریں ۲ سپٹمبر کو لندن سے آئي هیں وہ روسي اسٹاف کا یہ اعلان نقل کرتي هیں کہ "پروشیا میں جرمن کمک پہنچ گئي اور اس نے روسي فوج کو تہہ و بالا کردیا " کیا اب روس برلن نہین پہنچیگا حالانکہ کمبخت جرمني پیرس سے ۲۵ میل کے فاصلے پر محاصرہ کی طیاریاں کررها هے ؟

اسٹریا کی شکستیں اگر ویسی هی هیں جیسي بیان کي گئي هیں تو فی الحقیقت اسکے طرف سے بالکل نا امید هونا چاهیے - روسي پیش قدمی گلیشیا میں برابر بڑھتي جاتی هے - بخت نصر کے بعد (جسنے بنی اسرائیل کو یروشلیم میں گرفتار کیا تھا) آج تاریخ نے دوسرا نام زار روس کا درج کیا هے ، جس نے لیمبرگ میں ۷۰۰۰ هزار زندہ اسٹرین گرفتار کر لیے هیں !

بحر شمال میں گو ابتک منتظرہ معرکہ نہیں هوا لیکن هیلی گولینڈ میں ایک معرکے کے گرم هونے اور انگریزي فتح کی خبروں نے بحري توجه پیدا کرادي هے - یہ مقابله محض تیسرے درجه کے کروزروں کا مقابله تھا - اسکے بعد بھی کبھی کسي جرمن جہاز کے ڈوبنے اور کبھی کسی انگریزي جہاز کے ڈوبنے کي خبریں آتی رهي هیں -

جاپان کے متعلق بالکل سناٹا هے بجز اس اعلان کے کہ کیا چہوٹے سات جزیروں پر قبضہ کرلیا گیا -

روس ، فرانس ، اور انگلستان نے آپس میں معاهدہ کرلیا هے کہ هم میں سے کوئی تنہا طاقت جرمني سے صلح کر لینے کي مجاز نہوگي - شاید اسکی ضرورت اسلیے پیش آئی هے کہ جرمنی کے پیرس پر پہنچ جانے نے فرانس کے مضطربہ صلح هونے کا خدشہ پیدا کر دیا هے -

مسٹر ایسکویتھ نے ۴ سپٹمبر کو گلڈ هال میں موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور کہا کہ انگلستان بلجیم کی حمایت کے لیے اٹھہ کھڑا نہوتا تو یہ ذلت کي انتہا تھی - انہوں نے جرمنی کے مفتوحہ ممالک پر جزیہ لگانے اور لوین کی آتشزدگی کے طرف اشارہ کرتے هوے کہا : " قانون پر قوت اور آزادی پر بہیمیت کی حکومت دیکھنے سے پہلے میں اپنے ملک کو صفحۂ تاریخ سے محو هوتا دیکھنا زیادہ پسند کرتا هوں "

یہ بڑي موثر اور عمدہ بات هے جو انہوں نے کہی مگر واقعہ یہی هے کہ جرمنی سے باهر بھی هر جگہہ حکومت قوت هی کی هے نہ کہ قانون کی - انگلستان کو قوت هے اور وہ جرمني کے " وحشیانہ " اعمال پر معترض هے - ٹرکی کو قوت نہ تھی - وہ طرابلس میں اٹلي کے لیے کچھہ نہ کرسکی -

پچھلے جرمن اور متحدہ افواج کے معرکوں کے متعلق اب زیادہ طولاني تار آرهے هیں ، لیکن سب کا خلاصہ یہی هے کہ جرمنی با وجود فوجي ناقابلیت و نالائقي کے هر معرکے میں کامیاب هوئی اور متحدہ افواج باوجود انتہا درجہ و فوجی فضائل اور عسکري مناقب میں کامیاب هونے کے بالاخر ناکام رهی !

خیر ، عالم جسم و مادہ کے علاوہ ایک اقلیم روح و معنی بھي هے - کیا هوا اگر دشمن زمین کے ٹکڑوں اور اینٹ چونے کے بنائے هوئے قلعوں کے لینے میں کامیاب هوگیا ؟ اخلاق و جذبات کی سرزمین مقدس میں تو اسے ایک انچ جگہہ بھی نہ ملسکي حالانکہ متحدہ افواج نے بلجیم کی محدود سرزمین کی جگہہ ایک پوري اقلیم محاسن و مناقب فتح کرلي هے !

جرمني اگر بڑھتي بھي هے تو بالکل بیہودہ طور پر ، لیکن متحدہ افواج هٹتي بھي هیں تو شاندار طریقہ سے ، یادگار سرد طبعي کے ساتھہ ، بغیر کسي معقول نقصان کے - پھر جو لوگ محض زمین ناپنے کا فیتہ لیے هوئے افسوس کر رهے هیں ، کیا انکے پاس جنگي مصالح ، فوجي فضائل ، اور اخلاقي فتحمندیوں کي پیمایش کے لیے کوئي آله نہیں ؟

SEWING MACHINES
BUILDERS VENDERS
AUTO KNITTING
THE ADARSHA KNITTING Co
Importers Manufacturer's
General Merchants & Commission Agent
CALCUTTA

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈهاکہ کي سرپرستي ميں

—:*:—

يہ کمپني نہيں چاهتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بيکار بيٹهي رهيں اور ملک کی ترقي ميں حصہ نہ ليں لهذا يہ کمپني امور ذيل کو آپ کے سامنے پيش کرتي ہے :—

(١) يہ کمپني آپکو ١٢ روپيہ ميں بٹل کٹنگ (يعنے سپاري تراش) مشين ديگي ' جس سے ايک روپيہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہيں -

(٢) يہ کمپني آپکو ١٥٥ روپيہ ميں خود باف موزے کی مشين ديگي ' جس سے تين روپيہ حاصل کرنا کهيل ہے -

(٣) يہ کمپني ١٢٠٠ روپيہ ميں ايک ايسي مشين ديگی جس سے موزہ اور گنجي دونوں تيار کی جا سکے تيس روپيہ روزانہ بلا تکلف حاصل کيجيے -

(٤) يہ کمپني ٩٧٥ روپيہ ميں ايسي مشين ديگي جسميں گنجي تيار هوگی جس سے روزانہ ٢٥ روپيہ بلا تکلف حاصل کيجيے

(٥) يہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مهيا کرديتي ہے - کام ختم هوا - اچها روا نہ کيا اور اسی من روپيہ بهي مل گئے ! پهر لطف يہ کہ ساتهہ هي بننے کے ليے چيزيں بهي بهيج دي گئيں -

---

ليجئے دو چار بے مانگے سرٹيفکٹ حاضر خدمت هيں

—:*:—

آنريبل نواب سيد نواب علي چودهري (کلکتہ) :— ميں نے حال ميں ادرشہ نيٹنگ کمپني کي چند چيزيں خريديں مجهے ان چيزونکي قيمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کهم کماري ديوي - (نديا) ميں خوشي سے آپکو اطلاع ديتي هوں کہ ميں ٩٠ روپيہ سے ٨٠ روپيہ تک ماهوار آپکی نيٹنگ مشين سے پيدا کرتي هوں -

---

نواب نصير الممالک مرزا شجاعت علی بيگ قونصل ايران

—(*)—

ادرشہ نيٹنگ کمپني کو ميں جانتا هوں - يہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ صنعت و حرفت کريں - يہ کمپني نهايت اچهي کام کررهي ہے اور موزے وغيرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قيمتي مشين منگا کر هر شخص کو مفيد هونے کا موقع ديتي ہے - ميں ضرورت سمجهتا هوں کہ عوام اسکي مدد کريں -

---

آنريبل جسٹس سيد شرف الدين - جج هائيکورٹ کلکتہ

ميں نے ادرشہ نيٹنگ کمپني کي بنائی هوئي چيزونکو استعمال کيا اور پائيدار پايا - ديکهنے ميں بهي خوبصورت ہے - ميں اميد کرتا هوں کہ بہت جلد اس کمپنی کي سرپرستي ايسے لوگ کرينگے جنسے انکے کام ميں وسعت هو -

---

هز اکسيلنسی لارڈ کارمائيکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائيوٹ سکريٹري کے زباني -

آپکے هاتهہ کي ساخت کي چيزيں جو حضور گورنر اور انکي بيگم کے ليے بهيجا ہے وہ پہونچا - هز اکسيلنسي اور حضور عاليہ آپکے کام سے بہت خوش هيں اور مجهکو آپکا شکريہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ لنکافيل -

نوٹ — پراسپکٹس ايک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بهيج ديا جائيگا -

ادرشہ نيٹنگ کمپنی ٢٦ ايچ گرانٹ اسٹريٹ کلکتہ

اب ریم کے بعد پیرس کے سوا اور کوئی مستحکم روک نہیں رہی تھی - چنانچہ اسکے بعد ہی جرمنی کے لاونے زوافرے نامی ایک مقام تک آجانے کی خبر ملی جو پیرس سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے -

آخری تار برقی موجودہ حالات کو زیادہ روشنی بخشتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمنی فوج کے قرب و بعد کا سوال نہیں رہا بلکہ بالکل پیرس کے محاصرے کا - پیرس سے مشرق میں نان تیول' او میوس' وٹری' نامی مقامات کا ایک جنوب رویہ خط چلا گیا ہے اور اس سے اوپر مشرقی جانب فرانسیسی جرمن سرحد کا قلعہ وردن ہے - جرمن فوج نے اسی کو اپنا خط مقرر کیا ہے اور فوج پھیلا رہی ہے -

جرمن فوج نے پیرس کے سامنے دریاے اوائس (یا اوسے) کے کنارے قیام نہیں کیا اور اوسکے مشرق میں خط ہجوم کھینچا - اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ شاید اس جانب متحدہ افواج نے اسے شکستیں دیدی ہیں -

مگر نقشہ دیکھنے سے اس خیال کی صحت مشتبہ ہو جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کرنے میں جرمنی نے اپنے اوس جنگی تدبیر اور دانشمندی کا ایک تازہ ترین ثبوت دیا ہے جو فوج کے سفر اور قوت کے پھیلاؤ میں ابتدا سے دکھلاتی آئی ہے - پیرس کے مشرق میں آنے سے اسکا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اندرون جرمنی سے لیکر پیرس تک ایک ایسا قریبی اور مسلسل فوجی خط قائم رکھے جو جرمنی اور اطراف پیرس کو ایک کردے ' اور وہ ہر دم اپنے مرازے قوت پاتی رہی -

چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ پیرس کے مشرق میں جرمنی کا سرحدی قلعہ " میٹز " ٹھیک پیرس کے محاذ میں واقع ہے اور اسکے سامنے فرانسیسی سرحد کے اندر وردن ہے - پیرس سے اگر ایک سیدھا خط کھینچا جاے تو وہ وردن ہوتا ہوا میٹز تک پہنچیگا اور وہاں سے مائل بہ شمال ہوکر سیدھا برلن تک چلا جائیگا - اسی میٹز کو آجکل قیصر جرمن نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور فوجی قوت کے ایک مرکزی سر چشمہ کی حیثیت رکھتا ہے - پس جرمن فوج نے اندرون فرانس کی جرمن قوت کو مرکز سے بالکل وابستہ کردینے کیلیے نان تیول' کولو میرس' وٹری' اور وردن کے خط مثلث کو اپنا قیام گاہ بنایا ' اور وردن میں آکر بخط مستقیم و متصل ' میٹز سے ملگئی جہاں خود قیصر موجود ہے !

پیرس سے میٹز تک کا خط ۱۸۰ میل کا ہے - اسمیں سے ۲۵ میل نکالدینے چاہئیں جو پیرس اور نان تیول کا باہمی فاصلہ ہے - باقی ۱۵۵ - رہے - پس اس سے ظاہر ہوا کہ سرحد فرانس کے اندر اور پیرس کے سامنے ۱۵۵ میل طول تک جرمنی نے اپنا فوجی خط پھیلا دیا ہے اور ساتھہ ہی اسے میٹز کے ہیڈ کوارٹر سے بالکل ملادیا ہے !!

خدا کے ارادوں کو کون جان سکتا ہے ؟ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - لیکن یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ جرمنی نے اپنے خط جنگ کی تمام منزلیں طے کرلی ہیں ' اور اب صرف پیرس کا قبضہ باقی ہے - روس اسپر دباؤ ڈالنے میں ناکام رہا ' اور فرانس کا ابتدائی حملہ بھی کچھہ نہ کرسکا - انگریزی فوج نے فرانس کی مدد کی پوری کوشش کی ' مگر وہ فرانسیسی فوج کی غلطیوں کو یا بے ثباتی کو کہاں تک دور کرتی ؟ کام کرنے کی اصلی جگہ خود فرانس کی تھی نہ کہ انگلستان کی - پھر بھی جرمنی کو پیرس تک آنے میں جتنا وقت لگا ' معلوم ہوتا ہے کہ صرف انگریزی فوج کی موجودگی اسکا باعث ہوئی ' ورنہ اگر صرف تنہا فرانس ہوتا تو نہیں معلوم واقعات کی صورت موجودہ حالت سے بھی کسقدر افسوس ناک ہوتی - قرائن صاف کہتے ہیں کہ اب آخری نتائج دور نہیں : بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی و امر

* * *

جنگ کے شروع ہوتے ہی ولایت کی ڈاک میں بے ترتیبی شروع ہوگئی - جمعہ کی جگہ سنیچر اور اتوار کو اسٹیمر پہنچنے لگا اور ایک بار تو پیر کے دن پہنچا - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ایک ہفتہ کی ڈاک دوسرے ہفتہ میں ملنے لگی - ادارۂ الہلال اور متعدد مقامات میں پچھلے ہفتہ کی ڈاک بالکل نہیں آئی اور شہر میں لنڈن کے اخبارات و رسائل پانچ پانچ روپیہ قیمت پر بھی نہ ملے - بارے الحمد للہ کہ کل دونوں ہفتوں کی ڈاک یکجا ملگئی ہے' اور اسمیں جنگ کے متعلق مضامین و تصاویر اور نقشوں کا نہایت مفید اور دلچسپ ذخیرہ ہے - افسوس کہ اس ہفتہ اس سے کچھہ کام نہیں لے سکتے -

اس وقت کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ خود قیصر جرمن فرانس کے اندر پہونچ گیا ہے اور " نانسی " میں موجود تھا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جرمن طیاریوں کا کیا حال ہے ؟

* * *

ذیل کے نقشہ میں جرمنی کا پیرس کے پاس موجودہ خط ہجوم دکھلایا گیا ہے جو آج تک کی خبروں سے واضح ہوتا ہے - نان تیول سے یہ خط کسی قدر نیچے وٹری نامی ایک مقام تک آتا ہے - وہاں سے پھر وردن پر مائل بہ شمال بلند ہوگیا ہے - اس خط ہجوم میں بڑی مصلحت یہ رکھی گئی ہے کہ وردن کے سامنے اور سرحد کے اندر میٹز ہے جہاں قیصر جرمنی موجود ہے اور جرمن ہیڈ کوارٹر قرار پایا ہے - پس اسطرح فرانس کے اندر جرمن قوت اپنے ہیڈ کوارٹر سے بالکل متصل ہوگئی - میٹز کو نمایاں کرنے کے لیے ایک جھنڈا بنادیا ہے - انگریزی فوج کے متعلق اخری اطلاع جو ملی ہے اسکے مطابق وہ جرمن خط کے عقب میں ہوگی جہاں نقشہ میں دوسرا جھنڈا نمایاں کیا گیا ہے -

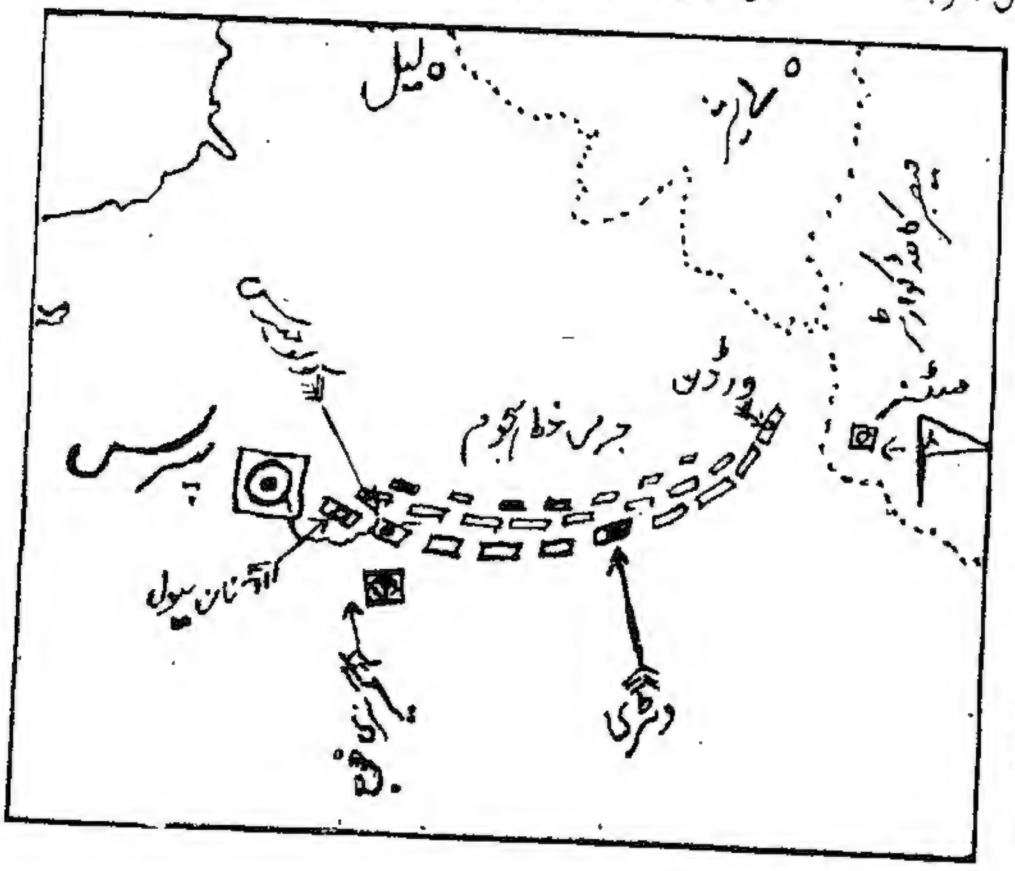

هفتهٔ جنگ

نقشه یورپ جنگ سے پہلے

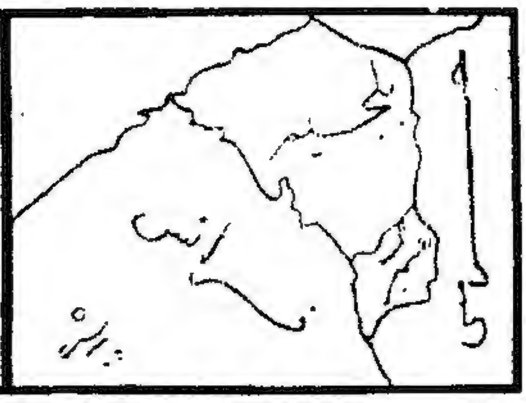

جنگ بست روزه کے بعد

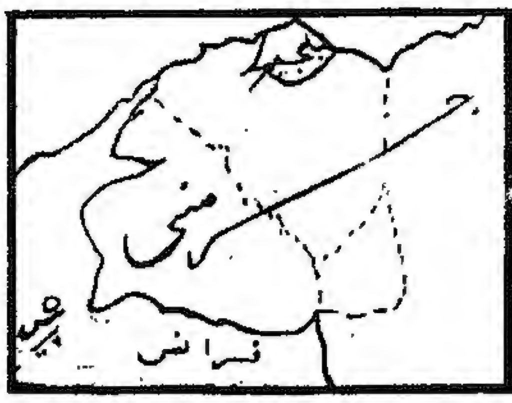

(طلوع نتائج)

سورج جب اچھی طرح بلند هوجاتا هے تو اسکی روشنی تنگ اور نشیبی گوشوں تک پهنچ جاتی هے' مگر صبح کو روشنی کے نظارے کے لیے میدان چاهیے -

جنگ یورپ کے نتائج کی صبح شروع هوئی مگر میدان سے باهر نظر نه آئی - بہت کم آنکھیں جاگتی تھیں جو سفیدی کے ڈوروں کو دیکھه سکیں' لیکن اب اچھی طرح روشنی پھیل گئی هے اور آفتاب اسقدر بلند هوچکا هے که اس سے انکار ممکن نهیں - مگر :

و غرتکم الامانی حتی جاء امر الله (۵۷ : ۳۲)

افسوس که بیجا امیدوں نے تمھیں دهوکے میں رکھا' یہانتک که امر الهی آ پہونچا !

بهر حال اب موسم اچھی طرح بدل چکا هے' اور خود هندوستان کا انگریزی پریس میدان جنگ کے متعلق علانیه اُن رایوں کے اظهار پر مجبور هوگیا هے جو سرکاری محکمهٔ خبر رسانی کی تفسیرات و تاویلات سے بالکل مختلف هیں -

مقامی مشاق تاویل و توجیهه معاصر (اسٹیٹسمین) ۷ - کے لیڈنگ ارٹیکل میں اعتراف کرتا هے : "جہاں تک واقعات ظاهر هوے هیں' انکا موازنه نا گزیر طور پر یهی ظاهر کرتا هے که انگریزی اور فرانسیسی کماندر اپنا کام نهیں جانتے" فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون ! قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

بکم ستمبر کے ٹائمس آف انڈیا میں ایک طویل بحث کے بعد تسلیم کیا هے که جرمنی اپنا کام پورا کر رها هے - اس نے اپنا تمام راسته بالکل صاف کر دیا' اور اب امید کا سهارا صرف روسی پیش قدمی پر هے - اگر ایک دن بھی جرمنی فرانس میں نه بڑھے تو خوش هونا چاهیے که روس کو چوبیس گھنٹه برلن جانیکی اور مهلت مل گئی !

لیکن افسوس هے که نه تو جرمنی رک سکا' اور نه روس کو جرمنی کے اندر بڑھنے کی مهلت ملی - ساری امیدیں کونگز برگ کی طرف روس کے بڑھنے پر تھیں : کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً (۲۹ : ۳۰) لیکن جرمنی نے اسے وهانسے بالکل هٹا دیا' اور جبکه جرمنی پیرس سے ۲۵ میل پر هے تو روس کی پیش قدمی کا سرے سے کوئی وجود هی نهیں ! و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون ! (۲۹ : ۳۱)

(مزید پیش قدمی)

بالاخر همارا خیال بالکل صحیح نکلا جو هم نے گذشته اشاعت کے افتتاحیهٔ جنگ میں ظاهر کیا تھا' اور قبل اسکے که پرچه ڈاک میں پڑے' اطلاع آگئی که " حکومهٔ فرانس نے پیرس چھوڑ دیا اور بورڈو چلی گئی " بورڈو پیرس سے ۳ سو میل جنوب میں هے - اخبار طان وغیره کے دفاتر بھی وهیں چلے گئے هیں' اور یه انتقال اس امر کا صریح ثبوت هے که فرانس پیرس کے محفوظ رهنے کی پوری امید نهیں رکھتا -

حسب معمول اس تار کے بعد هی اسکی تشریحات و توجیهات کا سلسله شروع هوگیا' اور یکے بعد دیگرے اطلاعات شایع هونے لگیں - چند تاروں میں تو اُن " ماهرین جنگ" کی تشفی بخش رائیں هیں جو اجکل هر موقعه پر فنون جنگ اور مصالح حربیه کی بے تحاشا بخشش کے لیے همه تن مستعد رهتے هیں اور اچھی طرح جانتے هیں که فن جنگ کے دقائق کو ایسے موقعوں پر کیونکر خرچ کرنا چاهیے' مگر بعض تاروں میں وهی " مصلحت جنگی " کا اعلان هے جو اس سے پہلے بھی هر ایسے موقعه پر هوچکا هے -

ان سب تاروں کا خلاصه یه هے که پیرس سے حکومت کا منتقل هونا کوئی پریشانی کی بات نهیں - یه نهایت عمده تدبیر هے اور ایک اعلی قسم کی "جنگی مصلحت"

" جنگی مصلحت " اسمیں شک نهیں که ایک قیمتی چیز هے لیکن شاید اُن لوگوں کیلیے اسکے دائمی اسراف میں چنداں تشفی نهو جو فن جنگ کے مصالح سے ناواقف هیں - وہ کہتے هیں که نامور مسخر هوگیا - یه جنگی مصلحت تھی - برسلز سے مثل پیرس کے حکومت اٹھه آئی - یه جنگی مصلحت تھی -

متحده افواج نے شارلی رائے کے معرکه میں اپنا خط چھوڑ دیا یه جنگی مصلحت تھی - پھر لیل اور امینس کے خط سے بھی پیچھے هٹ آئی - یه جنگی مصلحت تھی - و قس علی ذالک - پھر آخر اسکا سلسله کب تک رهیگا ؟ اور کیوں کمبخت جرمنی "جنگی مصلحت" سے ایک جگهه بھی نهیں چھوڑتی ؟

(موجوده خط حصار جرمنی)

هم نے گذشته اشاعت میں ظاهر کیا تھا که جرمنی کیمبرے تک آگئی هے اور اب ۸۰ میل سے بھی کم فاصله پیرس سے رهگیا هے - لیکن هفته رواں میں اسکی پیش قدمی اسقدر تیزی سے جاری رهی جسنے هر چوبیس گھنٹے میں ایک نئے تغیر کی خبر سنائی -

کیمبرے کے بعد جرمن فوج اور آگے بڑھی - خبروں سے معلوم هوا که با پام پر لڑائی هو رهی هے جو کیمبرے کے عقب میں هے' اور دریاے سوامی کے اُس پار ایمینس' لافیرے' لیون' هوتے هوے میزرس تک متحده افواج نے اپنا خط دفاع بنایا هے اور جرمنی کو روکنے کی جانبازانه کوشش کر رهے هیں -

اب متحده افواج کیلیے سب سے بڑی امیدگاه " ریم " تھا جو پیرس سے مشرق جانب نهایت مستحکم قلعه بند مقام هے' اور آبادی کے چاروں طرف آٹھه قلعے مدور بنے هوے هیں - بار بار تاروں میں اطمینان دلایا گیا تھا که یهاں دشمن کچھه نه کرسکیگا - لیکن اسکے بعد هی جرمنی کے ریم سے بھی آگے بڑھ آنے کی اطلاع ملی اور همارے مستعد انگریزی معاصر (اسٹیٹسمین) نے یه توجیهه کرلی که "جنگی مصلحت سے غالباً ریم چھوڑ دیا گیا "

(عالمگیر غلطی)

غلطی جب عام هوجاے تو صحت کے لیے اثبات وجوہ مشکل هو جاتا هے' اور دنیا پر بعض ایسی گهڑیاں بهی آیا کرتی هیں جب دو اور دو کو چار ثابت کرنا بهي دقتوں سے خالی نہیں هوتا - اگر نیند کی غافل رات سب کو یک قلم سلا دے تو بیداري کی چند آنکهیں کس کس کی غفلت کے ماتم میں روئینگی ؟ موجودہ جنگ نے دنیا کے اُن تمام حصوں کے لیے جنکي معلومات کا ذریعہ صرف فریقین جنگ کی اطلاعات هیں' ایسي هي غفلت عام اور نظر محدود کي صورت اختیار کرلی هے' اور کشف حقیقت و استخراج صحیح کے ارادوں کے لیے بڑي هی سخت ابتلائیں درپیش هیں -

تا هم کوشش کرني چاهیے که اگر حقیقت کو بے نقاب نہیں کر سکتے' تو اقلاً دو چار قدم آگے بڑهکر تو دیکهه سکیں' اور به حیثیت واقعه نگاري کے سخت خائن هونگے اگر اس سعي سے هم اعراض کریں -

اسی کي ایک ابتدائی کوشش تهي جو گذشته هفته کا افتتاحیهٔ جنگ لکهتے هوے کی گئی تهي - هم نے وثوق کے ساتهه یه خیال ظاهر کیا تها که آغاز جنگ سے جس عظیم الشان اور جنگ کي ابتدائی منزلوں کیلیے فیصله کن معرکه کا انتظار کیا جا رها هے' وہ هو چکا' اور یه سمجهنا که اسوقت تک جو کچهه هوچکا هے محض غیراهم اور بے اثر ابتدائی مقابلے تهے' واقعات صریحه کی روشنی سے انکار کي ایک ایسی تعجب انگیز کوشش هے' جسکي مثال صرف اسي جنگ میں ملسکتي هے' ورنه دنیا اسقدر غافل کبهي بهي نه تهي - همنے ظن و تخمین اور قیاس آفرینیوں کی جگه ان اطلاعات پر اعتماد کیا تها جو سرکاري محکمهٔ خبر رسانی کے ذریعه اس وقت تک پہنچائي گئی هیں - انهی کي ترتیب و انطباق سے یه نتیجه نکالا تها که جنگ ابتدائي منزلوں میں الجهی هوئي نہیں هے بلکه اپنے نصف اهم سے گذر چکي اور اگر جنوبی یورپ کے معرکے کی تین منزلیں تهیں تو دو منزلیں بیس دن کے اندر ختم هوگئیں - اب صرف آخري منزل یعنے محاصرهٔ پیرس باقی رهگئی هے - پس گذرے هوے واقعات کا مستقبل میں انتظار کرنا بالکل بے فائدہ هوگا -

(طلوع و غروب)

امیدونکا آفتاب ایک هي وقت میں طلوع کی روشني اور غروب کی تاریکی' دونوں رکهتا تها -

یهي خبریں هیں جنهوں نے همیں ابتداے جنگ سے جرمني کی پے درپے شکستوں کی خبریں سنائي هیں جنکا سلسله ۲۱ - اگست تک بالکل غیر منقطع رها' اور توجیه و تاویل کے ساتهه ابتک باقی هے - هم نے همیشه ان خبروں کو شوق و مسرت اور اطمینان کے ساتهه سنا' اور اس انتظار کو قبول کیا که عنقریب ایک سرحدي فیصله کن معرکه هوگا' اور جرمنی کي پیش قدمي جو بلجیم کي تنہائي اور ضعف سے فائدہ اٹهاکر جاري هے' روک دي جائیگي - هم اب بهي ایسا هي کرنا چاهتے هیں لیکن افسوس هے که وهي ذریعه خبر رسانی جو ایک طرف متحده افواج کے جذبات و عواطف کی اخلاقی اور عسکري فتح مندیوں کے کار نامه هاے عظیم سے پر هے' بد قسمتی سے دوسري طرف جرمنی کی جغرافیائی اور پیمایشي پیش قدمیوں کے واقعات کي بهي مضطربانه خبر دے رها هے' اور هم حیران هیں که زمین اور پیمایش کے نقصان کي تلافي اُس فوجي قابلیت' بے جگرانه شجاعت' عسکري روح نشاط' اور اخلاقي اولو العزمي سے کیونکر کریں جو " فوجوں کے بالترتیب پیچهے هٹتے' " باوجود پسپا هوجانے کے کامیاب حرابی حملوں کے دینے " " باطمینان و جمعیت خاطر اپنے مقبوضه خطوط خالي کرکے چلدینے " " نہایت ٹهنڈے هوکر دشمن کی سرگرمیوں کا جواب دیتے هوے رجعت کرنے " اور نہایت " کامیابی " کے ساتهه دشمن کا شاندار مقابله کرکے بالآخر " پیچهے هٹ جانے " میں ابتک ظاهر هوتي رهي هیں - هم اس دلیرانه اور " تاریخي " مقابله کے مداح هیں جو جنرل لیمان نے لیژ کے " ناقابل تسخیر " اور " دنیا کے اول درجه کے استحکامات " میں دکهلایا - لیکن افسوس که وہ مسخر هوگیا اور جنرل لیمان دیواروں اور لاشوں کے نیچے سے بمشکل زندہ نکالا گیا - هم اُس کامیابي کي بڑے هي اطمینان سے داد دے چکے هیں جو بلجیم نے متحده افواج کے انتظار میں ثابت قدم رهکر دکهلائي' لیکن اسکو کیا کیجیے که برسلز " خالي کردیا گیا " جسکا مطلب حدود جنگ سے باهر کی زبان میں " لے لیا " هے' اور جرمنی فتحمندانه آگے بڑهه آئی - پهر وہ کون وقارانه عظمت اور مافوق العادۃ جبروت و اجلال عسکري کیسی پر اثر تهي جو انگلستان اور فرانس کی متحده افواج کے داخلے سے میدان بلجیم میں رو نما هوئی ؟ اور کیسی عدیم النظیر شجاعت' فقید المثال صبر و ثبات' یادگار رهجانے والي سر فروشی و بے جگري' اور فن جنگ و نشانه بازي کو یکسر پلٹ دینے والی جنگی قابلیت سے قدم قدم پر ناعاقبت اندیش اور مغرور طاقت حریف کا مقابله کیا گیا اور کیسی مصلحت اندیشانه مدافعت کي شاندار نمایش کی گئی ؟ اسکا هر واقعه جنگی روایات کا پر فخر حاصل اور تاریخ دفاع امم کا ایک ناقابل فراموش نظارہ تها اور هر آن اور هر لمحه هم کو توقع دلاتا تها که عنقریب جرمنی کو اپنے غرور باطل کا خمیازہ بهگتنا پڑیگا' اور آنے والا معرکهٔ عظیمه تمام خط بلجیم کو دشمنوں سے خالی کردیگا - با این همه افسوس هے که کسی غیر معلوم اور مافوق العادۃ انقلاب کی وجه سے نامور کے قلعے فتح هوگئے اور جرمنی باوجود شکستوں پر شکستیں کهانے کے اور بے شمار نقصانات اٹهانے کے برابر پیش قدمی هي کرتی رهی - حتی که میدان جنگ یکایک وسط بلجیم سے منتہاے سرحد فرانس میں منتقل هوگیا' اور بیلے مونس اور شارلی راے' پهر کمبرے کے آخري معرکے شروع هوگئے - ان معرکوں میں بهي سرد تحمل (coolness) سرگرم شجاعت' عقلمندانه دفاع' اور پر اسرار جنگي مصالح کے تحفظ نے حسب دستور کچهه کمي نه کی' اور جیسا که هر موقع پر هوا هے' ایک کثیر ذخیرہ روحي محاسن و مناقب کا فراهم کردیا گیا تاهم افسوس که زمین کي پیمائش اور جغرافیه کے حقائق متعارفه کے لحاظ سے جو آخری نتیجه نکلنے والا تها وہ نه رک سکا' اور باوجود جنگی قابلیت و محاسن میں نا کام رهنے کے' ناعاقبت اندیش دشمن بیس تیس میل اور آگے بڑهه آیا - و اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر (۳۳ : ۴۸) ○

(نا عاقبت اندیش فاتح)

یه مانا که جرمنی کی تمام پیش قدمیاں نا عاقبت اندیشي تهیں' اور متحده افواج نے جب کسي جگه کو چهوڑا هے اور دشمن کو " سپرد هوے دیا " هے تو اسمیں کوئی نه کوئی " جنگي مصلحت " اور " عسکري راز " ضرور پوشیدہ رها هے اور ابتداے جنگ سے لیکر اسوقت تک هر هر قدم پر اس غیر منظم توجیه سے همنے اطمینان حاصل کرنا چاها هے' لیکن افسوس که اب اس پر اسرار اور مجهول الحقیقة " جنگی مصلحت " پر غور کرنیکي مهلت بهی باقي نه رهي' کیونکه اطراف کیمبرے کے معرکوں نے دشمن کي " شکستوں سے معمور فتح مندي " کو اس حد سے بهي گذار دیا هے' اور اب خط دریاے سوامے سے آگے بڑهکر اور ریم جیسے مستحکم

الہلال

۱۷ شوال ۱۳۳۲ ہجري

یوم التغابن !

معاربہ عظیمہ منتظرہ موعودہ

اور

لیالی جنگ کی صبح نتائج !

(۲۶ - اگست سنہ ۱۹۱۴)

هذ الذی کنتم بہ تکذبون ! ۸۳ : ۱۷

وہ ، آزمایش ثبات اور امتحان قیام کا ایک یوم عظیم تھا جو آیا اور چلا گیا ، وہ امید و بیم ، استقرار و اضطرار ، اور اقدام و تقہقر کي ایک تقسیم و تقدیر تھي جو آئي اور چلي گئی ، وہ فوز و خسران اور اقبال و ادبار کا ایک پیغام تھا جو پہنچا اور سنادیا گیا ، وہ قتل و مقتولي ، حکم و محکومي ، امر و ماموري ، اور قہر و مقہوري کا ایک تماشاگاہ تھا جو شروع ہوا اور ختم بھی ہوگیا ، وہ آنے والے وقتوں اور ہونے والے واقعات کے لیے ایک امر ناطق ، ایک حاکم فاصل ، اور ایک ترجمان مستقبل تھا جس نے اپنا حکم سنایا اور پورا ہوا ، وہ تسابق احزاب ، تصادم قومي ، اور تنافس سیوف و مدافع کا اولین فیصلہ تھا جو ہونے والا تھا اور ہوگیا - غرضکہ وہ شب ہاے انتظار اور لیالي خوف و طمع کي ایک صبح نتائج تھي ، جسکی ہولناک اور محشر خیز روشني دریاے "سي یوز" کي پر امن اور ساکن سطح کے افق پر نمودار ہوئي ، اور قلعۂ "میزیریں" اور "مونٹ میڈي" کي برجیوں تک پھیلکر آنے والے یوم عظیم میں مدغم ہوگئی :

والیل اذا ادبر ! و الصبح اذا اسفر ! انها لا حدی الکبر ، نذیراً للبشر ، لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر ! (۷۴ : ۴۰)	" (پس) قسم ہے (انتظار کے) رات کي جب وہ ختم ہونے لگے ، اور صبح (نتائج) کی جب وہ روشن ہوجاے ، کہ دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے ، اور (اپنے آنے والے نتائج و حوادث) سے انسان کو ڈرانے والا ہے - البتہ یہ انذار و تخویف انہی کیلیے ہے جو تم میں نظر عبرت رکھتے ہیں ، اور جنکا دماغ فہم و فکر کیلیے متحرک رہتا ہے - یعني جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں ، پر ایک ہي خیال پر (پتھر کي طرح) منجمد نہیں " -

ہاں ، یہ سچ ہے کہ وہ " یوم الفصل " نہ تھا جو آخري فیصلہ کرنے والا دن ہے اور جو آنے والا ہے :

ان " یوم الفصل " کان میقاتا : یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ! (۷۸ : ۱۹)	بیشک فیصلے کا ایک دن مقرر ہے - وہ دن جبکہ آخري نتائج کے ظہور کا صور پھونکا جائیگا اور تم فوج در فوج ہر طرف سے آ جمع ہوگے !

وہ " یوم عسیر " نہ تھا جو مصیبتوں کي انتہا اور سختیوں اور صعوبتوں کے نزول کا آخرین دن ہوگا ، اور جبکہ ان ایام ہاے عیش و نشاط کا حساب لیا جائیگا ، جو کمال عصیان و طغیان اور فساد فی الارض میں بسر کیے گئے ہیں :

فذالک یومئذ یوم عسیر علي الکافرین غیر یسیر ! (۷۴ : ۱۰)	پس وہي دن ہے کہ بڑے ہي سختي اور مشکل کا دن ہوگا ، جسمیں کسي راہ اور کسي شکل بھي آساني کي صورت نظر نہ آئیگی !

وہ " اجل مسمی " نہ تھي جو آخري فتح و شکست اور نصرت و خسران کا فیصلہ کردیگی اور جو لکھي جا چکی ہے :

وجعل لهم اجلا لاریب فیه (۱۷ : ۹۹)	اور انکے لیے ایک وقت مقرر کردیا ہے جسکے آنے میں کچھہ شک نہ

البتہ وہ "یوم التغابن" تھا - کیونکہ اسمیں ہار جیت کا پہلا میدان گرم ہوا ، اور اسلیے جنگ یورپ کے ایام عظمیہ کي پہلي منزل جسکے لیے تمام سطح ارضی یکسر چشم انتظار تھی ، اسی میں نمودار ہوئي ، اور حوادث و سوانح کا قافلہ منزل نتائج پر پہنچا اور گذر گیا :

ذالک یوم التغابن ! (۶۴ : ۹)	(یقیناً) یہی ہار جیت کا دن تھا !

(انتظار غیر مختتم !)

لیکن جبکہ یہہ سب کچھہ جو ہونے والا تھا ، ہوچکا - جبکہ اس دن کے نتائج بجلي کی طرح چمک چکے اور بادل کی سی آوازے گرج چکے - جبکہ وہ آنے والا جس کا انتظار تھا آگیا ، اور جس تماشے کا منتظر بنایا گیا تھا وہ شروع بھی ہوا اور ختم بھي ہوگیا ، تو ضلالت فکر ، غفلت راے ، اور تساہل کار کا یہہ کیسا عجیب و غریب منظر ہے کہ انتظار کرنے والے ابتک بدستور مشغول انتظار ہیں اور انسے کہا جارہا ہے کہ انتظار کیے جاؤ ؟ عشق نتائج کي وہ شب تاریک جو تمام دنیا بڑی بے چینیوں اور بیقراریوں میں کاٹ رہي تھي اور روشني کے ایسے یکسر چشم ہوگئي تھی ، بالآخر ختم ہوئي اور اگر فیصلہ کا روز روشن نہیں تو اس کي صبح کي روشني تو ضرور پھیل گئي ، لیکن انسان کي جسارت غفلت کي اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہوگي کہ آسمان کے طرف تکنے والے ابتک تک رہے ہیں ، اور انسے کہا جارہا ہے کہ صبح کے ستارے کے ایسے تکتے ہي رہو اور جو روشنی پھیلي ہے اسے نہ دیکھو ؟

پھر اگر یہہ سچ ہے کہ ابتک کچھہ بھي نہیں ہوا اور جس منزل کا انتظار تھا وہ ابتک نہیں آئي ، تو آخر وہ کب آئیگی ؟ منزلوں پر منزلیں گذرتي گئیں لیکن ہر مرتبہ کہا گیا کہ وہ نہیں آئي ، انقلاب پر انقلاب ہوتے گئے لیکن ہر تغیر پر یقین کیا گیا کہ وہ نہیں آیا بلکہ اب آئیگا - آخر یہہ انتظار کب تک ؟ اور یہہ تجاہل تا کے ؟

هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ؟ ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون !	پھر کیا تمہارے پاس کوئی (اور) علم صحیح و تشفي بخش ہے جو ہمارے (اطمینان و رفع شک کے لیے) تم پیش کرسکو ؟ افسوس کہ تمہارے پاس کچھہ بھي نہیں ہے - سوا اسکے کہ اپنے ظن و وہم سے لا یعني باتیں اڑاؤ !

اگر امید کا حکم اور قیاس کا فیصلہ ایسا ہي ہے تو یقین کرو کہ یہہ انتظار کبھي بھي ختم نہ ہوگا - یہاں تک کہ انتظار کرنے والے انتظار ہي میں رہینگے اور انقلاب اور حوادث کا آخري ورق الٹ دیا جائیگا ، اور اس سے پہلے کا ورق تو کب کا الٹا جا چکا :

هل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة و هم لا یشعرون (۱۴ : ۲۱)	کیا یہ لوگ اس آخري وقت کے منتظر ہیں کہ ناگہاں انپر آجاے ، اور انکو خبر بھی نہو ؟

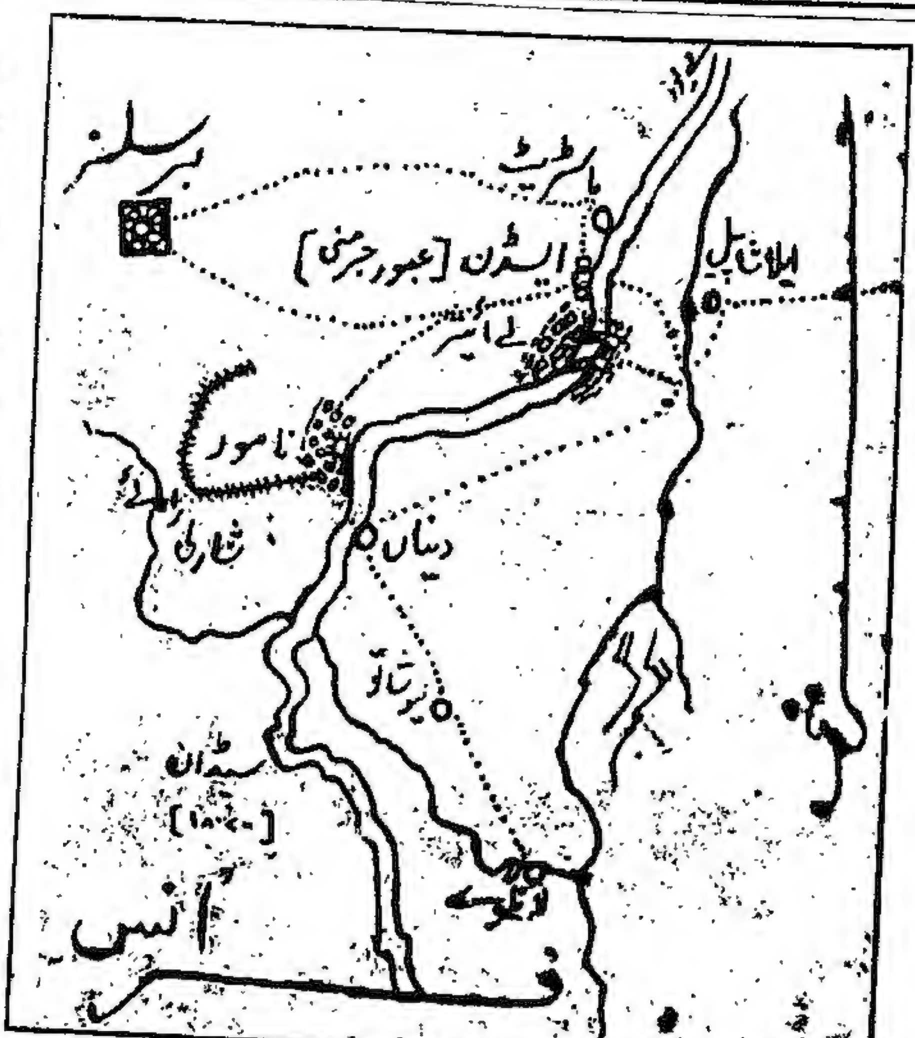

بلجیم کی وہ حالت جب متحدہ افواج داخل ھوئی - جرمني جس ترتیب اور راہ سے بلجیم میں بڑھتي آئي' اسکو بذریعہ نقطوں کے خطوط کے دکھلایا ھے - متحدہ افواج نے نامور کے قریب اپنا پہلا خط بنایا تھا - سرحد بلجیم کے اندر دوھري جدول دریاے می یوز کا مشہور خط استحکامات ہے - سیڈان کا ذکر تاروں میں آیا ھے جہاں ۱۸۷۰ع کے حملے میں جرمني نے یادگار فتح حاصل کی تھي -

کے قلعہ لانگوے تک پھیل گیا - جو ٹکڑہ ایسڈن عبور کرکے نامور کي طرف بڑھا تھا' غالباً ۱۵ - اگست کو نامور سے دس میل ادھر اس سے بلجین فوج کا ایک مقابلہ ھو رھا تھا کہ اتنے میں متحدہ فوج بلجیم پہنچ گئي اور نامور کے پاس ایک مثلث شکل میں اپنا خط دفاع مقرر کیا -

نامور دریاے می یوز کے مغربي جانب عین ساحل پر ھے - اسکے دوسري جانب کسي قدر نیچے ھٹکے دینان ھے - جرمني فوج وھاں تک پہنچ چکي تھي اور اسکا ایک حصہ می یوز کے پار سے بھي مثل مغرب کے نامور کی طرف بڑھرھا تھا -

(فوج کي تعداد)

خبروں میں افواج کی تعداد کے متعلق بھی جابجا تضاد ھے - تاھم ۲۶ اگست کو تائمس لندن کے فوجی نامہ نگار نے جو آخری تعداد بتلائی ھے' وہ اس بارے میں صحیح روشنی بخشتی ھے :

" ۴ - لاکھ ۳۰ - ھزار جرمن می یوز کو عبور کرچکے ھیں - انکے علاوہ وہ تعداد ھے جو بلجیم فوج کی نگرانی کرتی ھے یا زخمیوں وغیرہ کے پاس ھے - یا لورین اور السیس وغیرہ میں کام کرنے کیلیے چھوڑ دي گئی ھے - پس نقصانات اور فوج ردیف کے علاوہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں کہ کسی وقت بھی جرمنی کے ۱۳ لاکھ سے زیادہ آدمی جمع ھوے ھوں - مگر فرانسیسیوں کی فوج کے پہلے ھی خط میں ۲۰ - لاکھ فوج ھے" اور انگریزی اور بلجیم فوج اسکے علاوہ ھے' پس کوئی وجہ نہیں کہ ھم فتحمند نہوں "

اس سے معلوم ھوا کہ متحدہ فوج کي تعداد پہلے ھي خط میں ۲۳ لاکھ سے زائد تھي اور جرمني کی تعداد ۴ لاکھ ۳۰ ھزار سامنے' اور اتني ھي میوز کے مشرق میں اور مختلف نقاط پر پھیلي ھوئي ھوگي - پس اس سے اندازہ کرلیا جاے کہ تعداد کے لحاظ سے دونوں فریقوں کا باھمي تناسب کیا تھا ؟

(متحدہ ھجوم سے پہلے)

۴ - اگست سے ۱۵ تک صرف بلجیم کے دفاع کا پہلا دور ھے - سرکاري اطلاعات کے بموجب یہ تمام زمانہ اس عالم میں گذرا کہ جرمني برابر شکستوں پر شکستیں کھاتي رھي - رسد کا ذریعہ مسدود ھوگیا' ھر معرکہ میں اسے بے تحاشا بھاگنا پڑا' اسکے توپ خانے کي بیست سالہ عظمت غلط نکلي' بڑي بڑي تعدادوں میں وہ قید کي گئی' بے شمار جرمن قتل ھوے' اور انکے زخمیوں سے میدان بھر بھر گیا - غرضکہ اسے ایک فتح بھي نصیب نہ ھوئي اور انتہاے ناکامي سے دوچار رھي -

ایسی حالت میں ظاھر ھے کہ متحدہ افواج کا یہ ھولناک سیلاب جس دشمن کو بہانے کیلیے بڑھا تھا' اسے گویا پہلے ھی سے بلجیم نے بد حواس کردیا تھا اور اب متحدہ فوج دشمن کو زخمي کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسکے زخم کو اور زیادہ گہرا کرنے کے لیے بڑھي تھی !

(معرکۂ مونس' سقوط نامور و شارلي رائے)

متحدہ افواج کے ورود کا جرمن پر کیا اثر پڑا ؟ اسکا جواب تو مشکل ھے' البتہ واقعات سے یہ ضرور معلوم ھوتا ھے کہ اسکے قدم اور زیادہ تیز ھوگئے - سب سے پہلے اس نے لیژ کے قلعوں کو مسخر کرلیا - پھر فوج کا ایک ٹکڑا مشرق میں بڑھکر برسلز (دارالحکومت بلجیم) پر قابض ھوا - لیژ کي تسخیر کا تو ابتک اقرار نہیں کیا گیا' مگر برسلز کے سقوط کي اطلاع دي گئي' اور ساتھہ ھی انگلستان کے ماھرین جنگ نے دنیا کو پیام تشفي بھیجا کہ "یہ محض جنگي مصلحت ھے نہ کہ شکست" یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم

بالاخر خدا خدا کرکے پردۂ انتظار چاک ھوا' اور اس معرکۂ عظیمہ کا میدان ھولناک نظر آیا' جسمیں دنیا کی اعلی ترین تیس لاکھہ فوج بیسویں صدي کی آخرین مہلک ایجادات سے مسلح ھوکر نبرد آزما تھي' اور جو آیندہ کے لیے متحدہ افواج کي بیس لاکھہ سے زائد جمعیت کے مشن کا قطعي فیصلہ کرنے والا تھا -

متحدہ افواج نے اپنا پہلا پڑاؤ نامور کے قلعوں کے ساے میں ڈالا تھا کیونکہ لیژ کے بعد سب سے بڑا مستحکم مقام یہي تھا بلکہ تاروں میں ظاھر کیا گیا تھا کہ وہ لیژ سے بھي زیادہ مستحکم ھے - ۱۸ - اگست کي ایک تاربرقی (جس نے زبان پنہاں میں سب سے پہلے لیژ کي تسخیر کي مخبري کي ھے) یہ تھي :

" اب یہہ دلچسپ سوال پیدا ھوگیا ھے کہ کیا جرمني نامور پر حملہ کرنے کي جرأت کریگي یا خوف کھاکر اسے چھوڑ دیگي ؟ نامور کے قلعے لیژ کے قلعوں سے کہیں زیادہ مستحکم ھیں "

لیکن ظالم جرمني نے "خوف کھاکے بالاخر" نہ چھوڑا اور جرأتوں سے معمور ھو کے پوري تیز قدمي سے بڑھی - ۲۳ کو مونس میں جرمن اور متحدہ فوج کا مقابلہ ھوا اور اس "عظیم الشان معرکہ" کا سلسلہ شروع ھوگیا جسکا اسقدر اضطراب' اسقدر امیدوں' اور اسدرجہ ارادوں کے ساتھہ انتظار کیا جا رھا تھا - ۲۵ کو اس معرکے کے جو حالات ھمکو سنائے گئے انکا دلچسپ اور تاریخ فن روایت میں یادگار رھنے والا خلاصہ یہ تھا کہ "دن بھر لڑائي رھی اور (حسب قاعدہ) انگریزي فوج آخر تک اپنی جگہہ پر قائم رھی" اور گو اس کامیابی کے ساتھہ قائم رھنے

فرانسیسي مقام پر قابض هوکر وه پیرس کے سامنے هے : الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر !

و ان ادري ! قریب
ما توعدون ام یجعل له
ربي امدا ۰ (۱۸ : ۹۴)

اور میں نہیں جانتا که وه اخری وقت
جو آنے والا هے اور جسکي خبر دي
گئي ' بالکل قریب هے یا پروردگار عالم
اسمیں کچھه تاخیر ڈالدیگا !

هم اس فوج کي اخلاقي عظمت کے کارناموں پر نازاں هیں جس نے ایسے آتش افشاں اور ناعاقبت اندیش دشمن کے مقابلے میں (جو آگے بڑهنے کے مقابلے میں شدید نقصانوں کي بهي کچهه پروا نہیں کرتا) کبهي بهی اپني " تہذیبي " طبیعت اور پر تعمیر عسکریت کي پر فخر روایتوں کو ضائع نه کیا - وه جب کبهي پیچهے هٹي تو فرار و انهزام کے اضطراب کی جگه حمله کے اجتماع کي طرح عمده ترتیب اور پر شان قاعده کے ساتهه هٹي ' اور جب کبهی اس نے کسي مقام کو چهوڑ دیا اور پیچهے کے طرف تقهقر کیا تو اس میں بهي اسرار جنگ کا یه سر مخفی ملحوظ رکها که "دشمن کو بند اور محدود مقامات کي جگهه کهلے میدانوں میں لڑکے تباه کرنا " چاها '

اس سر مخفي کے تباه کن نتائج کسي وجه سے همیں نه بتلائے گئے هوں یا انکو ظاهر هونے کا موقعه نه ملا هو ' تاهم تخم ریزي کی محنت کو پهل کے نه آنے سے بالکل نظر انداز نہیں کر دیا جاسکتا -

بلاشبه یه ایک عظیم الشان یادگار هے جو امید هے که تاریخ جنگ میں فوجي محاسن اور فني قابلیت کے ایک قیمتي باب کا اضافه کردیگي - لیکن چونکه اس وقت همارے سامنے جنگی فضائل کي تاریخ کي تدوین کا کام نہیں هے بلکه ایک جنگی پیش قدمی اور اسکي مدافعت کا میدان هے ' اور همیں بد قسمتي سے ایک رقبه زمین کے قبض و سقوط کي پیمایش کرني هے ' اسلیے سخت رنج کے ساتهه کہنا پڑتا هے که عالم فضائل جذبات و مناقب اخلاق کي خواه کتنی هی اقلیمیں مسخر هوگئی هوں مگر بلجیم اور سرحد فرانس کا وه چهوٹا سا رقبه جسکو طے کرکے حریف مغرور فتح و شکست کا آخری فیصله کرنا چاهتا هے اور جسکی ایک ایک انچ زمین کیلیے خون کے سمندر اور لاشوں کے جنگل بهرے جارهے هیں ' افسوس که کسی وجه سے قبضه میں نه رکها جاسکا ' اور هم میدان جنگ سے اسقدر دور رهکر جو کچهه سمجهه سکتے هیں وه قدرتی طور پر صرف یهی افسوس و تالم هے - قبل اسکے که روس کا حمله جرمنی کو کچهه نقصان پہنچاتا ' وه بلجیم کے پورے طول سے گذر گئي هے ' سرحد فرانس میں میلوں آگے بڑه آئي هے ' پیرس کو محاصره کی دهمکی دے رهی هے ' اور جنگ کی موجوده منزلوں کیلیے اسقدر بس کرتا هے - و ان فی ذالک لایات لقوم یعقلون

یه آخري انقلاب جس نے جنگ کا نقشه منقلب کردیا هے ' قیاس صحیح و غالب کہتا هے که اسکا فیصله کن میدان وهي تها جو ۲۴ - اگست کو مون ' شارلی رواے ' اور دینان کے سرحدي خط پر گرم هوا ' اور پهر کیمبرے تک پہنچکر دریاے سوامے تک پہنچ گیا - ابتداے اطلاع سے هماري راے هے که جنگ کي دوسري منزل یا نصف اول کا فیصله کن معرکه یهي تها ' اور گو اسکے تفصیلي حالات حسب عادت همیں کچهه نہیں بتلائے گئے هیں ' لیکن فرانس اور انگلستان کي سرکاري تصریحات اسکي اهمیت کے اعتراف پر مجبور هوگئي هیں - پس في الحقیقت یهي وه شب انتظار جنگ کي پہلي صبح تهي جس کی روشني سے نتائج اخیره کے نصف النهار کو متصل هونا چاهیے : و ذلک یوم التغابن

یه معرکه اگرچه ۲۴ سے شروع هوکر برابر ایک هفته تک جاري رها یعنے پہلی سپتمبر تک حتی که جرمنی کے "امینیس" سے قریب هونے اور پهر معرکهٔ جنگ کے خط دریاے سوامے پر منتقل هوجانے کا با تصریح اعلان کیا گیا :

سخرها علیهم سبع لیال
و ثمانیة ایام (۶۹ : ۷)

برابر سات رات اور آٹهه دن تک یه
حادثه انپر طاري رها -

لیکن موجوده ذخیرهٔ اطلاعات سے معلوم هوتا هے که ان تمام ایام میں " یوم التغابن " ۲۶ - اگست هی کو سمجهنا چاهیے جس نے خط پیرس کا دروازه کهول دیا ' اور جرمنی کو ۶۰ ' ۷۰ میل ادهر سے اپنے تیسرے سفر کو شروع کرنے کا موقعه ملا - اسکي نئي پیش قدمي (جو اب پیرس سے چالیس پچاس میل ادهر تک پہنچ چکی هوگي اور آجکل میں اسکي خبر ملنے والي هوگي) اسي تاریخ سے قرار دیني چاهیے -

(معرکه عظیمه کي ابتدا)

فرانس کی معرکے کو دو حصوں میں منقسم کردینا چاهیے - پہلا حصه ۴ - اگست سے شروع هوتا هے جب جرمني نے اولین قدم خاک بلجیم پر رکها اور لیژ کے قلعوں کا محاصره کرلیا -

بلجیم کي مقاومت سے فرانس اور انگلستان کا مقصد یه تها که وه دشمن کو آگے بڑهنے سے روک دے - اتنے عرصه کي فرصت میں انگلستان اور فرانس کی متحده فوجیں بلجیم میں پہنچکر مدافعت کیلیے موجود هوجالینگی - چنانچه ۱۵ - اگست کو اعلان کیا گیا که انگلستان اور فرانس کي فوجیں حدود فرانس میں داخل هوگئي هیں -

اس متحده فوج کے پہنچنے سے جنگ کی بلجیمی مدافعت کا دوسرا حصه شروع هوتا هے کیونکه اب فرانس ' بلجیم ' انگلستان ' تینوں فوجیں عمده فرصت پاکر دشمن کی روک کے لیے مستعد هوگئی تهیں - پس پہلا حصه ۴ - اگست سے شروع هوکر ۱۵ پر ختم هوجاتا هے جبکه پیرس میں سرکاري اعلان کیا گیا که اب متحده فوج نے اپنا خط قائم کرلیا هے اور ۲۵۰ میل کے رقبه کی جنگ شروع هونے والی هے - اور دوسرا ۱۶ سے شروع هوکر یوم " التغابن " پر ختم هوتا هے ' جو غالباً ۲۶ - اگست تهی جبکه خط پیرس کی فتح و شکست کا فیصله هوگیا -

واقعات کے تفحص سے معلوم هوتا هے که غالبا نامور هی کے حوالي میں متحده فوج نے اپنا پہلا خط دفاع بنایا اور ۱۹ - اگست سے نئے معرکے شروع هوگئے -

(ورود کے وقت)

جب متحده فوج بلجیم میں وارد هوئی هے تو اسوقت نقشهٔ جنگ کي حالت یه تهی : جرمنی نے غالبا لیژ کے قلعوں کو تمام تر مسخر نہیں کیا تها لیکن اسکا میمنه سرحد جرمني و بلجیم سے نکلکر اور دریاے می یوز کے کنارے دنان میں پہونچ کر نیوشاٹو تک پهیل گیا تها ' اور میسره بمقام ایسڈن می یوز کو عبور کرکے می یوز کے مغربي ساحل سے آگے بڑه رها تها - لیژ کے علاوه نامور کے نو قلعے بهي صحیح و سلامت موجود تے اور می یوز کے مغربی کنارے سے شمال میں انٹورپ تک ' اور مغرب میں ساحل اوور تک تمام خطهٔ بلجیم دشمن سے بالکل پاک تها (دیکهو نقشه صفحه ۷)

جرمنی نے اپنا خط سفر یه مقرر کیا تها که وه کولوں سے نکلکر سرحد بلجیم میں ایلا شاپیل سے بڑهی ' اور میمنه قلعه لیژ کے دهنی جانب ' میسره بائیں جانب ' اور قلب سامنے کي کي طرف بڑها - میمنه نے دریاے می یوز کو ایسڈن پر عبور کیا اور جنوب کي طرف روانه هوگیا - میسره دنیاں پر قابض هوا اور وهاں سے شمال میں اتر کے اور نیوشاٹو سے هوکر فرانسیسي سرحد

رجال حرب و زعماء جنگ یورپ ! اولین حادثهٔ مفسده و معرکه سراجیو ،

ایک جدید قسم کا فرانسیسی بیٹل شپ جہاز

(۱) انگلستان
(۲) فرانس
(۳) روس

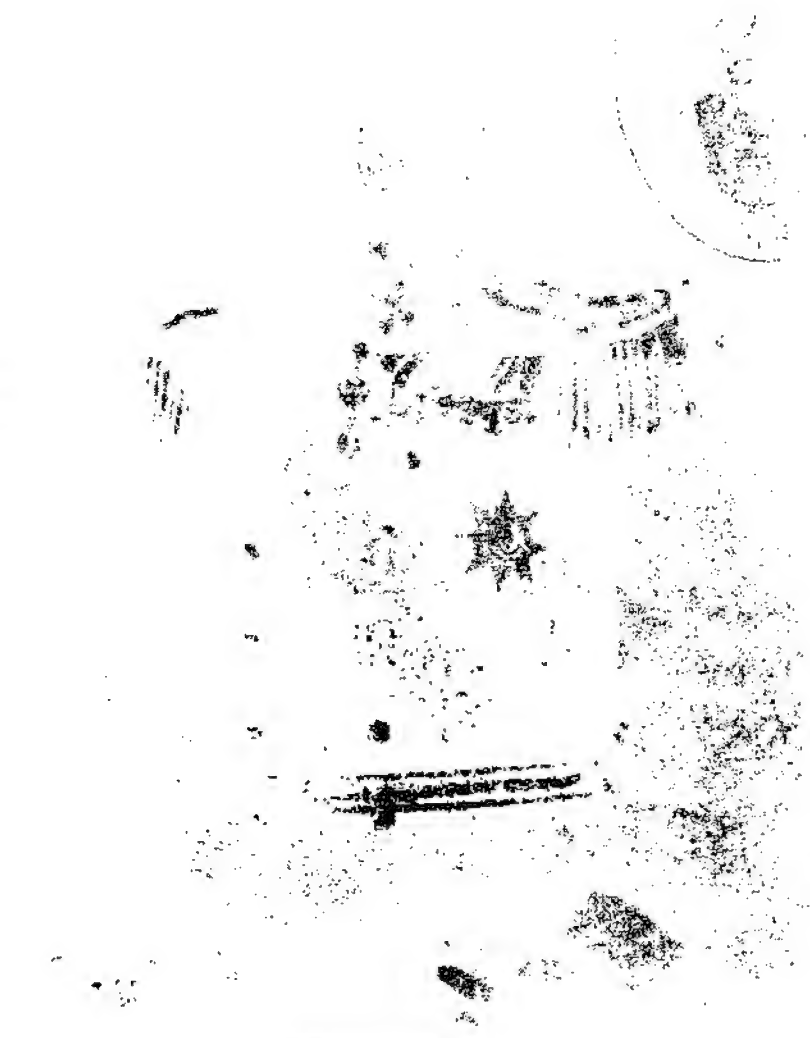

سابق ڈیوک : پرنس فرڈی ننڈ ولیعہد آسٹریا مع اسکی مقتول بیوی کے -

(۱) جرمنی
(۲) اسٹریا
(۳) بلجیم

وان مولٹسک - سپہ سالار افواج بریۂ جرمنی

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ - سپہ سالار افواج بریۂ انگلستان

کے بعد جرمن کی فوج کو پیچھے ہٹنا چاہیے تھا نہ کہ کامیاب انگریزي فوج کو ' تاہم چونکہ باوجود شکست کھانے کے جرمن فوج نے بد قسمتي سے " نامور کا خط مدافعت لے لیا ہے اسلئے ضرورتاً متحدہ فوج کا ایک حصہ ہٹکے خط دریا سیمبرے (سرحد فرانس) تک آگیا ہے " !!

فما استطاعوا من قیام و ما کانو منتصرین ! (۵۱ : ۲۲) پس وہ جم نہ سکے اور نہ اپنا بدلہ ہی لے سکے

" نامور " کی تسخیر نے فی الحقیقت جرمنی کے مشن کو بلجیم میں آخري حد تک کامل کردیا ' کیونکہ امیدوں کا آخري سہارا یہي مقام تھا ' اور اب لیژ سے لیکر سرحد تک اسکے لیے میدان صاف ہوگیا ! نیز اس واقعہ سے متحدہ مشن کي ناکامي بھي اشکارا ہوگئي -

جنگ کے افق پر صبح امید کي یہ پہلی شام مایوسي تھي جو افسوس ہے کہ پھر ختم نہ ہوئي ' اور برابر تاریکي کے بعد تاریکي بڑھتي ہي گئي - اُن عظیم الشان امیدوں کا جو متحدہ افواج کے ورود سے تمام دنیا میں پھیل گئي تھیں ' اسقدر جلد خاتمہ کس درجہ درد انگیز ہے ؟ علي الخصوص ایسي حالت میں جبکہ میدان جنگ کي خبروں نے دشمن کو پہلے ہي سے سخت - شکست خوردہ اور گویا آمادۂ فرار ثابت کردیا تھا ' اور ہر شخص منتظر تھا کہ اب متحدہ فوج ایک آہني دیوار بنکر دشمن کے سیلاب کو روک دیگی ' اور ایک انچ بھی آگے بڑھنے نہ دیگی - جرمني کے وہ کمبخت قیدي جو فرانس اور انگلستان میں اپني فوج کی پریشانیوں ' فاقہ مستیوں ' قلت رسد ' اور فقدان نشاط و شجاعت کی روایات امید پرور اور بشارتہاے جشن انگیز پھیلاتے تھے ' یقیناً ہم سب کی اس مصیبت کیلیے ذمہ دار ہیں جو ان عظیم الشان امیدوں کی بلندي سے یکایک گرجانے سے ہمیں برداشت کرنی پڑي -

(آخری نتیجہ)

۲۳ سے ۲۶ تک اس عظیم الشان جنگ کا سلسلہ برابر جاري رہا ' اور یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ خون نے کتنے سیلاب بہے اور لاشوں کي کتني پہاڑیاں بلند ہوئیں ؟ سائنس نے اس وقت تک ہلاکت اور بربادي کے اعلی سے اعلی اور کامل سے کامل طریقے جسقدر ایجاد کیے ہیں ' ان سب کي کامل ترین آزمایش کا یہ اصلي میدان تھا -

تاہم افسوس ہے کہ متحدہ افواج ایک انچ بھي دشمن کو پیچھے ہٹانے کا موقع نہ پاسکی ' اور باوجود ان اعلانات کے جو افواج کي فوجي قابلیت اور عسکري مناقب کے متعلق جنرل ژوفرے اور جنرل فرنچ نے یکے بعد دیگرے بھیجے ' جرمنی نے شارلي راے کے معرکے ہي میں سرحد فرانس عبور کرلي جو انکے خط [illegible] کي دوسري منزل تھي " معرکۂ عظیمہ " کا فیصلہ ہوگیا -

اب اعلان کیا گیا کہ متحدہ افواج سرحد کے ادھر آگئی ہے ' اور اس نے لیل سے لیکر موبوژ تک سرحد کے پیچھے اپنا خط بنایا ہے - یہ متحدہ افواج کا دوسرا خط تھا - کاش اسي خط پر جمنے کا موقع ملجاتا ! لیکن افسوس کہ ۲۵ کو عظیم الشان معرکے کی دوسري قسط پیش آئی ' اور متحدہ افواج نے گو اپني ہیبت و سطوت کے علم گاڑدیے ' اور اپني شجاعت و بسالت کے سکے بٹھادیے ' تاہم اسے پیچھے ہٹنا ہی پڑا اور دشمن کیمبرے تک پہونچ گیا !

اسکے بعد متحدہ افواج اور پیچھے ہٹي اور کیمبرے کے عقب میں آئي ' لیکن ۲۶ کے قیامت خیز معرکۂ کیمبرے کے بعد یہاں سے بھي " شاندار مقابلہ کرکے " پیچھے ہٹنا پڑا ' اور سابق اطلاع کے مطابق دریاے سوامے کے پاس ایمي نس سے لافیرے اور لیون ہوتے ہوے ' ایک ثلث دائرے کی شکل میں میزیرس تک پھیل گئي - و ذلک یوم التغابن !

(یوم التغابن کے بعد)

جرمن فوج کہیں بھی روکي نہ جاسکی اور یکے بعد دیگرے متحدہ افواج کو پیچھے ہي ہٹنا پڑا : کانھم الی نصب یو فضون (۷۰ : ۴۳)

لا فیرے اور لیون کے بعد قلعہ ہاے " ریم " کے استحکام نے بڑي بڑي امیدیں دلائي تھیں کیونکہ وہ ایک محفوظ و مستحکم مقام ہے :

الا في قری محصنۃ او من وراء جدر (۵۹ : ۱۷) گھري ہوی اور محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کي آڑ سے !

لیکن : لن ینفعکم الفرار ان فررتم (۳۳ : ۲۰) متحدہ افواج نے اگرچہ جان توڑ کے داد شجاعت دي اور کوئي کسر اٹھا نہ رکھي لیکن یہاں سے بھي پیچھے ہٹنا پڑا اور ریم فتح ہوگیا !

(متحدہ افواج کي ناکامی)

یہہ کہنا کتنا ہي افسوس ناک ہو مگر واقعات مجبوراً کہلاتے ہیں کہ متحدہ افواج کو اور علی الخصوص فرانس کی ۲۰ لاکھہ سے زیادہ جمعیت کو جرمنی کے مقابلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی ' اور جس غرض سے وہ نکلی تھي یعنے جرمني کو روکنے کیلیے ' اسکے لیے کچھہ بھي نہ کرسکي - اب جرمني پیرس کا محاصرہ کر رہی ہے اور کچھہ نہیں کہا جا سکتا کہ کل کیا ہو ؟ ممکن ہے کہ مشیت الہي کوئی غیر متوقع تبدیلی پیدا کردے :

انہ علی رجعہ لقادر ! (۸۶ : ۲)

بیشک خدا تو اسپر بھي قادر ہے کہ اسے لوٹا دے -

لیکن حالات کا قدرتی نتیجہ اسکے خلاف ہے والعلم عند اللہ -

" جو ہونا چاہیے تھا اور جو کچھہ قبل از وقوع سونچا گیا تھا ' اور جو کچھہ اس وقت ہو رہا ہے ' ان دونوں کا موازنہ کرنے پر ہم سب مائل ہیں - جہاں تک واقعات ظاہر ہوے ہیں انسے ناگزیر طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگریز اور فرنچ کمانڈر اپنا کام نہیں جانتے "

(اسٹیٹسمین ، ۷ ستمبر)

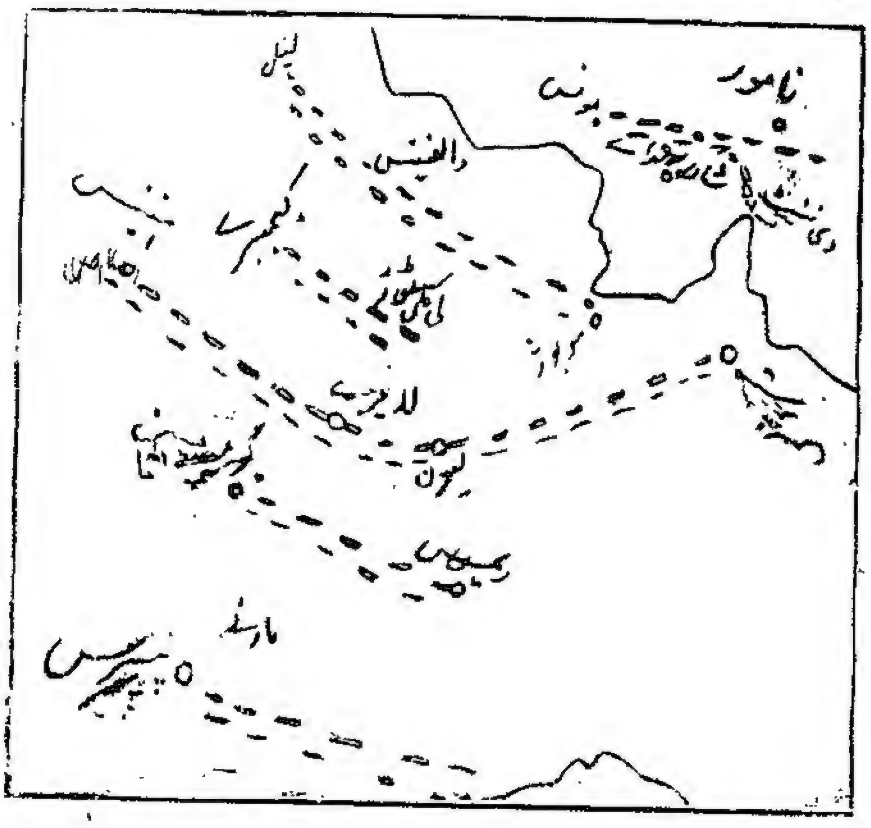

متحدہ افواج اپنے قیام کے خط بنا بناکر ہر بار پیچھے ہی ہٹتي آئی - اس نقشہ سے بہ یک نظر معلوم ہوتا ہے کہ نامور سے لیکر یکے بعد دیگرے پانچ خط قیام بنائے گئے مگر جرمني انپر قابض ہوتی گئي - انکے بعد موجودہ خط دفاع ہے -

مراکب مخفیه بحریه ! اسطول متحده و مشترکه بحر و فضاء آسمانی ! !

سمندر کے نیچے مراکب مہلکۂ بحریه کا استقرار !

اس مرقع میں دکھلایا ہے که جدید ایجادات بحریه میں سے تحت البحر کشتیاں (سب میرین) کس طرح سمندر کے نیچے پھیل جاتی ہیں اور دشمن کے جہازوں کی آمد و رفت روک دیتی ہیں ؟ سمندر کی سطح پر تحت البحر کشتیوں کے مستول نکلے ہوے صاف دکھائی دیتے ہیں - سامنے پہاڑی کے کنارے پر جنگی جہاز حیران کھڑے ہیں اور گذر نہیں سکتے - اگر وہ گذریں تو چند لمحوں کے اندر ہی تباہ کردیے جائیں -

ہوائی جنگی جہازوں کا بالاے سمندر ایک منظر !

عالم آب و باد کا متحدہ حملہ ! !

نیچے جرمنی کا ایک بیڑہ ہے اور اوپر ایک زپلن ہوائی جہاز، جہازوں کے ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہے - بحری اور فضائی متحدہ حملے کو اسمیں واضح کیا گیا ہے

مناظر بحریہ ! مشاهیر افواج بریہ برطانیہ و آلمان ! مراکب شہیرۂ عظیمہ !

بندر گاہ اسپت هیڈ میں برطانیہ قواء بحریہ کا ایک منظر عمومي

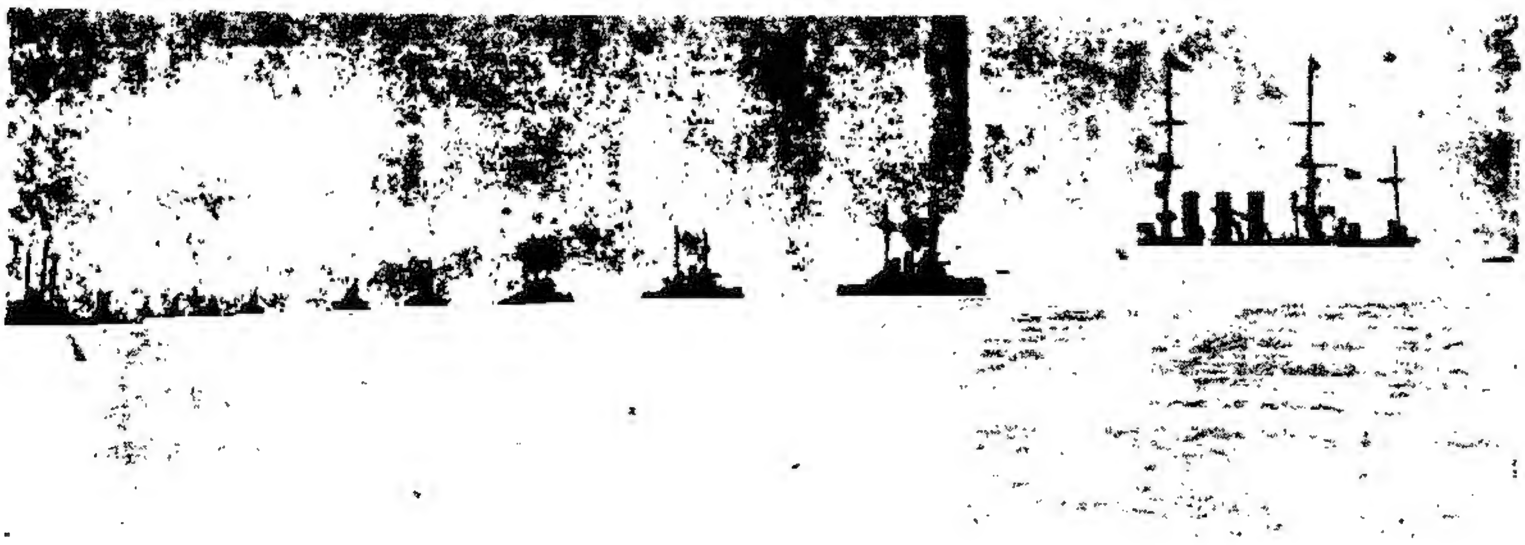

نہر کیل میں جرمني کے قواء بحریہ کي ایک عام نمایش !

سرجان جلیکیو نائب امیر البحر برطانیہ

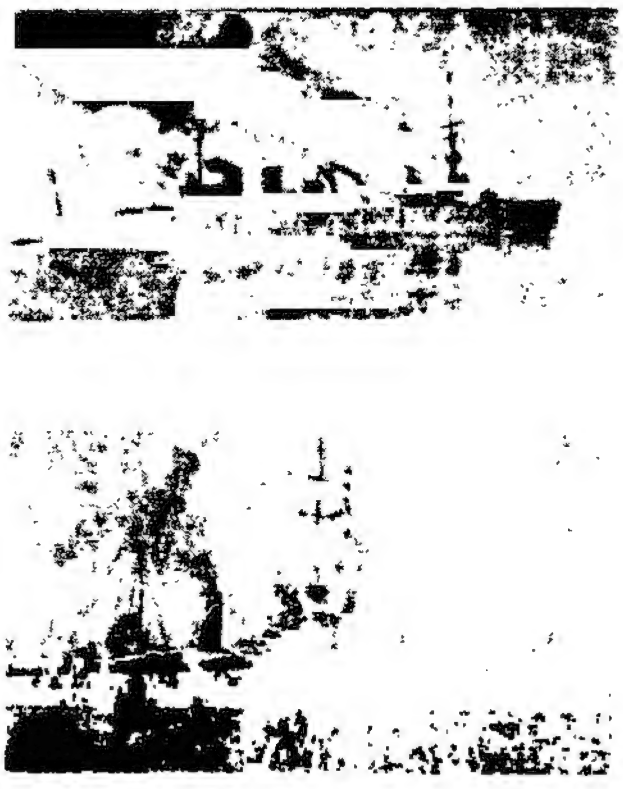

(۱) ایک فرانسیسی کروزر [illegible] رحس مي شیلے نامي جو برطاني جہازوں کے ساتھ مصروف کارزار ہے ۔

(۲) جرمني کا سب سے بڑا ا سب سے آخري قسم کا بیٹل شپ جہاز ۔

امیر البحر وان ٹرپٹز جرمن وزیر بحر

مقالات

تاریخ حروب اخیرہ کا ایک صفحہ

نفقــات جنــگ

اسلامي غزوات اور جدید دور تمدن کي لڑائیوں میں روحاني اور مادي مقاصد نے جو حد فاصل قائم کردي ھے، اوسکو دور جدید کے مصارف جنگ اور بھي زیادہ نمایاں کردیتے ھیں - ھم نے کتب حدیث و سیر میں بارھا پڑھا ھے کہ ایک مقدس وجود اعلای "کلمة اللہ" کیلیے اوٹھا ھے، اور اس مقصد جلیل کی تکمیل میں اوسکی ایثار نفسی نے صرف ایک لقمۂ خشک پر قناعت کي ھے - ھمکو اوس مقدس گروہ کا حال بھی معلوم ھے جسکو اس پاک مقصد کی اشاعت کیلیے راستے میں درخت کي پتیاں چبانی پڑیں، اور اس نے خوانہاے نعمت سے سیر شکم اور زرہ و جوشن سے آھنی جسم بنکر لڑنے والوں کو صداے تکبیر کی ایک گرج میں بے دم کردیا! کانھم بنیان مرصوص ایسے ھی فاقہ مستوں کا وصف حال تھا -

لیکن موجودہ لڑائیاں دنیا کیلیے ایک ایسي لعنت ھیں جو جان و مال، دونوں کا خاتمہ کردیتی ھیں - اعلان جنگ ھونے کے ساتھہ ھي یورپ کا اعلی ترین علم الاقتصاد صاف جواب دیدیتا ھے کہ وہ امن و صلح کے زمانے کا ایک خواب تھا، جسکو اب بالکل بھلا دینا چاھیے!

خوش قسمتي سے یہ دولت جو زمانۂ جنگ میں نہایت بیدردي کے ساتھہ صرف کی جاتی ھے، وہ خون کي طرح بالکل بہ نہیں جاتي بلکہ صفحۂ قرطاس پر نقش و نگار کي صورت میں اپني یادگار بھي چھوڑ جاتي ھے، اور اس نقش خونیں سے ھم اس زمانے کے مصارف جنگ کا ایک ھولناک نقشہ مرتب کرسکتے ھیں - دوران جنگ میں ملک کي اقتصادي حالت کو مختلف غیر منضبط طریقوں سے جو نقصان عظیم پہونچتا ھے، اوسکے اندازہ کرنے کا ھمارے پاس کوئي ذریعہ نہیں ھے لیکن لڑائیوں کے مصارف عظیمہ اور نتائج محزنہ و الیمہ کا مکمل نقشہ پیش کیا جاسکتا ھے -

(قرون اخیرہ کے حروب عظیمہ)

یورپ میں جنگ کریمیا کے زمانے سے آج تک جو لڑائیاں ھوئیں اور اون میں جان و مال کا جو نقصان ھوا، اوسکی تفصیل یہ ھے :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
جنگ کریمیا	۱۸۵۴	۷۸۰۰۰۰	۳۴۰ ملین گنی
جنگ آزادي غلامان امریکہ	۱۸۶۱ - ۱۹۷۱	۸۰۰۰۰۰	۱۴۰۰ "
جنگ فرانس و جرمنی .	۱۹۷۰ - ۱۹۷۱	۸۵۳۰۰۰	۵۶۰ "
جنگ روس و ترکی (پلیونا)	۱۸۷۷		
جنگ امریکہ و اسپین	۱۸۹۸	۰۰۰۰	۰۲۵۹ "
جنگ ٹرانسوال	۱۸۹۹ - ۱۹۰۲	۰۶۸۷۰۰	۲۷۰۰ "
جنگ روس و جاپان	۱۹۰۴ - ۱۹۵	۴۸۵۰۰۰	۵۰۳ "

(جنگ بلقان کے مختلف فریق) :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
بلگیریا		۱۴۰۰۰۰	۰۰۹۰ ملین گنی
سرویا		۰۷۰۰۰۰	۰۰۵۰ "
یونان		۰۳۰۰۰۰	۰۰۲۵ "
مانٹي نیگرو		۰۰۸۰۰۰	۰۰۰۱ "
		میزان	۳۸۵۲

جنگ بلقان کے زمانے میں دولة عثمانیہ کے نقصانات کي اگرچہ صحیح تفصیل معلوم نہیں ھے، تاھم اس میں شبہ نہیں کہ لاکھوں سپاھیوں کي جانیں ضائع گئیں، تمام سامان جنگ برباد ھوگیا، اور مصارف جنگ کي تعداد کم از کم ۸۰ ملین گنی تک پہونچ گئي - (ایک ملین ۱۰ - لاکھہ کا ھوتا ھے)

(موجودہ جنگ کا قبل از جنگ تخمینہ)

جرمني، انگلستان و فرانس کے ساتھہ ایک مدت سے آمادہ پیکار تھی، اسلیے وھاں کے علماے اقتصاد و رجال حرب نے پہلے ھي سے اوسکے مصارف جنگ کا ایک تخمینہ لگالیا ھے - علم الاقتصاد کے ایک مشہور جرمن عالم کا خیال تھا کہ جب حکومت جرمني دوسري سلطنتوں کے ساتھہ دست و گریباں ھوگی تو اوسکو جنگ کے پہلے ۶ ھفتوں میں فوج اور جنگي جہازوں کے مصارف کیلیے ۶۰ ملین گنی کي ضرورت پڑیگي - اسکے علاوہ رسد وغیرہ کے مصارف ۵۰ ملین گنی سے کم نہونگے - خوف و بے اطمینانی کي وجہہ سے عام تجارت اور ملکی بازاروں کا جو نقصان ھوگا، اوسکي تعداد بھی ساڑھے بارہ ملین گنی ھوگي، اسطور پر جنگ کے پہلے چھہ ھفتوں میں جرمن کو ۱۲۲ ملین اور نصف ملین گنی کا نقصان برداشت کرنا پڑیگا!

چنانچہ آج وہ منتظرہ جنگ شروع ھوگئي ھے اور جرمني کے حملے پر چار ھفتے گذر چکے ھیں - اب مندرجہ بالا تخمینے سے اس ھولناک نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ھے جو اس جنگ میں ابتک صرف جرمني کو پہونچا ھوگا - دوسري حکومتیں ابھی باقي ھیں - اگر جنگ نے طول پکڑا تو عالم انسانیت کے اس نقصان کا آخري میزان کیسا ماتم انگیز ھوگا جو محض چند مغرور انسانوں کے فتنۂ افساد اور جوع سیادت سے کرۂ ارضی پر عالمگیر ھو رھا ھے؟

(ضروریات زندگی کا اثر)

آج ۴۰ سال سے تمدني ضروریات بہت بڑھ گئی ھیں اور بڑھتی جاتی ھیں - موجودہ دور تمدن میں انساني زندگي نہایت گران قیمت ھوگئی ھے جسکا اثر مصارف جنگ پر بھی شدت کے ساتھہ پڑا ھے - سنہ ۱۸۷۰ میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو جنگ ھوئی تھی، اوس میں جرمنی کو فی سپاھی ۵ - روپیہ اور فرانس کو ساڑھے پانچ روپیہ روزانہ صرف کرنا پڑا تھا، لیکن آج ایک سپاھی کا روزانہ خرچ ساڑھے سات روپیہ سے کسی طرح کم نہوگا، جنگ ٹرانسوال میں تو انگریزوں کو فی سپاھی ایک گنی تک صرف کرنا پڑا تھا -

اسٹریا کے وزیر جنگ نے سنہ ۱۹۱۰ میں بیان کیا تھا کہ زمانہ جنگ میں ایک اسٹرین سپاھی کا خرچ روزانہ ساڑھے سات روپیہ

معـــرکه زار بحـــر شمـالا ! خوارق و عجائب تـرقيات حربيه بحـريه !

بحر شمالی آج دنیا کے قواء حربیهٔ بحریه کا سب سے بڑا بحري تماشه گاه هے - کیونکه دنیا کے دونوں زعماء بحر (برطانیه و جرمنی) کی بحری طاقتوں کو اسی سے تعلق هے - موجوده جنگ میں سیادت بحري کا شاید آخري فیصله یهیں هو - اس نقشه میں برطانیه اور جرمنی کے جنگی جهازوں کے مواقع ' حدود ' ترتیب ' اور تقابل کا ایک تخمیني منظر دکھلایا گیا هے - دهنی جانب جرمنی کے جهاز هیں اور بائیں جانب برطانیه کے - درمیان میں نقطوں کی جدول سے انکے حدود بحری کو الگ کردیا هے - بالکل سیاه نقوش بیٹل شپ جهاز هیں اور جنکے اندر سفیدي چھوڑ دي هے ' وه کروزر هیں -

به یک تنویر در تفتیش !

اس موقع میں موجوده جنگی جهازوں کي روشني کے برقی آلات کي قوت دکھلائي هے - جهاز نے ایک هي وقت میں آسمان اور زمین ' دونوں کو روشن کردیا هے - سمندر کو روشن کرکے دیکھتا جاتا هے که تارپیڈو کشتیوں کي زد میں نه آجاے - ساتھه هي آسمان کی فضا کو روشن کرکے دیکھه رها هے که کهیں اوپر سے دشمن کا هوائي جهاز گوله باری نه کردے !

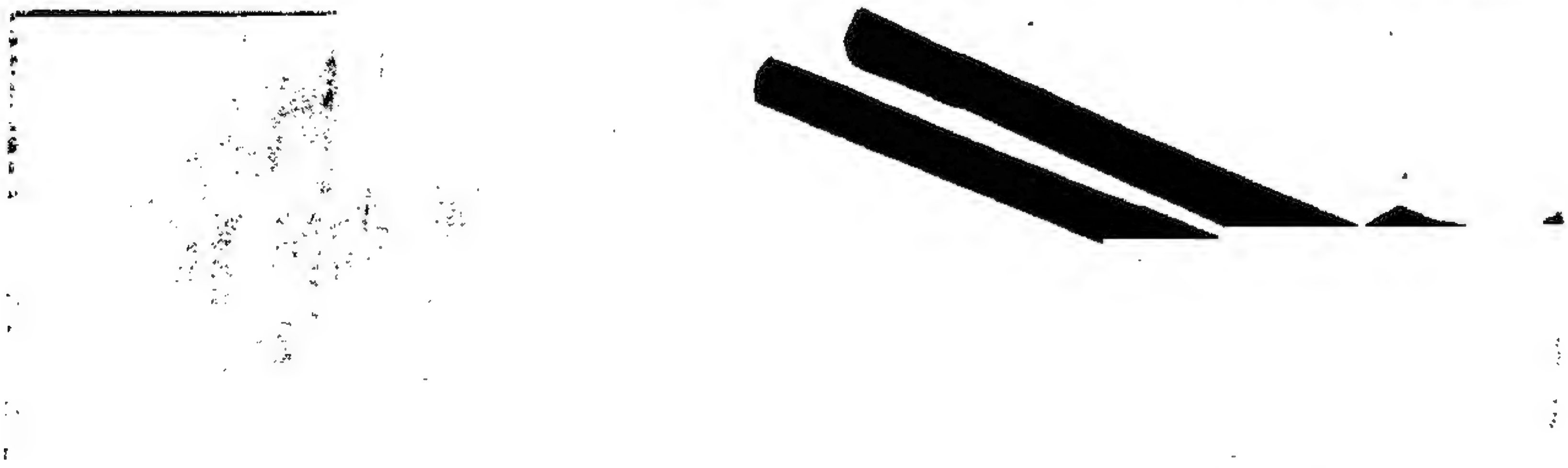

انگریزي بیڑے کي هولناک توپ !

جسکا دهانه ۱۳ × ۵ - انچ کا هے - یه توپ بڑے ڈریڈ ناٹ جهاز " اورین " نامی میں نصب هے -

بائیں جانب تارپیڈو کشتي کا وه آله دکھلایا هے جسمیں هوا بھري جاتی هے اور جسکی قوت سے وه حملے کے وقت نهایت آسانی سے اوپر نیچے هوتی

مصارف جنگ کي رسعت' کانون کي پیداوار' بینکوں کي برامد بر آمد' اور مہاجنوں کے لین دین سے ثابت ہوگیا ہوگا کہ اس زمانے میں لڑائي کي باگ تمامتر مہاجنوں ہی کے ہاتھہ میں ہے' وہ مالی مدد دیکر جس سلطنت کو چاہیں دوسري سلطنت سے لڑاسکتے ہیں' یا جنگ روک دیے سکتے ہیں - ابھی دو برس کا زمانہ گذرا ہے کہ جرمني و فرانس میں جب جنگ کا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا تو فرانس کے مہاجنوں نے اپنا تمام سرمایہ جرمن بنکوں سے نکال لیا تھا - مجبوراً جرمنی کو اس ارادہ سے باز آجانا پڑا - دولۃ عثمانیہ اور یونان میں بھي جنگ کے جب نئے خطرے پیدا ہوے' تو مہاجنوں نے باب عالی کو دھمکی دی کہ " اگر جنگ جاري کیگئی تو قرض دینے سے اپنا ہاتھہ کھینچ لینگے "

لیکن افسوس ہے کہ اس قوت سے اُلٹا کام لیا جاتا ہے - دنیا میں جتنی لڑائیاں قائم ہوتی ہیں' اونکی تہ میں انھي مہاجنوں کا ہاتھہ کام کرتا ہے - اس سے انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب دوران جنگ میں لڑنے والی سلطنتوں کو قرض کی ضرورت پیش آئیگی تو قرض دیکر ان لوگوں کو سالانہ سود کے سمیٹنے کا موقع ملجائیگا' یا اور متعدد اقتصادي اور مالي اغراض ہوتے ہیں جنکے لیے وہ کسی انقلابي حالت کي ضرورت دیکھتے ہیں - لارڈ سیسل اور جنگ ٹرانسوال کے تعلقات کي داستان قارئین الہلال میں سے بہت سے باخبر اور مطالعہ دوست اصحاب کو یاد ہوگی

باب التفسیر

الحرب في القرآن

(۲)

اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ گذشتہ اشاعت کے مقالہ افتتاحیہ کے صفحات میں " الحرب و الاسلام " کے عنوان سے درج کیا گیا تھا لیکن چونکہ اسکا اصلی موضوع در حقیقت تفسیر القرآن سے تعلق رکھتا ہے اسلیے آج باب التفسیر کے تحت میں شائع کیا جاتا ہے -

* * *

گذشتہ اشاعت میں ہم قدیم وحشیانہ اعمال حرب کی ایک اجمالی فہرست پیش کرکے اسلامی تعلیمات کو واضح کرچکے ہیں - مضمون کا خاتمہ اس مبحث پر ہوا تھا کہ عرب جاهلیة میں جنگ و فساد اور لوٹ مار کا فخر و انبساط کے ساتھہ انتظار کیا جاتا تھا' اور وہ انتظار قومی زندگی کے خصائص میں داخل ہوگیا تھا -

(القتال والحرب)

جنگ کے یہي وحشیانہ افعال تھے جن پر " حرب " کا مفہوم لغوي مشتمل تھا' اور اہل عرب نے عملي طور پر حرب کا یہي نمونہ قائم کیا تھا جیسا کہ دنیا کي اور تمام قوموں نے لیا - لیکن اسلام نے جنگ کے ان تمام آثار و علائم کو مٹاکر ایک نیا مدني نظام قائم کیا - اس بنا پر لغۃ و حقیقۃ' کسی حیثیت سے بھی " جہاد اسلامي " پر حرب کا اطلاق نہیں ہو سکتا تھا - پس یہي وجہ ہے کہ قران مجید میں جہاد پر ایک جگہہ بھي اس لفظ کا استعمال نہیں کیا گیا - البتہ جہاد کی ایک خاص صورت کی تعبیر " قتال " سے کیگئي ہے' جو ظاہري مفہوم کے لحاظ سے کوتہ بینوں کے نزدیک نہایت خطرناک لفظ ہے - حالانکہ جہاد اور قتال میں ایک طرح کے عموم و خصوص کا فرق ہے :

واقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم (۹ : ۵)	مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو -
و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اخرجوهم من حیث اخرجوکم (۲ : ۵-۱۸۷)	اور کفار کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے اونہوں نے تمکو نکال دیا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو -

لیکن دوسري آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشاکلۃ اللفظ باللفظ ہے جو کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے - خدا اپنے متعلق کہتا ہے : مکروا و مکروا اللہ واللہ خیر الماکرین - حالانکہ خدا مکار نہیں ہے' بلکہ پر زور طریقہ سے یہ کفار کے اعمال شنیعہ کا جواب دیا گیا ہے - ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ برائی کا بدلہ برائي ہے' حالانکہ برائي خود برائي ہے لیکن اوسکا بدلہ برائی نہیں ہے بلکہ وہ قانون عدل کا ایک احسن نتیجہ ہے : جزاء سیّئة سیّئة مثلها (برائي کا بدلہ ویسی ہي برائي ہے) اسي طریقہ پر اس لفظ کا بھي استعمال کیا گیا ہے ورنہ اسکی حقیقت سئیہ مقصود نہیں ہے' جسطرح خدا کے مکر کرنے سے حقیقي مکر مراد نہیں لیا جا سکتا - اسی طرح یہاں قتال سے بھی دنیا کا عام قتال مراد نہیں ہے :

فان قتلوکم فاقتلوهم (۲ : ۱۷۲)	اگر وہ تم سے مقاتلہ کریں تو تم بھي ان سے مقاتلہ کرو -

اور اگر اسکو تسلیم نہ کیا جاے' تب بھی یہ خود کفار کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے - جہاد کا اصل مقصد نہیں ہے - چنانچہ دوسري آیت میں اس کي تشریح کردي گئی ہے :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم و اتقو اللہ' و اعلمو ان اللہ مع المتقین (۲ : ۱۹۱)	جو شخص تم پر زیادتي کرے' تم بھي اوسي کے مثل زیادتي کرسکتے ہو لیکن اس سے زیادہ تجاوز کرنے میں خدا سے ڈرو' اور یقین کرو کہ خدا پرہیزگاروں ہي کے ساتھہ ہے -

(آیات ستہ)

لیکن تمام قران کریم میں جہاد پر " حرب " کا اطلاق کہیں بھي نہیں کیا گیا ہے - صرف چھہ جگہہ " حرب " کا لفظ آیا ہے' حالانکہ تمام قرآن کریم جہاد کی ترغیب و تحریص سے بھرا ہوا ہے :

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا و تفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ و رسوله من قبل (۹ : ۱۰۸)	جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کیلیے' اون میں پھوٹ ڈالنے کیلیے' اور اوس شخص کی گھات لگانے کیلیے جس نے خدا اور اسکے رسول سے پہلے لڑائی کی ہے' نیز اپنے کفر کے اظہار کیلیے ایک مسجد بنالی ہے -
انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم و ارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لهم خزي في الدنیا ولهم في الاخرة عذاب عظیم (۵ : ۳۷۵)	جو لوگ خدا اور اوسکے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' اونکی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کردیے جائیں' یا اونکو پھانسی دي جاے' یا انکے ایک ایک دائیں بائیں ہاتھہ پاوں کاٹ ڈالے جائیں' یا جلا وطن کردیے جائیں - دنیا میں بھی اونکے لیے یہ ذلت اور رسوائي ہے' اور آخرت میں دوسرا بڑا عذاب ہونے والا ہے -

تک پہونچ جاتا ہے - بیوہ عورتیں' یتیم بچے' ہتھیار' اور رسد کی فراہمی کا صرف اسکے علاوہ ہے - اس بنا پر اگر ۲۰ - لاکھہ فوج ۲ ماہ تک متصل کوہ پیکار رہے تو اوسپر ۱۸۰ ملین گنی صرف کرنا ہوگی!!

(گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی)

یورپ میں سب سے تازہ ترین اور عظیم الشان جنگ فرانس اور جرمنی کی لڑائی خیال کی جاتی ہے - یہ جنگ مہاجنوں کی توقعات کے خلاف قائم ہوگئی تھی - اس بنا پر ارنکو تاوان اوٹھانا پڑا - ابتدائی جنگ میں فرانسیسی بنکوں کی شرح قرض ۷۳ فی صدی تھی' لیکن اعلان جنگ ہونے کے ساتھہ ھی دفعتاً بازار شرح گر گیا' اور شرح قرض ۶۶ فی صدی تک آتر گئی - جنگ کے ساتھہ ساتھہ شرح قرض کا یہ تنزل بھی برابر جاری رہا - یہاں تک کہ واقعہ سیدان کے بعد ۵۳ تک پہونچ گیا' اور اسکے بعد نوٹوں کی خرید و فروخت کا سلسلہ قریب قریب بالکل رک گیا - اگر کسیکو اسکی ضرورت پیش آتی تھی تو نقد قیمت ادا کرتا اور سخت نقصان اوٹھانا پڑتا تھا -

فرانس کے بنکوں سے ۹ - جون سنہ ۱۸۷۰ سے ۸ ستمبر سنہ ۱۸۷۰ تک کی مختصر مدت میں جو رقم نکال لی گئی' اوسکی تعداد ۳۳ ملین گنی تھی - اعلان جنگ کے وقت پروسیا کے خزانے میں ۴۵۰۰۰۰۰ گنی موجود تھی' اور اوسنے قرض بھی لینا چاہا تھا جسکی قیمت ۱۸ ملین تک تھی' لیکن اس مدت میں دو ملین سے زیادہ جمع نہوسکا' اور پروسیا کی ھنڈیوں کا نرخ ۹۳ سے گر کر ۷۷ تک پہونچ گیا - قومی کمپنیوں کے حصے بھی فی صدی ۴۰ تک میں کم ہوگئے تھے - چنانچہ اسکے بعد پرنس بسمارک نے خود کہا تھا کہ "اگر ساڑھے چار ملین گنی خزانۂ سلطنت میں نہوتی تو جرمن دو دن بھی فرانس سے نہیں لڑسکتے - "

فتح کے بعد بسمارک نے فرانس سے ۵ لاکھہ ملین گنی کا تاوان جنگ طلب کیا تھا لیکن آخر میں دو لاکھہ ملین گنی پر راضی ہوگیا - فرانس نے یہ رقم خطیر دو سال کی مدت میں ادا کی اور اسکی وجہ سے یورپ کے مالی بازار میں دفعتاً جھاڑو پھرگئی -

(روس و جاپان)

زمانۂ جنگ روس و جاپان میں مالی تحفظ کیلیے جاپان نے جو اهتمام اور تیاریاں پہلے سے کی تھیں' وہ اوسکے لیے نہایت مفید ثابت ہوئیں - چنانچہ جاپان نے اعلان جنگ سے پہلے ھی ۱۱۶۹۶۰۰۰ گنی کی رقم خطیر بنک میں جمع کرلی تھی - روس کے بنک اور سلطنت کے خزانہ کا کل سرمایہ ۱۰۵۰۰۰۰۰ گنی تھا' لیکن اختتام جنگ پر جاپان کے خزانے میں ۱۰۴۴۴۰۰۰ گنی باقی رہگئی - حالانکہ وہ جنگ پر دو لاکھہ ملین گنی صرف کرچکا تھا - اس مالی فایدہ کی وجہ صرف یہ تھی کہ دوران جنگ میں جاپانی قوم اور جاپانی سلطنت اپنی تمام ضروریات کو ملکی ساختہ ہی چیزوں سے پورا کرتی تھی' اسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ روپیہ بنک سے نکل کر ملک کی جیب میں آجاتا تھا' اور ملک کی جیب سے نکل کر خزانہ سلطنت کو پر کردیتا تھا - خزانہ سلطنت اوسکو بنکوں میں منتقل کردیتا اور اسطرح جو کچھہ بنکوں سے برآمد کیا جاتا تھا' وہ ھر پھرکر پھر دوبارہ انھی میں داخل ہوجاتا تھا - یہی وجہ ہے کہ جنگ کے اس طویل زمانہ میں جاپانی بنک کو صرف ایک ملین گنی کا خسارہ اوٹھانا پڑا جو تاریخ جنگ میں ہمیشہ اسکے لیے کار نامۂ فخر رہیگا!

جاپان کی حکومت نے اضافہ نرخ اشیاء بھی کو نہایت سختی کے ساتھہ روکدیا تھا' اسلیے حکومت کا سرمایہ حکومت ھی کے خزانے میں محفوظ رہا اور وہ اوس سے نکل کر تاجروں کے خزانہ کا جزو نہ بن سکا -

(جنگ بلقان)

مالی بازار پر جنگ کا اثر بلقان کی آخری لڑائی سے ظہور پذیر ہوا ہے -

جب ریاستہاے متحدہ بلقان نے اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۲ع میں فوجی تیاریاں شروع کیں' تو برلن اور وائنا کے بنکوں پر اول اکتوبر ھی میں اسکا اثر پڑگیا' اور رفتہ رفتہ پیرس کے بنکوں تک متعدی ہوا' لیکن جب مانٹی نگرو نے بھی جنگ کے کیلیے ہتھیار اوٹھاے' تو پیرس' برلن' اور لندن کے بنکوں کا سنگ استقامت بھی دفعتاً ھل گیا' اور ۲ ماہ تک یورپ کے تمام بنک اسی حالت تزلزل میں رہے -

اسی اثناء میں جرمنی اور فرانس نے فوج کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہا - مالی حالت پر اسکا بھی نہایت گہرا اثر پڑا - چنانچہ ستمبر ۱۹۱۲ع سے اخیر جولائی ۱۹۱۳ع تک کی مدت میں کمپنی کے حصوں اور ھنڈیوں کا نرخ ۵۰۰ ملین گنی گھٹ گیا' اور تمام مہاجنوں نے بنک سے اپنے اپنے روپیے نکال لیے - نتیجہ یہ ہوا کہ جن بنکوں میں اوائل ستمبر سنہ ۱۹۱۳ع تک ۵۴۵۴۳۱۰۰۰ گنی کے نوٹ برآمد ہوتے تھے' ان میں اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع تک صرف ۵۱۱۵۰۹۰۰۰ گنی رہگئی' یعنے راس المال میں ۳۳۹۰۰۰ گنی کی کمی آگئی!

جنگ بلقان سے یورپ کے بنکوں کو جو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا اوسکی تعداد کم از کم ۷۰ ملین گنی ہے' کیونکہ لوگوں نے خوف اور بے امنی کی وجہ سے اپنا تمام سرمایہ بنکوں سے نکال کر اپنے گھروں میں بھر لیا - اسوقت سے تمام بڑی بڑی سلطنتیں آنے والے خطرات کے انسداد کے لیے اپنے اپنے خزانوں اور اپنے اپنے بنکوں کے سرمایہ میں اضافہ کرنے لگیں - چنانچہ ذیل کے نقشے سے اسکا اندازہ ہوسکتا ہے :

(آخر سنہ ۱۹۰۹ع سنہ ۱۹۱۰ ع)

نام بنک	سرمایہ اصلی	اضافہ	اضافہ کی مجموعی تعداد
بینک آف انگلینڈ	۲۸۲۲۵۰۰۰	۳۰۲۹۲۰۰۰	۹۵۵۸۰۰۰
امپیریل بنک آف جرمنی	۲۲۳۲۵۰۰۰	۳۱۸۸۳۰۰۰	۳۰۳۷۰۰۰
بنک آف اسٹریا ھنگری	۴۲۸۰۴۰۰۰	۵۳۴۹۹۰۰۰	۱۰۶۹۵۰۰
بنک آف فرانس	۷۲۲۳۱۰۰۰	۱۲۹۵۷۰۰۰۰	۵۴۳۳۹۰۰۰
بنک آف اٹلی	۱۵۳۸۱۰۰۰	۴۷۷۱۰۰۰۰	۳۲۴۱۹۰۰۰
بنک آف روس	۰۸۷۸۵۹۰۰۰	۱۲۶۸۰۱۰۰۰	۳۸۹۴۲۰۹۰
بنک آف یونا ئٹیڈ			
اسٹیٹ (امریکہ)	۱۳۶۷۷۷۰۰۰	۲۸۲۱۴۴۰۰۰	۱۴۵۳۶۷۰۰۰

سنہ ۱۹۰۹ و سنہ ۱۹۱۰ع میں دنیا کی کانوں سے بقدر ۸۰۷۴۰۰۰۰۰ گنی کے سونا نکالا گیا - بینک و تجارت وغیرہ پر اوسکی تقسیم جس مقدار سے کیگئی' اوسکا اندازہ ذیل کے نقشے سے ہوگا :

تجارت وغیرہ	۱۹۱۷۰۰۰۰۰
ھندوستان کو دیا گیا	۰۸۶۶۰۰۰۰۰
مصر کو	۰۰۲۹۰۰۰۰۰
بنک آف جاپان میں داخل کیا گیا -	۰۱۳۸۰۰۰۰۰
بنک آف ساؤتھہ جنوبی امریکا	۰۰۶۸۰۰۰۰۰
بنک آف میکسکو - (امریکہ)	۰۰۵۷۰۰۰۰۰
بنک آف یونائٹیڈ اسٹیٹ (امریکہ)	۱۴۵۳۰۰۰۰۰
بنک آف کنیڈا - (برطانی نو آبادی)	۰۱۷۱۰۰۰۰۰
بنک آف اسٹریلیا و جنوبی افریقہ	۰۱۹۱۰۰۰۰۰
بنک آف یورپ	۱۷۲۷۰۰۰۰۰
عام اور بقیہ بنک -	۰۵۷۹۰۰۰۰۰
میزان کل	۸۰۷۴۰۰۰۰۰

جنگ کی تپش میں تپتے ہوے چہروں پر پھر دائمی صلح کا ظل الغمام اپنا سایہ ڈال سکتا ہے ؟

یورپ کے بڑے بڑے ارباب سیاست اور ارباب حل و عقد نے اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دیا ہے' لیکن ایک صلح پسند شخص کیلیے ان میں ایک جواب بھی تسکین بخش نہیں -

امریکہ کا سابق پریسیڈنٹ روز ویلٹ کہتا ہے :

" ہاں دنیا کو صلح و آشتی کے وسائل فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے' لیکن ہر صلح بھی پسندیدہ نہیں ہوسکتی - دنیا میں بہت سے ظالم ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنکا سینۂ تنگ فتح کا ایک ہولناک میدان ہے' لیکن وہ اس میدان کو صلح کا خوشنما سبزہ زار کہتے ہیں -

بہت سے لوگ بزدلی' ضعف عزیمت' اور مکر و فریب کو بھی صلح کے پردے میں چھپا رہے ہیں - اسلیے ہمارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اوس صلح سے الگ رکھیں جسکی ترکیب ظلم اور بزدلی سے ہوتی ہے - تاہم ظالمانہ لڑائیاں بہت اور ظالمانہ صلح کم ہیں - لیکن دونوں کی دونوں قابل نفرت ہیں "

لارڈ اویبری (سر جان لبک) کی راے ہے :

" مجھے صلح کی توقع بہت کم ہے - خود ہم انگریز' اپنے بحری و بری مصارف جنگ کو بڑھا کر دنیا کے سامنے جنگ کی تیاری کا بدترین نمونہ پیش کر رہے ہیں "

سر فریڈریک پولیک نے اپنے وسیع قانونی تجارب کی بنیاد پر جو انکو زمانہ ججی میں حاصل ہوے ہیں' یہ راے قائم کی ہے :

" عام خیال ہے کہ سلطنتوں کے جھگڑے بھی شخصی نزاعوں کے مثل ہیں' اس لیے حکم کے ذریعہ اسکا فیصلہ ہوسکتا ہے' لیکن سلطنتوں کی اکثر حالتیں اشخاص سے مختلف ہوتی ہیں مثلاً باہمی معاہدوں کے دفعات کی تشریح' یا اونکی خلاف ورزی کا فیصلہ عدالتوں اور ثالثوں کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا - سب سے بڑا مسئلہ سیادت و اقتدار کا ہے جسکو ایک سلطنت کسی ملک پر قائم کرنا چاہتی ہے - ان تمام باتوں کا فیصلہ صرف تمام سلطنتوں کے اتفاق و اتحاد ہی سے ہو سکتا ہے' اور اس اتحاد کو اوس قوت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہونا چاہیے جو اوسکی حریف بنکر اوسکا مقابلہ کرنا چاہتی ہے - پھر یہ اتفاق بھی صرف چھوٹی چھوٹی لڑائیوں ہی کو روک سکتا ہے - وہ عظیم الشان سلطنت جو دوسری سلطنت کو حقارت سے دیکھتی ہے' یا اوسکو اپنے ساتھہ ملالینے کی قدرت رکھتی ہے' اس اتفاق کی بھی پروا نہیں کرسکتی "

سر گلبرٹ پارکر نہایت دلیری سے صلح کانفرنس کے خلاف اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں :

" میں صلح کی خوشنما امیدوں سے اپنا دل بہلا نہیں سکتا' واقعات ہمکو ایک عظیم الشان جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں' جب تک وحشت موجود ہے' جب تک غیر مکمل طور پر تہذیب یافتہ قومیں سطح زمین پر آباد ہیں' اتفاق و اتحاد نا ممکن ہے - ہمکو خدا پر بھروسہ کرکے اپنے بارود کو خشک رکھنا چاہیے "

مشہور سر ٹامس برکلی کا خیال ہے :

" دائمی صلح آسان نہیں' بعض لڑائیاں قانون ارتقاء کے ثابت شدہ اصول " تنازع للبقاء " کے لیے کی جاتی ہیں' نو آبادیوں کے لیے صرف اسی غرض سے لڑائیاں قائم ہوتی ہیں کہ انسان پر اپنے ملک کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے' اور وہ دوسری قوموں کو دھکیل کر آگے بڑھنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکے بغیر اوسکی زندگی ممکن ہی نہیں -

بعض لڑائیاں استبداد و استقلال کے لیے برپا ہوتی ہیں' جنکی تحریک صرف ظلم کرتا ہے' بعض لڑائیاں تہذیب و تمدن کے استحکام کی غرض سے قائم کی جاتی ہیں - اگر وحشت و ہمجیت اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ گئی ہے' تو اس قسم کی لڑائیاں دنیا کی سعادت مدنیہ کے لیے مبارک فال ہیں -

اسکے علاوہ جہالت اور جذبات کا جوش بھی کلیتاً نہیں روکا جا سکتا' پس اگرچہ جنگ کا انسداد کلی محال ہے' تاہم ہر انگریز' ہر فرنچ' ہر امریکن' ہر جرمن' اب لڑائی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے' اور اوس کی طرف اپنا میلان نہیں ظاہر کرتا "

مسٹر الزک امریکہ کے ایک سیاسی فیلسوف ہیں اُن کی تمناوں کا خوش نما سبزہ زار یہ ہے :

" میری بڑی خواہش یہ ہے کہ جنگ سے علحدگی اختیار کیجاے' لیکن یہ منزل ابھی بہت دور ہے' بہت سے مسائل ثالثی کے ذریعہ حل ہوسکتے ہیں' لیکن آگے بڑھنے والے اقتدار و نفوذ کو کون روک سکتا ہے ؟ "

صلح و آشتی کی یہ آخری خدمت تھی جسکو یورپ کی ترقی یافتہ مدنیۃ نے انجام دیا لیکن امن کا یہ فرشتہ یورپ سے نکل کر بلقان' طرابلس' اور ایران کا دورہ کرچکا ہے' اور اب خود اپنے مستقر یورپ کے تخت جلال کا پایہ پکڑ کر دنیا کو اپنا زخمی چہرہ دکھا رہا ہے :

وحملت الارض والجبال
فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ
وقعت الواقعۃ وانشقت
السماء فہی یومئذ واہیۃ
(الحاقہ ۱۴)

آسمان اور زمین اوٹھا کر ایک ساتھہ پٹک دیے گئے اور وہ دفعتاً چور چور ہوگئے پس آج ہی کے دن قیامت کا سب سے بڑا دن آ گیا - آسمان پھٹ پڑے' اور اونکی چولیں ڈھیلی ہوگئیں !!

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہیں ہر دوا نجات کیلئے ہزاروں کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا جواہر نور العین بیس روپے ماشہ والا خالص ممیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں دھتے یعنی کگرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عللہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوش شباب اور زمانہ بھر کی طاقت ور دوائوں سے اعلے اور فضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی اکرو پیہ

اکسیر بہرہ پن ہر سولکا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت

ایک منٹ میں درد دور کرنے والا طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنگ اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قایم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف انسر وانیورا - جواہر نور العین سے ہمارا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر سنٹرتی نرام تی مرچنٹ مقام دارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہوگیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندی شبکوری کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق میرین سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان

حال پرو پرائیٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور - دہلی دروازہ -

(۳) یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله (۲ : ۲۷۸)	مسلمانو! خدا سے ڈرو اور جو رقم سود کی تمہاری اوروں پر باقی ہے ' اوسکو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو' اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یقین کرو کہ خدا اور اوسکے رسول کا تمہارے ساتھہ اعلان جنگ ہے -
(۴) و القینا بینهم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله و یسعون فی الارض فسادا و الله لا یحب المفسدین (۹ : ۳۲)	ہم نے یہود و نصاری میں قیامت تک کیلیے باہم دشمنی ڈالدی ہے - جب جب وہ آتش جنگ بھڑکاتے ہیں ' خدا اوسکو بجھا دیتا ہے ' مگر وہ دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں ' اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا -
(۵) الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل مرة و هم لا یتقون - فاما تثقفنهم فی الحرب فشرد بهم من خلفهم لعلهم یذکرون (۸ : ۵۸)	وہ لوگ جن سے تمنے عہد کیا مگر وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور خدا سے بالکل نہیں ڈرتے ' سو اگر تم اونکو جنگ میں پاؤ ' تو چاہیے کہ انپر دباؤ ڈالو تاکہ جو لوگ انکے پیچھے ہیں انکو بھی بھاگنا پڑے -
(۶) فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتی تضع الحرب اوزارها (۴۷ : ۴)	جب تمہارا اور کفار کا جنگ میں مقابلہ ہو' تو اونکی گردن اڑادو یہانتک کہ جب خوب خونریزی ہوچکے تو اونکو غلام بناو ' اسکے بعد یا تو احسان اونکو چھوڑ دو یا فدیہ لیکر رہا کردو ' یہانتک کہ لڑائی موقوف ہوجاے -

پہلی آیت میں "حرب" کا جو استعمال کیا گیا ہے' اوسکو جہاد اسلامی سے کوئی تعلق نہیں ایک عرب تھا ابو عامر راھب ' جسکی ریاست مذہبی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے صدمہ پہونچا تھا - اسنے اپنے عز و جاہ کو قائم رکھنے کیلیے متعدد لڑائیاں کی تھیں - چنانچہ آیت میں " من قبل " کا لفظ اسی امر پر دلالت کرتا ہے ' لیکن جب قبیلہ ہوازن نے شکست کھائی تو وہ شام کی طرف بھاگ نکلا اور وہاں سے منافقین کو پیغام دیا کہ " تم آلات جنگ فراہم کرو ' اور ایک مسجد بناؤ ' میں قیصر کے پاس جاکر فوج گراں لیکے آتا ہوں اور محمد کو مدینہ سے نکال دیتا ہوں " - ظاہر ہے کہ اس جنگ کا مقصد محض بغض و انتقام ' خدع و فریب ' ظلم و عدوان ' اور طلب ریاست تھا جس پر جنگ کی حقیقت لغویہ بالکل منطبق ہوسکتی ہے - اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کو اوسکے مجسم مفہوم لغوی کے مطابق استعمال کیا ہے - نہ کہ جہاد کیلیے -

(۲) دوسری آیت قاتلین قوم ' مفسدین فی الارض غارتگران امن و اخلاق ' اور راہزنوں اور ڈاکوؤں کے متعلق ہے ' اور لوٹ مار حرب کے مفہوم ہی میں داخل ہے' اسلیے یہ آیت پہلے سے بھی زیادہ واضح ہے - جہاد سے اسکو ذرا بھی مس نہیں -

(۳) تیسری آیت میں بے شبہہ خدا نے اپنے اور اپنے رسول کی طرف " حرب کا " انتساب کیا ہے' لیکن جہاد یہاں بھی مراد نہیں ہے - خود مفسرین کو یہ شبہہ ہے کہ مسلمانوں سے یہ طرز خطاب بظاہر صرف کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے' لیکن یہ کیوں ضروری سمجھہ لیا گیا ہے کہ اسلام کی ہر جنگ مقصد جہاد ہی پر مشتمل ہو ' بلکہ سیاسی حکمتوں سے فوائد دنیوی بھی اسکا مقصد ہوسکتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لفظ بھی اس جگہ اپنی حقیقت لغویہ پر منطبق ہو سکتا ہے' سود خواری درحقیقت ایک راہ زنی ہے اور ہر سود خوار ایک ڈاکو ہے جو بندگان خدا کے مال کو بلا معاوضہ لوٹ لیتا ہے' اسلیے خدا نے فرمایا :

" جس طرح تم غریبوں کا مال لوٹ رہے ہو' ہم بھی اسی طرح تمہارا مال لوٹ کر انکو واپس دلادینگے " یہی " حرب " کے معنے ہیں -

(۴) چوتھی آیت کسی تاویل کی محتاج نہیں ' وہ یہود و نصاری کے متعلق ہے - اونہوں نے باہم جو لڑائیاں قائم کی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و انتقام اور شر و فساد تھا جسپر لغوی حیثیت سے یہ لفظ دلالت کرتا ہے - با ایں ہمہ خدا نے اسکو پسند نہیں کیا اور اس مشتعل آگ کو بجھا دیا - کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله -

اب یہ آگ پھر مسیحی دنیا میں اس لعن الہی کی تصدیق دائمی کو محکم کرتی ہوئی مشتعل ہوگئی ہے -

(۵) پانچویں آیت قبیلۂ بنو قریظہ کے متعلق ہے' جنہوں نے اسلام کے ساتھہ متعدد بار معاہدہ کرکے عہد شکنی کی تھی' اور تمام قبائل عرب کو آنحضرت کے ساتھہ جنگ پر آمادہ کردیا تھا' آیت میں " حرب " سے وہی حرب مراد ہے جو بنو قریظہ کی رشتہ دوانیوں کا نتیجہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ اونہوں نے جو لڑائیاں قائم کرائی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و فساد تھا' اسلیے یہاں بھی " حرب " سے جہاد اسلامی مراد نہیں ہوسکتا ' بلکہ حرب کی وہی حقیقۂ لغویۂ شنیعہ و مذمومہ مراد ہے -

(۶) چھٹی آیت میں بے شبہہ بظاہر " جہاد اسلامی " پر حرب کا اطلاق کیا گیا ہے ' لیکن تشریح و توضیح کے بعد معلوم ہوگا کہ یہی آیت جہاد اسلامی کا مقصد وحید ہے ' اور جہاد کی حقیقت مقدس اسی لفظ میں مضمر ہے ' چنانچہ اسکی تشریح آگے آتی ہے -

(جنگ میں صلح)

یورپ نے اگرچہ فطرۃ کے تمام رازھاے سر بستہ فاش کردیے' مگر وہ ایک " التوحید فی التثلیث و التثلیث فی التوحید" کی گرہ کو نہ کھول سکا - لیکن اسلام " السلم فی الحرب والحرب فی السلم " کے عقدۂ لا ینحل کو حل کرسکتا ہے ' یعنے " امن و صلح میں جنگ اور جنگ میں صلح و امن !" مگر اس مسئلہ میں ہمکو پہلے یورپ ہی کے کارنامۂ اعمال پر نظر ڈالنی چاہیے -

اسلام نے " امن و سلام " کا جو دور جدید قائم کردیا تھا ' دنیا کی سبعیت اور بہیمیت نے اگرچہ اوسکو " جنگ و خونریزی " سے بدل دیا ہے ' لیکن با ایں ہمہ ابھی سیاسی مصالح سے اس فراموش شدہ حقیقت کا نام زبانوں پر آ ہی جاتا ہے ' اور اس بھولے ہوے خواب کی یاد تازہ کرلی جاتی ہے - انہی مصالح سے پچھلے دنوں یہ مقام ہیگ ایک عجیب و غریب مجلس صلح کا انعقاد ہوا تھا جسکا نام ارباب سیاست نے " ہتھیار بند صلح " رکھا تھا !

عرب کے ایک شاعر نے کسی قبیلہ کی ہجو میں کہا تھا " نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ' جسطرح شتر مرغ کہ نہ چڑیا ہے نہ اونٹ " اسی طرح اس صلح کی حقیقت بھی اگرچہ مشتبہ ہے' لیکن ہم " فرشتۂ امن " کے بجاے شتر مرغ کے پر کے سائے میں بھی زندگی بسر کرتے - تاہم اسکے بعد کے خونین واقعات نے ثابت کردیا کہ یہ شتر مرغ بھی صرف بعض خاص موسموں ہی میں اپنا سایہ ڈال سکتا ہے !

تاہم جنگ و صلح کی اس آمیزش نے دنیا کے لیے یہ نہایت دلچسپ سوال پیدا کردیا کہ " کیا جنگ کا خاتمہ ہوسکتا ہے ؟ کیا

بیج نے اب اگرچہ گھنے شاخ و برگ پیدا کرلیے ' لیکن اب تک تلوار کا پھل ارنکے اندر چھپا ہوا تھا ' اسلیے جنگ قائم نہ ہوئي ' بلکہ اس قضیہ کا فیصلہ لندن میں ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا گیا -

اس کانفرنس نے تمام سلطنتوں کي ذمہ داري میں لکسمبرگ کو ایک آزاد اور خود مختار صوبہ قرار دیا - اس فیصلہ نے فرانس کے نفوذ و اقتدار کو بالکل مٹادیا ' اور پروشیا کی طاقت و نفوذ اور پرنس بسمارک کي شہرت میں غیر معمولي اضافہ کردیا -

اس بنا پر اس فیصلہ کے بعد هي دونوں سلطنتوں میں سخت ناچاقی پیدا هوگئي - فرانس کو یقین هوگیا کہ سلطنتوں کي قسمت کا فیصلہ اب صرف تلوار هی کرسکتی هے - اسی دن سے فرانسیسیوں نے درپردہ جنگی تیاریاں شروع کردیں -

اسی تھورے زمانے میں اسپین کا تخت ایک سریرآرا کے وجود کا محتاج ہوا ' اور جنرل پریم وزیر اسپین نے ایک جرمن امیر لیوپولڈ وان زولن کو اس منصب کیلیے منتخب کیا ' لیکن فرانس نے اوسکو اپنے حقوق کے منافی سمجھا ' اسپر سخت لہجہ میں اعتراضات کیے ' اور ان اعتراضات کو سفیر پروشیا مقیم پیرس کے پاس ایک یاد داشت کي صورت میں مرتب کرکے بھیجدیا - سفیر پروشیا نے ایمس میں جاکر شاہ پروشیا سے ملاقات کی ' شاہ نے جواب دیا کہ لیوپولڈ وان زولن کي تخت نشیني کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے - وہ اسپین کي عام راے پر اوٹھا رکھا گیا ہے ' پروشیا اس معاملہ میں کوئي مداخلت نہیں کرسکتی ' اگر اسپین کی پبلک نے لیوپولڈ کو بادشاہ منتخب کرلیا تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ وہ اوسکی تائید کرے -

سوء اتفاق سے اسپین کے عام اجتماع نے لیوپولڈ کے سر پر تاج شاهي رکھدیا ' اور چونکہ پرنس بسمارک جنگ جرمني و فرانس کا شدت کے ساتھہ انتظار کررہا تھا اور یہ واقعہ اوسکا سب سے بڑا محرک ہوسکتا تھا ' اسلیے عام خیال یہ هے کہ یہ بسمارک کي ریشہ دوانیوں هي کا نتیجہ تھا -

(ابتدائی جنگ)

فرانس بھي پہلے هي سے جنگ کي تیاري میں مصروف تھا - اس واقعہ کے بعد اوسکي مخفي طاقت علانیہ ابھر آئی ' اور اپني تمام سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردی - بالخصوص دریاے رین کی طرف تو فرانسیسی لشکر کا ایک سیلاب عظیم روانہ ہوگیا اور جنرل مکمیہن اوس کا سپہ سالار بنایا گیا - شاهی فوج کی سپہ سالاري کا منصب جنرل بےزین کو عطا ہوا تھا -

اس جنگ کا اصلی سبب امیر لیوپولڈ تھا جو اسپین کا تاجدار بنایا گیا تھا - لیکن یہ قابل صد هزار آفریں ایثار نفسي دنیا میں کبھی نہ بھلائی جائیگي کہ اس نے اپني تخت نشینی کی یادگار میں اس بد ترین جنگ کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور اس منصب سے کنارہ کش ہوگیا !

بادشاہ پروشیا نے اسکی علحدگی کو صرف اوس خاص اقتدار کي بنا پر تسلیم کرلیا جو تمام ملک کیساتھہ اوسکو لیوپولڈ کے خاندان پر حاصل تھا - مگر اپنے عام ملکي اختیارات سے اسکي تصدیق نہ کی - لیکن نپولین ثالث کو اسپر اصرار تھا کہ اس علحدگی کو عام شاهي اختیارات کی بنا پر تسلیم کرانا چاهیے جسکے معنے یہ تھے کہ سلطنت پروشیا اپنے اس حق سے دست بردار هوگئي ' مگر شاہ پروشیا نے نپولین کے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا اور دریاے رین کي طرف بالمقابل اپني فوجیں روانہ کردیں -

داهیۂ سیاست " بسمارک "

پرنس بسمارک موقع کا منتظر تھا - اب وہ موقع آگیا - اوپر گذر چکا هے کہ نپولین ثالث نے سنہ ۱۸۶۷ میں الحاق بلجیم کے متعلق جو یاد داشت پیش کی تھی ' اوسکو پرنس بسمارک نے دبا رکھا تھا - اب اوس نے اسکو عام طور پر شائع کردیا جس نے تمام یورپ میں ایک تہلکہ مچادیا - انگلستان نے چونکہ بلجیم کي محافظت کي ذمہ داري لي تھي ' اسلیے اوسپر نسبتاً اسکا اثر زیادہ پڑا ' اور اوس نے فرانس سے زمانہ جنگ میں بلجیم کے حفاظت کي ذمہ داري لینے کا مطالبہ کیا -

پرنس بسمارک جرمنی کے داخلي اتحاد و اتفاق کا جو خواب پریشان ایک مدت سے دیکھہ رہا تھا ' یہ جنگ اوسکی صحیح تعبیر تھي - چنانچہ اعلان جنگ کے ساتھہ هي جرمني کي پوري طاقت پروشیا کی حمایت کیلیے امنڈ آئی ' اور جرمني فوج کی سپہ سالاري خود فریڈرک ولیم ولیعہد سلطنت اور اوسکے چچا زاد بھائي پرنس فریڈرک چارلس نے کي - کمانڈر انچیف (قائد عام) خود شاہ پروشیا تھا ' لیکن اوسنے اس عہدہ جلیلہ کو جنرل کونٹ وان مولٹک کے سپرد کردیا ' جو دنیا کے سپہ سالاروں میں سب سے بڑا سپہ سالار خیال کیا جاتا هے - اور جو موجودہ جنگ کے وان مولٹک کا چچا تھا -

جرمن فوج کا یہ سیلاب مینس اور کوبلنس کے درمیان جمع ہوا ' اور وهاں سے حدود فرانس کي طرف موجیں مارتا ہوا بڑھا - فرانسیسي لشکر نے بھی نانسی اور میتز میں اپني قوت جمع کي جنکا نام موجودہ جنگ میں بھی سب سے پہلے آیا هے ' اور وهاں سے حدود جرمني کی طرف روانہ هوگیا - خود نپولین نے اس کی سپہ سالاري کی تھی -

ابھی جولائی کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ۷۰۰۰۰۰ جرمن سپاهی حدود فرانس میں موسیل سے رین تک پھیل گئے - دوسری طرف ۳۰۰۰۰۰ فرنچ سپاهیوں کے ٹڈي دل نے حدود جرمنی کو گھیر لیا -

(معرکۂ اولی)

پہلا معرکہ مقام سار بروکن میں ۳ - جولائی کو شروع ہوا ' اور یکم اگست تک جاري رہا - اس معرکہ میں میدان فرانسیسیوں کے هاتھہ رہا اور انہوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو هی تین روز کے بعد زمانہ نے پلٹا کھایا ' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابی کے ساتھہ انہزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچہ ۴ - اگست کو وہ ولی عہد کی سپہ سالاري میں ویسن برگ پر قابض هوگئی - اور فرانس کا سپہ سالار جنرل دوای اس معرکہ میں کام آیا - نیز تقریباً ۸۰۰ فرانسیسی قیدي بھی گرفتار ہوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررهي تھي ' لیکن اس تاریخ سے اوس کی فاتحانہ جنگ کا زمانہ شروع ہوا -

ولیم اول شاہ پروشیا

نپولین ثالث

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنہ ۱۸۷۰، ۱۹۱۴ء میں

کہا جاتا ہے کہ زمانہ آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے اور ماضی مستقبل کی طرف مڑکے نہیں دیکھتا، لیکن حوادث کی قوت اوسکو پیچھے ہٹا سکتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ شباب کا زمانہ گذر جاتا ہے اور پھر پلٹ کے نہیں آتا، لیکن دل کے ابھرنیوالے ولولے اوسکو بلا سکتے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ موج گل نکل جاتی ہے، اور پھر لوٹ کر نہیں آتی، لیکن ہوا کا جھونکا اس قافلہ کو لوٹا لاتا ہے -

یہ صرف دعوا ہی دعوی نہیں ہے، بلکہ بیسویں صدی کے ایک ہولناک حادثے، ایک ابھرنیوالی قوت، اور ایک متحرک دائرہ خون و آتش نے ان محالات کو ممکن کر دکھایا ہے - سنہ ۱۸۷۰ء میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو یادگار جنگ قایم ہوئی تھی، اوسکا نہ بھولنے والا زمانہ گذر گیا تھا، اور دنیا سمجھی تھی کہ شاید اب وہ دوبارہ پلٹ کے نہ آے، لیکن آج ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۷۰ء کا دن پھر پلٹ کے آگیا ہے، اور عنقریب اوسکا آفتاب اپنی پوری حرارت قاہرہ کے ساتھہ پیرس کے سر پر چمکنا چاہتا ہے -

(اسباب جنگ)

یہ جنگ جس زمانے میں قائم ہوئی، جرمنی اور فرانس کی حالت موجودہ دور سے بالکل مختلف تھی، اور سچ تو یہ ہے کہ جرمنی اور فرانس کو موجودہ حالت پر اسی جنگ نے پہونچایا -

جرمنی کے نظام اجتماعی میں آج جو اتحاد اور قومیت نظر آتی ہے، وہ اوس زمانے میں بالکل مفقود تھی - تمام سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگئی تھی، اور جرمنی کا دماغ اعظم یعنی پرنس " بسمارک " دیکھہ رہا تھا کہ ان بکھرے ہوے موتیوں کو صرف کوئی بڑی خارجی جنگ ہی ایک رشتہ اجتماع میں منسلک کرسکتی ہے -

اب اگرچہ فرانس کو جمہوریت کا موسس اول تسلیم کیا جاتا ہے، لیکن وہ اسوقت نپولین ثالث کے دست استبداد کے پنجۂ آہنیں میں گرفتار تھا - نپولین کا دور حکومت مادی ترقیوں کے لحاظ سے اگرچہ فرانس کی تاریخ میں ایک یادگار زمانہ خیال کیا جاتا ہے، اوسکے عہد میں فرانس نے تجارت میں خاص طور پر ترقی کی، ریلوے لائنوں کا جال ملک میں پھیل گیا، زمین کی تمام کانوں نے اپنا خزانہ فرانس کیلیے اوگل دیا، ملک میں کثرت سے کارخانے قائم ہوگئے، اور تمام یورپ میں پیرس نے ایک عظیم الشان دارالسلطنت کی حیثیت پیدا کرلی، تاہم ان ترقیوں کی وسعت اور اونکے وسائل نے ملک کو ٹکس کے بوجھہ سے گرانبار بھی کردیا تھا اور اسلیے ملک میں بے چینی بڑھتی جاتی تھی -

سوء اتفاق سے اسی زمانے میں اوس نے ایک کتاب لکھی، جس میں شخصی حکومت کو جمہوری حکومت پر ترجیح دی تھی اور تمام ملک کو یقین دلایا تھا کہ فرانس صرف اسی قسم کے طرز حکومت سے ترقی کرسکتا ہے - چونکہ اس قوت کی نشو و نما کیلیے فرانس کی زمین تنگ ہوگئی ہے، اسلیے فتوحات ملکی کے ذریعہ دوسری سلطنتوں کے حدود میں داخل ہوکر ترقی کرنے کا موقع حاصل کرنا چاہیے -

اوس کے بڑھاپے کے زمانے تک اگرچہ استبداد کا پنجہ آہنیں فرانس کا مالک الرقاب رہا، لیکن اخر میں لویس تیارے اور ژول فارر نے اوسکی سخت مخالفت کی - ٹکس کی کثرت نے ملک میں نپولین کی طرف سے جو ناراضی پیدا کردی تھی، اوس سے ان لوگوں نے پورا فائدہ اوٹھایا، اور اپنی ایک مستقل پارٹی پیدا کرلی - نپولین نے رفق و ملاطفت کے ذریعہ اس فتنہ کو دبانا چاہا اور نیابتی اصول پر ہاؤس آف لارڈز (مجلس الشیوخ) کے ذریعہ ایک قانون مرتب کرکے ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۶۹ کو نافذ کردیا - اسی قانون نے پارلیمنٹ کی بنیاد ڈالی اور ایک نئی وزارت قائم ہوئی، جسکے اکثر ممبر جمہوریت پسند تھے -

(پروشیا اور جرمنی)

اسوقت جرمنی کے تمام اجزاء (جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے) بکھرے ہوے تھے - ملک میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم تھیں جن میں سب سے زیادہ طاقتور پروشیا تھی، اور ولیم اول فریڈرک سریر آراے تخت سلطنت تھا - پروشیا جنگ فرانس سے پہلے آسٹریا کو صرف سات ہفتوں میں شکست دیچکی تھی اسلیے ایک طرف تو نپولین ثالث اوسکو بد گمانی کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا، دوسرے طرف بسمارک جنگ فرانس کو جرمنی کے سلسلۂ اتحاد کی ایک نمایاں کڑی خیال کرتا تھا، پس جرمنی و فرانس دونوں کے دل میں بغض و عداوت اور رشک و حسد کا بیج پڑ گیا، جو آگے چلکر دیگر اسباب کے ساتھہ ملکر جنگ کا سبب بن گیا -

جنگ آسٹریا اور پروشیا کے یہی سات ہفتے اپنی یادگار میں ایک طویل و ممتد سلسلۂ جنگ چھوڑ گئے - چنانچہ اس فاتحانہ جنگ کے بعد پروشیا نے جن طبیعی حدود کا الحاق کرلیا تھا اونکے معاوضہ میں نپولین ثالث نے جرمنی کے اون حدود کا مطالبہ کردیا جو دریاے رین کے مغربی سواحل پر واقع تھے -

لیکن بسمارک نے قطعی انکار کردیا - اب مجبوراً نپولین نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہوکر سفیر برلن کے ذریعہ ایک یادداشت پیش کی - اسمیں بلجیم اور جنوبی جرمنی کو فرانس کے ساتھہ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا - یہ یادداشت جب پرنس بسمارک کے سامنے پیش کیگئی تو اوس نے اس موقع کو مغتنم سمجھکر یادداشت اپنے پاس رکھہ لی، اور کچھہ جواب نہ دیا -

(مسئلۂ لکسمبرگ و بلجیم)

اسی زمانے میں شاہ ہولینڈ ریاست (ڈچی) لکسمبرگ کو فروخت کرنا چاہتا تھا جسکو نپولین نے سنہ ۱۸۶۷ء میں خریدنا چاہا، لیکن پرنس بسمارک نے اس پر اعتراض کیا کہ " وہ جرمنی کا ایک ٹکڑا ہے اور پروشیا کی فوج اوسکی حفاظت کی ذمہ دار ہے " اس پر دونوں سلطنتوں میں سخت نزاع قائم ہوگئی - بغض و عداوت کے

ریحکم واصبروا ان الله   ایسا کروگے تو تمهاري قوت ضائع
مع الصبرین - (۸ : ۴۷)   جائیگي اور دشمنوں پر جو تمهارا بهرم
قائم هے وه جاتا رهیگا - پس اپنے اندر ثبات و استقامت پیدا کرو -
خدا کي مدد صبر کرنے والوں کے ساتهه ظاهر هوتي هے !

حضرت موسی علیه السلام کا جب فرعون سے مقابله هوا، تو اسکی جماعت پر قہر الہی نے باهمي تنازع اور خانه جنگي کي صورت هي میں ظهور کیا تها جیسا که سوره طه میں هے :

فتنازعوا امرهم بینهم و   پس فرعون کے لوگ اپنے معامله کے
اسرو النجوی (۲۰ : ۶۲)   بارے میں باهم نزاع کرنے لگے اور
پوشیده اور سازشانه سرگوشیاں ان میں شروع هوگئیں -

یه تعلیم تهي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دی اور وه اسپر کچهه مدت تک کاربند رهے، لیکن افسوس که بهت جلد نزاع باهمی کے شیطان نے ظهور کیا، اور اب تو هر طرف عالم اسلامي پر جامع المتفرقین کي جگه اسي وسوسهٔ مفرقه و مشتته کي حکومت هے !

وکل حزب بما لدیهم فرحون !

لیکن آج دنیا کي زنده قومیں اسپر عامل هیں اور موجوده جنگ کے اندر بهي اسکا ایک یادگار منظر نظر آیا هے -

جنگ سے چند گهنٹے پیشتر انگلستان کیسي عظیم الشان خانه جنگي میں مبتلا تها ؟ آئرلینڈ کے استقلال کي تحریک نے السٹر میں آگ لگادي، اور تمام آئرش پروٹسٹنٹ حکومت کی مخالفت پر آماده هوگئے - حتی که معامله انتهائی حد تک پهونچ گیا، اور تمام السٹر نے بغاوت اور جنگ کا اعلان کردیا - بهتر سے بهتر فوجي طیاریاں جو ایک زنده قوم کرسکتی هے وه السٹر میں نظر آرهي تهیں اور صلح کی تمام کوششیں بیکار گئی تهیں - آخر میں خود شاه کی طرف سے کانفرنس کا انعقاد هوا مگر پهر بهی کوئی نتیجه نه نکلا - آسٹریا اور سرویا میں جنگ کا اعلان ۲۸ جولائی کو هوا هے - پہلي اگست کو یورپ کا عهد امن بالکلیه ختم هوگیا تها - لیکن ۲۸ کی شام تک مشهور السٹرسٹ سر ایڈورڈ کارسن انگلستان سے جنگي مقابله کرنے کیلیے السٹر کے والنٹیروں کو جوش دلا رها تها !

اسی طرح اقتراعیه (سفریجٹ) عورتوں کی جنگی جماعت نے تمام برطانیه کے امن کو غارت کردیا تها -

لیکن جونہی انگلستان کا خارجی مطلع غبار آلود هوا اور جرمنی کی حرکت جنگی کی پہلی گرج سنائی دی، معاً تمام آئرلینڈ اور جزائر برطانیه کی فضا پر انقلاب و تغیر کا ایک نیا موسم چها گیا اور باهمي نزاع اور خانه جنگی کي تمام صدائیں آناً فاناً اسطرح نابود و معدوم هوگئیں، گویا دریاے ٹیمس کے کنارے داخلی جنگ کی کوئی آواز صدیوں سے آئهی هی نه تهی - اب تمام ملک ایک عضو واحد بنکر باهر کے دشمن کیلیے شمشیر بکف طیار هے !

السٹر کی تمام فوجي طیاریاں جو پہلے حکومت انگلستان کیلیے تهیں، اب دشمنوں کے مقابل هوگئیں، اور سر ایڈورڈ کارسن نے اعلان کردیا که جب تک باهر کا خطره باقي هے، اس وقت تک همیں اپنا قصه بالکل بهلا دینا چاهیے !

وهی سر ایڈورڈ کارسن جو پہلی مکست سے چند گهنٹے پیشتر کہه رها تها که " یا جنگ یا موت " حکمي اب بلفاسٹ میں اپنے پورے سابق جوش کے ساتهه ہي کے پاس رها هے جبکه السٹر کي جنگ آزمائے برطانیه کونسل اخ - لیکن اماهکه :

ب ص ۳۲ نسخه ق

محاصرهٔ پیرس !

استحکامات پیرس

جرمنی اسوقت پیرس سے ۳۰ میل پر موجود هے اور محاصرهٔ پیرس کا سوال غیر متوقع سرعت سے دنیا کے سامنے آگیا هے -

جیسا که ایک جرمن مقاله نگار نے لکها هے، پیرس فی الواقع دنیا کا سب سے بڑا قلعه هے - پیرس کے پاس مدافعت کے تین حلقے هیں جو ایک دوسرے سے بالکل علحده هیں، اور حمله آور فوج کے لیے ایک حلقه مدافعت کے ختم کرنے کے بعد دوسرے حلقه کی ایک مستقل منزل باقی رهجاتی هے -

اگر آپ پیرس کے اندر سے چلیں تو سب سے پہلے آپکو ایک شهر پناه ملیگی - اسکے بعد ان قدیم قلعوں کا حلقه هے جنکا محاصره سنه ۱۸۷۰ میں پروشیا کی فوجوں نے کیا تها - اس حلقه کے بعد وه استحکامات هیں جو بالکل جدید ترین اصول پر تعمیر هوے هیں اور اپنی وسعت میں اگر کسي کو حریف تسلیم کرسکتے هیں، تو وه صرف استحکامات اینٹورپ هیں -

یه استحکامات لورے سے ۱۱ میل پر اور شهر پناه سے ۸ میل پر واقع هیں - انکي شکل ایک دائره کي هے جس کا دور ۷۵ میل مدور هے -

اتنے وسیع دائره استحکام کے محاصره کے لیے اسقدر فوج کي ضرورت هوگی ؟ ماهرین جنگ نصف ملین یعنی ۵ لاکهه فوج تجویز کرتے هیں، لیکن جہاں اس پر فوجکشی کے لیے اسقدر لشکر چاهیے، وهاں انکی مدافعت کے لیے پیرس کے اندر اس تعداد کے نصف حصه کي بهی ضرورت نہیں - ان استحکامات کي حفاظت و مدافعت کے لیے ایک لاکهه ۷۰ هزار فوج کافي هے -

ان قلعوں میں سے هر ایک قلعه میں ۲۴ سے لیکے ۶۰ تک وزني توپیں اور ۶ سو سے لیکے ۱۲ سو تک آدمي هوتے هیں -

ان قلعوں کے متعلق جو مورچے اور باتریاں هیں، ان میں سے هر ایک میں ۲ سو آدمي اور ۶ توپیں هوتی هیں -

(آتشگیر گولوں کا اثر)

ان قلعوں کی تاریخ تعمیر سنه ۱۸۸۵ ع سے شروع هوتي هے - یهي وه سال هے جب قلعوں کی موجوده طرز تعمیر کو قبول عام حاصل هوا هے -

---

(بقیه مضمون پہلے کالم کا)

" ملک اور سلطنت کے فائدے کے لحاظ سے امن قایم رهنا بهت ضروري هے - السٹر کے قومی والنٹروں کو چاهیے که ملک اور سلطنت کی اعانت کریں اور السٹر اور آئرلینڈ کے لیے عزت حاصل کریں - مجهے پوری امید هے که السٹر کے والنٹیر انگلستان کے محکمه جنگ کے ماتحت اپنے افسروں کے ساتهه باقاعده ڈویژن بناکر جنگ پر جائینگے اور انگلستان کے دشمن کے سامنے ایک هوکر لڑینگے "

انگلستان نے صرف ایک جرمني کیلیے اپنی خانه جنگی موقوف کردي - لیکن آه، آج عالم اسلامی جرمنی جیسے صدها دشمنوں میں هر طرف سے گهرا هے، لیکن افسوس که مسلمان تعلیم اسلامي پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجهتے، اور اپنے جنسي، وطنی، قومی، مذهبی اور جماعتی اختلافات و نزاعات کے نزغات شیطانیه بدستور انہیں محبوب هیں ! فما لهولاء القوم، لا یکادون یفقهون حدیثا ؟

بصائر و حکم

ھنـا و ھـنـاک !

دنیا پر خون اور آگ کے عذاب کے دو ہفتے اور گذر گئے، مگر معلوم ہوتا ہے کہ اسکی جوع خونین اور عطش آتشیں کے لیے نہ تو انسان کے گوشت کا ڈھیر ابتک کافی جمع ہوا ہے، اور نہ خون کی نہریں اچھی طرح بہی ہیں - اسکی مثال اس مدت کے بھوکے پیاسے انسان کی سی ہے جو چند ابتدائی لقمے کھا کر اور دو چار گھونٹ اتار کر اپنی بھوک پیاس کو اور زیادہ مستعد اور طیار کرلیتا ہے - پس ابتک جو کچھ ہوا ہے، یہ خوان جنگ کے ابتدائی لقمے تھے - اس عہد الیم و معذب کی بھوک اس سے سیر نہیں ہوئی ہے، بلکہ اور زیادہ کھل گئی ہے : فذرهم حتی یلقوا یومهم الذین فیه یصعقون ، یوم لا یغنی عنهم کیدهم شئیاً و لا هم ینصرون - و ان للذین ظلموا ، عذا با دون ذالک ، و لا کن اکثرهم لا یعلمون (۵۲ : ۳۹)

لیکن اس عرصہ میں ہلاکت و بربادی کی دنیا سے کچھ دیر الگ ہوکر بہتر ہے کہ زندگی اور امن کی آبادیوں پر نظر ڈالیں -

پچھلے تین ہفتوں کا ایک سب سے زیادہ عظیم الشان منظر یہ ہے کہ جبکہ تمام انگلستان کی سرزمین صف بستہ جنگ آوروں کی حرکت سے پرشور رہی ہے، تو ہندوستان کے ہر گوشے اور ہر حصے میں عہد وفاداری کی تجدید کے لیے بھی ہر باشندے نے متحدہ حرکت میں حصہ لیا ہے -

انگلستان میں جو کچھ ہوا اُسے یہی کرنا تھا، اور ہندوستان نے جو کچھ کیا، وہ صرف اتنا ہی کرسکتا تھا -

اگر انگلستان کی موجودہ فوجی زندگی کی حرکت اور حفظ وطن کا جوش اسقدر عظیم و وسیع ہے، جسکی نظیر پوری ایک صدی کے اندر نہیں ملسکتی، تو ہندوستان کا موجودہ اظہار وفاداری بھی جس عام اتحاد اور وسعت کے ساتھہ تمام ملک میں ہوا ہے، کوئی پچھلی نظیر نہیں رکھتا - ملک کی ہر جماعت اور ہر حصہ نے اسمیں حصہ لیا ہے، اور بے شمار جلسوں میں لوگوں نے کہا ہے کہ ہم اپنا سب کچھہ انگلستان کو دیدینے کیلیے طیار ہیں -

موجودہ جنگ کا سب سے بڑا موثر منظر انگلستان کی داخلی حالت ہے - جنگ سے چند گھڑی پیشتر تک السٹر کی بغاوت اور جنگ کا معاملہ اپنی انتہائی منزلوں سے گذر رہا تھا اور شاہی دعوت پر جو کانفرنس صلح منعقد ہوئی تھی، وہ بھی ناکام رہی تھی - لیکن اعلان جنگ کے ساتھہ ہی انگلستان کی اس سب سے بڑی مہلک خانہ جنگی کا خاتمہ ہوگیا، اور اسطرح تمام آئرلینڈ اور برطانیہ متحد ہوگیا گویا اختلاف و نزاع کا صدیوں سے وجود ہی نہیں -

بلا شبہ یہ بہت ہی شاندار منظر ہے اور السٹر کی بغاوت نے ایثار اور اتحاد وقت کی قدر شناسی کا یادگار ثبوت دیا ہے، لیکن اسکے ساتھہ ہی ہندوستان کو بھی نظر انداز نہیں کردینا چاہیے - اگر السٹر نے اپنی ایک ہی آخری شکایت کو وقت کی مصیبت دیکھکر بھلادیا ہے تو ہندوستان نے بھی اپنی بہت سی ابتدائی شکایتیں بھلا دی ہیں، اور گو اسکے درد کے افسانے بہت طول طویل تھے، مگر سب کو ملتوی کرکے سکون اور اعتماد کا علم اعلان کردیا ہے -

البتہ اس اعلان میں نہ تو سر ایڈورڈ کارسن کی تلوار ہے، جو اب خانہ جنگی کی جگہ خارجی دشمن کے دماغ میں چلیگی، اور نہ حب الوطنی اور حفظ ملک کا وہ زندہ جوش ہے جو برطانیا کے جزیروں سے لیکر نو آبادیوں کے دور افتادہ اور منقطع میدانوں تک میں پھیل گیا ہے - ایک ہمیشہ کا اقرار ہے جسکو زیادہ مستعدی کے ساتھہ دہرایا جارہا ہے، اور ایک صبر اور ماضی فراموشی کا اعلان ہے جسکے اندر ارادہ کے استحکام اور مستعدی کے ثبات نے تاثیر پیدا کردی ہے -

لیکن افسوس کہ اسکے لیے ہندوستان مجبور ہے - وہ اس سے بھی زیادہ کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کرسکتا - اسکی جنگی زندگی قائم نہ رہی - اور اُس نے بد قسمتی سے ایسے حالت میں پرورش پائی، جنکی وجہ سے اسکے اندر "برطانی شہری" کا قومی احساس پیدا نہ ہوا - اسکا دل شہریت کے جوش سے خالی ہے، اور اسکا ہاتھہ روح شمشیر کے بغیر مردہ ہوچلا ہے -

اگر الجیریا کے ترک فرانس کیلیے سب سے بہتر بندوقچی ثابت ہوے اور تیونس کے ولی عہد نے اپنی تلوار نیام سے نکالی تو ہندوستان کے ہندو مسلمان بھی اپنی گذشتہ جنگی روایتوں کو یاد رکھہ سکتے تھے اور آج اپنے ملک اور اسکے امن کی حفاظت کیلیے اپنی تلواروں کے جوہر دکھلا سکتے تھے - مگر افسوس کہ انکو اسکا موقع نہیں دیا گیا اور گذشتہ زندگی ایسی سرگذشتوں میں بسر ہوئی جنکے بعد اُسکی وفاداری کا امتحان گاہ اب زبان اور ارادے کے سوا اور کچھہ نہیں ہے - جبکہ میدانوں میں جنگ آوروں کے کام کا اور حفاظت ملک کیلیے سرفروشوں کے کام کا وقت آیا ہے، تو ہندوستان اتنا ہی کرسکتا ہے کہ اپنی وفاداری کا مکرر اعلان کردے، اور اپنے نہتے ہاتھوں اور بے ولولہ دلوں کو پیش کردے کہ اگر انسے کچھہ کام لیا جا سکتا ہے تو وہ حاضر ہیں !

تاہم ہندوستان جو کچھہ کرسکتا تھا - اوس سے دریغ نہیں کیا - اسنے ماضی کے بھولنے اور حال کیلیے ایثار کرنیکی ایک ایسی مثال پیش کردی ہے، جسے اگر روایتوں میں یاد رکھا جاے تو ناموزوں نہوگا - وہ اپنی بے دست و پائی اور افسردہ زندگی کے لحاظ سے صرف اتنا کرسکتا ہے کہ انگلستان کو اس نازک وقت میں اپنی جانب سے مطمئن کردے، اور یقین دلادے کہ اسکی طرف سے ذرا بھی مشوش خاطر نہ ہونا چاہیے - وہ اگر زندوں کی طرح شمشیر بدوش دوڑ نہیں سکتا تو پر امن غافل کی طرح خاموشی اور امن و سکون کے ساتھہ سوکر اپنی جانب سے کام کرنے والوں کو بے کھٹکے کام کرنے کا موقع دیسکتا ہے، اور وہ ایسا ہی کریگا -

اسلام نوع بشری کے حفظ و فلاح کیلیے ایک دین فطری اور صراط مستقیم ہے - اس نے فلاح معاد کے ساتھہ اصلاح معاش کے بھی اصول بتلاے ہیں - جو جماعت اُن اصولوں پر کار بند ہوگی، انکے نتائج حسنہ اسکا قدرتی ورثہ ہوگا - ایک زمانے میں انکے کامل ترین محافظ و عامل مسلمان تھے - لیکن اب انکی حقیقت دنیا کی بہت سے قوموں میں بٹ گئی ہے -

اسلام نے قومی زندگی کے بقا و ثبات کے لیے ایک تعلیم اولین یہ دی تھی :

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب   اور آپسمیں خانہ جنگی نہ کرو - اگو

مراسلات

اسکے بعد دهنے یا بالفاظ دیگر مشرق کي طرف قلعه آمبرولر واقع هے جسکی کمانی میں پونڈی کا مشهور جنگل هے -

یه چاروں قلعے نسبتاً پست زمین پر واقع هیں - شرقي استحکامات ۳ سو فٹ سے لیکے ۳ سو ۵۰ فیٹ تک بلند زمین پر قائم هیں - ان استحکامات میں ۴ قلعے اور مختلف چهوٹے برج هیں' سینٹ مارلیس' فوالیس کے قریب دو برج هیں جو باهم ایک فصیل کے ذریعه سے وابسته هیں - اور دریائے سین اور مارنے کے مابین قلعه شاربلنٹن واقع هے -

شهر کے جنوب میں شهر پناه سے ایک میل پر بهی قلعوں کا ایک سلسله موجود هے - یه قلعے اگرچه بجائے خود نهایت مستحکم طور پر بنے هیں' مگر جیسا که سنه ۱۸۷۰ ع میں تجربه هوچکا هے' یه زائد القد توپوں کے مقابله میں محض بیکار هیں -

شهر کے مغرب میں قلعه مونٹ ویلیرین هے' اسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۵۳۶ فیٹ اور سطح دریا سے ۴۵۰ فیٹ هے - یهاں پهنچکر قلعوں کے داخلي خط کي فهرست مکمل هو جاتي هے - اس اخیر الذکر قلعه کي تحصین و استحکام ان استحکامات کے ذریعه کي گئي هے جو اثناء محاصره ۱۸۷۰ میں عارضي طور پر بنائے گئے تهے مگر بعد کو مستقل کر دیے گئے -

خندقوں سے گهرا هوا کیمپ تین حصوں میں منقسم هے: شمالي مغربي' اور جنوبي و مغربي - شمالي حصه میں مقام سین کے شمالي کناروں پر ایک بهت وسیع اور طویل پشته هے جسکی شکل مقناطیس کے زور بجانے والے لوهے کي سي هے - یه پشته کوئي ۵۹۰ فیٹ بلند هے - اس پشته پر استحکامات کا ایک مجموعه هے جو کارمیلس نامي گاوں کے نام سے موسوم هے -

سینٹ ڈینس سے ۵ میل کے فاصله پر مونٹمگلنی ڈیومونٹ کے استحکامات واقع هیں - مونٹمگلنی ۹ سو سے لیکے ۹ سو ۷۰ فیٹ تک بلند هے - مقام ایکوین میں ایک علحده پهاڑي پر ایک قلعه اور ایک برج هے' اور انکے دهنے جانب قلعه سینٹي اور دو باٹریاں هیں -

مشرقي حصے میں مقام (پوزیشن) ونسن جرر هے جو تمام قلعوں سے نمایاں تر قلعه هے - اور شهر کے شمالي پهلو بنهرر سے ۳ میل پر دهنے جانب شیلس میں واقع هے' جو وادي لورنے کے راستوں اور ریلوے لائینوں کو روکتا هے مالو نے کے دوسري جانب ویلسر اور شمپگنی کے قلعے هیں - انکے دهنے جانب بوسي سینٹ لیجر کے قریب ایک اور قلعه هے اور اس تمام حصه کے دهنے جانب ویلینیوسینٹ جوارج کے استحکامات هیں - جنوبي و مغربي حصه میں ایک طاقتور قلعه بنایا گیا هے جسکا نام پیلی سن هے اور اسکے ساتهه باٹریان بهی هیں - اسکا اقتدار سینٹي ویلي پر هے -

قلعه پیلی سین کے پیچهے' اس قلعه کي اور قلعه شیلی کي درمیاني مسافت کے نصف حصه پر قلعهاے ویریس کا مجموعه هے - پیلي سین کے دهنے جانب ویرشلیس کي بلندي پر چند استحکامات هیں اور ویرسلیس کے گرد قلعه سینٹ سائر کے دهنے بائیں باٹریوں کا ایک نصف دائره پهیلا هوا هے - مارلیے کے گرد مختلف مقامات پر کوئي سات یا آٹهه باٹریاں اور بهي هیں -

الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوی

(۵)

(مدارس قدیمه میں تعلیمي اسٹرائک)

قدیم نظام تعلیم اگرچه تجارتي اصول پر قائم نه تها' تاهم مناظره اسکا ایک ضروري جزو هوگیا تها جسنے طلباء کو نهایت نڈر اور دلیر بنا دیا تها - اس لیے وه اساتذه پر علانیه نکته چینی کرسکتے تهے' اور کبهی کبهی ناگواري کی نوبت یهاں تک پهنچ جاتي تهي که اساتذه سے علانیه علحدگي اختیار کر لیتے تهے - امام محمد' امام شافعي کے اوستاد تهے' لیکن اونهوں نے ایک مجمع میں اهل مدینه کي هجو کي اور کها که "میںنے اهل مدینه کے رد میں ایک کتاب لکهي هے' جسکے ایک نقطے کو بهي کوئي اپني جگه سے نهیں هٹا سکتا" امام شافعي' اهل مدینه کي بڑي عزت کرتے تهے' اسلیے غصه سے بیتاب هوگئے اور کها: "بسم الله" اور "صلي الله" کے سوا آپ کي کتاب کا ایک ایک حرف غلط هے" (۱)

امام بخاري اور امام ذهلي میں مسئله خلق قرآن کے متعلق ایک لفظي نزاع پیدا هوگئي - ذهلي نے حکم دیدیا که همارے حلقه درس کا کوئي طالب العلم امام بخاري کے پاس درس حاصل کرنے کیلیے نه جاے - تمام طلبا رک گئے - لیکن امام مسلم باز نه آے' امام ذهلي کو اسکی خبر کیگئی اور کها گیا که حجاز و عراق میں بهي لوں کو اس عقیده سے روکا گیا تها مگر وه اوس پر قائم رهے اس بنا پر امام ذهلي نے اپنے حلقۂ درس میں عام منادي کردي که "جو شخص الفاظ قرآن کو مخلوق کهتا هے وه همارے مجلس درس میں آنے نه پاے" (۱) امام مسلم سر پر چادر تان کر علانیه حلقۂ درس سے اوٹهه کهڑے هوے' اور جو حدیثیں امام ذهلي کے حلقۂ درس میں لکهي تهیں ان سب کو جمع کر کے ایک مزدور کے ذریعه سے امام ذهلي کے پاس بهیجدیں (۲) واصل بن عطاء اور امام حسن بصري میں (وه واصل کے اوستاد تهے) ایک مسئله کے متعلق اختلاف پیدا هوگیا' اور بات اسقدر بڑهي که واصل نے اونهي

---

(۱) مناقب الشافعی للرازی ص ۳۲ نسخه قلمي -

(۲) ندوه میں بخاري کے درس اور مولود کي رکاوٹ پر طلبا کے طرز عمل کو بهي اسی پر قیاس کرنا چاهیے -

حقیقت یه هے که اسلام نے دو اصول قائم کردیے هیں' ایک تو یه که معصیت پر اطاعت نهیں کرنا چاهیے' دوسرے یه که ایک شخص کسیکا حق بخوشي نهیں دیتا' تو اوسکو وه جبرا لے سکتا هے' (دیکهو ابو داؤد جلد ۲ صفحه ۳۱۱ کتاب الجهاد' و ص ۱۴۶ کتاب الاطعمه) پس جو لوگ اسٹرایک کو ناجائز قرار دیتے هیں' اونکو پہلے یه ثابت کرنا چاهیے' که یه دونوں اصول غلط هیں' انهیں دونوں اصولوں کی بنا پر بیٹا باپ پر مقدمه دائر کرسکتا هے' اور شریعت و اخلاق کی حد میں مجرم نهیں قرار پا سکتا -

(۲) ابن خلکان مطبوعه مصر جلد ۲ ص ۹۱

سنہ ۱۸۸۵ ع تاریخ جنگ میں ہمیشہ ممتاز رہیگا ' کیونکہ اسی سال وہ انقلاب انگیز ایجاد (یعنی آتشگیر گولے) وجود میں آے جنہوں نے قدیم طرز تعمیر میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا ' اور موجودہ طرز تعمیر کو دنیا سے قبول عام کی سند دلوائی -

ان گولوں کا تجربہ سب سے پہلے فرانس میں قلعہ مالمیسن پر کیا گیا اور مختلف تجارب کے بعد قلعوں کے طرز تعمیر میں حسب ذیل تغیرات ہوے :

(۱) کچکار چھتیں ۶ - انچ سے لیکے ۱۰ - انچ تک موٹی بنائی جانے لگیں - ان چھتوں کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ انہی چھتوں پر وہ تمام آگ برستی ہے جو قلعہ شکن توپوں کے دہانوں سے نکلتی ہے - انمیں وہ برج بھی شامل ہیں جو فصیلوں میں ہوتے ہیں اور جنمیں شدید گولہ باری کے وقت محافظ فوج آکے پناہ لیتی ہے -

(۲) توپوں کے لیے وہ برجیاں روشناس کی گئیں جو بوقت ضرورت گردش کرسکتی ہیں ' اور بسا اوقات نظر سے بالکل ہی غائب ہوجاتی ہیں -

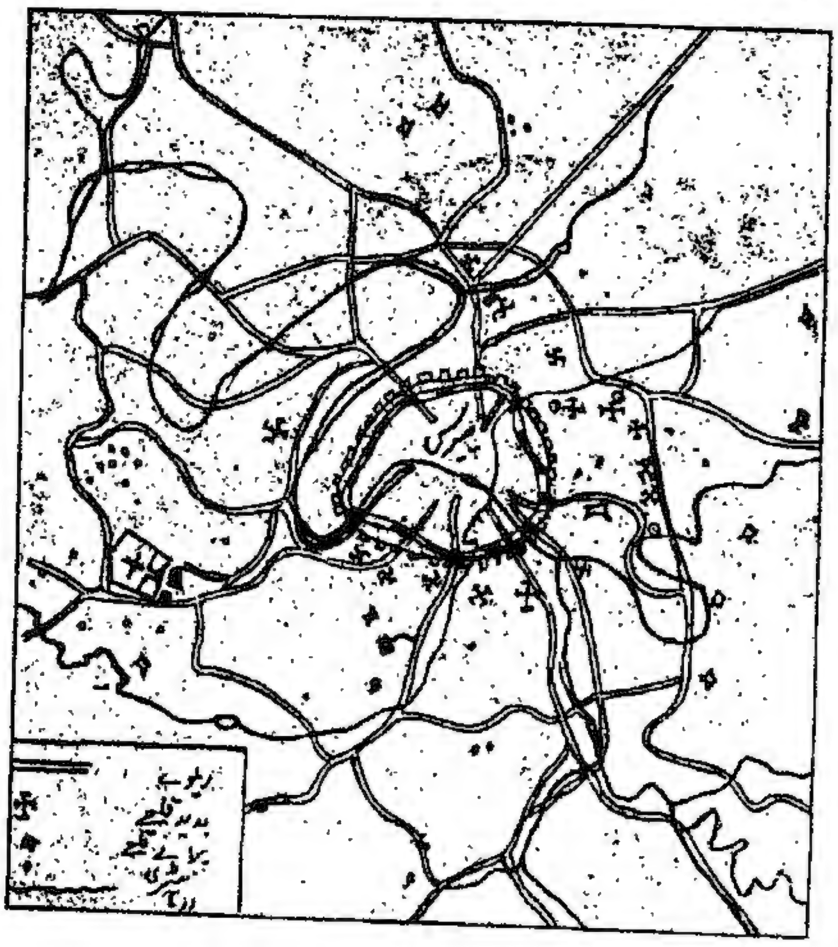

استحکامات پیرس کا ایک مجموعی منظر

توپیں خود قلعوں میں بہت تھوڑی تعداد میں رکھی جانے لگیں اور بقیہ کے متعلق یہ انتظام کیا گیا کہ یا تو وہ قلعوں کے باہر کسی مخصوص مقام پر رہیں ' یا پھر ایک مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر نقل و حرکت کرتی رہیں -

اس حرکت و انتقال کا فائدہ یہ ہے کہ اگر دشمن کو توپوں کا صحیح مقام معلوم ہوجاے اور وہ سنگین گولہ باری کرے تو صرف چند توپوں ہی کو نقصان پہونچا سکتا ہے ' ورنہ دوسری صورت میں اکثر توپوں کے ضائع ہوجانے کا خوف تھا -

(۴) یہ طے کیا گیا کہ قلعے باہم وابستہ ہوں ' یعنی انکے درمیان میں پیادہ فوج کے خندقوں سے گھرے ہوے مقامات ' موانع ' اور پیادہ فوج کے ٹھہرنے کیلیے بانس کی چھت کی پناہ گاہیں ہوں -

ان قلعوں میں یہ خیال بھی عملاً تسلیم کیا گیا ہے کہ قلعوں کے حلقہ کو شہر کے باہر فاصلہ پر ہونا چاہیے تاکہ دشمن کی قلعوں پر گولہ باری سے شہر کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے - چنانچہ قلعہ سینٹ سالر شہرپناہ سے ۱۰ میل پر واقع ہے -

(پیادہ فوج کے فرائض)

اگرچہ یہ امر تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں کی مدافعت میں بھی مدافعت کا سارا بار پیادہ فوج ہی پر پڑتا ہے ' مگر کیا کیجیے کہ واقعہ یہی ہے -

اگرچہ پیرس کی مدافعت میں قلعوں کے اندر سے توپوں کی آتشباری اور مختلف قلعوں کی آتشباری میں جو وقفے ہونگے ' انکے اثناء میں باٹریوں کی آگے سے گولہ باری ہوگی اور یہ دونوں آتشباریاں مہتم بالشان حصہ لینگی ' مگر سچ یہ ہے کہ در اصل اعتماد تمامتر پیادہ فوج ہی کی مدافعت پر ہوگا ' یعنی قلعوں کے درمیان میں انکے موانع ہونگے اور لڑنے والی پیادہ فوج کی صفوں کے مقامات کا سلسلہ ہوگا -

ان آتشبار خندقوں کو برجوں سے مدد ملتی رہیگی - جو مختصر ہیں ' ہر طرف سے سادہ وضع ہیں ' بلکہ یوں کہیں کہ درحقیقت پیادہ فوج کے چھوٹے چھوٹے قلعے ہیں - ان برجوں میں بھی سپاہیوں اور ساز و سامان کے لیے بانس کی چھت کی پناہ گاہیں یا برجیاں ہوتی ہیں -

(ذرائع نقل و حرکت)

قلعوں کی مدافعت میں اول درجہ کا اہم سوال ذرایع آمد و رفت کا سوال ہے - کیونکہ اس سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ ضروریات جنگ کے لیجانے میں سہولت ہوتی ہے ' بلکہ مدافع فوج کو اس واقعہ سے پورا فائدہ اوٹھانے کا موقع ملجاتا ہے کہ وہ داخلی خطوط پر لڑ رہی ہے - یعنی جب کہ دشمن کی فوج ایک وسیع حلقہ میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے ' تو اسوقت یہ مدافع فوج قدرتاً ایک مقام پر مجتمع ہوجاتی ہے - پس اگر داخلی خطوط میں باہم آمد و رفت ہوسکتی ہو تو فوج بے تکلف حسب ضرورت ایک نقطۂ مدافعت سے دوسرے نقطۂ مدافعت تک جاسکتی ہے ' یا دشمن کے کسی کمزور نقطہ پر حملہ کرنے کیلیے یکجا جمع ہوسکتی ہے -

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک شہر پناہ اور قلعوں کے درمیان صف آرائی کی کافی گنجایش نہ ہو - اسوقت تک کسی ایک مقام پر حملہ کے لیے جمع ہونا مفید نہیں ہوسکتا - یہی قلت وسعت تھی جسکی وجہ سے سنہ ۱۸۷۰ ع میں جنرل ٹروشو کے قلعوں سے نکل نکل کے حملے ناکام رہے ' اسلیے جب جنگ سنہ ۱۸۷۰ کے بعد مدافعت کی دوبارہ اسکیم ترتیب دیگئی ' تو اسمیں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا -

دریاے مارن کے دوسرے جانب ولرس اور شیمپگنی کے قلعہ میں - یہ قلعہ اسطرح بنائے گئے ہیں کہ یہاں فوج دریاے مارنے کے آگے جوابی حملہ کے لیے جمع ہو سکتی ہے -

شہر پناہ کے حدود ستہ پیمایش میں ۲۲ میل ہیں - اسمیں ۹۳ برجیں ' ۹۷ پھاٹک ' اور ۹ ریل کے راستے ہیں -

اسکے بعد ان قلعوں کا حلقہ ہے جو سنہ ۷۰ ع میں مشہور ہوے تھے - انکے حدود ستہ ۳۴ میل میں ہیں - ان میں سے ہر ایک کی قطع چھوٹی گڑھیونکی سی ہے - البتہ انمیں بکثرت برجیں ہیں اور سوار بھی رہتے ہیں -

شمال کی طرف تین قلعے ہیں جو باہم ایک فصیل کے ذریعہ وابستہ ہیں - یہ قلعے سینٹ ڈینس کے گرد واقع ہیں - ان میں ایک قلعہ اسطرح بنایا گیا ہے کہ سیلاب و طغیانی پر وہ پوری طرح اقتدار رکھتا ہے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے ۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ڈھکنہ نگلنے ہی سے پل میں آپکو ایسے درد کو رہائی کردیگی ۔

قیمت بارہ ٹکیوںکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ۔ نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر و پروپرائٹر
ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ ۱/۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم کے بہتسے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شائستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا ۔ مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے ۔ بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے ۔ اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے ۔ درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے ۔ اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

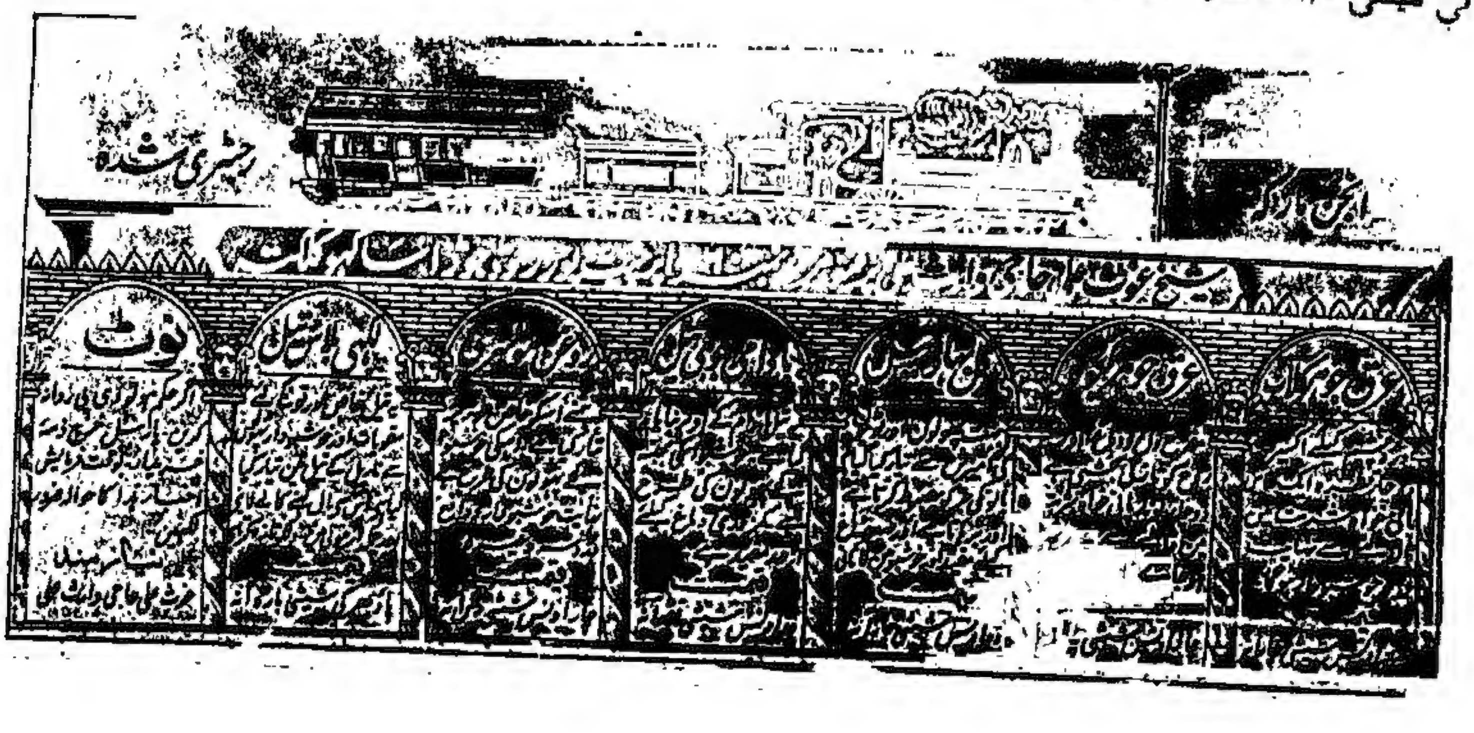
رجسٹری شدہ
انجن مارکہ
نوٹ

مسجد کے ایک گوشے میں اپنا حلقۂ درس علحدہ قائم کرلیا (۴) -

لیکن جب اسلام کا نظام تعلیم تجارتي و سیاسي اصول پر قائم هوا تو تجارت و سیاست کے تمام لوازم پیدا هوگئے ' جن میں ایک موجودہ دورکي اسٹرائک بهی تهی - چنانچه مدرسه نظامیه بغداد میں دو طلباء کو ایک انتظامی معامله پر سزا دیگئي ' اس پر طلبا نے برهم هوکر جن افعال شنیعه کا (باصطلاح مسٹر محمد علی) ارتکاب کیا ' اسکو ابن اثیر نے ان الفاظ میں لکها هے :

> ما علق الفقهاء المدرسة و القوا كرسي الوعاظ فی الطريق ' و صعدوا سطح المدرسة ليلاً و استغاثوا و تركوا الادب و كان حينئذ مدرسهم الشيخ ابا النجيب السهروردي (سيد الطائفة السهرزدية) (۱)

تو فقہاء نے مدرسه کا دروازہ بند کرلیا ' اور واعظوں کي کرسیاں راستے میں پهینکدیں اور رات کو مدرسه کي چهت پر چڑه گئے ' اور شور و غل کیا اور ادب کو بالاے طاق رکهدیا - اسوقت انکے مدرس شیخ ابوالنجیب سہروردي تهے

لیکن اوسوقت نه تو اس جرم پر طلباء کو سزا دیگئي ' نه انکو فتنه پرداز کہا گیا' نه انکو مجنون و سفیه بنایا گیا' نه اون پر لعنت و ملامت کے ورق پاس دیے گئے ' بلکه خود مدرس اعظم کو سلطنت سے معافی مانگنی پڑی (۲)

(کمیشن تحقیقات)

جب کوئي گروہ اسٹرایک کرتا هے تو اوسکے شکایات و مطالبات پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا هے جو ضروري شہادتیں لیکر مناسب فیصله کر دیتا هے - تعلیمي اسٹرائکوں میں کمیشن کا تقرر عملاً اصول ذیل کا پابند هوتا هے :

(۱) تقرر کمیشن یا کم از کم تحقیقات سے پہلے اسٹرایک بند کرادی جاتی هے -

(۲) ارکان کمیشن وهی لوگ هوتے هیں ' جو انتظام اندروني سے تعلق رکهتے هیں -

(۳) کمیشن خفیه طور پر تحقیقات کرتا هے' پبلک کو اسکی خبر نہیں هوتی -

(۴) هر کمیشن کا فیصله چند طلباء کے نام ضرور خارج کرتا هے -

(۵) اساتذہ و منتظمین پر بہت کم آنچ آتی هے' اور اگر باشد ضرورت اسیکو موقوف بهي کیا جاتا هے ' تو بلطائف الحیل -

لیکن همکو غور کرنا چاهیے که تحقیقات کا یه طریقه اصول شریعت کے مطابق هے یا نہیں ؟ خوش قسمتی سے اسکے متعلق صحیح بخاري میں ایک مصرح واقعه موجود هے' جو اس بحث کا فیصله ناطق هوسکتا هے' (۲) " اهل کوفه نے حضرت عمر (ض) سے حضرت سعد (ض) کی شکایت کی که وہ نماز اچهي نہیں پڑهاتے' حضرت عمر (ض) نے سعد (ض) کو فوراً معزول کرکے اونکي جگه پر عمار (ض) کو بهیجدیا - پهر سعد کو بلا کرفرمایا که "یه لوگ (اهل کوفه) کہتے هیں ' که تم نماز اچهي نہیں پڑهاتے" - سعد نے کہا "خداکي قسم میں اونکو بالکل آنحضرت کے طریقه پر نماز پڑهاتا هوں اس میں ذرہ برابر کمي نہیں کرتا ' عشاء کي نماز پڑهاتا هوں تو اول دو رکعتوں میں طول دیتا هوں ' اور آخر کي رکعتوں میں تخفیف کرتا هوں ' حضرت عمر (رض) نے فرمایا " تمہاري نسبت یهي حسن ظن تها " پهر اون لوگوں کے ساتهه تحقیقات کرنے کے لیے چند آدمي کردیے - وہ لوگ کوفه گئے اور ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کي - تمام لوگوں نے سعد کي تعریف کی' لیکن جب بنوعبس کي مسجد میں پہونچے ' تو ایک شخص نے جسکا نام اسامه بن قتادہ تها کہا : " اگر تم هم سے قسم لیکر پوچهتے هو تو واقعه یه هے که سعد (ض) فوج کے ساتهه نہیں جاتے - انصاف کے ساتهه مال نہیں تقسیم کرتے - مقدمات کے فیصله میں عدل نہیں کرتے" - سعد (رض) نے اوسکو بددعا دي اور وہ اوسپر پڑ گئی :

(۱) اس واقعه سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) تحقیقات سے پہلے اوس مدرس یا منتظم کو معزول کردینا چاهیے جسکے خلاف شکایت کی گئی هے ' جیسا که حضرت عمر (رض) نے کیا -

(۲) تحقیقات خارجی اشخاص کے ذریعه سے هونی چاهیے ' جیسا که حضرت عمر (رض) نے خود مدینه سے تحقیقات کے لیے چند آدمیوں کو روانه فرمایا

(۳) تحقیقات پبلک طور پر هونی چاهیے' جیسا که اون لوگوں نے ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کی -

(۴) تحقیقات دوران اسٹرایک هی میں هونی چاهیے چنانچه حضرت عمر (رض) نے کوفه والوں سے یه نہیں کہا " که پہلے تم لوگ سعد (ض) کے ساتهه نماز پڑهو پهر معامله پر غور کیا جائیگا" -

(۵) جو لوگ اسٹرائک کے ذریعه سے اظہار شکایت کرتے هیں اونکو کسي قسم کی سزا نہیں دینی چاهیے' چنانچه کوفه والوں نے جو شکایت کی تهی ' باوجودیکه وہ تحقیقات سے غلط ثابت هوگئي ' تاهم حضرت عمر (ض) نے اونکو کوئی سزا نہیں دي -

(۶) یه ضروري نہیں که جو شکایت هو اوسی کا مطالبه بهی کیا جاے ' بلکه خاص شکایت کو عام مطالبات کا ذریعه بنایا جا سکتا هے ' چنانچه اون لوگوں نے نماز کی شکایت کی تهی ' لیکن مطالبه یه تها که سعد فوج میں نہیں جاتے ' انصاف نہیں کرتے -

شریعت کے ساتهه عقل بهی اسی طریقه تحقیقات کی تائید کرتی هے - مقدمه کے ختم هونے کے بعد عدالت کا قائم کرنا ایک فعل مہمل هے - جماعت منتظمه بالذات یا بالواسطه فریق هوتي هے ' اور کوئی فریق جج نہیں هوسکتا - جب شکایت کا طریقه پبلک هے تو تحقیقات بهی پبلک طور پر هونی چاهیے - مقدمه دائر کرنا یا افسروں کی شکایت کرنا کوئی جرم نہیں هے جسکي سزا دي جاتی هے - زیادہ سے زیادہ مقدمه خارج کر دیا جا سکتا هے - طلبا کا وجود مدرسه میں عارضی هوتا هے ' لیکن مدرسین و منتظمین مستقل هوتے هیں' اس لیے اونکے موقوف نه کرنے کے یه معنے هیں که شر محکم کو اور مستقل کردیا گیا - سزا همیشه عبرت کے لیے دیجاتی هے ' اور خفیه موقوفی سے یه مدعا حاصل نہیں هوتا - کہا جاتا هے که اس سے مدرسین کي توهین هوگی جو اصول تعلیم کے مخالف هے - لیکن سزا تو توهین هی کے لیے دیجاتی هے ' اور انتظامی معاملات میں قانون کا احترام اخلاق سے زیادہ کیا جاتا هے - لیکن همارے موجودہ نظام تعلیم کا طرز عمل بالکل ان مذهبی و عقلی اصول کے مخالف هے ' اور وہ لوگ بهی اسکی پیروی کرتے هیں ' جو ایک ایسے مدرسه کو چلانا چاهتے هیں ' جو عقل و نقل میں تطبیق دینے کا مدعی هے ! ان هذا لشی عجاب -

---

(۱) ملل و النحل زندی ص ۵۳ - ابن اثیر جلد ۱۱ ص ۷۹ واقعات سنه ۵۴۷ھ -

(۲) یه تحقیقات اگرچه اسٹرائک سے تعلق نہیں رکهتي' تاهم نوع قضیه و اظہار شکایت میں یه واقعه اسٹرائک سے مشابہت رکهتا هے - یه شکایت پبلک کام کے متعلق علانیه کي گئی تهي جو اسٹرائک کے مقاصد سے بالکل مشابه هے' اسلیے دونوں کے طریقه تحقیقات کو بهی یکساں هونا چاهیے -

(۱) بخاري جلد ۱ ص ۹۵ مطبوعه مصر -

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین القرآن الحکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۲ — کلکته: چہار شنبه ۲۴ شوال ۱۳۳۲ هجري — جلد ٥

Calcutta : Wednesday September 16. 1914.

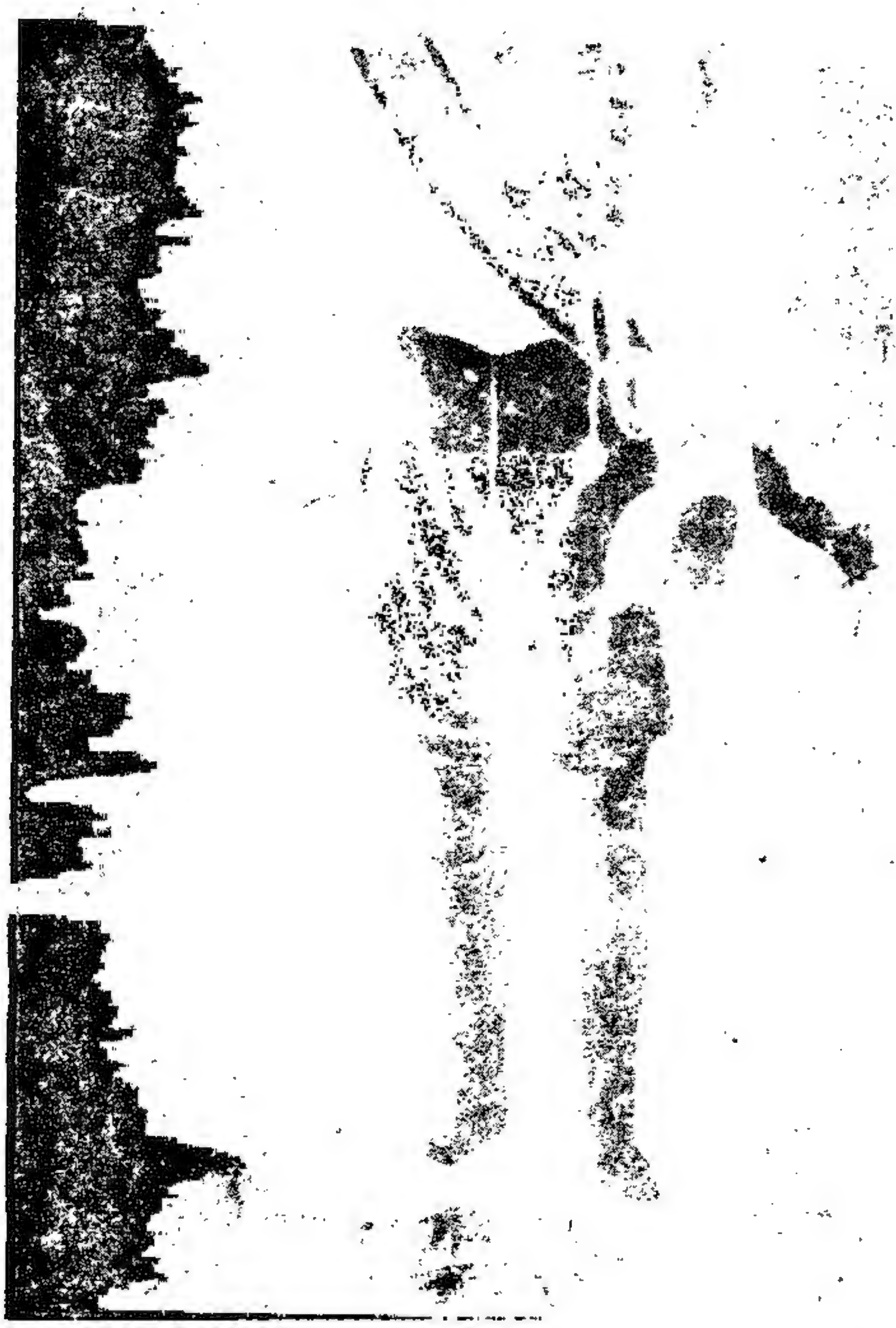

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ بالقابه جنکے زیر صدارت هندوستان کے مصیبت زدگان جنگ کے لیے ریلیف فنڈ قائم هوا هے

" کتاب مرقوم یشہدہ المقربون (۸۳ : ۱۸)
" فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

فی

مجلدات الہلال

توا اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے۔ اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں۔ اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے۔ اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں۔ اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و رسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے۔

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا۔

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا۔ یہاں تک کہ ہر سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین من مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام اسلام الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں۔ بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے۔

(۶) طالبان حق و ہدایت، مزاشناسان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں۔ وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہیں۔ وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے۔

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے۔ فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے۔ ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے۔

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے۔ ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے۔

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی

Tel Address — "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ ۲۴ - شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, September, 16. 1914.
نمبر ۱۲

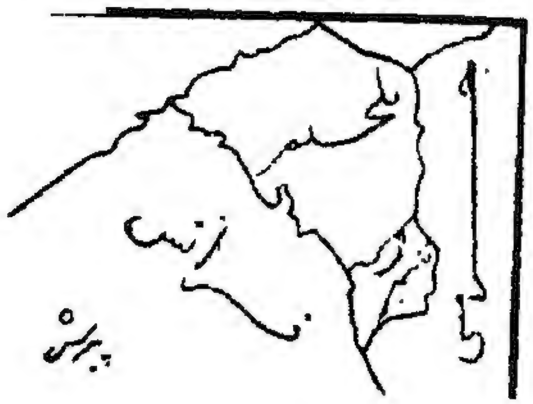

نقشہ جنگ

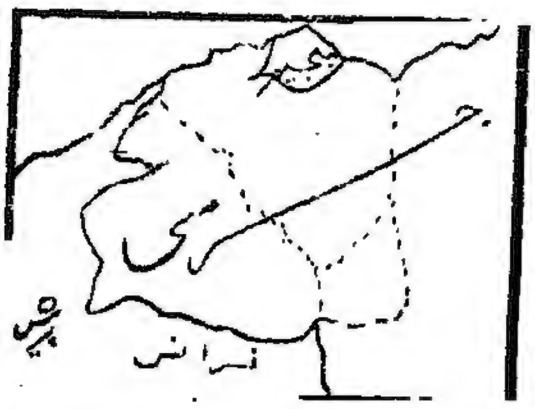

نقشہ جنگ میں یکایک انقلاب

(جرمنی کی رجعت)

بارے غنیمت ہے کہ اتنے عرصہ کی مایوس کن مسلسل درماندوں کے بعد اب واقعات میں ایک نئی تبدیلی نمایاں ہوئی، اور متحدہ افواج کے پیچھے ہٹنے کی جگہ آگے بڑھنے کی خبریں آنا شروع ہوئیں۔

فی الحقیقت یہ ایک غیر متوقع انقلاب ہے جو میدان جنگ میں یکایک رونما ہوا۔ جبکہ جرمن فوج پیہم اقدام کے بعد پیرس سے ۳۵ میل کے فاصلے پر پہنچ چکی تھی، اور محاصرۂ پیرس اسقدر متوقع تھا کہ فرانس نے دار الحکومت چھوڑ دیا تھا، تو یکایک جرمنی کے مقبوضہ مقامات چھوڑ دینے اور متحدہ افواج کے آگے بڑھنے کی خبریں آنا شروع ہوگئیں حتی کہ جرمنی اپنے تمام آخری خط ہجوم کو چھوڑ چکی ہے، اور فوج کے ایک بڑے حصہ کے کسی دوسرے مقام پر روانہ ہونے کی اطلاع آ رہی ہے۔

"ممبگن" کے معرکہ کے بعد سے جرمن فوجوں نے اپنی پیشقدمی کا رخ بدلدیا تھا، اور اسوقت سے وہ براہ راست پیرس کیطرف جانے

(قیصر جرمنی فوجی لباس میں)
جو اس وقت لکسمبرگ میں مقیم ہے۔

موجودہ جرمن سرحد کا مشہور جنگی مقام "میٹز" جو سنہ ۷۱ میں جرمنی نے حاصل کیا، اور جہاں قیصر کے ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کی خبر آئی تھی

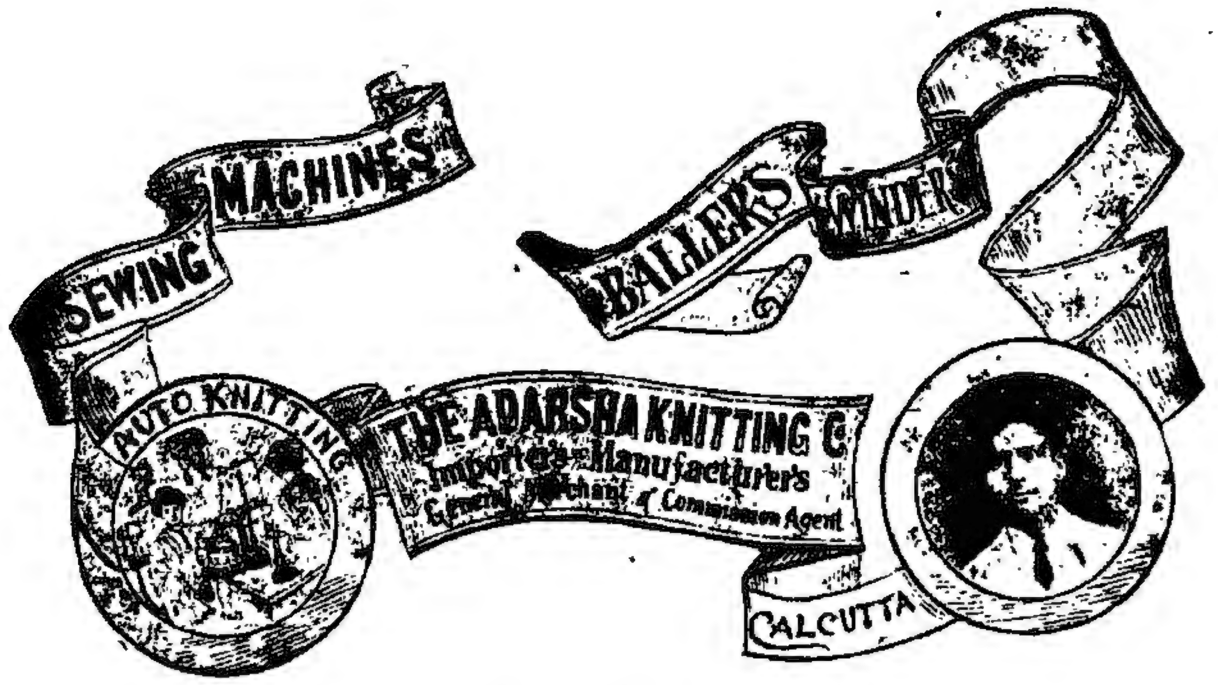

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ‘ جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ‘ جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگی جسمیں گنجي تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھے روا نہ کیا اور اسی من روپے بھي مل گئے آپھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت عمدہ کام کر رہي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتي مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائی ہوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

اُنکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

اچھے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنج — سرل کورٹ روڈ ٹنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

ایم سازانوف وزیر خارجیہ روس

ڈاکٹر وان بیتھمن - جرمن چانسلر

کے بدلے پیرس کے مشرق کی طرف بڑھ رہی تھیں - چنانچہ دریاے مارنے کو عبور کرکے " کولومیرس " نامی ایک مقام تک پہنچ گئی تھیں - کولومیرس پیرس کے ٹھیک مشرق میں دریاے مارنے کے اس پار واقع ہے - اور آجکی اشاعت میں جو نقشہ دیا گیا ہے اس میں دیکھا جا سکتا ہے - لیکن نئی خبروں کا مفاد یہ ہے ، کہ کولومیرس جرمن پیشقدمی کی آخری منزل ثابت ہوا - کیونکہ اسکے بعد ہی پیرس سے فوجیں آگے بڑھیں اور " میرے اور مونٹمیریل نامی دو مقاموں کے درمیان سے حملہ آور ہولیں " ایک معرکہ بپا ہوا جو دو دن تک جاری رہا - جرمنی کا جو سرکاری تار نقل کیا گیا ہے اسکا بیان ہے کہ " جرمن فوج نے سختی کے ساتھہ اپنے حریفوں کو روکا اور آگے بھی بڑھیں ، مگر جب یہ اعلان کیا گیا کہ دشمن کے نئے کالم آ رہے ہیں تو اسوقت جرمن بازو پیچھے ہٹ گیا "

اس واپسی نے طول کھینچا اور جیسا کہ آج کے (۱۲ - ۷) تاروں سے معلوم ہوتا ہے ، ۱۰ تک برابر جاری رہی - اس اثناء میں جرمن فوج اور اسکے پیچھے پیچھے متحدہ فوجیں بہت سے مقامات سے گزریں جنمیں سے اکثر چھوٹے چھوٹے غیر اہم اور معمولی مقامات ہیں -

غالبا ۵ - ستمبر تک جرمن فوج کا دھنا بازو پیرس کے شمال و مشرق میں " سینلس " سے لیکے " پرووینس " کے قرب تک پہنچ گیا تھا - " پرووینس " پیرس کے مشرق و جنوب میں کولومیرس کے نیچے اور دریاے " سین " کے ساحل سے اسیقدر فاصلہ پر واقع ہے -

یہاں سے انکی فوجیں مشرق و جنوب میں " ٹروالس " سے گزرتی ہوئی پھیلی ہونگی - آگے چلکر " اور سن " ایک مقام ہے - " سین " اور " اور سن " میں ایک خط پیدا ہوتا ہے غالبا جرمن فوجیں اسی خط کے برابر پھیل گئیں -

نئی خبروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آج سے تین دن قبل اس خط سے جرمن فوجیں تقریباً ۵۰ میل ہٹ چکی تھیں ، اسلیے اسوقت جرمن فوج کا خط " سواسنس " سے شروع ہوکر جنوب و مشرق میں ریمس کی طرف جاتا ہوگا -

خلاصہ یہ کہ اسوقت جرمن فوج کا دھنا بازو جو پہلے مقام " بنیالس " میں تھا ، اب ہٹکے " سوایس سنس " میں آگیا ہے جو پیرس سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے - اسمیں غالباً چار آرمی کور یعنی تخمیناً ڈھائی لاکھ آدمی ہیں - ابھی جرمن فوج کا قلب اور بایاں بازو باقی ہے ، اور اگرچہ اسکے بھی ریمس اور ورڈن کی طرف جانے کی خبر دی گئی ہے ، مگر ابھی تک اسکو شکستہ نہیں کہا جا سکتا -

جرمنی کے دھنے بازو میں وہ فوج تھی جو معرکہ لکسمبرگ کے وقت سے لڑ رہی ہے ، لیکن قلب اور دھنے بازو کی فوج نے صرف معرکۂ " مونس " کے وقت سے لڑنا شروع کیا ہے -

متحدہ افواج نے اعلان کردیا ہے کہ اب انہوں نے مدافعت کی جگہ حملے کا پہلو اختیار کرلیا ہے - " مونس " کے بعد متحدہ کا یہ پہلا جارحانہ اقدام ہے -

بحالت موجودہ واقعات کی صاف رفتار یکایک اسطرح الجھہ گئی ہے کہ کسی صحیح راے کا قائم کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے - سول اینڈ ملیٹری لاہور کے ایک تار سے معلوم ہوا تھا کہ جرمنی کے یکایک پیچھے ہٹنے سے انگلستان میں یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ فرانس کے دھنے بازو پر حملہ کرنا چاہتی ہے ، مگر بعد کے تاروں سے اسکی مزید تصدیق نہ ہوئی -

یہ امر تو بالکل ظاہر ہے کہ جرمنی نے ابتک اپنی تمام قوت پیرس کی طرف کردی تھی لیکن ، اس اثناء میں روس نے آسٹریا کے اندر غیر معمولی فتوحات حاصل کرلیں - پس فوج کے ایک حصہ کی نقل و حرکت کے صاف معنی یہی ہیں کہ وہ آسٹریا کی مدد اور روس کے روکنے کیلیے روانہ کی گئی ہیں -

اسی طرح ایک عظیم الشان جرمن بیڑہ جسمیں ۲۸ جنگی جہاز ہیں ، بالٹک کی طرف بھی روانہ ہوگیا ہے ، اور غالباً دار الحکومت روس پر بحری حملہ کریگا -

لیکن ان اسباب کا صحیح تعین مشکل ہے جنکی وجہ سے بظاہر جرمنی نے اپنے قدیم خط جنگ کو بدلکر پیرس سے علحدہ ہونا شروع کردیا - جب تک کہ زیادہ صریح واقعات ظاہر نہوں - البتہ آخری دنوں کے تمام واقعات کو جمع کرنے کے بعد ایک نیا خیال سامنے آتا ہے -

جرمنی نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ سب سے پہلے پیرس کا محاصرہ کرکے یا تو اسپر قبضہ کرے یا فرانس کو صلح پر مجبور کرے ، لیکن فرانس نے دشمن کو سر پر دیکھکر پیرس خالی کردیا ، اور ساتھہ ہی انگلستان کے ایک نئی تدبیر یہ کی کہ باہم ایک نیا معاہدہ کرکے فوراً اس کا اعلان کردیا جسکا منشا یہ ہے کہ فریق متحدہ میں سے کوئی حکومت جرمنی سے تنہا صلح کرلینے کی مجاز نہوگی - ممکن ہے کہ ان دونوں کارروائیوں نے جرمنی کی پیش قدمی کو بے حاصل کردیا ہو - اس نے سوچا ہو کہ اگر انتہائی فوجی قربانی کے بعد پیرس پر قبضہ کر بھی لیا گیا تو محض ایک خالی شہر کی گلیاں ہاتھہ آئینگی ، جو جدید دار الحکومت سے ۳۰۰ میل کے فاصلہ پر سنسان ہو رہی ہیں ، اور بوجہ نئے معاہدے کے فرانس صلح بھی نہیں کرسکے گا - اس سے بہتر ہے کہ اب قوت کسی دوسرے جنگ پر صرف کی جاے - اسی خیال سے اب وہ پیرس کو چھوڑ رہا ہے - بہر حال

ہزایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ کے صاحبزادہ لفٹننٹ (آی - سی) ہارڈنگ جنکے زخمی ہونے کی خبر آئی تھی اور جو اب الحمد للہ روبصحت ہیں

اس جدید انقلاب کے متعلق ہم بغیر مزید رفتار حال دیکھے ہوے کچھہ نہیں کہہ سکتے -

(حادثۂ خلیج بنگال)

لیکن اس ہفتہ میں سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ غیر متوقع واقعہ ایک جرمن کروزر کا خلیج بنگال میں پہنچنا اور پانچ انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کر دینا ہے - یہ واقعہ اسقدر غیر متوقع ہے کہ اگر اسکی اطلاع ہمیں خود پریس سنسر کے دفتر سے نہ ملی ہوتی تو بمشکل ہم اسے تسلیم کرتے -

یہ حادثہ ۱۰ سے ۱۴ - ستمبر کے درمیان واقع ہوا لیکن اسکا اعلان اس وقت (۱۵ - کو) کیا گیا ہے غالباً - چین کے طرف سے یہ جہاز آیا تھا اور اپنا وار کرکے پھر مفقود الخبر ہوگیا ہے - اس واقعہ کی اطلاع کے ساتھہ جہاں ہم پبلک کو اطمینان دلاتے ہیں کہ وہ ایک قلت کروزر کے ہندوستان آجانے کی خبر سے مشوش خاطر نہو اور مطمئن رہے کہ اس سے زیادہ وہ اور کچھہ نہیں کرسکتا تھا جو کر گیا - وہاں گورنمنٹ کی بھی غفلت پر متعجب ہوے بغیر نہیں رہسکتے جس کی افسوسناک بے خبری سے اتنے بڑے نقصان کے پہنچانے اور پریشانی کرنے کا دشمن کو موقعہ ملگیا - افسوس کہ اخبار کا آخری فارم چڑھچکا ہے اور مزید گنجایش نہیں - اسلیے تفصیلی حالات آیندہ درج کرینگے -

(میدان جنگ سے پہلی رسمی مراسلۃ)

۹ ستمبر کو سر جان فرنچ سپہ سالار افواج برطانیہ نے میدان جنگ سے پہلی تفصیلی مراسلت بھیجی ہے ' جسمیں برطانی فوج کے اولین ورود سے اوائل ستمبر تک کے حالات درج ہیں - یہ پہلی مفصل سرگذشت ہے جو فوج کے اعلی ترین افسر کی زبانی ہمارے سامنے آئی ہے :

تار برقیوں میں صرف اسکا خلاصہ بھیجا گیا ہے - ہم اسکا خلاصہ درج کردیتے ہیں :

" انگریزی فوج وقت معینہ کے اندر فرانس میں وارد ہوئی - فوجی اجتماع مملۃ ۲۱ - اگست کی شام تک تکمیل کو پہنچ گیا -

۲۱ - کو میں ان مورچوں کی طرف جنکو میں مستحکم سمجھتا تھا اور جہاں سے لڑائی کی طرح ڈالی جانے والی تھی ' فوج کو حرکت میں لانے کے قابل ہوسکا - دوسری آرمی کورز " کوڈاقی " سے " مونس " تک لائن پر متصرف ہوئی ' اور اول کورز دوسرے کورز کے دھنے جانب متعین کیگئی - پنجم بریگیڈ رسالہ بینسی پر مسلط ہوا - میرے کرد اوری کے دستوں اور آلات پرواز نے دیکھہ بھال دشمن کے پہیلاو کا پتہ لگانے میں قاصر رہی - ۲۳ - اگست کی خبروں سے منکشف ہوا کہ دشمن نے کسی قدر طاقت سے حملے شروع کردیے ہیں - بالخصوص مونس اور بینسی میں ہمارے مورچہ کے دھنے بازو پر دشمن کا بہت بڑا زور ہے - اسپر رسالہ نے بینسی کو خالی کردیا ' اور دشمن اسپر مسلط ہوگیا - جنرل زردوی نے پیغام بھیجا کہ مزاحم لشکر پیچھے ہٹ رہا ہے ' کیونکہ دشمن نے ۲۲ - اگست کو شارلی اور نامور کے مابین دریاے سیمبر کے راستوں پر قبضہ کرلیا تھا -

۲۳ - اگست کی شب کو تمام لائن پر جنگ جاری رہی - " مریبوز " کی طرف ہٹتے ہوے دوسرے دستے کے تیسرے ڈوژن کو دشمن نے سخت نقصان پہنچایا ' اور مونس پر مکرر حملہ کیا -

لیکن دوسرا دستہ کسی قدر مورچہ بندی کے ساتھہ ٹہرا رہا اور پہلے دستے کو بتدریج مراجعت کرنیکا موقع ملگیا - شام کے سات بجے وہ مربیوز پہنچا - میں پہلے سے میجر جنرل الینبی کو اپنے بائیں جانب کام کرنیکا حکم دیچکا تھا جہاں دشمن بڑی مستعدی ظاہر کررہا تھا - صبح کو جنرل الینبی کو سر چارلس فرگیوسن کا پیغام پہنچا کہ پانچویں ڈوژن پر بہت زور پڑا ہے - وہ اپنا رسالہ لیکر کمک کو پہنچے - اس لڑائی کے اثنا میں بریگیڈیر جنرل ڈی لسلی نے جرمنی کے آگے کی پیدل فوج پر حملہ کرکے اسے منتشر کرنیکا موزوں موقع تصور کیا - لیکن مقصود منزل سے پانچسو گز ادھر تاروں کے جال نے اسے روک لیا اور اسطرح پیچھے ہٹنے میں سخت نقصان پہنچا - اسکے بعد میں نے دریاے سوام یا اوزس پہنچنے کا ارادہ کیا ' جسکی وجہ یہ تھی کہ میرے دھنی جانب فرنچ سپاہ مسلسل طور پر پیچھے ہی ہٹتی جاتی تھی اور ہماری فوج بالکل بے پناہ رہگئی تھی - دشمن کے مغربی دستوں کا منشا مجھے گھیر لینے کا تھا اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ میری سپاہ بہت خستہ ہوگئی تھی -

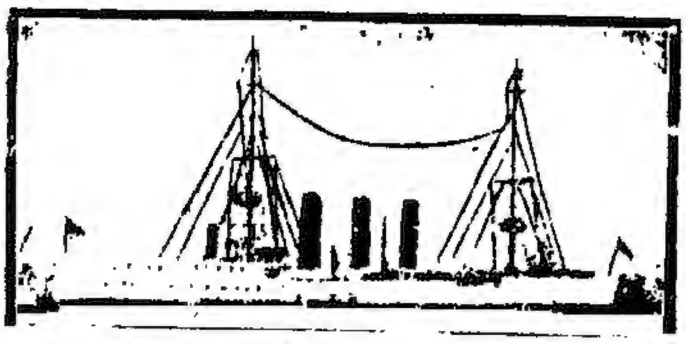

جہاز امڈن جس نے پانچ
انگریزی جہازونکو ڈبا دیا

۲۵ کو پہلا دستہ دن بھر سفر کرتا رہا اور دس بجے شب کے لانڈ ریسز میں پہنچا - میں چاہتا تھا کہ کسی قدر اور مغرب کی طرف بڑھکر لی کاٹو اور لانڈ ریسیز کے درمیانی حصے کو معمور کردیتا - مگر سپاہی تھکے ہوے تے - اسلیے وہ سستانے کے بغیر آگے بڑھنے کے قابل نہ تے -

مگر دشمن نے انہیں آرام لینے کی اجازت نہ دی -

۲۴ کو ساڑھے ۹ بجے شب کے لانڈ ریسیز میں محافظ بریگیڈ پر تمام جرمن دستہ نے سخت حملہ کیا ' مگر بریگیڈ نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا - دشمن شمالی جنگل سے نکلکر شہر کے بازاروں میں در آیا تھا - سات سو سے لیکر ایک ہزار تک دشمن کے نقصان جان کا اندازہ کیا جاتا ہے "

اسکے بعد مراسلۃ میں چار روز جنگ کے سخت نقصانات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے - مگر " یہ نقصان نا گزیر تھا ' کیونکہ مجتمع ہونے کے دو روز بعد ہی جرمن کے پانچ دستوں کے سخت حملوں کا برٹش سپاہ کو متحمل ہونا پڑا "

ممکن ہے کہ اس مراسلت میں متحدہ افواج کے بار بار پیچھے ہٹتے رہنے کے اسباب سے کوئی تفصیلی بحث کی گئی ہو ' لیکن جو حصہ تاروں میں آیا ہے ' اس سے اس سوال پر کچھہ زیادہ روشنی نہیں پڑتی ' اور صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی فرانسیسی افواج کے پہنچنے کے بعد جرمن فوج نے طاقتور حملے کیے ' اور رفتہ رفتہ متحدہ افواج کو مونس سے ہٹکر سرحد فرانس کے اندر کونڈی پر اور پھر دریاے سوام تک چلا آنا پڑا -

ہم نے گذشتہ اشاعت کے افتتاحیہ میں متحدہ افواج کے معرکوں پر بحث کی تھی ' اور ان پانچ خطوط دفاع کے نتائج پر نظر ڈالی تھی جو یکے بعد دیگرے متحدہ افواج نے بنائے اور چھوڑے - ساتھہ ہی انکا ایک نقشہ بھی دیا تھا - لیکن اسوقت تک کوئی یکجا مفصل بیان ہمارے سامنے نہ تھا - زیادہ تر قیاس اور متفرق خبروں کے منفردہ واقعات سامنے تے - اب سر جان فرنچ کی مراسلت

کولومیرس تک پہنچ گئی (جسکا صحیح فاصلہ پیرس سے اب ۳۵ میل کا متحقق ہوگیا ہے) تو قدرتی طور پر محاصرہ کا وقت الیم سامنے آگیا' اور اسکے سوا کوئی صورت نجات نظر نہ آئی کہ پیرس کو خالی کر دیا جاے' اور دشمن سے ۳۰۰ میل دور جا کر حکومت قیام کرے -

اگر " جنگی مصلحت " کا سر عظیم و مخفی یہی تھا تو یہ بالکل ٹھیک ہے' اور اس خبر کے سنتے ہی ہر متنفس نے یہی سمجھا تھا' مگر اسکے ساتھہ ہی رسمی اطلاعات میں یہ ظاہر کرنا کہ ' اسکو فرانس کا ضعف اور اضطراب نہ سمجھا جاے " واقعات کی قدرتی زنجیر میں ایک ایسی کڑی کو رکھتا ہے جو باقی کڑیوں سے بالکل مختلف ہے -

پیرس آدمیوں سے خالی ہوگیا ہے - دنیا کا وہ حسین و جمیل شہر جو ابھی چند ہفتے پیشتر تمام سطح ارضی کے لیے اپنی رونق اور عیش و نشاط میں کشش رکھتا تھا' اب ایک ایسی مصیبت بن گیا ہے جس سے انسان دور رہنا چاہتا ہے - چوبیس گھنٹہ میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آتا جب دریا اور خشکی کی راہیں جانے والونکی پیہم قطاروں سے خالی ہوں - حتی کہ ریلوے وغیرہ کے تمام کاموں میں مردوں کی جگہہ عورتیں کام پر لگائی گئی ہیں - پیرس کی کل آبادی بیس لاکھہ آدمیوں کی بتلائی جاتی تھی - ساڑھے سترہ لاکھہ انسان چند دنوں کے اندر اس سے نکل گئے ہیں - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ تاریخ عالم کا یہ سب سے بڑا ہولناک تخلیہ ہے' جسکی نظیر صدیوں سے دنیا میں نہیں ملتی -

اس مہیب منظر کو اپنے سامنے لاو کہ دنیا کے ایک عظیم الشان شہر کے پھاٹک ہر طرف سے کھلے ہوے ہیں' اور ساڑھے سترہ لاکھہ انسان جن میں عورتوں اور بچوں کی حیرانی بھی شامل ہے' دو چار دن کے اندر ہی اندر اس سے نکل جانا چاہتے ہیں! پھر جنگ کے ہولناک نتائج کی یہ کیسی انقلابی قسط ہے جو اسقدر جلد دنیا کے سامنے آگئی ہے' اور اگر اس اضطراب و دہشت کے اندر سے اولوالعزمانہ اطمینان اور فیروزمندانہ سکون و ثبات کی صدائیں اٹھہ رہی ہیں' تو افسوس کہ ایسی عجیب و غریب صداؤں کے سننے کیلیے ماہرین تدابیر مخفیۂ جنگ کی طرح ہمیں قوت سامعہ نہیں ملی ہے!

اس ہفتہ کے آغاز سے نقشہ جنگ میں جو یکایک انقلاب ہوگیا ہے' اسکی اطلاعات کے ضمن میں تخلیہ پیرس کی حقیقت زیادہ نمایاں ہوگئی ہے - ہم اس قسم کے مواقع کے ابتدا سے شکر گذار رہے ہیں' جنکے ضمن میں بہت سے غیر معلوم واقعات خود بخود روشنی میں آ جاتے ہیں -

۸ - کا تار ہے کہ متحدہ افواج کی جدید کامیابی اور جرمن فوج کی واپسی نے محاصرۂ پیرس کے خوف کو بہت کچھہ دور کردیا ہے اور اب پیرس میں اطمینان پھیل رہا ہے - یہاں تک کہ خیال کیا گیا ہے کہ اب بوردو سے حکومت کو واپس آجانا چاہیے!

اگر پہلے پریشانی نہ تھی تو اب اطمینان کس بات پر ہے؟ اگر پیرس کا چھوڑنا محض محاصرے کے خوف سے نہ تھا' تو اب دشمن کے دور ہونے پر کیوں دوبارہ پیرس میں چلے آنے کا خیال پیدا ہوا ہے؟

اس بحث سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ واقعات کو بغیر انکی غیر مطابق توجیہات کے چھوڑدینا ہی بہتر ہے' اور اس قسم کی توجیہیں جو آگے چلکر واقعات کا ساتھہ نہ دیسکیں' اطمینان کی جگہ دلوں میں اور زیادہ خلجان پیدا کردیتی ہیں - حالانکہ ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے کہ پبلک میں شک و شبہہ پیدا نہ ہونے دیں -

مسئلہ "وفاداری" اور "پایونیر"

عین اسوقت جبکہ امن و سکون کی ایک نازک آزمایش میں ملک کا ہر گروہ صرف وقت کی ضرورت اور مصلحت کے سوال ہی سے دلچسپی لینا چاہتا ہے' ہم میں سے یقیناً کسی شخص کو اسکی آرزو نہوگی کہ وہ خطرناک " فرانسس جوزف " کی طرح اعتماد اور باہمی صفائی کے حصار پر پہلی گولی چلانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے - کیونکہ کتاب پیدایش کے مقدس لٹریچر میں بدی کا جو ہاتھہ قائن (قابیل) نے ہابل (ہابیل) پر اٹھایا تھا' دنیا کی تمام آنے والی بدیوں کی ذمہ داری اسی پر ہے!

لیکن افسوس کہ گولی چل چکی ہے' اور اسلیے "فرانسس جوزف" کی طرح نہیں جس نے پہلا قدم اٹھایا' بلکہ " سر ایڈورڈ گرے " کی طرح جنھیں مجبوراً سفارتی تعلقات قطع کرنے پڑے' ہم اس ناگوار اور خلاف وقت بحث میں حصہ لینے کیلیے مجبور ہوے ہیں -

روس کی لیمبرگ کی طرف فتحمندانہ پیش قدمیوں کے بعد اسکا فیصلہ مشکل ہوگیا ہے کہ دنیا کا یہ سب سے زیادہ تجربہ کار بادشاہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی یہاں تک قابلیت رکھتا ہے جبکہ وہ دنیا کی صلح جویانہ درخواستوں کو مغرورانہ ٹھکراتا ہے؟ تاہم اس سے پہلے ایسا نہ تھا - اسی طرح گو بحالت موجودہ اسکا فیصلہ مشکل ہو کہ ہندوستان کا ایک سب سے زیادہ تجربہ کار اینگلو انڈین پریس (پایونیر) اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کے لیے کہاں تک مستعد ہے جبکہ اس نے ۱۰ - سپٹمبر کی اشاعت میں تیس کروڑ باشندگان ہند کی وفاداری کو ٹھکرایا ہے؟ تاہم اگر اس نے موجودہ " ٹیوٹنیک اخلاق " کی تقلید اسی طرح جاری رکھی تو کچھہ عجب نہیں کہ گلیشیا کے میدانوں کی طرح الہ اباد کے ایک وسیع پرنٹنگ ہاؤس کے صحن میں بھی " ذمہ داری " کا مفہوم سمجھا جا سکے!

چنانچہ حاکمانہ رد و قبول کی ایک ایسی بلندی پر سے جو بظاہر لارڈ ہارڈنگ کو بھی نصیب نہیں' وہ ہندوستان کے موجودہ اظہار وفاداری کو طے شدہ مسئلہ کی جگہہ ایک بحث طلب سوال کی شکل میں دیکھتا ہے' اور کونسل کے پچھلے اجلاس کی تقریروں کی نیابتی حیثیت پر حملہ کرنے کے بعد لکھتا ہے:

" ہندوستان کی عام راے مصنوعی چیزوں کی طرح ہر سال ترقی کر رہی ہے - یہ مشہور ہے کہ صوبوں کے خاص شہروں کے علاوہ بڑے شہروں میں بھی درجنوں ایسے اشخاص موجود ہیں جو ہر قسم کی نیابتی مجلسیں منعقد کرتے ہیں - ایک جلسہ کی روئداد کی اشاعت کے ساتھہ ہی ہر مرکزی مقام اور ضلع میں اسی قسم کے جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ جاری کردیا جاتا ہے اور انہی مضامین کی تجویزیں پاس ہونا شروع ہوجاتی ہیں "

ہندوستان کے اس سب سے بڑے حکمفرما کے عقیدے میں (جو اتنا بڑا ہے کہ ہندوستان کی وفاداری کی بحث میں اسے لارڈ ہارڈنگ اور مسٹر ایسکویتھہ کی صف میں بیٹھنے سے بھی عار آتی ہے) وفاداری کے موجودہ اعلانات " مصنوعی " چیزوں سے مثال پانیکے مستحق ہیں - کونسل کے ممبروں کے اظہارات عام پبلک کے پوشیدہ جذبات سے مختلف ہیں' اور وہ صدہا جلسے اور رزولیوشن جو پچھلے پانچ ہفتوں کے اندر ہندوستان کے تمام طول و عرض میں ترتیب دیے گئے' اس سے زیادہ قیمت پانے کے مستحق نہیں کہ

نے انگریزي اور فرانسیسي خطوط مدافعت کے مقامات واضح اور قطعي طور پر بتادیے هیں -

اب هم اس مراسلت کو سامنے رکھکر ایک دوسرا نقشه بناتےهیں- اسکے دیکھنے سے واضح هوجائیگا که هم نے جو صورت حال اس مراسلت کي اشاعت سے پہلے قرار دي تهي وه بالکل صحیح نکلي البته بعض جزئیات اس میں زیاده واضح هوگئے هیں جنکا تذکره تاربرقیوں میں نه تها -

دوهري جدولیں دریاوں کي هیں - سب سے پہلے دریاے میوز کا سلسله شروع هوتا ہے جسکے کنارے پر لیجز اور نامور کے قلعے واقع هیں - نامور کے قریب آکر اسکا رخ مڑ گیا ہے اور مغرب کي جگهه جنوب مشرق هو کر فرانس میں چلا گیا ہے - فرانس کا مستحکم قلعه وردن بهي اسي پر واقع ہے -

لیکن نامور سے ایک دوسرے دریا کا خط بهي آپ دیکهه رہے هیں' جسکے کنارے پر "شارلي راے" اور سرحد فرانس کے اندر " موبیرز" واقع ہے - اسکا نام " سامبرے " ہے - اسکا تذکره آغاز ورود افواج متحده کے وقت بار بار هوا تها -

نیچے سرحد فرانس کے اندر دریاے سوام ' ایزن ' اور مارنے بهي واضح طور پر دکهلاے هیں جنکا نام موجوده جنگ نے صدیوں تک کیلیے مشهور کردیا ہے - ایزن اور مارنے کے درمیان فرانس کا مشهور قلعه "ریم " ہے -

سرجان فرنچ کي مراسلت سے معلوم هوتا ہے که انگریزي فوج نے سب سے پہلے مونس میں اپنا کام شروع کیا - ۲۲ کو جرمني فوج نے " طاقتور" حمله کیا اور وه مجبوراً سرحد فرانس سے هٹ کر موبیرز کے پاس چلي آئي - فرانسیسي فوج انکے دهنے جانب " لیل " میں موجود تهي نقشه میں لیل کا سیاه مربع نشان آپ کے بائیں جانب خط سر سرحد بلجیم رفرانس کے نیچے موجود ہے' لیکن غلطي سے وهاں نام لکهنا رهگیا -

اسکے بعد هي جرمن فوج نے بهي سرحد فرانس کو عبور کرلیا' اور انگریزی فوج کو مع فرانسیسي افواج کے دوباره جگهه خالي کرني پڑي - ۲۵ کو وه کیمبرے پہونچي اور اس تمام عرصے میں عظیم الشان معرکه جاري رها - بالاخر ۲۶ - کي صبح طلوع هوئي جسے هم نے " یوم التغابن " کے نام سے تعبیر کیا تها ' اور ایک هولناک چار روزه معرکے کے بعد یه خط بهي چهوڑ دیا گیا -

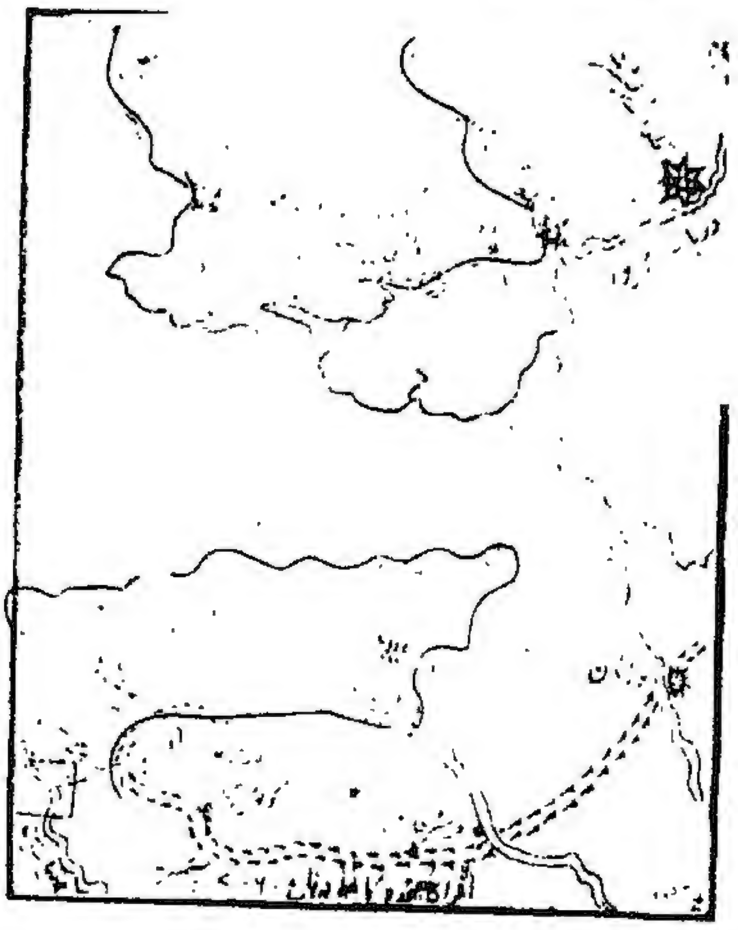

۲۶- کو انگریزي فوج دن بهر متصل کوچ کرنے کے بعد دریاے سوام کے پاس پهنچي - لیکن دشمن کے حملے نے اس جگهه کے ترک پر بهي مجبور کردیا

اسکے بعد " امینس " سے متحده کا خط مدافعت شروع هوا ' جسمیں بمقام " لافیرے " دریاے اوئس کے کنارے انگریزي فوج مقیم تهي' لیکن یہاں سے بهي پیچهے هٹنے پر مجبور هوئي اور یکم سپٹمبر کو " امپیگن " کے دونوں کناروں پر چلي آئي - ۳ - سپٹمبر کو " سیلی " میں اسکي موجودگی کي اطلاع دي گئي تهي - یہاں سے بهي پیچهے هٹنے کے بعد آخري متحده خط "مارنے" سے لیکر وردن تک پهیلا دیا گیا - اسمیں پیرس سے قریب تر مقام' ولو یوس تها جو صرف ۲۵ میل کے فاصلے پر ہے - اور خط " ریفری " هوتے هوے وردن تک پهنچ گیا تها - لیکن اخر کو جرمن فوج کے " لافرتے " آنے ' ریم پر قبضه کرکے مارنے کو عبور کرے ' اور نانسی ٹیول اور کولومیرس تک پهنچ جانے نے اس خط سے بهي پیچهے هٹا دیا' اور اسی خط کے تمام سلسلے پر جرمن نے اپنا خط هجوم مقرر کرکے وردن کو "میٹز" سے ملادیا - گذشته هفته میں هم اسکا نقشه دے چکے هیں -

اس نقشه میں تاریخ وار صرف انگریزي خطوط دکهلاے هیں اور گذشته اشاعت کے نقشے میں فرانسیسي فوج اور انگریزي فوج دونوں کا متحده خط دکهلایا تها - مثلاً اس نقشه میں ۱ - سپتمبر کا خط صرف " کمپیگن " کے پاس نظر آتا ہے لیکن فرانسیسي فوج کے ساتهه ملکروه " ریم " تک چلا گیا تها -

اس مراسلة نے همارے گذشته افتتاحیه کے تمام بیانات کی تصدیق کردي -

تخلیۂ پیرس

هفتۂ زیر تحریر کا آغاز تخلیۂ پیرس کے واقعه کو بهي روشني میں لاتا ہے -

اس واقعه کا قدرتي طور پر جو مقصد واضح هوتاتها ' انگلستان کے " ماهرین جنگ " کي راے میں فوجي اسرار و غوامض بالکل اسکے برعکس تهے - چنانچه حکومت فرانس کے بوردو منتقل هونے کے ساتهه هي اطلاع دي گئی تهی که " لندن میں عام طور پر اس انتقال کو ایک قابل صد تعریف فوجی تدبیر قرار دیا گیا ہے ' اور فرانس کي تحسین کی جارهی ہے که اس نے بهت بہتر کیا "

یقیناً یه ایک فوجی تدبیر تهی' لیکن ویسی هی تدبیر جیسی کوئی جماعت دشمن کو سر پر پہونچتا دیکهکر اور اپنے ارد گرد کے سامان حفاظت کو ناقابل اطمینان پاکر آخری علاج کے طور پر قہراً عمل میں لاتی ہے - اسلیے اس واقعه کی اصلیت سمجهنے کیلیے غالبا کسی مزید توضیح کی ضرورت نه تهی -

اصل یه ہے که سنه ۱۸۷۱ کے محاصرۂ پیرس کے مصائب فرانس کے سامنے تهے' اور گو پیرس کے نئے استحکامات نے محاصره کی کامیابی کو اسقدر آسان نه رهنے دیا هو جیسا که اسوقت تها' تاهم استحکامات مکان کو مضبوط کرسکتے هیں' مگر محصوري کي مصیبتوں کو کم نہیں کر سکتے - اسلیے جب جرمن فو

الهلال

۲۴ شوال ۱۳۳۲ هجري

غـــزوات اسلامیة

اور اسکی یادگاریں

(۱)

سیلاب آتا ہے تو اوسکي سطح پر سر بفلک عمارتیں حباب کي طرح تیرتي پھرتی هیں - زلزله آتا ہے تو فقیروں کی جھونپڑی کے ساتھه قصر شاهي کے ستون بھي متزلزل هو جاتے هیں - آندھی چلتی ہے تو سب سے پہلے عظیم الشان محلوں کے کنگرے هی اونکے سامنے سر تسلیم خم کرتے هیں !

جنگ بھي ایک سیلاب ہے ' جو تمدن کے آثار کو بہا لے جاتا ہے - لڑائي بھی ایک زلزله ہے ' جو نظام امنیة کی بنیادوں کو دفعتاً ہلا دیتا ہے - معرکه کار زار بھی ایک آندھی ہے ' جو علم و تہذیب کے ایک ایک ریشے کو بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینکدیتی ہے !

دنیا کی تاریخ نے هر زمانے میں اسکی دردناک مثالیں بکثرت پیش کی هیں - بخت نصر اوٹھا اور بیت المقدس کو برباد کردیا - ایرانی آے اور بابل کے قدیم تمدن کو تاراج کرکے چلے گئے - رومی نکلے اور کارتھیج کي سر زمین کو آگ اور خون سے بھردیا - سکندر یونان سے نکلا اور ایران کی در و دیوار کے ایک ایک نقش کو مٹا آیا - تاتاري اوبھرے اور بغداد کے قدیم آثار تہذیب کو دجله میں ڈبودیا -

اس قسم کے حملوں نے مادي یادگاروں کے ساتھه همیشه روحانی یادگاروں کو بھی فنا کردیا ہے - تاتاریوں نے بغداد کے کتب خانے کا ایک ایک حرف دجله کے بہتے هوے پانی سے دھو دیا ' اسکندریه کا عظیم الشان کتب خانه آگ کے شعلوں کی نذر هوگیا ' ایران نے تاج شاهی کے موتیوں کے ساتھه اپنے علمي جواهر بھی غارتگروں کے پانوں پر نثار کردیے ' سیکڑوں بت خانے منهدم هوگئے ' سیکڑوں مسجدیں ویران هوگئیں ' هزاروں گرجے گرادیے گئے ' لاکھوں صومعے اور مدارس برباد هوگئے !

(دارالعلم لوویں کي بربادی)

آج خود یورپ هی کی روایت سے خود یورپ کي ایک وحشیانه مثال کا همارے معلومات میں اضافه هوا ہے - همارے سامنے موجوده علم و تمدن کی اس سب سے بڑی محافظ قوم کو بضرورت پیش کیا گیا ہے جو آج فلسفه اور صناعة کي نئی عمارتوں کا اصلی ستون ہے - جسکی سرزمین نے علم کی سب سے بڑي خدمت کي ' جسکے حکماء نے فلسفه کي نئی زندگي کیلیے سب سے پہلے نفخ روح کیا ' جس نے مشرقی علوم و آثار کو سب سے پہلے بچھایا ' جسکے فلاسفه نے ارسطو کي عظمت خاک میں ملادي اور یونان کے علمي تسلط کي جگه اپنے عرش فکر و ادراک کے آگے تمام دنیا کو مسجود کرا یا ' جسکا ملک سب سے بڑا دارالصنائع ' جسکے دارالعلوم سب سے زیاده پایگاه علم ' اور جسکي قوم سب سے زیاده پرستار معارف اور عشاق علوم ہے !

با ایں همه همیں یقین دلا یا گیا ہے که اس نے یورپ کے ایک بہت بڑے علمي پایگاه (لوویں) کو جلا دیا - اسکا دارالعلوم ' اسکا دارالکتب ' اسکے علمي تجربه گاه ' سب آگ اور دھویں کے اندر فنا کردیے گئے - غیر محارب انسانوں کے قتل اور بے قصور علمي عمارتوں کی آتشزدگی پر آج علم و تمدن کا هر فرزند اپنے آپکو خونبار و ماتم سنج دکھلاتا ہے !

(یخرج الحی من المیت)

لیکن کبھي کبھی وهی پانی جو طوفان بن بنکے موجیں مارتا تھا ایسا بھی هوتا ہے که ابر کرم کا چھینٹا بنجاتا ہے - کبھی زمین کی وهي جنبش جو زلزله بن جاتي ہے ' ایسا بھی انقلاب هوتا ہے که سبزه کي لہلہاهٹ اور بوے گل کی موج هوجاتی ہے - کبھی کبھی هوا کا وهی تند جھونکا جو آندھی بن کے چلتا تھا ' ایسا بھي هوا ہے که نسیم خوشگوار بنکر چلنے لگا ہے : یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحی !

اسلام اسی ابر کرم کا چھینٹا ' اسی بوے گل کا قافله ' اسی نسیم سحر کی موج حیات تھا - بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کر دیا تھا ' ایرانیوں کے حملے سے بابل کا تمدن منهدم هوگیا تھا ' ایران کے در و دیوار سکندر کے حملوں سے چور چور هوگئے تھے ' تاتاري بغداد میں اینٹ پتھر کا ڈھیر چھوڑ کر چلے آئے تھے ' لیکن فرزندان ~~اسلام نے~~ خدا کی راه میں جان و مال کو برباد کیا تاکه دنیا کو آباد کریں - ~~اونھوں~~ نے اپنے آپکو مٹایا تاکه دنیا کي مٹي هوئي یادگاریں پھر زنده هوجائیں ' اونھوں نے اپنے خون کو بہایا تاکه دنیا کے چہرے کا وہ آب و رنگ پھر عود کر آے جسکو وحشیانه حملوں کے سیلاب بہا لیگئے تھے !

اونھوں نے اس پاک مقصد کے لیے تلوار هاتھه میں لي ' اور دنیا نے دیکھه لیا که جو چیز سررشتۂ حیات کو چلے کاٹ دیتي تھي ' وہ اب تمدن کے بکھرے هوے اجزاء کو کیونکر جوڑ رهي ہے ؟ دنیا نے دیکھه لیا که عرب کے جن میدانوں میں خاک اڑ رهي تھي ' اوس میں نسیم خوشگوار کے جھونکے چلنے لگے - ایران کے مٹے هوے نقش و نگار پھر اوبھر آے ' یونان کي برهم شده مجلس علم پھر گرم هوگئی ' مصر و شام کا کاروان رفته پھر لوٹ آیا - بیت المقدس پھر تمدن کا قبلۂ مقصود بن گیا - پہلوں نے جو کچھه لوٹا تھا ' انهوں نے وہ سب کچھه واپس دلادیا - پہلوں نے برباد کیا تھا - انهوں نے زندگي بخشي - تیٹس رومی یروشلیم آیا تا که برباد کرے - لیکن اعراب حجاز یروشلیم گئے تاکه اسکے لٹے هوے باغوں کو سرسبز و شاداب کردیں - رومیونکی فوجیں افریقه اور ایران سے گذریں ' لیکن انکي راهوں میں هلاکت اور بد حالي تھي - ٹھیک انهي زمینوں پر سے مسلمان بھي گذرے ' مگر انکے ساتھه ساتھه تمدن و آرائي اور امن و نظام کے فرشتے سایه افگن تھے !

فانظــــر الی اثار رحمت الله ! کیف یحی الارض بعد موتہا - ان ذالک لمحی الموتے وهو علی کل شـــي قـــدیر ! (۳۰ : ۴۹)

پس الله کي رحمت کي ان نشانیوں کو دیکھو که اس نے کس طرح زمین کو از سر نو زندگي بخشي جبکه وہ مرچکي تھي ؟ بیشک وہ موت کو حیات سے بدلنے والا ہے اور سب کچھه کرسکتا ہے !

(مقصد ظهور اسم)

لیکن جس قوم نے إعلاء کلمة الله کا جھنڈا بلند کیا تھا ' جو ایک دین قیم کي صداقت کو دنیا کے تمام ظلم و فساد اور عصیان و طغیان پر غالب کرنا چاهتي تھي ' اوسکے سینے کے اندر امن و اصلاح عالم کي جس روح القدس نے اپنا نشیمن بنایا تھا ' وہ صرف تمدن

محض چند لوگونکي ایک سازشی اور مصنوعي سلسله جنبانی ہے' جنھوں نے اپنے ایجنٹ ہر جگہ رکھہ چھوڑے ھیں !

اسکے بعد وہ افسوس کرتا ہے کہ گورنمنٹ اف انڈیا اس موقعہ پر اپنے مرکز کو جو مدد دیسکتي تھي' اس سے کافي طور پر عہدہ برا نہوي' اور پھر اس ھندوستاني فوج کے متعلق (جسکا تذکرہ ۴ سپتمبر کو کلکتہ هال میں کیا گیا) اور (غالباً) کلکتہ بار کے ان ھندوستاني ممبروں کے متعلق جنھوں نے جنگ میں " قلیوں " اور " کہاروں " تک کا کام کرنے کیلیے اپنے تئیں بلا شرط ڈالدیا اگر وہ سپاھي کي ڈیوٹي بجالانے کے قابل نہوں' یہ نا قابل فراموش راے دیتا ہے :

" ھم لوگ اطمینان کے ساتھہ ھر ھندوستانی فوجی دستے کو جرمنی کے مقابلہ پر نہیں بھیج سکتے اور اندرونی امن کو بیرسٹر والنٹیروں پر نہیں چھوڑ سکتے - ھمکو معلوم ہے کہ ھندوستان کے ایجی ٹیٹروں نے فوج کو بہکانے کی کوشش کی تھی' اور شاید ان میں وہ لوگ بھی شامل تے جو آج وفاداري کے رزولیوشن پاس کر رہے ھیں "

اسکے ساتھہ ھي وہ خوف ظاھر کرتا ہے کہ ھندوستانی فوج کے اندر ان " ایجی ٹیٹروں " کے پھیلاے ھوے " جراثیم " موجود ھوسکتے ھیں اور اسلیے فرانس کے فیصلہ کن میدان میں انکا تجربہ کوئی دانشمندانہ عمل نہوگا -

یہ ہے ایک سرسري اندازہ اس قیمت کا جو " پایونیر " ھندوستانیوں کو انکی موجودہ وفاداری کی جانچ کرلینے کے بعد دینا چاھتا ہے :

فما ربحت تجارتہم و ما کانوا مہتدین !

جنگ کا اعلان ھوتے ھي تمام ھندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جس تاریخی اتحاد اور سرعت کے ساتھہ ملک کے ھر گروہ نے عہد وفاداري کی تجدید کی' پایونیر کی نگاہ میں وہ ایک " مصنوعی " قسم کی پبلک اوپینین ہے اور ذرا بھی قابل لحاظ نہیں - ملک کے ھر گوشے سے " جان و مال " کی غیر مشروط اور انتہائی درجہ تک پہونچي ھوئی صدائیں اٹھیں' مگر وہ اسے ایک سونچي سمجھی ھوئي سازشی وفاداري قرار دینے میں بالکل بیباک ہے -

تمام ملک نے اپنی بڑي سے بڑي شکایتیں بھلادیں' اور ماضي کا پورا دفتر جو اکثر حالتوں میں خوش آیند نہ تھا' یک قلم تہہ کردیا گیا - گورنمنٹ نے افسردہ کن بے توجہی کے ساتھہ پبلک کو فوجی خدمات میں لینے سے اغماض کیا' مگر اسکے جوش میں فرق نہ آیا - وہ اسکے لیے بھي طیار ھوگئي کہ زخمیوں کے بستر اٹھانے اور انکی گاڑیوں کو کھینچنے ھي کیلیے اسے قبول کرلیا جاے - اس سے بھي انکار کیا گیا اور دو ھزار آدمیوں کو لینے کي منظوري دیکر ملتوي کردي گئی - با این ھمہ اسکی آمادگي میں ذرا بھي فرق نہ آیا - پھر جان کے بعد مال کی منزل آئي' اور گو یورپ کی جنگ نے بے قصور ھندوستان کو ناگہانی افلاس اور خوفناک بیکاري سے دوچار کردیا ہے' تاھم اسکے لیے بھي ھر جماعت آگے بڑھی اور مہاراجہ میسور کی یادگار رقم سے لیکر امپیریل ریلیف فنڈ کی چھوٹی رقموں تک' ھندوستانیوں نے عام طور پر اسمیں حصہ لیا - اسکي فوج سب سے زیادہ کم تنخواہ پر سب سے زیادہ جاں نثاری ظاھر کرنے میں کبھی بھي پیچھے نہ رھی' اور اب بھی اپنی جانوں کو ھتیلیوں پر لیکر اندرون فرانس کے اندر پھیل گئی ہے - یہ سب کچھہ ھو چکا ہے اور ھو رہا ہے - فضا ساکن ہے اور موسم پر امن - سمندر کی سطح جیسي اب خاموش ہے کبھی نہ ھوئي' اور " وقت " کے حکم کا جیسا اعتراف اب کیا گیا ہے ویسا کبھي بھي نہیں کیا گیا - تاھم اعتماد اور یقین کے اس عام سکون میں یکایک شک اور فتنہ کی ایک بے ھنگام صدا اٹھتي ہے' اور کمزور دلوں کو شک اور اقابل برداشت بے اعتمادی کے حملے سے مجروح کرنا چاھتی ہے -

یہ پایونیر ہے جو ان حقیقتوں سے کھلے طور پر انکار کرتا ہے' جسنے نہ تو لارڈ هارڈنگ کو انکار ہے اور نہ مسٹر ایسکویتھہ کو' اور پھر اس وقت انکار کرتا ہے جبکہ وقت کے تغیرات کے لحاظ سے بھي ھندوستان کي وفاداري کو اسقدر حقیر نہ ھونا چاھیے جیسا کہ اس سے پہلے انگلو انڈین نقطۂ خیال سے رھي ہے - پھر کیا ھمیں بتلایا جا سکتا ہے کہ اگر شک اور خوف کا یہ بیج خدا نخواستہ پھل لاے' تو اسکي کڑواھٹ کا ذمہ دار کون ھوگا ؟

اعتماد اور سکون کي دیواریں پوري طرح بلند ھوچکي تھیں اور انسے ایک مستحکم قلعہ کا کام لیا جا سکتا تھا' لیکن پایونیر اور اسکے ھم آواز (اگر کچھہ ھوں تو) اس امر کے ذمہ دار ھیں کہ انھوں نے ان دیواروں پر حملے کا سب سے پہلا قدم اٹھایا ہے - انکے لیے بہتر تھا کہ وہ سر ایکورڈ گرے کي پالیسي کي پیروي کرتے جنکي امن جوئي کي سرذنشیں ۴ سپتمبر کو برطانوي وزیر اعظم سے خوفناک " بیرسٹر والنٹیروں " کے تذکرہ سے کچھہ پہلے سنائي تھي - نہ کہ کونٹ بر چٹولڈ کے دیوانِ جنگ کي جس نے " پہلا قدم " اٹھانے کي ذمہ داریوں میں اپني تمام عاقبت اندیشي گم کردي ہے -

بدقسمتي سے اس نئے علم الجراثیم (Bacteriology) کے متعلق ھمیں کچھہ معلوم نہیں ہے' جنکے جرمس ھندوستان کے فوجي اعضاء میں متعدي ھوچکے ھیں' اور جنکو ایک پر آشوب جنگي عہد میں دریافت کرنیکي پایونیر کي اینگلو انڈین اکاڈیمي سے عزت حاصل کي ہے - البتہ بغیر کسي مائکرسکوپ (Microscape) کے ھم ان خطرناک جراثیم کو دیکھہ رہے ھیں' جو اس قسم کي زھریلي تحریروں کے ھر لفظ کے اندر موجود ھیں' اور جنکے دیکھنے کے لیے پایونیر کي طرح کسي جدید ساختہ " بغاوت نما " (Sedionoscope) آلے کي ضرورت نہیں ہے - کیونکہ ھر عقل اسے محسوس کر سکتي ہے' اور ھر عاقبت اندیشي اسکےلیے دیدہ ور ہے -

اگرچہ ھندوستانیوں کي وفاداري کیلیے یہ ایک سخت دلشکن اور درد انگیز حملہ ہے جو کیا گیا ہے' تاھم ھم انھیں سمجھالینگے کہ یہ پہلا ھي واقعہ نہیں ہے جس سے وہ متاثر ھوں - بد قسمتي سے اینگلو انڈین پریس کي تاریخ ایسے نظائر سے پر ہے - پس انکو چاھیے کہ وہ پایونیر اور اسکے ھم مشربوں کے پاس اپني قسمت کی قیمت نہ ڈھونڈھیں' بلکہ انکي طرف دیکھیں جنھوں نے بالاتفاق انکے لیے کامل اعتماد اور یقین کے پے درپے اعترافات کیے ھیں' اور رھي انکي قسمت کے مالک ھیں - وہ ھندوستان کے چاروں بڑے صوبوں کے حکمرانوں کي طرف متوجہ ھوں جنھوں نے انکي وفاداري کا بہتر سے بہتر لفظوں میں اعتراف کیا ہے - وہ ھندوستان کے اس سب سے بڑے حاکم کي آواز سنیں جس نے پچھلے کونسل هال میں انکی جاں نثاریوں کی داد دي ہے' اور یہ بالکل بھلادیں کہ الہ آباد کے " پرنٹنگ هاوس " میں شملہ کے " وایسرالگل لاج " سے زیادہ خطرناک عقلمندي کا دعوا پرورش پارھا ہے - سب سے اھم مگر سب سے زیادہ انھیں تاج کے اس یادگار اعلان پر اپني نظریں جمادینی چاھئیں جو اسي ھفتہ کے آغاز کا پہلا یادگار واقعہ ہے -

لیکن ساتھہ ھي ھم گورنمنٹ سے بھی یہ سوال کیے بغیر اس مضمون کو ختم کرنا نہیں چاھتے کہ کیا وہ ایسي زھریلي رالیوں کے نتائج پر غور کرنیکي جانب کوئي مستعدي دکھلائیگی ؟ کیا وہ اپنے ایسے مشیروں کو یہ مشورہ دیسکتي ہے کہ اگر انکے پاس ھمارے لیے اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہے' تو کم از کم اس موقع پر تو ایسے خیالات کا اظہار ملتوي رکھہ سکتے ھیں ؟

افسوس کہ ھندوستان کا پریس ایکٹ (بقول حکیم سولن کے) مکڑي کا جالا ہے' جو ھندوستانی پریس کي مکھي کو تو اپنے اندر قید کرلیتا ہے' لیکن اینگلو انڈین پریس کي لاٹھي کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا !

مقالات

جنگ کے اسباب

هاتهي کے دانت !

هاتهي کے دانت دکهانے کے اور هوتے هیں کهانے کے اور - بعینه اسی طرح جنگ بهی ظاهري و باطنی' دو قسم کے اسباب کا نتیجه هوتي هے' لیکن سیاست کي زبان ظاهري اسباب دکها کر تمام دنیا سے اپنے هجوم و اقدام کے جواز کا فتوی لے لیتي هے' اور جنگ کے حقیقي اسباب کو اونکے پردے کي تاریک آڑ میں چهپا دیتی هے -

جنگ کا حقیقي سبب حرص و طمع کي وہ فوج هے' جو همیشه اپنا کمینگاہ بادشاهوں کے دلوں کو بناتي رهتی هے - یهی فوج دوسري همسایه سلطنتوں پر دهاوا مارتي هے' اور دنیا کی دوسری ضعیف قوموں کے دبانے کے گهات میں لگی رهتي هے -

لیکن جب تک حمله کا کوئی ظاهري سبب پیدا نهیں هوتا وہ خاموشي کے ساتهه انتظار کرتی هے - جب خوش قسمتی سے اس قسم کا موقع هاتهه آجاتا هے تو پهر علانیه میدان جنگ میں آجاتی هے اور اپنے مظالم و وحشت پر ظاهري اسباب کا پردہ ڈال کر دنیا کو خدع و فریب میں مبتلا رکهتی هے - حتی که قتل کرتي هے مگر کهتی هے که امن و تهذیب کے قیام کی ایک مقدس خدمت انجام دي جارهی هے !!

شخصی سلطنت کے زمانے میں جنگ کا اعلان صرف پادشاہ یا سپه سالار کے ارادہ کی بنا پر کیا جاتا تها - کسیکو اوسکے اسباب کے دریافت کرنے کی جرأت نهیں - هوتی تهي لیکن اکثر اس حمله کا تعلق پادشاہ کی ذات اور شخصیت سے هوتا تها' ملک اور قوم پر اوسکا کوئی اثر نهیں پڑتا تها - کبهی کبهی سلاطین قدیم میں صرف عاشقانه رقابت کي بنا پر عظیم الشان جنگیں هوگئي هیں' اور کبهي ایسا بهي هوا هے که چند ناگوار لفظوں نے بغض و انتقام کي آگ دفعتاً دنیا میں بهڑکا دي هے -

سلاطین جب تک انتقام لینے کی قدرت رکهتے هیں' شخصي سلطنتوں میں اونکو اظهار سبب اور توجیه و تعلیل کي ضرورت پیش نهیں آتی - تمام فوج اور تمام ملک انکے اشارۂ چشم و ابرو کے ساتهه دفعتاً حرکت میں آجاتا هے - لیکن جب وہ ضعیف هو جاتے هیں اور اونکا قدم میدان جنگ کي طرف نهیں بڑہ سکتا تو اس وقت حیله آفریني کی ضرورت هوتی هے' اور بعض افتراعي اسباب کی بنا پر ملک کے جذبات کو بهڑکا کر آمادۂ جنگ کیا جاتا هے - تمام قوم دهوکے سے یقین کرتي هے که وہ اپني عزت' اپنے وطن' اور اپنے مصالح پر اپنی جان قربان کر رهي هے' حالانکه در حقیقت میدان جنگ سلاطین کي اغراض شخصیه کا شکارگاہ هے' جنکو همیشه مصالح مصنوعي برقع پوش رکهتے هیں -

اگرچه تمام دنیا کي لڑائیوں کے اسباب کی تفصیل نهیں کي کی جاسکتی' تاهم هر جنگ انهی ظاهري و باطني اسباب کا نتیجه هوتی هے' اور میدان جنگ کا غبار همیشه باطنی اسباب کو اپنے پردے میں چهپا هوا رکهتا هے -

(مصر کے دو فاتح !)

جب تک دنیا میں عرب کی سادہ سلطنت قائم رهی' اوسکا دامن خدع و فریب' کذب و اختلاق' تدلیس و دسائس کے داغ سے پاک رها - حضرت عمرو ابن العاص نے زمانه جاهلیت میں مصر کی ثروت اور شادابی کے مناظر اپنی آنکهوں سے دیکهے تهے - جب اسلام لائے اور اونکو حضرت عمر رضی الله عنه نے سپه سالاری کا منصب عطا فرمایا تو اونکو وہ خواب یاد آگیا جسکو اونهوں نے مصر کے سبزہ زاروں میں دیکها تها - چنانچه اونهوں نے حضرت عمر کی خدمت میں مصر پر چڑهائی کرنے کی درخواست کی' لیکن اوسکے سبب کا اظهار اوس ذوالوجهین پالیسی کي زبان سے نهیں کیا جو یورپ کے دهن حرص و آز میں رہ کر تیغ دو دم کا کام کرتی هے' بلکه اونهوں نے صاف صاف کهدیا :

"اگر آپ نے مصر کو فتح کرلیا' تو وہ مسلمانوں کی عظیم الشان قوت کا مرکز هو سکتا هے - مسلمانوں کو اوس سے بهت بڑي مدد مل سکتي هے - وہ دولت و ثروت کا خزانه هے اور خوش قسمتي سے اسوقت وهاں کے باشندے جنگ کي طاقت بهی نهیں رکهتے" (۱)

چنانچه حضرت عمر رضي الله عنه نے بهت لیت و لعل کے بعد اجازت دیدي -

لیکن جب اسی مصر پر نپولین بونا پارٹ نے حمله کرنا چاها تو اوس برهنه حقیقت پر جسکو عمرو بن عاص نے صاف نمایاں کردیا تها تو برتو پردے پڑگئے' اور فرضي و مصنوعی اسباب نے اصلی غرض کو چهپا دیا - جب فرانسیسي کونسل کے ممبروں نے اوسکي رائے سے اختلاف کیا تها اور حمله کي اصلی وجه دریافت کی تهی تو اوس نے منجمله اور اسباب کے سب سے بڑا سبب وهي بتایا تها جو حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر کو بتایا تها' لیکن جب وہ اسکندریه میں داخل هوا تو معاً زبان حقیقت طراز کا لهجه بالکل بدل گیا' اور وهاں پهونچکر اوس نے جو اعلان جنگ دیا اوس میں حقیقي سبب پر یه غلاف چڑها دیا گیا تها :

" سناجق جو اسوقت مصر کے بادشاہ هیں ایک مدت سے فرانسیسیوں کے ساتهه نهایت ظالمانه اور اهانت آمیز سلوک کر رهے هیں' اور اب هم زیادہ ظلم گوارا نهیں کر سکتے - همارا مقصد صرف یه هے که ظلم کا بدله لیں اور عدل و امن قائم کریں خود مصري بهی اونکے ظلم و ستم سے عاجز آ گئے هیں اور اب همارے ذریعه نجات حاصل کرسکتے هیں "

اٹلی نے طرابلس غرب پر جو ظالمانه حمله کیا تها اس وقت اگرچه اوسکے پهلو میں بونا پارٹ کا بهادر دل نه تها' تاهم اوسکے مونهه میں زبان اوسي کی تهی - اسلیے اوس نے بهی اسباب جنگ کے اعلان میں اسی قسم کے خداعانه فقروں کا اعادہ کیا تها -

لیکن بونا پارٹ کے حملۂ مصر کا ایک سبب اور بهی تها جو اوسکے دل میں مخفی تها' اور اوس نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بهي اوسکی خبر نهیں کی تهی - وہ اوسکی شهرت طلبی اور ابقاے ذکر جمیل کا وہ جذبه تها جو هر سپه سالار کے دل میں مدة العمر نشو و نما پاتا رهتا هے !

و تہذیب کی گلکاریوں هي پر فریفته نہیں هوسکتي تهي - اسکا مقصد ظہور اس بلندي سے جسکے بعد چشم مادہ کچهه نہیں دیکهه سکتي' اور اس وسعت سے جسکے بعد هماری بڑي سے بڑي رصد گاهیں جواب دیدیتی هیں' بہت بلند تر تها :

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون با لمعروف و تنهون عن المنکر' (۳ : ۱۰۲)	تم کو خدا نے دنیا کی بہترین قوم بنا کر نمایاں کیا هے - تم سچائي کا حکم دیتے هو اور دنیا کو برائیوں سے روکتے هو -

(تشریح مزید)

هم کو نہیں معلوم که عظیم الشان مصري دنیا میں کیوں آئے تھے؟ لیکن همنے هیرو غلیفی نقوش کے اندر پڑها هے که انہوں نے بڑي بڑي قوموں کو غلام بنا کر ذلیل و خوار کیا' انکو عجیب عجیب طرح کے آله هاے تعذیب کے شکنجوں میں کسا' جنکي تصویریں "منی فس" کے مندر میں دیکهکر هم اشک آلود هوے هیں' اور اسکے بعد بڑے بڑے مینار بنا کر اور حیرت انگیز عمارتیں کهڑي کرکے دنیا سے چلے گئے - مگر ان تعمیري و صناعي کارناموں کا وجود بهي مظلومي کی ان آهوں اور بے بسی کے ان آنسوؤں کي یاد دلاتا هے جو بلاد نوبه اور کنعان کي مفدوح قوموں نے انکے لیے چار پایوں سے بهي زیادہ محنت کرتے هوے بہاے تھے!

هم نہیں جانتے که روم کے هولناک فاتحوں کا جنکے سر پر تمدن قدیم کا سب سے زیادہ درخشاں تاج نظر آتا هے' کیا مقصد تها؟ مگر هم نے شمالي افریقه میں کئی میلوں تک پهیلا هوا ایک تودہ دیکها هے' جسکے اندر سے کارتهیج کی دیواروں کي ٹوٹي هوئي اینٹیں نکلتي رهتي هیں' اور ایران و شام کي خاک کے ذرے کہتے هیں که همیں سب سے زیادہ خون انهي رومي تلواروں کي لعنت سے نصیب هوا هے!

تاریخ کے عهد قدیم کی تاریکي همیں کچهه نہیں بتلاتي که وہ عظیم الشان ایراني جنهوں نے اصطخر کي عظیم الاثر محرابیں بنائیں اور اپني روایتوں کے اندر دیوؤں سے لڑے اور تمام بحر و بر کو تخت ایران کے آگے سر بسجود دیکها' دنیا میں کیوں نمایاں هوے تھے اور دنیا نے انسے کیا پایا؟ البته دریاے فرات کے کنارے کے وحشت ناک تودے اور کہیں کہیں سے ابهر کر نظر آجانے والي شکسته دیواریں اپنے اندر ایک تاریخ عمل ضرور رکهتي هیں' اور ایران کا سب سے بڑا کارنامه یه بتلاتي هیں که عهد قدیم کے عظیم الشان مشہور تمدن یعنے بابل پر خوفناک درندوں کی طرح وہ چڑهه آے اور اسکي عجیب الصناعة دیواروں کے نیچے بربادي اور تباهي نے انکے مقصد ظهور پر نوحه پڑها!

پهر خود وہ بابل (جو ایرانیوں کی خونخواري پر نوحه خواں هے) دنیا میں کس غرض سے آیا تها اور کیا کرگیا؟ یه سچ هے که اس نے معلق باغ بنائے جو بڑے هي عجیب تھے اور آج بهي عجیب سمجهے جاتے هیں' لیکن اس نے تمدن و انسانیت کے ان باغوں کے ساتهه کیا کیا جو کچهه کم عجیب نه تھے' لیکن باغبان دنیا کے هزارها برسوں کي محنت کی کمائي تھے؟ هولناک بخت نصر کا تاراج کن سیلاب جب شام میں پهیلا هے تو یروشلیم (بیت المقدس) کي زمین کا چپه چپه شادابي و سرسبزي کي بہشت تها' لیکن بابل کے متمدن فرزند وهاں اسلیے آئے تھے که زندگی کی شادابي کي جگه آگ کے حرفوں کے نقشوں میں اپنے ظهور کا مقصد لکهه جائیں! فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا (۱۵ : ۹)

پهر وہ قوم جو ان سب کي جا نشین هوئي - شام سے اٹهي اور روم پهنچي' پهر یونان و مصر اور شمالي افریقه تک پهیل گئي' اسکي نسبت بهي همیں نہیں معلوم که اسکے آنے کا مقصد کیا تها؟ اور گو وہ کوہ " زیتون " کي ایک چٹان پر بتلایا گیا هو' لیکن نه تو روم کي تاریخ میں وہ قابل فهم هے' اور نه پانچویں صدي مسیحي سے لیکر (جبکه اس نے تخت حکومت اور تلوار بے نیام کے ساتهه اپني نمایش کي) پندرهویں صدي مسیحي تک (جبکه اسپین میں مجلس تعذیب روحانئین (انکویزیشن) کام کر رهي تهي) وہ سمجها جا سکتا هے - البته ڈریپر کي رهنمائي میں همنے قرطبه اور غرناطه کي وہ عمارتیں دیکهي هیں جهاں پہلے تمدن کی رونق' علم کی مجلسیں' اور عمران و تهذیب کي آبادیاں تهیں' مگر اسکے بعد وحشت و همجیت کا ایسا سناٹا چهایا' جسے بیسویں صدی کی عالمگیر چہل پہل بهي ابتک دور نه کرسکي!

(امة وسطا)

لیکن دنیا کي ان تمام بڑي سے بڑي قوموں کے بعد' همارے سامنے صرف ایک قوم ایسی آئي هے جس نے اپنے ظهور کے پہلے هي دن اپنا مقصد بتلا دیا تها' اور جو محض قوتوں کا ایک هجوم' طاقتوں کا ایک اجتماع' اور قهر و استیلاے بهیمي کا ایک انقلابي سیلاب نه تها جو آیا اور بہاکر چلاگیا' بلکه طے شدہ کاموں کا ایک کهلا اور اعلان کردہ پروگرام تها' جسے اپنے هاتهوں میں لیکر وہ دنیا کي اجڑي هوئي آبادیوں اور برباد کردہ علم و تمدن کي یادگاروں کے سامنے نمودار هوئي :

الذین ان مکناهم فی الارض' اقاموا الصلوة و اتوا الزکواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر' و لله عاقبة الامور! (۲۲ : ۳۵)	" یه وہ قوم هے که اگر همنے انہیں دنیا میں قائم کردیا تو انکا کام ابادیوں کو اجاڑنا' انسانوں کو قتل کرنا' عمارتوں میں آگ لگانا' اور قهر و استیلا کی لعنت میں عالم انسانیة کو مبتلا کرنا نهوگا' بلکه

وہ کارگاہ عالم میں اسلیے قدم رکهیگی که صلوة الهی کو قائم کرے' محتاج اور کس مپرس انسانوں کو اپنے مال کا شریک بنائے' سچائي اور راست بازي کا حکم دے' اور هر طرح کي برائیوں اور ظلم و فساد کو دنیا میں روکے' اور سب کا انجام کار الله هي کے هاتهه میں هے!"

تاریخ موجود هے اور کئي هزار سال تک کا سراغ هم نے لگا لیا هے' لیکن دنیا میں آجتک کوئي قوم ایسی نہیں آئي جس نے اپنے ظهور کا مقصد یه قرار دیا هو' اور اپنے ظهور کے اول دن ایسے صاف لہجے اور ایسی کهلی روشنی میں اسکا عام اعلان کردیا هو!

(غزوات اسلامیه کي یادگاریں)

پس جس قوم کے ظهور کا مقصد قیام صلوات' امر بالمعروف' اور نهی عن المنکر تها' ضرور تها که وہ جو کچهه کرتي' صرف اسي مقصد کیلیے کرتي' اور اپنے سفر سعي کے هر قدم پر اسي کو ڈهونڈهتي - چنانچه هم دیکهتے هیں که جبکه دنیا کي تمام قوموں کی لڑائیوں کی یادگاریں بربادي و هلاکت اور شر و طغیان کي صورت میں صفحۂ زمین پر باقی هیں' تو اسلام کي غزوات و جهاد کي یادگاریں ایک اور هی رنگ اور ایک دوسري هي حالت میں نظر آتي هیں -

اگرچه اوسکا نقش قدم جس سرزمین پر پڑتا تها' ایک یادگار علم و تمدن بن جاتا تها' لیکن وہ هر سفر جهاد سے اپنے ساتهه صرف روحاني یادگاریں هي لیکر واپس هوئي -

اسکي مادي و علمي یادگاروں پر بہت کچهه لکها گیا هے مگر اس موضوع پر ابتک کسي نے توجه نه کي هم آئنده نمبر میں اسکي روحاني یادگاروں کے چند منظر دکهلاینگے -

گهٹا دیں جنہوں نے اوسکے مفہوم' اوسکے اثر' اور اوسکے لہجے کو بالکل بدل دیا - اسکے بعد مارشل مولٹک کي طرف متوجه هوا' اور فوجي طاقت اور نتائج جنگ کے متعلق تفصیلي گفتگو کي - مارشل موصوف نے کہا : " اگر جنگ لابدي چیز ہے تو اب اس میں جلدي هي کرني چاهیے' کیونکه لیت و لعل سے روز بروز همارے خطرات میں اضافه هوتا جاتا ہے "

بسمارک نے جب اس گفتگو کے ذریعه اونکے دل کو ٹٹول لیا' تو پهر تلوار سے پہلے اپني دست سیاست کے جوهر دکهائے' اور اس تار کو نہایت وضاحت کے ساتهه پڑهکر سنایا جسکو سنکر اونکے چہرے فرط مسرت سے چمک - اور اونهوں نے کہا : " اب اس کا لہجه بالکل بدل گیا ہے " بسمارک کے دل کو اونکي داد نے اور جوهارا دیا اور اوس نے کہا که " یه تار آدهي رات کے قبل هي پیرس میں پہنچ جالیگا' اور فرانسیسي جذبات پر اوسکا وهي اثر هوگا' جو ایک سرخ جهنڈے کا هو سکتا ہے - همارے کامیابي تمامتر اس پر موقوف ہے که فرانس کي طرف سے جنگ کي ابتدا کي جاے' تاکه هم یورپ کو یقین دلاسکیں که هم صرف مدافعت کے لیے اوٹهے هیں " مولٹک نے مسکرا کر آسمان کي طرف آنکهه اٹهائي اور خوشي کے لہجے میں چیخ اوٹها " اگر میں زنده رها تو اپني فوج کي سپه سالاري کرونگا " یه کہکر فرط مسرت سے اپنے سینے پر زور سے ایک گهونسه مارکر اٹهه کهڑا هوا !

اس تصریح سے صاف ثابت هوتا ہے که جنگ کا اصل سبب بسمارک تها' اور اوسیکے پر فریب هاتهوں نے پس پرده اس آگ کو بهڑکایا تها - لیکن دیکهو که ظاهري اسباب نے اصلي حقیقت کو کیونکر چهپا دیا ؟ اگر پرنس بسمارک خود تصریح نه کرتا تو دنیا ابتک اس جنگ کي اصلي تاریخ سے واقف نه هوتي اور ظاهري حالات هي کو حقیقي یقین کرتي !

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین [illegible] کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے بڑا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا جواہر نورالعین بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نورالعین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - دیگر سرمجات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دکھنی اور ایک ہفتہ میں پڑے یعنی ککرے۔ پھولہ۔ ناخنہ۔ پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے۔ عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوہر شباب اور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں۔ ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کر کے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

سندات جواہر نورالعین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف افسر وانیوراڑ - جواہر نورالعین سے میرا نا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر رستم جی فرامجی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہوگیا آپکی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب جالندھری مجھے بچپن سے رتوندھی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نورالعین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی - +

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق میریں سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پروپرائیٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور - دہلی دروازہ -

باب التفسیر

الحرب فی القران

(۳)

(اسباب جنگ کي تشریح)

سیاست کي زبان اگرچه بعض حالتوں میں جنگ کے اسباب و مقاصد کو نہایت پیچدار الفاظ میں بیان کرتي ہے - لیکن استقراء تام و استقصاء جزئیات سے اونکي تعیین نہایت آساني کے ساتهه هوسکتي ہے -

(ابن ادم کی پہلی جنگ)

قرآن مجید سے ثابت هوتا ہے که دنیا کي سب سے پہلي جنگ کو صرف بغض و حسد کے جذبات نے قائم کیا تها :

واتل علیهم نباء ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم یتقبل من آلاخر قال لاقتلنک قال انما یتقبل الله من المتقین لئن بسطت الی یدک لتقتلني ما انا بباسط یدي الیک لاقتلک اني اخاف الله رب العالمین اني ارید ان تبوء باثمي و اثمک فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین - فطوعت له نفسه قتل اخیه فقتله فاصبح من الخاسرین فبعث الله غرابا یبحث فی الارض لیریه کیف یواري سوأة اخیه قال یویلتي اعجزت ان اکون مثل هذالغراب فاواری سوأة اخي فاصبح من النادمین -

من اجل ذلک کتبنا علی بني اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعا (۶ : ۳۷)

اور آدم کے دونوں بیٹوں کا صحیح صحیح قصه ان لوگوں کو سنادو جب که ان دونوں نے خدا کیلیے قرباني کي' لیکن ایک کي مقبول اور دوسرے کي نا مقبول هوئي - اسپر دوسرے نے حسد سے بهر کر کہا: "میں تجهکو قتل کردونگا" دوسرے نے جواب دیا که "یه حسد ناحق کا ہے - اسمیں میرا کوئي قصور نہیں خدا تو صرف پرهیز گاروں هي کي قرباني قبول کرتا ہے - اگر تم نے میرے قتل کیلیے هاتهه بڑهایا تو خیر مجهے قتل کرڈالو' مگر میں تو اپنا هاتهه تمہارے قتل کیلیے کبهي نه اوٹهاونگا کیونکه میں دنیا کے پالنے والے خداے برحق سے ڈرتا هوں - میں چاهتا هوں که تم هي پر میرے اور تمہارے دونوں کے گناهوں کا وبال پڑے اور تم هي اصحاب النار میں داخل هو' بالاخر اوسکے دل نے اوسکو اپنے بهائي کے قتل و خون پر آماده کردیا اور اس نے قتل کرکے اپنے سامنے نا کامیابي کا راسته کهول دیا - پهر خدا نے ایک کوے کو بهیجا جو زمین کرید تا تها تاکه اسکو اپنے بهائي کے دفن کرنیکا طریقه بتاے' اوسکو دیکهکر اوس نے کہا : حیف ہے که میں اس کوے سے بهي گیا گذرا! وه تو اپنے ایک هم جنس کو گاڑنے کیلیے زمین کهود رها ہے لیکن میں انسان هوکر اپنے بهائي کے ساتهه ایسا سلوک کرتا هوں! غرضکه وه اپنے دل میں نادم و متاسف هوا -

اور اسي وجه سے هم نے بني اسرائیل پر یه فرض کردیا که جس شخص نے کسي کو بغیر قصاص کے یا بغیر کسي فساد کے قتل کردیا تو گویا اوس نے اپني گردن پر تمام

امیر جزائر فرنچ قنصل کے پنکھا مار رہا ہے

لیکن جمہوریت کے زمانے میں سلاطین کا اقتدار بالکل اوٹھہ جاتا ہے ' اور انکے شخصی ارادہ کی قوت کلیتاً ضعیف ہوجاتی ہے ' اسلیے جنگ پر انکے انتقامانہ اور شخصی جذبات کا کوئی اثر نہیں پڑتا - تاہم اسباب ظاہری و باطنی کا پردہ بہی قائم رہتا ہے ' اور گو تمام متمدن دنیا کو جنگ کے ظاہری اسباب کا یقین دلا کر حملہ کے جواز کا فتوی لے لیا جاتا ہے - لیکن تہ میں وہی فاتحانہ و غاصبانہ جذبات کام کرتے ہیں جو سلاطین قدیم کے دلوں میں موج زن رہتے تھے -

(جنگ جزائر اور ایک پنکھا)

فرانس نے گذشتہ صدی کے اوائل میں الجزائر پر جو حملہ کیا تھا ' وہ اس حقیقت کو بالکل بے نقاب کردیتا ہے - جزائر کی سرسبزی و شادابی کا خوشنما منظر ایک مدت سے فرانس کے پیش نظر تھا - اسلیے وہ اونکو اپنے مقبوضات میں شامل کرنا چاہتا تھا ' وسائل سیاسیہ ایک سہارا ڈھونڈھ رہے تھے - حسن اتفاق سے اس متمدن سلطنت کو وہی حیلہ ہاتھہ آگیا جو عرب کے وحشیانہ جذبات کو مشتعل کردیتا تھا - ایک خاص معاملہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوے فرانس کے قنصل نے امیر جزائر کو کوئی سخت بات کہدی - امیر نے غصہ میں اوسکے مونہہ پر پنکھا مار دیا - قنصل نے سلطنت فرانس سے اس توہین آمیز برتاؤ کی شکایت کردی - اب فرانس کو حملے کا پورا موقع مل گیا ' اور اس پنکھے کی ہوانے تین برس تک جزائر میں آتش جنگ مشتعل رکھی - فرانس نے امتداد جنگ سے گھبرا کر آخری فیصلہ کیلیے سنہ ۱۸۳۰ میں امیر البحر دوپریہ کی سپہ سالاری میں ۳۷۱۰۰۰ پیادہ ' اور ۴۰۰۰۰ سوار فوج کے دستے روانہ کردے - جزائر اس فوج گراں کا مقابلہ نہ کرسکا - مجبوراً صلح کرلی ' اور عظیم الشان افریقی ملک رفتہ رفتہ فرانس کی نو آبادیوں میں شامل ہوگیا !

آخر میں امیر عبد القادر جزائری کے اندر سے حب الوطنی کی ایک طاقتور صدا اٹھی اور اسنے فرانس سے جزائر کا تخلیہ کرانا چاہا - اس واقعہ سے جنگ کا ایک نیا سلسلہ جاری ہوگیا جو سات سال تک قائم رہا - لیکن بالآخر فرانس نے فتح پائی ' اور امیر عبد القادر کو شام کے اطراف میں جلا وطن کردیا گیا -

(گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی)

ان اسباب ظاہری و باطنی کا ایک بین نمونہ گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی بہی ہے - پرنس بسمارک نے اس جنگ کو جن سیاسی مفاد عات سے بھڑکا یا تھا ' اونکے نتائج نے اس جنگ کی تاریخ کو بالکل منقلب کردیا -

بظاہر سب سے پہلے جرمنی پر فرانس نے حملہ کیا تھا ' اسلیے مورخین نے فرانس ہی کو اس جنگ کا محرک اول قرار دیا ہے - لیکن سنہ ۱۸۹۲ میں خود پرنس بسمارک نے ایک اخبار کے نامہ نگار کے سامنے جس حقیقت کا اظہار کیا ' اوس سے اس جنگ کی تاریخ بالکل بدل جاتی ہے - بسمارک نے اوسکے سامنے اعتراف کیا کہ " ولیم اول شاہ پروشیا کے اوس برقی پیغام کو جو اوس نے فرانس کے متعلق بھیجا تھا ' میں نے قصداً تحریف و تبدیل کرکے شائع کیا ' جسکا مقصد صرف فرانس کے فوجی جذبات کو بھڑکانا تھا " چنانچہ بسمارک نے ایک یاد داشت میں جو اوسکی وفات کے بعد شائع کیگئی ' اس واقعہ کی عجیب تفصیل درج کی ہے - اس یاد داشت کا خلاصہ یہ ہے :

جب پروشیا اور فرانس کے درمیان اسپین کے تخت سلطنت کے متعلق نزاع قائم ہوئی ' تو نپولین نے اپنے سفیر مقیم برلن کو پیغام بھیجا کہ وہ شاہ پروشیا سے بالمواجہہ گفتگو کرکے معاملہ کو فرانس کی خواہش کے مطابق طے کرائے - ۹ جولائی سنہ ۱۸۷۰ کو سفیر نے شاہ پروشیا سے ملاقات کی ' لیکن اوس نے نہایت نرم لہجے میں اوسکے مطالبات سے انکار کردیا ' جو سفیر فرانس کی تحقیر و توہین کے اثر سے بالکل خالی تھا - بسمارک کو اس انکار کا حال پہلے سے معلوم تھا - لیکن وہ ایسے سخت لہجے میں اس انکار کا اظہار کرانا چاہتا تھا جو فرانس کے آتش غضب کو بھڑکا کر تمام فرنچ قوم میں آگ لگادے ' اور اوس جنگ کا سبب بن جاے جسکا وہ مدت سے انتظار کر رہا تھا -

اس جنگ کا انتظار پرنس بسمارک کو اسلیے تھا کہ اس وقت جرمنی کوئی متحدہ قوت نہ تھی اور ملک چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا - ان میں باہم لڑائیاں ہوچکی تھیں اور مرکزی اتحاد کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی - بسمارک نے سوچا کہ اگر اس وقت ایک بڑی خارجی جنگ شروع ہوجاے اور جرمنی پر باہر کا کوئی غنیم چڑھہ آے تو ملک میں حب الوطنی کے جذبات بھڑک اٹھیں گے ' اور تمام قوتیں یک جا مجتمع ہو کر ایک مرکزی قومی طاقت حاصل کرلیں گے - چنانچہ اسی لیے وہ فرانس کو چھیڑنا چاہتا تھا -

لیکن شاہ پروشیا کے نرم جواب نے اوسکو بالکل مایوس کردیا ' اور اب اوس نے دوسرے حیلے ڈھونڈھنے شروع کیے -

۱۳ جولائی سنہ ۱۸۷۰ کو اس نے مارشل وان مولٹک اور بعض دیگر ارکان حکومت کو کھانے پر مدعو کیا - وہ لوگ ساتھہ کھانا کھا رہا تھا کہ میز ہی پر آکر نوکر نے شاہ پروشیا کا ایک تار دیا جو فرانس کے نام روانہ کیا گیا تھا - بسمارک نے اوسکو تمام مہمانوں کے سامنے پڑھا - بادشاہ نے سفیر فرانس کو جس نرم لہجے میں جواب دیا تھا ' اوسنے ان لوگوں کو اس درجہ افسردہ اور مایوس کردیا کہ سب نے کھانے سے ہاتھہ کھینچ لیا - بسمارک تار کو بار بار پڑھتا رہا اور چونکہ بادشاہ نے اسکی اشاعت کی اجازت دیدی تھی اسلیے اوسیوقت ہاتھہ میں قلم لیا ' اور اوسمیں چند ایسی باتیں بڑھا

فرانسیسی قنصل شاہ پروشیا کے سامنے

يحسبون انهم يحسنون صنعا (۱۷: ۱۰۴)

میں بهی بیکار گئیں اگرچه وہ سمجهه رهے هیں که ایک بهت بڑا کام کررهے هیں -

اس بنا پر درحقیقت اسلام سے پہلے جنگ کا پیکر خونیں روح حقیقی یعني مقصد سے بالکل خالي تها اور دنیا کے هاتهه میں کشت و خون کے بعد ندامت کے سوا کچهه نہیں آتا تها - چنانچه ایک جاهلی شاعر جنگ کے آخري نتایج کا داوران حسرت آمیز الفاظ میں کرتا هے :

فآبوا بالرماح مكسرات   وابنا بالسيوف قد انحنينا

وہ لوگ ٹوٹے هوے نیزے اور هم کج شده تلواریں لیکر میدان جنگ سے واپس آے -

یہی وجهه هے که دنیا کی زبانوں میں جنگ کیلیے کوئي ایسا لفظ وضع نہیں کیا گیا جو اسکے مقصد پر دلالت کرتا هو - بلکه جنگ کے تمام نام محض اسکے اوصاف و نتائج هی کا بیان تهے - لیکن اسلام نے جنگ کو "جهاد" کي وسیع اصطلاح کے ماتحت لا کر اسکے مقصد اور حقیقت کو اسکے نام هی سے واضح کردیا -

یہی اعلی مقصد هے جسکے لیے اسلام نے هر موقع پر جد و جهد ' کوشش و سعی ' اور دوڑ دهوپ کي ترغیب دي هے :

لا يستوي القاعدون من المومنين غير اولی الضرر والمجاهدون في سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين درجة وكلا وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما - (ن ۴ ۹۷)

مسلمانوں میں جو لوگ معذور نه تهے بااین همه گهر میں بیٹهے رهے ' وہ ان لوگوں کا مرتبه نہیں پاسکتے جنهوں نے اپنے اموال اور اپني جانوں سے الله کی راہ میں جهاد کیا - ایسے مجاهدین کو گهر میں بیٹهه رهنے والے مسلمانوں پر ایک خاص درجه تک بزرگي دي اگرچه دونوں کیلیے خدا نے بهتري کا وعده کیا مگر مجاهدین کیلیے بمقابله غیر مجاهدین کے اجر عظیم هے -

(وہ اعلی مقصد کیا تها ؟)

قران مجید نے اسکا جواب نهایت مختصر اور ساده الفاظ میں دیا هے :

حتى لا يكون فتنة ويكون الدين كله لله
هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (توبه)

دنیا میں فتنهٔ ظلم و فساد باقي نه رهے اور دین الله کیلیے هو جائے وہ خدا جسنے اپنے رسول کو نوع بشري کي هدایت اور دین حق کي دعوت کیلیے بهیجا ' تاکه اوس کی سچائی کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کردے -

لیکن انهی ساده اور مختصر الفاظ نے عرب کی تاریخ جنگ کا نقشه بدل دیا -

اقوام قدیمه کي لڑائیوں کا اصل مقصد اکثر محض قتل و غارت ' سیادت ' ارضی وسعت ممالک ' عزت و نمود اور اظهار شجاعت هوتا تها - عرب کا بهی یہی حال تها جسکے اندر اسلام کی دعوت شروع هوئی :

وايامنا مشهورة في عدونا
لها غرر معلومة وحجول

"همارے معرکے همارے دشمنوں میں نهایت مشهور هیں - اونکے بیل بوٹے اور نقش و نگار اب تک اچهي طرح چمک رهے هیں"

و الا الن كل الشجاع فانني
بضرب الطلى والهام حق عليم

" اگرچه میں بهت بڑا بهادر نہیں هوں تاهم سر اور گردن اوڑا دینے کا خوب ماهر هوں " (یه گویا کسر نفسي هے !)

مشينا مشية الليث
غدا والليث غضبان

" هم میدان جنگ میں شیر کي چال چلے ' ایسا شیر جو صبح کے وقت شدت گرسنگي میں نهایت غضبناک هوکر شکار کی جستجو میں اٹهه کهڑا هوتا هے -

اس مقصد کا اظهار صرف میدان جنگ هي میں نہیں کیا جاتا تها ' بلکه وهاں سے پلٹ کر عورتوں کو اپنی اپني بهادري کے افسانے سنا کر انهیں اپنے کارنامه اعمال سے مرعوب کرتے تهے :

فانك لو رايت ولن تريه
اكف القوم تخرق بالقنيتا

"اے معشوقه ! اگر تو دیکهتی (حالانکه تیرا دل گرده یه نه تها که دیکهه سکتي) که دشمنوں کي هتیلیاں کیونکر نیزوں سے چهلني جا رهي هیں ' تو تجهکو میدان قیامت کا منظر نظر آجاتا "

كفاك الثاني ممن لم تريه   ورحبت العواقب لبنينا

" اگر تو نے مجهے اس معرکه میں نہیں دیکها تو یه بهتر هے ' ورنه اپنے اور اپنی قوم کے فرزندوں کیلیے تو دعاے خیر کرتي "

لیکن جسطرح عرب کا اصل مقصد " غارتگري " اس مقصد کے منافي نہیں تها ' بلکه دونوں ساتهه ساتهه پورے کیے جاسکتے تهے ' اسي طرح اشاعت و اعلان حق اور دعوت صداقت و عدالة کے ساتهه بهي اس مقصد کو پورا کیا جاسکتا تها - عرب کی لڑائیوں کي تمام خصوصیات صحابه کرام رضوان الله علیهم کے سامنے موجود تهیں ' اور اونکا جوش اون کو اور زیاده نمایاں کرنا چاهتا تها - ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا :

الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه فمن في سبيل الله ؟ (بخاري جزو۴ - ص - ۴)

آدمی کبهی لوٹ مار کیلیے لڑتا هے کبهی شهرت کیلیے اور کبهی میدان میں اپنی شجاعت کے اظهار کیلیے ' لیکن حضور فرمائیں که ان میں سے کون شخص مجاهد فی سبیل الله هے ؟

چونکه اسلام نے هر عمل کا اصول اولین یه قرار دیا هے :

انما الاعمال بالنيات (الحديث)

هر عمل کا ثواب تمهاري نیتوں کي بنا پر هے

اسلیے اگرچه یه مقاصد اشاعت کلمهٔ حق کے منافي نه تهے ' تاهم اسلام جس خلوص اور جس عدالة حقه کا واعظ تها ' اسکے لحاظ سے ضرور تها که اس بارے میں سب سے پہلے نیتوں هی کو درست کرے - کیونکه انهی کا اثر خارج کے تمام اعمال پر پڑتا هے - چنانچه انحضرت (صلی الله علیه وسلم) نے اس سائل کو جواب دیا :

من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله (بخاري جزو ۲۰ - ۴)

جس شخص نے اس نیت سے لڑائی کی که خدا کا بول بالا هو اور اسکی سچائی قائم کی جاے ' تو صرف اسیکا قتال خدا کی راہ میں هے !

حقیقت اگر حقیقت هے تو پردے میں نہیں رہ سکتی - حضرة داعی اسلام علیه الصلوة والسلام نے جهاد اسلامي کي اس حقیقت کا اظهار کیا تو خدا نے عملی نمونه قائم کرکے اونکے اشتباه کو زائل بهی کردیا - ایک غزوہ میں ایک شخص نهایت بے جگری کے ساتهه لڑا

دنیا کا خون لے لیا ' اور جس نے کسی ایک آدمی کو قاتل سے بچایا تو گویا اوس نے تمام دنیا کو زندہ کردیا "

اس بیان کو توراۃ سے ملانے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ وہ آدم کے بیٹے قابیل و ہابیل تھے - ہابیل کی قربانی قبول ہوئی کہ نیکی کی قربانی کبھی رد نہیں ہوتی ' اور قابیل کی قربانی قبول نہ کی گئی کہ وہ دل کا نیک نہ تھا اور بدی کا عمل کبھی قبول نہیں کیا جاتا - یہ دنیا کی پہلی لڑائی تھی جسمیں اولاد آدم نے شیطان سے اپنی بہیمیت سیکھی -

لیکن وہ دونوں درحقیقت آدم کے بیٹے نہ تھے بلکہ " جنگ و صلح " کی مجسم تصویر تھے ' اور آن میں سے ہر ایک تصویر دنیا کو " جنگ وصلح " کا [illegible] منظر ایک ہی وقت میں دکھا رہی تھی - ایک نے جذبۂ حسد سے [illegible] بھائی کو قتل کرکے اوسکے گناہوں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں [illegible] اپنے سر پر لے لیا ' جذبۂ بہیمی و شیطانی کا بدترین نمونہ قائم کیا ' اور نوع انسانی کیلیے سب سے بڑی مصیبت کی بنیاد رکھی - کما ورد فی الحدیث : قال صلی اللہ علیہ و سلم :

لا تقتل نفس الا کان علی آدم کفل منہا (بخاری جزو ۹ ص ۳)

ہر وہ شخص جو قتل کیا جاتا ہے ' اوسکے خون کا ایک حصہ آدم کے اوس بیٹے ہی کی گردن پر ہوتا ہے جس نے قتل و خونریزی کی سب سے پہلے بنیاد ڈالی تھی -

لیکن بعد کو اس ناپاک اور بوجھہ کے ثقل فرط ندامت سے اسکی گردن جھک جاتی ہے : فاصبح من النادمین -

لیکن دوسرے نے صلح کا ہاتھہ بڑھایا اور خون بہانے کیلیے آمادہ نہ ہوا - اوسنے کہا کہ تم میرے قتل پر ہاتھہ اٹھاتے ہو تو اوٹھاو مگر میں تمہارے قتل کیلیے ہاتھہ نہیں اوٹھا سکتا - آخر کار صلح و امن کی ملکوتیت پر جنگ کی بہیمیت غالب آئی اور وہ قتل کردیا گیا - پھر عالم ہوا کا ایک مکروہ ' بد شکل ' مردار خوار ' اور ذلیل پرند جو مقتولین جنگ کی لاشوں کو نوچ نوچ کے کھایا کرتا ہے ' آتا ہے اور اپنے ہم جنس کی لاش دفن کرکے قبر کھودنے کا طریقہ بتاتا ہے ' اسپر قاتل کی بہیمیۃ کو کوے کی حیوانیت سے بھی شرم آنے لگتی ہے کہ : یویلتی اعجزت ان اکون مثل ہذا الغراب فاواری سوءۃ اخیہ ! فاصبح من النادمین - آخر کار خدا اس اولین تمثیل جنگ و صلح کے بعد ہمیشہ کیلیے ایک نظام عدل قائم کردیتا ہے کہ : من اجل ذالک کتبنا علی بنی اسرائیل - الخ

(اسلام اور صلح)

اسلام اسی صلح ہابیلی کا آخری نتیجہ اور اسی نظام عدل کی آخری کڑی ہے - وہ اس ابتدائی عہد بشری سے برابر بڑھتی رہی اور مختلف صورتوں اور متعدد تعلیموں میں ظاہر ہوتی رہی - لیکن دنیا میں ہمیشہ نیکی برائی کے بعد پھیلتی ہے اور نور ہمیشہ ظلمت کے بعد جلوہ افگن ہوتا ہے - اسلام سے پہلے دنیا ابن آدم کی اوسی فطرت اولی پر عمل کررہی تھی ' عرب کی تمام لڑائیاں بغض و انتقام ' رشک و حسد ' منافست و مباغضت کا نتیجہ ہوتی تھیں - حرب داحس اور غبراء نے صرف ایک گھوڑے کے بھڑکا دینے پر تمام عرب میں آگ لگا دی - حرب بسوس نے صرف ایک اونٹنی کیلیے تمام عرب میں قیامت برپا کردی -

مہذب سلطنتوں میں ملک گیری کیلیے جو سلسلہ جنگ قائم ہوجاتا ہے ' وہ اگرچہ اپنی معاشی خصوصیات میں غیر متمدن اقوام اور وحشیانہ لڑائیوں سے کسی قدر مختلف نظر آتا ہے ' لیکن درحقیقت اسکی آخری کڑی بھی اوسی فطرت اولیہ سے جا کر ملتی ہے جسکا ظہور قابیل کی شیطنت کے اندر سے ہوا تھا اور جسکی تمثیل توراۃ اور قرآن دونوں نے دی -

اسلام دنیا میں آیا تو ان دونوں قسم کی لڑائیوں نے سطح ارض کو ایک معرکہ جنگ بنا رکھا تھا ' لیکن اسنے نے دفعتاً لڑائی کے حلق کی شہرگ کاٹ دی :

لا تباغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا " ایک دوسرے سے دل میں عداوت اور کینہ نہ رکھو ! باہمدگر حسد نہ کرو ! اور نہ آپسمیں باہم ایک دوسرے کی جگہہ پر آتے پیچھے ہٹا کر قبضہ نہ کرو ! "

و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا ' کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تفلحون -

اور تم لوگ باہم جنگ و جدل اور قتل و خونریزی کی وجہہ سے گویا آگ کے گڑھے پر کھڑے تھے اور وہ بھڑک رہی تھی ' لیکن خدا نے اسلام کی تعلیم دیکر تمہیں اس آگ سے نکال لیا -

روم و فارس کی مہذب سلطنتیں ملک گیری کیلیے باہم دست و گریباں تھیں - اسلام نے انکے مقابلے میں پکارا کہ دنیا اور دنیا کی پرفضا زمیں اسلیے نہیں بنائی گئی ہے کہ اوس پر بنی نوع انسان کے خون کا سیلاب بہایا جائے ' ایک فریق دوسرے فریق کو نکال کر تمام روے زمین پر خود قابض ہوجاے ' اور آدم کی بہت سی بے خان و ماں اولاد کو نو آبادیاں ڈھونڈھنی پڑیں ' بلکہ دنیا کی سطح صرف اسلیے ہے کہ اوس میں آدم کا ہر بچہ اپنے اپنے مرکز پر قائم رکھکر خدا کی عبادت میں مصروف رہے - اور جو خلقت عبادت الہی کے لیے پیدا کی گئی ہے ' وہ جنگ و خونریزی کے کاموں کے لیے نہیں ہو سکتی :

و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (۵۱ : ۵۶)

ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلیے پیدا کیا ہے ' نہ کہ بغض اور لوٹ مار کیلیے و عداوت ' قتل و غارت ' اور شر و فساد -

اوسوقت جب کہ دنیا نے نظام امن کو بالکل بدلدیا تھا ' جب کہ ایک فریق دوسرے فریق کو پامال ستم کر رہا تھا ' جب کہ ایک سلطنت دوسری سلطنت کے ممالک مقبوضہ کو چھین رہی تھی ' اسلام آیا اور اس ظالمانہ نظام کو بدل کر ایک نیا عادلانہ نظام قائم کیا جسکا مقصد دنیا کی تمام لڑائیوں سے بالکل مختلف تھا -

(مقصد جنگ)

دنیا کی خونریز لڑائیوں کا مقصد جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے ' صرف بغض و انتقام کے تشنہ کام جذبات خبیثہ کی پیاس بجھانا تھا - انسان فرط غیظ و غضب میں اگرچہ جنگ کو ایک عظیم الشان مقصد خیال کرتا ہے ' لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو غضب انسانی مقصد عظیم خیال کرتی ہے ' مدنیۃ فاضلہ اوسکو کوئی مقصد ہی نہیں قرار دیتی - ڈاکہ اور راہزنی کسی متمدن انسان کا مقصد نہیں ہوسکتا ' ظلم و تعدی انسانیت کی غرض نہیں ہو سکتی ' بغض و انتقام کے بعد انسان کے ہاتھہ میں انسانیت کیلیے کیا رہ جاتا ہے ؟ اگر تمدن سچا اور شائستگی واقعی شائستگی ہے تو وہ قومی و جنسی بغض و انتقام کے ساتھہ کبھی جمع نہیں ہو سکتی -

عرب سے زیادہ اس قسم کی جنگ و خونریزی کیلیے کس نے دوڑ دھوپ کی ہوگی ؟ لیکن دیکھو خدا خود کہتا ہے :

ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا و ہم

کیا ہم تمھیں سب سے زیادہ نقصان میں رہنے والونکا پتہ دیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جنکی کوششیں اس دنیوی زندگانی

مارشل وان مولٹک

اس قدر سپاهی ضائع هوے که میدان کا تمام نشیبي حصه لاشوں سے پٹ گیا - فرانس کے مجروحین و مقتولین و اسیران جنگ کی تعداد ۵۰۰۰۰ تک پهونچ گئي تهي ' لیکن پروشین فوج کا بهی بهت زیاده نقصان هوا تها - آخر میں پروشین فوج نے میٹز کے قریب بازین کا محاصره کیا ' اور اوسکے تمام تعلقات پیرس کو منقطع کردیا -

اب وه سخت مصیبت میں گرفتار هوگیا - دوسري طرف سے ولي عهد جرمنی دو لاکهه فوج لیکر شالون کے جنوب کي طرف پیرس کے محاصره کے لیے (میٹز سے آگے) بڑهتا چلا جاتا تها ' اور اوسکي مدافعت میں جنرل مکماهون کا هر قدم پیچهے تها - شاه ولیم بهي اپني فوج کے ساتهه آگے بڑهکر میٹز کے قریب ولیعهد سے ملگیا ' اور اب اس اجتماعي قوت نے پیرس کے محاصره کو بالکل آسان کردیا -

جنرل مکماهون کو شالون سے هٹنے کے بعد کمک پهونچی ' اور اس نے میٹز کے قریب بازین کو مدد پهونچانا چاهي ' لیکن ولی عهد نے اپنا راسته بدل دیا - اب مکماهون نے شمال کی جانب حدود بلجیم تک اسکا تعاقب کیا اور ۲۸ سے لیکر ۲۹ - اگست تک دونوں فوجوں میں معمولی لڑائیاں هوتی رهیں - ۳۰ - اگست کو مکماهون مون میڈي کی طرف بڑها - پروشین فوج نے اس مقام پر اوسکو شکست دیکر ۱۲ توپیں چهین لیں اور هزاروں قیدي گرفتار کیے ' لیکن اسي مقام پر جدید کمک نے دونوں فوجوں کی طاقت میں ایک نمایاں اضافه کردیا - جس سے اوسی رات کی صبح کو ایک عظیم الشان معرکۂ جنگ گرم هوا - لیکن فرانسیسیوں نے بالآخر شکست هي کهائی ' اور مقام سیدان تک پیچهے هٹ آے -

(یوم سیدان)

یکم ستمبر کي صبح کو مکماهون کو پهر کمک پهونچي ' اور وه مقام سیدان کے قریب قلعه بند هو گیا - پروشین فوج نے صبح تڑکے پانچ هی بجے سے حمله شروع کیا ' اور ابتدا میں فرانسیسی فوج نے بهادرانه مدافعت کي - گو دو پهر تک لڑائي جاري رهی ' مگر پروشین کے حمله کو فرانسیسي فوج نے پسپا کردیا - پروشین فوج نے دوسري بار پهر حمله کیا ' لیکن اس مرتبه بهي ناکامیاب واپس هوئی -

فتح و ظفر کے حوصله مندانه جذبات پر یه ناکامي سخت شاق گذري - اسی دن ۳ - بجے کے بعد پهر پروشین فوج نے جانبازانه حمله کیا ' اور اسي حمله نے اس جنگ کا آخري فیصله کردیا - تمام فرانسیسي فوج کے پانوں اوکهڑ گئے اور اونهوں نے راه گریز اختیار کي - پروشین فوج نے تعاقب کیا اور کامیاب واپس آے - اس معرکه میں ۳۰۰۰۰ پروشین سپاهي مجروح و مقتول هوئے - اور فرانسیسي فوج کے ۲۰۰۰۰ جانوں کا نقصان هوا -

(اعتراف شکست)

اسی معرکه میں مارشل مکماهون بهي زخمی هوا اور اوسکی پوري لشکر پر مایوسی چها گئي - بالآخر اوس نے شاه پروشیا کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرلی - نپولین ثالث بهي مکماهون کے ساتهه شریک جنگ تها ' اوسکو بهی مجبوراً سپر ڈالدینی پڑي جن درد انگیز اور مایوسانه الفاظ کے ساتهه اس نے شکست کا اعتراف کیا تها ' وه تذکرۂ عبرت و بصیرت کیلیے همیشه تاریخ میں یادگار رهینگے -

" چونکه میں اپنی فوج کے آگے شریفانه موت مرنے کی قدرت نهیں رکهتا ' اسلیے حضور کے پانوں پر اپنی سپر ڈالدیتا هوں فاعتبروا یا اولي الابصار ! "

شاه پروشیا نے اوسکے ساتهه نهایت شریفانه برتاو کیا - اور خاص اوسکے خاندان کے قیام کے لیے کاسل کے قریب ایک محل خالی کردیا -

(انقلابِ حکومت فرانس)

پیرس میں جب شکست کی خبر پهونچي تو ایک تلاطم برپا هوگیا - تمام لوگ بازاروں میں دیوانه وار پهرنے ' اور قیام جمهوریت کے لیے شور و غل مچانے لگے - بادشاه اور تمام شاهي خاندان سے عمداً نفرت ' بیزاري ' اور علحدگی کا اظهار کیا گیا - اسلیے که نپولین نے تلوار ڈالدي اور پروشیا کے آگے سر عجز خم کردیا -

۴ ستمبر کو تمام باشندوں کے ساتهه وطني والنٹیروں نے بهي جمهوریت کا مطالبه کیا - هاؤس آف لارڈ اور مجلس قانون کے تمام ارکان نے دارالحکومت میں جاکر نوابان فرانس میں سے گیاره اشخاص کي ترکیب سے ایک وقتي حکومت قائم کي - ملک میں اس انقلاب حکومت کا نهایت خوشي اور مسرت کے ساتهه استقبال کیا گیا ' اور جبراً بادشاه کے تمام اعزازات چهین لیے گئے - اور کها گیا که شاهي خاندان نے ملک کے ساتهه خیانت کي هے - بالآخر جمهوریت قائم هوگئی -

ان گیاره شخصوں میں سے مشهور و نامور یه چند اشخاص تهے : عمانویل اراگو ' عمانویل کریمیو ' ژول ویري ' ژول سیمون ژول کا متبنا - ان میں ژول سیمون مشهور مصنف هے -

مارشل مکماهون

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنه ۱۸۷۰ ' ۱۹۱۴ع میں !

(۲)

(پہلا معرکه)

پہلا معرکه مقام ساربروک میں ۳۰ جولائی کو شروع هوا ' اور یکم اگست تک جاری رها - اس معرکه میں میدان فرانسیسوں کے هاتهه رها اور انهوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو هی تین روز کے بعد زمانه نے پلٹا کهایا ' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابی کے ساتهه انهزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچه ۴ - اگست کو وه ولی عهد کی سپه سالاری میں ویسن برگ پر قابض هوگئی - اور فرانس کا سپه سالار جنرل دوای اس معرکه میں کام آیا - نیز تقریباً ۸۰۰ فرانسیسی گرفتار بهی هوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررهی تهی ' لیکن اس تاریخ سے اوس کی فاتحانه جنگ کا زمانه شروع هوا -

۶ - جولائی کے معرکه میں پروشین فوج نے فرانسیسی لشکر کو شکست فاش دی ' اور ۴۰۰۰ فرانسیسی قیدی گرفتار کرلیے - اس معرکه میں فرانس کے ۱۱۰۰۰ سپاهی کام آے ' اور پروشیا کے صرف ۳۵۰۰ سپاهی ضائع هوے - اب ساربروک پهر پروشیا کے زیر علم آگیا -

فاتحانه جوش میں پروشین فوج نے اس قوت کے ساتهه حملے کرنے شروع کیے که فرانسیسی فوج کو کورباک ' رسان افوالد ' اور ٹیونویل سے نکلنا پڑا ' اور انکے ۸۰۰۰ قیدی گرفتار هوگئے - بالاخر فرانسیسی لشکر پیچهے هٹا ' اور پروشین فوج نے میٹز تک فرانسیسی فوج کا تعاقب کیا جہاں سے اوس نے سب سے پہلے اپنے علم هجوم کو بلند کیا تها !

(پیرس میں اضطراب)

پیرس میں اس شکست کی خبر نے ایک طوفان بپا کردیا ' تمام رعایا بدحواس هوگئی ' عام باشندوں میں اس قدر اضطراب پیدا هوا که ارکان سلطنت کو شورش و بغاوت کا خوف پیدا هوگیا ' چنانچه اس فتنه کے فرو کرنے کیلیے یه جهوٹی خبر مشتهر کی گئی که پروشیا نے شکست پائی اور فرانس کو فتح حاصل هوئی ' لیکن جهوٹ کب تک فتح پاسکتا تها ؟ واقعه کی اصلیت بالاخر معلوم هوگئی اور اوس نے پہلے سے بهی زیاده هلچل پیدا کردی - یہانتک که تمام اهل شہر نے وزیر اعظم کے محل کو گهیر لیا ' اور واقعه کی اصلیت دریافت کی - وزیر اعظم نے مجبوراً صرف ویسنبرگ کی شکست کا اعتراف کیا - دوسرے دن روتهه اور کوربرگ کے شکست کی خبر معلوم هوئی تو تمام پیرس وزارت خانه میں امنڈ آیا - اسوقت پیرس میں نپولین ثالث کی بیگم اپنے شوهر کی قائم مقام تهی - اوس نے ۹ - اگست کو فرانسیسی دار الامراء اور کونسل قانون ساز (مجلس تشریعی) کا انعقاد کیا - وزیر اعظم جونہی تقریر کیلیے کهڑا هوا ' لوگوں نے شور مچاکر روک دیا بالاخر - سابق وزارت توڑ دیگئی اور کونٹ پوالک کی صدارت میں جدید وزارت قائم هوئی - اسی زمانے میں جنرل مارشل لابو نے بهی استعفاء دیدیا اوسکی جگه جنرل مارشل بازین فرنچ افواج کا سپه سالار مقرر هوا -

(واقعه و رتهه و ٹیونویل)

اب پروشین فوج پرنس فریڈرک چارلس کی سپه سالاری میں لورین کے دار السلطنت میٹز کی طرف بڑهی جو موجوده جنگ میں مشهور جرمن سرحدی مرکز هے ' اور جنرل وان ورڈرشتین بهی جنوبی جرمن فوج کو لیکر اسٹرا سبرگ کی طرف روانه هوگیا ' جو الزاس کا سب سے بڑا شهر تها - ولی عهد نے بهی جنرل مکماهون کے مقابله کیلیے نانسی کا رخ کیا - جنرل مکماهون نے پہلے هی حملے میں شکست کهائی ' اور شالون سیر مارن تک هٹ آیا - پروشین فوج نے میٹز میں بهی اسی قسم کی فتح حاصل کی ' اور فرانسیسیوں کو سخت نقصانات کے بعد پیچهے هٹنا پڑا -

۱۵ - اگست سنه ۱۸۷۰ع کو پروشین فوج نے نهر موسیل کو بهی (جو میٹز اور ٹیونویل کے درمیان واقع هے) فرانس کے اوس خط رجوع کے توڑنے کیلیے عبور کرلیا جو پیرس تک جاتا تها - ۱۶ کو ٹیونویل کا معرکه پیش آیا جس میں فرانسیسیوں نے سخت شکست کهائی - سب سے پہلے دن آخری مدافعت کیلیے تمام فرانس کی قوت امنڈ آئی ' اور ۱۷ - اگست کو میٹز کے غربی جانب ریزنویل کا عظیم الشان معرکه پیش آیا جو نو گهنٹے تک جاری رها - بازین نے اس معرکه میں بهی شکست کهائی ' اور فریقین نے

[بقیه صفحه ۱۲ کا]

یہاں تک که میدان جنگ نے پاٹ کر تمام صحابه نے اوسکی شجاعت کی داد دی - لیکن آنحضرت (صلی الله علیه وسلم) نے فرمایا " وه جہنمی هے " - ایک صحابی کو اسپر سخت تعجب هوا - اونهوں نے اوسکے تمام زمانۂ جنگ کی دیکهه بهال شروع کردی - حسن اتفاق سے وه ایک موقع پر سخت زخمی هوا ' اور زخم کی تکلیف سے بیتاب هوکر خود کشی کرلی (جو حرام هے کیونکه اسلام کی نظر میں اپنے تئیں زنده رکهنا انسان کا اولین فرض دینی هے) وه صحابی دوڑتے هوے آنحضرت کی خدمت میں آے اور عرض کی : " بیشک آپ خدا کے رسول هیں " آپ نے فرمایا که تم صرف ظاهری حال دیکهکر متاثر هوگئے مگر خدا نیتوں کو دیکهتا هے - اس شخص نے بڑی شجاعت سے لڑائی میں حصه لیا ' لیکن چونکه خلوص و صداقت کے ثبات سے محروم تها - اسلیے حرام موت مرکر اپنی تمام محنت ضائع کردی اور اسی لیے میں نے اُسے جہنمی کہا :

ان الرجل ليعمل العمل اهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من اهل النار
و ان الرجل ليعمل عمل اهل النار فيما يبدو للناس وهو من اهل الجنة
(بخاری جزء - ۴ - ص - ۳۷)

ایک آدمی بظاهر اهل جنت کا کام کرتا هے حالانکه وه دوزخی هوتا هے ' اور ایک آدمی بظاهر دوزخیں کا طریق عمل اختیار کرتا هے ' لیکن وه جنتی هوتا هے !

اسلام کی دعوۃ اولی کا مقصد مخلصین و قانتین کی ایک پاکباز جماعت کا پیدا کرنا تها جسکو هر گروه ' هر جماعت ' هر زندگی ' هر حال ' اور هر ایک میں هونا چاهیے - فوج کی تنظیم و ترتیب میں بهی همیشه یهی مقصد پیش نظر رهتا تها اسلیے اگر آب زمزم میں شراب کا ایک قطره بهی مل جاتا تها ' تو اسلام کے دامن خلوص پر اس سے دهبه آجاتا تها -

چنانچه ایک بار غنیمت کی لالچ سے ایک مشرک نے آپکے ساتهه شریک جهاد هونا چاها - اس نے تین بار درخواست کی لیکن آپ نے هر مرتبه انکار کردیا - یه واقعه تفصیل کے ساتهه صحاح میں منقول هے -

برید فرنگ

(ضرورت قانون سے نا آشنا ہے)

۴- اگست کو جرمن چانسلر نے برلن میں جو تقریر کی تھی، اسکے اقتباسات لندن ٹائمز نے شائع کیے ہیں - ایک موقع پر وہ کہتا ہے :

"حضرات ! ہم ضرورت کے عالم میں ہیں اور ضرورت قانون سے نا آشنا ہے - ہماري فوجوں نے لکسمبرگ پر قبضہ کرلیا ہے اور شاید وہ اسوقت خاک بلجیم پر قدم زن ہوچکي ہونگي - حضرات ! یہ اقدام بین الملي قانون کے خلاف ہے - یہ بھی صحیح ہے کہ فرانس نے برسیلز میں یہ اعلان کیا ہے کہ جب تک انکے حریف بلجیم کي ناطرفداري کا پاس کرینگے، اسوقت تک وہ بھی لحاظ کریگا - تاہم ہم کو یہ بھي معلوم ہے کہ فرانس تاراج کرنے کے لیے تیار کھڑا ہے - فرانس انتظار کرسکتا ہے مگر ہم انتظار نہیں کرسکتے - ہمارے سرحدي بازو پر فرانسیسي فوج کي نقل و حرکت ہمارے لیے ایک آفت ثابت ہوسکتی ہے - اسلیے ہمیں لکسمبرگ اور بلجیم کے جائز اعتراض کو مجبوراً پامال کرنا پڑا ہے -

ہم علانیہ کہتے ہیں کہ ہم ایک حق تلفی کے مرتکب ہو رہے ہیں، مگر جونہی ہمارا فوجی مقصد حاصل ہوجائیگا، ہم فوراً اسکی تلافی کی کوشش کرینگے - جو کوئی بھی ہماری طرح خطرہ میں ہوگا اور اپنے بلند ترین مقبوضات کے لیے لڑ رہا ہوگا، اسکا صرف یہی ایک خیال ہوگا کہ کسی طرح قطع و برید کرکے اپنا راستہ نکالا جاے"

نیر ایسٹ اپنی تازہ ترین اشاعت کے ایڈیٹوریل نوٹس میں لکھتا ہے :

" انگریزي امیر البحر کے "سلطان عثمان اول" اور "رشادیہ" لے لینے کی خبر سے ایتھنس میں جو مسرت و شادمانی پیدا ہوئي تھی اسکو اس خبر سے کسقدر صدمہ پہنچا ہوگا کہ جرمنی کے "گیوبن" اور "بریسلا" جہاز اب عثمانی بیڑے کی فہرست میں نظر آتے ہیں - اب بحر ایجین میں بحري قوی کے توازن کا میلان یونان کے خلاف ہے -

جو شخص یہ جانتا ہے کہ ایک طرف تو بعض اعضاء انجمن اتحاد و ترقي کو سالونیکا کی روایات کے ساتھہ کسقدر شدید وابستگي ہے، اور دوسري طرف جزائر ایجین کے متعلق ترکوں کی حسیات کیا ہیں؟ وہ اس امر کے معلوم کرنے میں ناکام نہیں رہیگا کہ "گیوبن" کی آمد ایجین کے نا طے شدہ سوال کے لیے ایک سنگین پیچیدگی ہے - غرض حالت سنگین ہے گو اتنی سنگین نہ ہو کہ ان افواہوں کو تسلیم کرلیا جاے، جو ان فقروں کے لکھنے کے وقت مشہور ہو رہی ہیں -

شاید حالات کا سب سے زیادہ تشفي بخش پہلو یہ ہے کہ موسیو وینزیلوس " اتحاد بلقان " کے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یونان کی تمام دوسري سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس نازک وقت میں انکی مساعدت کے لیے بظاہر مستعد معلوم ہوتے ہیں -

اگر ترکي کو غلط مشورہ دیا گیا کہ وہ موجودہ حالت میں اپنے آپ کو بالکل خطرہ کے اندر ڈالدے (جو ایک حماقت ہے جسکے متعلق ہمیں امید ہے کہ ترک اسکے ارتکاب کے قابل نہ ہونگے) تو ایک طرف کے پلہ میں اسکے وزن کا توازن دوسرے طرف کے پلے میں اسکے ہمسایوں کے وزن سے ہوجائیگا "

نیر ایسٹ اسي اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں لکھتا ہے :

" گیوبن " اور اسکے رفیق (بریسلا) کا ایک حریف طاقت کے پاس سے نکلکے ایک نا طرفدار طاقت کے پاس عین جنگ کے زمانہ میں چلا جانا قسطنطنیہ پر ڈپلو میٹک اعتراض کی ایک بنیاد پیدا کرتا ہے - لیکن یہ ایک اہم واقعہ ہے کہ اگر جنگ کا ایک خوفناک انجن معرکہ کی اس صف سے نکلگیا ہے جو ہمارے مقابلہ میں آراستہ کی گئی ہے، تو وہ باب عالی کے ہاتھہ میں چلا گیا ہے، اور ہمکو یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ جو لوگ اسٹنبول کی پالیسي پر قابض ہیں، وہ مغرب کے دل پر اس احساس کے نقش کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ صلح پسند ارادوں کے متعلق انکے عہد و پیمان میں صداقت و واقعیت ہے "

غالباً نیرایسٹ کے دفتر میں یہ پیغمبرانہ اخلاق اس وقت ظاہر کیا جا رہا تھا، جب کہ خود یورپ کے باہمی پیمان ہاے صلح و امن کا جنازہ دفن ہوچکا تھا ! سب سے زیادہ دلچسپ حصہ مضمون کے خاتمہ کا ہے :

"انجمن (اتحاد و ترقی) کے ایک حصہ پر افسوس اور دوسرے حصہ کے حوصلوں کی قدر دانی کي جا سکتی ہے، اور بہت سے لوگوں سے انہیں عملي ہمدردي بھی حاصل ہوگی، لیکن ہم اس واقعہ کو ایک بد قسمتي خیال کرتے ہیں کہ ان حوصلوں کے خوش کرنے اور ان افسوسوں کے بدلہ لینے کے مواقع ایسے وقت میں حاصل ہوے ہیں جب کہ قسطنطنیہ کی پالیسي پر متحدہ طور سے دباؤ ڈالنے کے لیے یورپ موجود نہیں ہے " انہ لحسرۃ علي الکافرین و انہ ہوالحق الیقین فسبح بحمد ربک العظیم -

اسی ہفتہ ، نیر ایسٹ اپنے ایک دوسرے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھتا ہے :

" یہ اعلان کردیاگیا ہے کہ مصر جنگ کی حالت میں ہے اور انگریزي جماعت کے زیر سایہ ہے - اسکی تفسیر صرف یہ کی جاسکتي ہے کہ سرکاري طور پر خدیو ، سلطان کے ساتھہ تعلق برطانیہ کے تعلق کے مقابلہ میں کم تسلیم کیا گیا ہے - جسوقت کہ مصر کا براے نام بادشاہ (سلطان المعظم) سنہ ۱۹۱۱ع سے سنہ ۱۹۱۳ع تک جنگ میں مصروف تھا، تو اسوقت وہ جنگ کی حالت میں نہ تھا، مگر اب کہ انگریزی فوج نے ٹیوٹینک شاہنشاہوں (یعني قیصر جرمني اور شاہنشاہ آسٹریا ہنگري) کے مقابلہ میں اپني تیغ علم کی ہے، تو اسکی حالت بالکل برعکس ہے !

ہم کسی روایت کو الٹنا نہیں چاہتے جب تک کہ وہ محض بےضرر اور خوشنما رہے - مثلاً یہ کہ عباس حلمی (خدیو حال مصر) ایک عثمانی پاشا اور وراثتاً مصر کے وائسراے ہیں - مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ اس کیچیولیشن (مشروط اطاعت) کا دور ختم ہوجانا چاہیے جسکی وجہ سے خدیو کی بادشاہي کا استعمال نہایت - سنگین طور پر پابزنجیر ہے " یعني نیرایسٹ کے خیال میں وقت آگیا ہے کہ ترکی کا تعلق مصر سے بالکل منقطع کردیا جاے اور اسکا آخري فیصلہ ہوجاے ! وما تخفی في صدورہم الاکبر !

۵ ستمبر کو اس وقتي حکومت نے جمهوريت کا علم اعلان کيا اور وه بالاتفاق تسليم کرليا گيا - نپوليں کي بيگم بهاگ کر انگلستان چلي آئي ' اور تمام سلطنتوں ميں سب سے پہلے ولايات متحده نے فرانس کي جمهوريت کا اعتراف کرليا -

(محاصرهٔ پيرس)

ليکن اوبلتے هوے چشموں ' اوبهرنے والي موجوں ' اور بهنے والي طاقتوں کو کون روک سکتا هے ؟ مکماهون اور نيپوليں کے اعتراف شکست کے بعد شاه پروشيا نے ۴ لاکهه سپاهيوں کو ليکر پيرس کا محاصره کرليا - اب باشندگان پيرس کے سامنے صلح کے سوا نجات کي اور کوئي راه نه تهي - چنانچه مشهور فرانسيسي سياسي و مورخ تيارے نے ' جسکا ذکر اوپر گذر چکا هے ' اس غرض سے لندن ' وائنا ' پيٹرسبرگ کا سفر کيا ' ليکن ان سلطنتوں نے بيچ ميں پڑنے سے انکار کر ديا -

ژول فيور وزير خارجيه فرانس نے خود کونٹ بسمارک سے صلح کے متعلق گفتگو کي ليکن اوسنے جواب ديا :

" صلح ناممکن هے ' کيونکه اسوقت پيرس ميں کوئي مستقل حکومت نہيں هے - ساتهه هي پروشيا صوبه الزاس اور لورين کے الحاق سے دست بردار بهي نہيں هو سکتي "

اگرچه فرانسيسيوں نے اپنے مقبوضه ممالک کے ايک چپه دينے سے بهي انکار کيا ' ليکن پروشين حکومت نے فتح کے پہلے هي سے استراسبرگ ميں اپني ايک فوج بهيجدي - اور اس نے اسپر فوجي قبضه کرليا -

۱۹ سپٹمبر کو تقريباً نصف ملين پروشين فوج پيرس کے گرد جمع هوئي اور اوسکے محاصرے کا اعلان کيا - اسوقت پيرس ميں ۲۳۰۰۰۰ فوج تهي - اب فرانسيسي صلح سے مايوس هوگئے تهے ' اسليے اونہوں نے جان پر کهيل کر مدافعانه حملے کا عزم کرليا - حکومت وقتيه کے بعض ارکان محاصره سے پہلے هي تولوں چلے گئے تهے ' اور وهاں سے بيروني دنيا کي خبريں غباره کے ذريعه پيرس کے اندر پہونچاتے رهتے تهے -

جنرل گريبالڈي نے اپنے دونوں لڑکوں کے ساتهه جمهوريت اعتراف کرليا ' اور ايک لاکهه مزيد فرانسيسي فوج آکر جمع هوگئي ' ليکن محاصره پيرس هي تک محدود نه تها ' جنرل بازين نے ميٹز ميں بهي مجبور هو کر شکست تسليم کرلي تهي - باشندگان پيرس پر ميٹز کا سقوط نهايت شاق گذرا اور اونهوں نے جنرل بازين پر بهي خيانت کا الزام لگاديا ' کيونکه اوس نے اب تک جمهوريت کا اعتراف نہيں کيا تها - چنانچه اوسکے گرفتار کرلينے کا سرکاري اعلان هوا -

(اتحاد جرمني)

اسي محاصره کے زمانے ميں جرمني کے تمام مستقل صوبے پروشيا کے ساتهه ملحق هوگئے اور جرمني ايک متحده سلطنت بن گئي - وليم اول شاه پروشيا کو اوسکا بادشاه بنايا گيا ' اور جنوري سنه ۱۸۷۱ ميں اسکا اعلان عام کرديا گيا - اس طرح اتحاد جرمني اور " جرمن امپائر " کے اس خواب کي تعبير ملگئي جو پرنس بسمارک نے ديکها تها اور اسکي تعبير جنگ فرانس و جرمني کے خون و هلاکت کے اندر ڈهونڈهي تهي -

(انعقاد صلح)

اب پروشين فوج کے محاصره نے فرانسيسيوں پر دنيا تنگ کردي اور صلح پر بالکل مجبور و مضطر هوگئے - بالآخر تين هفتے کي هنگامي صلح پر دونوں سلطنتوں کا اتفاق هوا ' اور اس اثناء ميں فرانسيسيوں کو مقام بوردو ميں انعقاد مجلس صلح کيليے وکلاء کے انتخاب کرنے کا موقع ديا گيا - ۲۸ جنوري سنه ۱۸۷۱ع کو فرانس کي طرف سے ژول ويز اور پروشيا کي جانب سے بسمارک کا نام پيش کيا گيا - فرانسيسيوں ميں وکلاء کے انتخاب کے بارے ميں سخت اختلاف هوا ' ليکن ۸ فروري کو جمهوري راے غالب آئي اور ۱۵ وکلاے صلح کا اور انتخاب هوگيا -

۱۵ فروري کو بوردو ميں تمام وکلا کا جلسه هوا ' اور موسيو تيارے کو مجلس صلح و حکومت جمهوريه ' دونوں کا پريسيڈنٹ مقرر کيا گيا - ۲۸ فروري کو بهت سے بحث و مباحثه کے بعد ايک معاهده لکها گيا جسکے ذريعه استراسبرگ اور الزاس کے پورے صوبے ' اور لورين کے پانچويں حصے کا الحاق جرمني کے ساتهه کرديا گيا - ميٹز بهي اس ميں شامل تها - اسکے علاوه فرانس سے پانچ برس کي مدت ميں ۲۰۰۰۰۰۰۰ گني کا تاوان جنگ بهي دلوايا گيا ' اور اسي پر جنگ کا خاتمه هوگيا -

اس جنگ پر تقريباً نصف صدي گذر گئي ' ليکن فرانسيسيوں کے دل پر اسکا داغ هميشه تازه رها -

برقی آلہ کان

يه جرمن سے آئے هيں ان کو کان ميں رکهنے سے بالکل بهره آدمي بخوبي دور و نزديک کی هر ايک آواز بات چيت سن سمجهه سکتا هے اور کسي کو نظر نہيں آتے نه کچهه تکليف و الکن معلوم هوتي هے - هم ان کو اس شرط پر فروخت کرتے هيں که اگر فائده مند نهو تو قيمت واپس کر دينگے - بهرا پن کسي قسم اور کسي سبب سے هو سب کو يکساں نفع ديتا هے - روپيه پيشگی آنے پر محصول پارسل وغيره معاف ' ورنه هر خريدار کو بذريعه وي پي روانه هوتے هيں قيمت في جوڑه ۵ روپيه -

المشتهر يو - ايم بنگاله - اينڈ کو - متهرا

خالص اسلامی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنيه و مصر

ترکی ٹوپي - هر قسم کي ملائم و چٹائی استر دار ' هر رنگ و هر سائز کي مبلغ ايک روپيه سے تين روپيه تک کي قيمت کا موجود هے ' کالپاک - انور پاشا ٹوپي - خاکي سبز کاهی و سياه رنگ کی قيمت ۴ روپيه و تين روپيه آٹهه آنه -

خادم قوم - ايس - ايف - چشتي اينڈ کمپنی - دهلی
سول ايجينٹ براے هندوستان
فبريقه هرکه - همايوني - معروفي قسطنطنيه فبريقه نيشنل
ايجپشين - دي تاربوش - قاهره مصر

موجودہ عہد کا بیٹل شپ

فرانس کا ایک جدید ترین جنگی جہاز
(سنہ ۱۹۱۳ع)

ایک وسیع ٹکڑا ہے - اس مقام سے فاصلہ پر ایک کارخانہ ہے جہاں فولاد کی چادریں اور سلاخیں ڈھلتی ہیں - چند کشتیاں ان چادروں اور سلاخوں کو لاکے اس زمین کے ٹکڑے پر ڈالدیتی ہیں - اس مقام پر ریک یا الماریاں ہیں جن میں یہ بڑی بڑی چادریں رکھی جاتی ہیں

ان کا طول ۴۰ فیٹ اور وزن ۷ ٹن کا ہوتا ہے - غور کیجیے کہ ایک چھوٹی سی تعمیر گاہ کیونکر اسقدر طویل اور بڑی سلاخوں اور چادروں سے کام لینے کیلیے کافی ہوسکتی ہے ؟

اب ذرا ہموار کرنے والے آلے (پلیٹز) کو دیکھیے - آپ کو معلوم ہوگا کہ جیسے ایک تولنے والی مشین ہے اور اس کے پچھلے مقام پر ایک آدمی کھڑا ہے - یہاں پر جو چادریں رکھی ہیں انکا سرا پیچھے کی طرف ہوتا ہے - اور وہ آدمی انکے سرے کے برابر برابر دوڑتا چلاجاتا ہے اور کنارے ہموار کرتا جاتا ہے - اسکی روز ۳۰ میل کی ہوتی ہے - بظاہر یہ مسافت کافی معلوم ہوتی ہے اور ایک یا دو سال پہلے یہ کافی سمجھی بھی جاتی تھی، مگر اب اسکو اندازہ ماضی سمجھیے کیونکہ یہ مسافت بالکل ناکافی ہوگئی ہے اور اب فولادی چادروں کا طول ۳۰ فیٹ اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے

تعمیرگاہ میں ہر شے پریشان کن ہوتا ہے اور انکی روانگی کی ایک منزل مقصود متعین ہے - سلاخوں اور چادروں کے ہزارہا ٹکڑے ہوتے ہیں - مگر یہ عجیب بات ہے کہ جو ٹکڑا جہاں جانا چاہیے ٹھیک اسی مقام پر جاتا ہے، اور ذرا بھی بے ترتیبی نہیں ہوتی - اور دیکھیے یہ چوڑی سلاخیں ہیں - انکے کناروں کو اسطرح موڑنا چاہیے جسطرح کاغذوں کے کنارے مڑے ہوتے ہیں - یہ سلاخیں بسرعت تمام ایک دبانے والی مشین میں پہنچ جاتے ہیں، اور جب چند سکنڈ کے بعد نکلتے ہیں تو انکی وہی شکل ہوجاتی ہے جو مطلوب و مقصود ہے - اسکے بعد ایک اور مشین ہے جو مختلف شکل کے کونوں میں انہیں ڈھالدیتی ہے

اب دوسری طرف نظر اٹھا کے دیکھیے - یہاں سوراخ کرنے والی مشینیں ہیں - یہاں جو سوراخ ہوتے ہیں انکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کیل کو نہایت مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں - اس مقام پر آپ کو کچھ آدمی سیاہ عینکیں لگائے ہوے نظر آتے ہونگے - انکے ہاتھوں میں لچکدار پائپ ہیں - ان پائپوں سے نیلگوں گیس نکلتا ہوا نظر آتا ہوگا - یہ گیس آکسی ایسیٹیلین کے شعلے ہیں جو سخت سے سخت لوہے کو بھی لمحوں کے اندر نرم کردیتے ہیں

اب آپ جہاز کی کمانیوں کے نیچے کھڑے ہوں - یہ کمانیاں نصف حصہ تک فولاد کی چادروں سے ڈھکی ہوئی ہیں ٹھن - ٹھن ٹھن .... یہ ہتھوڑوں کی آواز ہے جو مسلسل فولاد کی چادروں پر پڑ رہے ہیں - اور گویا اپنی آہنی ہنسی میں قہقہا لگا رہے ہیں کہ باوجود ایسی ایسی عظیم الشان مشینوں کی ایجاد کے ابتک انسان کی دستی صنعت سے صناعة بے نیاز نہیں ہوسکی ہے !!

یہ ہتھوڑے چادروں کے ٹکڑوں کو جا بجا جوڑ رہے ہیں -

اب ذرا جہاز کے مختلف اجزاء و حصص کی ترتیب سمجھ لیجیے - سب سے پہلے جہاز کا پیندا ہوتا ہے جسکو انگریزی میں "کیل" کہتے ہیں - اسکے بعد دو باہری طرف اور اوپر کی جانب نکلی ہوئی کمانیاں ہوتی ہیں، جنکو انگریزی میں "رب" کہتے ہیں - یہ کمانیاں پیندے کے دونوں طرف ہوتی ہیں، اور انکی شکل بالکل اس طرح کی ہوتی ہے، جیسی چت لیٹنے کے وقت ہماری پسلیوں سے پیدا ہوجاتی ہے - ہماری پسلیوں پر گوشت اور کھال کا غلاف ہے - اسی طرح جہاز کی ان "پسلیوں" پر بھی آہنی چادروں کا غلاف ہوتا ہے -

اتنا تو آپ خود قیاساً اندازہ کرلے سکتے ہونگے کہ ایک جہاز میں کتنی ملیں چھوٹی بڑی کیلیں ہوتی ہونگی جنسے جہاز کی زمین تیار ہوتی ہے -

(کمپریسر)

پورٹسموتھ کی تعمیرگاہ میں ایک کمپریسر (یعنی ہوا کو دبانے والی مشین) ہوتی ہے - یہ مشین ہر منٹ میں ۴ ہزار فیٹ مربع ہوا کو فی انچ سو پونڈ وزن کے اوسط سے دباتی ہے - یعنی اسکی ایک انچ ہوا میں اتنی طاقت ہوتی ہے جتنی ایک سو پاونڈ وزن کی کسی چیز میں ہوسکتی ہے -

اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ جب ہوا دبائی جاتی ہے تو اسمیں کتنی طاقت پیدا ہوجاتی ہے ؟

اس مشین کے جوڑنے اور چلانے میں بڑی رقم صرف ہوتی ہے - اسکا ہر ہینڈل ٹول جب چلتا ہے تو ۳۵ پونڈ خرچ کراتا ہے، اور پھر ایسے ہنڈل ٹول ایک دو نہیں بلکہ بہت سے درکار ہوتے ہیں

(ہوائی ہتھوڑے)

یہاں آکر ہوائی ہتھوڑے بھی نظر آئینگے - ان میں سے ہر ہتھوڑے کی ایک ضرب کا وزن ۳۴ پونڈ ہوتا ہے - ان ہتھوڑوں تک ہوا ربر کے پائپوں میں سے آتی رہتی ہے جو رنگ کے کوڑ سانپ کی طرح پیچ کھائے پڑے رہتے ہیں - ان ہوائی ہتھوڑوں کے چلانے کے لیے ہاتھ کی سخت کروٹ کی ضرورت ہوتی ہے - ابتدا میں مزدوروں نے انکے چلانے سے انکار کردیا تھا - کیونکہ انکے چلانے کے بعد انکے ہاتھ اور بازو مجسم رعشہ ہوجاتے تھے - واقعی انکی یہ شکایت بجا تھی - ان عفریت طاقت ہوائی ہتھوڑوں کے پکڑنے سے انکے عضلات اور اعصاب کانپنے لگتے ہیں - مگر عادت کا دیو بھی کچھ کم مضبوط نہیں ہے - مزدور جب چند دن تک کام کرتے رہتے ہیں تو بخوبی عادی ہوجاتے ہیں، اور اسکے بعد انہیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی

(کرین اور کینٹری)

جب جہاز کا ڈھانچہ ساخت میں ہوتا ہے اور اسکا اساسی و اصلی حصہ بنایا جاتا ہے، نیز جب وہ پانی میں اتار دیا جاتا ہے اور اسکے باقی حصہ کی تکمیل ہوتی ہے، تو ان دونوں حالتوں میں وزنی پرزوں کے اٹھانے کیلیے کرین اور کینٹری نامی آلات بار برداری کی ضرورت ہوتی ہے - ایک کینٹری کی قیمت ۴۰ ہزار پونڈ ہے -

ملکہ الزبتھ کے عہد کا ایک جنگی جہاز
(سنہ : ۱۵۵۸ م)

بحریات حدیثہ

ایک دوسرا قدیم برطانی جنگی جہاز جنگ اسپین میں (سنہ ۱۵۸۷ م)

مراکب بحریہ عظیمہ

و السابحات سبحا !

بیٹل شپ

عظیم الشان جنگی جہازوں کا وجود اور انکے ہولناک اور مہیب آلات دنیا کے ترقی علمی دور کا سب سے زیادہ خونریز منظر ہیں - سائنس نے آج اپنی قوت کی سب سے بڑی نمایش جس میدان میں کی ہے' وہ بحری آلات و اساطیل ہی کا خوفناک میدان ہے !

موجودہ جنگ یورپ نے کرۂ ارضی کے خشکی اور تری' دونوں میں آتش ہلاکت مشتعل کردی ہے : ظہر الفساد فی البر و البحر ! بحیثیت مجموعی ابتک خشکی کا معرکہ زار فرانس' آسٹریا ہنگری' اور روس کا مشرقی حصہ تھا جو اچھی طرح گرم ہوچکا ہے' لیکن آنے والا بحری معرکہ ابھی باقی ہے جو بحر شمالی اور بالٹک کی سطح آبی کو رنگین کریگا' اور ملکۂ بحر (انگلستان) اپنے تخت خونیں پر آگ اور دھویں کا نقاب ڈالکر جلوہ افگن ہوگی - یہ حصہ پچھلے حصے سے بھی زیادہ ہولناک ہوگا اور انگلستان اور جرمنی کا بحری تصادم قوتوں کی سب سے بڑی ٹکر ہوگی جو ابتک دنیا میں ہوئی ہے !

بحری میدان کے تمام معرکوں کا دار و مدار جنگی جہازوں کے تشکل و تعداد اور انکے ضعف و قوت پر ہے' اور جب تک انکے متعلق کچھ معلومات حاصل نہوں' بحری واقعات سے صحیح دلچسپی پیدا نہیں ہوسکتی - لیکن ہندوستان میں عام طور پر بہت کم لوگوں کو انکا حال معلوم ہے - حتی کہ ہزارہا اخبار بین اشخاص یہ تک نہیں جانتے کہ آجکل روزانہ تار برقیوں میں جنگی جہازوں کی جن قسموں کا تذکرہ ہوتا ہے' انسے کس قسم کے جہاز مراد ہیں' اور کروزر' اٹلانٹک کروزر' سب میرین' دسٹرائر' دریڈ ناٹ' بیٹل شپ' تار پیڈو' وغیرہ اقسام میں باہم کیا فرق ہے ؟

اسلیے ہم چاہتے ہیں کہ آجکل کی بحری ترقیات کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین شروع کریں - سب سے پہلے بیٹل شپ جہازوں کی صنعت اور مالی مصارف کے متعلق چند دلچسپ معلومات فراہم کرینگے

(ہولناک صناعی نمائش)

ایک بیٹل شپ کی ساخت میں دو سال اور دو ملین پونڈ سے زائد روپیہ خرچ ہوجاتا ہے - اتنی مدت اور یہ رقم بجاے خود بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے' لیکن اگر آپ بیٹل شپ کی ساخت کے طریق پر ایک نیم تفصیلی نظر بھی ڈال لیں اور ساتھہ ہی کام کی اہمیت اور وسعت کو بھی پیش نظر رکھیں تو یہ دونوں چیزیں ذرا بھی آپکے لیے تعجب انگیز نہ ہونگی -

ایک بیٹل شپ میں ۹ ہزار ٹن (ایک ٹن ۴۰ من کا ہوتا ہے) تو صرف فولاد کی چادریں اور آہنی توسے ہوتے ہیں' اور اسکی زرہ ۵ ہزار ٹن کی ہوتی ہے -

اسکی مختلف مشینیں جنکی مدد سے وہ چلتا ہے' ۲۵۰۰ ٹن کی ہوتی ہیں' اور اسیقدر وزن اسکے اسلحہ کا بھی ہوتا ہے -

اتنے وزنی جہاز کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کی تعمیر گاہ جدید ترین آلات سے آراستہ ہو - مثلاً کسی زمانے میں تعمیر گاہ کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک پرزوں وغیرہ کے لیجانے کے لیے ۳۰ یا ۴۰ ٹن وزن تک لیجانے والے آلات بار برداری کافی ہوتے تھے' مگر اب چونکہ جہازوں کا مجموعی وزن بہت بڑھگیا ہے' اسلیے یہ آلات ناکافی ثابت ہوے ہیں - اسوقت جس تعمیر گاہ میں بیٹل شپ بنتے ہیں' اسکے لیے کم از کم ایک سو ٹن وزن اٹھانے والے آلات چاہئیں !

اس قسم کے ایک آلے کی قیمت ۴ ہزار پونڈ ہوتی ہے - یعنی ۹۰ ہزار روپیہ !! -

بیٹل شپ میں ایک خاص قسم کا پہیا ہوتا ہے جسکو اصطلاح بحریات میں "ٹربائن" کہتے ہیں - اس پہیے کے بنانے کے لیے جتنی مختلف قسم کی مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے' انکی قیمت ۲۰ ہزار پونڈ ہے !!

جہاز کی ضروریات تعمیر کی یہ بالکل معمولی مثالیں ہیں' ورنہ یوں تو ایک ایک پرزے اور ایک ایک حصہ کے لیے صدہا بیش قیمت آلات کی ضرورت ہوتی ہے -

علم میکانک کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو کام انسان دیر میں اور زیادہ محنت سے کرتا ہے' وہ آلات کے ذریعہ تھوڑے وقت اور کم محنت میں انجام پذیر ہو جاتا ہے -

مسٹر فالف (جنہوں نے خود ایک تعمیر گاہ میں جاکر تفصیل کے ساتھہ جہازوں کو بنتے دیکھا ہے) "لنڈن میگزین" میں لکھتے ہیں:

"میں نے بیٹل شپ کی تعمیر گاہ میں انسانی محنت بچانے والے آلات کی ایجاد کے عجائب و غرائب دیکھے - بعض مشینوں کو دیکھا کہ وہ فولاد کی چادروں میں برق کی سرعت کے ساتھہ سوراخ کر رہی ہیں - بعض ایک ایک انچ موٹی چادروں کے کنارے اسطرح برابر کر رہی ہیں جیسے ایک نہایت چابکدست بڑھئی کسی معمولی لکڑی کے تختے کے کنارے ہموار کرتا ہے - ایک طرف دیکھا کہ بعض حیوانی جبڑوں کی شکلیں اور رولر ہیں جو موٹی موٹی فولادی چادروں کو دبا کے اسطرح حسب مرضی موڑ دیتے ہیں' جسطرح ہم تم معمولی کارڈ کو اپنی چٹکی میں دبا کے موڑ دیں ! - ان موڑنے والی مشینوں میں سے صرف ایک مشین کے نصب کرنے میں ۹ ہزار پونڈ صرف ہوتے ہیں !

یہ مشینیں جسطرح فولادی سلاخوں اور چادروں پر اپنے تصرفات کرتی ہیں' اسکا منظر بھی نہایت عجیب و غریب اور سحر آفریں ہوتا ہے -

تھوڑی دیر کے لیے اپنی قوت متخیلہ سے کام لیجیے اور یہ تصور کیجیے کہ ایک طویل دالان آراستہ ہے - اسکے ایک طرف زمین کا

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک قطرہ نگلنے ہی سے پل میں آپکی پہاڑ ایسے درد کو غائب کردیگی -

قیمت بارہ ٹنکیونکی ایک شیشی ۸ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی ء پڑیگا -

---

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کیلیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر میں سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

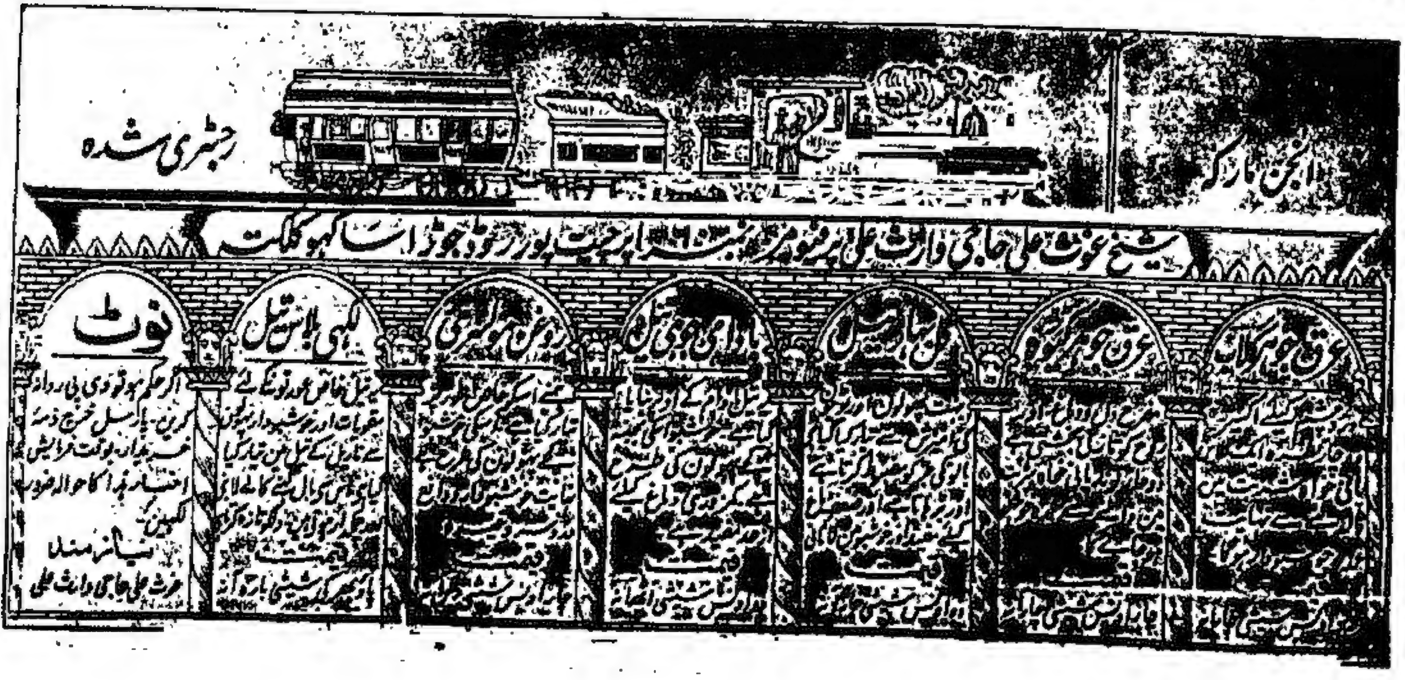
انجن مارکہ
رجسٹری شدہ
شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومرز ... جوڑا اسانکھو کلکتہ
نوٹ
لیلی پالش تیل
قیمت
منیجر
غوث علی حاجی وارث علی

۲۵۰ تن کا ایک کرین جسکا قطر ۱۰۰ فیٹ کا هو اور وہ بوجهه کو سطح زمین سے ۱۶۵ فیٹ کي بلندي پر اٹها لیجاتا هو، ۴۰ هزار سے بهی زیادہ قیمت پر ملتا ہے !

یه تو صرف اسکي قیمت تهی - اب اسکے نصب کرنے کے مصارف کو بهي سامنے لایيے تو في کرین ۵۰ هزار پونڈ صرف هوتے هیں !!

(بحري معمار)

جهاز کي تعمیر گاہ میں تربیت یافته بحري معماروں کا ایک معقول اسٹاف هونا چاهیے - کیونکه جب امیر البحر کے صیغه تعمیر سے کسي نئے جهاز کا خاکه آتا ہے تو وہ اسي اسٹاف کو دیا جاتا ہے - اس خاکے میں جهاز کے معض اصلي خطوط دکهادیے جاتے هیں - خاکے کے بقیه حصه کي تکمیل نقشه کشي (ڈرائنگ) کے دفتر کے اسٹاف کا کام ہے -

تکمیل کے بعد خاکه ایک اور صیغه میں چلا جاتا ہے - یہاں اس خاکے کے مطابق پتلي لکڑي کا ایک جهاز نمونه کے طور پر بنایا جاتا ہے، مگر وہ جوڑا نهیں جاتا - یعني اسکے تمام حصے علحدہ علحدہ رهتے هیں - یه لکڑي کا جهاز اسٹیل ورکس (معمل فولاد) میں بهیجدیا جاتا ہے - اسٹیل ورکس میں ان لکڑي کے پرزوں کے نمونے پر فولاد (اسٹیل) کے پرزے ڈهلتے هیں -

جب پرزے ڈهلکر آنے لگتے هیں تو اسوقت سے تعمیر کا اصلي کام شروع هوجاتا ہے، لیکن ڈهلائي کے آغاز سے پہلے صرف خاکه بنانے اور لکڑي کے نمونه وغیرہ کے کام میں ۶ مهینه لگ جاتا ہے !

(آهني جلد)

جب چادروں پر چادریں رکهدیتے هیں - جب کہیں جاکر جهاز کي عظیم الشان آهني جلد تیار هوتي ہے - ۳ - مهینه میں جهاز اس قابل هوجاتا ہے که اسکي جلد پر محافظ ذرع رکهي جاسے - تاهم اسوقت تک یه ذرع چڑهائي نهیں جاتي جب تک که جهاز پاني میں اتر نهیں جاتا - آغاز ساخت سے ۹ مهینه کے بعد جهاز کو اس قابل هوجانا چاهیے که اس میں آگے بڑهانے والي (پراپلر) مشین لگائي جا سکے -

جب پاني کے اندر رهنے والا حصه اپني جگه پر جڑ جاتا ہے تو جهاز پاني میں اتارا جاتا ہے - اسکے بعد اندروني حصے کے جڑنے کے وقت طلب کام کا نمبر آتا ہے - جهاز جسوقت پاني میں اتارا جاتا ہے، اوسوقت وہ آهني جلد، بالائي سطح، اور داخلي انتظامات کا ایک سرسري خاکه هوتا ہے، مگر آغاز ساخت سے دو سال کي مدت میں عموماً بالکل مکمل هوجاتا ہے -

(البقیة تتلی)

جرمن نو آبادیاں

شہزادہ بسمارک اپنے زمانه میں دنیا کا ایک سب سے بڑا سیاسي انسان تها - وہ جب تک جرمني کا وزیر اعظم رہا اس نے همیشه اپني تمامتر توجه اور کوشش ملک کي اندروني اصلاح اور استحکام تک محدود رکهي، اور جرمن مدبروں کے شور و غوغا کے باوجود اسنے کبهي بهي نو آبادیوں کے قائم کرنے کي طرف توجه نه کي - اسکا نتیجه یه نکلا که اس میدان میں انگلستان، فرانس، اور روس سبقت لیگئے - لیکن جب تجارت کي ترقي اور اطمینان و فارغ البالي کیوجه سے جرمن قوم میں روز افزوں ترقي هونے لگي اور جرمن حوصلوں اور همتوں کے لیے جرمن قلمرو ناکافي ثابت هوئي تو نو آبادیوں کي فکر دامنگیر هوئي، اور افریقه اور چین میں چند نو آبادیاں قائم کي گئیں -

اگرچه یه نو آبادیاں سیاسي اور تجارتي حیثیت سے چنداں اهم نهیں هیں، خصوصاً دماغ، محنت، اور روپیه کي اُن قربانیوں کي تو هرگز مستحق نهیں هیں، جو جرمني نے ان نو آبادیوں کے حاصل کرنے کے لیے کي هیں، تاهم اشک شوئی کا سہارا ضرور تهیں - لیکن موجوده جنگ سے جرمني کو سب سے پہلا نقصان یه پہنچا ہے که اسکي نو آبادیاں ایک ایک کرکے اسکے هاتهه سے نکلي چلي جا رهي هیں، اور اگر یهي رفتار رهي تو خوف ہے که جرمني شاهنشاهي جو نهایت سخت عرقریز اور جانفشاں کوششوں کے بعد یورپ کے دایرہ سے نکلکر افریقه اور ایشیا تک پہنچي تهي، کہیں سمٹکے پهر اسی یورپین مقبوضات کے دائرہ میں نه آجاے، جسمیں وہ بسمارک کے وقت میں محدود تهي -

مسٹر چرچیل سابق وزیر جنگ برطانیه
و حال وزیر صیغهٔ بحریه

چین میں " کیا چوا " کو جاپاني بیڑے نے محصور کر لیا ہے - اب وہ مرکزي حکومت سے بالکل منقطع هوگیا ہے -

ادهر افریقه میں ٹوگولینڈ اسکے هاتهه سے نکل چکا ہے - یہاں دنیا کا ایک سب سے بڑا لاسلکي (بے تار کي تاربرقي کا) اسٹیشن تها - ۳ ریلوے لائنیں تهیں جو اچهي طرح چل رهي تهیں اور انسے معقول نفع هوتا تها - مقام بنجلي میں کچے لوهے کي کانیں بهي هیں جنسے ۷۰ فیصدي کار آمد لوها نکلتا ہے - جرمني یہاں ایک لوہے کا کارخانه بهي قائم کرنیوالي تهي -

مقام هربرٹ شو بهي جرمني کے هاتهه سے نکلگیا ہے - "هربرٹ شو" نیو پومیرنیا میں واقع ہے جو بحر پیسفیک کے جنوب میں ہے - یه مقام جرمن نیو گائینا کا پایه تخت تها اور وهاں جرمن گورنر رها کرتا تها -

یه سمجهنا تو بالکل حماقت هوگا که جرمني کو پیشتر سے ان نقصانات کي اطلاع نه تهي - کیونکه کم ازکم مشرقي افریقه کي نو آبادیوں کے متعلق جو برٹش طاقت سے بالکل ملحق هیں، یه بالکل ظاهر بات تهي که چند گهنٹوں کے اندر هي انگلستان اُن پر قبضه کرلیگا - پس معلوم هوتا ہے که اس نے اپني قسمت کا اصلي فیصله یورپ کے میدان جنگ هي کو قرار دیا ہے اور سمجهتي ہے که یہاں کا فیصله تمام کرهٔ ارضی کیلیے نافذ هوگا !

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

نہایت معقول ہے هفته وار اور روزانه، دونوں کیلیے

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الكريم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ٥
کلکتہ: چہارشنبہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday September 23. 1914.
نمبر ۱۳

جرمنی کا اول درجہ کا ڈریڈ ناٹ جنگی جہاز "هالستن" جسکا وزن ۱٦ هزار ٹن ہے -

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ : ۱۸)
" وفي ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال
في
مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پيشيني
مباش منکر " غالب " که در زمانۂ تست !

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامي ميں پهلا هفته وار رساله هے جو ايک هي وقت ميں دعوة دينية اسلامية کے احياء ' درس قرآن و سنت کي تجديد ' اعتصام بحبل الله المتين و وحدة کلمۂ امۂ مرحومه کي تحريک کا لسان الحال ' اور نيز مقالات علميه و فصول ادبيه ' و مضامين و عنوانات سياسية و فنيه کا مصور و مرصع مجموعه هے - اسکے درس قرآن و تفسير و بيان حقائق و معارف کتاب الله الحکيم کا انداز مخصوص محتاج تشريح نهيں - اسکے طرز انشاء و تحرير نے اردو علم ادب ميں دو سال کے اندر ايک انقلاب عام پيدا کرديا هے - اسکے طريق استدلال و استشهاد قرآني سے تعليمات الٰهيه کي محيط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پيش کيا هے ' وہ اسدرجه عجيب و موثر هے که الهلال کے اشد شديد و اعدى عدو مخالفين و منکرين تک اسکي تقليد کرنے کيليے ساعي هيں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هيں - اسکا ايک ايک لفظ ' ايک ايک جمله ' ايک ايک ترکيب ' بلکه عام طريق تعبير و ترتيب و اسلوب و اسم بيان اس وقت تک کے تمام اردو ذخيره ميں مجددانه و مجتهدانه هے -

(۲) قرآن کريم کي تعليمات اور شريعة الٰهيه کے احکام کو جامع دين و دنيا و حاوي سياست و اجتماعية ثابت کرنے ميں اسکا طريق استدلال و بيان اپني خصوصيات کے لحاظ سے کوئي قريبي مثال تمام عالم اسلامي ميں نهيں رکهتا -

(۳) وہ تمام هندوستان ميں پهلي آواز هے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سياسي و غير سياسي معتقدات و اعمال ميں اتباع شريعت کي تلقين کي ' اور سياسي آزادي و حريت کو عين تعليمات دين و مذهب کي بنا پر پيش کيا - يهاں تک که هر سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانه نکلوا ديا !

(۴) وہ هندوستان ميں پهلا رساله هے جس نے موجوده عهد کے اعتقادي و عملي الحاد کے دور ميں توفيق الٰهي سے عمل بالسنة والقرآن کي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کرديا ' اور بلا ادنى مبالغه کے کہا جاسکتا هے که اسکے مطالعه سے بے اعداد و بے شمار مشککين ' مذبذبين ' متفرنجين ' ملحدين ' اور تارکين اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص هوگئے هيں - بلکه متعدد بڑے بڑے اضلاع اور شهر ايسے هيں جن ميں ايک نئي مذهبي بيداري پيدا هوگئي هے : ذالک فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(۵) على الخصوص حکم مقدس جهاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالى نے اسکے صفحات پر ظاهر کيے ' وہ ايک فضل مخصوص اور موهبت و رحمت خاص هے -

(۶) طالبان حق و هدايت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰهيه و علوم نبويه ' غرضکه سب کيليے اس سے جامع و اعلى اور بهتر و اکمل مجموعه اور کوئي نهيں - وہ اخبار نهيں هے جسکي خبريں اور بحثيں پراني هوجاتي هوں - وہ مقالات و فصول عاليه کا ايک ايسا مجموعه هے ' جن ميں سے هر فصل و باب بجاے خود ايک مستقل تصنيف و تاليف هے ' اور هر زمانے اور وقت ميں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفيد هوتا هے -

(۷) چهه مهينے ميں ايک جلد مکمل هوتي هے - فهرست مواد و تصاوير به ترتيب حروف تهجي ابتدا ميں لگا دي جاتي هے - ولايتي کپڑے کي جلد ' اعلى ترين کاغذ ' اور تمام هندوستان ميں وحيد و فريد چهپائي کے ساتهه بڑي تقطيع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پهلي اور دوسري جلد دوباره چهپ رهي هے تيسري اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقي رهگئے هيں تيسري جلد ميں (۹۹) اور چوتهي جلد ميں (۱۲۵) سے زايد هاف ٹون تصويريں بهي هيں ' اس قسم کي دو چار تصويريں بهي اگر کسي اردو کتاب ميں هوتي هيں تو انکي قيمت دس روپيه قرار دي جاتي هے -

(۹) با اين همه قيمت صرف پانچ روپيه هے - ايک روپيه جلد کي اجرت هے -

* * *

بهت ممکن هے که الهلال کي قيمت بڑها
دي جاے - اگر ايسا هوا تو پهر
مکمل جلدوں کي قيمت بهي
زياده هو جائيگي

ـ ضمیمه مصوره:

نمونهٔ حسن و طبل جنگ

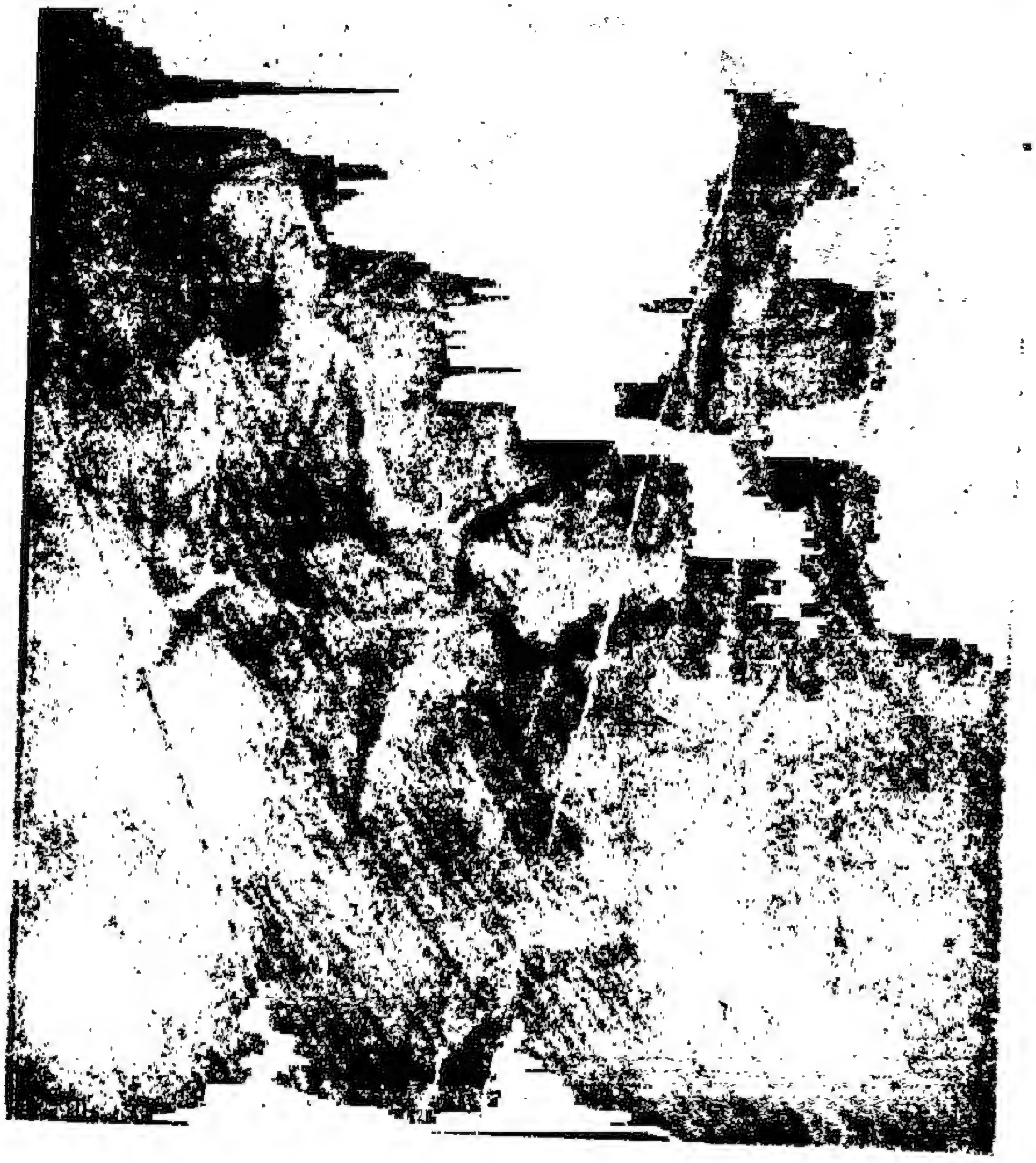

سر دوستان سلامت که تو خنجر آزمائی!

الهلال. (۱۳) جلد (۵)

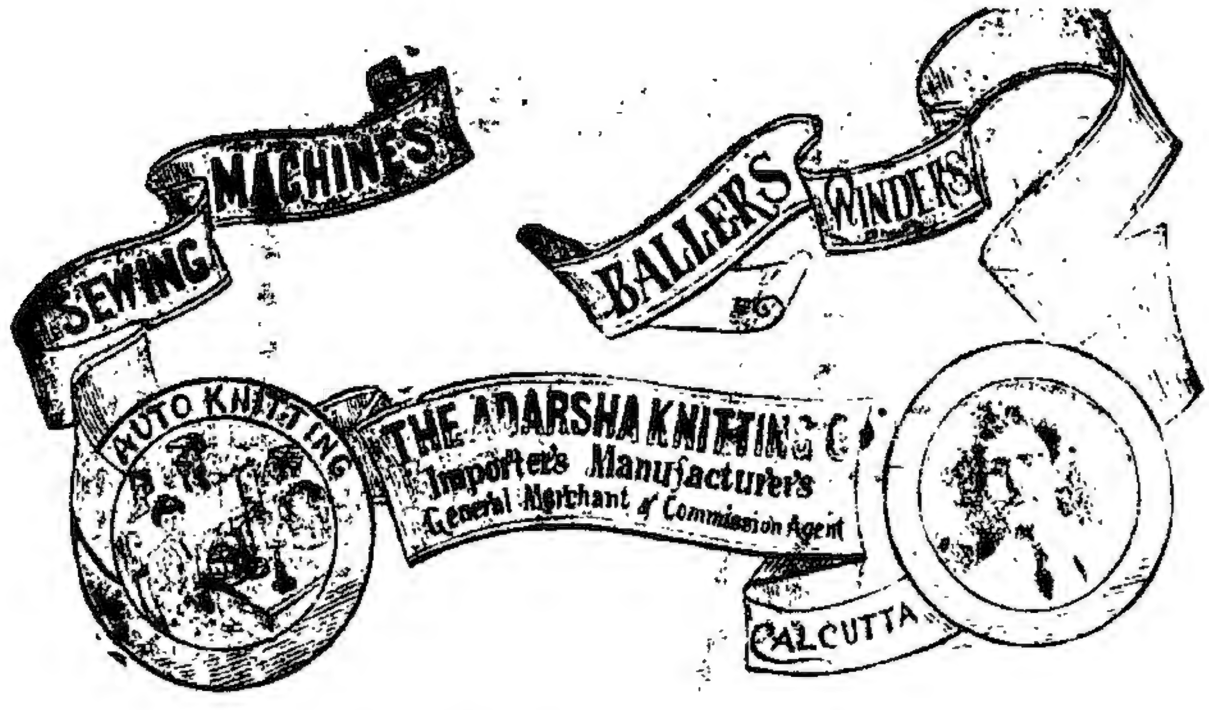

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروریات ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا آپکے روانہ کیا اور اسی میں روپے بھی مل گئے اپھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیوی (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

ہز ایکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز ایکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کو کہا ہے -

برنہم — سول کورٹ رڈ تنکالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۱۸ بی گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

Tel. Address.—"Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱۳
کلکته : چہار شنبه ۲ - ذیقعده ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, September, 23, 1914.
جلد ۵

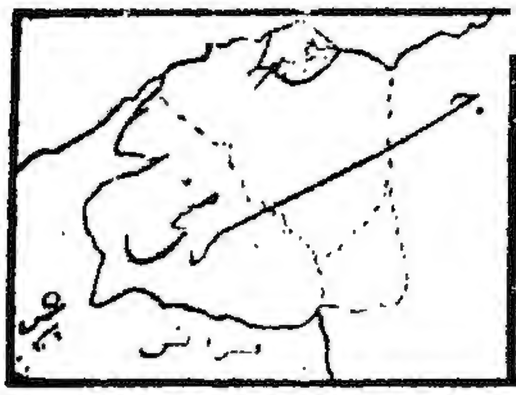

هفتهٔ جنگ

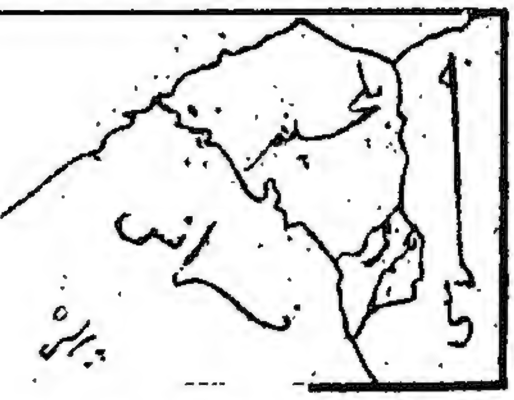

(کشف حقیقت)

گو اس هفته نے بهي جرمن افواج کی رجعت کا راز حل نه کیا هو' مگر تاهم تاریخ جنگ میں یه هفته نسبتاً نمایاں ضرور رهیگا - کیونکه اس نے واقعات کے سمجھنے میں کچھه نه کچھه مدد ضرور دی هے -

۷ - ستمبر سے خبروں نے جس انقلاب حالت کی اطلاع دینا شروع کیا ' انکا مقدمه حسب قاعده اخبار جنگ بالکل مشتبه تها ' اور یه ظاهر نہیں هوتا تها که جرمن فوج پیرس سے ۲۰ - میل کے فاصلے تک پہنچکر خود هٹ گئی یا هٹا دی گئی ؟ گو دنیا کو گذشته ایک ماه سے اس قسم کے واقعات کے سمجھنے کیلیے جو سمجھه بخشی هے ' اسکا فیصلهٔ قطعی پہلی هی صورت کی طرف تها ' تاهم خبروں کا تحکم اسکے خلاف تها -

چنانچه جو تار مسٹر ولیم میکس ویل نے پیرس سے بوردیو بهیجا تها ' وه ان لفظوں میں هم تک پہنچایا گیا :

" جرمن افواج بالکل پهنس گئي هیں - انکا اپنے ملک میں صحیح سلامت پہنچ جانا معجزه سے کم نه هوگا - اب پیرس کا محاصره نہیں هوسکتا - گورنمنٹ فوراً پیرس میں واپس آسکتي هے "

اسکے صاف معني یه تهے که جرمن افواج ایسي نہایت هی هولناک مصیبت میں پهنس گئي هیں اور حریفوں کے تاخت و تاراج نے انہیں پیچھے هٹا دیا هے -

جو خیال اس تار میں ظاهر کیا گیا هے' اگر ایسا هي هو تو یه بہت عمده بات هے ' لیکن دنیا کو جرمني کے متعلق جو کچھه معلوم هے اسے اسقدر جلد بھلادینے کیلیے طیار نہیں که چھه هفتے کی جنگ سے اسکي قوت کا بالکل خاتمه تسلیم کرلے - بلکه یه ایک ایسا تمسخر انگیز خیال هے جو جنگ کے فریقانه ادعاوں کے سوا کبهي زبان تک لایا بهي نہیں جا سکتا -

لیکن یه تمام عرصه اس اعتراف کے تکرار و اعادے میں بسر هوا که جرمنی کا پیچھے هٹنا خود اسی کا ایک اختیاری فعل تها نه که کسي دوسري قوت کا جبر - جب وه پیچھے هٹنے لگي تو متحده افواج نے بڑھکر اپنے پچھلے مقامات پر قبضه کرنا شروع کردیا اور اس ادبار و اقدام میں جگه جگه باهم مڈبھیڑ بھی هوتي رهي ' جس میں متحده افواج کامیاب رهیں "

ساتھه هی اس هفته نے اس امر کا بھی فیصله کردیا که جرمنی کی یه رجعت کسي طویل واپسی کیلیے نہیں کی هے جیسا که خیال کیا گیا تها اور اسکي تعجیل واپسی کو " معجزه " سے تشبیه دي تهی ' بلکه یه کسی غیر معلوم مصلحت کی بنا پر ایک محدود واپسی هے اس نے صرف اپنا آخري خط هجوم چهوڑ دیا هے اور سرحد بلجیم سے لیکر ایک نہایت وسیع فرانسیسي رقبے پر بدستور قابض هے - نیز وه مورچه بند هیں اور جہاں آکر رک گئے هیں' وهاں سے ابتک نہیں هٹائے جا سکے' اگرچه جہاں سے وه هٹ آئے تهے ' وهاں سے " هٹا دیے گئے "

اسکا بڑا ثبوت یه هے که ابتدا کے دو چار دنوں تک جن مقامات کے نام لیے گئے تهے که جرمن فوج وهاں سے هٹ آئی هے یا " هٹا دي گئی هے " ابتک کوئی اهم اور موثر اضافه نہیں هوا هے' اور تمام عرصه صرف مقابلوں ' حملوں ' فوجی جوابوں ' اور ان معرکات و محاصرات کی خبروں هی میں گذر گیا هے - حالانکه اگر جرمن افواج واپس هو رهی تهیں تو ضرور تها که وه واپس هوتیں' جس طرح که واپس هونے والے واپس هوتے هیں ' نه که وه کچھه کریں جو وه کر رهی هیں -

تمام خبروں کی ترتیب سے صورت حال یه معلوم هوتی هے که جرمن فوجیں اپنے خط هجوم و اقدام میں مشرقی جانب لو میرس اور اوسکے پیچھے لونیول تک پہنچ گئی تهیں - لیکن وه بکایک پیچھے هٹیں' اور انکے قلب اور میمنه کی نسبت پچھلے هفته خبر ملي که " سواسن " تک هٹتا هوا چلا آیا هے جو نہر " اسنی " کے کنارے هے' اور پیرس سے جانب شمال تقریباً ۴۰ میل پر واقع هے - اس سے مشرق میں کسی قدر پیچھے (جنوب رویه) ریمس هے' اور ریمس کے بعد ایک خط وردن تک چلا گیا هے -

سگنل کے ذریعہ پوچھتا ہے کہ "تمھیں ظالم ایمڈن کی بھی کچھہ خبر ہے" ؟

ایں سخن را چہ جوابست ' توهم می دانی !

پھر جب اسکے سر پر پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ "کمبخت ایمڈن میں ھی ہوں" ! !

خیر ' یہ تو اس ایمڈن کی کرشمہ سازیاں تھیں - لیکن یکایک ساحل زنجبار کے قریب ایک بحری معرکے کی خبر بھی آئی ہے جسمیں جرمن کروزر کو لنگز برگ نے انگریزی کروزر "پیگا کس" کو غرق کردیا - اس تار میں پہلی مرتبہ یہ نئی حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ زنجبار کے پاس ایک جرمن کروزر موجود ہے جسکی توپیں ۴.۱ انچ کی ھیں -

زنجبار مشرقی افریقہ میں ہے - اسکے ساتھی جرمن نوابادی پھیلی ہوئی ہے اور اسپر انگریزی قبضہ کی خبر دیگئی ہے - نقشہ کے دیکھنے سے واضح ھوتا ہے کہ مشرقی افریقہ عین بحر ھند کا ساحل ہے ' اور وھاں کے ایک تیز رفتار کروزر کیلیے ھندوستان کے تمام ساحلی مقامات کا راستہ بالکل کھلا ھوا ہے - وھاں جرمن کروزر کی موجودگی افریقی جرمن نوآبادیوں کے مسئلہ کو بھی پیچیدہ کردیتی ہے -

اسی سلسلے میں ان سب سے اھم تر آخری واقعہ وہ ہے جو مدراس میں واقع ھوا ہے - ابتک تو صرف سمندر کے اندر جہاز غرق کیے جا رہے تھے - لیکن اب ایک بہت بڑے ساحلی شہر پر گولہ باری تک نوبت آگئی ہے !

یقینی طور پر معلوم نہیں ھوسکا ہے کہ یہ کس جہاز کی کارستانی تھی ؟ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا جہاز ھو اور ممکن ہے کہ ایمڈن ھی ھو - بہر حال اس وقت تک حادثہ کی تفصیل حسب ذیل معلوم ھوئی ہے :

" ۲۲ - کی رات کو نو بجے یکایک ایک گولہ برما اوائل کمپنی کے تیل کے خزانے پر گرا جس سے تیل میں آگ لگ گئی - پھر دوسرا گولہ آیا جس سے دوسرا خزانہ مشتعل ھوا - اسکے بعد متصل کئی گولے آتے رہے - آخر میں ' مدراس کے قلعہ پر گولہ باری ھوئی مگر قلعہ سے بھی جواب دیا گیا اور اسکے بعد جہاز چلا گیا -

تیل کے خزانے جل گئے - نیشنل بنک کی عمارت کا بڑا حصہ گرگیا - نئے پورٹ ٹرسٹ پر بھی گولے پڑے اور کثیر نقصان ھوا - اوائل کمپنی کے دو پہرہ دار زخمی ھوے - ایک مر چکا ہے - ایک ھندوستانی پولسمین کو بھی بندرگاہ میں گولہ لگا اور مر کر بہہ گیا - مدراس سیلنگ کلب بالکل برباد ھوگیا ہے - ریل کی مال گاڑیاں بھی مضروب پائی گئیں "

ھم یقیناً اب بھی پبلک کو اطمینان دلائینگے کہ صرف ان حوادث کی بنا پروہ اپنا اطمینان نہ کھوے اور ھر صاحب اثر شخص کوشش کرے کہ غلط اور خود تراشیدہ افوا ھیں (جو اکثر حالتوں میں گورنمنٹ سے زیادہ خود ملک کیلیے مضر ھوتی ھیں) پھیلنے نہ پائیں ' لیکن ساتھہ ھی ھم سمجھتے ھیں کہ واقعات کے رفتار کی ایسی عجیب و شدید تیزی کا اثر کھونے کیلیے جو اب ۷۵۶۶۰۰ - پونڈ کے جہازی نقصان سے گذر کر عمارتوں ' مال و متاع کے ذخیروں ' اور انسانوں کی جانوں تک پہنچ چکا ہے ' محض زبانی تسلیاں کافی نہیں ھیں -

افکار و حوادث

حیات بعد الممات !

موجودہ جنگ یورپ دنیا کیلیے ایک عہد انقلاب و تجدد ہے - وہ دنیا کے نقشے کو بدلدیگی ' درسگاھوں کے جغرافیے از سر نو بنائے پڑینگے ' اور حکومتوں اور قوموں کو نمایاں کرنے والے رنگوں میں جو بڑے بڑے نقشوں کے اندر بھرے جاتے ھیں ' نہیں معلوم کیا کیا تبدیلیاں ھوجائینگی ؟

مگر اب معلوم ھوتا ہے کہ اسکی قوت انقلاب کی سطوت ' سطح زمین کی تقسیم و تحدید ھی تک محدود نہیں ہے ' بلکہ وہ دنیا کے علمی و مادی عقائد میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کردیگی -

دنیا آجتک موت و حیات کے عقدہ کو حل نہ کرسکی - اس غیر معلوم آغاز عالم سے لیکر جسوقت سے کہ انسانی دماغ و مدرکہ نے زمین پر نشو و نما پائی ' اسوقت تک دنیا کا غیر متزلزل اعتقاد یہ رہا ہے کہ فنا کے بعد بقا نہیں ' موت کے بعد زندگی نہیں ' اور جو وجود ایک مرتبہ موت کے پنجے میں چلا گیا ' وہ پھر دوبارہ واپس نہیں آسکتا -

لیکن جو عقدہ آجتک امن اور زندگی کی مہلتوں میں حل نہیں کیا جا سکا تھا ' معلوم ھوتا ہے کہ موجودہ جنگ نے خون اور موت کی قوت سے اسے حل کردیا ہے - اور زندگی کو موت سے بدلدینے والے وقت نے دعوا کیا ہے کہ وہ موت کو زندگی سے بھی بدلدے سکتا ہے !

بظاہر یہ بات کتنی ھی عجیب سمجھی جاے لیکن واقعہ یہی ہے کہ مردے زندہ ھوگئے ھیں - عجیب و غریب جرمنی فرانس کے قلعوں کے سامنے خواہ کتنی ھی نامعقول اور بے معنی طور پر آگے بڑھی ھو ' لیکن اسمیں شک نہیں کہ موت و حیات کے اس لاینحل عقدہ کے حل کرنے میں تو اس نے بہت ھی معقول اور معنی خیز پیش قدمی کی ہے !

۹ - اگست کا واقعہ ہے کہ روس اور جرمنی کے جنگی جہازوں میں ایک مقابلہ ھوا اور دونوں نے اپنی قوت سے زیادہ کام لینا چاھا - جرمن کروزر کا نام "ایمڈن" تھا ' اور روسی کروزر کا "اسکولڈ" - کچھہ عرصے تک کشمکش جاری رہی - بالاخر "ایمڈن" نے "اسکولڈ" کو ڈبادیا -

لیکن چونکہ موجودہ جنگ میں کمبخت جرمنی کیلیے کامیابیوں کے اندر بھی ناکامی ھوتی ہے اور فتح میں بھی شکست ' اسلیے قدرتی طور پر اس واقعۂ فتح کے ساتھہ ایک حادثۂ شکست کا پیوند بھی ضروری تھا - چنانچہ "ڈیلی میل" کے معزز نامہ نگار نے اطلاع دی کہ "گو روسی جہاز کو اسنے ڈبادیا لیکن ساتھہ ھی خود بھی ڈوب گیا" :

گو مشت خاک ما ھم برباد رفتہ باشد !

یہ حادثہ مقام "وائی ہے وائی" کے سامنے گذرا تھا - ھمیں معلوم نہیں کہ موجودہ فن اسپر یچو ایزم (روحانیات و استحضار ارواح) نے عمق سمندر میں بسنے والی روحوں کے متعلق بھی کوئی مشاھدہ کیا ہے یا نہیں جیسا کہ پروفیسر روابر ھار نے ارواح ارضیہ کے برزخ روحانی کے متعلق کیا تھا - تاھم نہ تو

اب معلوم هوتا ہے کہ وہ هٹے اور سواسنس میں مورچه بند هوکر شمالي رخ قینچي کے دوشاخے کي صورت میں "نایون" اور "لیرن" تک پهیل گئے' اور " نایون " سے مشرقي جانب " ریم " کے نا هموار حصے سے هوتے هوے وردن کے شمال تک اپنا خط قائم کردیا -

بحالت موجوده بهي وه پیرس سے تقریباً ۴۰ یا ۴۵ میل کے فاصلے پر' اور سرحد فرانس کے اندر بخط مستقیم ۸۰ - میل سے زیاده بڑهے هوے هیں -

۱۷ - ستمبر کے تار سے معلوم هوتا ہے کہ جرمن فوج کي واپسي کي سمت سے بڑي جنگ اسي مقام پر هوئي اور چار دن تک جاري رهي - شهر میں داخله ناممکن تها کیونکه مسلسل آتشباري هوري تهی - تاهم " انگریزي توپخانے نے دریا کو عبور کرلیا اور نهایت مستعدي سے سفري پل نصب کردیے - جب دشمن بهاگ گئے تو در توپ خانوں پر بهی قبضه کرلیا "

لیکن افسوس ہے کہ اس تار سے یه عقده حل نهیں هوتا کہ " سواسنس " پر بالاخر قابض بهي هوے یا نهیں ؟

لیکن اسکے بعد کی خبروں سے بظاهر یهي معلوم هوتا ہے کہ جرمن افواج "سواسنس" پر قابض هیں - کیونکه ۲۲ - کا تار ہے کہ سواسنس اور ریم کے درمیان معرکه جاري ہے - بعض انگریزي دستوں نے سخت نقصان اٹهایا تاهم "انهوں نے استقلال کے ساتهه اپنے کام کو انجام دیا"

(آخــر الانباء)

آخري تار جو وزیر هند نے هز ایکسلنسي ویسرائے کے نام بهیجا ہے' اسمیں اس وقت تک کی پوري تفصیل دي گئی ہے - اسکا خلاصه یه ہے کہ ۱۰ - کو انگریزي فوج نے دریائے مارنے کو عبور کیا - اسي اثناء میں فرانسیسی بهی ناتهانه " سول " کو عبور کرگئے - " اسني " کے شمال میں دشمن کي حالت اچهي ہے - وه سواسنس کے دونوں جانب مقیم هیں اور شمال کے جانب پهاڑوں پر مورچه بند هیں - انگریزي افواج نے شهر کے نصف جنوبی حصه پر قبضه کرلیا - ۱۲ - کو " اسنی " پر پهر جنگ شروع هوئی اور ابتک جاري ہے - ۱۳ - کو فرانسیسیوں نے " ریم " واپس لے لیا -

ریم پر گوله باري ' گرجے کي تباهی ' جرمن وحشت کاریوں کا قصهٔ طویل ' اور ممالک امریکه وغیره کے احتجاج کے واقعات بهی اس هفته کے اهم نقاط بحث هیں مگر چونکه همیں ایک مستقل مضمون میں موجوده جنگ کے " وحشیانه اعمال " پر بحث کرنی ہے اسلیے انکا تذکره یهاں نهیں کرینگے -

حادثهٔ بنگال و مدراس

جنگ کي شعله افشانیوں کی چنگاریاں هندوستان تک !

با وجود اس پورے اطمینان کے جو همیں هندوستان کے تحفظ کے متعلق ہے ' اور با وجود ان قطعي و طبیعي جغرافیائي حقائق کے جو بحالت موجوده حفظ هند کا یقین دلاتے هیں ' هم یه کهنے سے باز نهیں ره سکتے کہ موجوده جنگ میں هندوستان کے بالکل بچے رهنے کی نسبت جوکچهه سمجهتے رهے' وه صحیح نه تها ' اور هم سے جرمني کو جسقدر دور دیکهتے تهے ' اسقدر دور نهیں ہے !

یه سچ ہے کہ هندوستان محفوظ ہے - یه بهی سچ ہے کہ هندوستان کا اصلي بحري دروازه سوئز ہے ' اور اسمیں بهي ابتک کوئي تبدیلي نهیں هوئي کہ مشرقي افریقه میں جرمن نوآبادیاں غیر اهم ' اور اسکے مشرقي بیڑے کو ٹکڑے کرنے کیلیے جاپان کی حرکت سے کام لیا جا چکا ہے - تاهم اس سے بهی تو انکار نهیں کیا جا سکتا کہ وهي جرمن قوم جو برلن میں رهتي ' بلجیم پر قابض هوتي' اور فرانس میں لڑرهي ہے' کلکته سے ۴۰ میل کے فاصلے تک پهنچ گئي اور خلیج بنگال میں پانچ جهاز غرق کرکے بلا ادنی ضرر انتهاے صاف نکل گئی ' و لیاتینهم بغتة و هم لا یشعرون -

هندوستان کی خشکي اور تري پر ایک سو برس سے برٹش گورنمنٹ کا بلاشرکت غیرے قبضه ہے - خلیج بنگال کا کونه کونه انگریزي جهاز رانوں کا جولا نگاه ہے - اسکے ساحلی مقامات بڑے بڑے شهروں سے معمور هیں' اور همیشه سنا گیا ہے کہ ایک انگریزي مشرقي بیڑه هندوستان میں بهي رهتا ہے - پهر اس هوشیاري اور حفظ ما تقدم کا ذکر هي فضول ہے جو جنگ کي وجه سے قدرتی طور پر گورنمنٹ اف انڈیا کرچکي ہے - تاهم یه کیسي عجیب بات ہے کہ " ایمڈن " جهاز اس بے پروائي اور بے فکري کے ساتهه گویا نهر نیل اندر چهل قدمي کر رها ہے' هندوستان کے سمندر میں بے باکانه چلا آیا اور همارے آنکهوں کے سامنے اپنا عظیم الشان وار کرکے صاف نکل گیا ؟ پهر اتنا عرصه گذر چکا ہے لیکن ایک چهوٹے سے کروزر کو هماري مجموعي طاقت بهي ابتک گرفتار نهیں کرسکي ہے ؟

هم مقامي معاصر اسٹیٹسمین کے لفظوں میں پوچهه سکتے هیں گو اسے زیاده طول نه دیں' کہ کیا هندوستان کي گورنمنٹ نے همارے اطمینان کیلیے یهي انتظام کیا ہے جو تازه واقعات همیں بتلا رہے هیں ؟ هم ناخوانده پبلک کو الزام دیتے رہے کہ وه لاحاصل گهبرا اٹهتي ہے - یقیناً اسے اب بهي گهبرانا نهیں چاهیے' لیکن ساتهه هي گورنمنٹ بهي تو اسکے لیے جوابده ہے کہ وه ایک معمولي کروزر کي لائی هوئي آفتوں سے بچنے کیلیے پیشتر سے کیوں طیار نه تهي ؟

کاش یه سلسله یهیں تک ختم هوجاتا - لیکن عجیب و غریب ایمڈن کي یادگار جرأتوں کی (خواه وه کوئي بهی هو) بے اختیار داد دیني پڑتی ہے کہ خلیج بنگال سے غائب هوکر پهر دوباره نمایاں هوا' اور ۱۹ - کو رنگون سے تار آیا کہ اس نے ایک اور جهاز غرق کردیا ہے !

یه انکشاف کلین لالز اور کلین تهیسن کے ملاحوں اور افسروں کے ذریعه هوا جو ۱۹ - کو رنگون پهنچے - انکے بیان سے معلوم هوتا ہے کہ ایمڈن نے انکے جهاز کو عین دریاے هوگلی کے سامنے غرق کردیا اور جهاز کے تمام آدمیوں کو کوئله کے ایک جهاز پر سوار کرادیا جو اسکے ساتهه تها - پهر دونوں رنگون کي طرف روانه هوے - راه میں ایک اور جهاز " ڈورے " کو گرفتار کیا ' اور قیدیوں کو اسپر منتقل کرکے حکم دیا کہ جهاز پر کوئله بهریں - نصف ڈالر (یعني تقریباً سوا روپیه) یومیه اجرت ملیگي - اسکے بعد سب لوگ ڈورے پر سوار کرائے گئے اور انکا کرایه دیکر رنگون بهجوا دیا -

کیا عجیب واقعات هیں ! خلیج بنگاله ' دریاے هوگلي ' پوري کا ساحل ' کلکته کا قرب ' اور ایک چهوٹے سے جرمن کروزر کی یه فرماں روائیاں کہ جس کو چاها گرفتار کیا ' جس کو چاها غرق کردیا ' جسکو حکم دیا اسنے قیدیوں کو منزل مقصود تک پهنچا دیا ! کل تک یه باتیں ناممکن تهیں - آج واقعات هیں !

پهر ایمڈن کا شریفانه سلوک اور بهتر سے بهتر انسانیت و اخلاق ایک ایسا موضوع بحث ہے' جسکي جزئیات کو بغیر ایک مستقل مضمون کے سمیٹنا ممکن نهیں - معلوم هوتا ہے کہ وه هم سے ایک طرح کي جنگی دل لگي کررها ہے - سمندر کے اندر رهکر اپنے کارناموں کے پیامبروں کو بحفاظت رنگون اور کلکته بهیجدیتا ہے تاکه اسکي جرأتوں اور شرافتوں کا افسانه اچهي طرح همیں سنادیں !

اس سے بهي بڑهکر اسکے کپتان کي ستم ظریفي یه ہے جو انڈین ڈیلي نیوز نے عام روایات کو نقل کرتے هوے لکهي ہے - وه جب کبهي کسي جهاز کو اپنے قریب پاتا ہے تو خود هي اس سے

الهـــلال کا آئینده نمبر جنگ کے مناظر و تصاویر کا خاص نمبر هوگا

اسوۂ حسنہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ !

غزوات اسلامیه

اور اسکي یادگاریں

(۲)

(گذشته اشاعة کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد)

دنیا کي موجوده اور گذشته جنگوں کے نتائج تمهارے سامنے هیں - قتل ' آتشزدگی ' سلب و نهب ' بربادي علم ' هلاکت عمران و تمدن کے سوا تمهیں اور کچهه نہیں نظر آتا - اب آو ' اس قوم کی جنگوں کي یادگاروں کي جستجو میں نکلیں جس نے اپنا مقصد ظهور " قیام صلواۃ الهی ' امر بالمعروف ' نهي عن المنکر ' اور ایمان بالله " بتلایا ' اور اسکے دشمنوں نے اول روز هی سے اسے مسلح هو جانے پر مجبور کردیا - هم ڈهونڈهیں گے که جنگ کے میدانوں میں وه اپنے مقصد کي حفاظت کرسکي یا نہیں ' اور جب خون اور مٹي کے کیچڑ پر سے گزري تو جنگ کي کیا کیا یادگاریں اپنے پیچهے چهوڑ گئی ؟

اس سفر جستجو میں متعدد منزلیں پیش آئینگی - سب سے پہلے هم روحاني یادگاروں کو جمع کرتے هیں - اس سے ثابت هوگا که مسلمانوں کي غزوات کی سب سے پهلي یادگار " عبادت الهي " هے - عبادت اسلامی کے ارکان عظیمه پانچ هیں : نماز ' روزه ' صیام ' حج ' زکواۃ - ان میں سے اوئی عبادت ایسی نہیں هے جسکے لیے غزوات [illegible] میه کي یادگاریں سامنے نه آجاتي هوں - سب سے پہلے نماز سے شروع کیجیے -

(ارکان صلواۃ)

عبادت الهي روحانیت کا سرچشمه ' هدایت قلبي کا منبع ' نیکی کا مرکز ' برکات الهیه کا مهبط ' اور انسان کو تمام بهیمي قوتوں اور نفساني جوشوں سے بچانے والي هے :

ان الصلوۃ تنهی عن الفحشاء و المنکر ! (۲۹ : ۴۵)

نماز انسان کو تمام برائیوں سے روک دیتي هے (کیونکه اسکي وجه سے همیشه خدا کے تعلق کا تصور قائم رهتا هے !)

پس وه ایک قلعه هے جو برائیوں کے لشکر کو اپنے اندر گهسنے نہیں دیتا ' لیکن اس قلعه کے ستونوں کو اس قوم کے سفر جهاد و غزوات هي نے قائم کیا تها :

کان النبي صلعم و جیوشه اذا علوا الثنایا کبروا و اذا هبطوا سبحوا ' فوضعت الصلوۃ علی ذالک (ابو داود جلد - ۱ - ص ۳۴۹ کتاب الجهاد)

آنحضرت اور مجاهدین کی فوجیں جب پہاڑیوں کے اوپر چڑهتي تهیں تو تکبیر کا غلغله بلند کرتی تهیں ' اور جب اوپر سے نیچے کي طرف اوترتی تهیں تو سبحان الله کا نعره مارتي تهیں - پس نماز میں قیام و قعود ' رکوع و سجود ' اور تکبیر و تسبیح کو اسی قالب میں ڈهالا گیا -

اس سے ظاهر هوا که نماز کے ارکان لڑائی هی کی بدولت وجود میں آے - اسلیے نماز مسلمانوں کي لڑائیوں کي ایک پهلي یادگار هے -

تمام نمازوں میں " صلوۃ الخوف " جهاد کے ساتهه مخصوص هے جسکے احکام اور نمازوں سے مختلف هیں :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوۃ فلتقم طائفة منهم معك و لیاخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ولتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معك و لیاخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة (۴ : ۱۰۳)

اور جب تم مجاهدین کی صف میں نماز پڑهنا چاهو تو پہلے ایک گروه تمهارے ساتهه اپنے هتیار لیکر شریک نماز هوجاے - جب وه سجده کرچکیں تو پیچهے هوجائیں تاکه حفاظت کرتے رهیں اور دوسرا گروه آے جسنے ابهي نماز نہیں پڑهي هے - اور چاهیے که نهایت هوشیاري کے ساتهه مسلح هوکر تمهارے ساتهه نماز ادا کریں - کیونکه کفار موقع ڈهونڈهه رهے هیں که تم اپنے هتیار اور اپنے مال و متاع سے غافل هو جاو تو دفعتاً تم پر ٹوٹ پڑیں -

مجاهدین اسلام نے اپنی اس یادگار کے ذریعه دنیا کو دکهادیا که خدا کی صداقت کي محافظ قوم دشمن کے مقابلے میں اپني روحاني یادگاروں کو کیونکر قائم رکهه سکتي هے ؟ جبکه میدان جنگ میں تمام قومیں فرصت کے لمحوں کو ستانے اور کهانے پینے میں خرچ کرتي هیں تو مسلمان تلواروں کے سایے کے نیچے اپني مهلت کي گهڑیاں صرف الله کی عبادت میں صرف کیا کرتے تھے !

غرضکه صلوۃ الخوف بهی اسلامی غزوات کی ایک یادگار هے -

(واقعۂ حضرت حبیب انصاري)

اسلام میں دو رکعت کی ایک اور نماز بهی بطور یادگار کے قائم رهي گئي هے جو ایک مظلوم مجاهد کے جوش مذهبي کي یادگار هے - اسلام صبر و استقلال ' تقوی و طهارت ' اور خشوع و خضوع کا ایک قلعه تها جسکو میدان جنگ میں کهڑا کیا گیا تها :

ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)

خدا ان لوگوں کو دوست رکهتا هے جو اوسکي راه میں اس استقلال کے ساتهه صف بسته لڑتے هیں ' گویا ایک دیوار هیں جسکے اندر سیسه پگهلا کر دوڑ دیا هے ' !

اس لیے اسلام نے سخت مصیبت کی حالت میں بهي عزم و استقلال کی زنده امثال یادگار چهوڑی هیں - اسکے فساد کی لڑائیوں کو روکنے کیلیے عدالة کي جتني لڑائیاں لڑیں ' انکي یادگاریں میں اسکے سوا اور کچهه نہیں هے -

ایک بار آنحضرت (صلعم) نے فوج کے دس دستے روانه کیے اور عاصم بن ثابت انصاري کو ارنکا امیر مقرر فرمایا - جب یه لوگ مقام هداۃ میں پهونچے تو قبیله بنو لحیان کو اونکا پته لگ گیا ' اور انهوں نے دو سو قدر انداز اونکے پیچهے روانه کردیے - جب عاصم کے دشمن کے مسلح گروه کو دیکها تو پهاڑ پر چڑه گئے - دشمنوں نے هر طرف سے گهیر لیا اور امان دیکر پهاڑ سے اونکي خواهش کی ' لیکن عاصم نے کها : میں کسي کافر کي امان سے فائده اوٹهانا نہیں چاهتا - اسپر ان لوگوں نے تیروں کي بارش شروع کردی ' اور وه سات آدمیوں کے ساتهه شهید هوگئے -

مگر فوج کے تین دستے عهد و میثاق لیکر اونکر آے - ان میں حبیب انصاري اور ابن دثنه بهی تهے - کفار نے کمانوں کي زه اوتار لی ' اور اوس سے ان لوگوں کو باندهه لیا - ان کے ساتهه ایک

یقیني ھے کہ سمندر میں مرنے والے اجسام کي ارواح کیلیے بھي وہ تمام انتظامات ضرور ھی ھونگے جو خشکی پر آزاد ھونے والي روحوں کے متعلق تسلیم کیے جاتے ھیں -

بہر حال مقتول و متوفی ایمڈن مع اپنے ۲۵ ناٹ رفتار والے انجن اور ۴×۴ - انچ والي دس توپوں کے (جنھیں بمنزلہ روح کے سمجھنا چاھیے) اور مع اپنے آھني چادروں اور چوبین در و دیوار کے (جو یقیناً اسکا جسم و استخوان ھے) بحر چین کے نیچے پہنچا اور ملائکۂ اموات کے سپرد کر دیا گیا - اسکے بعد انسان کی موجودہ ما بعد الطبیعة معلومات اپنے قصور کا اعتراف کرتی ھے اور کچھہ نہیں بتلاتي کہ کیا ھوا ؟

" قبر کا منھہ جب ایک بار لے لیتا ھے تو پھر واپس نہیں کرتا - فنا و ممات کے قانون میں کسي کیلیے رعایت نہیں - ڈوبے ھوؤں کو کسی نے زندہ اچھلتے نہیں دیکھا ھے ' اور جو مرجاے پھر اسکي نسبت کسی خبر کے سننے کا انتظار لا حاصل ھے "

ھاں یہ سب سچ ھے ' لیکن ڈوبے ھوے " ایمڈن " نے اپني ایک جنبش صعود میں قوانین طبیعیة کی ان تمام حقیقتوں کو یکسر غلط کردیا !

کیونکہ قبر شق ھوگئي ' قانون ممات نے استثنا قبول کرلیا ' سمندر کي موجوں نے راہ دیدي ' اور " ایمڈن " مرکر پھر زندہ ھوگیا ! وہ بحر چین کے سمندر کے عمق سے اوڑا ' اور خلیج بنگال کی سطح پر نمودار ھوا - دنیا اسکو موت کے حوالے کرکے بھلا چکي تھي ' مگر افسوس کہ اس نے دنیا کو نہ بھلایا ' اور اسکے جہازوں کو غرق کرنے کیلیے دوبارہ آ موجود ھوا !

۹ - اگست کو اسپر موت طاري ھوئي تھي - اور ۹ سپٹمبر کے بعد سے اسکي نشئۂ ثانیہ کا ثبوت ملنا شروع ھو گیا - گویا پورا ایک ماہ اس نے عمق سمندر کے دار الارواح میں بسر کیا - بلاشبہ قدیم روایات میں " تین دن کے بعد " مرکر جي اٹھنے کي بعض مذھبي مستثنیات طبیعة ملتي ھیں ' لیکن تیس دن کے بعد ڈوبکر زندہ ھوجانے کي بظاھر کوئي نظیر تاریخ قدیم اور " مقدس " روایتوں میں بھي نہیں ملیگي - یہ فی الحقیقت مسئلۂ حیات و ممات کے حل کي طرف ھمارے علمي عہد کا اولین کامیاب قدم ھے !

اب تک یورپ کے روایتوں نے ھمیں " جرمني " کي عظیم الشان جنگي طیاریوں کي روایتیں سنائی تھیں ' اسکی فوجي قوت اور نظام کے دبدبۂ و سطوت کي ترجماني کی تھي ' ھم نے علم و تمدن اور ایجاد و اختراع کے میدان میں بھي اسکا قدم سب سے آگے دیکھا تھا ' اور اسکي یونیورسٹیوں اور علمی جماعتوں کے خالص علمي کارناموں کي جو داد عملاً تمام عالم تمدن دے رھا تھا ' اسمیں شریک ھوئے تھے -

پھر موجودہ جنگ شروع ھوئي - روایتوں اور جنگي و قومي اعتقادوں کا موسم یکایک بدلا - سفیدي سیاھي سے ' بلندي پستي سے ' عروج تنزل سے ' نیکي بدي سے ' اور ملکوتیة ابلیسیت سے ' ناگہاں بدلدي گئي ' اور ھم سے کہا گیا کہ اب سے پہلے جو کچھہ تم سے کہا گیا ھے اور جو کچھہ تمنے دیکھا اور سنا ھے ' سب یکسر بھلا دو ! ھمنے ایسا ھي کیا ' اور ایسا ھي کرینگے - تا وقتیکہ ھر شے کو بدلدینے والی یہ جنگ ختم نہ ھو جاے -

لیکن " ایمڈن " کے دوبارہ زندہ ھو جانے اور اپنی نئي زندگي کا ایسا تلخ اور غم انگیز ثبوت دینے نے جرمني کے متعلق طرح طرح کے نئے وسوسوں کي طرف رھنمائي کردي ھے ' اور ھمیں ڈر ھے کہ کہیں اس کي فوجي اور علمي طاقتوں کي گذشتہ روایتوں کیطرح ' اسکی خوفناک اور ما فوق العادة قوت کي بھي ایک نئي روایت پیدا نہو جاے - کیونکہ ۹ - سپٹمبر والے ایمڈن کا نیا " بھوت " دنیاے قدیم کے روایتي جنوں کي طرح بہت ھي عجیب ھے !

لیکن اگر فرشتۂ موت کي گرفت ھمارے حریف کیلیے ایسی ھي ڈھیلی ھوگئي جس سے صرف تیس دن کی جد و جہد کے بعد چڑیا نکل کر اوڑ جا سکتي ھے ' تو ھم سمجھتے ھیں کہ ھماري مشکلات کا اصلي میدان دنیا سے باھر ھے - اگر صرف کمبخت " ایمڈن " دوبارہ آگیا یا بقاعدۂ تناسخ اسے نیا چولا ملگیا تو چنداں ھرج نہیں ' لیکن اصلي سوال آیندہ کا ھے - ڈیلی میل کے صادق الروایۃ نامہ نگار کي موت بخشي کي طرح موت و حیات کي اور بہت سي تقسیمات بھي ھمارے سامنے ھیں ' اور ھماري معلومات کي فہرست اموات بڑي ھي وسیع ھے - اگر خدا نخواستہ موجودہ عہد کے مرنے والوں کی موت اسي طرح صرف تیس دن کی موت ثابت ھوئی ' تو نہیں معلوم اور کتنے کروزروں ' کتنے ھوائي جہازوں ' اور کتنني ھی مقتول لاشوں کو ھمارے فہرست کے خانۂ اموات میں سرخ پنسل کي لکیر نصیب ھوگي !

اس سے بھي ایک زیادہ دلچسپ لطیفہ ھے جو جنگ کی اس خشک اور عاجز کن مشغولیت کے عہد میں امید ھے کہ تبدیل ذائقہ کیلیے بہت ھی کار آمد ھوگا - بعض عوام کے خیال میں جو اپنے ھر قول کے سند میں " داستان امیر حمزہ " کي کسي جلد سے بحوالۂ صفحۂ و سطر استشہاد کرنے کي اعلی قابلیت سے کبھي نہیں چوکتے ' یہ جہاز واقعی ایمڈن نہیں ھے جو جنگ کی خبروں کے عالم میں مرچکا ھے ' بلکہ اسکی ایک خبیث روح ھے جو ایمڈن کا بھوت بنکر نمودار ھوئی ھے - بڑا ثبوت اس فلسفہ کی صداقت کا یہ بیان کیا جاتا ھے کہ اگر ۱۰ - سے ۱۴ - تک نمایاں ھونے والا ایمڈن واقعي ایمڈن ھی ھوتا تو اسے ھندوستان آنے کي کیسے جرات ھوتي ؟ اور آگیا تھا تو ابتک کیسے بچا رھتا ؟ کچھہ نہیں - یہ ایمڈن کا بھوت ھے - اور بلجیم میں جرمنیوں کي جو وحشیانہ حرکتیں بیان کي گئي ھیں ' انکے لحاظ سے یقیناً مرنے کے بعد وہ خبیث روحوں ھي کي شکلوں میں مسخ کردیے جاتے ھونگے - پاک روحوں کے برزخ میں تو صرف نیک اعمال انسانوں کو جگہ ملسکتي ھے - قتل و غارت کرنے والے بدکردار اگر مرکر بھوت نہیں بنینگے تو کیا فرشتوں کے آشیانوں میں بھیجدے جائینگے ؟

بہر حال خواہ کچھہ ھی ھو مگر ھمیں امید ھے کہ جنگ کی خبریں دینے والے آیندہ زندگي و موت کی ایسی بخشش سے ھمیں معاف رکھینگے ' اور جب کسی کو مارینگے تو دنیا کے اسي قدیم طریقے کے مطابق مارینگے جسکے بعد نہ تو ڈوبے ھوے اچھل سکتے ھیں ' اور نہ مرے ھوؤں کی روحیں بھوت بنکر بے خبر زندوں کو ستانے کیلیے نکل سکتي ھیں - اس نئي موت اور غرقابي کے علمي تجربے کیلیے سردست ھم لوگ طیار نہیں ھیں - اگر موت کا پھندا واقعي اتنا کشادہ ھوگیا ھے کہ اب مردوں کی گردنیں پھنسکر باسانی نکل پڑتي ھیں تو براہ عنایت اسکا تجربہ بالٹک اور نورتھ سی ھي تک محدود رکھا جاے تو بہتر ھے - اگر ھر روز ایک سو ڈوبے ھوے جہاز بھي اچھل پڑینگے ' جب بھي ھمیں کوئي شکایت نہوگي - لیکن غریب اور بے قصور ھندوستان کے سمندروں کو تو اسکا تختۂ مشق نہ بنایا جاے -

کیونکه بظاهر یه ایک وقتی حکم تها' لیکن پهر رک گئے کیونکه انکی نظر دقیقه سنج نے محسوس کیا که یه یاد گار مسلمانوں کیلیے همیشه درس شجاعت وتحریک عزائم کا وسیله هے' اور هر سال یاد دلاتی هے که انکے اسلاف کرام نے ضعف جسمانی کی حالت میں بهي کس طرح اپنی صولت اسلامي کو قائم رکها تها ؟

(نتائج واقعه افک)

حضرت عائشه رضي الله عنها کا واقعه افک بهی جو ایک سفر جهاد میں پیش آیا تها' اسي سلسلے کي روحانی یادگار هے - یه یادگار اگرچه ابتداء میں نهایت درد انگیز معلوم هوئی' لیکن در حقیقت خدا کی رحمت کا بهت بڑا خزانه اسکے اندر مستور تها - قرآن مجید میں عورتوں کے تمدنی حقوق کی حفاظت کیلیے ایک خاص سورة سورهٔ نساء نازل هوئی جسکو عورتوں کی مخصوص یادگار کها جاسکتا هے - لیکن اونکی وضع' لباس' طرز معاشرت' حقوق منزلی وغیره کی عام اصلاح کے متعلق اب تک کوئی آیت نازل نهیں هوئی تهی - مگر اس واقعه کے بعد هی سوره "نور" اوتري جو زیاده تر انهی احکام سے مملو هے -

چهٹی صدی عیسوی میں انسان کا یه شریف تر نصف حصه انتہا درجه کی بیکسی وذلت میں ڈالدیا گیا تها - تمدن اور مذهب' دونوں نے اسکے ساتهه بے رحمی کی تهی - اسلام نے سب سے پهلی مرتبه عورتوں کے حقوق کا اعلان کیا اور انکے معاشرتی درجه کو خاندان میں سب سے زیاده نمایاں جگه دی - لیکن اس انقلاب کا بڑا حصه سورۂ نور کے نزول سے وجود میں آیا هے اور سورۂ نور ایک سفر جنگ کو یاد دلاتي هے - پس عورتوں کے حقوق کي سب سے بڑي اور سب سے پهلي اصلاح بهي غزوات اسلامیه هي کي یادگار هے -

حد قذف اور حد زنا کے متعلق بهي اب تک کوئی آیت نازل نهیں هوئی تهی' لیکن اس واقعه کے بعد هی ان حدود کی تعیین کے لیے آیتیں نازل هوئیں -

حضرت عائشه کی فضیلت اگرچه عام طور پر مسلم تهی' لیکن قران مجید کی برأت نے اسکو اور بهی قطعي کردیا' پس یه واقعه ان احکام کی روحانی یادگاروں کا ایک مجموعه هے جنکو حدود الله کے جامع و مختصر لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - وه ازواج مطهره کے فضائل مخصوصه کا ایک باب هے جسکو کفار نے کهولدیا تها - یهی وجه هے که قران مجید نے اسکو مسلمانوں کے لیے خیر و برکت کها :

لا تحسبوه شرا لکم' بل هو خیر لکم (۲۴ : ۱۱)

اس واقعه کو برا نه سمجهو' وه تو تمهارے لیے موجب خیرات و برکات هوا -

(اسلامي یادگارونکا عجائب خانه)

دنیا کی دوسري قوموں نے اپنے نمایاں کارناموں کي مادي یادگاریں قائم کی هیں - خاص خاص لڑائیوں کو مختلف محسوس طریقوں سے نمایاں کیا هے - عجائب خانوں میں سلاطین قدیم اور جانباز بهادروں کے آلات جنگ محفوظ رکهے هیں - انکی یادگار میں مجلسیں منعقد هوتي هیں' اور شادي و غم کي قومي و ملکی تقریبیں قائم کی جاتی هیں - اسلام نے اگرچه اس قسم کا کوئی عجائب خانه نهیں بنایا' تاهم اسکی یادگاریں محفوظ هیں - اسکی لڑائیوں کي یادگار لوهے کي تلوار نه تهي جو عجائب خانه میں رکهدي جاتي' بلکه وه روح و دل کے تغیرات و انقلابات تهے' جنکے لیے تمام عالم انسانیة یکسر عجائب خانه هے !

مکه اور مدینه میں عجائب خانے کیلیے ایک چهوٹی سے عمارت بنادي جاتي تو اس سے کیا فائده هوتا جبکه تمام دنیا کي سطح ارضي اسکے لیے دارالآثار بنگئي هے ؟ بدر اور حنین کي ڈهالیں اور نیزے یورپ کي طرح هم نے بچا کر نهیں رکهے - کیونکه بدر کے اشارے نیزوں کے سامنے جو هاتهه الله کی عبادت کیلیے اٹهتے تهے' وه ابتک چالیس کروڑ انسانوں کے اندر سے هر روز دن میں پانچ بار اٹهکر بدر کي یاد کو مٹنے نهیں دیتے' اور اس محسوس اور حي و قائم یادگار نے همیں معدني اور سنگی یادگاروں سے مستغني کر دیا هے !

(حاشیه)

(۱) مسلمانوں نے (بزعم یورپ) غزوه بدر میں کفار کا جو قافله لوٹ لیا تها' اوس میں بچوں کا ایک کهلونا بهی تها جو خوش قسمتي سے ابن زبیر کے هاتهه آگیا تها - یه کهلونا کیا تها ؟ راه حق میں ایک گهرا زخم جسکے سوراخ سے بچوں نے کهیلا ! ابن زبیر اپنے والد کي نسبت کهتے هیں :

ضربة ضربها یوم بدر
قال عروة کنت ادخل
اصابعي في تلك
الضربات العب -

اون کے مونڈهے پر بهت سے زخموں کے ساتهه ایک وه زخم بهي تها جو اونکو معرکه بدر میں لگا تها - عروه کهتے هیں که میں اون زخموں کے اندر اونگلی ڈال کر کهیلا کرتا تها !

انهی کهلونوں سے فرزندان اسلام کیلیے جان پر کهیل جانے کو ایک کهیل بنا دیا تها !!!

(۲) غزوات اسلامیه میں واقعه بدر نهایت اهم هے جس نے دنیا کي تاریخ بدلدي - صحابه اسکے هر واقعه کو یاد رکهتے تهے اور اس عهد کي هر چیز کو یادگار سمجهتے تهے - انهي یادگاروں میں حضرت ابن زبیر کي تلوار بهی تهی جسکے جوهر اونهوں نے معرکه جنگ میں دکهائے تهے - جب عبد الله ابن زبیر (رض) کو عبد الملک ابن مروان نے قتل کروادیا' تو اونکے صاحب زادے عروه بن زبیر کو بلاکر یه تلوار دکهائی اور کها : " تم اس کو پهچانتے هو؟ " اونهوں نے کها " هاں " عبد الملک نے اوسکي نشانی پوچهی - اونهوں نے جواب دیا که وه غزوه بدر میں ایک جگه سے کند هوگئی هے - مروان نے کها سچ هے:

بهن فلول من قراع الکتائب !

"وه تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند هوگئي هیں" چنانچه اس مصرع کو پڑهکر یه خانداني یادگار عروه بن زبیر کو دیدي - لوگوں نے ۳ - هزار تک قیمت لگائي اور ایک شخص نے اپنے لیے سرمایۂ افتخار سمجهکر خرید لیا -

کسي زمانے میں مسلمانونکی تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند هوجاتي تهیں - اب نیام میں پڑے پڑے کند هو جاتي هیں:

ابتدا وه تهی' انتہا هے یه !

و بلونا هم بالحسنات والسیئات' لعلهم یرجعون !

ایجنٹوں کیلئے کمیشن
نهایت معقول هے هفته وار الهلال' کیلیے
درخواست میں
جلدي کیجیے - دعوة حق کے اعلان اور
هدایت اسلامی
کي تبلیغ سے بڑهکر آج کوئي مجاهده دیني نهیں هے -
اسپر نفع مالي مستزاد !

تیسرا شخص بھی تھا - اوس نے کہا : " یہ پہلی عہد شکنی ہے جس سے مجھے قتل و خون کی بو آتی ہے - میں انکے ساتھہ نہیں جا سکتا " اون لوگوں نے جبرا ساتھہ لیجانا چاہا مگر اوسنے انکار کردیا ' یہانتک کہ شہید کردیا گیا - وہ حبیب اور ابن دثنہ کو ساتھہ لیگئے اور مکہ میں غلام بناکر بیچ دیا - قبیلہ بنو حارث ابن عامر نے حبیب کو خرید لیا ' اور چونکہ یہ وہی حبیب تھے جنھوں نے غزوہ بدر میں حارث ابن عامر کو قتل کردیا تھا - اس لیے اون لوگوں نے اس خون کا انتقام لینا چاہا ' اور اونکو حرم سے باہر قتل کرنے کیلیے لیگئے کہ دار الامن میں قتل ناجائز تھا -

لیکن حضرت حبیب کے عزم و استقلال نے شہادت کے وقت ایک روحانی یادگار قائم کردی - اونہوں نے دشمنوں سے دو رکعت نماز کی اجازت چاہی - کفار نے اجازت دیدی - اونھوں نے نہایت سکون و اطمینان کیساتھہ نماز ادا کی ' اور کہا کہ اگر تملوگ اسکو جزع و فزع کے لیت و لعل پر محمول نہ کرتے اور یہ بدگمانی نہوتی کہ میں موت کیوقت میں تاخیر ڈالنے کیلیے بہانہ کرتا ہوں تو میں نماز کو اور زیادہ طول دیتا اور بہت دیر تک اپنے خداوند کے حضور رہتا ! اسکے بعد یہ اشعار پڑھے :

ما ابالی حین اقتل مسلماً علی ای شق کان للہ مصرعی

"جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں تو مجھے کچھہ پروا نہیں کہ خدا کی راہ میں کس پہلو پر جان دونگا ؟ "

و ذلک فی ذات الالہ و ان یشاء یبارک علی اوصال شلو ممزع

" میرا قتل صرف خدا کی راہ میں ہے ' اور اگر وہ چاہے تو کاٹے ہوے جوڑوں میں برکت دے سکتا ہے "

کفار نے اونکو نہایت بیدردی کے ساتھہ باندھ کر قتل کردیا ' اور اونہوں نے ان دو رکعتوں کو ہر اوس شخص کیلیے بطور ایک زندہ سنت صبر و ثبات کے یادگار چھوڑا جو ایسے ظالمانہ طریقہ سے قتل کیا جاے !

اسلامی غزوات کی ایک یادگار یہ تھی !

(تیسرات طہارت)

عبادت اسلامیہ کی آسانیوں میں تیمم خدا کی دی ہوئی ایک یادگار آسانی ہے - اسکے برکات کا ظہور زیادہ تر سفر ہی میں ہوتا ہے - آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) کا سفر اکثر جہاد ہی کیلیے ہوا کرتا تھا ' اسلیے سفر ہی میں مسلمانوں کو یہ عطیہ الہی بھی دیا گیا - چنانچہ ایک سفر میں حضرت عائشہ آپ کے ساتھہ تھیں - سوء اتفاق سے راستے میں اونکا ہار گم ہوگیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کے ساتھہ اوسکے ڈھونڈھنے کیلیے ٹہر گئے لیکن منزل پر دور تک پانی کا نام و نشان نہ تھا - صحابہ نے حضرت صدیق (رضی اللہ تعالی عنہ) سے اسکی شکایت کی - اونہوں نے حضرت عائشہ پر ناراضی ظاہر کی کہ تمہاری ہی غفلت نے تمام قوم کو اس مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے - چنانچہ اسی موقع پر آیت تیمم نازل ہوئی ' اور تمام صحابہ مسرت کے لہجے میں پکار اٹھے :

ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر ! (بخاری)	اے آل ابی بکر ! یہ کچھہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے !

اس بنا پر تیمم بھی غزوات اسلامیہ ہی کی یادگار ہے -

(تیسرات صلواۃ و صیام)

حالت سفر میں قصر اور رمضان میں افطار صوم کی اجازت بھی جہاد ہی کی راہ میں آسانیاں پیدا کرنے کیلیے دی گئی قران کریم کی آیات قصر میں صاف طور پر جہاد کے مواقع کا ذکر اوپر گزر چکا ہے - حضرۃ عائشہ فرماتی ہیں کہ حکم قصر دراصل جہاد کیلیے ہوا تھا - (بخاری)

(حج)

عبادات اسلامیہ میں حج مختلف یادگاروں کا مجموعہ ہے - وہ جس گھر میں ادا کیا جاتا ہے ' خدا کے سب سے برگزیدہ بندے کے ہاتھہ کی قائم کی ہوئی یادگار ہے :

و اذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسمعیل : ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (۲ : ۱۲۱)	جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی دیواریں چن رہے تھے تو اسوقت یہ دعا انکی زبانوں پر تھی کہ خدایا ! ہمارے اس عمل کو قبول کرلے ! توہی سننے والا اور جاننے والا ہے !

بلکہ دنیا کی مذہبی یادگاروں میں سب سے قدیم یادگار وہی ہے :

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعالمین (۳ : ۹۰)	پہلا گھر جو انسان کی پرستش گاہ بنایا گیا ' وہی گھر ہے جو مکہ میں تمام دنیا کی برکت و ہدایت کیلیے تعمیر کیا گیا -

ان بندوں نے خدا کے وحدانیت کی ایک زندہ رہنے والی یادگار قائم کی تھی - خدا نے بھی اوسی میں اونکی یادگار قائم کردی :

فیہ آیات بینات مقام ابراهیم (۳ : ۱۹)	اس گھر میں مقام ابراہیم ایک نمایاں یادگار مقدس ہے !

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا حضرۃ ہاجرہ کی اس سراسیمگی کا منظر تازہ کرتی ہے جب وہ پانی کی جستجو اور بچے کی محبت میں پریشان حال تھیں - چاہ زمزم قدرت الہی کی اس کرشمہ سازی کو یاد دلاتا ہے ' جس نے وادی غیر ذی زرع (بنجر اور خشک سرزمین) میں خدا کی رحمت کے دبے ہوے چشمے کا منھہ کھولدیا تھا - قربانی حقیقت اسلامیہ کی اس جاں فروشی اور فدویت کے سر روحانی کو محسوس و ممثل کر دکھاتی ہے ' جس نے حضرت خلیل و ذبیح علیہما السلام کے اندر سے ظہور کیا تھا - "رمی جمار" اس بہیمی و ابلیسی قوتوں سے دنیا کو روکتا ہے جو اس پاک مقاصد کی تکمیل میں سنگ راہ ہو رہے تھے -

لیکن غزوات اسلامیہ نے ان یادگاروں میں ایک یادگار کا اور اضافہ کر بھی دیا - فتح مکہ سے ایک سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ سے صلح کرلی تھی جو صلح "حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہے - اس صلح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھہ عمرہ کے لیے تشریف لاے تو صحابہ کو مدینہ کی آب و ہوا نے چور چور کردیا تھا ' اور بخار کے عام ابتلاء نے اونکی طاقت رفتار سلب کردی تھی - اس ضعف کا اثر طواف کی حالت میں بھی صاف نمایاں ہوتا تھا اور مکہ والے دیکھتے تھے -

اسپر کفار نے جو اسلام کی فوجی طاقت کا ہر موقع پر امتحان لیتے رہتے تھے ' طنز آمیز لہجہ میں کہا :

او ھنتہم حمی یثرب ! (مسلم)	مدینہ کے بخار نے تو اونکو چور چور کردیا ہے -

اگرچہ ابھی تک عملاً اونکو یہ یقین نہیں دلایا جاسکتا تھا کہ یہی ناتوان ہستیاں ' یہی ضعیف بندے ' ایک دن اونکی قوت کے سر پر غرور کو کچل دینگے ' تاہم علامات و آثار دکھلاے جاسکتے تھے - اسلیے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و سلم) نے صحابہ کو تندرستوں کیطرح اکڑ کر چلنے کا حکم دیا کہ روح کی ایمانی قوت کو جسم ضعیف کے پردے میں بھی نمایاں کریں - یہ یادگار اب تک قائم ہے ' اور اسکو فقہاء کی اصطلاح میں "رمل" کہا جاتا ہے جسکے معنے اکڑنے کے ہیں - حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اسکو موقوف کردینا چاہا تھا

کبھی کبھی کتوں کی زرہوں میں مشعل بھی لٹکا دیتے تھے اور وہ دشمن کے خیموں میں بڑھکر آگ لگا آتے تھے -

کتوں کے فوجی نظام تعلیم نے آگے چل کر اس سے بھی زیادہ نشو و نما حاصل کی - سنہ ۱۴۷۶ میں جب سوئٹزرلینڈ اور برگنڈی میں معرکہ کارزار گرم ہوا تو فوج کے ساتھہ دونوں طرف کے کتے بھی باہم سرگرم پیکار تھے اور سوئٹزرلینڈ کے کتوں نے برگنڈی کے کتوں پر فتح پائی تھی -

(عہد جدید کے ابتدائي فوجی کارنامے)

جدید دور تمدن کی ابتدائي تاریخ بھی کتوں کے کارنامہ ہاے شجاعت و جلادت سے لبریز ہیں - چنانچہ کوالمبس نے جنگ امریکا میں جن اجزاء سے اپنی فوج کو مرتب کیا تھا' ان میں ۲۰ - کتے بھی تھے - ان کتوں نے ایسے ایسے نمایاں کام کیے کہ پادشاہ اسپین کو حکم دینا پڑا کہ انکے لیے بھی تمام فوج کی طرح تنخواہیں مقرر کردی جائیں !

اوسٹرلٹس کے اوس مشہور واقعہ میں جو سنہ ۱۸۰۵ ع میں فرانس اور روس و اسٹریا کی افواج متحدہ کے درمیان ہوا تھا' علم شاہی کو ایک کتے ہی نے اسٹرین فوج کی غارتگری سے بچایا تھا - اس خدمت نمایاں کے صلے میں مارشل لیل نے ایک اعزازی تمغہ اسے پہنایا !

فرانسیسیوں نے جزائر غرب کی لڑائیوں میں کتوں سے پہرے کا کام لیا تھا -

ترک بھی سترھویں صدی میں کتوں کی جنگی قابلیت سے واقف ہوگئے تھے - جنگ یونان سنہ ۱۸۲۲ ع میں اونھوں نے کتوں سے بیش بہا جنگی خدمات لیں - جب یونانی سپاہی کرلیولیس کی فصیلوں پر چڑھگئے تھے تو ان کتوں نے اونکو ٹڈی دل کی طرح گھیر لیا تھا !

سنہ ۱۸۷۷ میں روس نے ترکوں کی جنگ میں کتونکا استعمال کیا - سنہ ۱۸۸۲ع میں روس اور اسٹریا کے درمیان جو جنگ ہوئی تھی' اوس میں فوج کے ساتھہ کتے بھی نبرد آزما تھے -

نپولین نے بھی پہرے کیلیے اسکندریہ کے کتوں کے جمع کرنے کا حکم دیا تھا جب اس نے مصر پر قبضہ کیا تھا - اور جنگ اٹلی میں ان سے جاسوسی اور خبر رسانی کی خدمت بھی لی تھی -

سنہ ۱۵۲۲ ع میں فرانس اور اسپین کے درمیان جنگ ہوئی - ہنری ہشتم شاہ انگلستان نے اپنے بھانجے چارلس خامس شاہ اسپین کو فوجی مدد بھیجی - اوس فوج میں ۴۰,۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھہ ۴,۰۰۰ کتے بھی تھے - چنانچہ ان کتوں نے فرنچ کتوں پر نہایت جانبازانہ حملہ کیا -

اسٹریا کے لوگوں نے سنہ ۱۸۸۲ میں ایک خاص نسل کے کتوں کی تربیت و پرداخت کی تھی - یہہ کتے دشمنوں کی کمین گاہوں کا سراغ لگاتے پھرتے تھے - جنرل کوریف (روسی) نے جب جیوک کے قلعے پر حملہ کیا تھا تو ترکمان لٹیروں کی کمینگاہ کا پتہ کتوں ہی نے لگایا تھا -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

تبلیغ اسلام اور ایڈیٹر الہلال

لڑائی کے متعلقات میں تاریخی' جغرافی' سیاسی' علمی وغیرہ معلومات جو جناب اپنے اخبار کے ناظرین کیواسطے نہایت وضاحت و فصاحت اور کمال حسن بیان کے ساتھہ مہیا کرتے ہیں' اردو خواں پبلک کیواسطے بیحد مفید ہے - اور ہم سب لوگوں کو آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہیے - اللہ تعالی آپکی عمر اور صحت میں بڑی ترقی عطا فرمائے - لیکن (حاشا اور واللہ باللہ طنزاً نہیں بلکہ صرف بہبودی اسلام و مسلمانان کے واسطے) اسکا افسوس ضرور ہے کہ یہ بے نظیر قابلیت صرف اشاعت اسلام کے لیے منحصر نہ ہوئی جسکی بہت ضرورت ہے - غالباً آپ نے اڈسن کا " افادہ " مطالعہ فرمایا ہوگا جس میں میدے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جزایر ولی پالن میں کسی ہندی عالم کو جانا چاہیے - کیا جناب گروہ علما میں سے کسی خاص موزوں شخص کو ترغیب نہیں دے سکتے کہ وہاں چلا جائے ؟ گو بہت سے لوگ عملاً میری اس راے کے مخالف ہیں مگر میں تو پھر بھی کہونگا کہ بہ نسبت دوسروں پر اعتراض کرنے کے خواہ وہ اعتراض سچا ہی کیوں نہ ہو' ہمکو خود اپنی اصلاح زیادہ مفید ہے - بلکہ سچ یہ ہے کہ اگر مجھکو کوئی شے فایدہ پہنچا سکتی ہے تو وہ اپنی اصلاح - اور اگر اس کا عملی پہلو ہو تو بہت ہی اچھا ہے -

میں نہایت ادب اور پورے اخلاص سے معافی چاہکر لکھونگا کہ خدا را اب جناب مولوی عبد السلام صاحب ندوی کے مضامین اسٹرایک بند کردیں - جنکو پڑھکر میرا تو دم گھٹنے لگتا ہے - اگر ہم ایسی دلیلوں سے کام لیں تو جدال و قتال باہمی کے جواز اور استحسان کی ہمکو روایتیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے عمل سے ملسکتی ہیں - اگر اسٹرایک کو ایسا ہی مقبول عمل سمجھا جاے جیسا کہ جناب مولوی صاحب ممدوح ثابت کرنا چاہتے ہیں تو مسلمان طلبا کو تو کوئی مکتب - مدرسہ - اسکول - کالج اپنے دروازے کے اندر نہ آنے دیگا -

آپکا نہایت ادنی خادم

(نواب حاجی) محمد اسمعیل (خان صاحب رئیس دتاولی)

مسئلہ قیام الہلال

از جناب مولانا سید مرتضی صاحب (نونہرہ - غازیپور)

الہلال کے بند کردینے کی خبر نے مسلمانوں کی حنین و انین کو فوق فلک الافلاک تک پہنچایا - کوئی دل ایسا نہ تھا جو سینہ میں مضطرب نہو - کوئی اضطراب ایسا نہ تھا جسکی شیون و زاری کی صدا مجیب دعوۃ المضطر کی جناب تک رسائی کی کشمکش نہ کرتی ہو - الہلال کا بند ہونا گویا آفتاب تعلیمات اسلامیہ و مہر ادب و علوم' و تحقیق و تدقیق' و درس حریت' و دعوۃ صدق و صفا کا ہندوستان سے غروب ہونا تھا - اس پرچہ کی قدر اہل علم کے قلوب سے پوچھیے - اردو زبان کو علمی زبان و ادب کا وہ خلعت آپ ہی کے خامۂ بدائع نگار نے پہنایا ہے - الا نثر غالب و سید احمد خاں - لیکن وہ ابتدا تھی' ان کو یہ جامہ زیبا ہرگز نصیب نہ تھا - ہر موقع پر نوادر اشعار کا وہ مجموعہ آپ کے حافظہ میں ہے کہ معلوم ہوتا ہے' صدہا دواوین اساتذہ کے آپ حافظ ہیں - قرآن کریم کی آیات آپ کے نوک زبان ہیں - ملکی مضامین پر آزادی راے کا جو لامع و ساطع حصہ ہے وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے - فن تفسیر و حدیث کی تنقید و تحقیق کس مرتبہ کی ہے ؟

ز فرق تا قدمش ہر کجا کہ می نگرم

اس کارڈ کو الہلال کے کسی ناحیہ میں ممکن ہو تو جگہ دیجیے -

مقالات

کلاب الحرب !

انسان کی جنگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

و تحسبهم ایقاظا و هم رقود و نقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال، و کلبهم باسط ذراعیه بالوصید (۱۸ : ۱۷)

پچھلی ڈاک میں یورپ کے جو اخبارات و رسائل آئے ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ میں جرمن فوج "فوجی کتوں" سے بھی کام لے رہی ہے - بلجیم کے حملہ میں کتوں کے کئی دستے اسکے ساتھہ تھے - ریل کی گاڑیوں میں انکی نقل و حرکت کیلیے مخصوص گاڑیاں بنائی گئی ہیں جن میں انکی نشست و برخاست اور خواب و خورش کے الگ الگ کمرے ہیں !

اس سے پہلے ہندوستان کے اخبار بین حضرات اُن مضامین کا مطالعہ کر چکے ہیں جن میں فرانسیسی پولیس کے کتوں سے کام لینے کے دلچسپ حالات بیان کیے گئے تھے' اور جو غالباً ابسے تین چار سال پہلے اخبار میں شایع ہوے تھے - چونکہ کتوں کی جنگی خدمات کے متعلق ابتک اردو میں کچھہ نہیں لکھا گیا ہے اسلیے یہ خبر پڑھکر خیال ہوا کہ ایک مستقل مضمون اس موضوع پر شائع کیا جاے -

(انسان کا وفاسرشت خادم)

کتا انسان کا قدیم وفا دار خادم ہے - انسان جب زمانۂ وحشت میں خود جانوروں کی طرح جنگلوں کے اندر زندگی بسر کرتا تھا' اوسوقت بھی یہ وفا سرشت جانور اوسکی اطاعت اوسی وفا داری کے ساتھہ کرتا تھا' جسطرح آج بیسویں صدی کے کسی متمدن انسان کی کرتا ہے !

اس زمانے میں اگرچہ وسائل تعلیم کی کثرت اور ذرائع تربیت کی وسعت نے کتوں کو بھی تعلیم یافتہ بنا دیا ہے' لیکن اب تک اونکو عہد وفا کا وہ سبق اچھی طرح یاد ہے' جسکو انسان نے زمانۂ وحشت میں پڑھا دیا تھا -

انسان جب جنگلوں میں وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا تو اوسوقت وہ صرف شکار کی غذا پر زندہ تھا - اس وجہ معاش کی فراہمی میں تیر و کمان کے علاوہ اگر کوئی اور رفیق اوسکی اعانت کرسکتا تھا تو وہ یہی کتا تھا - وہی شکار کو تلاش کرتا تھا' وہی جنگلوں کے گھنے اور گنجان درختوں کے اندر گھس کر اونکو ڈھونڈھتا تھا' وہی پہاڑوں پر سے اونکو نیچے اوتار کر لاتا تھا' اور وہی اونکو پکڑ کے اپنے آقا کے پانوں پر ڈالدیتا تھا -

آج بھی جب کبھی اس عہد وحشت کی یاد تازہ کی جاتی ہے اور متمدن انسان جانوروں کے شکار گاہ سے اکتا کر خود اپنے ابناے جنس کو شکار کرنا چاہتا ہے' تو کتا اوسکا حق رفاقت ادا کرتا ہے' اور اوسکے ساتھہ اوسی وفادارانہ طریقہ سے میدان جنگ کا چکر لگاتا ہے' جسطرح عہد وحشت میں اوسکے شکار کے پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا !

(امم قدیمہ اور کتوں کی جنگی خدمات)

اب اگرچہ جنگی کتوں کی تعلیم و تربیت کا ایک خاص نظام قائم ہو گیا ہے' لیکن کتوں سے فوجی خدمت تقریباً تمام قدیم متمدن سلطنتوں نے بھی لی تھی - زمانہ قدیم کی تاریخ جنگ میں کتوں کے جنگی کارنامے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں -

سنہ ۳۴۳ قبل مسیح میں جب اجیلارش شاہ اسپارٹا نے منتھی نیا کا محاصرہ کیا تھا تو اوسوقت اوسکی فوج میں کتوں کی صف بھی نظر آتی تھی -

کمبیس تاجدار ایران نے جب مصر پر حملہ کیا تو یہ وفادار خادم بھی اوسکے ساتھہ تھا - یونانیوں نے بھی ٹراوڈا کے محاصرے میں کتوں کی شجاعت سے کام لیا تھا - مقدونیا کی فوج کی تاریخی جرات کا ذمہ دارانہ کام بھی کتوں کے سپرد کیا گیا تھا - ٹیوٹن کے تمام قبائل عموماً جنگ میں کتوں سے کام لیتے تھے اور اونکو زرہیں پہنا کر اور گلے میں خار دار طوق ڈال کر میدان جنگ میں ساتھہ لے جاتے تھے - فرقہ گالین نے کتوں کا ایک دستہ بنا لیا تھا' اور وہ قدم قدم پر فوجی حیثیت سے اونکے ساتھہ ساتھہ رہتا تھا -

گالین کے بادشاہ تیوبس نے جب اپنے سفیر کو رومیوں کے پاس بھیجا تو وہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھہ روانہ ہوا - سفیر ذاتی وجاہت کے لحاظ سے نہایت بلند بالا شخص تھا - اوس نے گلے میں ایک طوق پہن لیا تھا' اور کلائیوں میں سونیکے کنگن نظر آتے تھے - ساتھہ ساتھہ کاہن قومی ترانہ گاتا ہوا چلتے تھے' با ایں ہمہ خود سفیر کتوں کے جھرمٹ میں محصور تھا' اور وہ با قاعدہ فوج کی طرح نہایت منظم طور پر اوسکے ساتھہ ساتھہ چلتے تھے !

جب سفیر رومیوں کی فوج میں پہونچا تو رومیوں کو کتوں کی اس فوجی ترتیب و با قاعدگی کا نظارہ نہایت عجیب معلوم ہوا' اور اونہوں نے بھی کتوں کی فوجی تعلیم کا مستقل نظام قائم کرلیا - اس نظام نے اس قدر ترقی کی کہ قلعوں کی حراست کا تمام کام کتوں کے متعلق ہو گیا - عموماً قلعوں کی فصیلوں اور برجیوں پر کتوں کا پہرا رہتا تھا - جب دشمن قلعے کے قریب آجاتے تھے تو یہ کتے بھونک بھونک کر فوج کو ہوشیار کر دیتے تھے !

ہرکلانیوم کے کھنڈروں میں جو آثار عتیقہ ظاہر ہوے ہیں' اون میں ایک زرہ پوش کتے کی صورت بھی ہے جو ایک رومن فوج پر پہرہ دے رہا ہے -

قرون وسطی میں رومیوں نے کتوں کی تعلیم و تربیت میں اس سے بھی زیادہ ترقی کی - کتوں سے پہلے صرف حراست کا کام لیا جاتا تھا - اب وہ میدان جنگ میں ایک مسلم بہادر سپاہی کا کام دینے لگے - یہ عام طور پر مسلم ہے کہ جنگ میں سپاہیوں سے زیادہ گھوڑے کام کرتے ہیں' لیکن کتوں کا حملہ خاص طور پر گھوڑوں کی قطاروں پر ہوتا تھا - کتوں کے گلے میں خاردار طوق ڈال دیے جاتے تھے' اور اوس میں بڑی بڑی نوکدار چھریاں باندھ دی جاتی تھیں - یہ مسلح کتے میدان جنگ میں دوڑتے پھرتے' اور سپاہیوں کو اس مخفی حملہ کی اوسوقت خبر ہوتی' جب اونکے گھوڑوں کے پانوں زخموں سے بیکار ہو کر آگے بڑھنے کی طاقت سے محروم ہو جاتے تھے !

کس درجه هولناک ' اور کیسي زهره گداز هوجاتي هے ؟ پهولوں کي سیج پر لیٹنے والوں اور اپنے بستر راحت کے هر طرف همدردوں اور غمگساروں کا جمگهٹا دیکهنے والوں کیلیے میدان جنگ کے زخمیوں کي مصیبت سمجهنا بہت مشکل هے :

تو اگر این نخورده گزند را چه خبر؟

(یورپ میں اسکی ابتدا)

اسلامي ممالک میں جنگ کے سفري شفاخانے اگرچه آغاز تمدن اسلامي هي میں قائم هوگئے تهے لیکن یورپ میں اس طرح کے شفاخانوں کي اولین بنیاد دسویں صدي مسیحي میں ڈالي گئي - اس زمانے میں اٹلی مشرقي تجارت کا سب سے بڑا مغربي مرکز تها ' اور اطالي تجار بکثرت هرسال مصر اور فلسطین کے شہروں سے گذرتے تهے - بیت المقدس میں جب انکا گزر هوتا تو عیسائي زائروں کي هزارها جماعتیں انکي نظر سے گذرتیں جو ممالک اطالیه سے وهاں هرسال جمع هوا کرتي تهیں - وه سفر کي مشقتوں سے چور هوتیں ' طرح طرح کي بیماریوں میں مبتلا هو جاتیں ' اور ان میں سے اکثر زائر فقر و مرض کے شدائد سے مجبور هوکر وهیں رهجاتے اور نذر اجل هوتے -

اس نظارے نے اطالي تاجرونکے دلونمیں همدردانه احساس پیدا کیا اور سنه ۱۰۳۲ ع میں ان کي ایک جماعت نے ظاهر بالله فاطمي خلیفۂ مصر سے ان مریض حاجیوں کے علاج کے لیے بیت المقدس میں خیراتي شفا خانه قائم کرنیکي درخواست کي - ظاهر بالله نے نهایت فیاضي کے ساتهه اجازت دیدي ' اور اونلوگوں نے قدیس (سینٹ) یوحنا کي یادگار میں ایک خیراتي شفا خانه وهاں قائم کردیا اور یورپ کے دولت مندوں کي فیاضي نے اسے بیحد ترقي دي -

عرب جاهلیة کے زمانے میں جس طرح حجاج اور خانه کعبه کي انتظامي خدمات انجام دینے کے لیے مختلف جماعتوں کو شطایه ' سدانة ' مجانة وغیره کے مختلف مناصب عطا کیے گئے تهے ' اسي طرح بیت المقدس میں بهي خدام حجاج کا ایک مستقل عمله قائم تها ' جنکو " شہسواروں کي برادري " کہا جاتا تها - جب خدمت زوار کا یه جدید طبي صیغه قائم هوا تو اسکا انتظام بهي ایک جدید اخویت (برادرهڈ) کے سپرد کیا گیا جو تمام اخویات کیطرح اپنا مستقل شعار رکهتي تهي - باهمي امتیاز کیلیے کوئي جماعت سیاه چادروں پر سفید صلیب لگاتي تهي ' کوئي سفید چادروں پر سیاه صلیب لگا کر نمایاں هوتي تهي - لیکن اس جماعت نے اپنا شعار سفید چادر اور سرخ صلیب کے نقش کو قرار دیا - رفته رفته یه علامت اس جماعت کا عام شعار هوگیا ' اور جو لوگ فوج کے ساتهه طبي خدمات انجام دینے کے لیے جاتے تهے ' اونکي شخصیت کو یهي علامت ممتاز کرنے لگي - بالاخر سرخ صلیب (ریڈ کراس) کي علامت خیراتي شفاخانوں کے لیے مخصوص هوگئي -

(صلیب احمر)

یهي جماعت هے جو اب " جمعیة صلیب احمر " کے نام سے پکاري جاتي هے -

اگرچه مذهبي گروه کي خدمات کیلیے اٹالین تاجروں نے سفري شفاخانه قائم کیا تها - لیکن اسي سے میدان جنگ میں بهي صلیب احمر کي بنیاد پڑگئي -

هنري ڈیوان ایک رحم دل پادري تها جو سوئٹزرلینڈ کا باشنده تها سنه ۱۸۵۹ ع میں فرانس اور آسٹریا کے درمیان معرکۂ سلفرینو کي جو مشهور خونریز لڑائي هوئي ' اوس میں وه بهي شریک تها - اس قیامت خیز جنگ میں مریضوں کے علاوه ۴۰ هزار آدمي زخمي هوئے تهے - اس نے خود ان مریضوں کي تیمار داري کي تهي ' اونکي مصیبتوں کو اپني آنکهوں سے دیکها تها ' اونکے کراهنے کي آواز اپنے کانوں سے سني تهي ' اور اس درد انگیز منظر کے مجموعي اثر نے اوسکے دل کو رحم و همدردي کے جذبات سے بهردیا تها - چنانچه وهاں سے پلٹ کر اوسنے ایک کتاب لکهي جسکا نام " یادگار سلفرینو " تها - اس کتاب میں اوس نے جنگ کے ماتم خیز نظارے کا منظر اس موثر طریقه سے دکهایا که هر شخص کے همدردانه جذبات میں جنبش پیدا هوگئي ' اور اس حرکت کي مجموعي رفتار نے دفعتاً جذبات رقیقه کا ایک طوفان جد و جهد برپا کردیا -

اول اول خود سوئٹزرلینڈ کي جمعیه خیریه نے رحمدلي سے اس همدردانه جنگ میں اوسکے ساتهه شرکت کي - اسکے بعد یورپ کے تمام شہروں میں مجروحین جنگ کي اعانت کیلیے انجمنیں قائم هوگئیں اور اونهوں نے اس قدر ترقي کي که تمام سلطنتوں نے اونکي حفاظت اور نشو و نما کو اپني آغوش میں لے لیا -

(جنیوا کانفرنس)

چنانچه ۲ جون سنه ۱۸۶۴ ع میں تمام دول یورپ کي ایک کانفرنس جنیوا میں منعقد هوئي ' اور ان انجمنوں کے تحفظ و بقاء کا قانون پیش کیا گیا - سلطنت فرانس نے نهایت سرگرمي سے اوسکي تائید کي ' اور ۱۸ اگست کو کانفرنس کے اجلاس ختم هوے -

اس کانفرنس نے مریضوں کي اعانت اور طریق علاج کے تمام مراتب طے کیے ' اور تمام وکلاء دول نے اوسکي تصدیق کي - اخر میں ترکي ' ایران ' جاپان ' سیام وغیره کي سلطنتوں نے بهي اس کانفرنس کے رزولیوشنوں کے ساتهه اتفاق کیا -

بحري جنگ کے متعلق بهي کانفرنس میں چند دفعات قانوني پیش کي گئي تهیں لیکن ابتک تمام سلطنتوں نے اونکي تصدیق نهیں کي هے ' اور بہت ممکن هے که موجوده جنگ یورپ کے بحري میدانوں میں انکے مسائل تازه هوجائیں -

کانفرنس میں اس انجمن کے متعلق جو قانون پاس کیا گیا اوسکي اهم دفعات حسب ذیل تهیں :

(۱) کوئي سلطنت اپنے جارحانه یا مدافعانه جنگ میں ان شفاخانوں سے کسیطرح کا تعرض نه کریگي ' بشرطیکه ان میں مریض اور زخمي هوں - فوج نه هو -

(۲) ڈاکٹروں ' تیمار داروں ' اور شفاخانوں کے تمام متعلقین کي حفاظت هر سلطنت کا لازمي فرض هوگا - مثلاً اگر وه دشمن کے هاتهه میں گرفتار هوجائینگے تو اونکا شمار اسیران جنگ میں نه هوگا دشمن خود اپنے یہاں اون سے طبي کام لے سکتا هے - لیکن اگر اوسکو اونکي ضرورت نهیں هے تو بحفاظت تمام اونکي فوج میں پهونچا دیا جائیگا -

باشندوں میں سے جن لوگوں نے زخمیوں کي تیمار داري کي هے ' ان پر جنگي ٹیکس اور تاوان کا بار نه ڈالا جائیگا -

(۳) صلیب احمر کو بلا تخصیص ملک و مذهب هر قوم ' هر شخص ' اور هر مذهب کے افراد کے زخمیوں کا علاج کرنا هوگا - اگر کسي زخمي کي تیمار داري ناممکن هوجائے تو سپه سالار کا فرض هوگا که اوسکي فوج میں اسے واپس بهیجدے -

(۴) جو زخمي صحت یاب هونے کے بعد بهي جنگ میں شریک هونے کے قابل نهو سکینگے اونکو واپس کردیا جائیگا -

(۵) کوئي شخص زخمیوں کي گاڑیوں سے کسي قسم کا تعرض نکر سکے گا ' البته اگر ان گاڑیوں سے فوج کي تنظیم و ترتیب میں کوئي خلل آئیگا ' یا اوسکے راستے میں رکاوٹ پیدا هوگي ' تو سپه سالار ان گاڑیوں کو دوسرا راسته اختیار کرنے پر مجبور کر سکے گا -

(لها بقیة صالحه)

شئون حربیه

صلیب احمـــر

میدان جنگ کے شفاخانے

آجکل لڑائیوں کے میدانوں میں ڈاکٹروں اور تیمار داروں کی جو باقاعدہ جماعتیں زخمیوں کے علاج کیلیے جاتی ہیں' انکو ریڈ کراس یعنے صلیب احمر کہتے ہیں۔ ترکوں نے صلیب احمر کی جگہہ ہلال احمر کا لقب انکے لیے اختیار کیا ہے اور گذشتہ جنگ طرابلس و بلقان کے موقع پر یہ نام بچے بچے کی زبان سے نکل چکا ہے -

موجودہ جنگ یورپ میں بھی ہر فوج کے ساتھہ صلیب احمر کی جماعتیں مصروف خدمت ہیں -

لیکن بہت کم لوگوں کو اس جماعت کے قیام کی تاریخ اور ابتدائی حالات معلوم ہونگے - ہم چاہتے ہیں کہ ایک مختصر مضمون میں اسکی تاریخ بیان کردیں -

اس مضمون سے قارئین کرام کو اسکا بھی اندازہ ہوجائیگا کہ جنگ کے سفری شفاخانوں کی ایجاد مسلمانوں کے عہد تمدن کی یادگار ہے' اور یورپ کی "صلیب احمر" اس سے تقریباً دو سو برس بعد عالم وجود میں آئی تھی -

(عہد قدیم)

فطرت مرض کے ساتھہ ساتھہ دوا بھی پیدا کردیتی ہے - اس اصول کی بنا پر اگرچہ جنگ کی عالمگیر مصیبت کو خود انسان کی فطرت ہی نے پیدا کیا تھا' لیکن مجروحین جنگ کی مرہم پٹی کا سامان بھی اوسیکے اندر چھپا ہوا تھا:

بیک دست گوہر بیک دست تیغ !

بدو خلقت ہی سے انسان کے سر پر مصیبت کا یہ بادل چھا گیا' لیکن سب سے پہلے اس ابر غلیظ کے سیاہ پردوں کے چاک کرنے کے لیے جو ہاتھہ اوٹھا' وہ عورت کا نرم و نازک ہاتھہ تھا - اسلیے رقیق و لطیف جذبات کے ہمدردانہ احساس سے پیش قدمی کی - عورت اگرچہ اپنے ضعف فطری کیوجہ سے اس پردے کو چاک نہ کرسکی تاہم اوس میں اتنی قوت ضرور تھی کہ اپنی چادر کو پھاڑ کے اپنے اعزہ و اقارب کے زخموں پر پٹی باندھدیتی - خوش قسمتی سے زمانۂ وحشت کی آزادی نے اوسکو میدان عمل میں مردوں کے دوش بدوش کھڑا کردیا تھا' اسلیے وہ اونکے ساتھہ میدان جنگ میں بھی جاتی تھی' اور جبکہ سنگدل مرد خون کا سیلاب بہاتے تھے' تو وہ اونکو مشک میں بھر بھر کے پانی پلاتی' اونکے زخموں کو دھوتی' اور اونکی کی مرہم پٹی کرتی -

(غزوات اسلامیه)

زمانۂ جاہلیت میں عرب کی عورتوں نے عموماً یہ ہمدردانہ شعار قائم کرلیا تھا - عہد اسلام میں اس نے اور ترقی کی' اور میدان جنگ میں عورتوں کی خدمات لازمی ہوگئیں - غزوات عہد نبوت و خلفاے راشدین میں عورتوں کی جنگی خدمات نہایت نمایاں ہیں -

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روے مبارک کے زخم کا خون حضرت فاطمہ نے دھویا تھا' اور حضرت عائشہ نے بھی تشنہ کامان جہاد کو پانی پلا کر شرکت جہاد کا شرف حاصل کیا تھا -

جنگ یورپ : صلیب احمر کا شفاخانہ اور "سینٹ اگسٹائن" کی راہبات (ننز) - بمقام ماسٹرٹ (بلجیم)

اسلامی تمدن و تہذیب کے زمانے میں اس ہمدردانہ طرز عمل نے نہایت ترقی حاصل کی' اور اطباء کی ایک خاص جماعت مرتب کیگئی جو فوج کے ساتھہ ساتھہ میدان جنگ میں جاکر طبی خدمات انجام دیتی تھی - یہ سفری شفاخانے ہمیشہ فوج کے ساتھہ نقل و حرکت کرتے رہتے تھے' ساتھہ ہی متعدد اونٹ اور خچر ہوتے تھے جن پر زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کے علاج کا تمام سامان لدا ہوتا تھا اور انکو "مارستانات نقالہ" کہتے تھے - یعنے سفری شفاخانے - (مارستان فارسی کے بیمارستان کا معرب ہے)

سلطان محمود سلجوقی کی فوج کے ساتھہ جو سفری شفا خانہ تھا' اوسکا تمام طبی ساز و سامان ۴۰ اونٹوں پر آتا تھا ! مورخین اسلام نے عموماً جنگوں کی تفصیل میں شفا خانوں کا بھی خاص طور پر حال لکھا ہے -

تاریخ آل سلجوق میں اسکے نظائر بکثرت ملتے ہیں - ابن اثیر' ابوالفداء' اور مقریزی کی تصریحات اگر جمع کی جائیں تو ایک مفصل رسالہ مرتب ہوجاے -

(مصائب جنگ)

لیکن دنیا کا کام تمدن و تہذیب کی برکات سے زیادہ ہمدردی سے چلتا ہے - اس قسم کے سفری شفا خانوں کا سنگ بنیاد عورت نے خالص ہمدردی کی سطح پر رکھا تھا' اسلیے اوسکی دیواروں کو بھی ہمدردی ہی کے ہاتھوں نے چنا' اور آج ہم اوسکو ایک عظیم الشان عمارت کی شکل میں دیکھہ رہے ہیں !

انسانی مصیبتوں میں مرض سب سے بڑی مصیبت ہے - فقر و افلاس کو اگرچہ انسان کیلیے ایک عظیم الشان مصیبت خیال کیا جاتا ہے' لیکن انسان اس حالت میں اوٹھہ بیٹھہ سکتا ہے' چل پھر سکتا ہے' اور اپنی قوت کے استعمال سے اپنا پیٹ بھر سکتا ہے - لیکن مرض کی حالت میں وہ بالکل بیدست و پا ہو جاتا ہے - علی الخصوص سفر کی حالت میں جب ایک مریض صاحب فراش ہوتا ہے' تو بعض حالتوں میں تو وہ اپنے جیب سے روپیہ پیسہ نکالنے کی بھی قدرت بھی نہیں رکھتا کہ اپنے علاج کا سامان خرید کرلاے - لیکن ایک فقیر گلیوں میں گھوم پھر کے اپنے فقر و فاقہ کا علاج کرلیتا ہے -

یہ عام سفر کے مصائب ہیں - لیکن جنگ کی غربت و بیکسی کا اندازہ کرنے کیلیے انکا تصور کافی نہیں - جبکہ غضبناک دشمن سر پر اور از خود رفتہ ساتھی اپنی اپنی جانوں کی فکر میں ہوتے ہیں' جب لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندی جاتی ہیں اور سوار کو یہ سونچنے کی مہلت بھی نہیں ہوتی کہ کنکر پتھر پس رہے ہیں یا انسان کا جسم کچلا جارہا ہے ؟ جب زخمیوں کی آہیں اور دم توڑنے والوں کی فریادیں آلات جنگ کے شور اور خونریز قوتوں کے ٹکر کے ہنگامے میں بالکل گم ہوجاتی ہیں' تو کون اندازہ کرسکتا ہے کہ اس عالم میں زخم اور دکھہ کی مصیبت کس درجہ درد انگیز'

سیاست رحم دلی کی دشمن ہے ' لیکن ابسے پلے اسکی نسبت ہا جاتا تھا کہ اوسکی رحم دلی سیاست پر غالب ہے - چنانچہ اوسنے چند سال سے پھانسی کے کسی فیصلہ پر دستخط نہیں کیا - جب اسٹریا میں ہیضہ پھیلا تو اوسکے انسداد کیلیے اپنی پوری کوشش صرف کی - لوگوں کے یہاں خود تعزیت کو جاتا تھا ' شفاخانوں میں جاکر مریضوں کو دیکھتا اور اونکو تسکین دیتا تھا - جب ہنگری میں طوفان آیا ' تو خود وہاں جاکر لوگوں کو بچانے کیلیے آمادہ کیا - بلکہ بہت سے ڈوبنے والوں کو اپنے ہاتھہ سے بچالیا !

لیکن یہ عجیب انقلاب وقت ہے کہ جس بادشاہ کی رحمدلی اسکو گوارا نہیں کرتی تھی کہ ایک مجرم کو پھانسی دینے کیلیے دستخط کرے ' وہی آج لاکھوں بے قصور انسانوں کے قتل و غارت کا محرک اول ہوگیا !

کہتے ہیں کہ وہ نہایت فیاض اور کریم النفس بھی ہے - زمانہ جنگ میں مجروحین کو خود اپنا وظیفہ دیتا ہے ' اور خود نہایت سادہ سپاہیانہ غذا پر بسر کرتا ہے - اسی ہمدردانہ برتاؤ کی بنا پر اوسکو اپنی رعایا پر کامل اعتماد حاصل ہے - وہ تنہا باہر نکلا کرتا ہے ' بجز سرکاری تقریبوں کے کبھی محافظ فوج اوسکے ساتھہ نہیں رہتی - یورپ کے اخبارات میں اسکی رحم دلی اور فیاضی کی حکایتیں ہمیشہ چھپتی رہی ہیں -

ایک مرتبہ وہ اپنے بچپنے کے زمانے میں لیمبرگ کے باغ میں اپنے دادا کے سامنے کھیل رہا تھا - اسی حالت میں ایک پہرہ دار سپاہی پر اوسکی نظر پڑگئی - اوس نے اپنے دادا سے گھبراکر پوچھا : " کیا یہ فقیر ہے ؟ " اسکے دادا نے پوچھا کہ تمہیں اوسکی فقیری کا حال کیونکر معلوم ہوا ؟ جوزف نے جواب دیا " اسلیے کہ وہ اپنے فرائض کو مجبورانہ انجام دے رہا ہے " فرانسیس نے مسکراکر کہا :

" عزیز من ! ہر امیر فقیر کو اپنے اپنے فرائض مجبورانہ ہی انجام دینے پڑتے ہیں یہاں تک کہ شاہنشاہوں کی اولاد کو بھی - لیکن واقعی یہ پہرہ دار محتاج ہے - اس نوٹ کو لو اور اسے دے آؤ " جوزف نہایت تیزی سے نوٹ لیکر اوسکی طرف بڑھا اور کہا " یہ نوٹ لو - میرے دادا نے تمکو دیا ہے " اس زمانے کے فوجی قانون کی رو سے کوئی سپاہی کسی قسم کا عطیہ قبول نہیں کرسکتا تھا - اسلیے اوس نے سر کے اشارے سے انکار کیا ' جوزف نہایت ناراض ہوا اور اپنے دادا کے پاس جاکر شکایت کی - آس نے کہا کہ جاکر اوسکے کارتوس کی تھیلی میں چپکے سے ڈالدو - لیکن جوزف کا ہاتھہ سپاہی کی کمر تک نہیں پہونچتا تھا ' اسلیے فرانسیس نے اوسکو گود میں اوٹھالیا ' اور اوس نے نوٹ اوسکی تھیلی میں ڈالدیا - اب اوس نے غایت مسرت کے لہجے میں شور مچانا شروع کیا :

" سپاہی نے مفلسی سے نجات پائی "

جوزف نے ابھی عمر کے پانچ مرحلے طے کیے تھے کہ اوسکے دادا نے انتقال کیا - چھٹے سال اوسکی تعلیم و تربیت شروع ہوئی - اوسکی ماں صوفیا خاندانی حیثیت سے عالی مرتبہ اور نہایت دور اندیش اور عاقلہ عورت تھی - اوس نے اپنے بچوں کی تعلیم کی نگرانی کا اہم فرض خود اپنے ذمہ لیا - آسٹرین شہزادوں کی تعلیم و تربیت کا ایک خاص قانون تھا جسکو شاہنشاہ جوزف ثانی نے مرتب کیا تھا - اوس نے شاہزادوں کی تعلیم کا پروگرام جن اصولوں پر مرتب کیا تھا ' اوسکی تصریح خود اوسی نے اپنے نہایت جامع الفاظ میں ایک بار کی تھی :

" عام لوگ اپنے بچوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم تعلیم حاصل کرو گے تو ملازمت کے ذریعہ اپنی ذات کو فایدہ پہونچاسکوگے - لیکن اگر تم نے علوم و فنون میں مہارت حاصل نہ کی ' تو اس سے ملک کو کوئی نقصان نہ پہونچیگا بلکہ خود تمہیں کو تم سے بڑا ضرر پہونچیگا -

لیکن یہ فقرے شاہزادوں کی تعلیم و تربیت پر منطبق نہیں ہوسکتے - کیونکہ وہ علم و جہالت دونوں حالتوں میں ملک کے فرمانروا ہونگے ' اسلیے اوسکا نفع و نقصان ملک کو لازمی طور پر پہونچیگا ' پس اونکے لیے علوم و فنون میں اعلی مہارت حاصل کرنا نہایت ضروری ہے "

اہل ہنگری اپنی زبان کو زندہ رکھنے اور سرکاری زبان بنانے کی کوشش میں ہمیشہ سے مصروف تھے - مگر سلطنت آسٹریا ہمیشہ ہنگری زبان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی ' اور کوئی آسٹرین بولنے سے بھی اوسکی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا - لیکن شاہنشاہ جوزف نے بچپن ہی میں اونکی زبان کو سیکھا اور اوس میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ اچھی طرح بات چیت کرنے لگا - حسن اتفاق سے سنہ ۱۸۴۷ع میں جب کہ وہ صرف آرچ ڈیوک تھا ' گورنر کے تقرر کی رسم ادا کرنے کیلیے ہنگری آیا - یہ ہنگرین شورش و بغاوت کا ابتدائی زمانہ تھا - اونکی شورش کا مقصد صرف اپنی قومیت ' وطنیت ' اور زبان کو محفوظ رکھنا تھا جو آسٹریا کے ساتھہ مدغم ہوتی جاتی تھی - آرچ ڈیوک فرانسیس جوزف نے نہایت دور اندیشی سے اس فتنہ کو فرو کرنا چاہا اور اونکے سامنے ہنگری زبان میں ایک اسپیچ دی - اسپر تمام ہنگرین قوم نے اس زور سے خوشی کے نعرے بلند کیے کہ اونکے گلے پڑ پڑ گئے ' اور اپنے قدیم طرز پر اظہار مسرت کیلیے تلواریں نیام سے کھینچ لیں !

چند دنوں کے بعد ہنگری نے آسٹریا کے دائرۂ اقتدار سے نکلنے کے لیے پھر شورش کی ' لیکن وہاں کے گورنر نے اونکو یقین دلایا کہ جس آرچ ڈیوک نے تمہارے سامنے تمہاری زبان میں تقریر کی تھی ' وہ عنقریب آسٹریا کا شہنشاہ مقرر کیا جائیگا - اس خوشگوار وعدہ کا نہایت اچھا اثر ہوا ' اور دفعتاً بغاوت کی آگ بجھہ گئی - چند دنوں کے بعد جب شہنشاہ جوزف کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا تو تمام ہنگری نے اوسکی رسم تخت نشینی کا نہایت مسرت سے خیر مقدم کیا - حالانکہ وہ دوسرے بادشاہوں سے عموماً اظہار نفرت کرتے تھے -

اسکی روزانہ زندگی کا حسب ذیل پروگرام ایک اخبار میں شائع ہوا تھا :

پانچ بجے صبح کو اوٹھتا ہے ' اور چاے وغیرہ پیکر کام میں مصروف ہو جاتا ہے - دس بجے سے ۱۲ - بجے تک لوگوں کو دربار میں باریابی کا موقع دیتا ہے - پھر اپنے پرائیوٹ سکریٹریوں سے ملکی معاملات میں مشورہ کرتا ہے - تین بجے کھانا کھاکر سیر و تفریح کی تیاری کرتا ہے ' اور اکثر تھیٹروں میں جاتا ہے - ان تفریحی مشاغل سے فارغ ہوکر دس بجے تھکے سو رہتا ہے - با اینہمہ مصروفیت اور کسل و تکان کی کبھی شکایت نہیں کرتا - اگر امور ملکی کے انجام دینے سے طبیعت گھبرا جاتی ہے تو چند دنوں سیر و شکار کے لیے باہر نکل جایا کرتا ہے -

وہ یورپ کی تمام زبانوں کا ماہر ہے اور ان تمام زبانوں میں گفتگو کرسکتا ہے - اوس نے ایک مرتبہ فوج کا جائزہ لیا تو اوسکے سامنے مختلف قوموں کے پانچ دستے پیش کیے گئے - اوس نے ہر ایک کے سامنے اوسیکی زبان میں تقریر کی !

تاریخ و عبر

کرۂ ارضی کی آتشزدگی کا اولین شعلہ

فرانسس جوزف شہنشاہ اسٹریا

(حیات خصوصی)

معمر ترین حکمران عالم

وہ آرچ ڈیوک فرانسیس کارل کا بیٹا ہے - ۱۸ اگست سنہ ۱۸۳۰ ع میں پیدا ہوا ' اور سنہ ۱۸۴۸ ع میں جبکہ اسکی عمر صرف اٹھارہ برس کی تھی اوسکی تخت نشینی ہوئی - سنہ ۱۸۶۷ ع میں اوسکے تاج شاہی میں ایک نیا طرہ لگایا گیا - یعنی وہ ہنگری کا بادشاہ بھی بنایا گیا - اسوقت اوسکی عمر تقریباً ۹۴ برس کی ہے -

سنہ ۱۸۵۴ ع میں آسنے میکسیمیلیان ڈیوک آف بایار کی لڑکی سے شادی کی جو یورپ کی شاہزادیوں میں عام طور پر ممتاز خیال کی جاتی تھی ' اور اسکا حسن و جمال مسلم تھا - اوس کے بطن سے چار اولاد پیدا ہوئیں جنمیں سے صرف دو لڑکیاں آرچ ڈچیز جیزلا اور ماریہ زندہ ہیں - سنہ ۱۸۹۸ ع میں ملکہ پر جب وہ جنیوا میں شاہی اسٹیمر میں جا رہی تھی ' ایک اٹالین نوجوان نے دفعتاً حملہ کیا اور قتل کردیا -

شہنشاہ جوزف کے تین بھائی تھے ' جن میں سے ایک میکسیکو پر حکومت کر رہا تھا ' اوس نے ۱۸۶۷ ع میں وفات پائی - دوسرے بھائی کا نام آرچ ڈیوک کارل تھا جس نے سنہ ۱۸۹۶ ع میں انتقال کیا - اس نے متعدد اولاد چھوڑی - فرانسیس فرڈیننڈ جو حال میں سراجیوو میں قتل کیا گیا ' اسی کا لڑکا تھا شہنشاہ جوزف نے پرنس اودلف کے انتقال بعد اسیکو ولی عہد مقرر کیا تھا ' لیکن وہ قطرتاً نہایت ضعیف الجثہ تھا - ڈاکٹروں نے اوسکو وائنا کے قیام سے منع کردیا تھا - ماہرین سیاست کی رائے تھی کہ وہ حزم و تدبیر کے ساتھہ اسٹریا جیسے مختلف العناصر ملک پر حکومت نہیں کرسکتا - اپنی اس کمزوری کو وہ خود بھی محسوس کرتا تھا - اسلیے ایک خاموش لطف و مسرت کی زندگی بسر کر رہا تھا -

عام خیال تھا کہ اگر یہی حالت قائم رہی تو اسکی جگہہ شاہنشاہ جوزف کے بھائی ارچ ڈیوک اوتو کو ولی عہد بنایا جایگا ' لیکن سراجیو نے ہمیشہ کے لیے اوس سے یہ منصب چھین لیا -

شہنشاہ جوزف کا خاندان تمام یورپ میں سب سے قدیم ترین حکمران خاندان ہے - وہ ۶۳۲ برس سے حکمرانی کر رہا ہے ' اور یہ ایسا فخر ہے جو دوسرے خاندانوں کو بہت کم نصیب ہوا ہے - اس سلسلہ حکومت کا پہلا تاجدار رودلف وان ہیبسبورگ تھا - وہ پہلے جرمنی کا ایک کونٹ تھا لیکن سنہ ۱۲۷۳ ع میں جرمانیا کا باشاہ مقرر [illegible]

اس خاندان نے ایک مدت تک اسٹریا ' ہنگری ' بوہیمیا ' وسط جرمنی ' ہالینڈ ' اٹلی ' اسپین وغیرہ ' پر حکومت کی ہے اور اوس پر سے ہر قسم کے ملکی انقلابات کا سیلاب گذر چکا ہے - اس وسیع مدت نے مردوں کے ساتھہ عورتوں کو بھی حکومت کرنے کا موقع دیا - چنانچہ سنہ ۱۷۴۰ ع جب شاہنشاہ کارل سادس کا انتقال ہوا ' اور اوس نے اولاد ذکور میں سے کسیکو وارث تاج و تخت نہ چھوڑا تو اسکی لڑکی ماریا ٹریزا کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا - حکمران ہونے سے پہلے سنہ ۱۷۳۶ ع میں اوسکی شادی ڈیوک فرنسیس لورین سے ہوئی تھی - اب جب اوس نے تخت سلطنت پر قدم رکھا تو اوسکا شوہر ڈیوک فرنسیس اول شاہنشاہ بنایا گیا ' یہی فرنسیس ہے جسکی اولاد آج تک بر سر حکومت ہے - اسلیے اسٹریا کے موجودہ خاندان شاہی کو ہیبسبورگ لورین کہا جاتا ہے -

شاہنشاہ جوزف کا سالانہ وظیفہ ۹۳۰,۰۰۰ گنی ہے ' اس رقم میں سے اوسکو نصف آسٹریا اور نصف ہنگری کے خزانہ سے ملتا ہے - وائنا اور بودا پسٹ میں اوسکےلیے متعدد محل تعمیر کئے گئے ہیں ' اور پیرانہ سالی ' تجربہ کاری ' اور زمانہ شناسی کے لحاظ سے وہ یورپ کے تمام بادشاہوں میں نہایت موقر اور قابل احترام خیال کیا جاتا تھا لیکن افسوس کہ موجودہ جنگ یورپ میں خونریزی کا پہلا قدم اوٹھا کر اسنے اپنی ہشتاد سالہ عزت یورپ کے بڑے حصے میں برباد کردی ہے -

فنون لطیفہ کے ساتھہ نہایت دلچسپی رکھتا ہے - بالخصوص مناظر طبیعیہ کا شیفتہ ہے - ساتھہ ہی فنون سپہگری میں بھی اسے خاص شہرت حاصل ہے - اوس نے اکثر میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جانے پر موت کو ترجیح دی ' چنانچہ معرکہ سلفرینو میں جب اسٹرین فوج نے جنرل ہیس کی سپہ سالاری میں فرانچ اور سارڈینین فوج کی متحدہ فوج سے مقابلہ کیا اور جنرل ہیس نے بعض جنگی مصالح کی بنا پر فوج کو بھاگنے کا حکم دیدیا ' تو شاہنشاہ جوزف کی بہادری نے اس ہتک کو گوارا نہ کیا اور خود فرانچ توپوں کی باڑہ کے آگے سینہ سپر ہوکر کھڑا ہوگیا ' جو نہایت تیزی کے ساتھہ پیچھے ہٹنے والی اسٹرین فوج پر گولے برسارہی تھیں !

ایک مرتبہ وہ سرسبز کھیتوں کے درمیان گذر رہا تھا - اوسکو دو شخص نظر آئے جو پالتو جانوروں کو شکار کیلیے چرانا چاہتے تھے - جب اون دونوں نے شاہنشاہ جوزف کو دیکھا تو آکر پانوں پر گر پڑے اور روکر کہا :

" ہمارا خاندان بہت بڑا ہے - صرف زراعت سے گذر اوقات نہیں ہوسکتی - پہلے ہم فوج میں ملازم تھے ' اب موقوف کردے گئے ہیں - اسلیے اس جرم کے ارتکاب پر مجبور ہوگئے "

شاہنشاہ جوزف نے اونکا نام و نشان پوچھکر اون کو واپس جانیکی اجازت دی - وہ چلے گئے ' مگر مواخذہ کا خوف دامنگیر تھا - اسکے بعد شاہنشاہ نے اونکے پاس فرمان بھیجا جسکے ذریعہ اونکو شکار گاہوں کا نگراں مقرر کیا گیا - فرمان کو پہلے تو وہ وارنٹ گرفتاری سمجھے لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اونکی صداقت اور فوجی خدمات کے صلے میں ایک موزوں تر منصب عطا کیا ہے !

ایک روز وہ شونبرن کو جارہا تھا ' راستے میں فائر بریگیڈ ملا جو کہیں آگ بجھانے کیلیے جا رہا تھا - اوسکے گھوڑے کیچڑ میں پھنس گئے تھے -

وہ دفعتاً رک گیا ' بادشاہ نے خود اپنی گاڑی کے گھوڑے کھلوائے اور اوس میں جتوادیے - ان گھوڑوں نے فائر بریگیڈ کو کیچڑ سے نکالا ' اور مقام آتش زدگی تک پہنچا آئے - شہنشاہ خود کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوکر چلا گیا !

انعامی مضامین سے مقصود یہ ہے کہ کسی موضوع یا عنوان کو متعین کرکے اهل قلم کی خدمت میں پیش کیا جاے تا کہ وہ اسپر فکر ازمائی کریں' اور پھر بہتر و امثل مضمون کیلیے ایک اعلان کردہ رقم پیش کی جاے - اسلیے نہیں کہ وہ اسکا معاوضہ ہے بلکہ محض بغرض امتیاز' و تشویق و تحریص -

یہ ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے جس سے ارباب قلم میں تحریر و تصنیف کا شوق پیدا ہوتا ہے - یورپ کے اخبار و رسائل اور مجالس و مجامع کو پبلک کي طرف سے بڑي بڑي رقمیں دي جاتي ھیں تاکہ وہ انعامي مضامین کا اعلان کر سکیں - وهانکے اخبارات خود بھي اس قابل ہوتے ھیں کہ علمي اولوالعزمیوں میں حصہ لیں اور اپنے ادارہ کے طرف سے گرانقدر رقوم ارباب علم و ادب میں تقسیم کریں -

علی الخصوص جب کبھی کوئی نئی اختراع یا علمي تحقیق شائع ہوتی ہے اور اسکی تکمیل و ترقي کیلیے ارباب علم اور عام پبلک کي توجہ مطلوب ہوتي ہے تو عموماً اس کام میں سب سے زیادہ مدد انعامی مضامین کے مقابلوں هی سے ملتي ہے اور انعاموں کی تعداد اور مقدار میں خود اخبارات و رسائل کا باهمي مقابلہ شروع ہو جاتا ہے - مثلاً کئی سال سے تمام یورپ کے اخبارات و رسائل پر ہوائی جہازوں کے تجارب کا ایک بحران علمي طاري ہے - جنگ سے پہلے کوئي ھفتہ ایسا نہیں جاتا تھا کہ کوئی نہ کوئی انعام انکے متعلق شائع نہ کیا جاتا ہو - صرف ایک اخبار " ڈیلی ٹیلي گراف " لنڈن نے تین سال کے اندر ۱۲ - بڑے انعام تقسیم کیے جنکي رقوم کي مجموعي تعداد ۳ - ہزار پونڈ سے زائد تھي - پھر وہ عظیم الشان انعام اسکے علاوہ ہے جو ڈیلی ٹیلي گراف نے پچھلے سال ہوائي مسابقت کیلیے انگلستان میں تقسیم کیا تھا !

افسوس کہ ھندوستان میں یہ باتیں ابتک خواب و خیال ھیں - یہاں کے اخبارات کو دست سوال کي وسعت اور طبع دریوزہ گری سے اتني مہلت کہاں ملتي ہے کہ انکے بڑھے ہوے ھاتھوں میں فلاکت و درسروں کیلیے بھی کوئي بخشش ہو؟ ان میں سے اکثر اپني فلاکت و درماندگي سے مجبور ھیں اور بعض اپنی طبیعت سے - پبلک نے ابتک علم و ادب اور مطبوعات و مصنفات کي حقیقت نہیں سمجھی ہے - وہ ھمیشہ اس فکر میں رهتي ہے کہ ڈیڑھ روپیہ میں سال بھر تک سب سے زیادہ سیاهي اور کاغذ کون دیسکتا ہے ؟

لیکن ان تمام باتوں سے بھی زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ اگر بہتر سے بہتر اسباب جمع بھي ہوجائیں تو ملک میں بدبختی سے صحیح دلچسپي لینے والي کوئی جماعت نہیں ہے - یہاں اخبار کے معنی یہ ھیں کہ ایک مشین بصورت انسان جو پرنٹنگ مشین کي آخرین ایجاد کی طرح خود هي کاغذ کاٹتي ہے' خود هي چھاپتی ہے' خود هي مرتب کرتی ہے' خود هي موڑتي ہے' غرضکہ سب کچھ خود هی کرتي ہے - پھر انعام کے معني بھی یہاں یہي ہوسکتے ھیں کہ خود هي عنوان تجویز کیا جاے' خود هی رقم معین کي جاے' اور پھر خود هي لکھکر بعد انقضاے مدت مقررہ رقم وصول بھي کرلي جاے :

خود کوزہ' خود کوزہ گر و' خود گل کوزہ !

آغاز اشاعت الہلال سے ھمیں کستي ایسے سلسے کے اجرا کا بارها خیال ہوا مگر اهل قلم کي بے توجہي اور اکثر حالتوں میں بد مذاقي نے مایوس کردیا -

لیکن آج اس خیال سے کہ اگر خشک علمي مضامین اور تحقیق طلب مذهبي مقالات کیلیے ارباب قلم طیار نہیں ھیں تو اقلاً ادب و انشاء کے میدان میں تو آسکتے ھیں' اس تصویر کو شائع کرتے ھیں' اور اردو ادب و شعر کے با مذاق حضرات کے آگے صرف فکر و خیال کا ایک نیا میدان کھولتے ھیں - اس اولین تجربے پر آیندہ کے ارادے موقوف ھیں -

هم سے پہلے ایک اهل قلم کو هم سے بھي زیادہ مصیبت پیش آئي تھي :

رومسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز
تا داد خود از کہتر و مہتر بستانی !

الحمد للہ کہ گو بعض ابناے عصر نے اپنے تئیں یہاں تک بھي پہنچا دیا ہو مگر ھمیں اسکي ضرورت نہیں ہوئی ہے' اور اگرچہ علمي و مذهبي مضامین کي جگہ محض ادب و شعر کي دعوت دینا همارے لیے ایک طرح کا تنزل ہو - تاهم فی نفسہ اسکي ضرورت سے بھي انکار نہیں کیا جا سکتا -

کچھہ عرصہ پہلے عالم ادب و شعر کے هم خود بھي رہ نورد تھے اور الہلال کی اشاعت کے وقت ارادہ تھا کہ خالص ادبی و شعري افکار و مقالات کا بھي اسمیں غالب حصہ ہوگا - لیکن آگے چلکر معلوم ہوا کہ یہاں ایک کے ہو رهنے کے سوا چارہ نہیں' اور بالاخر عالم جذبات و حسن و عشق سے الگ ہوکر صرف اصلاح و مذهب هی پر قناعت کرلیني پڑي - شاید هم اب بھي اس کام کو کرسکتے ھیں مگر نہیں کرتے - و للہ درما قال :

رند هزار شیوہ را طاعت حق گراں نبود
لیک صنم بہ سجدہ در ناصیہ مشترک نخواست

اگر ارباب ذوق نے اس تجربے میں ساتھہ دیا تو انعامي مضامین کا سلسلہ ھمیشہ جاري رهیگا اور پھر علمي و مذهبي تحقیقات کے عنوان بھي پیش کرینگے -

(نغمۂ حسن و طبل جنگ)

اس مرقع کا موضوع تخیل " نغمۂ حسن و طبل جنگ " ہے - حسن و عشق کي دنیا بھي ایک معرکہ زار ہے مگر وهاں کے اسلحہ و الات آور ھیں - وہ جنگ جسمیں لوہے کي تلوار اور چمڑے کي ڈھال سے کام لیا جاتا ہے' بظاهر اس سے کوئي ربط نہیں رکھتي' لیکن اس تصویر میں دونوں چیزیں جمع کردي گئي ھیں - حسن کی محو و بیخود نگاھیں تلوار پر جھکي ہوئي ھیں :

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائي !

انعامي موضوع بحث یہ ہے کہ صرف یہ مرقع اور اسکا عنوان شائع کردیتے ھیں اور اسکے تاریخي ماخذ اور تمام جزئیات مرقع کے متعلق کچھہ نہیں بتلاتے - ارباب ذوق و فکر اس مرقع کو سامنے رکھکر اظہار خیال کریں اور جس پہلو کو زیادہ نمایاں پائیں بحث میں لائیں - آخر اکتوبر تک تمام مضامین آجانے چاهئیں - جو مضمون سب سے زیادہ بہتر و ارفق اور موضوع مرقع پر حاوی ہو گا' اسکے لیے ایک گنی نقد اور ایک گنی قیمت کی مجلدات الہلال پیش کي جائیگي -

مضامین صاف اور خوشخط لکھے ہوں - ورق کے صرف ایک صفحہ پر لکھے جائیں - انعام صرف خریداران الہلال کے حلقہ میں محدود رهیگا -

اقتراح ادبی و شعری

نغمہ حسن و طبل جنگ!

دعوت تسابق افکار و تنافس اقلام

و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! (۸۳ : ۲۳)

انعامي مضمون - دو گني کا پہلا سلسلہ : " مواضیع ادبیہ " ۳۱ - اکتوبر تک -

آجکي اشاعت کے ساتھہ ایک دلچسپ مرقع شائع کیا جاتا ہے جو کلکتہ کے ایک دقیقہ سنج اور مشاق مصور کے قلم سحر کار کا نتیجہ ہے - اور ایک عمیق و وسیع حسن تخیل' تفحص تاریخی اور فکر شعري نے اسکا خاکہ کھینچا ہے -

بظاہر اس مرقع کو دیکھیے تو صرف دو تصویریں ہیں جنھوں نے زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ کی دس بارہ انچ جگہ روک لی ہوگي- لیکن ارباب نظر اگر چاہیں تو انکے صرف ایک گوشۂ نگاہ ھي کے اندر صدہا صفحوں کے صحائف معاني اور دفاتر سوانح و حوادث پڑھلے سکتے ہیں :

احوال ما ز حوصلۂ نامہ بیش بود
لختے ز حال خویش بسیما نوشتہ ایم !

عالم جذبات و حسیات کے صدہا مطالب ہیں جنھیں ہزارہا صفحوں پر پھیلاکر لکھیے -جب بھی سمٹ نہیں سکتے - لیکن اگر ایک سیماء گویا ' ایک چشم سخنور ' ایک نگہ ناطق ' ایک غمزۂ معني طراز' ایک جمال فکر اندیش' سامنے آجاے تو انکے درس و فہم کیلیے صرف ایک لمحۂ نظارہ ھي کافي ہوتا ہے - بلکہ اس سے بھي کم - یہ ایک ایسي حقیقت ہے جسکي ہر صاحب حال فوراً تصدیق کریگا -

ارسطو اگر شرم و حیا کے واردات و اثرات کا فلسفہ مرتب کرتا اور دس ضخیم جلدیں لکھہ جاتا' جب بھي آپ کچھہ نہ سمجھتے- لیکن کسي کے چہرۂ محجوب اور نگہ شرمگیں کا ایک نظارہ آپکو سب کچھہ سمجھا دیتا ہے' اور حقائق حسن و عشق کے وہ وہ اسرار و غوامض خود بخود حل ہوجاتے ہیں جو دنیا بھر کے حکیموں اور فلسفیوں کي زبانیں ملکر بھي حل نہیں کرسکتي تھیں !

آپ کے نزدیک علم البرق کا سب سے بڑا ماہر وہ ہے جسنے کسي وسیع علمي عمارت کے اندر بڑي بڑي کتابیں اور بڑے بڑے آلات دیکھے ہوں - لیکن میري نظر میں اِس کي حقیقت اوس خوش نصیب سے بڑھکر کوئی نہیں جانتا جسے کسی جمال آتشیں کي ناگہانی جلوہ تابی کے نظارہ کا بار بار موقعہ ملا ہے' اور ہمیشہ اسکے خرمن صبر و شکیب پر بجلیاں گرتي رھي ہیں - و کل حزب بما لدیهم فرحون :

نہ دانم تا چہ برق فتنہ خواہد ریخت بر ہوشم
تصور کردہ ام بگسستن بند نقابش را

* * *

یہي نکتہ ہے جو فن تصویر و رسوم کو تحریر و کتابت پر ترجیح دیتا ہے - قدیم مصري ہیرو غلیفي (نقوش مصورہ و ممثلہ) کے ذریعہ بخط و کتابت کرتے تھے اور یقیناً ہم سے زیادہ عقلمند تھے

دشمن کے ہجوم کي تصویر کھینچنے میں ہم صفحے کے صفحے صرف کردیتے ہیں اور پھر بھی اپنے چشم و دماغ کو مخاطب کے سر میں نہیں رکھدیسکتے - لیکن وہ ایک شمشیر بکف سپاھي کو مکان کے دروازے پر کھڑا دکھلا کر ہم سے زیادہ بہتر درس مطالب پر قادر تھے - جذبات و واردات ' حوادث و سوانح ' اور مظاہر طبیعیہ و تغیرات فطریہ کے بیان میں ہزارہا صفحے ایک طرف ' اور ایک انچ کی چھوٹي سي تصویر ایک طرف ! ہومر نے کسقدر صرف فکر و تصور کے بعد محاصرۂ ترائے کے چند معرکے دکھلائے اور ہومر اعظم ہوگیا ؟ لیکن ایک مصور پنسل کی چند لکیریں کھینچکر دو چار منٹ کے اندر اس سے زیادہ جنگ کے میدان دکھلا دیسکتا ہے' مگر دنیاء کا معیار فضیلت دوسرا ہے -

علی الخصوص انساني جذبات و خواطر اور عالم عواطف و حسیات کے اظہار کے لیے تو زندہ انسانوں کے بعد صرف تصویر ھي ایک ایسي شے ہے جو دل کے چھپے ہوے راز دوسرے دلوں تک منتقل کر دیسکتي ہے -

واقعہ نویس اور شاعر کے کاموں کو مصور سے وھي نسبت ہے جو ایک فلسفی کے فلسفۂ حسن کے مقابلے میں خود ایک روے جمیل و حسین کو حاصل ہو سکتي ہے - اسي لیے شعر کي ساري فضیلت اسمیں ہے کہ وہ تصویر ہو-

* * *

یہ مرقع جو آپ دیکھہ رہے ہیں ' اس بیان کي تصدیق کر سکتا ہے - تاریخ و وقائع' سوانح و حوادث' عجائب تصادفات' نیرنگي انقلابات' حسن و عشق کي کرشمہ سازي' جذبات متضادہ و متباینہ کي کشاکش ' اور قلمرو حسن و عالم سیف و سناں کي باھمي آویزش ' یہ سب کچھہ اسمیں موجود ہے' اور ان سب سے زیادہ روح شعر و موسیقي کي وہ معنویت اعلی جسکے اظہار سے مورخ کا قلم' خطیب کی زبان' مطرب کي ترانہ سنجي' اور شاعر کي فکر' سب عاجز رھجاتے ہیں ' اگرچہ وہ سب اسکي طرف اشارہ کرتے ہیں اور اسکے ضروري اجزاء مہیا کردیتے ہیں !

انعامي عناوین و مضامین

اردو زبان میں " انعامي مضمون " کي ایک نہایت سخیف و عامیانہ ترکیب رائج ہوگئي ہے' اور غالباً رسالۂ " حسن " حیدرآباد کي بہت سي عمدہ یادگاروں کے ساتھہ یہ ایک ناگوار لغوي صناعۃ بھي باقي رہگئي ہے - اس قسم کی ترکیبیں میرے مذاق سے بالکل دور ہیں' لیکن چونکہ رائج ہوگئي ہے اسلیے مجبوراً لکھنا پڑتا ہے - کسي عمدہ ترکیب سے اسے بدلدینا چاہیے -

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے کا]

ہالي الاس فانسي - ليڈيز و جنٹس ،
رسٹ واچ - اصلي قيمت دس روپيہ رعايتي
تين روپيہ چودہ آنہ

سلور کيس - ۴ روپيہ چودہ آنہ -
اے اچھي چيز - چھہ روپيہ -
نيکل سلور کيس - انامسل ڈائل -
ايک چمڑے کي اسٹراپ مفت ديجاتي
ہے ۔

بي - اس - نندي - اينڈ کمپني نمبر ۱-۳۶ - دھرمتلہ اسٹريٹ

ھنـــدوستـانـي دوا خـنـہ دھلی

— * —

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سر پرستي ميں يوناني اور ويدک ادويہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادويہ اور خوبی کاروبار کے امتيازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائيں (جو مثل خانہ ساز ادويہ کے صحيح اجزاء سے بني ہوئی ہيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہيں) عالي شان کاروبار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کريں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :
ان - ہندوستاني دوا خانہ تمام ہندوستان ميں ايک ہي کارخانہ ہے ۔
فہرست ادويہ مفت

(خط وہ پتہ)

مينيجر ہندوستاني دوا خانہ دہلی

تـرجمـہ تفسير کبير اردو

——:0:——

حضرت امام فخر الدين رازي رحمۃ اللہ عليہ کی تفسير جس درجہ کي کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن ہي خوب کرسکتے ہيں اگر آج يہ تفسير موجود نہ ہوتی تو صدہا مباحث و مطالب علميہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہو جاتے -

پچھلے دنوں ايک فياض صاحب درد مسلمان نے صرف کثير کرکے اسکا اردو ترجمہ کرايا تھا ' ترجمے کے متعلق ايڈيٹر الہلال کي رائے ہے کہ وہ نہايت سليس و سہل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمہ ہے "

لکھائي اور چھپائي بھي بہترين درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخے دفتر الہلال ميں بغرض فروخت موجود ہيں پہلے قيمت دو روپيہ تھی اب بغرض نفع عام - ايک روپيہ ۸ - آنہ کردي گئی ہے ۔
درخواستيں : مينيجر الہـلال - کلکتـہ کے نام ہوں -

حرمين شريفين کی زيارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحيم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈيا -

يہ سفرنامہ يورپ کے اعلي درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہايت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلاميہ مثلاً عرب ' شام ' فلسطين ' مصر ' عراق ' وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہايت خوش اسلوبي سے سليس و با محاورہ اردو ميں قلمبند کرديے ہيں - فاضل مصنف کی دوران سفر ميں اعلي سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں سے اسلامی ممالک کے نہايت دلچسپ حالات فراہم کرنے ميں مصنف کي دلی تائيد کی ' کتاب کی کل صفحات تخميناً آٹھہ سو ہيں اور پھر بيس ہاف ٹون عکسی تصاوير مقامات مقدس کے بھی ملحق ہيں - قيمت صرف تين روپيہ -

المشتہـــــر

عبد الرحمن بکسيلر و پبلشر شوکت اسلام پريس کنٹونمنٹ بنگلور

بيـوٹيـز اف اسلام

اسلام کي خوبيوں پر ديگر مذاهب کے احباب کي گرانقدر رائيوں کا مجموعہ -

هر شيدائي اسلام کو اسکا ايک نسخہ ضرور رکھنا چاهيے -
سنہري جلد - عمدہ چھپائی - قيمت صرف ۸ آنہ -
المشـــتهر :— نور لائبريري - ۱۲/۱ سيرانگ لين - کـلـکـتـہ

خـالص اسـلامی تـرکی ٹوپی - سـاخت قسطنـطنيـہ و مصـر

ترکی ٹوپی - ہر قسم کی ملائم و چوڑی اسفر دار ' ہر رنگ و ہر سائز کی مبلغ ايک روپيہ سے تين روپيہ تک کی قيمت کا موجود ہے ' کلپاک - انور پاشا ٹوپی - خاکي سبز کالی و سياہ رنگ کی قيمت ۴ روپيہ و تين روپيہ آٹھہ آنہ -

خـادم قوم - ايس - ايف - چشتي اينڈ کمپنی دہلی
سول ايجنٹ براے ہندوستان
فبريقہ ہرکہ - ہمايوني - معمولاتی قسطنطنيہ فبريقہ ليشدل
ايجپشين - ٹي ٹاربوش - قاہرہ مصر

بریدِ فرنگ

" ٹائمز " کاغذ کي کميابي پر بحث کرتے ہوے لکھتا ہے ' " یہ ظاہر ہے کہ اسوقت کاغذ کي جتني مانگ ہے اس سے کاغذ کي مجموعی فراہمی بہت کم ہے - کاغذ کي قیمت میں ۷۵ فیصدي کا اضافہ مطابع کی تجارت کے لیے عموماً اور اخبارات کے مالکوں کے لیے خصوصاً ایک سنگین معاملہ ہے لیکن اس گراني کے مسئلہ سے بھی زیادہ اہم یہ سوال ہے کہ اسوقت جبکہ یورپ میں کاغذ سازي کے لیے لکڑي کے مغز (ارق پلپ) کي آمد و رفت بند ہے ' تو کیا یہ امید کي جاسکتي ہے کہ آیندہ گراں تر قیمت ہی پر سہي مگر بہرحال کاغذ ملتا رہیگا ؟

بہترین ذرائع اطلاع کے بموجب لکڑی کے مغز کے اسٹاک کا خرچ ۱۵ ہزار ٹن سے بڑھکے ۱۹ ہزار روزانہ تک پہنچگیا ہے - رزرواٹر (محفوظ خزانے) میں معمولي شرح صرف کے لحاظ سے ۱۰ - ہفتہ کا سامان رہتا ہے - لیکن آجکل خرچ کا جو اوسط ہے' اسکے حساب سے تو رزرواٹر بھی ۶ ہفتہ سے زیادہ نہیں چلینگے -

---

قرون وسطي نے اپنے ہر قسم کے وحشیانہ اور خود غرضانہ جذبات کے لیے مذہب کو آڑ بنایا تھا - موجودہ زمانے نے مذہب کے بدلے تہذیب و تمدن کو انتخاب کیا ہے - چنانچہ اسوقت بھي جبکہ تہذیب و تمدن کي بستیاں تاراج اور انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہے ' ہر طرف سے جو صدائیں آ رہي ہیں ' وہ حفظ تہذیب ! حمایت تمدن ! ! اور انتقام انسانیت ہی کي ہیں ! اللہ ! اللہ

یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم

اس حقیقت کو ایک انگریز آزاد مقالہ نگار کا قلم اسطرح بے نقاب کرتا ہے :-

"جنگ کا جو سبب عام طور پر بیان کیا جاتا ہے وہ اسقدر کم لڑائي کي اصلي اور حقیقي وجہ ہوتي ہے کہ ہم بےتکلف یہ اصول قرار دیسکتے ہیں کہ جنگ کا جو سبب بھی علانیہ بیان کیا جاے وہ محض حیلہ ہے -

صلیبي لڑائیاں بلکہ خود تحریک " اصلاح " کے متعلق جو جرمن سے شروع ہوئي اور پھر انگلستان اور فرانس تک پھیلي ' جب شہادتیں لي گئیں تو ثابت ہوا کہ محض ایک نمایش و نمود تھی ' اور در اصل اس پردہ میں دوئي اور مقصد مخفي تھا -

مثلاً جیمس دوم کے ٹیسٹ ایکٹ (قانون امتحان) کي تنسیخ کے وقت " تسامح " اور " حریت ضمیر " کي وکالت کي مگر یہ محض ایک حیلہ ہی حیلہ تھا - اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسکا مقصد صرف یہ تھا کہ اس بہانہ پارلیمنٹ میں کیتھولک عنصر در رو شناس بلکہ غالب کیا جاے - ہر قوم جب کارزار میں اترتي ہے تو اپنے اس فعل کے جواز کے لیے قابل قدر اسباب کي جستجو کرتي ہے مگر یہ کوشش بالکل عبث ہے - جو جنگ ضروري ہے وہ جائز اور بجا ہے' گو اسکے لیے خود ساختہ شاندار اسباب نہ ہوں "

موجودہ جنگ چاہے مالي حیثیت سے دنیا کے لیے مضر بلکہ مہلک ثابت ہو مگر اخلاقي حیثیت سے تو وہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک بہترین ذریعہ ہے -

شاہنشاہ آسٹریا کل تک یورپ کا "سب سے زیادہ محترم معمر انسان " تھا مگر آج اعلان جنگ کے بعد وہ جس شکل میں ہمارے سامنے پیش کیا جارہا ہے اسمیں ایک محترم متمدن انسان کے بدلے ایک سفاک ' عیاش ' پسر کش ' اور بد عہد ' انسان کے خال و خط زیادہ نمایاں ہیں !

اخبار " نیشن " شہنشاہ آسٹریا کے متعلق لکھتا ہے :

"اسکي تاریخ کیا ہے ؟ یہ ایک دلچسپ سوال ہے - فرانسیس جوزف (شہنشاہ آسٹریا) نے اپني بے اصول ماں کي آغوش میں پرورش پائي تھي' اور اسکے اتالیق کونٹ بمبیل نے برائي میں ہمیشہ اسکی حوصلہ افزائي کي تھي - ۱۸ - سال کي عمر میں اسکے سر پر شاہنشاہي کا تاج رکھا گیا - اس نے سب سے پہلے روس کي مدد سے بسر کردگي کونتھہ اہل ہنگري کے دبانے کي کوشش کي - تمام ملک ہنگري قتل و خونریزي کا وحشت ناک منظر بنگیا - ۲۵ جنرل قتل ہوے' ہزارہا انسان بندوق کا نشانہ بنے اور پھانسي کے تختے پر لٹکائے گئے - اسطرح فرانسیس جوزف انساني خون کے سیلاب سے گذرتا ہوا تخت شہنشاہي پر آکے بیٹھا -

لیکن ہزارہا نا کردہ گناہ انسانوں کا خون رائگاں نہیں گیا - بالاخر انتقام کي دیوي " نیمسیس " نے اسکا تعاقب کیا - سب سے پہلے اسي ملک پر آفت نازل ہوئي جسکے لیے خون کا ہولناک دریا بہایا گیا تھا - "المبارڈي" اور "سالفرنیو" دو مقام اسکے ہاتھہ سے نکل گئے -

اسکے بعد گو نگرٹیز کا چرکہ لگا - اور آخر میں ایک مشہور تاریخي شہر وینس بھی چھن گیا -

انتقام کا دائرہ اسکي قلمرو تک ہی محدود نہ رہا' بلکہ اسکی خانگي زندگي بھی تلخی اور ماتم گساري میں کٹي - لیکن اسکا بھي ذمہ دار وہ خود ہی ہے -

قدرت نے یورپ کي ایک حسین و جمیل ترین عورت کا ہاتھہ اسکے ہاتھہ میں دیا - فرانسیس جوزف اپني عم زاد بہن الزبتھ آف بیوریا سے شادي کرنے میں کامیاب ہوگیا - مگر اس نے اس مسرت و شادماني کو اسطرح خاک میں ملایا کہ ایک مشہور آسٹرین ایکٹرس " فرار وال " نامي کو " اشل " میں بطور داشتہ عورت کے رکھلیا - اس صدمہ سے اسکي حسین و جمیل ملکہ ٹریسٹ بھاگ گئي -

اگرچہ حسین الیزبتھ شاہي کشتي پر ایک دن کے لیے ہانبرگ واپس آئي - مگر در اصل ٹریسٹ کي روانگي کے بعد سے اپنے بوالہوس اور بے وفا شوہر کے ساتھہ ایک دن بھي نہ رہي - اور بالاخر لواسین میں قتل ہوگئي -

قدرت نے اولاد کے بارے میں اس سے بخل نہیں کیا - روڈلف اسکا بیٹا تھا اگرچہ اکلوتا - نہ کوئي دوسرا بھائي اور نہ کوئي بہن - مگر اسکا کیا انجام ہوا ؟ میرلنگ میں خود کشي اور ایک غم انگیز افسانہ جو آج تک کسي کي سمجھہ میں نہ آیا ! (روڈلف کے قتل پر یہ مشہور کیا گیا تھا کہ اس نے خود کشي کرلي ہے مگر ایک شہزادي نے مائي پاسٹ یعني میري سر گذشت کے نام سے جو کتاب شائع کي ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود باپ ہي نے اپنے بیٹے کو قتل کردیا - یہ اسلیے کہ ہنگری کا بادشاہ نہ ہونے پاے جسکے لیے وہ خفیہ طور پر پوري طرح تیاریاں کرچکا تھا -)

اسکے بعد اسکا بھتیجا ولي عہد ہوا -

مگر ابھي انتقام کي دیوي کا غصہ فرو نہیں ہوا تھا - جس چراغ کے گرد برسوں سے امیدیں پروانہ وار طواف کررہي تھیں اسے سراجیوا میں ایک سروي طالب علم کے ہاتھہ نے گل کردیا !

پس اگر فرانسیس جوزف دنیا میں شاہي ہستي کا ایک غمزدہ اور اپنے ہاتھہ سے اپني خوشي کو خاک میں ملانے والا نمونہ بنکے رہا تو کوئي تعجب انگیز امر نہیں ہے - اسوقت انسانیت جس عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہے - یہ بھي اسکے دل کی پیرانہ کمزوري کا صدقہ ہے "

مفت

مفت

مفت

اایک عجیب خوب موقعہ

اصلي چیزیں - کم قیمت - زیادہ - اجهاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ -

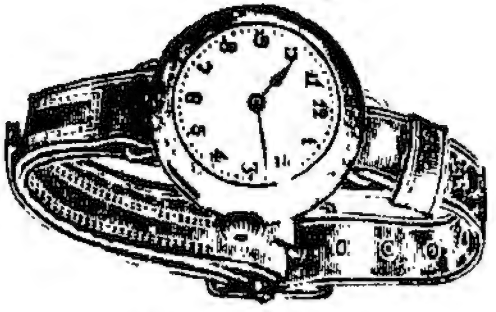

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ اکسیڈ ایزڈ اسٹیل کیس - ۵ روپیہ ۰ آنہ -

سلور کیس ۴ روپیہ عمدہ سلور کیس ۶ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

۱۴ کیرٹ ہنٹنگ واچ

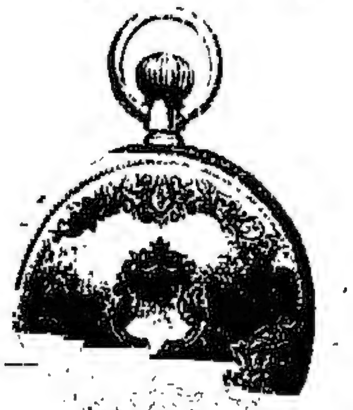

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈز یڈا لیور واچ -

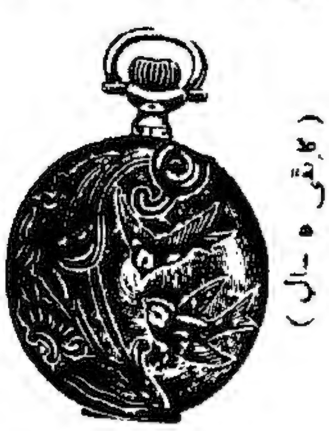

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل رولڈ کیس ۶ روپیہ -

موٹر ریگولیٹنگ لیور واچ -

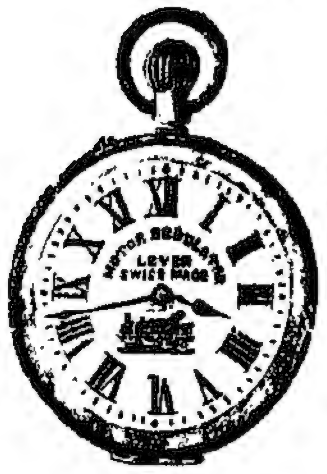

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنرش ہنٹنگ واچ -

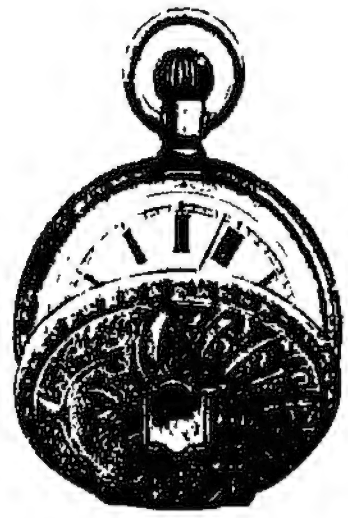

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ سٹاپ واچ

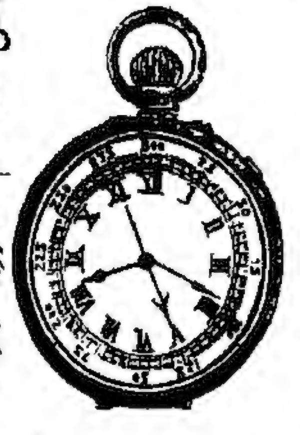

اصلی عمدہ قسم ۵ روپیہ چار آنہ

گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصل ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

مي انڈيا واچ

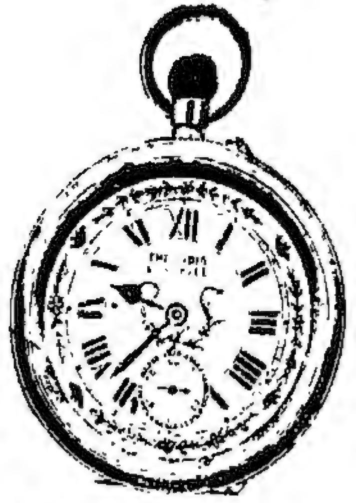

گارنٹی پانچ سال

بالکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا ری دس فانسی سکنڈ ہنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصل دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ -

فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

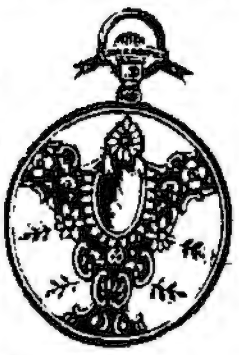

۱۴ کیرٹ گولڈ واچ

گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

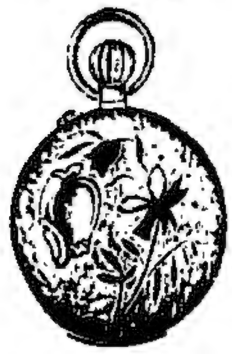

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والی بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز ۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت　　　مفت　　　مفت

ایک عجیب مرقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ - اس بات پر غور کیجئے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اس طرح کہ

ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت

دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت

تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !

اگر آپکو گھڑی پسند نہ آوے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ برسلٹ واچ -

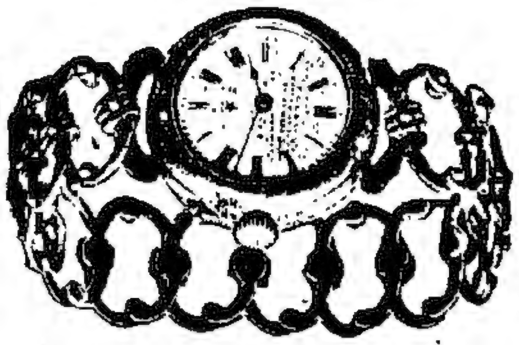

(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ - گول شکل - بہت دیدہ زیب - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے سے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں -

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۶ روپیہ
اسکوائر شکل	۶ روپیہ
ھارٹ شکل	۶ روپیہ
ہشت پہلو	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

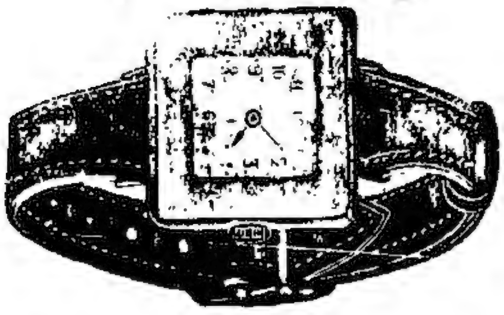

(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ہندوستان میں آئی ہیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۶ روپیہ - آٹھ آنہ اور کسبٹالز ڈاسٹیپل کیس ۶ روپیہ آٹھ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور تاس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

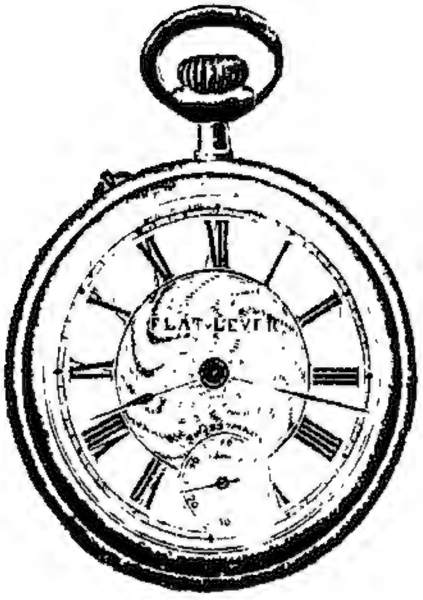

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل کیلس چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میڈل کے - اسپات کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

ندو تیدین بدل رسٹ لٹ واچ

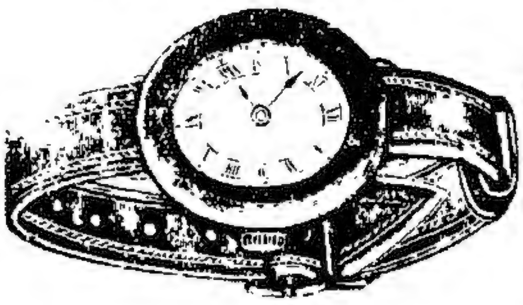

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نمونہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ	۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ	۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈایزڈ کیس	۶ روپیہ	۸ آنہ
فالن سلی کیس	۹ روپیہ	۸ آنہ

فنکال ہنٹنگ واچ

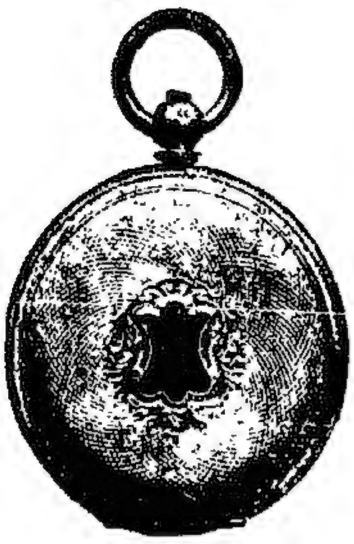

(گارنٹی ۴ سال)

رایت میڈل ہنٹنگ ۱۶ سائز - کی وائنڈنگ ھاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مرر منٹ سلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ھاف ہنٹنگ - چھ روپیہ آٹھ آنہ -

انگما واچ

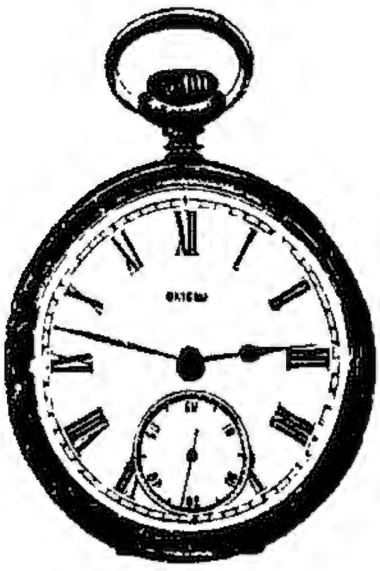

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی -

اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الآرا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الآرا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - واقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر دانشمندانہ جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اسلام حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے ---اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئین لغوئین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جیسے بقول (موسیو دي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ م میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہو گئي ہے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کار آمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کر دیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہو گئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) تمدن ایران - مارکن ہوسٹر کي مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي و فارسي میں بھي اس فن کي ایسي جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۳ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پرروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایچ ریٹگن کي کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکۂ مذہب و سائنس - ڈریپر کي مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفر علي خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامي - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر الباري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ --- ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کي جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوںکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس ٹرنک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استانبول

S. C. MITRA & Co

بہترین بلاک اور مہرہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے تمام آلات و سامان ولایت سے منگوائے گئے ہیں

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر شخص کی خواہش کو پوری طرح تعمیل کرنا

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12, NARIKELBAGAN LANE

CALCUTTA.

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے

تاریخ ہندوستان

--- * ---

آثار مطبوعات قدیمہ ہند

--- * ---

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ہندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ ایلنبرا کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ کے لیے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکی نہ ہوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنی چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحہ میں ختم ہوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ
تمام درخواستیں : " مینیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ بصرف نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا

جواہر نورالعین جس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نورالعین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں رتوندی یعنی ککرے - پھولہ - ناخنہ - پڑبال - ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ ربعہ خاص عللہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوبن شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کر کے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عـ

حسن افروز ایکمنٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عـ

اکسیر بہرہ پن ہر سولکا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد کو دور کرنے والا

طلسم شفا ہر قسم کا سر درد - دانت درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سکنڈ میں دور قیمت عـ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عـ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عـ

سندات جواہر نورالعین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف افسر وانیورا - جواہر نورالعین سے میرا موتیا بند بالکل رفع ہو گیا - (۲) مسٹر ستم جی فرامجی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہو گیا یہ عجیب کا سرمہ اور سرمہ کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندی اور شبکوری کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نورالعین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سپرنٹنڈنٹ سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال ہیڈ و پراپرائٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين زكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۷) حضرت امام غزالي ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۳ آنه رعايتي ۹ پيسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ آنه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] [illegible] معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالد بن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ آنه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ آنه رعايتي ۲ آنه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ آنه رعايتي ۲ آنه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ آنه رعايتي ۲ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۴ آنه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام [illegible] ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پلونا ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ آنه - (۴۱) [illegible] پنجاب کے اولياے كرام کے حالات ۱۲ آنه رعايتي ۹ آنه (۴۲) آئينه خدا شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب هدايت كا رهبر ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - [۴۳] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنه رعايتي ۶ آنه - [۴۴] حالات حضرت شمس تبريز ۶ آنه - رعايتي ۳ آنه - صاحب دل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۵] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ آنه [۴۶] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه پر تصوف كي لا جواب كتاب ۲ روپيه ۷ آنه [۴۶] هشت بهشت اردو هر جگه چشتيه اهل بهشت کے ظهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو انكي مثال آپ هيں مصنف کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور [illegible] خريداران کے حق [illegible] كي تصديق آپ هے انكي [illegible] لكهد ليے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ آنه [۴۸] الجبريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) اكاش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه [۱۵] اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره كا سطحي خاكه

حرم مدينه منوره كا سطحي خاكه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنير نے موقعه كي پيمايش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه رول كپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے كا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچهلی کا تیل

TAKE WELL
Waterbury's Compound WITH Creosote and Guaiacol
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext. Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 183
TAKE WELL
Waterbury's Compound PLAIN
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext. Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 183

تركيب سے تيار كيا هوا مزه دار مچهلي كا تيل

ڈهيلے اور كمزور رگ و پٹهه كو طاقتور بنانے اور پهيپڑا كي بيماري اور كهانسي و زكام سے خراب هونے والے جسم كو درست كرنے کے لئے "كاڈ ليور آئل كمپاونڈ" يعني همارے يهاں کے تيار كيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهكر كوئي دوسري دوا نهيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلي کے تيلوں ميں يه هےكه اس سے اكثر لوگوں كو متلي پيدا هوتي هے' اور كبهي كم مقدار كا ايک خوراک بهي كهانا ناممكن هو جاتا هے

واٹر بري كي كمپاونڈ يعني مركب دوا جسكے بنانے كا طريقه يه هے كه ناروے ملک كي " كاڈ " مچهلي سے تيل نكالكر خاص تركيب سے اسكے مزه اور بو كو دور كرکے اسكو " مالٹ ايكسٹراكٹ " و " هائپو پهسپهائٹس " و " گليسرن " و " ارومٹكس " (خوشبو دار چيزيں) اور پهيكے " كريوسوٹ " اور " گوئيا كول ") کے ساتهه ملانے سے يه مشكل حل هو جاتي هے - كيونكه " كاڈ ليور آئل " كو اس تركيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اسكي بدمزگي دور هوگئي هے بلكه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور خوشحالي هوتي هے مگر يه مركب دوا " كاڈ ليور آئل " کے عمده فائده كو نهيں روكتي هے - اسكو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسكو جاننے والے اور استعمال كرنيوالے لوگ خوب پسند كرتے هيں - اگر تمهارا جسم شكسته اور رگ و پٹهے كمزور هوگئے هيں جنكا درست كرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رهے اور تمكو بهت دنوں سے شدت كي كهانسي هوگئي هو اور سخت زكام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم كي طاقت اور اعضاے رئيسه كي قوت نقصان هوجانے كا ڈر هے - ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل كرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري كا مركب " كاڈ ليور آئل " استعمال كرو - اور يهه ان تمام دواؤں سے جنكو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش كرسكتے هيں كهيں بهتر هے - يه دوا هر طرحسے بهت هي اچهي هے - يه دوا پاني و دودهه وغيره کے ساتهه كهلجاتي هے' اور خوش مزه هونيكے سبب لڑكے اور عورتيں اسكو بهت پسند كرتے هيں - نسخه كو بوتل پر لكهه ديا گيا هے - قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

" واٹر بري " كا نام ياد ركهيے

يهه سب دوا نيچے لكهے هوے پته پر ملتي هے :—
ايم - اس - عبد الغني كولوٹوله اسٹريٹ كلكته

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتـلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مؤلفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانح کے بعد بہتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهی جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغی کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے بالوںکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نہیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث برلني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ___ کے خواص بہت هیں ' جس میں خاص خاص باتیں سر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي واحد ہے ' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

یه زرنیجي تیل اور برندیر انجن تیل - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" زنقرفل کیپهر " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسڈ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني لوٹ بالڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

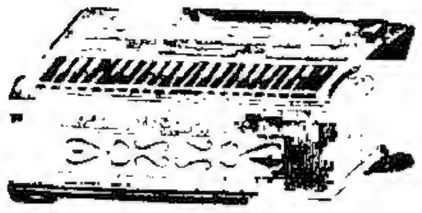

همارا سی مرهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دی جاویگي یه ساگوں کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت دیر تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه ہے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

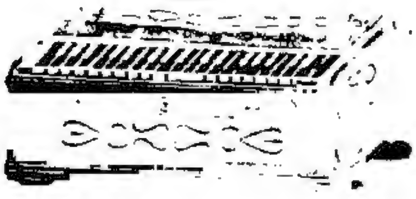

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي ہے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ریڈسي توسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسـیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلي آرام هو جاتا ہے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیسا هي سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام هو جاتا ہے - قیمت في شیشي چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولتر و صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پهـــول رانی

نہایت خوشبودار روغــن پهول ہے سکے استعمال سے دل و دماغ تازه رهتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنـه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنـه -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکرودهج

جو که خاص طــلا سے بنایا گیا ہے

یه دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعـمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیه

½ ۱ سے کم درخواست نہیں آنا چاہے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنـکاری فلوٹ

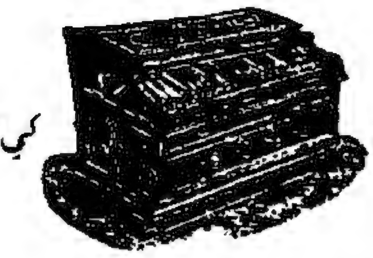

بہترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

ملي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ هوگا، اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ هوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں هے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
همیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چوٹ پہنچاتے هوں تو اسکی ایک ٹکیہ نگلنے هی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو بہا لے جائیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ یک هی ۱ پڑیگا -

---

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی هے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں، اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی هوگئی هوں، اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی هے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی هے - پھر اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هوجاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی هے
المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

مسیحا کا
موهنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں، اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے، اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں هے - بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو چھانکر "موهنی کسم تیل" تیار کیا هے - اسمیں نہ صرف خوشبو ارب هی سے مدد لی هے، بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے لی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے، اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے - درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی هے نہ تو سردی سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

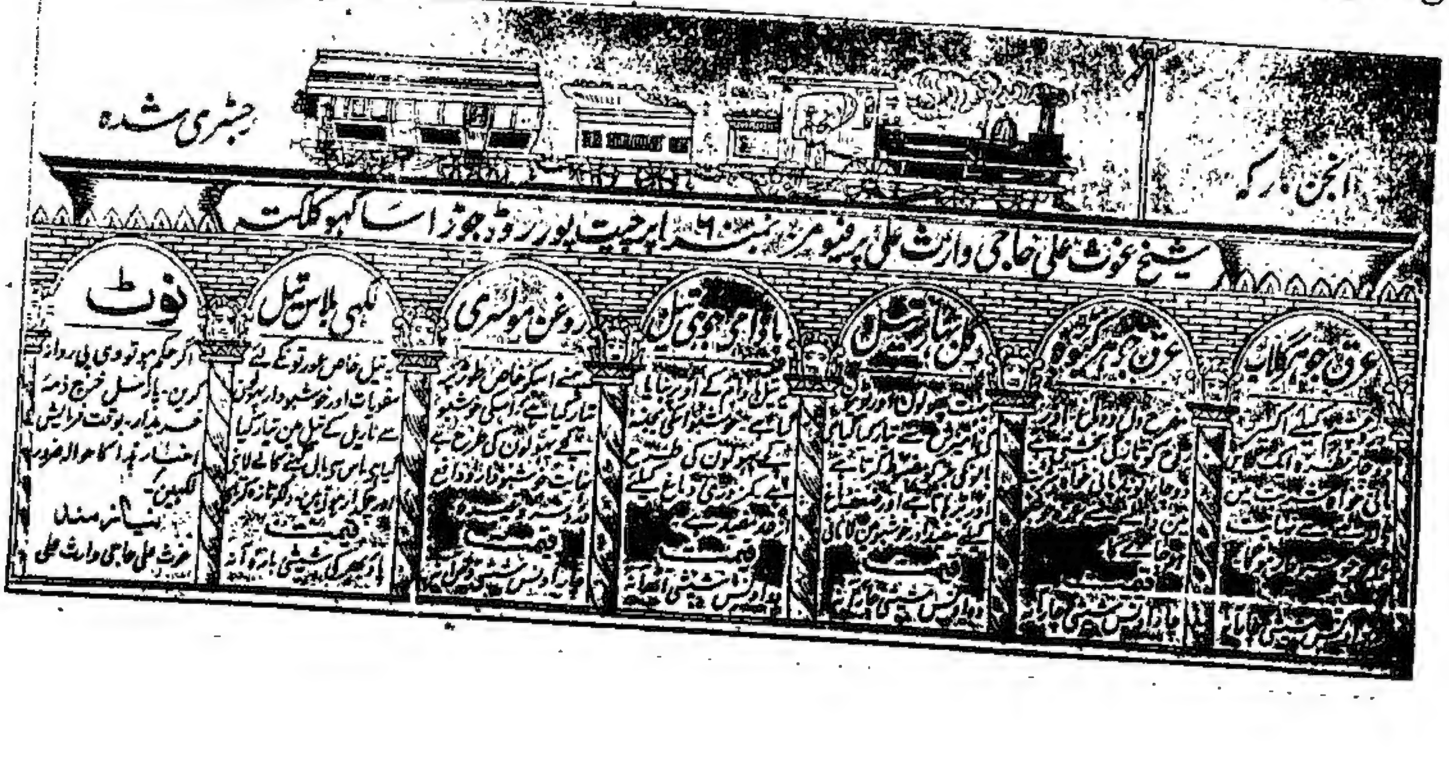

شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومرز نمبر ۶ اپر چیت پور روڈ جوڑا سانکو کلکتہ

عرق جوهر گلاب

عرق کیوڑہ

تیل سہاگ

بادامی جوهی تیل

روغن مولسری

کلی بالاسن تیل

نوٹ

اگر حکم هو تو وی پی روانہ کریں - پارسل خرچ ذمہ خریدار - بوقت فرمائش اخبار ہذا کا حوالہ ضرور لکھیں -
نیاز مند
غوث علی حاجی وارث علی

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

ترکش سلطانہ ہیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولی

جسے تمام عالم نے "ٹرکش امپیریل ہیئرڈائی" کا لقب عطا فرمایا ہے - یہ بے ضرر بلا داغ جلد بلاسے بوئی نا گوار بلکہ فرحت افزائے دل و جان عطر بسار خوشبودار خضاب کمیاب ہے - سہولت کے ساتھہ ۲ - ۳ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالوں کو سیاہ نما بنا لیجیے ایک شیشی برسوں کے لیے کافی ہے - قیمت فی شیشی کلاں تین روپیہ - شیشی خرد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈی - صاحب ال - ارسی - پی - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں واقعی یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دنداری خضابوں میں اعلی و یکتا ہے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان اور نوابوں کے استعمال کے قابل قدر ہے - اسکی جسقدر تعریف کی جائے بجا ہے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۵ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پیپسن ٹائین

یہ عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز ہے ' یہ دوا ہلی ضعافی شکایتوں کو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلوں کو تازہ کرتی ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جو کہ یکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - ہسٹریہ وغیرہ کو بھی نفع ہے چالیس گولیوں کی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بار کی دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فوطہ یا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے - ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دن کے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امـراض مســتورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر یا ہونیسے تشنج کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو ہوتے ہیں - مایوس شدہ لوگوں کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجوں کی تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈ سیام صاحب کا اوبھرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ہوں -

مستند مدراس شاہو - ڈاکٹر ایم - سی - نتجنداراؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے ہیں - "مینے اوبھرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جی - ویلس - ایل - ایم - ایل - آر - سی - پی اینڈ ایس - سی گوشا اسپتال مدراس فرماتی ہیں : - "نمونے کی شیشیاں اوبھرالین کی اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا" -

مس ایم - جی - ایم - براڈی - ایم - ڈی (برن) بی - ایس - سی - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکاڈی بمبئی فرماتی ہیں : - "اوبھرالین جسکو کہ مینے استعمال کیا ہے" زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے"

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ : ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ ہدایت مفت درخواست آنے پر روانہ ہوتا ہے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta.

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کی مسٹریز اف دی کورٹ آف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوں میں ہے ابھی چھپ کے نکلی ہے اور تھوڑی سی رہگئی ہے - اصلی قیمت کی چوتھائی قیمت میں دیجاتی ہے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - ہر ایک جلد ہے جسمیں سنہری حروف کی کتابت ہے اور ۲۱۶ ہاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وی - پی - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ
Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbasar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند ہوے -

سائز فاکشن فلوٹ ہارمونیم جسکی دھیمی اور میٹھی آواز بنگالی اور ہندوستانی موسیقی سے خاص مناسبت ہے - شیشم کی لکڑی سے بنی ہوئی ' اور نہایت عمدہ ریڈ - تین برسکی گارنٹی - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگی ۵ روپیہ -

نیشنل ہارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

National Harmonum Co. P. O. Simla A. Calcutta

ایک بولنے والی جڑی

اگر آپ اپنے لاعلاج مرضوں کی وجہ سے مایوس ہوگئے ہوں تو اس جڑی کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑی مثل جادو کے اثر دیکھاتی ہے - ایس بوس سے یہ جڑی مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمی اثر دکھا رہی ہے -

ضعف معدہ ' گرانی شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماہوار جاری ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑی کو صرف کمر میں باندھی جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - ہر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ
S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہر قسم کا جنون خواہ نوبتی جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رہنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مراقی جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ہوتی - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھی نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجري
Calcutta : Wednesday September 30. 1914. | جلد ۵

انگلستان کا سب سے زیادہ قوي و اعلی بیٹل شپ : ایچ - ایم - اس بلیرو فون - جسکا وزن ۱۸۵۰۰۵ ٹن اور جسکي توپیں ۱۰ × ۱۲ - اور ۱۶ × ۴ انچ کی ہیں -

قیمت فی پرچہ چار آنہ

" کتاب مرقوم یشہدہ المقربون (۸۳ : ۱۸)
" و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

فی

مجلدات الہلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ، درس قرآن و سنت کی تجدید ، اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ، وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ، ایک ایک جملہ ، ایک ایک ترکیب ، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و وسیع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الاہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ، ہزاروں زبانوں ، اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین من مذبذبین ، متفرنجین ، ملحدین ، اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ، صادق الاعمال مسلم ، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور قصبے و شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے ! و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ، مرتاشیان علم و حکمت ، خواستگاران ادب و انشاء ، تشنگان معارف الاہیہ و علوم نظریہ ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اکمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہیں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ، اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ، اعلی ترین کاغذ ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Tel. Address :- "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱۴
کلکتہ : چہار شنبہ ۹ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, September, 30. 1914.
جلد ۵

ھفتہ جنگ

وداع و وصل جدا گانہ لذتے دارد
هزار بار برو٬ صد هزار بار بیا !

فرانس کے میدان جنگ کے نئے تغیرات کی اولین اطلاع همیں ۷ - سپتمبر کو دی گئی تھی - تمام دنیا نے حیرت و تعجب کے ساتھہ سنا کہ جرمنی پیرس کی طرف مزید پیش قدمی کرنے کی جگہ پیچھے ہٹ رہی ہے -

فی الحقیقت یہ ایک عجیب منظر تھا - فوجوں کا ایک پر جوش سیلاب عین نشیب کے کنارے تک پہنچکر پھر پلٹ پڑا - میجر مے کے لفظوں میں " اگر یہ مصلحت جنگی تھی تو قوۃ جنگی و ضبط عسکری کی ایک ایسی واقعی اور حقیقی مصلحت جسکی نظیر تاریخ جنگ میں نہیں ملیگی "

یہ امر اب روز بروز واضح تر ہوتا جاتا ہے کہ جرمن فوج کی مراجعت محض کسی قریبی استحکام اور آیندہ کے تحفظ کیلیے تھی٬ نہ کہ کسی خارجی نقل و حرکت کیلیے - اگر یہ سچ ہے تو اس فوج کے ضبط و تحمل اور حقیقی مصلحت فرمائی کا اعتراف کرنا چاہیے٬ جو اپنے دل پر اسقدر قابو رکھتی ہے کہ منزل مقصود کو بالکل سامنے دیکھکر بھی پیچھے ہٹ سکتی ہے !

ہم نے گذشتہ اشاعت میں ۲۳ تک کی تار برقیوں پر نظر ڈالی تھی اور اس کا خلاصہ پیش کیا تھا - جرمنی کی مراجعت جسقدر ثابت ہوئی تھی٬ وہ صرف اسقدر تھی کہ اسنے پیرس سے قریبی مقامات کا آخری خط چھوڑ دیا جو نانسی تول اور کوامیرس ہوتے ہوے وردن کے جنوب تک پھیلا ہوا تھا٬ اور دریاے اسنی کے کنارہ سواسنس سے نایون اور لیون تک کے دو رویہ شکل مثلث میں مقیم ہوگئی -

اس امر کا قطعی ثبوت کہ جرمن افواج واپس نہیں ہو رہی ہیں بلکہ محض اپنے مصالح کی بنا پر ایک خط پیچھے ہٹ آئی ہیں٬ یہ تھا کہ پچھلے ہفتے یکے بعد دیگرے جرمن فوج کی مورچہ بندی٬ استقرار جنگی٬ اور حملہ آورانہ رویہ کی برابر خبریں آتی رہیں - اور انسے بغیر کسی کاوش کے یہ امر واضح ہوتا تھا کہ قافلہ کوچ نہیں کر رہا ہے بلکہ ایک منزل ٹھہرکر پھر آگے بڑھنا چاہتا ہے :

یعنی آگے بڑھینگے دم لیکر !

اس ہفتے یہ حالت اور زیادہ واضح و بین ہوگئی ہے - سرکاری اطلاعات میں صاف صاف دشمن کے حملہ آورانہ اقدامات کا اظہار کیا گیا ہے - عجب نہیں کہ فضاے جنگ پر انقلاب موسم کی یہ پہلی بدلی ہو -

۲۵ - کی شام تک خبروں میں عموماً ایسے مقابلوں کا ذکر کیا گیا تھا جنمیں دشمن کے اقدام کو واپسی پر مجبور کیا گیا - یا اطلاع دی گئی تھی کہ حالت غیر متغیر ہے -

لیکن ۲۶ - سے خبروں کے رجحان میں ایک محسوس تغیر شروع ہوا اور جرمن کے ہیبت ناک حملے نمایاں ہوے - چنانچہ ایک پریس کمیونک شائع ہوا کہ " مشرق میں دشمن کا نہایت ہیبتناک حملہ جاری ہے - بعض مقامات پر کبھی ہم پیچھے ہٹے کبھی دشمن "

اس مساویانہ اقدام و ادبار کے بعد جرمنوں کی شکست کی بھی چند خبریں شائع ہوئیں٬ لیکن کامیابی کے اظہار میں اسقدر غیر معمولی اور شک آمیز احتیاط سے کام لیا گیا تھا کہ کسی قطعی نتیجہ تک پہنچنا محال تھا - مثلاً " دشمن کے جوابی حملوں کے پسپا کرنے سے همیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم فتحمند ہوے "

اسکے بعد متحدہ افواج کے " پرونی " پر قابض ہونے اور شمال مغرب کی طرف " کسی قدر " بڑھجانے کی خبر آئی -

لیکن ۲۷ - کو تغیر حالت کا ایک قدم اور آگے بڑھا اور سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ " جرمن میمنہ کو لورین اور قلب سے مزید کمک پہنچ گئی ہے "

ایک دوسرا پریس کمیونک ہم تک پہنچا جس نے دریاے سوم کے بلند مقامات پر جنگ کی خبر دی - نیز یہ کہ " شمال مغرب میں دشمن کی تعداد ہم سے بہت زیادہ تھی - ایک خوفناک اور خونخوار جنگ ہوئی - کمک پہنچ جانے سے دشمن نے نہایت طاقتور حملہ آورانہ اقدام کیا٬ اور ہم اپنی جگہ سے کسیقدر پیچھے ہٹا دیے گئے "

۲۸ - کو اس تدریجی تغیر حالت کا تیسرا قدم ہمارے سامنے آیا٬ اور فرانسیسی کمیونک میں نقل کیا گیا کہ " دشمن نے دریاے میوز کو عبور کرلیا ہے تاہم ہمارے حملوں نے بھی بہتوں کو مراجعت پر مجبور کیا٬ نیز چودھویں جرمن دستہ کو شکست ہوئی ہے "

غرضکہ تمام خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج برابر حملے کر رہی ہے - نہ کہ مراجعانہ مدافعت - نئی کمک اسے پہنچ گئی ہے٬ اور غالباً وہ اب کوئی اسطرح کا قوی اقدام کرے جس سے اسکا موجودہ مقصد جنگ بالکل واضح ہو جاے - فانی اراہ قریباً ان تجدوہ بعیدا -

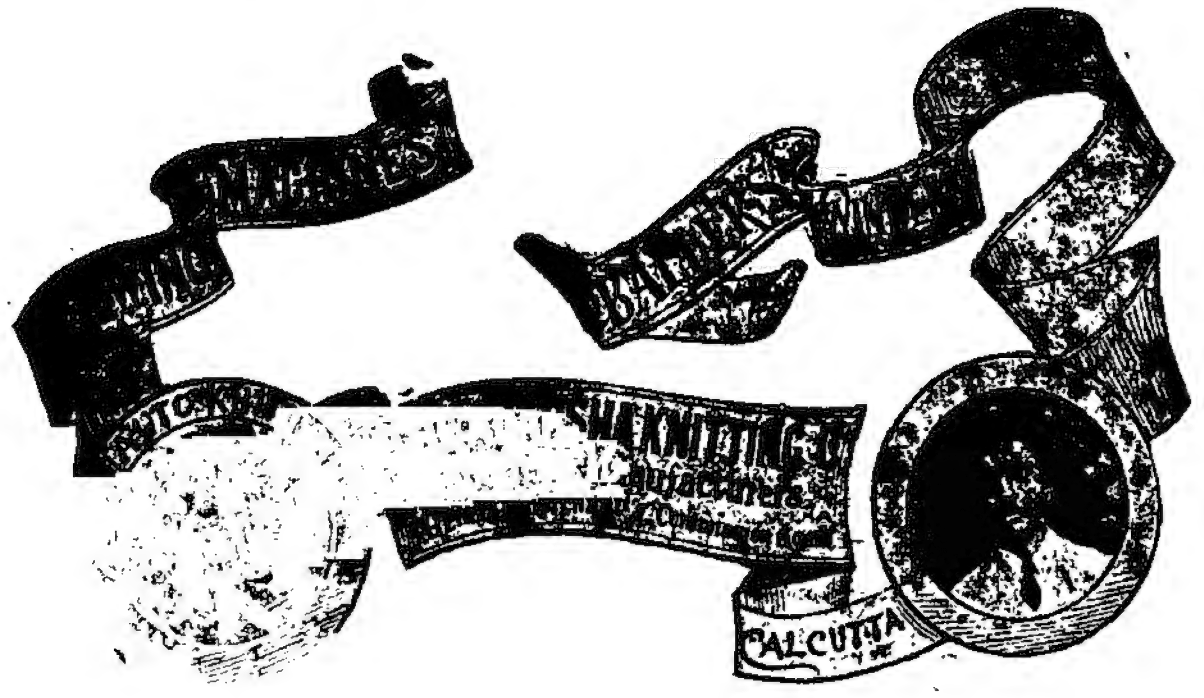

تار کا پتہ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:•:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ہندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے چاري تراش) مشین دیگي جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگی جسمیں گنجي تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے اُپھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

—:•:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(•)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں ۔ یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نہایت اچھي کام کر رہي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتي مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتي ہے میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائی ہوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کي سرپرستي ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپکے اچھي ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ڈنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ- گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

افکار و حوادث

سر دلبراں!!

ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ نہ دیکھہ! اس نے آنکھیں بند کرلیں - پھر کہا نہ سن! اس نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں - پھر کہا نہ سونگھہ! اس نے ناک کے دونوں نتھنے بند کردیے - آخر میں کہا نہ سمجھہ!

غلام نے کہا یہ ممکن نہیں - آنکھوں کو بند کر سکتا ہوں - کانوں میں انگلیاں ڈال سکتا ہوں - لیکن دماغ کو کیسے بند کروں؟

سچ یہ ہے کہ جرمنی کچھہ بھی نہیں کر سکتی - یہ دوسری بات ہے کہ اس کا ایک چھوٹا سا جنگی جہاز اتفاقاً ہندوستان تک آ گیا اور چند جہاز غرق کرکے ہندوستان کی تجارت کو گویا ۲۵ گولے پھینک کر پبلک کے اطمینان اور مسئلۂ تحفظ ہند کو کچھہ عرصے کے لیے متزلزل کردیا - اگر آپ کہیں کہ یہی کیا کم نقصان ہے تو ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ جنگ تو نقصان ہی کا نام ہے - اس سے کیا ہوتا ہے!

جنگ پر پورے آٹھہ ہفتے گذر گئے - اس دو ماہ کی مدت میں جرمنی نے لیا بھی اور دیا بھی - اس نے زمین لی یا مٹی اور اینٹ کی دیواریں جو بہرحال فانی ہیں، لیکن اس کے حریفوں نے اخلاق و محاسن، صبر و تحمل، اور مصالح و دانشمندی کی سرزمینوں پر قبضہ کیا جنکے لیے کبھی فنا نہیں۔

جرمنی اپنی سرحد سے نکلکر برابر بڑھتی رہی اور متحدہ افواج نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک برابر ہٹتے ہی آئے - تا آنکہ ۷ - ستمبر کو نیا تغیر شروع ہوا - اس بڑھنے اور ہٹنے کی ہر منزل پر مقابلے ہوے، اور بڑے بڑے ہولناک معرکوں کے بعد بڑھنے والوں نے سامنے کا اور ہٹنے والوں نے مصلحتاً عقب کا راستہ لیا - یہ سب سچ ہے، اور اس سے بھی ہمیں انکار نہیں کہ ظاہر بیں نظریں ہمیشہ بڑھنے کو طاقت اور ہٹنے کو ذلت سمجھتی ہیں - لیکن ساتھہ ہی اسکو بھی تو دیکھنا چاہیے کہ یہ تمام حوادث کس عالم میں گذرتے رہے؟

حالت یہ تھی کہ متحدہ افواج کمال حزم و احتیاط، و دقائق جنگ، و رموز فن و تجارب کو ملحوظ رکھکے اپنا خط دفاع بناتیں اور دلیرانہ دشمن کے بڑھنے کا انتظار کرتیں - کچھہ عرصے کے بعد جرمن افواج پہنچتیں اور معرکۂ ہجوم و دفاع گرم ہوتا - پھر ناعاقبت اندیش جرمن تو صرف بڑھنے اور اپنی راہ نکالنے کی حماقت ہی میں رہتے، مگر متحدہ افواج پیچھے ہٹنے کے پر اسرار مصالح کو عقلمندانہ پاتیں، اور دشمنوں کو انکی بیہودہ حماقت میں مشغول چھوڑ کے دانشمندوں کی طرح عقب کا رخ کرتیں - اسکے بعد سر مصلحت سے بیخبر دشمن اس جگہہ پر قابض ہو جاتا اور بے وقوفوں کی طرح خوش ہوتا، مگر یہ بھول جاتا کہ اس نے اس دس بیس میل زمین پر قبضہ اس وقت پایا ہے جب متحدہ افواج شاندار طریقے سے پیچھے ہٹکر، اور سرد طبعی، عاقبت بینی، مصلحت فرمائی، اور حفظ جان و مال کے عظیم الشان اخلاقی کارنامے انجام دیکر فوجی مذاہب کی کتنی ہی اقلیموں پر قبضہ کر چکی ہیں؟

اس تمام عرصے میں جرمنی نے ایک میل زمین بھی ایسی حاصل نہیں کی ہے جس پر اس کے قابض ہونے سے پہلے کسی سرزمین فضائل و محاسن پر ہٹنے والے قابض نہ ہو چکے ہوں - پس جرمنی کی پیش قدمیوں سے ہیبت زدہ ہو جانے والوں کو سوچنا چاہیے کہ فتح پہلے کس نے پائی اور قبضہ پہلے کس کا ہوا؟ "

مانا کہ اب اتنے دنوں کے بعد جرمنی نے بھی اس بھید کو سمجھا کہ فتح عقلمندوں کی طرح پیچھے ہٹنے میں ہے نہ کہ بے وقوفوں کی طرح آگے بڑھنے میں، اور اس نے بھی پیرس کے سامنے پہنچکر اسکی تقلید کرنی چاہی، مگر:

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند!

دیکھا دیکھی تقلید کرنا بھی ہر شخص کا کام نہیں ہے - بھلا اس بیہودہ رجعت میں متحدہ افواج کے تقہقر کا وہ جاہ و جلال کہاں؟ کہاں وہ عدیم النظیر سرد طبعی (coolness) اور کہاں ان شعلہ مزاجوں کی آتش مزاجی؟

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

وہ شاندار طریقہ سے ہٹنا، وہ باوجود ارضی تقہقر کے اخلاقی فتح مندی کی نمایش کرنا، وہ "بغیر کسی معقول نقصان" کے اپنے خطوط دفاع دشمن کے حوالے کرنا، وہ باوجود جنگی ولولوں اور غضب و انتقام کے استیلا کے عفو و درگذر کے سررشتۂ ملکوتیت کو ہاتھوں سے نہ دینا، اور بالآخر خونریزی سے دست کش ہوکر نکل چلنا!! پھر جرمنی کس کس بات کی تقلید کریگی اور کس کس وصف کو سامنے لائیگی؟ محض چند میل پیچھے ہٹ جانیکی مصنوعی عقلمندی سے جرمنی فرانس نہیں بن جا سکتی -

یہ تقلید نہیں ہے - منہہ چڑانا ہے - متحدہ افواج نے نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک پانچ چھہ مرتبہ اپنے ان کمالات مخصوصہ کی نمایش کی - پھر اگر جرمنی کو بھی انکے مقابلے کا دعوا ہے تو زیادہ نہیں، استقامت کے ساتھہ ایک ہی مرتبہ یہ اداے کمال دنیا کو دکھلادے؟ سو دو سو میل تو بہت ہوتے ہیں، اسکے لیے بڑی ہمت اور بڑا دل گردہ چاہیے - اولاً بیس پچیس میل تک تو اسی طرح ہٹے اور مصلحت و اخلاق کا ثبوت دے؟

لیکن بالآخر دنیا نے دیکھہ لیا کہ پہلے ہی قدم پر ٹھوکر کھائی:

طفل نادانم و اول سبق است!

جرمنی کس فخر و غرور کے ساتھہ متحدہ افواج کی ریس کرنے چلی تھی، اور پیرس کے سامنے پہنچکر دکھلانا چاہا تھا کہ مجھے بھی " پیچھے ہٹنا " آتا ہے - لیکن اس مغرور ادعا کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس نے اپنے کتنے مقامات چھوڑے؟ کتنے میل پیچھے ہٹی؟ کتنے قلعوں، کتنی آبادیوں، کتنے شہروں کو خالی کیا؟ واقعات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور کل کو تاریخ لکھی جائیگی - دنیا دیکھہ رہی ہے کہ وہ کچھہ بھی نہ کرسکی - اس سے ایک بڑا مستحکم مقام بھی عقلمندانہ چھوڑا نہ گیا - صرف اپنے آخری خط ہجوم کو چھوڑ کر نان ٹیول اور وردار میوس سے سوانسن جاتی آئی، اور دریاے اسنی کے کنارے اسی ناعاقبت اندیشی کے ساتھہ جم گئی جس نے اسے پیرس تک پہنچادیا تھا - پھر کیا صرف اتنی ہی قابلیت تقہقر و مراجعت پر وہ متحدہ افواج کا مقابلہ کرنے چلی تھی؟

اسے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ وہ میدان جنگ ہے - ان کھلونوں کا بازار نہیں ہے جو جرمنی سے بنکر ہندوستان آتے ہیں اور جو اب گورنمنٹ ہند کی صنعت پروری سے خود یہیں بنا کرینگے - وہ ایک ایسی جماعت کی "مصلحت پرستی" کی نقالی کرنے چلی تھی، جس نے فنون جنگ اور اسرار مصلحت کے سامنے پورے خطۂ بلجیم کی کوئی حقیقت نہ سمجھی - اسے بھولنا نہ تھا کہ میرے سامنے ان لوگوں کی تقلید

(بحري نقصان عظيم)

اس هفته ایک هی حادثه کے اندر یکسر تین انگریزي کروزروں کے تباہ هونے کي بهي خبر دي گئی هے جو برطانوي بیڑہ کیلیے فی الحقیقت ایک نقصان عظیم هے -

یه تباہ شدہ جہاز کریسي ' ابوکز اور هوگ تهے جن میں سے هر ایک ۱۲ هزار ٹن رزنی تها - بحیرہ شمالي میں پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے تارپیڈو لگاکر انهیں تباہ کیا - بیان کیا جاتا هے که ایک هفته قبل اس مقام کی دیکهه بهال کي جاچکي تهي - پہلے ابوکر پر حمله هوا تها - اسکے آدمیوں کو بچانے کیلیے کریسي اور هوگ نے کوشش کی - اس کوشش میں دشمن کو مزید مهلت ملي اور وہ بهي تباہ هوگئے -

اس حادثه کا سب سے زیادہ هولناک پہلو یه هے که جہازوں کے ساتهه بہ یک دفعه دو هزار انسانوں کا بهی نقصان هوا جو برطاني بیڑہ کیلیے بہت هی افسوسناک هے -

جو لوگ بچکر آے هیں وہ امید کرتے هیں که سرجان جلیکو اب جرمنوں کو تادیب کردینگے اور پهر ایسي بحري ٹرجڈي واقع نهوگی !

بحـــر هنـــد

جنگی حوادث کے سلسلے میں هندوستان کے ساحلوں کا بهی زیر عنوان آجانا ایک ایسا تعجب انگیز واقعه هے جسکی بالکل امید نه تهی - یه بالٹک اور بحر شمال نهیں هے جہاں بحري کارزار گرم هے - یه خلیج بنگال اور بحر هند هے ' جسکے کنارے صرف دشمن کی ناکامیابیوں کے سننے هي کیلیے تهے ' نه که انکو دیکهنے کیلیے ! لیکن افسوس که " ایمڈن " کے حوادث نے ایک نئے باب کا اضافه کردیا هے اور یکے بعد دیگرے اسکا بیباکانه تاخت و تاراج جاري هے -

وہ پچهلے هفتے مدراس پر گوله باري کرکے پانڈي چري گیا ' مگر بغیر کسي حادثے کے آگے بڑهگیا - اب کولمبو سے خبر آئی هے که ایمڈن نے بحر هند کے مغربي سواحل کی طرف چار انگریزی جہاز اور ڈوبا دیے هیں جن میں صیغهٔ بحریه کا رسل بردار جہاز (کوئلے کا جہاز) بهي شامل هے !

عشق ازیں بسیار کردست و کند !

ایمڈن نے خلیج بنگال میں پہلے پانچ جہاز غرق کیے - پهر ایک جہاز کے ڈوبانے کی رنگون سے خبر ملي - اب چار جہاز اور غرق هوے هیں - کل دس جہاز ابتک وہ غرق کرچکا هے - مدراس کی گوله باری اور خلیج بنگال کي تجارتي نقل و حرکت کے نقصانات جان و مال اسکے علاوہ هیں - بنگال چمبر اف کامرس نے صرف خلیج بنگال کے جہازي نقصانات کا انداز ۷۵۶۲۰۰ پونڈ کیا هے ' اور ظاهر کرتي هے که ایک عرصه کیلیے تجارتي نقل و حرکت مسدود هوگئی هے -

سب سے زیادہ موثر اور قابل غور ایمڈن کا وہ طرز عمل هے جس سے زیادہ شریف تر سلوک کوئی دشمن جہاز اپنے حریف ممالک کے ساتهه نهیں کرسکتا - خلیج بنگال میں اسنے کابنگا جہاز کو صرف اسلیے چهوڑ دیا که اسپر عورت اور بچے تهے - پهر اسمیں غرق شدہ جہازوں کے تمام آدمیوں کو سوار کراکے بحفاظت کلکته بهیجدیا - اسیطرح رنگون میں " ڈورے " کے ذریعه تباہ شدہ جہازوں کے آدمی پہنچادیے گئے -

اس نئے حادثه میں بهی اسکا طرز عمل ایسا هی رها اور اسنے کسی انسان کو نقصان نهیں پہنچایا - ایک اسٹیمر گریفوبل نامی کو گرفتار کرکے اسپر چاروں جہازوں کے آدمي سوار کرادیے اور اسکو کولمبو بهیج دیا -

هر حادثه کی عینی روئداد سنانے کیلیے وہ ایک گروہ کو خود هی اندرون بحر سے روانه کردیا کرتا هے !

بہر حال ایمڈن خواہ کتنا هی شریف دشمن هو ' لیکن هم اس خطرناک شریف کی اخلاقی نمایش سے عاجز آگئے هیں اور امید کرتے هیں که گورنمنٹ آف انڈیا نے جن تین جہازوں کی حرکت کا اعلان کیا هے وہ عنقریب اپنے وجود کو نمایاں کرینگے :

هم از غالب حریفی هاے حسن ست
که یک عالم حریف کودکے نیست !

برطاني افواج کے متعلق ایک عجیب خبر !

(اسکی تغلیط ' اور لندن ٹائمز اور گورنمنٹ کا سرگرم مباحثه)

ولایت کی نئی ڈاک میں ایک عجیب مباحثے کی تفصیلي سرگذشت آئی هے جو آج صبح کو کلکته پہنچي -

اس سے معلوم هوتا هے که ۳۱ - اگست کو لندن ٹائمز نے اپنے نامه نگار جنگ کا ایک مراسله پایا جسکا خلاصه یه تها که " فرانس میں انگریزي فوج عملاً نابود هوگئي هے " اسکی ابتدا میں لکها تها که " یه ایک غمناک داستان هے جو میں لکهه رها هوں - کاش خدا ایسا کرتا که مجهے نه لکهنا پڑتا ' لیکن افسوس که اب چهپانے کا وقت نهیں رها "

اسکے بعد اس نے انگریزی فوج کی ' آوارہ گرد ' شکسته اور ٹوٹي پهوٹي حالت کا ذکر کیا تها ' اور لکها تها که " ان ٹکڑوں میں سے بعض کے افسر تو تقریباً سب کے سب کام آگئے "

نیز لکها تها که " جرمنی کی پہلی کوشش کامیاب هوئی - انگریزی مهم کا خوفناک نقصان هوا " وغیرہ وغیرہ -

ٹائمز نے یه مراسله مسٹر ولیم اسمتهه افسر احتساب اخبار کے پاس بهیجدیا - انهوں نے اسمیں جا بجا تبدیلی اور اضافه کرکے واپس کیا اور اپنے خط میں لکها : " افسوس هے که هم نے آپکو بجنسه چهاپنے کی اجازت نه دي ' مگر همارے لیے یه امر قابل لحاظ تها که موجودہ حالت پبلک میں لاے جانے کے قابل نهیں هے - هم نے اپنے اختیار سے بہت کم اسمیں تبدیلي کی هے ' کیونکه همارے خیال میں سچائي سے بالکل منهه موڑ لینا بهی مناسب نهیں "

ٹائمز نے ترمیم شدہ مراسله چهاپدیا ' لیکن اسکی اشاعت سے تمام لندن اور اسکے مضافات میں ایک اضطراب عام پهیل گیا اور صدها آدمی پریشان هوکر حالات تفتیش کرنے لگے -

لیکن لارڈ کچنر نے معاً اس مراسله کی باقاعدہ تردید کي اور اسکے تمام بیانات کو بالکل فرضي بتلایا ' اور کہا که یه ایک افسوسناک غلط بیانی کا جرم هے -

اسکے بعد هاوس آف کامنس میں یه مسئله چهڑا اور مسٹر ایسکویتهه نے افسوس کیا که " انگریزي پریس کي بلند پایه حب الوطنی کے سلسلے میں ٹائمز کي یه حرکت ایک افسوسناک استثنا هے "

پهر دوبارہ ایک نهایت طول و طویل اور سرگرم مباحثه شروع هوا - مسٹر اسمتهه کو الزام دیا گیا که انهوں نے کیوں اس مراسلے کي اشاعت کي اجازت دیدی ؟ مسٹر اسمتهه نے جواب میں کہا که اسکی اشاعت کی میں پوري ذمه داری لیتا هوں - بہتر هے که گورنمنٹ ذمه دار نامه نگاروں کو انکے معاذ میں جانے دے -

لیکن ساتهه هی لندن ٹائمز کو اپنے مراسله نگار کی صداقت پر اصرار رها - اسنے لکها که " یه ایک قابل اور تجربه کار نامه نگار کا مراسله هے ' اور اسکي نسبت ذرا بهی خوف نهیں کیا جاسکتا که وہ غلط افواهوں کے فریب میں آجائیگا "

بہر حال نظارت جنگ نے اس مراسله کی تکذیب هے ' اور خود لارڈ کچنر کي رپورٹ بهی اسکے ساتهه آگئی هے -

افسوس که اس هفته بالکل گنجایش نهیں هے اور یه داستان بہت هی طویل هے - لیکن آیندہ نمبر میں هم بغیر کسی حذف و اضافه کے اس سرگذشت کا مکمل ترجمه درج کردینگے -

سخت دشمنوں کے ساتهه جیسا انصاف کیا هے' اگر صرف ایک عهد هي کے واقعات جمع کیے جائیں تو مستقل مقالات مرتب هو جائیں - هندوستان میں راجپوتوں کي تاریخی شجاعت و مردانگي کے ساتهه انکا یه اخلاقي وصف بهي هر عهد میں اسدرجه نمایاں رها هے که آج سر زمین هند کے ایک ایک ذرے کو انپر ناز هے - قرون وسطی میں فرانس اور جرمني وغیره کے نائٹس اپنے حریفوں کي شجاعت کي داد اس جوش و اعتراف کے ساتهه دیتے تهے که انکا عزیز سے عزیز تر رفیق بهي اس سے زیاده نہیں کرسکتا تها !

یه دنیا کے اس عهد کے واقعات هیں جسکا شمار تاریخ نے گذري هوے وحشت و تاریکي میں کیا هے اور جبکه علم و تمدن کي اس روشني سے انسان محروم تها جسکا پورا آفتاب آج هر متمدن انسان کے دماغ میں درخشاں هے - لیکن اب که دنیا آگے بڑهگئي هے' اور جبکه علم و تمدن نے انسان کو اسکے انتهائی مراتب کمال تک پہنچا دیا هے تو اسکا کیا حال هے ؟

هم سردست اسکا جواب نہیں دینگے - کیونکه عالمگیر جنگ نے اس امتحانگاه کا میدان هر حصه عالم میں گرم کردیا هے' اور دنیا کي تمام بڑي سے بڑي اور متمدن سے متمدن قومیں جنگ کے بهڑکاے هوے شعلوں کي روشني میں اپنے اپنے چهرۂ اخلاق و خصائل کو نمایاں کررهي هیں' پس کلیات کے استخراج کیلیے همیں انتظار کرنا چاهیے تاکه جزئیات کا کافي ذخیره جمع هو جاے - تاهم هم خود کوشش کرینگے که اس اخلاقي حقیقت کو نه بهولیں' اور اسے سامنے رکهکر اپنے سب سے زیاده قریبي دشمن کے ساتهه انصاف کریں -

جرمني فرانس میں لڑ رها هے - اسٹریا ایڈریا ٹک کے کنارے دشمن سے سرگرم پیکار هے - روس گلیشیا کے اندر ایک ایک لاکهه انسانوں کو مچهلیوں کي طرح ایک هي مرتبه جال میں مقید کر رها هے' مگر یه سب هم سے اسقدر دور هیں که هم انهیں اپنی آنکهوں سے نہیں دیکهه سکتے' اور جو آنکهیں همیں دیکهنے کیلیے دي گئی هیں افسوس که وه روشن نہیں هیں - البته حسن اتفاق سے دشمن کا ایک چهره خود بخود همارے سامنے آگیا هے اور هم سے اسقدر قریب هے که هم اپنے گهر کی چهت پر سے اسکے ایک ایک خال و خط کو دیکهه سکتے هیں - یه عجیب و غریب " ایمڈن " هے جو ناگهاں هندوستان کے سمندروں میں پہنچا اور ساحل کے بڑے بڑے شہروں کے سامنے نمودار هوا - اب همکو تیس هزار میل کے فاصلے سے دیکهنے کی چنداں احتیاج نه رهی' کیونکه جسکو دیکهنا چاهتے تهے' وه تمام درمیانی مسافت طے کرکے خود هی همارے پاس آگیا هے - پس اب هم دیکهینگے' اور خواه وه کوئی هو اور کچهه هی کر رها هو' لیکن اسکے ساتهه انصاف کرینگے -

تاریخ همیں یاد رکهیگي اور اس سے بڑهکر اور کوئي ناکامي همارے لیے نہیں هوسکتی که همیں شریف منصف کي جگه متعصب' تنگ دل' اور سفیه انصاف کش کے لقب سے یاد کیا جاے -

هاں' یه سچ هے که ایمڈن هماري جانب دوستوں کی طرح نہیں بلکه دشمنی کیلیے آیا - اس نے جهاز ڈبو دیے' گوله باري کی' جان اور مال دونوں کا نقصان پہنچایا - تاهم اخلاقي حقائق دوستی و دشمنی کی سطح سے بلند تر هیں' اور سچائي اور انصاف صرف دوستوں هی کا حق نہیں هے - اس نے دشمنی کرتے هوے بهی اپني شرافت کي بہت سي یادگاریں همارے لیے چهوڑي هیں اور جنگ کے عفریت کے استیلا سے همیں بالکل پاگل نه هو جانا چاهیے - اس نے سمندر کي موجوں کے اندر هماري جانوں کو باوجود قدرت کے هلاک نہیں کیا - هم کم سے کم اتنا تو کریں که کاغذ کے صفحوں پر اسکے حق اخلاقي کو هلاک نه کریں اور جسطرح اس نے اپنے تئیں یاد رکھے جانے کیلیے چهوڑ دیا هے' هم بهي اپنے انصاف کو یادگار چهوڑدیں !

(اولین بحري حمله)

سب سے پہلے تو همارا اخلاقي فرض هے که نهایت کشاده دلي کے ساتهه اس شخص کي جانفروشي اور شجاعت کا اعتراف کریں جس نے اس مهلک دلیري کے ساتهه اپنے تئیں هندوستان کے سمندروں میں ڈالدیا هے' حالانکه انکا کوئي گوشه اسکا دوست نہیں هے - وه ایک وسیع مملکت هے جسکے تمام ساحلي شهر باقاعده آبادي رکهتے هیں' اور اسکي حکومت کا رعب و داب کوئي چهپا هوا راز نہیں هے - ایک ایسے ملک میں تن تنها اپني چند توپوں اور گولوں کو لیکر داخل هوجانا اور چهپنے کی جگه هر موقعه پر قاهرانه نمایش کرنا' انساني دلیری اور اولوالعزمي کا ایک ایسا یادگار واقعه هے' جو گو همارے دشمن هي سے هوا هو مگر هم ایسے انصاف کش نہیں هو سکتے که اسکي عظمت سے انکار کردیں !

اسٹیٹسمین لکهتا هے که انسانوں کے بچانے اور انکے ساتهه بهتر سلوک کرنے میں ایمڈن نے جو شرافت برتي هے' وه ایسي هے که اگر جنگ کا زمانه نهوتا تو هم اسکے لیے دعا کر سکتے تهے - لیکن هم کهتے هیں که هندوستان پر دریا کي جانب سے اولین حریفانه اقدام کیلیے تن تنها بڑهکر جو یادگار اثر ایمڈن نے دنیا پر ڈالا' وه ایک ایسا واقعه هے که اگر جنگ کا عهد نهوتا تو هم سب اسکي اولوالعزمي کي تعریف میں ترانه سنجي کرتے !

هندوستان کی جغرافیائی شکل اس طرح کی واقع هوئی هے که اسکے تینوں جانب سمندر هے اور صرف ایک جانب یعنے جانب شمال پہاڑوں کے درے اور چند کوهستاني راستے هیں جنهوں نے هندوستان کو ایران' وسط ایشیا' تبت' اور چین و کاشغر تک سے ملادیا هے -

دنیا کا پچهلا دور بحري نه تها - فوجي قوتیں صرف زمین کي سطح تک محدود تهیں - اسلیے هندوستان کے بحري ساحل حمله آوروں کي طرف سے همیشه محفوظ رهے' اور سکندر اعظم کے بعد سے احمد شاه ابدالي تک جسقدر حملے هوے' سب کے سب اسي شمالي دروازے سے هوے - ڈچ اور فرانسیسی' اور آخر میں انگریزي جهاز اگرچه دریا کے راستے آے' لیکن وه فوجي حمله نه تها بلکه تاجروں اور سیاحوں کا ورود تها - اگرچه بالآخر فوجي استیلا پر اسکا خاتمه هوا -

پس تاریخ هند میں وه چند گولے جو خلیج بنگال اور ساحل مدراس پر پهینکے گئے' اس لحاظ سے نہایت هی عجیب و غریب هیں که انمیں بحري حملے کا ایک ایسا اقدام پایا جاتا هے جو براعظم هند میں ابهي بهي نہیں هوا - مدراس کے ۲۵ گولوں نے " اولین بحري حملے " کي جگه اپنے لیے تاریخ کے اوراق میں نکال لي هے !

گذشته خبروں سے معلوم هوا هے که ایمڈن جرمني کے مشرقي بیڑه کا کروزر هے اور چین میں تها - گذشته ۶ - سپٹمبر کو اسکے قریبے کي بهي خبر دي گئي تهي - ایسي حالت میں همارے لیے کچهه مشکل نہیں که اس عجیب و غریب بحري اقدام کا خط سفر متعین کر سکیں -

فرض کیجیے که وه بحر پاسفک کے لق و دق صحراے آبي میں گم هوگیا تها' اور اب وه هندوستان کی طرف قدم زن هوا هے - اس صورت میں وه غالباً جزائر " فیلي پائن " سے هوتے هوے جنوبي بحر چین میں آیا هوگا' اور دو چین وغیره قریبي چیني سواحل کے محاذ سے گذر کر خلیج سیام کے دهانے پر پہنچا هوگا - اب اسکے سامنے مشرقي هند کے جزائر هونگے جن میں بڑا شهر سینگا پور هے - اور دهني جانب ڈچ مقبوضات جاوا وغیره هونگے - وه حسب ضرورت ان مقامات پر ٹهرا هوگا اور اگر کوئله وغیره کی ضرورت هوئي هوگي تو کسي بندرگاه سے لیا هوگا - پهر وه آگے بڑها' اور سینگا پور سے اس بحري شاخ میں داخل هوا جسکي ایک جانب پینانگ اور دوسري جانب سوماٹرا هے - اور اس سے نکلتے هی بحر هند میں نمودار هو گیا -

کرنے کی عظیم الشان آزمایش ہے جنہوں نے لیز کے ۱۲ قلعوں کی پروا نہ کی، برساز چھوڑ دیا، نامور کے ۹ قلعوں کو وقعت نہ دی، مونس سے پیچھے ہٹ آئے، کیمبرے بھی انکے لیے دامنگیر مصلحت نہو سکا، دریاے سوام کی لہروں کی فضا بھی انہیں نہ ٹھہرا سکی، لاویرے کا ساحل بھی ایک طلوع و غروب سے زیادہ انہیں نہ روک سکا، کمپیگن اور رنم و وردن کا استحکام بھی انکے استحکام مصلحت پر غالب نہ آیا، بالآخر پیرس سے بھی فونٹر اور کوار مبوس اور ڈیفوری سے بھی آگے انہوں نے قیام کیا، اور اس طرح اپنی جنگی قابلیت اور مصلحت بینی کی ایک بے نظیر یادگار اوراق تاریخ پر ثبت کردی !

مسلّم مراجعت کے ایک ایسے عظیم الشان، متواتر، غیر منقطع، دائم و ثابت، اور مستمر الحرکۃ سلسلۂ کمال کا مقابلہ (جسکی نظیر فوجوں کی تاریخ مراجعت میں شاید ہی ملسکے) صرف انہی لوگوں کو زیب دیسکتا ہے جو اوّلاً اس زنجیر تقہقر کی بے شمار کڑیوں میں سے ایک دو کڑیاں تو خود بھی ڈھال سکیں؟ یہ کیا کہ ایک ہی منزل پیچھے ہٹ کر قدم ہمت نے جواب دیدیا اور پھر رہی آگے بڑھنے کا سوداء آتشیں مسلط ہوگیا !

اصل یہ ہے کہ بڑی بڑی توپوں سے کام لینا اور فوجوں کے جنگل کو پھیلا دینا دوسری چیز ہے، اور عقل و مصالح سے کام لینا اور پھیلے ہوے سر رشتہ کو یکایک سمیٹ لینا دوسرا مقام ہے - جرمنی قلعوں کو مسخر کرنا جانتی ہے، لیکن جوش و ہیجان کی تسخیر کا راز اسے معلوم نہیں - صبر و تحمل کے یہ معنی ہیں کہ جب مصلحت دیکھی تو بڑے سے بڑے اور مستحکم سے مستحکم مقام کو منٹوں اور لمحوں میں چھوڑ دیا - ایسے لوگوں کی تقلید وہ قوم کیا کر سکے گی جسکی بے صبری کا یہ حال تھا کہ ابھی ایک مقام پر اچھی طرح دم بھی نہیں لیا کہ دوسرے کا رخ کیا ؟

عد ایں رہ را نشانے دیگر ست !

حادثہ کلکتہ

(جہاز کوما گاٹو - اسلحۂ ناریہ کا شدید و مہلک استعمال)

کلکتہ سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک ساحلی مقام "بج بج" ہے جہاں بعض اسٹیمر لگائے جاتے ہیں - مشہور جہاز کوما گاٹو کے سکھ مسافر (جو کینیڈا گئے تھے) ایک اسٹیمر میں سوار کرائے ۲۹ کو یہاں لائے گئے - لیکن جب ان سے کہا گیا کہ وہ اسپیشل ٹرین میں سوار ہوکے سیدھے پنجاب روانہ ہو جائیں تو انہوں نے انکار کیا، اور کلکتہ کی طرف پیدل روانہ ہوگئے -

چند میل بڑھے تھے کہ مسلح پولیس نے انہیں روکا اور وہ بج بج واپس آگئے - لیکن اسٹیشن کے اندر یکایک برافروختگی پیدا ہوگئی، اور پستول اور دو تلواروں سے انہوں نے پولیس پر حملہ کردیا - فوج ریلوے سڑک کے جنگلے کے حائل ہونے کی وجہ سے بیخبر تھی -

سرجن میجر ایسٹ وڈ کی پیٹھ میں گولی لگی - سر فریڈرک ہالیڈے کمشنر پولیس کلکتہ کا پانوں زخمی ہوا - مسٹر بیڈریا کے بازو اور پانوں دونوں زخمی ہوگئے - مسٹر ہمفریز کا زخم شدید بیان کیا جاتا ہے - اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے کے بھی نہایت مہلک زخم لگے - کئی پولیس سرجنوں کے سر بری طرح زخمی ہوچکے ہیں -

مجبوراً فوج نے فائر کیا، مگر اسپر بھی وہ باز نہ آے اور کئی بار یورش کی - بالآخر ۱۶ آدمی انکے ہلاک ہوگئے، اور دو تماشائی مقتول - گرفتاری جاری ہے - اس وقت تک ۳۲ گرفتار ہوچکے ہیں - باقی اطراف میں پھیلے ہوے ہیں - گورنمنٹ بنگال سخت متاسف ہے کہ یہ حادثہ کیوں ہوا، حالانکہ وہ انکی بہتری چاہتی تھی -

الهلال

۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری

تاریخ ہند میں اولین بحری حملہ کا اقدام

عجیب و غریب ایمڈن !!

ہے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ میرے
سکھائی طرز اسے دامن اٹھا کے آنے کی !

* * *

فرانس کا مشہور انقلابی فیلسوف "روسو" کہتا ہے :

"انسانی اخلاق کی پیمایش کا اصلی پیمانہ جنگ کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی پیمائش ٹھیک بھی ہوتی ہے"

یہ بالکل سچ ہے - کیونکہ جنگ کے زمانے میں ہمارے سامنے دوست نہیں ہوتے جنکے لیے ہمارے ملکوتی خصائل میں حرکت ہوتی ہے اور ہم فرشتوں اور قدوسیوں کی طرح نیک اور مہربان بن جاتے ہیں - بلکہ دشمن ہوتے ہیں جنکے تصور میں غیظ و غضب اور ہیجان و انتقام کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اور غصہ کا شیطان ہمارے تمام ملکوتی امیال و عواطف کو یکسر قتل کر ڈالتا ہے - اس وقت دنیا کے سامنے ہم بے پردہ آجاتے ہیں اور وہ ٹھیک ٹھیک جانچ سکتی ہے کہ ہمارے چہرۂ اخلاق کے اصلی خال و خط کیا ہیں ؟

انسانیت کا اصلی مقام یہی ہے - دوستوں کے ساتھ جنگل کے درندے بھی انصاف کرسکتے ہیں، لیکن دشمنوں کے ساتھ صرف انسانیۃ ہی عدل کرتی ہے - اگر ہمارا انصاف صرف اپنے دوستوں کے لیے ہے تو ہم اس کتے سے کچھ بھی افضل نہیں ہیں، جو روٹی کا ٹکڑا پھینکنے والے انسان کے قدموں پر لوٹتا مگر بلی پر ہمیشہ حملہ کرتا ہے - اسی لیے مسیح نے کہا : "اگر تم اپنے پیار کرنے والوں سے پیار کرتے ہو تو تمہارے لیے کیا اجر"

اگرچہ بد قسمتی سے دنیا کا حال ہمیشہ اس تعلیم سے مختلف رہا ہے اور تاریخ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ انسان نے اخلاق کی تمام حقیقتوں کو ہمیشہ دوستوں ہی کے لیے تسلیم کیا ہے نہ کہ سب کے لیے - تاہم دنیا میں ہمیشہ ایسے راستباز انسان بھی رہے ہیں جنہوں نے تلواروں کے نیچے اپنے اخلاق و عدالۃ کا ثبوت دیا ہے، اور اپنے قاتلوں اور حریفوں کی خوبیوں کا دوستوں سے بڑھکر خیر مقدم کیا ہے -

کتنے واقعات تاریخ نے محفوظ رکھے ہیں جن میں ایک شجاع انسان نے اپنے دشمن کی شجاعت کی داد دی اور اسکی گرتی ہوئی تلوار خود اٹھاکر اسکے کمر میں باندھدی - عرب جاہلیۃ میں اس شخص سے بڑھکر اور کوئی کمینہ اور سفیہ نہیں سمجھا جاتا تھا، جو اپنے دشمن کی شجاعت اور مردانگی کے داد دینے میں بخیل ہو - جانفروشان اسلام نے اس بارے میں اپنے سلف سے

هوے خون کا ایک سیلاب' تڑپتي هوئي لاشوں کا ایک ڈهیر' کٹے هوے سروں کا ایک توده' دکها دیا جاتا هے جنکو حوادث زمانه نے اسلیے ایک جگه جمع کردیا هے که ٹهوکر لگانے کیلیے اسي قسم کا ناهموار نشیب و فراز موزوں هے !

لیکن چشم حقیقت اس پر حسرت نظاره پر اشکبار نهیں هوسکتي- وه جذبات سے بالکل خالي هے ' اسلیے بڑي سنگدل اور بڑي هی بے رحم هے - وه صرف جلد کے بیروني چرکوں هي پر آنسو نهیں بهاتی بلکه اندر کا ناسور دیکهنا چاهتي هے - یه سچ هے که خون کا یه سیلاب ' لاشوں کا یه ڈهیر ' سروں کا یه توده' نهایت بیدردي کے ساتهه ٹهکرا دیا گیا هے ' لیکن اصلی سوال یه هے که انسان نے اس گراں قیمت خون ' اس سڈول جسم ' اور اس مغرور سر کو کیوں هر شخص کے روندنے کیلیے هلاکت کی راه میں ڈالدیا ؟

یه ایک قیمتي سوال هے ' جسکا جواب دماغ میں نهیں ' بلکه انسان کی جیب میں هے -

زمین اپنے اندر سے سونا اوگلتی هے' پهاڑ لعل و الماس کا ذخیره باهر نکالتا هے ' سمندر سطح آب پر موتیوں کي دکان لگادیتا هے' انسان اس قیمتي سرمایه کو دیکهتا هے اور آگے بڑهکر اوسکو جیب میں بهرنا چاهتا هے ' لیکن خارجي قوتیں مزاحمت کرتي هیں اور اون میں باهم کشمکش پیدا هوجاتی هے - اب انسان کا بیش قیمت خون خود جوش کهاکے بهنا چاهتا هے - جنگ چهڑ جاتی هے ' اور سوے کي ایک خاک آلود سل پر لاکهوں لاشیں تڑپتي هوئي نظر آتي هیں - لعل کے ایک دانے پر خون کے هزاروں قطرے بهادیے جاتے هیں - ایک موتي کي آب پر هزاروں جسم کي رطوبت غریزي فنا کردي جاتی هے - پس انسان کا سرمایه وه بیش قیمت خون نهیں هے جسپر وه ماتم کرتا هے - انسان کا سرمایه وه سڈول جسم نهیں هے جس کے زخموں پر وه مرثیه خواني کرتا هے ' انسان کا سرمایه وه مغرور سر نهیں هے ' جسکے کٹنے پر وه نوحه سنج هے ' بلکه اوسکا حقیقي سرمایه وه تودۂ خاک هے جس میں سونے کے ذرے چمک رهے هیں - وه لعل شب چراغ هے جو شمع طور کي طرح پهاڑوں کی بلند چوٹیوں پر روشن هوتا هے - موتیوں کي وه آب هے جسکي نمایش سطح دریا پر کی جاتي هے !

جنگ کے بعد گراں قیمت خون کا ماتم ' موزوں اندام جسم کا مرثیه ' اور مغرور سر کا نوحه صرف ایک افسانۂ بزم و انجمن کی حیثیت اختیار کرلیتا هے جس سے کبهي کبهي اگلوں کي یاد تازه کرلي جاتي هے - لیکن دولت کا جو سرمایه جنگ کی نذر کردیا گیا هے' اوسکا داغ ایک مدت تک دلوں میں تازه رهتا هے - خون زمین پر گرتا هے اور بهه جاتا هے' لاش کا ڈهیر لگتا هے اور زمین کے اندر دفن کردیا جاتا هے ' سر کٹ کے گرتا هے اور فرش خاک کے برابر هوجاتا هے - لیکن عظیم الشان عمارتوں نے کهنڈر کرکے بهی قائم رهتے هیں - سر سبز کهیتیاں پامال هوکر بهی خرمن آتش زده کي شکل اختیار کرلیتي هیں' یتیموں کے آنسو رک جاتے هیں لیکن بهوک نهیں رکتي - بیوه عورتوں کی آهیں ٹهر جاتي هیں' لیکن قوت هاضمه اپنے عمل مستمر سے باز نهیں آتي - پس جنگ کے بعد دنیا در حقیقت مال و دولت کے ماتم میں مصروف رهتی هے اور جن بیدردوں نے اسقدر لاشونکو نهایت بے پروائي کے ساتهه زمین کے غاروں میں دفن کردیا تها ' وه مصارف جنگ کا نقشه نهایت دیده ریزي سے مرتب کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتے هیں که هر شخص اونکے ماتم دلگداز میں حصه لے !

لیکن انسان کا سرمایه صرف اوسکی جیب هی تک محدود نهیں هے - اوسکا ایک بهترین حصه دماغ میں بهي هے - اگر هم چند تڑپتے هوے کهنڈروں پر' اگر هم چند پامال شده باغوں پر' اگر هم چند بهرے هوے سڈوں پر' ماتم عام کر رهے هیں که جنگ کا سیلاب عظیم انکو بها لیگیا ' تو همکو اسکے ساتهه اپنے بطون و دماغ کو بهي ٹٹولنا چاهیے که میدان جنگ میں چمکنے والي تلوار کهیں مردونکے سروں کے ساتهه زنده انسانوں کے سرمایۂ هوش و حواس کو تو اڑا نهیں لیگئي؟

اگر بیدرد فوج نے هماري سر سبز کهیتیوں کے ساتهه همارے خرمن عقل میں بهي آگ لگادي هے ' تو همکو اپنے مال و دولت کے ماتم سے فارغ هوکر اپنے قواے عقلیه کي اس بیدردانه غارتگري پر بهي چند آنسو بها لینے چاهئیں -

لیکن یه عقلي غارتگري نهایت مخفي طور پر وقوع پذیر هوتي هے - خود تلواروں' نیزوں' کمانوں ' اور توپوں کے گولوں سے زیاده تلواروں کي چمک ' نیزوں کي لچک ' کمانوں کي چرچراهٹ ' بندوقون کي باڑه' توپوں کي گرج ' اس عقلي میدان کو فتح کرتي هے -

اس عقلي جنگ میں جوهر بهت زیاده کام نهیں کرتا ' میدان صرف عرض کے هاتهه میں رهتا هے -

زمانۂ جنگ میں مال و دولت کی بربادي کا منظر صرف دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں نظر آتا هے لیکن یه عقلي لوٹ مار عام هوجاتي هے - هر جگهه سرهی سر هوتے هیں مگر سر میں کچهه نهیں هوتا - مادي غارتگري کا صرف ایک هي اثر هوتا هے جو فقر و فاقه کی صورت میں نظر آتا هے' لیکن اس عقلي غارتگري کے سیکڑوں نتائج هوتے هیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے هیں - ان میں سے بعض کي تفصیل حسب ذیل هے :

(۱) زمانه جنگ میں هزاروں غلط افواهیں اوڑائي جاتي هیں لیکن تمام دنیا اونپر یقین کرتي هے - واقعات کے نقد کا سب سے بدیهي اصول تناقض هے ' لیکن زمانۂ جنگ میں سیکڑوں متناقض خبریں ایک هي ساتهه شائع هوتي هیں جن پر اکثر لوگ یکساں وثوق کے ساتهه یقین کرلیتے هیں ' اور کم از کم ذوق و شوق کے ساتهه تو هر انسان اونهیں سنتا هے- ایدرنه کے ڈوبنے اور اوچهلنے کا واقعه ایک هي دلچسپی کے ساتهه سنا گیا تها - لیوز کے عدم تسخیر و تسخیر کي حقیقت یکساں کشش کے ساتهه سامنے آئي - جرمني کا اقدام و ادبار' دونوں ایک هي وقت نمایاں هوے - زمانۂ جنگ میں وهم کي اختراعي قوت نهایت ترقی کرجاتی هے اور انسان کا دماغ همیشه احتمال آفرینیوں میں مصروف رهتا هے - اسي وهم پرستی کی بنا پر فوجیں اکثر جنگی غلطیاں کر بیٹهتي هیں - حال میں یه خبر شائع هوئی هے که بحیره بالٹک میں ایک فریق نے خود اپنے هي جهازوں پر حمله کردیا ' کیونکه وهم نے اوسکو غنیم کے جهازوں کی صورت میں دکهایا تها - بعض اخبارات میں هوائي جهازوں کے متعلق چشم دید شهادتیں شائع هوئي هیں جو زمانۂ جنگ کی وهم پرستیوں کو متمثل کرتی هیں - کئي شخص شرعي قسم تک کهانے کیلیے طیار هیں که انهوں نے جرمني کے هوائي جهاز دیکهے !

ایک معمولي شورش بهی بهي یه نتائج پیدا کردیتي هے - اوگسٹ حادثه مسجد کانپور کے زمانے میں دریا کے اندر سے کلمۂ شهادت کي آواز سنتے تهے ' اور اسپر متعدد لوگوں کی شهادتوں کی بنا پر یقین کیا جاتا تها !

(۳) واقعات جنگ کا نمایاں اثر همارے روزانه طرز معاشرت پر بهي پڑتا هے -

جب انسان دن بهر کام کرتے کرتے تهک جاتا هے تو رات کو حلقۂ احباب میں آتا هے اور اونکي صحبت میں دل بهلاتا هے - انسانوں کے مختلف طبقے هیں ' اور هر طبقه اپنے لیے موزوں صحبت احباب ڈهونڈه لیتا هے - زاهدان عبادت گذار معتکفین مساجد کے پاس بیٹهتے هیں اور دوزخ و جنت کا تذکره کرتے هیں ' رند میخوار شراب خانے میں جاتا هے اور کیف و سرور کے

اب اسکے دهني جانب رنگون و برما ' اور نقشهٔ هند کا وه مشرقي حصه تها جو قینچي کی دو شاخوں کي طرح دونوں جانب چلا گیا ہے اور درمیان کا خلا خلیج بنگال ہے - اگر وہ بائیں جانب جاتا تو مدراس اور اس سے شمال تو کولمبو تها ' مگر وہ کلکته کي طرف بڑها اور معاً اپني توپونکا دهانه کهولکر هر سامنے آ جانے والے جهاز کو گرفتار کرنا شروع کردیا - حتی که دهانهٔ دریاے هوگلي کے سامنے پہنچ گیا ' جسکے معني ٹهیک کلکته میں آجانے کے تهے - کیونکه بحري پولیس ' خبررساني ' رهنمائي ' اور فوجي جهازوں کي قطاریں همیشه وهاں موجود رهتي هیں -

اسکے بعد وہ رنگون کي طرف روانه هوا مگر راہ میں اراده بدلدیا اور بالیں جانب مدراس چلا گیا - وهاں گوله باري کي اور پهر کولمبو کو بالیں چهوڑتے هوئے پانڈي چري کے سامنے نمودار هوا -

یه معلوم نهیں که اگر وہ پاسفک میں تها تو اس کے کس حصے میں اس کا حیات بعد الممات هوا ؟ اسلیے مقدار مسافت کا یقین مشکل ہے - تاهم فلي پائن سے شمار کیا جاسکتا ہے - منیلا سے پینانگ تک ۱۷۰۰ - میل ہے - پینانگ سے پوري (جس کے جگناتهه مندر کے منارے گرفتاران ایمڈن نے دیکهے تهے) ٹهیک ۱۰۰۰ - میل ہے - پس فیلي پائن سے وسط خلیج بنگال تک دو هزار سات سو میل کی بحري مسافت اس بحري حملے میں طے کي گئي - جزائر شرقیه سے اندرون بحر چین تک کي مسافت اس کے علاوہ ہے -

اب غور کیجیے که ان ترتیبات سے کیا نتائج سامنے آتے هیں ؟

(۱) چین میں جاپاني قوۃ بحري دنیا کي ایک بہت بڑي مسلمه قوت ہے - کیا چوا کے بعد هي برٹش چائنا کے مقبوضات اور بندر هینگ کانگ ہے - تاهم ایمڈن محفوظ رها -

(۲) تاریخ هند میں بحري حملے کے نظائر ناپید هیں - مگر ایمڈن نے سب سے پہلے اسکے بحري خطوط کي طرف حمله آورانه توجه کي حالانکه (حسب تصریحات رسمیه) وہ تن تنها ہے - تیسرے درجه کا کروزر ہے - محض ۱ + ۴ - کي توپیں رکهتا ہے ' اور هندوستان کے استحکامات صد ساله کا غلغلهٔ و طنطنه تمام عالم میں بلند هوچکا ہے - تاهم اس کي دلیري کا هیجان مصالح پر غالب آیا !

(۳) جزائر فیلي پائن پر امریکن حکومت ہے - کیا وہ اس کے ساحلوں پر نمودار هوا تها ؟

(۴) سیدگا پور انگریزي حکومت میں ہے - ظن غالب ہے که وهاں ایمڈن کي خبر ملگئي هوگي ' لیکن مسلم کروزر خواہ کتنا هی چهوٹا هو ' هندوستانی ساحلوں میں هر جگهه لا علاج ہے - اگرچه بحر شمال میں نهو -

(۵) جاوا وغیرہ ڈچ حکومت کے ماتحت هیں - کیا یه ممکن نهیں که وہ جرمن جهازوں کے ساتهه تسامح اور درگذر کرتے هوں ؟ وهاں کے ساحلوں سے اسے ضروري مضروبات بهي ملي هونگي -

(۶) بحر چین سے داخلي هند صرف ڈهائي هزار میل کے فاصله پر ہے جسے جنگي جهاز تاسانی ایک هفته کے اندر طے کرلے سکتا ہے - اور جاپان اینک سیاچوا پر قابض نهوسکا -

(۷) ایمڈن کا کپتان حیرت انگیز جرات و شجاعت ' دلیري و جانفروشي ' بے باکی و بے جگري کے علاوہ هندوستان کے بحر و بر کے متعلق کیسي صحیح ' کیسي باریک ' کیسي جچي تلي ' اور کیسی بے خطا معلومات رکهتا ہے ؟ بے تاري خبر رساني کے اسٹیشنوں پر اسکی نظر رهی - بحري خطوط کے ساحلوں سے هشیار رها - رنگون نهیں گیا کیونکه وهاں خطرات تهے - مدراس گیا جهاں کوئی خطرہ نهیں - وہ اپنے تمام کام ایسے لوگوں کی طرح انجام دیتا ہے جنهیں گویا هندوستان کا تمام حال معلوم ہے !

فلسفه

الحـــــرب

(اسباب و مؤثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۱)

الهـــلال میں آج ایک نئے باب کا بعنوان " فلسفه " افتتاح کیا جاتا ہے -

اس باب کي خصوصیت یه هوگي که اسکے تحت میں جسقدر مضامین شائع هونگے ' انهیں هر طرح کے مذهبي معتقدات و آرا سے الگ رکها جائیگا ' اور کوشش کي جائیگي که محور فکر و نظر صرف فلسفهٔ و اجتماع هو -

ضمناً یه امر بهي پیش نظر رهیگا که اجتماعي و فلسفي مباحث کیلیے ایک نئے طرز بیان و انشاء کا نمونه پیش کیا جاے - بہت سے لوگوں کا خیال ہے که فلسفیانه مضامین وهی هوسکتے هیں ' جنکي عبارت نهایت روکهي پهیکي اور بے مزہ هو - اگر ایسا نهیں ہے تو اسے فلسفیانه استدلال و نظر سے بالکل خالي سمجهنا چاهیے - مگر همارے خیال میں یه قلمي پست همتي کم از کم ان لوگوں کے لیے تو جائز نهیں رکهی جاسکتي جنهیں خدا تعالی نے اپنے هر طرح کے افکار کو بهتر لفظوں اور مؤثر فصاحت کیساتهه بیان کرنے کي قدرت دیدي ہے : و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء - اور آنپر بلاغت قرآني کے درس و افادہ سے فیضان بیان کا ایک ایسا دروازہ کهول دیا ہے که دقیق سے دقیق خشک مطالب کو بهي وہ حسن و عشق کي دلچسپ داستان بنادیسکتے هیں :

آں نیست که صحراے سخن جادہ ندارد
واژوں روش کج نظري را چه کند کس ؟

آج جنگ اور اسکے اطراف و نتائج پر ایک صحبت فلسفي و اجتماعي کا سلسله شروع کرتے هیں - اس هفته تمهید نظر سے گذر لے - آئندہ اصل مطالب شروع هونگے -

* * *

انسان فطرۃ مادہ پرست ہے ' اسلیے مادي چیزوں کو اپنا حقیقي سرمایه سمجهتا ہے -

لیکن مادیات کا آب و رنگ اوسکو اور بهی مسحور بنا دیتا ہے - زمین کے اندر سونا ' پہاڑ کے اندر لعل ' سمندر کے اندر موتی ' انسان کا قیمتي خزانه هیں ' لیکن سونا جب ڈهل کر سکه کي صورت اختیار کرلیتا ہے ' لعل جب پہاڑ سے نکل کر تاج شاهي میں اپني چمک دمک دکهاتا ہے ' موتي جب کسي حسین گردن کے هار میں جگه پاکر اپنے اوج قسمت پر ناز کرتا ہے ' تو وہ چهرۂ کائنات کا آب و رنگ اور عالم مادیات کا چشم و چراغ بنجاتا ہے !

زمانهٔ جنگ میں دنیا سرگرم فغاں نظر آتی ہے ' انسانیت ماتم کبری میں مبتلا هو جاتي ہے ' همدردي مرثیه خوانی کرتی پهرتي ہے ' رحمدلي کا نوحه دلگداز دلوں کو پاني پانی کردیتا ہے -

لیکن جب سوال کیا جاتا ہے که یه ناله و فغاں ' یه نوحه و ماتم ' یه مرثیهٔ و سوز و گداز ' کس متاع عزیز کي گم شدگي پر ہے ؟ تو بجز

رجال عظیمہ جنگ ہفت لشکر ! وزراء ممالک و نظارت ہائے خارجیہ !

ڈاکٹر وان بیتھہ مین :-
جرمن چانسلر

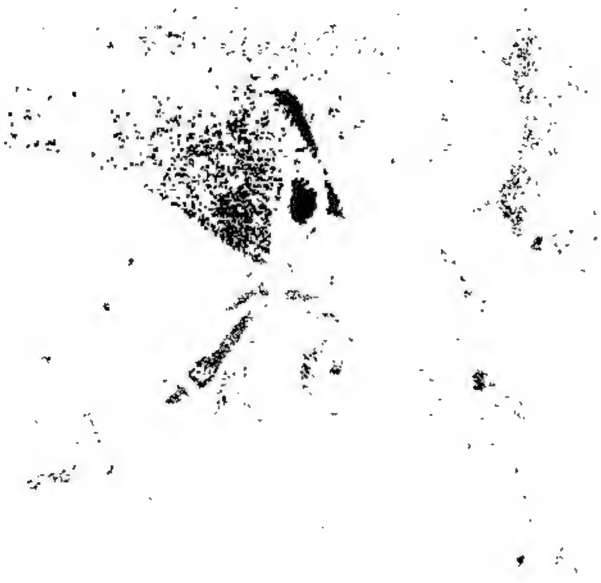

قیصر جرمن میدان جنگ میں

ایم - سازا نوف ناظر خارجیہ :
روس

جرمن سفیر اعظم متعینۂ لنڈن -
نظارت جنگ سے جا رہا ہے !

فیلڈ مارشل سر جان فرانچ سپہ سالار
افواج بریۂ برطانیہ

لارڈ کچنر نظارت حربیہ کا عہدہ قبول
کرکے دفتر جنگ جا رہے ہیں

[illegible] کمانڈر اسٹریا

جنرل پٹنک سپہ سالار سرویا

جنرل موہو ملینوف ناظر حربیۂ روس

ترانے سنتا ہے - جو لوگ علمي ذوق رکھتے هیں وہ کسی درسگاہ یا اکاڈیمی میں جا کر چند خشک دماغ انسانوں کے نتائج فکریہ سے مسرور ہوتے هیں - لیکن زمانہ جنگ میں عبادت خانوں کي صدائیں دفعتاً رک جاتی هیں' میخانوں کے ترانے خاموش هو جاتے هیں' علمي مجالس کا درس حلقۂ رعلوم موقوف هو جاتا ہے' تمام دنیا ایک انجمن اور ایک حلقۂ احباب بن جاتی ہے ' جس میں صرف فتح و شکست کي داستان هي سنائی جاتي ہے - واقعات جنگ کے علاوہ دوسري باتوں کا تذکرہ کیا بهي جاتا ہے تو عموماً ناگوار هوتا ہے -

(۴) غلط افواهوں کا اثر زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ اور ضعیف الدماغ لوگوں پر پڑتا ہے - موجودہ جنگ کا سب سے زیادہ اثر تاجروں اور تاجروں میں مارواڑیوں پر پڑا ہے - جنگ نے تجارت کو جو نقصان پهونچایا ہے اوس سے کہیں زیادہ ان غیر تعلیم یافتہ تاجروں نے اپني بدحواسي اور پریشان خیالي سے نقصان اوٹهایا ہے -

(٥) زمانہ جنگ میں لوگ اگرچہ فتح و شکست دونوں کي خبروں کو نہایت دلچسپي سے سنتے هیں' لیکن فتح و ظفر کا غلغلہ نہایت بلند آهنگي سے بلند کیا جاتا ہے' اور بغیر کسي قسم کے تعلق کے فاتح کے فضائل و مناقب کا غیر معلوم طور پر اعتراف کیا جاتا ہے - هندوستان کي قسمت آج سلطنت برطانیہ کے ساتهہ وابستہ ہے' اور رعایا کو وفاداري کا پورا ادعا ہے - تاهم آغاز جنگ سے پیش قدمي کي متصل خبروں کے وصول نے جرمني کي وقعت عوام میں قائم کردي ہے -

(۶) زمانہ جنگ میں کسي شخص کو نہایت آساني کے ساتهہ نیک نام یا بدنام کیا جاسکتا ہے - رستم کي نیکنامي صرف شاهنامہ کی داستان سرائیوں کا نتیجہ ہے - عیسائیوں میں زمانۂ حروب صلیبیہ کے مخترعہ واقعات نے مسلمانوں کو بدنام کردیا ہے - منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پرجو الزام لگایا تها اوسکے لیے اسي غرض سے ایک سفر جہاد کو منتخب کیا تها - جرمني کیطرف سیکڑوں وحشیانہ افعال کا انتساب اسي مقصد سے کیا جاتا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کتب خانہ اسکندریہ کے جلانیکا الزام زمانۂ جنگ هي میں لگایا گیا -

(۷) جنگ کے ذریعہ سے اتحاد و اتفاق اور بغض و عداوت کے جذبات کو نہایت ترقي دیجاسکتي ہے - پرنس بسمارک نے اتحاد جرمني کا خواب جنگ کے هولناک میدانوں هي میں دیکها تها - موجودہ جنگ میں اٹلي نے جرمني سے جو علحدگي اختیار کرلي' اوسنے قدیم عہد مودت کو مبدل بہ عداوت کردیا -

روس' فرانس' برطانیہ' جرمني' آسٹریا و سرویا وغیرہ کا باهمي عہد مودت پہلے سے بهي زیادہ مستحکم اور پائدار هوگیا ہے - عہد ابتدائي میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کے جس سلسلۂ زریں نے باهم مربوط کردیا تها' وہ اوسي کارخانے میں تیار هوا تها جہاں تلواریں ڈهالي جاتي هیں!

(۸) جنگ کے ذریعہ هر قسم کے مذهبي' ملکي' ادبي' اور اخلاقي انقلابات نہایت سرعت کیساتهہ هوسکتے هیں - فرانس کي جمہوریت جنگ هي کا نتیجہ ہے' قرآن مجید کی اشاعت تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ جہاد في سبیل اللہ تها جسنے عرب کے ادبي اور اخلاقي نظام میں دفعتاً انقلاب پیدا کردیا - عمرو بن کلثوم کے مشہور اور پرجوش معلقہ کو قبیلۂ بنو تغلب کا ایک ایک بچہ انهي جنگي کارناموں کے اثر سے ازبر یاد رکهتا تها' شاهنامہ کي مقبولیت صرف اس بنا پر هوئي کہ اوس نے گذشتہ جنگي واقعات کو دوبارہ زندہ کردیا - هومر کے الیڈ کي شہرت نے اسي بنا پر یونان کي حکمیات کي شہرت ماند کردي کہ وہ میدان جنگ کا ایک رنگین خاکہ تها -

(۹) جنگ اخلاقي حیثیت سے ایک قوم کو دفعتاً ابهار دیتی ہے اور دوسري کو پست کردیتي ہے - سنہ ۱۸۷۰ع کي جنگ فرانس و جرمني نے فرانسیسیوں کي شجاعت اور عزم و استقلال کا خاتمہ کردیا جسکا اثر آج میدان جنگ میں علانیہ نظر آتا ہے - آج جرمن سپاهیوں کي رگونمیں جو گرم خون دوڑ رها ہے' وہ صرف آجکل کي تیز و تند شراب هي سے مخلوط نہیں ہے' بلکہ اوسمیں سنہ ۱۸۷۰ع کے سیلاب خون کے کهولتے هوے آتشیں قطرے بهي شامل هیں!

یہودیوں کی بد اخلاقیاں متصل جنگ اور متصل شکستوں کا نتیجہ هیں - بیت المقدس میں اس قوم نے تین بار شکست کهائي' فرعون کے دربار میں غلام بنکر رهي' عرب کے میدانوں میں بهي ایک اوبهرنے والي روحاني طاقت نے انکے لیے جگہہ نہ چهوڑي' آج ان متصل ذلت آمیز شکستوں کا داغ هر یہودي کے دامن اخلاق پر نظر آتا ہے!

مسلمانوں کا معیار اخلاق جسقدر جہاد نے بلند کردیا تها' حضرت عیسیٰ کي اخلاقي تعلیم اوسکے مقابلہ میں بالکل بے اثر رهی -

غرض هر قسم کا انقلاب صرف جنگ هی کے ذریعہ هوسکتا ہے - فلسفہ نے آجتک نظام عالم میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کي' لیکن جنگ نے ذرہ کو آفتاب اور رائي کو پہاڑ بنادیا ہے - پہاڑونکو زلزلہ هي متزلزل کرسکتا ہے - کسي قوم نے قدیم عقاید' قدیم تہذیب' قدیم طرز معاشرت ایک مدت کے بعد مستحکم پہاڑ بن جاتے هیں - اونکو لڑائي کا بهونچال هي اکهاڑ سکتا ہے - اور کوئي نہیں -

مساوات کي حقیقي روح صرف زمانہ جنگ هي میں پیدا هوسکتي ہے - فرانس کی شورش کا سب سے بڑا نتیجہ مساوات ہے - مساوات عدل و انصاف کي ایک شکل ہے' اور عدل و انصاف کے ستون کو صرف قوت هي قایم رکهہ سکتي ہے -

(۱۰) زمانہ جنگ میں هر انسان کي مخفي طاقت دفعتاً اوبهر آتی ہے' فوج جس دلسوزي و بے جگري سے میدان جنگ میں لڑتي ہے' حالت صلح میں اوسکے تصور کي بهي متحمل نہیں هوسکتي - نامہ نگاران اخبار' جنگ کی خبروں کي فراهمي میں جسقدر عرقریزي کرتے هیں' صلح کي خبروں میں اوسقدر محنت نہیں کرسکتے - جنگ کے مضامین میں اڈیٹروں کي قابلیت کا غیر معمولي اظہار هوتا ہے' قوت حافظہ کو غیر معمولی ترقي هوجاتي ہے' عرب کے دواوین اشعار کو اسی غیر معمولي قوت حافظہ نے محفوظ رکها' عرب کي حیرت انگیز قوت روایت کو اسی فوجي اثر نے ترقي دي' شاهنامہ کا وہ سرمایہ جو فردوسی کو نہایت آساني سے مل گیا تها' تلوار کے اوس جوهر سے محفوظ رها جو اسکے دماغ میں سرایت کرگیا تها!

(۱۱) جنگ کے زمانے میں لوگ وحشت اور بد اخلاقي کي طرف زیادہ تر مائل هوتے هیں - فوج تو اسي نشے میں مست رهتی ہے' لیکن خود رعایا بهي رعایا کے جان و مال اور عزت و آبرو کو نہایت بیدردي سے پامال کردیتي ہے - غدر سنہ ۵۷ میں فوج سے زیادہ بدمعاشوں نے لوٹ مار اور قتل و خونریزي کي تهي' لیکن ایک اعلی طاقت ان وحشیانہ اعمال سے روک بهي سکتي ہے' بلکہ اخلاق کا ایک بلند معیار قائم کرسکتی ہے -

عہد نبوت اور عہد صحابہ میں اسکي شاندار مثالیں مل سکتي هیں - زمانۂ موجودہ بهي اس قسم کی مثالوں سے خالي نہیں - فوج فاقہ سے مرتي ہے لیکن مال غنیمت کا بہترین سرمایہ اپنے سپہ سالار کے پانوں پر لاکر ڈالدیتي ہے اور اوس میں کسي قسم کي خیانت نہیں کرتي - سنہ ۱۸۴۸ کي شورش میں جس گروہ نے قصر سویلري پر حملہ کیا' اوس نے وهانکي بہترین یادگاروں کو هاتهہ بهي نہیں لگایا - جنگ روس و جاپان میں جب جاپاني سپاهي کسي روسي مقتول کي جیب سے گیني نکالتے تهے' تو اوسکو نہایت دیانت سے واپس کردیتے تهے!

مناظر عمومية اساطيل بحر شمال ! نهر عظيم الصنعة "كيل" !

برطاني تباه كن (ڈسٹرائر) : سربفث - وزن ١٨٠٥ - ٹن - ۴ - انچ
كي توپوں سے مسلح

بحر شمال کا مشہور برطانی کروزر : میٹےٹور -
وزن ٦٠٠ و ١۴ ٹن

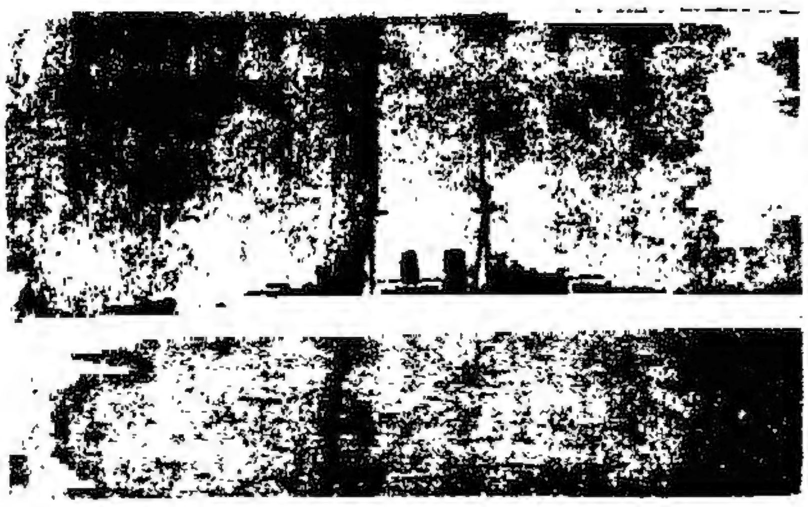

جاپان کا قوي ترين ڈريڈ ناٹ : ٹرکيو

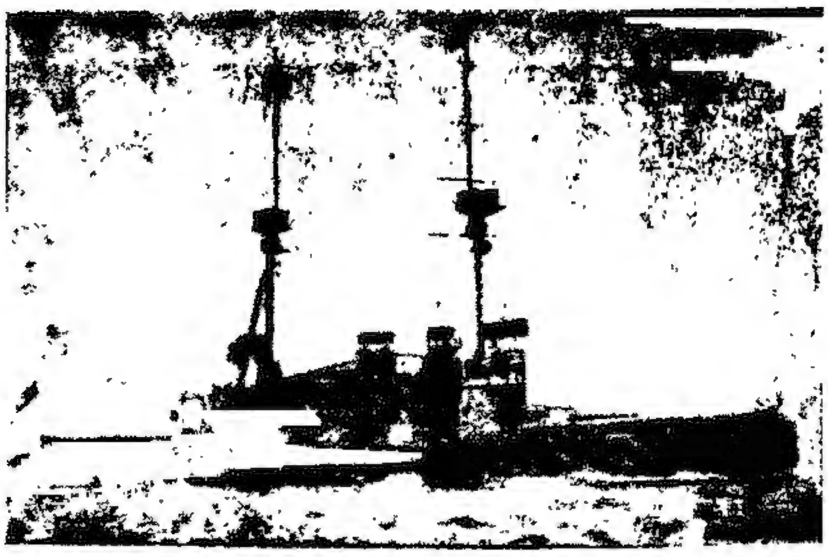

مشہور و عظيم برطاني بيٹل شپ : لارڈ نيلسن - وزن ١٩٥٠٠ - ٹن

نہر کيل (جرمني) کا ايک نظارہ ! قيصر جرمني مع اپنے اسٹاف کے بائيں جانب
کھڑا ہے اور انگريزي جہاز کي سلامی لے رہا ہے جو
تہنيت کيليے جنگ سے کچھ عرصہ پہلے گيا تھا !

زعماء حرب هفت لشكر! و ملوك مقاتلين و محاربين هفت كشور!

پریسیڈنٹ جمهوریۀ فرانس

هز امپیریل مجسٹي شاہ برطانیه، و قیصر هند:
امیر البحر اول مراکب بحریۀ برطانیه —

شهنشاه: قیصر جرمنی

شاہ سرویا

پرنس آف ویلز (ولي عهد برطانیه)

زار روس

شاه بلجيم

شاه اٹلي

شهنشاه اسٹریا

مقالات

یورپ کا نیا نقشه جو طیار هورها هے

جنگ یورپ کے نتائج و عواقب کا ایک سرسري مطالعه

اخبار ڈیلي میل لندن میں جنگ کے نتائج و عواقب پر ایک نہایت اهم اور دقیق النظر مضمون شائع هوا هے جسکے نیچے صرف T - T - W کا دستخط هے -

لیکن مضمون اسقدر دلچسپ هے که اسکا پورا ترجمه شائع کر دینا چاهیے :

مشهور جان رالت کا قول هے :

" جنگ میں بجز اسکے اور کوئي فائده نہیں که وه لوگوں کو فن جغرافیه کی تعلیم دیتي هے "

اس خیال میں اور برن هارڈي اور پروشیا کے جنگي مذهب کے اس اصول میں که " جنگ ایک روحانی مسهل هے' جسکے بعد قوم صاف اور قوي تر هوجاتي هے" همارے لیے انتخاب کی وسیع گنجایش هے -

جنگ فن جغرافیه کي تعلیم دیتي هے - اسکے متعلق تو کچهه پوچهنا هي عبث هے - اسکول کے ایک بد شوق لڑکے کو بهي آج نقشوں اور جغرافیائي حالات سے پوري دلچسپي هے - اسوقت انکے لیے براعظم یورپ کوئي وسیع خیالي شے نہیں هے' بلکه اسی طرح ایک حقیقي شے جسطرح که اسکے پڑوس کا فٹ بال میدان -

نقشے اب مرده چیزیں نہیں هیں بلکه زنده حقائق هیں - لڑکوں کي طرح میں نے انکي نه ختم هونے والي خواهش کو محسوس کیا هے -

نقشے اب نقشے نہیں رهے - وه جنگل' دریا' میدان' شهر اور گاؤں' هوگئے هیں - جهاں سے فوجوں کے کوچ' توپوں کي گرج' تلواروں کی جهنکار' اور سواروں کے هنگامے کي آواز آتي هے - اب میں لندن میں نہیں رهتا هوں' بلکه "والجیس" اور " ارڈینس " میں هوں- میں دریاے " می یوز" کے پیچ و خم کو جسقدر جانتا هوں اسقدر دریاے ٹیمس کو بهي نہیں جانتا - حالانکه میں نے طفلي کي پہلي آنکهه اسي پر ڈالي تهي !

مجهے معلوم هوتا هے که میں آنکهیں بند کیے معرکے کے وسیع خط کے برابر برابر چلا جاسکتا هوں - میرے یمین و یسار آبادي کي جگه موت اور زندگي کے کاروبار کي جگه وحشت و هلاکت کا سناٹا هے' اور سامنے چند هفتوں کے هنگامے سے پیدا هونے والے وه نتائج جنکو صدیوں تک دنیا پر حکومت بخشي گئي هے !

(اگر جرمني فتحمند هو)

همارے دامن خیال کو صرف وهي رقبے نہیں پکڑے هوے هیں جهاں جنگ برپا هے- اب تو تمام یورپ کے نقشے میں ایک مستغرق دلچسپي پیدا هوتی جاتی هے - اسوقت یه براعظم (یورپ) ایک معدني گلدستے کی طرح آگ پر پگهلرها هے' جو آینده نقشه اس جنگ کے نتائج کو اپنے اندر قلمبند کریگا' اسکے متعلق هم اسوقت صرف قیاس هي کر سکتے هیں-

یه مسئله اس لیے پیچیده هے که ممکن هے نتیجه ذو جهتین هو - یعنے دونوں پہلو رکهتا هو- فتح و شکست ایک ساتهه ظهور کرے اور هر فریق فتحیاب بهي هو' اور شکست خورده بهي - اسکا ایک هاتهه جوش مسرت سے اور دوسرا تاسف سے لرز اٹهے !

حلیفوں (دول متحده فرانس و روس و انگلستان وغیره) کے مقابله میں جرمنی کو خشکي میں فتح هوسکتي هے' مگر تري میں شکست قرین قیاس هے -

فرض کرو که ایسا هي هوا تو اسکا سیاسي نتیجه کیا هوگا ؟

جهاں تک فرانس کا تعلق هے یه نتیجه اسکے لیے سخت مہلک هوگا - پرنس بسمارک کا قول تها که " میں فرانس کے بیڑے سے پیرس میں لڑونگا " - اس سے اسکا مقصد یه تها که اگر وه ایک دفعه خشکي میں فرانس کا مالک هوجاے تو پهر فرانسیسي بیڑه کس شمار میں رهیگا ؟ فرانس کے متعلق یه قول اب تک بالکل صحیح هے لیکن انگلستان کے متعلق نہیں - جب تک همارا سمندر پر قبضه هے' اسوقت تک اس براعظم (یورپ) میں کوئي آفت همیں گهٹنوں کے بل نہیں جهکا سکتي - لیکن اگر همکو خشکي پر شکست ملي تو اسکا خمیازه همیں تنها نہیں بهگتنا پڑیگا - اس لپیٹ میں بلجیم اور فرانس بهي آجائینگے (میں اس باب میں روس کو ابهي نظر انداز کردیتا هوں -)

کیا سمندر میں هماري فتح سے جرمني کي ساحلي کامیابي میں توازن پیدا هوجائیگا ؟ کیا همارے بیڑے کا خطره جرمني کے لیے اتنا هي کهل ڈالنے والا هوگا جسطرح که جرمن فوجوں کا خطره فرانس کے لیے ؟ بالفرض ایسا نه هوا تو همارا پوزیشن اسوقت غیر معمولي طور پر مشکل هوجائیگا - ممکن هے که هماري فوجیں صحیح و سالم اور غیر مجروح هوں' مگر همارا حلیف (فرانس) تو اتنا پسیگا که اسکا کام هي تمام هوجائیگا - هم جرمني کو جسقدر سمندر میں پالینگے' اسي قدر وه سواحل کي طرف فرانس پر اپنے شکنجے کا پیچ کسیگي - اس صورت میں اگر هم اپنے حلیف کو یکسر تباهي سے بچا سکینگے تو صرف اسطرح که سمندر میں اپني فوقیت اور برتري سے دست بردار هوجائیں -

کیا یه قرین قیاس هے ؟ کیا یه هوسکتا هے که هم فرانس کو بچانے کے لیے اپنے تئیں ایسے شرائط کے حواله کردیں جو همیشه کے لیے همیں جرمني کا محکوم بنادیں ؟

صورت حال کي یه ایک خطرناک شق هے -

اس انتخاب کي جانکنی سے بچنے کے لیے خشکي پر فتح ضروري هے - اگر ایسا نه هوا تو آینده نقشۂ یورپ برلن میں بنیگا' جرمني " انٹیورپ " (بلجیم) سے لیکے قسطنطنیه تک کو اپنا مرکب بنالیگي' اور جو اسکینڈ ینین' ابرین' اور اٹالین جزیره نما که سرحد پر واقع هیں' وه اس خداوند جنگ (وار لارڈ) کے جاگیر دار

مواکب عظیمہ بحریہ المان و برطانیہ ! منتہاء قوائے بحریہ فریقین !

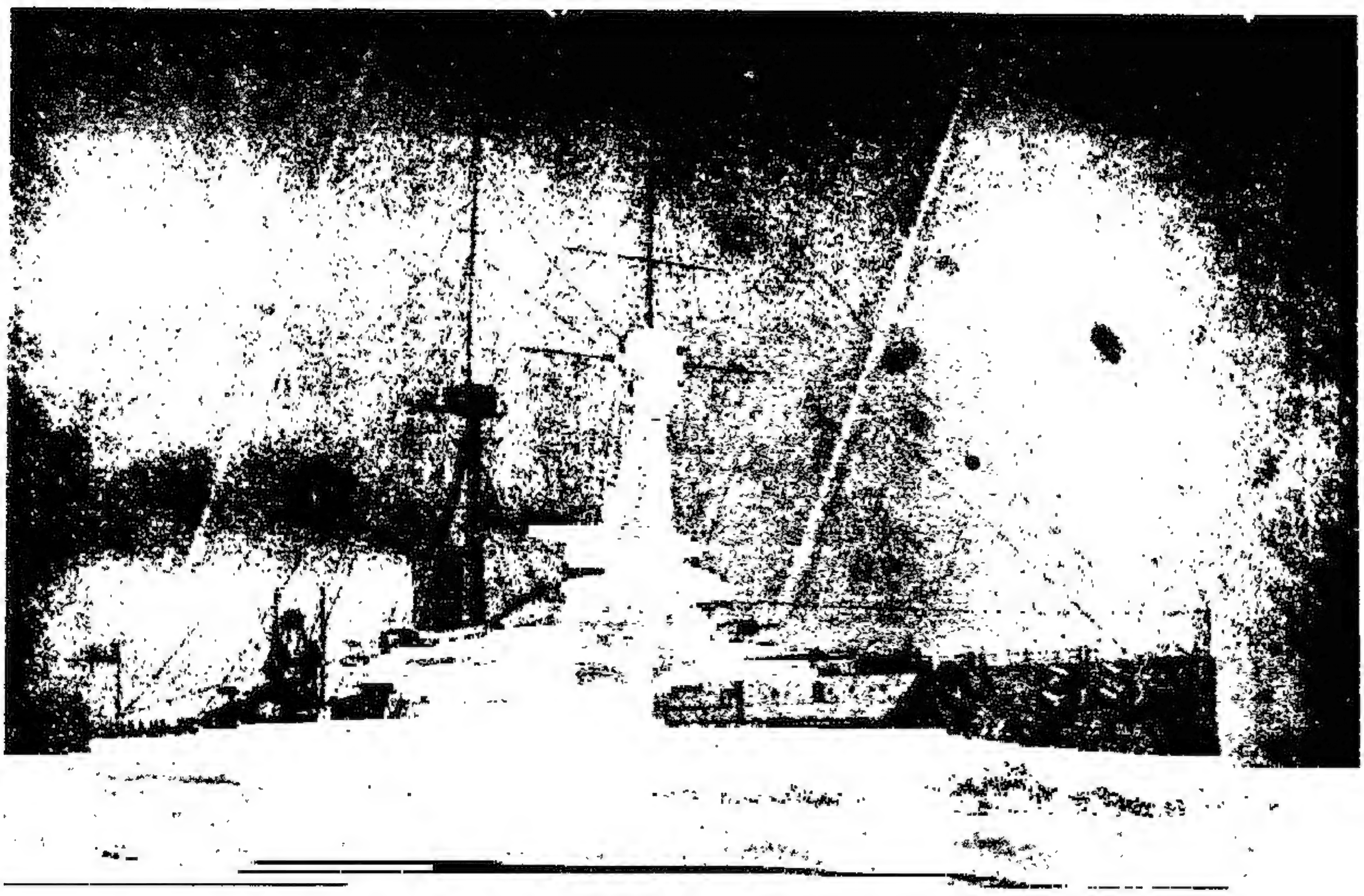

انگلستان کا سب سے زیادہ قوی و اعلی بیٹل شپ : ایم - ایم - اس بلیرو فون - جسکا وزن ۱۸۵۰۰۰ تن اور جسکی توپیں ۱۰ × ۱۲ - اور ۱۹ × ۴ انچ کی ھیں -

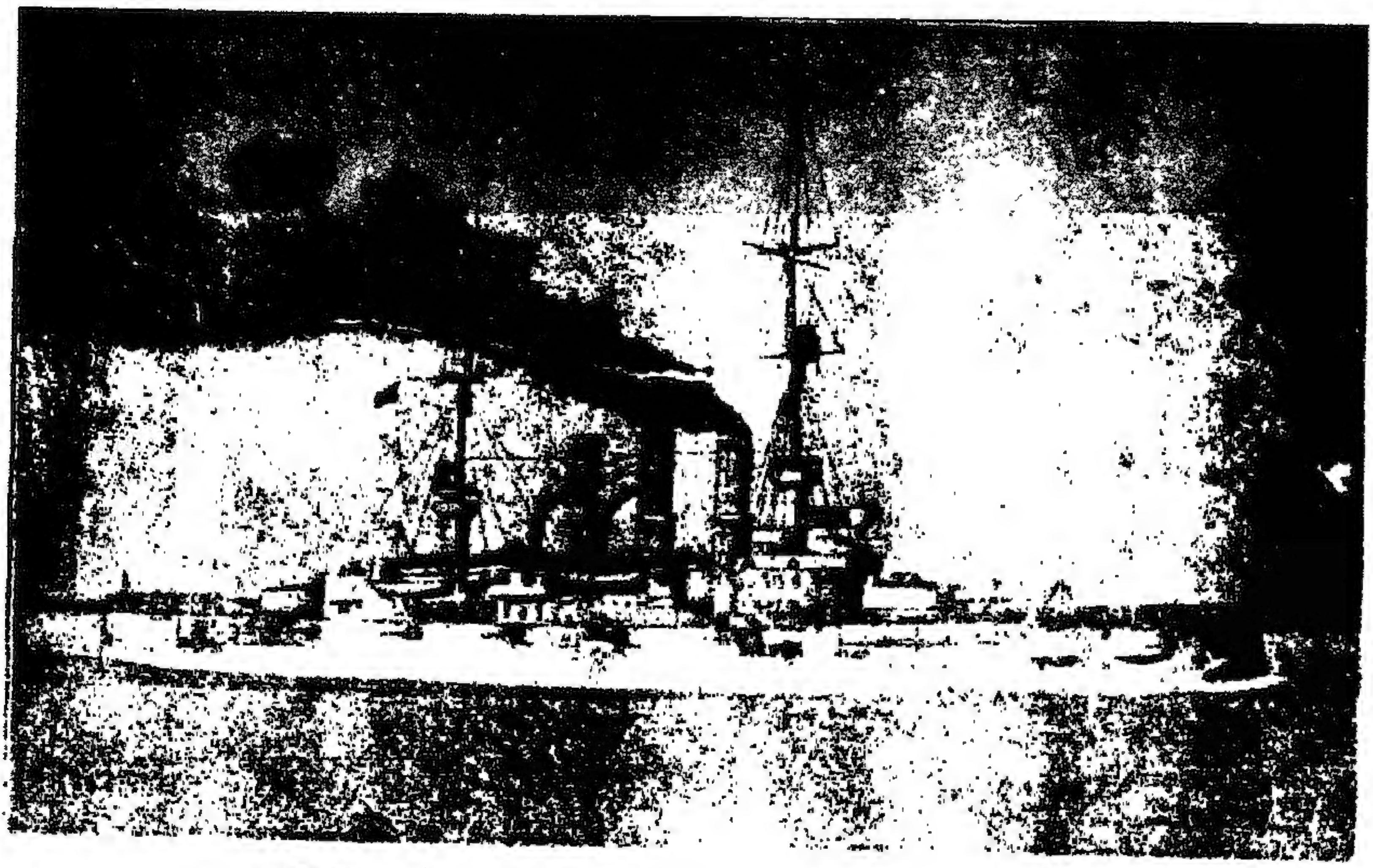

جرمنی کا [illegible] وزن ۱۲۲۰۰ [illegible]
[illegible] مقدار [illegible] قطعاً معلوم [illegible])

وجه سے همیں واقعات کے حق میں اندھا نه بن جانا چاهیے روس کی اسوقت جو حالت ہے' اس حالت میں وہ قدیم بربریت و وحشت کا ایک نہایت هي قوي پنجه ہے' اور اوسکی وجه سے تمدن ایک قاتل و سفاک گرفت کے عالم میں ہے - جسقدر جرمني کو هم گھٹائینگے' اسیقدر روس کو بڑھانا پڑیگا' اور روس کو بڑھنا استبداد و تظلم کو تقویت دینا ہے' جو اپنی ایڑي کے نیچے تمام مظلومان روس' پولینڈ' فنلینڈ' بخارا و ترکستان' ایران' اور یہودیوں کو دبائے هوے ہے !

روس کے خوف سے نکلے هوے همیں ابھي صرف نصف صدي هي هوئي ہے - اس امر کے یقین کرنے کی کیا وجه ہے که جب جرمني نه هوگی تو پھر یه خوف عظیم دوبارہ زندہ نه هو جائیگا ؟

هندوستان جہاں پہلے تھا' ابھی تک اسی جگه پر ہے اور روس اس سے به نسبت پہلے کے اب اور قریب تر ہے - جرمني کي طرح روس کے لیے بھي یہی بات کہی جاسکتی ہے که هم روسی قوم سے نہیں ڈرتے بلکه روسی نظام سے ڈرتے هیں :

من از عقرب نمی ترسم ولے از نیش می ترسم

کیا هم کو امید ہے که یه خطرہ دور هو جائیگا ؟

ایک هفته قبل تک تو ذرا بھی امید نه تھی' مگر اس اثناء میں زار روس نے روسي پولینڈ سے اندروني خود مختاري دینے کا وعدہ کر لیا ہے - بلا شبہه یه ایک نہایت هي اهم واقعه ہے لیکن در حقیقت کسي فیاضي سے نہیں بلکه محض ضرورت کے مجبورانه استیلاء سے ظہور میں آیا ہے پولینڈ میں انقلاب کے برپا هو جانے کے خطرہ کے ساتھه روس میدان جنگ میں کیسے جا سکتا تھا ؟

خیر' هم کو اسکے مقصد میں مناقشه کی ضرورت نہیں - اگر اس وعدہ کا ایفاء ایمانداري سے کیا جاے تو اسکے یه معني هونگے که پولینڈ جسکو فریڈرک نے پروشیا' روس' اور آسٹریا میں تقسیم کیا تھا' اب پھر متحد هو جائیگا' اور تاریخ کا ایک عظیم الشان گناہ ڈیڑھ صدي کی ظالمانه غلط کاري کے بعد مٹا دیا جائیگا - آسٹریا هنگری کی مصنوعي شہنشاهی یورپ کے نقشے سے ناپید هوجائیگي' اور پولینڈ کی سلطنت نسل' تہذیب' اور اعتقاد کے اتحاد کے ساتھه وسط یورپ میں پھر ظاهر هو جائیگی !

(زار کے لیے ایک فرصت)

همنے کہا ہے که " اگر یه روسي شاهي وعدہ ایمانداري کے ساتھه پورا کیا گیا " حالانکه همیں یه یاد رکھنا چاهیے که اسوقت سے پہلے بھی یہی وعدہ ایسے هي حالات میں کیا جاچکا ہے جو موجودہ حالات سے بالکل غیر مشابهه نه تھے -

اسکے ساتھه ساتھه همکو زار روس کے کمزور کیریکٹر کو بھي یاد رکھنا چاهیے' جو عمدہ جذبات سے استقامت کے ساتھه اثر قبول کرنے میں بالکل عاجز ہے - جب تک استبداد باقی ہے اسوقت تک هم اس وعدہ کو محفوظ نہیں سمجھه سکتے - البته یه ممکن ہے که اسکے حلیفوں کا نفوذ و اثر کچھه کام آسے -

اگر پولینڈ زار روس کی سیادت میں آزاد هو گیا تو کیا هم یه امید رکھسکتے هیں که زار ایک قدم اور آگے بڑھیگا ؟ فنلینڈ' حیرت انگیز فنلینڈ' اپنے شاندار باشندوں اور تعصب انگیز تہذیب کے ساتھه زار کے دارالسلطنت کے پھاٹک پر خونچکاں پڑا ہے ! اسکي آزادي رخصت هوچکي ہے' اسکے جسم قید خانے میں هیں' اسکی امیدیں جاں کنی میں تڑپ رهي هیں - هاں' اس بد بخت فنلینڈ کو بھي داخلي خود مختاري ملني چاهیے اور اسي وقت ملني چاهیے - (اس دروازے کے کھلنے کے منتظر اور بھی هیں) .

یه زار کیلیے بہت بڑا موقع ہے - جب وہ بچہ تھا تو انگریزي خیالات کے اثر سے ایک بار چیخ اٹھا تھا: " آہا ! عوام کا بادشاہ هونا ! "
(O to be common's King !)

وہ افسوس ناک طور پر ناکام هوا' مگر اسکي ناکامي استبداد کي وجه سے نہیں بلکه قوت ارادي کے فقدان کي وجه سے هوئي - ورنه اسکے لیے مواقع بہت تھے' اور اسوقت بھي ایک زریں موقع اسے حاصل ہے -

اگر هم یه فرض کرلیں که جرمني کو شکست هوگي تو روس دنیا کے ان تین شہنشاهوں میں سے ایک هوگا جو اس عالمگیر کشاکش کے بعد رهینگے - ان میں وہ آخرین مطلق العنان و مستبد بادشاہ هوگا -

یه پالیسي کي سب سے بڑي ضرب اور سب سے بڑا انصاف هوگا جو آج تک کبھي نہیں هوا - اس نازک حالت میں یه سلطنت کے لیے ضعف کا نہیں بلکه قوت کا سر چشمه ثابت هوگا - اور روس کو معلوم هو جائیگا که آزاد شاهنشاهی سلطنت کا سب سے بڑا طلسم ہے !

مگر یه (یعني فنلینڈکی خود مختاري) اس سے بھي بڑھکے کام کریگي - اسکا اثر ناروے اور سویڈن پر گہرا پڑیگا - جسقدر هم جرمني سے خوف کھاتے هیں' اس سے کہیں زیادہ یه سلطنتیں روس سے ڈرتي هیں - سویڈن ناطرفدار ہے اور رهیگا - اس نے ان روسیوں کے ساتھه تعجب انگیز فیاضي کا سلوک کیا ہے' جو اسٹاک هوالم (سویڈن) کی راہ سے بھاگ کے روس گئے هیں' اور اس حسن سلوک کے معاوضه میں زار نے اسکا احسانمندانه شکریه ادا کیا ہے - اگر روس نے فنلینڈ کو آزاد کردیا تو سویڈن کے تمام خوف غائب هوجائینگے' اور روس یورپ کي خیر اندیشي کے ساتھه اپنے کام کي طرف بڑھ سکیگا -

اگر وہ دانشمند ہے تو قیصر کي ناکامي سے عبرت حاصل کریگا اور فرصت کے آخري لمحوں کو ضائع کردینے کی جگه تمدن سے اپنا معامله صاف کرلینے میں صرف کریگا !

(ایشیا میں رد عمل)

آخر میں جزیرہ نماے بلقان ہے - روسي اثر وهاں غالب هوگا - لیکن جنگ کے نتیجۂ ثانی کی حیثیت سے هم بجا طور پر یه خیال کرسکتے هیں که وهاں به نسبت سابق کے عمدہ روح پھیلے گي - سرویا آسٹریا هنگري کی شاهنشاهي کی غنیمت اور ادریا کي طرف راسته حاصل کرکے مقدونیه میں بلگیریا کیلیے منصف مزاج بنجائیگي' اور قدیم بلقاني اتحاد مع رومانیا کي شرکت کے اپني مرتبه سابق سے زیادہ مبارک سرپرستي میں قائم هوگا -

اصلي خوف دولة عثمانیه اور یونان کے باهمي مخفي مشکلات کا ہے - اگر جرمني فتحیاب هوگئي تو یه مشکلات ترقي کرینگے' کیونکه دولة عثمانیه کی نظریں برلن کي طرف لگی هوئي هیں - اسکے یه معني هونگے که دولة عثمانیه کا خاتمه هوجاے' اور بدقسمتي سے هندوستان کے مسلمانوں میں عظیم الشان رد عمل پیدا هو جو کیتھولک عیسائیوں کی طرح ایک غیر ملکي وفاداري رکھتے هیں' جسکا مذهبی مرکز سلطان عثماني ہے " ،

(پرانے نقشه کو لپیٹ دو)

کہتے هیں که جب " آسٹرلز " کی خبر مشہور سیاسي کبیر " پٹ " کو ملی تو اسنے یورپ کے نقشے کی طرف اشارہ کرکے کہا : " اس کاغذ کو تہه کردو - اب ان دس سالوں میں اسکی ضرورت نہیں پڑیگی "

ہونگے تب - قیصر تمام یورپ کا مالک ہوگا - مرحبائے اقبال! اسوقت تیرا کیا حشر ہوگا ؟

(اگر جرمني کو شکست ہو)

لیکن اگر جرمنی کو شکست ہوئی تو اسوقت یورپ کا نقشہ کیا ہوگا ؟

ایک بات یقینی ہے - " السیس " اور " لورین " فرانس کو واپس ملجائینگے اور " اسٹراسبرگ " کي شکل " پیلس مدتیي کونکورڈ " میں ایک مردہ کی طرح ماتمی لباس میں نہ ہوگی بلکہ دلہن کی طرح پھولوں سے لدي ہوئی !

کہتے ہیں کہ سنہ ۱۸۷۱ ع میں جرمني نے جو مہلک غلطي کي تھي ' وہ السیس لورین کا الحاق تھا - یہ بسمارک کي غلطي نہ تھي بلکہ جرمنی کے حامیان جنگ کی - اسلیے آیندہ جب فیصلے کا وقت آئے تو کمرے کے اندر ان حامیان جنگ کو گھسنے نہ دینا چاہیے - ہمیں وہ وقت دیکھانے دو جب جرمن کے پاس "السیس لورن" نہ رہے جس سے انتقام کے شعلے بھڑکتے رہتے ہیں !

ہماری جنگ قیصر اور قیصریت (یعني قیصر کے افکار و عزائم) کے مقابلہ میں ہے - ہمیں جرمنی کو تباہ کرنے کا ارادہ نہ کرنا چاہیے - ہمیں چاہیے کہ بہر حال جرمني کو اپنے داخلي امور کے تصفیہ کے لیے اکیلا چھوڑدیں - (بشرطیکہ وہ چھوڑ دے الہلال)

(جرمنی کا مستقبل)

جرمني کی شکست کي صورت میں ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ آیندہ کیا ہوگا ؟ جو عمارت کے بسمارک کے خون اور لوہے کے زور سے تیار کی تھي وہ منہدم ہو جائیگي ' جیسا کہ ہمیشہ خون اور لوہے کي بنائي ہوئي چیزوں کا حشر ہوا ہے -

" ہو ہینزولرنس " " بوربونس " کے ردی کے انبار میں ملجائیگا - " ٹیوٹونس " اور " ویریا " وغیرہ جرمن ریاستیں پروشیا کي مبغوض حکومت کو پھینکدینگي - وہ جرمن شاہنشاہی میں بجبر داخل کي گئي تھیں ' اور جو لوگ اس ملک کے وہاں کے زندہ دل اور مہربان باشندوں کو جانتے ہیں ' انھیں اس میں ذرا بھي شک نہ ہوگا کہ یہ ریاستیں بغیر کسي افسوس کے اس شاہنشاہي سے علحدہ ہو جائینگي - قرین قیاس یہ ہے کہ یہ ملک جنوبي جرمن اتحاد کا سر خیل ہو جائیگا - کیونکہ ریاست ہائے بیڈین و ٹمسبرگ وغیرہ کے باشندوں میں ویسي ہي آزادانہ اور فیاض روح ہے جیسي کہ خود اسمیں ہے - خود پروشیا بھي حامیان جنگ کے مظالم سے نجات پاجائیگي - گو پروشیا کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ ہم پروشیا کے لوگوں سے نہیں لڑ رہے ہیں بلکہ اُسکے نظام سے لڑ رہے ہیں -

اسکا نظام اوسکي جمہوریت کے لیے بھي اسي قدر نفرت انگیز ہے جسقدر ہمارے لیے - اگر ان میں فرانسیسیوں کي سي خوفناک انقلابي روح ہوتي ' تو کب کے وہ اس "ملعون" شے (نظام جنگ جو) کو صاف کرچکے ہوتے - عمدہ دماغي اوصاف کے باوجود انمیں آزادي کے لیے عظیم الشان جذبہ کی کمي ہے - انکے اشتراکیئین (سوشیالسٹ) موج در فوج انتخاب کے وقت پول میں (پول ایک مقام ہے جہاں چٹھي ڈالي جاتی ہے) پہنچے ' مگر کچھ نکرسکے - اسکا نظام ان اشتراکیوں کا گلا دبائے ہوے ہے اور آج خوفناک سختي کے ساتھ اسکي مدافعت میں وہ کام آرہے ہیں جس سے وہ بھاگتے تھے - حالانکہ انکو جاننا چاہیے کہ فتح اس ظلم کو اور زیادہ کردیگی ' اور شکست ہی اس سے نجات پانیکا تنہا راستہ ہے !

(چند نظاموں کی جنگ)

اس جنگ کی عجیب و غریب پیچیدگیوں میں ایک پیچیدگی کو یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ جنگ قوموں کی جنگ نہیں ہے ' بلکہ انکے نظاموں اور اصولوں کي لڑائي ہے - پروشیا کي طرح ہمارے یہاں فوج اور بحري بیڑے کے حامی موجود ہیں - اسلیے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جب ہم اس بیڑے کی حمایت کو جرمنی میں مٹاتے ہوں تو کہیں ہم خود انگلستان میں اس پر زین کسکے سوار نہ ہو بیٹھیں - کیونکہ ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کشاکش کے پیچھے اصلی تنقیح محض نقشہ نہیں ہے بلکہ اسکے علاوہ کوئی اور گہري شے -

اصلی تنقیح آزاد ملکي سرحدیں اور قومي حوصلے ہیں - یہ اصلی تنقیح در اصل ایک سوال ہے :

"آیا استبداد جسکي بنیاد عسکریت اور مخفی سیاست پر ہے اور جسکي پشت پناہی اسلحہ کی مخفی سازش کرتی ہو' اسکو یورپ کا مالک ہونا چاہیے ' یا اُس جمہوریت کو جو ہر طرح آزاد ہو ؟ "

ہم جانتے ہیں کہ اب یورپ میں مدنیت اور بربریت ' اعتماد اور بارود کے نل ' عسکریت اور حریت ' ایک ساتھ نہیں رہسکتیں - پہلی چیز کویا دوسري کو' غرض دونوں میں سے کسي ایک کو رخصت ہوجانا چاہیے - یہ فیصلہ کرنا جنگ اور اسکے بعد کے فیصلے کا کام ہے کہ کون سی چیز نابود ہو ؟ اگر ڈپلومیسٹ گروہ نے فیصلہ کیا تو قدیم طریقہ پھر زندہ ہوجائیگا اور حریت ہلاک ہوجائیگی - فیصلہ قوم کي راے سے ہونا چاہیے ورنہ پھر اس سے کوئي امید نہیں رکھي جا سکتي !

(آسٹریا خارج)

آئیے پھر نقشۂ یورپ پر ایک نظر ڈالیں ! اب مثني شاہنشاہي (آسٹریا ہنگري) کا خیال فضول ہے - اب یہ خیالی صورت رخصت ہوجائیگي - ایک بڑے ڈپلومیٹسٹ کا قول ہے کہ " آسٹریا فی الواقع موجود ہي نہیں ہے ' وہ ایک مصنوعي شے ہے جو ایجاد کی گئي ہے " اسکا جواب ایک دوسرے ڈپلومیٹسٹ کے الفاظ میں دیا جاسکتا ہے : " میں ضرورت کا قائل نہیں "

یورپ کے نقشے میں آسٹریا ہنگري سب سے زیادہ مصنوعي مخلوق ہے - نہ اسمیں زبان کا اتحاد ہے نہ قومیت کا ' نہ تہذیب کا ' نہ اعتقاد کا ' اور نہ ہي مطمح نظر ایک ہے - یہ ایک ایسي عمارت ہے جو اسلیے بیٹھ جائیگي کہ اُسکي کوئی مستقل بنیاد نہیں ہے - آسٹریا جرمن اتحاد کا ایک رکن بن سکتي ہے - ہنگري خود مختار ہوسکتی ہے - جنوب کے سلافي " سرویاء عظمی " میں شامل ہوجا سکتے ہیں - سرویا مانٹي نگرو کے ساتھ ملکر اپني اس نسلي اور ملکي ہمجنسي کو پھر حاصل کرلے سکتي ہے جو اسنے چھ سو برس ہوے ترکوں کے ہاتھوں میدان کسور (قصوہ) میں کھوئی تھی - اطالیا واقعي جنوبي " ٹرائل " سے لیکے " ٹریسٹ " تک لینا چاہتی ہے - اسطرح ایک نسل کے اوراق پریشاں کی پھر شیرازہ بندي ہوجائیگي !

(پولینڈ کی آمد)

مگر ابھي " پولش آسٹریا " (پولینڈ کا وہ حصہ جو آسٹریا میں شامل ہے) باقی رہگئی ہے جو اس حساب میں سب سے زیادہ ناقابل عمل عدد ہے - ہم روس کے ساتھ ملکر لڑ رہے ہیں اور روسی اسلحہ کي فتحیابی کیلیے اسی جوش و خروش سے دعا کرتے ہیں ' جسطرح کہ خود اپنے لیے - مگر اس ہنگامی رفاقت کي

چنانچه جرمن فوج کے هر دستے میں دو دو کتوں کو زخمیوں کي تلاش و جستجو کے لیے مخصوص تعلیم دیگئي اور سنه ۱۸۹۹ ع میں انجمن نے بلنٹر میں کتوں کي تعلیم کا سرکاري طور پر امتحان لیا =

امتحان کی صورت یه تهی که ایک اندهیري رات میں اسي قسم کے چار تعلیم یافته کتے میدان میں چهوڑ دیے گئے ' اور دو سو سپاهیوں کو حکم دیا گیا که میدان کے نشیب و فراز اور متفرق کهائیوں میں زخمیوں کی طرح لیٹ جائیں - کتوں کے آگے آگے پانچسو سپاهیوں کو زخمیوں کي ڈولیاں لیکر بهیجدیا گیا - وه لوگ مشعل لیکر زخمیوں کو ڈهونڈهنے لگے - کتے بهي جستجو میں مصروف هوگئے - انهوں نے ادهر اودهر چکر لگایا ' او ر تهوړي دیر میں اُن تمام مصنوعي زخمیوں کا جو ٹیلوں اور درختوں کی آڑ میں چهپے هوے تهے ' بغیر شمع و چراغ کے پته لگا لیا !

یورپ میں اس کامیاب تجربه کی اسقدر شهرت هوئی تهي که جب روس و جاپان کے درمیان جنگ چهڑ گئي تو فریقین نے بڑي جد و جهد سے اس انجمن کے تمام کتے خرید لیے !

(اٹلي)

اٹلي میں اگرچه کتوں کي فوجی تعلیم و تربیت کے لیے کوئي مستقل انجمن قائم نهیں هوئی ' لیکن خود فوج نے اس طریقه کو جرمنی سے زیاده ترقي دي اور کتوں کي تعلیم کے بعض جدید کامیاب تجربے کیے -

مثلاً کتوں کے گلے میں طوق ڈال کر اوسمیں بائیسکل کي لالٹین باندهدي جسکی روشني کا رخ صرف سامنے کي طرف هوتا هے - اوس طوق میں چهوٹي چهوٹي ڈبیاں لٹکا دي تهیں - اور ان میں بعض مقوي ' شیریں ' اور نشیلی دوائیاں تهیں جو زخمیوں کو وقتي فائده پهونچانے میں کامیاب ثابت هوتي هیں - ان تمام سامانوں کے ساتهه کتوں کو ۹۰ کلیومیٹر مربع میدان میں چهوڑ دیا گیا اور اوسکے ٹیلوں ' غاروں ' جهاڑیوں ' اور چٹانوں کي آڑ میں مصنوعي زخمی چهپا دیے گئے - کتوں نے میدان کے ایک ایک گوشے کو چهان ڈالا اور تمام زخمیوں کا پته لگا لیا - جب کسي زخمی کا سراغ لگ جاتا تها - تو دو کتے فوراً فوج میں خبر دیتے تهے ' اور دو کتے بهونک بهونک کے ڈولي والوں کو اونکي طرف بلالاتے تهے - دن کے لیے پهلي قسم کے دونوں کتے زیاده مفید تهے ' اور رات کو دونوں بهونکنے والے کتوں کي آواز سے فائده اوٹهایا جا سکتا تها -

اسوقت تک کتوں کي تعلیم کا یه طریقه بهي نا مکمل تها - کیونکه یه دونوں کام ایک هي کتے سے لیے جاسکتے تهے - اسلیے ایک اٹالین کپتان نے چند کتوں کو ایسی جامع تعلیم دي که جب کوئي زخمي اونکي نظر سے گذرتا تها ' تو فوراً وهاں سے هٹ آتے تهے اور ایک ایسے فاصله سے بهونکتے تهے که اونکي آواز فوج اور ڈولي والے سپاهي ' دونوں تک یکساں طور پر پهونچ جاتي تهي -

لیکن ابهي تک اس سے زخمیوں کي تعداد کا اندازه نهیں هو سکتا تها - ایک تعلیم یافته کتے نے اس مشکل کو بهي خود هي حل کردیا - اوسکو پاس پاس دو زخمي نظر آے اور اوس نے ایک هي وقت کے اندر فوج اور ڈولي والے ' دونوں کو خبر دیني چاهي - اس غرض سے وه ایک مرتبه زخمي کے پاس آتا تها ' پهر دوڑ کے دوسرے زخمي کے پاس جاتا تها ' اور دونوں جگهه بهونک بهونک کے اونکي تعداد کي اطلاع دیدیتا تها !!

(انگلستان)

انگریزوں نے فوجي حیثیت سے اب تک اسطرف چنداں توجه نهیں کي هے

شئون حربیه

جرمني کا زرعی استغنا

(کیا جرمني زیاده عرصے تک جنگ جاري نهیں رکهه سکتي؟)

◆

اگر جنگ نے طول کهینچا تو جرمني کا حشر کیا هوگا ؟

یه ایک سوال هے جو آج بار بار مختلف پیرایوں میں دهرایا جا رها هے - عام طور پر جو اسکا جواب دیا جاتا هے وه یه هے که اسکا نتیجه جرمني میں قحط و فاقه کشي هوگا - کیونکه ملک میں هر قسم کي درآمد بند هے ' اور وه صدها ٹن غله جو مختلف اطراف عالم خصوصاً هندوستان سے هر هفتے جرمنی جاتا تها ' اب نهیں جاسکتا -

لیکن کیا یه صحیح هے ؟ کیا چند هي ماه کے بعد وه وقت آجائیگا که جرمني کے پاس جان دینے کے لیے لاکهوں انسان ' اور جان لینے کے لیے ۴۰ پونڈ اور ۵۰ پونڈ کے انسان پاش گولے اور ۹ هارونٹزر کی بهاری بهاری باڑیاں تو هونگي مگر " گیهوں " اور " چنا " بلکه خود اوسکي دیسي پیدا وار " آلو " بهي نه هوگا ؟ یعنے اسکے کیمپ سپاهیوں سے بهرے هونگے ' اسکے اسلحه خانے هتیاروں سے معمور هونگے ' مگر اسکے سفر مینا کی دکانیں قوت لایموت سے خالي هونگي ' اور اسطرح جرمني ' جنگجوئي اور ساز و سامان سے مغرور جرمنی ' عالمگیر طاقت بننے کے حوصلے میں بدمست جرمني ' فاقوں سے نزار ' اپنے دونوں گهٹنوں کے بل ' انگلستان و فرانس کے سامنے جهکي هوگی ' اور بصد عجز و نیاز صلح کي درخواست کریگي ؟ کیا یه ایک زخمي دل کی تنها امیدیں هیں یا واقعات بهي انکے ساتهه هیں ؟

اسکے جواب کے لیے کم از کم تهوڑي دیر کے واسطے همیں اپنے مطالعه کا موضوع مغربي اور مشرقي کارزاروں کے بدلے جرمني کے داخلي کشت زاروں کو بنانا چاهیے ' اور جنگي نقشوں کي جگهه زراعتي رپورٹوں کي جدولوں اور خطوط هجوم و دفاع کي جگه ان خطوں کو دیکهنا چاهیے جو دهقاني کهچي مٹي کي سطح زرعي پر گیهوں کو چنے سے الگ کرنے کیلیے کهینچ دیتے هیں ' نه که فتح کو شکست سے بدلدینے کیلیے -

(جرمني کا زرعي خزانه)

زراعییات کا ایک ماهر مراسله نگار اخبار ڈیلي میل لنڈن میں لکهتا هے :

"اهل جرمني کي عادت هے که وه میدان جنگ میں اس وقت اترتے هیں جب انکے کهیتوں میں فصل تیار کهڑي هوتی هے - اگر ایسا نهو تو وه جنگ کو کسی نه کسي طرح ٹالدینگے - سنه ۷۰ ع کي جنگ میں شهزاده بسمارک نے " ایمس " کے تار میں جو ترمیم کی تهی وه جولائی کے آخر کا واقعه هے - (ایمس کي تار سے وه تاریخي ٹیلي گرام مقصود هے جو ولیم اول شاه پروشیا نے فرانس کے مطالبات کے جواب میں بهیجا تها ' لیکن اسقدر شایسته اور نرم الفاظ میں تها که اسے پڑهکر فرانس کے جنگي ارادوں کا اشتعال سرد پڑ جاتا ' اور جرمني پر حمله کرنے کے خیال سے باز آجاتا - پرنس بسمارک نے جب اس تار کو دیکها تو جنگ کي امیدوں میں

آج ایک سو دس برس کے بعد هم پھر یورپ کے نقشہ کو تہہ کر رہے هیں !

هم اسکے خطوط کو خون کے دریا میں متا رہے هیں - همکو خیال رکھنا چاهیے که جب هم آیندہ نسلوں کے لیے نیا نقشہ بنانے بیٹھیں تو فریڈرک ولیم کی طرح (اپنی تلوار سے) نقشہ نه بنالیں - اگر همنے ایسا کیا تو هم اس عالمگیر جنگ سے ایک دوسري عالمگیر جنگ کی تیاریوں کے لیے نکلینگے -

ان سرخ سمندروں سے جو یورپ ڈھلکر نکلے' ایسے انسانوں کا یورپ هونا چاهیے نه که شطرنج بازوں کے لیے ایک نئي بساط - همکو یه کہنا چاهیے که اب کبھي ایسے خوف کا وقت هم پر نہیں آئیگا - اور کوئي قوم بھي دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کیلیے اچھے تئیں مسلم نه کرسکیگي - یورپ کي نگراني ایک طاقت کے هاتھه میں هوني چاهیے - اور طاقت تمام دول کے قائم مقاموں کي ایک منظم جماعت کے هاتھه میں - ایک قوم کا حمله دوسري قوم پر تمام قوم کا جرم سمجھا جاے' اور سب ملکے اسے سزا دیں -

اسوقت همارے فرزند اس خوفناک وقت کو احسانمندي کے ساتھه یاد رکھینگے اور انکو همارے اس عالم قتل و غارت میں اچھے بہتر دن کي صبح نظر آئیگي !

غرائب محدثات حربیه حاضرہ !

کلاب الحرب

انسان کي جنگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

وتحسبهم ایقاظا وهم رقود' و نقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال' وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید (۱۸ : ۱۷)

(۲)

(کتوں سے کیا کیا کام لیے جا سکتے هیں ؟)

گذشته صحبت سے معلوم هوگیا هوگا که کتا جنگ میں هر قسم کي خدمات انجام دے سکتا هے - وہ حمله بھي کر سکتا هے' پہرہ بھي دے سکتا هے' فوج کي ڈاک بھي لاسکتا هے' دشمن کے خیموں میں آگ بھي لگا دے سکتا هے' بلکه کبھي کبھي سپاهیوں تک بارود اور گولي بھي پہونچا دیتا هے - بالخصوص سنگلاخ پہاڑیوں میں' گھنے جنگلوں میں' رات کي گھٹاٹوپ تاریکي میں' موسلا دھار بارش میں' ان خدمات کو صرف کتا هي بہتر انجام دے سکتا هے -

(جاسوسي)

لیکن ان تمام خدمات میں تجسس و تفحص کیلیے یعني جاسوسي کے کام کیلیے وہ سب سے زیادہ موزوں هے - اگر کسي شہر یا گانوں کا حال دریافت کرنا هے تو فقیروں کے جھونپڑے اور امیروں کے محل' دونوں میں یکساں آزادي سے داخل هو جاسکتا هے - اگر کسي جنگل میں دشمن کا پته لگانا هے تو گنجان درختوں کے اندر بے تکلف گھس سکتا هے' اگر اندھیري راتوں میں کسي چیز کا سراغ لگانا هے تو اوسکي نگاهیں تاریکي کا پردہ نہایت آساني سے چاک کردے سکتی هیں' اگر عجلت کے ساتھه کسي واقعه کو معلوم کرنا مقصود هے' تو وہ دوڑنے میں سواروں کے گھوڑے سے تیز اور انجن کي رفتار کا مقابله کرنے والا هے - پس وہ اگرچه هر کام کیلیے موزوں هے' لیکن جاسوسي کیلیے اسکي خدمات نہایت قیمتي اور بے بدل هیں - اسي لیے یورپ میں اس طرف خاص طور پر مزید توجه کي گئي -

(عہد جدید اور کتوں کا فوجي نظام تعلیم)

تمدن جدید نے کتوں کي فوجي تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا هے' اوس میں کتے کي اس آخرالذکر خصوصیت کو اور زیادہ منظم اور باقاعدہ کردیا هے -

میدان جنگ کا وہ منظر در حقیقت نہایت درد انگیز هوتا هے' جب توپوں اور بندوقوں کي زلزله انگیز صدائیں موقوف هوجاتي هیں' اور میدان جنگ پر دفعتاً ایک سناٹا چھا جاتا هے - دنیا سمجھتي هے که مصیبت کا زمانه اب چند گھڑیوں کیلیے سر سے ٹل گیا لیکن در حقیقت ایسا نہیں هوتا' بلکه یہي وہ وقت هوتا هے جب جنگ کے تمام نتائج محزنه بیک نظر سامنے آجاتے هیں !

اسوقت میدان جنگ کا دامن خون کے دھبوں کو همارے سامنے علانیه نمایاں کرتا هے' مقتولین کي لاشیں همارے آگے رنج و غم کا انبار لگادیتي هیں' سب سے زیادہ همکو وہ درد ناک صدائیں بےچین کرتي هیں جو مجروحین کي لڑکھڑاتي هوئي زبانوں سے نکل کر اعانت کي بیکسانه طلبگار هوتی هیں !

اکثر شام کے وقت یه درد ناک نظارہ دیکھنے میں آتا هے - اسوقت ایک مخصوص جماعت جو خاص مجروحین کی تلاش و اعانت کیلیے مقرر کردي گئي هے' هاتھه میں چراغ لیکر اوٹھتی هے' اور زخمیوںکو ادهر ادهر ڈھونڈھتي پھرتي هے - جب ان زخم رسیدہ لوگوںکا پته لگ جاتا هے تو اونکو ڈولیوں میں لاد کر فوجي شفا خانوں میں بھیجدیتي هے -

لیکن بہت سے بدقسمت زخمي ایسے بھي هوتے هیں جنکے منه سے آوازیں نہیں نکل سکتیں' بہت سے غاروں میں گر پڑتے هیں' اکثر پتھروں کی چٹانوںکے آڑ میں چھپ کر همیشه کیلیے دنیا سے روپوش هو جاتے هیں بہتوں کو تو رات کي تاریکي چھپا لیتي هے - اسلیے یه لوگ اس جماعت کي همدردي سے فائدہ نہیں اوٹھا سکتے -

اس حالت میں صرف ایک آنکا قدیم وفادار خادم کتا هی آنکی اعانت کرسکتا هے - وہ میدان جنگ کے ایک ایک گوشے کو ٹٹولتا هے' اور زخمیوں کی ڈھونڈھنے والي جماعت کو اونکي طرف رهنمائي کرتا هے !

خوش قسمتي سے زمانۂ قدیم کي تاریخ نے کتوں کے اس مخصوص وصف کو نمایاں کردیا - مشہور مسیحي بزرگ برنارڈ نے خاص کتوں کي ایک جماعت ترتیب دي تھي جو ان لوگوں کو هلاکت سے بچاتے تھے جو الپ کي پہاڑیوں میں برف اور سردي کي شدت سے ٹھٹھر ٹھٹھر کے مر جاتے تھے -

(جرمني اور کتوں کي فوجي تربیت)

سب سے پہلے جرمني نے برنارڈ کي اس همدردانه رسم قدیم کو تازہ کیا - سنه ۱۸۹۳ء میں جرمني کے اندر ایک انجمن کی بنیاد ڈالي گئي جسکا مقصد کتوں کو فوجي تعلیم و تربیت دینا تھا -

مطبوعات جدیدہ

اوراق ثلاثہ عتیقہ قرآن

Leaves From Three Ancient Qurans

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی نے قرآن کریم کے ایک قدیمي نسخہ کے انکشاف کي خبر مشتہر کي تھي جسکے اوراق ایک انگریز ایتھي کے ہاتھہ آگئے ہیں' اور جنکے متعلق ڈاکٹر منگانا کی تحقیق ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت کی ترتیب (مزعومہ) سے پیشتر کی حالت کي خبر دیتے ہیں - اور انکے مقابلے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا موجودہ نسخہ « قدیم » نسخوں سے بالکل مختلف ہے : کبرت کلمة تخرج من افواھهم ان یقولون الا کذبا -

اس واقعہ کو انگلستان کے علمي و اثري حلقہ میں جو اہمیت دي گئي' وہ اِس سے واضح ہے کہ ریوٹر ایجنسي نے اسکي اطلاع ایک خاص ڈیلی گرام کے ذریعہ مشتہر کی' اور گویا تمام عالم کو اس انقلاب عظیم کے انتظار کی دعوت دي جو ڈاکٹر منگانا کي تحقیقات کي تکمیل و اشاعة سے دنیا کے سب سے بڑے تاریخي اعتقاد پر طاري ہو جایگا !

اسمیں شک نہیں کہ یہ خبر بہت ہي عجیب تھي - تاریخي و اثري مباحث میں مذہبي اعتقادات سے قطع نظر کرلینی چاہیے - لیکن تاریخي حیثیت سے بھی محفوظات قدیمۂ و خطیہ میں دنیا کی تمام عمر کا راس المال صرف وہی ایک کتاب ہے' جسکي « عجیب و غریب حفاظت » کی کوئي نظیر سر ولیم میور کو نہیں ملي' اور جو سیل کے اعتقاد میں بھي « بہر حال نا قابل اعتراض تحفظ » ہے' اور اسپرنگر کي زبان میں « کسي قوم کیلیے یہ شرف بس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسي اعجاز اثر حفاظت کی حامل ہو » -

پس فی الحقیقت اُس شخص سے بڑھکر عالم انسانیت کے اعتقاد کا فاتح اعظم اور کون ہو سکتا ہے' جو دنیا کي اس ایک ہي محفوظ کتاب کی تاریخ کو تاخت و تاراج کرے' اور دنیا اپنی تمام عمر میں جس ایک ہی چیز کو ابتک محفوظ رکھہ سکي ہے' وہ بھی اس سے چھین لے ؟

لیکن کیا وہ « فاتح اعظم » آگیا ؟ اور اس اثري انقلاب کا علم فتح ڈاکٹر منگانا کے کاندھے پر رکھا جا سکتا ہے ؟

اولوالعزم « قیصر » کا تمام یورپ کے مقابلے میں اسکندر اعظم سے بڑھکر فاتح ارضی ثابت ہو جانا اس ہولناک فتح اثري کے مقابلے میں کچھہ حقیقت نہیں رکھتا' جسکا مستحق ڈاکٹر منگانا کو (بشراکت میڈم اگینس اسمتھہ) ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ مستحق ہو سکے - کیونکہ عجیب و غریب « قیصر » اس زمین کو بدلنا چاہتا ہے جو ہمیشہ بدلتي رہي ہے - لیکن عجیب تر منگانا اوس حقیقت کو منقلب کرنا چاہتا ہے جو خود تو کبھی نہ بدلي لیکن اس نے اپنے استقرار ابدي و الہی سے تمام دنیا کو بدل دیا ؛ اصلها ثابت و فرعها فی السماء -

(فاتح اعظم کا انتظار)

بہر حال یہ تیلیگرام تاریخ عالم کی اعتقادی سرزمین کے لیے ایک الٹی میٹم تھا' جس نے ایک ہولناک « فاتح اعظم » کے مسلح ہوکر نکلنے کی ہمدی ہیبت بخشی تھی - مقدونیا کے سکندر نے جب ایران اور ہندوستان کی طرف رخ کیا تھا تو یقیناً اسکا کام اتنا عظیم و مہیب نہ تھا جیسا کہ کیمبریج کے اس اثري فاتح کا - اس نے مشرق و مغرب کو اپنی تلوار فتح سے ناپا' لیکن وہ انسانی معتقدات کی ایک انچ سر زمین میں بھي تغیر پیدا نہ کرسکا - مگر بیسویں صدی کا یہ اثری فاتح کرۂ ارضي کے سب سے بڑے محکم اعتقاد کو فتح کرنا چاہتا تھا - اسکا اسلحہ بالکل نیا تھا - اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے صدہا پیشروؤں کی طرح نہ تو مذہبی تعصب کے انکار محض کے ساتھہ آئیگا اور نہ قیاسات و ظنون کے پیدا کردہ شکوک و شبہات سے مدد لیگا - کیونکہ اسکی فاتحانہ اولوالعزمی اس سے بہت بلند تر ہے کہ اپنے کم ہمت پیشروؤں کے نقش قدم کو دلیل راہ بنائے - بلکہ ایک ہزار سوا تین سو برس کی سب سے زیادہ روشن تاریخی مدت میں وہ پہلا شخص ہوگا جو ذہن و قیاس کے فریقانہ دعوؤں کی جگہہ لکھے ہوئے کاغذوں اور مادي آثار و شواہد کے نا ممکن التسخیر آلات کی گرج میں ظہور کریگا' اور تیس کڑور انسانوں کے اعتقادات کو اپنے سامنے سرنگوں اور عاجز و درماندہ دیکھیگا - پھر آہ' اُس وقت وہ مسکین قوم کیا کریگی جسکی تمام ملي و اجتماعی ہستي کا دار و مدار صرف اسی اعتقاد کی چٹان پر تھا جو اس قاہرانہ قوت کے ساتھہ گرادي جائیگی ؟ لقد استکبروا فی انفسهم' و عتوا عتوا کبیرا -

(فاتح اعظم کا ظہور)

بالاخر تاریخ عالم کے سب سے بڑے اعتقادي انقلاب کي ہولناک ساعت آگئی - اور ڈاکٹر منگانا کی کتاب کیمبریج یونیورسٹی پریس سے چھپکر شائع ہوگئی !

اس عظیم الشان ظہور کا نتیجہ کیا نکلا ؟ کیا تاریخ صحائف نے اپنا سب سے بڑا انقلاب قبول کرلیا ؟ کیا وہ فتح عظیم ظہور میں آگئی جو ہزارہا اسکندروں کي مجموعی قوت سے بھي نہیں ہوسکتی تھی ؟ کیا اعتقاد کی دنیا بدل گئي اور منگانا تاریخ و اثریات کا فاتح اعظم ہے ؟

ان سوالوں کا جواب یہ کتاب بتلائیگي - « قیصر » کے فتح و شکست کا ہم ابھي فیصلہ نہیں کر سکتے' لیکن « منگانا » کے معرکے کا نتیجہ بتلا سکتے ہیں -

(اوراق ثلاثۃ قرآن)

یہ کتاب اواخر اگست کی کسی ڈاک میں ہمیں ملگئي تھی' لیکن جنگ کے متعلق مضامین کی اسقدر کثرت رہی کہ اسکے متعلق گنجایش نہ نکل سکی - تاہم بلجیم اور سرحد فرانس کي جنگ کی مشغولیت میں اس جنگ عظیم کو نہیں بھول جانا چاہیے جسکا برلن سے کہیں زیادہ طاقت و ادعا کیساتھہ کیمبریج میں اعلان کیا گیا تھا - ہم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر (کلکتہ) کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھا اور اسکے تمام مطالب کا ترجمہ ہمارے لیے مہیا کردیا -

آیندہ نمبروں میں ہم اس اثري حملے کي فتح و شکست پر نظر ڈالینگے -

مایوسي پیدا هوگئي - وه چاهتا تها که کسی طرح فرانس حمله کرے اور پروشیا کو مجبورانه جنگ میں پڑکر ایک نئے قلم باب اور متعدد شہنشاهی کی تاسیس کا موقع ملے - بالاخر اس نے اصلي تار رکهه لیا اور اسمیں جا بجا ایسی ترمیمیں کردیں جنسے جواب کا لہجه بالکل بدل گیا' اور لفظ لفظ میں اشتعال انگیزي پیدا هوگئي - اسي ترمیم کا نتیجه سنه ۷۰ کی جنگ فرانس و جرمني هے - تفصیلي حالات الهلال کے گذشته نمبروں میں زیر عنوان " اسباب جنگ " نکل چکے هیں - الهلال)

اسکے بعد ۲ - اگست کو اعلان جنگ هوا - یه تاریخ اپنے اندر ایک حمله آور فوج کے لیے بہت سے فواید رکهتي تهي - کیونکه یه مہینه فصل کي طیاري اور پیداوار کي سرسبزي کا اصلي زمانه تها -

وه جب شمشیر بکف هوکے نکلی تو اسوقت اُسکے پیچهے ملکي فصل بالکل محفوظ تهي - کیونکه اب نه تو کاشتکاروں کی پرورش کی ضرورت تهی اور نه کسی قوم کی تباهی لانے کا خوف تها - کاشتکار اپنا کام کرچکے تهے اور ملک سر سبز تها - البته جس قوم کو تاراج کرنے کیلیے وه نکلی تهي ' اُسکي سر سبز اور لہلہاتي هوئی کهیتیاں صرف اسکے رحم پر تهیں - کیونکه دریاے "می یور" کے برابر "ارڈینس" کے جفاکش کسانوں کی کهیتیاں اگست تک طیار نہیں هوئی تهیں' اور فصل کے کٹنے میں ابهی معتدبه زمانه باقی تها -

یه صحیح هے که جرمن ایک دستکار قوم هے' مگر اسکے ساتهه هي وه اس حقیقت ثابته سے بے خبر بهي نہیں هے که کسي قوم کی خود اعتمادانه اور بے نیازانه زندگی کے لیے کاشتکاري ناگزیر هے اور اسلیے جہاں لاکهوں انسان اُسکے لوهے اور اسٹیم کے طلسم زاروں میں مشغول رهتے هیں - وهاں اتني هی تعداد میں اسکے افراد وطن اس قمارخانۂ طبیعة میں بیج اور محنت کی بازي بهي لگاتے رهتے هیں' جسکو کهیت اور زراعت کہتے هیں !

اسلیے اگر جرمن قوم جنگجو هے' تو اس وهم سے بالکل مطمئن نه هوجانا چاهیے که وه دست کار یا کاشتکار نہیں هے - اسکے هاتهه توپوں کو سر کرنا' مشینوں کو چلانا' اور هل جوتنا' تینوں کام جانتے هیں اور ایک هی وقت میں کرتے هیں - عین اُس وقت جبکه اسکے هاتهه میں دنیا کي سب سے بڑي اور آخري جنگي ایجاد کا آله هوتا هے' اُسکي نظریں هل جوتنے کے چکر پر لگی هوتي هیں جسے بہت جلد وه اُٹهانے والی هے -

اس وقت جرمني میں کاشت کاري همیشه سے زیاده اور وسیع تر اهم شے هے' اور بالکل اسیطرح با قاعده اور منظم هے' جسطرح اسکي هولناک اور لا تعد و لا تحصی فوج - ایک مشہور انگریز تاجر تخم نے حال میں جرمني اور اسٹریا هنگري کي سیاحت ختم کی هے - اسکا بیان هے که گیہوں جرمني میں بکثرت هے' اور جب سے که جرمني میں بسمارک کا "ٹیرف بل" پاس هوا هے' اسوقت سے جرمني خاص طور پر ایک عمده غله پیدا کرنے والا ملک هوگیا هے - جرمن پولینڈ میں (یعنی پولینڈ کے اس حصے میں جو جرمني کے ماتحت هے) هزاروں ایکڑ زمین میں کاشت هوتي هے - یہاں خود سلطنت نے کسانوں کے لیے ۲۵ لاکهه کی لاگت سے ۱۲ گهر بنوادیے هیں -

کوئي ۲۰ هزار پول (اهل پولینڈ) جو عموماً فصل کے زمانے میں اپنے گهروں کے اندر رهتے تهے' جنوبي اور مغربي جرمني سے مشرقي جرمني میں آگئے هیں جہاں انکے خوب اچهی طرح جتے هوے پیداوار کے کهیت هیں !

جن جرمنوں نے اس سر زمین کی کاشت کو باقاعده اور با ترتیب بنایا هے' انکا دعوی هے که یہاں کي فصل اهل جرمني کیلیے بالکل کافي هوگي - اگر انسے پوچهیے که تمهاري غذا کا سامان کب تک چلیگا ؟ تو وه کہینگے که "همیشه تک کے لیے" جسکے معني یه هیں که ایک سال کے لیے کیونکه دوسرے سال پهر فصل تیار هوجائیگی !

جرمني جسکے افراد کي بهوک اور خود اسکی بهوک' دونوں طرح کي گرسنگیاں سرعت کے ساتهه ترقی کر رهي هیں' اگرچه باهر سے اپني غذا کا بہت سا سامان خصوصاً اپني مرغیوں کي غذا منگوایا کرتي هے' مگر در حقیقت جس قدر ضروري چیزیں انساني غذا کے لیے هیں' اُن سب کو وه بغیر باهر سے مدد لیے هوے بلا تکلف اپنے لیے مہیا کر سکتي هے - اور دوسرے ملکوں سے زرعی تجارت کیلیے مجبور نہیں هے -

اگرچه اس سال جرمنی' تہذیب اور انسانیت کا ایک گردن زدنی مجرم هے' مگر یه عجیب بات هے که فصل اور پیداوار کي دیوي (..........) اُس پر پہلے سے کہیں زیاده مہربان هے - اس سال اسکے یہاں آلو کي پیداوار معمول سے بہت زیاده هوئی هے -

عام طور پر جرمني میں آلو کي صرف ا-قدر کاشت هوتي هے که اگر فصل اچهي هو تو بہت سا آلو بچ رهے - لیکن امسال اس حد سے بهی زیاده فصل طیار هوچکی هے -

آلو کے علاوه هر طرح کی ترکاریاں اور گیہوں وغیره کي فصل بهی بہت عمده هوئی هے اور معمولي طور پر تمام امراض زرعي سے محفوظ هے -

……

هاں یه سچ هے اس نازک وقت میں انگلستان کي مدد کیلیے اسکے فرزندوں کی طرح اسکي سر زمین بهي اُٹهه کهڑي هوئي هے -

لیکن همیں یه نه بهولنا چاهیے که اس قدر عمده فصل کے باوجود هماري وه حالت نہیں جو جرمني کي هے -

جس بیج کے تاجر انگریز سیاح کا اوپر ذکر آ چکا هے' اُسکا بیان هے که هنگري میں اس نے چنے کي اتني بڑي فصل کبهی نہیں دیکهي تهي جیسي اس سال هوئی هے - وه کہتا هے که انکے کهیت میں سے تو ایک تو ۶۰ - ۶۰ هزار کے هیں' اور اُن میں ریلوے لائن اور کارخانے بهي هیں -

یه کهیت اسطرح باقاعده غله پیدا کرتے هیں جسطرح که همارے کارخانے با قاعده مصنوعات بناتے هیں !

میں اس امر کي طرف توجه دلا چکا هوں که فرانس' هنگری' اور کسیقدر کم درجه پر جرمنی' یه تینوں ایسے ملک هیں که انکي پیداوار انکے لیے کافي هے - وه جنگ کي حالت میں باهر سے غله لینے پر مجبور نہیں هیں - لیکن اس میدان میں روس کا بهي ذکر کرنا چاهیے - اسکے پاس سائبیریا هے - گذشته سال همیشه سے زیاده نو آباد کار وهاں گئے هیں - سائبیریا کي سر زمین اپني پیداوار کے لحاظ سے تمام دنیا کا پیٹ بهر سکتي هے - اور پچهلے دنوں اسمیں اسقدر ترقي هوئي هے که اکیلي سائبیریا چاهے تو تمام روسي فوج کو راشن دیتی رهي جسکي تعداد ۵۰ لاکهه هے -

هاں همارے پاس بهي کنیڈا هے جو نہایت جلد فصل همارے لیے بهیج سکتا هے "

* * *

اس بیان سے اندازه هوگیا هوگا که جرمني کي زراعتي مجبوري کے متعلق جو بیانات عام طور پر مشہور هوگئے هیں انکی اصلیت تصدیق طلب هے - آینده هم جرمني کی مالي حالت پر نظر ڈالینگے -

بريد فرنگ

آسٹرین قلمرو میں روس کي عظیم الشان اور هولناک فتوحات کي جو خبریں که گذشته هفتوں میں آ رهي تهیں' انکے متعلق شروع سے همارا خیال هے که اگر ان خبروں میں مبالغه کے ساتهه نصف حصه بهي سچ کا هے تو یقیناً اس کا اصلی سبب آسٹرین فوج کا سلافی عنصر هے - آسٹریا میں سلافی نسل کي ایک وسیع تعداد موجود هے' اور یه ظاهر هے که وه روس کے مقابلے میں کسي طرح بهی فوجی جوش کے ساتهه نہیں لڑسکتی جسنے بظاهر صرف سلافی نسل کی حمایت میں ٹیوٹن اقوام کے خلاف اعلان جهاد کیا هے -

اگرچه اس حقیقت کا اعتراف صاف لفظوں میں نہیں کیا گیا هے' اور شاید اگر اقرار کیا بهی جاے تو اسوقت جب تیغ جنگ اپنے دور تمثیل کر کے نیام میں آ چکی هوگی' اور قلم تاریخ اپنا دور تمثیل کرنے کے لیے مستعد هوگا -

تاهم گذشته میل کی لندن سے آئي هوئي بعض معلومات اس پر روشني ڈالتی هیں -

ٹائمز آف انڈیا کا نامه نگار لندن اپني ۲۱- اگست کی مراسلت میں لکهتا هے :

" آسٹرین سپاه سے سلافي رجمنٹوں کي بغاوت کی خبریں آرهي هیں - یه بهي خبر آئي هے که هرزگونیا اور بوسینیا میں علم بغاوت بلند کیا گیا هے -

اسوقت جبکه یورپ زیرو زبر هو رها هے' آسٹریا کا اپنی قدیم حالت پر رهنا ایک معجزه هے - اسلیے اسوقت جو کچهه هو رها هے اسیکی توقع تهي - اسکے ساتهه یه بهي یاد رکهنا چاهیے که آسٹرین سپاه ایک بے ترتیب مجموعه هے جسمیں نصف حصه سلافي عنصر کا هے - اس سلافي عنصر کو روس کے ساتهه عظیم الشان همدردي هے' اور خاندان هیپسبرگ (یعنے شاهنشاه آسٹریا کیونکه وه اسی خاندان سے هے) کے ساتهه ذرا بهی همدردي نہیں "

غالباً اب یه سمجهه میں آگیا هوگا که ایک لاکهه آسٹرین فوج مجہول التعداد روسي فوج کے آگے کیونکر هتیار ڈالدیتي هے ؟

مسئلــۀ مصـــر

یوروپین اخبارات کے ایشیاء یا افریقه میں جو تنخواه دار ایجنٹ هوتے هیں اور جنکو وه " خاص مراسله نگار" کہتے هیں' انکي عام حالت یه هے که اولاً تو اختلاف قومیت اور دیسی زبان سے ناواقفیت کي وجه سے ملک کے عام اور حقیقي جذبات و خیالات سے بے خبر رهتے هیں - پهر ان موانع کے با وجود انکو جسقدر بهی حالت کا علم حاصل هوتا هے' انکو جب ترتیب دینے بیٹهتے هیں تو اپني اس حیثیت کو ملحوظ رکهتے هیں که وه وقائع نگار نہیں بلکه "مراسله نویس" هیں' اور وه بهی مراسله نویس " خاص " یعنے ماجور و تنخواه دار ایجنٹ !

پچهلے هفتوں میں " نیرایسٹ" کے مراسله نگار نے قاهره مصر کے متعلق جو مراسلتیں بهیجي تهیں' ان میں یه دکهایا تها که مصر میں عمائد و اعیان' لیڈر' دیسي پریس' جمهور' غرض هر طبقه اس جنگ میں انگلستان کے ساتهه هے - اس کوشش میں کونسي روح کام کررهی تهی ؟ یه که انگلستان کی شاهنشاهي ایک متحده شاهنشاهی هے' اور مصر جو اگرچه عملاً ملحق هوچکا هے مگر زباني طور پر ملحق نہیں هوا هے' وه بهي انگلستان کے ساتهه اسي طرح شریک هے جسطرح که شاهنشاهی کے تمام افریقي اور ایشیائي علاقے جنکا الحاق عرصه هوا مکمل هوچکا هے !

لیکن اخبار "کیپیٹل" کے نامه نگار قاهره نے جو مراسلت بهیجي هے' اس نے اس کوشش کا پرده چاک کردیا هے - وه لکهتا هے:

"جب جنگ شروع هوئی هے تو اسوقت مصر کے دیسي زیاده تر بے تعلق سے تهے' لیکن جب انهوں نے دلچسپی ظاهر کرنا شروع کي تو اسوقت انگریزوں کے طرفدار هوگئے - مگر دس یا پندره دن کے اندر هی حالت بکسر مختلف هوگئي - یه معلوم هونے لگا که ملک کے اس گوشے سے اس گوشے تک جرمني کی طرفداري کي ایک عام هوا چلگئي هے !

قاهره وغیره کے قهوه خانے آسٹرین اور جرمني کی عظیم الشان فتوحات پر سرگرم مباحثوں کا مرکز بنگئے' اب انکے متعلق طرح طرح کے قصے هر طرف پهیلے هوے هیں -

ان افسانوں کے اصلي سرچشمے کا سراغ لگانا چنداں مشکل نہیں- قسطنطنیه سے مصر میں جرمني کے ایجنٹوں کا ایک سیلاب آگیا هے' جنمیں زیاده تر ترک افسر هیں - یه گاوں گاوں پهرتے هیں' جرمن اور آسٹرین کامیابیوں کی داستانیں بیان کرتے هیں' اور یه ظاهر کرتے هیں که جب انگلستان اور فرانس کو شکست هوگی تو اسوقت هم مصر کي طرف توجه کرینگے' اور یہاں جسقدر انگریز هیں سبکو قتل کرکے مصر کي آزادي کا اعلان کر دینگے ! "

ترکوں کو مطعون و بدنام کرنا اور انکي طرف سے انگلستان کے خلاف سنگین ارادوں کو منسوب کرنا عام انگریزی مراسله نگاروں کي ایک دیرینه عادت هے - یه ابهي حال هی کا واقعه هے که اسی مراسله نگار "کیپیٹل" کے خواجه تاش ریوٹر ایجنسي نے اطلاع دي تهي که جب "گیوبن" اور "بریسلا" جهاز دردانیال میں پهونچے اور ترک افسران پرگئے تو انهوں نے جرمن افسروں کے ساتهه برادرانه برتاو کیا - پس "کیپیٹل" کے نامه نگار نے ترکوں پر انگریزوں کے قتل کے تهیه کا اگر الزام لگایا هے تو اسنے کچهه بہت زیاده ترقی نہیں کی هے - اس دور ارتقاء میں الزام آفرینی و بہتان دازی کے فن میں اپنے ایک هم مشرب سے صرف ایک دو قدم هي آگے بڑها هے !

اب یه همارا فرض هے که اس بیان کی دلداده تحلیل کریں اور واقعه کو اس حصه سے علحده کرلیں جو راویوں کے مسموم قلم کی دسیسه کار خلاقي کا نتیجه هے -

اس بیان کي کائنات صرف دو امور هیں : قسطنطنیه سے عثمانی افسروں کی آمد - جرمن اور آسٹرین کے متعلق بعض مختلف خبروں کي اشاعت' مصر کي عام راے میں تغیر' اور ترکونکا انگریزوں کو قتل کرنے کا اراده -

یه بظاهر بعید هے که تمام واقعه بے اصل هو' اور سچ یه هے که اسکو غلط کہنے کی ضرورت بهي نہیں - یه بالکل ممکن هے که چند یا چند سے زاید عثمانی افسر مصر آے هوں جنکو نامه نگار کا زهر بار قلم " ترک افسروں کے سیلاب" سے تعبیر کرتا هے -

یه بهي ممکن هے که ان افسروں کے ذریعه یا انکے علاوه کسي اور واسطه سے مصري پبلک تک فرانس میں جرمن اور روسي پولینڈ میں آسٹرین پیشقدمی کے متعلق زیاده تفصیلي اور زیاده صحیح حالات پهونچے هوں - اور اسلیے قدرتي طور پر مصر کي عام راے میں تغیر پیدا هوگیا هو جو پہلے صرف یک طرفه خبروں میں مقید تهي -

مكاتبات حربيه

شعله زار جنگ کا پہلا آتشکده

سرويا اور آسٹريا

ڈيلي ٹيليگراف لنڈن کا مراسله نگار جنگ وسط اگست ميں "نش" سے لکھتا ہے :

" ميں کل سالونيکا سے اسی ٹرين پر روانه ہوا جس پر شهزاده پرينس آرہے تھے - اس اسٹيشن پر سے ايک گشتی تار تمام اسٹيشنوں کے نام شائع کيا گيا تها جسميں يه اعلان تها که "سروي فوج نے ايک قلعه بند مقام وسگارڈ اور اسکے علاوه چند شہروں پر قبضه کرليا ہے اور بوسنيا کو تاراج کر رہي ہے "

مگر يہيں مجهے معلوم ہوگيا که يه خبر قبل از وقت ہے - سرکاري طور پر جس خبر کي تصديق کي گئي ہے وہ صرف اسقدر ہے که بوسينيا کي سرحد پر جو ايک چهوٹا سا مقام "اورتها" ہے اسکے آگے آسٹرين فوج نے اپنے عارضي قلعوں (بلاک هاؤسيز) کو مسمار کرديا ' اور اس گاؤں کو خالي کرکے پاس کي ايک پہاڑي پر چلے گئے - پهر گوله باري شروع کي جو کئي گهنٹه تک جاري رہي -

مذکوره بالا مبالغه آميز خبر قصداً اپنے ملک ميں شائع کی گئي تهي - اسکا مقصد يه تها که قوم کا جوش جو قدرتاً آغاز جنگ کے وقت بہت کم تها ' اسميں تحريک و برانگيختگي پيدا ہو جاے -

اسيطرح ان سروي ' فتوحات کا جشن منانے کے ليے کل بڑے گرجا ميں ترانۂ حمد (ٹي - ڈيم - ايم) گايا جانے والا تها جو محض ايک منفی شکل ميں ہے - يعني وہ صرف اس حد تک هی فتوحات کي خوشي ہے که آسٹريا اپنے تاراج کے ارادے ميں کامياب نه ہوا -

تاہم يه پاليسي بار آور ہوئي ہے - لوگوں ميں اور خصوصاً فوجي افسروں ميں بہت هي جوش و خروش پهيلا ہوا ہے - ان فوجی افسروں کے پيش نظر اب ايک مايوسانه جنگ نہيں بلکه فتح ہے جس سے هرزگونيا ' بوسينيا ' اور بحر ايڈرياٹک کے ساحل پر ايک بندرگاه کے متعلق انکي قومي آرزوئيں پوري ہونگي -

(سرويا ميں فوجي اجتماع)

فوجي اجتماع قريباً مکمل ہوگيا ہے - ۱۸ - سے ۵۵ - سال تک کے تمام مرد فوجي خدمت پر مجبور کيے گئے ہيں - ميں سمجهتا ہوں که جسقدر آدمي اسوقت تک جمع ہوچکے ہيں ' انکي تعداد ۴ - لاکهه ۵۰ - هزار تک ہوگي - مگر ان ميں بڑا حصه خام کار رنگروٹوں کا ہے - رنگروٹوں ميں سے ميں نے ۶ - هزار کو اسکوب کے باہر فوجي مشق کرتے ديکها - رنگروٹوں ميں جو لوگ بہت بوڑهے ہيں ' ان سے جديد سرويا ميں اجنبي آبادي کي نگراني کرائي جائيگی - افسروں اور وردي وغيره کي قلت کي وجه سے ايک معقول تعداد کي بے قاعده جماعتيں بهي بنائي جارهي ہيں - يه جماعتيں بوسينيا ميں جائينگي اور وہاں کي سروي آبادي ميں انقلاب برپا کرينگی -

سروي سپاه ميں در حقيقت لڑنے کے قابل آدميوں کي تعداد صرف ۲ - لاکهه ۵۰ - هزار هي ہے - روسي سپاه کے مقابله ميں يه تعداد کتني هي کم سہي مگر اسکو نظر انداز نہيں کيا جا سکتا - کيونکه يه ميدان کي فوج هر طرح آراسته ہے ' اسکے علاوه اسميں وہ تجربه کار لوگ بهي ہيں جو دو جنگوں کی آتشباريوں ميں رهچکے ہيں -

آج ميں کئی گهنٹے تک اسٹيشن سے فوج کي روانگي کا منظر ديکهتا رہا - تمام آدمي پوشاک اور دوسرے ساز و سامان سے بخوبي آراسته تهے - ميں نے بہت سے لوگوں سے پوچها اور هر ايک نے يه جواب ديا که هم جنگ بلقان کے فلاں فلاں معرکے ميں شريک رهچکے ہيں - هر ٹرين جب اسٹيشن سے روانه ہوتي تهی تو وہ جوش کے ساتهه گاتے تهے اور سب خوش اور بشاش معلوم ہوتے تهے -

فراہم شده فوجيں خاص طور سے سروي هنگري سرحد پر بهيجي جا رهي ہيں - ميں نے ديکها که ۱۴ - ٹرينيں اسٹيشن سے روانه ہوئيں - ان ميں سے ۱۳ تو بلغراد کي طرف گئيں اور ايک ازائس کي طرف جو سرحد بوسينيا سے قريب ترين اسٹيشن ہے -

(نقشۂ جنگ)

معلوم ہوتا ہے که يقيناً يه فيصله کرليا گيا ہے که شمالي سرحد پر حمله کرکے اس کام کي کوشش کي جائے جسميں آسٹريا ناکام رہي ہے - يعنی سروي فوج درياے ڈينيوب کو عبور کرکے روسی فوج سے جا ملے -

اسٹاف افسروں نے مجهسے بيان کيا که اجتماع جمعه (۷ - اگست) تک مکمل ہوگيا - اسکے بعد سے حمله شروع ہوا ہے - اب فوجيں آگے بڑهنا شروع کردينگي -

بلغراد ميں کل کا دن خاموشی اور سکون کا دن تها ' مگر آج صبح سے آسٹرين فوج نے مقام سلم سے پهر گوله باري شروع کي ہے - مجهسے وزارات خانے ميں بيان کيا گيا که ابتدائی گوله بارياں تو بيقاعده اور تهوڑي دير تک ہوئي تهيں ' مگر اس دفعه گوله باري مسلسل اور دير پا ہے -

يه معلوم ہوتا ہے که جرمن فوج کے آجانے اور شہر پر قبضه کرلينے کے متعلق جو سمن شائع ہوا تها اور جسکو بلغراد کے سول گورنر نے دو باره نا منظور کرديا ہے ' اس سے سخت ناراضی پيدا ہوگئي ہے ' اور انکا يه اراده ہے که بلغراد کو جلا کر خاک کرديں -

اس اراده کي اهميت کي طور پر مجهسے بيان کيا گيا که جرمن وزير کي بيوي بلغراد ميں رهگئي تهی - اس سے درخواست کي گئي ہے که وہ بلغراد سے "نش" ميں آکے اپنے شوهر سے ملجائے جو اسوقت تک "نش" ميں موجود ہے - تاہم ميرا خيال ہے که کل تک پروانه راهداري اسے ملجائيگا -

(بلغراد پر گوله باري)

توپخانه کا ايک فرنچ کپتان ڈنچاق نامی ہے جو کل صبح تک بلغراد ميں تها اور اب فرانس ميں اپني فوج سے ملنے جارہا ہے - اسکے روز نامچه سے ميں ذيل کا اقتباس ديتا ہوں - اس اقتباس سے نہايت صفائي کے ساتهه معلوم ہوتا ہے که گوله باري کے زمانه ميں بلغراد کي حالت کيا تهي ؟

۲۸ - اور ۲۹ - جولائي کي تاريک اور بے چاندني کي شب ميں کوئي ايک بجے ريلوے کے پل کے قريب توپوں نے گوله باري شروع کي - ميں اپنے کمره سے جو هوٹل مواسکوا کي تيسري منزل ميں تها ' درياے سيو ميں جو کچهه ہو رہا تها ' اسے پوري طرح ديکهه رہا تها - پل کے قريب سروي ساحل کي طرف ايک بہت بڑي تاريکي بڑهتي ہوئي نظر آئي - اس آگے بڑهنے والی تاريکي اور درياکے دونوں ساحلوں سے آگ کے شعلے نظر آتے تهے اور توپخانوں کي گرج غير منقطع تهي -

دفعتاً ايک بجکے ۲۵ منٹ پر سرويا کي طرف پل کي چوٹي پر شعلے بهڑکتے ہوے نظر آے جس سے شہر اور اسکے مضافات روشن ہوگئے - ايک سخت دهماکا ہوا اور پل کي بنيادیں هلگئيں ' جب صبح کو ميں نے ديکها تو پل بالکل مسمار ہوگيا تها - اسوقت سے چلے هي شہر پر ' پهر گڑهي پر ' پهر اسکے ميدان پارک پر ' گولوں کي بارش شروع ہوگئي بهي مگر سروي اسکا جواب نه ديسکے - کيونکه انہوں نے اپنے توپخانے هٹا ليے تهے -

غالباً يه پہلا واقعه ہے که ايک کهلے ہوے شہر پر گوله باري ہوئي ہے - پرنس مشيل اسٹريٹ کے گهروں پر بهي گولے آکے پهٹتے تهے - جب آگ شہر کي طرف پهيلنے لگي ميں اپني کمرة سے يه تحقيق کرنے کيليے نکلا که بربادي کيونکر شروع ہوئی ہے ؟

سخت هیجان پیدا کردیا - اسٹرائک کے متعلق جو کچهه کارروائي که هم ارکان نے کي' وه حضور عالیه کو واقعات اسٹرائک و کارروائي جلسه انتظامیه منعقده ۲۶ مارچ سنه ۱۴ سے واضح هوگی - هم ارکان ندوة العلما کو اس بات کا یقین هے که گو اسٹرائک طلباء دارالعلوم کا کوئی اور سبب بهي هو' لیکن واقعي اور اصلی سبب اوسکا وه تحریک تهي جس کا ذکر مولوي عبد السلام صاحب نے اپنے خط مورخه ۲۵ جولائي میں کیا هے -

اصل مقصد بانیان اسٹرائک کا یه تها که ملک اور قوم کو یهه دکهایا جاے که یه نتیجه بدنظمي انتظام جدید کا هے' اور ان کوششونکے پورا کرنے کے لیے بعض حضرات نے ایک کمیٹي بنام انجمن اصلاح ندوة العلما ۱۵ مارچ سنه ۱۴ ع کو قائم کی' اسمیں سے غالب تعداد انہیں لوگونکي تهي جو خود انتظام جدید کے خلاف شورش پیدا کرنیوالے تهے - مگر اسکے نام اور مقصد نے بعض لوگونکو مغالطه دیا' اور بعض ایسے اصحاب جو اس جماعة سے علحده تهے وه محض اپني نیک نیتي سے انمیں شریک هوگئے- هنوز انجمن اصلاح ندوه لکهنؤ نے کوئي عملي کام متعلقه اصلاح ندوه نه کیا تها که ۱۰ مئي کے جلسهٔ دهلي کا اعلان کیا گیا' اور مقصد اوس جلسه دهلي کا بعینه یا قریب قریب وهي تها جو کمیٹي اصلاح ندوة العلما منعقده لکهنؤ کا تها' هم ارکان ندوه بندگان حضور میں اس امر کا اظهار کردینا بهي اپنا فرض سمجهتے هیں که واقعي اور اصلي غرض کمیٹي اصلاح لکهنؤ و نیز جلسه منعقده دهلي کي یه تهي جسکا وه اعلان نهیں کرسکے که علامه شبلي جو اپني غلطي سے مستعفی هوگئے هیں پهر اپنے عهده پر بحال هو جائیں - جیسا که ان تجاویز سے جو بانی جلسه دهلي جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے خط مورخه ۱۶ - اپریل و ۵ مئي - سے ظاهر هوتا هے - جو نقائص ابتک دار العلوم میں عام طور سے ظاهر کیے گئے هیں' جهانتک انکی اصلیت هے وه سب زمانه استعفا علامه شبلي کے قبل کے هیں' کیونکه یهه اعتراضات استعفا کے معاً تین دن کے بعد شروع هوئے هیں' اور ظاهر هے که تین دن میں کوئي تبدیلی نصاب درس اور طریقه تعلیم اور مدرسین میں نهیں هوئی- چنانچه اسیوجه سے مجبوراً کمیٹی منعقده دهلي نے اپني کل قوت موجوده دستور العمل ندوة العلماء پر اعتراضات کرنے پرصرف کردي' اور ایک نیا دستور العمل بناکر واسطے غور و بحث کے دفتر ندوه میں بهیجدیا -

دستور العمل کے متعلق ارکان ندوة العلماء یهه عرض کردینا مناسب سمجهتے هیں که همکو دو تین سال پہلے اس بات کا خود احساس هوا که ندوة العلماء اور دار العلوم کی ترقی پذیر مالیت کے لحاظ سے دستور العمل میں ترمیم کرنیکي حاجت هے' جیسا که عموماً ایسے دوسرے کامونمیں عمل کے بعد دستور العمل میں ترمیم کرنیکی ضرورت پیش آیا کرتي هے - چنانچه اوسکي ترمیم کیلیے چند قانون داں ارکان کي ایک سب کمیٹي قائم کردي تهي جو اسپر غور کر رهي تهی' اور اب اسکو مکمل کر کے دفتر ندوه میں بهیجدیا هے جسکي اشاعة عام کر دیگئی هے' اور اخبارات میں اظهار راے کیواسطے بهیجدیا گیا هے - واقعات مندرجه بالا سے حضور پر بخوبی واضح هوگا که :

(۱) انتظام موجوده آخر جولائي سنه ۱۳ سے قائم هے -

(۲) ارکان موجوده کو کافي موقع اس بات کا نهیں دیا گیا که وه دار العلوم کی اصلاح و ترقی کرتے -

(۳) اسٹرائک طلبه دار العلوم سے جو نتیجه نقائص انتظام موجوده کا ملک اور قوم پر ظاهر کیا گیا هے' وه دراصل نتیجه اوس نا جائز کار روائي کا تها جو اغراض ذاتي کی بنا پر طلبه پر اثر ڈالکر اس غرض سے کي گئی که قوم میں ایک شورش پهیلا کر یه دکهایا جاے که علامه شبلي کا وهاں سے علحده هونا اغراض و مقاصد ندوه کے بالکل خلاف هے' اور اونکو بحال هونا چاهیے -

(۴) کمیٹي اصلاح منعقده لکهنو و منعقده دهلي کا اصل مقصد بهي یهی اغراض تهے' جو حاذق الملک کے خط سے صاف ظاهر هولے -

(۵) جو کام اصلاح کا که کمیٹي دهلي نے جسمیں کمیٹي اصلاح لکهنو بالاخر ضم هوگئی اسوقت کیا اور وه اس سے زیاده کچهه نهیں کرسکتي تهی وه یه هے که کمیٹي مذکور نے ایک نیا دستور العمل واسطے غور و بحث اراکین ندوه کے بنایا حالانکه خود اراکین اس کام کو کررهے تهے -

حضور عالیه نے امداد شاهانه اس خیال پر که ندوه میں نقائص هیں اور جب تک که وه بذریعه کمیٹي اصلاح رفع نه هوجاے ملتوي فرمائی تهی -

اب چونکه کیفیت و نتیجه کمیٹي اصلاح کا معلوم هوگیا اسلیے اسکے اجرا کی جانب بندگان حضور کي توجه مبذول فرمانے کی درخواست کیجاتي هے - دوسرے یه امر بهي قابل غور حضور هے که جب قوم میں شورش پیدا کردي گئی هے اور اوسکي وجه سے اراکین اسقدر چنده بهی بمشکل جمع کرسکتے هیں جو هر سال معمولاً جمع هوا کرتا تها' تو ایسے نازک وقت میں امداد شاهانه کے ملتوي هوجانے کا یهي نتیجه هوگا که جو اصلاحیں همارے اراده میں هیں اور هم کررهے هیں وه نه کرسکیں اور خدا نخواسته یه مذهبی دارالعلوم بند هوجاے' اور اگر اسیوجه سے تهوڑے دنوں کے لیے دارالعلوم بند هوگیا تو پهر اس کا از سر نو زنده هونا بلحاظ همارے قومي اور مذهبی حالات کے بهت دشوار هوگا لهذا هم اراکین ندوه عرض پرداز هیں که حضور عالیه بلحاظ شکسته حالی و بلحاظ اس امر کے که ایسے درسگاه کا بوجه قلت سرمایه بند هوجانا اوسکے قومی اور مذهبی اغراض کے بالکل خلاف هوگا' امداد شاهانه کو جو معرض التواء میں هے حکم نفاذ جاري فرمائیں -

آفتاب دولت و اقبال تاباں و درخشاں باد

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

هفته وار الهلال کي ایجنسي میں نهایت معقول هے

درخواست میں

جلدي کیجیے - دعوة حق کے اعلان اور

هدایت اسلامي

کي تبلیغ سے بڑهکر آج کوئي مجاهدهٔ دیني نهیں هے -

اسپر نفع مالی مستزاد

ترکوں کے خلاف ایک متعصب انگریزي مراسله نگار کے خوابیده بغض و عداوت کے بیدار کرنے کے لیے اسقدر کافي تھا - اس نے موقع سے فائده اٹھا کے انگریزي عام راے کو ترکوں کے خلاف برانگیخته کرنے کے لیے اسقدر اپني طرف سے تصنیف کردیا که ترک معرکه آرائي اور انگریزوں کے قتل کا اراده ظاهر کر رهے هیں !

ورنه یه ظاهر هے که ترک مصر کے حالات سے اتنے ناواقف نهیں که انهیں یه تک معلوم نه هو که مصر پر انگلستان کے آهني پنجه کی پوري گرفت هے' اور نه اتنے ساده لوح هیں که وہ یه سمجھتے هوں که چند افسر یا بقول مراسله نگار کیپیٹل " افسروں کا سیلاب " بغیر فوج کے مصر کو انگریزوں کے پنجے سے نکالسکتا هے - رهي مصري فوج' تو اسکي حالت همیں اچھی طرح معلوم هے -

عزیز بک مصری

خیر' یه تو اس افسانه کی درمیاني داستان تھی - یه مراسله نگار حفاظت مصر کے انتظامات و تدابیر کے متعلق لکھتا هے :

" بہت کوشش کی گئي که مصري هر طرف علم بغاوت بلند کردیں - تاهم انکي کوشش ناکام رهي' اور اسوقت ملک کي حالت اچھی طرح حکومت کے هاتھه میں هے - ساتھه هي ان ترکی افسروں میں سے اکثر پا بزنجیر بھي کرلیے گئے هیں "

قارئین کرام کو یاد هوگا که جب عزیز بک المصري بعض معاملات طرابلس کے سلسلے میں قسطنطنیه میں گرفتار کیا گیا تو تمام انگریزي پریس بیک آواز اسکي حمایت میں چیخ اٹھا تھا' اور جسطرح اسوقت انگلستان نے بلجیم کی حمایت میں تیغ علم کیا هے ' اسي طرح اسکي زبان حال ٹائمز نے شمشیر قلم بلند کی تھي' اور ترکوں اور خصوصاً انور پاشا فاتح ادرنه کے خلاف ایک قلمي معرکه بپا کردیا تھا -

عالباً آج بھي " معصوم و مظلوم " عزیز بک المصري قسطنطنیه کے بدلے خود اپنے گھر میں پابجولاں هے !

چنانچه یه مراسله نگار لکھتا هے :

" اگر افواه صحیح هے تو ان اسیروں میں عزیز بک المصري بھي شامل هے جسکو انور پاشا کے پنجه ظلم سے چھڑانے کے لیے انگلستان نے چند ماه هوے عین وقت پر مداخلت کی تھي -

دارالسلطنت کے اندر بغاوت کے جرم میں دیسي فوج کے چند افسر بھی گرفتار هوے هیں - افواه هے که انکی تعداد ۴۰ هے - ....کل هندوستاني فوج کی پهلي قسط نهر سویز کے ساحل پر اوتری هے اور مزید فوج آج اتر رهي هے - اب ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر مصر کي محافظ فوج اتنی قوي هو جائیگي که کسي داخلي یا خارجي خطره کے مقابله کے لیے کافي سے بھي زیاده هوگی " : انهم یکیدون کیداً و اکید کیدا !

تجویزات مرکزی کمیٹي شیعه کانفرنس

(منعقده ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ع)

(۱) تجویز هوا که اجلاس هشتم کانفرنس بتواریخ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ اکتوبر سنه ۱۹۱۴ع لکھنؤ میں منعقد کیا جاے -

(۲) جو ٹکٹ فروخت هوچکے هیں وہ انهیں تواریخ و مقام کیلیے کام میں آئیں اور سفرا سوخي سے تاریخ حال بنادیں -

(۳) دوکانات طعام کا مناسب نرخ کے ساتھه انتظام کردیاجاے -

آنریري جنرل سکریتري
سید علي غضنفر عفي عنه

مدارس اسلامیه

باز گو از نجد و از یاران نجد

حال میں همیں وہ عرضداشت ملگئي هے جو ارباب ندوه نے هر هائنس سرکار عالیه بھوپال کي خدمت میں اجراے وظیفه کے لیے روانه کي هے اور جس کے تمام مراتب نهایت پوشیدگي کے ساتھه طے کیے گئے تھے - آینده نمبر میں هم اس تحریر کي متعدد کذب بیانیوں اور خدع و حیل کو آشکارا کرینگے :

بحضور سرکار عالیه ریاست بھوپال ـــ هم ارکان ندوة العلماء اس وجه سے که بندگان حضور کے دامن دولت سے اکثر مدارس اسلامیه وابسته هیں اور بندگان حضور کو دارالعلوم ندوة العلماء سے خاص دلچسپي و همدردي هے' نهایت ادب سے معروضات مندرجه ذیل کے پیش کرنیکي اجازت چاهتے هیں :

من ابتداے سنه ۹ع حضور سے مبلغ ۳ هزار روپیه سالانه کي امداد دارالعلوم ندوة العلماء کو مرحمت هوتي تھی' مگر امسال چند واقعات ایسے پیش آئے جن سے ندوة العلماء کي نسبت ملک میں بد ظني پھیلي اور ایک بڑا اثر اوسکا یه هوا که امداد شاهانه بھي عارضی طور پر ملتوي کردي گئي - اوسکے بابت جو اصلي حالات هیں انکو مختصراً سرکار عالیه کے خدمت میں عرض کرنا هم اپنا فرض سمجھتے هیں - عرصه ۹ سال سے دارالعلوم ندوه کا انتظام اس طور سے تھا که شمس العلما علامه شبلي نعماني معتمد دارالعلوم تھے ' اور جمله اندروني انتظام متعلقه درس وغیره اونکے زیر اثر اور نگراني میں تھے - جولائي سنه ۱۳ع میں علامه موصوف نے بلحاظ اون معاملات کے که جنکا اعاده خالي از تکلیف دهي حضور نهیں هے ' اپنے عهده سے استعفا دینا تجویز کرکے ایک استعفا نامه باضابطه مجلس انتظامیه میں پیش هونیکو بھیجا ' اور اس استعفا کي اشاعت اخبارات میں کرائي - جلسه انتظامیه منعقده ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائي سنه ۱۳ع نے اون وجوه پر جو باعث استعفا دینے علامه موصوف هوے تھے ' کامل غور کے بعد استعفا کو منظور کرلیا اور اوس انتظام کو جو قبل از تقرر معتمدي علامه موصوف مطابق دستور العمل قائم تھا پھر جاري کیا - اس موقعه پر یه عرض کرنا خلاف ادب نہوگا که علامه موصوف کے طریقه عمل مابعد سے هم ارکان ندوة العلماء نیز کل قوم پر صاف طور سے واضح هوگیا که علامه موصوف کا استعفا دینا محض ایک قسم کي دهمکي تھي اور در اصل استعفا دینا نهیں چاهتے تھے ' کیونکه فوراً بعد اطلاع منظوري استعفا کے اخبارات میں مضامین خلاف فیصله جلسه انتظامیه و منظوري استعفاء علامه شبلي نکلنا شروع هوئے ' اور اس بات کي کوشش شروع هوئي که طلباء دارالعلوم میں خلاف انتظامات جدیده کے شورش پیدا کیجاے' اور هر طرح سے ملک و قوم کو دکھایا جاے که جدید انتظام مضر و مخالف مقاصد ندوه هے - بندگان حضور کو کارروائی جلسه انتظامي ۲۶ - مارچ سے واضح هوگا که جو نا مناسب کارروائیاں اس بارے میں هوئیں انکا اثر یه هوا که ایک گروه مخالف انتظام جدید کا اوسي وقت سے پیدا هوگیا' اور هم ارکان ندوه کو آینده کافي موقع نهیں ملنے پایا تھا که نقائص کي اصلاح کرتے که اس مخالفت نے بصورت اسٹرائک طلباء دارالعلوم ایک

- [اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے کا]

هالي کلاس فانسي - لیڈیز و جنٹس۔

رسٹ راچ - اصلي قیمت دس روپیه رعایتي

تین روپیه چوده آنه

سلور کیس - ۴ روپیه چوده آنه -

اے اچھي چیز - چهه روپیه -

نیکل سلور کیس - انامسل ڈائل -

ایک چمڑے کي اسٹراپ مفت دیجاتي

ہے ۔

بي - اس - نندي - اینڈ کمپني نمبر ۱-۳۹ - دھرمتله اسٹریٹ

هندوستاني دوا خانه دهلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي دوا خانه سے مل سکتے ہیں) عالی شان کاروبار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که:

ام- هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه ہے -

فہرست ادویه مفت

(خط کا پته)

مینیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

ترجمه تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کی تفسیر جس درجه کي کتاب ہے' اسکا اندازہ ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج یه تفسیر موجود نه هوتے تو صدها مباحث و مطالب علیه تھے جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تها' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کي رائے ہے که وہ نہایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمه ہے"

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجه کی ہے - جلد اول کے کچھه نسخے دفتر الهلال میں بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیه تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه کردي گئی ہے ۔

درخواستیں : منیجر الهلال - کلکته کے نام هوں۔

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یه سفرنامه یورپ کے اعلي درجه کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھه خوشخط طبع هوا ہے ممالک اسلامیه مثلاً عرب' شام' فلسطین' مصر' عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہایت خوش اسلوبي سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے هیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات هوئی اور ان جانبازوں نے اسلامي ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراهم کرنے میں مصنف کي دلي تائید کی' کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھه سو هیں اور پھر بیس هاف ٹون عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق هیں - قیمت صرف تین روپیه -

المشتهــــر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شوکت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیوٹیز اف اسلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعه -

هر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکھنا چاهیے -

سنہري جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنه -

المشتهر:— نور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کلکته

خالص اسلامی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیه و مصر

ترکی ٹوپی - هر قسم کی ملائم و چڈلی اسفر دار' هر رنگ و هر سائز کي مبلغ ایک روپیه سے تین روپیه تک کی قیمت کا موجود ہے' کلپاک - انور پاشا ٹوپي - خاکي سبز کاهی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیه و تین روپیه آٹھه آنه -

خادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپنی دهلی

سول ایجینٹ براے هندوستان

فبریقه هرکه - همایوني - معمولاتی قسطنطنیه فبریقه نیشنل

ایجپشین - قمي تاربوش - قاهرہ مصر

المراسلة والمناظرة

الاعتصاب في الاسلام

(دفع مطاعن و ازالۂ شکوک)

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ نتیجہ نمبر (۱) و نتیجہ نمبر (۷) میں تناقض ہے' لیکن میں نے ضعیف گروہ کے مقابلے میں قوی گروہ کی اسٹرایک کو کلیتاً ناجائز نہیں کہا بلکہ صرف عدم اولویۃ کا مدعی ہوں جیسا کہ نتیجہ اول میں "سزاوار" کا لفظ دلالت کرتا ہے' اور اسی قرینہ صحیحہ کی بناپر "جائز نہیں" کا فقرہ اپنے حقیقی مفہوم میں مستعمل نہیں ہوا ہے بلکہ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے "مناسب نہیں" کا فقرہ لکھا تھا جو دفتر میں شاید بدل دیا گیا - اس بنا پر آنحضرت کا طرز عمل نتیجہ اول کا مناقض نہیں کیونکہ تناقض صرف امتناع و امکان و وقوع میں ہو سکتا ہے نہ کہ عدم اولویت و وقوع میں' کیونکہ ہر خلاف اولی فعل جائز ہوسکتا ہے -

میں نے پہلا نتیجہ قریش اور حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے نکالا تھا -

قریش کی اسٹرایک تو بالکل اغراض فاسدہ پر مبنی تھی' لیکن حضرت ابوبکر کا طرز عمل بھی ذاتی انتقام کے اثر سے خالی نہ تھا - اسیلئے خدا نے اونکو روک دیا' مدرسین و منتظمین مدرسہ بھی ذاتی اقتدار ہی کے قائم رکھنے کے لیے طلباء کا کھانا وغیرہ بند کردیتے ہیں' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل پر اوسکو قیاس کرکے خلاف اولی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ نہی کیلیے کم از کم عدم اولویت ضروری ہے' لیکن آنحضرت کا طرز عمل بالکل جمہوری اصول پر مبنی تھا اسلیے وہ خلاف اولی بھی نہیں ہے "لم ینتقم لنفسہ الا ان تنتہک حرمۃ اللہ" کی شان یہاں بھی قائم ہے -

اخلاق کے ابواب میں عدل کے ساتھہ ایک باب احسان اور عفو و درگذر کا بھی ہے' اور اسکی توقع صرف بزرگوں سے ہوسکتی ہے' یہی وجہ ہے کہ جب کسی بڑے شخص نے چھوٹے سے قطع تعلق کیا ہے تو اخیر میں اوسکو ندامت ہوئی ہے - حضرت عائشہ نے ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر سے قطع کلام کردیا اور مدتوں اون سے نہ بولیں' لیکن بعد میں جب کبھی اونکو یہ افسوسناک واقعہ یاد آتا تھا تو اس قدر روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو ہو جاتا تھا (۱) لیکن چھوٹوں نے جب اس قسم کا قطع تعلق کیا ہے تو' اسپر اونکو کوئی ندامت نہیں ہوئی - حضرت فاطمہ نے ترکہ نہ دینے پر حضرت ابوبکر سے قطع کلام کرلیا اور اون سے تا دم مرگ نہ بولیں لیکن اونکو اس پر کچھہ افسوس نہیں ہوا (۲) باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت نے کعب ابن مالک سے بحیثیت اوستاد کے قطع تعلق کیا تھا تو یہ تاویل بارد ہے - آنحضرت کی جامع حیثیت صرف نبوت ہے' خلافت - تعلیم' قضاوت' افتاء وغیرہ اسکی شاخیں ہیں' جہاد کا تعلق صرف نبوت یا خلافت ہی سے ہوسکتا ہے' آپ کی استادانہ حیثیت کو اس میں کچھہ دخل نہیں ہے' کیونکہ میدان جہاد دیو بند کا مدرسہ نہیں تھا جہاں آپ تعلیمی اسٹرایک کرتے' اور قریش نے تو آپ کو سرے سے اوستاد ہی تسلیم نہیں کیا تھا - یہ تو اعتراف نبوت کے بعد کی منزل تھی لیکن صلح حدیبیہ میں تو ایک صاف گو شخص نے کہدیا تھا کہ اگر ہم آپکو "رسول اللہ" مانتے تو آپ کی راہ میں رکاوٹ ہی کیوں پیدا کرتے - آنحضرت کی کچھہ دنیوی حیثیتیں بھی تھیں جیسا کہ آپ نے تلقیح نخل کے معاملے میں علانیہ اعتراف کیا تھا "انما انا بشر مثلکم" جب حضرت عائشہ آپ سے ناراض ہوکر آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی تھیں (۳) تو اوسوقت آپ اونکے اوستاد نہیں ہوتے تھے' واقعہ افک میں جب آپ ایک مہینہ تک حضرت عائشہ کے پاس بیٹھے تک نہیں' تو آپ کا یہ قطع تعلق اوستادانہ نہ تھا بلکہ ذاتی تھا (۴) "انما بعثت معلما" کا فقرہ بھی آپ نے خاص اوس حالت میں کہا تھا جب صحابہ کے دو گروہوں میں سے ایک گروہ مصروف تلاوت قرآن تھا (۵) اسلیے آنحضرت کے تمام افعال کو صرف آپ کی معلمانہ حیثیت میں محدود کردینا' صحیح نہیں -

لیکن مولانائے موصوف کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ مجھکو مدعی سمجھتے ہیں حالانکہ میں مدعاعلیہ ہوں' میں نے مضمون کے اول ہی میں ظاہر کردیا ہے کہ میں مدعیان عدم جواز اسٹرایک کے دلائل پر نقد و بحث کر رہا ہوں' ان لوگوں نے ایک دلیل یہ قائم کی تھی کہ "اسٹرایک یورپ کی پیداوار ہے" اب نقض دلیل کیلئے میرا فرض صرف یہ تھا کہ ایشیائی طرز عمل سے اسٹرایک کی مثالیں فراہم کرتا اسلیے میں نے پہلے دیہاتیوں کی مثال دی - پھر قریش کے طرز عمل کو پیش کیا - حضرت ابوبکر کے واقعہ کا ذکر بھی اسی حیثیت سے کیا کہ گو وہ اصطلاحی اسٹرایک نہیں ہے' لیکن جب اوستاد کو باپ فرض کرکے اونکے حقوق کو والدین پر قیاس کیا جاتا ہے حالانکہ آنحضرت' صحابہ' بلکہ تابعین و تبع تابعین نے بھی اساتذہ کو باپ نہیں کہا ہے' تو ہم اشتراک علت کی بنا پر اسٹرائک کو بھی حضرت ابو بکر کے طرز عمل پر قیاس کرسکتے ہیں' اسکے بعد آنحضرت کے جمہوری طرز عمل سے اسکی تائید کی' لیکن اس واقعہ کو صرف اس حیثیت سے پیش کیا تھا کہ وہ ایشیاء میں واقع ہوا تھا - اوسکی شرعی حیثیت مقصود بالذات نہ تھی' گو اوس سے شرعی استدلال بھی کیا جاسکتا تھا نتائج کا استنباط بھی تبعاً واستطراداً تھا - اسلیے اگر کل نتائج غلط ثابت ہوجائیں تو نفس واقعہ کو کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا' اسکی تردید کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ یا تو اس واقعہ کو سرے سے غلط ثابت کیا جائے یا عرب کو یورپ کے نقشہ میں دکھایا جائے' اسٹرایک کو میں نے فطرتی کہا ہے' کیونکہ فطرۃ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور میرے نزدیک اسٹرایک کی یہی دلیل ہے' کیونکہ کسی شرعی دلیل سے اوسکا عدم جواز ثابت نہیں ہوتا - اخیر میں ہم تسلیم کرلیتے ہیں کہ آنحضرت نے بحیثیت اوستاد کے کعب ابن مالک سے قطع تعلق کیا تھا لیکن یہ کس دلیل شرعی سے ثابت ہے کہ آں حضرت کے افعال کی تقلید صرف اساتذہ ہی کر سکتے ہیں - طلباء نہیں کرسکتے؟ اگر آنحضرت کے افعال اساتذہ کیساتھہ مخصوص ہیں' تو طلباء کو نماز' روزہ' حج' اور زکوۃ سے بھی آزاد کردینا چاہیے' حالانکہ ندوہ کی اسٹرائک کے دوران میں انہی فرائض کی عدم پابندی کی بنا پر طلباء کو بدنام کیا گیا تھا - (عبد السلام ندوی)

---

(۱) بخاری مطبوعہ بولاق جزو ۸ ص ۲۰ کتاب الادب

(۲) بخاری جزو ۸ ص ۱۴۹ کتاب الفرائض -

(۳) بخاری جزو ۸ ص ۲۱ کتاب الادب

(۴) بخاری جزو ۵ ص ۱۱۹ کتاب المغازی

(۵) سنن ابن ماجہ ص ۳۴ کتاب العلم -

printed And pudlished by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical patg. aud publg. House, 14 Mclod Street, CALCUTTA.

مفت مفت مفت

ایک محبوب غریب موقعہ

اصلي چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ

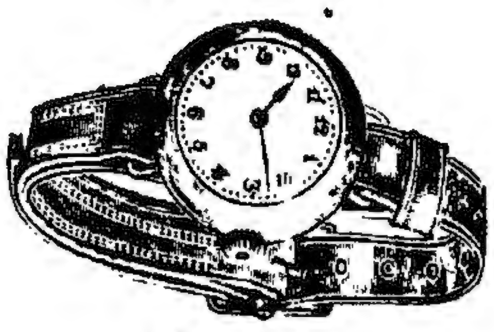

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس ۔ مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چہرہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ ارک-یڈ ایزڈ اسٹول کیس - ۵ روپیہ ۴ آنہ - سلور کیس ۶ روپیہ عمدہ سلور کیس ۶ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

۱۴ کیرٹ ہنٹنگ واچ

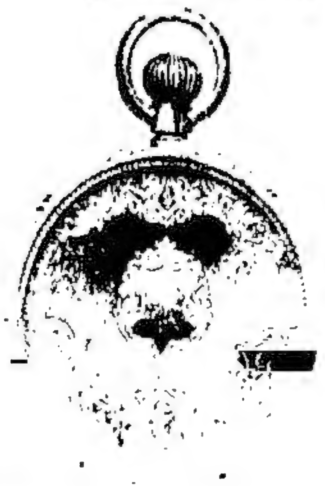

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے ۔

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷

۱ روپیہ ۔

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ لیڈیز لیور واچ ۔

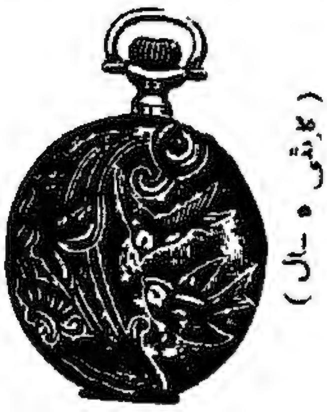

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے ۔ نہایت اچھی قابل تعریف ۔

قیمت اصلي ۱۵ روپیہ رعایتي قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل رولن کیس ۶ روپیہ ۔

موٹر ریگولیٹر لیور واچ ۔

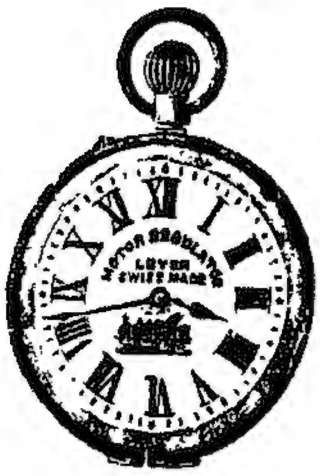

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا ۔ اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنفرش ہنٹنگ واچ ۔

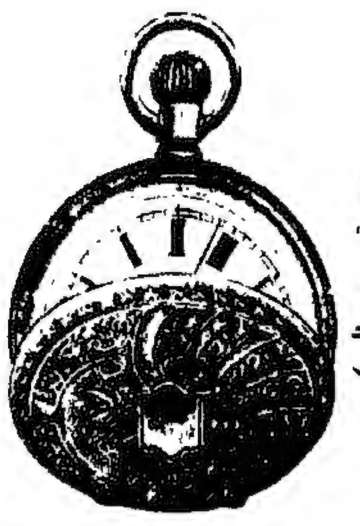

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ ۔ سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موتی، سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں ۔

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ ۔

سنٹر سکانڈ واچ اسٹاپ واچ

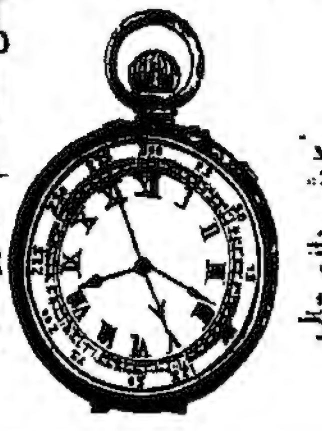

نہایت عمدہ قسم کا ۵ روپیہ چار آنہ ۔

گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑي ایک سکنڈ کے حصہ کو بھي اچھی طرح سے بتلاتا ہے ۔ کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصلی ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۲ آنہ ۔

دي انڈیا واچ

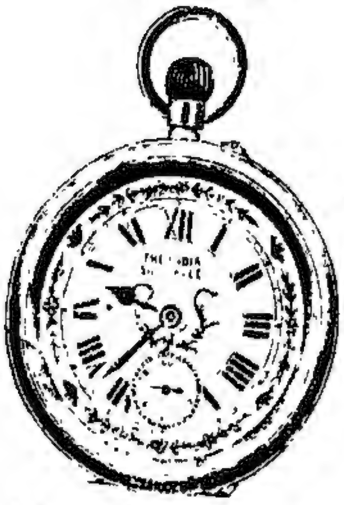

گارنٹی پانچ سال

بلکل نئی فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کی دس وائسی سکنڈ عدد سوئی سے شامل ۔ نہایت سچا وقت دینے والی ۔ قیمت اصلی دس روپیہ رعایتي ۳ روپیہ چودہ آنہ ۔ فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ ۔

امریکن لیور اسٹینڈرڈ واچ

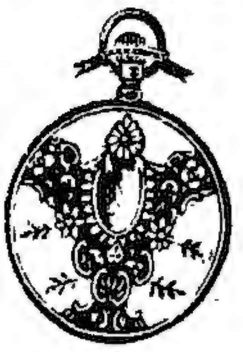

۱۴ کیرٹ گولڈ واچ

گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتي ہے ۔ کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت ۔ قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ ۔

لیڈي گولڈ واچ

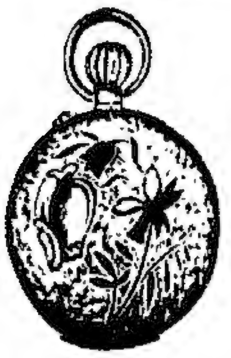

گارنٹی پانچ سال

لیڈي اور جنٹلمین کے قابل ۔ چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والي بالکل نئے فیشن کا کیس ۔ قیمت اصلي ۲۵ روپیہ رعایتي قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ ۔ جسمیں جنٹس سائز ۲۸ روپیہ

بي - اس - ننکي - اینڈ کمپني نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت　　　مفت　　　مفت

ایک عجیب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ ۔ اس بات پر غور کیجئیے کہ ہرگھڑی کے ساتھہ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ

ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت

دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت

تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف الورزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !

اگر آپکو گھڑی پسند نہ آئے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ بریسلٹ واچ -

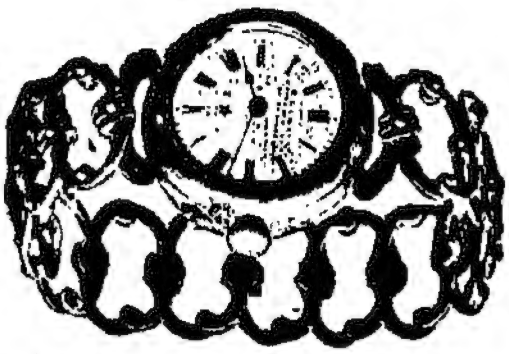

رولڈ گولڈ - گول شکل - بہت دیدہ زیب - اب لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجدیں -

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۲ روپیہ
اسکوائر شکل	۹ روپیہ
ہارٹ شکل	۲ روپیہ
ہشت پہل	۲ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

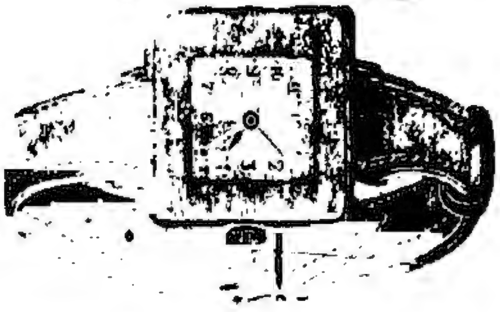

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ہندوستان میں آئی ہیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۲ روپیہ - آٹھہ آنہ او نسیکالز ڈالسٹیپل کیس ۲ روپیہ آٹھہ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور باکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

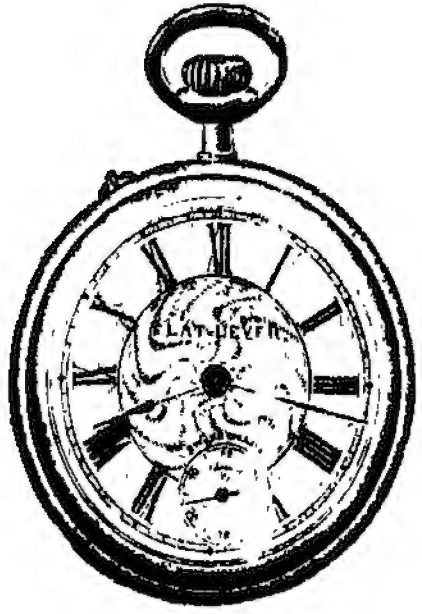

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سالز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل الماس جابی پتھر ۳ عدد ڈائل میٹل کے - اصلات کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نیو ڈیزین بیول رسٹ لٹ واچ -

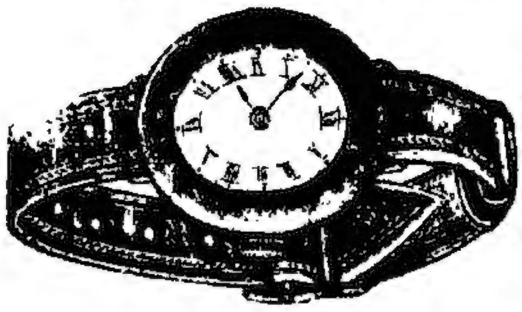

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈائیزڈ کیس	۲ روپیہ ۸ آنہ
فالن مل کیس ;	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگلش ہنٹنگ واچ

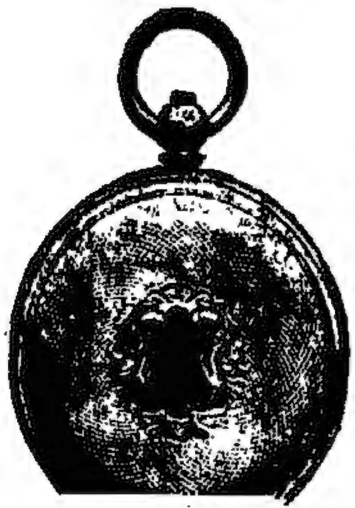

رایٹ میٹل ہنٹنگ ۱۶ سالز - کی رنڈنگ ہاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ہاف ہینٹنگ - چھ روپیہ آٹھہ آنہ -

اسکوا واچ

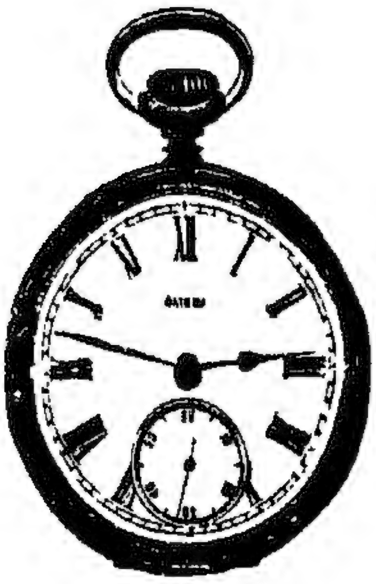

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سالز - پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی - اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے - پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القرآن علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ هادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کافت چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے --- اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحولیین لغولین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ - جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں "

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہو گئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کار آمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدین نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کي مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھي اس فن کي ایسي جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سرڈبلیو - ایم رینٹگن کي کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق دل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کي مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل برحالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامي - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر الباري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کي جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتي ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

شہبـــــال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس مرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

S.C. MITRA & Co
بہترین طبیعت اور عمدہ تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
ہاف ٹون - لائن - رنگین بلاک کیواسطے
کارخانے کی خصوصیات
(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا
(۲) کم قیمت
(۳) ہر قسم اور ہر شخص کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا
المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل بگان لین - کلکتہ
12, NARIKELEBAGAN LANE
CALCUTTA.

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

تاریـــخ ہنـدوســتان

— • —

آثار مطبــوعات قدیمــۂ ہند

—— • ——

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ہندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ ایڈنگ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اُسکی نہ ہوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنی چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کرلی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ -

تمام درخواستیں : " منیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا ہتی نامفت دی جاتی ہی بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا

جواہر نور العین ہیں روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں روئے یعنی ککرے - پھولہ - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ ربعہ خاص عنہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوش شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا

طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر بیکے صاحب چیف انسر وانیورا - جواہر نور العین سے پرانا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر رستم جی نرام جی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہوگیا آپکی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندہی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی -+

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سینیر سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پروپرائیٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور - دہلی دروازہ -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۳ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی ۱ پڑیگا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ ۔ کلکتہ

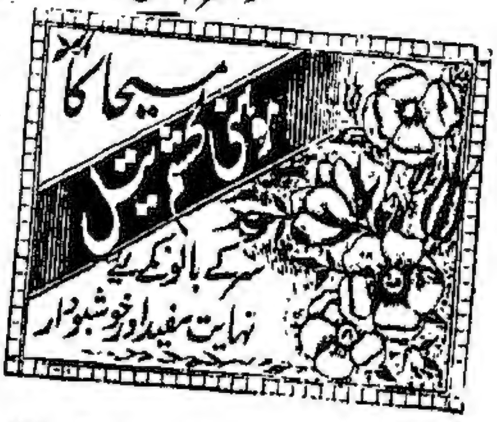

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں، اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی مسکہ، گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا ۔ مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے، اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے ۔ بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے ۔ اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے، بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے ں جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے، اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے ۔ درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے ۔ اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر ہی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں، اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں، اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی چالاکی آجاتی ہے ۔ نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی ہے ۔ اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۔ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

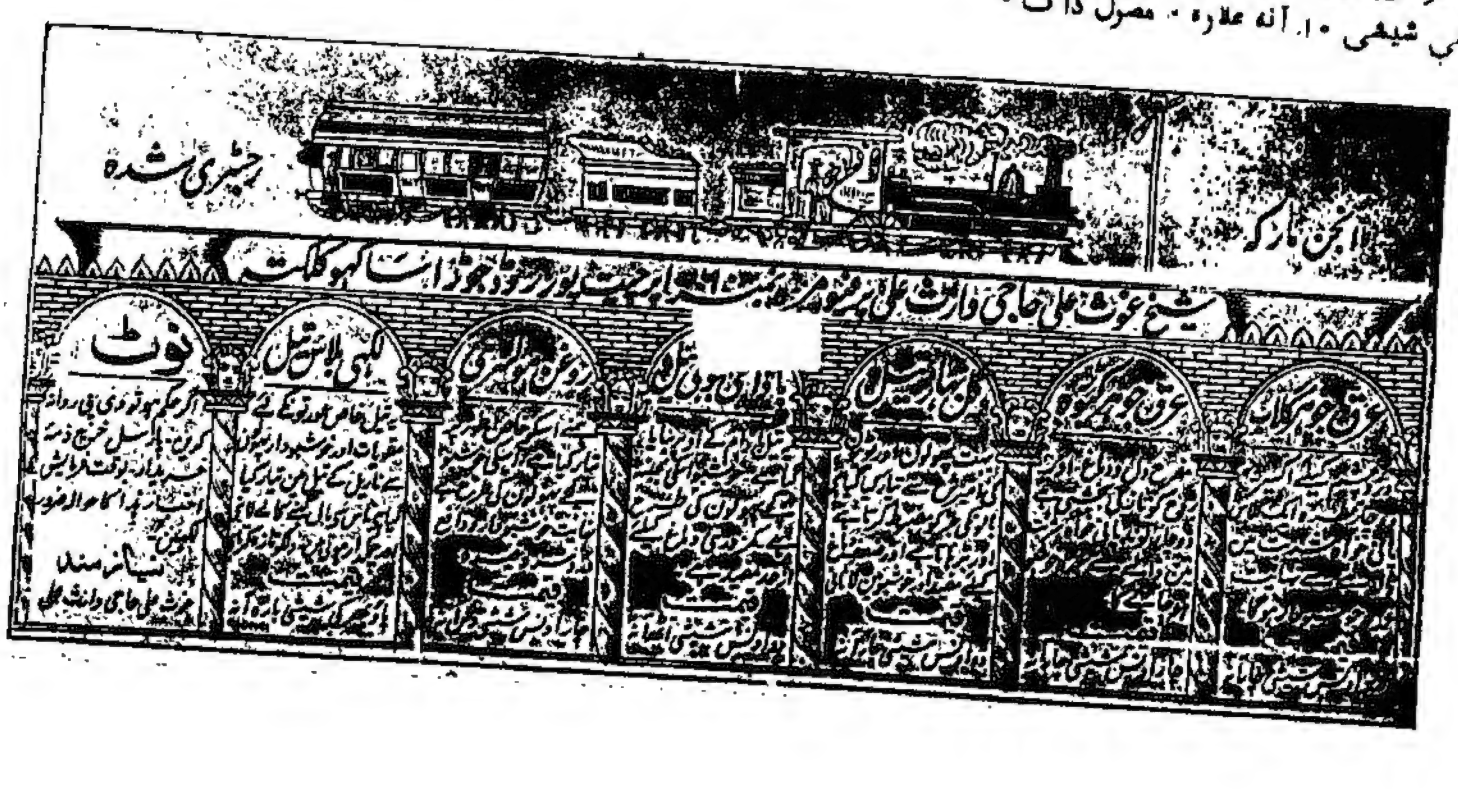

ب

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتـلا وگرفتار ' رکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانح کے بعد بهتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بغیر قبل از امتحـان ریش ار تجربه مبـالغه سمجهی جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغی کے لیے بمقـابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمـات کے بهورنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نہیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بنٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بنٹیکا ـــ کے خواص بہت هیں ' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه آپ آزمایش کي ضرورت ہے -

وما ترنجي تیله اور یونیهر انجهی تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈرفل کالیهر " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ونگر یرسلف پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه -

یوناني لوث باکار کا سامپل یعني سرکے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

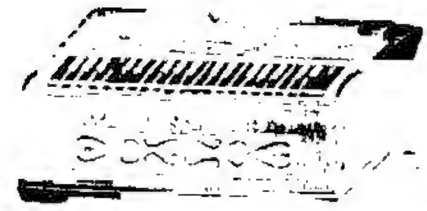

همارا می موهني فلوٹ هارمونیم سرِ فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت دنوں تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبـل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه ہے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پورروڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

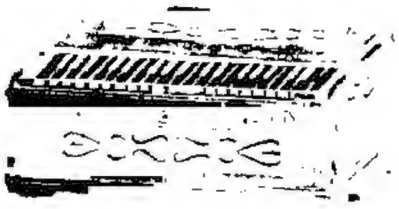

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي ہے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ریڈسی توسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیـه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلي آرام هوجاتا ہے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساهي سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا ہے - قیمت في شیشي چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استره کی ضرورت نهین

مولتر و صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پهـــول رانـی

نهایت خوشبودار روغـن پهول ہے سکے استعمـ ل سے دل و دماغ تازه رهتا ہے اسطرحکا روغن ابتـک اسي نے ایجاد نهیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنـه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنـه -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکـر دهج

جوکه خاص طـلا سے بنایا گیا ہے یه دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے - مرد و عورت دونوں کے استعمـال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیه

۱½ سے کم درخواست نهیں آنا چاهے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنـکاری فلوٹ

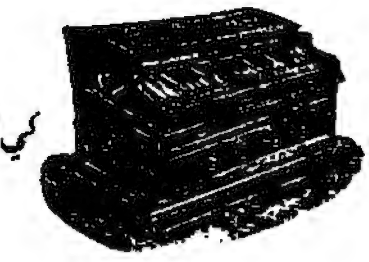

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود ہے -

هر فرمایش کے سـاتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

داي صاحب ڈاکـٹـر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشی - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta. Wednesday October 7. 1914.

نمبر ۱۵

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ ، هُوَ
اجْتَبٰكُمْ ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ، هُوَ
سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ ! (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ

سالانہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ . ١٨)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ . ٢٣]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(١) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۂ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و وسع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکے تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا ۔ یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام اسلام الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور قصبے و شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور موہبت و رحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و ہدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و افضل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - قیمتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(٩) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے ۔ اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی.

Tel. Address "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱۵
کلکتہ چہار شنبہ ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, October, 7, 1914
جلد ۵

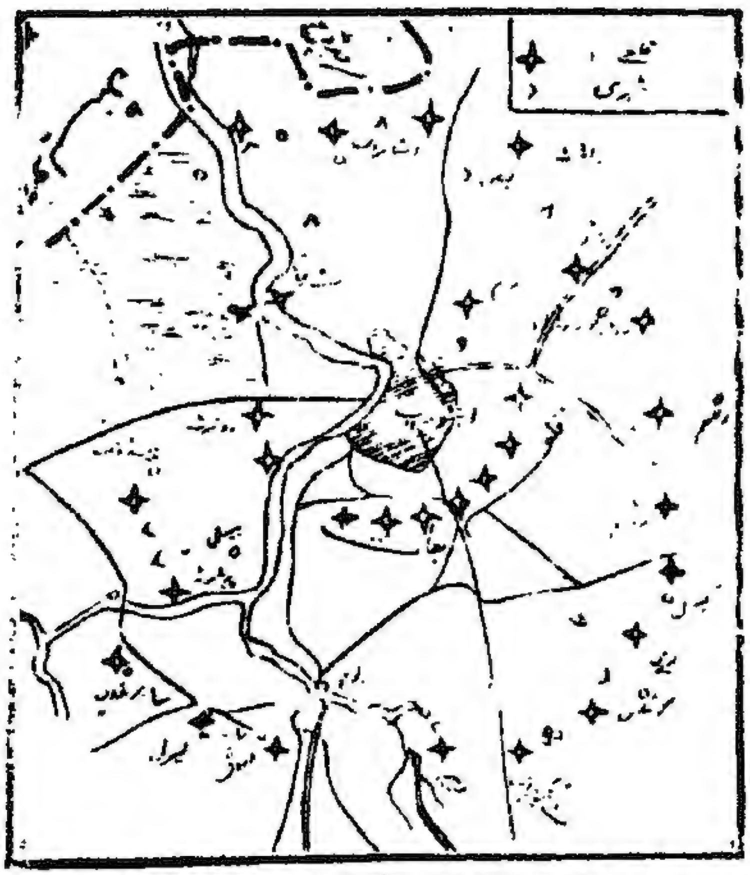

بلجین فوج کی آخری پناہ گاہ اینٹورپ جو جرمن فوجوں میں محصور ہے اور خوفناک گولہ باری کا ہدف بنا ہوا ہے

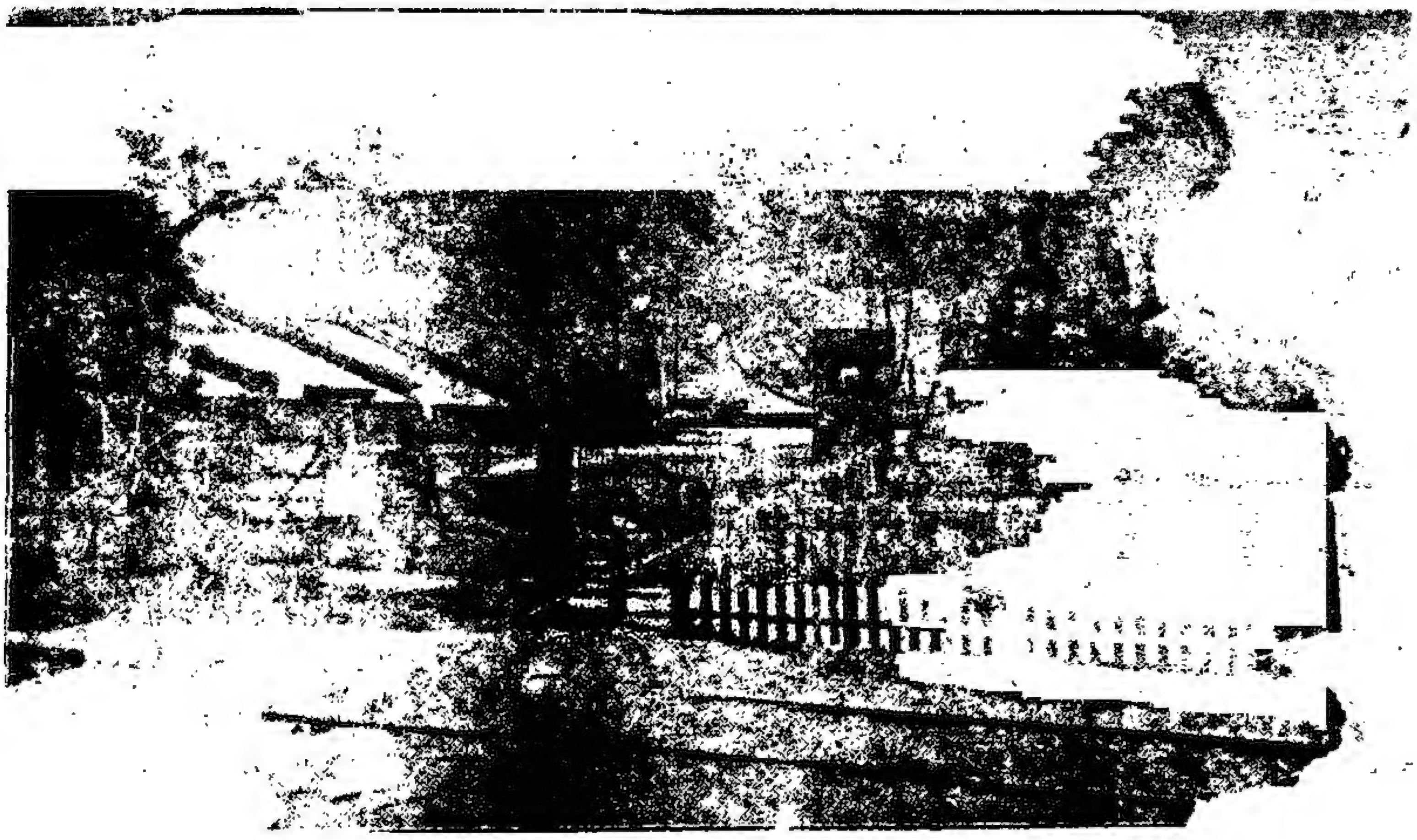

بیو یم اسٹیشن کے صحن کا ایک منظر عمومی، جسکے پیچھے سے آتشباری کا آغاز ہوا ہے

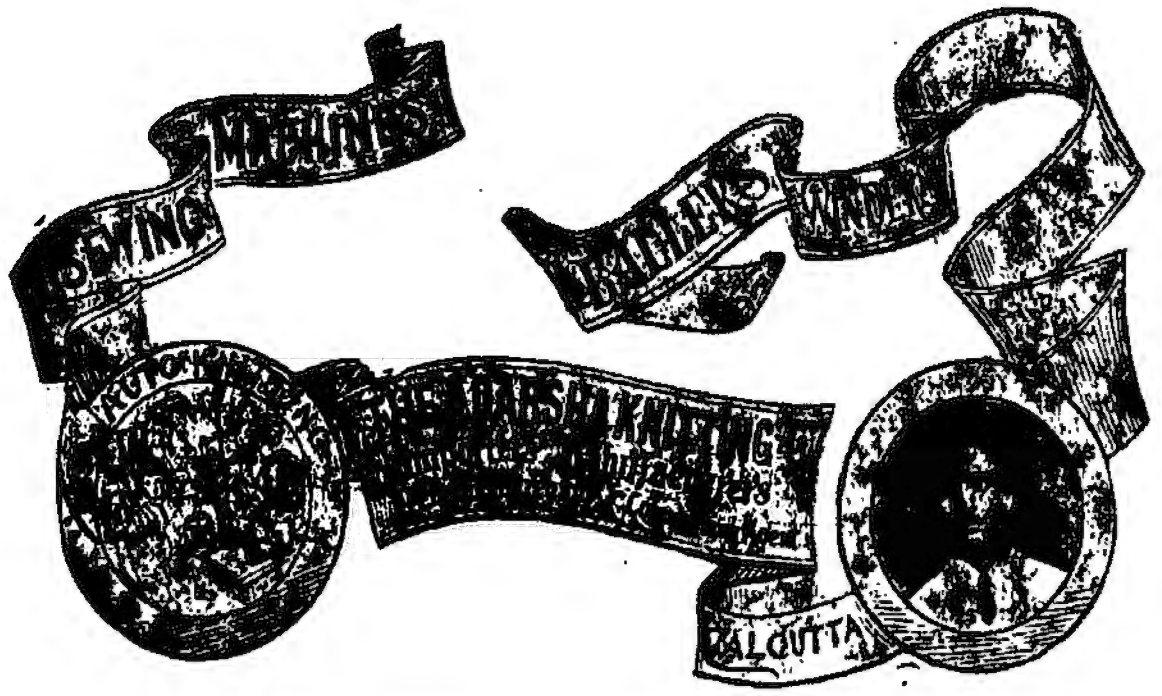

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:o:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں. اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوئے اون جو ضروری ہیں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپ روانہ کیا اور اسی دم روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:o:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(o)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواسے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ -

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزوں کو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایم - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

کی' اور قلعوں نے اسکا سختی سے جواب دیا - دوسرے دن صبح کو تمام محاذ پر بلجین اور جرمن توپخانوں میں مقابلہ رہا - جرمن فوجوں نے میلینس پر قبضہ کرلیا اور بلجین فوج نے اسپر گولہ باری کی - جنوب' "رمیسٹ" میں ڈھائی گھنٹہ تک جنگ ہوتی رہی - جرمن فوج بکثرت زخمی چھوڑ کے پیچھے ہٹی -

اسی تاریخ کے ایک سرکاری اطلاع نامہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک طویل گولہ باری کے بعد جرمن کل شام کو قلعہ "ویور" کیطرف بڑھے مگر اندھیرے کی وجہ سے حملہ ناممکل رہا - چند جرمن باٹریوں نے قلعوں سے بہت قریب آنیکی کوشش کی' مگر وہ برباد ہوگئیں -

---

مشرقی رزمگاہ کے متعلق پٹرز گارڈ کے ۲۸ ستمبر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی پیشقدمی مشرقی پروشیا کی سرحد کے اسطرف ۱۸ میل سے زیادہ نہیں بڑھی ہے - مقام "سواپوزکن" اور "ڈرنسکونکی" جہاں روسی فوج نے معرکہ قبول کیا ہے دریاے نیمین کے بائیں ساحل پر واقع ہے - دریاے برابر کے قریب جرمن فوج کے داھنے بازو کی پیشقدمی میں بہت سی دلدلیں حائل ہیں - صرف ایک مقام سے جرمن فوجیں وار سواپٹرز گارڈ ریلوے سے ۱۸ میل پر ہیں مگر روسی فوجیں اور دریاے نیمین جرمن فوجوں کے درمیان میں حائل ہے -

۲۹ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آگسٹواف کے جنگلوں کی طرف روسی فوج سرعت کے ساتھہ حملے کو ہٹا رہی ہے - مقام اوسوٹیز پر محاصرہ کی بھاری توپیں گولہ باری کر رہی ہیں - لیکن قلعوں کے قریب آنے کے لیے ایک جرمن پیادہ فوج کی کوشش پسپا کردی گئی - دشمن کو کمک پہنچگئی ہے اور سالیلیسین قلعہ میں بہت سرگرم کار ہے "پرزیمیسلی" کی محافظ فوج نے قلعہ سے نکلکے فضول حملے کیے اور اپنے بہت سے آدمی اور توپیں گرفتار کرالیں -

اسی تاریخ کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روسی ہیڈ کوارٹر کا بیان ہے کہ پرزیمپل اب پوری طرح گھیر لیا گیا ہے -

۳۰ ستمبر کے لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوونز، ڈرسکینیکی' اور سمفو میں روسی اور جرمن فوجوں میں سخت جنگ ہوئی - دریاے نیمین کے عبور کرنے کی کوشش میں جرمن ناکام رہے - روسی فوج نے ایک بڑے معرکہ کے بعد آگسٹوف پر پھر قبضہ کر لیا -

اسی تاریخ کے پٹرزگارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ ستمبر کو ۲۸ جرمن جنگی جہاز جنمیں ۹ بیٹل شپ اور ۷ بار بردار بھی شامل ہیں "ونڈو" سے فاصلہ پر نظر آے - ونڈو کے ساحل کے قریب ۱۸ تباہ کن کشتیاں نمودار ہوئیں جب ان پر آتشباری ہوئی تو وہ بھاگ گئیں -

اسی تاریخ کے بداپیسٹ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو میلومسزیگ (ھنگری) میں ایک معرکہ ہوا یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ روسی فوج پسپا ہوئی - یہ تار یہ تسلیم کرتا ہے کہ چونکہ "میرہمو روس" اور "اوبکو میزو" میں باہم مخابرت و مراسلت موقوف ہوگئی ہے اسلیے اهل شہر میں بیچینی پائی جاتی ہے -

انک اور تار جو اسی تاریخ کو لندن سے چلا ہے یہ مظہر ہے کہ پیٹرز گارڈ میں یہ خبر ہے کہ بد اپسیٹ سے اب روسی فوج نصف راستہ پر ہے -

لندن کے ایک اسی تاریخ کے ایک اور تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹرز گارڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹرین فوج کو مغربی گیلیشیا کے شہر ڈکلا میں شکست ہوئی ہے - ایک اور آسٹرین کالم اپنی توپیں اور ۴ سو گاڑیاں چھوڑ کے بھاگ گیا ہے -

یکم اکتوبر کے پیٹرز گارڈ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو روسی فوج نے سخت جنگ کے بعد آگسٹو وو اور کوپٹزیو کے پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا - اسکے دوسرے دن روسی فوج نے سمفو یعر' اور لیپنگ کے خلیج کے راستوں پر قبضہ کرلیا - روسی فوج نے سوال کی اور میریمبیولی میں دشمن کو پسپا کردیا -

اسی تاریخ کا پیٹرز گارڈ کا ایک اور تار مظہر ہے کہ والنا میں استحکامات سرعت کے ساتھہ تیار ہو رہے ہیں اور اگرچہ گورنمنٹ اطمینان دلا رہی ہے' مگر لوگ بیچین ہیں - ایک دوسرے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ھنگری کے چند ضلعوں اور والنا میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے -

۲ - اکتوبر کے پیٹرز گارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی کار روائیاں درخشاں طور پر ترقی کر رہی ہیں - ایک سرکاری اطلاعنامہ اعلان کرتا ہے کہ دشمن "سوالکی" اور "لومزا" کے حدود سے برابر نکالا جا رہا ہے - جرمن فوج نے "آسو و ڈزا" پر حملہ کیا' مگر اب وہ سرعت کے ساتھہ شمال کے طرف ہٹ رہی ہے - دشمن پیٹر کوف اور کیلس میں فوج جمع کر رہا ہے' مگر روسی فوج نے اپنے سخت حملوں سے اسکا نقشہ نقل و حرکت درہم برہم کر دیا ہے -

اس تاریخ کے پیٹرز گارڈ کے ایک اور تار سے معلوم ہوا ہے کہ گرینڈ نکولس کے پاس جو مراسلات آئے ہیں' ان سے معلوم ہیں کہ مشرقی پروشیا میں ابھی جنگ جاری ہے - روسی فوج شب خون مار کے سموں کے مغرب میں کریسنا نامی ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے - چونکہ روسی سوار توپخانہ کی اعانت و مدد کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں' اسلیے دشمن لیپونی اور لینی سے ہٹ رہا ہے' اور اس اثناء میں کبھی کبھی اسکی فوج میں سخت بے ترتیبی پھیل جاتی ہے -

جرمن فوج نے ریل کے ذریعہ سے سوالکی میں فوراً کمک پہنچائی اور ایک خونریز معرکہ شروع ہوا - دشمن نے سنگینوں سے حملہ کیا لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا کیا گیا - روسی فوج نے بھاری توپخانہ سے آگسٹوف پر گولہ باری کی - اسکے بعد ہمارے پیادوں نے حملہ شروع کیا اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیا - روسیوں کو "بیچسٹو" "چالن" اور "گریجیویو" میں کامیابی ہوئی ہے - روسی فوج نے جرمن قلمرو کو تاراج کرکے موٹروں کی ایک تعداد گرفتار کی ہے' جو اوسو ویٹز اور مالو کے مابین چلرہی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ "کراکو" میں جرمن فوج کی تعداد ۸ لاکھہ ہے - اسمیں ۴ دستے بیویرین اور سیکسن فوجوں کے بھی ہیں -

اسی تاریخ کا لندن کا ایک اور تار مظہر ہے کہ جرمن روسیوں کے مقابلہ کے لیے ایک عظیم الشان معرکہ کی تیاریاں کر رہے ہیں - جرمن عقب کی محافظ فوج پر روسی فوج نے حملہ کیا' اور انکو خندقوں سے نکال لیا - روسی پیشقدمی ہر مقام پر کامیاب ہو رہی ہے -

---

اس ہفتہ میں مشرق اقصی سے بھی خبریں آئی ہیں - ۲۸ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ ٹسنگ ٹو سے ۵ میل کے اندر جاپانی فوج نے جرمنیوں کو گھیر لیا ہے - ۲۷ ستمبر کو جو معرکہ ہوا تھا اسمیں جرمنی کے تین جنگی جہازوں نے جاپانی فوج کے داھنے بازو پر گولہ باری کی تھی -

هفتۂ جنگ

فرانس کی قلمرو کے اندر جو معرکہ ہو رہا تھا' اسکا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے -

۲۹ کے ریوٹر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ کو پیرس میں ایک سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے' جسمیں اسوقت کی موجودہ حالت کا یہ نقشہ کھینچا گیا ہے -

" بالیں بازو کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ اچھے مفید و موافق ہیں - قلب میں ہماری فوج نے کامیابی کے ساتھہ مزید سخت جوابی حملوں کو روکا ہے - دریاے می یوز کی بلندیوں پر ہم نے کسیقدر ترقی کی ہے' وور میں سخت کہرے کی وجہ سے پیشقدمی رک لی گئی - لورین اور واسجیس میں حالت غیر متغیر ہے "

اسی تاریخ کو ریوٹر نے "ایپل ٹاور" سے آیا ہوا جو فرانچ سرکاری تار شائع کیا تھا' اسمیں یہ تھا کہ " جرمن فوج نے اپنے پوزیشن کی کمزوری اور پیچیدگی کو محسوس کرکے جوابی حملے شروع کیے مگر ہر مقام پر انکو ناکامی ہوئی - جرمن ہزارہا زخمی اور مقتول چھوڑ کے بھاگے - اس تار میں پڑھنے کے قابل فقرہ یہ تھا کہ " بہت سے جرمن اگرچہ ہمارے ہاتھہ سے بچکے نکل سکتے ہیں' مگر وہ عمداً ہتیار ڈالدیتے ہیں' کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لطف و مہربانی ہماری اسیری کی ان کا انتظار کر رہی ہے " -

۲۹ ستمبر کو جو تار آئے ہیں انسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ہوئی مگر کوئی قابل اعتنا نتیجہ نہیں نکلا چنانچہ قلم اطلاعات رسمیہ نے یہ اطلاع دی تھی کہ " حالت میں درحقیقت کوئی تغیر نہیں ہوا ہے - متحدہ فوج کے بالیں بازو پر سخت جنگ ہوئی مگر وہ اپنی جگہہ پر قائم ہے " -

پیرس سے اسی تاریخ کو جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اسمیں قلم اطلاعات رسمیہ کے تار سے کسیقدر زیادہ تفصیل تھی - اسمیں یہ بتایا گیا تھا کہ سوام اور اواس کے شمال میں دشمن نے دن اور رات کو چند حملے کیے مگر وہ سب پسپا کردیے گئے - شمال آلسن میں کوئی تغیر نہیں ہوا - قلب میں دشمن نے اپنی کارروائی کو گولہ باری تک محدود رکھا - ارگوں اور می یوز کے درمیان میں متحدہ فوج نے کسیقدر ترقی کی - واسجیس' لورین' اور وور میں کوئی قابل ذکر امر نہیں ہوا - اسی تاریخ کے تار میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جرمنی نے خط آلسن کو عجلت و پریشانی کے عالم میں انتخاب نہیں کیا ہے - بلکہ پورے غور و فکر اور استعداد و تیاری کے بعد وہ اس خط پر آ کے ٹھیرے ہے -

۳۰ ستمبر کو پیرس سے جو اطلاع نامہ شائع ہوا تھا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی کارروائی کا رخ شمال کی طرف بڑھتا جاتا ہے - دشمن نے مقام " ٹریسی لی مونت " پر سخت حملہ کیا جو آلسن اور اواس کے مابین واقع ہے - لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا ہوا - ریمس سے می یوز تک جہاں قلب پھیلا ہوا ہے سکون ہے - وور میں سخت جنگ ہوئی ہے اور متحدہ فوج نے چند مقامات خصوصاً سینٹ میہیل کی طرف ترقی کی ہے - لورین اور واسجیس کی حالت بدستور ہے - ان مقامات کا ذکر اس دوسرے تار میں ہے جو لندن سے آیا ہے - اس تار کا ماخذ فرانس کا ایک سرکاری بیان ہے - یہ مقام " سی شیپری " اور " اپ قی مرق " کے شمالی حصے میں - فرانس کی ہاراس دہپنی سے جو تار شائع کیا تھا وہ بھی قریباً یہی بیان کرتا ہے - گو کسیقدر ناقابل اعتناء و دق ہے -

یکم اکتوبر کو پیرس سے جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک حالت غیر متغیر تھی' گو متحدہ فوجیں اپنے داہنے بازو میں جنوب کی طرف اور بالیں بازو میں شمال سوام کی طرف بڑھی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک دوسرے سرکاری اطلاعنامہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رواے میں ایک سخت معرکہ ہوا' مگر اسکا نتیجہ متحدہ فوج کے موافق ہوا - ارگون میں چند تازہ ترقیاں ہوئیں - عام حالت تشفی بخش تھی -

اسی تاریخ کے ایک تار میں یہ بتانیکی کوشش کیگئی تھی کہ خود جرمنی کے ذہن میں اس معرکہ کا حشر کیا ہے - یہ تار صیغہ ضعف یعنی " بیان کیا جاتا ہے " سے شروع ہوتا ہے - اسکا ماحصل یہ ہے کہ فرانس سے واپسی کیلیے جرمنی نے " کورٹ " اور " نامور " کے مابین پل بنالیے ہیں اور " برسیلز " سے جرمن زخمی دوسری جگہ منتقل کیے جا رہے ہیں - اس تار میں یہ بھی تھا کہ مقام " لیسگنی " میں جو ۴ ہزار جرمن فوج ہے اسپر ایسی گولہ باری ہو رہی ہے کہ اسکے لیے اپنے آپکو حوالہ کردینا ناگزیر ہوگیا ہے -

۲ - اکتوبر کو جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں " رواے " میں جمع ہوگئی ہیں' اور سخت جنگ برپا ہے - فوجی کارروائیاں شمال ایطرف ترقی کر رہی ہیں - جرمن فوج نے سینٹ میہیل کے قریب ایک پل کو دریاے می یوز کے اوپر پھینک دینا چاہا' مگر یہ پل پہلے ہی اڑادیا گیا تھا - " وور " میں حملہ جاری ہے - متحدہ فوجیں بتدریج خصوصاً سینٹ میہیل اور اپیر بمونت کے مابین ترقی کر رہی ہیں -

* * *

بلجیم میں اینٹورپ کا محاصرہ جاری ہے -

۲۹ ستمبر کو خود انٹورپ سے جو تار آیا ہے اسکا ماحصل یہ ہے کہ جرمن فوجوں نے گولہ باری کی' مگر اس گولہ باری میں جسقدر روپیہ صرف ہوا ہے اسقدر انہیں کامیابی نہیں ہوئی - اینٹورپ کے قلعوں نے گولہ باری کا جواب دیا' - اسکے بعد گولہ باری بند ہوگئی -

۳۰ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ کل جرمن فوجوں کے گولہ باری جاری رہی - یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بھاری آسٹرین توپیں استعمال کر رہی ہے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے مقام " لیر " پر گولہ باری کی' یہ مقام اینٹورپ سے قریب ہے - لیر کے باشندے بھاگ رہے ہیں - خوف ہے کہ لیر تباہ ہوگیا ہے - جرمن فوجیں مقام " ترال " پر قابض ہوگئیں' وہ کہتی ہیں کہ اگر باشندے شہر میں واپس نہ آے تو وہ شہر کو تباہ کردینگی -

۳۰ کو اینٹورپ میں جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن توپیں بلجیم کی توپوں کو خاموش کرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں - جرمن فوجوں نے لیزبل اور برینڈنو تک کے قلعوں پر حملہ کی کوشش کی - بلجین فوج نے انکو آنے دیا' اسکے بعد توپخانہ اور پیادہ مورچ سے انپر فیر کرلیے' اور گولوں کی بارش کی' اور انکو سخت نقصان کیساتھہ پسپا کردیا - اس فوجی کارروائی کا جو نتیجہ نکلا ہے اسکی بناء پر یقین ہے کہ بلجین فوج اینٹورپ پر قابض رہیگی -

۲ - اکتوبر کو اینٹورپ سے جو تار موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے چہار شنبہ کو دن بھر کوشی پر گولہ باری

الهلال

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ هجري

پابندی عہد اور قرآن حکیم

ہم اس وقت عہد و مواثیق کي غیر متزلزل حقیقت اخلاقي کے اعتراف کیلیے مستعد ہوے ہیں - عہد شکنوں کي تاریخ لکھنے نہیں بیٹھے ہیں - اگر ایسا نہوتا تو ہم ان بیشمار معاہدوں ' زباني و تحریري وعدوں ' جنگ و امن کے حلفوں ' اور صدہا قومي و شخصي قول و قراروں کي ایک طول طویل فہرست پیش کرتے ' جو گذشتہ ایک صدي کے اندر سر زمین تمدن نے کیے ' اور عین وقت پر انہیں اس طرح معدوم و فراموش کردیا گیا کہ اخلاق کي گردن ذبح ہوگئي ' انسانیت کا سینہ شق ہوگیا ' شائستگي کا قلب پھٹ گیا ' اور خدا کے پاک حکموں اور مقدس شریعتوں کي متفقہ و مشترکہ حقیقت ثابتہ کو قومي و نسلي تعصب و خود غرضي کي لعنت نے پارہ پارہ کردیا ! تاہم نہ تو یورپ کے ادعائي اخلاق کي رگوں میں جنبش ہوئي ' نہ تمدن و تہذیب کي پیشاني پر شرم و خجالت کا ایک قطرۂ عرق آیا ' اور نہ اس قوم کے فخر و غرور انسانیت کي حیا فروش آنکھیں نیچي ہوئیں ' جو تمام دنیا کو مسیحي اخلاق و روحانیت کي بشارت دیتي پھرتي ہے :

تکاد السماوات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا ! !

آج یورپ کے ایک بہت بڑے حصے میں تہذیب و انسانیت اور اخلاق و شائستگي کا ماتم برپا کیا گیا ہے ' اور فرزندان تمدن اس کوشش میں ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو چیخ چیخ کر رولیں ' اور جسقدر دست دسائس کي قوت ساتھ دے ' اخلاق و تمدن کے پیش کردہ مقتل پر سینہ کوبي کرلیں - یہ ماتم انسانیت نیا نہیں ہے - موجودہ متمدن ممالک کا ایک دائمي مشغلۂ تمدن ہے جو تقریباً ایک صدي سے برابر جاري ہے - جس وقت سے کہ کرۂ ارضي کي نگراني نئي قوموں کو ملي ہے - البتہ قوۃ الہیۂ قاہرہ نے اسکے موضوع میں ایک عجیب و غریب انقلاب پیدا کردیا ہے ' اور وہ انکے ہنسنے کیلیے ایک دلچسپ تماشا ہے جو اس وقت تک دنیا میں صرف رونے دھونے ہي کیلیے تھے - کل تک یورپ کا ماتم تہذیب صرف مشرق اور ایشیاء کیلیے تھا - لیکن آج پہلي مرتبہ خود یورپ ہي کیلیے ہے - وہ ہمیشہ اوروں کیلیے روتا تھا ' پر آج خود اپنے اوپر رو رہا ہے ! فالیوم الذین امنوا علی الکفار یضحکون - علی الارائک ینظرون - هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون ؟ (۸۳ : ۳۶)

اب افریقہ کے وحشت کدوں کا ماتم نہیں ہے - اب نائجیریا کے وحشیوں کا رونا نہیں ہے - اب ترکي کے مظالم کي داستان الم نہیں بیان کي جاتي - اب طنطہ کے متعصب کاشتکاروں کي تادیب کي مہم درپیش نہیں ہے - اب مراکش اور الجزائر کي وحشت کاریاں سامنے نہیں آتیں - کیونکہ اب علم و فن کے سر چشمۂ اعظم ' تمدن و شائستگي کي پائیگاہ اول ' تہذیب یورپ کے مرکز اعلی ' اور دنیا کي نئي ترقیات کے اولین و اعلی ترین مادی و ملجا ' یعني جرمني کي وحشت و خونخواري ' درندگي و سبعیت ' اور انسانیت کشي و اخلاق دشمني کا نوحۂ جانگداز اور ماتم کبری درپیش ہے - جسمیں وہ تمام آنکھیں خون کے آنسوؤں کا وافر ذخیرہ لیکر شریک ہوگئي ہیں ' جنہیں کل تک صرف مشرقي ممالک ہي کي وحشتوں پر جلد جلد خونابہ افشاني کرني پڑتي تھي :

فانظر کیف کان عاقبة الظالمین ؟

اب دنیا نے گذشتہ دو صدیوں کے تمام مشہور سنین و ایام مواثیق بھلا دیے ہیں ' اور صرف سنہ ۱۸۳۰ کي مظلومي سامنے آگئي ہے - یہ وہ سنہ ہے جب جرمني نے بلجیم کي غیر طرفداري کے معاہدہ پر دستخط کیے تھے ' لیکن اسکي فوجوں نے آج تلوار کي نوک سے اس معاہدے کے پرزے پرزے کردیے ہیں ' اور ڈاکٹر بیتھمن (جرمن چانسلر) کہتا ہے کہ معاہدے کے کھلونے کي ضرورت کي سنجیدگي کے بعد پروا نہیں کي جاسکتي -

یہ سنہ ۱۸۱۵ - کا ماتم ہے - لیکن ہمیں سنہ ۱۸۴۵ بھي یاد ہے جب پیرس کانفرنس میں مشرقي مسئلہ پہلي مرتبہ نمایاں ہوا ' اور جون سنہ ۱۸۷۸ بھي یاد ہے جب برلن کانگریس کا انعقاد ہوا ' اور پھر سب سے آخر مگر سب سے زیادہ دلگداز سنہ ۱۹۱۲ بھي یاد ہے جب جنگ کے نتائج کو جغرافیۂ ممالک پر بالکل بے اثر ظاہر کیا گیا تھا - ان بد بخت گران سنین مواثیق کو اپنے ماتم میں کوئي صف نہیں ملي ' تاہم تاریخ انکو جگہ دینے سے انکار نہیں کرسکتي !

لیکن جیسا کہ ہم نے کہا " ہم عہد و مواثیق کي عظمت کا اعتراف کرنے کیلیے اٹھے ہیں نہ کہ عہد شکنوں کي فہرست مرتب کرنے کیلیے " پس ہم بغیر سنہ ۱۸۷۸ کا ذکر کیے ہوے سنہ ۱۸۱۵ کا ذکر کرینگے ' اور گو ہمارے لیے کتنا ہي مشکل ہو مگر غیر ممکن نہیں ہے کہ ہم بغیر مشہد مقدس پر روسي گولہ باري کا تذکرہ کیے ہوے ریمس کے گرجے کي مصیبتوں پر افسوس کریں -

(اتحاد مثلث)

موجودہ عہد کي ایک بڑي عہد شکني تو یہ ہے جو جرمني نے بلجیم پر قبضہ کرکے کي - لیکن اسکے علاوہ یورپ کے مواعید و مواثیق کے صندوق سے ایک اور کاغذ بھي گم ہوگیا ہے ' جسمیں اٹلي ' جرمني اور آسٹریا کے ساتھ شریک ہوئي تھي - یہ اتحاد اسقدر اہم تھا کہ انگلستان و فرانس و روس نے اسکي زد سے بچنے کیلیے باہم سمجھوتہ کیا - لیکن انگلستان اور اٹلي کے اوس دوسرے سمجھوتہ نے (جسکا ذکر مسٹر میکالا نے اپني کتاب " اٹلیز وار " کے پہلے باب میں کیا ہے) چند لمحوں کے اندر اسے بے اثر کردیا اور دنیا نے تعجب سے سنا کہ اٹلي اپنے حلفا کا ساتھ دینے پر مجبور نہیں ہے !

(موضوع مقالہ)

موجودہ عہد تمدن و انسانیت کے یہ مواثیق و مواعید ہمارے سامنے ہیں - ہم انکے اسباب و نتائج پر بحث نہیں کرینگے - لیکن دیکھینگے کہ " اسلام " اور اسلام کي قرون اساسیہ و اصلیہ میں اخلاق و انسانیت کے اس ماتم کیلیے کوئي صدا ہے یا نہیں ؟

جبکہ بڑے سے بڑے معاہدے توڑے جارہے ہیں ' جبکہ حوادث نے ثابت کردیا ہے کہ موجودہ تمدن کے سب سے بڑے مرکز کو بھي عہد شکني کا علانیہ اعتراف ہے ' اور جبکہ صاف کہا جارہا ہے (جیسا کہ ہمیشہ کیا جاچکا ہے) کہ " ضرورت اور قوت سب سے بڑي چیز ہے " تو اخلاق کا زخمي چہرہ ' انسانیت کا دونیم دل ' صداقت اور راست بازي کے روح فرسا عالم احتضار و سکرات کیلیے ہمیں صرف اس صداے الہي کي ضرورت ہے ' جو وحشت

جاپانی نقصانات کی جو تفصیل پہلے بیان کی گئی تھی' اسکی تصحیح اسی تاریخ کے دوسرے تار میں کی گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت تک جاپانی نقصانات کی مقدار تین مقتول اور ۱۲ مجروح تھی -

۳۰ ستمبر کے سرکاری تار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو جاپانی فوج نے تسنگ تو کے دو قلعوں پر گولہ باری کی' ایک انگریزی جنگی جہاز نے بھی اس گولہ باری میں حصہ لیا - ایک قلعہ نے غیر موثر طور پر گولہ باری کا جواب دیا -

۳۰ - ستمبر تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی بیڑے کے ایک حصے نے بندرگاہ لوشی میں اپنی فوجیں اتار کے اس پر قبضہ کرلیا - لوشی تسنگ تو کے جوار میں واقع ہے - جرمن کچھہ اپنی توپیں چھوڑ گئے تھے جاپانیوں نے ان پر قبضہ کرلیا -

یکم اکتوبر کے ٹوکیو کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تسنگ تو میں معرکہ جاری ہے ۳۰ ستمبر کو ایک جاپانی محاصرہ کی توپ نے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کردیا - خود اسکی دو سرنگ صاف کرنے والی کشتیوں کو صدمہ پہنچایا' جن میں سے ایک تو بالکل تباہ ہوگئی اور ایک صرف خراب ہوئی - جاپانی مقتولین اور مجروحین کی تعداد ۲۳ ہے - جرمن جنگی جہازوں نے جاپانی پوزیشنوں پر سخت گولہ باری کی - دو افسر کام آے -

اسی تاریخ کا دوسرا تار مظہر ہے کہ جاپان نے اپنا پروگرام کسیقدر بدلدیا ہے' یعنی اب وہ سخت حملوں سے جرمن کو پیچھے ہٹانے کے بدلے اسکا آہستہ آہستہ محاصرہ جاری رکھینگے !

بحر ہند

گذشتہ اشاعت میں یہ اطلاع دیجا چکی ہے کہ ایمڈن نے بحر ہند کے مغربی سواحل کی طرف چار انگریزی جہاز اور غرق کردے ہیں' جن میں صیغہ بحریہ کا رغال بردار جہاز (کوئلہ کا جہاز) بھی ہے - کولمبو کا تار ہے کہ مندرجہ ذیل جہازوں کو ایمڈن نے غرق کردیا :

(۱) " کنگ لڈ " وزن ۳۶۵۰ ٹن - الگزنڈریا سے کلکتہ جا رہا تھا
(۲) " ٹاٹرک " وزن ۳۳۱۴ ٹن - جمعہ کی شب کو کولمبو سے روانہ ہوا تھا
(۳) رائبی بیرا وزن ۳۵۰۰ ٹن - " الگزینڈریا " سے " بٹاویا " جارہا تھا
(۴) ٹروائل وزن ۴۱۴۷ ٹن - مانیلا سے رنگون جا رہا تھا -

ان غرق شدہ جہازات کے جملہ مسافروں کو " گرافریل " پر سوار کرکے کولمبو بھیجدیا گیا -

صیغہ بحریہ کا رغال بردار جہاز " بریسک " جو کولمبو جارہا تھا گرفتار کر لیا گیا - اسکے عملے کے اشخاص بھی گرافریل پر سوار کردیے گئے اسکے چیف افسر' چیف انجینیر' باورچی اور خزانچی قید کرلیے گئے -

غرق شدہ جہاز ٹروائل کے افسر کا بیان ہے کہ ایمڈن " ایلاچور " سے شہر " کومبوک " ہوتا ہوا بحر ہند میں پہونچا - چونکہ ایمڈن یہاں ۵۰ دن سے ہے اسلیے وہ نہایت کثیف حالت میں ہے -

ایک انگریزی کپتان کا خیال ہے کہ ان دریاؤں میں دو جرمن جہازات شامل ہیں - کپتان کے خیال میں صرف ایک ایمڈن سے ان حادثات کا وقوع میں آنا طبیعی طور پر ناممکنات میں سے ہے - غالبا ایک جہاز نے کچھہ دنوں کے لیے اپنا نام تبدیل کردیا ہے' اور وہ غالبا کونگسبرگ ہے -

مسٹر رو برٹسن (رائبی بیرا جہاز کا چیف انجینیر) کا بیان ہے کہ ایمڈن نے جملہ لاسلکی خبروں کو معلوم کرلیا ہے' اور افشاے راز کے خیال سے اس نے خود کبھی ایک تار بھی روانہ نہیں کیا -

حادثۂ الیمۂ بج بج

گذشتہ اشاعت میں حادثہ الیمہ بج بج کا تذکرہ مختصراً ہوچکا ہے - اس ہفتہ میں بھی بوجہ قلت گنجایش صرف ان رسمی و غیر رسمی اطلاعات کی تلخیص پر اکتفاء کیا جاتا ہے' جو اس ہفتہ میں شائع ہوئی ہیں - انشاء اللہ العزیز آئندہ کسی قریبی اشاعت میں آپ اس سانحۂ محزنہ پر ایک مفصل و مصور بحث پڑھینگے -

مشہور کوماگاٹو جہاز جس پر سکھہ مسافر کنیڈا سے واپس آرہے تھے ۲۹ ستمبر کو ہوگلی پہنچا - مسافر جب اترنے لگے تو ان سے بعض سرکاری عمال نے یہ کہا کہ " آپلوگ براہ راست پنجاب جائیں" مگر انہوں نے بعض غیر معلوم وجوہ کی بناء پر اسے منظور نہ کیا' اور کلکتہ پا پیادہ روانہ ہوگئے - فوج کا ایک دستہ ان کو واپس لانے کے لیے روانہ کیا گیا - جو اس کاروان عازم کلکتہ کو بج بج واپس لایا -

اسٹیشن پر ایک افسر مسٹر ڈونلڈ نامی نے ایک سکھہ افسر کو بلایا - بیان کیا جاتا ہے کہ طلبی کا مقصد یہ تھا کہ اسکو ان مسافروں کی موجودہ حالت سے مطلع کیا جاے اور اس سے کہاجاے کہ وہ اپنے اخوان طریقت و ملت کو تعمیل حکم کے لیے فہمایش کرے' مگر یہ سکھہ مسافر اس طلبی پر بر افروختہ ہوگئے -

انکے کوٹوں کی جیبوں میں ریوالوریں چھپی ہوئی تھیں -

بزیر دلق مرقع کمند [illegible]

انہوں نے فوراً نکالیں اور سر کرنا شروع کر دیں -

کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ان " باغیوں " کا مقابلہ کیا گیا' جسمیں سر فریڈرک ہالی ڈے پولیس کمشنر کلکتہ اور دیگر یوروپین افسروں نے بنفس نفیس حصہ لیا' مگر شاید یہ کافی نہ ہوا - فوجی دستہ جو انکو واپس لایا تھا وہ باہر کھڑا ہوا تھا' اسلیے اسے اطلاع نہ ہوئی کہ اسٹیشن کے اندر معرکہ ہو رہا ہے - مگر جب اسے خبر ہوئی تو اسنے بھی اپنا فرض ادا کیا لیکن یہ " باغی " اپنے تمرد و بغاوت میں اسقدر سخت تیز کہ اس پر بھی باز نہ آئے' اور فوراً قرب و جوار کی دوکانوں میں پناہ گزین ہوکے مستقل طور پر آتشباری شروع کر دی' مگر بالآخر یہ باغی منتشر ہوگئے - فوج اور پولیس بھاگنے والوں کی تلاش و جستجو میں مصروف و سرگرم ہے -

کوماگاٹو میں کل مسافر ۳۲۰ یا ۳۳۰ تھے - یہ ان ۶۰ مسافروں کے علاوہ ہیں جو بطیب خاطر وطن واپس چلے گئے -

اس ہنگامہ جدال و قتال میں جسقدر سکھہ مسافر کام آئے ہیں انکی تعداد ۱۶ بیان کی جاتی ہے - شدید مجروحین کی تعداد ۷ ظاہر کی گئی ہے - مجروح و غیر مجروح ماخوذین کی تعداد ۷۸ ہے -

یہ یکم اکتوبر کی خبر تھی ۲ - اکتوبر کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ کوماگاٹو کے مسافر علاوہ ان ۶۰ مسافروں کے جو پنجاب روانہ ہوگئے ہیں کل ۱۶۰ ہیں - جسمیں ۱۶ مقتول اور بقیہ زیر حراست اسپتال میں ہیں -

گورنمنٹ کے کل پانچ آدمی کام آئے ہیں -

اطلاع

ہمارے جن ایجنٹ اور معاونین کرام کے پاس نمبر ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ موجود ہوں اگر وہ یہ نمبر دفتر کو قیمتاً دیسکیں تو براہ مہربانی بذریعہ وی - پی بھیجدیں -

یہی تمام چیزیں اسلام کي روح هیں ' اور قرآن حکیم بار بار اونکي تجدید کرتا ہے - روزہ ' نماز ' زکوۃ جہاد کي ترغیبات و فضائل سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ' لیکن جس طرح قرآن کریم نے ان تمام ں کو تر و تازہ رکھا ہے ' اوسي طرح اوس نے عہد و میثاق کي پابندي پر بھي مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی ہے ' بلکہ اوسکو مسلمانوں کے مخصوصات میں شمار کیا ہے ' اور اپنا مخاطب صحیح اونھي لوگوں کو بنایا ہے ' جو پابندي عہد کرتے هیں :

افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحق کمن هو اعمی انما یتذکر اولو الالباب الذین یوفون بعهد الله ولا ینقضون المیثاق و الذین یصلون ما امر الله به ان یوصل و یخشون ربهم و یخافون سوء الحساب (۱۳ : ۱۹)

کیا وہ شخص جو یہ یقین رکھتا ہے کہ رسول پر خدا کي طرف سے جو کچھہ نازل ہوا ہے وہ حق ہے ' مثل اوس شخص کے ہوسکتا ہے جسکے دل کي آنکھیں اندھي ہوگئی هیں ؟ قرآن حکیم سے صرف وهی لوگ نصیحت حاصل کرتے هیں جو اہل دانش هیں ' اور نیز وہ لوگ جو خدا کے عہد کو پورا کرتے هیں ' عہد شکنی نہیں کرتے ' اور خدا نے اعزہ و اقارب کو جس رشتے میں منسلک کردیا ہے ' اوسکو جوڑتے رهتے هیں - مشرکین کی طرح کاٹتے نہیں - وہ خدا سے ڈرتے هیں ' اسلیے اوسکي زمین میں عہد شکني کرکے فساد نہیں پھیلاتے "

کیونکہ تمام اعمال کي طرح قیامت میں معاهدوں کا دفتر بھي پھیلایا جائیگا ' اور اوسکي عدم پابندي پر سخت مواخذہ کیا جائیگا :

و اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (۱۷ : ۳۹)

وفاے عہد کرو کیونکہ عہد کے متعلق خداوند کے حضور تم پوچھے جاوگے !

(دعوۃ قرآنی)

انهي فضائل اخلاق سے مسلح هوکر اسلام میدان جہاد میں بھي آیا ' اسلیے اوس نے جس طرح اقامت صلوۃ الخوف سے صف لشکر کو نمازیوں کي منتظم جماعت ' اور میدان جہاد کو وسیع مسجد کی صورت میں بدل دیا ' ٹھیک اوسي طرح اوس نے ساعت قتال کو ایک مؤتمر السلام (صلح کانفرنس) بھي بنا دیا ' جس میں معاهدہ کي پا بندي کا حلف اوٹھایا جاتا ہے !

اس بنا پر قرآن مجید میں معاهدوں کے متعلق خاص احکام مقرر کردیے گئے هیں ' اور جنگ و صلح ' دونوں زمانے میں اونکي پابندي یکساں طور پر فرض کر دیگئي ہے :

الا الذین عاهدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیا و لم یظاهروا علیکم احدا فاتموا الیهم عهدهم الی مدتهم ان الله یحب المتقین (۴ : ۹)

مگر وہ مشرکین جن سے تم نے عہد کرلیا ہے اور ان لوگوں نے کسي قسم کي عہد شکني نہیں کي ہو ' اور تمهارے خلاف تمهارے کسي دشمن کو مدد بھي نہیں دی ہے ' سو جس مدت تک کیلیے تم نے معاهدہ کیا ہے اوسکو پورا کرو ' گو وہ کافر هیں - کیونکہ عہد کی پابندي بڑی هي پرهیزگاری ہے ' اور خدا صرف پرهیزگاروں هي کو دوست رکھتا ہے -

سورۂ توبہ میں فرمایا :

الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین (۷ : ۹)

جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے ' جب تک وہ لوگ اپنے عہد پر قائم رهیں ' تم بھي قائم رهو ' یہ استقامت وفا نری هي پرهیزگاری کا کام ہے ' اور یقین کرو کہ خدا صرف پرهیزگاروں هي کو دوست رکھتا ہے -

(اسلامی اخلاقي قرباني)

اسلام کے ابتداے زمانہ غربت میں ضعفاء مسلمین کا ایک گروہ تھا ' جو اتني طاقت ' اتنا سامان ' اتنا زاد راہ نہیں رکھتا تھا کہ هجرت کیلیے آمادہ هو جاے ' اور کفار کے پنجہ سے اپنے آپ کو آزاد کرے - اسلام نے اگرچہ بعض موقعوں پر اسکو ضعف عزیمت کي بنا پر ترغیب آمیز ملامت کي ہے ' لیکن کہیں کہیں اوسکي بیکسي پر آنسو بھي بہاے هیں - پس یہ گروہ اسلام کی اعانت و امداد کا هر طرح مستحق تھا ' لیکن قرآن مجید نے اوسکي اعانت کو بھي وفاے عہد پر قربان کردیا ہے '

و الذین آمنوا و لم یهاجروا مالکم من ولایتهم من شی حتی یهاجروا و ان استنصروکم في الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق والله بما تعملون بصیر (۷۳ : ۸)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد هجرت نکر سکے ' تو جب تک وہ هجرت نہ کرلیں اونکي حفاظت و اعانت کي ذمہ داري تم پر قانوناً تو فرض نہیں ' ہے البتہ اگر وہ مذهبي معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر اونکی اخلاقی مدد فرض ہے - لیکن تم اونکو کفار کي اوس جماعت کے خلاف هرگز مدد نہیں دے سکتے ' جنکے ساتھہ تمنے معاهدہ کرلیا ہے - خدا تمهارے اعمال کو اچھي طرح دیکھتا ہے -

(انتہاء سماحت)

قرآن حکیم نے پابندي عہد کی ایک عملی صورت اور بھي بتائي ہے ' جو ایک طرف تو اسلام کے اصل مقصد کی تکمیل و تائید کرتي ہے ' دوسرے طرف کفار و مشرکین کے جان و مال کي حفاظت کرتي ہے :

و ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه ما منه ذلک بانهم قوم لا یعلمون (۶ : ۹)

اور اگر کوئی مشرک تمهارے پاس پناہ لے تو اوسکو فیاضي کے ساتھہ پناہ دو ' یہاں تک کہ خدا کي بھیجي هوئي آیات کو وہ خوب سن لے - پھر اوسکو باحتیاط اسکے گھر تک یا اوسکي دوسرے پناہ گاهوں تک پہونچا دو - وہ لوگ جنگ و جدال اور غدر و بیوفائي اسلیے کرتے هیں کہ قرآن کي طرف کان نہیں لگاتے - اگر اوس سے واقف هوتے تو تمهاري هي طرح پابند عہد هوجاتے !

(حقیقی مشکلات اخلاقي)

قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم یہی ہے ' لیکن کبھي کبھی عہد کي پابندي نا ممکن هو جاتی ہے ' اسلیے قرآن حکیم نے اوسکے مواقع بھی بتا دیے هیں - ان موقعوں پر بھی قرآن حکیم کی تعلیم یہ ہے کہ نقض عہد میں مسلمانوں کو کبھي پیش قدمی نہیں کرنی چاهیے - البتہ اگر کوئی قوم نقض عہد کرنا چاہے ' تو مسلمان بھي اوسکے عہد وفا کو بھلا سکتے هیں :

و اما تخافن من قوم خیانة فانبذ الیهم علی سواء ان الله لا یحب الخائنین (۶۰ : ۸)

اگر تم کو کسی قوم سے بہ خوف هو کہ وہ عہد کرکے خیانت کریگي اور اوس عہد کو توڑ دیگی ' تو تم بھي اوس عہد کی پابندي سے اوسکي طرح بري هوجا سکتے هو - کیونکہ خدا خائن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا -

(اسلامی اخلاقی مصالح)

قرآن حکیم کي یہي اخلاقی تعلیم ہے ' جسکی روشن مثالیں آگے آئینگی ' لیکن همکو اسلام کے کارنامہ اعمال میں جس روح کي تلاش کرنی چاهیے ' وہ تمام دنیا کے نظام اخلاق سے مختلف ہے - دنیوي سلطنتیں مصالح کے لحاظ سے معاهدہ کرتی هیں ' ا

رخونخواري كي اس فضاء ابليسي كے سامنے اعلان كرسكے كه " سچائي اور اخلاق سے بڑھكر آور كسيكو حق طاقت فرمائي نهيں " گو دنيا اوسے جانتي هے' مگر اوسے پهر ياد دلانا چاهيے كه وه صرف " اسلام " هے !

(ا)

اسلام سے پہلے دنيا كي اخلاقي زندگي پر ايك عام موت طاري هوچكي تهي' حضرت عيسى عليه السلام كی معجزانه طاقت چند مرده اجسام' اور چند افسرده ارواح ميں حركت پيدا كرکے اپنے اصلي آشيانه ميں جا كر چهپ گئی تهي' اور چهه سو برس كی اس وسيع مدت نے روح حيات كي اس خفيف اور نا مكمل جنبش كو بهي مبدل به سكون كر ديا تها' اس ليے تمام دنيا كا شيرازۂ اخلاق درهم برهم هوگيا تها - اسلام ايك زندگی تها' جو دنيا كي روح يعني فضائل اخلاق كو زنده كرنے آيا تها' چنانچه آنحضرت صلى الله عليه و سلم نے اپني بعثت كا صرف يه مقصد بيان فرمايا تها :

انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق !

ميں صرف فضائل اخلاق كي تكميل اور احياء كے ليے خدا كی طرف سے بهيجا گيا هوں !

اس مقصد اهم كے ليے وه دنيا ميں آيا اور ماده عالم كے ايك ايك جزو كو ٹٹولا - اگرچه اس روحاني نبض شناسي نے اوسكے ايك ايك ريشه كو روح سے خالي پايا تاهم اوسكے تمام قواء زندگي ميں جس چيز پر سب سے زياده موت كی افسردگی طاري تهي' وه پابندي عهد كي اخلاقي قوت تهي -

(امم قديمه)

امم قديمه ميں سب سے زياده قديم مذهب يهوديوں كا تها جو تمام عرب پر روحانی حكومت كر رها تها' ليكن يه مذهبي حكومت بهي هر قسم كے قيود سے' هر قسم كے پابنديوں سے' هر قسم كے قول و قرار سے' بالكل آزاد تهي - چنانچه قرآن مجيد نے بار بار اوسكي بد عهديوں پر تنبيه كي هے !

او كلما عهدوا عهداً نبذه فريق منهم بل اكثرهم لا يومنون (۲ : ۹۴)

وه لوگ جب كبهی كوئي عهد كرينگے' تو كيا ايك گروه اسكي پابندي كي رسی اپنے گلے سے نكال پهينكيگا؟ يه حال صرف ايك گروه هی كا نهيں هے' بلكه اونميں اكثر ايمان نهيں لاتے' اور ايمان هی ايك ايسی قوت هے جو پابندي عهد پر مجبور كرسكتی هے !

الذين عاهدت منهم ثم ينقضون عهدهم في كل مرة وهم لايتقون (۸ : ۵۸)

وه يهودي جنسے تم معاهده كرتے هو پهر وه بار بار اوسكو توڑ ديتے هيں' اور خدا سے بالكل نهيں ڈرتے -

يهوديوں هی كی خصوصيت نهيں اون سے پہلے بهي مذهب كا اخلاقي قالب ايفاء عهد كی روح سے خالي ره چكا هے - چنانچه قران مجيد نے امم قديمه كی بد اخلاقيوں كے سلسلے ميں اونكی بد عهدی كا بهی خاص طور پر ذكر كيا هے :

و ما وجدنا لاكثرهم من عهد و ان وجدنا اكثرهم لفاسقين (۷ : ۱۰۰)

هم نے اكثر قديم قوموں كو بدعهد پايا جسكی وجه يه هے كه اون ميں اكثر فاسق اور بد اخلاق تهے -

اسلام سے پہلے دنيا ميں بد اخلاقی كے دائرے نے جو وسعت حاصل كرلی تهی' اوسكے محيط نے عمومی طور پر هر طرف سے عرب كو گهير ليا تها - اسليے وه نقض عهد ميں بهي تمام دنيا سے گوے سبقت لےگيا تها' اور سچ تو يه هے كه عرب كے شر و فساد' جنگ و جدال اور لوٹ مار كا سنگ بنياد بهی وهی تها -

الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه و يقطعون ما امر الله به ان يوصل و يفسدون في الارض اولئك هم الخسرون (۲ : ۲۵)

جو لوگ قول و قرار كے استحكام كے بعد خدا كے عهد كو توڑ ديتے هيں' خدا نے اعزه و اقارب سے جس طرح مل جل كر رهنے كا حكم ديا هے' اوسكی خلاف ورزي كرتے هيں' اور اونكے رشته اخوت و مودت كو كاٹ ديتے هيں - قانون بين المللي كے فطرتي معاهدے توڑ كر خدا كي زمين ميں فتنه و فساد كرتے رهتے هيں' اور سمجهتے هيں كه هم لوٹ مار اور جنگ و جدال كے ذريعه ايك كامياب زندگي بسر كرينگے' تو ايسے شريروں كو يقين كرنا چاهيے كه اس كا نتيجه صرف نا كاميابی هي كي صورت ميں ظاهر هوگا - وه كبهي فلاح نه پائينگے !

دوسري جگهه فرما :

كيف وان يظهروا عليكم لا يرقبوا فيكم الا و لا ذمة يرضونكم بافواههم و تابى قلوبهم و اكثرهم فاسقون (۹ : ۸)

كيونكر تم لوگ كفار كے ساتهه اخلاقي زندگی بسر كرسكتے هو' حالانكه اونكي حالت يه هے كه جب كبهی تمپر معمولی غلبه بهي حاصل كرليتے هيں' تو قول و قرار اور عهد و ميثاق كي بالكل نگهداشت نهيں كرتے - تمهيں بچوں كي طرح بهلانيكے ليے منهه سے تو عهد كر ليتے هيں' ليكن اونكا دل اوسيوقت سے اوسكا انكار كرنے لگتا هے - ان ميں اكثر فاسق هيں' اسليے اونكے قول و قرار كا كوئي اعتبار نهيں !

(اخلاق كي نشاة جديده)

اگر دنيا كا اخلاقي قالب صرف مرده هوتا تو اسلام اوس ميں جديد روح پهونك سكتا تها' ليكن صحراء عرب كي گرم هوا نے اوسكو بالكل متعفن كرديا تها - لاش جب سڑ جاتي هے تو اوسكے تمام اعضاء و جوارح گسسته هو جاتے هيں - اسليے روح پهونكنے سے پہلے اوسكے تمام اجزاء كو جوڑنے كي ضرورت هوتي هے' ليكن عرب كا اخلاقي قالب اس حد سے بهي گذر چكا تها - پس اسلام نے ايك جديد قالب تيار كيا' اور بالكل نئے اجزاء سے اوسكو مركب كيا - پهر اوس نے اسي قالب ميں ايمان كي جديد روح پهونكي' اور اس روح نے اوسكے اجزاء كي جن خفته قوتوں كو بيدار كيا' اون ميں ايك وفاے عهد كي اخلاقي طاقت بهي تهي :

ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق و المغرب ولكن البر من آمن بالله و اليوم الاخر و الملئكة و الكتب والنبيين وآتى المال على حبه ذوى القربى و اليتمى و المسكين و ابن السبيل و السائلين وفي الرقاب و اقام الصلوة وآتى الزكوة و الموفون بعهدهم اذا عاهدوا و الصبرين في الباساء و الضراء و حين الباس اولئك الذين صدقوا و اولئك هم المتقون (۲ : ۱۷۲)

نيكي صرف يهي نهيں هے كه مشرق و مغرب كي طرف رخ كرليا جاے - اصلي نيكي دوسري هي چيز هے - خدا كا نيك بنده وه هے جو خدا پر' قيامت پر' فرشتوں پر' آسماني كتابوں پر' انبياء سابقين پر ايمان لاتا هے - پهر باوجود اسكے كه اوسكو مال كي محبت اور ضرورت هوتي هے' اوسكو اعزه و اقارب كو' يتيم بچوں كو' غريبوں كو' مسافروں كو سائلوں كو بطور احسان كے ديتا هے' اور اوسكے ذريعه غلاموں كو آزاد كراتا هے - نيز وه لوگ جو عهد كركے اوسكو پورا كرتے هيں' مصيبت كے وقت صبر كرتے هيں' اور لڑائي كے ميدان ميں ثابت قدم رهتے هيں ! يهی لوگ وه پاك بندے هيں' جنهوں نے جو كچهه كها اوسكو سچ كر دكهايا - كيونكه خدا' اسكے رسول' اور اسكی مخلوق كے عهد كی زبان سے' دل سے' عمل سے' خوشی ميں' غم ميں' صلح ميں' جنگ ميں' هر حالت ميں انهوں نے پابندي كی - يهی لوگ حقيقی پرهيزگار هيں -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس ! !

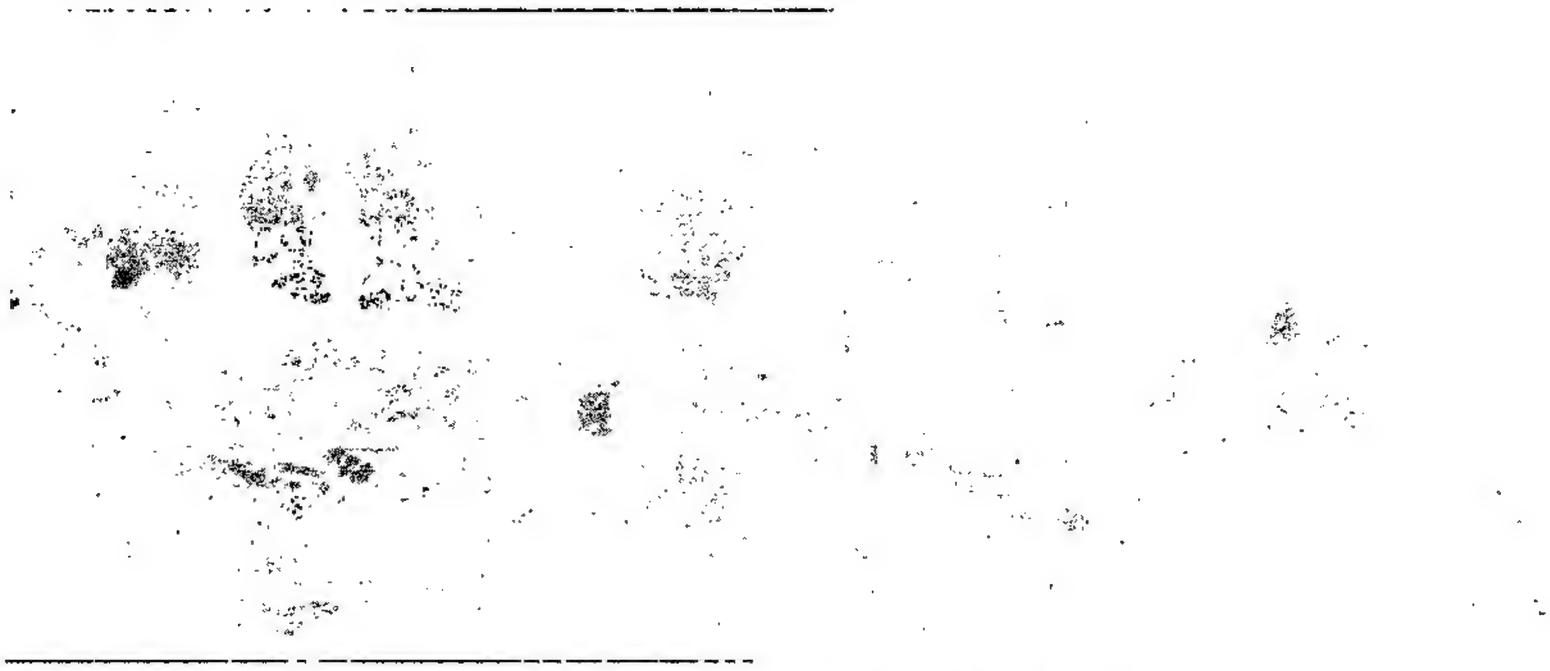

جرمن توپخانہ کا ایک منظر جو میدان جنگ میں نصب ہے

تصادم افواج کا ایک منظر ہائل جسمیں جرمن اور انگریزي سوار ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیغیں علم کیے ہوے پوري سرعت کے ساتھہ جارہے ہیں

اثناے دور میں انگریزي بیڑے کا ایک منظر عمومي

مصالح ہی کے لحاظ سے اوسکو توڑ بھی دیتی ہیں ' لیکن اسلام مصالح کا پابند نہیں ہو سکتا - وہ ایک عظیم الشان روحانی طاقت کا سفیر ہے ' اور وہ معاہدے کی پابندي اوسی روحانی طاقت کے تحفظ کیلیے کرتا ہے :

و اوفوا بعہد اللہ اذا عاہدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون ولا تکونوا کالتي نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھي اربی من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ (۱۶ : ۹۳)

جب کسي سے عہد کرو تو اوس عہد کو پورا کرو - عہد ایک قسم ہے ' اور قسم کو پختہ ہو جانیکے بعد ہرگز نہ توڑو - تم اسکو کیونکر توڑ سکتے ہو ' حالانکہ تمام دنیا مصالح کي بنا پر عہد کرتي ہے - اور اوسکو مدتوں قائم رکھتی ہے ' لیکن تم نے تو خدا کو اپنا کفیل بنا لیا ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے - مصالح بدل سکتے ہیں ' لیکن خدا اور خدا کا بخشا ہوا نور ایمان تو بدل نہیں سکتا ؟ وہي تمہارے عہد وفا کا ذمہ دار ہے ' کیونکہ وہ تمہارے اعمال سے اچھي طرح واقف ہے ' اور اوس عورت کے مثل نہ بن جاو جس نے اپنا سوت کات کر پھر اوسکو ادھیڑ ڈالا ہو - تم لوگ اپني قسم اور اپنے قول و قرار کو شر و فساد کا ذریعہ بنانا چاہتے ہو کہ ایک قوم دوسرے قوم سے قوي تر ہو جاے - لیکن عہد میں ضعیف و قوي کي تخصیص نہیں - اسکے ذریعہ سے خدا صرف تمہاري طاقت ایمان کي آزمایش کرتا ہے !

پس اسلام نے پابندي عہد کا جو اخلاقي نظام قائم کیا ہے ' وہ حصون ' بلجیم و استحکامات پیرس سے زیادہ مضبوط ہے - اگر تمام سلطنتیں مصالح کي پابند ہیں ' تو اسلام کا سررشتہ وفا ایک ازلی طاقت کے ہاتھہ میں ہے ' جس میں صرف اوسي اصول فطري کي بنا پر تغیر و تبدل ہو سکتا ہے ' جو تمام دنیا کو بدلتے رہتے ہیں :

ان اللہ لا یغیر بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (۱۳ : ۱۲)

خدا کسي قوم کي حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ کہ خود اپني حالت کو نہ بدل دے -

اس بنا پر اسلام نے کسي قوم کي عہد وفا کو اسیوقت بھلایا ہے ' جب پہلے اوسي قوم نے پیش قدمي کی ہے ' فانبذ الیہم علی سواء -

اسلام کا سررشتہ عہد و وفا نہ مکڑي کے جالے کي طرح ضعیف کو اولجھاتا ہے اور نہ قوي سے ٹوٹتا ہے ' اوس پر نہ تو عظیم الشان کانفرنسیں اثر ڈال سکتي ہیں ' نہ ہیگ کا عظیم الشان قصر السلام اوسکے ضعف و قوت پر کوئی اثر ڈال سکتا ہے - وہ ایک روحاني طاقت کے ہاتھہ میں ہے ' جو تمام دنیا کے سر پر سایہ افگن رہتا ہے - ید اللہ علی الجماعۃ - اسلیے اوس نے تمام دنیا سے اخلاقی معاہدہ کر لیا ہے ' اور وہ ہر وقت اوسکی پابندي پر مجبور ہے - جب ایک مسلمان دکاندار اپني دکان پر بیٹھتا ہے ' تو اسکا نور ایمان اوس سے صدق و دیانت کا عام معاہدہ لے لیتا ہے :

و اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا و اوفوا الکیل اذا کلتم و زنوا بالقسطاس المستقیم ذلک خیر و احسن تاویلا (۱۷:۳۶)

عہد کو پورا کرو ' کیونکہ عہد کی پابندي و عدم پابندي پر سوال و مواخذہ ہوگا - جب کوئي چیز ناپ کر فروخت کرو تو پیمانے کو پورا بھر کے دیا کرو ' یہ حسن معاملہ کا بہترین طریقہ ہے ' اور اسکا انجام دین و دنیا دونوں میں اچھا ہے -

اگر کوئي دکاندار اسکی پابندي نہیں کرتا تو وہ خدا کا اوسی طرح گناہ گار ہے ' جسطرح ایک مصلحت اندیش بادشاہ جس نے بعض مصالح کی بنا پر عہد شکنی کي ہے -

ویل للمطففین الذین اذا اکتالو علی الناس یستوفون و اذا کالوہم او وزنوہم یخسرون (۸۳:۲)

ان کم دینے والوں پر لعنت ہے ' جو لوگوں سے پورا ناپ کر لیتے ہیں ' پر جب دیتے ہیں تو کم کر کے !

ہوائي بیڑہ

(ضمیمۂ مصورہ کے ایک مرقع کي تشریح)

لڑائي کے ہوائي بیڑے کے لیے جس قسم کے طیارات کی ضرورت ہوتي ہے ' اسپر آجکل ماہرین فن پرواز و جنگ بحث کر رہے ہیں '

ایک جنگی ہوائی بیڑے کے لیے مختلف قسم کے طیارات کي ضرورت ہوتي ہے - طیارہ کي یہي مختلف اقسام ہیں جو ہوائی بیڑے کے اس دلچسپ مرقع میں دکھائے گئے ہیں -

سب سے زیادہ بلندي پر زپلن کے طرز کا ایک جرمن طیارہ ہے - یہ نہایت مضبوط بنا ہوا ہے اور اسکا انجن بہت عمدہ ہے - اسکے ساتھہ دو گاڑیاں ہیں - ایک خشکي پر اترنے کیلیے ہے اور دوسري دریا میں -

اس قسم کے طیارے کي پہلی صفت یہ ہے کہ یہ تفتیش و تحقیق کا فرض نہایت خوبی سے انجام دیسکتا ہے ' کیونکہ اگر یہ اپنے مرکز سے دور بھي ہوجاے یا خشکي سے تري میں اور تری سے خشکي میں چلا آے ' جب بھي اسے کوئی خطرہ نہیں - اسلیے کہ اسکے علاوہ یہ طیارہ آتشگیر مادہ بھی اپنے ساتھہ لیجا سکتا ہے اور اگر وقت پڑے تو اوسے دشمن سے جنگ آزما ہونے میں بھی پس و پیش نہوگا - اسکا نام " اجڈور جبل " ہے -

اسکے نیچے اس سے چھوٹا طیارہ ہے - یہ صرف تفتیش حال کیلیے دریا میں کام آتا ہے - اسمیں کوئي فریم یا ڈھانچہ نہیں ہوتا ' صرف بڑے بڑے تھیلے ہوتے ہیں ' جنمیں گیس بھر دیا جاتا ہے - جب چاہیں گیس کو نکالکے تھیلوں کو لپیٹ لے سکتے ہیں - اس قسم کے طیارات کو " سیمي ڈرجبل " کہتے ہیں -

تیسرا جہاز بڑے قد کا بائي پلین ہے - یہ خشکي اور پانی دونوں میں اتر سکتا ہے - خشکي پر اترنے کیلیے اسمیں پہیے اور پانی میں اترنے کیلیے فلوٹ بنائے جاتے ہیں - انگریزي میں " فلوٹ " طیارے کے اس حصہ کو کہتے ہیں ' جسکي وجہ سے وہ پانی پر تیرتا رہتا ہے -

اسمیں زود کار توپیں بھي ہوتی ہیں ' جو اوپر نیچے اور دہنے بائیں گولہ باري کرتي ہیں - اسکا نام " ہیڈرو پلین " ہے -

اس طیارے کے نیچے جو ایک بڑا ایروپلین نظر آرہا ہے - یہ اغلباً آیندہ چلکے اڑتي ہوئي کشتي کي شکل اختیار کرلیگا - اسکو پراپلر چلائینگے - پراپلر انگریزي میں اس آلے کو کہتے ہیں جو کسي چیز کو آگے ڈھکیل کے چلاتا ہے -

یہ مشین پانی میں اڑیگي اس سے " ڈرجیبل " طیارے پر حملہ آور ساحل کي ناکہ بندي ہوا کریگی -

سب سے نیچے آپ ایک جہاز دیکھتے ہونگے اور اسکے آگے ایک چھوٹا سا طیارہ نظر آتا ہوگا - یہ جہاز بیٹل شپ ہے اور طیار " مونو پلین " - مونو پلین طیارہ کي ایک خاص قسم ہے - جس کا امریکہ میں تجربہ کیا گیا ہے جو کامیاب ثابت ہوا -

اس مونو پلین کا قد مختصر ' مگر اسکے انجن کی طاقت زیادہ ہوگي - اسکے پروپلر کھینچنے والے اسکرو ہونگے - اور پھر اسطرح لگائے جائینگے کہ وہ آسانی سے علحدہ ہوسکیں - یا اگر سوء اتفاق سے طیارہ دفعتاً پانی سے بہت ہي قریب آجاے تو یہ پھر فوراً اوس سے نکال لیے جاسکیں -

تمام طیارات میں بہترین و اعلی قسم " زپلن " جہاز ہیں - اور انپر جرمني کا قبضہ ہے -

حادثہ مدھشہ "ایمڈن" ! خلیج بنگال و مدراس !

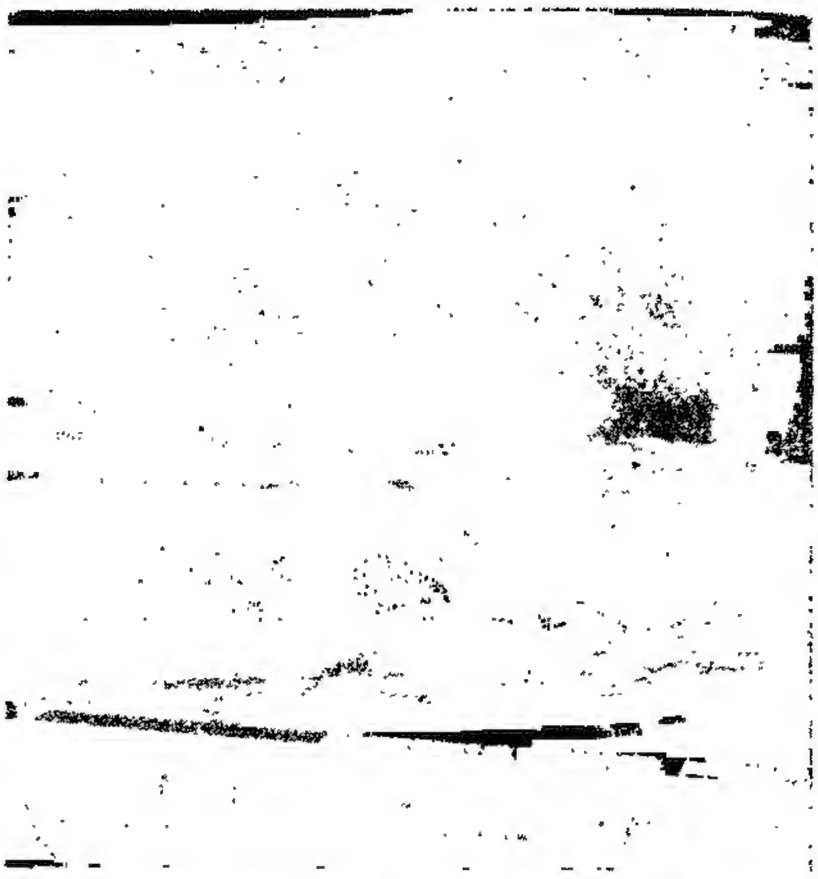

کراسن تیل کے تالابوں کا ایک منظر عمومی جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کر دیا ہے

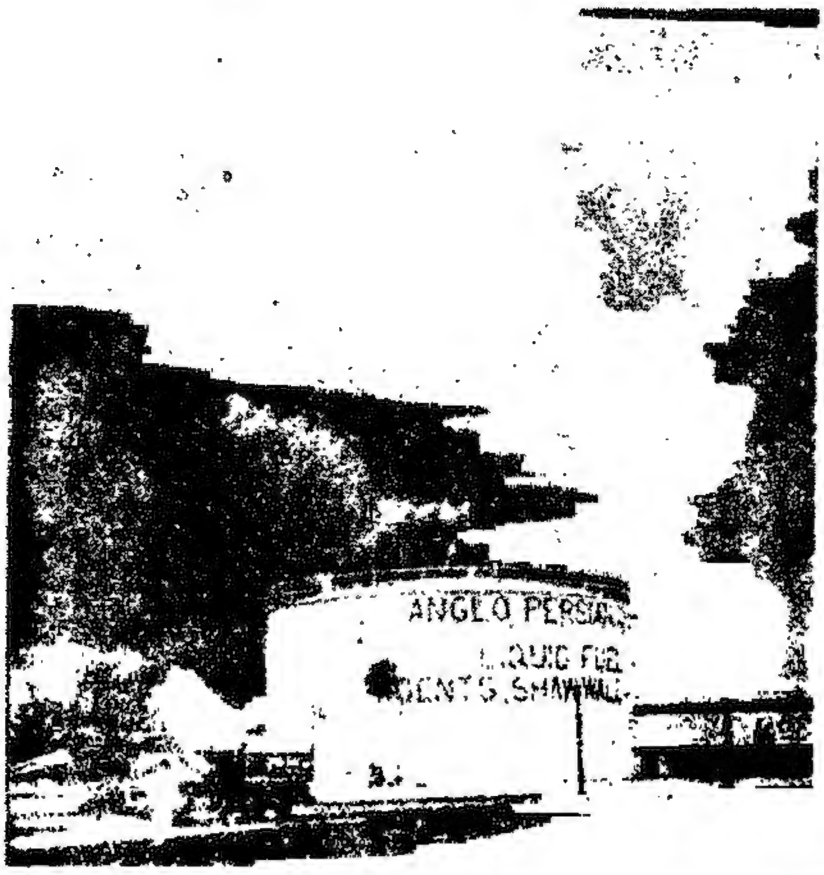

برھما اوئل کمپنی کا ایک تالاب جس پر دو گولے آکر گرے ھیں اور اس سے قبل اسکے بائیں جانب ایک تالاب سے سر بفلک شعلے بلند ہو رہے ھیں

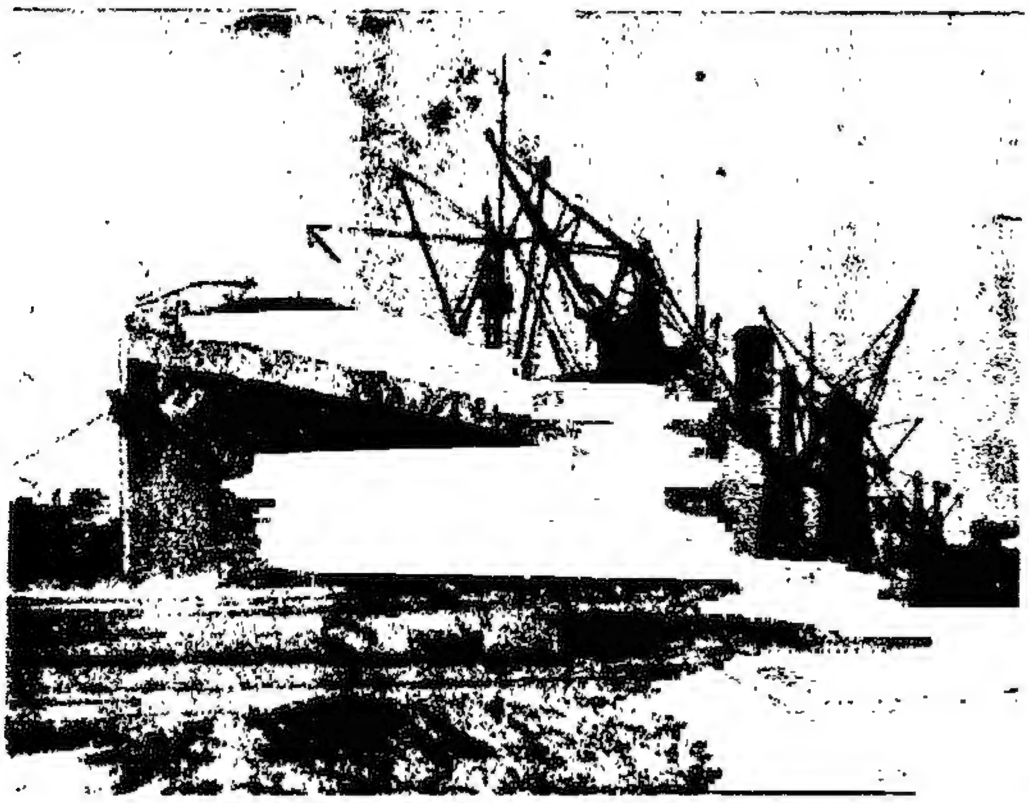

ایس - ایس ڈپلومیٹ نامی جہاز جسے ۱۳ ستمبر کو ایمڈن نے خلیج بنگال میں غرق کر دیا ہے

ساحل دریا کا ایک منظر آتشیں جسمیں کراسن تیل کے ایک جلتے ہوئے تالاب کے شعلے نظر آرہے ھیں

کراسن تیل کا آخری تالاب جس سے قیامت خیز شعلے بلند ہو رہے ھیں

بلجیم کے دار السلطنت [illegible] میں داخل ہونے کے بعد جرمنی [illegible] کی ایک قطار دستوں [illegible] کے ساتھ ایک راستے سے گزر رہے ہیں

ایک سوویٹ روسی [illegible] اور [illegible]

ملک کا ساکن جس پر راستہ کا نام لکھا ہوا ہے ایک [illegible] شخص اس نوشتہ
نام کو مٹا رہا ہے تاکہ جرمن فوجوں کو صحیح راستہ نہ معلوم ہوسکے

شمال فرانس میں قتال و جدال کا ایک ۔ جرمن دستے میں
فرانسیسی اور جرمن سوار سرگرم ہیں

[illegible] کی ایک جنگ کا منظر روسی دستوں [illegible] گاڑیاں بھی نظر
آرہی ہیں جن پر روسی [illegible] باربرداری کا دار و مدار ہے

فلسفهٔ

الحــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۲)

(عقلی غارتگری)

اگرچه هر جنگ بلکه معمولی شورش بهي ان تمام نتائج کو لازمي طور پر پیدا کردیتی هے جنکی طرف گذشته صحبت میں هم ایک سرسری اشاره کرچکے هیں - لیکن جنگ کے اشتداد و ضعف کے ساتهه ان نتائج میں بهی مد و جزر هوتا رهتا هے - یعني جنگ کا حمله جس قوت کے ساتهه جسم و ماده پر هوگا ' اوسي شدت کے ساتهه عقل و روح بهی اوس سے متاثر هوگی - اگر جنگ نے سر میں ایک معمولی سی ٹهوکر لگادی تو دماغ میں بهی خفیف سي جنبش پیدا هوگی - تاهم جس طرح هر جنگ چهرهٔ کائنات کو کچهه نه کچهه ضرور زخمی کر دیتی هے ' اوسی طرح همارا دماغ بهي اوسکے حمله سے کلیتاً محفوظ نہیں رہ سکتا -

اسلیے جبکه هم بهش قیمت خون ' اور خون سے زیاده عزیز " دینار سرخ " کی بربادي پر ماتم خوانی کرنے کیلیے صف ماتم بچهاتے هیں ' تو همکو اپنے سرمایه عقل و هوش کی تباهي پر بهي ایک حلقهٔ ماتم قائم کرنا چاهیے - نتائج مجموعي طور پر همارے پیش نظر هیں ' اور وه همارے سامنے عالم عقل و روح کی بربادي کا ایک عبرت خیز منظر پیش کرتے هیں - معرکهٔ کارزار کے گرم هونے کے ساتهه هی هماری عقل اس قدر اندهی هوجاتی هے که تناقض و تباین کے بدیهی اجتماع کو بهی ممکن سمجهنے لگتی هے !

کبهی روایت و درایت کے تمام اصول اوسکے لیے بیکار هو جاتے هیں - ایک شخص کو کسی جزئي فرو گذاشت کی بنا پر بدنام کرتی هے تو اوسکے تمام فضائل و مناقب سے آنکهه بند کرلیتی هے - ایک شخص کو اس مبالغه آمیز طریقه سے شهرت دیتي هے که اوسکو کبهی فرشته اور کبهی دیو بنادیتی هے - وه میدان جنگ میں تمام نظام اخلاق کو درهم برهم کر کے وحشت و بہیمیت کی تجدید کرتي هے - کہیں کہیں مفید نتائج بهی پیدا کرتی هے ' تاریخ کو محفوظ رکهتی هے ' ادبی لٹریچر کو ازبر یاد کرادیتی هے ' مرده قالبوں میں شجاعت اور بہادري کی روح پهونکتی هے ' لیکن یه فضائل بهي اختیاري نہیں هوتے - محض اضطراری هوتے هیں ' اور ان میں بهي حالت اعتدال سے آگے بڑه جاتی هے -

بهر حال جنگ همارے دماغ میں ایک تلاطم ' ایک طوفان ' ایک مد و جزر کا عالم پیدا کردیتی هے - اسلیے جو چیز همکو ٹهوکر سے بچا سکتی تهي وه خود متصل ٹهوکریں کهانے لگتي هے - پس همکو زمانهٔ جنگ میں صرف اپنی جیب هی کو نہیں ٹٹولنا چاهیے - بلکه دماغ کو بهي که اوس میں کیا آیا اور اوس سے کیا گیا ؟

زمانهٔ جنگ میں جان و مال کا جو نقصان هوتا هے ' وه اسقدر بدیهی هے که همکو اوسکے علل و اسباب کی تحقیق و تفتیش کیلیے غور و فکر کی ضرورت نہیں ' لیکن دماغ کی حالت اس سے بالکل مختلف هے - وه اپنے تمام سرمایه کو کهودیتا هے مگر خود اوسکو خبر نہیں هوتی - همارے سامنے همارا خزانهٔ عقل لٹتا هے لیکن هم اس تهي کو اپنی آنکهوں سے نہیں دیکهتے -

لیکن عقلي نقصانات کی فہرست مرتب هوچکي هے ' اور وه همارے سامنے هے ' اسلیے همکو اون اسباب کا بهي پته لگانا چاهیے جو اس سرمایه محفوظ کو دفعتاً سمیٹ لیتے هیں - اسکے لیے همکو چند مقدمات مرتب کرلینے چاهئیں - جنکي تفصیل حسب ذیل هے :

(جماعت کی تعریف اور اوسکے خصایص امتیازی)

(۱) عام طور پر چند اشخاص کے اجتماع پر جماعت کا اطلاق کیا جاتا هے اگر ایک وسیع میدان - یا ایک وسیع سڑک پر سو دو سو آدمی جمع هوجائیں تو عام لوگ اس بهیڑ پر جماعت یا فرقے کا اطلاق کرنے لگتے هیں ' لیکن فلسفه نے جماعت کی ایک نئی ترتیب قائم کی هے - جماعت کي ترکیب کے لیے اشخاص کا اجتماع ضروري نہیں هے ' صرف دماغ اور خیال کا رابطهٔ اتحاد کافی هے - اگر ایک لاکهه آدمی شانے سے شانه ملاکر کسي پر فضا میدان میں کهڑے کردیے جائیں لیکن انمیں کسی قسم کا دماغي اشتراک نهو تو انپر جماعت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا - برخلاف اسکے اگر چار آدمي ' مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے ایک ایک گوشے پر الگ الگ کهڑے هوجائیں ' لیکن انمیں توافق خیال و عقائد نے رابطه اتحاد پیدا کردیا هو ' تو وه ایک حقیقي جماعت هیں !

پس جماعت کو صرف دماغ هي مرتب کرسکتا هے - یه کام هاتهه پانوں کے بس کا نہیں هے - البته یه اشتراک دماغي کبهی کبهي اجسام میں بهی اتحاد و ائتلاف پیدا کردیتا هے ' اسلیے متحد الخیال لوگ ایک جگه جمع بهی هوجاتے هیں - دنیا کي رنگین صحبتیں ' دنیا کے دلچسپ جلسے ' دنیا کي مفید کانفرنسیں ' انہیں متحد الخیال لوگوں کے اجتماع کا نتیجه هوتي هیں - لیکن یه اجتماع جماعت کي حقیقت میں داخل نہیں هے بلکه بالکل عارضي هے - یهي وجه هے که جاپان کا ایک سوشیالسٹ اپنے یورپ کے سوشیالسٹوں کي جماعت میں داخل سمجهتا هے ' حالانکه اوسنے اونلوگوں کي صورت بهی نہیں دیکهي هے - تاهم اشتراک دماغ نے اجسام میں ایک قسم کا مخفي رابطه ضرور هے - چند آدمی ایک جگه رهتے رهتے متحد المذاق هوجاتے هیں - متحد المذاق لوگ خود بخود ایک جگه جمع هوجاتے هیں لیکن اونکو دماغ هي نے ایک کیا هے -

(۲) پس جماعت چند دماغوں ' چند خیالات ' اور چند عقائد کے عقلی مجموعه کا نام هے - لیکن جسطرح چند مادي اجزاء کے انضمام و ترکیب سے ایک جدید حقیقت عالم وجود میں آتی هے ' اور اون اجزاء کے تمام خواص و کیفیات سابقه کا استحاله ایک جدید کیفیت میں هوجاتا هے - آکسیجن اور هیڈروجن ملکر پانی کی صورت اختیار کرلیتے هیں - اور حالت انفراد میں اونکے جو خواص و اعراض تهے ' وه ایک نئي کیفیت میں متبدل هوجاتے هیں - بعینه اسی طرح چند دماغوں کي ترکیب و انضمام سے ایک مستقل دماغ پیدا هوجاتا هے جسکے قواے عقلیه فرد کے دماغ سے بالکل مختلف هوتے هیں - ترکیب و انضمام سے پہلے ان دماغوں میں ایک ارسطو کا دماغ تها - دوسرا افلاطون کا - تیسرا ایک مجنون شخص کا - اور چوتها ایک نہایت بلید الطبع آدمی کا ' لیکن اب اشتراک و اتحاد نے ان تمام مختلف العقل دماغوں کو ایک کردیا هے ' اور اس مجموعه میں شامل هوکر ارسطو اور افلاطون کے مخصوص قواے دماغي بالکل فنا هوگئے هیں ' اب همکو اس مجموعه دماغ میں ارسطو و افلاطون کي اوس مخصوص قوت فکریه کی تلاش نہیں کرني چاهیے جسنے فلسفهٔ مشائیه و فلسفه اشراقیه کی مستقل شاخوں کو قائم کیا تها - همکو اس مجموعه میں اوس مجنون اور بلید الطبع شخص کے تمسخر انگیز خیالات کا پته بهي نہیں ملسکتا "

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس !!

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک منظر عمومی

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک دوسرا منظر جسمیں فوج جمع ہو چکی ہے

روسي لشکرکي ايک عجيب و غريب فوج جس
کا کام يه هے که اثناء جنگ ميں جب سامان
غذاکي قلت هو تو شکار کرکے گوشت
وغيره بهم پهنچالے

روسی وسائل سفر و ارتحال کا منظر عمومي یعنی جرمن سرحد سے روسی
پولینڈ کے دارالسلطنت وارسوا تک جانے والی لائن جس پر
جرمن فوجوں نے قابض هونیکي کوشش کي تهي

بنا پر توهم ميں عموماً مبتلا نظر آتے هيں - ليکن جماعت عموماً ضعيف الدماغ هوتي هے - جماعت ميں شامل هوکر ارسطو اپنے بهترين دماغ کي خصوصيات کهو ديتا هے -

جماعت کي دماغي حالت بالکل عورتوں سے مشابه هوتي هے - يهي وجه هے که وه اس قسم کے توهمات ميں مبتلا هوجاتي هے - يه آج جو لوگ کلکته سے بهاگ رهے هيں، وه اسي سريان خيال کي ايک بهتي هوئي موج هيں !

جماعت ميں جو مخصوص اوصاف پيدا هوجاتے هيں، اونکا باعث بهي سريان خيال هي هے - ايک فرد جماعت ميں شامل هوکر دوسرے افراد کي شرکت سے ايک جديد طاقت حاصل کرليتا هے - جسطرح مسمريزم کا عمل انسان کي اصلي قوت شاعره کو فنا کرکے ايک جديد قوت شاعره پيدا کر ديتا هے جس سے عجيب و غريب افعال سرزد هوتے هيں، اسيطرح افراد کے باهمي تاثير و تاثر سے ايک برقي رو پيدا هوجاتي هے جسکو سريان خيال يا عدوي کهتے هيں - يهي سريان خيال جماعت کے عقائد و خيالات اور مقاصد و اغراض کو متحده کر ديتا هے، اور اوس سے ايسے عجيب و غريب افعال صادر هونے لگتے هيں جو شخصي حالتوں ميں بالکل محال تهے - اوسکے تمام عقائد بدل جاتے هيں، اوسکا قديم نظام اخلاق درهم برهم هوجاتا هے، اوسکے عوارض شخصيه سلب هوجاتے هيں - جماعت ميں شامل هوکر بزدل بهادر هوجاتا هے، بخيل فياض بنجاتا هے، ضعيف غير معمولي قوت حاصل کرليتا هے - مادي اصول کي بنا پر جو چيز جس قوت سے ابهرتي هے، اوسي قوت سے دبتي بهي هے - زمانۂ جنگ ميں مذهبي عقائد، وطني جوش، اخلاقي محاسن، ادبي لٹريچر، غرضکه هر چيز ميں ابهار پيدا هوجاتا هے - اگر کسي قوم نے ان کو دبا ديا تو وه هميشه کيليے دب جاتے هيں - اگر ابهار ديا تو هميشه کيليے ابهر جاتے هيں - جنگ ميں جو انقلاب عام پيدا هو جاتا هے، وه اسي سريان خيال کا نتيجه هے -

اگرچه برقي رو اور عمل مسمريزم کي طرح سريان خيال کي کوئي توجيه و تعليل نهيں کي جاسکتي - تاهم وه ايک فطرتي چيز هے، اور انسانوں سے ليکر حيوانات تک ميں موجود هے - بکريوں کے ريوڑ ميں ايک بهيڑيا گهستا هے، ايک بکري اوسکو ديکهکر بهاگتي هے - دوسري بکريوں کو اسکي خبر نهيں هوتي، مگر بهاگنے ميں سب کي سب اوسکي شريک هوجاتي هيں - اردو ميں بهيڑيا چال ايک عام محاوره هے - کسي خطرے کي حالت ميں ايک گهوڑا هنهناتا هے، تمام گهوڑوں کے کان کهڑے هوجاتے هيں - انسانوں ميں تقليد کا ماده بهي اسي سريان خيال نے پيدا کيا هے - سريان خيال جسم پر بهي اثر ڈالتا هے - طبي تجارب سے ثابت هوگيا هے که جو ڈاکٹر پاگلوں کا علاج کرتے هيں، وه کبهي کبهي خود بهي پاگل هوجاتے هيں -

سريان خيال کيليے جماعت کا ايک جگهه مجتمع هونا بهي ضروري نهيں - وه ايک سيلاب هے جو خود بخود هم تک پهونچتا هے - سنه ۱۸۴۸ع ميں پيرس ميں جو شورش انقلاب هوئي، اوس نے چند هي دنوں کے اندر تمام يورپ کو گهير ليا -

جماعت کے تمام وحشيانه افعال کا وهي مصدر هے - انسان کو کسي فعل سے صرف لعنت و ملامت اور روک ٹوک کا خيال باز رکهتا هے، ليکن سريان خيال جماعت کو متحد الافکار بنا ديتا هے، اسليے محض ايک فرد کسي دوسرے فرد کو روک ٹوک نهيں سکتا - اسي کا نتيجه هے که جماعت جو کچهه چاهتي هے کر ڈالتي هے، اور اوسکو کسي قسم کي ندامت نهيں هوتي - خود هر فرد کي اخلاقي قوت حاسه فنا هوجاتي هے - دوسرے افراد روک سکتے تهے، ليکن وه بهي اسي مرض ميں مبتلا هيں، ايسي حالت ميں اندهوں کو کون راسته دکها سکتا هے ؟

بعض ڈاکٹروں نے تجربه سے ثابت کيا هے که زمانه جنگ ميں تمام قوم بالخصوص فوج ايک طرح کے جنون ميں مبتلا هوجاتي هے - ممکن هے که يه سريان خيال کي غلط تعبير هو، يا اس هيجان دماغي نے حقيقي جنون پيدا کرديا هو -

شايد کسيکو خيال هو که جماعت بهت سے مفيد کام بهي کرتي هے، وه جديد مذاهب کي بنياد ڈالتي هے، قديم عقايد کو محفوظ رکهتي هے، آزادي کا سنگ بنياد رکهتي هے، عزت کا جهنڈا بلند کرتي هے، مظلوموں کي حمايت کيليے جان تک دينے سے دريغ نهيں کرتي يه تمام کام کسي قوت شاعره سے انجام نهيں پا سکتے - ان ميں تو ايک لا زوال روح حيات پائي جاتي هے - ليکن درحقيقت يه خيال صحيح نهيں هے - کسي عمل کا مفيد هونا اس بات کي دليل نهيں هوسکتا که وه کسي بيدار دماغ کي قوت فکريه کا نتيجه هے -

دنيا کا نظام تمامتر قواے غير شاعره هي کے اشاروں پر چل رها هے - آفتاب کي حرارت، ماهتاب کي روشني، دريا کي رواني، هوا کے جهونکے، دنيا کيليے کسقدر مفيد هيں ؟ ليکن کيا يه ذي شعور هستياں هيں ؟ خون ماده حيات هے، ليکن وه هماري رگوں ميں اندها دهند دوڑتا پهرتا هے - عمل هضم پر مدار زندگي هے، ليکن قوت هاضمه ميں خود حس و ادراک نهيں هے -

سب سے بڑهکر يه که قوي دماغوں پر مسمريزم کے عمل کا بهت اثر هوتا هے - جماعت خود تو ضعيف الدماغ هوتي هے، اور اسيليے سريان خيال کي رو کي لپيٹ ميں آجاتي هے، ليکن اوسکا ليڈر ايک بيدار دماغ آدمي هوتا هے، اسليے وه اپني حس و ادراک کو محفوظ رکهتا هے - جماعت سے يه تمام مفيد کام وهي ليتا هے -

جماعت صرف کام کرنا جانتي هے - اوسکو نفع و نقصان سے بحث نهيں هوتي - عظيم الشان عمارتوں کو مزدور بناتے هيں ليکن عمارت کا نقشه دوسرے دماغ کا نتيجه هوتا هے - مزدور اوسکے حسن و قبح سے نا واقف هوتے هيں -

بهرحال جماعت دماغ رکهتي هے، مگر وه عقل و شعور سے خالي هوتا هے - ليکن سوال يه هے که جماعت ميں داخل هو کر افراد کي حالت ميں ايسا عجيب و غريب انقلاب کيوں پيدا هو جاتا هے ؟ بظاهر يه ايک نهايت تعجب انگيز بات هے که ارسطو کبهي کبهي مجنوں بهي هوجاتا هے، اور ايک بليد الطبع شخص افلاطون کي خصوصيات ذهنيه سے متصف هو سکتا هے - حضرت ابوبکر رضي الله عنه کي متانت، سنجيدگي اور حلم و وقار ضرب المثل هے - ليکن صلح حديبيه ميں اونکي زبان سے بهي بعض سخت کلمات نکل جاتے هيں -

کيا يه دنيا کا کوئي مستثنی واقعه هے ؟ کيا يه کسي مادي اصول کے تحت ميں داخل نهيں هو سکتا ؟ دنيا جن مؤثرات خارجيه سے لبريز هے، اور وه دنيا پر جس طرح جابرانه حکومت کر رهے هيں، اونکے پيش نظر رکهه لينے کے بعد يه انقلاب بهي نظام مادي کے تحت ميں آسکتا هے - وه کتنا هي عجيب و غريب هو ليکن کوئي معجزه نهيں هے جسکي تعليل و توجيه نه کي جاسکے، اور هماري آينده صحبت بهت سے اهم سوالوں کا جواب ديگي -

جو کبھی کبھی همارے لیے ظرافت کا سامان مهیا کرتے تھے - اب ایک مستقل دماغ اور جدید خیالات کا سلسله پیدا هوگیا ھے - یہی دماغ ھے جسکو جماعت کا دماغ ' اور یہی خیالات هیں جنکو جماعت کا علم و عقیده کہا جاتا ھے - اگر اس دماغ نے اپنے اندر مجنونانه کیفیات پیدا کرلی هیں ' تو سمجھنا چاهیے که ارسطو اور افلاطون بھی مجنون هوگئے هیں' اور اگر یه دماغ ارسطو و افلاطون کے قواے عقلیہ کا مرکز ھے ' تو یقین کرلینا چاهیے که کبھی کبھی بعض مجنوں اور بلید الطبع اشخاص بھی ارسطو و افلاطون هوجاتے هیں -

(هیئة اجتماعیه کا دماغی اضطرار)

(۳) لیکن چند دماغوں کی ترکیب سے جو مستقل دماغ پیدا هوتا ھے ' وہ اگرچه کبھی کبھی ارسطو و افلاطون کے نتائج فکریه سے بھی لبریز هوجاتا ھے ' لیکن اکثر خواب پریشاں هی دیکھا کرتا ھے - اوسکے پرزے اپنے قابو میں نہیں رهتے بلکه اضطراری طور پر خود بخود کسی اندرونی برقی طاقت سے چلتے رهتے هیں اور کبھی نہیں تھکتے - بلکه همیشه جدید موثرات کے لیے منتظر و آماده رهتے هیں -

ماده جسقدر صورت کے قبول کرلینے کیلیے آماده هوگا' اوسیقدر صورت کا شکل آسانی کے ساتھه عمل میں آئیگا - جماعت کا دماغ بھی موثرات کیلیے منتظر و مستعد رهتا ھے - اسلیے وه هر قسم کی غلط افواهوں اور متناقض خبروں کو قبول کرلیتا ھے - وه جدت چاهتا ھے - حقیقت سے اوسکو غرض نہیں هوتی - بھوک اچھی اور بری غذا میں تفریق و امتیاز نہیں کیا کرتی - جماعت کا دماغ بھی جوع البقر مرض میں مبتلا رهتا ھے' اسلیے هر قسم کی غذا کو بآسانی هضم کرلیتا ھے - یہی وجه ھے که قدیم لٹریچر میں جو عجیب و غریب قصے مذکور هیں' اونکو جماعت هی کے دماغ نے حسن قبول کا خلعت عطا کیا ھے !

(سفر بے مقصود)

انسان کو صرف نتائج هی جادۂ اعتدال پر لے جاتے هیں - اگر آپ کو بازار میں سودا خریدنا ھے تو آپ اوس سڑک کو ڈھونڈهینگے جو بازار کی طرف بخط مستقیم جاتی ھے ' لیکن اگر آپ آواره گردی کیلیے نکلے هیں تو آپ کیلیے هر سڑک مساویانه حیثیت رکھتی ھے - لیکن جماعت نہایت مختلف الاجزاء لوگوں سے مرکب هوتی ھے ' وه متحد الخیال هوتی ھے ' لیکن اس اتحاد و اتفاق کا اکثر کوئی حقیقی مقصد نہیں هوتا - اسلیے اونکا دماغ همیشه آواره گردی کرتا پھرتا ھے : فی کل واد یهیمون - آواره گرد لوگ همیشه سرعت کے ساتھه قدم اوٹھاتے هیں' اسلیے جماعت کا دماغ بھی عموماً مبالغه اور غلو و اغراق کی طرف مائل رهتا ھے اور مختلف دماغوں کی ترکیب سے اوسکی اغراق پسندی کی قوت میں اور اضافه هوجاتا ھے - وه هرچیز میں مبالغه پیدا کرتی ھے - خبروںکی اشاعت نہایت مبالغه انگیز طریقه سے کرتی ھے - ایک شخص کی تعریف کرتی ھے تو اطراء اوسکا لازمی جزء هوتا ھے - هجو پر آماده هوتی ھے تو انسان کو چارپایا بنا دیتی ھے - کسیکی دوستی کرتی ھے تو اس شدت کے ساتھه که تمام جذبات بغض و حسد کو بھول جاتی ھے دشمن هوتی ھے تو پھر قدیم عهد مودت اوسکو یاد نہیں رهتا - ایسی حالت میں وه بد اخلاق بھی هو جاتی ھے ' خون اوسکے نزدیک پانی کے برابر هو جاتا ھے - مسجد اور بت خانے میں وه بالکل تفریق نہیں کرتی - کبھی لڑتی ھے ' کبھی آگ لگاتی ھے ' کبھی خون بہاتی ھے ' کبھی عظیم الشان عمارتوں کو منهدم کردیتی ھے - ایسی حالت میں اوسکی قوت جسمانی میں بھی اضافه هوجاتا ھے - پلوں کو توڑ دیتی ھے ' پہاڑوں کو مسمار کردیتی ھے ' عظیم الشان دریاوں کو دم بھر میں عبور کر جاتی ھے !

(تحریف و تمسیخ صور و افکار)

کبھی کبھی اوسکی یه مبالغه آمیزی ایک نیا قلب بدلتی ھے - یعنے جب واقعات میں اغراق کا کوئی جدید پہلو نہیں پیدا کر سکتی تو اونکو مسخ کردیتی ھے - زمانۂ قدیم کی جنگجو قوموں کے خوفناک چہرے ' اونکے عظیم الشان هتهیار ' اونکے فن جنگ کے عجیب و غریب کرتبوں کی داستانیں ' هم آج تمسخر انگیز سمجھتے هیں - لیکن در حقیقت وه بالکل اصلیت سے خالی نہیں هیں البته جماعت کے دماغ نے اون کو همارے سامنے مسخ شده صورت میں پیش کیا ھے ' اسلیے اونکے اصلی خط و خال همارے نظروں سے چھپ گئے هیں -

(۴) یه ممکن تھا که اوسی زمانے میں یه مصنوعی پردے هٹا دیے جاتے اور دنیا ان واقعات کی اصلی صورت دیکھه لیتی - لیکن جماعت جس عالمگیر مرض میں مبتلا هوتی ھے ' وه متعدی هوجاتا ھے ' وه ایک هی کان سے سنتی ھے ' ایک هی آنکھه سے دیکھتی ھے' ایک هی دل سے یقین کرتی ھے' اسلیے ایک شخص جو کچھه کہتا ھے ' پوری جماعت کی زبان سے کہتا ھے ' اور هر شخص اوسکا اوسیطرح یقین کرتا ھے جسطرح کہنے والا اوس پر ایمان لایا تھا -

(چند مثالیں)

واقعات سے اسکی متعدد مثالیں فراهم کی جاسکتی هیں - فرانس میں سوء اتفاق سے دو لڑکیاں ڈوب گئیں - لاش نکالی گئی تو چند شخاص نے انکی شناخت کی - مزید توثیق کےلیے بہت سے لوگوں کی شہادت لیگئی اور هر شخص نے اونکی تائید کی - انسپکٹر پولیس نے اونهی لوگوں کی شہادت پر اونکی تجهیز و تکفین کا حکم دیدیا -

لیکن چند هی دنوں کے بعد معلوم هوا که وه لڑکیاں زنده هیں ' اون میں اور ڈوبنے والی لڑکیوں میں صرف معمولی مشابهت تھی جس نے ایک جماعت کو دھوکے میں ڈالدیا -

اسی طرح ایک لڑکے نے ایک دوسرے لڑکے کی لاش کی شناخت کی تھی ' اور بہت سے لوگوں نے اسکی شناخت پر یقین کو لیا تھا ! اس واقعه کی عام طور پر شہرت هوئی تو ایک عورت روتی پیٹتی آئی که " وه میرا هی لڑکا تھا " لاش کے اوپر سے کپڑا اوتار کر دیکھا گیا تو اوسکے پیشانی میں ایک زخم تھا ' اوسکو دیکھکر عورت اور چلائی: "بے شک' یہی میرا لڑکا ھے - وہ تو مہینوں سے گم تھا ' چند لوگ اوسکو پکڑ لے گئے اور قتل کرڈالا " اس عورت کے اور عزیز و اقارب بھی آے - اونهوں نے بھی کہا که " بیشک یه وهی لڑکا ھے " جس مدرسه میں تعلیم پاتا تھا اوسکے مدرس سے بھی شناخت کرائی گئی - اوس نے بھی اوسکے گلے کے تعویذ کو دیکھه کر کہا که " یه وهی ھے - اسکے تعویذ کو میں خوب پہچانتا هوں "

لیکن بعد کو معلوم هوا که یه تمام شہادتیں غلط تھیں - وه شهر بورڈو کے کسی شخص کا لڑکا تھا - وهیں مقتول بھی هوا تھا' اس عورت کے لڑکے سے اسے بھی تعلق نہیں ! !

(سریان خیال)

جماعت کے اس دماغی مرض کا نام سریان خیال ھے - پہلے ایک دماغ دو چیزوں کی خفیف مشابهت سے ایک غلط خیال پیدا کرتا ھے - پھر تمام جماعت اندھا دھند اوسکا یقین کرلیتی ھے - دریا میں کنکری پھینکنے سے ایک چھوٹا سا دائره پیدا هوجاتا ھے جو رفته رفته پھیل کر تمام سطح آب کو محیط هو جاتا ھے - بعینه اسی طرح جماعت میں ایک شخص ایک خیال قائم کرتا ھے ' جسکو جماعت کے دماغ کی کارروائی عام کردیتی ھے - یہی وجه ھے که جماعت کی تمام روایتیں غلط هوتی هیں ' یا کم از کم قابل اخذ و قبول نہیں هوتیں - سریان خیال کا اثر ضعیف العقل لوگوں پر شدت کے ساتھه پڑ

مراکب بحریۂ مخفیہ ! آلات و سلاسل ناریہ و متصادمہ تحت البحر !

تحت البحر سب میرین کشتیاں بحري ایجادات میں سب سے آخري اور سب سے زیادہ خوفناک و بے خطا ایجاد ہے - حال میں ان کشتیوں نے بحري سرنگوں اور تباہ کن گولوں کے ملحقہ ہولناک نقصان پہنچائے ہیں - برطانیہ کے تین جنگي جہازوں کو پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے پچھلے ہفتے بالکل تباہ کردیا - یہ تصویر دو انگریزي تحت البحروں "کلاس" نامي کي ہیں، جو بحر شمال میں تباہ کن سلسلے پھیلا رہي ہیں -

اس تصویر میں واضح کیا ہے کہ تحت البحر کیونکر اپنا ہولناک کام انجام دیتي ہے ؟ یہ ایک بندرگاہ ہے جہاں دشمن نے ساحلي دفاع کے انتظامات کیے ہیں - اچانک ایک تحت البحر کشتي پہنچي اور سطح سمندر کے نیچے چلي گئي - اوپر کا سیاہ حصہ سمندر کي سطح ہے اور کشتي سمندر کے نیچے بندرگاہ کي طرف جا رہي ہے - سامنے ایک گولہ لٹک رہا ہے جسے قریب تر ہوکر اسنے بندرگاہ کي جالي کے پاس رکھدیا اور پیچھے ہٹکر آپکے دہنے جانب چلي آئي، اور چپ چاپ مقیم ہوگئي - اب یکایک وہ پھٹ کر تمام ساحلي دفاع کے استحکامات کو فنا کردیگا !

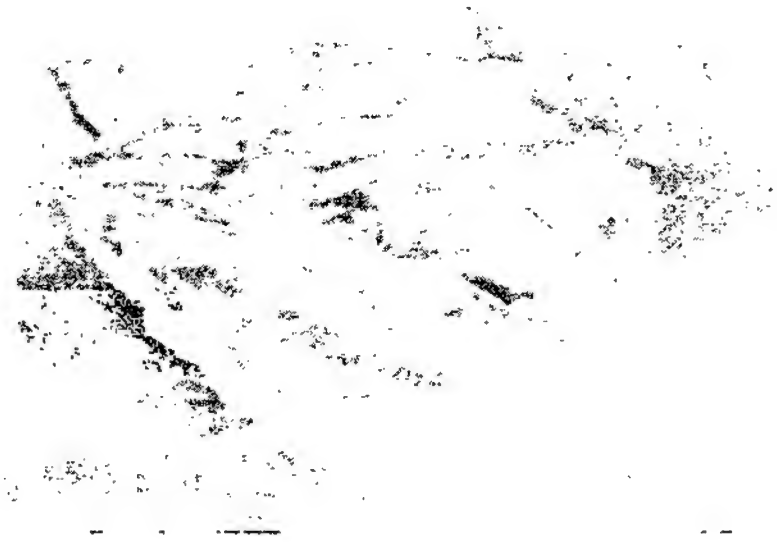

جزیرۂ ہلیگو لینڈ

آغاز جنگ ہے جرمني کے اس معجیبي و غریب چھوٹے سے جزیرہ کا بارہا ذکر آچکا ہے جسے بے حقیقت سمجھکر انگلستان نے اپنے موجودہ حریف کے حوالے کردیا تھا - پچھلے دنوں اسکے قریب ایک بحري معرکہ بھي ہوچکا ہے جسمیں انگریزي جہازوں کو کامیابي ہوئي - اس مرقع میں پورا جزیرہ مع اپنے استحکامات کے دکھلایا گیا ہے : ۱ ہوائي جہاز کا اسٹیشن ہے . ۲ قلعہ ہے ۳ اور ۸ اور ۴ بحري سرنگوں کے مراکز ہیں - ۵ وہ مقام ہے جہاں معرکہ ہوا تھا - ۶ ہوائي رصدگاہ اور توپ خانہ ہے - ۷ بحر شمال کي برطاني وسعت کي جانب ہے -

تاریخ و عبر

ریوٹر ایجنسی

تاریخ تاسیس و اشاعۃ

ریوٹر، جسکا نام آج ہر اخبار بین کی زبان پر ہے، خبر رسانی کی ایک عظیم الشان کمپنی ہے - اگرچہ ریوٹر ایک جرمن لفظ ہے مگر اس کمپنی کو جرمنی سے کوئی تعلق نہیں - یہ خالص انگریزی کمپنی ہے، اور کرۂ ارضی کے تمام بحر و بر میں اسکے خاص ایجنٹ موجود ہیں جو ہر قسم کے واقعات کی مرکز کو اطلاع دیتے رہتے ہیں -

اسکا بانی " جولیس ریوٹر " پرشیا کا ایک نوجوان یہودی تھا - جب ٹیلیگراف کی ایجاد کا اعلان ہوا تو اسے خیال آیا کہ اس ایجاد سے اخباروں کو بہت مدد ملسکتی ہے -

یہی خیال تھا جو سنہ ۱۸۴۹ ء میں ایک کمپنی کی شکل میں ظاہر ہوا - اس نے بہ مقام لاشاپل (جرمنی) ایک کمپنی قائم کی، جسکا مقصد یہ قرار دیا کہ مختلف مقامات سے تجارتی اور مالی خبریں فراہم کر کے لوگوں کے پاس بھیجی جائیں - اس وقت ٹیلیگراف کا سلسلہ بہت کم مقامات پر تھا - اسلیے خبریں بسا اوقات ریل کے ذریعہ اور کبھی کبھی نامہ بر کبوتروں کے ذریعہ فراہم کرنا پڑتی تھیں -

چند روز کے بعد وہ لندن چلا آیا اور یہاں آ کے اس نے سنہ ۱۸۵۱ ء میں اپنی مشہور عالم کمپنی از سر نو قائم کی - لندن میں جو کمپنی اس نے قائم کی تھی، اس نے اپنا دائرۂ عمل صرف تجارتی اور مالی خبروں تک محدود رکھا تھا - اس کی کمپنی سے خبریں خریدنے والے زیادہ تر یونانی تاجر تھے، جنکو دریائے ڈینوب سے گیہوں کی روانگی کے متعلق خبروں کی خاص طور پر ضرورت رہا کرتی تھی -

مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ریوٹر نے محسوس کیا کہ اگر تمام انگریزی اخبارات کو ہر قسم کی خبریں پہنچانے کا انتظام کیا جائے تو اس میں کامیابی کے بہت مواقع ہیں، کیونکہ اسوقت تک تمام مقتدر انگریزی اخبارات کو خارجی خبروں کے لیے اپنے اپنے خاص نامہ نگار رکھنا پڑتے تھے -

اس زمانہ میں ایک اخبار " مارننگ ایڈورٹائزر " کے نام سے نکلا کرتا تھا - ریوٹر نے اس اخبار کو کمپنی سے خبر لینے پر راضی کیا - " مارننگ ایڈورٹائزر " خارجی خبروں کے لیے ۴۰ - پونڈ ماہوار دیا کرتا تھا - ریوٹر نے کہا کہ وہ خارجی خبریں صرف ۳۰ پونڈ ماہوار پر دیدیا کریگا - " مارننگ ایڈورٹائزر " اور اسکے علاوہ چند اور اخباروں نے یہ نرخ منظور کرلیا -

وہ عظیم الشان کمپنی، جو آج دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں کمپنی ہے اسکا آغاز یہ تھا !

دوسرے سال ایجنسی کی خوش قسمتی سے اسکی اہمیت محسوس ہونے کا ایک عمدہ موقع پیدا ہوگیا -

جب مقام ٹویلریس میں آسٹرین سفیر کو نپولین سوم نے باریاب کیا تو نپولین نے اس سے کہا :

" افسوس ہے کہ میرے تعلقات آپکی حکومت سے جیسے عمدہ پہلے تھے ویسے اب نہیں، مگر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے آقا کو یہ اطلاع دیدیں کہ میرے خیالات میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے "

یہ الفاظ ۹ - فروری سنہ ۱۸۵۹ ء کو ایک بجے کہے گئے تھے مگر اسی دن ۲ بجے ٹائمز کے دوسرے ایڈیشن میں شائع ہوگئے - اس سے ایک طرف تو اسٹاک ایکسچینج میں تہلکہ پڑگیا دوسری طرف ریوٹر کا نام گھر گھر پھیل گیا -

اسکے بعد سے ریوٹر ایجنسی کی طرف اخبارات کی توجہ بڑھنے لگی، اور وہی ایجنسی جو پہلے صرف یونانی تاجروں کو ڈینوب سے آنے والے گیہوں کی خبریں دیا کرتی تھی، آج تمام دنیا کی خبریں عالم صحافت کے ایک بڑے حصہ کو دے رہی ہے، اور اپنے نامہ نگاروں کے جال سے تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہے !

(طریق حصول انباء و اخبار)

ریوٹر ایجنسی جسقدر خبریں دیتی ہے، اسکے متعلق یہ خیال کرنا صحیح نہوگا کہ وہ سب اسے اپنے خاص نامہ نگاروں سے ملتی ہیں -

جسطرح اسوقت ریوٹر ایجنسی انگلستان کی قومی خبر رساں ایجنسی ہے، اسی طرح یورپ کی اکثر بڑی سلطنتوں میں انکی قومی ایجینسیاں موجود ہیں - فرانس کی قومی خبر رساں ایجنسی کا نام " ہاواس " ہے - جرمنی میں " ولف " ہے - اٹلی کی ایجینسی کا نام " سٹیفانی " ہے - جاپان بھی ایک قومی ایجینسی بنانے والا ہے - اور ترکوں نے بھی ایک ایجنسی قائم کرلی ہے -

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ریوٹر کے نامہ نگار دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہیں - لیکن ظاہر ہے کہ واقعات و حوادث صرف بڑے شہروں ہی میں نہیں ہوتے اسلیے ریوٹر ایجینسی نے یہ انتظام کیا ہے کہ دوسری ایجینسیوں سے انکے ملک کے چھوٹے چھوٹے شہروں کی خبریں لے لیتی ہے، اور اپنے نامہ نگاروں کو دیدیتی ہے - اسکے معاوضہ میں ریوٹر ایجینسی انکو خبریں دیتی ہے -

اس ایجنسی نے اب اپنے عمل کا دائرہ اور وسیع کرلیا ہے - خبر رسانی کے علاوہ اب لوگوں کے پرائیوٹ ٹیلیگرام بھی بھیجتی ہے - چونکہ اسکے یہاں کا کوڈ سسٹم نہایت عمدہ ہے اسلیے ایجنسی اور کمپنی دونوں کو کفایت رہتی ہے - اسوقت تک جسقدر پرائیوٹ ٹیلیگرام بھیجتی ہے انکا روزانہ اوسط ایک ہزار ہے -

اس نے روپیہ کا کاروبار بھی شروع کر دیا ہے - ہر سال کروڑوں روپیہ اسکی معرفت لوگوں کے پاس آتا جاتا رہتا ہے - کمپنی کا پہلا ڈائریکٹر بیرن ڈی ریوٹر تھا - اس نے سنہ ۱۸۹۹ میں انتقال کیا - اب ایجینسی کا موجودہ منیجنگ ڈائریکٹر اسکا لڑکا ہے -

اس ایجینسی کی اصلی خصوصیت یعنی جلد سے جلد اطلاع دینا اسوقت پوری طرح قائم ہے - اس نے ولیعہد آسٹریا کے قتل سراجیو کی خبر تمام ایجنسیوں سے ایک گھنٹہ قبل اور جہاز ایمپرس آف آئرلینڈ کے غرق ہونے کی اطلاع دو گھنٹہ قبل دی تھی -

تاریخ حربیات برطانیہ قدیمہ!

لارڈ کیچنر ناظر حربیۂ حالیۂ برطانیہ جنہوں نے کہا : " انگلستان ابھی تمام گذشتہ بحری و بری جنگوں کو آخری مرتبہ پسپا کردینے کے قابل تیار ہوگیا ہے"

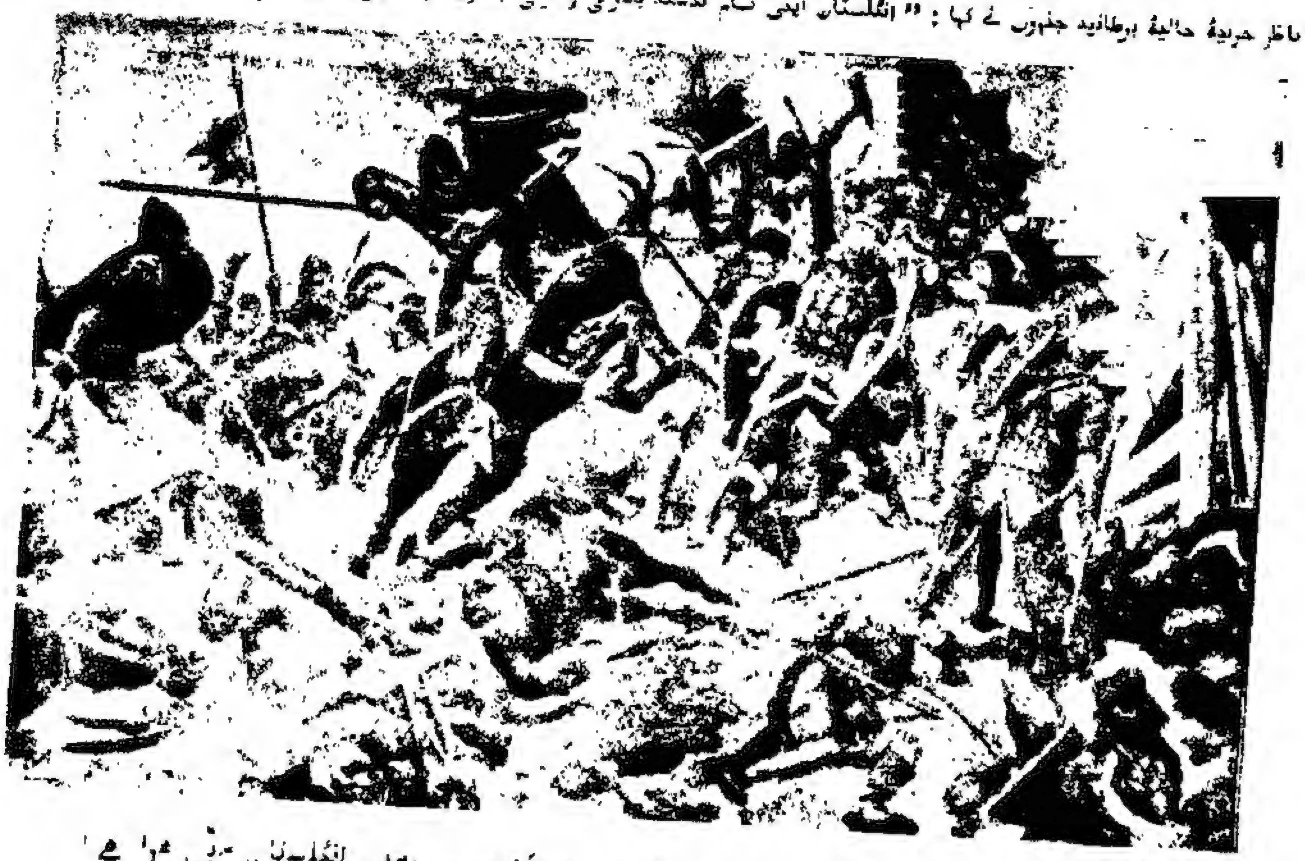

معرکۂ ہیسٹنگ: تاریخ میں سب سے بڑا بری معرکہ جو سرزمین انگلستان میں ہوا ہے!

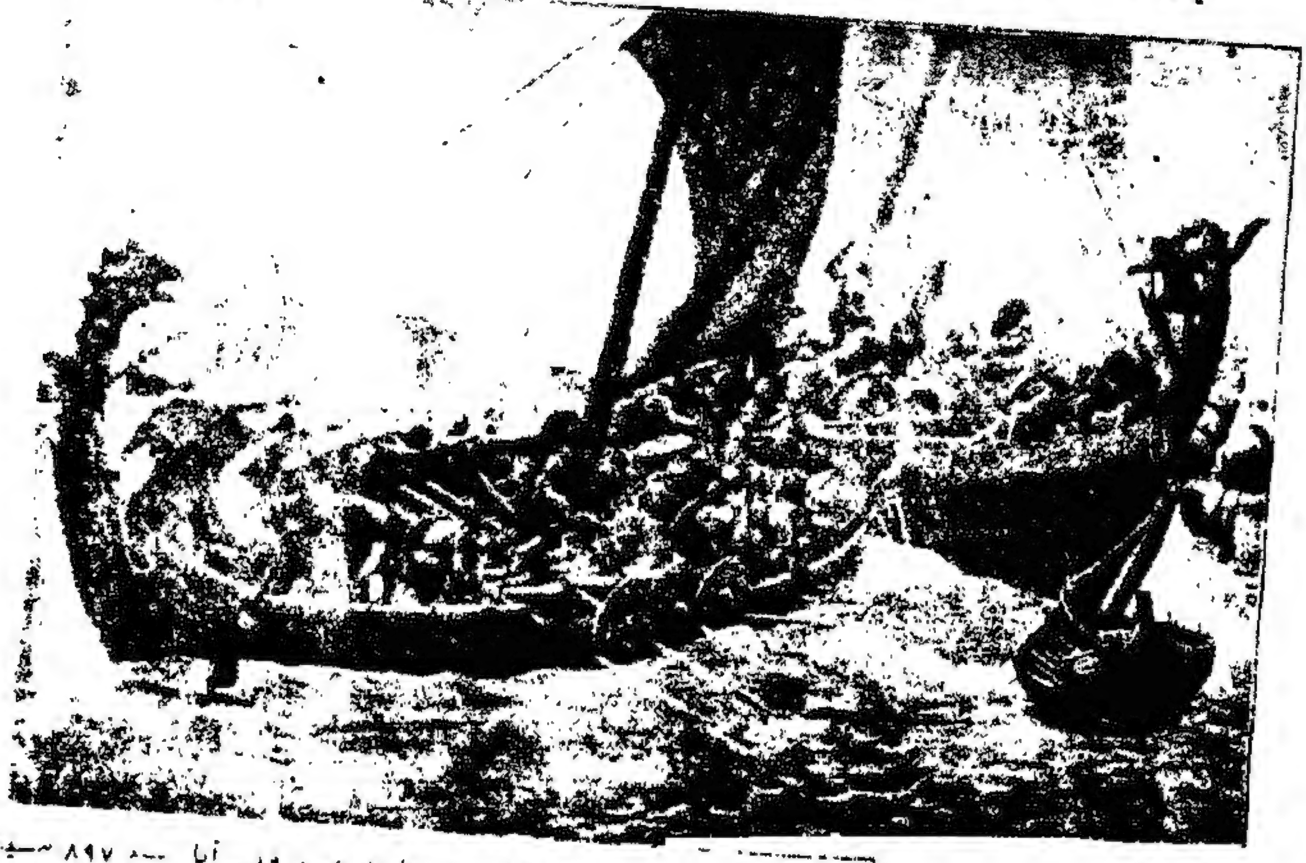

معرکۂ [illegible] کہ الفرید اعظم کے زمانے میں ڈنمارک کے قزاقوں کے ساتھ وقوع میں آیا سنہ ۸۹۷ مسیحی!

حکایت موش و گربہ !

مسٹر چرچیل اولین خداوند بحریات برطانیہ
[فسٹ لارڈ اف ایڈمرلٹی]

جنہوں نے ۲۱ - سپٹمبر کو وانقیڈورن کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوے کہا :
" اگر جرمن بیرہ جنگ کیلیے نہ نکلے تو وہ اس طرح اپنی
پوشیدہ پوشیدہ جگہوں سے نکالا جائیگا جیسے چوہے
سوراخوں سے نکالے جاتے ہیں ! "

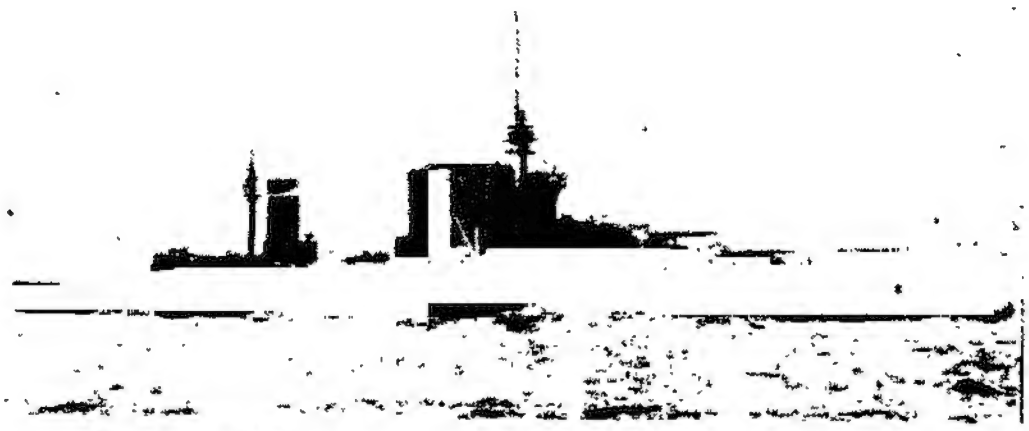

شیر برطانیہ کا ایک سب سے بڑا بحری نیستان: "کوئین میری"
جو نہر کیل کے چوہوں۔ کو انکے پوشیدہ بلوں سے نکال کر
پرزے پرزے کردیگا !!

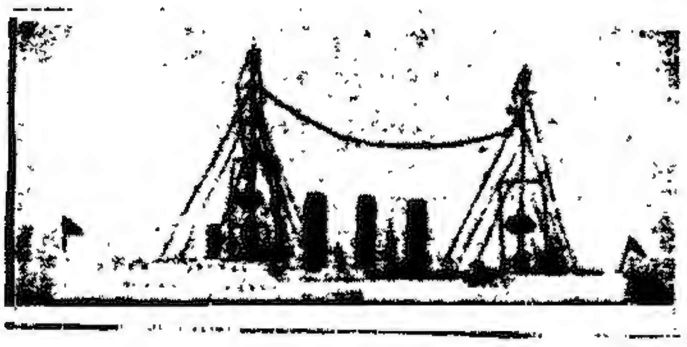

ایک شوخ چوہا "ایمڈن" جو ہندوستان تک چلا آیا
مگر عنقریب اپنی شوخی کی سزا پائیگا !

اولین جنگ فرانس و جرمنی

نتائج سیاسیه و اقتصادیه و عمرانیه

اولین جنگ فرانس و جرمنی نے دونوں سلطنتوں میں ایک عظیم الشان ' ملکی ' تمدنی ' اور اقتصادی انقلاب پیدا کر دیا ' جسکا پرتو ان دونوں ملکوں کے ذرے ذرے میں نظر آتا ہے -

(فرانس)

(مردم شماری ' رقبه ' مداخل و مصارف)

سنه ۱۸۷۰ ع میں فرانس کا رقبه ۲۲۲۷۰۰ میل مربع تها ' اور ۳۸۰۰۰۰۰۰ آدمی اوس میں آباد تھے ' لیکن اس جنگ کے بعد اوسکا رقبه ۲۰۷۰۵۴ میل ہو گیا ' اور مردم شماری ۳۶۰۰۰۰۰۰ تک گھٹ گئی ' کیونکه سرحد فرانس کا ایک بڑا حصه جرمنی میں منتقل ہو گیا ' اور السیس اور لورین کے دو بڑے صوبے نکل گئے - سنه ۱۹۰۶ ع تک اس تعداد میں صرف ۳۹۲۵۲۰۰۰ کا اضافه ہوا تها -

لیکن جرمنی کی مردم شماری میں جو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے ' اوسکے لحاظ سے یه اضافه بمنزلۂ صفر کے ہے -

سنه ۱۸۶۵ میں فرانس کی مالی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تهی اور اسیقدر خرچ بهی تها - لیکن گذشته سال اسکی مقدار ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی تک پہونچ گئی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس پر ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی کا قرض تها - لیکن گذشته سال میں اسکی مقدار ۱۲۵۷۲۸۷۰۰۰ تهی - پہلے اوسکا نظام سلطنت شخصی تها ' اس جنگ کے بعد اوسنے جمہوریت کا قالب اختیار کرلیا -

سنه ۱۸۷۰ میں اسکی بری فوج ۲۵۰۰۰۰ پیدل اور ۶۲۰۰۰ سواروں سے مرکب تهی ' لیکن جنگ کے زمانے میں پیدل سپاهیوں میں تقریباً دوگنے کا اضافه کیا جا سکتا تها ' اور سواروں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ تک پہونچائی جاسکتی تهی - توپچی ۱۶۰۰۰ تهے جنکی تعداد حالت جنگ میں ۴۰۰۰۰ تک ہوسکتی تهی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس کی بحری طاقت ۳۳ جہازوں کا مجموعه تهی ' جو مجموعی طور پر ۱۸۵۷۵ گهوڑوں کی طاقت رکهتے تهے ' اور ۷۷۷ توپیں ان جہازوں پر نصب تهیں -

لیکن چالیس برس کے بعد اسکی کل بری فوج کی تعداد ۹۳۸۰۰۰ کردی گئی ' اور بحری طاقت کو بهی زمانۂ حال کے رجحان بحری کے مطابق بڑی کوشش سے ترقی دی گئی ہے - ڈریڈناٹ ۲۸ ' کروزر درجه اول ۱۲ ' درجه ثانیه ۱۵ درجه ثالثه ۴۴ - ڈیسٹرایر (تباه کن) ۸۰ ' تار پیڈو ۱۵ سب میرین (تحت البحر) ۷۰ -

(جرمنی)

سنه ۱۸۷۰ ع میں پروشیا صرف ایک ریاست کی حیثیت رکهتا تها - جنگ کے بعد وہ ایک مستقل سلطنت بن گیا ' اور جرمن کے تمام صوبے پروشیا کے ماتحت آ گئے ' اور دادیۂ سیاست لرنگ یعنی پرنس بسمارک کا اس جنگ سے یہی مقصد بهی تها - اسکا رقبه صرف ۱۳۷۰۰۰ میل مربع تها ' اب ۲۰۸۷۸۰ میل ہو گیا - پروشیا کی آبادی جنگ سے پہلے ۱۳,۰۰۰۰۰۰ آدمیوں سے بهی کم تهی ' لیکن اب کل جرمنی کی آبادی ۶,۵۰۰۰۰۰۰ - اشخاص کی ہوگئی ہے - جن میں سے ۴۰۲۰۰۰۰۰ آدمی صرف پروشیا میں آباد ہیں - یعنی قتل و خون کی اس غارتگری سے صرف پروشیا کی مردم شماری میں تقریباً دوگنی تعداد کا اضافه ہوگیا ! !

سنه ۱۸۷۰ ع میں جرمنی کی فوجی طاقت فرانس کے برابر بلکه اوس سے بهی کم تهی - صرف ضرورت کے وقت اوس میں اضافه ہو سکتا تها - اوسکی فوجی طاقت اب بهی اسی قدر ہے ' لیکن زمانه جنگ میں اوسکی تعداد ترقی کر کے المضاعف ہوجاتی ہے -

سنه ۱۸۷۰ ع میں اوسکی بحری طاقت جن اجزاء سے مرکب تهی ' انکی مجموعی تعداد ۹۳ سے زیاده نه تهی - ان میں بڑے جہاز صرف ۱۰ تهے - جن میں ۲۵۰ توپیں تهیں ' باقی چهوٹی بڑی مختلف قدیم عہد کی کشتیاں تهیں -

لیکن اسکے بعد جرمنی نے اپنی تمام قوت کو جنگ کے بری و بحری ساز و سامان میں صرف کرنا شروع کردیا ' اور اس سرعت کے ساتهه ترقی کی ' جسکی نظیر تمام تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی - اسکی ترقی محض تعداد نفوس و مراکب جنگ کی نه تهی - بلکه فن و صنائع جنگ و آلات جنگ کی ' اور اسی وجهه سے جسقدر وقت گذرتا گیا ' اتنا ہی اسکا رعب جنگی اور استیلاے حربی تمام یورپ پر چهانے لگا - یہاں تک که چالیس برس کے بعد وہ جدید یورپ میں جنگ و طاقت کے ایک ہولناک عفریت کی شکل میں نمودار ہوئی ' اور قواے دول کے توازن کی میزان اسکے هاتهه میں آ گیا -

ساز و سامان جنگ میں اسکی بحری قوت همیشه ایک راز سربسته رہی ہے ' اور کوئی صحیح اندازہ اسکے متعلق نہیں کیا جاسکا ہے - وہ معمولی شمار و اعداد جو خود برلن میں شایع ہوتے رہے ہیں اور جنکو عموماً اصلیت سے بہت کم سمجها گیا ہے ' انسے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام عرصے میں اسکی بحری قوت ہر طرح ۲۵۰ جہازوں تک پہنچ گئی جن میں ڈریڈ ناٹ جہاز تقریباً ۶۰ - ۷۰ ہیں -

(دونوں سلطنتوں کا مقابله)

ان اعداد و شمار کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے که رقبه اور آبادی دونوں کے لحاظ سے جرمنی نے جو ترقی کی اسکے مقابلے میں فرانس کی ترقی بہت حقیر ہے - سنه ۱۸۷۰ ع میں جنگ سے پہلے فرانس کا رقبه ۲۱۲۷۰۰ مربع تها ' صلح کے بعد ۲۰۷۰۰۰ میل ہوگیا - آبادی ۳۸۰۰۰۰۰۰ تهی - صلح کے بعد رقبه میں جو کمی واقع ہوئی ' اوسکے ساتهه اس تعداد میں سے بهی تقریباً ۲ ملین آبادی اب لازمی طور پر گهٹ گئی ' اور صرف ۳۶ ملین آدمی فرانس میں رہ گئے - جنگ پر نصف صدی گذر چکی ہے لیکن اب تک اوسکی آبادی میں ۳ ملین سے کچهه ہی زیاده کا اضافه ہوا ہے -

لیکن جرمنی کی حالت فرانس سے بالکل مختلف ہے پہلے اوسکے تمام صوبے الگ الگ تهے ' اب ایک ہو گئے - فرانس کے رقبه مملکت کا ایک معتد به حصه بهی اوس میں شامل ہو گیا ' اسکے ساتهه ہی اوسکی مردم شماری بهی قدرتی طور پر زیاده ہوئی ' اور ان تمام اسباب سے اوسکی آبادی مجموعی طور پر ترقی کر کے تقریباً سه گونه ہو گئی ہے - جنگ سے پہلے پروشیا کی آبادی کی تعداد صرف ۲۳۰۰۰۰۰۰ تهی ' اب اوسکی آبادی ۴ ملین سے بهی زیاده ہے - فرانس کی مردم شماری میں اضافه نه ہونے کا بڑا سبب اوسکی عیش پرستی اور بے اعتدالانه تمدنی زندگی کے مضر نتائج ہیں - فرانس کا ہر عیش پرست انسان آزادہ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے ' اور قدیم ازدواجی رسوم کی پابندی سے اکتا گیا ہے اسلیے اکثر لوگ سرے سے شادی کرتے ہی نہیں - بہت سے کرتے بهی ہیں تو اس شرط کے ساتهه که معدود اولاد پیدا کی جائیگی - اسکے متعلق میاں بی بی میں ایک معلوم معاہدہ ہوجاتا ہے اور اوسکے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی جاتی ہے -

مراکب ہوائیہ متحیرہ ! منتہاء ترقیات فضائیہ حالیہ ! !

ہوائی مراکب کا ایک

مجموعہ منظر

اس مرقع میں ہوائی جہازوں کی تمام اقسام ابھرتا ہے دکھلائی ہیں اور انکی قوت پرواز کی بلندی و پستی پر نمایاں کیا ہے - اسکی تفصیل کیلیے مضمون ہوائی بیڑہ صفحہ ۸ ملاحظہ ہو -

شپرہ نما ہوائی جہاز

یہ ایک تازہ ترین ایجاد ہے - چمگادڑ کی شکل کا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے - ماہرین فن کا بیان ہے کہ ہوا کی ہر حالت پر اسے سب سے زیادہ قدرت حاصل ہوگی !

انگریزی مفتش مونو پلین (یعنی محض تفتیش کرنیوالا ہوائی جہاز)

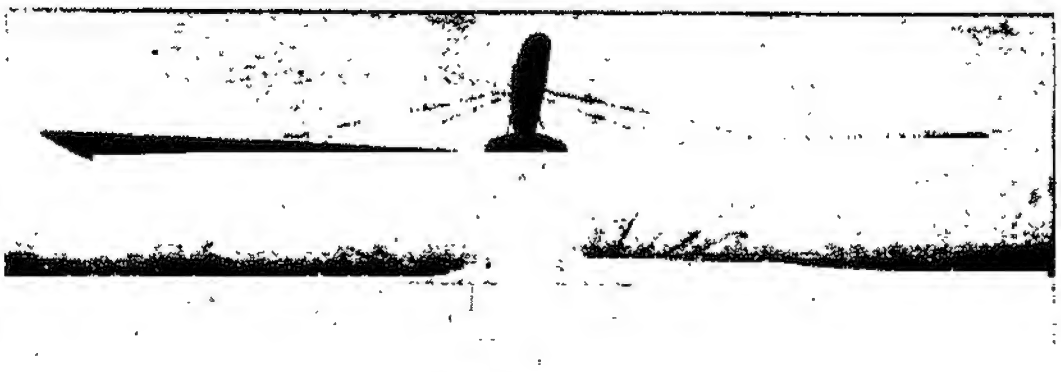

انگریزی عسکری بائی پلین

یعنی فوج کے استعمال کا ہوائی جہاز جسمیں دو انجن ہیں نہایت قابل اطمینان ہے

فرانسیسی قلعوں کے توپخانے زیادہ تر قدیم وضع کے ہیں -

دونوں سلطنتوں کے توپخانوں کے متعلق ایک سوال یہ بھی ہے کہ ضرورت کے وقت دونوں سلطنتیں جسقدر توپیں فراہم کرسکتی ہیں، انکی صحیح تعداد کیا ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس ابھی تک باتری میں چار توپوں کے طریقہ پر اڑا ہوا ہے - حالانکہ جرمنی کی ایک میدانی باتری میں ۶ توپیں ہوتی ہیں - یہ ظاہر ہے کہ ایک ۴ توپوں والی باتری ۶ توپوں والی باتری کا مقابلہ نہیں کر سکتی -

فرنچ صیغۂ جنگ نے جو اعداد و شمار شایع کیے ہیں، وہ یہ ہیں: " کہ فرانس کے پاس ۲۵۰۴ توپیں اور جرمنی کے پاس ۳۳۷۰ توپیں ہیں - اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ جرمنی سنہ ۱۹۱۷ تک بالکل خاموش رہے، اور اپنے سامان جنگ میں کوئی اضافہ نہ کرے تو اس صورت میں فرانس و جرمنی میں فرانس بہتر ہوگا - مگر اس فرض کی کوئی وجہ نہیں کہ جرمنی تین سال تک بلا وجہ خاموش رہیگی - اسکے علاوہ اسکے پیش نظر توپوں کی ایک اور وضع ہے، اور جب روپیہ کا سامان ہو گیا اسیوقت اس پیش نظر وضع کی توپیں جرمن سپاہ میں روشناس ہو جائیگی -

شعلۂ جنگ کا پہلا آتشکدہ

(سرویا اور آسٹریا)

(۲)

(پل)

پل کے قریب نگرانی کے لیے جو سنتری کھڑے تھے جب انہوں نے سلم سے آتی ہوئی ٹرینوں کو دیکھا تو انہوں نے فوراً الارم بلند کیا - اسوقت ایک اسٹیمر چند کشتیوں کو لیکے پل کے اس حصہ تک گیا، جہاں شگاف پڑ گیا تھا - جب ان کشتیوں سے رکنے کو کہا گیا تو انہوں نے اسکے جواب میں رائفلیں سر کیں - انکے جواب میں ادھر سرویوں نے رائفلیں اور مشین گنیں چلانا شروع کیں فوراً آسٹرین ساحل پر چلے گئے -

جو سروی فوجیں پل کی حفاظت کر رہی تھیں وہ ان فوجوں سے معرکہ آرا ہونے لگیں، جو ٹرینوں پر آرہی تھیں - یہ واقعہ اسیوقت پیش آیا کہ سرنگوں میں آگ لگادی گئی اور پھٹیں، اور اسطرح پل کو عبور کرکے سروی ساحل تک پہنچنے کے لیے آسٹرین فوجوں کی کوششیں درہم برہم ہوگئیں -

کیا اسی ناکامی کی جھلاہٹ میں شہر پر گولہ باری کی گئی؟ کوئی نہیں کہسکتا، مگر دوسرے ہی دن ۲۹ کو دو گولے پھٹکے انگریزی سفارتخانوں پر گرے اور انگریزی قونصل مرتے مرتے بچ گیا -

بلغراد اور سلم کے مابین ٹیلیفون اب تک صحیح و سالم تھا اسکے ذریعہ سے سروین کمانڈر نے آسٹرین کمانڈر کو اس واقعہ کی اطلاع دی کہ اسکی گولہ باری سے انگریزی قونصل اور انگریزی جائداد پر دست درازی ہوئی ہے، جو اسوقت نا طرفدار ہے - اسکا یہ جواب ملا کہ تمہاری کومٹجنٹس نے ہمارے مانیٹروں پر آتشباری کی تھی اسلیے ہم نے بھی آتشباری کی، اور اگر آیندہ پھر کبھی وہ ایسا کرینگے تو ہم بھی پھر یہی کرینگے -

اسی اثناء میں آسٹرین ریورگن بوٹ (دریا کی توپ بردار کشتیاں) دریا سے ڈنیوب میں پھریرہ اڑاتی ہوئی خاموش قلعوں کے سامنے سے گذریں - وہ گاہے ماہے گولے بھی پھینکتی جاتی تھیں جو کبھی خالی فضاء میں بلند ہوتے تھے اور کبھی بلغراد کے مکان پر آکے گرتے تھے -

(مسٹر برون پر گولے)

۳۰ جولائی کو صبح کے وقت میں فرینکو سروین بنک میں تھا کہ ایک شارپنل گولا سڑک پر ٹھیک اس کمرہ کی کھڑکی کے آگے آکے پھٹا، جس میں بیٹھا تھا - اس گولے نے کھڑکی کو چور چور کردیا - میں بنک سے روانہ ہوکے گرینڈ ہوٹل کے قریب آرہا تھا کہ میرے بائیں جانب چند گز کے فاصلہ پر ایک گولہ آکے گرا، ایک عمارت منہدم ہوگئی اور ہم لوگ بالکل گرد پوش ہوگئے -

تمام باشندوں نے سارا دن اور رات بھر شراب کے تہ خانوں میں بسر کی یہ گن بوٹ قد میں ہمارے تارپیڈو کشتیوں کے برابر ہوتی ہیں، لیکن انکے مصارف بہت ہیں - یہ ایک ہزار میٹر کے فاصلہ سے خاموش قلعوں پر آتشباری کرتی ہیں - سروی اپنے توپخانے لاے تو مگر انہیں استعمال نہیں کیا - یہ مسلسل خاموشی سرویوں کی طرف سے غیر معمولی تھی، اور آبادی میں سخت خوف و پریشانی پیدا کر رہی تھی - کیا اسلیے کہ توپچیوں کی کمی تھی یا سامان جنگ کی ؟ کوئی نہیں کہسکتا - مگر میرے نزدیک دوسری صورت تھی -

---

اسٹیم رولر کا جمود

روس کو اپنی فتوحات کے اعلان میں جو مخصوص قابلیت حاصل ہے، وہ جنگ کریمیا کے زمانے سے دنیا کو معلوم ہے جبکہ انگلستان، روس، اور ٹرکی کی متحدہ فوجیں کبھی مٹی کے تودوں کیطرح روسی قلعوں کو اڑا رہی تھیں، مگر عین اسی وقت سینٹ پیٹرز برگ سے تار دیے جاتے تھے کہ ہماری فوج کے ایک ایک کاسک نے دشمن کے ایک ایک دستے کا خاتمہ کردیا -

پس اگر آج ہمکو سنایا جاتا ہے کہ ایک لاکھ آسٹرین سپاہ مچھلی کیطرح جال میں گرفتار ہوگئیں تو یہ چنداں تعجب انگیز نہیں، اور ہمیں معلوم ہے کہ عظیم الشان روس کی فتوحات ہمیشہ کیونکر ہوا کرتی ہیں، لیکن تعجب ہے کہ پچھلے دنوں فرانس کے میدانوں میں بھی بعض نامہ نگاروں نے سلافی اصول روایت کی تقلید کرنی چاہی، اور " ۸۰ ہزار جرمن لاشوں " کو ایک ایک کرکے شمار کرلیا !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

" پایونیر " کو بھی اس انتہائی دروغ بافی پر غصہ آگیا ہے اور وہ جھنجھلاکر پوچھتا ہے کہ ۸۰ ہزار لاشیں کیونکر شمار کی گئیں، اور ایسی صریح لغو بیانی کیوں کیجاتی ہے ؟

ساٹھہ دن پورے گذر گئے - روس نے آسٹریا کو درہم برہم کردیا، سرویا نے اسکی بوٹیاں نوچ لیں - مانٹی نگرو بھی روز سراجیو کے پاس بیان کیا جاتا ہے - ایک لاکھ آسٹرین قیدیوں کو روز دو لاکھ مرتبہ فیاض روس راشن دے رہا ہے - تعجب ہے کہ ابتک کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہ نکلا -

روس ابتک رہی گلیشیا کے گوشوں میں بیان کیا جاتا ہے، سرویا اپنے ملک کے ۱۲ - میل اندر لڑ رہی ہے، مانٹی نیگرو سراجیو تک پہنچتا ہی نہیں - جرمنی کے روسی پولینڈ میں بڑھنے کی خبریں آنے لگی ہیں مگر روسی افواج کے جرمنی کے اندر کاموں کا کچھہ پتہ نہیں چلتا کہ کب برلن کی طرف پیش قدمی ہوگی ؟

لطف یہ ہے کہ ہندوستان کے انگلو انڈین پریس کے دفتر بھی ان خبروں کو سنتے سنتے پریشان ہوجاتے ہیں اور اکتا کر کہہ اٹھتے ہیں کہ روسی بیانات قابل تسلیم نہیں - پایونیر اور ٹائمز آف انڈیا کے نوٹس آجکل نہایت دلچسپ ہوتے ہیں -

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر انگلستان کا پریس بیورا روس کی ایسی خبروں کو بھی قلم احتساب کے حوالے کردیا کرے تو بہتر ہے، کیونکہ فوجی رازوں کے انشا سے کہیں زیادہ روسی خبروں کے اعلان سے دول متحدہ کے مقاصد کو نقصان پہنچتا ہے -

یهی وجه هے که تمام یوروپین قوموں میں فرانس کی آبادی روز بروز گهٹتی جاتی هے ' اور اس نقصان عظیم کا صرف اوس وقت احساس هوتا هے ' جب وطنیت کی راه میں فرزندان وطن کی قربانی چڑهانیکی ضرورت هوتی هے !

سنه ۱۷۷۰ع میں فرانس کی آبادی پروشیا سے ۱۵۰۰۰۰۰۰ زیاده تهی ' لیکن اب جرمنی کی آبادی فرانس کی آبادی سے ۲۵۰۰۰۰۰۰ زیاده هوگئی هے - یه سچ هے که جرمنی کے رقبۀ ملک کی وسعت نے آبادی کے تناسب پر بهی اثر ڈالا هے ' لیکن اسمیں نسل کی عمده افزایش اور ازدواجی زندگی کے قیام کو بهی بهت کچهه دخل هے - جو لوگ جرمنی سے نکل کر نو آبادیوں میں یا دوسرے ملکوں میں آباد هوگئے هیں ' اونکی تعداد اسکے علاوه هے -

دونوں سلطنتوں کے دار الحکومتوں میں بهی آبادی کا یهی تناسب نظر آتا هے - سنه ۱۸۷۰ع میں پیرس کی آبادی ۱۷۵۰۰۰۰ تهی - اب ۲۸۴۶۹۸۶ هے - یعنی ایک ملین سے کچهه هی زیاده اضافه هوا هے - لیکن برخلاف اسکے اوسوقت برلن کی آبادی صرف ڈهائی لاکهه تهی ' مگر اب دو ملین یعنی ۲۰ لاکهه تک پهنچ گئی هے !!

مالی حالت بهی اسی کے قریب قریب هے - سنه ۱۸۷۰ع میں فرانس کی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰۰ گنی تهی اب ترقی کے بعد ۱۷۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی هے - یا ایکهه اسمیں دو گنے سے کچهه هی زیاده اضافه هوا هے - لیکن جرمنی کی آمدنی ۲۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی تهی ' اور اب ۱۴۲۰۰۰۰۰۰۰ سے بهی بهت زیاده هے - یعنی به نسبت پہلے کے سات گنا بڑه گئی هے !

اسیطرح ملک و حکومت اور قومی اور وطنی زندگی کی هر شاخ میں دونوں کی حالت بالکل مختلف هے -

(اخلاق و عادات)

دونوں قوموں کے اخلاق و عادات اور طور و طبائع میں بهی سخت اختلاف هے - فرانسیسی عموماً رومی اقوام کیطرح ذکی الحس ' تند مزاج ' سریع الاشتعال ' اور شدید الانفعال هوتے هیں - اور اسمیں شک نہیں که اعلی ترین شهری و تمدنی زندگی اور جذبات رقیقه و لطیفه کے لحاظ سے وه تمام اقوام یورپ میں فرد هیں ' لیکن عقل و جذبه دو مختلف چیزیں هیں اور دونوں کے نتائج مختلف هیں - فرانس بے شبهه جذبات مشتعله کا ایک آتشکده اور بهڑکتے هوے عواطف کا ایک کوه آتش فشاں هے ' لیکن سیاست کا دیو صرف عقل کے کوه همالیه هی پر رهتا هے ' جسکی سطح همیشه برف کے برودت سے سرد رهتی هے -

فرانسیسی عموماً سیاست سے ناآشنا هے - جب اوسکے غصه کی آگ بهڑکتی هے ' تو خرمن عقل کو دفعةً جلا کر خاک سیاه کردیتی هے ' لیکن سیاست همیشه حزم ' استقلال ' تدبر اور دور اندیشی کے برف زار میں نهایت سکون و اطمینان اور سرد تحمل کیساتهه زندگی بسر کرنا چاهتی هے ' اسلیے اوس نے اپنا نشیمن یورپ کے دوسری سلطنتوں کو بنایا هے - انهی سلطنتوں میں ایک جرمنی بهی هے جرمن نهایت مستقل ' ثابت قدم ' اور غور و فکر کے عادی هوتے هیں - عقل و دور اندیشی اونکے جذبات کو قابو میں رکهتی هے ' وه هر معامله پر نهایت غور و فکر کیساتهه نظر ڈالتے هیں ' اور اوسپر عمل کرنیکا صحیح راسته اختیار کرتے هیں - وه صرف مظاهره اور نمایش کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں قرار دیتے ' بلکه مادی نتائج و عقلی حقائق اونکے پیش نظر هوتی هیں - یهی وجه هے که وه خاموشی کے ساتهه هر حیثیت سے روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے ' اور کسیکو اسکی خبر نه هوئی - اگر قیصر جرمنی کی شهرت طلبی اونکو نمایاں نکرنا چاهتی ' تو وه ایسی خاموش عملی زندگی بسر کر رهے تهے که دنیا کو کبهی بهی اونکا علم نهوتا !

مکاتبات حربیه

فرنچ اور جرمن توپخانے

آغاز جنگ سے کسیقدر قبل " مارننگ پوسٹ " کے جنگی نامه نگار نے جرمن اور فرنچ توپخانوں کا باهم موازنه کیا تها - وه لکهتا هے که " توپخانه میں سب سے اهم شے میدانی توپخانے هیں - اس باره میں انگریزی توپچیوں کا یه خیال هے که فرانس کو اپنے حریف پر قطعی اور یقینی فوقیت حاصل هے - اگرچه جرمنی نے اپنی پرانی توپونکے لیے نئی گاڑیوں کا سامان کیا هے ' مگر تاهم فرنچ توپخانوں کی توپوں کی منجنیقیں ' گاڑیاں اور دیگر ساز و سامان جرمنی کے میدانی توپخانوں کی توپوں سے بهتر هے -

یهاں تک تو حالت عمده هے ' لیکن جب پرانی میدان کی هاوٹزروں کا نمبر آتا هے ' تو اسمیں فرانس جرمنی سے پیچهے نظر آتا هے ' جو " هاوٹزر " ایک آتشیں آله هے جو افق " کے متوازی گوله باری کرتا هے -

جرمن سپاه میں هر دسته فوج کے ساتهه میدانی هاوٹزر کی تین باٹریاں هوتی هیں - اسکے مقابله میں فرنچ سپاه کے پاس محاصره کے هاوٹزر نہیں هیں - فرانس اسکی کمی کی تلافی کرنا چاهتا تها - اور یه تجویز کیا گیا تها که میدانی توپوں کے دهانے پر ایک قسم کی ٹوپی لگادی جاے ' جس سے انکی گوله باری کی سرعت کم هو جائیگی -

یه معلوم هوا هے که اس تدبیر سے نشانه کی صحت کے متعلق بعض عمده نتائج مرتب هوے تهے -

مگر اس تجویز پر جو اعتراض هوتا هے وه بالکل واضح اور کهلا هوا هے - هاوٹزر کا ایک مقصد یه بهی هے که اسکے ذریعه سے بڑے بڑے گولے مثلاً ۴۰ یا ۵۰ پونڈ کے پهینکے جا سکیں - یه بات فرانس کی ان توپوں کو حاصل نہیں ' کیونکه وه صرف معمولی میدان کی توپوں کے گولے پهینکسکتی هیں -

جسطرح که همارے (انگلستان) پاس میدان کے لیے باقاعده بهاری باٹریاں هیں اسطرح فرانس کے پاس نہیں ' حالانکه جرمنی کے پاس اسکا سامان یعنی توپیں وغیره هیں -

بهاری هاوٹزر کی باٹریاں دونوں سلطنتوں کے پاس هیں ' لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکها جاے تو یه کهنا پڑتا هے که دونوں سلطنتوں میں انتخاب کی ضرورت نہیں - یه ظاهر هے که میدانی توپوں کے ساز و سامان کی وجه سے فرانس کو جو فوقیت حاصل تهی وه اسلیے منسوخ هوگئی هے که اسکے پاس بهاری باٹریاں اور میدانی هاوٹزر نہیں هیں -

ایسے اسباب موجود هیں جنکی بناء پر یه یقین کیا جا سکتا هے

پرزہ (جسکو انگریزي میں " فائرنگ جي ار " کہتے ھیں) لیور کي گرفت سے آزاد ھو جاتا ھے -

لیور ایک کماني پر تھمے ھوے تکلے کي وجہہ سے مقفل رھتا ھے - (اس تکلے کو انگریزي میں اسپرنگ سپور ٹیڈ اسپنڈل کہتے ھیں) اسکا مفاد یہ ھے کہ جب لیور اپني جگہہ سے ھٹے ' تو اس تکلے اور کماني کي وجہہ سے پورے زور کے ساتھہ ھٹے کیونکہ یہ قاعدہ ھے کہ جب ایک شے دبي ھوئي ھوتي ھے ' اور وہ اپني جگہہ سے حرکت کرتي ھے تو زور کے ساتھہ چلتي ھے - کماني اس قوت و سرعت میں مزید اضافہ کرتي ھے -

لیور اور اسکے اور پرزے سرنگ کے پیندے میں جڑے ھوے ھیں - یہاں ایک پرزہ ھوتا ھے جس پر تصویر میں حرف " B " بنا ھوا ھے ' اسکو انگریزي میں استاپ یعني روکنے والا پرزہ کہتے ھیں - جہاز جب سرنگ سے ٹکراتا ھے تو ایک قوس نما پرزہ کي وساطت سے اس تصادم کا اثر اس استاپ پرتا ھے - یہ پیچھے ھٹتا ھے اور اسوقت سرنگ آتشبار ھوتي ھے - جب تک یہ پیچھے نہیں ھٹتا سرنگ سے ایک شرارہ نہیں نکلسکتا -

آتشبار پرزہ یعني فائرنگ جي ار مقفل نہیں رھتا - تصویر میں آپ اس حصہ کو دیکھیں جہاں حرف " A " بنا ھے - یہ بھي ایک تکلا ھے اسکو انگریزي میں اسٹرائکر اسپنڈل یعني مارنے والا تکلا کہتے ھیں - اسکا سرا اندر سے مجوف ھے - اسکے قریب ھي " C " ھے - " C " کا سرا صلیب نما ' خار دار اور باھر کے جانب نکلا ھوا ھے - اسکے ھر کنارے کي شکل ایسي ھے کہ اس " A " کے مجوف سرے کے بالکل ٹھیک بیٹھہ جاتا ھے - جب یہ صلیب نما خار دار سرا آگے کے جانب نکلتا ھے ' تو اسکے کنارے اس وسیع حصہ میں چلے جاتے ھیں ' جس پر تصویر میں " D " بني ھوئي ھے - ان کناروں کے ھٹنے سے تکلا " A " آزاد ھوجاتا ھے - ایک کماني اس تکلے کو دباتي ھے اور یہ " ڈیٹونیٹر " کے آگے زور سے اچھلتا ھے - " ڈیٹونیٹر " وہ حصہ ھے جہاں آتشگیر مادہ رھتا ھے " E " کے قریب ایک لچکدار جوڑ ھے - یہ اسلیے ھے کہ پاني کے تموج کا اثر آتشبار مشین پر نہ پڑے -

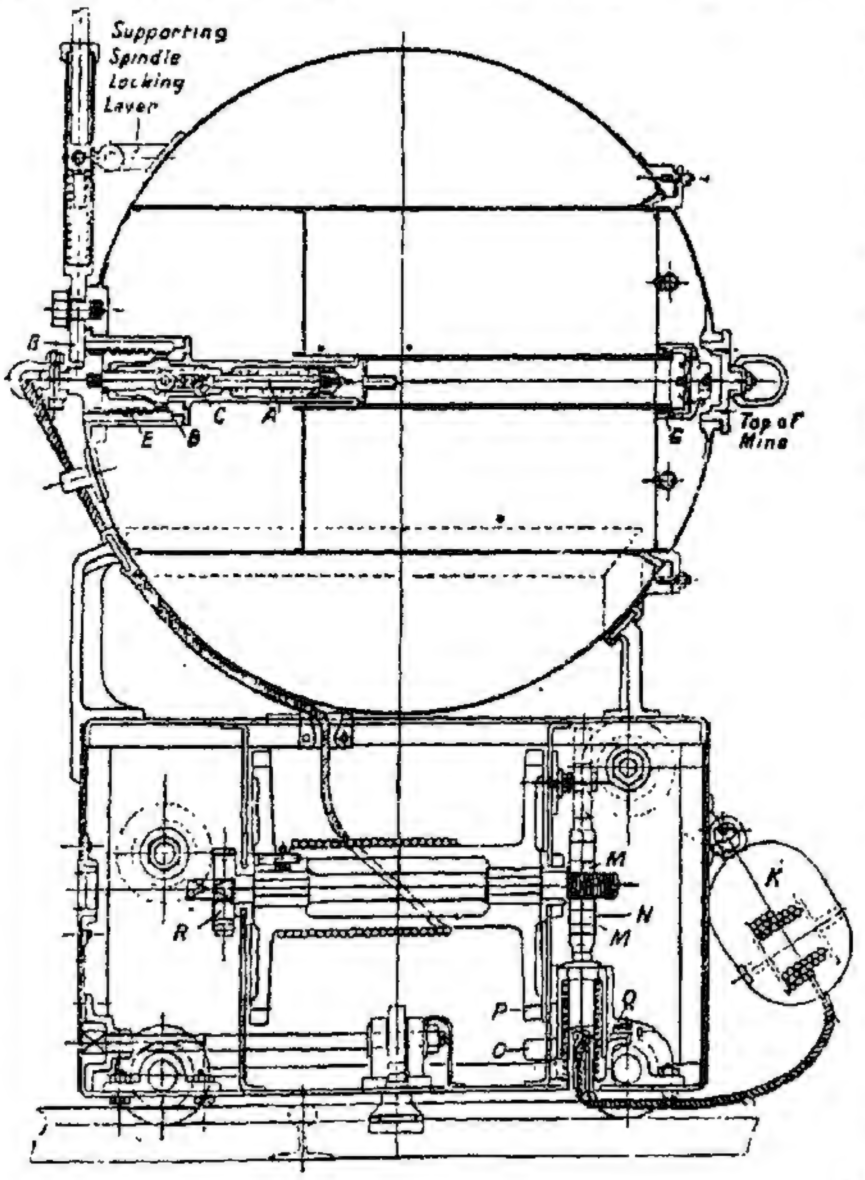

اطلاع

(۱) ۲۳ ستمبر کے الهلال میں مقالہ افتتاحیہ شائع نہیں ھوسکا لہذا صفحہ ۵ کے بعد صفحہ ۹ پڑھنا چاھیے - امید کہ احباب کرام مزید تفتیش کي تکلیف نہ فرمائینگے -

(۲) جلد پنجم کے تین نمبر یعني ۱۰ ' ۱۱ اور ۱۲ موجود نہیں ھیں اسلیے دفتر سردست ارسال سے معذور ھے - جن اصحاب کو ان نمبروں کے موصول نہونیکي شکایت ھے وہ تا اشاعت ثاني عدم تعمیل فرمایش کو معاف فرمائینگے -

منیجــر

یـــوم التغـــابن !

جنگ احتساب و روایت !

فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

ھم بغیر کسي ذاتي نظر و نقد کے صرف اس طول طویل سرگذشت کا ترجمہ درج کردینا کافي سمجھتے ھیں ' جو لندن ٹائمز کے ھولناک " مراسلۂ امینس " کے متعلق ولایت کي پچھلي ڈاک میں آئي ھے :

به آب و رنگ و خال و خط چه حاجت روے زیبا را

اس سرگذشت میں اھل نظر کیلیے بہت سي ضمني بصیرتیں بھي ھیں اگر چشم تفکر سے کام لیں :

میں ابھي چشم شوق کو الزام خاک دوں
تیري نگاہ شرم سے کیا کچھہ عیاں نہیں ؟

ضمناً اس واقعہ سے انگلستان کے پریس کي جو ڈھرانہ و فرمانروایانہ طاقت ظاھر ھوتي ھے ' وہ سب سے زیادہ قابل غور ھے - ھمیں اس سے کوئي بحث نہیں کہ ٹائمز کے مراسلہ نگار کا بیان صحیح تھا یا غلط ؟ جب اولیاء حکومت نے باقاعدہ اسکي تغلیط کردي ھے تو اسے غلط ھي تسلیم کرنا چاھیے - لیکن قابل غور امر یہ ھے کہ لندن ٹائمز کو تغلیط کے بعد بھي اپنے مراسلے کي صحت پر اصرار رھا ' اور تمام پارلیمنٹ اسکي مقاومت کیلیے اٹھہ کھڑا ھوا ' تاھم ھنگامۂ زبان و قلم کے سوا اور کوئي کارروائي نہ کي جاسکي !

اصل یہ ھے کہ جن متمدن ممالک میں حریت صحافۃ اپني ابتدائي ابتلاؤں سے گذر چکي ھے ' وھاں پریس بجاے خود ایک فرماں روایانہ قوت ھے - حکومت اس سے مساویانہ جنگ کرتي ھے مگر اسکي مالک و حکمراں نہیں ھوسکتي -

اسي طرح مسٹر ایف - اي - اسمتھہ کا پوزیشن بھي اس سرگذشت میں خصوصیت کے ساتھہ قابل توجہ ھے - وہ صرف اسي کام کے لیے منتخب کیے گئے ھیں کہ اخبار و مراسلات جنگ کا احتساب کریں - تاھم اس معاملے میں وہ خود مدعي اور ذمہ دار بن گئے ھیں - انہوں نے ترمیم و اضافے کے بعد مراسلے کي اشاعت کو ناقابل اعتراض سمجھا - کیونکہ بقول انکے " سچائي سے بالکل منہہ موڑ لینا بھي مناسب نہیں " !!

پبلک کے نائبین نے اس موقعہ پر پارلیمنٹ میں (باوجود زمانۂ جنگ) جو اظہارات کیسے ' انسے اندازہ کیا جاسکتا ھے کہ " آزاد ممالک " کے افکار و طبائع کا کیا حال ھوتا ھے ' اور انکے محسوسات ان لوگوں سے کس قدر مختلف ھوتے ھیں جو اس عالم سے دور ھیں ؟

مذاکرۂ علمیہ

بحری سرنگیں

موجودہ جنگ کے تمام عظیم الشان معرکے خشکی پر ہوے ہیں، اسلیے اگر اس جنگ کو مجموعی حیثیت سے بری جنگ کہا جاے تو بیجا نہوگا -

لیکن اگر روے زمین پر ہنگامہ کارزار برپا رہا ہے تو سطح آب کا سکون و قرار بھی قائم نہیں رہا یعنی اگر بلجیم، فرانس، گلیشیا اور مشرقی پروشیا کی سرزمینیں انسان پاش اور قلعہ شکن توپوں کی ہولناک آتشباری، پانی کی طرح بہنے والے انسانی خون کے سیلاب، مقتولین کی لاشوں کے بلند انبار، اور دم توڑنے والے مجروحین کی کراہت اور تاملامت سے یکسر اقلیم موت و ہلاکت بنی ہیں، تو بحر شمال، بحر بالٹک، اور چینی سمندروں میں بھی جنگی جہازوں کے حملہ و مدافعت، فرار و تعاقب کبھی زیر آب روپوشی اور کبھی سطح آب پر رونمائی سے ایک طوفان و تلاطم اوٹھتا رہا ہے -

ان بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں حصہ لیا ہے -

زیر آب یا بحری سرنگیں کوئی نو ایجاد شے نہیں، مگر انکے مبلغ اتلاف و ہلاکت آفرینی کا حقیقی اعتراف گذشتہ چند سالوں ہی میں ہوا ہے -

اگر آپ اس اعتراف کا سراغ لگانا چاہتے ہیں تو آپ کو تاریخ حروب میں جنگ روس و جاپان کا باب نکالنا چاہیے - اس جنگ میں جاپانیوں نے جس آلہ سے سب سے زیادہ روسی جہازوں کو غرق کیا تھا وہ بھی بحری سرنگیں تھیں -

ایشیا جسکو یورپ اپنے غرور طاقت کے نشہ میں کمزور اور حقیر سمجھتا تھا جب اسکی نو خیز قوم نے یورپ کی ایک بڑی باجبروت و صولت سلطنت کو اسقدر ذلت آمیز اور شرمناک شکست دی، اور یورپ کو یہ معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں دور تمثیل کیا ہے، تو انکے جنگی حلقوں میں بحری سرنگوں کے متعلق دلچسپی کی ایک عام لہر دوڑ گئی، اور ہر سلطنت میں سرگرمی و مستعدی کے ساتھ تجربے ہونے لگے -

جنگ جاپان و روس سے پہلے بحری سرنگوں کے متعلق کئی امر محتاج ترقی و اصلاح تھے - ان میں اولین نقص تو یہ تھا کہ وہ محفوظ نہ تھیں یعنی جسطرح وہ دشمن کے جہازوں کے لیے سرچشمہ ہلاکت و بربادی تھیں اسیطرح وہ اپنے جہازوں کے لیے بھی خطرناک اور غیر مامون تھیں، اور سرنگوں کے بچھانے کے بعد راستہ دشمن کے جہازوں کے لیے بند ہو جاتا تھا - تو اپنے جہازوں کے لیے بھی کھلا نہیں رہتا تھا - کیونکہ اگر مخالف جہازوں کے لیے سرنگوں پر سے گذرنا موت و ہلاکت کے منہ میں جانا تھا تو خود اپنے جہازوں کا اسطرف سے نکلنا بھی اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو گرداب ہلاکت میں ڈالنے سے کم نہ تھا - غرض اسوقت تک وہ مفید تھیں، مگر جسقدر مفید تھیں اسیقدر مضر بھی تھیں - اور گو وہ حصار مدافعت تھیں، مگر اسکے ساتھہ ہی سنگ راہ بھی تھیں -

دوسرا نقص یہ تھا اور یہ پہلے نقص سے کم سنگین نہ تھا کہ انکے نشانہ کی صحت قابل اعتماد نہ تھی - وہ جہازوں کو غرق کرتی تھیں، مگر جب کہ سرنگوں کو چلانے والا انہیں چلاتا تھا تو وہ اسوقت اپنے شکار میں کامیابی کے لیے سرنگوں کی صحت اور اپنی مشاقی سے زیادہ بخت و اتفاق کی مساعدت سے توقع رکھتا تھا

ان دونوں نقائص سے شدید تر نقص، جس وجہ سے اسوقت تک ان سرنگوں کی قدر و قیمت بہت کم سمجھی جاتی تھی یہ تھا کہ انکی تاثیر و کارفرمائی ناتمام تھی - اسوقت تک یہ بالکل ممکن تھا کہ جہاز سرنگوں پر سے گزرے سرنگیں چلائی جائیں، نشانہ بہدف ہو، جہاز زخمی ہو، مگر غرق نہ ہو کیونکہ یہ نقصان اتنا شدید نہیں ہوتا تھا کہ اسکے بعد غرقابی ناگزیر ہو!

جنگ روس و جاپان کے بعد جو تجربے ہوے انکا محور یہی تینوں نقص تھے -

* * *

مشرق اقصی میں جب ان سرنگوں کو اسقدر نمایاں کامیابی ہوئی تو مسرس وکارس نے جنکا مقصد وحید بحری جنگ کے تمام ضروریات کی فراہمی ہے، اس خوفناک و ہلاکت آفریں آلہ پر توجہ مبذول کی، جسکے نہایت دلچسپ اور مفید نتائج نکلے -

بحری سرنگوں کی ساخت میں تین امور سب سے زیادہ اہم تھے :

(۱) سرنگ کا آتشبار حصہ اسطرح بنایا جاے کہ ایک طرف تو گزرنے والے جہاز کی حرکت کا خفیف ترین صدمہ اسکو مشتعل کردے، اور دوسری طرف سرنگوں میں قبل از وقت یا پانی میں اتارتے وقت آگ نہ لگنے پائے -

(۲) جس قدر پانی میں کہ سرنگیں غرق رہیں، اسکا عمق اور متعین اور دائمی ہو یعنی جسقدر عمق پر کہ ہم سرنگ کو رکھنا چاہیں اسیقدر عمق پر وہ برابر قائم رہے -

(۳) اگر ایک سرنگ چلائی جائے تو یہ نہ ہو کہ اسکی وجہ سے اور سرنگیں بھی بلا ضرورت محض اس سرنگ کی وجہ سے مشتعل ہوجائیں کیونکہ اس صورت میں انکا تعدد بیکار ہوجائیگا -

یہ تینوں امور اگرچہ اہم تھے، مگر جسقدر اہم تھے اسیقدر دشوار بھی تھے، لیکن بالاخر تجربات نے اس مشکل کو آسان کردیا، اور مسرس وکارس کی سرنگوں میں یہ تینوں امور ملحوظ رکھے گئے ہیں -

* * *

مسرس وکارس کی سرنگ (دیکھیے تصویر سرنگ) ایک کرہ نما مستدیر سرنگ ہوتی ہے، اسمیں ایک لیور ہوتا ہے جو سرنگ کے حلقہ کے باہر نکلا رہتا ہے - جب جہاز سرنگوں سے آکے ٹکراتا ہے، تو یہ لیور اپنی جگہہ سے ایک طرف جھکتے جہاز کے نفے (جسکو انگریزی میں ہل کہتے ہیں) کے برابر دوڑتا ہوا آگے بڑھجاتا ہے - لیور کے اس انتقال مکانی سے سرنگ کا آتشبار

میں جوش' طاقت ' اور دانائي کے ساتھہ معرکہ آرائي کورهے هیں"

مسٹر ٹي - پي اوکونر نے چشمدید گواهي دي کہ ایک مشکل فرض کو مسٹر اسمتھہ نے نہایت خوبي سے ادا کیا ہے -

مسٹر پیٹر نے اس امرکي طرف توجہ دلائي کہ جو اخبارات غلط یا دهشت انگیز خبریں شایع کریں انکے بند کرنے کے لیے هوم سکریٹري کو اختیارات ملنا چاهئیں -

مسٹر ولیم نے خبروں کے دبانے کے موجودہ نظام کی مذمت کي اور اسپر زور دیا کہ گورنمنٹ ذمہ دار نامہ نگاران جنگ کو معاذ میں جانے دے - اس مشورے کے متعلق هوم سکریٹري نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ هر شے دشمن کے بے خبر رهنے پر موقوف ہے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے -

(مسٹر اسمتھہ کا بیان)

آخر میں مسٹر اسمتھہ دفتر اخبارات کی مدافعت اور یہ تسلیم کرنے کے لیے کھڑے ہوے کہ موجودہ نظام مکمل نہیں ہے' اور یہ کہ اسمیں فوراً اهم ترمیمات هونا چاهئیں - انہوں نے بیان کیا کہ دفتر اخبارات کي رهنمائي کا عہدہ انہوں نے طلب نہیں کیا تھا - اس عہدہ کی وجہ سے انہیں اتنے گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے کہ اس سے پہلے انہیں کبھي اسکا اتفاق نہیں ہوا -

انہوں نے کہا کہ اب تک عہدہ احتساب مثنی رہا ہے - (یعني دو مقام پر خبرونکا احتساب هوتا ہے) یہی واقعہ ہے جو تاروں کے ساتھہ یقیناً غیر مساوي طرز عمل کا ذمہ دار ہے - متعدد دفتروں میں ۸۰ یا ۹۰ تربیت یافتہ فوجي محتسب هیں - یہ توقع کرنا ناممکن ہے کہ وہ سب کے سب ایک هي نتیجہ پر پہنچینگے - اسکے بعد تار دفتر اخبارات کے پاس آتا ہے - اب یہ کوشش کی جارهي ہے کہ عہدہ احتساب کو شامل کرلیا جاے - پریس کے تار جو تمام دوسرے تاروں سے الگ رکھے جالیں گے' ان کے متعلق جو کچھہ هوگا وہ لنڈن کے مرکزي دفتر اخبارات هي میں هوگا - اس مرکزي دفتر میں ۲۰ محتسب هونگے جو دفتر جنگ اور دفتر اخبارات سے نامہ و پیام رکھینگے - امید ہے کہ اسطرح ایک تار کو دو دفعہ احتساب کرنے کي ضرورت باقي نہیں رهیگي - "

اسکے بعد انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات میں امیر البحر اور دفتر جنگ کے افسر رهتے هیں' جو همہ وقت دفتر جنگ کے سوالات کے جواب دینے کے لیے مستعد رهتے هیں ' اور جب کسي بلند پایہ جنگي پالیسی کے متعلق بحث هوتی ہے تو براہ راست لارڈ کچنر کی ذاتي راے اور اسکے اسباب دریافت کرلیتے هیں -

مجھے پبلک کے فوائد کے متعلق امیر البحر یا دفتر جنگ سے کوئی ایسی اهم شے موصول نہیں هوئی جو فوراً میں نے شائع نہ کردي هو -

باقی رہا ٹائمز کا مضمون ' تو وہ اس حیثیت سے دفتر اخبارات میں بھیجا گیا تھا کہ یہ ایک ذمہ دار مراسلہ نگار کا لکھا ہوا ہے - میں نے خیال کیا کہ اگر اسکی ظاهري شکل سے قطع نظر کرلیا جاے تو هر شخص کے لیے یہ بحث کرنا مشکل هوگا کہ واقعات کو صحیح سمجھنے کے بعد بھي میں اگر اس مراسلت کو روک لیتا تو بیجا نہ کرتا - اس مراسلت کو خود میں نے جانچا تھا اور بحري یا بري نقل و حرکت کے متعلق جسقدر حوالے اوسمیں تھے' وہ نکال ڈالے تھے -

اس مضمون کي اجازت کے متعلق میں پوري ذمہ داري اپنے اوپر لیتا هوں - البتہ میں اسوقت خیال کرتا هوں کہ بہتر هوتا ' اگر ٹائمز کے ایڈیٹر سے دریافت کرلیا گیا هوتا کہ گو یہ مراسلت قواعد کے موافق ہے' پھر بھي کیا اسکي اشاعت کو دانشمندانہ فعل سمجھتا ہے ؟

(اصل مراسلہ)

افسوس کہ اس مراسلہ کی نقل هندوستان میں نہیں آئي ہے جو ٹائمز نے دفتر اخبارات کی کانٹ چھانٹ کے بعد شائع کیا تھا - همنے اس خلاصہ میں زیادہ تر اسٹیٹسمین کو پیش نظر رکھا ہے' لیکن انگلشمین نے اس مراسلہ کا اقتباس نسبتاً زیادہ دیا ہے - هم وہ مقتبسہ جملے نقل کردیتے هیں :

" منتشر اور شکستہ ٹکڑے ! دشمن برابر انکے سروں پر رها ! جو تیے ڈویژن یعني ۲۰ هزار آدمیوں میں سے جسقدر لوگ بچے تھے اس عالم میں وہ جنوب کیطرف چلدیے - همارے نقصانات بہت عظیم الشان هیں - میں نے بہت سي رجمنٹوں کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے دیکھے هیں - مجھے اس امر کا اعادہ کرنا چاهیے کہ نہ ڈسپلن کی ناکامی ہے اور نہ خوف و هراس ہے - هر ایک کا مزاج شیریں ہے اور گھبراهٹ ظاهر نہیں هوتی -

ایک ٹولی ممکن ہے کہ اسمیں ایک درجن آدمی هوں یا اس سے کم و بیش' اس شخص کی کمان میں آئی جسکو انپر کمان کرنیکا حق تھا - آدمی کوچ کرتے کرتے چور هوگئے هیں' اور بھوک کیوجہ سے انکو کمزور هوجانا چاهیے - کیونکہ کوئی دمسریشٹ ایسي حالت میں ساتھہ نہیں دیسکتا - تاهم وہ سرگرم اور هشاش بشاش هیں اور جب پہنچتے هیں تو سیدھے اصلی افسر کے پاس آتے هیں - اپنے آپکو پیش کرتے هیں' اور اپنے ریجمنٹ کی خبریں دریافت کرتے هیں -

میں دو آدمیوں سے ملا جنہوں نے ایسی هی سرگذشتیں بیان کیں - ایک شخص نے جلدي سے سلام کرکے کہا : " جناب ! بري طرح سب ٹکڑے ٹکڑے کردیے گئے" دوسرے نے کہا جناب ! مجھے خوف ہے کہ شدید نقصان ہوا " -

بظاهر معلوم هوتا ہے کہ هر ڈویژن شریک کار رها - بعض بعض ریجمنٹوں کے تمام افسر کام آگئے - ریجمنٹ ٹکڑے ٹکڑے هوگئے مگر اچھي ڈسپلن اور عمدہ اسپرٹ نے ان ٹکڑوں کو یکجا رکھا "

مراسلہ نگار اپنے مضمون کو اسپر ختم کرتا ہے :

" خلاصہ یہ کہ جرمني کي پہلي کوشش کامیاب هوگئي ! همکو اس واقعہ کا سامنا کرنا چاهیے کہ انگریزي فوجي مهم کا خوفناک نقصان ہوا ہے' جسے بدقسمتي سے جرمني کي ضرب کا زیادہ بوجھہ برداشت کرنا پڑا ہے - اسے فوراً بہت زیادہ کمک کي ضرورت ہے - درحقیقت انگریزي فوجی مهم نے لازوال عظمت حاصل کي ہے لیکن اسے ضرورت ہے آدمیونکی ! آدمیوں ! هاں اور مزید آدمیوں کی !

پیرس کا محاصرہ امکان کے میدان سے خارج نہیں کہا جاسکتا - همیں کمک کی ضرورت ہے اور اسیوقت ضرورت ہے - آیا جرمن جنرل اسٹاف کے چیف کے پاس نقصانات کے شمار کے بعد بھي اتنے آدمي بچینگے جو کامیابي کي امید کیساتھہ مزید حملے کیلیے کافی هوں؟ اسمیں شک ہے ! فوج نے ایک عظیم الشان کوشش اور غیر معمولي سرعت کیساتھہ نقل و حرکت کي ہے "

(قیاس ہوتا ہے کہ اس مضمون کے خط کشیدہ سطور دفتر اخبارات کے وہ اضافے هیں' جنکا ذکر ٹائمز نے اپنے جواب میں کیا ہے - کیونکہ ربط بیان کے لحاظ سے وہ بالکل ناموزوں اور بے موقع هیں)

(مسٹر اسمتھہ کا پرائیوٹ خط)

مسٹر اسمتھہ کي تقریر کے دوسرے دن ٹائمز نے انکي تقریر پر تنقید کي ' کیونکہ مسٹر اسمتھہ نے اس مراسلے کا پورا مضمون نہیں بیان کیا تھا - ٹائمز کو انہوں نے پروف واپس کیا تھا تو اسکے ساتھہ ایک خط بھي بھیجا تھا جسکے سرے پر " پرائیویٹ " لکھا تھا - لیکن اسکا انہوں نے کچھہ ذکر نہیں کیا -

این زمیں را آسمانے دیگرست !

اب هم اصل سرگذشت کي طرف متوجه هوتے هیں جو فی الحقیقت قوۃ احتساب حکومت اور فن روایت و صحافة کی ایک تازہ ترین جنگ ہے :

(هولناک مراسله امینس)

۳۰ - اگست کو لنڈن ٹائمز نے اپنے اتوار کے خاص نمبر میں ایک دهشت انگیز مراسله شائع کیا تھا جس پر پارلیمنٹ میں ایک سرگرم مباحثه هوا ' اور اس روش کی تقبیح کي گئي - نیز سرکاري دفتر اخبارات کے افسر اعلی مسٹر ایف - اي - اسمتهه - کے - سي ممبر پارلیمنٹ نے ایک اهم بیان شائع کیا -

ٹائمز نے اس ایڈیشن میں اپنے نامه نگار متعینۂ امینس (فرانس) کے دو طویل تار شائع کیے تھے ' جن میں اس نقطه کي طرف توجه دلائي گئي تھي که " فرانس میں انگریزي فوج عملاً نیست و نابود هوگئي ہے "

اس نامه نگار نے لکھا تھا که " یه ایک غمناک داستان ہے - جو خدا کرتا که مجھے نه لکھني پڑتي - لیکن یقین کیجیے که اب اخفاء کا وقت باقی نہیں رہا " آگے چلکے اس نے شکسته فوج کي آوارہ گرد ' متفرق شدہ ' اور شکسته دستوں کے ٹکڑوں " کا تذکرہ کیا تھا ' جن میں سے بعض کے افسر تو " قریباً بالکل هي کام آگئے تھے " اس مضمون کا اثر پڑھنے والوں پر یه پڑا که فرانس میں انگریزي فوج پر نہایت هي سخت مصیبت نازل هوئي ہے - جسکي خبروں کو سرکاري محکمه احتساب نے دبا دیا ہے -

بعد کی کارروائیوں سے معلوم هوا که یه بیان صحیح نه تھا ' چنانچه لارڈ کچنر نے دوسرے دن ایک سرکاري بیان شائع کیا جسمیں نامه نگار کے بیانات کی سلسله وار تردید کي تھي -

(پارلیمنٹ میں بحث)

تاهم ٹائمز کی یه رد شدہ داستان لنڈن اور اسکے مضافات میں وسیع پیمانه پر پھیل گئی - ایک سخت هیجان و اضطراب عام پیدا هوگیا - زن و مرد کے جذبات کو انگریزي فوج کي مصیبت کے منظر سے سخت تکلیف هوئي - اخبارات کے دفتروں میں اس هولناک خبر کي تصدیق و ترمیم کے متعلق ٹیلیفون کے ذریعه مضطربانه استفسارات هونے لگے - بالآخر پارلیمنٹ میں یه مسئله ایک اهم موضوع هوگیا اور " اسپیکر " کے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے هي یه موضوع پیش کیا گیا - سب سے پہلے وزیر اعظم کھڑے هوے اور انہوں نے کہا که اس بیان کي ذرا بھي تصدیق نہیں هوئي ہے - انہوں نے متاسفانه کہا که " اس بلند پایه وطن پرستانه خاموشي کي تعریف نہیں هوسکتي جو انگریزي پریس نے دوران جنگ میں اختیار کي ہے ' مگر افسوس که ٹائمز کا یه مضمون ایک تاسف انگیز استثناء ہے " انہوں نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا که " اگر ایسی حرکت پھر هوئي تو عجب نہیں که دار العوام (هاوس آف کامنز) سے درخواست کرني پڑے که وہ اسکے انسداد کیلیے اولی سخت قانون وضع کرے "

دار الامراء (هاؤس آف لارڈز) میں لارڈ چانسلر نے بھی اسی قسم کے ملاحظات کیے - انہوں نے کہا که " میں اس خیال سے اتفاق کرتا هوں که اگر اس قسم کے واقعات زیادہ پیش آے تو انکے انسداد کیلیے پارلیمنٹ سے مستثنی اختیارات کے حصول کیلیے کہنا پڑیگا "

مسٹر ایف - اي - اسمتهه

اسکے بعد سے حکومت نے حتی الامکان تفصیل وار مکمل شکل میں اطلاعات بہم پہنچانے کي تدبیر کي ہے - یعني آیندہ روزانه حوادث جنگ کے حالات بیان کیے جائینگے ' جو میدان جنگ سے براہ راست آئي هوئی اطلاعات پر مبني هونگے ' اور جن سے پبلک کي جائز خواهش اطلاع کي تشفي اچھي طرح هوسکیگی -

(الآن حصحص الحق !)

اسی اثناء میں ٹائمز نے اپنے همرشته اخبار " ایوننگ نیوز " میں یه کیفیت شایع کرائی !

" جو مراسله ٹائمز کے دفتر میں هفته کي شام کو موصول هوا تھا ' وہ ایک قابل اعتماد اور تجربه کار مراسله نگار کے قلم کا لکھا هوا ہے ' جو دنیا کے بہت سے حصوں میں معرکه آرا رہچکا ہے ' اور اسلیے اسکے متعلق ذرا بھي امید نہیں که افواهوں کے فریب میں آجائیگا - چونکه ٹائمز کے قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) نے لازمي طور پر سنجیدگي کے ساتھه اسے قابل غور سمجھا ' اسلیے دفتر اخبارات کي هدایت کے بموجب اسے دفتر اخبارات کے پاس بھیجدیا - اس نے اس مراسله کو واپس کرنے سے قبل تین گھنٹے تک اپنے پاس رکھا - جب وہ ٹائمز کے دفتر میں واپس آیا ہے تو اسکي حالت متغیر هوچکي تھي - اسمیں سے وہ چند فقرے نکال دیے گئے تھے ' جن میں همارے مراسله نگار نے اپنے راستوں کا ذکر کیا تھا - تاهم افسر اعلی نے چند فقروں کا رونق کلام کیلیے اضافه بھی کردیا تھا - نیز اسکے ساتھه یه اطلاع بھی دی تھی که اس نئی شکل میں مراسله کی اشاعت دفتر کو منظور ہے - ان حالات میں ٹائمز کے قلم تحریر نے (جو دفتر اخبارات کے فیصله پر حیرت زدہ اور اشاعت کے لیے انتظامی حیثیت سے غیر مستعد تھا) یه نتیجه نکالا که حکومت خود هی چاهتی ہے که یه مراسله شائع هوجاے - اسلیے اس نے بے دریغ شائع کردیا "

(دارالعوام میں دوسرا مباحثه)

اس تصریح کا یه اثر هوا که دارالعوام میں یه موضوع پھر تازہ هوگیا - سر اے - ایچ مارکھم نے اس موقع کو دفتر اخبارات اور مسٹر اسمتهه پر اعتراض کرنے کا ایک فرصت بنا لیا - انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات پر بہت بڑي جواب دهی عائد هوتی ہے ' جو صحیح اطلاعات کو دبا کے اور سچي خبروں کو چھپا کے نئے رنگروٹوں کے داخلے کو نقصان پہنچا رہا ہے - کیونکه پبلک کو اس حالت کي سنگیني کا کوئی تخیل نہیں ہے جو اب میدان جنگ میں پیدا هو گئي ہے - ملک کو ایک بڑے سپاهی کي حیثیت سے لارڈ کچنر پر کامل اعتماد ہے - مگر انکو پارلیمنٹري نظام جمہوریت سے تعلق نہیں رہا ہے ' اسلیے وہ چاهتے هیں که تمام خبریں پبلک سے پوشیدہ رکھي جائیں - انکا یه خیال قوم کي اس راے کے موافق نہیں ہے که جو کچھه هو رہا ہے اسکي اطلاع قوم کو ملني چاهیے "

آخر میں سر مارکھم نے پھر اسپر زور دیا که مجلس وزارت کے کسي عضو کے انتظام میں دفتر اخبارات و اطلاعات جنگ دیدیا جاے - اقلاً تین تربیت یافته صحافی (جرنلسٹ) اس کمیٹی میں شامل هوں ' اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ چارلس بیرسفورڈ سے درخواست کي جاے که وہ اس کمیٹي میں کام کریں -

مسٹر ایچ لاسن نے دفتر اخبارات کے افسر اعلی پر اس حمله کو بہت غیر مناسب اور نہایت غلط معلومات پر مبني خیال کیا - انہوں نے کہا که " مسٹر ایف - اي - اسمتهه مشکلات اور عوائق کے مقابله

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے کا]

ہالي کلاس فانسي - لیڈیز و جنٹلمنس ' رسٹ واچ - اصلي قیمت دس روپیہ رعایتي تین روپیہ چودہ آنہ

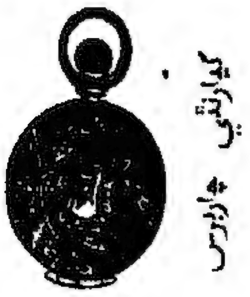

سلور کیس - ۴ روپیہ چودہ آنہ -
اے اچھی چیز - چھہ روپیہ -
نیکل سلور کیس - اناسل ڈائل -
ایک چھوٹے کي اسکراپ مفت دیجاتي ہے ۔

بی - اس - ندمی - اینڈ کمپنی نمبر ۱-۳۶ - دھرمتلہ اسٹریٹ

ہندوستاني دوا خانہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے ۔ صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتی ہیں) عالی شان کاروبار ' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے ۔

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

ترجمہ تفسیر کبیر اردو

—:O:—

حضرت امام فخر الدین رازي رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن هي خوب کرسکتے ہیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتے تو صدہا مباحث و مطالب علمیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کي راے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمہ ہے "

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخہ دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردي گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلي درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب ' شام ' فلسطین ' مصر ' عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و با محاورہ اُردو میں قلمبند کردیے ہیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کي دلي تائید کی ' کتاب کي کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پھر بیس ہاف ٹون عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہـــــر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرامت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیوٹیز اف اسلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاہب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ہر شیدائي اسلام کو اِسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاہیے -

سنہري جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنہ -

المشتہر :— نور لائبریري - ۱/۱۲ سبواگ لین - کلکتہ

خالص اسلامی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیہ و مصر

ترکی ٹوپی - ہر قسم کی ملائم و چمکدار استردار ' ہر رنگ و ہر سائز کی مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک کی قیمت کا موجود ہے ' کلپاک - انور پاشا ٹوپی - حاجي سبز خاکی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیہ و تین روپیہ آٹھہ آنہ -

خادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپنی دہلی
سول ایجنٹ براے ہندوستان
فبریقہ ہرکہ - ہمایونی - معمورلانی قسطنطنیہ فبریقہ الشمل
ایجپشین - ٹبي تاربوش - قاہرہ مصر

ٹائمز نے مسٹر اسمتھہ کے پرائیوٹ خط کا چھاپنا خلاف متانت و سنجیدگی سمجھا ' لیکن " ڈیلی میل " نے اسکا کچھہ خیال نہ کیا اور خط کو بجنسہ چھاپدیا ' جو یہ ہے :

" ہمیں افسوس ہے کہ ہمنے آپ کے مراسلہ نگار کے مضمون کو بجنسہ شائع کرنیکی اجازت نہ دی ' مگر ہمارے لیے یہ امر قابل لحاظ تھا کہ فوج کی موجودہ حالت کو پبلک کے سامنے لانا بالکل غیر مناسب ہے - اس مراسلے میں آپ جسقدر ترمیم و تنسیخ پاتے ہیں ' وہ اس سے بہت ہی کم ہے جسکی دفتر جنگ نے ہمیں اجازت دی ہے - لیکن ہمارے خیال میں سچائی سے بالکلیہ منہہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں "

مسٹر اسمتھہ نے یہ بھی لکھا تھا :

" انگلینڈ کو چاہیے کہ وہ موجودہ حالت کو محسوس کرے اور فوراً محسوس کرے - اسکو کمک پر کمک بھیجنا چاہیے - کیا یہ بہتر ہے کہ دلیر فوج صرف دشمن کی زیادتی تعداد سے شکست کھا جاے ؟ اور یہاں کے باشندے گھروں میں بیٹھے ہوے " گولف " اور " کریکٹ " کھیلا کریں ؟ ہمیں سپاہیوں کی ضرورت ہے اور فوراً ضرورت ہے "

(دفتر اخبارات کا اعلان)

ٹائمز کے مضمون کے شائع ہونے پر دفتر اخبارات نے حسب ذیل اعلان شائع کیا :

دفتر اخبارات سرکاری طور پر فوج کی لڑائیوں کی حالت بیان کرتا ہے - یہ اعلان جو نہایت ہی ہوشیاری اور صحت کے ساتھہ لکھا گیا ہے موجودہ حالت کی پوری تصویر کھینچتا ہے - دفترنے مناسب نہیں سمجھا کہ جنگی مراسلہ نگاروں کے بیان کو چھپنے دے ' تا وقتیکہ ان مراسلات سے فوج کے قیام اور دوسری جنگی کارروائیوں پر روشنی نہ پڑتی ہو - خبریں نہایت ہوشیاری کے ساتھہ چھاپی جائیں کیونکہ مراسلہ نگار مقام جنگ پر موجود نہیں رہتے ' اور انکو خبریں دوسروں سے ملتی ہیں جنکو خود بھی پوری واقفیت نہیں ہوتی " -

(لارڈ کچنر کی رپورٹ)

لارڈ کچنر نے فوج کے حالات حسب ذیل الفاظ میں بیان کیے :

" اگرچہ سر جان فرنچ کا کوئی رسمی مراسلہ چند دنوں سے نہیں آیا ہے ' تاہم انگریزی فوج کی کارروائیوں کا پتہ لگتا ہے "

لڑائی ۴ دن تک (۲۳ سے ۲۶ تک) جاری رہی - اس اثنا میں انگریزی فوج فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکے جرمن کو پیشقدمی سے روکتی رہی - گو اس اثناء میں متعدد افواج کو عقب کے دفاعی خط پر چلا آنا پڑا - یکشنبہ کو " مونس " میں جنگ شروع ہوئی - جرمنوں نے پر زور حملے کیے ' لیکن ہمیشہ پسپا کردیے گئے - دوشنبہ (۲۴ - اگست) کو ایک کثیر فوج نے یہ ارادہ کیا کہ انگریزی فوج کو پیچھے ہٹنے نہ دے اور " موبیوز " کے قلعہ میں داخل ہونے پر مجبور کردے - لیکن انگریزی فوج کے استقلال نے جرمن کو اس ارادہ میں کامیاب ہونے نہ دیا - انگریزی فوج ۲۵ کو بھی پیچھے ہٹتی رہی - اگرچہ جنگ جاری تھی اور اس روز کیمبرے اور لیکیٹو کے خط پر آ پہونچی - ارادہ تھا کہ ۲۶ کی صبح کو پھر واپسی کا حکم دیا جاے - مگر جرمن کے ۵ دستوں نے اسپر حملہ کیا - یہ ۵ دستے اسقدر نزدیک تھے ' اور حملہ اس قدر خونریز تھا کہ شام تک واپس جانے کا موقع نہ ملسکا - اس دن (۲۶ - اگست) کی جنگ نہایت ہی سخت اور ہولناک تھی - ہماری فوج دلیرانہ مدافعت کرتی رہی - اگرچہ فوج تعداد میں بہت کم تھی -

آخر کار ہماری فوج خوش ترتیبی کے ساتھہ دشمن سے بچ نکلی - گو کثیر نقصانات کا متحمل ہونا پڑا - توپ کے نہایت سخت حملے کا سامنا ہوا - دشمن بجز ان توپوں کے جنکے گھوڑے مر گئے تھے ' کسی اور توپ پر قابض نہوسکے - سر جان فرنچ کا تخمینہ ہے کہ ۲۳ - اگست سے ۲۶ - اگست تک ہمارے نقصانات ۵۰۰۰ اور ۶۰۰۰ کے درمیان ہیں ' اور دشمن کے نقصانات ہمارے نقصانات سے کہیں زیادہ ہیں -

" مثلاً سر جان فرنچ کہتے ہیں کہ ۲۶ کو " لینڈ ریسس " میں جرمنی پیدل فوج اس قدر باہم ملی ہوئی کوچ کررہی تھی کہ جب شہر میں داخل ہوئے تو سڑک پر مطلق جگہہ باقی نہیں رہی - شہر کے دوسرے جانب سے ہماری توپ خانوں نے ان پر گولہ باری شروع کردی ' جس کی وجہ سے اس فوج کا اگلا حصہ بالکل تباہ ہوگیا - صرف سڑک ہی پر ۸۰۰ یا ۹۰۰ جرمن مقتول و مجروح پڑے تھے - دوسری جگہہ جرمن محافظ سواروں کا دستہ ' ہماری بارھویں پیادہ فوج پر حملہ آور ہوا - لیکن بے ترتیبی کے ساتھہ پسپا کردیا گیا - یہ چند مثالیں تھیں ورنہ اسی طرح تمام خطوط پر ہماری فوج نے نام پیدا کیا ہے ' اور جرمن نے اپنے اقدام کو بہت گراں قیمت پر خریدا ہے " -

" ۲۶ کے بعد سے انگریزی فوج کو پھر ستایا نہیں گیا - صرف سواروں سے ایک خفیف مقابلہ ہوا - انگریزی فوج نے اس اثنا میں اپنے کو پھر جنگ کے لیے طیار کرلیا ہے اور کمک بھی نقصانات سے دو چند پہونچ گئی ہے - توپیں بدل دی گئی ہیں ' اور اب فوج اسی ہمت اور استقلال سے نبرد آزما ہونے کے لیے طیار ہے " -

" آج کی خبر پھر حسب دلخواہ ہے - انگریزی سپاہ کو آج لڑنیکا موقع نہیں ملا ' مگر فرانسیسی فوج نے دشمن کے اقدام کو میمنہ اور میسرہ پر روکدیا - سر جان فرنچ کی رپورٹ ہے کہ ۲۸ کو ہماری پانچویں سوار فوج نے جرمن سوار کا مقابلہ کیا - اور بارھویں لینسرس (نیزہ باز) اور " رائل اسکوٹس " نے دشمن کو بھگا دیا - مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس کی لڑائیاں کتنی ہی بڑی کیوں نہوں مگر فوج کے صرف ایک ہی بازو کی لڑائیاں ہیں - ہمارے جنگی مقامات ایسے ہیں کہ ایک فیصلہ کن جنگ میں جرمنی کا خاتمہ ہوجائیگا - اگر انگریزی اور فرانسیسی افواج جو جرمن کی بہترین فوج سے مقابل ہیں ' صرف دفاع ہی کرتی رہینگی تو بھی اسکا نتیجہ صرف ایک ہی ہوگا - " (یعنی جرمنی کی بالآخر ناکامی)

(ملاحظات)

(۱) اصل مراسلے میں جن لڑائیوں کے متعلق مسٹر اسمتھہ کے الفاظ میں " مبالغہ آمیز " اور سرکاری اعلان کی زبان میں " سرتاپا غلط " حالات بیان کیے گئے تھے ' اور پھر جنکی نسبت لارڈ کچنر کے مندرجۂ صدر اعلان شائع کیا ' وہ وہی عظیم الشان معرکے ہیں جو متحدہ افواج اور جرمن افواج میں " مونس " سے شروع ہوکر " کیمبرے " تک ہوے ' اور جنکے بعد جرمن سیلاب بلجیم سے فرانسیسی حدود میں آگیا - ۲۳ سے ۲۶ تک یہ معرکہ جاری رہا تھا -

(۲) لارڈ کچنر کی یہ رپورٹ روزانہ تاروں میں ہم تک نہیں بھیجی گئی - اور اب میل میں آئی ہے - جو بیانات اسوقت یہاں شائع ہوے تھے ' انسے یہ پھر بھی کسیقدر زیادہ واضح اور معترف ہے :

(۳) ٹائمز کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسنے خود بھی اس مراسلے کی اشاعت خلاف مصلحت سمجھی تھی ' مگر مسٹر اسمتھہ کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اصلی ضرورت کمک کی ہے - اس مراسلے کی اشاعت سے پبلک کو فوج میں داخل ہونیکی تحریک ہوگی - اگر یہ صورت نہوگئی ہوتی تو وہ اجازت نہ دیتے اور یہ تصریح بھی شائع نہوتی -

مفت

مفت

مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کامیاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ -

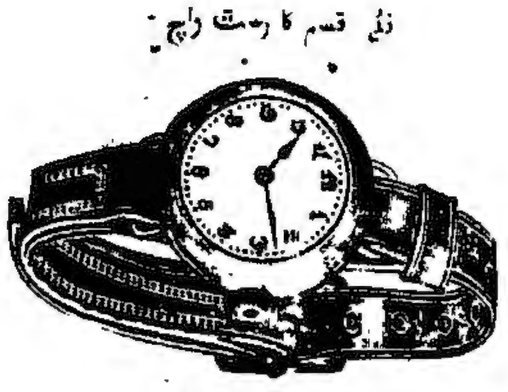

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارکسیڈ ایزڈ اسٹیل کیس ۰ ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سلور کیس ۲ روپیہ عمدہ سلور کیس ۲ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

---

۱۴ قیرٹ ہنٹنگ واچ

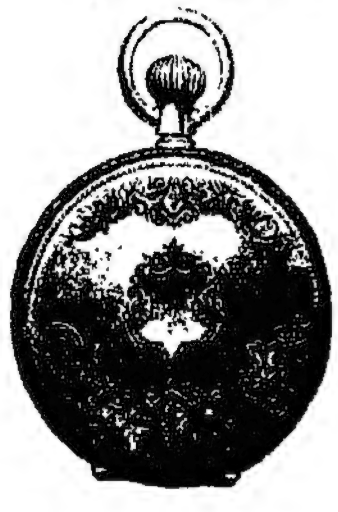

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

---

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈزر یفا لیور واچ -

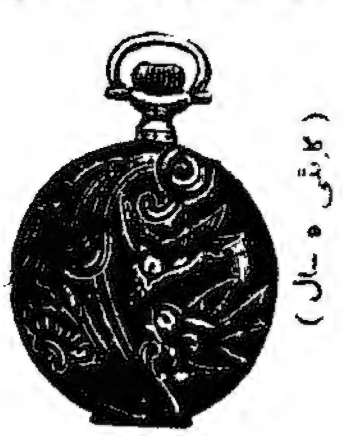

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل رولن کیس ۶ روپیہ -

مونٹر ریگولیٹ لیور واچ -

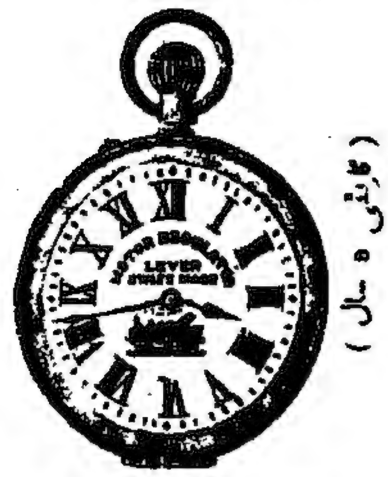

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنڈرش ہنٹنگ واچ -

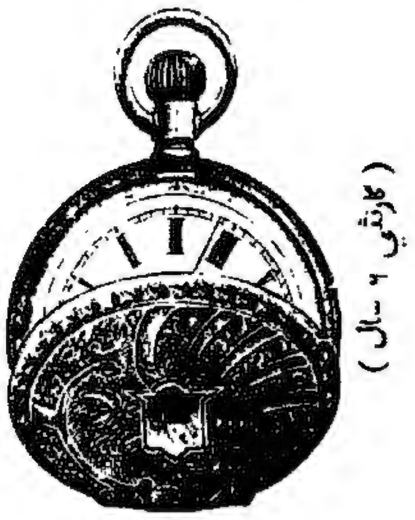

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سکنڈ سکانڈ واچ سٹرپ واچ

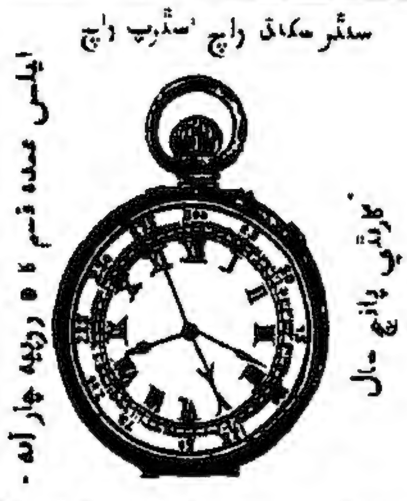
المنس عمدہ قسم کا ۵ روپیہ چار آنہ
گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصلی ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

دی انڈیا واچ

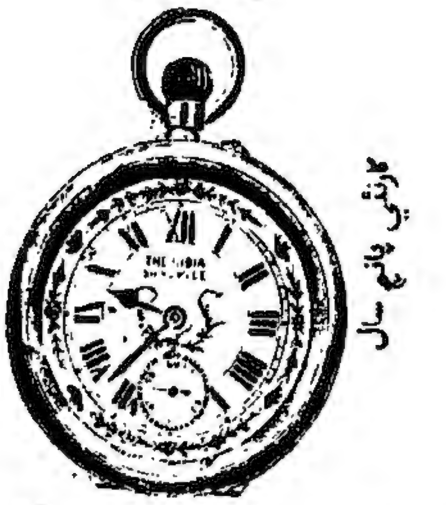

بلکل نئی فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کی دس فانسی سکنڈ ھنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصل دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ - فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھہ آنہ -

---

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

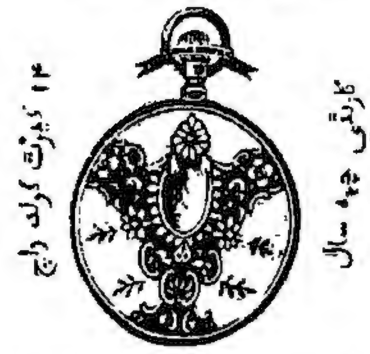

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھہ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

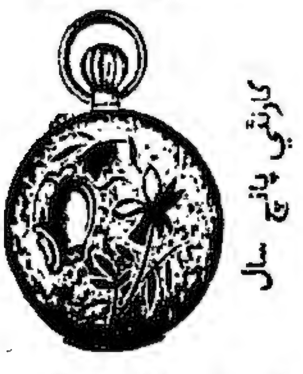

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والی بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھہ آنہ - جسمیں جنٹس سائز - ۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت مفت مفت

ایک عجیب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب
اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ - اس بات پر غور کیجیے کہ ہر گھڑی کے ساتھہ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ
ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت
دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت
تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !
اگر آپکو گھڑی پسند نہ آے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ بریسلٹ واچ

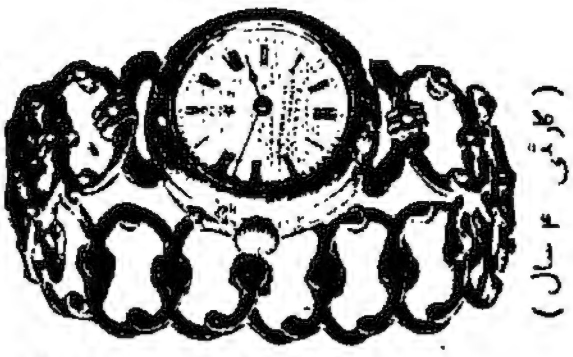

(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ - گول شکل - بہت دیرپا - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجدیں -

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۶ روپیہ
اسکوائر شکل	۶ روپیہ
هارٹ شکل	۶ روپیہ
هسنت پہل	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

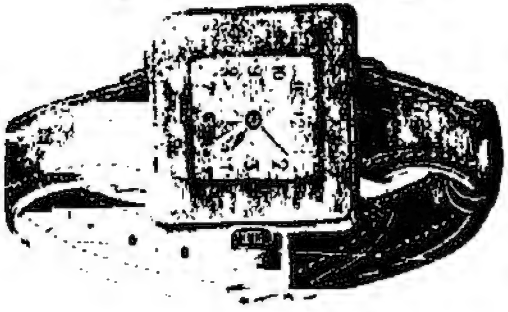

گارنٹی ۵ سال

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی هندوستان میں آئی هیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے هیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۶ روپیہ - آٹھہ آنہ اور کسدڈالز ڈاسٹیپل کیس ۶ روپیہ آٹھہ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور بکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

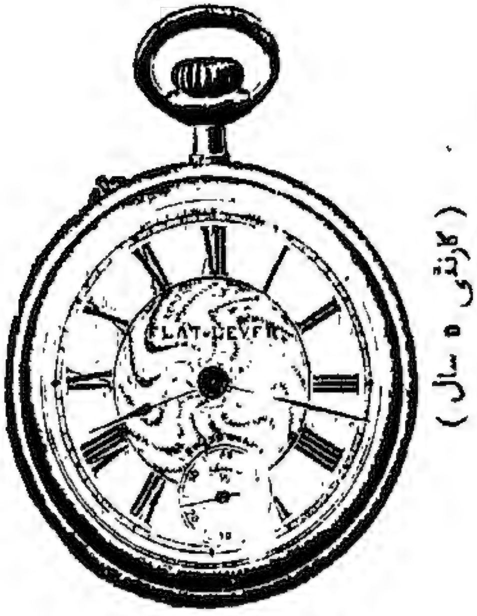

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ -
سکنڈ کی سوئی کے شامل کیس چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میٹل کے - اسپاٹ کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نیو ڈیزائین بدل رسٹ لٹ واچ -

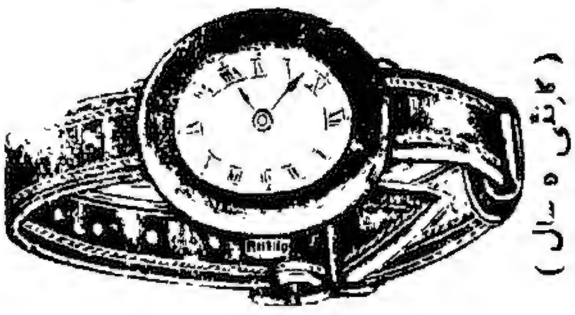

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈایزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالس سل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگال هنٹنگ واچ

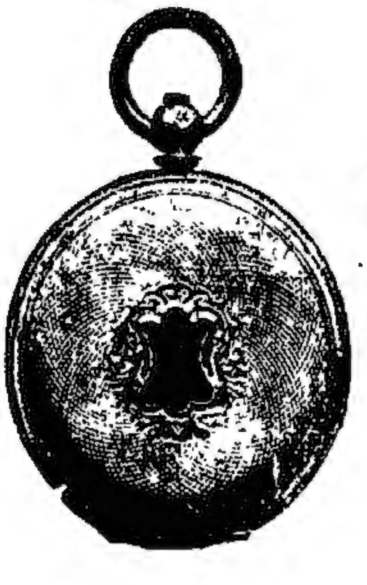

(گارنٹی ۶ سال)

رایٹ میٹل هنٹنگ ۱۶ سائز - کی وائنڈنگ هاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مورمنٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ هاف هنٹنگ - چھہ روپیہ آٹھہ آنہ -

انگوا واچ

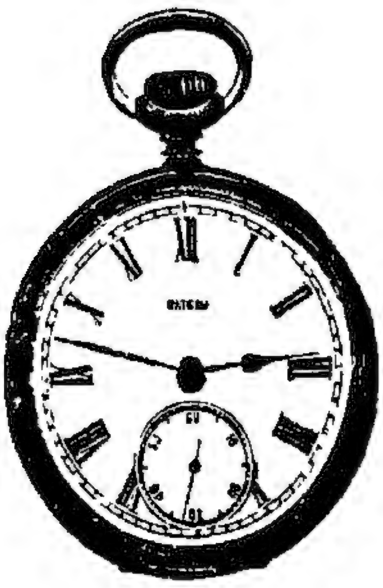

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۴ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی -

اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !!

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چرياکوٹي نے ايک نہايت مفيد سلسلہ جديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا هے - مولوي صاحب کا مقصود يہ هے کہ قرآن مجيد کے کلام الهي هونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کيے گئے هيں اُن سب کو ايک جگہہ مرتب و مدون کرديا جائے - اس سلسلہ کي ايک کتاب موسوم بہ حکمة بالغہ تين جلدوں ميں چهپ کر تيار هوچکي هے - پہلي جلد کے چار حصے هيں - پہلے حصے ميں قرآن مجيد کي پوري تاريخ هے جو اتقان في علوم القرآن علامة سيوطي کے ايک بڑے حصہ کا خلاصہ هے - دوسرے حصہ ميں تواتر قرآن کي بحث هے ' اس ميں ثابت کيا گيا هے کہ قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل هوا تها ' وہ بغير کسي تحريف يا کمي بيشي کے ويسا هي موجود هے ' جيسا کہ نزول کے وقت تها ' اور يہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ هے - تيسرے حصہ ميں قرآن کے اسماء و صفات کے نہايت مبسوط مباحث هيں - جن ميں ضمناً بہت سے علمي مضامين پر معرکة الارا بحثيں هيں - چوتهے حصے سے اصل کتاب شروع هوتي هے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک سو پيشين گوئياں هيں جو پوري هوچکي هيں - پيشين گوئيوں کے ضمن ميں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے هيں ' اور فلسفۂ جديدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر کرتا هے ان پر تفصيلي بحث کي گئي هے -

دوسري جلد ايک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل هے - مقدمہ ميں نبوت کي مکمل اور نہايت محققانہ تعريف کي گئي هے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے هوے آية خاتم النبيين کي عالمانہ تفسير کي هے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم کي ان معرکة الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا هے ' جو کتب احاديث کي تدوين کے بعد پوري هوئي هيں ' اور اب تک پوري هوتي جاتي هيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں کو لکها هے ' جو تدوين کتب احاديث سے پہلے هوچکي هيں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت هوتي هے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا هے کہ آنحضرت صلعم امي تهے ' اور آپ کو لکهنا پڑهنا کچهہ نہيں آتا تها - قرآن مجيد کے کلام الهي هونے کي نو عقلي دليليں لکهي هيں - يہ عظيم الشان کتاب ايسے پرآشوب زمانہ ميں جب کہ هر طرف سے مذهب اسلام پر نکتہ چيني هورهي هے ' ايک عمدہ هادي اور رهبر کا کام ديگي - عبارت نہايت سليس اور دلچسپ هے ' اور زبان اردو ميں اس کتاب سے ايک بہت قابل قدر اضافہ هوا هے - تعداد صفحات هر سہ جلد (۱۰۶۴) لکهائي چهپائي و کاغذ عمدہ هے - قيمت ۵ روپيہ *

نعمت عظمى ! نعمت عظمى !

امام عبد الوهاب شعراني کا نام نامي هميشہ اسلامي دنيا ميں مشهور رها هے - آپ دسويں صدي هجري کے مشهور ولي هيں - لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايک مشهور تذکرہ آپ کي تصنيف هے - اس تذکرہ ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چهانٹ کے جمع کئے هيں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال هو اور عادات و اخلاق درست هوں اور صوفياے کرام کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رهے - يہ لا جواب کتاب عربي زبان ميں تهي - همارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلى درجہ کے اديب هيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکهتے هيں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمى کے نام سے کيا هے - اس کے چهپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافہ هوا هے - تعداد صفحات هر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۵ روپيہ *

مشاهير الاسلام ! مشاهير الاسلام ! !

يعني اردو ترجمہ وفيات الاعيان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي هجري کے اواسط ايام سے ساتويں صدي هجري کے خاتمہ تک دنياے اسلام کے بڑے بڑے علماء . فقہا قضاة شعراء متکلمين نحويين لغويين منجمين مهندسين مؤرخين محدثين زهاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطين مجتهدين و صناع و مغنين وغيرہ هر قسم کے اکابر و اهل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ - جسے بقول (موسيو دي سيلن)

* اهل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے اهل علم هميشہ سے بہت هي قدر کي نگاهوں سے ديکهتے آئے هيں يہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي هے ' ليکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگريزي ترجمہ کو بهي پيش نظر رکها هے ' جسے موسيو دي سيلن نے سنہ ۱۸۴۲ع ميں شائع کيا تها - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيہ لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني کے متعلق کثير التعداد حواشي اضافہ کئے هيں - اس تقريب سے اس ميں کئي هزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بهي شامل هوگيا هے - علاوہ بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيو دي سيلن کے وہ قيمتي نوٹ بهي اردو ترجمہ ميں ضم کردے هيں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بهي زيادہ مفيد هوگئي هے - موسيو دي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمہ ميں تين نہايت کارآمد اور مفيد ديباچے لکهے هيں مشاهير الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اردو ترجمہ بهي شريک کرديا گيا هے - اس کتاب کي دو جلديں نہايت اهتمام کے ساتهہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چهپوائي گئي هيں ' باقي زير طبع هيں - قيمت هر دو جلد ۵ روپيہ -

(۴) مآثر الکرام يعني حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي کا مشهور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفياے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ خوشخط قيمت ۲ روپيہ -

تمدن هند ! تمدن هند ! !

يعني شمس العلما مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشهور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل هندوستان ميں گونج رها تها آخرکار چهپکر تيار هوگئي هے - علاوہ معنوي خوبيوں کے لکهائي چهپائي خط ' کاغذ ' تصاوير ' جلد مثل تمدن عرب کے' قيمت ...... (۵۰) روپيہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - يعني حضرت امير مينائي کا مشهور ديوان بار سوم چهپکر تيار هوگيا هے - قيمت ۲ روپيہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدين يعني تذکير و تانيث کے متعلق ايک نہايت مفيد رسالہ جس ميں کئي هزار الفاظ کي تذکير و تانيث بتائي گئي هے ' قيمت ايک روپيہ آٹهہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفيہ - جس ميں کئي هزار کتب قلميہ و مطبوعہ اور نيز مصنفين کا نام درج هے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاهيں اُن کو يہ فہرست چراغ هدايت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قيمت ۲ روپيہ -

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيہ قيمت حال ۳۰ روپيہ

(۹) [illegible] ايران - مارگن شوسٹر کي مشهور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاوير عکسي عمدہ جلد اعلى - قيمت ۵ روپيہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي کي مشهور کتاب - عربي فارسي ميں بهي اس فن کي ايسي جامع کوئي کتاب نہيں هے - صفحات ۴۷۴ قيمت سابق ۴ روپيہ - حال ۲ روپيہ -

(۱۱) - ميڈيکل جيورس پروڈنس - مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشهور کتاب قيمت سابق ۶ روپيہ قيمت حال ۳ روپيہ -

(۱۲) علم اصول قانون - يعني سر ڈبليو - ايچ ريٹگن کي کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قيمت ۸ روپيہ -

(۱۳) تحقيق الجهاد - مصنفۂ نواب اعظم يارجنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئلہ جهاد کے متعلق کل دنيا ميں اپنا نظير نہيں رکهتي - صفحات ۴۱۲ - قيمت ۳ روپيہ -

(۱۴) شرح ديوان غالب اردو - تصنيف مولوي علي حيدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قيمت ۲ روپيہ -

(۱۵) داستان ترکتازان هند - کل سلاطين دهلي کي ايک جامع و مفصل تاريخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قيمت سابق ۲۰ روپيہ قيمت حال ۶ روپيہ -

(۱۶) معرکہ مذهب و سائنس - ڈريپر کي مشهور عالم کتاب . مترجمہ مولوي ظفرعلي خان صاحب بي - اے - قيمت ۴ روپيہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفياے کرام تصنيف مير غلام علي آزاد بلگرامي - قيمت ۲ روپيہ -

(۱۸) تيسير الباري ترجمہ صحيح بخاري اردو - حامل المتن . صفحات (۳۷۵۰) نہايت خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيہ -

نوٹ — ايک روپيہ في جلد کے حساب سے هر کتاب کي جلد همارے پاس تيار هوسکتي هے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش هوگا -

شہبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس مرغ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۲

Constantinople - استامبول.

S. C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل بگان لین کلکتہ

12, NARIKELBAGAN LANE.

CALCUTTA.

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو بنگله گجراتی اور مرہٹی هفته وار رسالوں میں الہلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار ہونے کے روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے .

منیجر

تاریخ هندوستان

آثار مطبوعات قدیمۂ هند

ترجمه فارسی " هسٹری آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاه محنتیں کی هیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھه قابل ذکر ہے اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمه لارڈ ایلنبرا کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاه نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھه نسخے فروخت ہوے اور کچھه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکی نه ہوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بهی نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا ہے - علاوه مقدمه و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -
تمام درخواستیں : " منیجر الہلال کلکته " کے نام آئیں -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا مثل تاثیر مفت دی جاتی ہے و مجانات کیلئے ہر ایک کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا
جواہر نور العین ہیں روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں رہے سہے یعنی ککرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال - ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عہ درجہ اعلیٰ للعہ درجہ اول عہ

جوبن شباب آور زمانہ بھر کی طاقت دہ دواؤں سے اعلیٰ اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلیٰ درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت عہ

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا
طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زہریلے بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف انسپکٹر - جواہر نور العین سے پرانا موتیا بند بالکل رفع ہو گیا - (۲) مسٹر [illegible] مرچنٹ [illegible] میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہو گیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندھی (شبکوری) کا مرض تھا بہت سے ڈاکٹر صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق میرین سرجن اور آرمی میڈیکل افسر **افغانستان**
حال پروپرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۲) حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سعدی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام غزالی ۵ آنہ رعایتی ۴ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۹ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] حضرت بایزید بسطامی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت [illegible] جنید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۹ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۹ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۵ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام محمد ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۴ روپیہ ۸ آنہ - (۴۰) پنجاب کے اولیاء کرام کے حالات ۱۲ آنہ رعایتی ۹ آنہ (۴۱) آئینہ تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ رعایتی ۳ آنہ [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنہ رعایتی ۹ آنہ [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۴ آنہ رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصنیف کی لاجواب کتاب ۱ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] حکمت بہشت اردو ہر [illegible] اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی مع انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو انکی حال کی [illegible] کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور [illegible] نے جس کی تصدیق کی ہے انکی [illegible] لکھدی ہیں - علم طب کی لاجواب [illegible] ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] العروض اس کا موضوع عروض کی تفصیل تشریح اور علم ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۵۱] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

* * *

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب ملبرک اور روغنی معہ رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

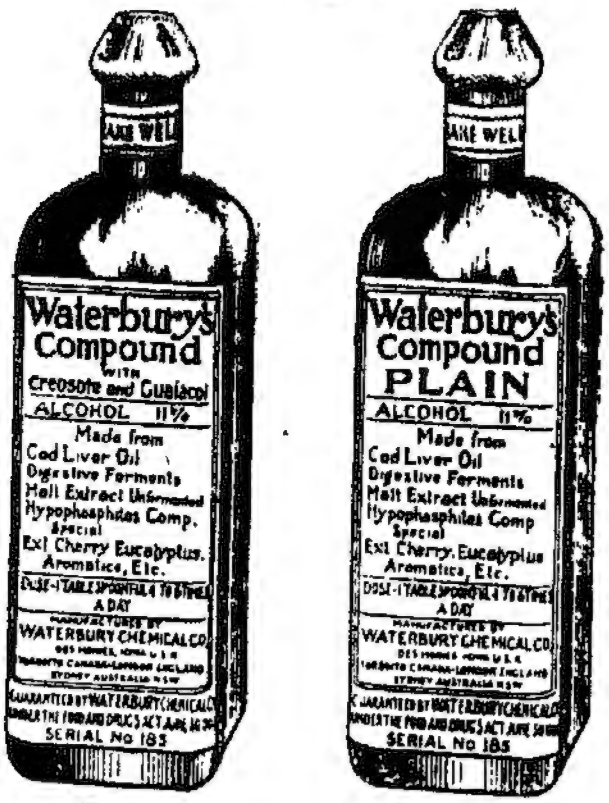
SHAKE WELL
Waterbury's Compound WITH Creosote and Guaiacol
Waterbury's Compound PLAIN
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext. Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 3 TO 4 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO. DES MOINES, IOWA U.S.A. TORONTO CANADA-LONDON ENGLAND SYDNEY AUSTRALIA N.S.W.
GUARANTEED BY WATERBURY CHEMICAL CO. UNDER THE FOOD AND DRUGS ACT JUNE 30 1906
SERIAL No 185

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلی کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماری اور کھانسی و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور آئل کمپونڈ" یعنے ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلی کے تیل سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے -

ایک بڑی خرابی مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلی پیدا ہوتی ہے' اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھی کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بری کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناروے ملک کی " کاڈ " مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو " مالٹ ایکسٹراکٹ " و " ہائپو فاسفائٹس " و " گلیسرن " و " ارومٹکس " (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے " کریوسوٹ " اور " گولیا کول ") کے ساتھ ملانے سے یہہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ " کاڈ لیور آئل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے پھرتی اور بشاشت ہوتی ہے مگر یہ مرکب دوا " کاڈ لیور آئل " کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہوگئے ہیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروری ہو - اور اگر تمہاری طاقت زائل ہو رہی ہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کی کھانسی ہوگئی ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کی طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بری کا مرکب " کاڈ لیور آئل " استعمال کرو - اور یہہ ان تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ہی اچھی ہے - یہ دوا پانی و دودھ وغیرہ کے ساتھ کھلجاتی ہے' اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھ دیا گیا ہے - قیمت بڑی بوتل تین روپیہ اور چھوٹی بوتل ڈیڑھ روپیہ -

" واٹر بری " کا نام یاد رکھیے
یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوے پتہ پر ملتی ہے :—
ایچ داس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار ' امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از استعمال و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کیمیاوی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے بالونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک درجہ اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی غلبۂ حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۵ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا — کے خواص بہت ہیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی ' جوانی دائمی ' اور جسم کی راحت ہے ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

یہ دوا فرنچی تیلہ اور پرندور انجن تیلہ - اس دوا کو میں نے اپنا والد ماجد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" رفلو فل کالیجر " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مصک پلس اور الکٹریک ریکر برسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یونانی لوٹ بازار کا ماحول یعنی سرخ جڑ کی دوا فہرست پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴
مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

بند نہونے سے واپس

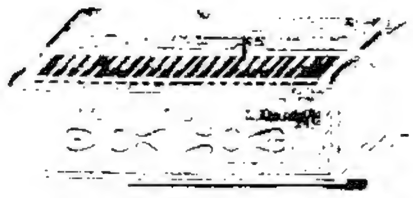

ہمارا صرف مرغنی فلوٹ ہارمونیم صرف فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاویگی یہ ساگی کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت ہی عمدہ اور بہت دنوں تک قائم رہنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۲۸ - ۳۰ - ۵۰ روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ کے آرڈر کے ہمراہ ۵ روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیتپور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈیا فلوٹ ہارمونیم

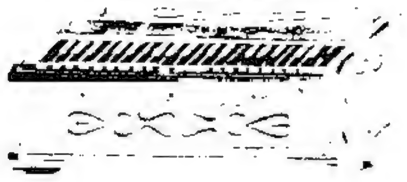

اسکے مقابلہ میں تمام ہرمونیم بیکار ہیں اسنے انڈین ایگزی بیشن سنہ ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کی ہے - اسکے آگے زیادہ تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹی تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رٹسی ٹوسی قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیہ " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیہ

ہر درخواست کے ساتھ پانچ روپیہ پیشگی آنا چاہیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عــلاج بواسیر

داخلی - خارجی - خونی وغیرہ کیسا ہی ہو ' اسکے استعمال سے کلی آرام ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساہی سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام ہوجاتا ہے -

قیمت فی شیشی چارروپیہ -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولترو صاحب کا ہیر ڈیلی ٹری لگا لیجئے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے - فی شیشی چھ آنہ تین شیشی ایک روپیہ -

پھــول رانــی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے سکے استعمال سے دل ودماغ تازہ رہتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسی نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت فی شیشی بارہ آنــہ ایک درجن سات روپیہ آٹھہ آنــہ -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دھج

جوکہ خاص طــلا سے بنایا گیا ہے

یہ دوا خون اور صاف کرتا ہے بغض کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک تولہ پچاس روپیہ نمبر ۲ " " بتئیس ۲۳ روپیہ

½ اسے کم درخواست نہیں آنا چا ہے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنــکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹی

بہترین اور سریلی آواز کی ہارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاہیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

دای صاحب ڈاکٹر کے - سی - داس صاحب تصلیف کردہ نوجوانوں کا رہنما و صحت جسمانی و زندگانی کا بیمہ کتاب قانون عیاشی - مفت روانہ ہوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا ہوا

لال شربت ! لال شربت ! !

بچوں کیلیے ایک ہی دوا ہے - ماں دیتا میٹھا میٹھا لال شربت -

شیر خوار بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے - دودھ پیتے ہی قے کردیتے ہیں - پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہو جاتا ہے ہاتھہ پاؤں لاغر ہوجاتے ہیں - دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا - ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ اسیواسطے کمزور ہوجاتے ہیں - ایسے حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں ہونے پاتی اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں - بچے کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغری جاتی رہیگی دودھ زیادہ ہوگا اور بچے خوشحال رہینگے - پوری حالت فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکٹ درج ہیں منگواکر دیکھیے قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ تین شیشی کے لیے ۲ روپیہ - محصول ۱۰ - آنہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتی ہے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے -

بتیس برس سے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں ہر جگہ دوکانداروں اور
دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں -

بتیس برس سے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں بچے سے ضعیف تک کو یکساں
فائدہ کرتی ہیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم مقتدر، نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لا جواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑہ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

حسبنا الله و نعم الوکیل

ترکش سلطانه هیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولي

جسے تمام عالم نے ٹرکش امپیریلیل هیرڈائی" کا لقب عطا فرمایا هے - یه بد ضرر بلا داغ جلد بلاے بو لي ناگوار بلکه فرحت افزاے دل و جان عطر بار خوشبو دار خضاب کمیاب هے - سہولت کے ساتھه ۳ - ۴ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنا لیجیے ایک شیشي برسونکے لیے کافي هے - قیمت فی شیشي کلاں تین روپیه - شیشي خورد دو روپیه -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان جوڈي - صاحب ال - ارسي - پي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکته تحریر فرماتے هیں واقعي یه ایک تحفه بیش بہا کمیاب بلکه نایاب استمبولی خضاب دنیاوي خضابوں میں اعلی و یکتا هے ' بیشک یه روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکي جسقدر تعریف کي جائے بجا هے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۹ مومن پور روڈ خضر پور کلکته
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوہن ٹائین

یک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوائي ضعافی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یه ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - مسٹریه وغیرہ کو بھی مفید هے چالیس گولیوں کی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹھه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول اور فوطے یا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماہ کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو هوتے هیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے که مندرجه ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - لنجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر مدراس فرماتے هیں - "مینے اوبھرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ریلس - ایسل - ایم - ایل - آر - سي - پي ایڈنگ ایس - سي کوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - "نمونے کي شیشیاں اوبھرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بہت نفع بخش پایا" -

مس ایم - جي - ایم - براڈاي - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکارکاڈي بمبئي فرماتي هیں :- "اوبھرالین جسکو که مینے استعمال کیا هے" زنانه شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا هے"

قیمت في بوتل ۲ روپیه ۸ آنه ' ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیه -

پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta.

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ آف لندن

یه مشہور ناول جو که سولہ جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑیکي جلد هے جسپیں سنہري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۹ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته
Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینه کے لیے رعایت
تین دنکے اندر زر واپس
اگر ناپسند هوے -

سائز فاکشن فلوٹ هارمونیم جسکي دهیمي اور میٹھي آواز بنگالي اور هندوستانی موسیقي سے خاص مناسبت هے - شیشم کي لکڑی سے بني هوئي ' اور نہایت عمدہ ریڈ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیه - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیه - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیه - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیه پیشگي ۵ روپیه -

نیشنل هارمونیم کمپنی - ڈاکخانه سمله A - کلکته

National Harmonum Co. P. O. Simla A.Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهی هے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته
S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتي هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں هوتا که وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنين
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday October 14. 1914.

نمبر ۱۶

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

وجاهدوا في الله حق جهاده، هو
اجتبىكم، وما جعل عليكم في الدين
من حرج، ملة ابيكم ابرهيم، هو
سمىكم المسلمين من قبل وفي هذا
ليكون الرسول شهيدا عليكم، و
تكونوا شهداء على الناس، فاقيموا
الصلوة واتوا الزكوة، واعتصموا
بالله هو موليكم فنعم المولى و
نعم النصير (۲۲ ، ۷۸)

"کتاب مرقوم یشهدہ المقربون" (۸۳ : ۱۸)
ذالك فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال فی مجلدات الہلال

گاہ گاہے باز خوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و مقالات سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الاہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں ' وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

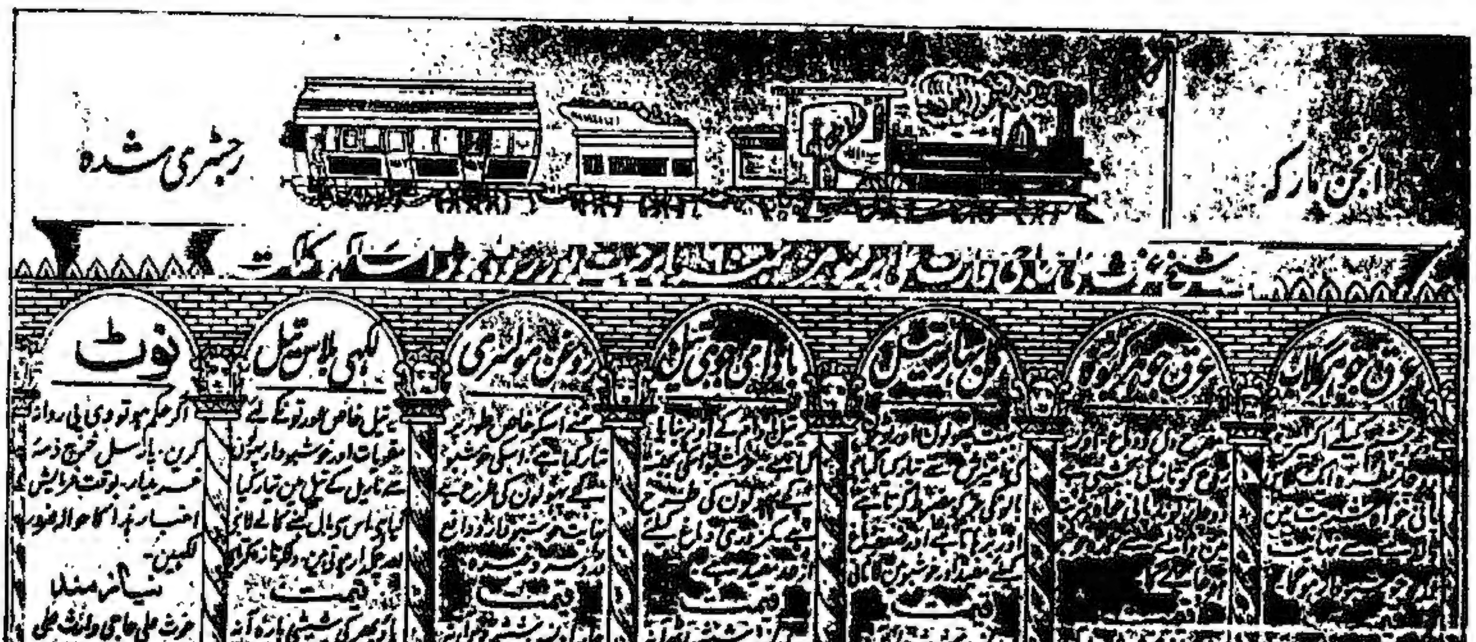

Tel. Address:- "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مسئول و مہتمم خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الآزاد الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۶ - ۱۷
کلکتہ: چہار شنبہ ۲۳ - ذیقعدہ و یکم ذالحجہ ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, October, 12 - 17, 1914.
جلد ۵

بادہ در جوش ست و یاران منتظر
ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر

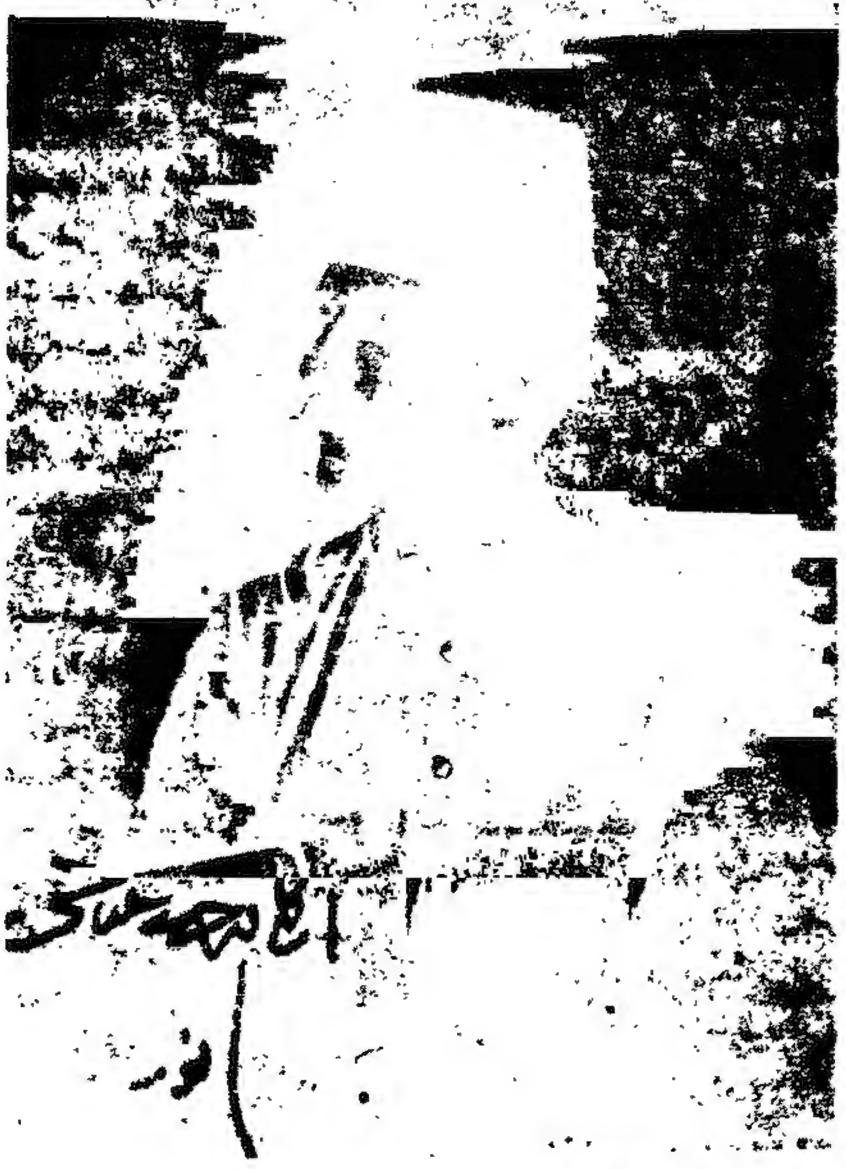

هز ایکسلنسی غازی انور پاشا متع الله الاسلام والمسلمین بطول حیاته جنکے متعلق ایک حادثه کي خبر بار بار افواه حال میں مشهور هوئی تهي مگر جسکی کوئی اصلیت نهیں

اطلاع

نمبر ۱۶ اور ۱۷

رمضان المبارک کے بعد کمپوزیٹروں کے اسٹرائک سے جو بد نظمی پریس میں شروع هوئي اسکا سلسله برابر جاري تها - مجبوراً هر هفتے کي تاخیر کو ایک بار ختم کردینے کیلیے پچھلے هفتے کي اشاعت ملتوی رکھي گئي' اور آج نمبر ۱۶ اور ۱۷ - ایک ساتهه شائع کیے جاتے هیں -

آینده نمبر عید الضحی کي تقریب سے خاص طور پر مصور و مزین هوگا اور مستقل خریداروں کے علاوه عام خریداروں کے لیے ۸ - آنه قیمت پر فروخت هوگا -

بوجه قبل نمبر هونے کے اس نمبر کی قیمت ۸ - آنه هے -

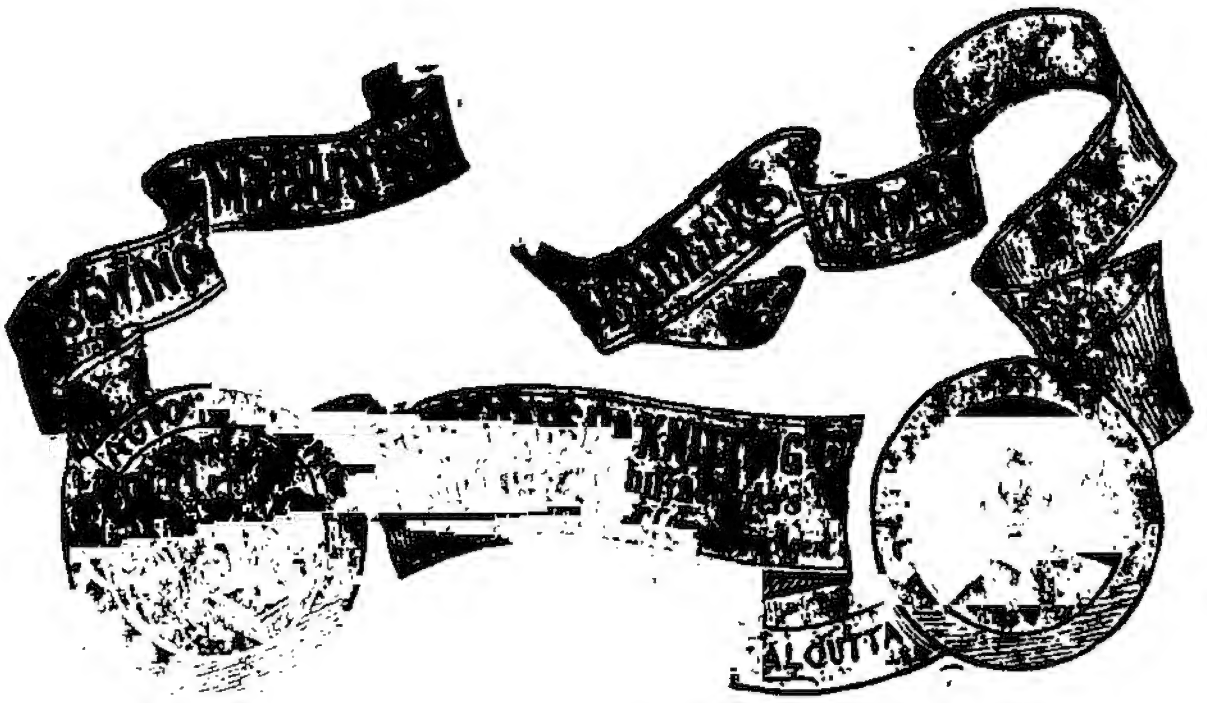

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں۔ اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہیں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آٹھ روا نہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے علاوہ کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

(۹) سب سے زیادہ یہ کہ سمندر کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور جب تک انگلستان بحر شمال اور نہر ڈوور پر مسلط ہے ، انٹورپ اور نیز بلجیم کے تمام ساحلی مقامات کو جرمنی کسی طرح بھی مسخر نہیں کرسکتی ۔ اگر وہ محاصرہ کرلے ، جب بھی رسد اور سامان جنگ برابر دریا کی جانب سے پہنچتا رہیگا ۔

یہ اسباب ستہ جس درجہ موثر ، بدیہی ، ناقابل انکار ، اور شاندار و قوی تھے ، انکی نسبت کچھہ کہنا فضول ہے ۔ لیژ اور نامور کے استحکامات کے غلغلے اور انکے عاجلانہ نتائج اگرچہ دنیا کے پیش نظر تھے ، تاہم یہ ساٹھہ میل کا مستحکم حلقہ ، یہ تمام ماہرین جنگ کا اجماع عظیم ، یہ لاعلاج پانی کے منافذ ، یہ ساحلی دروازے کی ہیبت ، اور ان سب سے بڑھکر بحر شمال کی حکمرانی اور برطانی اعانت کا فتح باب ، ایسی دلیلیں نہ تھیں جو بالکل بے اثر رہتیں ۔ تاہم جب حوادث نے ورق الٹا اور حقیقت بے نقاب ہوئی تو دنیا نے امید باطل اور فریب آرزو کا ایک نیا تجربہ اپنے سامنے پایا ، اور طاقت کے دیوتا نے بڑھکر کہا کہ اسکی جادو کی چھڑی کے آگے استحکام کا لفظ بے معنی ، قلعہ کی حقیقت وہم ، اور تمام دنیا کے ماہرین جنگ کا ایمان و اعتقاد نقش غلط و سودائے خام ہے !

اذا جاء موسی و القی العصا
فقد بطل السحر و الساحر

استحکامات کی حقیقت آفتاب کے ہر طلوع و غروب کے اندر نہیں بدل جاسکتی ۔ ساٹھہ میل تک پھیلے ہوے قلعے اور آہنی گنبدوں کے توپخانے تیلیوں کے ٹھانچے اور روئی کے گالے نہیں بنجاسکتے ، بحر شمال کا وہ پر پیچ آبی خط خشک نہیں ہوگیا ہے جس سے نکلکر دریائی لہریں انٹورپ کی دیواروں سے ٹکراتی رہتی ہیں ، اور جسکا پانی پھیلکر اسکے تمام طول و عرض کو ایک خطۂ آب بنا دیسکتا ہے ۔ پھر انگلستان کی حکومت اس تمام عرض پر پھیلی ہوئی ہے جو ساحل بلجیم اور ساحل ڈوور کے درمیان واقع ہے ، اور ہر طرح کی اعانتوں کے حاصل کرنے کیلیے انٹورپ کے دروازے بدستور کھلے ہوے ہیں ۔

تاہم دنیا کی جنگی طاقتوں کی تاریخ کے کیسے عجیب و غریب عہد سے ہم گذر رہے ہیں جبکہ با ایں ہمہ جاہ و جلال طاقت و جبروت ، و با ایں ہمہ اسباب و وسائل دفاع و استحکام ، بالآخر انٹورپ اسی طرح مسخر ہوگیا جسطرح جرمنی کے خط جنگ کی ہر روک مسخر ہوئی ۔ اور بلجیم کا یہ آخری نقشہ امید بھی اسیطرح چاک چاک کردیا گیا جس طرح بے شمار نقشے اس سے پہلے پرزے پرزے ہوچکے ہیں ۔ افسوس کہ یقین و اذعان کے اس بستر یاس کو زیادہ سے زیادہ آرزو و حسرت کی پانچ تاریک راتیں ہی نصیب ہوئیں !

(فن جنگ کا نیا دور)

ہم نے تسخیر انٹورپ کے تذکرہ میں اس نقطہ کو زیادہ نمایاں کیا کہ اسکے استحکامات کی تمام حقیقتیں بدستور قائم ہیں لیکن امید کا نقشہ منقلب ہو چکا ہے ۔ یہ پہلو اسلیے زیادہ وضاحت کا محتاج تھا کہ انٹورپ کی تسخیر کے بعد سے اعتراف و تسلیم کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے ، اور یہ خصوصیت ہرطرح اسکی مستحق ہے کہ تاریخ جنگ میں اسے نمایاں جگہہ دی جاے ۔ ابتک جرمنی کی راہ کی ہر روک اپنی مضبوطی اور استحکام کے یقین میں ایک ناقابل فہم سرعت کے ساتھہ منقلب ہوتی رہی ہے ، اور بد قسمتی سے سر زمین و قلاع کیطرح "ماہرین جنگ" کا مذہب بھی مغرور حریف کی تلوار کا اسطرح تابع رہا ہے کہ اسکی ہر حرکت پر اسکے اصول و قواعد بدلتے رہے ہیں ۔ لیژ جب تک فتح نہیں ہوا تھا ، اس وقت تک وہ دنیا کا سب سے زیادہ مستحکم مقام تھا ۔ اوقیانوس کی موجیں اور ہمالہ کی چوٹیاں بھی اسکے استحکام کے آگے ہیچ تھیں ۔ اسکا عجیب الصنعة دائرہ استحکام ، اسکے گھیرے ہوے عجیب و غریب قلعے ، اسکی سرزمین کے قدرتی موانع ، اسکی عالم اعتراف و ناقابل تسخیر عظمت ، ایک ایسی مسلم حقیقت تھی ، جسکو دو اور دو چار کی طرح ہر "ماہر جنگ" تسلیم کرتا تھا ۔

لیکن جونہی حملہ آوروں کی فوجیں اسکی منہدم دیواروں پر سے گذریں ، یکایک فن جنگ کے حقائق میں ایک انقلاب عام واقع ہوا ، اور جو قلعے چند دن پیشتر تک تمام دنیا کو اپنی آزمائش کا چیلنج دے رہے تھے ، اور جنسے بڑھکر اصول و قواعد حرب و دفاع کا اور کوئی نمونہ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا ، اب اصول و قواعد ہی کی بنا پر بالکل فرسودہ ، ناقابل اعتماد ، بے قاعدہ و بے اصول ، اور ایک بدتر سے بدتر فوج کے ہاتھوں بھی بآسانی تسخیر ہوجانے والی دیواریں بنگئیں :

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبیست ؟

اب یہ انکشاف ہوا کہ لیژ کے قلعے قدیم طرز پر تعمیر ہوے تھے اور اسلیے انکا مسخر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو چنداں لائق التفات ہو ۔ سب سے زیادہ یہ کہ اسکے قلعوں کا باہمی فاصلہ بہت کم تھا ، اور ایسی حالت میں وہ ساقط نہو جاتا تو اور کیا ہوتا ؟

تقریباً ایسے ہی انقلابات و انکشافات سریعہ نامور کے آٹھہ قلعوں کے متعلق بھی ہوے ۔ اسرار جنگ اور مصالح حرب کی بخشش اس عہد میں جرمنی کی توپوں سے بھی زیادہ عجیب و غریب رہی ہے !

لیکن غنیمت ہے کہ اب انکشافات "فن جنگ" کے یہ تلاطم و تموج اسیقدر مبدل بہ سکون ہوگئے ہیں ، اور معلوم ہوتا ہے کہ گو جرمنی کی جنگی بیقراریوں کے پانوں نہ تھمیں لیکن انگلستان و فرانس کے "ماہرین جنگ" کے اعتقادات کو تو کسی قدر ثبات و استقرار نصیب ہو جایگا ۔ چنانچہ موجودہ جنگ کی تاریخ میں سب سے پہلے "انٹورپ" کے قلعوں کو یہ تاریخی فخر نصیب ہوا ہے کہ انکی برگشتہ قسمت کی طرح فن جنگ نے انکا ساتھہ نہ چھوڑا ۔ اور انکے استحکامات میں بظاہر اب تک لیژ و نامور کے استحکامات کی طرح کوئی نئی خرابی اور خامی بعد از تسخیر ثابت نہیں ہوئی ہے ۔ وہ مسخر ہوچکے ہیں لیکن ابتک انکی مضبوطی اور حفاظت کی حقیقتیں بدستور قائم ہیں ، اور انکی خامیوں اور نقصوں کی مرثیہ خوانی کی جگہ حملہ آوروں کی طاقت کا اعتراف کرکے حقیقت و واقعیت پر پہلی مرتبہ لطف و احسان کیا گیا ہے !

پہلے جو قوۃ تحقیق و تدقیق بدبخت مسخر شدہ قلعوں کے نقصوں کی دریافت میں صرف ہوتی تھی ، الحمد للہ کہ اب اسکا کچھہ حصہ جرمنی کی عجیب و غریب توپوں کے متعلق ایک نئے انکشاف میں صرف کیا گیا ہے ، اور معلوم ہوا ہے کہ یہ ساری کرشمہ سازی جرمنی کی نہیں بلکہ اسکی قلعہ پاش توپوں کی ہے ، جنکا قطر ۴۷ سنٹی میٹر کا ہے ، اور جنکے گولے تیس تیس من کے وزنی ہوتے ہیں !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

(بحری مہم)

انگریزی اعانت کے بھیجے جانیکی بھی خبر سنی گئی ہے جو انٹورپ پہنچی اور تمام مایوس باشندوں نے اسکی بدولت دو راتیں امید و مسرت میں بسر کیں ۔ جب فوج راستوں سے گذری لوگوں نے نہایت جوش سے استقبال کیا اور گرجوں میں حمد و شکر کے ترانے گاے گئے ۔ گو اس قیمتی اعانت سے بد نصیب بلجیم کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور بعض مخالف اتفاقات کی وجہ سے برطانی شجاعت کو اپنے ان موروثی مناقب و عسکری فضائل کی نمایش کی کافی مہلت نہ ملی جو فرانس کے میدانوں میں بارہا ظاہر ہوچکے ہیں ، تاہم اسنے نہایت عقلمندی کے ساتھ

حدیث الجنون

(دو معرکے)

جو جنگ دنیا کے نصف حصے میں قتل و غارت کا سب سے بڑا دور ارضی تمثیل کر رہی ہے' اسکے میدانوں سے باہر بھی قوتوں کے تصادم اور طاقتوں کے کشاکش کا ایک معرکۂ تقابل و تسابق بپا ہے - یہ حقیقت اور تصنع کا ایک عظیم الشان مقابلہ ہے جو شاید سلطان حقائق اور انسانی دسائس و خدع کی سب سے بڑی اور سب سے وسیع جنگ کا فیصلہ کریگا - پہلی جنگ اگر اپنے رقبہ کی وسعت' اپنے سامانوں کی ہیبت ' اور اپنے نتائج و اطراف کی دہشت میں دنیا کا سب سے بڑا حادثہ ہے' تو یہ جنگ بھی حقیقت کے قہر و استیلا ' انسانی خدع و حیل کے انتہائی جد و جہد' اور آلات و اسلحہ تصنع و دسائس کی نئی نئی نمایشوں کا تاریخ عالم میں سب سے بڑا واقعہ ہوگی !

پہلی جنگ کے اعلان کے ساتھہ ہی اس جنگ کا بھی اعلان ہوگیا ' اور جس طرح بلجیم اور پرایننڈ کے میدانوں میں اسکے میدان گرم ہوے ' ٹھیک اسی طرح اس جنگ کے معرکوں نے بھی جلد جلد اپنے نقشے بدلے - لیژ اور نامور کی دیواروں پر جس وقت تیس تیس من کے قلعہ پاش گولے پھینکے جارہے تھے' اس وقت ان گولوں سے بھی زیادہ وزنی مصنوعات نے حقیقت کی ناممکن التسخیر دیواروں کو اپنا نشانہ بنالیا تھا - " قیصر " اور " زار " کے دعوں کی اس ادعاؤ غرور کے آگے کچھہ حقیقت نہیں ہے' جس نے اس دوسرے میدان جنگ میں قوۃ حقائق و واقعیت کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے !

لیکن اس میدان جنگ کے حریف کی قوتیں دوسری قسم کی ہیں' اور یہ وہ تجربہ ہے جو یکساں نتائج کے ساتھہ دنیا میں ہمیشہ کیا جاچکا ہے - ممکن ہے کہ یہ سب سے بڑا تجربہ ہو اور اسکی وسعت عدیم النظیر ثابت ہو ' تاہم نتیجہ وہی نکلیگا جو ہمیشہ نکل چکا ہے : ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا -

حقیقت کی طاقت قیصر اور دول متحدہ کی طاقت سے زیادہ محکم ہے - اسکی دیواروں کے ڈھانے کیلیے کوئی توپ نہیں ڈھالی جاسکتی !

بالآخر دونوں جنگوں کے حریف انکے نتائج ایک ہی وقت میں ظاہر ہوے' اور ایک طرف انٹورپ کے مشہور عالم استحکامات کی تسخیر کا اعلان ہوا - دوسری طرف سے سلطان حقیقت نے بھی اپنے منتظرہ اور ناممکن التبدیل قہر و تسلط کا آخری فیصلہ کردیا :

ولتعلمن نباہ بعد حین' (۳۸ : ۸۸)

(بیمار امید)

انٹورپ کی تسخیر موجودہ جنگ کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم واقعہ ہے - جنگ کے شمالی میدان کی یہ آخری امید تھی ' اور چونکہ آخری تھی اسلیے بہت عزیز و قیمتی تھی - مفلس کے جیب کیلیے ایک کھوٹا سکہ بھی بہت قیمتی ہوتا ہے اور دیوار جب گرجاتی ہے تو اسکی ایک قائم و ثابت اینٹ بھی بہت ہوتی ہے - بد نصیب بلجیم کیلیے انٹورپ کا بقیۃ السیف گوشہ ایک پوری اقلیم حکمرانی سے بھی بڑھکر قیمتی تھا - لیکن افسوس کہ واقعات کی قوت اٹل ہے' اور اس آخری بیمار امید کی عمر پچھلوں سے بھی کم نکلی - جس مدفن امل میں لیژ اور نامور کی برجیاں دفن کی جاچکی ہیں' وہاں انٹورپ کو بھی سپرد خاک کردینا پڑا :

این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد !

نحن قدرنا بینکم الموت و ما نحن بمسبوقین !

(فریب امید)

کسی دوسری جگہ ہم نے سقوط انٹورپ کے تمام حالات لکھدیے ہیں - انسے معلوم ہوگا کہ لیژ اور نامور سے کہیں زیادہ ادعائی امیدیں کا انٹورپ کے گرد ہجوم تھا - بلجیم نے جب برسلز سے اپنا دار الحکومۃ منتقل کیا تو ماہرین جنگ کی نہایت طول طویل رائیں ہم تک پہنچائی گئیں ' اور یقین دلایا گیا کہ یہ سب سے بڑی بلجیمی مصلحت تھی جو عمل میں لائی گئی ہے' اور جرمنی کی تمام قوتیں انٹورپ کے سامنے بیکار ثابت ہونگی - ڈیلی میل ' مورننگ پوسٹ ' ڈیلی کرانیکل ' لنڈن ٹائمس ' اور نیز پیرس کے مشہور اخبارات فیگارو وغیرہ ' سب اسپر متفق تھے کہ پیرس کے استحکامات کے بعد دنیا میں سب سے بڑا مستحکم مقام انٹورپ ہے ' اور ہمیشہ یقین کیا گیا ہے کہ بلجیم کا حملہ آور خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہو' لیکن یہاں پہنچکر اپنی نامرادیوں سے سر ٹکرائیگا -

ماہرین جنگ نے اسکے جو وجوہ بیان کیے تھے' ان میں اہم امور حسب ذیل تھے :

(۱) سنہ ۱۹۰۸ میں جو نئے استحکامات یہاں بنائے گئے ہیں' انکی نسبت عام اتفاق ہے کہ ناقابل تسخیر ہیں -

(۲) انٹورپ اور اسکے اطراف میں بیس سے زیادہ قلعے ہیں' اور انکے مثلث دوائر اور قلعے اس ترتیب سے قائم کیے گئے ہیں کہ کسی طرف سے بھی حملہ آور کو اندر کی باٹریوں سے بچکر آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملسکتا - اسلیے تسخیر بجائے خود رہی' دشمن اسکے قریب بھی نہیں پہنچ سکیگا -

(۳) قلعہ بند علاقہ ۹۰ میل سے زیادہ کا ہے - فولادی گنبدوں میں بہترین قسم کی زودکار توپیں نصب ہیں ' اندرون شہر کی تمام سڑکیں انکی زد پر ہیں ' خندقیں وسیع اور گہری ہیں' میدانی توپیں بکثرت ہر جانب نصب کی گئی ہیں -

(۴) نواح انٹورپ کی قدرتی حالت بھی ایسی ہے جس پر غالب آنا ممکن نہیں - ایک جانب دریا ہے جو شہر کے اندر چلا گیا ہے' اور تینوں جانب پانی کے ایسے عریض حلقے بنے ہوے ہیں جو چند لمحوں کے اندر بھر دیے جاسکتے ہیں -

(۵) اگر محاصرہ کیا جاے تو یہ بالکل بے سود ہوگا - اسکے شمال و مغرب ڈچ سرحد ہے جو غیر جانبدار ہے - ساحلی مقام ہونے کی وجہ سے وہ سمندر کی جانب سے بیرونی آمد و رفت جاری رکھہ سکتا ہے - اور انگلستان سے اسکو ہمیشہ مدد ملتی رہے' جو بالکل اسکے سامنے

حادثہ بج بج

بج بج کا وہ مقام جہاں جہاز کوما.گاٹو کے مسافر اتارے گئے

* * *

شاہ رومانیا کی وفات

جدید شاہ رومانیا

چونکہ متوفی شاہ رومانیا کا کوئی فرزند نہیں ہے اسلیے اسکا بھتیجا پرنس فرڈی‌نینڈ تخت نشین ہوگا -

اپنے ایک بڑے حصے کو ہلاکت سے بچایا ' اور مفرورین انٹورپ کے مقابلہ ہمقدم ہوالینڈ اور اوسٹینڈ پہنچ گئے !

مورننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص طور پر اس عمدہ اثر کا نقشہ کھینچا ہے جو انگریزي فوج کے انٹورپ پہنچنے سے اهل بلجیم پر پڑا - مسٹر چرچیل (خداوند بحریات برطانیه) انگریزي فوج کے کارناموں پر اسے "مبارکباد" دیتے هیں ' اور فرماتے هیں که " هماري بحري فوج نے دشمن کے توپخانوں کی شعله باري میں قابل تعریف جرات کے ساتھه اپنے تئیں ڈالدیا ' اور یه صرف انهي کے قدوم میمنت لزوم کے نزول کا نتیجه هے که انٹورپ ساٹھه هزار دشمنوں کے مقابلے میں ۵ دن تک مدافعت کرتا رها "

" باقي رها اسکا واپس چلا آنا تو یه کچھه اسکا نتیجه نهیں هے که دشمن کے حملوں کي روک تاب نه لاسکي ' بلکه عام جنگي مصلحت اسیکي مقتضي تهي " !!

یه بالکل ظاهر بات هے که انگریزي فوج کے عمدہ اثر ' اهالیان انٹورپ کي ناپائدار مسرت ' اور قابل تعریف غسل آتشیں کو یه حقیقت کچھه بهي صدمه نهیں پهنچا سکتي که انٹورپ کي بدنصیبیوں میں اس نمایش جاه و جلال سے کچھه بهي تغیر نه هوا - اول تو ایک مایوس جماعت کو دو چار دن تک امید و نشاط سے آشنا کردینا هي کیا کم بات هے؟ پهر ایک ایسے بے پناه حریف کے مقابلے میں جانثر " بقیة السیف حصے کا بحفاظت واپس چلا آنا بجاے خود مستحق هزار تبریک و تهنیت هے !

(هول سقوط انٹورپ)

انٹورپ کي تسخیر کے بعد جرمني کا کام بلجیم میں ختم هوگیا - اب جنگ کا ایک نیا صفحه الٹتا هے -

انٹورپ کی سب سے بڑي اهمیت اسکے ساحل کا موقعه هے - نقشه کے دیکھنے سے واضح هوگا که بحر شمالي کي جو شاخ بلجیم و برطانیه کے درمیان هوکر گذري هے اسمیں هوالینڈ کے کنارے ایک عجیب طرح کے چهوٹے چهوٹے بالمقابل و متوازي جزیرے پیدا هوگئے هیں ' اور انکا ایک وسیع گوشه بحر شمال کے دهنے ساحل میں خود بخود طیار هو گیا هے - هوالینڈ کي سرحد میں یه حصه داخل هے اور یهاں سے ایک دریائي خط نکلکے انٹورپ کے اندر چلا گیا هے -

اس بحري گوشے کی وجه سے هر وه مقام نهایت قیمتي هوگیا هے جو اس سے قریب ' واقع هو - یه ایک ایسا محفوظ مقام هے که جو حکومت یهاں قابض هوگي ' وه تمام بحر شمالي کي جنگی طاقتوں کو ایک کونے میں بیٹھے هوے بے اثر کردیگی - یه چهوٹے چهوٹے دریائي خطوط جو نظر آرهے هیں ' انکے اندر اگر ایک توپ بهي نصب کردي جاے تو وه باهر کي طرف بحر شمال کا راسته روکدیگی -

پس انٹورپ جرمني کے خط جنگ کا سب سے بڑا اهم مقام تها اور اب وه اسپر قابض هوگیا هے - آج ایک طرف تو بلجیم میں ایک ایسي مستحکم جگه ملگئي هے ' جسے اپني بڑي بڑي جرمن توپیں چڑها کر وه ناممکن التسخیر بنا دیگا ' دوسري طرف ساحل برطانیه کا رخ بهي اسکے قبضے میں آ گیا هے ' اور اب اس جانب سے میدان جنگ میں کسی مدد کے پهنچنے کا بالکل خدشه نهیں رها -

انٹورپ سے ۳۰ میل کے فاصله پر گهنٹ اور گهنٹ سے ۳۰ میل کے فاصلے پر اوسٹنڈ تها جو بلجیم میں جزیرۂ برطانیه کے بالکل مقابل اور سب سے زیاده قریبي مقام هے - اسکي ساري اهمیت انگلستان کي بحري اعانت کے بندرگاه هونے کي وجه سے تهي - آج صبح کي خبروں میں اوسٹنڈ کے بهي تقریباً لے لینے کي خبر آچکي هے ' اور شاه بلجیم جو انٹورپ سے بهاگ کر اوسٹنڈ آیا تها ' اب فرانس چلا گیا هے -

اوسٹنڈ کے پیچهے سرحد فرانس میں کیلے هے ' اور برطانیه کے سامنے کا یہی سب سے زیاده قریب تر ساحلي مقام رهی هے - عنقریب جرمني اس پر بهي قبضه کرلیگا ' اور اسطرح جنگ کا وه باب جسکا تعلق تسخیر بلجیم اور ساحل انگلش چینل سے تها ' بالکل ختم هوجائیگا -

(بعض حقائق جنگ)

اس واقعه سے مندرجه ذیل حقیقتیں بالکل صاف اور غیر مشتبه صورت میں سامنے آگئي هیں :

(۱) جنگ کے حقائق کا مطلع اب صاف هے اور حقیقت اسدرجه آشکارا هوگئي هے که اس سے انکار کرنے یا اسے مشکوک کرنیکي بالکل گنجایش نهیں رهي -

(۲) جرمني تمام خاک بلجیم پر قابض هے - فرانس میں پیرس کے اطراف تک اسنے اپنے دهنے دستے کو پهیلا کر بلجیم کي پوري مملکت اور فرانس کے تمام سرحدي خط کو حریفوں سے خالي کرالیا ' اور نهایت اطمینان کے ساتھه اپنے پیش نظر استحکامات اور فوجي مرکز قائم کرلیے - اس نے بڑي بڑي خندقیں مشینوں کے ذریعه اطمینان سے ایسي حالت میں کهودیں که دشمن کي ایک گولي بهي اسمیں حارج نه تهي - اپنے ان تمام کاموں سے جب وه فارغ هوگیا تو آگے بڑهي هوئي فوج ایک قرار داده ترتیب کے ساتھه واپس چلي آئي اور اب اپنے مرکزوں میں مضبوطي کے ساتھه جم گئي هے -

(۳) افواج متحده نے اول روز هي یه غلطي کي که سرحد فرانس کو عبور کر کے جرمني کو روکنا چاها - اسکا نتیجه یه نکلا که پہلے هي مقابلے میں انکے پانوں اکهڑے اور پهر خط پیرس کے ادهر تک نه رک سکے - تا انکه جرمني نے خود جگهه خالي کردي -

(۴) جرمنی کی فوجي طاقت ' آلات و اسلحه جنگ طریق هجوم و مقاومت ' اور عام انتظامات اور هر طرح کے ساز و سامان کے متعلق جو خیالات و اوهام پهیلاے گئے تهے ' انکا اگر دسواں حصه بهی صحیح تسلیم کرلیا جاے تو اسکے یه معني هونگے که میدان جنگ کے تمام واقعات سے یک قلم انکار کردیا جاے - اب یه حقیقت روز روشن کی طرح عالم آشکار هو چکي هے که جرمني کي تعجب خیز قوتوں اور سامانوں کے متعلق جو معلومات دنیا برسوں سے رکهتی آئی هے ' وه اسي طرح ابتک صحیح هیں جس طرح جنگ سے پہلے تهے -

(۵) جرمني نے تمام بلجیم پر قبضه کرلیا - فرانس میں پیرس تک چلي گئي ' روس کے اندر روسي فوج کے ساتھه لڑرهي هے اور میلوں اسکے حدود کے اندر هے - اسکي تمام افریقي نوآبادیاں ابتک بالکلیه مسخر نه هوئیں ' اور ایا جو کو جاپان جیسي عظیم الشان بحري طاقت دو مهینے میں بهي نه لے سکي -

اسکے مقابلے میں جرمن حدود کا ایک چپه بهي ابتک اس حریفوں کے تصرف میں نهیں آیا هے ' اور بقول اسٹینسمین کے " بهرحال اس سے کوئي انکار نهیں کرسکتا که جسقدر بهي لڑائیاں هو رهي هیں وه سب کي سب جرمني کے دشمنوں کے ملک هي میں هو رهي هیں - جرمني کے کسي حصے میں نهیں هیں "

اسکا نتیجه یه هے که جرمني کے حریفوں کے ملک جنگ کي وجه سے تهه و بالا هو رهے هیں جیسا که بلجیم ' فرانس ' اور روس کے ایک حصے کا حال هے - لیکن خود جرمني کے اندر کهیں بهي لڑائي نهیں هے اور اسلیے اسکا اندروني امن و سکون اور داخلي تجارت و اقتصادیات بالکل اصلي حالت میں بر قرار هیں - وه سامان جنگ کے کارخانوں سے کام لے رها هے - توپیں ڈهل رهي هیں اور ایک ایک سو سب مرین طیار کي جارهي هیں - صرف اس اختلاف مناظر هي سے جنگ کے موجوده نتائج واضح هو جاسکتے هیں -

(۶) انٹورپ اور اوسٹنڈ کے لے لینے کی وجه سے میدان جنگ میں اسکا پوزیشن بهت شدید و وزني هوگیا هے ' اور میدان جنگ کو دریا کی جانب سے اسکے خلاف جو تقویت تهي ' اسکي راه مسدود هوگئي هے - بظاهر اسکا نصف کام بالکل مکمل هوگیا - وه بلجیم اور ساحل کی طرف سے مطمئن هوکر اب از سر نو اپني پیش قدمي شروع کریگا - دریاے شیلدت میں اس نے بحري سرنگیں ڈالدي هیں ' اب خاص انگلش چینل پر اپنا قبضه نمایاں کرنا چاهیگا

اولیاء الشیطان و اصحاب النار کي لعنت سے پاک ہے' اور صرف خدا کے دوستوں اور اسکي محبت میں دکھ اوٹھانے والوں کیلیے مخصوص کردیا گیا ہے -

سمندروں کو عبور کر کے ' پہاڑوں کو طے کر کے ' کئي کئي مہینوں کي مسافت چلکر' دنیا کي مختلف نسلوں ' مختلف رنگتوں ' مختلف بولیوں کے بولنے والے' اور مختلف گوشوں کے باشندے یہاں جمع ہوے ہیں - اسلیے نہیں کہ سلافي یا ٹیوٹانیک نسل کي باہمي عداوتوں سے دنیا کیلیے لعنت بنیں ' اسلیے نہیں کہ ایک انساني نسل دوسري نسل کو بھیڑیوں کي طرح پھاڑے اور اژدھوں کي طرح ڈسے ' اسلیے نہیں کہ خدا کي زمین کو اپنے ابلیسي غرور اور شیطاني سیادت کي نمایش گاہ بنائیں ' اسلیے نہیں کہ تیس تیس من کے گولے پھینکیں اور سمندر کے اندر ایسے جہنمي آلات رکھیں جو منٹوں اور لمحوں میں ہزاروں انسانوں کو نابود کردیں ' بلکہ تمام انساني غرضوں اور مادي خواہشوں سے خالي ہوکر اور ہرطرح کے نفساني ولولوں اور بہیمي شرارتوں کي زندگي سے ماوراء الورى جاکر' صرف اُس خداے قدوس کو پیار کرنے کیلیے' اسکي راہ میں دکھ اٹھانے اور مصیبت سہنے کیلیے ' اور اسکي محبت و رافت کو پکارنے اور بلانے کیلیے جس نے اپنے ایک قدوس دوست کي دعاؤں کو سنا اور قبول کیا ' جبکہ نیکي کا گھرانا آباد کرنے کیلیے اور امن و سلامتي اور حق و عدالة کي بستي بسانے کیلیے اس نے اپنے خدا کو پکارا تھا :

ربنا انی اسکنت من ذریتي بواد غیر ذي زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا لصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوى الیهم و ارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون (۱۴ : ۴)

" اے پروردگار! میں نے تیرے محترم گھر کے پاس ایک ایسے بیابان میں جو بالکل بے برگ و گیاہ ہے ' اپني نسل لاکر بسائي ہے تاکہ یہ لوگ تیري عبادت کو قائم کریں - پس تو ایسا کرکہ انسانوں کے دلوں کو انکي طرف پھیردے اور انکي رزق کا بہتر سامان کردے !

آہ تم ذرا انکي ان عجیب و غریب حالتوں کا تصور کرو! یہ کون لوگ ہیں اور کس پاک بستي کے بسنے والے ہیں؟ کیا یہ اوسي زمین کے فرزند ہیں جو خون اور آگ کي لعنتوں سے بھرگئي' اور صرف بربادیوں اور ہلاکتوں ہي کے لیے زندہ رہي؟ کیا یہ اسي آبادي سے نکل کے آے ہیں جو سبعیت و خونخواري میں درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے غاروں سے بھي بدتر ہے ' اور جہاں ایک انسان دوسرے انسان کو اسطرح چیرتا پھاڑتا ہے کہ اجتک نہ تو سانپوں نے کبھي اسطرح ڈسا اور نہ جنگلي سوروں نے کبھي اسطرح دانت مارے ؟ کیا یہ اسي نسل اور گھرانے کے لوگ ہیں جسنے خدا کے رشتوں کو یکسر کاٹ ڈالا ' اور اسطرح اسکي طرف سے منھہ موڑ لیا کہ اسکي بستیوں اور آبادیوں میں خدا کے نام کیلیے ایک آواز اور ایک سانس بھي باقي نہ رہي ؟ آہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ کون ہیں اور کہاں سے آے ہیں؟ یہ قدوسیوں کي سي معصومیت' فرشتوں کي سي نورانیت' اور سچے انسانوں کي سي محبت انمیں کہاں سے آگئي ہے؟ تمام دنیا نسلي تعصبات کے شعلوں میں جل رہي ہے' مگر دیکھو یہ دنیا کي تمام نسلیں کسطرح بھائیوں اور عزیزوں کي طرح ایک مقام پر جمع ہیں' اور سب ایک ہي' حالت' ایک ہي وضع' ایک ہي لباس' ایک ہي قطع' ایک ہي مقصد اور ایک ہي صدا کے ساتھہ ایک دوسرے سے جڑے ہوے ہیں؟ سب خدا کو پکار رہے ہیں' سب خدا ہي کیلیے حیران و سرگشتہ ہیں' سب کي عاجزیاں اور درماندگیاں خدا ہي کیلیے ابھر آئي ہیں' سب کے اندر ایک ہي لگن اور ایک ہي ولولہ ہے' سب کے سامنے محبتوں اور چاہتوں کیلیے اور پرستشوں اور بندگیوں کے لیے ایک ہي محبوب و مطلوب ہے' اور جبکہ تمام دنیا کا محور عمل نفس و ابلیس ہے' تو یہ سب صرف خدا کے عشق و محبت میں خانہ ویران ہوکر اور جنگلوں اور دریاؤں کو قطع کرکے دیوانوں اور بیخودوں کي طرح یہاں اکٹھے ہوے ہیں! انھوں نے نہ صرف دنیا کے مختلف گوشوں کو چھوڑا بلکہ دنیا کي خواہشوں اور ولولوں سے بھي کنارہ کش ہوگئے - اب یہ ایک بالکل نئي دنیا ہے جسمیں صرف عشق الہي کے زخمیوں اور سوختہ دلوں کي بستي آباد ہوئي ہے - یہاں نہ نفس کا گذر ہے جو غرور بہیمي کا مبدء ہے' اور نہ انساني شرارتوں کو بار ملسکتا ہے جو خونریزي اور ظلم و سفاکي میں کرۂ ارضي کي سب سے بڑي درندگي ہیں - یہاں صرف آنسو ہیں جو عشق کے آنکھوں سے بہتے ہیں' صرف آہیں ہیں جو محبت کے شعلوں سے دھویں کیطرح اٹھتي ہیں ' صرف دل سے نکلي ہوئي صدائیں ہیں جو پاک دعاؤں اور مقدس نداؤں کي صورت میں زبانوں سے بلند ہورہي ہیں ' اور ہزاروں سال پیشتر کے عہد الہي اور راز و نیاز عبد و معبودي کو تازہ کررہي ہیں : لبیك لبیك - اللهم لبیك - لا شریك لك لبیك ! !

سر روحانیان داري ولے خود را ندیدستي
بخواب خود در آ تا قبلۂ روحانیان بیني !

یہ وہ مجمع ہے جسکي بنیاد دعاؤں نے ڈالي - جسنے دعاؤں سے نشو و نما پائي' جو صرف دعاؤں ہي کیلیے قائم کیا گیا' جسکي ترکیب بھي اول سے لیکر آخر تک دعاؤں ہي کے مناسک سے ہوئي' اور جو دعاؤں ہي کي لازوال طاقت سے قائم ہے - سب سے پہلي دعا وہ تھي جو اس گھر کي بنیاد رکھتے ہوے خدا کے دو قدوس دوستوں کي زبانوں پر جاري ہوئي :

ربنا و اجعلنا مسلمین لك و من ذریتنا امة مسلمة لك ' و ارنا مناسکنا و تب علینا انك انت التواب الرحیم ! ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایاتك و یعلمهم الکتاب والحکمه و یزکیهم انك انت العزیز الحکیم !

اے پروردگار! ہمیں اپنا اطاعت شعار بنا اور ہماري نسل سے ایک امة پیدا کر جو تیري مومن و مسلم ہو - اور ہمیں اپني عبادت کے طریقے بتلادے اور ہماري توبہ قبول کرلے - تو تو بہت ہي بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے - اور پھر اے پروردگار! ہماري نسل میں ایک اپنا رسول مبعوث کر جو اسکے آگے تیري آیتیں پڑھکر سناے اور انہیں کتاب و حکمت کي تعلیم دے اور انکے اخلاق کا تزکیہ کردے -

سر بیابان حجاز کے قدوس نسیم یزل نے یہ دعا قبول کرلي اور اپني اس " امة مسلمہ " کو پیدا کیا جو في الحقیقت وجود ابراہیمي کے اندر پنہاں تھي :

ان ابراهیم کان امة قانتة -

بیشک حضرت ابراہیم خلیل اپنے وجود واحد کے اندر ایک پوري قوم اور خدا پرست امت تھے !

یہ گھرانا درحقیقت دنیا کي امامت اور ارض الہی کي وراثت کیلیے آباد کیا گیا تھا' اور اسکا عہد و میثاق روز اول ہي بندھگیا تھا -

پس اس مقدس دعا کي قبولیت نے " امة مسلمہ " کو بھي قائم کیا ' اور دنیا کے تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت کیلیے سلسلۂ ابراہیمي کے آخري رسول کو بھي مبعوث کیا ' نیز جو امامت و پیشوائي اور خلافت في الارض حضرة ابراهیم خلیل (علی نبینا و علیه الصلوة والسلام) کو دي گئي تھي' اسکي وارث انکي ذریة و نسل ٹھہرائي گئي ' البتہ بموجب اپنے عہد کے " ظالموں " کو اس سے محروم کردیا گیا - اس نسل کے جو لوگ اپنے نفس و روح کیلیے ظالم ہوے اور خدا کے مقدس دوستوں کي

ورود مقدس يوم الحج !

(اتى امر الله فلا تستعجلوه)

سيريكم اياته فتعرفونها ' وما ربك بغافل عما تعملون !

گويند مگو سعدي چندين سخن عشقش
مي گويم و بعد از من گويند بدستانها !

ميں نے بہت چاها كه اپنے زخموں كو چهپاؤں ليكن نه چهپا سكا- ايک مدت كے سكون اندمال كے بعد آج پهر ايک لمعۂ اضطراب و كاوش ميسر آ گيا هے - ميرے دل كي بے چينيوں نے مجهے بستر انتظار پر تہه و بالا كرديا ' اور ميرے زخم هاے كهنه كے ٹانكے بے اختيار كهل گئے - اب انكي خونناك نشاني نهيں رک سكتي - بل نكتب واليراع يقطر دما ' والقلب يكاد يتمزق اسى و اسفا ' مما اصاب الاسلام والمسلمين ' من الذل المهين ' والعار المشين ' والا زدراء الهائل ' والاحتقار الفاضح ' والظغط الفظيع ' والقتل المريع ! فحاشا للمسلمين ان يكونوا من القوم الكافرين ! !

آماده گشته ام دگر امشب نظاره را
پيوند كرده ام جگر پاره پاره را

آج ميں پهر اپني وهي متاع كهنه ليكر بازار مقصود ميں نكلا هوں جو هميشه سے ميرے كار و بار آه و ناله كا راس المال رهي هے ' اور جسكے سوا ميرے جيب و آستين حسرت ميں اور كچهه نهيں هے - ميرے پاس ايک زخمي دل كے چند ٹكڑے هيں جنسے خون تمنا كے قطرے ٹپک رهے هيں - ميں خريداروں كا متلاشي هوں - كوئي هے جو ان پاره هاے خونيں كا طلبگار هو ؟

روے بازار مراد امروز عرفي با منست
دامن تر ميفروشم ديدۂ تر مي خرم !

ميں اپنے جيب زياں كي يه كل پونجي ديكر ايک سودا چكانا چاهتا هوں - مجهے چند آنكهيں چاهئيں جو ماتم يوسف ميں يعقوب وار رونا جانتي هوں - كيونكه سچے آنسوؤں سے بڑهكر عالم انسانيت ميں كوئي شے طاقتور نهيں هے - يا اسفى على يوسف !

خشک ساليست دريں عهد وفا را اے اشک !
زاں ديارے كه تو مي آئي ' باراں چونست ؟

يهي قيمت زخم ' يهي راس المال جراحت ' يهي دست ماتم كار ' يهي چشم خونبار ' اور يهي زبان فغاں سنج هے ' جسے اپنے ساتهه ليكر ميں نے هميشه خريداروں كو پكارا ' اور يهي متاع دل اور جنس اشک و خونفشاني هے جسكو هميشه ميں نے ڈهونڈها - ميں هميشه روتا رها اور ميں نے لوگوں كو رولايا هے - ميں هميشه ماتم كرتا رها اور هزارها هاتهوں نے ميري سينه كوبي ميں شركت كي هے - آج پهر اشک و فغاں كيليے پيام درد ليكر اٹها هوں - پس ان سب پر سلام جنكي آنكهيں خونبار ' دل دو نيم ' جگر سوخته ' اور زبانيں دعا سنج هيں - كيونكه اشک افشانيوں كا آخري وقت ' اضطراب قلوب و ارواح كي انتهائي فرصت ' اور دعا هاے اشک آلود و فرياد هاے مجروح و مضطر كي هر طرف پكار هے !

دمے ز صدق بر آور كه آرزو بخشاں
هزار گنج اجابت به يک دعا بخشند !

امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء و يجعلكم خلفاء ؟ ءاله مع الله ؟ قليلا ما تذكرون -	اور خدا كے سوا كون هے كه ايک مضطر روح كي پكار كو سنے ' اسكے دكهه كو دور كرے ' اور اپنے آگے جهكنے والوں كو اپني خلافت بخشے ؟ افسوس كه بہت كم هيں جو عبرت و بصيرت ركهتے هيں !

وه جو خشک سالي ميں پاني كيليے روے ' كيا اب بادلوں كي گرج اور بجليوں كي چمک ميں اميد كے آخري آنسو نه بهائيں گے ؟ وه جنهوں نے نا اميديوں ميں اپنے مقصود كو پكارا ' كيا اب اميد و بيم كي آخري ديوار حائل تک پهنچكر خاموش هوجائيں گے ؟ كيا موسم خزاں كے ماتم زدگان حسرت كيليے يه جائز هے كه بهار كي عين آمد پر اپنے ولولۂ جنوں كو خير باد كهديں ؟

دهقان كا كام موسم كے ظهور كے بعد اور زياده بڑهجاتا هے ' اور منزل جسقدر نزديک آتي جاے ' رهروان مقصود كے آتش شوق كو اور زياده تيز هوجانا چاهيے - پہلے اگر حسرت و آرزو ميں روے هو تو اب اميد ميں اور زياده چيخ چيخ كر روؤ !

باين كه كعبه نمايان شود ز پا منشيں
كه نيم گام جدائي هزار فرسنگ ست

آسمان كے دروازے بند تهے اور تم انكي طرف ديكهه ديكهه كر پكارتے تهے ليكن آج كهل گئے هيں اور تمهاري دعاؤں كے انتظار ميں ملائكه مدبره اور ملكوت السماوات نے اپنے اجنحۂ نورانيه كو كهول ديا هے - جبكه جواب نهيں ملتا تها تو تم پكارتے تهے ' آج خود دست اجابت آمادۂ استقبال هے - پهر زبان سائل كو كيا هوگيا هے كه خاموش هے ؟ ان رحمة الله قريب من المحسنين !

بطاعت كوش گر عشق بلا انگيز مي خواهي
متاعے جمع كن ' شايد كه غارت گر شود پيدا !

موسم بدل رها هے ' اور اضطراب و شورش كي جن خونيں بدليوں سے فضا چهپ گئي هے ' وه بالكل ويسي هي هيں جيسے هر عصر انقلاب ارضي و تجدد مواسم اقوام و ملل ميں ظاهر هوئي هيں - كچهه عجب نهيں كه ايام الالهيه كا ايک يوم عظيم ختم هو اور دوسرے دن كا آفتاب طلوع هو - يه رات كي آخري گهڑياں هيں جو برق كي سي تيزي اور بادل كي سي هيبت ميں گذر جائينگي ' اور لهو اور دهوئيں كي بدليوں كے اندر سے دنيا كي حياة جديده كا ظهور هوگا - پس صبح كي بخشش ميں حصه لينے والوں كو چاهيے كه اپنے دماغوں كا نهيں بلكه آنكهوں كا احتساب كريں اور شيطاني غفلت سے هشيار هوجائيں ' كيونكه رات بهر جاگنا آسان هے ' مگر صبح صادق كي گهڑيوں ميں اونگهنے سے بچنا مشكل هے - نهو كه رات بهر اختر شماري كرنے كے بعد عين صبح كے وقت سو جاؤ ' اور جس روشني كو ديكهنا چاهتے تهے ' اسكي كرنيں تمهارے خوابيده سروں پر ماتم كريں - سچ يه هے كه نه تم اٹهے ' اور نه تم نے بيداري كيليے كوئي كروٹ لي ' ليكن جبكه دهقان آبپاشي سے غافل تها تو آسمان نے خود هي مينهه برسا ديا ' اور جبكه انساني همتيں تهک گئي تهيں تو كارخانۂ الهي خود هي متحرک هوگيا - پس وقت كو اسكا حق دينے ميں تساهل نه كرو كيونكه وه صرف اتنے هي كا طالب هے ' اور جسقدر بهي جلد هوسكے اپني اصلاح و درستگي كا سامان كرلو : افلا يتوبون الى الله و يستغفرونه و الله غفور الرحيم ؟

(يوم الحج كا ورود مقدس)

آج ذوالحجه كي پهلي تاريخ هے اور ايک هفته كے بعد تاريخ عالم كا وه عظيم الشان روز طلوع هونے والا هے جسكے آفتاب كے نيچے كرۂ ارضي كے هر گوشے كے لاكهوں انسان اپنے خداوند كو پكارنے كيليے جمع هونگے ' اور ريگستان عرب كي ايک بے برگ و گياه وادي كے اندر خدا پرستي و عشق الهي كا سب سے بڑا گهرانا آباد هوگا :

الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوة واتوا الزكوة وامروا بالمعروف و نهوا عن المنكر -	وه لوگ كه اگر الله انهيں زمين ميں تمكن كردے تو انكا كام صرف يه هوگا كه صلوة الهي كو قائم كريں ' زكواة ادا كرائيں ' نيكي كا حكم ديں اور برائيوں سے روكيں

يه پهلا گهر تها جو خدا كي پرستش كيليے بنايا گيا ' اور آج بهي دنيا كے تمام بحر و بر ميں صرف وهي ايک مقدس گوشه هے جو

اُسوۂ حسنہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پابندی عہد اور اسلام

(٢)

گذشتہ صحبت میں ہم نے تصریحات قرآنیہ کی بنا پر بحث کی تھی ' اور دکھلایا تھا کہ پابندی عہد و مواثیق کی اخلاقی حقیقتوں کو قرآن کریم نے اپنی تعلیمات اولیہ میں کس درجہ اساسی و مرتفع درجہ دیا ہے ؟

لیکن سچ یہ ہے کہ اخلاقی احکام کا تعلق جہاں تک تعلیم محض سے ہے ' وہ کوئی ایسی متاع غریب نہیں ہے جسکے پیش کرنے پر اسلام فخر کرے - اخلاقی احکام ہمیں ہر جگہ ملسکتے ہیں اور تقریباً ہر مذہب نے اپنا مقصد یہی بتلایا ہے کہ انسان کو اخلاق کا وعظ سنائے - اگر قرآن حکیم تعلیم دیتا ہے کہ عہد و مواثیق کی پابندی کرو تو قانون موسوی اور واعظ ناصری بھی یہ نہیں کہتا کہ عہد باندھکر توڑ ڈالو - حتی کہ آرین نسل کی وہ فلسفیانہ روحانیت بھی جسنے ہندوستان اور ایران میں ظہور کیا ' اپنی ہر ادنی سے ادنی شاخ کے اندر اخلاقی تعلیمات و احکام سے لبریز ہے -

پس اصلی چیز تعلیم نہیں ہے بلکہ تعلیم کے نتائج اور اسکا عمل ہے - دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو کچھ کہا ' اس نے عملی شکل میں کیسی صورت اختیار کی ؟ انسان کی روح اسلیے بیمار نہیں ہے کہ زبانوں سے تعلیم کم دی اور کاغذوں پر زیادہ نہیں لکھا گیا ' بلکہ اسکا اصلی دکھہ زندگی کی عملی مشکلات میں ہے اور صرف وہی تعلیم فتح مند ہوسکتی ہے جو ایک مستحکم عملی نمونہ اپنے ساتھہ رکھتی ہو -

عملی حقیقت کے لحاظ سے اولین نمونہ حامل قرآن و اولین داعی اسلام (علیہ الصلاۃ والسلام) کا ہے : لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ - آج ہم صرف اسی حیثیت سے اسلامی مواثیق و عہود پر نظر ڈالینگے -

(٢)

جنگ و صلح کی متضاد حالتوں میں انسان کا نظام اخلاق دفعتاً بدل جاتا ہے - ایک شخص بذات خود نہایت رحمدل ہے لیکن میدان جنگ میں جاکر نہایت بے رحم ہوجاتا ہے - ایک شخص اپنے شخصی معاملات میں نہایت حلیم الطبع ہے لیکن کسی فوج میں شامل ہوکر سخت مشتعل اور مغلوب الغضب ہوتا ہے ایک شخص امن و صلح کے زمانے میں نہایت صادق القول اور پابند عہد ہوتا ہے لیکن زمانۂ جنگ میں اتنا ہی خداع اور عہد شکن بن جاتا ہے - ایک جماعت ' ایک قوم ' ایک ملک ' امن و سکون کے دور میں انسانیت کا بہتر سے بہتر نمونہ ہوتا ہے لیکن جنگی اغراض ' طامعانہ اقدامات ' اور حربی مصالح کے عہد فساد میں آکر چارپایوں سے زیادہ وحشی اور درندوں سے زیادہ خونخوار ہوجاتا ہے : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ' ثم رددناہ اسفل سافلین ! اسی بنا پر بعض حکماء کا قول ہے کہ " سیاست اپنے پہلو میں دل نہیں رکھتی " !

لیکن دنیا میں صرف " اسلام " ہی ایک ایسی زندہ ہستی ہے جو اپنے پہلو میں دل اور دل میں ایک ناممکن التسخیر اخلاقی طاقت رکھتی ہے - اس پر عوارض خارجیہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا - ظاہر و باطن ' شخصیت و جمہوریت ' افتراق و اجتماع ' جنگ و صلح ' اسکے لیے تمام حالتیں یکساں ہیں - اسکا معیار اخلاق جس طرح امن و صلح کی حالت میں قائم رہا ' اسی استحکام و استواری کے ساتھہ جنگ کے سیلاب اور آگ اور خون کے طوفان میں بھی قائم و ثابت نظر آیا -

پیغمبر اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کی زندگی اعمال انسانیہ کی ہر شاخ پر حاوی تھی - اسمیں حق و صداقت کے آغاز کی غربت و مظلومی بھی تھی ' اور اتمام کی فتح مندی و کامرانی کا جاہ و جلال اور سطوت و جبروت بھی تھا - انہوں نے امن و صلح کے ایام بھی کاٹے ' اور امن و صلح کیلیے جنگ کی تلوار باندھنے کا حکم بھی دیا - اسلیے عہد و میثاق اور انکے نتائج و عواقب کے واقعات عہد نبوت کی تاریخ میں بے شمار نظر آتے ہیں ' اور انکے اندر اخلاق قرآنی کی عملی صورت دیکھی جاسکتی ہے -

(٣)

سب سے پہلی چیز اس سلسلے میں وہ اخلاقی سلوک ہے جو آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے غیر قوموں اور حریفان جنگ کے ساتھہ کیا - ان قوموں نے معاہدوں کو اکثر توڑا ہے اور نہایت شرمناک طریقہ سے غداریاں کی ہیں -

رعل ' ذکوان ' عصیہ ' اور بنولحیان کے قبائل نے آنحضرت سے کسی دشمن کے مقابلے کیلیے فوجی مدد کی درخواست کی ! آنحضرت نے قراء صحابہ میں سے ستر صحابی ساتھہ کردیے - لیکن بیر معونہ پر لے جاکر ان لوگوں نے بیوفائی کی ' اور مسلمانوں کو بے دریغ قتل کردیا (١)

جب حضرت عاصم کی فوج کو قبیلۂ بنولحیان کے دو سو تیر اندازوں نے گھیر لیا ' تو اسے وعدہ کیا کہ اگر وہ نیچے اتر آئیں تو کچھہ تعرض نہیں کیا جائیگا - اسپر ایک جماعت اتر آئی ' لیکن بعض صحابہ کو اسی جگہ قتل کردیا گیا ' اور بعض کو غلام بناکر بیچ ڈالا !

با اینہمہ غدر و بیوفائی ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو معیار اخلاق شخصی حالتوں میں تھا ' وہی میدان جنگ میں بھی قائم رہا - شخصی حالت میں آپکے وفاے عہد کا یہ حال تھا :

عن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث ' و بقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان آتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت ' فاذا ہو فی مکانہ ' فقال یا فتی لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلاث انتظرک (ابوداؤد جلد ٢ ص - ٣٢٦ کتاب الادب)

عبد اللہ ابن حمساء کہتے ہیں کہ آنحضرت کے ہاتھہ انکے مبعوث ہونے سے پہلے میں نے ایک چیز فروخت کی جسکا کچھہ حصہ آپ کے حوالے نہیں کیا تھا ' اور وعدہ کیا تھا کہ آپ ٹھہریے - میں اسی جگہ لیکے آتا ہوں - مگر میں گھر جاکر بھول گیا اور تین دن کے بعد اپنا وعدہ یاد آیا - پلٹ کے آیا تو دیکھا کہ آپ اوسی جگہ کھڑے ہیں - آپ نے مجھے دیکھہ کر فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی تکلیف دی - میں تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کررہا ہوں ! !

جہاد اسلامی کی وسعت نے آپ کی اخلاقی طاقت کو اور بھی مستحکم و استوار کردیا - آنحضرت کا معمول تھا کہ جب مجاہدین جہاد کیلیے روانہ ہوتے ' تو آپ انکو مخاطب کرکے ایک عام وصیت

---

[١] بخاری جزو ٥ ص ١٠٥ - [illegible]] بخاری جزو ٥ - ص ١٠٣ .

اطاعت سے سرکشي کی ' انسے وہ امامت موعودہ بھي چھين لي گئي ' اور خلافت موهوبہ سے بھي محروم کردیے گئے کہ " لا ينال عہدي الظالمين " !

فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات -

پھر انکے بعد وہ لوگ انکے جانشین ہوے جنہوں نے صلوٰۃ الہي کو ترک کردیا اور اپني نفساني خواہشوں کے بندے ہوگئے

یہ دعاؤں کا وعدہ تھا جسکا ظہور ہماري اقبال و کامراني کي تاریخ ہے ' اور اسي طرح یہ دعاؤں ہي کی ایک وعید بھي تھي جسکي سزائیں اور محرومیاں ہماری برگشتگی اور درماندگیوں کا ماتم ہے ! وہ ہم ہي تھے جو " اني جاعلك للناس اماما " کے وارث ٹھہراے گئے تھے ' اور ہم ہي ہیں جو آج " لا ينال عہدي الظالمين " کي تصویر نامرادي ہیں !

ذالك بما قدمت ايديهم و ان الله ليس بظلام للعبيد ! -

یہ سب کچھہ ان اعمال کا نتیجہ ہے جو خود انہوں نے اختیار کیے ورنہ خداے کریم تو اپنے بندوں کیلیے کبھي بھي ظالم نہیں ہوسکتا -

پس دعاؤں کا یہ اجتماع لاہوتي ' امۃ مسلمہ کا یہ مجمع مبارک ' اور روحانیۃ مقدسۃ ابراهیمیہ کا یہ مظہر عظیم و جلیل ' قریب ہے کہ اسي بیابان حجاز میں ظہور کرے جہاں خداے ابراہیم و محمد (علیہما السلام) نے امامۃ و خلافت الہي کیلیے اوانکی دعا کو سنا ' اور پھر ہمیشہ دعاؤں کے سننے اور اپني پکاروں اور نداؤں کے بلند ہونے کیلیے اُسے برگزیدہ کردیا - جس وقت یہ پرچہ تمہارے ہاتھوں تک پہنچیگا ' اس وقت ذوالحجہ کي تیسري تاریخ ہوگي ' اور بادیہ نوردان عشق آباد حجاز کے قافلے کوچ کیلیے طیار ہونگے - اُس وقت کا تصور کرو کہ وہ کیسا وقت عظیم ہوگا ' جبکہ لاکھوں انسانوں کے اندر سے اسوۂ ابراهیمي کی روحانیۃ عظمی اپنے خداوند کو بیقرارانہ پکاریگي ' اور اسکے مقدس عہد و میثاق کا رشتہ تازہ ہوگا ؟ لاکھوں سر ہونگے جو بیقرارانہ خداوند کے حضور جھکاے جائینگے - لاکھوں پیشانیاں ہونگي جو اسکي چوکھٹ پرگرائي جائینگي ' لاکھوں دل ہونگے جو اسکي نظارۂ جمال کے عشق میں ڈوب جائینگے ' اور لاکھوں زبانیں ہونگي جنسے اسکے حضور میں دعائیں نکلینگي - پھر اُس وقت ایسا ہوگا کہ دریاے محبت الہي جوش میں آئیگا ' ملائکہ مقربین اسکے خلوت وصال کو اسکے دوستوں کیلیے خالي کردینگے ' اور وہ اپنے جمال عالم آرا کے جلوہ سے اس تمام محشر عشق و طلب کو ڈھانپ لیگا !

پس چاہیئے کہ اس وقت عظیم و جلیل اور ایام الاهیۂ مخصوصہ کے حصول کو غنیمت سمجھو ' اور تم خواہ کہیں ہو اور کسي حال میں ہو ' لیکن اپني تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے کوشش کرو کہ تمہاري دعائیں بھي ان دعاؤں کے ساتھہ شامل ہوجائیں اور تمہاري بے تابیاں اور بیقراریاں بھي ٹھیک اسي وقت خدا کے حضور رحمت طلب ہوں کہ یہ وقت پھر میسر نہ آئیگا - دنیا انقلاب و تجدد کے ایک مہیب عہد سے گذر رہي ہے اور نئے موسم کي علامتوں نے ہر طرف طوفانوں اور بجلیوں کي ایک قیامت کبری بپا کردي ہے - ممکن ہے کہ روز ہجر ختم ہونے والا اور عہد وصال کي ایک نئی رات شروع ہونے والي ہو ' پس ضرور ہے کہ دن بھر جن لوگوں نے غفلت کي ہے وہ اب عین شام کے وقت غفلت نہ کریں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ شام آگئي ہے ' اور چراغوں کا انتظام کرنا چاہیے -

ہاں ' ہر مومن کو چاہیے کہ وہ یکسر دعاؤں میں ڈوب جاے ' اور ان مقدس ایام کے اندر صدق دل سے توبہ کرے ' اور اپنے خداوند سے اپنا معاملہ درست کرلے - یہ بڑا ہي سخت وقت ہے جسکي نوشتہ الہي میں خبر دي گئي تھي - وہ وقت موعودہ اپني تمام ہولناکیوں کے ساتھہ آگیا ہے ' اور زمین اپنے گناہوں کی پاداش میں الٹ دي گئی ہے - پس توبہ کرو اور اوس کے سامنے اپني سرکشیوں کا سر مجرموں کي طرح ڈالدو ' اور تڑپ تڑپ کے وہ سب کچھہ مانگو جسکو تمہارا دل چاہتا ہے ' مگر تمہارے اعمال اسکے سزاوار نہیں ہیں - تم اسکے حضور حج کے دن اور عید کي صبح کو جبکہ خلیل اللہ نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھري رکھي تھي ' مسکینوں اور لاچاروں کي طرح گڑگڑاؤ ' اپني سرکشیوں اور نفس پرستیوں کے گوسالہ کو ذبح کردو (فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل) اور گڑگڑا کر دعا مانگو کہ خداوندا ! زمین کی سب سے بڑي مصیبت ' انساني معصیت کے سب سے بڑے عذاب ' اور انقلاب اقوام و ممالک کے سب سے زیادہ مہیب موسم کے وقت ابراهیم و اسماعیل کي ذریۃ کو نہ بھلائیو ' اور انکے گناہوں کو معاف کردیجیو !

علی الخصوص عید کے دن جب اسکے حضور کھڑے ہوتو اپنے گناہوں کو یاد کرو - تم میں ایک روح بھي ایسي نہو جو تڑپتي نہو اور ایک آنکھہ بھي ایسی نہو جس سے آنسوؤں کے چشمے نہ بہہ رہے ہوں - یاد رکھو کہ دل کي آہوں اور آنکھوں کے آنسوؤں سے بڑھکر اسکی درگاہ میں کوئي شفیع نہیں ہوسکتا - پس جس طرح بھي ہوسکے اپنے خدا کو راضي کرو اور اسے مناؤ ' کیونکہ تم نے اپني بد اعمالیوں سے اسے غصہ دلایا اور اسکے پاک حکموں کي پروا نہ کي ؟ اور تم یوں پکارو کہ اے ابراهیم اور اسماعیل کے خداوند ' اور اے رسول امي کے پروردگار ! ہم نے تیرے عہد کي پروا نہ کی اور اپني بد اعمالیوں سے تیري مقدس زمین کو ملوث اور گھنونا کردیا - لیکن اب ہم اپني سزاؤں کو پہنچ چکے اور ہم نے بڑا سے بڑا دکھہ اٹھالیا - ہم مثل یتیم لڑکوں کے ہوگئے ہیں جنکے والدین کو انسے جدا کردیا گیا ہو ' کیونکہ ہمارا خدا ہم سے راضي نہ رہا اور ہم غمگیني اور رسوائي کیلیے چھوڑ دیے گئے - پر اے حي و قیوم ؟ اب ہم پر رحم کر ' ہمارے قصوروں کو معاف کر ' اور ہم سے منہ نہ موڑ ' گو ہماري خطائیں بیشمار ہیں لیکن ہم سب تیرے ہي نام سے کہلاتے ہیں ' اور تیري راہ میں دکھہ اٹھانے کیلیے طیار ہیں !

اگر نہ بہر من ' از بہر خود عزیزم دار
کہ بندہ خوبي او خوبي خداوندست !

اے ستار و تواب الرحیم ! کیا ہمارا غم دائمي ہے ' کیا ہمارے خزاں کیلیے کبھي بہار نہیں ' اور کیا ہمارے زخم کیلیے کوئي مرہم نہوگا ؟ اے نسل ابراهیمي کے امیدگاہ ! تو ہمیشہ کیلیے ہمیں نہ بھولہ اور ہمیں اپني طرف لوٹالے - ہم تجھسے ہمیشہ بھاگے ہیں مگر اب ہم تیري طرف لوٹ آئینگے - کیونکہ ہمیں کہیں پناہ نہ ملي !

تو ہمیں نیکي اور صداقت کیلیے چن لے ' اور اپني ہدایت و عدالۃ کي تبلیغ کا بوجھہ پھر ہماري گردنوں پر ڈال !! دنیا ' آج انتہاء ترقي کے بعد بھي امن و عدالت کیلیے ویسي ہي تشنہ ہے جیسي ظہور صداقت کبری کے اولین عہد جہالت میں تھي !

" ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ! (۷ : ۱۳۹) اللهم مالك الملك ' تؤتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدك الخير ' انك على كل شي قدير (۳ : ۲۹) ربنا عليك توكلنا و اليك انبنا و اليك المصير ! ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفرو ! واغفرلنا ربنا ' انك انت العزيز الحكيم . (۶۰ : ۹) ربنا افرغ علينا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين (۲ : ۲۵۲) ربنا لاتجعلنا فتنة للقوم الظالمين و نجنا برحمتك من القوم الكافرين (۱۰ : ۸۷) ربنا انك اتيت " فرعون " و ملاه زينة واموالا في الحياة الدنيا ' ربنا ليضلوا عن سبيلك ' ربنا اطمس على اموالهم ' واشدد على قلوبهم فلا يومنوا حتى يروا العذاب الاليم ! (۱۰ : ۸۹) رب لا تذر على الارض من الكافرين ديارا ! (۲۷ : ۳۱) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة ' انك انت الوهاب (۳ :) "

اون سے گفتگو کی - اونہوں نے کہا که آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے :

من کان بینه و بین قوم عهد فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء-

اگر کوئی شخص کسی قوم سے معاهده کرے تو اوس معاهدے کی گرہ نه تو کهولے اور نه باندھے - (یعنی اوس سے کسی قسم کا تعرض نه کرے اور اوسکو اپنے حال پر قائم رهنے دے) یهاں تک که معاهده صلح کی پوری مدت گذرجاے' یا باهمی معاهده کے توڑنے کا عام اعلان کردیا جاے -

چنانچه امیر معاویه راسته هي سے لوٹ آے (ابوداود)

سلطنتوں میں باهم معاهدے هوتے هیں اور وہ قائم بهي رکهے جاتے هیں' لیکن کوئی سلطنت اپنے معمولی مقاصد کي کامیابی کو بهی عهد وفا کی اخلاقي پابندی پر قربان نهیں کرسکتي - یورپ کا موجوده اخلاق اسکے لیے کافي شهادت ہے - اٹلي نے اپنے عالم آشکار عهد کو چند لمحوں کے اندر فراموش کردیا ' اور جرمنی پیرس کی طرف بڑهنے کو اسقدر ضروري سمجهتی ہے که اسکے سامنے بلجیم کي ناطرفداري کوئی شے نهیں ہے - اسلام کا مقصد پیرس کے قلعوں کی برجیوں سے زیاده بلند تها ' لیکن اوسنے پابندي عهد پر اپنے عظیم الشان مقصد کو بارها قربان کردیا ہے - اسلام کا مقصد حقیقی اشاعت حق تها ' اسیکے لیے وہ لڑتا تها ' اسیکے لیے صلح کرتا تها ' اسیکے لیے معاهده کرتا تها - یه مقصد کبهی کبهي بغیر کسی قسم کے جد و جهد کے بهي حاصل هو جاتا تها ' اور تلوار کی جگه صرف داعی اسلام کي روحاني طاقت اس میدان کو فتح کرلیتی تهي - لیکن آنحضرت نے ایسے اعلی مقصد کو بهي جو نهایت آساني سے حاصل هوسکتا تها ' معاهده کی اخلاقي پابندي پر ترجیح نه دي - قریش نے ایک شخص کو آنحضرت کی خدمت میں قاصد بناکر بهیجا - وہ آپکی صورت مبارک دیکهتے هي اسلام کیطرف مائل هوگیا اور بے اختیار پکار اوٹها که " اب اس چوکهٹ کو چهوڑ کر قیامت تک نه جاونگا " لیکن چونکه قاصدوں کے ساتهه کسي قسم کا تعرض نهیں کیا جاتا ' اور اونکے ساتهه ایک خاص معاهدے کي پابندی لازمي ہے ' اسلیے آپنے فرمایا : "میں عهد شکني نهیں کرسکتا ' تم سردست تو واپس جاو - اگر تمهارے دل میں اسلام کی محبت ہے تو پهر واپس آسکتے هو " وہ پیغام لیکر گیا اور پهر پلٹ کر آیا اور اسلام لایا (ابو داود)

(۷)

مشرکین نے صلح حدیبیه میں جو شرائط پیش کي تهیں ' اون میں ایک شرط یه بهی تهي که " کفار مکه میں سے جو شخص مسلمان هوکر مدینه بهاگ جائیگا ' اوسکو مسلمان واپس کردینگے " اس شرط پر باهم سخت اختلاف هوا - صحابه نے کہا که ایک مسلمان کو کیونکر کفار کے حوالے کیا جاسکتا ہے ؟ ابهي اس شرط کا کوئي فیصله نهیں هوا تها که ابو جندل ابن سهیل بیڑیاں گهسیٹتے هوے مکے سے پہونچے اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے پاوں پر ڈالدیا - ابو جندل کا باپ سهیل تها ' اور وهي اس وقت قریش کی طرف سے معاهدے کیلیے آیا تها - سهیل نے کہا که میں اپنے بیٹے جندل کي واپسي هي پر صلح کرونگا - آنحضرت نے فرمایا که ابهی تک معاهده صلح مکمل نهیں هوا ہے ' اسلیے اسکی پابندي همارے لیے ضروري نهیں ہے - مگر اوسنے کہا که اسکے سوا کسی دوسري بات پر صلح ناممکن ہے - آپنے مکرر اصرار کیا که کم ازکم جندل کو تو اس شرط سے مستثنی کردو ' مگر سهیل نے صاف انکار کردیا - ابو جندل نے مسلمانوں سے نهایت درد انگیز لهجه میں کہا که " مسلمانو ! میں مسلمان هوکر آیا هوں - کیا اب پهر مشرکین کی طرف واپس کیا جاونگا ؟ " ان لفاظ نے صحابه کے مذهبي جذبات میں آگ لگادي - حضرت عمر رضي الله عنه بے اختیارانه اوٹهکر آنحضرت کی خدمت میں آے اور عرض کیا که کیا آپ پیغمبر خدا اور آپکے ساتهي برسر حق نهیں هیں ؟ آپنے فرمایا که بیشک حق پر هیں حضرة عمر نے کہا که پهر هم کیوں اسقدر دب رهے هیں اور ذلت گوارا کر رهے هیں ؟ آپنے جواب دیا که الله کا حکم ایسا هی ہے -

لیکن حضرت عمر رضي الله عنه کو اس سوال و جواب سے تسکین نه هوئی اور اونہوں نے حضرت ابوبکر رضی الله عنه سے بهي اسی قسم کي گفتگو کی - تاهم کچهه نتیجه نه نکلا ' اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے قریش کے تمام شرائط منظور کرکے صلح نامه مرتب کردیا اور دستخط هوگئے -

اسکے بعد جب آنحضرت مدینه کو روانه هوے تو ساتهه ساتهه ابو بصیر بهي مسلمان هوکر مکه سے نکل آے - قریش نے اونکي جستجو میں دو آدمی بهیجے اور شرائط صلح یاد دلائیں - آنحضرت نے فوراً ابو بصیر کو واپس کردیا - وہ اونکو لیکر چلے تو مقام ذوالحلیفه میں پہونچکر کهجوریں نکالیں اور کهانے پینے میں مشغول هوے - ابو بصیر نے اس موقعه پر بلطائف الحیل اونکے پهندے سے نکلنا چاها - وہ کهجور کهانے میں مصروف تهے - ابو بصیر نے ایک شخص کي تلوار کي طرف دیکهه کر کہا : " کتني اچهي تلوار ہے " اوس نے داد پاکر تلوار کهینچ لی اور کہا بے شبهه میں اسکا بارها تجربه کرچکا هوں - ابو بصیر نے هاتهه بڑهاکر دیکهنے کے بهانے لیلی اور سب سے پہلے اسی شخص کی گردن قلم کردي - دوسرا شخص یه حالت دیکهه کر بهاگا اور دوڑتا هوا مدینه پہونچا - آنحضرت (صلعم) نے اوسکي پریشانی دیکهی تو فرمایا " اوسپر کوئی مصیبت آگئي ہے " اوس نے کہا " میرا ساتهي تو قتل کردیا گیا ہے ' اور میں بهي قتل کے قریب پہونچ گیا تها " -

اسي حالت میں ابو بصیر بهي پہونچے اور آنحضرت سے کہا که " آپ نے اپنا عهد پورا کرکے مجهے واپس کردیا ' اب خدا نے مجهے نجات دي ہے ' آپ اسکے ذمه دار نهیں هیں " آنحضرت (صلعم) نے فرمایا " یه شخص تو لڑائي کا شعله معلوم هوتا ہے " اونہوں نے ان الفاظ سے یه نتیجه نکالا که آپ دوباره مجهے واپس کردینگے - چنانچه وہ مدینه سے بهاگ کر ساحل دریا کے کنارے مقیم هوگئے - ابو جندل کو خبر هوئي تو وہ بهي اون سے جاملے ' یهاں تک که قریش کا جو شخص مسلمان هوتا تها وہ بهاگ کر ابو بصیر کے دامن میں پناه لیتا تها - رفته رفته ابو بصیر نے ایک اچهی خاصي جمعیت قائم کرلی ' اور قریش نے کاروان تجارت کو جو شام کی طرف جاتا تها ' عام طور پر لوٹنا شروع کردیا - بالاخر قریش نے آنحضرت سے شکایت کي ' اور آنحضرت نے ابو بصیر وغیرہ کو بلا لیا (بخاري)

(۸)

عموماً زمانه جنگ میں معاهدوں کي پابندي نهیں کی جاتي - اور اشخاص کے باهمي معاهدے تو صلح کی حالت میں بهی کوئی جمهوري وقعت نهیں رکهتے ' لیکن اسلام کي جمهوریت اور شخصیت دونوں ایک هي روحاني طاقت کی تابع تهیں ' اسلیے زمانه جنگ میں اشخاص کے مجبورانه معاهدوں کو بهي نهایت مضبوطی کے ساتهه قائم رکها جاتا تها - حذیفه بن یمان کا بیان ہے که " میں غزوه بدر میں صرف اسلیے نهیں شریک هوسکا که میں اور ابوحسیل ساتهه چلے تو کفار قریش نے هم کو گرفتار کرلیا ' اور کہا که تم محمد کے پاس جاتے هو - هم دونوں نے کہا که نهیں هم صرف مدینه کا اراده رکهتے هیں - چنانچه اونہوں نے عهد

---

۱) ابوداود جلد ۲ ص ۲۳ - (۲) ابوداود - جلد - ۲ - ص - ۲۲ -

[۱] بخاري جلد ۳ ص ۱۹۶ - ۱۹۷ -

فرماتے جو متعدد اخلاقی هدایات کا مجموعه هوتی تهی - انهی هدایات میں ایک حکم پابندی عهد کا بهی تها :

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصة بتقوی الله عز و جل و من معه من المسلمین خیرا ' ثم قال اعزوا باسم الله فی سبیل الله - قاتلوا من کفر بالله اعزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا (صحیح مسلم - جلد ۲ ص - ۹۲ کتاب الجهاد)

آنحضرت جب کسی شخص کو کسی فوج کا سپه سالار مقرر فرماتے تو اوسکو سب سے پہلے پرهیزگاری اور مسلمانوں کے ساتهه بهلائی کرنے کی وصیت کرتے - پهر فرماتے که خدا کی راه میں خدا کا نام لیکر لڑو ! جن لوگوں نے خدا کا انکار کیا هے اون سے جهاد کرو ' لیکن مال غنیمت میں کسی قسم کی خیانت نه کرنا ' عهد کی پابندی کرنا ' بیوفائی نه کرنا ' اسی کے هاتهه ' پاوں ' کان ' ناک نه کاٹنا ! بچوں کو قتل نه کرنا !

مجاهدین عموماً ان احکام پر عمل کرتے تهے ' اور یهی اخلاقی هدایت تهی جو اون کو هر قسم کے بے اعتدالانه جنگی افعال سے روکتی تهی

لیکن ان هدایات میں پابندی عهد پر مسلمانوں نے جس شدت کے ساتهه عمل کیا ' اوسکی نظیر دنیا کی اخلاقی تاریخ میں نهیں مل سکتی - حضرت حبیب اور ابن دثنه کو قبیله بنولحیان نے امان دیکر پهاڑ سے اوتروایا ' پهر بد عهدی کی اور اونکو غلام بنا کر بیچ ڈالا - عام طور پر جب نقض عهد میں ایک فریق کی طرف سے پیش قدمی کی جاتی هے ' تو دوسرا فریق هر قسم کی پابندیوں سے آزاد هوجاتا هے اور تمام معاهدوں کو توڑ سکتا هے ' اسلیے حبیب اگر اسوقت ان هدایات کی پابندی نه کرتے تو وه معذور سمجهے جاسکتے تهے - لیکن آنحضرت کے احکام جبری احکام نهیں هوتے تهے بلکه آپ کا روحانی اثر اونکو مجاهدین کے رگ و پے میں ساری کردیتا تها - جب حبیب کو حارث بن عامر نے خرید لیا اور حرم کے باهر قتل کرنا چاها تو اونهوں نے حارث کی لڑکی سے استره طلب کیا - لڑکی نے استره اونکے هاتهه میں دینا چاها تو حارث کا لڑکا بهی ساتهه ساتهه چلا آیا - حضرة حبیب نے اوسکو گود میں بٹها لیا - وه ڈری که جو شخص جان سے هاتهه دهو چکا هے اوسکو کسیکی جان پر حمله کرنے میں کیا تامل هوسکتا هے ؟ حضرت حبیب گو جان سے هاتهه دهو چکے تهے اور هاتهه میں ایک هتهیار استره بهی تها ' لیکن آنحضرت (صلعم) سے بچوں کے قتل نه کرنیکا جو عهد اونسے لے لیا تها وه اونکو جان سے بهی زیاده عزیز تها - اونهوں نے اوسکی سراسیمگی دیکهکر کها : " کیا تمکو ڈر هے که میں اس بچے کو قتل کردونگا ؟ نهیں ' تم ایسا نه سمجهو - میں ایک بچے کا خون اپنی گردن پر نهیں لے سکتا " (بخاری - جزو - ٥)

ان اخلاقی احکام سے زیاده خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے طرز عمل سے صحابه کو پابندی عهد کی تعلیم دی تهی - یهود خیبر نے آنحضرت (صلعم) کو زهر دیدیا لیکن آپنے کسی قسم کا انتقام نهیں لیا - آنحضرت پر یهودیوں نے ایک دفعه جادو کیا ' لیکن آپنے معاهده کی بنا پر اونکو معاف کردیا !

(۴)

آنحضرت نے جب کفار مکه سے بمقام حدیبیه صلح کرلی تو صلح کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں باهم میل جول هوگیا - حضرت سلمه کا بیان هے :

" میں اس حالت اطمینان میں ایک درخت کے نیچے جاکر لیٹ گیا - اتفاق سے میرے پاس چار مشرک آگئے اور آنحضرت کی مذمت کرنے لگے - میں آپکی هجو نه سن سکا اور اوٹهکر دوسرے درخت کے سائے میں چلا گیا - وه سب درخت کی شاخ میں هتهیار لٹکا کر لیٹ گئے ' اسی حالت میں دفعتاً غل هوا که ابن زنیم قتل کردیا گیا - میں نے تلوار میان سے کهینچ لی ' اور اونهی چاروں پر حالت خواب میں حمله کیا - پہلے اونکے هتهیاروں پر اچهی طرح قبضه کرلیا ' پهر اون سے کها که اوس ذات کی قسم جس نے محمد کو برگزیده کیا هے - تم میں سے جو شخص سر اوٹهائیگا اوسکی گردن اوڑا دونگا - پهر ایک طرف سے میں ان چاروں کو ' اور دوسری طرف سے میرے چچا عامر ایک دوسرے کافر کو جسکا نام مکرز تها ' گهسیٹتے هوے آنحضرت کے پاس لاے - لیکن آنحضرت نے اونکو بالکل معاف کردیا اور فرمایا : " ان کو چهوڑ دو ' برائی کی ابتدا اونهی کے طرف سے هونی چاهیے " (مسلم جلد ۲)

اگر آنحضرت اونکو قتل کردیتے تو درحقیقت اس بدعهدی کے ذمه دار خود وهی لوگ هوتے - لیکن آپنے نقض عهد کی اس ظاهری شکل کو بهی گوارا نه کیا جو اونکے قتل سے پیدا هوتی تهی !!

(٥)

اسلام نے احکام شریعت کے تین درجے قرار دیے هیں:

الحلال بین و الحرام بین وما بینهما مشتبهات -

حلال بهی کهلا هوا هے اور حرام بهی ' البته انکے درمیان چند مراتب ایسے هیں جو حلت و حرمت دونوں کا احتمال رکهتے هیں !

یهی مشتبهات درحقیقت زهد و تقوی کا امتحان گاه هیں - ایک خداع شخص ایک کهلی هوئی نیکی پر عمل کرسکتا هے ' ایک فریبی دکهلاوے کیلیے کسی صریح برائی سے اجتناب کرسکتا هے ' لیکن نیتوں کا کهوٹ وهاں نهیں چهپ سکتا جهاں حلال و حرام کے نهایت نازک درمیانی مقامات هیں - تمام حیل شرعی انهی کے محور پر گردش کرتے هیں -

آنحضرت (صلعم) زهر دینے والے اور سحر کرنے والے یهودیوں کو قتل کرسکتے تهے ' آپ اون کفار سے بهی انتقام لے سکتے تهے جنهوں نے صلح حدیبیه کے بعد هجو و غیبت بلکه کشت و خون کی طرف قدم بڑهایا - با اینهمه آپنے اونکو معاف کردیا ' کیونکه ان بدعهدیوں پر اشتباه کے متعدد پردے پڑے هوے تهے - انسے ذاتی انتقام کی بو آتی تهی ' اور خلق عظیم کے تمام ابواب اخلاق میں سب سے زیاده نمایاں باب یه هے که :

لم ینتقم لنفسه (صحیحین)

آپنے کبهی اپنی ذات کیلیے کسی سے بدله نه لیا !!

ایسا کرنے سے اگرچه حقیقی طور پر نقض عهد نهیں هوسکتا تها ' تاهم بظاهر نقض عهد کا شبهه پیدا هوسکتا تها - اسلام اپنے دامن پر اس قسم کا ظاهری دهبه بهی نهیں دیکهه سکتا !

(٦)

آپکے طرز عمل نے صحابه کیلیے پابندی عهد کا یهی ایک بلند تر معیار قائم کر دیا تها - اونهوں نے اپنے زمانه میں همیشه اوسکو قائم رکها -

عهد صحابه میں جب کبهی نقض عهد کا ظاهری احتمال بهی پیدا هوا تو لوگوں نے علانیه اوسکا انکار کیا - امیر معاویه نے رومیوں سے ایک مدت کیلیے معاهدۂ صلح کرلیا تها - وه اگرچه نقض عهد کرنا نهیں چاهتے تهے ' تاهم اونهوں نے زمانۂ صلح هی میں رومیوں سے لڑنے کیلیے تیاریاں شروع کردیں - اور فوج لیکر اونکی طرف بڑهے که مدت صلح گذر جانیکے ساتهه هی جنگ شروع کردینگے - اسی حالت سفر میں ایک شخص گهوڑا اوڑاتا هوا پهنچا اور کها " الله اکبر ! الله اکبر ! یه بد عهدی تمهارے شایان شان هے ؟ تمکو وفاے عهد کرنا چاهیے " لوگوں نے تعجب سے دیکها تو معلوم هوا که عمر بن عنبسه هیں - امیر معاویه کو خبر هوئی تو اونکو بلابهیجا اور

مقالات

موجودہ جنگ کا علم النفس

جنگ کي قوت محرکہ

جدید تربیت عسکري

ماخوذ از نیشن

اوس طاقت کا تصور ' درحقیقت' نہایت مشکل ہے جو ایک فوج کو میدان جنگ کے زہرہ گداز امتحان گاہ میں لا کھڑا کرتي ہے - جسے ہم فوج کہتے ہیں وہ دراصل ہمارے ہی طرح کے معمولی انسانوں کا مجموعہ ہوتي ہے ' اور سپاہي جو اس مجموعہ کا مایہ خمیر ہوتے ہیں ان میں علی الاوسط صبر و ثبات کي کوئي خاص قوت نہیں ہوتي - یورپ کی فوجوں میں وہ ایک معمولی شہري یا کاشتکار ہوتا ہے ' جو وردي اور اسلحہ پہنکے ہمیں ایک جانباز اور سرفروش سپاہي نظر آتا ہے - خود ہماري (انگریزي) باقاعدہ فوج میں وہ ایک معمولی بے روزگار شخص ہوتا ہے ' جو قریباً ہمیشہ غیر تعلیم یافتہ اور تہیدست ہوتا ہے ' اور محض فاقہ کشي سے بچنے کے لیے اپنا نام سپاہیوں کے رجسٹر میں لکھواتا ہے - لیکن تاہم اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان طالب معاش انسانوں کے انبوہ میں کچھہ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پیدایشی سپاہي ہوتے ہیں اور انکا بھی میلان طبیعي انہیں فوج میں لیجاتا ہے -

مگر موجودہ فوجوں میں انکي تعداد کم ہے اور نہ صرف کم بلکہ روز بروز مزید کمی کی طرف مائل ہے - ورنہ اکثر تو ہمارے ہی طرح کے لوگ ہیں یعني انکي طبیعي خواہش نہ مرنا چاہتی ہے اور نہ مارنا ' کیونکہ اسوقت ہماري عام حالت یہ ہے کہ ہم موت خصوصاً غیر طبیعي موت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - غور کیجیے کہ ایک قتل کے واقعہ پر کیسا ہیجان پیدا ہو جاتا ہے - کس طرح جمہور کي توجہ سیاسي پیچیدگیوں بلکہ تہذیب تک سے اس واقعہ کي طرف پھر جاتي ہے - سوچیے کہ اسوقت ایک سیاسي قتل کس قدر خوف اور ہول کي نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے - خیال کیجیے کہ ایک ناگہاني مصیبت سے ' جسمیں ہزارہا جانیں کام آتی ہیں ' کس طرح پورے ملک پر حزن و ملال کے بادل چھا جاتے ہیں -

لیکن قتل کی گونہ گوں شکلوں میں معرکہ جمع ہے - جو [illegible] اندر بہت سے قتل اور خونریزیاں رکھتا ہے یا یوں [illegible] ایک معرکہ مختلف سیاسي قتلوں کي ضرب ہے - البتہ اگر ایک ہزار جانیں ' کام آتی ہیں تو نقصان کا دائرہ نسبتاً [illegible] حیثیت سے کیا جاتا ہے -

(جانبازي کا معرکہ)

نوع انساني میں جو طبیعي میلان کہ تمام دوسرے میلانات پر مغلوب کر لیتا ہے وہ یہ ہے کہ زندگي کی حفاظت کرنا چاہیے خصوصاً اپني زندگي کي ' بظاہر یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ ایک سپاہي میں یہ میلان خاص طور پر قوي ہونا چاہیے ' اور چونکہ وہ جوان ہوتا ہے اسلیے غالباً وہ زندگی کا لطف زیادہ اٹھاتا ہے اور بجا طور پر یہ اعتماد کر سکتا ہے کہ وہ طویل مدت تک لطف اندوز رہسکیگا -

مگر کیا عجیب بات ہے کہ وہ معرکہ کارزار میں اسلیے آتا ہے کہ اپني یہ جان عزیز ہزاروں انسانوں کے پہلو بہ پہلو دے اور جیسا کہ شارلواے کي سڑکوں میں ہوا ہے اتنے بڑے انبوہ کثیر میں دے کہ لاشوں کو گرنے کي جگہ بھی نہ ملے ' بلکہ ایک لاش دوسري لاش کے سہارے پر کھڑي کي کھڑي رہجاے - یہ کون سی طاقت ہے جو اسقدر حیرت انگیز طور پر اس سب پر غالب آ جانے والے میلان طبیعي حفظ نفس (سیلف پریزرویشن) پر غالب آ جاتی ہے ' جو عالمگیر زندگی کا عمیق ترین میلان اور ہر ممکن بقا کا روح و رواں ہے ؟

قدیم زمانہ میں غصہ اور بہیمی سنگدلی انسانوں کو موت اور خطرہ کے منہ میں لیجاتی تھی اور سچ یہ ہے کہ اسوقت بھي یہ دونوں چیزیں جنگ و قتال کی ایک قوي محرک ہیں - چنانچہ ہم دیکھہ چکے ہیں کہ دو سال ہوے کس طرح اپنے ظالموں (ترکوں) کي طرف سے دیرینہ بغض نے بلغاریوں کو اپني زندگی کي طرف سے بے پروا کر دیا تھا ' اور پھر دوسري جنگ بلقان میں کس طرح یہ بغض باہم ان لوگوں میں پیدا ہوا ' جو پہلے ایک دوسرے کے حلیف تھے - قریباً ہر جنگ میں بغض و نفرت کی ترقی کے لیے دشمن کے نام پر شدید اور غیر معقول گالیوں اور اسکے ساتھہ ساتھہ اسکے فظائع و مظالم خصوصاً پانی میں زہر ڈالنے کی کوششوں کے بیانات کا علانیہ اظہار کیا جاتا ہے - چنانچہ جنوبي افریقہ کی جنگ میں افواہوں کا اس امر پر اصرار رہا کہ دشمن دریاء میں سائنڈ آف پوٹیسیم ڈالرہے میں - موجودہ جنگ میں بھي یہی ہوا اور لڑائي کے پہلے ہفتہ میں برلن کو یہ یقین دلایا گیا کہ برلن میں جو روسي قیام پذیر ہیں وہ اپنی ہاتھہ کی معروف چھتریوں سے برلن کے پانی کے محفوظ خزانوں (رزرو وائروں) میں ہیضہ کے جراثیم چھڑکنا چاہتے ہیں -

غرض بغض و سنگدلی ان قدیم زمانہ کی معرکہ آرائیوں میں زیادہ کام آتی تھي ' جبکہ انسانوں میں تیغ و سپر سے دست بدست جنگ ہوا کرتي تھی ' مگر جسقدر زمانہ گذرتا جاتا ہے اسیقدر ان جذبات کی شدت اپنی قوت کھوتي جاتی ہے ' اور اسوقت ایک شخص " قومی بغض " تو محسوس کرتا ہے لیکن اسکے مقابلہ میں شاید ہي وہ کورانہ شخصي غیظ و غضب محسوس کرتا ہو ' جو قدیم زمانہ میں اسکي عسکریت و سپہگري کي قوت محرکہ تھی - اسلیے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ " پانچ میل کی زد پر "غصہ" کے عالم میں توپوں سے سر ہو لیں " تو یہ " غصہ " اس " غیظ و غضب " سے بالکل مختلف ہوتا ہے - جو عہد قدیم میں تیغ دو دم سے دشمن کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا کرتا تھا -

(تربیت عسکري)

ہمارے زمانہ میں جو شے قوت محرکہ کا کام دیرہی ہے وہ تربیت عسکري یا ڈسیپلن ہے - تربیت عسکري کوئي نئی شے نہیں - ایک قدیم شے ہے ' اور جب کبھی تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ کا مقابلہ ہوا ہے تو ہمیشہ تربیت یافتہ فوج غیر تربیت یافتہ دشمن میں اس طرح گھستی چلي گئی ہے جس طرح چھري پنیر کے ٹکڑے میں دوڑتی چلي جاتي ہے -

شرکت جہاد کا معاہدہ لیکر ہمکو چھوڑ دیا - ہم آنحضرت کي خدمت میں حاضر ہوے اور شریک جہاد ہونا چاہا - لیکن آپ نے فرمایا: " تم لوگ مدینہ کو واپس جاؤ - ہم کفار کے معاہدوں کو پورا کرتے ہیں ' اور اونکے مقابلے میں صرف خدا سے مدد چاہتے ہیں " (۱)

(۹)

ایفاے عہد کے متعلق سب سے بڑي بحث یہ ہے کہ کس کے ساتھہ معاہدہ کرنا چاہیے اور کس کے ساتھہ قائم رکھنا چاہیے ؟ روما کے مقنن اعظم سولن نے اسکا نہایت مختصر جواب دیا ہے اور وہي تمام دنیا کے سیاست کي روح ہے : " معاہدہ مکڑي کا جالا ہے جو اپنے سے کمزور کو تو اولجھالیتا ہے لیکن اپنے سے قوي کے مقابلے میں ٹوٹ جاتا ہے " لیکن اسلام ھي ایک ایسا مذہب ہے ' جسکے اخلاقي معاہدوں نے سولن کے اس تار عنکبوت کو توڑ دیا ہے - اسلام ضعیفوں کے ساتھہ فیاضانہ معاہدہ کرتا ہے ' اور اوسکو نہایت مضبوطي کے ساتھہ قائم رکھتا ہے - آنحضرت نے کفار قریش سے بہ مقام حدیبیہ جو صلح کي تھی ' وہ بظاہر نہایت عاجزانہ و مجبورانہ صلح معلوم ہوتي ہے - خود صحابہ نے اسکا احساس کیا تھا اور آپ نے بھي نہایت صراحت کے ساتھہ فرما دیا تھا :

لا یسالوني خطة یعظمون فیها حرمات اللـه الا اعطیتهم -

میرے سامنے وہ جو شرط بھي پیش کرینگے میں اوسکو قبول کر لونگا ' بشرطیکہ اوس سے شعائر الہی کی توہین نہو -

چنانچہ آپ نے اپنے گوہر مقصود یعني اون مسلمانوں کو جو نور ایمان سے لبریز ہو کر آئے تھے ' واپس کرنے کا عہد کرلیا - آنحضرت نے صلح نامہ پر " بسم اللہ " لکھنا چاہا - کفار نے اس سے انکار کیا ' لیکن آپ نے باوجود صحابہ کے اصرار کے کفار کي خواہش پوري کردي اور " بسم اللہ الرحمن الرحیم " کی جگہ " باسمک اللہم " لکھا - آپ نے اپنے نام کے ساتھہ " رسول اللہ " لکھنا چاہا ' کفار نے کہا " اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے تو یہ جھگڑا ھي کیوں ہوتا؟ صرف محمد بن عبد اللہ لکھیے " معاہدہ پر رسول اللہ کا لفظ لکھا جا چکا تھا ' لیکن آنحضرت نے حضرت علي علیہ السلام کو حکم دیا کہ " اس فقرے کو مٹادو " اونکے جوش ایمان نے اسکو گوارا نہ کیا تو آپ نے خود مٹادیا !

اس سے زیادہ کمزوري اور کیا ہو سکتی ہے ؟ لیکن کیا درحقیقت آپ مجبور تھے ؟ کیا قریش نے عظیم الشان طاقت نے آپ کو بالکل بیدست و پا کر دیا تھا ؟

تمام سلطنتیں نقض عہد کیلیے ضعف کا بہانہ ڈھونڈھتي ہیں ' اور صلح تو ہمیشہ قوي ھی کے ساتھہ کي جاتي ہے ' لیکن اسلام کي امن پسندي نے ایک نہایت ضعیف گروہ کے مقابلے میں یہ فیاضانہ صلح کي ' اور اوسکو نہایت مضبوطي کے ساتھہ قائم رکھا چنانچہ آپ نے خود فرما دیا :

انا لم نجئ لقتال احد و لکنا جئنا معتمرین - و ان قریشاً قد نهکتهم الحرب و اضرت بهم فان شاؤوا ماددتهم مدة -

ہم کسی سے لڑنے بھڑنے کیلیے نہیں آے ہیں ' صرف عمرہ کیلیے آے ہیں - قریش کو متواتر لڑائیوں نے چور چور کردیا ہے اور اونکی طاقت کو سخت صدمہ پہونچا ہے تا ایسہ وہ چاھیں تو ہم ایک مدت کیلیے اون سے صلح کرلے سکتے ہیں -

دنیوي سلطنتوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ؟ وہ اس بہترین موقع سے کیا کام لیتیں ؟ انعقاد صلح کا یا استعمال جنگ کا ؟ دنیا کي قدیم و جدید تاریخ اسکا نہایت آساني کے ساتھہ جواب دیسکتي ہے - اگر اس حالت میں کوئی سلطنت صلح بھی کرتی تو اوسکا نتیجہ جنگ سے زیادہ درد انگیز ہوتا -

لیکن یہ جزئی طرز عمل صرف اخلاقی حیثیت رکھتا تھا - اسلام کي وسعت ایک مستقل اور جامع ہدایت کي محتاج تھی جو اس اخلاقي طرز عمل کے ساتھہ اپنے اندر ایک قانوني طاقت بھي رکھتي ' اور جبکہ پچھلوں کی اخلاقي طاقت آنحضرت کے اسوہ حسنہ کو بھلا دیتي ' تو وہ اپني جزئي طاقت سے اوسکو یاد دلاتي - آنحضرت نے غیر قوموں کے ساتھہ جو تحریري معاہدے کیے ہیں وہ بالکل قانوني اور سیاسي حیثیت رکھتے ہیں ' لیکن اون سے ثابت ہوتا ہے کہ اس باب میں اسلام کا قانون کس قدر فیاضانہ تھا ؟ آنحضرت نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھہ جو معاہدہ کیا ' اسکے الفاظ یہ ہیں :

علی اهل نجران الفي حلة النصف في صفر و النصف في رجب یودونها الی المسلمین و عاریة ثلاثین درعا و ثلاثین فرسا و ثلاثین بعیرا و ثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بها و المسلمون ضامنون لها حتی یردوها علیهم ان کان بالیمن کید ذات غدر علی ان لا تهدم لهم بیعة و لا یخرج لهم قس و لا یفتنوا عن دینهم (ابو داود جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اہل نجران کو دو ہزار حلے با قساط دینا پڑینگے ' ایک ہزار صفر میں ' اور ایک ہزار رجب میں ' اور اونکو ۳۰ زرہ ۳۰ گھوڑے ' ۳۰ اونٹ ' اور ہر قسم کے ہتھیاروں میں سے تیس تیس ہتھیار بطور عاریت کے بھي دینا ہونگے - مسلمان اس عاریت کے ذمہ دار ہونگے اگر یمن میں کوئي جنگ ہوگی تو وہ لوگ ان چیزوں کو واپس کر دینگے - اور اس معاہدہ کي بنا پر نہ تو اونکے گرجے گراے جائینگے ' نہ اونکے کسي پادري کو جلا وطن کیا جائیگا ' اور نہ اونکے مذہب سے کوئي تعرض ہوگا -

لیکن اسلام کا ہر قانون اپنے اندر اخلاقي روح بھي رکھتا ہے آنحضرت نے اخلاقی نصائح سے اسکو اور بھي موثر بنا دیا :

الا من ظلم معاهدا او انتقصه او کلفه فوق طاقته او اخذ منه شیا بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیامة (ابو داود جلد ۲ - ص - ۷۷)

خبردار ' اگر کسي نے کسي غیر مذہب رعیت پر ظلم کیا ' یا اوس کي تنقیص کي ' یا اوسکي کوئي چیز بجبر لیلی ' اگر ایسا ہوا تو میں اوس کي طرف سے قیامت کے دن خدا کے سامنے جھگڑوں گا -

صحابہ نے آنحضرت کے بعد اس فیاضانہ طرز عمل کو نہایت پابندی کے ساتھہ قائم رکھا - چنانچہ ہشام ابن حکیم نے حمص کے عامل کو دیکھا کہ قبطیوں کو دھوپ میں بٹھا کر جزیہ وصول کر رہا ہے ' اونہوں نے اوسوقت آنحضرت کي یہ اخلاقی نصیحت یاد دلائی :

ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا

خدا قیامت میں اون لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں انسانوں کو دکھہ پہونچاتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اسي اخلاقي قانون کی تجدید کی تھی :

و اوصیه بذمة اللہ و ذمة رسوله صلی اللہ علیه و سلم ان یوفی لهم بعهدهم و ان یقاتل من ورائهم ولا یکلفوا الا طاقتهم (بخاري جزو ۴ ص ۶۹)

میرے بعد جو خلیفہ ہوگا میں اوسکو خدا اور خدا کے رسول کے معاہدے کی حفاظت کے لیے وصیت کرتا ہوں وہ وصیت یہ ہے کہ غیر مذہب رعایا سے جو معاہدہ کیا جاے ' وہ پورا کیا جاے اونکی جان و مال کی حفاظت کے لیے لڑائي کي جاے ' اور انپر اتنا ھی بوجھہ ڈالا جاے جس کے وہ متحمل ہوں -

عہد خلافت راشدہ میں کسي موقع پر بھی ان الفاظ سے سر مو تجاوز نہیں کیا گیا ' لیکن ہم عہد صحابہ کے پابندي عہد کی مثالیں ایک مستقل صحبت میں جمع کرینگے -

---

(۱) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۸۹ -

فلسفہ

الحـــرب

[اسباب و موثرات، نتائج و علل، عواقب و علائق]

(۳)

(جماعت کے موثرات خارجیہ)

دنیا میں افراد پر مختلف چیزیں اثر ڈالتی ہیں: مذہب، قومیت، سیاست، رسم و رواج، زمانہ، غرض اس قسم کے سیکڑوں موثرات سے شخصی حالتوں میں انسان متأثر ہوتا رہتا ہے - وہ مجلس وعظ میں جاتا ہے، خطباء کی تقریریں سنتا ہے، تھیٹروں میں شریک ہوتا ہے، تصاویر متحرکہ کا تماشا دیکھتا ہے، اور ان تمام چیزوں کا اوسپر مختلف اثر پڑتا ہے - وہ زرق برق پوشاکوں، پولیس کی خاکی وردیوں، اور سلطنت کے جھنڈوں کے لہرانے سے بھی مرعوب ہو جاتا ہے - وہ اخبار پڑھتا ہے، اور ہولناک خبروں سے اوسکے اعصاب میں جنبش پیدا ہو جاتی ہے - وہ خاک نشین فقیروں کی روحانیت معنویہ کے آگے گردن جھکا دیتا ہے - غرض دنیا کی ہر چیز اوسپر اثر ڈالتی ہے، اور وجود انسانی موثرات کے جذب و انفعال کا ایک پیکر و مثال ہے!

جماعت پر بھی یہی چیزیں اثر ڈالتی ہیں - لیکن جماعت کا معنوی قوام عموماً رقیق، نرم، اور لچکدار ہوتا ہے، اسلیے اوسپر بہ نسبت افراد کے ان موثرات کا اثر زیادہ شدت کے ساتھ پڑتا ہے، اور عمل مسمریزم کی طرح وہ اوسکی قوت شاعرہ کو فنا کر دیتا ہے - بعض شخصی حالتوں میں بھی ضعیف الدماغ افراد کو دیکھا گیا ہے کہ موثرات خارجیہ کے شدت تاثر سے بدحواس ہو گئے ہیں - ایک سڑی لاش کو دیکھکر یا کسی خون چکاں گردن پر نظر ڈالکر بہت سی عورتیں بے ہوش ہو جاتی ہیں -

لیکن "جماعت" عموماً ضعیف الدماغ ہوتی ہے، اور بہت شاذ و نادر صورتوں میں اسکا دماغ قوت کی نمایش کر سکتا ہے، اسلیے یہ موثرات خارجیہ اوسپر یکسر چھا جاتے ہیں اور اسکے ہر فرد کو ایک طرح کے جنون میں مبتلا کر دیتے ہیں - یہی جنون جماعت کے عجیب و غریب اعمال و افکار کا مصدر و مبدء بن جاتا ہے!

جماعت اگرچہ دنیا کے موثرات میں کم و بیش ہر چیز سے متاثر ہوتی ہے - لیکن چند چیزوں کا اثر خاص طور پر شدید و بے خطا ہوتا ہے - ان موثرات کو جماعت کے "مخصوص موثرات" میں شمار کرنا چاہیے - ہم یہاں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اونہیں دفعہ وار بیان کرینگے:

(موثرات شدیدہ و مخصوصہ)

(۱) ہر جماعت ایک لیڈر کے زیر اثر ہوتی ہے - لیکن لیڈر جس چیز سے جماعت پر حکومت کرتا ہے وہ ایک معنوی طاقت ہوتی ہے، جسکو نفوذ یا روحانیت کہتے ہیں - کوئی لیڈر اس طاقت کے بغیر لیڈر نہیں بن سکتا - البتہ یہ نفوذ بعض اشخاص میں فطرتاً قوی ہوتا ہے - جیسے نپولین کہ وہ اپنے ہمنفس تخت و ریاست کو اپنے ساتھ لایا تھا - یا تاریخ اسلام میں امیر معاویہ، تیمور، اور نادر، وغیرہ کہ ان میں قدرتاً یہ داعیہ موجود تھی - اس قسم کا فطرتی نفوذ دنیا پر ایک لازوال عظمت کے ساتھ فرمانروائی کرتا ہے - سلطنت گئی، نپولین نے اپنے آخری دن نہایت بدحالی میں بسر کیے، مگر اب تک اوسکی شہرت کے آگے ہماری گردنیں اب بھی جھک جاتی ہیں - اُن کے نام سنکر ہم کانپ جاتے ہیں، جھجھک جاتے ہیں، اور ایک عجیب و غریب مخفی اثر عظمت کا احساس کرتے ہیں!

لیکن اکثر حالتوں میں یہ نفوذ خارجی اسباب کا بھی نتیجہ ہوتا ہے - دولت، ثروت، تزک و احتشام، وضع و لباس، اور خطاب و القاب کے ذریعہ بعض لوگ قوم میں نمایاں ہو جاتے ہیں، اور اوسکو اپنا غلام بنا لیتے ہیں - پولیس کو وردی اسی لیے پہنائی جاتی ہے کہ اوسکا رعب و داب اوسکے اندر چھپا ہوا ہے - علماء کا جبہ و عمامہ اس خارجی و مصنوعی نفوذ کا ایک خطرناک آشیانہ ہے - بادشاہوں کی سواری جب دھوم دھام سے نکلتی ہے تو ہنگامہ رعب و سطوت برپا ہو جاتا ہے - سلطنتیں اونہی لوگوں کو خطاب دیتی ہیں، جنکے اثر سے وہ کام لینا چاہتی ہیں -

اس نفوذ عارضی اور نفوذ فطری میں تضاد نہیں ہے بلکہ دونوں ایک ذات میں جمع بھی ہو سکتے ہیں - نپولین اپنے نفوذ ذاتی کو فوجی لباس میں اور بھی نمایاں کر دیتا تھا - لیکن اکثر دونوں علحدہ علحدہ جلوہ افگن ہوتے ہیں، اور زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے کہ مصنوعی نفوذ کو بغیر ذاتی نفوذ کے پیدا کیا جاتا ہے - جنرل زوفرے اور سر جان فرنچ کی صورت کیسی مہیب اور شاندار ہے؟ مگر غالباً دل کے آتشکدے میں نفوذ کی ایک چنگاری بھی نہیں ہے ورنہ ابتک جنگ یورپ کا صفحہ الٹ چکا ہوتا -

اسی عارضی نفوذ کی نمایش کیلیے لیڈروں کا شاہانہ استقبال کیا جاتا ہے - یہی مصنوعی نفوذ فوجوں کو لڑاتا ہے، اور ان کو آگ اور خون کے دریا میں دھکیل دیتا ہے - جماعت اس مخفی اثر سے مدہوش ہوتی ہے، اور اسکو اپنے اعمال کے نتائج کی مطلق خبر نہیں ہوتی -

لیکن ہر نفوذ جماعت پر اثر نہیں ڈال سکتا - جماعت اور لیڈر کے معتقدات و خیالات میں مناسبت ہونی چاہیے - ایک جنرل راہبان عبادت گذار پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا - اونکو صرف واعظ کے پند و نصائح ہی متاثر کر سکتے ہیں - انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام اسلیے امت کے قدیم عقاید و خیالات کا لحاظ رکھتے ہیں -

جب آگ کے یہ دونوں شعلے باہم ملجاتے ہیں، تو جماعت ایسے عجیب و غریب کام کر گذرتی ہے، جنکو خوارق و عجائب میں شمار کیا جاتا ہے!

(۲) جماعت پر کسی بات کے بار بار کہنے کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے - نپولین کا قول ہے کہ "دنیا میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو ایک بات کو بار بار کہتا ہے" قرآن حکیم کی مکرر آیتوں کا اصلی فلسفہ یہی ہے - لیکن اس نکتۂ دقیق و غریب کو بہت کم سمجھتے ہیں اور اسسے بھی کم اسکی تقلید کر سکتے ہیں -

بعض لیڈر عمر بھر ایک ہی موضوع پر تقریر کیا کرتے ہیں، اخباروں میں اشتہارات بار بار اسی غرض سے چھاپے جاتے ہیں -

لیکن ہر تاکید موثر نہیں ہو سکتی اور نہ ہر اعادہ و تکرار مفید ہو سکتا ہے - وہ ایک خاص اصول کا پابند ہے - تاکیدی فقرے کو سادہ، مختصر، اور دلیل سے خالی ہونا چاہیے - قرآن حکیم نے شراب کے متعلق صرف اسقدر کہا: فہل انتم منتہون؟ کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چیخ اٹھے: انتہینا انتہینا!! ہم باز آئے، ہم باز آئے -

لیکن اگر ایک ہی بات کو پہلو بدل بدل کے کہا جائے تو تاکید کا یہ اور بھی موثر طریقہ ہے - ایک سادہ اشتہار جب رنگین کاغذ پر چھاپا جاتا ہے تو اوسکا اثر بہت ہی بڑھ جاتا ہے!

قدیم زمانہ میں تربیت عسکری کے معنی یہ تھے کہ کسی شخص کو تہدید یا تعذیب کے ذریعہ سے اسطرح اطاعت کی تعلیم دیتا کہ اطاعت اسکی عادت اور یہ عادت اسکی طبیعت و فطرت ہو جائے - اس طبیعت ثانیہ کے یقینی طور پر حاصل کرنے کے لیے ہولناک تدابیر اختیار کی جاتی تھیں - ابھی اس واقعہ کو صرف ایک صدی گزری ہے کہ ولنگٹن اور ایڈورڈ اپنے سپاہیوں کو تازیانے اور دار و رسن سے سزا دیا کرتے تھے - اس زمانہ میں تربیت عسکری کے جو معنی سمجھے جاتے تھے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اب پڑھے بھی جائیں -

غالباً یہ بخوبی معلوم ہوگا کہ یہ سر جان مور تھے جنھوں نے مقام "شورنکلف" میں ایک ہلکے ڈویژن کو تربیت دیکے ہماری فوج کو یہ دکھلا دیا کہ مروجہ تربیت کے علاوہ دوسری قسم کی تربیت بھی وہی اثر پیدا کر سکتی ہے جو مطلوب ہے -

سر جان مور کے نظام تربیت کے متعلق لکھتے ہوے سر ولیم نیپیر کہتے ہیں " داخلی اور اخلاقی نظام' افسروں کی دائمی نگہداشت' ایمانداروں کی حقیقی حکمرانی و مسئولیت' یہ چیزیں تھیں جنھوں نے تربیت عسکری کو اس حد تک پہنچا دیا -

اسکے نتائج کے متعلق " جنرل ھوایکن " جو ہلکے ڈویژن سے واقف ہیں لکھتے ہیں :

"تربیت کے متعلق میری راے اسقدر قوی ہے کہ میں اسکے متعلق لکھنا چاہتا ہوں - فوج کی بہبودی کے لیے میں تربیت عسکری کو تمام دوسری چیزوں سے بلکہ تجربہ کاری اور بہت سی جنگوں میں شرکت سے بھی بہت بلند درجہ دیتا ہوں - جب " تلاورا " میں ہلکا ڈویژن انگریزی لشکر میں شامل ہوا ہے تو اگرچہ جنگ اسکے لیے ایک نئی شے تھی' مگر تاہم وہ اس لشکر میں تجربہ کار سپاہیوں کی طرح خیال کیے جاتے تھے - انھوں نے جو ابتدائی تربیت عسکری کی بدولت تمام مدت جنگ میں قائم رکھا - انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی اور صف کے ٹوٹ جانے کے بعد بھی وہ ویسے ہی باقاعدہ سپاہی معلوم ہوتے تھے جس طرح کہ صف میں نظر آتے تھے -

(سر جان مور کا مطمح نظر)

اگرچہ اسوقت بھی ہلکے ڈویژن ترتیب دیے جا رہے ہیں مگر اب اسکا نظام تربیت اسی تک محدود نہیں' در حقیقت تربیت عسکری کے متعلق سر جان مور کا مطمح نظر ہماری ساری سپاہ میں سرایت کر گیا ہے' اور جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہماری سپاہ میں رنگروٹ کیسے اتفاقی طور پر داخل ہوتے ہیں' اور انکی کیا اصل ہوتی ہے' اسوقت ہمیں پیدا ہونے والے نتائج کسی ساحر کے سحر کا ایک نمونہ معلوم ہوتے ہیں -

اگرچہ اب تربیت کے قدیم معنی اور طریقے بدل گئے ہیں' مگر قدیم تربیت کا جوہر اصلی باقی ہے - وہ غیر تربیت یافتہ مسلم مرد یا عورتیں صرف بیکار ہی نہیں' جو رائفل چلانے کی مشق جنگ کے لیے فرضی تیاری کے خیال میں کرتی رہتی ہیں' بلکہ اپنے وطن کے لیے ایک انتہائی خطرہ ہیں - " موالتکے " ایک مشہور جرمن ماہر فن جنگ کہتا ہے " غیر تربیت یافتہ اشخاص اسیقدر تمسخر انگیز ہیں جسقدر وہ گراں مصارف ہیں کیمبٹ کے والنٹیر اگرچہ بہت تھے مگر تاہم بیکار تھے "

(کامل اعتماد)

اس لفظ سے زیادہ کوئی لفظ اکائی نقش نہیں - اطاعت و فرمانبری کی عادت جو قدیم زمانہ میں آہنی عسکری ترتیب پیدا کرتی تھی اگرچہ قابل قدر شے ہے' مگر اب تعلیم یافتہ اشخاص میں اسکا پیدا ہونا قریبا ممکن نہیں جنکی یہ حالت ہے کہ اگر انکو اپنی نقل و حرکت کا کوئی صحیح مقصد مخصوص طور پر نہیں معلوم ہوتا تو وہ شکستہ دل ہو جاتے ہیں' اور انکو اپنے افسروں پر اعتماد نہیں رہتا' اور اگر مسلسل شکستیں ہوئیں تو انکا اعتماد نفس بھی متزلزل ہو جاتا ہے - لیکن جب تک تربیت عسکری قائم رہتی ہے' اسوقت تک نتائج بالکل مختلف ہوتے ہیں - اس حالت میں یہ لوگ اپنی نقل و حرکت کا مقصد جانتے ہیں - انھیں اپنے افسروں پر کامل اعتماد ہوتا ہے اور واپسی کی سخت خطرناک اور دشوار کارروائیوں میں بھی انکا اعتماد نفس قائم رہتا ہے -

یہ کسقدر عجیب بات ہے کہ تربیت عسکری کی بہترین مختصر تعریف ڈارون نے کی ہے - وہ کہتا ہے کہ " اپنے ہمراہی اور رفیق پر کامل اعتماد کی حالت کا نام تربیت عسکری ہے -" ہم یہ جانتے ہیں کہ " لفظ کامل اعتماد " طویل معاشرت' مشق' تجربہ' اور دستہ کی اس روح پر دلالت کرتا ہے جو سپاہیوں کو دستہ کی صورت میں قائم رکھتا ہے -

جب ہم اس نقطہ تک پہنچ جاتے ہیں تو یہ نکتہ ہمکو ان محرکات سے قریب کر دیتا ہے جنکی وجہ سے ایک سپاہی اپنی اس ہستی کو خطرہ میں ڈالدیتا ہے' جسکی دنیا اسقدر قدر کرتی ہے -

اس نئے زمانے کے سپاہیوں کے لیے غالبا سب سے بڑا محرک شرمساری کا خوف ہے - خواہ وہ اپنی ہو' یا اپنی کمپنی کی' یا اپنے رجمنٹ کی یا پھر اپنی قوم کی' افسر کے ساتھ ایک قسم کی محبت بھری وفاداری بھی ایک طاقتور شے ہے - خصوصاً ہماری فوج میں جہاں افسروں اور سپاہیوں میں عجیب و غریب دوستانہ ہوتا ہے -

(نپولین کے اصول موضوعہ)

جس مقصد کے لیے جنگ ہو رہی ہے اسکے ساتھ محبت و جانثاری بھی ایک بہت عمدہ مگر کمیاب شے ہے' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نپولین اپنے جنگ کے ۷۵ - اصول موضوعہ میں اسکو اہمیت نہیں دیتا' بلکہ اسیقدر اسکی تحقیر کرتا ہے -

وہ کہتا ہے کہ " ایک عمدہ جنرل' ایک خوش ترتیب نظام' اچھی تعلیم' اور سخت ترتیب عسکری' جسکو اچھے انتظام سے مدد ملتی ہو' ان چیزوں سے ہمیشہ عمدہ فوجیں تیار ہونگی خواہ جنگ کا سبب اچھا ہو" -

اسکے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وطن کی محبت' جوش و غیرت کی روح' اور قومی عزت کا احساس نوجوان سپاہیوں پر عمدہ اثر کریگا "

یہ اس شخص کے افسردہ کرنے والے الفاظ ہیں جو پیر و جوان دونوں میں غیرت و نشاط کی آگ مشتعل کرنیکی قوت اپنے اندر رکھتا تھا' اور جسکی عادت یہ تھی کہ آغاز سے انجام تک وہ جنگ کے مقصد یا اپنے ساتھ محبت کے جذبات پیدا کیا کرتا تھا !

تاہم اسکے پندرھویں اصول سے کسیقدر بہتر اور صحیح نغمہ کی صدا آتی ہے -

" جو جنرل کہ معرکہ پیش کرتا ہے' اسکو اولین فکر اپنی فوج کی نیکنامی اور عزت کی ہونی چاہیے - آدمیوں کا حفظ و بقا دوسرے درجہ پر ہے - یہ مقدم الذکر (یعنی فکر عزت و نام) سے پیدا ہونے والی ہمت اور اقدام ہیں' جنکے ذریعہ سے آدمیوں کی حفاظت حاصل ہو سکتی ہے "

ڈسپلن یعنی افسروں پر اور باہم ایک دوسرے پر کامل اعتماد' شرمساری کا احساس' جو اپنے رفیق' اپنی جماعت' اور اپنے وطن کے لیے ذلت گوارہ نہ کرسکے' اور ساتھ اور حق بجانب مقصد کا احساس' یہ طاقتیں ہیں جو ہمارے سپاہیوں کو سرحد پر جانے اور اس طبیعی خوف کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں' جو نوع انسانی کے لیے تقریباً ایک مغلوب کن شے ہے -

تاریخ و عبر

جرمني کي ترقي کا راز

جرمني کي ترقی هميشه دنيا کي تمدني تاريخ کا ديباچۀ زریں سمجهي گئی هے' اور آج تو اوسکو ایک معجزه سمجها جاتا هے' لیکن درحقیقت یه کسي مافوق الفطرة طاقت کا ظهور نهیں هے' بلکه دنیا میں جب کسي قوم نے ترقی کے تمام مبادي و اصول کا احاطه کرلیا هے تو اوسکا ظهور و استیلاء اسي معجزانه طریقه سے هوا هے -

جرمني اگرچه آج تمدن کے تاج کا گوهر درخشاں هے' لیکن انیسویں صدي کے ابتداء میں اوسپر ایک سخت تاریک تاریخي زمانه بهي گذر چکا هے -- آج اگرچه وه تمام یورپ کا نقشه بدل دینا چاهتی هے' لیکن اوسوقت وه دنیا کے نقشے کا ایک اوڑا هوا سا رنگ تهی' جو جذب نگاه کي قوت سے بالکل خالي تها - یهاں تک که جب شارلمان کا تخت و تاج بالکل اولٹ دیا گیا تو اس سیاسی انقلاب نے دنیا میں کسي قسم کي حرکت نهیں پیدا کی' حالانکه آج جرمني کی ایک خفیف سی جنبش سے بهي مرکز عالم لرز جاتا هے -

اس عهد ظلمت میں جرمني دسائس پیشه امراء کي حرص و طمع کا شکارگاه بني هوئي تهي' جو اپني اغراض شخصیه کے تحفظ کیلیے اجانب و اغیار کي صف جنگ میں شامل هوکر خود اپنے اهل وطن بهائیوں سے لڑتے تهے - سیاسي روح سے جرمني کا قالب بالکل خالي تها - ان امراء کی متفرق جماعتیں تمام ملک پر استبدادي حکومت کررهي تهیں' اور اونکے پنجۀ آهنیں میں جرمني کا روياں روياں گرفتار تها - اقتصادي حالت نهایت ابتر تهي' رعایا میں باهم کسي قسم کا ربط و اتحاد نه تها' زمین بنجر پڑي هوئی تهي' صنعت و حرفت کا بازار بالکل سرد تها' اپنے موجوده مفاخر میں اوسوقت جرمني صرف شاعرانه اور فلسفیانه خیالات پر ناز کرسکتی تهي' اور جبکه انگلستان یه فخر کرسکتا تها که وه عظیم الشان سمندروں کی لهروں پر حکومت کررها هے' اور جبکه فرانس کو یه ناز تها که اوسکا علم سلطنت سرسبز مرغزاروں پر لهرا رها هے' تو انکے مقابل میں جرمني بهت زیاده اونچا اوڑ کو صرف یه کهه سکتی تهي که "میري حکومت کا پرچم شاعرانه خیالات کے هوائي قلعوں پر اوڑ رها هے" لیکن اسي هوائي قلعه میں اوسکی تمام ترقیوں کا راز سر بسته محفوظ تها -

ایشیاء کو یورپ کی قسمت پر رشک کرنا چاهیے که جس چیز نے ایران کو برباد کر دیا' اوسی نے جرمني کی ترقیوں کا سنگ بنیاد نصب کیا - شاعرانه و فلسفیانه خیالات پهیل کر بالکل هوا میں نهیں اوڑ جاتے' بلکه اگر دماغ پاجاتے هیں تو وه کرۀ هوا کی جگهه اوسیکو اپنا مستقر بناتے هیں' اسلیے جرمني کي فضاے بسیط میں اس تیار فکري کي جو لهریں پهیلتي تهیں' وه سمت سمت کے دماغ کے ایک گوشے میں مرتکز هوتی جاتی تهیں - لیکن جب کاسۀ دماغ ان سے بهرگیا تو دفعتاً چهلک پڑا' اور جرمني کي فضاے غدر ملعرک میں یکایک ترقی کا ایک سیلاب آ گیا' اور یه وهي سیلاب هے' جو آج میدان جنگ میں صرف آگے بڑهتا جاتا هے' اور پیچهے هٹنا نهیں جانتا - خیالات کا پیدا کیا هوا یه انقلاب بجاے خود فلسفه تاریخ کا ایک راز سر بسته هے' لیکن اسکي کنجي بهي جرمني هي کے حدود طبیعیه میں هے' اور همکو خزانه سے پلے کنجي هي کي جستجو کرني چاهیے -

جرمني کي فضا چمکتے هوے موتیوں' جگمگاتے هوے هیروں' لهکتے هوے سبزوں' مهکتے هوے پهولوں کي مرغزار نهیں هے' بلکه وه پیچدار سواحل کا ایک مجموعه' گهنے کانوں کا ایک مخزن' پهیلوں کا ایک طویل سلسله' اور نهروں کا ایک بحر بے کنار هے' اسلیے اس مناظر طبیعه کا قدرتی اثر بهی ایران اور کشمیر سے بالکل مختلف هے

مرغزار' و خرمن گل' قهقهه تدرو و نالۀ بلبل' اگرچه انسان میں حسن پرستي اور سوز و گداز سے لطف اوٹهانے کا ایک طبیعي ذوق پیدا کردیتے هیں جو ترقي کرکے فنون لطیفه کي شکل اختیار کرلیتا هے' لیکن عزم و استقلال' رزانت و متانت' سنجیدگي و پختگي کي نشو و نما صرف ناهموار میدانوں' گهنے پهاڑوں اور سنگلاخ زمینوں هي میں هوسکتي هے - اهل جرمني کو فطرت نے جو غیر مسطح فضا عطا فرمائي تهي وه قدرتاً ایران و کشمیر کي سر زمین کي طرح جذبات میں کوئي رقیق یا اشتعال انگیز احساس نهیں پیدا کرسکتي تهي - اسلیے وه لیٹن قوموں کي طرح مصوري اور موسیقي کے اوستاد تو نه هوسکے' لیکن اس نے هر جرمن کو کوه شکن عزم و استقلال کا ایک پیکر مجسم بنا دیا -

جرمني کے مناظر طبیعه کا یه اثر هر جرمن کے سیماے سخن گو سے علانیه نمایاں هوتا هے - اگرچه اسکي ظاهري شکل و شباهت اور وضع ولباس میں کوئي ایسي مصنوعي کشش نهیں هوتي جو نازنینان پیرس کي لچکدار کمر کي طرح ذوق طلب آنکهوں کے تار نظر میں سیکڑوں پیچ و خم ڈالدے' لیکن جب وه کسي نقطے کي طرف حرکت کرتا هے تو هر شخص کو صاف نظر آ جاتا هے که وه ایک توپ کا گهنس گوله هے جو هر چیز کو چیرتا پهاڑتا اپنے نشانے هي پر جاکر دم لیتا هے -

هر جرمن اپنے اس فطرتی نفوذ و قوت کي نمایش کرنا چاهتا هے' لیکن وه اسکے ذریعه سے نه اپنے تفوق و شهرت طلبي کا اظهار کرتا اور نه کوئي مادي فائده اوسکے پیش نظر هوتا هے' بلکه وه اس اخلاقي نمایش کو انسانیت' قومیت اور مدنیت کا حقیقي معیار سمجهتا هے' اسلیے دنیا کے سامنے هر موقع پر ایک اخلاقي نمونه قائم کردیتا هے -

هر جرمن اگرچه فطرتاً اعتماد علی النفس کا مجسم نمونه هوتا هے' لیکن اوسکی قومی نشو و نما اس اعتماد کو اور بهی بڑها دیتی هے' جرمن عموماً کثیر الاولاد هوتے هیں' اور اب تو انکی مردم شماري روز بروز بڑهتی جاتی هے - چنانچه سنه ۱۸۱۶ میں اوسکي تعداد ۲۵ ملین تهی' لیکن سنه ۱۸۵۰ میں یه تعداد ترقي کرکے ۳۶ ملین هوگئي' اور سنه ۱۹۰۵ میں ۶۰ ملین تک پهونچ گئی' اور اب تو اس سے کهیں زیاده هے - لیکن اسکے برعکس فرانس توالد و تناسل کے میدان میں رجعت قهقري کررها هے - نسل انساني کی اس افزایش و نشو و نما نے جرمني میں مزدور اور پیشه ور طبقه کي ایک فوج گراں تیار کردي هے' جو تجارتی اور اقتصادي میدانوں میں ایک کامیاب تمدني جنگ کررهی هے - کوئي جرمن لیٹن قوموں کي طرح اپنی اولاد کے گذارے کیلیے روپیه کا توڑا چهوڑ کر نهیں مرتا' بلکه اوسکو صرف ایک زنده اور متحرک طاقت بنا کر مرجاتا هے' اور طاقت خون کو رگوں سے خود هي جذب کر لیتی هے -

قوت همیشه اپنی نمایش کرنا چاهتي هے' اسلیے هر جرمن اپنے نفوذ و اثر کے دائرا کو وسیع کرنا چاهتا هے' اور یه طبعی میلان

تکرار کا هر شخص پر اثر پڑتا هے لیکن جماعت کا معنوی قوام چونکه نہایت دقیق هے اسلیے اس میں جو نقش تکرار کے ذریعه قائم هوجاتا هے ' وہ کبھی نہیں مٹتا -

انسان جب ایک بات کو مختلف لوگوں سے سنتا هے ' تو اوسپر مجبوراً یقین کرلیتا هے - اسی طرح جماعت جب ایک هی بات کو بار بار اور مختلف طریقوں سے سنتي هے ' تو اوسپر اوسکا وهی اثر پڑتا هے جو ایک شخص پرکسي روایت کے مختلف الاوصاف اور متعدد راویوں کا پڑتا هے - اسي تکرار کے اثر سے جماعت میں یقین کي جو کیفیت راسخه پیدا هوجاتي هے ' وہ اوس قوت سالله کي تولید کا باعث هوتي هے ' جس کا نام " سریان خیال " هے ' اور جو جماعت کو ایک رشتۂ وحدۂ فکر و عمل میں منسلک کر دیتي هے !

(۳) جماعت صورت سے زیادہ متاثر هوتی هے - حقیقت کا اثر اوسپر کم پڑتا هے - اگر کسی جماعت سے کہا جاے که " فلاں محله میں دس آدمی مرض دق میں مبتلا هوکر مرگئے ' تو اوسپر کچھه اثر نه هوگا ' لیکن اگر اسی واقعه کو یوں بدل دیا جاے که ایک مکان گر پڑا اور پانچ آدمی دب کر مرگئے تو اسکا چرچا گھر گھر پھیل جائیگا !

طاعون سے لاکھوں جانیں هر سال ضائع جاتی هیں - هم اخباروں میں اونکي رپورٹیں پڑھتے هیں ' لیکن اسکو ایک معمولی واقعه سمجھتے هیں ' لیکن کسي اخبار میں هماری نظر سے ایک سطر کی خبر گذر جاتي هے که فلاں جهاز ڈوب گیا ' اور اوسکا ایک مسافر بھي نہیں بچا تو دفعتاً همارے تمام اعصاب متزلزل هو جاتے هیں اور همارے اندر هیجان و اضطراب پیدا هو جاتا هے !

تقریر و خطابت کا اثر جماعت پر صرف اسلیے پڑتا هے که وہ اوسکي ذهني صورتوں کو سامنے کھڑا کردیتی هے - بلکه خطیب کي حرکات ' اوسکا انداز کلام ' اوسکے مختلف اشارے ' خود اوسیکو اوس چیز کی تصویر بنا دیتے هیں ' جسکا وہ وعظ کہتا هے - جماعت کان سے اوسکي تقریر سنتي هے اور آنکھه سے اوسکو دیکھتی هے - اسلیے اندر اور باهر دونوں جگهه اوسکا مطمح نظر ایک متحرک صورت میں نظر آتا هے ' اور اوسی صورت کا اوسپر اثر پڑتا هے - یهي وجه هے که دنیا کے تمام لیڈروں نے هاتھه سے زیادہ زبان سے دنیا کو فتح کیا هے !

الفاظ کے معاني هر زمانے میں بدلتے رهتے هیں ' حریت کا جو مفهوم آج هے ' گذشته زمانے میں نه تھا - اسلیے مقرر کو الفاظ کے وقتی اثر اور وقتي مفهوم کا بھی لحاظ رکھنا چاهیے - جب کوئی تقریر ان تمام شرائط کی جامع هوتی هے ' تو وہ جماعت کو دیوانه بنا دیتي هے -

الفاظ جو مجسمۂ معاني جماعت کے سامنے کھڑا کردیتے هیں ' وہ پھر بھي برقع پوش هوتا هے - لیکن تھیٹر اور تصاویر متحرکه اوسکو بالکل بے نقاب کردیتے هیں - یهي وجه هے که جماعت پر ان کا شدت سے اثر پڑتا هے -

رومن قوم جو دنیا کي ایک متحرک اور زنده قوم تھی ' همیشه تھیٹروں کو اپني کامیابی کی منزل مقصود سمجھتي تھي - اب بھی بہت سے شورش انگیز خیالات انهی کے ذریعه پھیلاے جاتے هیں - شخصی حکومتیں شورش انگیز مضامین کي طرح تصویروں کو بھي ضبط کرلیتي هیں - پیرس میں ایک ایکٹر نے ایک مجرم کا ایکٹ کیا ' اور اوسکے جرم کے مختلف مناظر دکھاے - تماشائیوں میں اس قدر شورش پیدا هوئي که هر شخص اوس فرضي مجرم کی طرف حمله کرنے کیلیے بڑھا - اگر پولیس نے ایکٹر کو اپنے دائرے کے اندر نه لے لیا هوتا تو وہ اپنے متمثل جرم کي حقیقی سزا پا جاتا -

تھیٹر اور بائسکوپ کا اثر جماعت پر اسلیے بھي زیادہ پڑتا هے که جماعت واقعات کے نتائج کي تلاش نہیں کرتي - وہ صرف واقعات کي اصلي صورت دیکھنا چاهتي هے - هم سنتے هیں که لڑائی میں پانچ هزار آدمي مرگئے - لیکن بائسکوپ همکو اونکے جسم کے زخم اور انکي گردنوں سے بہتا هوا خون دکھلا دیتا هے - نتائج کے لحاظ سے اخباروں کي خبر اور بائسکوپ کے تماشے میں کوئي فرق نہیں - لیکن جماعت پر نتیجه کوئي اثر نہیں ڈالتا - موت سے زیادہ خون کا سیلاب اور زخم کی سرخی اوسکے جذبات کو مشتعل کردیتي هے - ایک مردہ فلسفی کی لاش جماعت کیلیے کوئی موثر چیز نہیں هے ' لیکن ایک زنده سپاهي کا ایک قطرہ خون اوسکو اپنے قابو سے باهر کرسکتا هے !!

(۴) جماعت پر ازهام کا بھی نہایت شدید اثر پڑتا هے - وہ حقیقت کو نہیں پوجتی حقیقت کے مظاهر وهمیه کی پرستش کرتی هے - بت پرستی کا رواج اسی بنا پر هوا که انسان خدا کو انسان هي کي شکل میں دیکھنا چاهتا تھا - اگر بت خانے نه هوتے تو بتوں کي طاقت کا خاتمه هو چکا هوتا - عظیم الشان عمارتوں پر هم نوحه خواني کرتے هیں ' لیکن اس اینٹ پتھر کے ڈھیر میں کیا دھرا هے ؟ اوس میں همارے آبا و اجداد کی عظمت گذشته کي وهمي حقیقت چھپي هوئی هے - تمام دنیا اسی وهم پرستی کیلیے اپنے قدیم شعار ' اپنے قدیم عوائد کو قائم رکھتی هے - عجائب خانے اسلیے قائم کیے جاتے هیں که وہ قدماء کي یادگاروں کو دکھا کر همارے دل کے اندر وهي تصویر مرتسم کرتے رهیں - تمدن و تهذیب کے ستون کو بھي اسی وهمی حقیقت نے قائم رکھا هے - اگر آج یه یادگاریں مٹادی جائیں تو دنیا کي قدیم وحشت پھر زنده هوجاے - هزاروں لاشیں میدان میں کٹ کٹ کے گرتي هیں ' مگر انسانیت کی آنکھه صرف اشک آلود هوکر رهجاتي هے ' لیکن جب ایک کتب خانه ' ایک عجائب خانه یا ایک قلعه منهدم کردیا جاتا هے ' تو تهذیب و تمدن کی آنکھه خون کا سیلاب بہانے لگتي هے - کیا انسان کے خون سے یه چیزیں زیادہ عزیز هیں ؟ کیا انسان سے سب کچھه هے یا انسان اینٹ اور پتھر کے ماتم کیلیے هے ؟

لیکن جماعت اونکی حفاظت کیلیے اپنا خون بہادیتي هے کیونکه وہ صرف وهمي امید پر زندگي بسر کرتی هے ' اور اوسکي امیدوں کا مرکز اوسکا دماغ نہیں هوتا - اوس نے اپنی قوت شعور کو کھو دیا هے ' اوسکي امیدوں کا آشیانه اسکے قلعے کي برجیاں هوتي هیں - جب تک وہ قائم هیں ' جماعت بھي زنده هے - اگر وہ منهدم هوگئیں تو سمجھه لینا چاهیے که جماعت کا شیرازہ بھي بکھر گیا !

میدان جنگ میں پادشاہ کا تاج دفعتاً زمین پر گر پڑتا هے - ایک فلسفي کی نظر میں یه نہایت معمولي واقعه هے - لیکن تمام فوج کے پاوں معاً اوکھڑ جاتے هیں ' کیونکه وهي اونکا قبلۂ امید تھا -

(۵) جماعت تجربه سے بھی شدت کے ساتھه متاثر هوتی هے -

اگر بار بار کے تجربے سے یه ثابت هو جاے که ایک قوم یا ایک سلطنت ظالم هے ' تو جماعت کو اوسکے مقابلے میں به آسانی بھڑکایا جا سکتا هے - اگر متواتر واقعات کسی قوم کے محاسن کو علانیه نمایاں کرچکے هوں تو جماعت اوسکی حمایت کیلیے نہایت مستعدي سے تیار هو جاتی هے - اسلام کي مدنیۃ فاضلہ نے جنگ کے موقعوں پر اکثر اس حقیقت کو نمایاں کیا هے - مسلمانوں کے مستقل همدردانه و عادلانه طرز عمل اور فیاضانه برتاو نے مختلف قوموں کو خود بخود اونکا حلقه بگوش بنا دیا تھا - چنانچه تاریخ اسلام اسکي بکثرت مثالیں پیش کر سکتي هے -

کرسپی نام کو تو وکیل تھا ' مگر سیاسیات اسکي زندگی تھے - اور قسمت نے اسے پیدا بھي تاریخ کے ایسے دور میں کیا تھا جبکہ اس قسم کي زندگی پوري طرح بسر کي جا سکتی تھی

کرسپي جسوقت جوان ہوا ہے اسوقت یورپ نیپولین کي والي ہولی ذلت و نکبت سے نکل رہا تھا ' اور آیندہ انقلاب کے لیے برپا ہو رہا تھا - ہر ملک میں بیچینی و اضطراب کی ایک نئي اور عجیب و غریب روح پیدا ہو رہي تھی ' یعني جرمني میں فرڈیننڈ لیسپل اور کیرل مارکس ' ہنگري میں لوئس کوتھ ' فرانس میں لوئس بلینک ' انگلستان میں چارلس جونس ' اور اطالیا میں کیور ' گیري بیلڈي ' اور میزیني موجود تھے -

اس زمانے کي روح حریت کے یہ واضح مظاہر اگرچہ مطالبات میں باہم مختلف تھے ' تاہم شان انقلاب انگیزي میں سب مشترک تھے - کرسپي اطالیوں کے وطن پرستوں میں شامل ہوگیا ' اور سنہ ۱۸۴۸ کي بغاوت صقلیہ میں عملي حصہ لیا - انقلاب کي ناکامی اور بوربونس کی واپسي سے مجبوراً اسے بھاگنا پڑا - اس نے " پیڈمونٹ " میں جا کے پناہ لي ' جہاں اسکي انقلاب انگیزانہ روح میزیني کے ساتھہ شریک کار ہو گئی ' اور بغاوت " عدن " میں اس نے پھر حصہ لیا -

مگر یہاں سے بھي کرسپي کو بھاگنا پڑا وہ مالطہ سے بچتا ہوا پیرس پہنچا - یہاں سے ایک بار پھر حکام وقت نے اسے نکالا اور بالاخر خارجی باغیوں کے دیرینہ ملجا و ماوی لندن نے اسے معہ میزیني کے اپنے حرم حریت یہاں پناہ دي -

لندن میں ان دونوں آدمیوں نے آزادي اطالیا کے لیے متعدد طور پر کام کیا ' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گیري کي سرگروہي میں ہزارہا نے علم بغاوت بلند کیا اور بالاخر وکٹور عمانوئیل کي ماتحتي میں اطالیا دوبارہ متحد ہوا -

ان تمام جلیل القدر کاموں میں کرسپي نے معقول حصہ لیا -

اسوقت تک کرسپی کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ ایک ایسا جمہوریت پسند ہے کہ ادنی رعایت کے ساتھہ بھي وہ کسی قسم کا تصفیہ کرنے والا نہیں - کرسپی سنہ ۱۸۶۱ میں اکسٹریم لیفٹ (بائیں جانب کي انتہائی جماعت) کے ممبر کي حیثیت سے پارلیمنٹ میں داخل ہوا ' لیکن سنہ ۱۸۶۴ ع میں وہ شاہ پسند ہوگیا ' اور اپنے اس انقلاب کی وجہ میزیني سے یہ بیان کي کہ " شاہي متحدہ کرتي ہے ' مگر جمہوریت تقسیم کرتي ہے "

اسي وقت سے اس نے وطن پرستانہ ایجیٹیشنوں کي قدیم روح کو خیرباد کہا ' اور کرسپی جو پہلے " جنگجو " مشہور تھا وہ اب " پارلیمنٹیرین " " وزیر " اور " ڈپلومیٹ " کہلانے لگا -

آخر عمر میں اس پر رشوت ستاني کے الزامات بھی قائم کیے گئے ' جنہیں اسنے بحفاظت تمام برداشت کیا ' مگر اسکے رفقاء قدیم نے ترک اصول اور غداري کے جو الزام لگائے تھے انکے حق میں وہ اسقدر خوش قسمت نہ نکلا اور بالاخر " لیگا " کے چند ممبروں (انارکسٹوں) نے اسکي جان پر بعض غیر کامیاب حملے کیے -

تاہم کرسپي میں ہمت کی کمي نہ تھی - کوئی شدید نکتہ چینی ' کوئی تنقید اور کوئي توہین اسے اہلی حریت کے دبانے کي پالیسي سے نہ روک سکي اور وہ برابر اس پر قائم رہا اس پالیسي کی یہ وجہ ہے کو وہ اپنے ابتدائي رفقاء کو کھو بیٹھا ' مگر اسے نئے سیاسي دوست ملگئے جن سے اس کی خود بینی اور بولوتی ہاتھہ طاقت کي تشفی ہوگئي - اس نے گلیڈسٹون سے گرمجوشانہ تعلقات پیدا کیے ' اور بسمارک کے ساتھہ اسکي دوستي نے اسقدر ترقي کی کہ بالاخر اسکا بہت بڑا اثر اطالیا کی خارجي پالیسي پر پڑا -

میموائرس (۱) کی آخري جلد بھي شائع ہوگئي ہے - اس جلد سے ان آخری دوستیوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں ' مگر ہمکو اسوقت دلچسپی صرف اس مفاہمت سے ہے جو بسمارک کے ساتھہ ہوئی تھی کیونکہ یہ واقعہ معاملات یورپ کی موجودہ پیچیدگیوں کے سلسلہ کی ایک درمیاني کڑي ہے -

(تاریخ اتحاد ثلاثہ)

ہماري توجہ پر کرسپی کے دعوے کا دار و مدار صرف اس واقعہ کی بناء پر ہے کہ اس نے اتحاد ثلاثہ کی تائید کي - کرسپي کے عہد میں تمام بڑے معاملات کے لیے ہم اس زمانے کے بڑے اشخاص - گیری بالڈي ' میزیني ' اور کیور کے حالات بہت زیادہ جوش کے ساتھہ پڑھینگے ' مگر اطالیا کي موجودہ حالت کے لیے نہیں یعني اطالیا جس طرح اسوقت متحد اور ایک بڑا ملک ہے یہ بات ان اشخاص کي وجہ سے نہ پیدا ہوتي - اسلیے اسکي تاریخ کے لیے ہم کو کرسپي کے حالات پڑھنا چاہیے -

یہ صحیح ہے کہ کرسپي نے پہلے ان لوگوں کے مقاصد کي خدمت کي ' مگر اسي طرح یہ بھي صحیح ہے کہ آخر عمر میں اس نے ان مقاصد کو اسي طرح روکا اور اپنا قوی اثر انکے خلاف استعمال کیا -

کرسپي ندیہ کي تحریک کا ایک چالاک دشمن تھا -

اطالي وطن پرستوں کی نظر میں غیر مفدي اطالیا (یعني اطالیا کا وہ حصہ جو کسی دوسري قوم کے پاس ہے اور اب تک فدیہ دیکے آزاد نہیں کرایا گیا ہے) میں آسٹرین قلمرو کا اطالی بولنے والا حصہ شمالي اطالیا ' نائس ' مالطہ ' اور کارسکا بھی شامل تھے -

محض زبان کی وجہ سے مالطہ پر اطالی حقوق کا قائم کرنا واقعي مشکل ہے ' اور اس سے زیادہ اس امر کا سمجھنا میں آنا مشکل ہے کہ ایسے کارسکا کي پیچیدہ اور مصیبت زدہ تاریخ مفید طور پر چھیڑي جاسکتی ہے - اسلیے ہم اسے قلم انداز کرتے ہیں -

لیکن جنوب ٹرائل اور اسکے متصل کے ملک کی حالت بالکل مختلف ہے ' اور آسٹریا کے پاس اس خوف کی وجہ تھی کہ یہ ملک بالاخر اسکے ہاتھہ سے نکلکے اطالیا کے پاس چلا جایگا -

سالہا سال سے اطالیا کی خارجی پالیسی ان خواہشوں میں منقسم رہی ہے کہ جنوب ٹرائل کو آزاد کرایا جائے - فرانس کے مقابلہ میں اپني حفاظت کي جائے جس سے وہ (بلاوجہ) خائف رہتی تھي ' اور اپنے متعلق انگلستان کی عمدہ رائے کو قائم و برقرار رکھا جائے -

اطالي جمہوریت پسندوں کا ایک بڑا حصہ فدیہ دینے کا حامی تھا گو اسکی رائے کو حکومت نے دبایا اور ویٹکن مانع ہوا -

اس کھلي ہوئی قومی تحریک کے ان دونوں مخالفوں کی وجہ بخوبي ظاہر ہے - ایک طرف تو گذشتہ صدي کي آخري ربع میں ویٹکن پاپائي ریاستوں کی تنسیخ کي پریشانی میں مبتلا تھا ' اور اسے پادریوں کے مخالف اطالیا سے صرف منفي دلچسپی تھی یعني اسکا نقطۂ دلچسپي یہ تھا کہ اطالیا کوئي مستقل و مستحکم طاقت نہ بننے پائے ' دوسري طرف آسٹریا جو ہمیشہ کی طرح اس

---

(۱) یہ ایک کتاب ہے جو کرسپي کے حالات میں لکھي ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے اسکا ماخذ زیادہ تر خود کرسپي کي تقریریں اور تحریریں ہیں -

صرف افراد کے ساتھہ مخصوص نہیں ' بلکہ جرمني کي سیاست ' جرمني کا تمدن ' جرمني کي تجارت ' جرمني کي صنعت ' جرمني کے علوم و فنون ' غرضکہ اوس سرزمین کا هر ذرہ دنیا میں اونچا هي هوکر رهنا چاهتا هے - چنانچہ اس بلند حوصلگي کي نمایش نے میدان جنگ میں جرمني کے علم کو ' دریا کی سطح پر اوسکے جنگي جہازوں کے مستول کو ' زمین پر اوسکي قلعوں کے کنگروں کو تمام دنیا سے بلند ترکردیا هے ' لیکن جرمني کا یہ تفوق و امتیاز سیاسي قوت اور فوجي استحکام کے نظم و ترتیب کا نتیجہ نہیں ' بلکہ اون پختہ و پیچدار سلسلہ خیالات کا نتیجہ هے ' جنہوں نے جرمني کي حدود طبعیہ کے نشیب و فراز میں نشو و نما پائی هے -

جرمني کے علمي میدان میں بھي ان پختہ خیالات کي جھلک صاف نظر آتي هے - جب تک فنون لطیفہ محض تفریح طبع کا ذریعہ خیال کیے جاتے تھے ' جرمني نے مٹی کے بنے هوے کھلونوں سے کبھي دل نہیں بہلایا - لیکن جب علمي و تمدني ترقیوں نے ثابت کردیا کہ اس دل لگي کے ذریعہ سے مادي فوائد بھی حاصل هوسکتے هیں - تو اوس نے کانچ اور پتھر کے کھلونوں میں بھي جدید روح پھونک دي -

جرمني کي سپاهیانہ زندگي کوئی معجزہ نہیں هے ' البتہ اوسکي ایک خصوصیت خرق عادت خیال کي جاتي هے - جرمني ایک مدت تک اندروني سیاسي کشمکش کی جولانگاہ بني هوئی تھي ' لیکن جب پروشیا میں سیاسي توازن قائم هوگیا تو دفعتاً اوسکا گرم خون رگوں میں منجمد هوگیا - اب تمام نزاعیں ' تمام جھگڑے ' تمام مخاصمتیں ' مبدل بہ اتفاق و اتحاد هوگئیں ' اور جرمني کی پوري قوت ایک عظیم الشان طاقت کے آگے سربسجود هوگئي ' اور اوسکا مرکز ثقل تمام یورپ بلکہ تمام دنیا کي طرف منتقل هوگیا -

تقریباً هر سلطنت ایک مدت تک رعایا کے ساتھہ سرگرم جنگ رہ چکي هے - لیکن یہ ایک عجیب بات هے کہ باوجود اس کشمکش کے جرمني کي قوتوں میں باهم کوئی شدید تصادم نہیں هوا ' اسلیے جرمني کي قومیت کو کسي قسم کا صدمہ نہیں پہونچا ' اور دنیاوي ترقي میں قومیت هی اصل چیز هے ' خانہ جنگی کا سب سے بڑا سبب افلاس و دولت کي جنگ اور دولت مند اور سوشیالسٹ فرقوں کا تصادم هے - جرمني اگرچہ سوشیالزم کا مرکز هے ' لیکن اس نے بھی وهاں مفید نتائج پیدا کیے هیں - جرمني کا هر سوشیالسٹ اپنے حصول مقصد میں سرگرم رهتا هے ' لیکن اوسکي طبیعي متانت و سنجیدگي نے اوسکو یہ سبق پڑھا دیا هے کہ جسطرح فوج کي تربیت باهم لڑاکر نہیں کي جاتي ' اسي طرح یہ مقصد صرف جبر و قوت سے حاصل نہیں هو سکتا - جرمني میں عموماً صنعت ' حرفت کے میدان میں رقیبانہ حوصلہ مندیاں ایک دوسرے سے گوے سبقت لیجانا چاهتي هیں - اس لیے همیشہ ' مزدوروں ' کارخانہ داروں ' اور باهم تاجروں میں سیاسي کشمکش کا اندیشہ رهتا هے ' لیکن اس قسم کي متعدد انجمنیں قائم کر دیگئي هیں ' جو تزاحم و تصادم کے اسباب کا انسداد کرتي رهتي هیں ' اس لیے کسي قسم کي شورش نہیں هونے پاتي ' اور تجارت کا کام ایک منتظم اصول پر چلا جاتا هے -

هر جرمن اگرچہ مغرور هوتا هے ' لیکن وہ جماعت کے مقابل میں اپنے آپ کو بالکل حقیر سمجھتا هے ' اس لیے وہ اوس میں نہایت خوشي سے داخل هو جاتا هے - جرمني میں ایک خاص قسم کي بے شمار کمپنیاں قائم هیں جنکو " قرائن " کہتے هیں ' هر جرمن ان کمپنیوں میں سے کسي نہ کسي کمپني میں ضرور شامل هوتا هے ' اور اس طرح جرمني کي عملي قوت کا کوئی جزو بیکار نہیں رهتا ' اور یہ اوسکي ترقي کا ایک عظیم الشان ذریعہ هے -

اجتماع قواء کي اس طبعي سهولت نے جرمني کے لیے وطني فوج کي تنظیم و ترتیب ' بڑے بڑے کارخانوں کے انتظام ' بینکوں ' صنعت گاهوں ' اور کالجوں کے قیام کو نہایت آسان کردیا هے ' اس لیے وہ علم و هنر ' صنعت و حرفت ' دولت و ثروت کا مرکز بنگئی هے - جرمني تمام دول یورپ میں ایک معتدل زندگي بسر کررهي هے - مذهبي حیثیت سے نہ وہ ملحد هے ' نہ ٹھیٹھہ متعصب ' بلکہ وہ نہایت سنجیدگي کے ساتھہ ' عقل و نقل میں تطبیق دینا چاهتي هے -

اسی اعتدال نے اوسکو ایک عجیب و غریب نظام حکومت کا محکوم بنا دیا هے - جرمني نے شخصیت و جمهوریت میں عجیب و غریب رابطۂ اتحاد پیدا کردیا هے - جرمن قوم عنان سلطنت اپنے هاتھہ میں لینا نہیں چاهتي ' بلکہ اوس نے ایک صاحب اختیار اور ذي نفوذ بادشاہ کے هاتھہ میں اپنے سررشتۂ امید کو دیدیا هے - تاهم وہ اس شخصیت کے ساتھہ جمهوریت سے بھي متمتع هو رهي هے ' یعني عنان سلطنت تو بادشاہ کے هاتھہ میں دیدي هے ' لیکن خود بادشاہ کو اپنے هاتھہ میں رکھا هے -

شئون حربیہ

اطالیا کا لائحہ عمل کیا هے ؟

از مسٹر هالبروک جکسن

> امن یورپ کي بنیاد عہدناموں پر قائم هے - هم ان عہدناموں کا احترام دیانت داروں کي طرح کرتے هیں - لیکن اگر کوئی شخص انکو توڑیگا تو هم کو بھی معلوم هو جائیگا کہ همیں کیا کرنا چاهیے ؟
>
> [فرانسسکو کرسپي]

جو سوال میں نے اس مقالہ میں لکھا هے یہ تاریخ یورپ کي اس عظیم الشان اور مجنونانہ ساعت میں ایک سب سے زیادہ اهم سوال هے ' اور اس سوال کے پیچھے جو قول نقل کیا هے اس سے طنز و تعریض کي صدا آتی هے ' کیونکہ یہ قول کرسپي کے ڈپلومیٹک زبان سے نکلا هے ' جو شہزادہ بسمارک کا گہرا دوست اور اهل اطالیا میں سے اس " اتحاد ثلاثہ " کا قطعي حامي تھا ' جسکو آج اطالیا نے بے تکلف توڑ دیا هے -

اطالیا کیا کریگي ؟ اسکا جواب اسوقت تک نہیں دیا گیا هے - مگر مجھے اس میں ذرا شک نہیں کہ اگر اسوقت کرسپي هوتا تو وہ کیا کرتا - یعني گو اس نے یہ ذمہ لیا تھا کہ ضرورت کے وقت اسکا ملک اپنا فرض ادا کریگا ' لیکن ایک ڈپلومیٹ کي حیثیت سے وہ بلا ادني تکلیف " فرض " کي تفسیر " سیاسي مصلحت " کرتا - بهر حال میرا یہ خیال نہیں کہ اطالیا اپنے اس مشہور مدبر کی تائید کرتي -

(کرسپي کے مختصر سوانح حیات)

فرانسکو کرسپي سنہ ۱۸۱۹ ع میں بمقام صقلی پیدا هوا ' اور سنہ ۱۹۱۰ ع میں بمقام نیپلس مرا هے - اس نے اپني اس طویل عمر میں تاریخ یورپ کے بہت سے انقلابات و تغیرات دیکھے هیں -

" الان "

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر جرمن سوار کو " الان " کہتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - جس وقت علم عقاب کے زیر سایہ سواروں کا انسانی سمندر موجزن ہوتا ہے تو اس میں "الان" سے کہیں زیادہ " کرینسیر " "ہسار" "ڈراگون" ہوتے ہیں - (کریسیر ' ہسار ' اور ڈراگون مختلف قسم کے سواروں کے نام ہیں -) .

الان ایک ترکی نژاد لفظ ہے - اس کے معنی "سوار" کے ہیں - یورپین قوموں میں یہ نام سب سے پہلے پول قوم نے اختیار کیا - ایک زمانہ میں فرانسیسی سپاہ میں بھی الان کے چند ریجیمنٹ تھے جو فرانس کے قومی علم "مثامث اللون" کے خدمتگذار تھے ' مگر یہ ریجیمنٹ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہسکے اور بہت جلد انہیں سواروں میں شامل کر دیا گیا -

جرمن سپاہ میں " الان " کم و بیش سنہ ۱۷۴۸ میں روشناس ہوے - جس وقت شروع شروع میں الان جرمن سپاہ میں داخل کیے گئے ہیں ' اس وقت انہوں نے جرمن سپاہ میں کوئی امتیاز خاص حاصل نہیں کیا - بلکہ فریڈرک اعظم موسس جرمن شاہنشاہی تو انکی غیر عسکری زندگی سے اس قدر تنگ آ گیا تھا کہ بالاخر اس نے ان ریجیمنٹوں کو توڑ دیا -

لیکن فریڈرک اعظم کے بعد الان کے ریجیمنٹ دوبارہ ترتیب دیے گئے اور اس مرتبہ انہوں نے ایسے جوہر دکھاے کہ وہ آج تک جرمن سپاہ کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں -

جرمن سپاہ میں الان نے یہ شہرت سنہ ۱۸۷۰ کی جنگ فرانس و جرمن میں حاصل کی - اس جنگ میں وہ جرمن سپاہ میں سب سے زیادہ پیش پیش رہے اور اپنی یکساں بہادری ' جانبازانہ حملہ ' اور فوجی قابلیت و سرگرمی سے سب کی نظروں میں اپنے آپ کو نمایاں اور ممتاز بنا لیا - اس جنگ میں انکی یہ حالت تھی کہ بغیر کسی تنبیہہ و اطلاع کے وہ ایک غیر معلوم مقام سے نکلتے تھے اور دشمن پر ٹوٹ پڑتے تھے - اس وقت انکے جوش و خروش کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر متنفس لڑنے اور مرنے کے لیے ہمہ تن مستعد نظر آتا تھا !

جرمن سپاہ میں " الان " کا نام " بہاری سوار " ہے - کیونکہ دراصل وہ وہی کام کرتے ہیں جو سوار کیا کرتے ہیں - چنانچہ الان کے ریجیمنٹ اصل فوج کے آگے ' آگے چلتے ہیں اور دیدبانی ' عام نگرانی ' تفتیش حالات ' اور انکی اطلاع وغیرہ کا کام کرتے رہتے ہیں جو عموماً سواروں کے کام ہیں -

لیکن انکی کارگزاری اسی پر ختم نہیں ہو جاتی - جب پیادہ فوج واپس ہوتی ہے تو اوس وقت وہی اسکو دشمن کی تعاقب کرنے والی فوج کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں -

امن و صلح کے زمانہ میں ایک الان ریجیمنٹ میں پانچ اسکواڈرن ' اور ایک اسکواڈرن میں ۱۳۵ آدمی ہوتے ہیں ' لیکن جنگ کے زمانہ میں ایک اسکواڈرن میں بجاے ۱۳۰ کے ۱۵۰ آدمی کردیے جاتے ہیں - جب جنگ ہوتی ہے تو ایک ریجیمنٹ کے صرف ۴ اسکواڈرن معیان میں جاتے ہیں - کیونکہ پانچویں ریجیمنٹ میں صرف رنگروٹ اور غیر ترتیب یافتہ گھوڑے ہوتے ہیں - یہ پانچویں ریجیمنٹ ڈیپو بھیجدیا جاتا ہے - ڈیپو میں نہایت سرگرمی اور مستعدی کے ساتھہ فوجی تعلیم دی جاتی ہے - یہاں تک کہ وہ معرکہ آرا صفوں میں شرکت کے قابل ہوجاتی ہیں

ایک جرمن الان کا جواب انگریزی فوج میں زیادہ تر انگریزی نیزہ باز (لانسر) کو سمجھیے - دونوں کی وردیاں بہت ہی مماثل و مشابہ ہوتی ہیں ' بلکہ درحقیقت " نیزہ باز " کا خود جسکو صحیح طور پر ٹوپی کہنا چاہیے ' الان ہی کے سر کی پوشاک کی نقل ہے - دونوں فوجیں ڈبل بریسٹ ٹیونک (دھرے پردے کی صدریاں) اور گہرے گہرے رنگ کے پائجامے پہنتی ہیں -

اسلحہ میں الان کے پاس تیغ ' نیزہ ' قرابین ' یا طپنچہ ہوتا ہے - تاہم اسکا اصلی ہتیار نیزہ ہی ہے - الان بالاوسط شہسوار ہوتے ہیں - انکی نشست اور گرفت دونوں عمدہ ہوتی ہے - البتہ انکی زینیں کسیقدر تکلیفدہ وضع کی ہوتی ہیں جنکی وجہ سے اکثر گھوڑوں کی پشتیں زخمی رہتی ہیں -

(کام اور ڈسپلن)

ہر جگہ سواروں کو پیادوں سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے - اس کلیہ سے الان بھی مستثنی نہیں - جاڑا ہو یا گرمی ' ہر موسم میں اسے صبح ۶ بجے سے چند منٹ بعد پریڈ میں حاضر ہونا پڑتا ہے ' اور پھر شام تک وہ اصطبل اور ڈریل میں لگا رہتا ہے - اسکے بعد بھی اسکا کام ختم نہیں ہو جاتا - کیونکہ رات کو اسے لیکچر سننے کیلیے جانا پڑتا ہے جو افسران فوج فن جنگ پر دیتے ہیں -

ان لیکچروں کا موضوع اگرچہ فن جنگ ہوتا ہے ' مگر وہ درحقیقت مسائل جنگ تک محدود نہیں ہوتے - انمیں تاریخ جنگ اور فن جغرافیہ وغیرہ کا حصہ بھی ہوتا ہے -

ایک الان رنگروٹ کو سب سے پہلے جو شے سیکھنا پڑتی ہے ' وہ اپنے ریجیمنٹ کا ماٹو ہے - اسکے بعد اسے یہ سکھایا جاتا ہے کہ تمہیں قیصر اور ملک کی راہ میں جان دینے کیلیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے !

تمام جرمن سپاہیوں کی طرح الان کو بھی قسم کھانا پڑتی ہے کہ وہ ہر وقت قیصر کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے مستعد رہیگا - البتہ امن و صلح کے زمانہ میں اس الان کو حلف اٹھانیکی ضرورت نہیں پڑتی جو مقام " بیوریا " میں پیدا ہوتا ہے -

یہ خیال کہ بالاوسط الان نیم وحشی اور نیم " یاہو " ہیں نہایت درجہ تمسخر انگیز اور بے بنیاد ہے - یقیناً جب خونریزی اور دشمن کے مقابلہ میں اپنے وطن کے لیے معرکہ آرائی انہیں مشتعل کردیتی ہے ' تو اوس وقت وہ استعارہ کے طور پر نازک اندام خاتونوں کی طرح بکری کی کہال کے دستانے نہیں پہنتے - مگر یہ کچھہ انہی کی خصوصیت نہیں ہے - ہر سپاہی خواہ وہ کسی قوم کا ہو ' ایسے وقت میں یہی کرتا ہے - اگر جنگ نہ ہو تو پھر الان خوش اطوار ' نرم طبیعت ' اور فرماں بردار انسان ہے -

جرمنی کے ہر ریجیمنٹ میں ڈسپلن نہایت سخت ہے - اس موقع پر بھی الان کے دستے اس سختی سے مستثنی نہیں - نن کمیشنڈ افسروں حتی کہ کارپورل اور سارجنٹ تک کو سزا و جزا دینے کا اختیار ہے - اگر ایک عام سپاہی کسی افسر سے شکایت کی جرأت کرتا ہے تو اس شکایت کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکے ساتھہ بد سے بد تر سلوک کیا جاتا ہے -

الان ریجیمنٹ کو صفائی کی نہایت شدید تاکید ہے - اگر پریڈ کے وقت کسی الان سپاہی کے پرتلے یا بٹن پر گرد و غبار کا ایک دھبا بھی ہو یا کوئی بٹن ڈھیلا ہو تو یہ ایک سنگین جرم قرار پائیگا اور اسکی قرار واقعی سزا دیجائیگی - الان سپاہیوں کے کئی کئی گھنٹے روز اپنے بکلس ' پرتلے ' اور جوتے وغیرہ کے صاف کرنے میں صرف ہوجاتے ہیں - وہ اپنے بوٹ پر اسقدر پالش کرتا ہے کہ آئینہ کی طرح چمکنے لگتا ہے -

وقت بھي رومه كي وفادار معتقد تھي، ممكن تھا كه كسي وقت اسے ايك حامي فديه كا دور تمثيل كرنا پڑتا -

اسيطرح حكومت كي مخالفت بھي اچھي طرح "مصلحت" كي بنياد پر قايم تھي - غرض فرانس پر اعتماد كي كمي نے جو نپولين كے وقت سے وراثتاً چلي آ رهي تھي، اور شمالي افريقه ميں فرانس اور اطاليا كے منصوبوں كي وجه سے پيچيده هوگئي تھي، اطاليا كے ليے ايك مركزي طاقت كے ساتھه اتحاد كي ضرورت پيدا كردي -

روس اور انگلستان دونوں كے ساتھه يه اتحاد نا ممكن تھا، كيونكه دونوں ملكوں ميں فرانس كے متعلق دوستانه جذبات ترقي كر رهے تھے - آسٹريا سے يه كام ليا جاسكتا تھا مگر جمهور پسند اس قسم كے اتحاد كو غير طبعي قرار ديتے - جرمني جو فرانس اور روس كي دوستي كے مقابله ميں اپنے استحكام كيليے مضطرب تھي، يه چاهتي تھي كه ايك ايسا اتحاد هو جس ميں آسٹريا كي دوستي بھي شامل هو - بسمارك نے اس قسم كے اتحاد كا اراده كرليا تھا، اور اسكي تكميل كيليے وه هر ڈپلو ميٹك اور سياسي چاليں چلتا رها -

اس نے آسٹريا كے دل ميں پاپا كے ساتھه اطالي طرز عمل كے خلاف ايجيٹيشن كا خيال پيدا كيا، اور اسكے ليے ايك اخباري معركه برپا كيا، جسميں اس نے اس امر كي طرف اشاره كيا كه اطاليا كي حالت متزلزل اور بر سر انقلاب هے - شاه هيمبرٹ نے پروشين ڈپلو ميسي كے خلاف جنگ كي، مگر آخر ميں اسكے ارباب سياست بسمارك كي آهني ترغيبات سے مغلوب هوگئے اور سنه ١٨٨٢ع ميں عهدنامه پر دستخط هوگئے -

اس عهدنامه كے ابتدائي سال خوشگوار نه تھے - كيونكه " اتحاد ثلاثه " هردلعزيز نه تھا - اس نے يه فرض كرليا تھا كه فديه كي تحريك كو دبايا جائے - اس نے فرانس كے ساتھه مفاهمت كي راه ميں لا ينحل مشكلات پيدا كيے اور انگلستان كے ساتھه مطلوب و مرغوب دوستي كو دشوار كرديا -

پانچ سال كے بعد يه اتحاد ٹوٹگيا مگر اسكے بعد اطاليا كے ليے چند مراعات كے ساتھه پھر اس عهد نامه پر دستخط هوے -

اس عهدنامه پر دوباره دستخط كے ٤ ماه بعد كرسپي وزير اعظم هوگيا - كرسپي اهل اطاليا ميں سے اس عهدنامه كا شديد ترين مويد تھا - وزير اعظم كي حيثيت سے اسكا اولين كام يه كيا كه وه اس عهدنامه كے متعلق گفتگو كرنيكے ليے بسمارك سے ملنے گيا، اور اسكے بعد سے اس نے هميشه اس موضوع پر اور اسكے همرشته مسئله يعني تحريك فديه كے متعلق جب كبھي كچھه كہا تو وه پروشيا كي زبان سے كہا - ذيل ميں كرسپي اور بسمارك كي باهمي گفتگو كا ايك حصه درج هے :

كرسپي لكھتا هے كه ايك دن شام كو هم لوگوں كي باتوں ميں سنه ١٨٦٦ع كي جنگ كا ذكر آگيا - ميں نے ان سے (بسمارك) يه پوچھا كه " ٹريسٹ پر قبضه حاصل كرنيكے ليے اطاليا كي كوششوں كي تائيد ميں آپ نے كبھي آواز كيوں نه بلند كي ؟ " انهوں نے جواب ديا كه وه اس سرزمين كي حوالگي كے مسئله پر نپولين اور فرانسس جوزف نے بحث كي تھي، اور انهي دونوں شهنشاهوں نے صلح سے پہلے اور هماري مداخلت كے بغير اسے طے كرليا تھا " كرسپي كہتا هے كه يه دلائل ظاهر هے كه سنه ١٨٦٦ ميں نپولين كي همارے معاملات ميں مداخلت ايك بڑے اتحاد اطاليا كے ليے پھر آفت انگيز هوئي - اس معامله ميں نه پروشيا آزادي سے كچھه كرسكتي تھي اور نه هم خود هي كچھه كرسكتے تھے - ونيشيا صرف اس بناء پر ديديا گيا كه وه انتظامي سرحد ميں داخل هے، اور اسطرح هم جنوبي الپس پر قبضه كرنے سے محروم كرديے گئے -

كرسپي سرحد آسٹريا و اطاليا كي پيش نظر تحديد ثاني كا مويد رها، اور تحريك فديه كي هميشه همت شكني كي - آخر عمر ميں وه ڈپلو ميسي كو ايجيٹيشن پر ترجيح ديتا تھا، بلكه وه تو يہاں تك بڑھگيا تھا كه اس نے اپنے دل ميں يه اميد قائم كر ركھي تھي كه جب سنه ١٨٩٢ع ميں عهدنامه كي تجديد هوگي تو وه اسميں سرحد كے تصفيه كے متعلق ايك دفعه رو شناس كريگا، اور غالباً اگر اسكے هاتھه سے حكومت نكل نه گئي هوتي تو وه يه كرليتا - كرسپي ايسا شخص نه تھا كه اپني پشت پر قوم كو محسوس كيے بغير ايسي روش اختيار كرتا - يه واقعه هے كه اطالي قوم بڑي حد تك تحريك فديه كي حامي هے، اور وه كبھي بھي اتحاد ثلاثه كي پرجوش مويد نه تھي -

(كرسپي كي اپنے اهل وطن كو نصيحت)

" ميموائرس " كے مولف نے كرسپي كو وطن پرست ثابت كرنے كي تكليف اٹھائي هے - مگر هميں يه كبھي نه بھولنا چاهيے كه كرسپي كي زندگي كا آغاز ايك وطن پرست كي حيثيت سے هوا اور انجام ايك سياسي كي حيثيت سے - اسليے خواه اسكے خيالات كچھه هوں مگر اسے ايك "مخلص" كے بدلے "فرصت جو" اور عمده موقع كا متلاشي سمجھنا چاهيے - اسكے به فرصت جويانه ميلانات ايك فديه كے مخالف تقرير ميں ظاهر هوتے هيں جو اس نے سنه ١٨٨٩ ميں دي هے - اس تقرير ميں اسنے عهد ناموں كے صلح سازانه انجام پر زور ديا هے، مگر تاهم وه سياسي چالاكي سے يه كہتا هے :

" قوميت كے لحاظ سے يه امر نهايت ضروري هے كه بهترين مناسب موقع كا انتخاب كيا جاے - ليكن يه بات ياد ركھنا چاهيے كه جب كبھي جنگ كے وجه سے يورپ كے نقشه ميں تغيرات هوں تو اس وقت اس سوال كو دوباره زنده هونا چاهيے -

اطاليا كو كسي بات كا خوف نہيں هے - اسے دينا كچھه نہيں، البته لينا اور ملنا بهت هے - ليكن جبكه ان اصول كي حيات بخشي هر محب وطن ميں هوني چاهيے - (ممبروں كي نشستوں كي طرف اشاره كركے) خواه وه ان بنچوں پر هوں (وزراء كي بنچوں كي طرف اشاره كركے) يا خواه ان بنچوں پر تو اسكے ساتھه هي يه بھي هے كه وه چوتھي كي صفت، جسكي حكومت سلطنت اور ارباب سلطنت دونوں پر هوني چاهيے " احتياط " هے "

آج ٢٥ سال گزر چكے هيں اور انكے ساتھه بهت سے اختلافات بھي ختم هوگئے هيں - اطاليا فرانس كو اب ايك خطرناك همسايه نہيں سمجھتي -

دوستي كے جتنے اسباب كبھي هوے هيں انگلستان اور اطاليا كي باهمي دوستي كے ليے اس سے زياده اسباب موجود هيں ايك طرف تو جنگ بلقان روس سے كسي نزاع كے بغير ختم هوگئي هے اور دوسري طرف آسٹريا كے قبضه ميں جنوب " ٹررانل " " ٹريينٹو " هے اور العاق " هرزگونيا " " بوسينا " كي وجه سے " اڈرياٹك " اسكي طاقت اور مستحكم هوگئي هے - اسكے علاوه امن يورپ كو اس عهد نامه كے اصلي دستخط كرنے والے نے توڑا هے جو اطاليا سے محض حفظ امن كے ليے كيا گيا تھا - غرض اگر اطاليا محتاط هے تو وه اپنے مشير كرسپي كي طرح آسٹريا ميں " غير مفدي اطاليا " پر نظريں جمائے هوے اختتام جنگ كا انتظار كرتي رهيگي ورنه احتياط كے بدلے جرأت و همت سے كام ليا تو پھر وه يورپ كي مهذب فوجوں كے ساتھه هوگي اور عزت كے ميدان ميں اپنا كھويا هوا ملك واپس ليگي -

اور غیر مانوس زبان بولنے والے حکم رانوں کی محکومی کی قید سے آزاد نہ ہونگے، اسوقت تک ان ٦۰ یا ۷۰ ملین انسانوں میں سے کوئی شخص بھی سیاسی یا اجتماعی حیثیت سے خوش نہیں رہسکتا -

اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ جب تک ان لوگوں کی معقول طریقہ سے تسلی نہ ہوجائیگی، اسوقت تک یورپ کا امن مشکوک اور غیر یقینی رہیگا - غرض در اصل یہی خطہ ہے جس پر فرانس، جرمنی، انگلستان، اور اطالیا کے امن کا انحصار ہے -

اسلیے یورپ کے نئے نقشے کی ترتیب اور جنوب و مشرق یورپ میں قیام امن و آشتی کا اثر کروروں انسانوں کی زندگی پر پڑیگا - خواہ یہ اثر اچھا ہو یا خراب -

(قوم کی ایک خونخوار شکل)

اس نئے نقشے کی ترتیب اور قیام امن و آشتی میں جن امور سے بحث کرنی ہے، وہ ایسے عظیم الشان ہیں کہ انکے مقابلہ میں زید یا عمر کے قتل کے واقعات ایک نظر میں غایب ہوجانے والے نقطے کے برابر ہیں -

ایک بادشاہ کا قتل جو اپنے انسانوں کے معاملات عشق و محبت کے تابع تمام قوم کی قسمت کو کرنا چاہتا ہو، اور وہ بھی قوم کے ہاتھوں سے نہیں، عام جماعت کے ہاتھوں نہیں، بلکہ چند افسروں کا فعل جو اسیقدر محب وطن تھے جسقدر ظالم تھے - یا سازش کا ایک جال جسنے فردینند کو قتل کیا - ان میں سے کسی شے کو بھی ان کئی ملین سرویوں کی آزادی کی راہ میں حائل نہ ہونا چاہیے، جو اسیطرح بے گناہ ہیں جسطرح کہ ولنشائر کا ایک کسان !

ایک زمانہ میں ہر قوم کی شکل خونخوار و مجرمانہ ہوتی ہے - اہل برطانیہ و امریکہ جو سرویا کے قتل اور بلغاریا کے قتل عام پر اسقدر وحشت و خوف کا اظہار کررہے ہیں، اگر یہ تصنع نہیں تو انہیں اسکاٹلینڈ، آئرلینڈ، اور ریڈ انڈین کی تاریخ سے ناواقف محض ہونا چاہیے - اگر سرویا میں سازش قتل کی پرورش کی جارہی تھی، تو کیا آئرلینڈ اور امریکہ میں فینی این (مخفی آئرش سوسائٹیوں کے ممبر) نہ تھے ؟

پھر فونیکس پارک کے اعلی پیمانہ پر تنظیم یافتہ قتل کی وجہ سے ہم انگریزوں نے نہ تو آئرلینڈ کو ہمیشہ کے لیے آزادی سے محروم کیا اور نہ امریکہ سے جنگ کی -

ہم اہل انگلستان و امریکہ جسقدر جلد اپنے اپنے دل تمام سروی قوم کے خلاف اس منافقانہ سخن سازی سے خالی کرلینگے جسکی وجہ چند ہولناک واقعات ہیں اور جو بربری ہنگاموں میں ناگزیر ہوتے ہیں، اسیقدر جلد ہم ان لوگوں کو ترقی اور آزادی میں مدد دیسکینگے، اور یہی ایک ضمانت ہے جو آیندہ بربری حرکات کے عدم امکان کے لیے ہوسکتی ہے -

اگر تم لیبژ میں خانماں سوزی و خونریزی کی وجہ سے تمام جرمن زبان بولنے والی قوم کے خلاف (جسکی تعداد ۷۰ - ملین ہے) بغض و عداوت اور بے رحم انتقام کی قسم کھالو، تو یہ تمہارا فعل عین انصاف اور بالکل بجا ہے - لیکن اسیطرح دوسری قوموں کو بھی سمجھنا چاہیے - مظلوم قومیں اور ستم کشیدہ نسلیں غضبناک ظلم کے قلعے ہوتی ہیں - یہ جنگ متحرک تصاویر کا تماشہ نہیں ہے - اس مرقع میں ملکہ ڈراگا اور آرچ ڈیوک فردینند کی تصویریں نہیں ہیں - ایک مدبر کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ گذشتہ باتوں کا انتقام لیا کرے، بلکہ اسے حال کے امکانات اور مستقبل کی امیدوں پر بحث کرنی چاہیے !

(اولین بلقان لیگ)

اسوقت ایک واضح امکان یہ ہے کہ بلقان لیگ دوبارہ زندہ کی جاسکتی ہے، اور ان دوبارہ اٹھنے والی قوموں کی امیدوں میں اور اپنے مصالح میں تطبیق دیجاسکتی ہے - اس کار خیر میں انگلستان ایک کار فرما اور براہ راست دور تمثیل کرسکتا ہے - بلقان لیگ کی شکست تمام دنیا میں آزاد خیال راہوں کیلیے ایک گہری مایوسی تھی -

مگر یہ ایسی مصیبت نہیں کہ دور نہ ہوسکے - اتفاق تعجب انگیز تھا - افتراق تعجب انگیز نہ تھا - اور اس افتراق کی وجہ سرویا کی مخالفت تھی جو اسکے دشمنوں کے طرف سے نہیں بلکہ اسکے دشمن آسٹریا کی طرف سے ہوئی تھی -

اب آسٹریا کا خیال نہیں رہا - اسوقت رومانیا اور بقیہ تینوں سلطنتوں کیلیے ہمارے ساتھہ عام اتفاق اور یکجائی عمل کے ساتھہ کام کرنے میں واضح اور معقول فائدہ ہے -

یونان کے لیے اپیرس، جزائر ایجین، اور قبرص (ہم اسکو چھوڑ سکتے ہیں) میں کافی معاوضے موجود ہیں - بلغاریا میں مقدونیہ کی نہاضانہ اصلاح کا کام موجود ہے اور شمال کی دو سلطنتوں کی طبیعی توسیع ابھی ظاہر ہوچکی ہے - ان ریاستوں کو ہماری طرف سے ہوکے متحدہ طور پر کسی کارروائی سے جو شے مانع ہوتی ہے، وہ درحقیقت صرف بے اعتمادی اور عداوت ہے جو پہلی بلقان لیگ کی شکست کی وجہ سے ہنوز باقی ہے - وہ جلد باہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرینگے - لیکن وہ انگلستان پر بخوشی اعتماد کرینگے (؟) وہ اب ایک ایسی کانفرنس میں بخوشی بیٹھینگے جسمیں انگلستان، روس، اور اطالیہ کے قائمقام ہوں، اور انکو یہ یقین دلایا جاے کہ یہ فیصلہ دائمی ہوگا اور پھر ایک ہی دن میں انکیے پیش اندیشیدہ حدود کے ہر امر کو طے کردیا جایگا - وہ ایسی صلح بخوشی کرینگے جو ایک صدی تک قائم رہے -

انگلستان مصالحت کرانیکے علاوہ کچھہ اور بھی کرسکتا ہے - وہ انہیں مالی مدد دیسکتا ہے اور اسطرح آسٹریا اور جرمنی پر عقب سے حملے کیلیے ۲ یا ۷ لاکھہ جنگ کے خوگر سپاہیوں کی کمک مل سکتی ہے -

(اطالیہ اور موجودہ جنگ)

اسکے علاوہ اگر بلقان لیگ پھر قائم ہوگئی تو یہ بمشکل ممکن ہوگا کہ اطالیا اس جنگ میں شرکت سے انکار کرے - کیونکہ جب سروی " ڈیلمیشیا " میں ہونگے تو اسوقت اطالیوں کو ٹریست اور نییوم میں داخلہ سے باز رکھنا بمشکل ممکن ہوگا اور روسی سیلاب کو برلن تک راستہ ملنے سے بہت پہلے (جسکا انتظار سرگرمی کیساتھہ ہو رہا ہے) اسکی جنوبی حملہ آور فوجیں رائنا میں ہونگی -

اس جنگ کے محدود رہنے کا زمانہ گیا - اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ ہر وہ سپاہی جو میدان جنگ میں لڑنے جاتا ہے، یورپ کی جانکنی کی مدت کا ایک حصہ کم کردیتا ہے -

یہ بلقان لیگ کے صرف جنگی فوائد نہیں ہیں جنکا مجھے اسقدر خیال ہے - دوبارہ زندہ ہونیوالے یورپ کیلیے صلح کی ایک بلقان لیگ کی شدید ضرورت ہے - بلکہ یہ لیگ تمام عالم کے اطمینان کیلیے بھی ضروری شے ہے - (باستثناے عالم اسلامی - الہلال) میں پھر کہتا ہوں کہ قطعاً اس بلقان لیگ کی ضرورت ہے - اگر ولنشائر کے کسان کو امن و امان کے ساتھہ اپنی بھیڑوں کے گلے چرانا ہیں - اگر لوگوں کو چکاگو اور بوکوھیما میں خوشحال اور کامیاب ہونا ہے، تو شاید " بلقان لیگ " کافی طور پر وسیع نہیں - کیونکہ جزیرہ نماے بلقان میں روماینا نہیں ہے - اگر یہ فیصلہ دیرپا ہونے والا ہے تو اسمیں اطالیا کو بھی ضرور شریک ہونا چاہیے -

اگر یورپ کا فیصلہ آزادانہ اصول پر کیا گیا تو اسکی وجہ سے ۲۰ ملین آبادی کی یہ مختلف سلطنتیں پیدا ہوجائینگی، جنمیں سے کوئی بھی تنہا اپنی حفاظت کے قابل نہ ہوگی البتہ مجموعی حیثیت سے وہ دنیا کی قوی ترین طاقت ہونگی - اسکے ساتھہ یہ بھی ظاہر ہے کہ باہم ایک عام رابطہ اور مفاہمت کے ذریعہ وابستہ ہوجائینگی -

(غـذا اور تنخـواہ)

مجموعی حیثیت سے جرمن سواروں کو بری غذا نہیں ملتی - جب وہ ایکٹو سروس پر ہوتا ہے (یعنی جب وہ کام کرتا ہے مثلاً جنگ میں لڑ رہا ہے یا نمایشی جنگ میں شریک ہے) تو اسے راشن مفت ملتا ہے - ایسے زمانہ میں ڈیڑھ پونڈ روٹی یا بسکٹ' ساڑھے تیرہ اونس گاے کا گوشت' ساڑھے تین پونڈ آلو اور کافی ملتی ہے - یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا راشن ہر وقت اور ہر حالت میں مہیا نہیں ہوسکتا - خصوصاً شدید جنگ میں کہ بسا اوقات کمسریٹ کی گاڑیاں کہیں کی کہیں نکلجاتی ہیں ' اور کبھی تو دشمن کے ہاتھہ لگ جاتی ہیں -

ایسے وقتوں میں اسے اپنے " آہنی راشن " سے کام لینا پڑتا ہے - یہ آہنی راشن چھوٹا سا ٹین کا ایک ڈبا ہوتا ہے جس میں گوشت ترکاری خشک کی ہوئی بند ہوتی ہے - یہ ڈبا ہر سپاہی کے ہمراہ رہتا ہے - گرم پانی ' ایک چٹکی آٹا ' اور تھوڑا سا نمک' اچھا خاصا مزیدار سالن تیار ہوگیا !

ایک الان سپاہی کو روپیہ پس انداز کرنے کے مواقع بہت کم ملتے ہیں' کیونکہ غذا' وردی' اور دوسری مدوں کے جبریہ وضع کرنے کے بعد اسکے پاس صرف دو پنس (ایک پنس ایک آنے کا ہوتا ہے) کے پیسے بچتے ہیں - تاہم بیئر اور تمباکو سستی ملتی ہے - البتہ جو والدین اپنے لڑکوں کو بہت چاہتے ہیں' وہ اس عزت کے صلے میں جو انہیں لڑکے کے الان ہونیسے حاصل ہوتی ہے' اسکی جیب میں کبھی کبھی چند " پفین اگ " ڈالدیتے ہیں - پفین تانبے کا ایک جرمن سکہ ہے جو پینی کے برابر ہوتا ہے -

(مـدت خدمت)

۱۷ سے ۴۵ سال تک ہر کام کرنے کے قابل جرمن کیلیے فوجی خدمت لازمی ہے - عام حالات میں ۲۰ برس سے پہلے فوجی تعلیم شروع نہیں ہوتی - اگر کوئی شخص الان فوج میں داخل ہوتا ہے تو اسے ۳ سال تو رینکس (عام سپاہیوں) میں اور دو سال سروس (خدمت) میں رہنا پڑتا ہے -

اسکے بعد وہ " لینڈ وہیر " میں آتا ہے - یہاں وہ ۵ - سال تک رہتا ہے - اسکے بعد وہ ۸ سال تک " سکنڈ ڈویژن " میں رہتا ہے اور وہاں سے " لینڈ اسٹرم " میں آتا ہے - جب ۴۵ سال کی عمر ہوجاتی ہے تو پھر اسکی مدت خدمت ختم ہو جاتی ہے اور اپنی دنیاوی زندگی بسر کرنے کیلیے آزاد ہوجاتا ہے -

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

ہفتہ وار الهـــلال کی ایجنسی میں نہایت معقول ہے

درخواست میں
جلدی کیجیے - دعوة حق کے اعلی اور
هـدایت اسـلامی
کی تبلیغ سے بڑھکر آج کوئی مجاهدۂ دینی نہیں ہے -
اسپر نفع مالی مستزاد !

بلقـــان کا عقدۂ لا ینحـــل

انگلستان کے مصالح و ضروریات اور اقوام بلقانیہ کے حوصلے

بلقان لیگ کی دوبارہ احیاء کی سعی

از : کاتب شہیر ایچ - جی - ویلس

بلقان کی ریاستیں کبھی بھی کوئی مستقل مسئلہ نہ تھیں' بلکہ ہمیشہ سے انکی حیثیت ضمنی و تبعی رہی ہے - یعنی ایک اور مسئلہ ہے جسکی وہ ایک جزو رہی ہیں - یہی وجہ ہے کہ آج تک کوئی شخص اس مسئلہ کا ایسا کاغذی حل بھی پیش نہ کرسکا' جسے دوسرا شخص بھی قبول کرسکتا -

اصل یہ ہے کہ معاملات بلقان کو طے کرنے کی کوشش کرنا اور طے کرتے وقت آسٹریا ہنگری کی شاہنشاہی کو نظر انداز کردینا بالکل ایسا ہے' جیسے کسی اسپتال کے چند مریضوں پر بحث کرنا مگر کسی کے سر' کسی کے شانے' کسی کے پیر' اور کسی کے پیٹ کو نظر انداز کردینا - کیا ایسی بحث لائق قبول ہوسکتی ہے ؟

بلقان اور آسٹریا ہنگری کے باہم ارتباط و وابستگی کی یہ حالت ہے کہ اہل سرویا کا بڑا حصہ اور اہل رومانیا کی ایک کثیر تعداد آسٹریا ہنگری میں رہتی ہے - آسٹریا بحر ایڈریا ٹک کی طرف سرویا کی ترقی کی راہ میں ایک پتھر ہے - یہی پتھر ہے جسکی وجہ سے سرویا کو بلغاریا سے نا گوار جنگ کرنا پڑی -

مگر اب شاید ہر شے بدلگئی ہے - اب انگریزوں کو آسٹریا ہنگری کے احساسات کے متعلق کسی قسم کی تکلیف گوارا کرنے کی ضرورت نہیں - اب ہماری مصلحتیں بلکہ شدید ضرورتیں بلقانی قوموں کے حوصلوں کے ساتھہ کوچ کررہی ہیں -

(سرویا اور بلغاریا)

ہمیں پہلے ان چند لغو اور بے معنی خیالات کو صاف کرلدنا چاہیے جنکو بہت سے اچھے آدمی بھی ان ریاستوں میں سے دو ریاستوں کے متعلق یقین کرتے ہیں - آجکل کچھہ فیشن سا ہوگیا ہے کہ جب کبھی بلغاریا اور سرویا کے متعلق کچھہ لکھا یا کہا جاے تو اسطرح کہ گویا یہ دونوں قومیں مایوس کن طور پر بربریۃ' جرائم پیشگی' اور حب وطنی میں یوروپین قوموں کی رفاقت کے نا قابل ہیں - سرویا کے متوفی بادشاہ اور ملکہ کے قتل سراجیوا کی خونریزیاں ' بلغاریا کی سرویا پر سفا کیاں ' مقدونیہ میں عہد جنگ کی بے پایان بربریت و ستم کاری' ان امور کو دوبارہ منعقد ہونے والی " سرویائے عظمی " دوبارہ پیدا ہونے والی بلغاریا ' اور حسب سابق پھر قائم ہونے والی بلقان لیگ کے خلاف بہت زیادہ وزن پیدا کردیا جاتا ہے -

اب ان جرائم و مظالم سے گذر جانے کی کوئی صورت نہیں' تاہم اسوقت دنیا کے سامنے جو عظیم الشان تنقیحیں پیش ہیں' ان میں ان واقعات کو انکی واجبی حد تک رہنا چاہیے اور اس سے آگے نہ بڑھنا چاہیے -

* * *

آسٹریا میں اہل سرویا کی کل تعداد ۱۰ ملین ہے - اہل رومانیا کی تعداد بھی اسیقدر ہے - اہل بلغاریا غالباً ۷ ملین ہیں - زیش اور سلافی ۶ یا ۷ ملین ہیں - مگر ۱۰ ملین سے زاید نہیں ہیں - اسیطرح اہل روتھنیا بھی اسوقت ۴ ملین ہونگے -

یہ امر ہر انگریز کے لیے ظاہر ہے کہ جب تک یہ لوگ اجنبی

گولی اور شے) اس میں اور توپ کے گولوں میں یہ فرق ہے کہ توپ جب گولہ پھینکتی ہے تو وہ اوپر کی جانب جاتا ہے - اگر اسکی رہ طویل ہو تو ۲۵ سو فیٹ تک بلند ہوسکتا ہے اور پھر نشانہ پر لگنے کے لیے نیچے کی جانب اترتا ہے -

لیکن تارپیڈو کی حالت اس سے مختلف ہے - وہ تارپیڈو کی نلکی کے ذریعہ یا کسی اور طریقے سے پھینکا جاتا ہے - مگر توپ کے گولے کی طرح اوپر کی جانب نہیں جاتا بلکہ نکل کے تھوڑی دیر ٹھہر جاتا ہے اور اسکے بعد پانی کے اندر ہی اندر چلا جاتا ہے - پانی کے عمق کی مقدار پھینکنے والے کی راے و تجویز پر موقوف ہے - وہ جسقدر عمیق پانی میں چاہے تارپیڈو کو لیجاسکتا ہے اور اپنا کام انجام دیسکتا ہے - لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف پھینکنے والے کا ارادہ ہی اس بارے میں کافی نہیں ہے' بلکہ اسکے ساتھہ خود تارپیڈو کی ساخت میں بھی اسکی رفتار و عمق کی پوری استعداد ہونی چاہیے - اگر اسکی مشین اسطرح نہیں بنائی گئی ہے کہ وہ مختلف درجہ کے عمق میں تارپیڈو پھینک سکے تو تارپیڈو پھینکنے والے کا محض ارادہ کچھہ نہیں کرسکتا -

تارپیڈو اور گولے کا ایک اصولی فرق تو یہ تھا - دوسرا اساسی فرق یہ ہے کہ گولے کی سرعت رفتار کا دارو مدار ان آتشگیر مادوں کی قوت و ضعف پر ہے جو اسے توپ کے دہانے سے نکالتے ہیں - لیکن تارپیڈو اپنی سرعت رفتار کے لیے اس قسم کے مادوں کا محتاج نہیں ہے - خود اسکے جسم کے اندر بھی پروپلنگ مشین ہوتی ہے - یہی مشین تارپیڈو کو باہر نکالتی ہے اور اسکی قوت و ضعف پر تارپیڈو کی سرعت و سستی رفتار موقوف ہے -

تارپیڈو کی ابتدائی حرکت خواہ دبی ہوئی ہوا کے ذریعہ سے ہو (جیسا کہ تارپیڈو ٹیوب میں ہوتا ہے) یا بارود کے ذریعہ ہو' دونوں حالتوں میں جب تارپیڈو نکلتا ہے تو پانی سے ٹکراتا ہے - اس تصادم سے ایک پرزہ ہٹ جاتا ہے جو پہلے ایک قسم کی روک کا کام کرتا تھا - اس روک کے ہٹ جانے سے انجن چلنے لگتا ہے اور بعض مخفی انتظامات کے ذریعہ (جو ایک بحری افسر کی ایجاد ہیں) ایک شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے - اسی حرارت کی وجہ سے دبی ہوئی ہوا کی مقررہ مقدار تارپیڈو کو بہت دور تک لیجاتی ہے -

(تارپیڈو ٹیوب)

اس مضمون میں آپ تین تصویریں دیکھتے ہیں - یہ ایلسرک تارپیڈو ٹیوب ہیں - " تارپیڈو ٹیوب " سے مراد وہ نلکی ہے جو تارپیڈو کے گولے کو دشمن کے جہاز پر اتارتی ہے -

تارپیڈو ٹیوب پہلے کہربائی طاقت سے چلتی تھی مگر اب پانی کے زور سے چلتی ہے - یہ آبی طاقت اسکے لیے یا تو جہاز مہیا کرتا ہے یا برقی اور دستی پمپ کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے - اس پمپ کے ذریعہ فی مربع انچ ۱۵۰۰ پونڈ تک دباؤ پیدا کیا جا سکتا ہے - بالفاظ واضح تر پمپ کے ایک مربع انچ پانی کا دباؤ اس شے کے دباؤ کے برابر ہوتا ہے جسکا وزن ۱۵۰۰ پونڈ ہے !

تصویر نمبر [۳] : تارپیڈو کی مشین میں ہوا بھری جارہی ہے !

اس پمپ کے لیے بڑی طاقت ضروری نہیں ہے - چار آدمی اگر ہاتھہ سے چلائیں تو اتنا دباؤ پیدا ہوسکتا ہے جو اس مشین کے تمام کاموں کو کافی سرعت کے ساتھہ انجام دیگا (دیکھو تصویر نمبر ۳ - اسمیں تین آدمی ہوا بھر رہے ہیں)

پہلی تصویر میں مشین کے پہلو کی طرف ایک دروازہ سا نظر آرہا ہے - یہ دروازہ بھی پانی کی طاقت سے بند ہوتا ہے - یہاں ایک چونگا ہے جو پانی کی طاقت سے تار کی رسی پر حرکت کرتا ہے - رسی کے سرے چند چرخیوں پر سے گزرتے ہوے دروازے کے کنارے آکے مل جاتے ہیں -

ایک شکنجہ اس دروازہ کو روکے رہتا ہے' اور وہ بھی پانی ہی کی طاقت سے حرکت کرنے والے چونگوں پر متحرک ہوتا ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ جب تک دروازہ اچھی طرح بند نہ ہوجائے اسوقت تک یہ شکنجہ نیچے نہ گرے - چند سوراخ اسطرح بنائے گئے ہیں کہ شکنجہ گرنے نہیں پاتا -

(یہ مشین کیونکر گولہ باری کرتی ہے ؟)

اس مشین میں پانی کی طاقت سے چلنے والا چونگا ہوتا ہے چونگے کے ساتھہ ایک ریک ہوتا ہے (ریک میکنکس کی اصطلاح میں ایک سیدھی یا خفیف سی ٹیڑھی سلاخ ہے جسکے ایک جانب دانت بنے ہوئے ہیں تاکہ دندانہ دار پہیوں کے اندر کام کرسکے) ریک ایک دندانہ دار پہیے کو گھماتا ہے اور وہ ایک دوسرے دندانے دار پہیے کے ذریعہ ایک زنجیر سے وابستہ ہے - زنجیر ایک شیفٹ کو کھینچتی ہے - شیفٹ سلاخ کا ایک ٹکڑا ہے جسکے ایک سرے پر دندانہ دار پہیا جڑا ہوتا ہے - یہ آخری پہیا ایک دوسرے ریک سے ملا دیا گیا ہے - یہی ریک اندر کی نلکی کی چوٹی پر بھی نصب ہے - جب ریک گھومتا ہے تو اسکی گردش سے یہ نلکی اندر یا باہر آجا سکتی ہے -

جس شیفٹ کا ابھی ذکر کیا گیا ہے' وہ ایک دوسری زنجیر سے وابستہ ہوتا ہے - اس زنجیر کو دو پنجے کھینچتے ہیں - ایک پنجہ اندر کی طرف ' دوسرا باہر کی جانب -

یہاں ایک کمانی ہوتی ہے جو اس پنجہ کو مشغول رکھتی ہے جو نلکی کے اندر کسی شے کے دوڑنے کے لیے ضروری ہے -

تارپیڈو نلکی میں ایک " رزرو وائر " یعنی حوض ہوتا ہے جس میں ہوا بھری رہتی ہے - اس ہوائی حوض میں جب دباؤ فی مربع ۱ ' انچ ۳۰ پونڈ تک پہنچ جاتا ہے ' تو ایک سلنڈر میں (جس کو اردو میں چونگا یا نل کہنا چاہیے) ایک آلہ متحرک ہوجاتا ہے جسے پسٹن کہتے ہیں - پسٹن ایک چھوٹے سے پرزے کا نام ہے جسکی شکل چونگے کی سی ہوتی ہے - وہ نلکی کے سرے میں آکے اس طرح ٹھہر جاتا ہے کہ اگر چاہیں تو باری باری سے آگے اور پیچھے اسے حرکت دیں - اردو میں کسی قدر توسع و تجوز کے ساتھہ اس کا ترجمہ ڈاٹ یا کاگ بھی ہو سکتا ہے -

یہاں ایک اور آلے کی صورت بھی ذہن نشیں کرا دینی چاہیے جسے " ویلو " کہتے ہیں - ویلو سے مقصود ایک قابل حرکت پردہ ہے جو

مذاکرۂ علمیہ

تارپیڈو

غالباً جدید بحریات میں سب سے زیادہ خطرناک اختراع "تارپیڈو" ہے - اسکے بے پناہ خطرے کا اندازہ اس اعلان سے ہوسکتا ہے جو انگلستان کے امیر البحر سر پرسي اسکاٹ نے اعلان جنگ سے کسیقدر قبل کیا تھا :

" ان زیر آب کشتیوں نے جنگي جہازوں کو ایک متروک الاستعمال شے بنا دیا ہے - ان پانی کے اندر چلنے والی کشتیوں نے جو حملہ کے ایک تنہا ہتھیار کي حیثیت سے تارپیڈو کو اپنے همراه رکھتي ہیں، بھاري بھاري توپوں سے مسلح جہازوں کو چشم زدن میں مغلوب کرلیا ہے "

تصویر (۱)

(تارپیڈو کي اختراع)

تارپیڈو کی ایجاد سنہ ۱۸۶۶ع میں ہوئي ہے - اسکا مخترع "لیز" نامی ایک آسٹرین صناع ہے - لیز آسٹرین بیڑے میں کپتان تھا - اسوقت اس ایجاد کي کائنات صرف ایک کشتي تھي جسمیں آتشگیر مادے بھرے ہوتے تھے - اس کشتي میں ایک اسٹیم انجن یا کلاک ورک مشینري ہوتي تھي جو اسے چلاتي تھي - اسکي رهنمائی چند تاروں کے ذریعہ ہوتي تھي جو ساحل کے اسٹیشن یا کسي بڑے جہاز تک آتے تھے اور اسي ساحل یا جہاز کي چھت پر سے اسکي رهنمائي کي جاتی تھی -

یہ تارپیڈو اپنی ہیئت و شکل اور طریق عمل میں بالکل مسٹر برینین کے تارپیڈو کے مشابہ تھا - ان دونوں تارپیڈوں میں بجز اسکے اور کچھہ فرق نہ تھا کہ اول الذکر سطح آب کے اوپر کام کرتا تھا اور دوسرا پانی کے اندر -

انسان کی تمام ایجادوں کی طرح تارپیڈو بھی اپنے ابتدائي عہد اختراع میں غیر مکمل اور محتاج اصلاح تھا - مگر خوش قسمتي سے اسکو ایک خریدار ملگیا جس نے اسکی تکمیل اپنے ذمہ لے لي - یہ خریدار مسٹر رابرٹ وہائٹ هیڈ تھا -

وہائٹ فیوم کے ایک کارخانہ کا ڈائریکٹر تھا - اوسنے اس ناممکمل ایجاد کو لیز سے خرید لیا، اور اسکي اصلاح و تکمیل پر خاص طور سے توجہ کي -

وہائٹ اس موضوع پر دو سال تک غور و خوض کرتا رہا - بالآخر سنہ ۱۸۶۸ع میں ابتدائی مشکلات مغلوب ہوے، اور ایجاد اس حد تک مکمل ہوگئي کہ اسکا اعلان کیا جاسکے -

انگلستان نے وہائٹ کو "ٹیرینس" میں مدعو کیا تاکہ اسکي ترقی یافتہ تارپیڈو کا تجربہ کیا جاے، اور اگر اس امتحان میں وہ کامیاب ہو تو انگریزي بیڑے میں بھي یہ اختراع روشناس کي جاے۔

وہائٹ هیڈ نے اس دعوت کو منظور کیا اور دو تارپیڈو کشتیاں ساتھہ لیکر انگلستان پہنچا - ان میں سے ایک کا قطر ۱۶ - انچ اور دوسرے کا ۱۴ - انچ تھا - ۱۶ - انچ قطر والي تارپیڈو کي زد ۳ هزار فیٹ، اور ۱۴ - انچ والي کي ۲ هزار فیٹ تھي، اور دونوں کي شرح رفتار زاید سے زاید ۷ بحري میل - (بحري میل کو انگریزي میں " ناٹ " کہتے ہیں جو ۸۰ ۶۰ فیٹ کا ہوتا ہے)

اس امتحان میں ترقي یافتہ تارپیڈو کشتیاں پوري طرح کامیاب ثابت ہوئیں - اسلیے امیر البحر نے ۱۵ هزار پونڈ میں اس اختراع کے تمام حقوق خرید لیے اور یہ شرط لگالي کہ ایک خاص جماعت کو اسکے بنانیکي تعلیم بھي دینا پڑیگي، اور آیندہ جسقدر اضافے یا اصلاحیں ہونگی انسے فائدہ اٹھانیکا حق بھي صرف انگریزي بیڑے هي کو حاصل ہوگا -

(تارپیڈو کیا ہے ؟)

تارپیڈو کے متعلق عام طور پر لوگوں کو غلط فہمیاں ہیں، اور نہ صرف هندوستان وغیرہ میں بلکہ خود انگلستان میں بھي عام لوگ بہت کم صحیح راے رکھتے ہیں -

مشہور اخبار " گلوب " کا ایک مضمون نگار لکھتا ہے :

" تارپیڈو کیا ہے ؟ اسکے متعلق اسوقت تک اچھے خاصے پڑھے لکھے اور ذهین لوگوں میں بھي غلط فہمي پھیلي ہوئي ہے - لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ تارپیڈو میں جہاز کا عملہ بھی ہوتا ہے اور وہ کوئی خاص طرح کي آبدوز کشتي ہے - حالانکہ اسکي کچھہ بھي اصلیت نہیں - تارپیڈو دراصل ایک پروجیکٹائل ہے - (پروجیکٹائل کا اطلاق هر اس شے پر ہوتا ہے جو آگے کي طرف پھینکي جاے - خواہ وہ پتھر کا ٹکڑا ہو یا لوہے کي گولي، یا

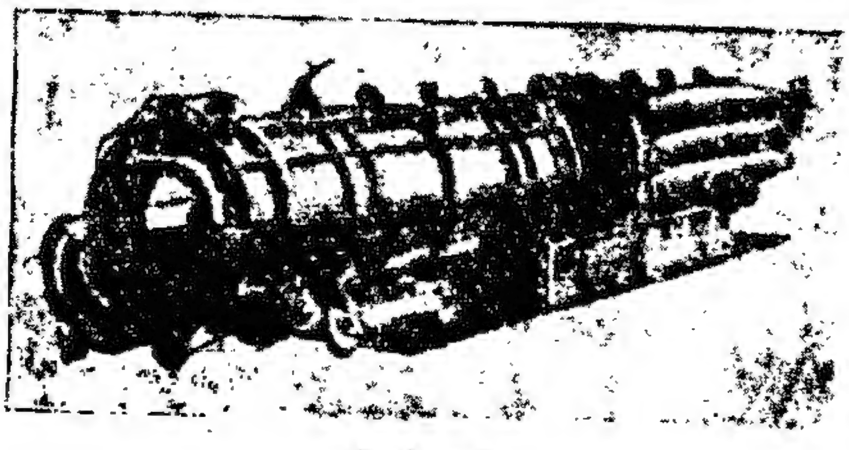

تصویر (۲)

بصائر و حکم

فاتحین کا داخله

مفتوحه ممالک میں

تاریخ اسلام کا ایک صفحه

به تقریب فتح بلجیم و ورود فاتحین لوین و برو سلز

ان الملوک اذا دخلوا قریة ' جعلوا اعزة اهلها اذلة و کذالک یفعلون

فوجوں کا سیلاب جب میدان جنگ کی طرف بڑھتا هے تو اوسکے اندر سے' غیظ و غضب' جوش و غرور' اور بغض و انتقام کي لهریں اوٹهتي هیں - قدیم جنگي داستانوں بلکه ملکي تاریخوں میں جنگ کے جن نمایاں واقعات کے گم شدگي کي عام شکایت کي جاتی هے' اونکو زیاده تر انهي طوفان خیز موجوں نے اپني آغوش میں چهپا لیا هے - سمندر میں جب طوفان خیز لهروں کا تلاطم برپا هوتا هے تو اوسکے درد انگیز نتائج کا حال اون لوگوں کو معلوم نهیں هوسکتا جو شام کے وقت ساحل کے کنارے اسلیے جمع هوجاتے هیں که سطح سمندر کے هر جدید تغیر سے ایک نیا لطف اوٹهالیں - اونکی حقیقت سے صرف وهی خانه ویران واقف هوسکتے هیں جنکے گهر کی دیواروں سے یه سیلاب ٹکرا کر گذر گیا هے -

یوناني فوجوں کے جنوں خیز جوش انتقام' وحشت انگیز هجوم' اور سوخته زده تگ و دو کي داستان سکندر نامه کے اوراق کي سطح پر اگرچه ذوق نظر کے لیے ایک مقناطیس کشش رکهتي هے' لیکن اوسکا افسانۂ عبرت صرف ایران کے کهنڈر هي سنا سکتے هیں - نظامي نے صرف یه افسانه سنا تها' اور انهوں نے اسکو دیکها بهي هے !

دنیا میں اب بهي معرکه کارزار گرم هوتے هیں' فوجیں جوش و غرور میں بادل کی طرح امنڈ آتي هیں - بجلي کي طرح کڑکتي هیں' سیلاب کي طرح آگے بڑهتي هیں - بیسویں صدي کے مناظر جنگ میں اگرچه قدیم زمانے کے خوفناک چهرے' روئیں تن انسانوں کے هاتهه پانوں' اور هفت خوان سیاحت کے عجیب و غریب مراحل نظر نهیں آتے' تاهم "مهذب" انسانوں کا یه سیلاب بهي جب کسي شهر پناه سے ٹکراتا هے' تو ایران و بابل کے بوسیده کهنڈر دوباره همارے سامنے آجاتے هیں' اور خانۂ بدوش انسانوں سے کهیں زیاده تمدن مظلوم چیخ اٹهتا هے -

(۲)

لیکن دنیا کي هر ابتداء اور انتها کے درمیان ایک کڑي اور بهي هوتی هے جسکا تناسب صرف ان دونوں سلسلوں کے بیچ میں رکهنے هي سے نمایاں هو سکتا هے - گذشته قوموں کے جنگی کارناموں کی داستانیں 'بیت المقدس' بابل' اور ایران کي چار دیواریاں سنا چکیں' جدید دور کے فنون حربیه و مناقب عسکریه کا نظاره لیژ و نامور کے قلعوں کی برجیوں پر سے کیا جاسکتا هے' لیکن تاریخ کي زبان کسی زمانے میں بند نهیں رهی هے - دور قدیم و دور جدید کے وسط میں ایک زمانه اور بهي گذرا هے جس میں ایک گمنام قوم صحراے عرب سے اٹهي' سیلاب کي طرح بڑهي' اور موج کي طرح تمام کرۂ ارضي پر پهیل گئي - دنیا نے اس سیلاب کي رو میں بهي ظلم و درندگي کي انهي لهروں کو دیکهنا چاها جو همیشه فوجوں کے طوفانوں میں اوٹهتي رهي هیں' لیکن ذوق نظاره نا کامیاب هوکر گوشه چشم میں چهپ گیا - دنیا نے دیکها که وه مختلف مادي طاقتوں سے ٹکرائي' بڑے بڑے قلعوں سے ٹکر لڑي' عظیم الشان پهاڑوں کو ٹهوکر لگایا' اور بالاخر تمام کرۂ ارضي کو اوچهالکر رکهدیا' تاهم نه تو کسي جهونپڑي کو اوجاڑا' نه کسي گهر میں آگ لگائي' نه کسي عظیم الشان محل کو برباد کیا' نه تمدن کي یادگاریں مٹائیں' اور نه تهذیب کے آثار قدیمه منهدم کیے - وه فاتحانه جوش میں سیلاب کي طرح بڑهي لیکن جب ممالک مفتوحه میں داخل هوئي تو گرداب کي طرح سمٹ گئي !!

(۳)

دنیا نے اس عجیب و غریب متضاد منظر کو دیکها اور دم بخود هوکر رهگئي - صرف ایک ابن خلدون کي زبان میں حرکت نطق باقی رهگئي هے - وه اسکے فلسفیانه عقل و اسباب پوچهنا چاهتي هے لیکن روحانیت کے دریا میں عقل و فلسفه دونوں غوطه کها جاتے هیں - یهاں یه سوال بالکل بیکار هے - تاهم اگر هم بانیِ فلسفۂ تاریخ کي خواهش پوري کرسکتے هیں تو همکو اوسکے پورا کرنے میں دریغ نه کرنا چاهیے -

دنیا میں جب کوئي فوج فاتحانه جوش میں میدان جنگ کا رخ کرتي هے' تو اسکے دل کو مختلف طریقوں سے گرمایا جاتا هے - طبل و قرنا کي هنگامه خیز صدائیں اوسکا خیر مقدم کرتي هیں - سپه سالارونکي فصاحت اور رجز خوانوں کي آتش بیاني آپے گرمجوشی کے ساتهه رخصت کرتي هے' علم و پرچم لهرا لهرا کر انساني آتش غضب کو بهڑکاتے هیں' وطن پرستي کي مقدس قسمیں دیجاتي هیں' قوم پرستي کا حلف اوٹهوایا جاتا هے' اور قدیم کارنامه هاے شجاعت ایک ایک کرکے یاد دلاے جاتے هیں -

انهي چیزوں کا پیدا کیا هوا جوش میدان جنگ میں سنگدلی' بیرحمي' قساوت اور وحشت و درندگي کي شکل اختیار کرلیتا هے' اور جب کسي شهر ٹکراتا هے تو اوسکو چور چور کر دیتا هے -

لیکن اسلامی فوجوں کي حالت تمام دنیا کے فوجي نظام سے بالکل مختلف تهي - نه تو دهل و طبل نے اوسکا دل بڑهایا' نه اوسکے سامنے آتش بیانیوں کي آگ بهڑکالي گئي' نه سرخ و سبز جهنڈیوں کے سایے کے نیچے اوسکي نمایش کیگئي' نه اوسکے سامنے وطن پرستي کے ترانے گاے گئے' نه اوسکے دلوں میں قومیت کي یاد تازه کرائي گئي' اور نه عرب کی قدیم شجاعت کے داستانوں سے اوسکے خون کو گرمایا گیا - وه خدا کي راه میں' حق و صداقت کے عشق میں' خدا کا نام لیکر اوٹهي' اور قوموں اور فوجوں کے بے شمار نسلي و ملکي مقصدوں کي جگهه صرف ایک مقصد روحاني اپنے سامنے رکها :

لیکون کلمة الله علیا ۔ تاکه الله کا کلمه حق سربلند هو ۔

وه صرف ایک اخلاقی دستور العمل لیکر میدان جنگ کی طرف بڑهي :

اغزوا باسم الله في سبیل الله - اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا - (صحیح مسلم)	خدا کي راه میں خدا هي کا نام لیکر لڑنا' خیانت نه کرنا' بد عهدي نه کرنا' دشمن کے هاتهه پانوں ناک کان نه کاٹنا' بچوں کو قتل نه کرنا ۔
یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا (صحیح مسلم	آسانی پیدا کرنا' دشواري نه پیدا کرنا لوگوں کو اطمینان دلانا' مفتوحوں کو وحشت زده اور غیر مطمئن نه کردینا ۔
استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم (ابو داود کتاب الجهاد) ۔	میں تمهارے دین کو' تمهاري امانت کو' تمهارے نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کر کے تمهیں میدان جنگ میں جانے کیلیے رخصت کرتا هوں ۔

نلکي کے اوپر ہوتا ہے، اور اس طرح جڑا ہوتا ہے کہ ایک طرف کھلتا ہے اور دوسري جانب بند ہو تا ہے - پسٹن کے متحرک ہونے سے نلکي کا ریلو کھل جاتا ہے - اُس کے کھلنے کے بعد ہوا کا دباؤ سلنڈر پر پڑتا ہے جو اندر اور باہر آتا جاتا رہتا ہے، ساتھہ هي پنجہ کھلجاتا ہے - اور ان تمام ترتیبات کے بعد ہوا کا دباؤ پسٹن کے آگے کي طرف نکلنے اس طرح ٹہر جاتا ہے، کہ نلکي اندر آ جا سکتی ہے -

تارپیڈو ٹیوب کے سر ہونے کے بعد ہوائي حوض میں ہوا کا دباو کم ہونا شروع ہوتا ہے، اور جب ۲۵ پونڈ فی مربع انچ سے بھي کم رہجاتا ہے تو اس وقت ایک کماني کے ذریعہ پسٹن اپنے سلنڈر میں پھر واپس چلا آتا ہے - پسٹن کے اندر واپس آجانے سے اندر کي طرف کا پنجہ پھر مشغول ہوجاتا ہے اور ہوائي دباو سلنڈر پر پڑنے لگتا ہے - اسکي وجہ سے نلکي خود بخود اندر چلي آتي ہے -

اس مشین میں دو دستي بیلن بھی ہوتے ہیں - انکا کام یہ ہے کہ وہ بوجھہ کو سنبھالے رہتے ہیں - بیلن ایک پن کے ذریعہ باہم وابستہ ہوتے ہیں - جب پن ہٹا دي جاتي ہے تو پسٹن اور دونوں پنجے حسب دستور کام کرنے لگتے ہیں اور نلکي اندر اور باہر آنے جانے لگتي ہے، بشرطیکہ آتشبار حوض خالي نہ ہوگیا ہو-

ریک اگر کسي وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ جاے تو یہ بیلن اسکو ٹھیک بھی کر دیتے ہیں -

تارپیڈو ٹیوب کے متعلق حال میں "کوانگو" نامي جہاز کے تجارب نہایت کامیاب ثابت ہوے ہیں - اسمیں ۲۱، انچ کي ایلسوک تارپیڈو ٹیوب نصب کي گئي تھیں - اس جہاز کي رفتار اثناء تجربہ میں زائد سے زائد ساڑھے ۲۵ ناٹ تھی -

جاپاني جہاز "ہیبي" زیر تعمیر ہے - اسمیں اسطرح کي ۸ مشینیں ہونگی - ترکي کے جو دو جہاز انگلستان میں بنے تھے، ان میں بھی یہ مشینیں نصب کي گئي تھیں، مگر افسوس کہ اب انکا تجربہ انگلستان کریگا - کیونکہ اس نے جہازوں پر قبضہ کرلیا ہے اور جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے ترکي انسے محروم رہگئي ہے -

(جدید تارپیڈو)

جدید تارپیڈو کي شکل ایسی ہوتی ہے جیسے دونوں جانب سے کاو دم سگار کی ہوتی ہے - (دیکھو تصویر ۳) البتہ اسکے سرے پر ایک ابھرا ہوا حصہ ہوتا ہے جسکو انگریزي میں نوز (ناک) کہتے ہیں - اس نوز میں چند پرزوں کا سلسلہ ہوتا ہے جنکا نام وھسکر (گل مچیو) ہے -

ان وھسکروں کی یہ خاصیت ہے کہ انکي ایک ہلکی سي ٹکر بھی تارپیڈو کے مشتعل ہونے کیلیے کافی ہوتی ہے -

تارپیڈو کی نلکی میں اس مقام پر ایک پنکھا بھی ہوتا ہے - جب تارپیڈو نلکي سے روانہ ہونے لگتا ہے تو یہ پنکھا از خود کھل کے متحرک ہو جاتا ہے - پنکھے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک تارپیڈو اُس جہاز یا کشتی سے کسي قدر فاصلے پر نہ پہنچ جاے جس سے وہ پھینکا جاتا ہے، اسوقت تک زیادہ حرارت نہ پیدا ہونے پاے - کیونکہ اگر جلد گرمی پیدا ہو جاے تو یہ خطرہ ہے کہ شدت حرارت سے راستے هی میں پھٹ جائیگا، اور بوجہ قرب کے خود اپنے هی جہاز کو زخمی کردیگا -

تارپیڈو کے ابتدائی حصے میں ۳ سو پونڈ "گن کواٹن" (ایک بہت هی سخت آتشگیر مادہ) ہوتا ہے - "گن کواٹن" میں ایک پرزہ کے ذریعہ آگ پیدا ہوتی ہے جسکو "ڈیٹونیٹر" کہتے ہیں - یہ ڈیٹونیٹر وھسکروں کے ذریعہ چلتا ہے -

تارپیڈو کے دوسرے حصہ میں دبي ہوئي ہوا ہوتي ہے، لیکن جدید ترین تارپیڈو میں ایک اور کمرہ بھي ہوتا ہے جس میں حرارت انگیز آلات ترتیب دیے گئے ہیں - ان آلات کي وجہ سے جو حرارت پیدا ہوتي ہے اس سے دبي ہوئي ہوا کي قدر و قیمت اور تاثیر بہت زیادہ ہوگئي ہے - ہوا سے بھرے ہوے حصے کے بعد وہ حصہ ہوتا ہے جسمیں انجن لگایا جاتا ہے - اس کے بعد وہ حصہ آتا ہے جسکو "بواے اینسي چیمبر" کہتے ہیں - یہ حصہ کم و بیش خالي ہوتا ہے، اور صرف اسلیے رکھا گیا ہے کہ تارپیڈو بقدر ضرورت تیرتي رہے - کیونکہ ایک مجوف جسم جب کسي دوسرے جسم سے ملیگا تو اس دوسرے جسم کو ڈوبنے نہیں دیگا اور سنبھالے رکھیگا -

تارپیڈو کے آخري حصہ میں جسکو ٹریل (دم) کہتے ہیں "پراپلر" یعنی آگے بڑھانے والا آلہ اور "رڈر" ہوتا ہے - (رڈر وہ آلہ ہے جس سے کشتي کا رخ بدلا جاتا ہے، اسکو اردو میں پتوار اور عربي میں سکان کہتے ہیں)

ہر تارپیڈو میں ایک "کالي روس کوپ" بھي ہوتا ہے - کالي روس کوپ ایک آلہ ہے جس سے گردش کي مختلف خصوصیات معلوم ہوتي رہتی ہیں - تارپیڈو کیلیے یہ بہت ضروري ہے - اسي سے معلوم ہوتا ہے کہ کشتي ٹھیک راستے پر جا رہي ہے یا نہیں ؟

زد کا طول ۱۰- ہزار گز سے بڑھاکے ۱۲ ہزار گز کردیا گیا ہے - یہ تمام مسافت تقریباً ۳۰ میل بحري کي شرح رفتار کے حساب سے طے کرنا چاہیے - ظاہر ہے کہ جب ۱۲ ہزار گز کا طول ۳۰ بحري میل شرح رفتار کے حساب سے قطع کرنا ہو تو اسوقت قادر اندازي کا سوال کسقدر اہم اور کس درجہ نازک اور مشکل ہے ؟

(تارپیڈو کے مقابلہ میں حفاظت)

انسان کي جنگي ایجادات کا عجیب عالم ہے ! جب کبھي وہ کوئي تباہ کن شے ایجاد کرتا ہے تو ایک ایسي ایجاد کي فکر میں سرگرداں رہتا ہے جو اس برباد کن آلہ کے مقابلہ میں سپر کا کام دے - علی ہذا جب کبھي وہ کوئي محافظ شے ایجاد کرتا ہے تو اسکو یہ خیال دامنگیر ہوتا ہے کہ کوئي ایسی شے ایجاد کیجیے جو اس محافظ آلہ کو بیکار کردے -

انسان نے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کیلیے آہن پوش جہاز تیار کیے، مگر کیا ان آہن پوش جہازوں میں بھي وہ محفوظ رہسکا ؟ جہاں تک توپوں کي آتشباري کا تعلق ہے عام طور پر انگریزي ماہرین بحریات کي راے ہے کہ درع یا وہ غلاف آہني جسمیں جہاز ملفوف ہوتا ہے، توپوں کي آتشبازي کے مقابلہ میں بالکل بیکار ہے -

لیکن جب توپوں کے بدلے تارپیڈو کا نام آتا ہے تو یہ مسئلہ اور بھي نازک ہو جاتا ہے -

اسی بناء پر بعض مستقبل اندیش اشخاص کی راے ہے کہ بحري مدافعت کی اسکیم میں سے جنگي جہاز کو نکالدینا چاہیے -

بہر نوع تارپیڈو کے حملے سے بچنے کیلیے ایک قسم کا جال بھی ایجاد کیا گیا ہے جو "تارپیڈو نیٹ" کہلاتا ہے - یہ جال جہاز سے کسیقدر فاصلے پر رہتے ہیں اور اسے تارپیڈو کے حملے سے بچاتے رہتے ہیں -

(۵)

ليکن اس زجر و توبيخ کےساتهه ايک دوسري طاقت بهي تهي جو مجاهدين اسلام کو جادۂ اعتدال و صراط مستقيم سے آگے بڑهنے نہيں ديتي تهي - اسلام جابرانه قوانين اور اقتدارانه احکام کا مجموعه نہيں هے - اوسکا نظام تعليم تمامتر اخلاقي روح سے لبريز هے جن احکام کو هم اسلام کا ساده قانون کہتے هيں' وه بهي اخلاقي رنگ کي آميزش سے خالی نہيں : اسليے آنحضرت مجاهدين اسلام کو صرف اخلاقي طاقت هي سے ان احکام کا پابند کرنا چاهتے تهے' چنانچه سفر جهاد ميں جب کبهی اخلاقي نصائح کا جزئي سے جزئي موقع بهي پيش آجاتا تها' تو آپ اوسکے ذريعه مجاهدين کو رفق' وملاطفت' اور نرمي و رحم دلي کي تعليم ديتے تهے - ايک سفر جهاد ميں صحابه کسي چڑيا کے دو بچے پکڑلاے - چڑيا نے ديکها تو فرط محبت ميں بے اختيارانه بچوں کے سر پر منڈلانے لگي - آنحضرت کي نگاه پڑگئي تو فرمايا : " اس چڑيا کا دل کسنے دکهايا هے ؟ اسکے بچوں کو چهوڑ دو" پهر دوسري طرف نظر اوٹهائي تو ديکها که ميدان ميں چيونٹيوں کے گهر ميں کسي نے آگ لگادي هے' آپنے پوچها که ان چيونٹيوں کے گهر کو کسنے جلايا هے ؟ صحابه نے کہا : کسي خاص آدمي نے ايسا نہيں کيا' هم سب نے اوسکو برباد کرديا هے - فرمايا که "آگ کا عذاب صرف خدا هي ديسکتا هے" (۱)

آنحضرت (صلعم) کا ذاتی طرز عمل اس سے بهي زياده موثر تها - يهوديوں نے آپکو زهر ديا ليکن آپنے انتقام نہيں ليا - ايک کافر نے حالت خواب ميں آپ پر حمله کرنا چاها - آپ بيدار هوگئے اور اوسکا حمله ناکام رها' تاهم اوسکو کوئي سزا نہيں دي - (۲) يهاں تک که اگر حالت اضطرار ميں بهي آپکي زبان سے کوئي انتقامانه فقره نکل گيا تو خدانے آپکو اوسپر تنبيه کي - غزوه احد ميں جب آپکے چهرۂ مبارک پر پتهر لگا اور دندان مبارک شهيد هوے تو آپنے فرمايا :

کيف يفلح قوم شجوا نبيهم ؟
وه قوم کيونکر نجات پاسکتي هے جسنے اپنے پيغمبر هي کو زخمي کرديا ؟

اسپر يه آيت نازل هوئي :

ليس لک من الامـر شي او يتـوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون (۳)
تمهيں اس قسم کي بددعا کرنيکا اختيار نہيں هے' يه کام صرف خدا کا هے' وه چاهيگا تو اونکي توبه قبول کريگا ورنه ارنکو عذاب ديگا - کيونکه وه ظالم هيں -

(۶)

اس احتساب و مراقبه کی بنا پر جن غزوات ميں آنحضرت (صلعم) شريک هوے تهے' اون ميں مجاهدين اسلام جادۂ اخلاق و انسانيت سے سر مو بهي تجاوز نہيں کرسکتے تهے' ليکن جن غزوات ميں فوج کا سر رشتۂ نظام صرف امير العسکر کے هاتهه ميں هوتا تها' وه بهي آپکی اخلاقي نگراني سے خالي نہيں هوتے تهے - آپنے قبيله خثعم کيطرف فوج کا ايک دسته روانه کيا - معرکه کارزار گرم هوا تو چند آدمی جان بچانيکےليے يا اسليے که وه حقيقتاً مسلمان تهے' سجدے ميں گرپڑے - تمام فوجيں اونهي لوگوں کيطرف جهک پڑيں' اور اون جهکے هوے سروں کو نهايت آساني کيساتهه ته تيغ کرديا - آنحضرت کو معلوم هوا تو آپ نے نصف ديت دلا لي (۴). ايک بار آپنے قبائل حرقات کي طرف ايک سريه بهيجا - فوج نے حمله کرکے ايک آدمي کو گهيرليا - وه کلمه توحيد پڑهنے لگا ليکن مجاهدين کي تلوار نے اوسکا فيصله کرديا - آپ کو خبر هوئي تو فرمايا : " قيامت ميں اس خون کا ذمه دار کون هوگا ؟" اسامه ابن زيد نے کہا : " وه حقيقتاً مسلمان نہيں هوا تها' جان بچانے کے ليے کلمه پڑه ديا تها " آپنے برهم هوکر فرمايا : " کيا تمنے اوسکا دل پهاڑ کر ديکهه ليا تها ؟ " (۱)

(۷)

امراء فوج بهي بالکل انهي اصول اخلاق کے پابند تهے' اسليے وه فوج کے معمولی وحشيانه افعال کو بهی گوارا نہيں کرسکتے تهے - فوج کا ايک دسته عبدالرحمن بن سمره کي امارت ميں مصروف جهاد تها - مال غنيمت ميں ايک هاتهي آيا تو هر شخص نے اپنے قبضه ميں کرنا چاها - ارنهوں نے يه حال ديکها تو ايک عام تقرير کي اور فرمايا : " آنحضرت نے اس قسم کي غارت گري سے منع فرماديا هے " چنانچه سب نے مال غنيمت کو جمع کرکے مشترکه طور پر تقسيم کيا - (۲)

صحابه ميں بعض بزرگ ايسے موجود تهے جو خود امراء کي اخلاقي غلطيوں پر نکته چيني کرتے تهے' اور اسلام کے هيئۃ اجتماعيه کا اصل اصول يهي امر بالمعروف هے - عبد الرحمن بن خالد بن الوليد نے چار کافروں کو هاتهه پاؤں باندهه کر قتل کروا ديا' حضرت ابو ايوب انصاري کو خبر هوئي تو ارنهوں نے کہا : " آنحضرت نے اس قسم کے وحشيانه قتل سے منع فرمايا هے "، چنانچه عبد الرحمن بن خالد نے اسکے بدلے چار غلام آزاد کيے (۳)

(۸)

اس اخلاقي احتساب و مراقبه نے مسلمانوں کو جس قدر خوش اخلاق' متدين' اور فياض طبع بنا ديا' اوسکي تصديق متعدد واقعات سے هوتي هے -

حضرۃ مقداد ايک بار قضاے حاجت کيليے گئے تو ديکها که ايک چوها اپنے بل سے اشرفياں نکال نکال کے باهر رکهتا هے - اسطرح رفته رفته اوسنے ۱۸ دينار نکالے - حضرۃ مقداد اونهيں اوٹها لاے اور آنحضرت کے قدموں پر ڈالديا - آنحضرت نے يه کہکر که "خدا تمهارے اس مال ميں برکت دے " وه اشرفياں اونکے حوالے کرديں - (۴)

ايک مرتبه حضرت سويد بن عقله' حضرت زيد بن صوحان' اور حضرت سليمان بن ربيعه ايک ساتهه جهاد کي غرض سے روانه هوے - راسته ميں ايک کوڑا پڑا هوا پايا - سويد نے اوٹها ليا - دونوں ساتهيوں نے ٹوکا ليکن اونهوں نے کہا : " ميں اوسکے مالک تک پهونچانے کي کوشش کرونگا' ناکاميابي هوگي تو اوس سے خود فائده اوٹهاؤنگا " جهاد سے پلٹ کر اونهوں نے حج کا سفر کيا - حج سے فارغ هوکر مدينه آے اور حضرت ابي ابن کعب سے کوڑے کا واقعه بيان کيا - اونهوں نے کہا :

" ميں نے آنحضرت کے زمانے ميں ايک بار سو دينار پاے تهے - آنحضرت کي خدمت ميں آيا تو آپ نے فرمايا که اوسکے مالک کو تلاش کرو' ميں نے تين چار سال تک ڈهونڈها مگر اوسکا پته نه چلا' پهر ميں نے آپ سے اوسکے متعلق دريافت کيا تو آپنے کہا که تهيلی سميت گن کر رکهدو' وه آے تو ديدينا ورنه تمهارے کام آئيگا " (۵)

(البقية يتلي)

---

۱ ابوداود جلد ۲ ص ۷ کتاب الجهاد

۲ بخاري جزو ۵ ص ۱۵ کتاب الجهاد

۳ بخاري خيبره ص ۹۹

۴ ابوداود جلد ۱ ص ۳۵۴ کتاب الجهاد

۱ ابو داود جلد ۱ ص ۳۵۴ کتاب الجهاد -

۲ ابو داود جلد ۲ ص ۱۳ کتاب الجهاد -

۳ ابو داود جلد ۲ ص ۱۰ کتاب الجهاد -

۴ ابوداؤد جلد ۲ ص ۳ -

۵ صحيح مسلم جلد ۲ ص ۵۹ کتاب اللقطه

انطلقوا باسم الله وعلى ملة رسول الله ! لا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا ولا صغيرا ولا امراة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا ! ان الله يحب المحسنين .. (ابو داود كتاب الجهاد)

خدا کا نام لیکر ' اور رسول الله کے مذهب کے پابند هوکر میدان جنگ میں جاو - بڈھوں کو ' بچوں اور لڑکوں کو ' اور عورتوں کو هرگز قتل نه کرنا - خیانت نه کرنا ' مال غنیمت کو متفقه طور پر جمع کرنا ' اصلاح اور احسان کرنا ' خدا احسان کرنے والوں هی کو دوست رکھتا ہے -

(۴)

یه احکام اگر چه خود اپنے اندر روحانی طاقت رکھتے تھے ' لیکن امیرالعسکر کے احکام کی پابندی اس طاقت میں اور بھی اضافه کردیتی تھی - اسیلیے اوس کی اطاعت کے متعلق آنحضرت صلی الله علیه و سلم نے خاص طور پر حکم دیا - اس اطاعت کا مقصد جاه و اقتدار کا قایم رکھنا نه تھا ' بلکه محض اوس شر و فساد کا مٹانا جو فوجوں کے ذریعه عموماً خدا کی زمین میں پھیلتا رہا ہے :

و من غزا فخرا ورياء وسمعة وعصى الامام وافسد فى الارض فانه لم يرجع بالكفاف (ابو داود كتاب الجهاد)

جو شخص فخر پرستی اور نام و نمود کیلیے لڑا اور امام کی نا فرمانی کی ' اور خدا کی زمین میں فساد پھیلایا ' تو اوسکو سمجھنا چاهیے که وه جهاد کے ثواب سے خالی هاتھه واپس آیا۔

چنانچه جب کسی امیر العسکر نے صرف اظهار اقتدار کیلیے مجاهدین کو کوئی حکم دیا تو فوج کے اکثر حصے نے اوسکی مخالفت کی ' اور جب آنحضرت کو اسکی خبر هوئی تو آپنے اوسکو حق بجانب فرمایا -

ایک مرتبه ایک امیر فوج نے آگ روشن کی اور فوج کو اوس میں جانے کا حکم دیا - فوج کے ایک حصے نے اوس میں جانا چاها لیکن دوسرے فریق نے انکار کیا ' اور کہا که " هم تو آگ هی (دوزخ) سے بھاگ کر یہاں آے هیں " آنحضرت کو خبر هوئی تو فرمایا :

" اگر وه لوگ اون بھڑکتے هوے شعلوں کے اندر قدم رکھتے تو همیشه آگ (جهنم) هی کے اندر رهتے - اطاعت گناه کے کاموں میں نہیں کی جاتی ' اطاعت کا تعلق صرف نیک کاموں سے ہے " (ابوداود - کتاب الجهاد) لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق۔

یه اخلاقی احکام اور اخلاقی اطاعت اگرچه قدم قدم پر مجاهدین کیلیے زنجیر پا بن گئی تھی ' لیکن جس قوم نے وحشت کدۂ عرب میں نشو و نما پائی هو ' جس نے صحراے عرب هی میں اپنی شجاعت کے جوهر دکھاے هوں ' جو بادیه نشین بدؤں سے سرگرم کار زار رهی هو ' جو بے سرو سامان اور فاقه مست هوکر گھر سے نکلی هو ' جو هر طرف سے بغض و انتقام کے جذبات مشتعله سے گھری هوئی هو ' وه دفعتاً اس قدر مهذب ' سیر چشم ' اور صلح جو نہیں هو جاسکتی که اوسکے اخلاقی دامن پر ایک دھبه بھی نظر نه آے ' اسلیے اوس سے قدرتی طور پر بعض جزوی فرو گذاشتیں هوئیں - لیکن کبھی بھی ان فرو گذاشتوں کی حوصله افزائی نہیں کیگئی ' بلکه اون سے روکا گیا - ان غلطیوں کی داد نہیں دی گئی ' بلکه اونپر ملامت کیگئی - اور عهد نبوت و خلافة راشده ان سے بالکل پاک ہے -

چنانچه ایک غزوه میں کسی عورت کی لاش ملی تو آپنے عموماً عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کردی (ابوداود) ایک سفر جهاد میں جب صحابه بھوک کی شدت سے بیتاب هوگئے تو ادھر ادھر سے کچھه بکریاں لوٹ لاے اور ذبح کرکے اونکا گوشت دیگچیوں میں چڑھا دیا - آنحضرت کو خبر هوئی تو کمان کے ذریعه دیگچیاں اولٹ دیں ' اور فرمایا :

ان النهبة ليست باحل من الميتة (ابوداود)

لوٹ کا مال مردار چیزوں سے کچھه بهتر نہیں ہے -

فوج کیلیے خاص طور پر یه حکم تھا که اگر راستے میں دودھه دینے والے مویشی مل جائیں تو اونکے دودھه دوھنے کی کسیکو اجازت نہیں - سخت مجبوری کی حالت میں اگر مالک موجود هو تو اوس سے اجازت لے لینی چاهیے ' ورنه تین بار بآواز بلند پکار لینا چاهیے (ابو داود - کتاب الجهاد)

(۵)

ان احکام اور اس روک ٹوک کے علاوه مجاهدین اسلام کی خوش اخلاقی کا ایک اور بھی سبب تھا - فتح ممالک کیلیے جو فوجیں روانه کی جاتی هیں ' عموماً اونکی تعداد بہت زیاده هوتی ہے - وه ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف اس وسعت کے ساتھه پھیل جاتی هیں که اونکی جزئی نگرانی رکھنا بالکل ناممکن هو جاتا ہے - لیکن اسلامی فوجوں کی حالت اس سے بالکل مختلف تھی - امر بالمعروف و نهی عن المنکر اور اقامت صلواة و ایتاء زکواة کیلیے اونکا ظهور هوا تھا ' اسلیے اونکا روحانی پله جسقدر بھاری تھا ' اوسی قدر اونکی مادیت کا وزن هلکا بھی تھا - آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے غزوۂ احد میں مجاهدین کی اسی قلت تعداد کو دیکھکر خدا کی غیرت و رحمت کو ان پر حسرت الفاظ میں جوش دلایا تھا :

اللهم انك ان تشاء لا تعبد فى الارض ' (مسلم جلد ۲ ص ۹۵)

خداوندا ! کیا تیری یهی مرضی ہے که زمین پر اب تیری عبادت کرنے والے چند اشخاص بھی باقی نه رهیں ؟

غزوه بدر میں مجاهدین کی تعداد صرف ۳۱۴ تھی ! اسلامی فوج کا سب سے بڑا اجتماع فتح مکه میں هوا تھا ' لیکن وه بھی دس هزار سے متجاوز نه تھا (مسلم) پس قلت تعداد کی وجه سے ایک محدود فوج کی اخلاقی نگرانی نهایت آسانی کے ساتھه هوسکتی تھی۔

تاهم فوج کی ایک عام خصوصیت یه ہے که وه میدان جنگ میں جسقدر منظم اور مرتب طور پر دوش بدوش کھڑی هوکر لڑتی ہے ' اوسیقدر منزل پر پہنچکر غیر منظم طریقے سے منتشر هوجاتی ہے۔ یه وقت عموماً کھانے پینے اور گھومنے پھرنے کا هوتا ہے - فوجیں اکثر اسی حالت میں ظلم و تعدی ' نهب ' و سلب ' اور لوٹ مار کرتی هیں - ایک غزوه میں مجاهدین کا گروه هر طرف پھیل گیا اور لوٹنا چاها - انحضرة صلی الله علیه وسلم کو معلوم هوا تو منادی کرادی :

من ضيق منزلا او قطع طريقا فلا جهاد له (بخاری جزو ۵ صفحه ۱۴۶)

جس شخص نے منزل کو گھیر لیا ' یا دوسروں کیلیے جگه نه چھوڑی اور رهزنی کی تو اوسکا جهاد جهاد نہیں -

پھر بالکل اسکی ممانعت فرما دی :

ان تفرقكم فى هذه الشعاب و الاودية انما ذالكم الشيطان

ان گھاٹیوں اور ٹیلوں میں جو تم پھیل جاتے هو تو یه شیطانی کام ہے۔

اسکے بعد فوج کے نظام و ترتیب نے جو ترقی کی ' اوسکو اسی روایت میں نهایت جامع الفاظ میں اسطرح بیان کیا ہے :

فلم ينزل بعد ذلك منزلا الا انضم بعضهم الى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم (ابوداود)

اسکے بعد جب آپنے پڑاو ڈالا تو مسلمان باهم اسقدر ملے جلے پنتھا نظر آتے تھے که اگر اونکے اوپر ایک چادر تان دی جاتی تو سب اوسکے نیچے آجاتے !

دنیا نے آج نظام و ترتیب و قواعد میں اسقدر ترقی کی ہے که پچھلے انتظامات اسکے آگے وحشیانه تفرقه و انتشار معلوم هوتے هیں - لیکن کیا آج بھی کوئی منظم سے منظم اور مهذب سے مهذب فوج ایسی پیش کی جاسکتی ہے جو فتح و مراد کی حالت میں اسقدر باقاعده طور پر یکجا رهتی هو ؟ اور پھر اسطرحه اپنے افسر کی مطیع هو که ایک سپاهی بھی قیام گاه سے حرکت نه کرے ؟

انگلستان کا بلجین مدافعین کے پیچهے کهڑا هونا ایک " تازیانه بدست " شخص کي مثال هے - هاں انگلستان هي هے جس کي وجه سے انٹورپ کو جس میں لاکهوں جانیں اور هزاروں صنعت گاهیں تهیں' نقصانات عظیمه کا متحمل هونا پڑا - بلاشبه ایک دن آئیگا جبکه نهر کے پار ورغلانے والوں پر هزاروں بددعاؤں اور لعنتوں کا ورود هوگا " (یعنے انگلستان پر جو نهر ڈوور کے اُس پار واقع هے)

لیکن بعینه اسي طرح انگلستان اسکي تمام ذمه داري جرمني کے سر ڈالتا هے جو بلجیم پر بجبر و قوت قبضه کر رها هے - بهر حال قصور خواه کسي کا هو' لیکن اسمیں شک نهیں که بلجیم غریب کي جان تو گئي :

کچهه آنکهه کا گیا نه گیا کچهه خیال کا
مارا گیا دل اور یهي بے تصور تها !

(جرمن تیاریاں)

۹ - کي تار برقیوں سے ظاهر هوتا هے که انٹورپ کے سامنے ۲۰۰ جرمن توپیں ۲۸ ' ۳۰ ' اور ۴۲ سنٹمیٹر کي لگي هوئي هیں جنکے زد کي مسافت ۱۴ کیلومیٹر هے - ان قلعه پاش توپوں کي ایجاد اس وقت تک دنیا کي نظروں سے بالکل پوشیده تهي - ان توپوں کے تجربے اور انکے تیس تیس من کے گولوں کے نتائج نے قطعي طور پر فیصله کردیا هے که جرمن فوج کیلیے قلعوں اور انکي درو دیوار کے استحکامات بالکل بے اثر هیں' اور انپر بهروسه کرنا وهي نامراد نتائج پیدا کریگا جو لیژ' نامور' اور انٹورپ میں ظاهر هوچکے هیں -

(قلعه پاش توپیں)

ایک مراسله نگار کا بیان هے که جرمني کے محاصره کي توپیں اتني وزني هیں که وه لیژ کے خطوط محاربه پر بڑي سڑک کے راستے سے لائي گئیں' کیونکه چهوٹي سڑکوں میں انکا مهیب عرض نهیں سما سکتا تها - یه توپیں گاڑیوں پر تهیں جنکے ۹ پهیوں کے قطر ۷' ۷ فیٹ کے تهے !

نامه نگار اقبال کرتا هے که " میں هر جگه گیا هوں' مگر اتنے ڈیل ڈول کي اور اسقدر وزني چیز آجتک میري نظر سے نهیں گزري "

" مجهه سے ایک جرمن افسر نے کها که هم میں کوئي سپاهي ایسا نهیں هے جو ان توپوں سے کام لے سکے - اس سے کام لینے کے لیے صرف کروپس کے تعلیم یافته سپاهي هیں "

ٹائمس کا نامه نگار جرمن توپوں کے گولوں کي تشریح کرتا هوا لکهتا هے :

" ۴۰ اور ۵۰ فیٹ تک کي بلندي تک جتني چیزیں انکي زد میں آتي هیں' وه سالم نهیں بچتیں - ایک اصطبل کے اندر جس میں ۵۰ گهوڑے تهے' ان عجائب الصنعة گولونکا ایک گوله گرا اور تمام گهوڑے ٹکڑے ٹکڑے هوگئے - انکے ایک ایک گولے کا وزن ۳۰ ' ۳۰ من کا هوتا هے !

(جرمني کي انسانیت و اخلاق)

امسٹرڈم کا تار هے که جرمن سپه سالار نے صبح کے وقت اپنے ایک افسر کو سفید علم دیکر انٹورپ میں بهیجا' اور اس نے اعلان کیا که ساڑهے ۹ بجے گوله باري شروع کردیجائیگي - اس سے پہلے لوگ اپني حفاظت کا انتظام کرلیں - اس حکم کے سنتے هي لوگوں نے ڈچ سرحد کي طرف بهاگنا شروع کردیا - دو پهر کے وقت بلجیم گورنمنٹ بهي اوسٹنڈ چلي گئي -

(گوله باري کا آغاز)

مورننگ پوسٹ لنڈن کا نامه نگار رقمطراز هے :

" نهایت شفاف چاندني میں گوله باري کا آغاز هوا - ۸ - اکتوبر کو ایک بجے گولوں کي پهلي بارش هي نے اهل شهر کو لرزا دیا - فقراء شهر سڑکوں پر نکلنے لگے اور ایک غم انگیز خاموشي ... سرحد کي طرف گام زن هوے - تیل کے خزانوں کے [illegible] سے جنهیں خود بلجیم والوں نے جلادیا تها' شهر کو هر چهار طرف سے گهیر رکها هے - جلتے هوے مکانات کے دهویں سے بالکل تاریکي [illegible] هے " اور بڑے بڑے گولوں کے ضرب سے مکانات گر رهے هیں [illegible] کي ضرب سے کچ کے جو ٹکڑے اڑتے هیں' اون سے دور [illegible] کهڑکیوں کے شیشے چور چور هو جاتے هیں -

(الحـرب خـدعة)

اسي نامه نگار کا بیان هے :

" ۵ - کي شب کو بلجین فوجي دستوں نے قلعه ق میں اپني خندقوں کے سامنے دیکها که سپاهیوں کي ایک جماعت چلي آرهي هے - جب یه جماعت نزدیک پهونچي تو بلجین سنتري نے پکارا - انهوں نے جواب دیا که " هم دوست هیں " - اس جواب سے انهیں یقین هوگیا که یه انگریزي فوج کا ایک دسته هے - لیکن جب اس جماعت کي نظر بلجین کرنل پر پڑي جو دونوں کي گفتگو سن رها تها تو اس میں سے ایک شخص آگے بڑها اور اسکا منهه بند کردیا " -

نامه نگار کا بیان هے که هم نے دو بلجین سنتریوں کي نعشیں دیکهیں جنکے گلے گهونٹے هوے تهے -

" اسکے بعد هي جرمن بلجین سپاهیوں پر حمله آور هوے اور دو هزار سپاهیوں میں سے باره سو کو مار ڈالا "

۱۰ - اکتوبر کے تار سے واضح هوتا هے که جب جرمن انٹورپ کے " ولهن " نامي قلعه پر قابض هوگئے تو آب رساني کے اُن کارخانوں کو برباد کردیا ' جنکے ذریعه بلجین گورنمنٹ جرمن فوجوں کو تسخیر انٹورپ میں ناکام رکهنے کي مدعي تهي !

ایک نامه نگار کا بیان هے که پنجشنبه کے دن تیل کے ۵۰ خزانوں میں آگ لگي هوئي تهي - وسط شب کو معلوم هوتا تها که سارا شهر آتشکده بن گیا هے !

(امید باطل)

مورننگ پوسٹ کے نام ایک مراسلت میں ظاهر کیا گیا هے که ۲ - اکتوبر کو بلجینوں نے مجبور هوکر شهر حواله کردینے کا فیصله کیا - مگر ۳ - اکتوبر کو برٹش کمک کے پهنچنے سے مژده سے انکي شکسته همتیں پهر بنده گئیں - برٹش بحري دسته انگلستان سے تمام شب سفر کرکے ۲ - اکتوبر کو انٹورپ وارد هوا اور فوراً اس مقام پر جهاں سخت ترین جنگ هورهي تهي متعین هوگیا - اسپر کمکي سپاه کے جنگ کا بهت زیاده زور پڑا اور دشمن کي سخت ترین آتش فشاني کا هدف بن گیا - بالاخر اُسے مراجعت کرني پڑي "

(جرمن نشانه بازونکا کمال)

برٹش صفوف میں جرمن توپوں کے گولے ایسي صحت سے آکر پڑتے تهے جس سے صاف منکشف هوتا تها که جاسوسوں نے [illegible] دیا تها که برٹش بحري بریگیڈ کدهر هیں ؟ ۵ - اکتوبر کو جب [illegible] پیدل لشکر نے حمله کیا تو وه هولناک آتش فشاني سے پسپا کیا گیا - جرمنوں نے وحشیانه طور پر انگریزوں کو گولوں کا هدف بنایا جنکے پاس مقابله کے لیے نا کافي توپ خانه تها - جب برٹش کمکي سپاه کے انٹورپ پهنچ جانے کي خبر مشتهر هوئي تو انٹورپ میں مسرت و اعتماد کي عام لهر دوڑ گئي - لوگ بازاروں میں مجتمع هوکر چیرز دینے لگے - گورنمنٹ نے تبادله دار الحکومت کا عمل در آمد ملتوي کردیا - ۴ - اکتوبر تک خوشي و مسرت کا ایسا هي عالم رها - اُس روز جرمنوں کے حملے تهم جانے سے گرجوں میں لوگوں کا بهت بڑا هجوم مجتمع هوگیا تها -

تکمیل فتح بلجیم

سقوط انٹورپ

(اجمال تاریخي)

۱۹ - ویں صدي کے آغاز میں انٹورپ دنیا کا عظیم الشان تجارتي صدر مقام تھا - سنہ ۱۵۷۶ع میں جب اسپیني سپاھیوں نے اسپر قبضہ کیا تو ۸۰۰۰ آدمی مار ڈالے گئے ' اور ایوان شہر (city hall) اور تقریباً ایک ہزار مکانات جلادیے گئے - اس واقعہ کے ساتھہ ھي برما ڈیوک کے یورش نے جو سنہ ۱۵۸۵ میں ھوئي ' انٹورپ کو قعر مذلت میں گرا دیا -

سنہ ۱۷۹۴ سے سنہ ۱۸۱۴ تک جبکہ یہ فرانس کے زیر حکومت تھا ' نیپولین نے اس سے ایک تجارتي منڈي اور فوجي مرکز کا کام لینا چاھا - سنہ ۱۸۱۵ع میں ھوالینڈ اور بلجیم کا باھمی اتحاد انٹورپ کے لیے نہایت مفید ھوا - سنہ ۱۸۳۰ میں جب انقلاب پسندوں نے اسے فتح کیا تو ڈچ کمانڈر جنرل چسني نے قلعہ کي طرف مراجعت کي اور گولہ باري شروع کردي - اس حادثہ سے اسکا اسلحہ خانہ برباد ھوگیا - سنہ ۱۸۳۲ میں ۵۰۰۰۰ فرانسیسي زیر کمان مارشل گیرارڈ انٹورپ پر حملہ آور ھوے - فرانسیسی آرٹیلري نے اسکے رہے سہے اندروني مقامات کو بھی تباہ کرڈالا - اسکے بعد یہ شہر بلجین گورنمنٹ کے حوالے کیا گیا اور سنہ ۱۸۳۹ کے صلحنامہ کے مطابق موجودہ زمانۂ جنگ تک بلجین ھي کے قبضہ میں رہا -

(استحکامات انٹورپ)

اینٹورپ کے قلعوں کے استحکامات کے متعلق مقامي معاصر (اسٹینڈسمین) نے مندرجہ ذیل لفظوں میں ماہرین جنگ کي راے نقل کي تھي :

" ماھرین جنگ کا بیان ہے کہ انٹورپ کے قلعے اسدرجہ مضبوط و مستحکم ھیں کہ دشمن کا یہانتک پہونچنا بالکل ناممکن ہے - اُن استحکامات کے اعتبار سے جو سنہ ۱۹۰۸ میں بسرعت تمام پورے کیے گئے ' اسکو یورپ کے بہترین قلعہ بند مقامات میں شمار کیا جاسکتا ہے ' اور دریا سے جو تعلق اوسے حاصل ہے اور جس آساني سے اسکے اندر رسد وغیرہ پہونچ سکتي ہے ' اس کے لحاظ سے تو اسے بالکل ھي نا قابل تسخیر ھونا چاھیے -

جرمني نے اگر اسپر قبضہ کرلیا تو اپنے وزني توپوں اور ترقي یافتہ قلعہ بندیوں سے انٹورپ کو مدافعت کا ایک قوي ترین مقام بنا لیگي "

اسي طرح لنڈن ٹائمز نے اسکے متعلق حسب ذیل لفظوں میں ماھرین جنگ کا بیان شائع کیا تھا :

" بلجین سپاہ کا برسلز سے انٹورپ کو مراجعت کرنا عین فوجي مصالح و تجویز کے مطابق ہے ' کیونکہ انٹورپ قلعہ بندیوں سے عملاً نا ممکن التسخیر بنگیا ہے - ھمیشہ سے یہ خیال تھا کہ اگر کبھي کوئي طاقت بلجیم کي بے تعلقي میں مخل ھوگي ' تو اسوقت بہ صورت مراجعت انٹورپ جائے پناہ کا کام دے سکیگا - اندازہ کیا گیا ہے کہ انٹورپ کے قرار واقعي محاصرہ کے غرض سے ۲۰۹۰۰۰ سپاہ کي ضرورت ہے -

انٹورپ اور اس کا نواح بیس سے زیادہ قلعوں سے محفوظ ہے - یہ قلعے مشہور فوجي انجینیر جنرل برلیالموٹ کے نقشہ کے مطابق تعمیر کیے گئے ھیں - اسي نے لیژ اور نامور کے حفاظتي قلعوں کا بھي نقشہ تجویز کیا تھا - قلعہ ھاے مذکورہ ان تمام سڑکوں کي جو انٹورپ کو جاتي ھیں محافظت کرتے ھیں - قلعہ بند علاقے کا رقبہ ساٹھہ میل سے زیادہ ہے -

قلعے کنکریٹ کے بنے ھوے ھیں اور ھوائٹزر توپوں سے جو فولادي گنبدوں میں ھیں ' نیز جلد چلنے اور غالب ھونیوالي توپوں سے مسلح ھیں - مستقل حفاظتي سامان ' وسیع میداني توپخانوں ' پیدل سپاہ کي خندقوں ' اور خاردار تاروں کے دائروں سے مرکب ہے -

انٹورپ کے گرد و نواح کي سرزمین کي قدرتي نوعیت بھي دفاع کي موید ہے - اس کے بہت بڑے رقبہ کو پاني بھر کر دشمن کیلیے ناقابل گذر بنا دیا جا سکتا ہے - بقول سٹنڈرڈ اینٹورپ کو صحیح معنوں میں کبھي بھي محصور نہیں کیا جاسکتا - کیونکہ شمال و شمال مشرق میں اوسکي حد ڈچ سرحد سے ملتي ہے - اسلیے انٹورپ کا یہ پہلو ڈچ (ھالینڈ) کي رضا مندي کے بغیر بند و مسدود نہیں کیا جاسکتا ' اور ھولینڈ اپنے علاقہ سے محاصرہ کي اجازت نہ دیگا - نیز شلٹ کے ساحل بحري سے بھي محافظین انٹورپ کو فایدہ اٹھانے سے روکا نہیں جاسکتا - جب تک برٹش بیڑہ بحر سمندروں پر حکمراں ہے اھل انٹورپ بحري جانب سے بخوبي متمتع ھو سکتے ھیں - پس انٹورپ کے لوگوں کو فاقہ کشي سے اطاعت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ' اور انھیں اپنے کھلے ھوے راستوں بالخصوص ساحل بحر کي جانب سے کافي آذوقہ اور سامان جنگ پہنچتے رہنے کا یقین ہے "

(انٹورپ کیلیے انگریزي بحري مہم)

لنڈن کي امارت بحریہ اطلاع دیتي ہے کہ بلجین گورنمنٹ کي درخواست پر ایک بحري فوج اور دو بحري بریگیڈ مع چند بھاري توپوں کے انٹورپ کي مدافعت کیلیے بھیجے گئے - ۵ - اکتوبر کي رات تک بلجین فوج اور انگریزي بریگیڈ نے نہر " نیتھي " کي پوري طرح مدافعت کي ' مگر منگل کي صبح کو بلجین فوجیں جو بحري فوج کے دھني جانب تھیں ' مراجعت پر مجبور کي گئیں ' اور جملہ مدافعین قلعوں کے اندر واپس چلے آئے - بلجین افواج کے اس مراجعت نے دشمن کو شہر کي گولہ باري پر آور دلیر کردیا - سرکاري بیان یہ ہے کہ خندقوں کي حفاظت میں انگریزي نقصانات ۳۰۰ سے کسي قدر کم ھوے ' حالانکہ سپاھیونکا مجموعي میزان آٹھہ ہزار ہے -

(جرمني کا بیان)

مشہور جرمن اخبار " برلینز ٹیجي لیٹ " لکھتا ہے :

" جب بلجین کے دلوں میں چند شرائط کے ساتھہ انٹورپ کي حوالگي کا خیال پیدا ھو رہا تھا تا کہ تباھي و بربادي کا سامنا نہو تو یہ انگلستان ھي ہے جس نے حاکمانہ استقلال کي آواز بلند کي اور سب لوگوں کو اسکے منظور کرلینے پر مجبور کیا - حتی کہ بلجیم کا غریب بادشاہ بھي اسکو نا منظور نہ کر سکا !

جاء الحق و زهق الباطل، ان الباطل کان زهوقا !

مسئلۂ البانیا

پرنس برہان الدین خلف اکبر سلطان عبدالحمید خاں ثانی جنکے شاہ البانیا ہونے کا حریت خواہان البانیا نے اعلان کیا -

پرنس ویڈ کو دول یورپ نے جبراً شاہ البانیا قرار دینا چاہا لیکن بالآخر ناکام و نامراد ہوکر اسے بھاگنا پڑا
فما استطاعوا من قیام و ما کانوا منتصرین ! یہ اُس موقعہ کی تصویر ہے جب رات کے وقت پرنس
ویڈ کشتی میں سوار ہوکر بھاگ رہا ہے - قاتلہ اللہ !

جمہور البانی ملت فروش اسد پاشا جو آخری واقعہ کے بعد اٹلی میں نظر بند تھا لیکن آخری تار برقی سے
معلوم ہوتا ہے کہ اب البانیا میں پھر پہنچ گیا ہے اور اپنے تئیں مفروضہ جمہوریت
البانیا کا رئیس ظاہر کیا ہے - و لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا !

(انگريزي بحري مهم كي ناكامي)

انگريزي امارت بحريه كا بيان هے كه "پنجشنبه كو دشمن همارے خط مراسلات پر جو " لوكير " كے نزديک هے ' حمله آور هوا - اس جگهه بلجين نهايت استقلال سے دشمن كا مقابله كرتے رهے ' ليكن دشمن كي كثرت تعداد نے انكو مراجعت پر مجبور كرديا -" مراجعت ايک بليغ لفظ هے - عام بول چال ميں اسكي جگه " فرار " كا لفظ بولا جاتا هے - اور يهي زياده عام فهم هے -

شب كے وقت تين انگريزي بحري بريگيڈ " سينٹ كيلي " كي طرف روانه هوے - ان بريگيڈوں ميں سے دو صحيح و سالم رسٹنڈ پهونچ گئے ' مگر پهلي بريگيڈ كے اكثر حصے كو جرمن حمله نے اوسٹنڈ نهيں پهونچنے ديا اور اسكو دو حصوں ميں منتشر كرديا - غالباً اسكے يه معني هونگے كه وه دو حصوں ميں منتشر هوكر مجبور به فرار هوے - اس بريگيڈ كا بڑا حصه جس ميں ۲ هزار افسر اور سپاه تهے ' هواليڈ ميں " هسليٹ " كے نزديک داخل هوا - هواليڈ كے غير طرفدار هونيكي وجه سے انلوگوں كو اپنے تمام اسلحه ركهدينا پڑے -

لندن كا تار هے كه انگريزي فوج اور بلجين فوج كينگ البرٹ (شاه بلجيم) كے همراه اوسٹنڈ پهونچ گئي هے - فوج كے ايک حصے پر بهي " فوج " كا اطلاق هوسكتا هے - اسليے انگريزي فوج كے پهنچنے سے مقصود محض اسكے ايک بقية السيف حصے كا پهنچ جانا هوگا -

جرمن كميونک كا بيان هے كه قبل اسكے كه جرمن انٹورپ ميں داخل هوں ' انگريزي اور بلجين فوجوں نے شهر كو خالي كرديا تها - انگريزي فوج ابتدا سے جو عقلمندي حفظ جان و نفس كيليے ظاهر كررهي هے ' اسكا اقتضا بهي يهي هے كه اس نے مقابلے كے ناعاقبت انديشانه خيال پر طريق فرار كے حفظ و صيانت كو ترجيح دي هوگي !

مفرورين جنگ كا بيان هے كه شاه بلجيم اپنے هاتهه كو سلنگ (پٹي جو زخمي عضو كے سهارے كيليے گلے ميں ڈالي جاتي هے) ميں ركهے رهتا هے - اس سے معلوم هوتا هے كه خود اسے بهي كوئي زخم پهنچا هے - علاوه ان زخموں كے جنسے اسكا دل چور چور هے !

لندن كا تار هے كه ملكه بلجيم لندن پهونچ گئي هيں -

(مفرورين انٹورپ)

ڈچ سرحد كي طرف مفرورين جنگ بكثرت بهاگ رهے هيں -

لندن كا تار هے كه انٹورپ ميں دو اسٹيمر اوسٹنڈ جانے كيليے تيار تهے - ان اسٹيمروں ميں ۱۶ سو مسافروں كي جگه تهي ليكن مفرورين جنگ كي تعداد دس هزار تک پهونچ گئي - چهوٹي كشتيوں كے كنارے كي طرف بهي بهاگ نے والوں كا كافي هجوم تها - كل شام كو (۹ - اكتوبر كو) بهي ايک گاڑي لندن پهونچي هے جو مصيبت زدگان جنگ سے بهري هوئي تهي -

(جرمن اعلان)

امسٹرڈم كا تار هے كه جرمن اسٹاف نے اعلان كيا هے كه انٹورپ كے تمام چهوٹے قلعوں پر جرمن قابض هوگئے هيں -

لندن كا تار هے كه مورننگ پوسٹ كو قابل وثوق ذرايع سے خبر ملي هے كه انٹورپ ساقط هوگيا اگرچه بلجين وزير اسكي تصديق نهيں كرتا - ليكن كسي مقام كے سقوط كے ليے اسكا ساقط هو جانا كافي هے - تصديق كي هميں چنداں احتياج نهيں -

امسٹرڈم كا تار هے كه انٹورپ كي حوالگي كے جلسے شريف شهر كي رهنمائي ميں هوے - قيديوں كے شمار كا تخمينه نهيں كيا جاسكتا - جرمنوں نے بيشمار رسد اور سامان جنگ پر قبضه كرليا هے -

(اهل شهر كے ليے اعلان)

كمانڈر جنرل بسيلر نے انٹورپ ميں داخل هوكر اهل شهر كے نام يه اعلان شائع كيا :

" اگر تم مخالفت سے باز رهے تو تمهارا مال و اسباب چهوڑ ديا جائيگا - ورنه تمام مخالفين كو قانون جنگ كے متعلق سزا دي جائيگي اور خود تم هي اپنے خوبصورت شهر كے برباد كيے جانے كا باعث هوگے "

(جرمن سلوک و حسن معاملة)

لندن كا تار هے :

" امسٹرڈم كي خبروں سے واضح هوتا هے كه انٹورپ ميں ڈچ سرحد كي طرف ايک اشتهار شائع كيا گيا هے - اس ميں مفرورين جنگ كو شهر ميں واپس آجانے كي دعوت دي هے ' اور يقين دلايا هے كه انكے مال و اسباب كو اس وقت تک كسي قسم كا كوئي نقصان نهيں پهونچايا جائيگا ' جبتک كه وه دشمني سے باز رهينگے - دكاندار خصوصيت كے ساتهه بلائے جا رهے هيں اور انكو يه دهمكي بهي دي گئي هے كه عدم تعميل كي حالت ميں سخت سزا دي جائيگي - اس اشتهار پر شرفاء شهر اور جرمن كمانڈر كے دستخط هيں -

جرمن حكام كا بيان هے كه " ۳۶۵۰۰ بلجين جو تسخير انٹورپ سے پهلے بهاگ گئے تهے ' اب واپس آ گئے هيں " اس سے معلوم هوتا هے كه بهت جلد شهر مكرر آباد هوجائيگا - اور فاتحوں كا سلوک نهايت شريفانه هے -

ٹائمس كا نامه نگار لكهتا هے :

" جرمن افسر نهايت خليق هيں - انكا اخلاق اس قدر وسيع هے كه راهگيروں كے ساتهه بهي شريفانه سلام و كلام سے پيش آتے هيں "

ليكن كيا يه وهي جرمن هيں جو كل تک وحشي ' درندے ' خوفناک ' شيطان سيرت ' اور بے ننگ و ناموس تهے ؟ انكم لفي قول مختلف !

غالباً لندن كے اس تار كے مطابق كه " كچهه دنوں تک انٹورپ كي برباديوں كي داستانوں پر پرده پڑا رهيگا " ابتک نامنهاد جرمن وحشت كاريوں كي كوئي خبر نهيں آئي هے !

(انگريزي نقصانات)

سول اينڈ ملٹري گزٹ كا ايک تار جو ۱۴ كو لندن سے موصول هوا هے مظهر هے :

" امارت بحريه كا بيان هے كه انٹورپ كي مدافعت ميں انگريزي بحري فوج كا ايک ميجر مارا گيا اور چار افسر زخمي هوے - كل ۱۳ زخمي انٹورپ سے " ڈوور " (انگلستان) پهونچ گئے هيں "

مورننگ پوسٹ زخميوں كي تعداد ۲۰۰ لكهتا هے اور رقمطراز هے كه ان لوگوں كو بڑي توپوں كے نه پهونچنے كا افسوس هے - بحري توپيں بهي بهت دير ميں پهونچيں اور چڑهائي نه جاسكيں -

بهرحال انگريزي فوج كا جسقدر بهي نقصان بيان كيا جاتا هے ' يه محض توپوں وغيره كي اتفاقي بد نظمي كا نتيجه هوگا - ورنه ايک ايسي هشيار اور عقلمند فوج جو مقابله كي جگهه هٹ آنے كو هميشه ترجيح ديا كرتي هے ' لازمي طور پر هميشه محفوظ هي رهيگي !

بلجين كي كل آبادي كا تخمينه ۷ ملين يعني ۷۰ لاكهه كيا گيا هے - مفرورين جنگ جو انگلستان يا هواليڈ پهونچے هيں ' انكي تعداد كا تخمينه ڈيڑه ملين يعني ۱۵ لاكهه هے -

بلجين اور انگريزي مفرورين جنگ جو هواليڈ گئے هيں انكي تعداد ۲۲۰۰۰ بيان كي جاتي هے -

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

مناظر حربیہ بلجیک ! مراکز عسکریہ و عساکر منہزمہ !

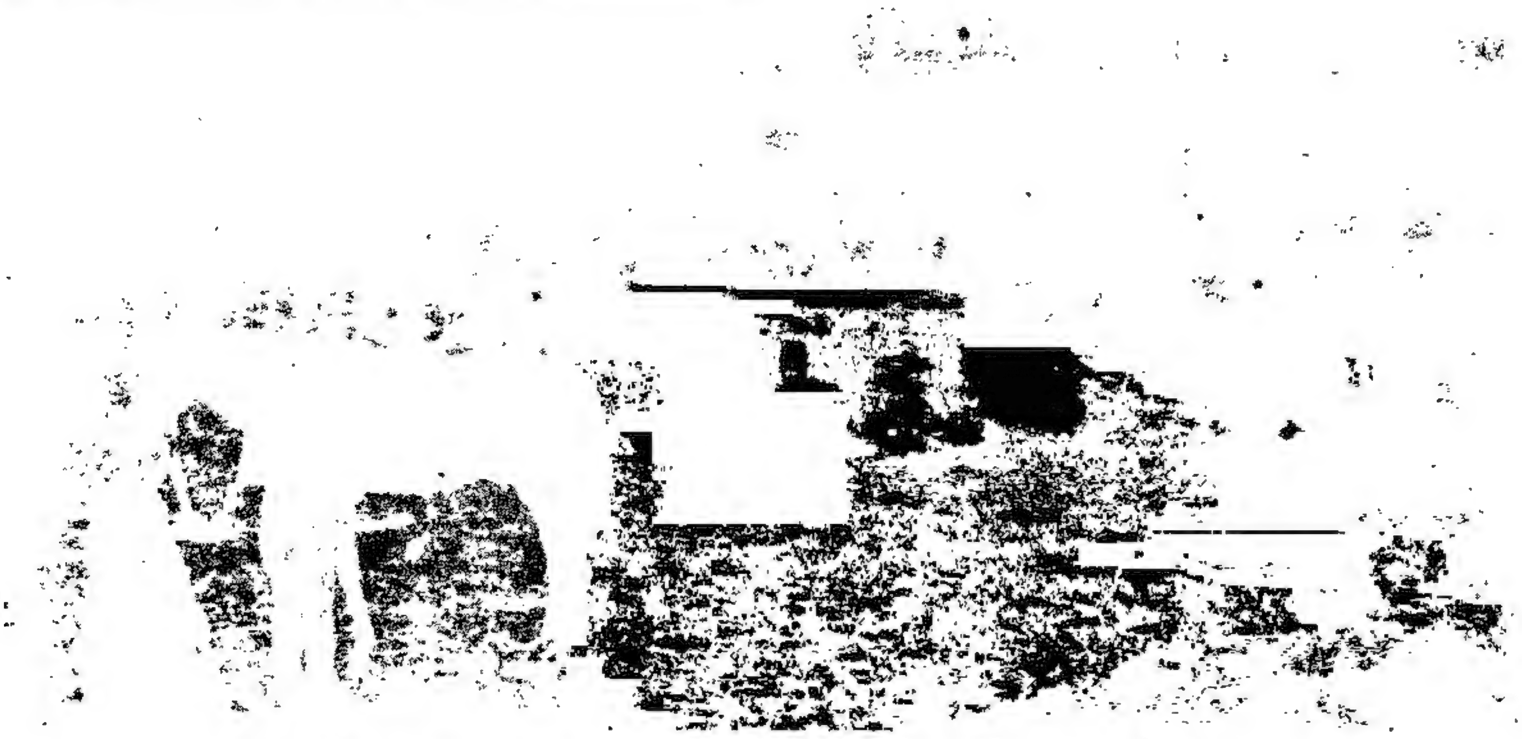

مقام هالرسن میں مفرور بلجین سپاہیوں کا پڑاؤ ' جرمن فوج کی واپسی کے بعد !

بلجین سپاہ کا ایک گروہ جنگ سے پہلے آرام کررہا ہے - یہ راحت کی آخری گھڑیاں تھیں جو اس بدبخت قوم کو نصیب ہوئیں !
وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون !

فرانسیسی توپخانے کا ایک منظر جو دشمن پر گولہ باری کررہا ہے !

اسراء جنگ یورپ ! زندانیان رنگون و کلکته ! !

هندوستان کے جرمن قیدي باشندگان رنگون جو ۶ ستمبر کو کلکته لاے گئے

رنگون کے جهاز ران جرمن جو جنگ کے بعد قید هوکر کلکته لاے گئے

جرمن قیدیوں کو کلکته جیل میں شمار کیا جا رہا ہے !

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے کا]

ہالی ہلاس فانسی - لیڈیز و جنٹس
رسٹ واچ - اصلی - قیمت دس روپیہ رعایتی
تین روپیہ چودہ آنہ

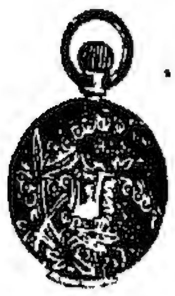

سلور کیس - ۴ روپیہ چودہ آنہ -
اس سے اچھی چیز - چھہ روپیہ -
نیکل سلور کیس - انامسل ڈائل -
ایک چمڑے کی اسٹراپ مفت دیجاتی
ہے -

بی - اس - ندمی - اینڈ کمپنی نمبر ۱-۳۶ - دھرمتلہ اسٹریٹ

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ یہ ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

ترجمہ تفسیر کبیر اردو

—:o:—

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کی کتاب ہے، اسکا اندازہ ارباب فن ہی خوب کر سکتے ہیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتی تو صدہا مباحث و مطالب علمیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہو جاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا، ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ہے کہ "وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمہ ہے"

لکھائی اور چھپائی بھی بہترین درجہ کی ہے - اس کے کچھہ نسخے دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ آنہ کردی گئی ہے -

درخواستیں: منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلی درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائی کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب، شام، فلسطین، مصر، عراق، وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروری حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کی دلی تائید کی، کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پھر بیس ہاف ٹون عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن بکسلر و پبلشر شوکت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیوٹیز آف اسلام

اسلام کی خوبیوں پر دیگر مذاہب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ہر شیدائی اسلام کو اسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاہیے

سنہری جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنہ -

المشتہر: نور لائبریری - ۱۲/۱ سمرانگ لین - کلکتہ

خالص اصلی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیہ و مصر

ترکی ٹوپی - ہر قسم کی ملائم و چمکیلی اسٹر دار، ہر رنگ و ہر سائز کی مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک کی قیمت کا موجود ہے، کلپاک - انور پاشا ٹوپی - خاکی سبز کتھی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیہ و تین روپیہ آٹھہ آنہ -

خادم قوم - ایس - ایف - چشتی اینڈ کمپنی دہلی
سول ایجنٹ براے ہندوستان
فبریقہ ہرکہ - ہمایونی - معمورانی قسطنطنیہ فبریقہ دمشق
ایجپشین - قمی تاربوش - قاہرہ مصر

اجتماعات حربیه برطانیه و سرویا !

نیو سکاٹ لینڈ میں والنٹیرں کا هجوم

پورٹ سمرتهه (ساحل برطانیه) میں جنگی اجتماع

بلغراد (پایه تخت سرویا) میں قومی جوش و خروش اورعام جنگی اجتماعات کا ایک منظر !

لندن کا ایک تاریخی اجتماع احزاب و اتحاد عموم ملت !

پارلیمنٹ کے دروازے پر هزارها لوگ جمع هوگئے هیں - کچهه دیر کے بعد مسٹر ایسکویتهه اپنی مشهور پہلی تقریر جنگ کرنے والے هیں - اسی مجمع میں تمام پارٹیوں نے اپنے اختلافات کے التوا کا اعلان کیا اور مشهور السٹرسٹ ایڈورڈ کارسن نے که بیرونی دشمن کے مقابلے کیلیے هم سب ایک هیں -

مفت　　　　مفت　　　　مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلي چیزیں - کم قیمت - نایاب - امیاب

۱۲ اکتوبر تک

نئي قسم کا رسٹ واچ -

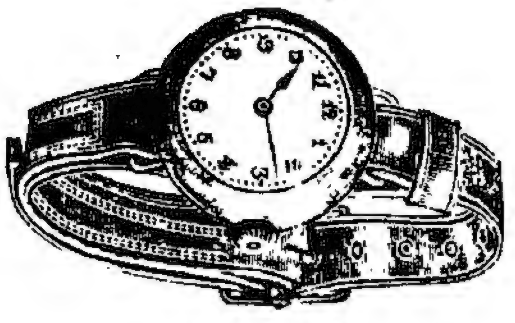

(گارنٹی ۶ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارکسیڈ ایزڈ اسٹیل کیس - ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سلور کیس ۶ روپیہ عمدہ سلور کیس ۶ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

---

۴ آ نیرت ہنٹنگ واچ

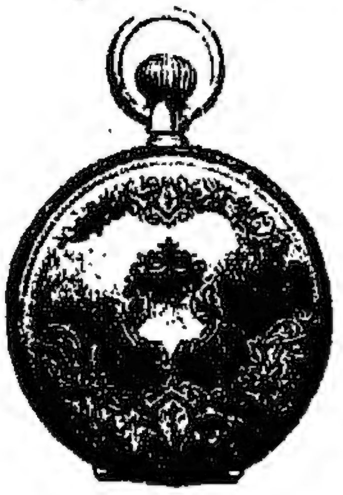

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

---

۱۴ ایرٹ رولڈ دولڈرر بینا لیور واچ -

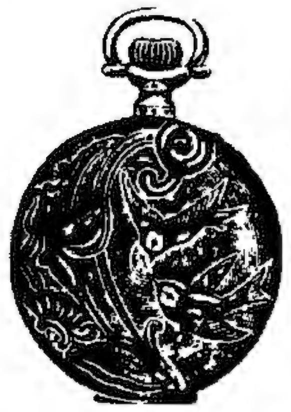

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل رولڈ کیس ۶ روپیہ -

---

موٹر ریگولیٹ لیور واچ -

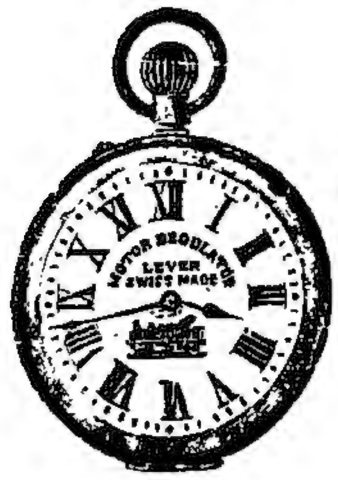

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کہلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چسال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنٹرش ہینٹنگ واچ -

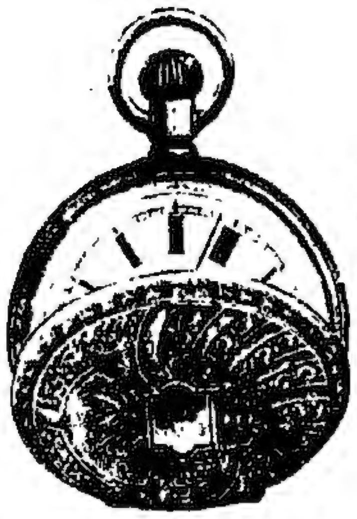

(گارنٹی ۶ سال)

نکل ہنٹنگ - سائز ۱۹ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ اسٹپ واچ

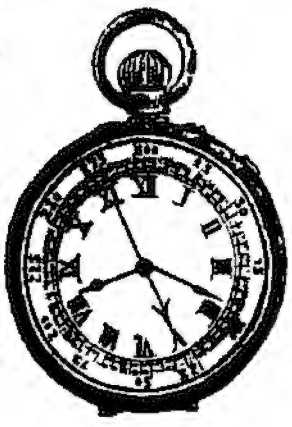

نہایت عمدہ قسم کا ۵ روپیہ چار آنہ

گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑي ایک سکنڈ کے حصہ کو بھي اچھی طرح سے بتلاتا ہے -

کہلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصل ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

---

دي انڈیا واچ

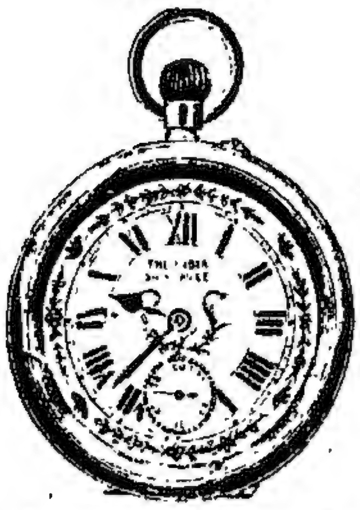

گارنٹی تین سال

بلکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کہلا ڈھکنا کي دس فانسی سکنڈ ھنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصل دس روپیہ رعایتي ۳ روپیہ چودہ آنہ - فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

---

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

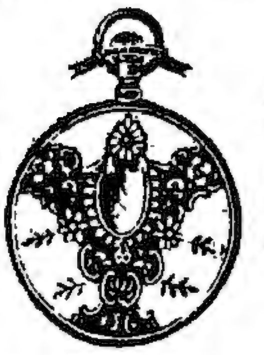

۱۴ کیرٹ گولڈ پلیٹ

گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھہ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتي ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھہ آنہ -

لیڈي گولڈ واچ

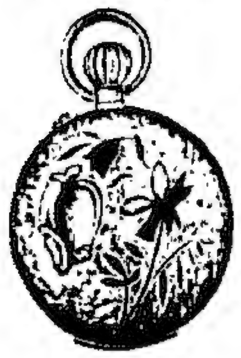

گارنٹی تین سال

لیڈي اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت - سچا وقت دینے والي بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلي ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھہ آنہ - جسمانی جنٹس سائز - ۲۸ روپیہ

بي - اس - ننگني - اینڈ کمپني نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت مفت مفت

ایک عجیب مفت

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

اصل سے آدھی اور آدھی سے تھوڑا قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ - اس بات پر غور کیجئیے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ

ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت

دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت

تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !

اگر آپکو گھڑی پسند نہ آ‌ے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ برسلٹ واچ

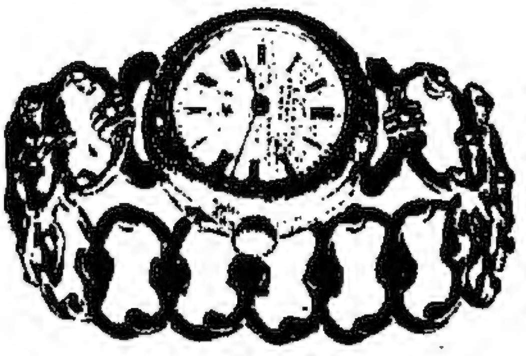

(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ - گول شکل بہت دید یا - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۶ روپیہ
اسکوائر شکل	۶ روپیہ
ہارٹ شکل	۶ روپیہ
ہشت پہل	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

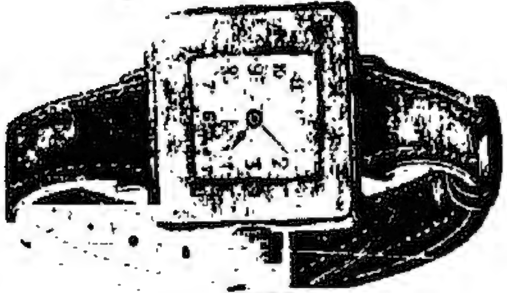

گارنٹی ۵ سال

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ہندوستان میں آئی ہیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۶ روپیہ - آٹھ آنہ اور کسیڈائز ڈاسٹیل کیس ۷ روپیہ آٹھ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور باکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

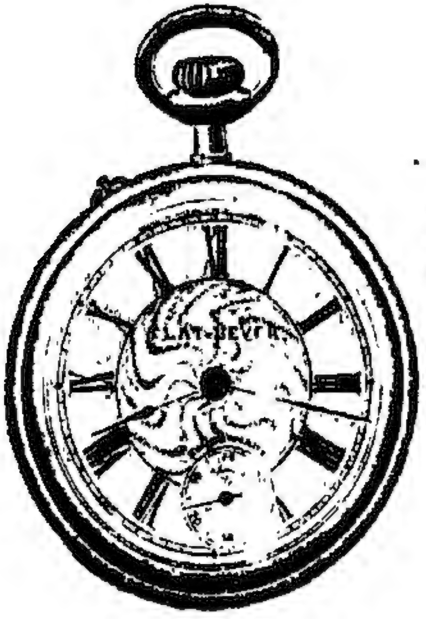

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل ایلس چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میڈل کے - اسپات کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نیو ڈیزین ببل رسٹ لٹ واچ -

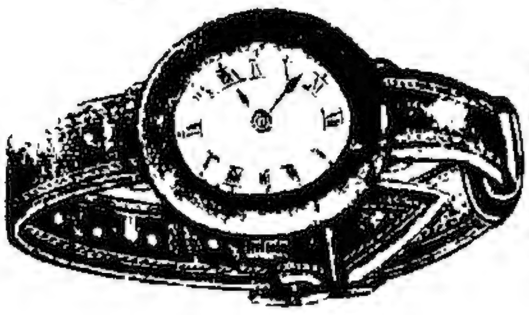

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈائزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالن حل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگلش ہنٹنگ واچ

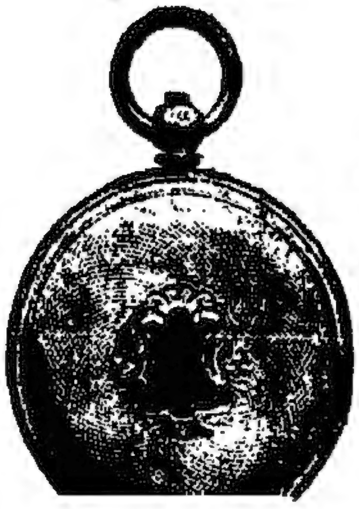

(گارنٹی ۴ سال)

رایٹ میٹل ہنٹنگ ۱۶ سائز - کی وائنڈنگ ہاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مرر منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ۸ آنہ - ہاف ہنٹنگ - چھ روپیہ آٹھ آنہ -

انیگما واچ

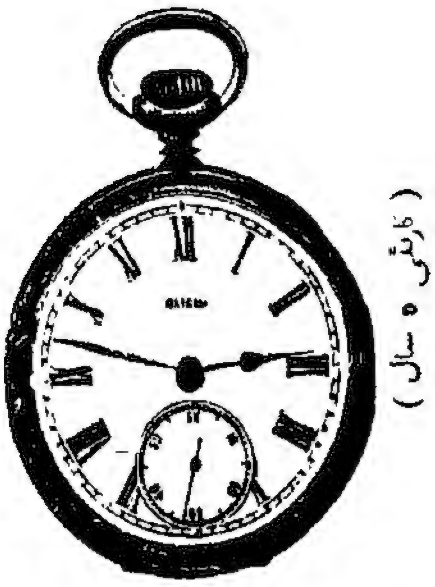

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۴ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچا وقت دینے والی -

اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - نمرتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القرآن علامۂ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ، اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ، وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ، جیسا کہ نزول کے وقت تھا ، اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الآرا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ، اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۂ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الآرا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ، جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ، اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ، جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے ، اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی دو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ، ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ، اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمیٰ ! نعمت عظمیٰ !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ اُن کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوءظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خاں صاحب رامپوری ، جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودی سیلن)

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے ، لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے ، جسے موسیودی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ، تراجم ، جغرافیہ ، لغت ، انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیودی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اردو ترجمہ میں ضم کردیے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہوگئی ہے - موسیودی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں ، باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۳) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنی شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ، کاغذ ، تصاویر ، جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے ، قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانۂ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پرڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۲) علم اصول قانون - یعنی سر ڈبلیو - ایچ رینٹگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ الدین حصہ دوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکۂ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل برحالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر القاری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پرہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرم بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Corstantinople - استامبول

S.C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے اسکے تمام آلات و سامان ولایت سے [illegible]

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم [illegible] کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12, NARIKEL BAGAN LANE.

CALCUTTA.

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

تاریخ ہندوستان

— * —

آثار مطبوعات قدیمۂ ہند

—— * ——

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن

مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ہندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ ایلنگ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکی نہ ہوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ -

تمام درخواستیں : " منیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ

نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا **جواہر نور العین** [illegible] والا خالص [illegible] بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں روئے یعنی ککرے۔ پھولا۔ ناخنہ۔ پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے۔ عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عنہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوش شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں۔ ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری ولاغری جلد رفع کرکے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا **طلسم شفا** ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک سانپ کے کاٹے کا درد چند سکنڈ میں دور [illegible] عہ

اعجاز مسیحا تن بیجان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف افسر وانیورا - جواہر نور العین سے میرا موتیا بند بالکل رفع ہو گیا - (۲) مسٹر سنتری رام جی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہو گیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے لفظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندھی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق ہیڈ سرجن اور آرمی میڈیکل افسر **افغانستان**

حال پروپرائٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین زکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سعدی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام غزالی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] علی معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۹ آنہ رعایتی ۴ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۵ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام ابو حنیفہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۰) ابو عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ آنہ - (۴۰) پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ (۴۱) آئینہ خدا شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ آنہ رعایتی ۳ آنہ - مطلب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ پر تصوف کی لاجواب کتاب ۱ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو ہر ہشت چشتیہ اہل بہشت کے مشہور خلیفوں کے باتصویر حالات زندگی مع انکی سینہ بہ سینہ اور صدری ہدایت کے جو انکی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور ہمیں خریداران کے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکی بھی لکھ دی ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الجبرئیل امراض نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۵۱] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول رکہنا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — مہتمم رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

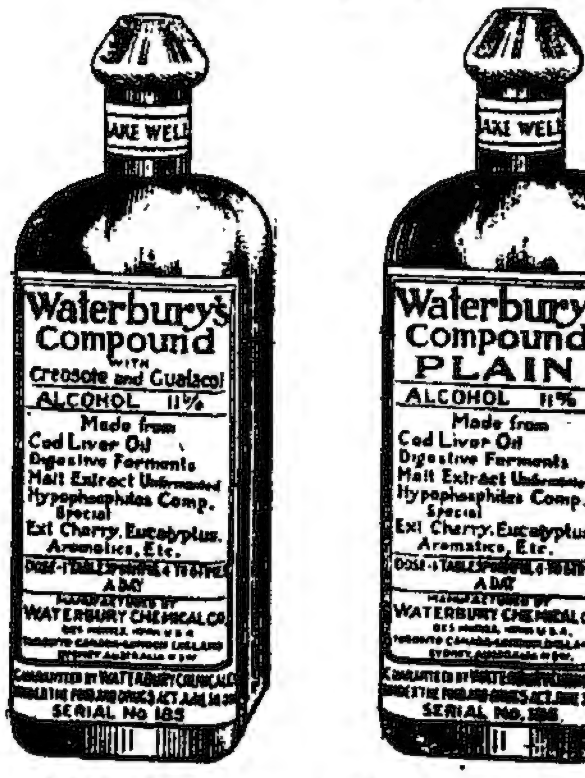

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلی کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماری اور کھانسی و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور والل کمپاؤنڈ" یعنی ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلی کے تیل سے بڑھکر اولی دوسری دوا نہیں ہے -

ایک بڑی خرابی مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلی پیدا ہوتی ہے اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھی کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بری کی کمپاؤنڈ یعنی مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناروے ملک کی "کاڈ" مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "ہائپو فاسفائٹس" و "گلیسرن" و "اورمٹکس" (خوشبو دار چیزیں) اور تھوڑے "کریوسوٹ" اور "گوئیا کول") کے ساتھہ ملانے سے بہہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ "کاڈ لیور والل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے بھرتی اور خوشحالی ہوتی ہے مگر یہ مرکب دوا "کاڈ لیور والل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروری ہو- اور اگر تمہاری طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کی کھانسی ہوگئی ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کی طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے- ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بری کا مرکب "کاڈ لیور والل" استعمال کرو - اور یہہ اون تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرح سے بہت ہی اچھی ہے - یہ دوا پانی و دودھ وغیرہ کے ساتھہ کھلجاتی ہے اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں- نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے- قیمت بڑی بوتل تین روپیہ اور چھوٹی بوتل ڈیڑھ روپیہ -

"واٹر بری" کا نام یاد رکھیے
یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوے پتہ پر ملتی ہے :—
ایم ٹامس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار ' امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار ' ہلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانح کے بعد بہلیرے مفید ادویه اور اعلی درجه مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بھی قبل از استعمال و پیش از تجربه مبالغه سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاہر ہو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے بالونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک تصرف اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکه ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۵ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي ہے -

بٹیکا — کے خواص بہت ہیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے ' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه اس کي آزمایش کي ضرورت ہے -

ہما نرجیں تیله اور برنه ہو انجیں تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" رنفر فل کالیھو " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ریگر برسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني لوٹ بازار کا ساسپل بھنے سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مشہور الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

بـ-ـند لہوے سے وابس

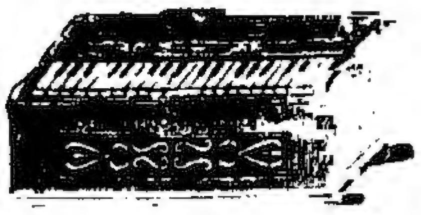

ہمارا مس موهني فلوٹ ہارمونیم سرپلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساکن کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت ہي عمده اور بہت دنوں تک قائم رہنے والي ہے -

سنگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۵ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه ہے آرڈر کے ہمراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹري نمبر ۳/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ ہارمونیم

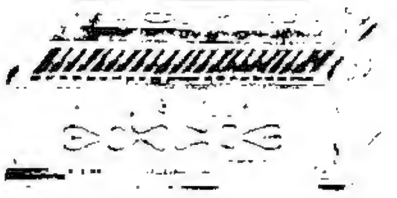

اسکے مقابله میں تمام ہرمونیم بیکار ہیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي ہے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رٹسي ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

ہر درخواست کے ساتھه پانچ روپیه پیشگي آنا چاہیے

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا ہي ہو ' اسکے استعمال سے کلي آرام ہوجاتا ہے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساہي سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام ہوجاتا ہے -

قیمت في شیشي چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولٹر و صاحب کا ہیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چھه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پھـــول رانــی

نہایت خوشبودار روغـن پھول ہے جسکے استعمال سے دل ودماغ تازه رہتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنـه ایک درجن سات روپیه آٹھه آنـه -

Maithra & Go 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دھج

جوکه خاص طـلا سے بنایا گیا ہے یه دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لائق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتلیس ۲۳ روپیه

½ ۱ سے کم درخواست نہیں آنا چاہیے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنـکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کی ہارمونیم سنگل ریڈC سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاہیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

داي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رہنما وصحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشي - مفت روانه ہوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

بیس برس سے سارے هندوستان میں مشهور هے
اور دوائیاں بچے سے ضعیف تک کو یکساں
فائده کرتی هیں -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا هوا

لال شربت ! لال شربت ! !

بچوں کیلیے ایک هي دوا هے - مان دینا میٹھا میٹھا لال شربت -

شیر خوار بچے کو اکثر بدهضمي رهتي هے - دودهه پیتے هي قے کردیتے هیں - پائخانه کبھي سخت اور کبھي پتلا هوتا هے پیٹ اونچا هو جاتا هے هاتهه پاؤں لاغر هوجاتے هیں - دانت وقت پر نهیں نکلتے هیں غذا جزو بدن نهیں هوتا - ان سب وجوهات سے لڑکے همیشه کیواسطے کمزور هوجاتے هیں - ایسے حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نهیں هونے پاتي اور همیشه کے واسطے لڑکے چست و چالاک رهتے هیں - بچے کو دودهه کم هوتا هو طبیعت سست رهتی هو بخار آتا هو غذا هضم نه هوتي هو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغري جاتي رهیگي دوده زیاده هوگا اور بچے خوشحال رهینگے - پوري حالت فهرست جسمیں جنتري اور سارٹیفکٹ درج هیں منگوا کر دیکھیے قیمت فی شیشي ۱۲ آنه محصول ۴ آنه تین شیشي کے لیے ۲ روپیه - محصول ۱۰ - آنه ادویات هر جگه دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتي هے ورنه کارخانه سے طلب کیجیے -

بیس برس سے سارے هندوستان میں مشهور هے
اور دوائیاں هر جگه دوکانداروں اور
دوافروشوں سے مل سکتي هیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکم لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدالي حالت میں تهي تو تیل - چربی - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها - مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن میں نمود کے ساتهه فائدے کا بھي جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لی هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئی کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب کهلے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر نزله چکر اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے - اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں اسکا بڑا سبب یه بهی هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے اور فروخت کرنے سے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکی بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمي بخار - باری کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو یا وه بخار جسمیں متلي اور قے بهی آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئی هوں اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجیے تو بهوک بڑه جاتي هے اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي وچالاکی آجاتي هے - نیز اسکی سابق تندرستي از سرنو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکان داروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

حسبنا الله و نعم الوکیل

ٹرکش سلطانہ هیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولي

جسے تمام عالم نے "ٹرکش امپیریئل هیرڈائی" کا لقب عطا فرمایا هے - یہ بے ضرر بلا داغ جلد دلانے والي نا گوار بلکہ فرحت افزاے دل و جان عطر بہار خوشبو دار خضاب کمیاب هے - سہولت کے ساتھہ ۲ - ۳ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنالیجیے ایک شیشي برسونکے لیے کافي هے - قیمت فی شیشی کلاں تین روپیہ - شیشی خورد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈي - صاحب ال - ارسي - ایس - انس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے هیں واقعي یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دیسي خضابوں میں اعلی و یکتا هے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان و نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکي جسقدر تعریف کي جاوے بجا هے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو مینیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوپن ٹانیک

یہ عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دوائی دماغی شکایتوں کو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکہ اطفال مرد و عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچتی هے - هسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بار کي دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے - ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیہ اور هر دو دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا - غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجوني تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهد - ڈاکٹر ایم - سی - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر مدراس فرماتے هیں - "میںنے اوبھرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ویلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - "نمونے کي شیشیاں اوبھرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بہت نفع بخش پا" -

مس ایم - جي - ایم - براقاي - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي (لندن) سینٹ جان اسپتال ارکا ڈي بمبئي فرماتي هیں : "اوبھرالین جسکو کہ میںنے استعمال کیا هے" زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا هے"

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ هدایت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا هے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ آف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور نہایت هي رنگیلي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں فروخت کي جاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - کپڑے کي جلد هے جسمیں سنہري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۹ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ
Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت
تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند هوے -

سائز فاکشن فلوٹ هارمونیم جسکي دهیمي اور میٹھي آواز بنگالي اور هندوستانی موسیقي سے خاص مناسبت هے - شیشم کي لکڑي سے بني هوئي ' اور نہایت عمدہ رنگ - تین برس کي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگي ۵ روپیہ -

نیشنل هارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

National Harmonum Co. P. O. Simla A. Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي هے - ایس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهی هے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ
S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مرض جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبھي ایسا گمان تک بھی نہیں هوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تہا -

قیمت فی شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

C. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street, Calcutta

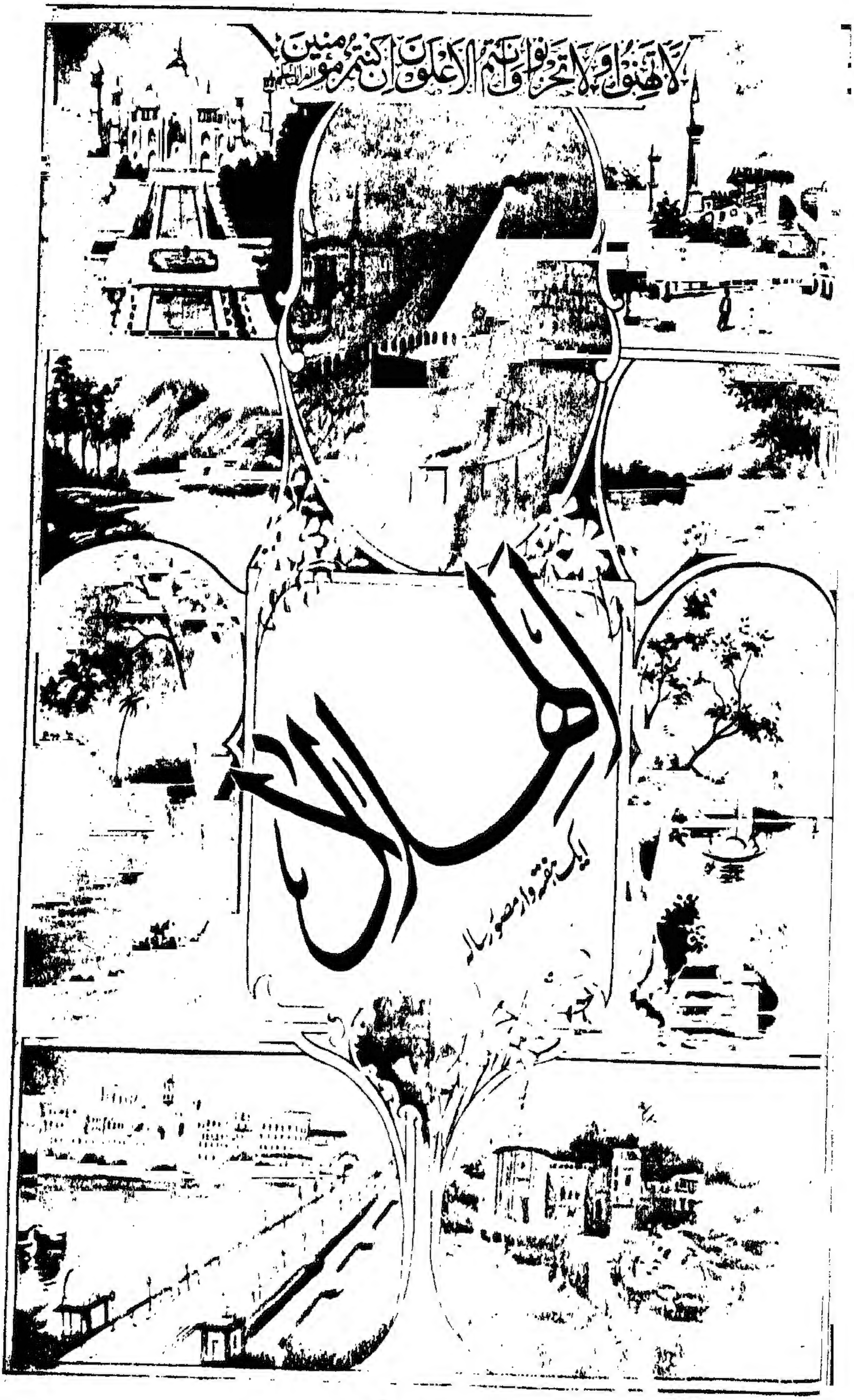
لا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم
الہلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت ۸ ۔ آنہ

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (۸۳ : ۱۹)
"في ذالك فليتنافس المتنافسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال
فی
مجلدات الهلال

گاہ گاہے بازخوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الہــلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدۃ ملۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ مہیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلیــد کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' باسکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قــرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الاہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ایسے ہیں جن میں ایک ملی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

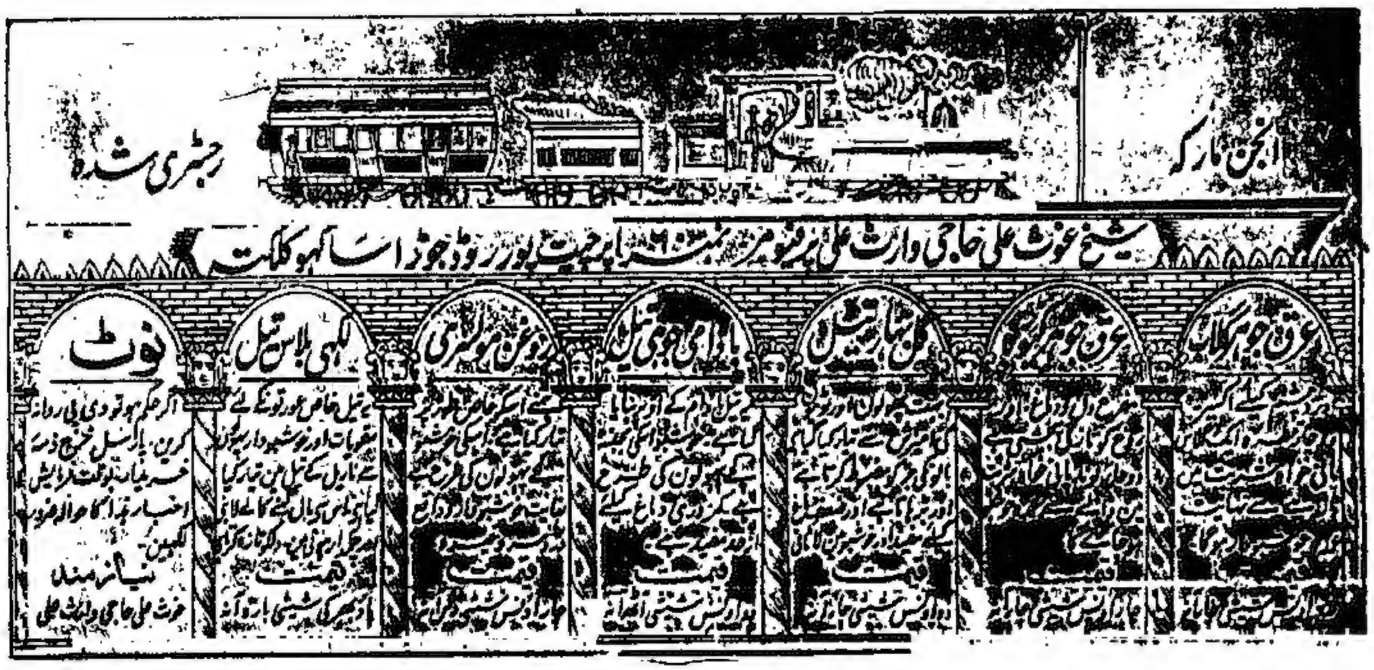

Address :—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

میر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانه - ۱۲ - روپیه
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنه

جلد ۵
کلکته : چهار شنبه - ۸ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, October, 28. 1914.
نمبر - ۱۸

قطرات اشک

درکار ماست ناله و ما در هوائے او
پروانهٔ چراغ مزار خودیم ما

(عذر گناه)

(۱) گناه کي جس معذرت کو " بد تر از گناه " کہا گیا ہے ' وه غالباً وهي معذرت ہے جسکي سوء اتفاق سے آجکل همیشه الہلال کو ضرورت پیش آتي رهتی ہے - و عرفت ربی بفسخ العزائم - امسال اراده تها که یوم الحج کے تذکار کي ایک خاص اشاعت مرتب کي جائیگی اور صوری و معنوی ' دونوں حیثیتوں سے اسکے لیے خاص اهتمامات ملحوظ رهینگے - چنانچه باوجود ضیق وقت کے اسکا انتظام کیا گیا ' اور حسب معمول رساله کے آخري ابواب کے مقالات کمپوز هو کر طیار هو گئے - اب صرف باب التفسیر ' بصائر و حکم ' مقالهٔ افتتاحیه ' اور مباحث جنگ و شذرات باقی تھے - ان میں سے هر چیز اگرچه بظاهر " حج و عید " سے تعلق رکھتی تهي ' لیکن جیسا که اس عاجز کا طریق قدیم ہے ' فی الحقیقت سب کچھه وقت و موسم هي کا افسانه تها وللہ درما قال :

مقصد ہے ناز و غمزه ' ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنهٔ و خنجر کہے بغیر !

علی الخصوص مقالهٔ افتتاحیه جو " اسوهٔ ابراهیمي " کے عنوان سے لکھنا تها اور جو نہایت هي اهم و ضروري مقاصد پر مبنی تها - نیز باب التفسیر جسمیں آیهٔ کریمهٔ " و اذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن ' قال انی جاعلک للناس اماما ' قال و من ذریتی ؟ قال لا ینال عهدی الظالمین " کے متعلق بے شمار معارف و حکم قرآنیه فیضان الہي سے پیش نظر تھے -

لیکن عین اتوار کے دن (که اسي دن سے ابتدا کے فارم مرتب هونا شروع هوتے هیں) یکایک بخار اور عارضهٔ ورم گلو کا ایک ساتھه حمله هوا ' اور اسقدر شدید و اشد حمله که اتوار کي شام سے دماغ بالکل معطل اور از کار رفته هوگیا - هر چند کوشش کی که کسي طرح قلم جاری رکھه سکوں مگر دماغ نے هر بار صاف جواب دیا - بمشکل طیار شده فارموں کي آخري تصحیح و ترتیب میں کچھه مدد کرسکا جو کسی نه کسي طرح چھپ گئے ' اور اس وقت تک (که بدھ کا آفتاب غروب هو چکا ہے) اپنے تئیں بالکل مجبور و عضو شل پاتا هوں :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك -

(۲) جو قلبي تکلیف اور روحي صدمه اسوقت میں محسوس کررها هوں ' اسکا صحیح اندازه شاید هي آپ کر سکیں - میرے گلے میں اسقدر شدید درد ہے که بغیر بھاپ کے آلے کي مدد کے بات نہیں کرسکتا ' تاهم یقین کیجیے که یه درد اس قیس کے مقابلے میں کچھه بھي نہیں ہے جو هیجان و تموج افکار ' و ضیق صدر و حبس دماغ ' و عدم طاقت تحریر و اعلان افکار و جذبات سے میرے دل میں اٹھه رهي ہے ' اور جسکے دور کرنے کیلیے کوئی آله میرے پاس نہیں ہے : یضیق صدري ولا ینطلق لساني (۲۶ : ۱۲) سال بھر میں عالم اسلامی کیلیے یه ایک هي موقعه تنبه افکار ' و ایقاظ همم و تحریک قلوب ' و استقبال وجوه ' و احیاء ارواح ' و ذهاب الی الله کا آتا ہے ' جو فی الحقیقت دین الہي کے تمام آمال و اعمال کا مرکز و محور ' اور حلقه بگوشان ملت حنیفي کیلیے مبدء تجدد و انقلاب ہے - جبکه خدا اور اسکے بندوں کے درمیان کوئي حجاب باقي نہیں رهتا ' جبکه اسکے حریم وصال کے دروازے کھل جاتے هیں ' جبکه اسکي رحمت و نصرت کے ملائکهٔ مسومین ایک ایک مومن قانت اور مسلم مخلص کے دل کو ڈھونڈھتے هیں ' اور اسے خدا کے طرف لوٹ آنے کي دعوت دیتے هیں که :

يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ' ان الله يغفر الذنوب جميعًا - انه هو الغفور الرحيم !

اے میرے غافل بندو که تم نے عهد عبودیت و نیاز کو توڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے ' الله کي رحمت سے مایوس نهو ! خواه تمهاري بد اعمالیاں کیسي هي سخت رهي هوں ' با این همه اگر اب بھي توبهٔ و انابت کا سر جھکا دو تو میں تمهارے تمام جرموں بخشدونگا کیونکه میں بہت هي بخشنے والا اور رحم فرما هوں !

باز آ باز آ ' هر آنچه کردي باز آ !
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ !
این درگه ما درگه نومیدي نیست
صد بار اگر توبه شکستی باز آ !

الله الله ! ایسے وقت عظیم ' ایسے آوان سعید ' ایسے یوم الله الجلیل ' ایسے عهد الہي ' اور ایسے دور قبولیت و اجابت میں اپني زبان کو بے قابو ' اپنے دماغ کو معطل ' اپنے نظام حواس کو درهم و برهم ' اور اپنے قلم خونفشاں کو اپنے دست نارسا کي رسائي سے دور پاتا هوں اور مجبور هوں !

ارید وصاله ' ویرید قتلي !

حالانکه یه وقت تو وه تها که سال بھر کے ضبط و حبس کا معارضه اسکے ایک ایک لمحه اور ایک ایک سکنڈ سے لیتا ' اور

آینده ضخیم و مصور نمبر ۱۱ - نومبر کو شائع هوگا - بوجه عید درمیان کي اشاعت ملتوي رهیگي -

٣٥٢

شدیم خاک ولیکن ببوے تربت ما
توان شناخت کزیں خاک مردمی خیزد

و وهبنا لهم من رحمتنا و جعلنا لهم لسان صدق عليا (١٩: ٥٠)

یه دراصل حقیقت اسلامي کي اُس عظیم الشان قرباني کی یادگار هے جو حضرة ابراهیم علیه السلام نے اپنے جذبات و محبت ماسوی الله کی اور حضرة اسماعیل نے اپنے جان و نفس کي ٹهیک اسي ریگستان میں کي تهی' اور جو تمام نسل ابراهیمي و اسماعیلي کی روحاني قربانی کے فدیه کے بعد قبول کر لیگئي که فی الحقیقت یهي فدیه " ذبح عظیم " تها :

فلما اسلما و تله للجبين و ناديناه ان يا ابراهيم ! قد صدقت الرؤيا ' انا كذالك نجزي المحسنين ' ان هذا لهو البلاء المبين ' و فديناه بذبح عظيم ! (٣٧ : ١٠٤)	اور جبکه حضرت ابراهیم و اسماعیل' دونوں پر اطاعت و فدویت اسلامي طاري هوگئي' اور حضرة ابراهیم نے جوش قرباني میں اپنے محبوب فرزند کو ماتهے کے بل گرادیا تاکه راه حق میں ذبح کرڈالیں تو اس وقت هم نے پکارا که اے ابراهیم بس کرو ! بلاشبه تم نے اپنے رویاء صادقه کو پورا کر دکهایا - هم اسي طرح ارباب حق و احسان کو انکي جاں فروشیوں اور قربانیوں کا صله دیا کرتے هیں' چنانچه هم نے یه قرباني اسطرح قبول کرلي که اسکے فدیے میں ایک بهت هي عظیم الشان اور دائمي قرباني قرار دیدي !

یه قرباني جسکا خون هرسال میدان منا میں جوش زن هوتا هے' اور یه ذبح عظیم جسکي هرمسلمان شوق و ذوق سے طیاري کرتا هے' فی الحقیقت اسلام کي حقیقت اعلی کي ایک تمثیل هے' جسکے پردے میں بتلایا گیا هے که ایمان بالله کا دار و مدار قرباني اور خون شهادت پر هے' اور جب تک یه مقام ذهاب الی الله اور جهاد في سبیل الله حاصل نهو' اس وقت تک کوئي هستي مومن و مسلم نهیں هوسکتی : قل ان كان اباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون كسادها و مساكن ترضونها احب اليكم من الله و رسوله و جهادا في سبيله فتربصوا حتي ياتي الله بامره و الله لا يهدي القوم الفسقين (٩ : ٢٤)

(میثاق ابراهیمي)

اور پهر یه یوم الحج کا طلوع درحقیقت اُس وعدۂ الهي اور عهد و میثاق رباني کي یادگار هے' جو حضرة ابراهیم سے " امة مسلمه " کي امامت و خلافت فی الارض کے لیے خدا نے باندها تها :

و اذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن قال اني جاعلك للناس اماما - قال و من ذريتي ؟ قال لا ينال عهدي الظالمين !	اور جبکه ابراهیم کو اسکے پروردگار نے حقیقت اسلامي کي قرباني اور معرفة دین فطري کي چند آزمایشوں میں ڈالا اور اس نے انهیں پورا کیا - یعني اپنے جگر گوشے کے گلے پر چهري رکهدي اور چاند اور سورج اور تمام مظاهر خلقت و مادیت سے منهه موڑ کر صرف دین فطري و الهي کي طرف متوجه هوگیا' تو اس وقت هم نے اسے بشارت دي که آج سے تمهیں انسانوں کي امامت و خلافت عطا کي جاتي هے - اسپر حضرة ابراهیم نے سوال کیا که " اور میري نسل کو بهي ؟ " فرمایا که " هاں مگر انکو نهیں جو همارے عهد و میثاق کي پورا نه کریں اور اُسے ظالمانه توڑ ڈالیں ! "

چنانچه الله تعالی نے اپنا وعده پورا کیا اور حضرة ابراهیم و اسماعیل کي نسل روحاني و جسماني کو دنیا کي امامت عطا فرمائي - پہلے اسکا ظهور بني اسرائیل کي خلافت و امامت کي صورت میں هوا' اور پهر جب یروشلیم کا هیکل اور شام کے مرغزار اسکي محبت و اطاعت کے سزاوار نه رهے تو اس نے بني اسماعیل کي قربانگاه عرب اور وادي بطحا و یثرب کے ریگستانوں کو اپنے جلال و قدوسیت کا نشیمن بنایا :

ثم جعلناكم خلائف في الارض لننظر من بعدهم كيف تعملون ؟	اور پهر انکے بعد هم نے تمهیں زمین کي خلافت عطا کي تاکه دیکهیں که تمهارے اعمال کیسے هوتے هیں ؟

سو اے پیروان دین ابراهیمی ! و اے وابستگان نسل اسماعیلی ! " اني جاعلك للناس اماما " کا وعده بهی پورا هوچکا' اور " لا ينال عهدي الظالمين " کی وعید کي غمگیني و رسوائی بهي تم دیکهه چکے :

و صرفنا فيه من الوعيد لعلهم يتقون او يحدث لهم ذكرى ! (٢٠ : ١١٣)	اور هم نے قرآن حکیم میں اپني وعید اور اسکے نتائج بیان کردیے تاکه لوگ ڈریں یا اسکي وجه سے انکے دلوں میں عبرت و بصیرة پیدا هو !

یه یوم الحج کا آفتاب هر سال اسلیے فاران کی چوٹیوں اور جبل رحمة کي وادیوں پر طلوع هوتا هے تاکه اس وعده و وعید کي یاد تازه کرے' اور اُس " امة مسلمه " کو میثاق الهي یاد دلاے جسکا ظهور اسي بیابان حجاز کی دعاؤں سے هوا تها -

(۸) پس وه دن آ گیا اور خدا کي رحمتوں اور برکتوں کي سب سے بڑي گهڑي تمهارے سامنے هے -

یهي وه وقت هے که " امة مسلمة " آخري مرتبه اپنے عهد و میثاق کو یاد کرے' اور جبکه خدا کے قهر نے زمین کے فساد کو ڈهانپ لیا هے تو وه اسکي گم کرده رحمتوں اور برکتوں کي تلاش میں نکلے - تم دنیا کے تغیرات اور نقشۂ امن و جنگ کي تبدیلیوں میں مصروف هوگئے هو - مگر تم خود اپنے اندر تبدیلي پیدا نهیں کرتے جس سے تمام عالم کي تبدیلي وابسته هے ؟

اس تبدیلي کیلیے پهلي شرط یه هے که حقیقت اسلامي کي اُس قرباني' کو اپنے روح و قلب پر طاري کرو جسکي یادگار میں هر سال تمهارا هاتهه ظاهري قرباني کي چهري پکڑتا هے اور تم خداوند کے حضور خون بهاتے هو - پهر اسکے ساتهه هي تم الله کے حضور گر جاؤ' اپنے تمام اعمال زندگي کے اندر اسکے مقدس حکموں کے عشق و اطاعت کي روح پیدا کرو' توبۂ و انابت کے آنسو بها کر اور عجز و بیقراري کي تڑپ پیدا کرکے اسکے سامنے مجرموں کي طرح خاک عجز و نیاز پر لوٹو' اور اپني جانوں کو' اپنے مال و متاع کو' اپنے اهل و عیال کو' اپني تمام محبوبات و مطلوبات کو' اسکے لیے' اسکے کلمۂ مقدس کے لیے' اسکي ملت مرحومه کیلیے' اور اسکي صداقت اور عدالت کے لیے اسکے سپرد کردو - وه خدا جس نے ابراهیم کي دعا سني' جس نے اسماعیل کي قرباني کو قبول کیا' جس نے وادي غیر ذي زرع کو ظهور رسالت کبری سے مرکز مشارق و مغارب و مجمع اولین و آخرین بنایا' اگر تمهاري بد اعمالیوں اور سرکشیوں کی وجه سے تمهیں ٹهکرا سکتا تها' تو آج وه تمهیں پیار بهي کر سکتا هے' اور تمهاري دعاؤں کو سن بهي سکتا هے -

پس توبه کرو' اپنے عزائم و اعمال مقدسه کو زنده کرو' دعائیں مانگو' اور خداوند حجاز کو پکارو' تا تمهاري کهوئي هوئي میراث پهر تمهیں واپس ملجاے - تمهارے غمگیني کے دن ختم هوں' اور " لا ينال عهدي الظالمين " کے زمرے سے نکلکر " اني جاعلك للناس اماما " کے حزب الله میں داخل هو جاؤ : ذالك يوعظ به من كان منكم يومن بالله و اليوم الاخر !

مدتوں کے بعد همرهان بے خبر و رفیقان غفلت پیشه کو دکھلاتا که اگر دنیا اپنے موسم خونیں سے گذر رهي هے تو میرے پهلو میں بهي ایک دجلۂ خون موجود هے جس سے ایک بهت بڑا رقبۂ حسرت و آرزو سینچا جاسکتا هے :

پهلو بشگافید و به بینید دلم را
تاچند بگویم که چساں ست و چساں نیست ؟

(۳) میرے درد نے میرا علاج کیا ' اور شدت هجوم افکار و فشار جذبات و مضغیات نے بستر ناتوانی سے اٹھا کر بٹھا دیا - بلاشبه میں اسوقت مستعد کار هوں ' لیکن چونکه عید مبارک سے پہلے رسالے کي اشاعت ناگزیر هے اور آخري دن بهي گذر چکا هے - اسلیے اس وقت کي مستعدي اسکے لیے کچهه مفید نہیں هوسکتي - مجبوراً مقالۂ افتتاحیه وغیره کي جگه " شئون اسلامیه " وغیره کے چند کمپوز شده تراجم " و مضامین درج کردیے گئے هیں تاکه کسي طرح پرچه عید سے پہلے شائع هو جاے - صرف " واقعۂ لاهور " کے متعلق چند سطریں لازمي طور پر لکهني هیں ' اور انکے لیے اس آخري فارم کو کسي طرح لکهنے کي کوشش کر رها هوں - اب یوم الحج کي تقریب کے بقیه مضامین کیلیے اسکے سوا چارہ نہیں که آینده نمبر میں انکے لیے سب سے پہلے جگه نکالي جاے - گو کسي قدر دیر ضرور هو جائیگي لیکن اول تو ماه مقدس ابهي باقي هے اور پهر :

فریاد کي کوئي لے نہیں هے
ناله پابند نے نہیں هے !

(پیام حج مقدس)

(۴) تاهم دل نہیں مانتا که اسقدر جلد خاموش هوجاؤں :

که حرف نازک و اصحاب پنبه در گوش اند !

اے عزیزان غفلت شعار ' و اے بقیۂ ماتم گذاران قافلۂ ملت ! تمهاري غفلتوں پر حسرت ' تمهاری سرشاریوں پر صد افسوس ' اور تمهاري عزائم فراموشیوں پر صد هزار آه و ماتم ' اگر تم اس وقت عظیم و مهیب کی برکتوں سے محروم رهو ' اور جبکه تمام دنیا کي مٹي خون کی بارش سے سینچي جا رهي هے ' تو تم اپنے دلهاے مجروح و ارواح مضطر کو خونباري و دجله ریزي کیلیے طیار نه کرو ! تم کو اُس جنگ کي خبروں کي تلاش هے جو دنیا کي چند فاني طاقتوں کے درمیان تین مهینے سے شروع هوگئي هے ' مگر آه ' تمهیں اُس جنگ کي بهي کچهه خبر هے جو دنیا کي سب سے بڑي ضعیف هستي اور سب سے بڑي لازوال طاقت کے درمیان صدیوں سے جاري هے ' اور جسکي بربادي اور هولناکي کے آگے میدان فرانس و پولینڈ کي بربادیاں کچهه حقیقت نہیں رکهتیں ؟ تم فتح و شکست کي خبروں کیلیے شب و روز بیقرار رهتے هو اور اخباروں کا اسلیے انتظار کرتے هو که جرمني اور فرانس کي فتح و شکست کو زیاده صحت اور زیاده یقیني طور پر معلوم کرسکو ' لیکن تمهیں اُس جنگ کي صلح و شکست کا بهي کبهي انتظار هوتا هے جو تم میں اور تمهارے خداے قاهر و قیوم میں برپا هے ' جسمیں آجتک کسي بڑي سے بڑي قوت نے بهي فتح نه پالي ' اور جسکی آخري شکست بڑي هی الیم و معذب هے ؟

تم جرمني کی طاقتوں سے مرعوب هو ' اور اُن توپوں کی هولناک قوت کا خیال کرکے لرز اٹهتے هو جو تیس تیس من کا گوله پهینکتي هیں - لیکن تم اس فاطر السماوات و الارض کي لایزال ولم یزل طاقت پر ایمان نہیں لاتے جسکی فوج کے گولے صرف انٹورپ اور نامور کی برجوں هي کو نہیں ' بلکه تمام کرۂ ارضي کو خاک و خون میں ملا رهے هیں ؟ تم اُن انساني طاقتوں کی هیبت کا شب و روز وظیفه پڑھتے هو جو تن تنها بڑي بڑي فوجوں کو شکست دے رهي هیں ' لیکن تمهیں یاد نہیں آتا که تم اس شهنشاه ارض و سما سے سرکش هوگئے هو جو اپني ایک نگه مشیت سے تمام نظام ارضین و سماوات کو الٹ دے سکتا هے ؟ آه تمهاري غفلتوں پر ! اگر آسمان روے اور زمین ماتم کرے ' اگر مرغان هوائي فغاں سنج هوں او سمندروں سے مچهلیاں غم کرنے کیلیے اچهل پڑیں ' جب بهي اسکا ماتم ختم نهوگا - کیونکه تمهارا ماتم تمام دنیا کا ماتم هے ' اور چراغ کے بجهنے کا رونا چراغ پر رونا نہیں هے بلکه گهر کي تاریکي پر رونا هے - تم میدان جنگ کي خبروں کے مشتاق هو جو تم سے تیس هزار میل دور هے - مگر میں تمهارے دل کي خبروں کا آرزومند هوں جو تم سے باهر نہیں بلکه خود تمهارے اندر هي موجود هے - وفي انفسکم افلا تبصرون ؟ تم دوسروں کي بیداریوں کے افسانے سنکر ترانه سنج مدح و ثنا هوتے هو ' مگر اپنے بخت خفته و طالع گم گشته کو نہیں ڈهونڈهتے که وه کهاں گم هو گیا هے ؟ فاه ' آه ' ثم آه ' علی ما فرطتم فی جنب الله !

درازي شب و بیداري من این همه نیست
ز بخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

(صلح و شکست)

(۵) جرمن و فرانس کي صلح و جنگ کي خبروں کے عشق میں اپنے تئیں گم نه کرو ' بلکه جو جنگ تم میں اور تمهارے پروردگار قدوس کے درمیان جاري هے ' اسکي صلح کي کوئي تدبیر نکالو - اگر تم نے اُس سے صلح کرلی تو پهر اُسکی تمام دنیا میں کوئي بهي نہیں هے جو تم سے بر سر پیکار هوگا - من له المولی فله الکل :

ان ینصرکم الله فلا غالب لکم و ان یخذلکم فمن ذالذي ینصرکم من بعده ؟ و علی الله فلیتوکل المومنون !

اگر الله تمهیں غلبه و نصرت عطا فرماے تو پهر تم پر کوئي دنیوي طاقت غالب نہیں آسکتي - لیکن اگر وهي تمهیں ٹهکرا دے تو پهر دنیا میں کون هے جو خدا کے بعد تمهاري مدد کرسکتا هے ؟ پس صرف الله هي کي ذات هے جسپر اهل ایمان بهروسه کرتے هیں !

آج کرۂ ارضي کا سب سے بڑا حصه شیطاني فساد و طغیان کے بهڑکاے هوے شعلوں سے جل رها هے - انسانوں کي ایک نسل دوسري نسل کو بهیڑیوں کي طرح چیر رهي اور اژدهوں کي طرح ڈس رهي هے ' خداے قدوس و قهار نے اپنے دست منتقم و معذب کی ایک هولناک چمک دکهلائی هے جیسي که همیشه دکهلاتا آیا هے ' اور دنیا کي سب سے زیاده مغرور و طاقتور آبادیاں اسکے قهر و غضب کے نار جحیم و الیم کے اندر سوکهی لکڑیوں اور خشک پتوں کي طرح ڈالدیگئي هیں فی سموم و حمیم ' وظل من یحموم ' لا بارد ولا کریم انهم کانوا قبل ذالک مترفین (۴۵ : ۵۶) جبکه یه سب کچهه هو رها هے تو تم ایک نظر میدان عرفات و منا کے اس سر و پا برهنه گروه پر ڈالو جو سلافی ' یا ٹیوٹانیک نسل کي مسابقت کیلیے نہیں بلکه کلمۂ حق کي ' عظمت اور خداے واحد کي پرستش و محبت کیلیے جمع هوا هے ' اور جنکے کاندهوں پر خونریز آلات و اسلحه نہیں هیں جنسے آگ اور دهواں نکلتا هو ' بلکه الله کے خوف اور اُسکي جستجو نے خود انکے اندر ایک آتشکدۂ محبت مشتعل کردیا هے اور اسکا دهواں والهانه صداؤں اور بیقرارانه فریادوں کي صورت میں انکي زبانوں سے اٹهه رها هے :

جمال کعبه مگر عذر رهرواں خواهد
که جان خستهٔ دلاں سوخت در بیابانش

(اسوۂ ابراهیمي)

(۶) اور دیکهو ' یه مجمع مقدس و الهي کس واقعۂ کبری کي یادگار هے ' اور کس عهد و میثاق خداوندي کے تذکار عظیم کو همیشه کیلیے زنده رکهتا اور عالم ایمان و اسلام کو اسکي طرف دعوة دیتا هے ؟ گر چشم حقیقت باز اور سامعۂ بصیرة وا هو تو اس ابراهیم کدۂ حجاز کا ایک ایک ذره آج اُس واقعۂ کبری اور آیۃ عظمی کا افسانۂ حقیقت بیان کر رها هے ' اور ملاء اعلی اور عالم قدس کا ایک ایک گوشۂ عشق ابراهیمي و ایثار اسماعیلي کے غلغلۂ روحانیت سے گونج رها هے :

الله اكبر! الله اكبر! لااله الاالله و الله اكبر! الله اكبر! و لله الحمد!

و اذ جعلنا البيت مثابة للناس و امنا ، واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ، وعهدنا الى ابراهيم و اسماعيل
ان طهرا بيتى للطائفين والعاكفين والركع السجود (۲ : ۱۹)

صرف خانۂ کعبہ (زاد الله شرفها و اجلالها) کی چار دیواری کا ایک خاص منظر ، جسپر نیا مصری غلاف چڑھا دیا گیا ہے ۔

« فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم ! ! »

نماز عید حرم محترم کے اندر !

اللهم يا رب هذا البيت العتيق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و اخواننا و اولادنا من النار فى الدنيا و الاخره !
اللهم احسن عاقبتنا فى الامور كلها و اجرنا من خزى الدنيا و عذاب الاخره !

واقعـــهٔ لاهـــور

فاقض ما انت قاض' انما تقضی هذہ الحیوة الدنیا ! (۲۰ : ۷۵)

لي سكرتان ' و للندمان واحدة
شي خصصت به من بينهم وحدي

جس وقت یہ نمبر قارئین کرام کے هاتهوں میں پهنچیگا ' اس وقت مولوي ظفر علي خاں کے واقعہ پر پورا ایک هفتہ گذر چکا هوگا ' اور خود ظفر علي خاں بهی محبوسیت کی سات راتیں اپني منزل تنهائي میں بسر کر چکے هونگے - ایسی کتني هی هفتے ' کتنے هي مهینے ' کتنے هي سال ' اور پهر کتني هي عمریں زندانیاں صبر و امتحان نے بسر کردی هیں ' اور زندگي هر طرح بسر هوهي جاتي هے مگر :

تو هم شب را بسر کے مي بری اے شمع کم فرصت ؟
گرفتم سوختي پروانهٔ آتش بجـانے را !

یہ صرف ایک هفتہ کا واقعہ هے ' مگر میرے سامنے صدیوں اور هزارها سالوں کے واقعات موجود هیں - یہ صرف واقعہ هے ' مگر میري یاد میں وہ کچهہ محفوظ هے جس میں واقعات کے ساتهہ انکے عواقب و نتائج بهي موجود هیں - یہ ابتداے کار هے ' اور مجهسے اگر پوچها جاے تو میں انتہاء راہ بهي بتلا سکتا هوں - یہ صرف نشان راہ هے ' مگر میري نظریں نشان منزل بهي دیکهہ رهي هیں - یہ صداء جرس هے ' لیکن میں محمل امتحان کا متلاشي هوں - یہ قدم اولین هے ' لیکن ارباب ذوق کا ولولۂ آبلہ پائي جادۂ مصائب و محن کا منتظر هے - یہ جام ابتلا و شکیب کي پهلي گردش هے ' مگر میں گردش آخرین کے تصور سے نشاط و سرور حاصل کر رها هوں - و للہ در ما قال :

لي سكرتان ' و للندمان واحدة
شي خصصت به من بينهم وحدي !

من كان يرجو لقاء الله فان اجل الله لات !

طفلان شهر بے خبرند از جنون ما
یا ایں جنوں هنوز سزاوار سنگ نیست !

* * *

یہ نہ تو نئي خبر هے اور نہ کوئي نیا واقعہ - تم ایک هفتہ کے تازہ واقعہ سے غمگین هو ' لیکن اگر اس قسم کے حوادث پر غمگین هونے کیلیے همیں بنایا گیا هوتا تو هم تاریخ حقوق و حریت سے کہتے کہ اپنے تئیں اگل دے ' اور ان تمام حوادث و نتائج کا همارے سامنے انبار لگادے جنکے خزائن عبرت و دفائن بصیرة اسکے اندر مدفون هیں - اگر ایسا هوتا تو تم دیکهتے کہ جس حادثہ پر تمهیں آج اچنبها هو رها هے ' وہ اس امتحان آباد هستي کي کس درجہ پراني ' کس قدر عامة الورود ' اور کس درجہ کثیر الامثال والنظائر کهاني هے ؟ تم غمگین هو - کہ ظفر علي خاں کي آزادي سلب کرلي گئي ' مگر اس وقت تم دیکهتے کہ اسي دنیا میں کیا کیا کچهہ سلب کیا جا چکا هے ' اور بازار عمل میں جو متاع هاے حقیقت رکهي جاچکي هیں ' انکے سامنے تمهارے دست بے مایہ کي جنس ناقص کیسي کچهہ حقیر هے ؟ في الحقیقت اگر غور کرو تو جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا الكيل ! کے سوا اور کیا هے جو کہہ سکتے هو ؟

ایک عمر چاهیے کہ گوارا هو نیش عشق
رکهی هے آج لذت زخم جگر کہاں ؟

ولنبلونكم بشيء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات و بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون -

پس نہ تو اس حادثہ پر تعجب هے اور نہ شکایت ' نہ تو طلب هے اور نہ سوال - اس بارے میں میرا طریق سخن ابناء عصر سے بالکل مختلف هے ' اور میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ رسمي طرز تاسف و اعتراض پر اصل حقیقت کو قربان کردوں - جیسا کہ میں نے همیشہ اسطرح کے مواقع پر ظاهر کیا هے ' اب بهي بے پردہ کہتا هوں کہ تعجب اس چیز پر هوتا هے جو ناگہاني هو ' اور شکایت وهاں کي جاتي هے جہاں توقع هو - رها طلب و سوال ' تو اسکے لیے بهي شرط امید هے اور اب امید هي کسکو رهي هے :

نہیں هے طاقت گفتار اور اگر هو بهي
تو کس امید پہ کہیے کہ مدعا کیا هے ؟

* * *

اس امر پر مزید بحث کرنا کہ گورنمنٹ پنجاب نے جن دفعات کي بنا پر یہ کار روائي کی اور جس حالت میں کی ' وہ کہاں تک رسمي اور نمایشي اعتراضات سے بچ سکتي هے ؟ في الحقیقت محض بے سود هے - گورنمنٹ پنجاب ایسا کرنا چاهتي تهي اور اس نے کیا - نہ تو اس نے جرم کي تشریح کي هے اور نہ اسکي چنداں ضرورت تهي :

فقلت وما اذنبي ؟ قالت مجيبة :
وجودك ذنب لا يقاس به ذنب !

یہ ظاهر هے کہ مولوي ظفر علي خاں نے اس مرتبہ هندوستان آکر کوئی بات گورنمنٹ کي محبوبات و مطلوبات کے خلاف نہ کي تهي بلکہ حتی الامکان ان میں معین هوے تهے - حتی کہ آخر میں یہ باتیں اس قدر حد سے گذر گئی تهیں کہ بعض ارباب استقامت اپنے تاسف و تنغض کو چهپا نہ سکے تهے - با ایں همہ گورنمنٹ پنجاب نے بہت سے خطرات اپنے سامنے دیکهے اور اسکا علاج صرف انکي محبوسیت هي میں نظر آیا : ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث (۷ : ۱۷۵)

هر عقلمند شخص جو موجودہ وقت کی نزاکت اور ضرورت پر نظر رکهتا هے ' یہی راے دیگا کہ جو کچهہ کیا گیا ' گورنمنٹ کیلیے اسکا نہ کرنا کرنے سے زیادہ پر امن تها - جبر و تشدد کے نتائج کبهی بهي خوشگوار نہیں هوے هیں ' اور اگر موجودہ وقت کو گورنمنٹ نازک سمجهتي هے تو اسے اور زیادہ دانشمند اور بہت زیادہ عاقبت اندیش هونا چاهیے - تاهم یہ تمام باتیں گورنمنٹ کے سوچنے کي هیں نہ کہ همارے - همارے سامنے اس وقت دو گروہ موجود هیں - ایک عام پبلک جو یقیناً اس حادثے سے کمال درجہ متاثر هوئي هے - دوسرے وہ نفوس خواص جنهوں نے اپنے ادعاء حق پرستي سے نزول امتحان و ابتلاء کو همیشہ دعوت دي هے - پہلے گروہ سے صرف یہ کہنا هے کہ عسى ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيرا (۴ : ۲۳) اور دوسرے کو یاد دلانا چاهیے - کہ اب سے هزارها سال پیشتر ایک جماعة مومنین قانتین نے حکمران مصر سے کیا کہا تها ؟

فاقض ما انت قاض — جو کچهہ تجهے همارے لیے کرنا هے کر
انما تقضي هذه الحيوة — گذر ! تو زیادہ سے زیادہ هماري
الدنيا ! — اس زندگي هي کا فیصلہ کرسکتا هے
جو اس دنیا میں ختم هوجائیگي ' حالانکہ هماري اصلي زندگي دوسري هے -

يا رب لا تسلبني حبها ابدا
و يرحم الله عبدا قال آمينا !

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنة التي كنتم توعدون - نحن اولياءكم في الحيوة الدنيا و في الاخرة - (۴۲ : ۳۰)

لبیک ! لبیک ! اللهم لبیک ! لا شریک لک لبیک ! ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک !

میدان عرفات اور جبل رحمة جہاں امیر الحج خطبۂ حج پڑھتا ہے ، اور جہاں حجة الوداع میں تکمیل شریعت الاهیه کا آخری خطبہ مجمع عرب و عجم کو سنایا گیا تھا !

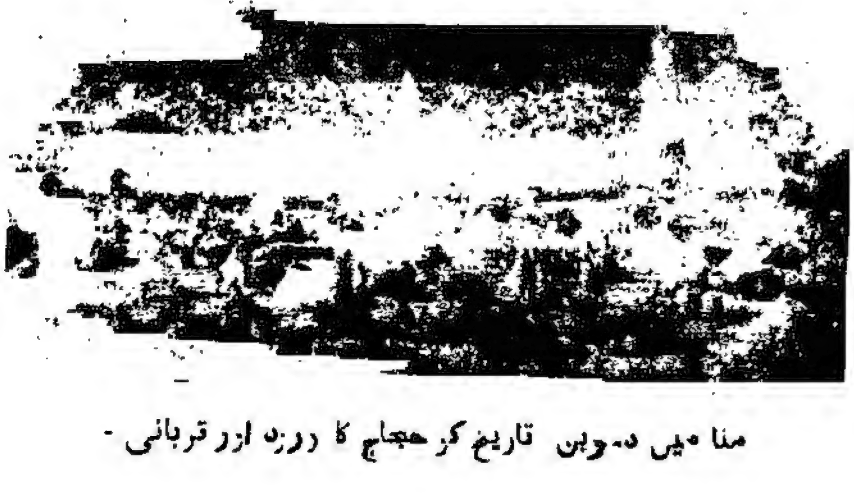

منا میں دسویں تاریخ کو حجاج کا رمی اور قربانی -

اللهم اعز الاسلام و المسلمین ! و اخذل الکفرة و المبتدعة و المشرکین ! بدوام سلطنت عبدک و ابن عبدک ، الخاضع لجلال
کبریائک و مجدک - سلطان البرین و خاقان البحرین ، خادم الحرمین الشریفین - المغازی و المجاهد فی سبیل
الله - السلطان ابن السلطان السلطان محمد خان - خلد الله تعالی ملکه و سلطنته - اللهم انصره
و انصر عساکره ! و کن اللهم حافظه و مؤیده و ناصره ! و امحق بسیفه رقاب الطائفة الکفرة الفجرة !
یا من بیده خیر الدنیا و الاخرة !

و اذن في الناس بالحج ياتوك رجالا على كل ضامر ياتين من كل فج عميق ۔

ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي ذرع عند بيتك المحرم ، ربنا ليقيموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوي اليهم وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون (۱۴ : ۴).

میدان عرفات کی طرف حجاج کا کوچ ۔

" ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔"

صفا اور مروہ کی پہاڑیاں جہاں حجاج سعی کرتے ہیں ۔

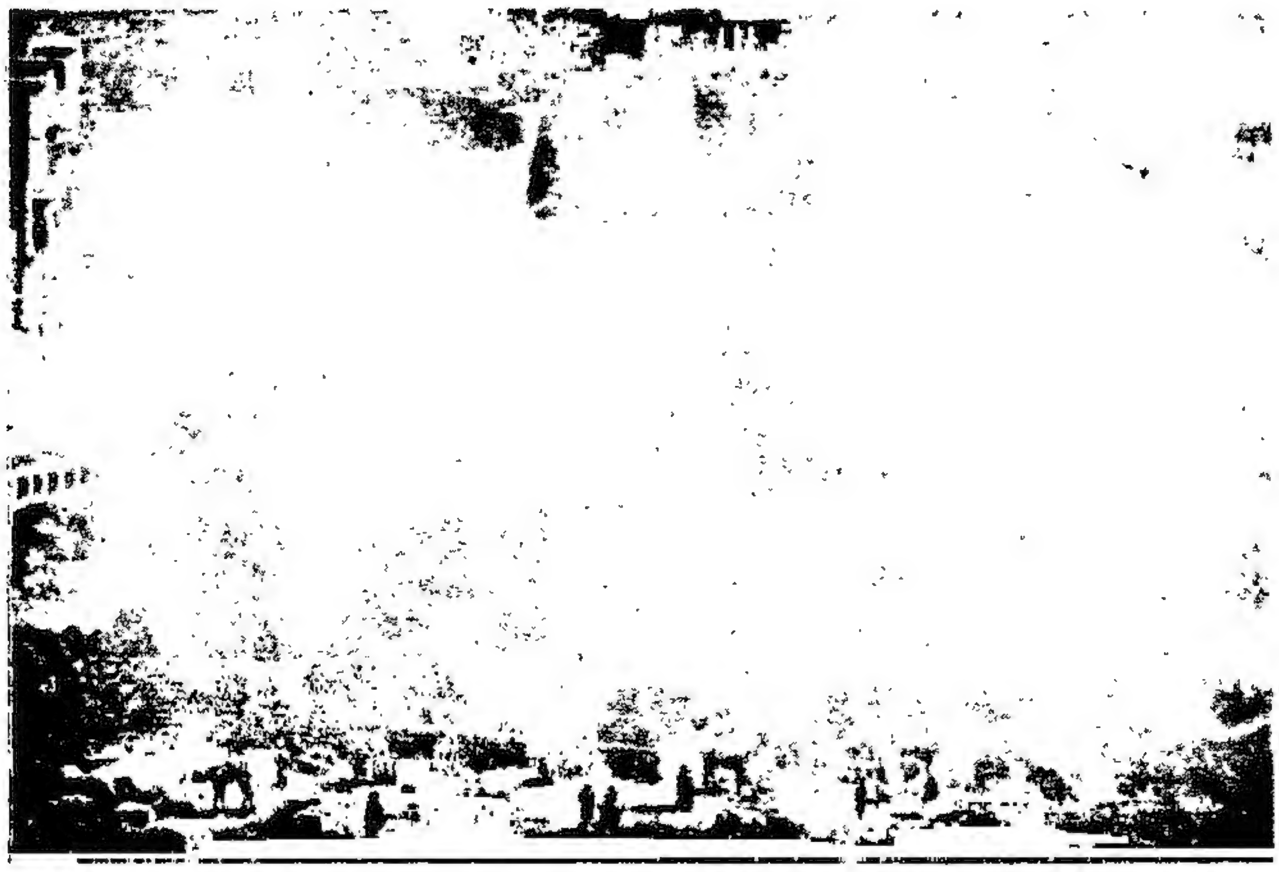

حجاج کا پڑاؤ عرفات میں ۔

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا - و من كفر فان الله غني عن العالمين ! (۳: ۹۱)

جمال کعبہ مگر عذر رہرواں خواہد
کہ جان خستہ دلاں سوخت در بیابانش !

خانۂ کعبہ کے غلاف کا مصری محمل جو ہر سال مصر سے ایک جشن عام کے ساتھ روانہ ہوتا ہے !

مصری محمل کا مکہ معظمہ میں ورود !

مسجد حضرة سيدنا حمزة رضي الله تعالى عنه

ان اول بیت وضع للناس للذي ببکة مبارکا و هدی للعالمین - فیه ایات بینات مقام ابراهیم ۚ و من دخله کان امنا (۳ : ۹۰)

حرم شریف کا ایک داخلی منظر عام !

" وادی غیر ذی زرع " (مکۂ معظمه) کی آبادی کا ایک منظر عمومی !

مسجد قبا اور نخلستان حجاز کا ایک عام منظر !

اعاظم و امراء هند جنهوں نے افواج و اموال سے انگلستان کي اعانت کي

(۱) هزهائنس راجه نرسنگهه گڑه
(۲) مها راجه اندور
(۳) نواب صاحب سچین
(۴) مها راجه جودهپور
(۵) مها راجه پٹیاله
(۶) راجه صاحب سرمور
(۷) مهاراجه ریوا

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم ؛ جاوک و استغفروالله و استغفر لهم الرسول ؛ لوجدو الله تو اباً رحیما (۹۷ : ۰۴)

وادي يثرب کجاست ؟ آه ز حرمانِ ما !   دامن دل میکشد ؛ خار مغیلان ما !

مدینه منورہ زاد الله شرفها کي آبادي کا ایک منظر عمومی !

ان الوسائل للملوک ببابهم   و وسیلتی العظمی بهذ الباب !

مدینه منوره کا دروازہ باب العنبریه (جسکو باب الرشادیه بھی کہتے ھیں)

مسجد نبوي کا ایک منظر داخل صحن سے - علی صاحبها الصلوة والسلام -

اللهم اعز الاسلام و المسلمین ! و اخذل الکفرة و المبتدعة و المشرکین ! اللهم شتت شملهم ! اللهم مزق جمعهم ! اللهم دمر دیارهم !
اللهم انصر من نصر الدین ! و اخذل من خذل المسلمین ! اللهم انصر من نصر دین محمد صل الله علیه و سلم و جعلنا منهم !
و اخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منهم ! " رب لا تذرعلی الارض من الکافرین دیارا " انك انت العزیز الحکیم -

ہزہائینس ٹھاکر صاحب گنڈال

ہز ہائینس مہاراجہ جیپور

ہز ہائینس مہاراجہ کوٹا

ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک

ہز ہائینس مہاراجہ دتیا

ہز ہائینس مہاراجہ چرکھاری

اعاظم رجال و امراء هند جنهوں نے اموال و افواج سے دولت برطانیه کي اعانت کی

هز هائینس بیگم صاحبه بهوپال

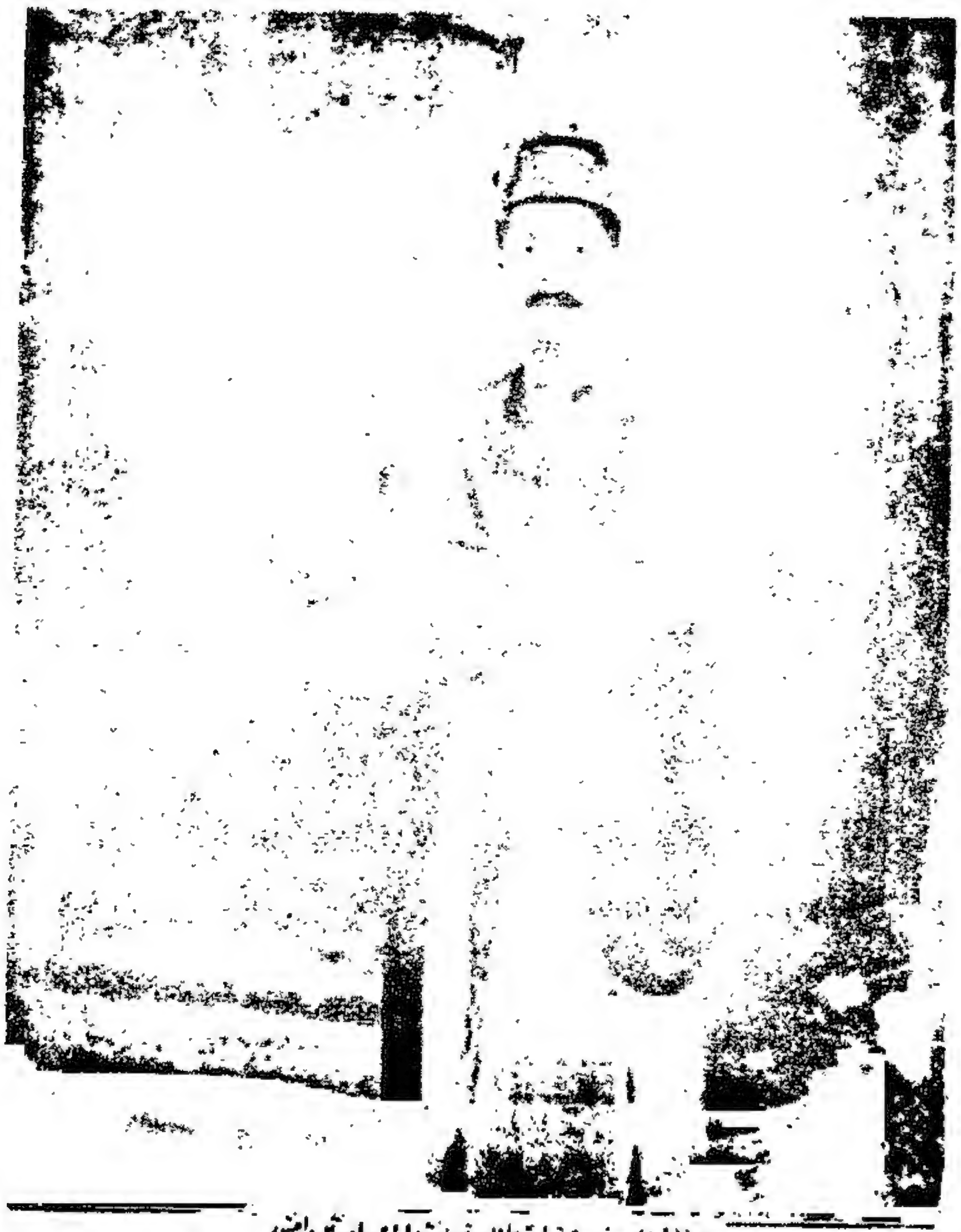

هز هائینس سر سید محمد حامد علی خان بهادر والئے ریاست رامپور

اسراء جنگ یورپ! مراکب مقیدہ و رعایاء فریق محارب!

آسٹریا کا ایک اسٹیمر " پرلیا " جو کلکتہ میں اعلان جنگ کے بعد روک لیا گیا -

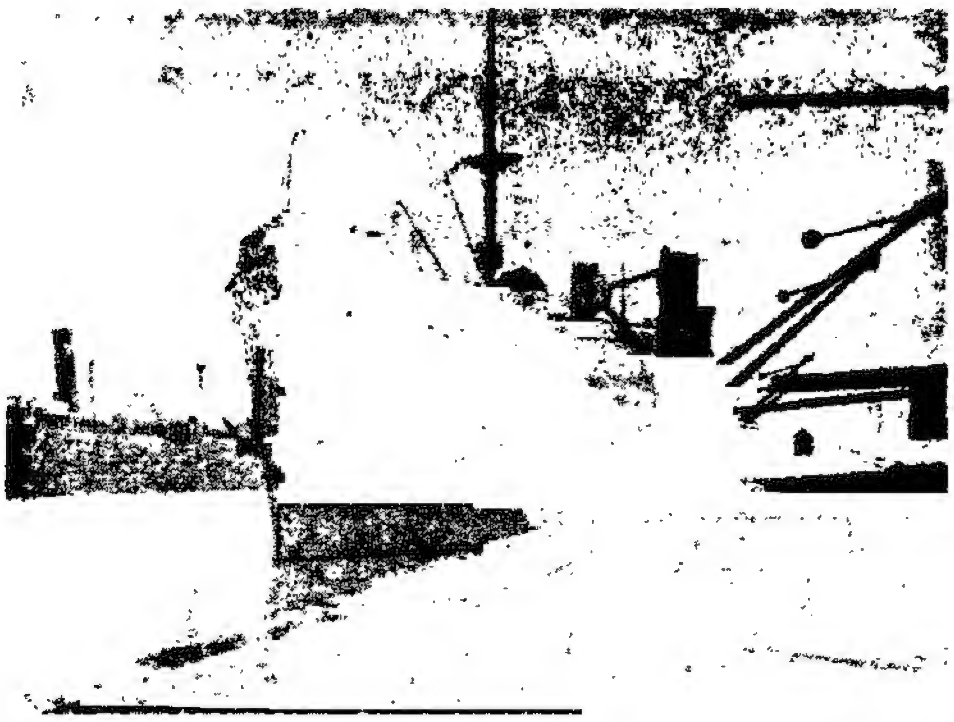

" رونّن فلس " جرمن بوٹ جو اعلان جنگ کے وقت کلکتہ میں تھا اور روک لیا گیا

خدر پور ہاوس کلکتہ میں جرمن لیڈیں جو اعلان جنگ کے بعد نظر بند کردیے گئے

ہز ہائینس نظام حیدرآباد

ہز ہائینس گائیکوارڑ بڑودا

ہز ہائینس مہاراجہ میسور

ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار

ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر

حادثہ الیمۂ مصیبت زدگان ،،کوماٹا گاٹو،،

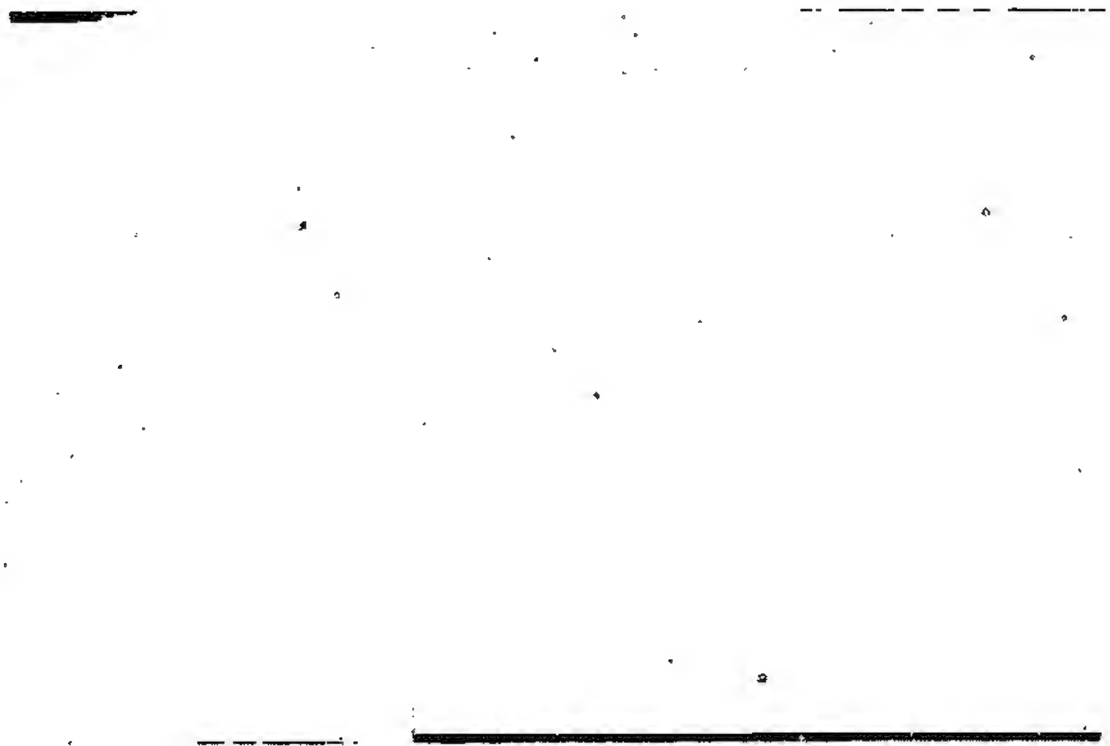

مشہور جہاز ”کوما گاٹو ماڑو“

بج بج (کلکتہ) کا وہ مقام جہاں حادثہ ہوا

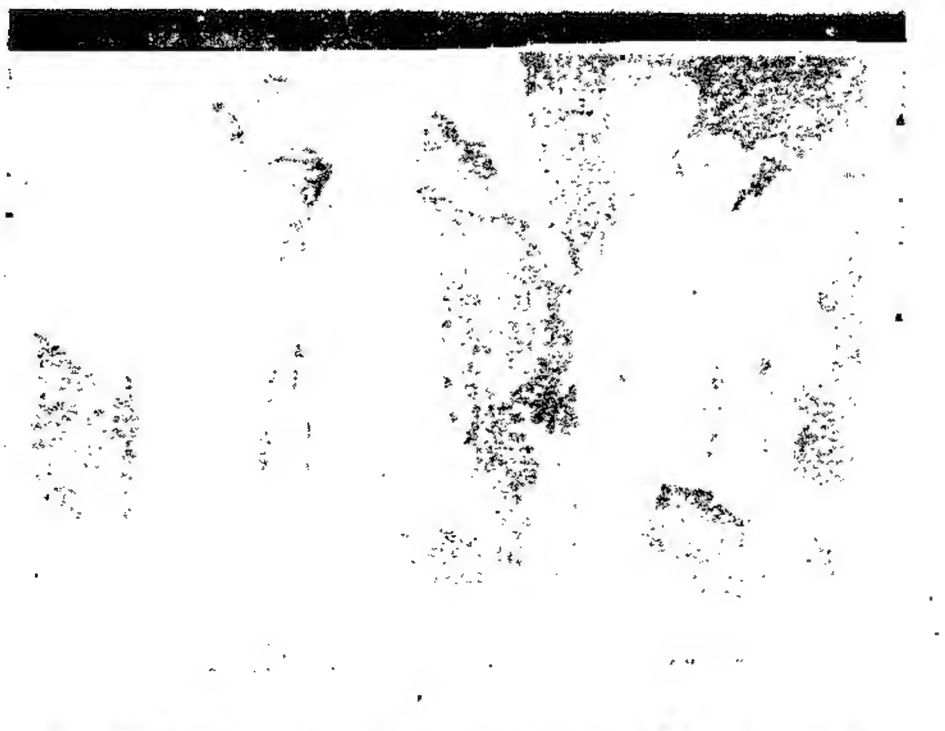

گرفتاران کوما گاٹو کو حادثہ کے بعد کلکتہ پولیس لے جا رہی ہے

ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله' و تلك الايام نداولها بين الناس (۳ : ۱۳۴)

ريم (واقع فرانس) كي حسين و جميل آبادي كا ايك منظر عام جسے جرمن گوله باري نے برباد كرديا : فما بكت عليهم السماء والارض و ما كانوا منظـرين (۴۴ : ۲۹)

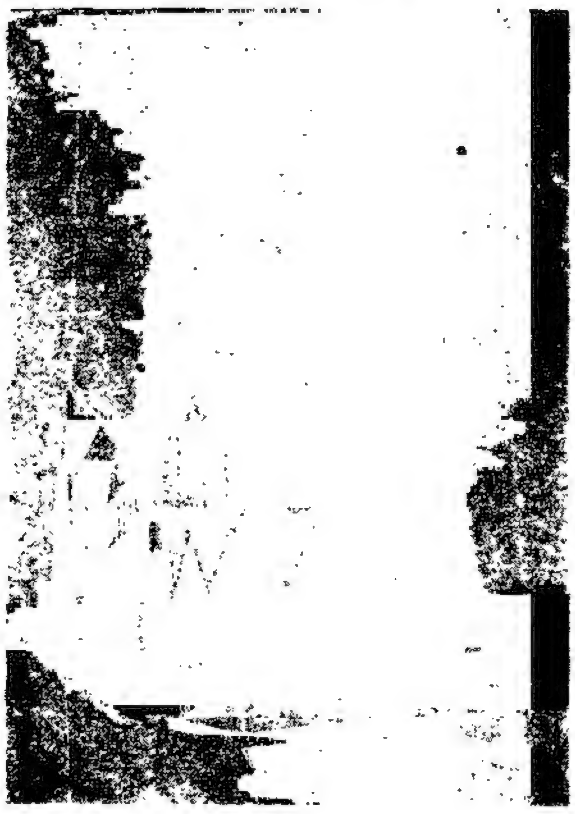

ريم كا مشهور عالم گرجا جسكي ديواريں گرچكي هيں' جسكے برج ٹوٹي هوئي اينٹوں اور گرد و خاک كا ڈهير هيں' اور زمين مغرب وه سب كچهه ديكهه رهي هے جو كل تک مشرق كيليے مخصوص تها - و تلك الايام نداولها بين الناس ۔

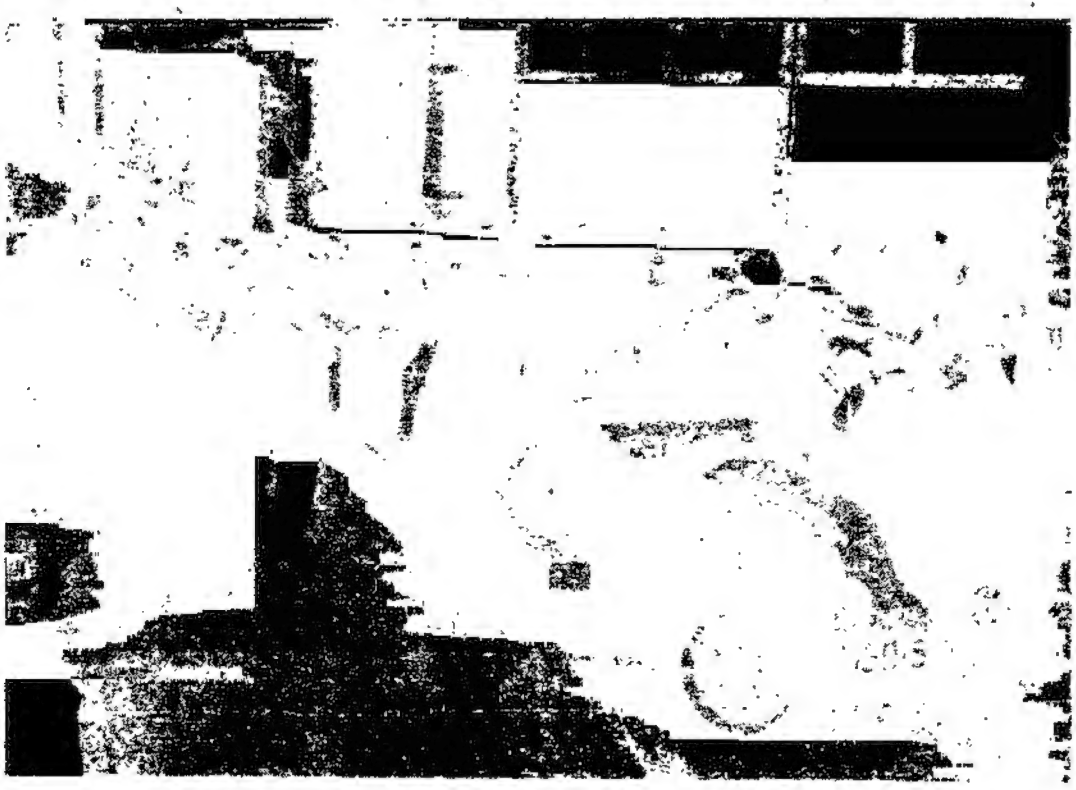

بد بخت بلجيم كے حيات آخريں كي رونق : انٹورپ ميں توپخانے كے ساتهه سپاهيوں كي موٹر كار پر نقل و حركت

مدراس اور کلکتہ کے دو متضاد منظر !

ساحل مدراس و اطراف کا ایک منظر عام مع برما آئل کمپني کے حوضوں کے جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کردیا ہے اور انسے دھوئیں کي لٹیں بلند ہو رہي ہیں۔

وھي تمر مر السحاب (۹ : ۸۸)

ارمینین کالج کلکتہ کے والنٹیر

نصف شب کے وقت ایمڈن کي شعلہ افشانیوں کا ایک منظر منور! تیل کے حوضوں سے شعلے بلند ہیں اور تمام فضاے تاریک روشن ہوگئي ہے !

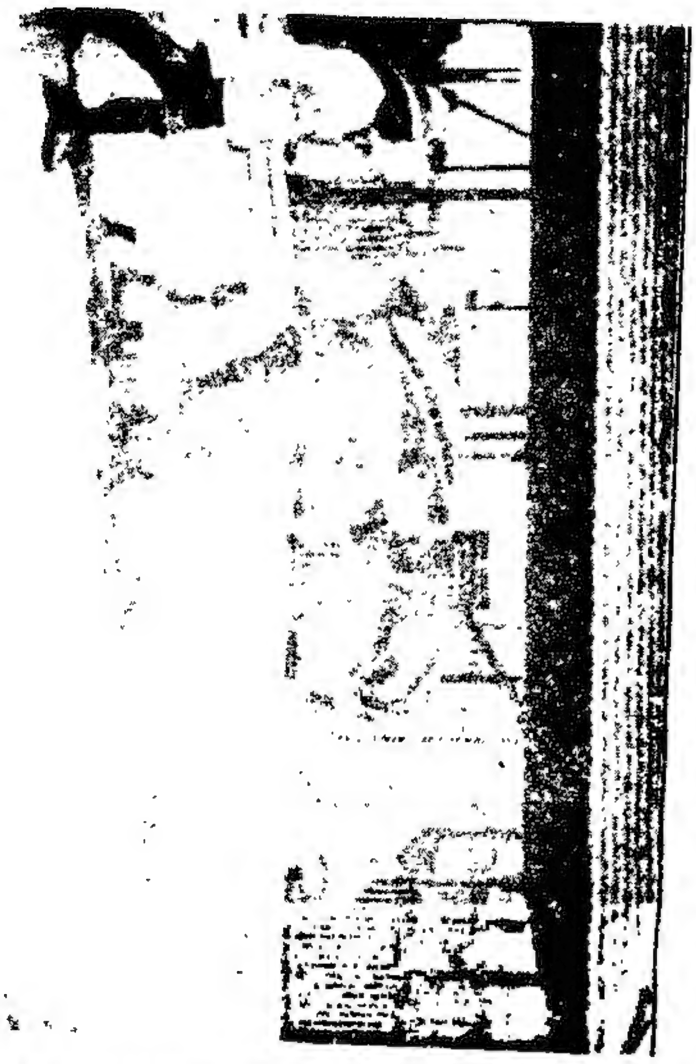

بي - آئي - کمپني کا ایک جہاز چھپرہ حادثۂ ایمڈن کے وقت بندرگاہ مدراس میں مقیم تھا - اسکا ایک افسر مسٹر فلیچر ایمڈن کي گولہ باري کي زد میں آگیا - اسکا جنازہ قبرستا جا رہا ہے !

بعض مناظر متفرقہ جنگ !

میلینیس کي ایک شاہراہ !

انتورپ : فضائي گولہ باري سے عمارتوں کا نقصان

پیرس سے فوج کا کوچ اور بنات فرانس کي مشائعت !

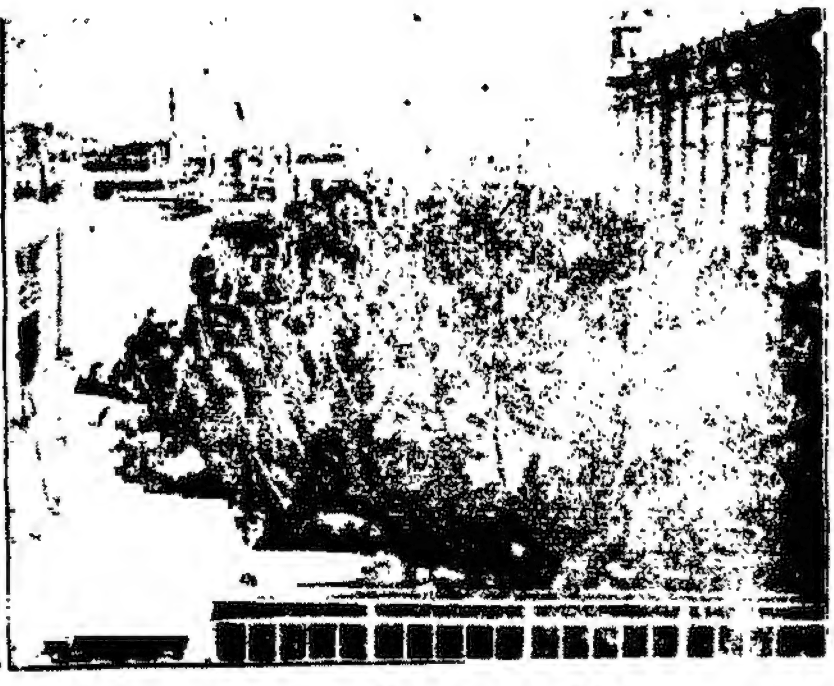

بلجیمی اجتماع اوسٹنڈ میں

هیرر میں زخمي سپاهي

تاریخ مراکب ہوائیہ کا ایک صفحہ !

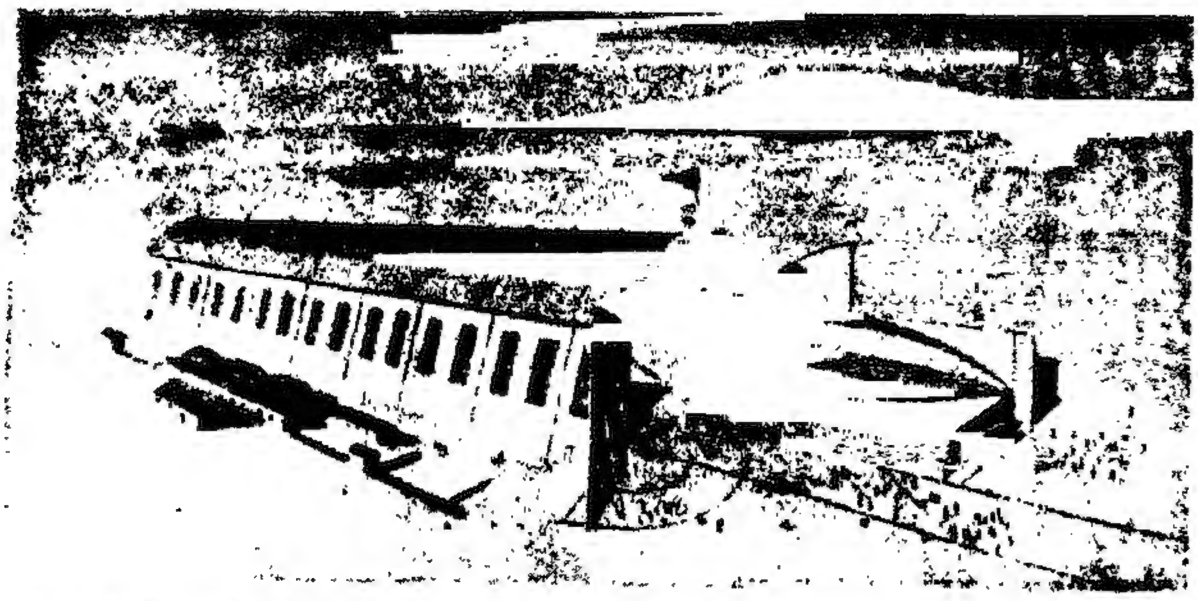

وکٹوریا لرٹس نامی ایروپلین جسمیں سب سے زیادہ جنگی سامان کی تعداد رکھی جاسکتی ہے -

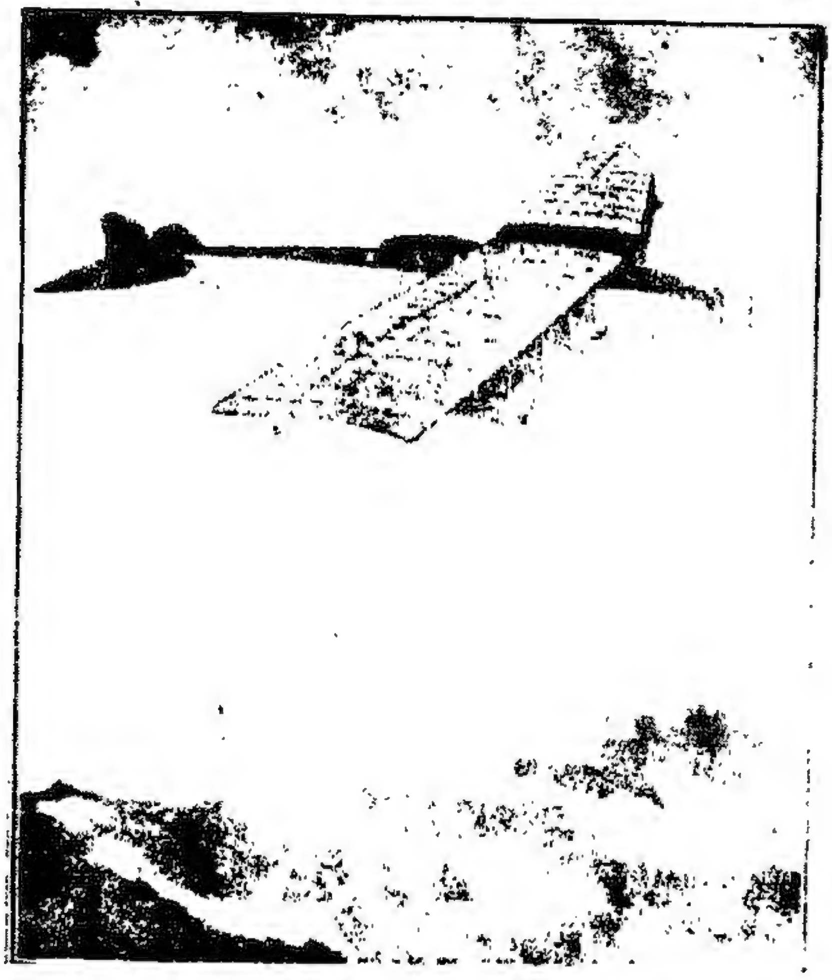

جنگی طیارہ جو فوجی حالات کی تفتیش کر رہا ہے اور جسکی شرح رفتار ۲۸۵ میل فی یوم ہے -

جرمنی کے زپلن قسم کا ایک ہوائی جہاز جسمیں بہ یک وقت ۳۰ آدمی سفر کرسکتے ہیں -

معرکہ عظیمہ مونس و محاربہ خط سرحد فرانس !

یہ جنگ کا ایک نہایت درد انگیز منظر ہے - ایک معرکے میں افواج متحدہ کا توپ خانہ جرمن گولہ باری سے بالکل برباد ہوگیا اور تمام توپچی نذر اجل ہوگئے - صرف ایک ہائلینڈ سپاہی باقی تھا جو آخر تک موجود رہا

جرمن فوج مونس کے قریب ایک نہر کو حملہ آورانہ عبور کررہی ہے !

جنگ یورپ کے اهتمامات کے مناظر میدان کلکته میں !

میدان قلعہ کلکتہ میں یوروپین والنٹیروں کی جنگی مشق ۔ توپخانے کی مدافعت

بندوق کی نشانہ بازی کیلیے مٹی کے مصنوعی تودے جو والنٹیروں کی مشق کیلیے بنائے گئے ہیں ۔

طیارات حربیہ کی ہلاکت افشانی

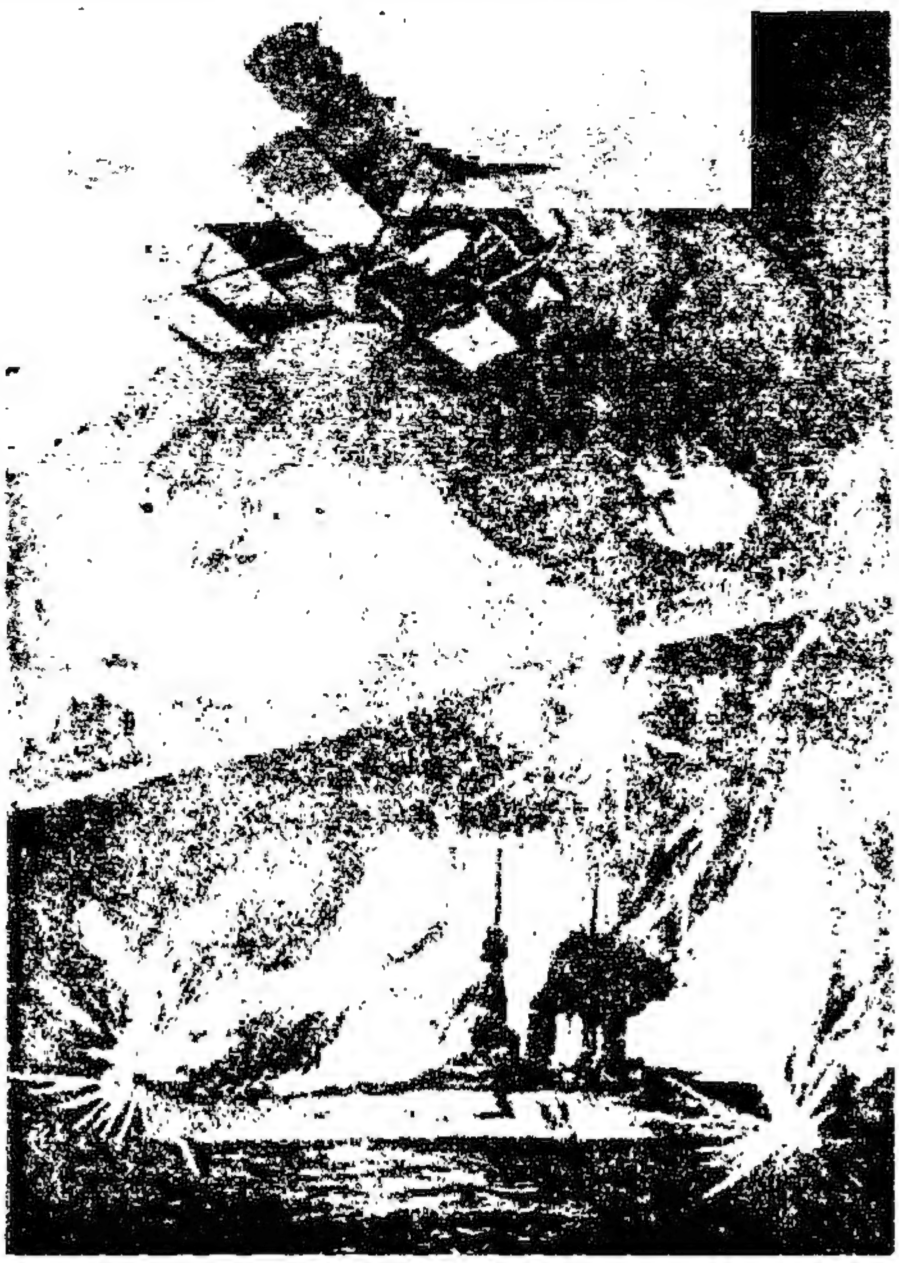

اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ ہوائی جہاز کیونکر سمندر میں اوپر سے بم باری کرتے ہیں اور کس طرح جہازوں کو برباد کردیتے ہیں ؟

ہوائی جہازوں پر نیچے سے گولہ پھینکنے کیلیے یہ توپ ایجاد کی گئی ہے جسکا نشانہ بخط مستقیم اوپر کی طرف رہتا ہے اور ہوائی جہازوں کی حرکت کے ساتھ اسکی مشینری بھی حرکت کرتی رہتی ہے !

طلسم ایمڈن کی سحر کاریاں !

تو فتنهٔ زمانه شدي ورنه روزگار
بود ست پیش ازین قدرے آرمیدہ تر !

* * *

پریس کمیونک مظہر ہے :

" یه اطلاع موصول هوئی ہے که ایمڈن نے ۱۵ سے ۱۹ اکتوبر کے اندر پانچ اور جهاز غرق کیے هیں - ان جہازوں کے نام یه هیں :

(۱) چلکانا (۲) ٹروایلس (۳) بن مہر (۴) کلان گرانٹ (۵) پنڈراول -

یه جهاز بحر هند کے جنوب مغربی ساحل سے کسی قدر فاصله پر غرق کیے گئے -

ان جہازوں کے ملاح اور مسافر سینٹ ایگبرٹ اسٹیمر پر کوچین پہنچے هیں "

اسي طرح کولمبو کا سرکاري تار ہے :

" ایمڈن نے " مینقی کوائے " سے مشرق کے جانب ۱۲۰ میل کي مسافت پر ۵ جهاز غرق کردیے -

چلکانا ' بن مہر ' اور ٹروایلس نامي جهاز بالکل نئے تھے اور پہلي بار سفر کے لیے نکلے تھے - " چلکانا " مسافروں کا اسٹیمر تھا - زغال بردار جهاز " ایکسفورڈ " کوئلے سے بالکل لبریز تھا !

جهاز راني بند هوگئي ہے ' لیکن گذشته شب کي بحري اطلاع واضح کرتي ہے که ۲۴ گھنٹے کے اندر راسته صاف هوجانیکي امید ہے (جیسا که ایک ماه سے بحمد لله برابر امید کي جا رهي ہے !)

" کلان گرانٹ " کے ملاحوں کے علاوہ ۱۳ یوروپین مسافر بھی تھے - یه جهاز اسباب سے لدا هوا سیلون جا رها تھا - گورنر مدراس کي کتابیں ' تصاویر ' اور موٹر بھي اسي میں تھے ' جنکي قیمت ۲۰۰۰ پاونڈ یعني ۳۰ هزار روپیه اندازہ کي گئی ہے - اسکے ذخائر میں ۲۰۰۰ سے زاید وهسکي شراب کے بکس بھي تھے -

ٹراویلس کے اسباب میں ۳۲۰ ٹن یعنی ۸۹۶۰ من چاے بھي تھی "

اسي تار سے واضح هوتا ہے که علاوہ ۵ غرق شده جہازوں کے ایمڈن نے ایک چھوٹے زغال بردار جهاز " ایکسفورڈ " کو گرفتار کر لیا ہے ' جسکا وزن ۴۵۴۰ ٹن ہے -

(مجموعي نقصانات)

ایمڈن ابتک ۱۵ تجارتي جہازوں کو غرق آب کر چکا ہے جنکے نقصانات کا تخمینه ۲ ملین پونڈ کیا گیا ہے ' یعني ۳ کروڑ روپیه -

ایمڈن کے تمام غرق کرده جہازوں کي فہرست حسب ذیل ہے

نام جهاز	مقدار وزن بحساب ٹن
ڈپلو میٹ	۷۶۱۵
لوواٹ	۶۰۰۰
بن مہر	۴۸۰۶
کلین متھسن	۴۷۷۹
فوائل	۴۱۴۷
ٹرابک	۴۰۱۴
چلکانا	۳۹۵۲
کلان گرانٹ	۳۹۴۸
کنگ لڈ	۳۶۵۰
کلن	۳۵۴۴
ربرا	۳۵۰۰
ٹروایلس	۳۴۳۷
انڈس	۳۳۹۳
ٹائمرک	۳۳۱۴
پنڈ راول	۲۶۶۹

میزان ۷۶۸ ' ۶۲ ٹن

ایمڈن نے ۱۰ ستمبر سے غارتگري شروع کي - ۱۰ اور ۱۴ ستمبر کے درمیان انڈس ' لوواٹ ' کلن ' ٹرابک ' ڈپلومیٹ جہازوں کو خلیج بنگال میں غرق کیا اور انکے ملاح اور مسافروں کو کبنگا پر سوار کرکے کلکته بھیجدیا -

کبنگا کو روانه کرنے کے چند گھنٹے بعد " کلین متھسن " پر اپنے گولوں کي مزید مشق فرمائی کي ' اور پھر ۲۲ ستمبر کو مدراس کے سامنے نمودار هوکر تاریخ هند میں اول مرتبه جرمنی کي جانب سے جنگي اقدام کیا ' اور برما آئیل کمپني کے حوضوں پر گولے پھینکے -

اس کے بعد ۲۶ - ستمبر کو بحر هند کے مغربي ساحل پر کنگ لڈ ' ٹائمرک ' ربرا ' اور فوائل کو غرقاب کیا ' اور امیر البحر کے زغال بردار جهاز " برسک " کو بھي گرفتار کرلیا -

اسوقت سے اس زیاده حمله کي رپورٹ تک غالباً وه جزایر لکادیف میں مقیم رها ' جو " مینقی کوائے " سے تقریباً ۱۵۰ میل پر واقع هیں -

اسي اثنا میں یه خبر تار برقیوں کے ذریعه مشہور کي گئي که ۲۸ ستمبر کو دو جاپاني جہازوں نے ایمڈن کو غرق کردیا ہے ' ساتھه هی ۱۵ - اکتوبر کو امارت بحریه نے اعلان کیا که (انگریزي) کروزر " یا رموتھه " نے جرمني کے " تارکو میبیا " کو ڈبادیا اور اسیطرح اسٹیمر " یونٹو پورس " کو بھي گرفتار کرلیا جو ایمڈن کے ساتھه بطور بار بردار جهاز کے رها کرتا تھا - اس سے یه قیاس پیدا کرایا گیا که ایمڈن بھي ضرور غرق هوگیا هوگا -

اس واقعه کے تاریخ سے همیں مطلع نہیں لیا گیا ہے ' لیکن یه امر قابل غور ہے که جس تاریخ کو یه خبر شائع کي گئی ہے ' عین اسي تاریخ سے ایمڈن نے پھر جہازوں کو مغربي ساحل پر غرق کرنا شروع کردیا ہے - اس سے معلوم هوتا ہے که ایمڈن کو زنده چھوڑ دینا به نسبت اسکي موت کے زیاده پر امن ہے !

(اخري حادثه کي مزید تفصیل)

مدراس ٹائمس نے ایمڈن کے تازہ ترین حملوں کے متعلق جو بیانات شائع کیے هیں ' انمیں بعض باتیں نہایت دلچسپ هیں -

" ۴۰۰ - ستم رسیدگان ایمڈن منگل کے دن کوچین پہونچے - انمیں ایک عورت بھي تھي جسکا نام مسز الیس ہے - مسٹر و مسز الیس مع دو اور مسافروں کے جهاز " ٹراؤس " پر " شنگھے " سے آرہے تھے - ٹراؤس کے کپتان کو خبر دی گئی تھي که ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں موجود ہے - مگر بد قسمتي سے ایمڈن کو بھی اپنے عجیب و غریب ذرائع سے اسکي اطلاع هوگئي ' اور اسنے بھي وهي راسته اختیار کیا جس سے " ٹراؤس " آنیکو تھا - جب ٹراؤس راس کماري (کیپ کومرن) سے گذرا تو دور پر ایک روشني سی نظر آئی - سنیچر کي شب کو جب وه جزیره " مینقی کوائے " پہنچا جو کوچین سے ۴۰ میل پر واقع ہے ' تو ایمڈن نے ایک گوله پھینکر اسے ٹھہر جانے کا حکم دیا - ٹراؤس کھڑا هوگیا - ایمڈن کے افسر

میدان کلکتہ میں یوروپین والنٹیروں کی عسکری مشق و نمایش !

چھہ ہزار والنٹیروں کا ایک حصہ جو مشق کررہا ہے -

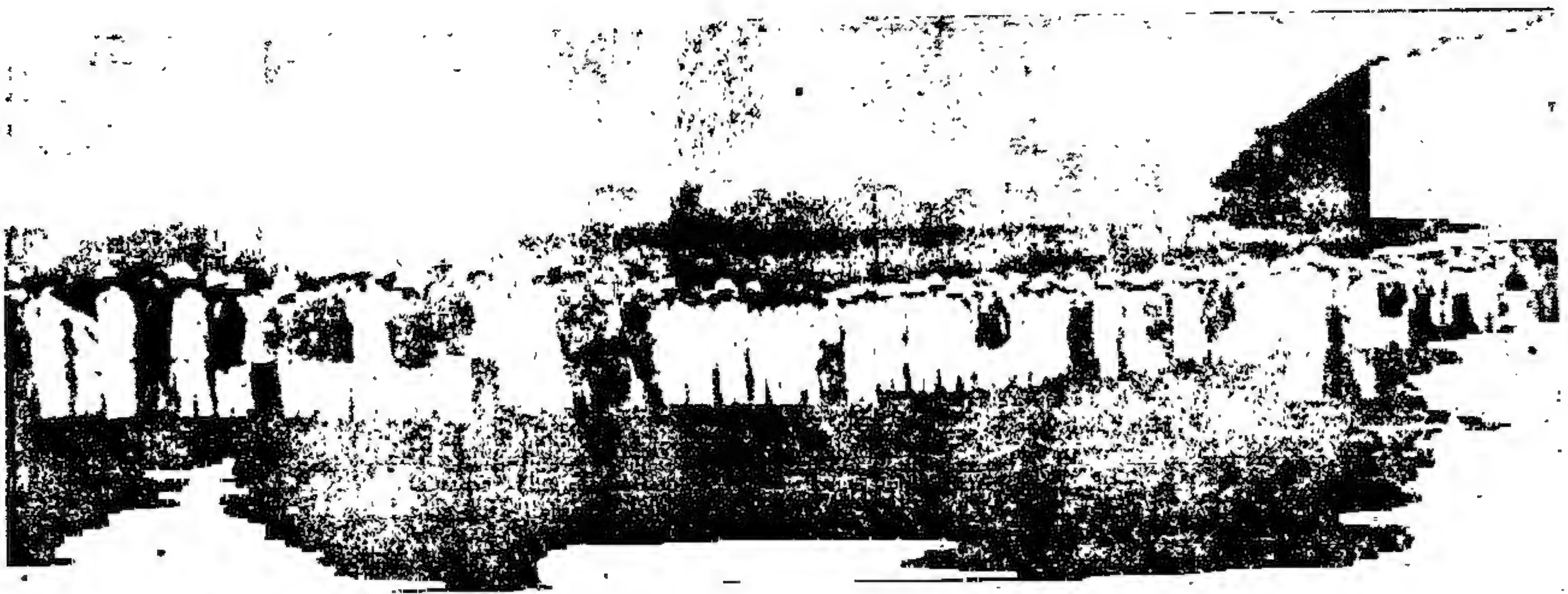

والنٹیروں کا نیا اسکاٹ لینڈي دستہ جسمیں ڈھائي سو سپاہ ہیں -

کلکتہ لائٹ هارس کی قواعد جسکی تعداد آجکل بہت بڑھگئی ہے -

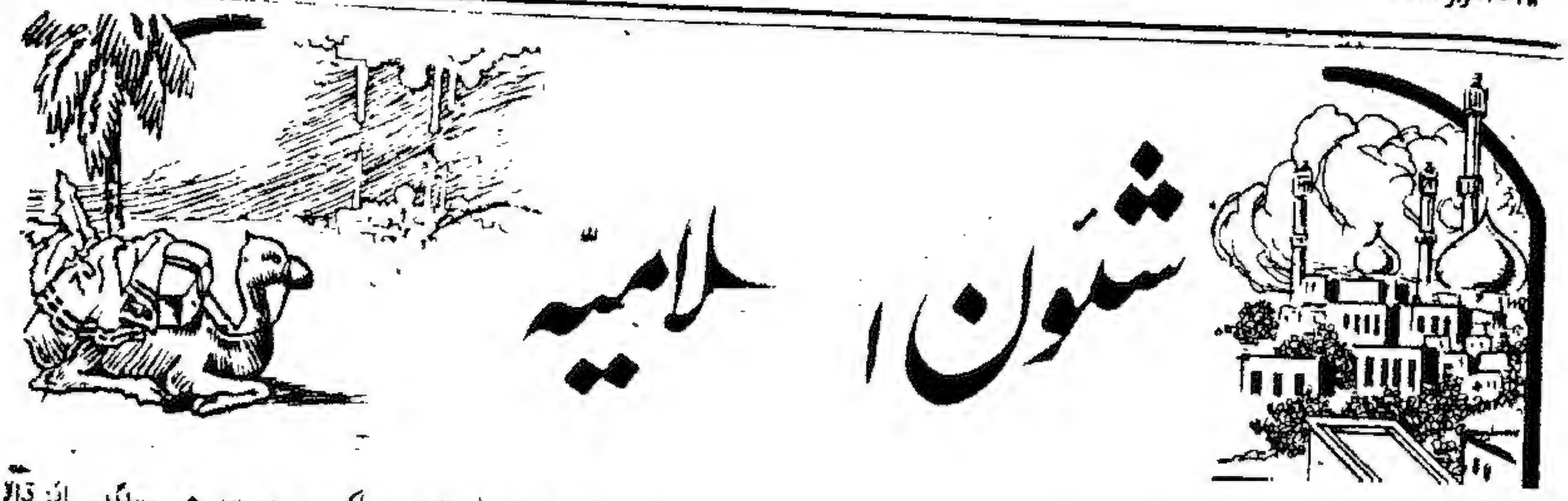

شئون اسلاميه

جنگ يورپ

اور خلافة عليه اسلاميه

الهلال ميں ابتک هم موجوده جنگ اور مسئلۀ عثماني پر کچهه نه لکهه سکے - حالانکه يه موضوع اب اس حد تک يقيني هوگيا هے که بحث و نظر ناگزير هے - آج مراسله نگار " نير ايسٹ " کے بعض بيانات بغير ترديد و نقد کے شائع کرديتے هيں جنسے موجوده حالات پر ايک حد تک تازه روشني پڑتي هے - آينده اس موضوع پر بالتفصيل بحث کرينگے -

(از مراسلة يافا مورخه ۷ ستمبر)

جب سے روس اور جرمني ميں جنگ چهڑي هے' اسوقت سے عثماني حکومت اپني فوجيں جمع کررهي هے اور جسقدر سپاهي دستياب هو سکتے هيں سب طلب کيے گئے هيں - بيان کيا جاتا هے که صرف يافا اور اسکے ضلع سے ۳۰ هزار آدمي ليے گئے هيں - جو عثماني يهودي اور عيسائي فوجي خدمت نہيں کرنا چاهتے' ان سے ۵۰ گني استثنا ليا جاتا هے -

اس اجتماع کي وجه يه بيان کي جاتي هے که اگرچه ترکي ناطرفدار رهنا چاهتي هے' مگر اسے کامل امن کی طرف سے جو اسکي دلی خواهش هے اسوقت تک اطمينان نہيں هوسکتا جب تک که وه جنگ کے ليے تيار نه رهے - اسليے اسے اپني سرحدوں پر اور اندرون ملک ميں مختلف مواقع پر قابل اور اچهي طرح سے مسلح فوجوں کي کثير تعداد منقسم رکهنا چاهيے - بظاهر تو يه خيال قابل ستايش معلوم هوتا هے' مگر زياده غور ليجيے تو يه وجه تشفي بخش نہيں معلوم هوتي - اگر واقعي ترکي کا ميلان امن کي طرف هے تو اسقدر وسيع پيمانه پر فوجي اجتماع کي ضرورت نہيں هے - کهتے هيں که ۱۵ دن کے اندر ۴ ملين آدمي مسلح هوگئے - يعنے چاليس لاکهه آدمی !

(صرف مسلم فوج)

پهر اور تمام مواقع پر تو تمام عثمانيوں کو فوجي خدمت ادا کرني پڑتي تهي' مگر اس موقعه پر فيس ليکے عيسائيوں اور يهوديوں کو تو مستثنی کر ديا جاتا هے اور مسلمانوں کو مستثنی نہيں کيا جاتا' اسکے صاف معني يه هيں که حکومت ايک " مسلم فوج " چاهتي هے -

جرمن جنرل اور افسر فوج کو جرمن طريقه پر تعليم ديرهے هيں - بيان کيا جاتا هے که نابلس ' عکاه ' بيت المقدس ' سالت وغيره متعدد مقامات ميں کسي نه کسي قسم کے استحکامات زير تعمير هيں ' اور يه خبر تو عام طور پر مشهور هے که دو دن کے اندر ۴۰ هزار فوج مصري سرحد کيطرف غالباً رافع پر بهيجي جائيگي - يهاں يه باتيں مشهور هيں که ترکی اپني فوجوں کا ايک حصه طرابلس ' مراکش اور مصر بهيجنا چاهتي هے ' اور اسکے بعد وه روس پر اعلان جنگ کرديگي -

فوجي اجتماع نے اس ملک پر بهت هي سنگين اثر ڈالا هے ' جيسا که ميں پہلے بيان کرچکا هوں -

بهت سے خاندان جنکے نوجوان مرد بلا ليے گئے هيں انکے پاس اپني پرورش و تکفل کا کوئی ذريعه نہيں هے ' اور حالات کو بد سے بدتر کرنے کے ليے حکومت نے غذا اور کپڑے کا ايک بڑا حصه بغير قيمت ديے ليليا هے -

يهاں عيسائيوں کو انگلستان اور اسکے حليفوں کے ساتهه همدردي هے ' يهودي نا طرفدار هيں - اکثر جرمني کے طرفدار بنائے گئے هيں - وه اهل جرمني کا ذکر ايک مخلص مومن کي حيثيت سے کرتے هيں اور اسکي کاميابي کي دعا مانگتے هيں -

(از مراسلة سمرنا مورخه يکم ستمبر)

اس وقت تک اس الٹيميٹم کے متعلق کچهه ٹهيک معلوم نهيں جسکے بابت يه بيان کيا جاتا هے که مفاهمت ثلاثه نے باب عالي کو ديا هے - مگر افواه يه هے که اس الٹيميٹم ميں ترکي سے کها گيا هے که وه فوراً اپنے ارادے بيان کردے - اس کا اثر يه پڑا هے که اس ملک ميں رهنے والے انگريزوں کے خلاف برے جذبات اور ترقي کر گئے هيں -

ايک دفعه تو يه حالت بهت هي سنگين هوگئی - بندرگاه ميں جسقدر انگريزي تجارتی جهاز تهے سب کو فوراً روانگي کا حکم ديديا گيا - يهاں کي انگريزي آبادي پر اس کارروائي کا بهت هي دهشت انگيز اثر پڑا ' اور بهت سے خاندانوں نے انگريزي قونصل کے اس مشوره پر عمل کيا که جن لوگوں کو سمرنا چهوڑنا هو وه جسقدر جلد ممکن هو روانه هوجائيں ' کيونکه خوف هے که هر وقت بندرگاه بند هو سکتا هے - نه معلوم کسوقت بند هو جاے ؟ يه مشوره حتى الامکان خاموشي کے ساتهه ديا گيا تها که جهاں تک هوسکے کم خوف پيدا هو !

جو لوگ سمرنا سے روانه هوے وه صرف جزيره مدلا تک گئے - ان جانے والوں ميں سے بعض لوگ سمرنا واپس بهی آگئے هيں -

بهر حال خواه واقعي خطره تها يا نه تها ' مگر جسقدر خوف پيدا هوا وه بالکل غيرضروري تها ' اور اسکي وجه سے اس شهرت کو خاص صدمه پهنچا جو انگريزوں کو " سرد مزاجي " ميں حاصل هے (اور جس کا ظهور ميدان جنگ ميں اس کثرت و شدت کے ساتهه هو چکا هے !)

تاهم بعض واقعات سے اس يقين کو مدد ملي که ترکي اهل يورپ اور عيسائيوں دونوں پر حمله کي فکر ميں هے -

سمرنا کے مشهور و معروف موجوده والي نے جو بظاهر معلوم هوتا هے که يه عزم کرچکا هے که ميں اپني قديم قيام گاه سالونيکا کي طرح سمرنا کو دشمن کا آساني سے شکار نه هونے دونگا ' کمانڈر کو حکم ديديا هے که مختلف اطراف و اکناف شهر ميں پوليس کي چوکيوں اور گارد کے گهروں ميں پيٹرو ليم جمع کرليا جاے - نيز مشهور هوا هے که اس نے علی الاعلان اقرار

ٹراؤس پر آلے اور مسافروں کو ایک دوسرے گرفتار شدہ اسٹیمر پر سوار کرادیا - مسافروں کو بہت کافي مہلت دي گئي تهي - حتی کہ بلیاں اور چند پالتو جانور بهي مسافر اپنے ساتهہ لے جاسکے -

دوسرے دن ٹراؤس کے قیدي دیگر قیدیوں کے ساتهہ ڈیک (جہاز کے بالائي حصے) پر بیٹهے ہوے اسطرح گپ کر رہے تهے' جیسے ڈرائنگ روم میں باطمینان بیٹهے ہوے ہیں - سب کوئي ایمڈن کے کیٹ ماؤس (ایک قسم کا کہیل ہے جو ہمارے یہاں کے " آنکهہ مچول" کے مشابہ ہے) کا تماشا دیکهہ رہے تهے -

ایمڈن کی مستعدي اور ہوشیاري کے واقعات نے قدیم افسانوں کے عجائب و غرایب کو زندہ کردیا ہے - اسکے افسر کهیل کود میں لگے رہتے ہیں' لیکن جونہي افق پر کوئي سیاہ دهبہ سے نظر آیا اور کپتان اپنے کام کیلیے مستعد ہو بیٹها - بیچارے قیدیوں کو اسوقت اختلاج قلب ہونے لگتا ہے کہ اب کوئي نیا شکار پهنسنے والا ہے - وہ دعا کرنے لگتے ہیں کہ ایمڈن اسکا تعاقب نکرے - مگر نہیں ! ایمڈن کیلیے ایسي دعائیں بیکار ہیں - اسکا وجود خود بهي دعاؤں ہي سے پیدا ہوا ہے - وہ معاً بخط مستقیم اس جہاز کے پاس پہونچتا ہے' اسکو کهڑا کرتا ہے' اسپر اپنے جہاز رانوں کو بهیجتا ہے' اور پهر مسافروں کو اوتار کر جہاز غرق کردیتا ہے"

اسکے بعد خود مدراس ٹائمس لکهتا ہے :

" میرے مخبر کل ۲۴ گهنٹے ایمڈن پر رہے' اور اس درمیان میں ایمڈن نے سات جہازوں کو گرفتار کیا اور ایک گرفتار شدہ جہاز اسکے ہمراہ پہلے سے موجود تها - انمیں سے ۵ غرق کردیے گئے - ۲ سے زغال برداري کا کام لیا گیا اور آٹهویں پهر (یعني "سینٹ اگبرٹ" پر) جملہ قیدیوں کو عدن چلے جانیکا حکم دیا اور دور تک اسکے ہمراہ گیا - جب وہ اپنے زغال بردار جہاز کے پاس واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ سنٹ اگبرٹ پر کافي کهانا نہیں ہے - جو عدن تک کافي ہوسکے - ایمڈن فوراً دوڑا اور سنٹ اگبرٹ کو گولہ پهینک کر ٹهہرایا اور عدن کے بجاے کوچین جانیکا حکم دیا -

جسقدر مسافر یہاں پہنچے ہیں' سب کے سب اہل جرمني کے اخلاق و شرافت اور کمال انسانیۃ و حسن معاملۃ کے مداح ہیں - انکي رحمدلي کي ایک مثال یہ ہے کہ قبل غرق کرنے کے جملہ جاندار چیزوں کو (مثلاً مرغي کتا وغیرہ کو) گولي مار دیا کرتے ہیں تاکہ غرق ہونے کی حالت میں انہیں زیادہ تکلیف نہو -

ایمڈن کو ہر بات کي پوري واقفیت ہے اور وہ دنیا کي پوري پوري خبر رکهتا ہے - اسکا ایک افسر ہمسے کہنے لگا کہ "ایمڈن کے جہاز ران جزیرہ " میني کواے" پر آج شام کو فٹ بال کهیلینگے ! ایک قیدي نے پوچها کہ اگر کوئي انگریزي کروزر آپکے تعاقب میں ہو تو آپ کیا کرینگے ؟ اسنے فوراً جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا - کیونکہ دشمن کا جہاز آج رات کو کولمبو میں رہا ہے - ہمیں سب کچهہ معلوم ہے !

(ایک کپتان کا چشم دید بیان)

مدراس میل کے ایک قایم مقام سے " چلکانا " جہاز کے کپتان " ارکڈیکون " نے حسب ذیل حالات بیان کیے ہیں :

" تقریباً تین ہفتے ہوے کہ " بوسک " جہاز کو گرفتار کرلینے کے بعد ایمڈن ڈاگو گرشیا کیلیے کوچ چلا گیا جو مجمع الجزائر " چگوس " کا بہت ہي بڑا جزیرہ ہے - یہاں ایمڈن نے اپنے پاني گرم کرنے کے خزانے کو صاف کیا اور اسپر باطمینان رنگ چڑهایا - اسکے بعد " بوسک " سے کوئلہ لیا اور مزید شکاروں کے کهوج میں نکل کهڑا ہوا - پہلا غرق شدہ جہاز ایک ڈریجر تها (یعنے سمندر سے موتي وغیرہ نکالنے والا جہاز) اور نیوزیلینڈ جارہا تها - اسیدن اسکو دوسرا شکار " کلانٹ گرانٹ " بهي ملگیا - اتوار کے دن ۲ بجے " بن مہر " گرفتار کیا گیا - اور اسي دن " ٹرائلس" سے بهي اسکي توپوں کو کهیلنے کا موقعہ ہاتهہ آ گیا -

درشنبہ کو سینٹ اگبرٹ اور ایکسفورڈ بهي - غرق ہوے ایکسفورڈ اور بوسک میں میغہ امیر البحري کا کوئلہ لدا ہوا تها - ایمڈن نے کہا کہ اگر " بوسک" اور " ایکسفورڈ " ہاتهہ نہ لگتے تو ہم کسي غیر طرفدار بندر میں چلے جاتے - یہ جگہ کوچین سے صرف ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہوگي - غرق شدہ جہازات اور انکے اسباب کے نقصانات کے متعلق ایمڈن کے کپتان نے کہا کہ ۴ یا ۵ ملین اسٹرلنگ سے کم نہیں ہوا ہے - یعني ۶ یا ۷ کروڑ روپیہ -

ٹرائیلس کو ابهي صرف ۷ مہینے پاني میں ڈالے ہوے گذرے تهے - اسپر ہزار ہا ٹن قیمتي اسباب تجارت لدا تها -

امریکن جہاز " سینٹ اگبرٹ " مشرق سے نیویورک جارہا تها - غیر طرفدار جہاز ہونیکي وجہ سے ڈبایا نہیں گیا لیکن قیدیوں کي سواري کیلیے ساتهہ رکهہ لیا گیا - کپتان ارکڈیئن نے کہا کہ ہمارا جہاز غرق شدہ جہاز ، میں ۲۳ واں جہاز تها - ایمڈن جہازوں کے اوقات نقل و حرکت سے پوري طرح واقف تها - اُسے اسکي بهي خبر تهي کہ دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے - اخبارات برابر اسکے مطالعہ میں رہے ہیں' اور اس میں بهي شک نہیں کہ کسي خاص جگہ سے اُسے پوري اطلاع ملتي رہتي ہے اور مراسلات کا سلسلہ جاري ہے !!"

(ایمڈن کا طلسم !)

غرق شدہ جہاز " چلکانا " کا کپتان اور دیگر افسر کلکتہ پہنچ گئے ہیں - پریس کے قائمقام سے ایک افسر نے کہا کہ ایمڈن تمام جہازوں کي نقل و حرکت سے پوري طرح آگاہ تها - ایمڈن کے ایک افسر نے ایک جہاز کو روانہ کرتے وقت کہا کہ ابهي ہملوگوں کو ۴ جہاز اور غرق کرنے ہیں - پهر اُن آنے والے جہازوں میں سے ہر ایک جہاز کے پہونچنے کا وقت بتلایا جو بعد کو بالکل ٹهیک نکلا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سمندر کے اندر اس تن تنہا وجود قاہر و حاکم کے ذرائع معلومات کیسے عجیب و غریب و طلسمي ہیں ؟

ایمڈن کے افسروں کي صحت بهي بہت اچهي ہے' اور نہایت مطمئن' فارغ البال' اور خوش و خرم رہتے ہیں - وہ اپني ضرورت کي رسد ہمیشہ بروقت جہازوں سے لے لیا کرتے ہیں -

جہاز " چلکانا " کو خالي کرنے میں ۷ گهنٹے صرف ہوے - اس جہاز پر ۴ بهیڑ تهے - ایمڈن جہاز رانوں نے انکو بڑے شوق سے لے لیا -

" چلکانا " جب پورٹ سعید سے روانہ ہوا تها تو اس نے اخبار اسٹیٹسمین کا فائل اپنے ساتهہ لے لیا تها - اس میں اگست کي آخري تاریخوں سے لیکر اول اکتوبر تک کے کل پرچے تهے' اور ان میں ایمڈن کے تمام کارناموں پر بحث و مباحثہ کیا گیا تها - ایمڈن کے کپتان نے نہایت شوق سے یہ فائل لے لیا اور بڑي دلچسپي سے اُن تمام مضامین کو پڑهتا رہا جن میں دشمنوں نے کمالات کا اعتراف کیا تها !

ایمڈن کے پاس ویلش کا بہترین امیر البحري کوئلہ ہے جو کم سے کم ایک برس تک کیلیے اسکو کافي ہوگا - اسکا وزن ۱۴۰۰۰ ٹن ہے -

کپتان ارکڈیکون سے ایک شخص نے کہا کہ ایمڈن تو نہایت ہي چهوٹا جہاز ہے - ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پوري قوت کے ساتهہ اپنے جہاز کو لیجا کر اس سے ٹکرا دو ؟ کپتان نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے - قبل اسکے کہ تمہارا جہاز اسکے پاس پہونچے' تمہارے جہاز پر گولے برسنے لگینگے - علاوہ اسکے پہلا گولہ پهینکنے کے بعد ایمڈن چکر کها کر جہاز کے عقب میں آجاتا ہے - اسلیے اسکی گرفتاري بہت ہي دشوار ہے - اسکو لاسلکي (بے تار کي خبر رساني کے ذریعہ) ہمیشہ خبریں ملتي رہتي ہیں - یہ اپنے زغال بردار جہاز کي بهي کچهہ پروا نہیں کرتا - اکثر ایسا ہوا ہے کہ اسے کسي صدر مقام پر چهوڑ کر خود شکار کي تلاش میں نکل گیا ہے' اور پهر جب کبهي ضرورت ہوتي ہے اس سے لاسلکي کے ذریعہ گفتگو کرلي ہے"

مقـــاصـــد حـــج

دنیا کے تمام مذاهب میں اسلام کي ایک مابه الامتیاز خصوصیت یه هے که اوس نے تمام عبادات و اعمال کا ایک مقصد متعین کیا ' اور اوس مقصد کو نہایت صراحت کے ساتھه ظاهر کردیا - نماز کے متعلق تصریح کي :

ان الصلوۃ تنہی عــن الفحشــاء والمنکــر -	نماز هر قسم کی بد اخلاقیوں سے انسان کو روکتي هے -

روزے کے متعلق فرمایا :

لعلکم تتقون	روزے کے ذریعه تم لوگ پرهیزگار بنجاؤگے -

زکواۃ کي نسبت بیان کیا :

خذ من اموالہم صدقة تطهرهم و تزکیهم بهـا -	اونکے مال و دولت میں سے ایک حصه بطور صدقه کے لے لو ' کیونکه تم اوسکے ذریعه اونکو بخل اور حرص و طمع کي بد اخلاقیوں سے پاک و صاف کرسکوگے -

احادیث نے اس سے زیادہ تصریح کردي :

الصدقه اوساخ المسلمین تو خــذ من اغنائهــم و ترد الی فقرائهــم -	صدقه مسلمانوں کے دل کا میل هے ' اونکے دولت مندوں سے لیکر اون کے محتاجوں کو دیدیا جاتا هے -

اسي طرح خداوند تعالی نے حج کے فوائد و منافع کو بھي نہایت وضاحت کے ساتھه بیان فرمادیا :

یشہدوا منــافع لہنم و یذکرو اسم الله فی ایام معلومات -	حج کا اصلي مقصد یه هے که لوگ اپنے اپنے فوائد کو حاصل کریں ' اور اوسکے ساتھه هي چند مخصوص دنوں میں خدا کو یاد بھي کرلیا کریں -

(حج اور تجارۃ بین الملي)

اس آیت میں قرآن حکیم نے جن فوائد کو حج کا مقصد قرار دیا هے ' اون سے اجتماعي و اقتصادي فوائد مراد هیں ' اور یه حج کا ایک ایسا اهم مقصد هے که ابتدا میں جب صحابه کرام نے دیني مقاصد کے منافي سمجھکر اسے بالکل چھوڑ دینا چاها تو الله نے ایک خاص آیت نازل فرمائی :

لیس علیکم جناح ان یبتغوا فضلا من ربکم -	اگر زمانه حج میں تجارتي فوائد حاصل کرو تو اسمیں مذهب کا کوئي نقصان نہیں -

قرآن حکیم کا عام طرز خطاب یه هے که وہ جزئیات سے کسي قسم کا تعرض نہیں کرتا - اوسکي توجه همیشه اهم باتوں کي طرف مبذول رهتي هے - اس بنا پر خداوند تعالی نے جس قسم کي تجارت کو حج کا مقصد قرار دیا اور اوسکي ترغیب و حوصله افزائي کي ' وہ عرب کي اقتصادي و تمدني تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافه تھا - عرب اگرچه ایک بادیه نشین اور غیر متمدن قوم تھي ' تاهم معاش کي ضرورتوں نے اوسکو تمدن کی ایک عظیم الشان شاخ ' یعنے تجارت کي طرف ابتدا هي سے متوجه کردیا تھا - قریش کا قافله عموماً شام وغیرہ کے اطراف میں مال لیکر جایا کرتا تھا ' اور ان لوگوں نے وهاں کے رهنے والوں سے مستقل طور پر تجارتي تعلقات پیدا کرلیے تھے - خود مکه کے متصل عکاظ اور ذوالمجاز وغیرہ متعدد بازار قائم تھے ' اور وہ حج کے زمانے میں اچھي خاصي تجارتي منڈي بن جاتے تھے - پس اهل عرب کو نفس تجارت کي طرف متوجه کرنے کي چنداں ضرورت نه تھي ' لیکن اسلام جو عظیم الشان و عالمگیر مدنیة پیدا کرنا چاهتا تھا ' اوسکي گرم بازاري کیلیے عکاظ ' ذوالمجنة ' اور ذوالمجاز کي وسعت کافي نه تھي ' وہ دنیا کی تمام متمدن قوموں کي طرح تجارت بین الاقوام کا مستقل سلسله قائم کرنا چاهتا تھا ' کیونکه وہ دیکھه رها تھا که عنقریب آفتاب اسلام حجاز کي پہاڑیوں سے بلند هوکر تمام بحر و بر پر چمکنے والا هے -

پس اس آیة کریمه میں جن اقتصادي و تجارتي فوائد کي طرف اشارہ کیا هے ' وہ ایک وسیع بین الملي تجارت کا قیام هے ورنه اهل عرب جس قسم کي تجارت کرتے تھے ' وہ تو هر حالت میں قائم رکھي جاسکتي تھي ' اور قائم تھی - البته تجارت بین الاقوام کا سلسله بالکل قیام امن و بسط عدل و اجتماع عام پر موقوف تھا ' اسلیے جب کامل امن و امان قائم هوگیا اور حج نے راستے کے تمام نشیب و فراز هموار کردیے ' تو اوسوقت خدا نے مسلمانوں کو تمدن کي اس منفعت عظیمه کی ترغیب عام دي -

(مقاصد اعلی و حقیقیه)

لیکن اس تصریح و توضیح کے علاوہ قرآن حکیم کا ایک طرز خطاب اور بھي هے جو صرف خواص کے ساتھه تعلق رکھتا هے - قرآن حکیم کا عام انداز بیان یه هے که وہ جن مطالب کو عام طور پر ذهن نشین کرنا چاهتا هے ' یا کم ازکم وہ هر شخص کی سمجھه میں آسکتے هیں ' اونکو تو نہایت کھلے الفاظ میں ادا کردیتا هے - لیکن جن مطالب دقیقه کے مخاطب صرف خواص هوتے هیں اور وہ عام لوگوں کي سمجھه میں نہیں آسکتے ' اونکو صرف اشارات و کنایات میں ادا کرتا هے -

مقاصد حج میں تجارت ایک ایسي چیز تھي جسکا تعلق هر شخص کے ساتھه تھا ' اور اوسکے فوائد و منافع عام طور پر سمجھه میں آسکتے تھے ' اسلیے خدا نے اوسکو نہایت وضاحت کے ساتھه بیان فرما دیا - لیکن حج کا ایک اهم مقصد اور بھي تھا جسکو اگرچه صراحتاً بیان نہیں کیا گیا لیکن قدم قدم پر اوسکی طرف اس کثرت سے اشارے کیے که اگر ان تمام آیتوں کو جمع کردیا جاے تو کئي صفحے صرف انہی سے لبریز هو جائیں -

حقایق و معارف الاهیه کے اظہار میں قرآن حکیم نے عموماً اسي قسم کا طرز خطاب اختیار کیا هے جس سے با وجود ابہام کے حقیقت کا چہرہ بالکل بے نقاب هوجاتا هے : وما یعقلها الا العالمون !

كيا هے كه ميں اپنے هاتهه سے سمرنا كو جلا كے خاک سياه كردونگا مگر دشمن كے هاتهوں ميں جانے نه دونگا -

يه دهمكي ايسي نهيں كه نظر انداز كرديجاے - چند قونصل اس موضوع كے متعلق دريافت كرنے كے ليے والي شهر سے ملنے گئے - لوگوں كا بيان هے كه رحمي بے نے (والي شهر) نے اس دهمكي كو پهر دهرايا - اگرچه همارے طاقتور والي كي قدرت سے يه باهر هے كه اجنبي جهازوں كے آنے سے پهلے وه تمام شهر كو خاک سياه كردے ' تاهم عيسائيوں سے كسي نه كسي طرح انتقام لينے كے اس عزم سے يه صاف معلوم هوتا هے كه اس كا دل كسقدر غير معمولي وضع كا هے ؟

والي شهر كا جرمن دوست اور مشير فوجي كرنيل ٹرموليو ميدان جنگ روانه هوگيا هے ' مگر وه اپنے تركي فوجي رفيق (رحمي بے) كو جرمني كے طريقے سمجها گيا هے - اسوقت رعايا كے خلاف جو بعض سخت تدابير اختيار كي جارهي هيں ' انكا سراغ اسي جرمن كرنيل كے اثر تک لگايا جا سكتا هے -

(ايشياء كوچک ميں فوجي اجتماع)

كوئي ملک ايسا نه هوگا جسے گذشته سال ميں فوجي اجتماع سے اس قدر نقصان پهنچا هو - معلوم هوتا هے كه اس ملک كي زراعتي ترقي كي قسمت ميں يهي هے كه وه پس پشت ڈالدي جايا كرے - لوگ فوج سے اپنے اپنے گهر واپس آئے هي تهے كه پهر بلا ليے گئے - گذشته دو سال ميں جو تدبيريں اختيار كي گئيں وه اسوقت كي زير عمل تدابير كے مقابله ميں آسان تهيں - اسوقت رنگروٹ كا داخله بخت و اتفاق كے انداز ميں هوتا تها - اسوقت لوگ رشوت دے دلا كے فوجي خدمت سے بچ جايا كرتے تهے - مگر اس موقعه پر ايک شخص بهي نهيں بچنے پايا هے - ايک وقت مقرر كرديا گيا هے جسكے اندر سب كو قريب ترين مركز ميں حاضر هو جانا چاهيے - اگر حاضر نه هوا تو انتهائي تدابير اختيار كي جائينگي -

۱۸ سال سے ليكے ۴۲ سال تک تمام قوي الجثه اشخاص عين اسوقت بلا ليے گئے هيں جبكه فصل كے كاٹنے ' سلطانه نامي انگور كے خشک كرنے ' اور انجير كے سكهانے كے ليے انكي سخت ضرورت تهي - اسوقت سمرنا كا بندرگاه اسٹيمروں سے بهرا رهتا تها ' مگر اب تو صرف ايک جرمن اسٹيمر نظر آتا هے اور وه بهي اس عالم ميں كه روانه نهيں هوسكتا .... انگريزي قونصلخانه ميں ايک اطلاع نامه چسپاں كيا گيا هے جسميں يه اطلاع دي گئي هے كه انگريزي جهاز پهر سمرنا واپس آسكتے هيں - يه اس امر كي عمده علامت هے كه انگلستان اور تركي كے تعلقات كي كشيدگي كم هوگئي هے ' اور جو لوگ يهاں سے غله بهيجتے هيں انكا جسقدر غله يهاں رهگيا هے وه اب چلا جائيگا -

اتى امر الله فلا تستعجلوه

مسئلۂ عثمانيه

اسٹيٹسمين ۲۲ - اكتوبر كے ايڈيٹوريل نوٹ ميں لكهتا هے :

" تركي حكومت كا " گوبن " اور " برسلوا " كو غير مسلح كرنے سے انكار كرنا اس امر پر صاف روشني هے كه وه موجوده جنگ ميں اتحادي دول كے مقابله ميں كيا طريقه اختيار كريگي ؟ بحري جنگ كے اصول كے مطابق جرمن كروزر كو جس نے ايک ناطرفدار دريا ميں جاكر پناه لي هے ' تا اختتام جنگ وهيں مقيد رهنا تها - اگر يه صحيح هے كه يه جهاز براللا اور قسطنطنيه كے درميان جرمني تجارتي جهازوں كي محافظت كرتے هيں ' تو تركي بحيثيت ايک غير جانبدار سلطنت هونے كے اپنے فرائض كے انجام دهي ميں صرف پهلو تهي اور بے پروائي هي سے كام نهيں ليتي ' بلكه وه جرمنوں كو اسجگه كي آمد و رفت ميں مدد دے رهي هے جهاں اتحاديوں كي كوشش هے كه كوئي جرمن جهاز آنے نه پاے - يه گويا برطانيه عظمى كے اصلي مفاد پر براه راست حمله هے اور نهايت ضروري هے كه هندوستان ميں اس امر كي اصليت كو محسوس كيا جاے -

زمانۂ گذشته ميں برطانيه عظمى كا جو سلوک تركي كے ساتهه رها هے وه دو حادثوں پر مبني هے :

(۱) مقدونيا اور ديگر ممالک كي بد نظمي -

(۲) تركوں كي عزت جو انگريزي سياح اپنے ساتهه ليے جاتے هيں

آخر الذكر تركي سلوک اور مشرقي راستوں كي حفاظت كے لحاظ سے زمانه گذشته ميں انگلستان تركي كے ساتهه هو كر روس كے حملوں كو هميشه روكتا رها هے ' اور اول الذكر امر كے سبب سے انگلستان نے بلقانيوں كے ساتهه انكے آزاد هونے ميں همدردي ظاهر كي هے -

ان دونوں متضاد سلوک كي جهلک گليڈ اسٹون كے كمپين (جنگ در سنه ۱۸۷۲) اور " ڈزرائيلى " كي صلح (سنه ۱۸۷۸) ميں كما حقه نظر آتي هے -

بهر كيف همLogوں كو صرف هندوستان سے واسطه هے اور يه بات نهايت تشفي بخش هے كه هندوستان كى اسلامي انجمنيں اور كامريڈ اور حبل المتين جيسے موقر اخبار موجوده حالتوں كا پورا احساس ركهتے هيں ' اور تركي پر ظاهر كرچكے هيں كه انهيں انگلستان كا تعلق كس درجه عزيز هے ؟

هندوستاني فوج ميدان جنگ ميں

انگريزي معاصر كلكته " اسپائر " لكهتا هے :

"هندوستان كي ديسي اور انگريزي سپاه كے يورپ بهيجے جانے سے جرمني ميں بعض بے سر و پا شبهات پهيل رهے هيں - برن هارڈي اور پروفيسر شيمن نے اهل جرمنى كو يقين دلايا هے كه يورپ ميں انگلستان كي جنگي مصروفيت تو اس كي مقتضى تهي كه هندوستان ميں بغاوت هو جاے - ايسي حالت ميں هندوستان سے كالي اور گوري فوجونكا فرانس بهيجا جانا في الحقيقت جرمنوں كيليے ايک عقدۂ لاينحل هے - فرينک فورٹ زيٹنگ (جرمني اخبار) لكهتا هے :

" اگر يه رپورٹ صحيح هے تو معلوم هوتا هے كه حكومت برطانيه هندوستانيوں سے بهت خوف زده هے ' يهي وجه هے كه هندوستان سے هندوستاني سپاه يورپ بهيجے جارهے هيں تا كه وه هندوستان كے اندر رهكر ملكي بغاوت كو زياده پر خطر نه بناديں - بهر حال هميں اطمينان هے كه كسي حالت ميں بهي هندوستاني سپاهي جنگ پر كوئي قوي اثر نهيں ڈالسكتے - "

اندر خدا کے سوا سب کچهه تها اور صرف اسی کے جمال جہان آرا کي کمي تهي - اسلیے اوسکي تجدید و نفخ روح کیلیے ایک مدت کے بعد حضرت ابراهیم علیه السلام کي دعا کا سب سے آخري نتیجه ظاهر هوا - اونهوں نے کعبة الله کي بنیاد رکهتے هوے دعا کي تهي :

ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم یتلو علیهم آیاتك و یعلمهم الکتب و الحکمة و یزکیهم و انت العزیز الحکیم (بقره)

خدایا آنکے درمیان اونهي لوگوں میں سے ایک پیغمبر بهیج که وہ اونکو تیري آیتیں پڑهکر سناے اور کتاب اور حکمت کي تعلیم دے' اور اونکے نفوس کا تزکیه کرے' تو بڑا صاحب اختیار اور صاحب حکمت هے !

چنانچه اسکا ظهور وجود مقدس حضرة رحمة للعالمین و ختم المرسلین علیه الصلوٰة و التسلیم کي صورت میں هوا جو ٹهیک ٹهیک اس دعا کا پیکر و ممثل تها :

هو الذي بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلو علیهم ایاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة -

وہ خدا جس نے ایک غیر متمدن قوم میں سے اپنا ایک رسول پیدا کیا جو الله کی آیات اسکو سناتا هے' اسکے نفوس کا تزکیه کرتا هے' اور کتاب و حکمت کي تعلیم دیتا هے !

پس اونهوں نے جو قوم پیدا کردي تهي' اوسیکے اندر سے ایک پیغمبر اوٹها - اوسنے اس گهر میں سب سے پہلے خدا کو ڈهونڈهنا شروع کیا' لیکن وہ اینٹ پتهر کے ڈهیر میں بالکل چهپ گیا تها - فتح مکه نے اس انبار کو هٹا دیا تو خدا کے نور سے قندیل حرم پهر روشن هوگئی - وہ قوم جسکے لیے حضرت ابراهیم علیه السلام نے دعا فرمائی تهي' اس پیغمبر کے فیض صحبت سے بالکل مزکی و تربیت یافته هوگئي تهي - اب ایک مرکز پر جمع کرکے اوسکے مذهبي جذبات کو صرف جلا دینا باقي تها - چنانچه اسکے خانه کعبه کے اندر لاکر کهڑا کردیا گیا' اور اسکی مقدس قدیم مذهبي یادگاروں کي تجدید و احیاء سے اوسکے مذهبي جذبات کو بالکل پخته و مستحکم کردیا :

کبهی اون سے کہا گیا :

ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما (بقره)

صفا و مروہ خدا کي قائم کي هوئي یادگاریں هیں' پس جو لوگ حج یا عمرہ کرتے هیں' اون پر ان دونوں کے درمیان طواف کرنے میں کوئي حرج نهیں -

کبهی اونکو مشعر حرام کي یاد دلائی گئي :

فاذا افضتم من عرفات فاذکر والله عند المشعر الحرام (بقره)

جب عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام (مزدلفه) کے نزدیک خدا کي یاد کرو!

خانه کعبه خود دنیا کي سب سے قدیم یادگار تهي' لیکن اوسکی ایک ایک یادگار کو نمایاں تر کیا گیا :

فیه ایات بینات مقام ابراهیم -

اوس میں بہت سي کهلي هوئي نشانیاں هیں - منجمله اونکے ایک نشاني حضرة ابراهیم کے کهڑے هونے کي جگه هے -

لیکن جو لوگ خدا کي راہ میں ثابت قدم رهے' اونکے نقش پا سجدہ گاہ خلق هونے کے مستحق تهے - اسلیے حکم دیا گیا :

واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی -

اور ابراهیم کے کهڑے هونے کي جگه کو اپنا مصلی بنا لو !

مادي یادگاروں کي زیارت صرف سیر و تفریح کیلیے کي جاتي هے' لیکن روحاني یادگاروں سے صرف دل کي آنکهیں هي بصیرت حاصل کرسکتي هیں - اسلیے اونکے ادب و احترام کو اتقا و تبصر کی دلیل قرار دیا گیا :

ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب (حج)

اور جو لوگ خدا کي قایم کی هوئی یادگاروں کی تعظیم کرتے هیں' تو یه تعظیم اونکے دلوں کي پرهیزگاري پر دلالت کرتی هے -

ومن یعظم حرمات الله فهو خیر له عند ربه (حج)

اور جو شخص خدا کي قرار دي هوئي قابل ادب چیزوں کا احترام کرتا هے' تو خدا کے نزدیک اسکا نتیجه اوسکے حق میں بهتر هے -

آنحضرت صلی الله علیه و سلم ان مقدس یادگاروں کے روحاني اثر و نفوذ کو دلوں میں جذب کرادینا چاهتے تهے' اسلیے خاص طور پر لوگوں کو اون کي طرف متوجه فرماتے رهتے تهے :

هذه مشاعر ابیکم ابراهیم !

خوب غور سے دیکهو اور بصیرت حاصل کرو' کیونکه یه تمهارے باپ ابرهیم کي یادگاریں هیں !

(اعلان تکمیل)

جب اسلام نے اس جدید النشئة قوم کے وجود کي تکمیل کردي اور خانه کعبه کی ان مقدس یادگاروں کي روحانیت نے اوسکي قومیت کے شیرازہ کو مستحکم کردیا' تو پهر ملة ابراهیمی کي فراموش کردہ روش دهرا دي گئی :

فاتبعوا ملة ابراهیم حنیفا وماکان من المشرکین -

پس ابراهیم کے طریقه کی پیروي کرو جو صرف ایک خدا کے هورهے تهے -

اب تمام عرب نے ایک خط مستقیم کو اپنا مرکز بنالیا' اور قدیم خطوط منحنیه حرف غلط کے طرح مٹا دیے گئے - جب یه سب کچهه هوچکا تو اسکے بعد خداے ابراهیم و اسمعیل کا سب سے بڑا احسان پورا هوگیا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي ورضیت لکم الاسلام دینا !

آج میں نے تمهارے اوس دین کو کامل کردیا جس سے تم کو ایک قومیت کے رشتے میں منسلک کردیا هے' اور اپنے تمام احسانات تم پر پورے کردیے' اور تمهارے لیے صرف ایک دین اسلام هی کو منتخب کیا -

---

السلام علیکم - کچهه مدت سے اپنے ایک مهربان سے اخبار الهلال لیکر پڑهه لیا کرتا تها - لیکن اب مجهے اسکے مطالعه سے محروم رکها جاتا هے - میں خود نهایت هي غریب شخص هوں' چنده کي رقم ادا نهیں کر سکتا - اسواسطے بذریعه آپکے اخبار کے تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا هوں که اگر کوئی نیکدل مسلمان اس عاجز کے نام پرچه جاري کرادے تو انکے حق میں همیشه دعاے خیر کرتا رهونگا -

فیض بخش

ایجنٹوں کیلیے کمیشن

هفته وار الهـــلال کي ایجنسي میں نهایت معقول هے

درخواست میں
جلدي کیجیے - دعوة حق کے اعلان اور
هدایت اسلامي
کي تبلیغ سے بڑهکر آج کوئي معاهدہ دیني نهیں هے -
اسپر نفع مالي مستزاد !

سفر حج در حقیقت انساني ترقیوں کے تمام مراحل کا مجموعه ہے ' اوسکے ذریعه انسان تجارت بھي کر سکتا ہے ' علمي تحقیقات بھي کر سکتا ہے ' جغرافیا اور سیاحت علمیه کے فوائد بھي حاصل کر سکتا ہے ' مختلف قوموں کے تمدن و تہذیب سے آشنا بھي ہو سکتا ہے ' ان میں باہم ارتباط و علائق بھي پیدا ہوسکتے ہیں ' اشاعت مذہب و تبلیغ حق و معروف کا فرض بھي انجام دیسکتا ہے ' سب سے آخر اور سب سے بڑھکر یه که تمام عالم کي اصلاح و ہدایت ' و انسداد مظالم و فتن ' و قلع و قمع کفار و مفسدین ' و اعلاء جہاد في سبیل الحق و العدالة کیلیے بھي وہ ایک بین الملي مرکز و مجمع عموم اہل ارض کا حکم رکھتا ہے -

(أمة مسلمة)

لیکن ان تمام چیزوں سے مقدم اور ان تمام ترقیوں کا سنگ بنیاد ایک خاص امة مسلمة اور حزب الله کا پیدا کرنا اور اوسکا استحکام و نشوونما تھا -

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے حج کا مقصد اولین اسیکو قرار دیا تھا :

ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك وارنا مناسكنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم -	خدایا ! ہم کو اپنا فرماں بردار بنا ' ہماري اولاد میں سے اپنی ایک امة مسلمة پیدا کر ' اور اگر ہم سے اس فرماں برداری میں کوئی لغزش ہو تو اوسکو معاف فرما ! تو بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے !

لیکن جس قالب میں قومیت کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے ' اوس میں دو قوتیں نہایت شدت اور وسعت کے ساتھہ عمل کرتي ہیں: آب و ہوا اور مذہب - آب و ہوا اور جغرافیانه حدود طبیعیه اگرچه قومیت کے تمام اجزاء کو نہایت وسعت کے ساتھہ احاطه کرلیتے ہیں ' لیکن اونکے حلقه اثر میں کوئی دوسری قوم نہیں داخل ہوسکتی - یورپ اور ہندوستان کي قدیم قومیت نے صرف ایک محدود حصۂ دنیا میں نشوونما پائی ہے ' اور آب و ہوا کے اثر نے ان کو دنیا کي تمام قوموں سے بالکل الگ تھلگ کردیا ہے - لیکن مذہب کا حلقه اثر نہایت وسیع ہوتا ہے - وہ ایک محدود قطع زمین میں اپنا عمل نہیں کرتا بلکه دنیا کے ہر حصے کو اپنی آغوش میں جگہه دیتا ہے - کرۂ آب و ہوا کا طوفان خیز تصادم اپنے ساحل پر کسي غیر قوم کو آنے نہیں دیتا مگر مذہب کا ابر کرم اپنے ہالے میں تمام دنیا کو لے لیتا ہے - حضرت ابراہیم علیه السلام جس عظیم الشان قوم کا ڈھانچہ تیار کر رہے تھے اوسکا مایۂ خمیر صرف مذہب تھا ' اور اوسکي روحانی ترکیب ' عنصر آب و ہوا کی آمیزش سے بالکل بے نیاز تھی - جماعت قائم ہوکر اگرچه ایک محسوس مادی شکل میں نظر آتي ہے ' لیکن درحقیقت اوسکا نظام ترکیبی بالکل روحانی طریقه پر مرتب ہوتا ہے جسکو صرف جذبات و خیالات ' بلکه عام معنوں میں صرف قواے دماغیه کا اتحاد و اشتراک ترتیب دیتا ہے - اس بنا پر اس قوم کے پیدا ہونے سے پہلے حضرت ابراہیم علیه السلام نے ایک مذہبي رابطۂ اتحاد کے سر رشتہ کو مستحکم کیا :

اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین ووصی بها ابراہیم بنیه ویعقوب : یابني ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (بقرہ)	جبکه ابراہیم سے اوسکے خدا نے کہا کہ صرف ہماري ہی فرمانبرداري کرو ' تو اونہوں نے جواب دیا کہ میں مسلم ہوا پروردگار عالم کیلیے - اور پھر اسی طریقه اسلامي کي انہوں نے اور یعقوب نے اپني نسل کو وصیت کي اور کہا کہ خدا نے تمہارے لیے ایک نہایت برگزیدہ دین منتخب کردیا ہے - تم اوسپر عمر بھر قائم رہنا اور مرنا تو مسلمان ہي مرنا -

(نشأة اولی)

لیکن جماعت عموماً اپنے مجموعه عقائد کو مجسم طور پر دنیا کے فضاے بسیط میں دیکھنا چاہتي ہے اور اوسکے ذریعه اپنی قومیت کے قدیم عہد مودت کو تازہ کرتی ہے ' اسلیے اونہوں نے اس جدید النشأة قومیت کے ظہور و تکمیل کیلیے ایک نہایت مقدس اور وسیع آشیانه تیار کیا :

اذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل : ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم (بقرہ)	جب ابراہیم اور اسمعیل خانه کعبه کي بنیاد ڈال رہے تھے تو یہ دعا انکي زبانوں پر تھی : خدایا ہماري اس خدمت کو قبول کرلے ! تو دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے - !

یہ صرف اینٹ پتھر کا گھر نہ تھا بلکه ایک روحاني جماعت کے قالب کا آب و گل تھا ' اسلیے جب وہ تیار ہوگیا تو انہوں نے اوس جماعت کے پیدا ہونیکی دعا کي : ربنا واجعلنا مسلمین لك من ذریتنا أمة مسلمة لك - اب یہ قوم پیدا ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیه السلام نے اپني آخري وصیت کے ذریعه اس روحاني سر رشتۂ حیات کو اوسکے حوالے کردیا :

ووصی بها ابراہیم بنیه ویعقوب یابنی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون -	اور ابراہیم اور یعقوب دونوں نے اس روحانی طریقه نشوونما کی اپنے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ خدا نے تمہارے لیے ایک برگزیدہ دین منتخب فرمادیا ہے - تم اسی پر قائم رہنا !

اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدي ' قالوا نعبد الہك واله آبائك ابراہیم واسمعیل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون (بقرہ)	اور پھر کیا تم اوسوقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر موت آ کھڑي ہوئی اور اوس آخری وقت میں اونہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا : میرے بعد کس چیز کی پوجا کروگے ؟ اونہوں نے جواب دیا کہ ہم تیرے اور تیرے مقدس باپ ابراہیم و اسمعیل و اسحق کے خداے واحد کی عبادت کرینگے ' اور ہم اوسي کے فرمانبردار بندے ہیں !

(آثار قائمه و ثابته)

اب اگرچه یہ جماعت دنیا میں موجود نہ تھی اور اوسکے آثار صالحه کو زمانے نے بے اثر کردیا تھا :

تلك امة قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم (بقرہ)	وہ قوم گذر گئی ' اوس نے جو کام کیے اوسکے نتائج اوسکے لیے تھے ' اور تم جو کچھه کروگے اوسکے نتائج تمہارے لیے ہونگے -

لیکن اوسکی تربیت و نشوونما کا عہد قدیم اب تک دستبرد زمانه سے بچا ہوا تھا ' اور اپنے آغوش میں مقدس یادگاروں کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتا تھا - اوسکے اندر ابتک آب زمزم لہریں لے رہا تھا ' صفا و مروہ کي چوٹیوں کی گردنیں ابتک بلند تھیں ' مذبح اسمعیل ابتک مذہب کے گرم خون سے رنگین تھا ' حجر اسود ابتک بوسہ گاہ خلق تھا ' مشاعر ابراہیم ابتک قائم تھے ' عرفات کے حدود میں ابتک کوئی تبدیلی نہیں کیگئی تھی ' غرضکه اوسکے

عشر رجــلا ' فاستقبل القبلة ثم مد يديه فجعل يهتــف بربه : اللهــم انجزلي ماوعدتني ' اللهم ات ماوعدتني ' اللهم ان تهلک هذه العصابة مــن اهل الاســـلام لا تعبد في الارض - فمازال يهتف بربه مادا يديــه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيــه فاتاه ابوبكر فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه من وراله و قال يانبي الله كفاک مناشدتــک ربک فانه سينجز لک ما وعدک - (مسلم)

هيں ' تو آپ قبله کي طرف متوجه هوگئے ' اور دونوں هاتهوں کو پهيلاکر خدا کو پکارنا شروع کيا : " خدايا ! تونے مجهه سے فتح و ظفر کا جو وعده کيا هے اسکو پورا کر ! خدايا ! اگر مسلمانوں کا يه مختصر گروه فنا هوگيا تو پهر تيري عبادت کرنيوالا کوئي نه رهيگا ! وه اسيطرح هاتهه پهيلاکر متصل پکارتے رهے ' يهاں تک که جوش استغراق ميں آنکي دوش مبارک سے چادر گرگئي - حضرت ابوبکر نے آپ کے اس تضرع و الحاح کو ديکها تو پاس آئے اور چادر اوٹها کر آپ کے کاندهے پر ڈالدي - پهر پيچهے سے آکر آپ سے لپٹ گئے ' اور کها : " يا رسول الله ! آب اپني مناجات ختم کيجيے ' خدا نے آپ سے جو وعده کيا هے اسکو بهت جلد پورا کريگا -

ميدان جنگ ميں اسکو شديد زخم لگتا هے ' تو اس حالت ميں صرف يه کهکر خاموش هوجاتا هے :

رب اغفر لقومي فانهم لا يعلمون ! (مسلم)

خدايا ! ميري قوم کو معاف فرما ! کيونکه وه لوگ حق کو نهيں جانتے !

ليکن جب کبهي اسکے هاتهه سے جهاد کا اصل مقصد فوت هوجاتا هے تو وه از فرق تا بقدم غضب و قهر الهي کا پيکر جلال و جبروت بن جاتا هے :

ملاء الله قبورهم نارا قد شغلونا عن الصلوة وسطى

خدا کفار کي قبروں کو آگ سے بهردے کيونکه ارنهوں نے هماري نماز عصر قضا کرادي -

قصه مختصر ' ايک فاتح ميدان جنگ ميں سر پر غرور مگر ايک پيغمبر جبيں نياز هوتا هے ' ايک بادشاه ميدان جنگ ميں زبان خود ستا ' مگر ايک داعي حق زبان شکر سنج هوتا هے ' ايک بادشاه ميدان جنگ ميں غيظ و غضب کا آتشکده ' مگر ايک منادِ توحيد رحم و کرم کا سرچشمه هوتا هے - ان دونوں متضاد حالتوں کا انجام بهي نهايت مختلف اور عبرت خيز هے - پادشاهوں کے سر پر غرور بارها ٹهکرا ديے گئے ' ليکن کسي مويد من الله کي جبين نياز خاک مذلت سے آلوده نه هوئي - بادشاهوں کي زبان خود ستا بارها ذلت کے ساتهه خاموش کر ديگئي ' ليکن کسي داعي الهي کا نغمهٔ حمد و شکر کبهي بهي چپ نه هوا - بادشاهوں کے غيظ و غضب کے شعلے بارها بجها ديے گئے هيں ' مگر کسي پيغمبر کے درياے کرم کو دنيا کے خس و خاشاک نه روک سکے : ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون - و ان جندنا لهم الغالبون -

تذکرة الشعــرا

ازحسرت موهاني

سال ميں چار بار سو سو صفحوں پر - سالانه حجم ۴۰۰ صفحے - قيمت سالانه ۲ روپيه مع محصولڈاک

في پرچه ۸ آنه مع محصولڈاک

يعني اردو زبان کے تمام مشهور اور صاحب ديوان اساتذه کا ايک مبسوط تذکره مع ضميمه تذکرة الشعرا يعني انتخاب دواوين اساتذه مطبوعه و غير مطبوعه ناياب - پهلا پرچه مشتمل بر حالات و تنقيد کلام ثاقب و رسا - شاگردان داغ و ضميمه انتخاب ديوان اسير - شهيدي و تنها - شاگردان مصحفي شائع هو چکا هے -

المشـــــتهر

سيد فضل الحسن حسرت موهاني سابق اڈيٹر اردوے معلى عليگڈه

تاريخ و عبر

تاريخ فرضيت حج

اهل عرب نے اگرچه حضرت ابراهيم عليه السلام کے مجموعه تعليم هدايت کو بالکل بهلا ديا تها ' ليکن ارنهوں نے خانه کعبه کے کنگرے پر چڑهه کر تمام دنيا کو جو دعوت عام دي تهي ' اسکي صداے بازگشت اب تک عرب کے در و ديوار سے آ رهي تهي :

و اذبوانا لابراهيم مکان البيت ان لا تشرک بي شيئا و طهر بيتي للطائفين والقائمين والرکع السجود و اذن في الناس بالحج ياتوک رجالا و على کل ضامر ياتين من کل فج عميق -

اور جب هم نے حضرة ابراهيم کيليے ' ايک معبد قرار ديا اور حکم ديا که همارے قدوسيت و جبروت ميں اور کسي چيز کو شريک نه ٹهرانا ' اور اس گهر کو طواف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کيليے هميشه پاک و مقدس رکهنا ! نيز هم نے حکم ديا که دنيا ميں حج کي پکار بلند کردو ! لوگ تمهاري طرف دوڑتے هوے چلے آئينگے ، ان ميں پياده پا بهي هونگے اور وه بهي جنهوں نے مختلف قسم کي سواريوں پر دور دراز مقامات سے قطع مسافت کي هوگي -

(بدعات و محدثات جاهلية)

ليکن سچ کے ساتهه جب جهوٹ ملجاتا هے تو و اور بهي خطرناک هوجاتا هے - اهل عرب نے اگرچه حضرت ابراهم عليه السلام کي اس سنت قديمه کو اب تک زنده رکها تها ' ليکن بدعات و اختراعات کي آميزش نے اصل حقيقت کو بالکل گم کرديا تها :

(۱) خدا نے اپنے گهر ميں حضرت ابراهيم علية السلام کو قيام کي اجازت صرف اس شرط پر دي تهي که " کسيکو خدا کا شريک نه بنانا " ان لا تشرک بي شيئا - ليکن اب خدا کا يه گهر تين سو ساٹهه بتوں کا مرکز بن گيا تها ' اور ارنکا طواف کيا جاتا تها -

(۲) خدا نے حج کا مقصد يه قرار ديا تها که دنيوي فوائد کے ساتهه خدا کا ذکر قائم کيا جاے ' ليکن اب صرف آبا و اجداد کے کارنامهاے فخر و غرور کے ترانے گائے جاتے تهے -

(۳) حج کا ايک مقصد تمام انسانوں ميں مساوات قائم کرنا تها ' اسيليے تمام عرب بلکه تمام دنيا کو اسکي دعوت عام دي گئي اور سب کو وضع و لباس ميں متحد کرديا گيا - ليکن قريش کے غرور و فضيلت نے اپنے ليے بعض خاص امتيازات قائم کرليے تهے جو اصول مساوات کے بالکل منافي تهے - مثلاً تمام عرب عرفات کے ميدان ميں قيام کرتا تها ' ليکن قريش مزدلفه سے باهر نهيں نکلتے تهے اور کهتے تهے که هم متوليان حرم حرم کے باهر نهيں جاسکتے - جسطرح آجکل کے امراء فسق و واليان رياست عام مسلمانوں کے ساتهه مسجد ميں آکر بيٹهنے اور دوش بدوش کهڑے هونے ميں اپني توهين سمجهتے هيں -

(۴) قريش کے سوا عرب کے تمام مرد و زن برهنه طواف کرتے تهے - ستر عورت کے ساتهه صرف وهي لوگ طواف کرسکتے تهے جنکو قريش کي طرف سے کپڑا ملتا تها ' اور قريش نے اسکو بهي اپني اظهار سيادت کا ايک ذريعه بنا ليا تها -

اُسوۂ حسنه

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

صحيفۂ نبوت کا ايک صفحه !

ميدان جهاد ميں پيغمبرانه جاه و جلال کا ايک روحاني منظر !

فاتح اور پيغمبر کا امتياز

جهاد اسلامي کي حقيقت جن مقاصد پر مشتمل هے ' اوس کے لحاظ سے وه دنيوي لڑائيوں سے بالکل مختلف هے ' اور يه اختلاف اس قدر بديهي هے که هم کو اوسکي ظاهري شکل کے ايک ايک خط و خال کے اندر نماياں طور پر نظر آسکتا هے -

ايک فاتح جب ملک گيري کے ارادہ سے ميدان جنگ کا رخ کرتا هے تو طبل و دهل کے غلغلے اور قرناء و برق کے ترانے خير مقدم بجا لاتے هيں - سر پر پرچم لهراتا هے - چتر شاهي آفتاب کي شعاعوں کو بهي اوسکي طرف نگاه گرم سے ديکهنے نهيں ديتا - جاه و جلال کا يه دريا ميدان جنگ ميں ايک مجسمه کي طرح کهڑا کرديا جاتا هے اور تمام فوج اسي مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتي هے عظمت و جبروت کا يه منظر دنيا کو دفعتاً مرعوب کرديتا هے ' پر اس رعب و داب کے احساس سے اس دنيوي فاتح کا سر بهي کبر و نخوت سے لبريز هو جاتا هے - يهاں تک که خاک زمين ميں مل کر بهي يه نشه نهيں اوترتا - اگر کوئي اس سر پر غرور کو ٹهکرا ديتا هے تو اوس سے مغرورانه صدا بلند هوتي هے :

زمين را منم تاج تارک نشيں
مجنباں مرا تا نجنبد زميں

ليکن ايک پيغمبر کي حالت اس سے بالکل مختلف هوتي هے ' وه گهر سے جب نکلتا هے تو اگرچه مخلصين و مومنين کي ايک جماعت اوسکے ساتهه هوتي هے ' ليکن وه اپنا رفيق سفر صرف خدا کو بناتا هے :

كان رسول الله صلى الله عليه	آنحضرت جب بغرض جهاد روانه
وسلم اذا سافر قال اللهم انت	هوتے تهے تو يه دعا کرتے تهے : "خدايا !
الصاحب في السفر و الخليفة	تو هي همارا رفيق سفر هے ' تو
في الاهل ! اللهم اني اعوذ بك	هي همارے بال بچوں ميں همارا
من وعثاء السفر وكابة المنقلب	قائم مقام هے ' خدايا ! سفر کي
و سوء المنظر في الاهل	شدائد ' اور پلٹ کر اهل و عيال
والمال اللهم اطور الارض	کو برے حال ميں ديکهنے کي
و هون علينا السفر !	مصيبت سے پناه مانگتا هوں '

خدايا مسافت سفر کو کم کردے اور همارے ليے آسان بنادے !

(۲)

وه سواري کي پشت پر قدم رکهتا هے تو خدا کا شکر ادا کرتا هے :

سبحان الذي سخر	کيا پاک و برتر هے وه خدا جس نے اس
لنا هذا وما	اس جانور کو همارا فرمانبردار بنا ديا ورنه هم
كنا له مقرنين -	اسکي قدرت نهيں رکهتے تهے -

وه سفر سے پلٹتا هے تو راه ميں خدا کي حمد کا ترانه گاتا هوا چلتا هے !

آئبون ' تائبون '	هم توبه کرکے لوٹتے هيں ' هم خدا کے عبادت
عابدون ' لربنا	گذار بندے هيں ' اور هم اپنے رب کي حمد
حامدون !	و ثنا کرتے هيں !

پهاڑ کي چوٹيوں پر چڑهتا هے تو غلغلۂ تکبير بلند کرتا هے ' نيچے اوترتا هے تو ترنم ريز تسبيح و تهليل هوتا هے !

فوج کو روانه کرتا هے تو اوسکو نه غرور طاقت کي ياد دلاتا ' نه اوسکے جوش کو دو آتشه کرتا ' نه قديم کارنامهاے شجاعت کا تذکره کرکے اوسکے دل کو گرماتا هے ' بلکه اوسکے دين کو ' اسکي امانت کو ' اسکے تمام نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے رخصت کرديتا هے :

استودع الله	ميں تمهارے دين ' تمهاري امانت ' اور تمهارے
دينكم واماناتكم	نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے تمکو خدا
وخواتيم اعمالكم -	کي راه ميں جهاد کرنے کيليے بهيجتا هوں !

(۳)

وه منزل پر اوترتا هے تو نه تو سلاطين کي طرح اوسکے ليے خيمے قائم کيے جاتے هيں ' نه فرش و بساط شاهانه سے زمين آراسته هوتي هے ' اور نه ميدان کا نشيب و فراز هموار کيا جاتا هے - وه خدا کا نام ليکر فرش خاک پر ليٹ جاتا هے اور اس نام کي عظمت کے سهارے پر زمين هي کو اپني حفاظت کي خدمت سپرد کرديتا هے :

يا ارض ربي وربك	اے زمين ! ميرا اور تيرا ' دونوں کا خدا
الله اعوذ بالله من	ايک هي هے - ميں تيرے شر سے '
شرك و شر ما فيك	تيري سطح باطني کے شر سے ' اور
ومن شر ما يدب عليك	تجهپر چلنے والوں کے شر سے ' پناه
	مانگتا هوں !

(۴)

وه سفر جهاد سے پلٹ کر گهر پهنچتا هے تو سب سے پہلے اوسکو خدا کا گهر ياد آتا هے اور مسجد ميں جاکر دو رکعت نماز ادا کرتا هے ' جب اوسکو فتح و ظفر کي خبر ملتي هے تو نه تو اوسکے سامنے شاديانے بجائے جاتے هيں ' نه جشن شاهانه کي تيارياں کي جاتي هيں ' نه عيش و طرب کے ترانے گائے جاتے هيں - وه صرف اپنے خدا کے آگے سر بسجود هو جاتا هے اور سجدۂ شکر بجا لاتا هے - اوسکو جب مشيت ايزدي سے شکست هوتي هے ' تو وه فوج کو بالکل جوش و غيرت نهيں دلاتا ' بلکه خدا هي کي غيرت کي سلسله جنباني کرتا هے - کيونکه وه اپني فوج کو خدا کي فوج يقين کرتا هے :

كان يقول يوم احد : اللهم	آپ معرکه احد کے دن کهتے تهے :
انك ان تشاء لا تعبد	خدايا ! کيا تو چاهتا هے که اب زمين
في الارض !	ميں تيري عبادت کرنے والا کوئي نه هو ؟

وه اپني قوم کي قلت اور دشمن کے لشکر کي کثرت کو ديکهتا هے تو صرف رحمت آسماني هي سے مدد طلب کرتا هے اور کسي دنيوي طاقت کے آگے دست سوال نهيں پهيلاتا :

لما كان يوم بدر نظر رسول الله	بدر کے دن جب آنحضرت نے مشرکين
صلى الله عليه و سلم	کي طرف ديکها اور آپ کو نظر آيا که
الى المشركين وهم الف	اونکي جمعيت ايک هزار کي هے
و اصحابه ثلثمائة وتسعة	اور مسلمان صرف تين سو اونيس

غرض سے اوس نے عمرہ کی تیاری کی اور ۱۴ - ۱۵ سو کی جمعیت کے ساتھہ روانہ ہوا کہ پہلی بار اپنے آبائی گھر کو حسرت آلود نگاہوں سے دیکھکر چلے آئیں - لیکن یہ کاروان ہدایت راستے ہی میں بہ مقام حدیبیہ روکدیا گیا - دوسرے سال حسب شرائط صلح زیارت کعبہ کی اجازت ملی اور آپ مکہ میں قیام کرکے چلے آے - اب اس مصالحت نے راستے کے تمام نشیب و فراز ہموار کردیے تھے' صرف خانہ کعبہ میں پتھروں کا ایک ڈھیر رہ گیا تھا اسے بھی فتح مکہ نے ہموار کردیا :

دخل النبي صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وحول البیت ستون وثلثمائۃ نصب فجعل یطعنہا بعود فی یدہ ویقول جاء الحق وزهق الباطل - (صحیحین)	آنحضرت فتح مکہ کے دن جب خانہ کعبہ میں داخل ہوے تو اوسکے گرد تین سو ساٹھہ بت نظر آے - آپ انکو ایک لکڑی کے ذریعہ ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے " جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا " یعنی حق اپنے مرکز پر آگیا اور باطل نے اوسکے سامنے ٹھوکر کھائی - باطل پامال ہونے ہی کے قابل تھا -

(فرضیت حج)

اب میدان بالکل صاف تھا - راستے میں ایک کنکری بھی سنگ راہ نہیں ہو سکتی تھی - باپ نے گھر کو جس حال میں چھوڑا تھا' بیٹے نے اوسی حالت میں اوسپر قبضہ کرلیا - تمام عرب نے فتح مکہ کو اسلام وکفر کا معیار صداقت قرار دیا - جب مکہ فتح ہوا تو لوگ جوق جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے - اب وقت آ گیا تھا کہ دنیا کو اس جدید النشأۃ " امۃ مسلمہ " کے قالب روحانی کا منظر عام طور پر دکھا دیا جاتا' اسلیے دوبارہ اوسی دعوت عامہ کا اعادہ کیا گیا جسکے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام عالم میں ایک غلغلہ عام ڈالدیا تھا مگر اس قوت کا فعل میں آنا ظہور نبی امی پر موقوف تھا :

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا -	جو لوگ مالی اور جسمانی حالت کے لحاظ سے حج کی استطاعت رکھتے' ہیں اونپر اب حج فرض کردیا گیا -

(تکمیل حج)

اس صدا پر تمام عرب نے لبیک کہا اور آپکے گرد ۱۳ - ۱۴ ہزار آدمی جمع ہوگئے - عرب نے ارکان حج میں بدعات و اختراعات کا جو زنگ لگادیا تھا' وہ ایک ایک کرکے چھڑا دیا گیا - آبا و اجداد کے کارناموں کے بجاے خدا کی توحید کا غلغلہ بلند کیا گیا :

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا (بقرہ)	زمانہ حج میں خدا کو اوسی جوش و خروش سے یاد کرو جسطرح اپنے آباء و اجداد کے کارناموں کا اعادہ کرتے تھے' بلکہ اس سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھہ -

قریش کے تمام امتیازات مٹادیے گئے' اور تمام عرب کے ساتھہ انکو بھی عرفہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کردیا گیا :

ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم (بقرہ)	اور جس جگہ سے تمام لوگ روانہ ہوں تم بھی وہیں سے روانہ ہوا کرو - اور فخر و غرور کی جگہ خدا سے مغفرت مانگو کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے -

سب سے بد ترین رسم برہنہ طواف کرنے کی تھی' اور مردوں سے زیادہ حیا سوز برہنہ عورتوں کے طواف کا ہوتا تھا - لیکن ایک سال پہلے ہی سے اسکی عام ممانعت کرادیگئی :

ان ابا هریرۃ اخبرہ ان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ بعثہ فی الحجۃ التی امرہ رسول اللہ (صلعم) قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رهط یؤذن فی الناس' الا : لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان (بخاری جزو - ۲ ص ۱۵۳)	حضرت ابو ہریرہ (رض) کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے پہلے آنحضرت نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک حج کا امیر بنایا اور اونہوں نے مجھکو ایک گروہ کے ساتھہ روانہ کیا تا کہ یہ اعلان کر دیا جاے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک یا کوئی برہنہ شخص حج یا طواف نہ کرسکے گا -

زمانہ حج میں عمرہ کرنے والوں کو فاسق و فاجر کہا جاتا تھا' لیکن آنحضرت نے حجۃ الوداع میں عمرہ ہی کا احرام باندھا اور صحابہ کو بھی عمرہ کرنے کا حکم دیا - پا پیادہ اور خاموش حج کرنے کی ممانعت کیگئی - قربانی کے جانوروں پر سوار ہونے کا حکم دیا گیا' ناک میں رسی ڈال کر طواف کرنے سے روکا گیا - گھر میں دروازے سے داخل ہونے کا حکم ہوا :

لیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورها ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابها واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (بقرہ)	یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے آؤ' نیکی تو صرف اوسکی ہے جس نے پرہیزگاری اختیار کی - پس گھروں میں دروازہ ہی کی راہ سے آو' اور خدا سے ڈرو - یقین ہے کہ تم کامیاب ہوگے -

قربانی کی حقیقت واضح کی گئی اور بتایا گیا کہ وہ صرف ایثار نفس و فدویت جان و روح کے اظہار کا ایک طریقہ ہے - اوسکا گوشت یا خون خدا تک نہیں پہونچتا کہ اوسکے چھاپے سے دیواروں کو رنگین کیا جاے - خدا تو صرف خالص نیتوں اور پاک و صاف دلوں کو دیکھتا ہے :

لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوی منکم (الحج)	خدا تک قربانی کے جانوروں کا گوشت و خون نہیں پہونچتا' بلکہ اوس تک صرف تمہاری پرہیزگاری پہونچتی ہے -

یہ چھلکے اوتر گئے تو خالص مغز ہی مغز باقی رہ گیا - اب وادی مکہ میں خلوص کے دو قدیم و جدید منظر نمایاں ہوگئے' ایک طرف آب زمزم کی شفاف سطح لہریں لے رہی تھی' دوسری طرف ایک جدید النشأۃ قوم کا دریاے وحدت موجیں مار رہا تھا !

(اعلان عام و حجۃ الوداع)

لیکن دنیا اب تک اس اجتماع عظیم کی حقیقت سے بے خبر تھی - اسلام کی ۲۳ سالہ زندگی کا مد و جزر تمام عرب دیکھہ چکا تھا' مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسلام کی تاریخی زندگی کن نتائج پر مشتمل تھی' اور مسلمانوں کی جد و جہد' فدویت' ایثار نفس و روح کا مقصد اعظم کیا تھا ؟ اب اوسکی توضیح کا وقت آگیا تھا -

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس گھر کا سنگ بنیاد اس دعا کو پڑھکر رکھا تھا :

واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلدا آمنا وارزق اہلہ	جب ابراہیم نے کہا کہ خداوندا اس شہر کو امن کا شہر بنا اور اوسکے

(۵) عمرہ گویا حج کا ایک مقدمہ یا جزو تھا ' لیکن اهل عرب ایام حج میں عمرہ کو سخت گناہ سمجھتے تھے' اور کہتے تھے کہ " جب حاجیوں کی سواریوں کی پشت کے زخم اچھے ہو جائیں اور صفر کا مہینہ گذر جاے ' تب عمرہ جائز ہو سکتا ہے "

(۶) حج کے تمام اجزاء و ارکان میں یہودیانہ رہبانیت کا عالمگیر مرض ساری ہوگیا تھا - اپنے گھر سے یا پیادہ حج کو نکلنے کی منت ماننا ' جب تک حج ادا نہ ہو جاے خاموش رہنا ' قربانی کے اونٹوں پر کسی حالت میں سوار نہ ہونا ' ناک میں نکیل ڈالکر جانوروں کی طرح خانہ کعبہ کا طواف کرنا ' زمانہ حج میں گھر کے اندر دروازے کی راہ سے نہ گھسنا بلکہ پچھواڑے کی طرف سے دیوار پھاند کے آنا ' در و دیوار پر قربانی کے جانوروں کے خون کا چھاپہ لگانا ' عرب کا عام شعار ہوگیا تھا -

(ظہـور اسلام و تزکیـۂ حـج)

اسلام درحقیقت دین ابراهیمی کی حقیقت کی تکمیل تھی ' اسلیے وہ ابتداء هی سے اس حقیقت گم شدہ کی تجدید و احیاء میں مصروف ہوگیا جسکا قالب حضرت ابراهیم علیہ السلام کے مبارک هاتھوں نے تیار کیا تھا - اسلام کا مجموعۂ عقائد و عبادات صرف توحید ' نماز ' روزہ ' زکوۃ ' اور حج سے مرکب ہے - لیکن ان تمام ارکان میں حج هی یک ایسا رکن ہے جس سے اس تمام مجموعہ کی هئیت ترکیبی مکمل ہوتی ہے - اور یہ تمام ارکان اسکے اندر جمع ہوگئے هیں یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو صرف خانۂ کعبہ هی کے ساتھہ معلق کردیا :

انما امرت ان اعبد رب هذہ البلد الذي حرمها ولہ کل شی و امرت ان اکون من المسلمین (قصص)	مجھکو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے خدا کی عبادت کروں جس نے اسکو عزت دی - سب کچھہ اوسی خدا کا ہے ' اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اوسکا فرماں بردار مسلم ہوں -

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ہر موقع پر حج کے ساتھہ اسلام کا ذکر بطور لازم و ملزوم کے کیا :

و لکل امة جعلنا منسکا لیذکر اسم اللہ علی ما رزقهم من بهیمة الانعام فالهکم الہ واحد فلہ اسلموا و بشر المخبتین (حج)	اور ہر ایک امت کیلیے ہم نے قربانی قرار دی تھی تا کہ خدا نے اونکو جو چارپاے بخشے هیں اون کی قربانی کے وقت خدا کا نام لیں پس تم سب کا خدا ایک هی ہے

اوسی کے تم سب فرمانبردار بنجاو اور خدا کے خاکسار بندوں کو حج کے ذریعہ دین حق کی بشارت دو -

اسلام خدا کا ایک فطری معاهدہ تھا جسکو انسان کی ظالمانہ عہد شکنی نے بالکل چاک چاک کردیا تھا ' اسلیے خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ناخلف اولاد کو روز اول هی اوسکے ثمرات سے محروم کردیا :

و اذا ابتلی ابراهیم ربہ بکلمات فاتمهن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی ؟ قال لا ینال عهدی الظالمین (بقرہ)	جب خدا نے چند احکام کے ذریعہ ابراهیم کو آزمایا اور وہ خدا کے امتحان میں پورے اوترے ' تو خدا نے کہا کہ اب میں تمھیں دنیا کی امامت اور

خلافت عطا کرتا ہوں - اسپر حضرت ابراهیم علیہ السلام نے عرض کیا : اور میرے اولاد کو بھی ؟ ارشاد ہوا کہ ہاں ' مگر اس قول و قرار میں ظالم لوگ داخل نہیں ہوسکتے -

(امـة مسلمـہ)

خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کو جن " کلمات " کے ذریعہ آزمایا اور جنکی بنا پر اونھیں دنیا کی امامت عطا ہوئی وہ اسلام کے اجزاء اولین یعنی توحید الہی ' قربانی نفس و جذبات ' صلوۃ الہی کا قیام ' اور معرفۃ دین فطری کے امتحانات تھے - اگرچہ اونکی اولاد میں سے چند ناخلف لوگوں نے ان ارکان کو چھوڑ کر اپنے اوپر ظلم کیا اور اس موروثی عہدے سے محروم ہوگئے : قـال لاینـال عهدی الظالمین - لیکن حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ذات کے اندر ایک دوسری امت بھی چھپی ہوئی تھی جسکے لیے خود اونھوں نے خدا سے دعا کی تھی :

ان ابراهیم کان امة قانة	حضرۃ ابراهیم گو بظاہر ایک فرد واحد تھے مگر انکی فعالیت روحانیہ و الہیہ کے اندر ایک پوری قوم قانت و مسلم پوشیدہ تھی !

(اجـزاء حـج)

اب اس " امة مسلمہ " کے ظہور کا وقت آگیا اور وہ رسول مزکی و موعودہ غار حراء کے تاریک گوشوں سے نکل کر منظر عام پر نمودار ہوا تا کہ اوس نے خود اس اندھیرے میں جو روشنی دیکھی ہے ' وہ روشنی تمام دنیا کو بھی دکھلا دے :

یخرجهم من الظلمات الی النور -	وہ پیغمبر اونکو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے -
لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین -	بیشک تمھارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور هدایت اور ایک کھلی کھلی هدایتیں دینے والی کتاب آگئی -

وہ منظر عام پر آیا تو سب سے پہلے اپنے باپ کے موروثی گھر کو ظالموں کے هاتھہ سے واپس لینا چاها ' لیکن اسکے لیے حضرت ابراهیم علیہ السلام هی کی طرح بتدریج چند روحانی مراحل سے گذرنا ضرور تھا - چنانچہ اوس نے اون مرحلوں سے بتدریج گذرنا شروع کیا - اوس نے غار حراء سے نکلنے کے ساتھہ هی توحید کا غلغلہ بلند کیا کہ خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام سے جو عہد لیا تھا اوسکی پہلی شرط یہی تھی : " ان لاتشرک بی شیئا " پھر اوس نے صف نماز قائم کی کہ یہ گھر صرف خدا هی کے آگے سر جھکانے والوں کیلیے بنایا گیا تھا : و طهر بیتی للطائفین و القائمین و الرکع السجود - اوس نے روزے کی تعلیم دی کہ وہ شرائط حج کا جامع و مکمل تھا :

فمن فرض فیهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (بقرہ)	جس شخص نے ان مہینوں میں حج کا عزم کرلیا تو اوسکو ہر قسم کی نفس پرستی ' بد کاری ' اور جھگڑے

تکرار سے اجتناب کرنا لازمی ہے ' اور روزہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ انسان کو غیبت ' بہتان ' فسق و فجور ' مخاصمت و تنازعت ' اور نفس پرستی سے روکتا ہے جیسا کہ احکام صیام میں فرمایا :

ثم اتمو الصیام الی اللیل و لا تباشروهن و انتم عاکفون فی المساجد بقرہ)	پھر رات تک روزہ پورا کرو ' اور روزہ کی حالت میں عورتوں کے نزدیک نہ جاؤ اور اگر مساجد میں اعتکاف کرو تو شب کو بھی اون سے الگ رہو -

اوسنے زکواۃ بھی فرض کردی کہ وہ بھی حج کا ایک اهم مقصد تھا

فکلوا منها و اطعموا البائس الفقیر -	قربانی کا گوشت خود کھاؤ اور فقیروں اور محتاجوں کو بھی کھلاؤ !

(فتح مکہ)

اسطرح جب اس " امة مسلمہ " کا روحانی خاکہ تیار ہوگیا ' تو اوس نے اپنی طرح انکو بھی منظر عام پر نمایاں کرنا چاها - اس

وسعة و من يخرج من بيته مهاجرا الى الله و رسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله و كان الله غفورا رحيما (۴ : ۹۱)

جہنم ہے' اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ البتہ وہ ضعیف مرد و عورت اور بچے جو نہ کسی تدبیر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اونکو راستہ ملتا ہے تو خدا اونکو معاف کردیگا' وہ بڑا ہي معاف کرنے والا ہے -

جو شخص خدا کي راہ میں ہجرت کریگا' وہ زمین میں وسعت اور فلاح و نجاح پالیگا' اور جو شخص اپنے گھر سے نکل کر خدا اور خدا کے رسول کي طرف ہجرت کرے اور راستہ ہی میں اوسکو موت آجاے' تو یقین کرو کہ اوسکا بدلہ خدا پر واجب ہوچکا' اور خدا بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے "

* * *

وہ دنیا میں پھیلا' اور حبش و مدینہ کی آبادیوں نے اوسکو اپني آغوش میں لے لیا - بدر و حنین نے اوسکے لیے اپنا دامن خالي کردیا' بنو قریضہ و بنو نضیر کے سر سبز باغوں نے اوسکے لیے اپني جگہ سنواري - خیبر کے نخلستانوں نے اوسکو اپنے سایہ میں بٹھایا' لیکن با اینہمہ وہ ابھی پھیلنے کیلیے اور گنجایش ڈھونڈھتا تھا' اور بڑھنے کیلیے اور وسعت چاھتا تھا - قصر شریعت کي آخري اینٹ نے اوس کمي کو پورا کردیا تھا جسکی وجہ سے دین الہي کي عظیم الشان عمارت تمام دنیا کو بدنما نظر آتي تھی :

ان رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم قال ان مثلى و مثل الانبياء من قبل كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه و اجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة و انا خاتم النبيين ! (بخاري ص۱۸۶ كتاب المناقب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میری اور پچھلے نبیوں کی مثال بالکل اوس شخص کي سي ہے' جس نے ایک نہایت خوشنما مکان بنایا' لیکن اوسکے کسی کونے میں صرف ایک اینٹ کی کسر رہگئی - پھر لوگوں نے خوب گھوم پھر کے دیکھا اور بہت خوش ہوے - تاہم اونکو یہ کہنا پڑا کہ آخر یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھي گئی ؟ تو یقین کرو کہ وہ آخري اینٹ میں ہوں' اور اسی لیے میں خاتم الانبیا ہوں !

شریعت اسلامیہ نے اس کمي کو پورا کردیا تھا' لیکن تمام دنیا کو دکھا دینا ابھي باقي تھا۔ خدا نے حجة الوداع میں اس عمارت کو اپنی مکمل صورت کے اندر دکھا دیا اور تمام دنیا نے خانہ کعبہ کا طواف کرکے دیکھہ لیا کہ اب ایک اینٹ کي جگہ بھي خالي نہ رہي :

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تمپر اپنے احسانات پورے کردیے' اور تمہارے لیے دین اسلام کو منتخب کیا !

* * *

قرآن حکیم کے بطون و ارواح کي طرح وہ ظروف و مواقع بھي کچھہ کم اہمیت نہیں رکھتے' جن میں آسکي مقدس سورتوں اور آیتوں کا نزول ہوا ہے - دیوار کے لیے اینٹ اور گارا ضروري اجزا ہیں مگر انسے اس سفیدي کي دلاویزي میں کچھہ فرق نہیں آسکتا جو اگرچہ دیوار کی سطح پر ہے' لیکن مکان کے اور اجزاء سے کہیں زیادہ گذرنے والوں کو اپنی طرف مائل کر رہي ہے -

دین الہي بھی ایک عمارت ہے جسکي تعمیر ازل سے شروع ہوئي اور ختم نبوت کی آخري اینٹ نے مکمل کردیا - اس لیے وہ بھي اور عمارتوں کی طرح داخلي و خارجي اجزاء سے مرکب ہے - پہلی قسم کے اجزاء سے اوسکي تقویم و ترکیب ہوئي ہے' اور دوسرے قسم کے اجزا نے اوسکے آب و رنگ اور اوسکي زینت و رونق کو نماں کیا ہے -

* * *

اسلام نے کبھي یہ شکایت نہیں کي کہ اوسکے اجزاء پورے نہیں کیے جاتے - اوس نے ہمیشہ اونکے اظہار کا دعوی کیا - مکہ میں صرف دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی اور آنحضرت و صحابہ بالکل اسپر قانع تھے' البتہ آرزو اسکي تھي کہ آزادي کے ساتھہ اس مختصر عبادت کے ادا کرنے کا موقع ملے - آنحضرت نے نزول فرائض کا کبھي انتظار نہیں کیا' لیکن تبدیل قبلہ کے لیے نہایت اضطراب کے ساتھہ وحي آسماني کي راہ دیکھتے رہے :

قد نرى تقلب وجهك فى السماء -

ہم تبدیل قبلہ کے لیے انتظار وحي میں آسمان کي طرف تمہارے چہرے کي گردش دیکھتے رہتے ہیں -

کیونکہ قبلہ ھي دین اسلام کي قوت و نفوذ کا مرکز اولین و مظہر آخرین تھا' اس لیے متمم و مکمل دعوۃ ابراهیمی اوسکا بیقراري کے ساتھہ انتظار کرتا تھا -

اصل حقیقت کے لحاظ سے اسلام تمام مذاہب عالم کا آب و رنگ تھا - مذہب کے تمام اجزاء بسیطہ پہلے ھي سے موجود تھے' اسلام نے صرف اونکو جلا دیکر نمایاں کردیا - آئینہ کا خاکہ پہلے ھی سے تیار تھا' اسلام اوسکا جوہر بنگیا - وہ چہرۂ کائنات کا غازہ تھا جس نے حسن حقیقت کو اور دلفریب بنا دیا - وہ آب و رنگ تھا' صیقل تھا' جلا تھا' غازہ تھا' ان میں سے ہر چیز نمایاں ہونے والي ہے - اس لیے وہ نمایاں ہونا چاھتا تھا -

اسلام کا قالب حقیقت مکہ ھي میں متشکل ہوچکا تھا - مدینہ میں آکر اسکے اجزا بھي مکمل ہوگئے' لیکن وہ ایک حسن بے پردہ تھا جو دنیا کے سامنے بے نقاب ہونا چاھتا تھا - حجة الوداع نے اوسکے چہرے سے یہ نقاب بھی اولٹ دي اور تمام دنیا کو اوسکا روشن چہرہ نظر آگیا -

چنانچہ عرفات کے میدان میں اسلام کي حقیقت کے اسي ظہور کامل کا اعلان کیا گیا : اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا -

* * *

لیکن وہ دنیا کے سامنے صرف ظاہر ہونا اور چہرہ دکھا کر گذر جانا نہیں چاھتاتھا - اگر وہ اتنے پر راضي ہوتا تو کب کا راضي ہوگیا ہوتا - آنحضرت (صلعم) نے ایام مظلومي ھي میں تمام قبائل کے آگے اسلام کو پیش کردیا تھا' اور تمام جزیرہ عرب اوس سے روشناس ہوچکا تھا' مگر وہ غلبہ کاملہ' تسلط عام' اور ظہور تام چاھتا تھا' یعني وہ ایک عظیم الشان خلافت الہي کي بنیاد ڈالنا چاھتا تھا جو میزان عدل کو قائم رکھے' شعائر الاهیہ کي حفاظت کرے' دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام سناے' مساوات عامہ کي تعلیم دے' پرانے حقد و حسد کو مٹا کر نئے سرے سے الفت و محبت کي بنیاد ڈالے - اسلام کے تازہ خون کا قصاص لے' جاہلیت کے دم خشک کو اپنے تلوں سے مسل دے' دنیا کو معاملات و معارضات کا صحیح اصول بتاے' وہ حکومت چاھتا تھا جو انسان کے تمام عقائد' اعمال' اخلاق' اور معاملات پر محیط ہو جاے - اس عمارت کی بنیاد اگرچہ مکہ ھي میں پڑ چکي تھی' لیکن اوسکا افتتاح حجة الوداع میں ہوا' اسلیے تکمیل دین کا اعلان بھي اسي زمانے میں کیا گیا -

من الثمرات من آمن منهم بالله و اليوم الآخر (بقرة)

باشندے اگر خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں' تو اونکو ہر قسم کے ثمرات و نعائم عطا فرما !

جسوقت اونہوں نے یہ دعا کي تھي ' تمام دنیا فتنہ و فساد کا گہوارہ بن رہي تھی - دنیا کا امن و امان اوٹھہ گیا تھا ' اطمینان و سکون کي نیند آنکھوں سے اوڑ گئي تھي - دنیا کي عزت و آبرو معرض خطر میں تھي - جان و مال کا تحفظ نا ممکن ہوگیا تھا ' کمزور اور ضعیف لوگوں کے حقوق پامال کردیے گئے تھے ' عدالة کا گھر ویران ' حریة انسانیة مفقود' اور نیکي کي مظلومیت انتہائي حدتک پہنچ چکي تھي - کرۂ ارضي کا کوئي گوشہ ایسا نہ تھا جو ظلم و کفر کي تاریکي سے ظلمت کدہ نہو - اسلیے اونہوں نے اباد دنیا کے ناپاک حصوں سے کنارہ کش ہوکر ایک " وادي غیر ذي زرع " میں سکونت اختیار کي - وہاں ایک دار الامن بنایا اور تمام دنیا کو صلح وسلام کي دعوت عام دي - اب اونکي صالح اولاد سے یہ دار الامن بھي چھین لیا گیا تھا - اسلیے اوسکے واپسي کیلیے پورے دس سال تک اوس کے فرزند نے بھي باپ کي طرح میدان میں ڈیرہ ڈالا - فتح مکہ نے جب اوس کا مامن و ملجا واپس دلادیا تو وہ اوس میں داخل ہوا کہ باپ کي طرح تمام دنیا کو "گم شدہ حق کی واپسي" کي بشارت دے - چنانچہ وہ اونٹ پر سوار ہوکر نکلا اور تمام دنیا کو مژدہ امن و عدالة سنایا :

(خطبة حجة الوداع)

ان دماءكم و اموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا - الا ان كل شي من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع و دماء الجاهلية موضوعة و اول دم اضعه دماءنا دم ابن ربيعة و ربا الجاهلية موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس ابن عبد المطلب - اللهم اشهد' اللهم اشهد' اللهم اشهد - (ابو داود جلد - ۱ - ص ۲۹ كتاب الحج)

جسطرح تم آجکے دن کي' اس مہینہ کي' اس شہر مقدس میں حرمت کرتے ہو اوسي طرح تمہارا خون اور تمہارا مال بھي تم پر حرام ہے' اچھي طرح سن لو کہ جاہلیت کي تمام بري رسموں کو آج میں اپنے دونوں قدموں سے کچل ڈالتا ہوں - بالخصوص زمانہ جاہلیت کے انتقام اور خوں بہا لینے کی رسم تو بالکل مٹادي جاتی ہے' میں سب سے پہلے اپنے بھائي ابن ربیعہ کے خون کے انتقام سے دست بردار ہوتا ہوں - جاہلیت کي سود خواري کا طریقہ بھی مٹادیا جاتا ہے اور سب سے پہلے خود میں اپنے چچا عباس ابن عبد المطلب کے سود کو چھوڑتا ہوں - خدایا تو گواہ رہیو ! خدایا تو گواہ رہیو !! خدایا تو گواہ رہیو کہ میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پہونچادیا !

(تکمیل دین الٰہی)

اب حق پہر پھرکے پھر اپنے اصلي مرکز پر آ گیا' اور باپ نے دنیا کی ہدایت و ارشاد کیلیے جس نقطہ سے پہلا قدم اوٹھایا تھا ' بیٹے کے روحاني سفر کي وہ آخري منزل ہوئی ' اور اوسي نقطے پر پہونچکر اسلام کي تکمیل ہوگئي' اسلیے وہ کہ اس نے تمام دنیا کو مژدہ امن سنایا تھا ' آسماني فرشتے نے بھي اوسکو کامیابي مقصد کي سب سے آخري بشارت دیدي :

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا !

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو بالکل مکمل کردیا اور تم پر اپنے تمام احسانات پورے کردیے' اور میں نے تمہارے اسلام کو ایک برگزیدہ دین منتخب کیا -

وثائق و حقائق

عید اور تکمیل شریعت

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا

آگ کا شرارہ کوہ آتش فشاں کے دامن میں چھپا رہتا ہے' لیکن جب پھوٹتا ہے تو تمام دنیا کو محیط ہو جاتا ہے - نمو کي قوت ذرات خاک میں مخفي رہتي ہے' لیکن جب فصل بہار آتي ہے تو اس میں اسقدر ابال آ جاتا ہے کہ اوسپر زمین کي فضاے بسیط تنگ ہوجاتي ہے - پانی کا سیال مادہ بادل کے ایک ٹکڑے میں سمٹا ہوا پڑا رہتا ہے' لیکن جب برستا ہے تو پھیل کر خشکي و تري کو باہم ملا دیتا ہے - برق کي رو دنیا کے ہر ذرے میں موجود ہے' لیکن جب اوسمیں تموج پیدا ہوتا ہے' تو کارخانۂ قدرت کے ایک ایک پرزے میں دفعتاً حرکت پیدا ہوجاتي ہے - موج دریا ہي میں پنہاں ہے' لیکن جب اوٹھتي ہے اور اوٹھکر بلند ہوتي ہے' تو دریا میں تلاطم برپا ہوجاتا ہے !!

* * *

اسلام بھی اسي قسم کا ایک شرارہ' اسي طرح کي ایک طاقت نمو' اسي فیاضي کے ساتھہ بہنے والا ایک چشمۂ آب حیات' اسي قوت کے ساتھہ حرکت پیدا کرنے والا بجلي کي ایک رو' اور اسي سرعت کے ساتھہ پھیلنے والي ایک موج ہدایت تھي - جس نے اوڑ کر خرمن جہل و ضلالت میں آگ لگادي' جس نے پھول پھلکر شورہ زار دنیا کو تختۂ گل و یاسمن بنا دیا' جس نے برس کر تمام دنیا کو سر سبز وشاداب کردیا' جس نے چلکر دنیا کے سکون کو حرکت سے بدل دیا' اور جس نے اوٹھکر کفر و فساد في الارض کے بحر ظلمت خیز میں ایک عظیم الشان تلاطم برپا کردیا!

* * *

یہ شرارہ' یہ نمو' یہ برق' یہ موج' غار حراء میں دبي ہوئي تھي - ایک مبارک رات میں اسکا ظہور ہوا' لیکن اوسکے لیے ایک فضاے غیر متناہي' ایک وسعت غیر محدود' ایک کرۂ غیر معمورہ درکار تھا' اسنے اونہوں نے پھیلنا چاہا' لیکن کفر زار مکہ کي زمین گھبراکر پکار اوٹھي : " آہستہ خرام بلکہ مخرام" - اب اسلام دنیا کے دوسرے حصوں کي طرف بڑھا' کیونکہ سکڑنا اوسکي فطرت کے خلاف تھا' اور فطرت کي خلاف ورزي عتاب الٰہي کا مقدمہ ہے :

ان الذين توفهم الملئكة ظالمي انفسهم قالوا فيم كنتم' قالوا كنا مستضعفين في الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها فاولئك ماواهم جهنم و ساءت مصيرا الا المستضعفين من الرجال و النساء و الولدان لا يستطيعون حيلة و لا يهتدون سبيلا فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم و كان الله عفوا غفورا - و من يهاجر في سبيل الله يجد في الارض مراغما كثيرا

جن لوگوں کي روح کو فرشتوں نے ایسي حالت میں قبض کیا کہ وہ لوگ ارض شرک میں رہکر اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے' تو اونسے فرشتوں نے کہا کہ تم ایسی مصیبت میں کیوں مبتلا رہے؟ اونہوں نے جواب دیا کہ "زمین کفر میں ہمیں کوئي طاقت حاصل نہ تھي" فرشتوں نے کہا " تو کیا خدا کي زمین وسیع نہ تھی کہ اوس میں ہجرت کرجاتے ؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا صرف

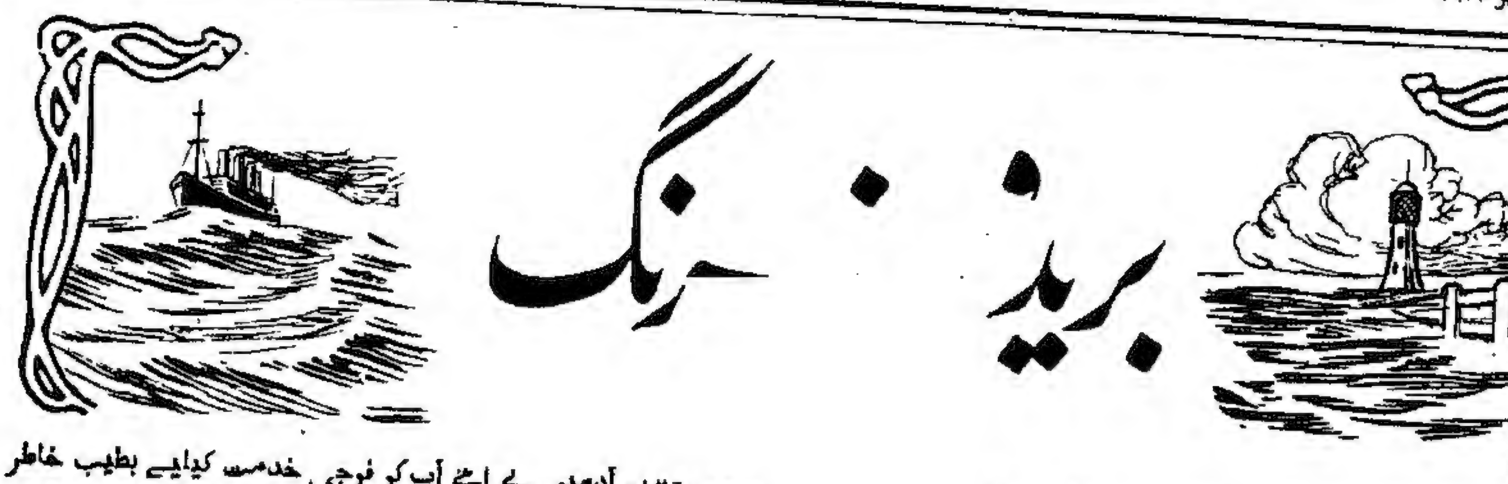

برید فرنگ

نام نهاد جرمن مظالم

اهل جرمني کے افکار انکے بیان کرده مظالم کے متعلق

ایک جرمن خاتون کا خط

مقام الا شیپل (جرمني) سے ۲۷ - اگست کو ایک جرمن خاتون نے اپنے کسي عزیز کے نام ایک خط لکھا تھا - یه خط اتفاق سے اخبار « مورننگ پوسٹ » لنڈن کے هاتھه لگ گیا' اور اس نے اسے شایع کردیا - اس خط میں یه جرمن خاتون لکھتي هے :

« مجھے یقین هے که تمام تعلیم یافته انگریز اس جنگ کو برا کہتے هونگے' جسکي ذمه داري انگریزي حکومت کي پالیسي پر عاید هوتي هے -

اهل جرمني کو سالہا سال سے یه خوف دامنگیر تھا که ایک نه ایک دن انکو میدان جنگ میں مجبوراً دھکیلا جائیگا' اور اسوقت انکے امن دوست قیصر کے هاتھه سے صبر و تحمل کا سررشته جاتا رهیگا - بالاخر وه هولناک دن آگیا' اور اب دنیا دیکھرهي هے که ظاهري عیش و عشرت کے اندر سے کیسي قوي تن اور عجیب و غریب جرمني نکلي هے ؟ وه جرمني جو بظاهر عیش و تنعم میں غرق نظر آتي تھي' اب اس جنگ کے وقت کیسي طاقتور اور کسطرح عجیب و غریب قوتوں کا پیکر معلوم هوتي هے ؟ »

اسکے بعد اس خاتون نے ظاهر کیا هے که ریشٹیگ (جرمن پارلیمینٹ) نے کس اتفاق و هم آهنگی' یگانگت و یکسوئي' اور جوش و خروش کے ساتھه قرضه جنگ کو منظور کیا هے' اور جب وه تلغرافي مخابرات و مراسلات شائع هوے هیں' جو قیصر' زار' اور شاه انگلستان میں باهم هوے تھے' تو جرمن پبلک میں کسقدر جوش و خروش پیدا هوا هے ؟

وه لکھتي هے :

" ان تاروں نے یه ثابت کردیا هے که قیام امن یورپ کے لیے همارا شاهنشاه (یعني قیصر جرمني) جو کچھه کرسکتا تھا وه اسوقت اس نے کیا اور کامل طور پر کیا -

عالم سیاسي میں هز مجسٹي (قیصر) کے برابر کوئي شخص معترم اور راست باز نہیں هے "

اسکے بعد وه موجوده جنگ کي نوعیت کا ذکر کرتے هوے لکھتي هے :

" هم جانتے هیں که هم اهل جرمني اپنی هستي و بقاء کے لیے لڑ رهے هیں' کیونکه همارے دشمن جو هم سے بہتر کارنامے دکھا کے هماري فوقیت و برتري پر غالب نہیں آسکے' اب اپنے اس عجز و ناکامي کے بعد چاهتے هیں که جسطرح بنے' هم سب کو قتل کر ڈالیں' تا که همارے همیشه کامیاب و غالب مقابله سے انہیں نجات ملجاے -

یه مسلم هے که هر طرف ناگواري پھیلي هوئي هے اور ایسا هونا ناگزیر هے' مگر اسکے ساتھه هي جرمني میں ایثار بھی ایسا هے که اسکا مقابله و موازنه نہیں هو سکتا - صرف گذشته تین هفتوں میں ۱۲۵۰۰۰۰ - آدمیوں نے اپنے آپ کو فوجي خدمت کیلیے بطیب خاطر پیش کیا هے' اور امیدواروں کا اسقدر هجوم و ازدحام رها که بالاخر فہرست داخله بند کردینا پڑي - جو جرمن سپاهي همارے شہر سے گذرے هیں وه نہایت شاندار تھے' انکي وردي اور دیگر ساز و سامان کي هر شے بالکل نئي معلوم هوتي تھي - ان سپاهیوں کا ادھرسے کوچ حیرت انگیز نظم و ترتیب کے ساتھه انجام پذیر هوا - تمام سپاهیوں کا استقبال شہر والوں کے گھروں میں هونے والا تھا - سب نے انہیں هاتھوں هاتھه لیا اور بخوشي اپنے یہاں ٹھیرایا - سپاهیوں کا طرز عمل اسقدر عمده تھا که گھر والوں کو ان پر پورا اعتماد هوگیا تھا - لیکن کیسي عجیب بات هے که انهي مسکینوں کے متعلق فرانس میں کیسي کیسي خوفناک باتیں مشهور کي جارهي هیں ! »

اسکے بعد وه ان مظالم کا ذکر کرتي هے جو بموجب اسکے بیانکے اهل بلجیم اپني مغلوبیت و شکست کے جوش انتقام میں درمانده و عاجز جرمنیوں پر کر رهے هیں - وه لکھتي هے :

« اسپتال میں ایک نوجوان آیا هے جسکی دونوں آنکھیں ایک دس برس کي بلجین لڑکی نے نکال لي هیں - یه حرکت اس ناشاده لڑکي نے اسوقت کي هے جب یه بد بخت نوجوان گولي کھا کے زمین پر گرا هے - یه واقعه قبح صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر نے خود دیکھا هے - دوسرے مواقع پر جرمن زخمیوں کے هاتھه اور پیر کاٹڈالے گئے هیں - جن مکانوں میں که جرمن زخمي تھے اور ان پر جرمن علم لہرا رهے تھے' ان زنده زخمیوں کے گلے نہایت بے دردي اور وحشیانه طریقه سے کاٹے گئے - تعجب انگیز امر یه هے که یه حرکتیں صرف سپاهیوں هي نے نہیں کي هیں جو عموماً فوجي اور جنگي زندگي کی وجه سے قسي القلب اور بے رحم هو جاتے هیں' بلکه لڑکیوں اور جوان اور بوڑهي عورتوں نے کیے هیں - مگر انہیں بھي اپنے کیے کا قرار واقعي خمیازه بھگتنا پڑا اور بالاخر هولناک سرزنش کی گئي - فوجي قانون (مارشل لا) کے مطابق انہیں گولي ماردي گئي' اور تنبیه و عبرت کے لیے انکے مکان جلادیے گئے -

اگر یہي باتیں هیں جنہیں فرانس اور انگلستان میں جرمني کي وحشت و بربریت سے تعبیر کیا جا رها هے تو اسکی ذمه دار خود بلجیم کی رعایا هے' کیونکه ابتدا اسیکي طرف سے هوئی هے' اور یه ظاهر هے که اسوقت جنگ کا زمانه هے - امن کا وقت نہیں هے که اس قسم کے مظالم کی سزا عدالتی قانون کے مطابق دیجا ئے -

البته اس هولناک انجام کو دیکھتے هوے ان بدبختوں کے اندھے پن پر ضرور افسوس آنا چاهیے - کیونکه یه لوگ جو کچھه کر رهے هیں' اپنے حکام کی تحریک و اغواء سے کر رهے هیں -

هم لوگ قدرتی طور پر یہاں اپنی عظیم الشان فتوحات پر خوشي منانے هیں - اسوقت بلجین اخبارات جرمن زبان میں نکل رهے هیں اور ڈاکخانے اور ریلیں جرمن هاتھوں میں هیں - چونکه لورین میں فرانسیسیوں کو بری طرح شکست هوئي هے اور همنے نامور اور لبژ فتح کرلیا هے - اسلیے امید هے که جنگ زیاده عرصے تک نہیں رهیگی " -

اسکے بعد یه خاتون اجنبي خصوصاً دشمن رعایا کے ساتھه جرمن حکومت کے عمده سلوک اور حسن معاملة کا ذکر کرتے هوے لکھتي هے :

- خدا کا دین پہلے هي سے کامل تها لیکن اب تک وہ مسلمانوں کے نفوذ و قوت کے شایان شان نه تها - آج خدا نے اوسکو مسلمانوں کے شایان شان بنا کر اوس پر دائمی پسندیدگي اور رضاے تام کي مهر لگادي : و رضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

دنیا کا کوئی داعی مذهب ، دنیا کي کوئي صالح قوم ، دنیا کا کوئي اولوالعزم پیغمبر ، اپنے مقاصد میں سلطنت کے بغیر کامیاب نہیں هو سکتا ، چنانچه دنیا میں جب کوئی صالح قوم پیدا هوئي هے اور اوس نے نیکي پهیلانے اور امر بالمعروف و النهي عن المنکر کي الهي خدمت اپنے ذمه لي هے تو خدا نے اوسکو همیشه صاحب تاج و تخت بنایا هے ، اور جب تک اوسکے سر پر حکومت کا تاج نہیں رکها گیا ، اوسکا دین خدا کي آخري مرضي کے مطابق نہیں هوا ، چنانچه الله تعالی خود فرماتا هے :

وعد الله الذین آمنوا منکم وعملو الصالحات لیستخلفنهم في الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیمکنن لهم دینهم الذي ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا - یعبدونني ولا یشرکون بي شیأ ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفسقون (۲۴ - ۵۴)	تم میں سے جو لوگ ایمان لاے اور عمل صالح اختیار کیا ، تو خدا نے اونسے وعده کرلیا هے که اُنکو زمین کي خلافت بخشیگا جیسا که اوس نے گذشته لوگوں کو اونکے عمل صالح کي وجه سے بخشا نیز خدا نے اونکے لیے جو دین پسند فرمادیا هے ، اوسکو مستحکم کر دیگا ، اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیگا - تاکه اسی کي عبادت کریں اور کسي چیز کو اسکا شریک نه بنائیں ، اور جو لوگ اس کے بعد کافر هوے ، سو وه یقیناً مجرم و ملزم هیں -

* * *

الله تعالے کي اسي سنت جاریه کے مطابق مکه میں ایک قوم ایمان لائي اور اسنے عمل صالح اختیار کیا ، اسلیے خدا نے اوسکو زمین کا خلیفه بنایا - خدا نے اوسکے لیے جس دین کو منتخب فرمایا تها اب تک وه اوسکے وعدے کے مطابق مستحکم نہیں هوا تها - فتح مکه نے اسکو مستحکم کردیا - مدینه میں رهکر آنحضرت (صلعم) نے تمام عرب کي مشرکانه قوت توڑ دي تهي - صرف اهل مکه اپني اصلي حالت پر قائم تهے - اگر اسلام کو کچهه خوف تها تو اسي مرکزي طاقت کا تها - فتح مکه نے اس طاقت کو بهي پامال کر دیا - اب خوف مبدل به امن و امان هو گیا - اس امن و امان کا مقصد جیسا که خود خدا نے بیان فرمادیا ، یه تها که خدا کي پرستش کي جاے ، تمام انساني پرستشوں اور معبودانه اقتداروں کا خاتمه کردیا جاے ، اور خدا کے بندے صرف خدا هي کیلیے هوجائیں - فتح مکه میں تین سو ساٹهه بت جاء الحق و زهق الباطل کي شعله انگیز صداؤں کے ساتهه توڑ دیے گئے ، اور توحید الهي کیلیے میدان صاف هوگیا - حجة الوداع میں پہلے هی سے منادي کرادیگئی تهي که کوئي مشرک خانه کعبه کے اندر داخل نہیں هو سکتا - دین الهی کی یهی تکمیل تهی ، یهی غلبۂ تام تها ، یهي ظهور تام تها ، یهي حقیقی امن و امان تها ، جو اس عهد سے شروع هوگیا ، اور اسي کا خدا نے وعده فرمایا تها :

لیظهره علی الدین کله	خدا اسلام کو تمام ادیان باطله پر غالب کردیگا

جب یه وعده پورا هوا تو امت کو یه بشارة عظمی سنائی گئی :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

یه آیة کریمه وعظیمه جمعه کے دن خاص عرفات کے میدان میں نازل هوئی اور ایک ایسا عطیۂ الهی سمجهي گئي که ایک یهودي نے حضرت عمر رضي الله عنه سے به حسرت کہا : "اگر ایسی آیت همارے مذهب میں نازل هوتي تو هم اوسکے نزول کي یاد گار میں عید مناتے" حضرت عمر نے فرمایا : "همکو اس یادگار کے قائم کرنے کی ضرورت نه تهي - یه آیت خود عید هي کے دن نازل هوئي جب که خدا کے مخلص بندے عرفات کے میدان میں اوسکے سامنے کهڑے تهے - پس همیشه کیلیے یه دن همارے لیے عید کا جشن عام هوگا اور خدا کی یهي مرضي تهی"

* * *

اسی بشارة عظمی نے عید کي حقیقت کو بهی بے نقاب کردیا - وه محض سیر و تفریح ، عیش و نشاط ، لهو و لعب کا ذریعه نہیں هے - وه تکمیل شریعت کا ایک مرکز هے ، وه سطوت خلافت الهي کا ایک مظهر هے ، وه توحید و وحدانیت کا منبع هے ، وه خالص نیتوں اور پاک دلوں کی نمایش گاه هے -

اوسکے ذریعه هر قوم کے مذهبي جذبات کا اندازه کیا جاسکتا هے ، اگر وه اپني اصلي حالت میں قائم هے تو سمجهه لینا چاهیے که مذهب اپني پوري قوت کے ساتهه زنده هے - اگر وه مٹ گئي هے ، یا بدعات و مزخرفات نے اوسکے اصل مقاصد کو چهپا دیا هے ، تو یقین کرلینا چاهیے که اس مذهب کا چراغ بجهه رها هے -

* * *

یهی وجه هے که اسلام میں جس دن سے قوت کي نشو و نما کا آغاز هوا اوسی دن سے عید کو اوس کے اظهار کا ذریعه بنایا گیا - مدینه میں صرف عید الفطر کے ذریعه دنیا کو اسلام کی وسعت اثر کا ایک منظر دکهایا جا سکتا تها ، لیکن وه صرف اتنے هی پر قانع نه تها ، وه تمام دنیا کیلیے ایک چشمۂ رحمت تها جو ابلنا چاهتا تها -

ما ارسلناک الا رحمة للعالمین -

وه عرفات کے میدان میں اوبلا ، اور اپنے پهیلنے والي موجوں کي چادر میں تمام دنیا کو چهپا لیا - اسلیے تمام دنیا نے اسلام کے جاه و جلال ، ظهور و غلبه ، اور نفوذ و وسعت کا تماشه دیکهه لیا -

* * *

پس عید اگر شعائر اسلام کو قائم رکهتي هے ، مذهبی روح کو زنده کرتي هے ، مذهب کے کارنامه اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتي هے ، عهد محبت و میثاق الهي کي تجدید کرتي هے ، تمام امت کو ایک نظام میں مربوط کر دیتي هے ، مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان سفارت کا کام دیتي هے ، تو بلا شبه وه عید هے ، حج هے ، طواف هے - ورنه وه صرف کهجور کي ایک گٹهلي هے جسکو ایک سنت کے احیاء کیلیے هم علی الصباح کها کر پهینکدیتے هیں -

* * *

یه عجیب حسن اتفاق هے که اسلام کي اس سب سے عظیم الشان عید کے بعد اسلام کي دعوة اولی کي زندگي کا دور ختم هوگیا ، اور خود یه آیت جس نے مذهب کي تکمیل کا اعلان کیا تها ، اسکا مقدمه و تمهید تهي - چنانچه اوس کے نزول پر اگرچه اکثر صحابه کو نهایت مسرت حاصل هوئی ، لیکن جو لوگ اس حقیقت کو جانتے تهے که داعي حق کي زندگي کا سب سے آخري مقصد دین کی تکمیل اور اوسکا عرض عام و ظهور تام تها ، اونکی آنکهیں تکمیل کے بعد کے نتیجه کو دیکهکر اشکبار هوگئیں - یه مقصد حقیقي حجة الوداع میں حاصل هوگیا تها ، اوسکے ایک هی سال بعد آفتاب نبوت رحمت الهی کي آغوش میں غروب هوگیا - اللهم صل و سلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت و سلمت علی علی سیدنا ابراهیم و علی آل سیدنا ابراهیم انک حمید مجید !

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی
ایم - اے - ڈی لیٹ بیرسٹرایٹ لا کی
میڈیکل جیورس پروڈنس

یعني طب متعلقه عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس ایف
آر - ایچ - ایس کا ریویو

* * *

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچھه لکھا جاے یه دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنے ان الفاظ میں بیان کیے هیں :

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي ني هے ' اور اس علم کا موضوع کل وه مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وه امور و انسان کے تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں ' غرض مختصر طور پر یه کها جا سکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وه علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کار و بار میں پیش هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیره کے مقدمات هیں - ان کے متعلق تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروري هے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک هیں - مثلاً : حکام عدالت - عهده داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیره - اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که بے گناه کو سزا هوجاتي هے - اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیرو کار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان کیے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواه جرح نهیں کرسکتا اور ان امور سے مقدمات کے خراب هوجانے کا اندیشه لگا رهتا هے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هو جاتي هے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار هے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبر کرهیر - ایم - ڈي - ایف سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت سے اضافے اور مفید حواشي زیاده کردیے هیں ' جس کي وجه سے کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وه تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابدهي (۳) شهادت طبه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان پر ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیره -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدني سمیات (۲) قلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

(امور مختلفه کے متعلق)

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیره - ان تمام ابواب کے ساتھه قانوني نظائر بھي مندرج هیں جس کي وجه سے هر مسئلے کے سمجھنے [illegible] هوگئي هے اور ساتھه هي ساتھه اس کا بھي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کئے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلیٰ علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئله کو بھي اس طرح بیان کیا هے که وه نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجھه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هوجاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شایع هوئي تھي جو نهایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکھتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھه کر اس کي ضرور قدر کرینگے - یه کتاب نهایت اعلیٰ اهتمام کے ساتھه مطبع مفید علم آگره میں چھپي هے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تھي - مگر اب علم فائده کي غرض سے تین روپیه علاوه محصول ڈاک کردي هے - اور مولوي عبد الله خاں صاحب کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن سے مل سکتي هے -

صنمخانه عشق ! صنمخانه عشق ! !

یعنے حضرت امیر احمد مینائي کا مشهور دیوان بار سوم چھپ کر تیار هو گیا هے - قیمت ۲ روپیه ۸ آنه -

حکمت بالغه - هر سه جلد کامل صفحات ۱۰۶۳ - اس کتاب کا تفصیلي ریویو الهلال کے گذشته پرچوں میں چھپ چکا هے - قیمت هر سه جلد ۵ روپیه -

نعمت علي - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام - یعنے امام عبد الوهاب شعراني کي لا جواب کتاب لواقح الانوار کا ترجمه - صفحات هر دو جلد ۷۲۶ - قیمت ۵ روپیه -

مشاهیر السلام - یعنے اردو ترجمه تاریخ ابن خلکان دو جلد - قیمت ۵ روپیه -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیه قیمت حال ۳۰ روپیه -

تمدن هند - شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي آخري یادگار - قیمت ۵۰ روپیه -

تحقیق الجهاد - مصنفه نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیه -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ - قیمت ۲ روپیه -

داستان ترکتازان هند فارسي - ۵ جلد کامل صفحات (۳۹۵۶) کل سلاطین دهلي کي ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۶ روپیه -

انسر اللغات - یعنے عربي اور فارسي کے کئي هزار الفاظ کي ایک کامل ڈکشنري صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

مآثر الکرام فارسي - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام قیمت ۲ روپیه -

علمي اصول قانون - یعنے مسٹر ڈبلیو - ایم - رینٹنگن کي کتاب کا اردو ترجمه صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیه -

گلشن هند - قدیم شعراے اردو کا ایک نایاب تذکره - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

قواعد العروض مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي عربي و فارسي میں بھي علم عروض کے متعلق کوئي ایسي جامع کتاب موجود نهیں هے - صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

مد القاموس - مصنفه مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنے عربي زبان کا ایک جامع لغت انگریزي زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیه

المشتهر عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

" اغیار یعنی فرانسیسیوں، روسیوں، انگریزوں، اور اہل بلجیم کے ساتھہ جو عمدہ سلوک یہاں کیا جا رہا ہے، وہ اسدرجہ حد سے گذرا ہوا فیاضانہ ہے کہ اسپر ہم لوگ اپنی گورنمنٹ سے رفتہ رفتہ بہت ہی ناراض ہوتے جاتے ہیں - ان میں سے جو لوگ مفلوک الحال ہیں، انکے لیے چندے ہو رہے ہیں - نہ معلوم کب جرمنی اپنی اس فضول مہربانی کو رخصت کریگی ؟ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ خود اسکی رعایا کے ساتھہ دوسرے ملکوں میں ذلت آفریں سلوک ہو رہا ہے ! ہم کبھی ان مظالم کو نہیں بھولینگے جو اہل جرمنی پر بلجیم میں کیے گئے - وہاں دولت مند سے دولتمند جرمن موجود ہیں، مگر انکے بدن پر بمشکل سالم کپڑا نظر آئیگا - انکے ساتھہ خوفناک بدسلوکی کیگئی اور بالاخر انکو بھاگنا پڑا - عورتوں پر ایسے ایسے ظلم ڈھالے گئے کہ انہیں اپنے بچوں کو مکان کی کھڑکیوں کے باہر پھینکدینا پڑا اور بہت سی مائیں تو پاگل ہوگئیں !

ہم کو یقین ہے کہ ہمارے سپاہی ہمارے لیے میدان فتح کرینگے، لیکن اگر بفرض محال ہمارے دشمنوں کی زیادہ فوج نے انہیں کچل بھی ڈالا - جب بھی ہمیں اپنے ایماندار اور راست باز ہونے پر ہمیشہ فخر و ناز رہیگا -

تاہم یہاں ترکسیکو بھی یہ خیال نہیں کہ ہم کو شکست ہوگی - چاہے انگلستان دوسری نصف دنیا کو بھی ہمارے مقابلہ میں لاکے کھڑا کردے مگر ہمیں فتح ہی ہوگی " -

یہ خاتون اسی خط میں بعد کی نوشتہ عبارت مورخہ ۲۹ - اگست میں لکھتی ہے :

" ہم جب اجنبی اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ ہم بربری اور وحشی ہیں تو ہمکو بے حد ہنسی آتی ہے - گویا وحشی لوگ بھی کروپ کی توپیں، زپلن ہوائی جہاز، ہر قسم کے تھیئٹر، اوپرا، حیرت انگیز عجائب خانہ، اور ایمپیرٹیر نامی جہاز کے برابر جہاز بنا سکتے ہیں ! تاہم مسکین اور ذلیل فرانسیسی کیا کریں ؟ وہ اس سے زیادہ کچھہ نہیں جانتے "

ایک دوسری بعد کی نوشتہ عبارت میں لکھتی ہے :

"ہمیں چار چھوٹے کروزروں کے ضائع ہونے کی اطلاع دیگئی - مگر یہ نقصان ان عظیم الشان فتوحات کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہیں ہے جو ہمیں حاصل ہوئی ہیں - اسوقت ہمارے پاس ۳۰ ہزار روسی قیدی ہیں جو اس امر پر خوش ہیں کہ انہیں جرمنی میں عمدہ غذا ملتی ہے " (لیکن اسکے بعد روسی قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے)

مکتوب آستانہ علیہ

أجيبو داعي الله !

مکتوب مبارک جمعیۃ ہلال احمر قسطنطنیہ

برادر عزیز محترم :

پس از ستایش و نیایش عرض میشود کہ جمعیۃ ہلال احمر عثمانی خدمات شما را کہ از راہ اسلامیت و اخوت در اثنای جنگ طرابلس و بلقان ابراز و اثبات فرمودہ اید، گاہے فراموش نخواہد کرد - نہ تنہا این جمعیت، بلکہ تمام ملت نجیبۂ عثمانیہ منتدار و شکرگذار انسانیت و نیکیہاے برادران آں دیار بودہ، و ہمیشہ مشغول تمجید و تحسین می باشند - از پرتو ہمم عالیہ و تبرعات دیندارانۂ برادران دینی ہندوستان در جنگہای گذشتہ و ایام اضطراب، این جمعیت می‌توانست از عہدۂ خدمات بزرگ و کارہاے سترگ بر آید، چنانچہ مبالغ اعانات مرسولہ بے حیف و میل کلیاً صرف غزاۃ و مجروحین عثمانی گردید -

ہیچ شکی نیست کہ خبر جنگ عمومی اروپ بسمع مبارک رسیدہ است - امروز تمام دول شرق و غرب - خواہ درین حرب عمومی شریک و سہیم باشند یا نباشند محض صیانت و محافظۃ استقلال و شرف دیرینۂ خود شان مجبور بہ سفربری و آمادۂ کارزار بودہ، و تمام قواے بری و بحری خود را مہیا و مستعد ساختہ و منتظر حلول وقت میباشند - بمضمون " حاضر جنگ باش اگر میطلبی صلح و صلاح " دولت ابد آیت علیۂ عثمانی نیز، با اینکہ ہمیشہ صلح و مسالمت را رہبر مساعی نمودہ و آں را بر رزم و وغا ترجیح دادہ است، برای احتیاط الکنون مجبور احضار و تہیۂ کلیۂ قواے بری و بحری خود گردیدہ - والحمد للہ بر حسب ارادۂ مبارکۂ سنیۂ اعلی حضرت خلیفۃ المسلمین متعنا اللہ بطول حیاتہ وخلد اللہ ملکہ و دولتہ و بہ ہمت زمامداران امور و مدبران مہام جمہور از عہدۂ این کار بخوبی چنانکہ شاید و باید، بر آمدہ، و قواے مہمۂ عسکریہ و بحریۂ خود را کاملاً تدارک و تجہیز، و بحدود مملکت و ثغور دولت روانہ کردہ است -

خدا نکردہ اگر جزئی تجاوزی بشرف و استقلال دولت علیہ از طرف ہر کدام از دول اروپ واقع گردد، بی محابا در دفع و تنکیل آں و محافظۃ بیضۂ مقدسۂ اسلامی انچہ از دست بر آید، مادتاً و معناً، مالاً و بدناً، کوتاہی نخواہد شد - تا اینکہ استقلال این یگانہ دولت اسلامی و شرف و عزت تمام مسلمانان روے زمین و برادران دینی محفوظ و مصئون مانند و از ننگ خذلان و ذلت را رستہ آید -

پس درین ہنگام و اوقات مغتنمہ بر تمام مسلمانان عالم دیناً و وجداناً واجب است کہ یاری و معاونت نمودہ و از ہمدیگرے دستگیری کنند -

لہذا جمعیت مرکزیۂ ہلال احمر عثمانی و این بندہ کہ بشرف عضویت آں و دوستی جنابعالی مفتخرم، از راہ دیانت پروری و اسلامخواہی لازم دانستم کہ نظر دقت آں حضرت را بدین نقطۂ باریک درین وقت خطرناک بیش از پیش جلب نمودہ، و کما فی السابق طلب معاونت و امداد نمایم - البتہ میدانید کہ یاری و اعانت بہلال احمر خالی از ہمہ گونہ مسئولیت شخصی و دولتی بودہ، و متفقاً تمام دول متمدنۂ عالم امداد باین گونہ جمعیات را در مجامع رسمیہ و اجتماعیات دولیہ تصدیق و تائید نمودہ اند - جمعیت ہلال احمر ہیچ وقت با امور سیاسیہ و کارہای پولتیکی رابطہ و علاقۂ نداشتہ و ہمیشہ تمام ہمت خود را صرف تداوی مجروحین و واماندگان جنگ نمودہ است - پس درینصورت خواہش می شود کہ از حالا شروع و مبادرت بہ جمع اعانات لازمہ چنانچہ مقتضی شیمۂ مرضیۂ آنجناب و تمام اخوان دین است، بفرمائید - نیز مترقعیم کہ مبالغ مجموعہ را راساً بدون ہیچ واسطۂ تا جائیکہ ممکن است، بجمعیت مرکزیۂ قسطنطنیہ ارسال داشتہ و نام اعانت دہندگان را بانگلیسی و فارسی با کمال وضوح تحریر نمائید، تا منتظماً و مکملاً در دفاتر اساسیہ و اصلیۂ ہلال احمر بی غلط و خطا درج و ثبت شود و در آیندہ موجب ہیچ گونہ قیل و قال و مؤاخذہ نگردد - بدین وسیلۂ حسنہ در ختام این عریضۂ اخوت فریضہ پیشگی تشکر از ہمت و خدمت جنابعالی نمودہ، موفقیت و عافیت ہمگی را از درگاہ حضرت احدیت مسئلت می نمائیم والسلام (عند اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا) -

بتاریخ ۷، ماہ رمضان مبارک سال ۱۳۳۲

خادم انسانیت و اسلامیت :

عضو ہلال احمر : کمال عمر - کاتب عمومی ہلال احمر : دکتور مدنلی

رئیس ثانی ہلال احمر : دکتور بسیم عمر

مفت مفت مفت

ایک عجیب غریب مرقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ

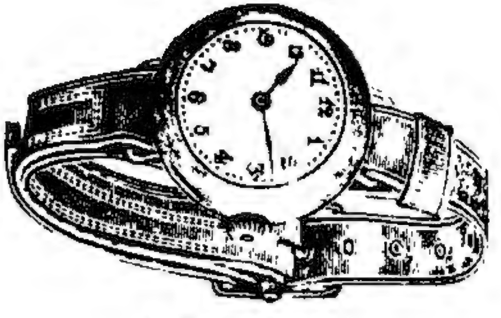

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس
مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے
والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت
اصلی ۱۲ روپیہ -
رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارکسیڈ ایزڈ
سٹیل کیس - ۵ روپیہ ۴ - آنہ -
سلور کیس ۲ روپیہ عمدہ سلور کیس ۲
روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

۱۴ کیرٹ ہنٹنگ واچ

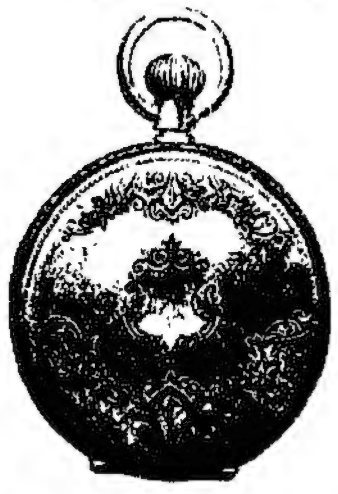

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں
بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا
ہے -
اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷
روپیہ -

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ رپیٹا لیور واچ -

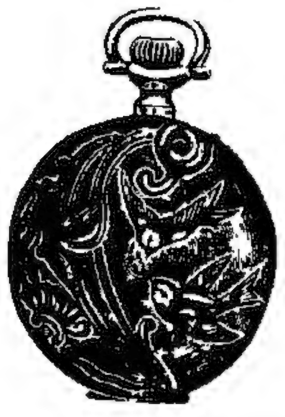

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے -
نہایت اچھی قابل تعریف -
قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷
روپیہ ۴ آنہ نکل رولڈ فیس ۲ روپیہ -

موٹر ریگولیٹر لیور واچ -

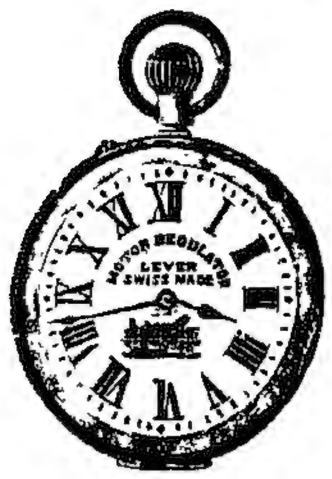

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط
کیلس چسال ڈائل منقش درمیانہ سائز -
نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -
اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنڈرش ہنٹنگ واچ -

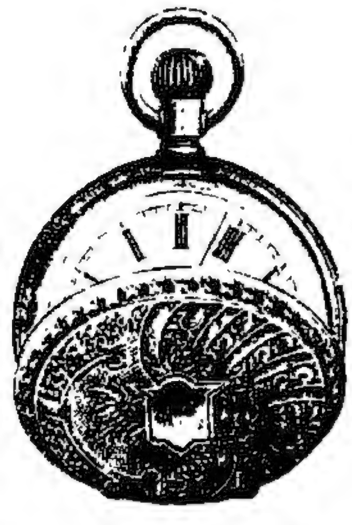

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ - سادہ ڈائل -
کفایت اور اچھا وقت دینے والا - سوئی،
سولیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت
ہوتی ہیں -
اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵
روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ سٹرب واچ

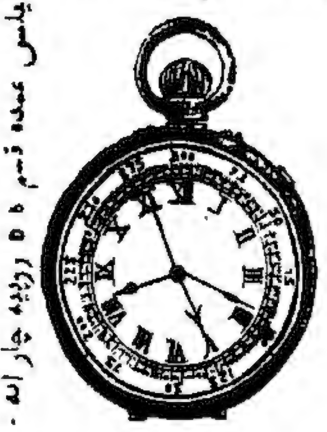

نہایت عمدہ قسم ۵ ۵ روپیہ چار آنہ

گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک
سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے -
کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں
خوبصورت قیمت اصلی ۷ روپیہ - رعایتی قیمت
۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

دی انڈیا واچ

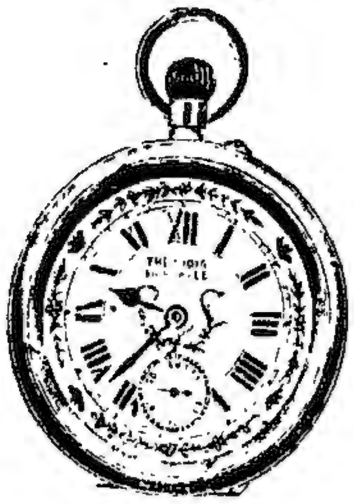

گارنٹی پانچ سال

بالکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا
کی دس قاسی سکنڈ ہنڈ سوئی کے شامل -
نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصلی
دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ -
فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹینڈرڈ واچ

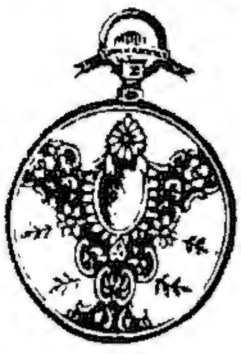

۱۴ کیرٹ گولڈ واچ

گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ
استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے
ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس
دیکھنے میں نہایت خوبصورت -
قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت
۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

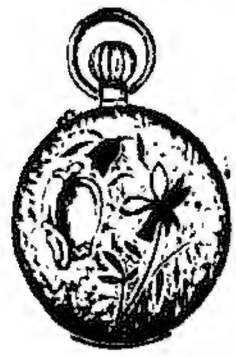

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے
شکل کا دیکھنے میں خوبصورت - سچا وقت دینے
والی بالکل نئے فیشن کا کیس -
قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت
۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز -
۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکی - اینڈ کمپنی نمبر ۱۰۲۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت مفت مفت

ایک عجیب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب
اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ - اس بات پر غور کیجیئے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ
ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت
دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت
تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !
اگر آپکو گھڑی پسند نہ آ ئے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ بریسلٹ واچ -

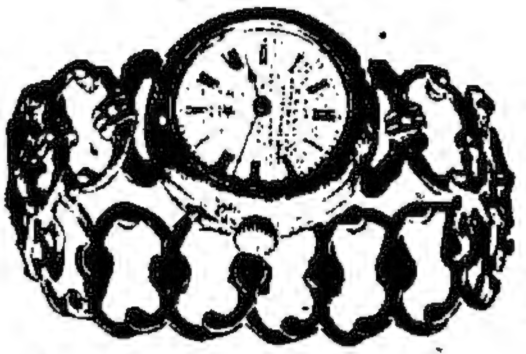
(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ - گول شکل - بہت دیرپا - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں -

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۳ پتھر والا	۶ روپیہ
اسکوائر شکل	۶ روپیہ
ہارٹ شکل	۶ روپیہ
ہشت پہل	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

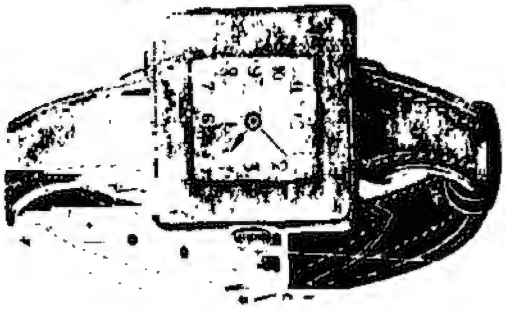
(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ہندوستان میں آئی ہیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۶ روپیہ - آٹھ آنہ اوکسیڈائزڈ اسٹیل کیس ۶ روپیہ آٹھ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور بکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

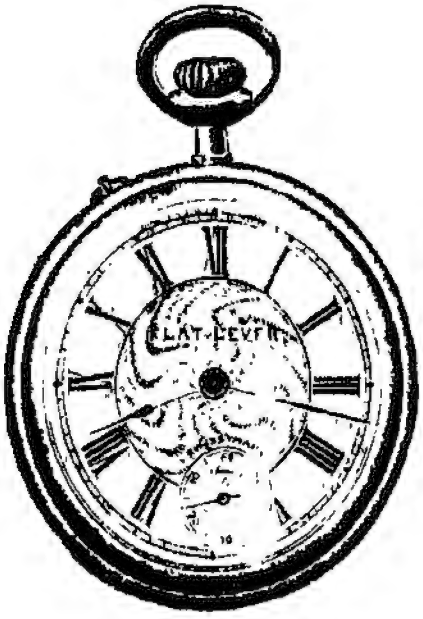

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل ایلس چابی پتر ۳ عدد ڈائل میڈل کے - اسپاٹ کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

لونیٹین بدول رسٹ لٹ واچ

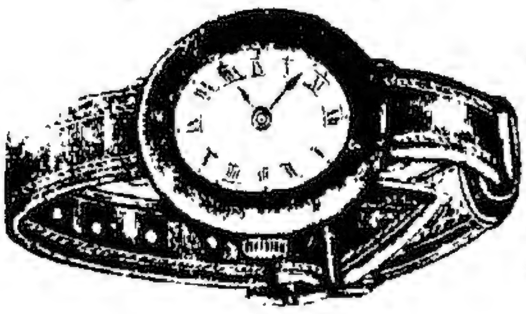
(گارنٹی ۵ سال)

یہ بسلٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہندسی سوئیاں سچا وقت [illegible] اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے [illegible] -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۷ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈائزڈ کیس	۷ روپیہ ۸ آنہ
فائن سل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگال ہنٹنگ واچ

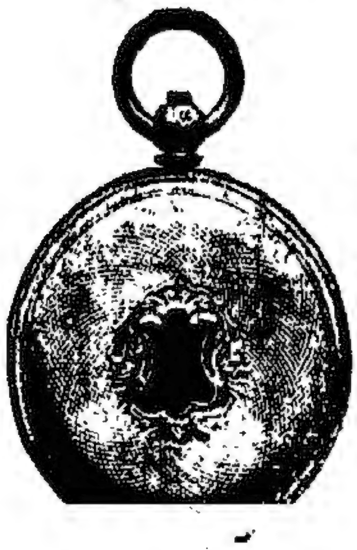
(گارنٹی ۴ سال)

وایٹ میڈل ہنٹنگ ۱۶ سائز - کی وائنڈنگ ہاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مع منقش سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ہاف ہنٹنگ - چھ روپیہ آٹھ آنہ -

انگوٹا واچ

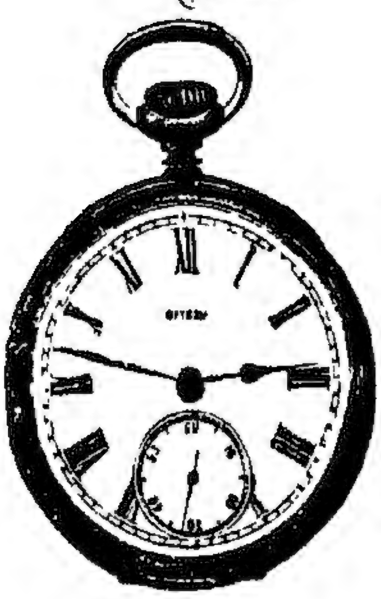
(گارنٹی ۵ سال)

دتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۴ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی -

اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بو علي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاء الدين ذکريا ملتاني ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۷) حضرت امام جعفر ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۳ آنه رعايتي ۹ پيسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۴ آنه (۲۳) رائٹ آنريبل سيد امير علي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] بابا معظم ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليري ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابو نجيب سهروردي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالد بن وليد ۵ آنه رعايتي ۴ آنه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ آنه رعايتي ۲ آنه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ آنه رعايتي ۴ آنه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ آنه رعايتي ۹ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۴ آنه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام [illegible] ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۴ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ آنه - (۴۰) بزرگان پنجاب کے اوليائے کرام کے حالات ۱۲ آنه رعايتي ۹ آنه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ آنه رعايتي ۴ آنه (۴۲) حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنه رعايتي ۹ آنه [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۹ آنه رعايتي ۳ آنه - [illegible] ذيل کي قيمت ميں بڑي رعايت هے - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ آنه [۴۵] ملفوظات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لاجواب کتاب ۱ روپيه ۷ آنه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکيموں کے بالتصوير حالات زندگي مع انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو انکي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداروں نے جس نسخه کي تصديق کي هے انکے نام بهي لکهد ئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ آنه [۴۸] الجوهري اس نامراد مرض کي مفصل تشريح اور علاج ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايک روپيه [۵۱] اصلي کيميا گري يه کتاب سونے کي کان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے موقعه کي پيمائش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بري کا تيار کيا هوا خوشگوار مچهلي کا تيل

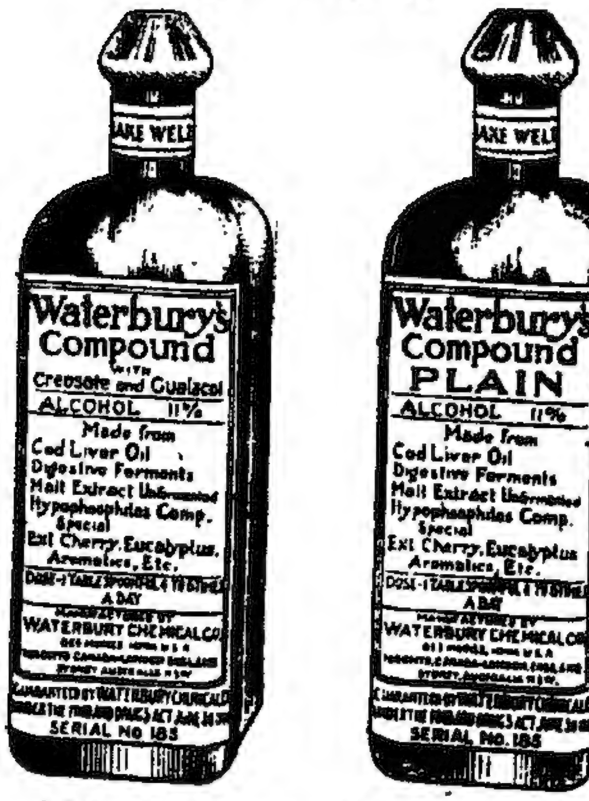
MAKE WELL
Waterbury's Compound WITH Creosote and Gualacol
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext. Cherry, Eucalyptus, Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 4 TO 6 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 185
Waterbury's Compound PLAIN
ALCOHOL 11%
SERIAL No. 185

ترکيب سے تيار کيا هوا مزه دار مچهلي کا تيل

دبلے اور کمزور رگ و پٹهه کو طاقتور بنانے اور پهيپهڑا کي بيماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ ليور آئل کمپاؤنڈ" يعني همارے يهاں کے تيار کيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهکر کوئي دوسري دوا نهيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلي کے تيلوں ميں يه هے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پيدا هوتي هے' اور کبهي کم مقدار کا ايک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جاتا هے

واٹر بري کي کمپاؤنڈ يعني مرکب دوا جسکے بنانے کا طريقه يه هے که نروے ملک کي "کاڈ" مچهلي سے تيل نکالکر خاص ترکيب سے اسکے مزه اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ايکسٹراکٹ" و "هائپو فاسفائٹس" و "گليسرين" و "ارومٹکس" (خوشبو دار چيزيں) اور پهيکے "کريوسوٹ" اور "گوايا کول") کے ساتهه ملانے سے بهت مشکل حل هو جاتي هے - کيونکه "کاڈ ليور آئل" کو اس ترکيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اسکي بدمزگي دور هوگئي هے بلکه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشت هوتي هے مگر يه مرکب دوا "کاڈ ليور آئل" کے عمده فائده کو نهيں روکتي هے - اسکو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرانيوالے لوگ خوب پسند کرتے هيں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹهے کمزور هو جائيں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رهي اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضائے رئيسه کي قوت نقصان هوجانے کا ڈر هے - ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب "کاڈ ليور آئل" استعمال کرو - اور يه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش کرسکتے هيں کهيں بهتر هے - يه دوا هر طرح سے بهت هي اچهي هے - يه دوا پاني و دودهه وغيره کے ساتهه گهل جاتي هے' اور خوش مزه هونيکے سبب لڑکے اور عورتيں اسکو بهت پسند کرتے هيں - نسخه کو بوتل پر لکهه ديا گيا هے - قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

"واٹر بري" کا نام ياد رکهيے
يه سب دوا نيچے لکهے هوے پته پر ملتي هے :-
ايم - اس - عبد الغني کولوٹوله اسٹريٹ کلکته

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار، امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبہ، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلی ماخذ اطبائے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان ریش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے۔ صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے بالونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک اثر اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۵ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا — کے خواص بہت ہیں، جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی، جوانی دائمی، اور جسم کی طاقت ہے، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ آپ آزمایش کی ضرورت ہے -

یہ دوا نرنجن تیلہ اور پرنسپر انجین تیلہ - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

"رفتر فل کلیہر" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پلس اور الکٹرک ریکر بوسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یونانی ترت پاوڈر کا ساصول یعنی سر کے درد کی دوا لیفیے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ہمارا سی مومنی فلوٹ ہارمونیم صرف فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاویگی یہ ساگون کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت ہی عمدہ اور بہت دیر تک قائم رہنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے ہمراہ ۵ - روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈیا فلوٹ ہارمونیم

اسکے مقابلہ میں تمام ہرمونیم بیکار ہیں اسنے انڈین ایگزی بیشن سنہ ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کی ہے - اسکے آگے زیادہ تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹی تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رقسی ٹوسی قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیہ " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیہ

ہر درخواست کے ساتھہ پانچ روپیہ پیشگی آنا چاہیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

علاج بواسیر

داخلی - خارجی - خونی وغیرہ کیسا ہی ہو، اسکے استعمال سے کلی آرام ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساہی سفید داغ کیوں نہو، اسکے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے -

قیمت فی شیشی چار روپیہ -

White & Co Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولٹرو صاحب کا ہیر ڈیلی ٹری لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشی چھہ آنہ تین شیشی ایک روپیہ -

پھول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے سکے استعمال سے دل ودماغ تازہ رہتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسی نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت فی شیشی بارہ آنہ ایک درجن سات روپیہ آٹھہ آنہ -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دھج

جوکہ خاص طلا سے بنایا گیا ہے یہ دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے، ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک تولہ پچاس روپیہ نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیہ

۱/۴ سے کم درخواست نہیں آنا چاہیے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹی

بہترین اور سریلی آواز کی ہارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاہیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

دای صاحب ڈاکٹر کے - سی - داس صاحب تصنیف کردہ نوجوانوں کا رہنما و صحت جسمانی و زندگانی کا بیمہ کتاب قانون عیاشی - مفت روانہ ہوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

٣٩٩

حسبنا الله و نعم الوکیل

ترکش سلطانه هیئرڈائی کمپنی

خضاب اسلامبولی

جسے تمام عالم نے ترکش امپیریل هیرڈائی کا لقب عطا فرمایا ہے - یه بد ضرر بلا داغ جلد بلکے برائی نا گوار بلکه فرحت افزاے دل و جان عطر بسار خوشبو دار خضاب کمیاب ہے - سہولت کے ساتھه ۳ - ۴ قطره برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنالیجیے ایک شیشی برسونکے لیے کافی ہے - قیمت فی شیشی کلاں تین روپیه - شیشی خرد دو روپیه -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹراں ای - ڈي - صاحب ال - ارسي - اي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکته تحریر فرماتے هیں واقعي یه ایک تحفه بیش بہا کمیاب بلکه نایاب استمبولی خضاب دنیاوي خضابوں میں اعلی و یکتا ہے ' بیشک یه روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر ہے - اسکي جسقدر تعریف کي جاے بجا ہے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱ مومن پور روڈ خضر پور کلکته
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پرپن ٹانک

یک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز غذا ' یه دوائیں ضعافی شکایتوںکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یه ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پہونچتی ہے - مثانه وغیره کو بھی تقویت ہے چالیس گولیوکی بکس کی قیمت دو روپیه ۔

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی ہے - اس کے استعمال کر کے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹھه آنه ۔

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی ہے ۔ ایک ماہ کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی ہے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه ۔

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سہام صاحب کا اوبهرالین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر یا هونیسے تعلق کا پیدا هونا - اولاد کا فہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو هوتے هیں - مایوس شده لوگونکو خوشخبري دیجاتي ہے که مندرجه ذیل مستند معالجونکي تصدیق کرده دوا کو استعمال کریں اور ازسرنو زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سہام صاحب کا اوبهرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - " میںنے اوبهرالین کو امراض مستورات کیلیے " نہایت مفیداور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ویلس - ایسل - ایم - ایل - آر - سي - پي ایڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبهرالین کي اپنے مریض پر استعمال کروایا اور بہت نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈلي - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکاکاٹي بمبئي فرماتي هیں : " اوبهرالین جسکو که میںنے استعمال کیا ہے " زنانه شکایتوں کیلیے بہت عمده اور کامیاب دوا ہے "

قیمت في بوتل ۲ روپیه ۸ آنه - ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیه -
پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا ہے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

هر فرمایش میں الہلال کا حواله دینا ضروری ہے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ آف لنڈن

یه مشہور ناول جو که سوله جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رهگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - اسکي جلد ہے جسمیں سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینه کے لیے رعایت تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند هوے -

سائز فاکشن فلوٹ هارمونیم جسکي دهیمي اور میٹھي آواز بنگالي اور هندوستاني موسیقي سے خاص مناسبت ہے - شیشم کي لکڑی سے بني هوئي ' اور نہایت عمده ریڈ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیه - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیه - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیه - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیه پیشگي ۵ روپیه -

نیشنل هارمونیم کمپني - ڈاکخانه سمله A - کلکته

National Harmonum Co. P. O. Simla A. Calcutta

ایک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگي حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي ہے - ایسی برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهی ہے -

ضعف معده ' گراني شکم ' ضعف باه تکلیف کے ساتھه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی ' آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سي - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مرض جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي ہے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا ہے که کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں هوتا که وه کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا ۔

قیمت فی شیشی پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

A. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

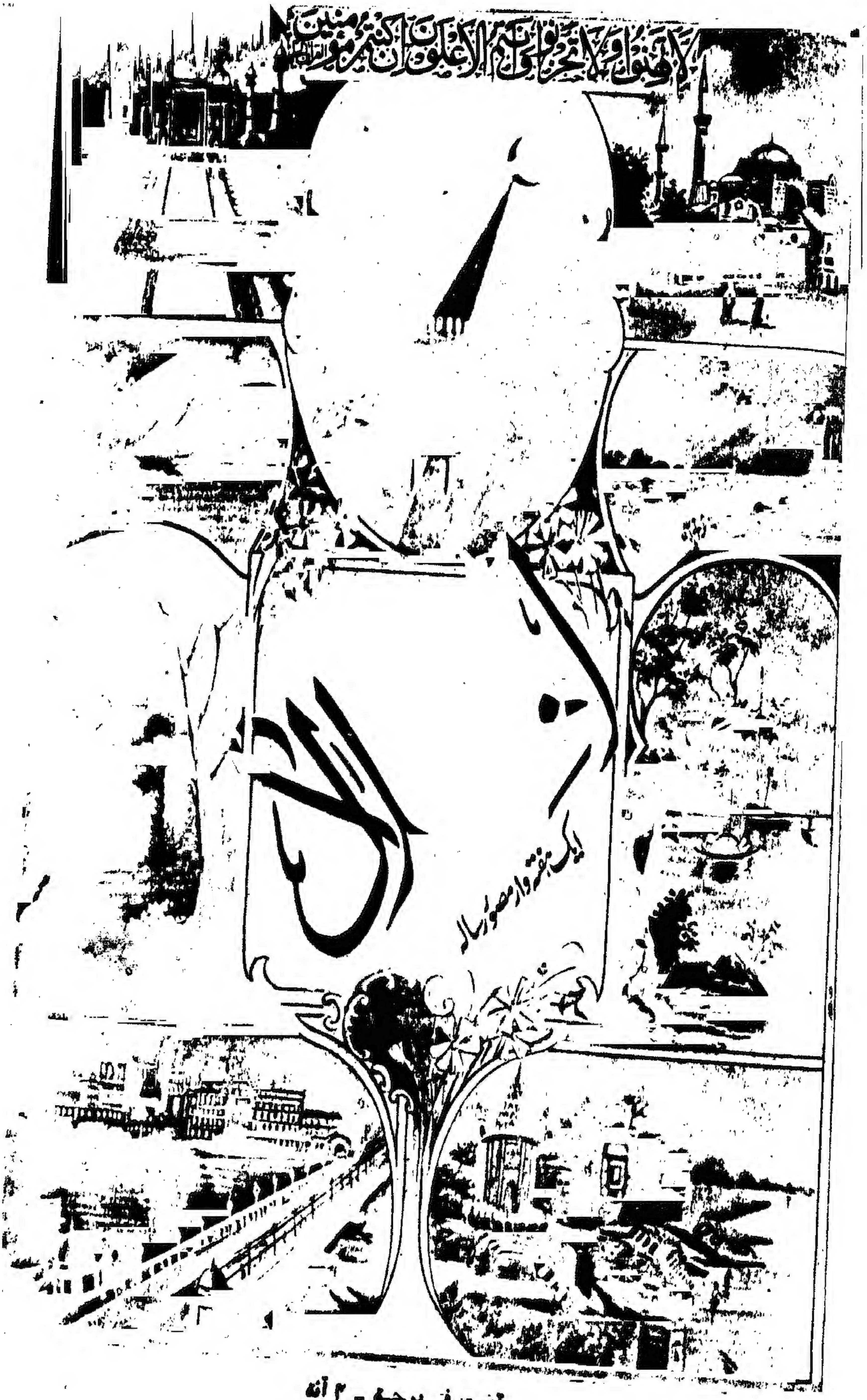
لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
الہلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت فی پرچہ - ۴ آنہ

جامِ جہاں نما

یہی وہ جام ہی جمشید جسپر ناز کرتا تھا

اس کتاب میں علم طبعیات۔ ہیئت۔ کیمیا۔ برق۔ سوانحمری۔ تواریخ۔ عجائبات عالم نجوم۔ رمل جفر۔ قیافہ شناسی۔ گیان۔ سُر۔ خواب نامہ۔ فالنامہ۔ علم بیان۔ علم عروض۔ علم معانی بہی کھاتہ کے قواعد۔ طب انسانی کا قابل عمل ذخیرہ۔ طیور و بہائم کی بیماریاں۔ اُن کا تدارک نباتات و جمادات کے نقص دور کرنا۔ تمام ہندوستان کی سافت۔ بڑے بڑے شہروں کی تجارت اور سیاسات کی واقفیت۔ انگلینڈ۔ فرانس امریکہ و جاپان۔ روم و مصر۔ افریقہ۔ آسٹریلیا کا بیان ریل۔ جہاز۔ اور خشکی ہر ایک جگہ کے سفر کا شرح حال۔ کرایہ اور تمام اخراجات واضح کیے ہیں۔ سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی ساری کیفیت۔ تمام ضروری قوانین مجموعہ جس سے عوام کو سابقہ پڑتا ہے زندگی میں کامیابی کے اصول ہمیشہ خوشی حاصل کرنیکے طریقے۔ تمام دنیا کے مشہور لوگوں کے حالات تمام کرۂ ارض کے اخبارات وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ اسکے

تیس ممالک کی بولی

روزمرہ کام کاج کے ضروری جملے اُردو میں بالمقابل لکھدیئے گئے ہیں۔ آج ہی جاکر مطلب کی باتیں کرلو +

اس کتاب سے

تجار مزدور سیاح قانون پیشہ دکان دار زمیندار طبیب مریض ہر محکمہ کا ملازم روزگار کا متلاشی۔ دستکار نجومی رمال جوتشی قصیدہ گو شاعر وقائع نگار مصنف مورخ کتاب فروش فقیر امیر غرضیکہ ہر ایک خیال و مذہب و ملت کا آدمی یکساں مستفیض ہو سکتا ہے

باوجود ان اوصاف کے اس انمول رتن کی قیمت صرف (عـہ) ایک روپیہ آٹھ آنے رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک امیر و غریب یکساں فیض اُٹھا سکے +

ہمارا دعوےٰ ہے۔ اگر ایسی کتاب کسی زبان میں دکھلا دو تو ایک ہزار روپیہ انعام دینگے۔ تمام دُنیا کے علوم و فنون ایک ہی پیالے میں موجود ہیں +

ساری جائداد دے کر ایسی کتاب ملے تو بھی سستی۔ مطابق اشتہار نہو تو قیمت مع محصول ڈاک واپس دینگے۔ یہ شرط ہے +

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر!

ویسے تو آجتک سینکڑوں انگلش ٹیچر چھپ چکے ہیں مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھی مقابلہ نہیں کر سکتا اسمیں انگریزی سیکھنے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی بغیر استاد کے انگریزی میں بات چیت کرنے اور خط و کتابت کرنے کی لیاقت حاصل کر سکتا ہے۔ ہر طرح کی بول چال کے فقرے۔ ہر محکمے کے اصطلاحی الفاظ۔ ہزاروں محاورے جو کسی دوسری کتاب میں نہ ملینگے انٹرنس پاس کے برابر خاصی لیاقت ہو جائیگی اور جلد ہی آسانی سے انگریزی میں گفتگو کرنیکے قابل ہو جاؤ گے۔ مجلد کتاب کی قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ تین آنے (عـہ) دو جلد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ مفت ٹیکا۔ رسالہ انگلش گرامر ہر ایک خریدار کو مفت ملیگا

بالکل مُفت

کتاب روپیہ پیدا کرنے کی مشین یعنی خزینہ صنعت و حرفت جس میں صنعت و حرفت کے بہت سے آسان اور عمدہ ہنر درج ہیں جنکے ذریعے سے ہر ایک شخص بہت تھوڑے عرصہ میں ہزاروں روپے پیدا کر سکتا ہے صرف دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول آنے پر مفت ارسال ہوگی +

مضبوط اور پائدار گھڑیاں

ولایت کے نرخ پر !

ہم براہ راست ولایت سے گھڑیاں منگواتے ہیں ہمارے نرخ ارزاں ہیں دیگر سوداگروں سے مقابلہ کرکے دیکھو

آٹھ روزہ واچ۔ گارنٹی ۳ سال

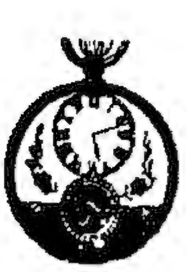

اس گھڑی کو آٹھ روز میں ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے۔ اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا۔ اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں۔ برسوں بگڑنے کا نام نہیں لیتی۔ قیمت صرف چھ روپے۔ زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت۔ چھوٹے سائز کی آٹھ روزہ واچ جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ سنہری سات روپے۔ چاندی کی آٹھ روزہ واچ قیمت نو روپے

گولڈن سنہری ہنٹنگ واچ

یہ گھڑی سنہری ڈبل کیس جسکے دونوں طرف نہایت خوبصورت نقش و نگار کا کام ہے۔ اسکی چمک دمک اور خوبصورتی دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے۔ اور دیکھنے میں سو روپے کی معلوم ہوتی ہے۔ پرزے نہایت مضبوط۔ اسکے اوپر سونے کا ایسا پختہ رنگ چڑھا ہے جو عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ دوسرے تاجر اس گھڑی کو سات اور ساڑھے چھ روپے میں فروخت کرتے ہیں مگر ہم صرف (عـہ) میں دینگے۔ چین نقلی سونے کا ایک مفت +

اسپرنگدار سنہری چوڑی کی گھڑی

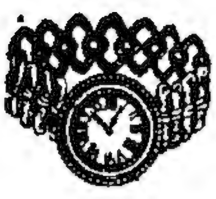

آہا۔ کیا نایاب تحفہ ہے۔ اسکے کاریگر نے کمال کر دکھایا ہے۔ سنہرے رنگ کی اسپرنگدار چوڑی میں سنہرے رنگ کی گھڑی اس خوبی سے لگائی ہے کہ خواہ کیسی ہی موٹی سے موٹی اور پتلی سے پتلی کلائی ہو سب میں ٹھیک آجاتی ہے۔ وقت نہایت ٹھیک دیتی ہے۔ پرزے بہت مضبوط اور پائدار ہیں۔ ہماری گھڑی کی چوڑی ایسی خوب صورت ہے کہ طلائی زیورات کو مات کرتی ہے دیکھنے میں سو روپیہ کی عورتوں کیلئے ایک خوشنما اور حسن افزا زیور ہے دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفہ دیجئے قیمت مع مخملی بکس صرف (عـہ)۔ بڑھیا قسم کی جسمیں نقلی ہیرے موتی اور جواہرات جڑے ہیں قیمت صرف (عـہ) + گارنٹی ۵ سال

بجلی کے لیمپ

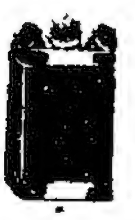

یہ نو ایجاد اور ہر شخص کے لیے کارآمد لیمپ ابھی ولایت سے بنکر ہمارے ہاں آئے ہیں۔ نہ دیا سلائی کی ضرورت۔ اور نہ تیل بتی کی حاجت۔ ایک لیمپ رات کو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھکر سو جاؤ جسوقت ضرورت ہو بٹن دباؤ۔ اور چاندنی سفید روشنی موجود ہے۔ رات کے وقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو۔ فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ۔ ایک دم کہیں جانے اُٹھنا پڑے سینکڑوں ضرورتوں میں کام دے گا۔ بڑا ملیا معلوم ہوگی۔ قیمت نمبر ۱ مع محصول صرف دو روپے۔ نمبر ۲ جسمیں سفید سرخ [illegible] مع محصول تین روپے آٹھ آنے۔ نمبر ۳ نہایت خوبصورت فینسی بنا ہوا [illegible] روپیہ۔ چار روپے و تین پیسے چار آنے مع محصولڈاک نمبر ۴ اور شیشہ ڈبل لگا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے ایک لیمپ ایسا بھی اور لگا ہوا ہے جس سے سگریٹ [illegible]

ضروری اطلاع } علاوہ انکے ہمارے ہاں ہر قسم کی گھڑیاں گھنٹے۔ خوشنما زنجیریں۔ بجلی کا سامان وغیرہ وغیرہ مل سکتا ہے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ تاجروں سے خاص رعایت ہوگی + + + +

ملنے کا پتہ + مینیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران واچ اینڈ کلاک نمبر 513 ٹوہانہ ایس پی ریلوے

Tel. Address :—"Alhilal." Calcutta.
Telephone No. 548.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۵۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ - ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, November 11. 1914.
نمبر - ۱۹

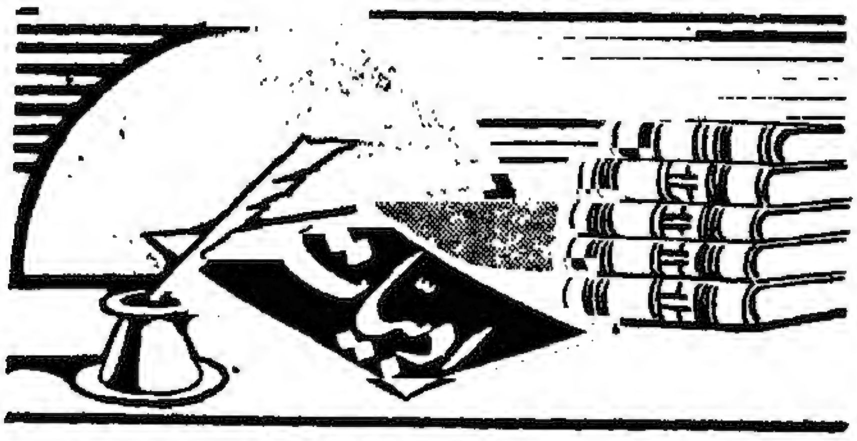

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ!

مسجد نبوی کی تعمیر

ہجرت کے بعد آپ نے پہلا کیا جو کام * تعمیر سجدہ گاہ خداے انام تھا

* * *

ایک قطعۂ زمیں تھا کہ اس کام کے لیے * واقع میں ہر لحاظ سے موزوں مقام تھا
وہ قطعۂ زمیں تھا یتیموں کي ملک خاص * ہر چند قبرگاہ و گذرگاہ عام تھا
چاہا حضور نے کہ بہ قیمت خرید لیں * اُن کے مربیوں سے کہا جو پیام تھا

* * *

ایتام نے حضور میں آکر یہ عرض کي: * "یہ چیز بھي ہے کیا کہ جو یہ اہتمام تھا؟
یہ ہدیۂ حقیر پذیرا کریں حضور" * اللہ اِس زمین کا یہ احترام تھا!

* * *

لیکن حضور نے نہ گوارا کیا اسے * منت کشي سے آپکو پرہیز تام تھا
اِحسان، اور وہ بھي یتیمان زار کا! * بالکل خلاف طبع رسول انام تھا
بارہ ہزار سکۂ رائج عطا کیے * یہ تھا وہ خلق جس سے مخالف بھي رام تھا!

* * *

سامان جو ضرور ہیں تعمیر کے لیے * اب اُنکي فکر، مشغلۂ صبح و شام تھا
مزدور کي تلاش بھي تھي سنگ و گل کي بھي * ازبسکہ جلد بننے کا خاص اہتمام تھا
انصار پاک اور مہاجر تھے جسقدر * مزدور بنگئے کہ خدا کا یہ کام تھا

* * *

اِک اور نفس پاک بھي ان سبکا تھا شریک * جو آب و گل کے شغل میں بھي شاد کام تھا
کندھوں پہ اپنے لاد کے لاتا تھا سنگ و خشت * سینہ غبار خاک سے سب گرد فام تھا
سمجھے کچھ آپ، کون تھا انکا شریک حال؟ * یہ خود وجود پاک رسول انام تھا!!
جو وجہ آفرینش افلاک و عرش ہے * جسکا کہ جبرئیل بھي ادنی غلام تھا!!

* * *

صلوا علی النبي و اصحابہ الکرام * اس نظم مختصر کا یہ مسک الختام تھا

(شبلی نعمانی)

" کتاب مرقوم یشہدہ المقربون " (۸۳ : ۱۸)

" فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال فی مجلدات الہلال

گاہ گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ، اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے۔ اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بالکل علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا۔ یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین، مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام، راسخ الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص جام مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے۔

(۶) طالبان حق و ہدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الاہیہ و علوم نبویہ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں۔ وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں۔ وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے۔

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے۔ فہرست مضامین و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے۔ ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں۔ اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی۔

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

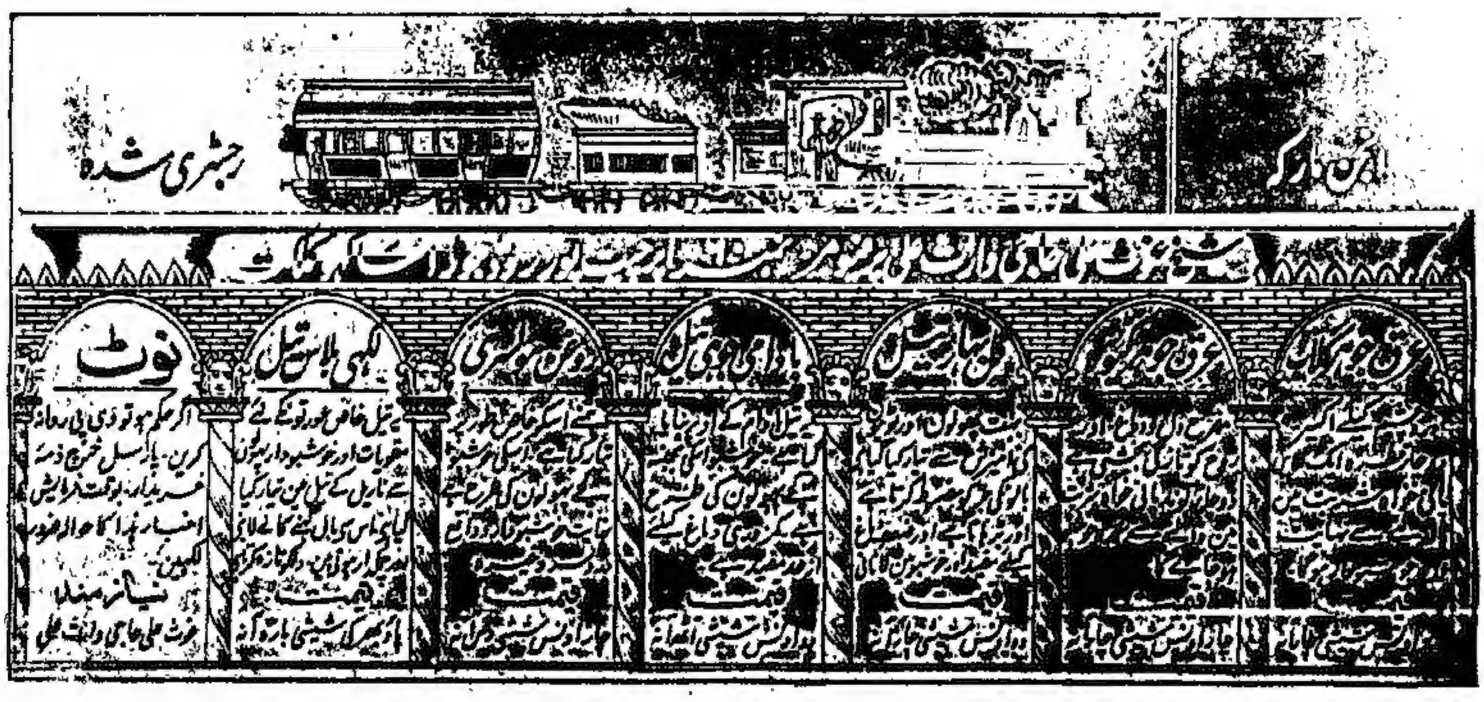

کہدو: " جنت صرف مسلمانوں هي کيليے حلال ہے - نماز کيليے جمع ہوجاؤ " صحابه جمع هوے تو آپ نے پہلے انکے ساتهه نماز پڑهي - پهر نہايت غصه کے لہجے ميں ايک خطبه ديا جسکا لفظي ترجمه يه ہے :

" کيا تم ميں سے کوئي شخص تخت حکومت پر مسند لگاے ہوے اور مغرورانه بيٹها هوا يه خيال کرتا ہے که صرف وهي چيزيں حرام هيں جنکا ذکر قرآن مجيد ميں ہے ؟ (اور قرآن نے مال غنيمت کو حرام نہيں کيا ہے ؟) اگر کسيکا يه خيال ہے تو وہ بالکل غلط ہے - خدا کي قسم ' ميں نے بار بار تمکو نصيحت کي ' حکم ديا ' اور بہت سی چيزوں سے روکديا (جن ميں سے ايک غارتگري بهي ہے) ميں جن چيزوں کو تم پر حرام کر ديتا هوں وہ بهي محرمات قرآنيه هي کي طرح بلکه اوس سے بهي زياده قابل اجتناب هيں - خدا نے تمهارے ليے يه هرگز جائز نہيں کيا که تم بلا اجازت اهل کتاب کے گهر ميں گهس جاؤ ' انکي عورتوں کو مارو پيٹو ' اور انکے پهلوں کو کها جاؤ " (۱)

بهر حال خيبر فتح هوا تو يہوديوں نے درخواست کي که هم زراعت کا کام آپ لوگوں سے زياده خوبي کے ساتهه انجام ديسکتے هيں ' اسليے خيبر کي زمين همیں کو ديدي جاے اور سال ميں نصف پيداوار هم سے تقسيم کرالي جاے - آنحضرت نے انکے ساتهه اسي شرط پر مصالحت کرلي اور اسپر عملدرآمد شروع هوگيا - جب پہلي فصل تيار هوئي تو آپ نے حضرت ابن رواحه کو پيداوار کے تقسيم کرانے کيليے بهيجا - وہ آے تو تخميناً پيداوار کے دو حصے کر ديے اور ايک حصه خود لے ليا - يہوديوں نے شکايت کي که يه تو بہت ہے - انهوں نے کہا " تو پهر همارا حصه تمهيں لے لو " اس مساهمت اور فياضي سے متاثر هوکر تمام يہودي پکار اٹهے :

هذا هوالحق و به تقوم اسيکا نام انصاف ہے ' اور آسمان و زمين
السماء والارض (۲) اسی انصاف سے قائم هيں !

(مجاهدين اسلام کا داخله مکه ميں)

اسلام نے هر چيز کي بتدريج اصلاح کی ہے - شراب بتدريج حرام هوئي ' نماز ميں بتدريج تغيرات کيے گئے ' عرب کي قديم جنگجو فطرت کي اصلاح بهي اسي اصول پر هوئي - غارتگري عرب کا علم شعار تها اور صحابه بهي دفعتاً اس قديم عادت کو نہيں چهوڑ سکتے تهے - آنحضرت نے مختلف موقعوں پر مختلف طريقوں سے اس طريقه کا انسداد کيا ' ليکن اب غزوۂ خيبر ميں اسکي تکميل هوگئي - غزوۂ خيبر کے بعد فتح مکه کا مرحله پيش آيا تو اسلام کي تربيت يافته فوج اپنے قديم آبائي گهر ميں اس سکون و اطمينان کے ساتهه داخل هوئي که تمام عرب کو نظر آگيا که اسلام نے عرب کي فطرت اصليه بالکل بدل دی ہے : هوالذی بعث فی الاميين رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزکيهم ويعلمهم الکتاب والحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبين !

آنحضرت نے فتح مکه کي تياريان شروع کيں تو حسن اتفاق سے پہلے هي منزل پر بطور مثال رحمت کے رفق و ملاطفت کے اظہار کا موقع پيش آگيا - حاطب ايک بدري صحابي تهے جنهوں نے خفيه طور پر قريش کو ايک خط لکها تها اور اسلامي تياريوں کي خبر ديدي تهي - انکا خط راستے هي ميں پکڑ ليا گيا اور آنحضرت نے ان سے پوچها که کيا معامله ہے ؟ انهوں نے کہا :

" ابهي مجهے سزا دينے ميں جلدی نه کيجيے ' اصلي واقعه سن ليجيے - ميں قبيله قريش سے کوئي خانداني تعلق نہيں رکهتا - صرف انکا حليف هوں ' ليکن بہت سے مہاجرين جو انکے ساتهه خانداني تعلقات بهي رکهتے هيں جنکي وجه سے اپنے بال بچوں کي حفاظت کرسکتے هيں - ميں نے چاها که قريش پر ايک احسان کروں جسکے صلے ميں شايد ميں بهي اسي قسم کي محافظت کا مستحق هو جاؤں - ميرا قصور صرف اتنا هي ہے - ورنه ميں مرتد نہيں هوا هوں "

حضرت عمر رضي الله عنه اس پر اسقدر برهم هوے که آنحضرت سے انکي گردن اوڑا دينے کي اجازت چاهي ' ليکن آنحضرت نے شرکت بدر کی فضيلت کي بنا پر انهيں بالکل معاف کرديا ! (۱)

اس اولين واقعه هي سے اندازه کيا جا سکتا ہے که اسلام کا سلوک ان لوگوں کے ساتهه کيسا تها جنکی وجه سے اسکے مقاصد کو سخت سے سخت نقصانات پہنچ سکتے تهے يا پہنچ چکے تهے ؟ حاطب بن بلتعه نے يقيناً بغير کسي مخالفانه قصد کے يه کارروائي کی هوگي ' ليکن نيت کی صفائي اس نقصان عظيم کی کيا تلافي کرسکتي تهی جو اس خط کے پہنچنے سے اسلامي فوج پر وارد هوسکتا تها ؟ جنگ کی حالت ميں آج بڑي سے بڑي متمدن قوم بهی جو کچهه کررهي ہے وہ همارے سامنے ہے - فوجي رازوں کا افشاء کرنا اور جنگ کی حالت ميں دشمن سے خط وکتابت کرنا ايک ايسا جرم ہے جسکي سزا موت کے سوا اور کچهه نہيں ہے - با ايں همه وجود مقدس حضرة رحمة للعالمين جو رحمت و رافت ليکر دنيا ميں ظاهر هوا تها ' اسکے آگے انساني معاصي و جرائم کے بڑے سے بڑے سمندر بهی چند قطره هاے آب سے زياده حقيقت نہيں رکهتے تهے - اسکے نظائر اگر تم سننا چاهو تو ساري عمر اسی تذکره ميں بسر هوسکتي ہے ' اور حاطب بن بلتعه کي معافي اس بحر رحمت کا ايک ذره کرم ہے :

دفتر تمام گشت و به پاياں رسيد عمر
ما همچناں در اول وصف تو مانده ايم

چنانچه سوره ممتحنه کا شان نزول يهي واقعه ہے - حاطب بن بلتعه کا قصور معاف کر ديا گيا ليکن ساتهه هي آينده کيليے حکم الهي نازل هوا که جنگ کي حالت ميں جو مسلمان دشمنوں سے تعلق رکهيگا ' وہ الله کے نزديک انهي ميں سے سمجها جائيگا :

يا ايها الذين آمنوا !	مسلمانو ! الله کے اور مسلمانوں کے
لا تتخذوا عدوی و عدوکم	دشمنوں کو اپنا ايسا دوست نه بناؤ که
اولياء تلقون اليهم	انکے ساتهه محبت و اعانت کے ساتهه
بالمودة و قد کفروا بما	پيش آنے لگو - حالانکه جو سچائي الله نے
جاءکم من الحق	تمهاري طرف بهيجي ہے وہ اس سے
(۶۰ : ۳)	انکار کرچکے هيں اور اسکے دشمن هيں -

اور اسکے بعد مسلمانوں کو دين حنيفي کے اولين داعي حضرة ابراهيم خليل علی نبينا و عليه الصلواة والسلام اور انکے متبعين کے اسوۂ حسنه کي پيروي کي تلقين کي ہے :

قد کانت لکم اسوة	" مسلمانو ! حضرة ابراهيم اور انکے
حسنة في ابراهيم	ساتهيوں کي زندگي ميں تمهارے ليے
والذين معه ' اذ قالوا	خدا پرستي اور حق پرستي کا بہترين
لقومهم انا برآؤا منکم	نمونه موجود ہے جبکه انهوں نے اپني
و مما تعبدون من دون	قوم سے کہديا که اب هميں تم سے اور
الله ' کفرنا بکم و بدا	تمهارے ان معبودان باطل سے جنهيں
بيننا و بينکم العداوة	تم پوجتے هو ' کوئي سروکار نہيں - هم
و البغضاء ابدا حتى	تمهارے دين سے بالکل انکار کرتے هيں -
تؤمنوا بالله وحده	اب تو هم ميں اور تم ميں هميشه کيليے
(۶۰ : ۴)	دشمني اور عداوت هوگئي - تا آنکه

تم خداے واحد پر ايمان لاؤ اور حق کے آگے سر جهکاؤ ! "

---

[۱] ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۶ کتاب الخراج والفئ

[۲] ابو داؤد جلد ۲ ص ۱۲۸

(۱) بخاري جزو ۵ ص [illegible]

بصائر و حکم

فاتح افواج کا داخلہ

ممالک مفتوحہ میں

بہ تقریب ورود افواج المانیہ در لووین و برسلز و انٹورپ

(۲)

۱۳ - اکتوبر کی اشاعت میں اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ شائع ہوچکا ہے -

اس حصے میں ہم نے صرف اسلام کے فوجي احکام و وصایا اور عہد نبوت کي ابتدائي فتوحات کے چند مناظر دکھلاے تھے - آج ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان فوجوں کا مفتوحہ ممالک میں داخلہ عموماً کن نتائج و عواقب کے ساتھہ نظر آیا ہے -

تمہارے سامنے تمدن قدیم اور تمدن جدید' دونوں کے مناظر موجود ہیں - روم و ایران سے بڑھکر تمدن قدیم کا اور کونسا عہد ہوگا ؟ لیکن شام و ایران اور کارتھیج میں تم دیکھہ چکے ہو کہ روم کا تمدن کس ساز و سامان کے ساتھہ داخل ہوا ؟ سکندر نے ایران کا چپہ چپہ جلادیا ' ایرانیوں نے بابل میں داخل ہوکر خون کے سیلاب ' لاشوں کے ڈھیر' اور منہدم عمارتوں کے کھنڈر اپنی یادگار چھوڑے' اور ٹیٹس کی فاتح فوج جب یروشلم میں داخل ہوئي تو وہ انسانوں کا داخلہ نہ تھا بلکہ جنگل کے درندوں اور اژدھوں کا غول تھا جس نے صرف چیرا اور پھاڑا' اور زندگي اور آبادي کے لیے ایک گوشہ بھي باقي نہ چھوڑا - فجاسوا خلال الدیار' و کان وعداً مفعولا

یہ تمدن قدیم کے سب سے زیادہ ممتاز فرزند تھے' لیکن آج یورپ کے جدید تمدن کا بھي سب سے بڑا گھرانا ہمارے سامنے ہے - ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصلیت کیا ہے ؟ مگر خود یورپ ہمیں یقین دلانا چاہتا ہے کہ بلجیم کے فاتح جب اسکي آبادیوں میں سے گذرے تو لووین کا دار العلم تباہ ہوگیا' ریم کے معبد مقدس کي دیواریں گرادي گئیں' برسلز اور انٹورپ کی آبادي خوف و دہشت سے تھرا گئی' اور وحشت و بربریت کا جو افسانہ ایران کے کھنڈر' بیت المقدس کی دیواریں' کارتھیج کے تودے' اور بابل کي برباد شدہ رونق سناتي تھي' وہ آج کئي ہزار برس کے بعد بعینہ اسي طرح بلجیم کے اندر سني جا سکتي ہے !

چنانچہ جنگ کي یہی وہ حقیقت ثابتہ و محکمہ ہے جسکي طرف قرآن حکیم نے ملکۂ سبا کي زباني اشارہ فرمایا :

ان الملوک اذا دخلوا قریة ' جعلوا اعزة اهلها اذلة و کذالک یفعلون	بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسي آبادي میں فاتحانہ داخل ہوتے ہیں تو وہاں کے اہل عزت کو ذلیل و خوار کردیتے ہیں !

لیکن جبکہ تم تمام قدیم اقوام کا مفتوحہ ممالک میں داخلہ دیکھہ چکے ہو ' اور جبکہ بیسویں صدي کے عصر تمدن و سلام کي سب سے بڑي قوم کی نسبت بھی جو کچھہ تمہیں سنایا گیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے' تو آو دیکھیں' اس قوم کا کیا حال ہے جس سے گو آج دنیا کے مفتوحہ و محکومہ ممالک آباد ہیں لیکن کبھي دنیا کے بحر و بر کے بڑے بڑے حصوں پر سے اسکے فاتحانہ سیلاب گذرا کرتے تھے !

اس سلسلے میں گذشتہ صحبت کے بیانات تمہارے ذہن میں محفوظ ہیں - تم وہ تمام احکام و وصایا سن چکے ہو جو آنحضرة صلی علیہ وسلم نے ہمیشہ مجاہدین و غزاة اسلام کو دیے' تم نے عہد نبوت کي فاتح افواج و مجاہدین کي اخلاقي حالت بھي دیکھہ لي ہے کہ کس طرح ان میں کا ہر فرد عین جنگ کي حالت میں بھي ان احکام کي تعمیل کرتا تھا ' اور ایک ایک مجاہد اخلاق کي وہ عملي طاقت اپنے اندر رکھتا تھا جسکے لیے تیرہ سو برس کي مدني ترقي کے بعد بھي آج سرزمین تمدن تشنۂ و بیقرار ہے ؟ لیکن درحقیقت تلاش و تفحص کے لیے صرف اتنا ہي کافي نہیں ہے - اسلام نے جنگ اور خونریزي کي حقیقة محزنہ کے اندر جو عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ' اسکے نتائج کا ذخیرہ اسقدر کم مایہ نہیں ہے کہ چند گھنٹوں کي صحبت کے بعد ختم ہو جاے - اس کا وجود عالم کے لیے رحمت تھا : وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ! اس لیے یہ ابر رحمت انساني اعمال کے ہر گوشے پر برسا اور جنگ کي زمین شور بھي اسکي آبیاري سے امن و سلامتي کے باغوں کي طرح سرسبز و شاداب ہوگئي - پس ضرور ہے کہ ہماري فکر تفتیش ایک دو قدم آگے بڑھے ' اور اولاً عہد نبوة و عہد صحابہ کے مشہور و مسلمہ واقعات و فتوحات کے اندر نتائج مطلوبہ تلاش کریں -

(خیبر میں مجاہدین اسلام کا داخلہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوکر جب خیبر کے قریب مقام صہباء میں پہونچے تو نماز عصر کا وقت آگیا اور آپ نے نماز پڑھي - وہیں زاد راہ بھي کھولا گیا ' کھانے پینے میں مغرب کا وقت ہوگیا' نماز مغرب سے فارغ ہوکر آپ راتوں رات خیبر کي طرف روانہ ہوگئے اور کچھہ رات رہے خیبر کے متصل پہونچ گئے - آپ کا عام معمول یہ تھا کہ رات کو کبھی حملہ کي اجازت نہیں دیتے تھے کیونکہ یہ نہایت بزدلي کي بات تھي' اور بے خبري کے عالم میں دشمن کو قتل کردینا اخلاق کي انتہائي موت ہے - چنانچہ آپنے صبح کا انتظار کیا اور نماز کے بعد جنگ شروع ہوئي - خیبر ایک نہایت آباد اور شاداب مقام تھا - صحیحین کی روایت کے بموجب اگرچہ وہاں چاندي سونا زیادہ نہ تھا لیکن اسباب و سامان زراعت اور عمدہ عمدہ مویشي اور اونٹ بہت تھے - عام مجاہدین اسلام کو آنحضرة کا شدت احتساب عسکري معلوم تھا' اسلیے غارتگري کي جرات نہیں ہوتي تھي - عبد اللہ بن مغفل نے ایک توشہ دان اٹھایا مگر آپکي نظر پڑگئي تو فوراً پھینک کر الگ ہو گئے - با ایں ہمہ آخر میں ایسا ہوا کہ بعض لوگ بے قابو ہوگئے اور مال و اسباب پر قبضہ کرنا شروع کر دیا -

خیبر کے مفتوحین نے یہ حالت دیکھي تو انکا ایک سردار جو نہایت مغرور اور سرکش تھا' دوڑتا ہوا آیا ' اور ایک سخت گستاخانہ لب و لہجے میں آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے پکارا :

یا محمد ! الکم ان تذبحوا حمرنا و تاکلوا ثمرنا و تضربوا نساءنا ؟ (ابوداؤد جلد - ۲ - ص - ۷۹)	کیا تمہیں یہ سزاوار ہے کہ ہمارے گدھوں کو ذبح کرڈالو' ہمارے پھلوں کو کھاجاؤ' اور ہماري عورتوں کو مار و پیٹو ؟

اگر کوئي دنیوي بادشاہ ہوتا تو اس گستاخي کا جواب زبان تیغ سے دیتا - لیکن جب آپ کو یہ حال معلوم ہوا تو آپ سخت برہم ہوے ' اور ابن عوف سے فرمایا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر منادي

عن وهب - قال سالت جابرا هل غنموا يوم الفتح شيا ؟ قال لا (۱)	وهب کہتے هیں که میں نے جابر سے پوچھا که کیا صحابه نے فتح مکه کے دن کوئی چیز بطور مال غنیمت لوٹی تھی ؟ اونھوں نے کہا " نہیں "

البته آنحضرت نے خود اپنے دست مبارک سے عرب کی تمام یادگار هاے ضلالت کو برباد کردیا :

دخل النبي صلی الله علیه وسلم مكة يوم الفتح وحول البيت ستون وثلثما ئة نصب - فجعل يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل - (۲)	آنحضرتؐ جب فتح مکه کے دن مکه میں داخل هوے تو اوسوقت خانه کعبه میں ۳۶۰ بت نصب تھے ' آپ ایک لکڑی یعنی کمان سے اونکو ٹھکراتے جاتے اور یه آیت پڑھتے جاتے که حق آیا اور باطل کو شکست هوئی !
لما قدم مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الالهة فامر بها فاخرجت فاخرج صورة ابراهيم واسمعيل وفي ايديهما الازلام - فقال قاتلهم الله لقد علموا ما استقسما بها قط - ثم دخل البيت فكبر في نواحي البيت (۳)	جب آپ مکه میں آے تو خانه کعبه میں اوسوقت تک داخل هونا گوارا نہیں کیا جب تک که اوس میں بت موجود تھے - آپ کے حکم سے وہ نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراهیم و حضرت اسمعیل علیهما السلام کے مجسمے بھی تھے اور اونکے هاتھوں میں جوے کے تیر تھمادیے گئے تھے ' آپ نے اونکو دیکھکر کہا : خدا کفار کو هلاک کرے - وہ خوب جانتے تھے که ان دونوں پیغمبروں نے کبھی

جوا نہیں کھیلا - پھر آپ خانه کعبه میں داخل هوے اور اوسکے تمام گوشوں میں تکبیر کا نعره بلند فرمایا !

---

۱ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۲۴ - كتا الجهاد

۲ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۷۲ - كتاب الجهاد

۳ بخاري جزو - ۵ - ص ۱۴۸ -

درخواست اعانت

میں ایک غریب و مسکین طالب العلم علاقۂ سوات بنیر کا باشنده ' اور عشق علم و دین میں یہاں آیا هوا هوں - بمشکل اخراجات تعلیم کا انتظام کرسکا هوں اور جو کچھه حالت آجکل طلباے علوم عربیه کی هے وہ محتاج تشریح نہیں - ایسی حالت میں کیا کوئی صاحب دل بزرگ قارئین عظام الہلال میں سے میرے حال زار پر توجه فرمائینگے اور الہلال جاری کرا دینگے ؟

بر کریماں کارها دشوار نیست !

میں نے ادارۂ الہلال سے خط و کتابت کی - معلوم هوا که دفتر الہلال کی جانب سے علما و طلبا و ائمۂ مساجد وغیرہ کے نام صدها پرچے مفت جاری هیں اور اب مزید اجراء کی دفتر طاقت نہیں رکھتا - مجبور هوکر ننگ سوال کو گوارہ کرتا هوں - (انکا نام اور پته ادارۂ الہلال میں محفوظ هے)

تاریخ و عبر

اهل عرب کی ترقی کا راز

عهد نبوت اور عهد صحابه میں عرب کے قواے علمیه کا ظهور اور اوسکے فلسفیانه علل و اسباب

(تمهید)

جرمنی کی ترقی کا متحرک افق آپ کے سامنے هے - وہ نہایت سریع السیر حرکت کے ساتھه آگے بڑھتا چلا جاتا هے اور آپ کا تار نگاہ اوسکی سرعت رفتار کے ساتھه مربوط هوگیا هے - ترقی کی رو جسقدر اوسکو آگے بڑھاتی هے' اسی قدر آپ کا تار نظر بھی تنتا هوا چلا جاتا هے -

لیکن آپ کی جولانی نگاہ کیلیے ایک اس سے زیادہ وسیع اور غیر محدود فضاء بھی مل سکتی هے جس میں روحانیت کی جلوہ افروزیوں نے گوناگوں خوارق اور بوقلموں عجائب کا ایک عجیب و غریب منظر قائم کردیا هے - اس میں آپ صرف عرب هی کی " کامیابی " کا پرتو نہیں دیکھیں گے بلکه آپ کی عجیب و غریب جرمنی بھی اسیکی ایک شعاع منعکس هے - آپ جرمنی کی اختراع و ایجاد کے آگے محو حیرت هوے جاتے هیں' لیکن اوس عظیم الشان طاقت کو نہیں دیکھتے' جس نے عرب کو پیدا کیا ' عجم کو زندہ کیا' اندلس کو مرغزار بنایا' بغداد میں علم و حکمت کا دریا بہایا ' اور اس آخری دور میں جب آپ نے اوس سے منهه پھیر لیا تو اوس نے جرمنی کے حدود میں اپنے فیض عام کی نمایش کی ؟

جرمنی کو صرف مادہ هی نے جرمنی نہیں بنایا هے - اخلاقی اور قدرتی قوانین کی روح بھی اوسکے اندر خاموش عمل کررهی هے - عرب کو بے شبهه ایک روحانی طاقت نے عرب بنایا' لیکن عرب هی کا مادہ اس غیر معمولی روح کا متحمل بھی هوسکتا تھا ' اسلیے عمارت اگرچه روحانی هے ' لیکن سطح بهر حال مادی هے -

آپ عرب کے سلسلۂ ترقی سے اسلام یا پیغمبر اسلام کے روحانی اثر کو سردست بالکل الگ کردیجیے - صرف عرب کے قدرتی مناظر کو پیش نظر رکھیے - پہلے آپ صحراے عرب کے وسیع اور چمکنے والے ریگستانوں پر نظر ڈالیے - اگر اسکا قدرتی اثر انسان کے اخلاق و عادات پر پڑ سکتا هے تو سب سے پہلے نور ایمان کے ان ذروں کو ڈھونڈھیے جو اس چمکنے والے بالو کے اندر اپنا پرتو دکھا رهے تھے - عرب کا یه قیمتی خزانه اونکے اندر محفوظ رہ سکتا تھا؟ یا نہیں ؟ آپ ایک قدم اور آگے بڑھکر عرب کے نقش قدم کی اوس حرکت کو دیکھیے جو چند هی دنوں میں تمام دنیا کو محیط هوگئی - قدرتی طور پر اس متحرک سطح پر پھیل سکتی تھی یا نہیں ؟ اب آپ نگاہ کو کسی قدر اور بلند کیجیے' اور عرب کے اوس کوهستانی سلسله پر نظر ڈالیے جسکی عظمت و بلندی کے فخر و غرور میں عرب کا ایک مغرور شاعر پکار اوٹھا تھا :

لنا جبل يحتله من نجيره
منيف يرد الطرف وهو كليل

هم اوس بلند پہاڑ پر رهتے هیں جسکی بلندی سے نگاہ تھک تھک کے گر پڑتی هے' اور اوسپر وهی شخص قیام گزیں هوسکتا هے جسکو هم پناہ اور اجازت دیتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کیلیے رمضان المبارک کا زمانہ منتخب کیا جو اظہار تقوی وخشیت الہي کا بہترین مظہر ہو سکتا تھا - تمام عرب ایمان لانے کیلیے صرف فتح مکہ کا انتظار کر رہا تھا ' اسلیے آپ نے نہایت اہتمام کے ساتھ تیاري کي - دس ہزار فوج کا اجتماع ہوا اور مدینہ سے بھوک اور پیاس کے عالم میں اس نے مکہ کا رخ کیا - جب تمام فوج بہ مقام عذار پہونچي تو آنحضرت نے روزہ توڑنے کا حکم دیا -

قریش مکہ کو خبر ہوئي تو ابو سفیان بن حرب ' حکیم بن حزام ' اور بدیل بن ورقاء حالات دریافت کرنے کے لیے آگے بڑھے - جب مقام مر الظہران میں پہونچے تو انکو بھڑکتي ہوئي آگ کے شعلے نظر آئے - ابو سفیان نے کہا : " یہ تو عرفہ کی آگ معلوم ہوتی ہے " بدیل بن ورقاء نے جواب دیا کہ " یہ آگ قبیلہ بنو عمرو نے متفرق مقامات پر جلائی ہوگي " لیکن ابو سفیان نے نہ مانا اور اسي حیص بیص میں تھے کہ مسلمانوں کي ایک جماعت آ پہنچي اور ان تمام سرداران قریش کو گرفتار کرکے آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے گئي - اس طرح یکایک وعدۂ فتح الہي پورا ہوگیا !

آنحضرت مکہ کي طرف بڑھے تو اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ ابو سفیان کو اسلامي لشکر کے جاہ و جلال کا منظر دکھاو ! فوج روانہ ہوئي تو ہر قبیلہ کا دستہ الگ الگ آنحضرت کے ساتھ چلتا تھا - ابو سفیان کے سامنے سے ایک دستہ گذرا تو اس نے حضرت عباس سے پوچھا : یہ کون سا قبیلہ ہے ؟ انہوں نے غفار کا نام لیا تو ابو سفیان نے کہا " مجھے ان سے کچھہ مطلب نہیں " اسي طرح جہینہ سعد بن ہذیم اور سلیم وغیرہ کے قبائل سامنے سے گذرے لیکن وہ بالکل مرعوب نہ ہوا - اس کے بعد ایک عظیم الشان فوج سامنے آئي جسمیں بالکل نئے لوگ اور نئے انداز سے چلنے والے مجاہدین تھے - ابو سفیان پر پہلي مرتبہ تعجب اور دہشت طاري ہوئي اور حضرة عباس سے پوچھا کہ یہ لوگ کہانکے ہیں اور کس قبیلہ سے آئے ہیں ؟ حضرت عباس نے جواب دیا : " یہ مدینہ کے انصار ہیں " فسوف یاتي اللہ بقوم یحبہم و یحبونہم !!

سعد بن عبادہ نے ابو سفیان کي مرعوبیت دیکھہ کر طنزاً کہا " آج هي لڑائي کا اصلي دن ہے ' اور آج هي خانہ کعبہ لوٹا جائیگا "

اس کے بعد ایک چھوٹا سا دستہ گذرا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے - آپ کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھہ میں تھا - جب آنحضرت ابو سفیان کے پاس آے تو اسنے سعد بن عبادہ کے دل شکن فقرے آپکو سنائے - آپنے فرمایا :

" سعد نے بالکل غلط کہا ' آج تو خانہ کعبہ کی چھني ہوئي عزت از سر نو واپس دلائي جائیگي - آج اسپر غلاف چڑھایا جائیگا - آجکا دن لڑنے کا نہیں بلکہ لٹے ہوے کو امن دلانے کا دن ہے !! "

یہ کہکر آپ سورہ فتح پڑھتے ہوے آگے بڑھے اور مقام حجون میں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا (۱) اور چاروں طرف سے مکہ کا محاصرہ کر لیا گیا - خالد بن ولید نے دہني طرف سے اور زبیر بن عوام نے بائیں طرف سے حملہ کیا - حضرت ابو عبیدہ پیادہ فوج کو لیکر الگ حملہ آور ہوے تھے -

اب مکہ ہر طرف سے گھرا ہوا تھا اور مجاہدین اسلام کے سامنے جو شخص آتا تھا فوراً تہ تیغ کردیا جاتا تھا - خود اسلامي فوج بالکل محفوظ تھي - صرف خالد کي فوج کے دو شخص شہید ہوے (۲) لیکن قریش کے پر غرور سروں کا ایک تودہ بن گیا تھا - یہاں تک کہ ابو سفیان چیخ اٹھا :

ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم !	قریش کا سر سبز باغ بالکل اجاڑ دیا گیا - آج قریش کا خاتمہ ہے !

اس پر حسرت اور مایوسانہ فقرے پر جو اسلام کے سب سے بڑے مغرور دشمن کي نامراد زبان سے نکلا تھا ' رحمت کونین کے دریاے کرم نے جوش مارا اور آپنے امان عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابي سفیان فہو امن و من القی السلاح فہو امن و من اغلق بابہ فہو امن !	جو شخص ابو سفیان کے گھر میں چھپ جاے اسکے لیے امان ہے ' جو شخص ہتیار ڈالدے اسکے لیے امان ہے ' جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے اسکے لیے بھی امان ہے -

اس فیاضانہ حکم سے انصار کے دل میں بدگماني پیدا ہوئي - انہوں نے کہنا شروع کیا کہ " آخر آپ کو اپنے قبیلہ پر رحم آ هي گیا " آپ کو اسکی خبر ہوئي تو سب کو بلاکر فرمایا :

"میں خدا کا ایک بندہ اور اسکا رسول ہوں - میں نے خدا کے بعد تمہاري طرف ہجرت کي ہے - میري موت تمہاري موت اور میري زندگی تمہاري زندگی ہے ' تم نے جو بدگمانی کی وہ سچ ہے ' لیکن تم معذور بھي تھے "

یہ صحیح مسلم کی روایت ہے (۱) لیکن ابوداؤد میں ہے کہ جب آنحضرت مقام ظہران میں پہونچے تو اسلامی لشکر کے جوش و خروش کو دیکھکر حضرت عباس کے دل میں خیال پیدا ہوا - اگر قریش نے آپ سے امان طلب نہ کی تو سب کے سب ہلاک ہو جائینگے - اس خیال سے وہ خچر پر سوار ہوکر آگے بڑھے کہ اگر کوئي شخص مل جاے تو اہل مکہ کو امان طلبي پر آمادہ کریں - راستہ میں ابو سفیان اور بدیل بن ورقاء مل گئے - حضرت عباس انہیں اپنے ساتھہ لے آئے - دوسرے دن آنحضرت کي خدمت میں حاضر ہوکر ابو سفیان کو پیش کیا جو فوراً اسلام لے آیا اور حضرت عباس نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاکر آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابو سفیان اس موقع پر یہ فخر حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اسکے گھر کو دار الامن بنادیا جاے - آنحضرت نے اس درخواست کو منظور فرما لیا ' بلکہ امن عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابي سفیان فہو آمن ' و من اغلق علیہ دارہ فہو آمن ' و من دخل المسجد فہو آمن	جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے اسکے لیے امن ہے ' جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے اسکے لیے امن ہے ' اور جو شخص مسجد میں پناہ لے اسکے لیے بھي امن ہے !

چنانچہ اس امن سے اہل مکہ نے پورا فائدہ اٹھایا :

فتفرق الناس الی دورہم و الی المسجد (۲)	جب رن پڑا تو لوگ پناہ لینے کیلیے مسجد میں اور اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے -

تمام سرداران قریش نے خانہ کعبہ کے دامن میں پناہ لي تھي - (۳)

حضرت ام ہاني نے ایک مشرک کو پناہ دي اور آنحضرت سے اسکا تذکرہ کیا - آپنے فرمایا کہ کسي ایک شخص کي تخصیص نہیں ' تمنے جس کسي کو بھي پناہ دي ہے وہ ہمارے امان میں داخل ہوگیا - غرض آپ کے عفو و کرم نے تمام مکہ کو اپنے دامن میں چھپا لیا اور عین حالت جنگ میں بھي کسی نے کسي کے مال و اسباب کو ہاتھہ تک نہیں لگایا - ابوداؤد میں ہے :

---

[۱] بخاري جز ۵ ص ۱۳۶

[۲] بخاري جز ۵ - ص - ۱۳۷ -

[۱] مسلم جلد ۲ - ص - ۸۹ - کتاب الجہاد

[۲] ابو داؤد جلد - ۲ - ص - ۷۱ - کتاب الجہاد -

[۳] ابو داؤد جلد - ۲ ص - ۷۲ - کتاب الجہاد

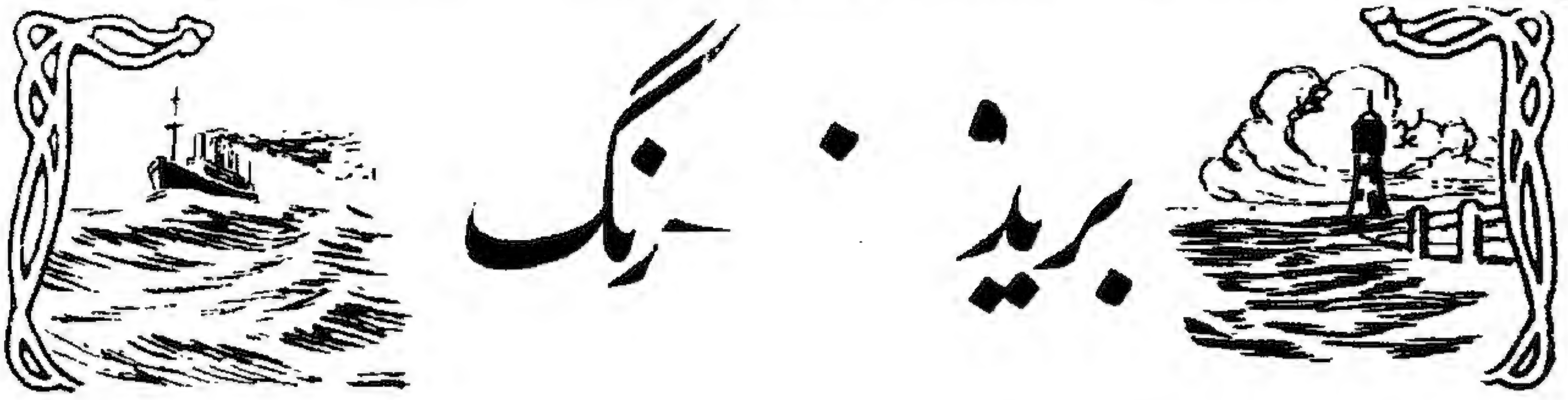

بريد فرنگ

پـريس بيـوريـو لنـدن

(يعني وه سرکاري محکمه جو زمانۂ جنگ ميں خبروں کے احتساب اور اطلاع کيليے قائم کيا گيا هے)

(قلم احتساب و اطلاع)

مقتبس از ٹي - پي ويکلي

" وستمنسٹر " کو جاتے هوے " چيرنگ کراس " کے دهني جانب تين کهڑکياں ملتي هيں جنکي وضع اپنے لسان حال سے کهتي هے که يه کسي دکان کي کهڑکياں هيں - ان ميں سے پهلي دونوں کهڑکيوں کے وسط ميں ايک دروازه هے جو آجکل شب و روز کهلا رهتا هے -

لندن ميں ايک راهگير کے ليے يه مُنيت کدائي اپنے اندر جاذب نظر اور عطف توجه کي کوئي خاص قوت نهيں رکهتي - کيونکه وه کتنے هي نمونے اس سے زياده خوشنما ' زياده پر شوکت ' اور زياده صنعتکار ديکهتا رهتا هے - يهي وجه هے که جب وه عام طور پر ادهر سے گذرتا هے تو بغير کسي خاص توجه کے اپنے خيالات ميں مستغرق چلا جاتا هے :

چوں سيه چشم که بر سرمه فروشاں گذرد !

ليکن اب اس " خون اور لوهے " کے عهد نے اس عمارت پر کچهه ايسا جادو کرديا هے که ايک جامد اور سرد جذبات شخص بهي جب اس طرف سے نکلتا هے تو شاعرانه جذبات کے عالم ميں ايک نظر اس پر ضرور ڈال ليتا هے - يه طلسم سحر کسي حروف کش کے مو قلم کي چند کششيں هيں جو انگريزي رسم الخط کے قاعده سے " ايڈ ميرالٹي اينڈ وار آفس نيوز بيوريو " (قلم اطلاعات نظارت بحريه) پڑهي جاتي هيں !

يوں تو هر سرکاري دفتر کے دروازه پر " نو ايڈ ميشن " (اندر آنے کي اجازت نهيں) کي تختي لگي رهتي هے جو غير متعلق آنے والوں کو روکتي هے ليکن يه پيکر ممانعت جو اس دروازه پر متعين هوتا هے ' اسکي ممانعت کي قلمرو ضرورت اور عدم ضرورت دونوں پر مشتمل هے ' اور ان چند مخصوص اشخاص کے علاوه جو اسٹاف کے ممبر هيں اور کسي شخص کو اندر قدم رکهنے نهيں ديتي !

يه اپنے اداے فرض ميں نهايت متشدد ' بيمغز ' اور همه وقت مستعد هوتا هے - اس کا دل نه کبهي بڑے سے بڑے شخص کے جاه و جلال سے مرعوب هوتا هے ' نه کسي ضعيفه کے اضطرار و اضطراب پر پسيجتا هے ' اور نه هي کسي جميل و دلربا ليڈي کي جهوٹي آرزوئي سے مسحور هوتا هے - گويا اسکے پهلو ميں دل کے بدلے ايک پتهر هے جس پر يه سب کيفيتيں گذر جاتي هيں مگر کوئي اثر نهيں کرتيں ' هر اندر آنے کي اجازت لينے والے کے ليے اسکے پاس صرف ايک هي جواب هوتا هے - يعني " نهيں " !

قديم افسانوں کے طلسمخانے کي طرح اس ممنوع الدخول مقام ميں ايک جماعت کام کرتي رهتي هے جسکے قلم هر وقت ترميم و تنسيخ اور حذف و اضافه ميں مصروف رهتے هيں - اسي جماعت کو " پريس بيوريو " کهتے هيں ' اور اسي کے افسر اعلی مسٹر ايف اي اسمتهه هيں جنهوں نے حال ميں واقعه ٹالمز کے متعلق مسٹر ايسکوئتهه کي زبان ميں " افسوسناک استثناء " کي ذمه داري اپنے اوپر لي تهي -

اس صيغه کا افتتاح جسوقت هوا هے اسوقت اسکے پاس اتنا سامان بهي نه تها جسقدر که لندن ميں ايک دفتر کے سنجيده طور پر کام کرنے کے ليے کافي هوسکتا هے - صرف دو کمرے ديے گئے تهے - وه بهي وه جو ايک زمانه ميں کسي دکان کے کام آتے تهے ! مگر اب بالا خانه کا ايک کمره اور بهي ديديا گيا هے - بالا خانه کے کمره ميں ۴۰ ٹيليفون کے بکس رکهے هوے هيں - اکثر بکس کسي نه کسي اخبار يا خبر رساں ايجنسي کے ساتهه مخصوص هيں - صرف نصف درجن بکس مشترک هيں - نيچے کے دونوں کمرے " ريڈنگ روم " کهلاتے هيں - اور سچ يه هے که آجکل يه دونوں کمرے پورے معني ميں " ريڈنگ روم " هيں !

ان دونوں کمروں ميں گول ميزيں بچهي هوئي هيں جنکے گرد ۴۰ صحافي (جرنلسٹ) بيٹهے رهتے هيں ' اور خبروں کے انتظار کي تعب انگيز و ملول کن گهڑياں تمباکو نوشي کے دهوئيں کے بقعے اڑانے ميں بسر کرديا کرتے هيں -

يه دونوں کمرے هر وقت ان صحافيوں سے بهرے رهتے هيں جو ذوق و شوق ' جوش اضطراب ' اور قصد مسابقت کے باهم آميز جذبات کے ساتهه خبروں کي آمد کا انتظار کرتے رهتے هيں - اس انتظار کي کيفيت کا صحيح اندازه کچهه وهي لوگ کرسکتے هيں جو کبهي اس سے دوچار هوے هيں !

اس انتظار کي يه وجه نهيں که خبريں نهيں آتيں ' بلکه سچ يه هے که جس قدر يه صحافي بيکاري سے اکتا کے کام اور مشغله کے مضطربانه طالب رهتے هيں ' اسيقدر تيسرے کمرے کے ٹيليفون والے هجوم کار سے هر وقت مشغول و منهمک بهي رهتے هيں - ليکن اس پر اسرار کمره ميں جسقدر تار آتے هيں ' ان ميں سے بهت هي تهوڑے هيں جو اشاعت کيليے پريس ميں بهيجے جاتے هيں ' اور گو اب کسيقدر خبروں کي تعداد ميں اضافه کيا گيا هے ' مگر اس اضافه ميں بهي وهي اصلي نسبت محفوظ هے - اسليے يه اضافه ناقابل اعتناء اور بالکل غير محسوس هے -

صحافيوں کا کام صرف يهي نهيں هے که وه يهاں سے اپنے دفتر ميں خبريں ليجايا کريں ' بلکه وه اپنے دفتر سے يهاں خبريں لاتے بهي هيں - مثلاً ڈيلي کرانيکل کو اپنے مراسله نگار خصوصي کا تار يا مراسله ملا ' اسکا ايک سب اڈيٹر مراسله ليے هوے فوراً يهاں آئيگا اور اطلاع ديگا که همارے يهاں يه تار يا يه مراسله آيا هے - کيا هم اسے شائع کرسکتے هيں ؟ اسکے بعد تار يا مراسله احتساب و نقد کے ليے اس طلسم کے اندر مفقود هو جائيگا -

وما اصله تحت الثرى و سمائه
الى النجم فرع لا ينال طويل

اوسکی بنیاد زمین کے طبقۂ زیریں میں قائم ہے اور اوسکی لمبی اور نا ممکن الحصول چوٹی کا ارتفاع ثریا تک پہونچگیا ہے -

ایسی پہاڑوں کی قطاریں بلند نظری، عزم و استقلال، متانت و پختگی اخلاق، استواری قول و قرار پیدا کرسکتی تہیں یا نہیں ؟

اب آپ اپنی نظر کو اور اونچا کیجیے اور عرب کی اوس فضاے جویہ کا مطالعہ کیجیے جسکی ہواے گرم ہمیشہ ایک آتشکدہ تیار رکھتا تھا - وہ رگوں میں گرم خون، اور خون میں سیمابانہ گرم رفتاری پیدا کرسکتا تھا یا نہیں ؟ اب آپ عرب کی ترقی کے فلسفیانہ علل و اسباب کی تلاش میں اس فضاے بسیط سے اور آگے بڑھیے، اور ایک نئے آسمان کو دیکھیے جسکو ابر کی چادر کبھی نصیب نہ ہوئی، جسکا آفتاب ہمیشہ بے نقاب رہا، جسکا ماہتاب کبھی بھی شب ہالہ کی آغوش میں آرام کی نیند نہیں سویا، آپ ان بے پردہ مناظر کو دیکھیے اور فیصلہ کیجیے کہ وہ قلب صافی، نظر روشن، اور دماغ مستنیر پیدا کرسکتے تہے یا نہیں ؟

عرب کے کوہ و بیابان، آفتاب و ماہتاب، ریگ و سراب کا قدرتی اثر صرف زمانۂ جاہلیت ہی کے واقعات سے ظاہر ہو سکتا ہے - خوش قسمتی سے عرب کے قدیم لٹریچر کی زبان خاموش نہیں ہے - وہ ان اخلاق فاضلہ کی بکثرت مثالیں پیش کرسکتا ہے جس نے آج جرمنی کے جغرافیانہ حدود میں نشو و نما حاصل کی ہے - اعتماد علی النفس اور عزم و استقلال کا نمونہ ایک وحشی بدو ایک متمدن جرمن سے اعلی تر قائم کرسکتا تھا :

اذا هم القى بين عينيه عزمه
و نكب عن ذكر العواقب جانبا

ایک صاحب عزم شخص جب عزم کرتا ہے تو صرف اوسیکو سامنے رکھتا ہے، باقی رہی یہ بحث کہ اوسکے انجام و نتائج کیا ہونگے ؟ تو اوس سے وہ بالکل منہہ موڑ لیتا ہے

ولم يستشر في رأيه غير نفسه
ولم يرض الا قائم السيف صاحبا

بجز اپنی ذات کے اپنے معاملات میں کسی سے مشورہ نہیں لیتا، اور بجز تلوار کے قبضے کے کسیکو اپنا رفیق نہ بناتا -
اعتماد علی النفس اور نصرت باہمی کا سب سے بڑا نتیجہ تکثیر نسل اور افزائش آبادی ہے، جرمنی کے متعلق سب سے بڑی بات آج یہ کہی جاتی ہے کہ اسکی نسلی ترقی بے انتہا ہے - مگر ہر جاہلی عرب اپنے قبیلہ کی کثرت پر ناز کرتا تھا :

انى لهم ان يعرفوا الضيم انهم
بنو ناتق كانت كثيرا عيالها

وہ لوگ اس غرور سے ذلت نہیں برداشت کرتے کہ وہ ایک بہت جننے والی ماں کی اولاد ہیں، اور وہ ہر مصیبت میں ایک دوسرے کے شریک ہوجاتے ہیں -

لیکن اس اعتماد علی النفس اور اس غرور و نخوت کے ساتھہ ہر عرب شخصاً اپنے آپکو حقیر بھی سمجھتا تھا، اور جماعت و قوم کے آگے اپنے استقلال راے کو بالکل بہول جاتا تھا :

فلما عصوني كنت منهم وقد ارى
غوايتهم وانني غير مهتد

جب اونلوگوں نے میرا کہنا نہ مانا تو میں خود اونکی راے کا پابند ہوگیا، اگرچہ مجہے اونکی گمراہی صاف صاف نظر آتی تہی اور میں سمجھتا تھا کہ میں اب صحیح راستہ پر نہیں چلتا -

وما انا الا من غزية ان غوت
غويت و ان ترشد غزية ارشد

لیکن میں تو قبیلہ غزیہ میں داخل ہوں، اگر وہ گمراہ ہوگیا تو مجھکو بھی گمراہ ہوجانا چاہیے - اور اگر اوس نے راہ پائی تو میں بھی راہ پاؤنگا - (یعنی میری راے میری جماعت کے ساتھہ ہے)

یہی اخلاقی ایثار نفس تھا جسنے اہل عرب کی گردن کو ایک بلند تر طاقت کے سامنے جھکا دیا تھا، اور یہ طاقت ہمیشہ قائم رکہی جاتی تہی :

اذا سيد منا خلا قام سيد
قؤول لما قال الكرام فعول

جب ہمارا کوئی لیڈر مرجاتا ہے، تو اوسکی جگہ دوسرا سردار کہڑا ہوجاتا ہے، ایسا سردار جو شرفاء کے قول و فعل کا مجموعہ ہوتا ہے - یعنی جسکا قول ہی اسکا فعل ہوتا ہے !

جرمنی کے ترقی کے سلسلہ کی ایک ایک کڑی عرب میں موجود تہی، صرف اس جال کو تمام دنیا میں پہیلا دینا تھا، لیکن اوسوقت دنیا کی سطح سخت ناہموار تہی، راستے نہایت دشوار گذار اور پیچیدہ تہے، منزل پر ہرجگہ نشیب و فراز نظر آتے تہے، اسلیے جب تک دنیا کی سطح ہموار نہ کرلی جاتی، اسکے سرے پہیلاے نہیں جا سکتے تہے - سب سے بڑا کام خود عرب ہی میں ان کڑیوں کو باہم جوڑنا تھا، اور یہ بغیر کسی عظیم الشان انقلاب کے ناممکن تھا -

لیکن اس انقلاب کی تلاش میں ہمکو آفتاب و ماہتاب، اور آسمان و زمین کی سطح سے نگاہ ہٹالینی چاہیے - ہمکو اوسکی جستجو میں عرب کے ریگستانوں میں آوارہ گردی نہیں کرنی چاہیے، ہمکو اوسکے تفحص میں عرب کے کوہستانی سلسلے سے سر ٹکرانا نہیں چاہیے، بلکہ اس حقیقت کو ایک تیرہ و تاریک غار (غار حراء) میں ڈھونڈھنا چاہیے جو خود تو تمام دنیا سے الگ تھا لیکن تمام دنیا کو ایک کرنا چاہتا تھا - وہ خود تیرہ و تاریک تھا لیکن تمام دنیا میں روشنی پہیلانا چاہتا تھا - وہ خود نہایت پیچدار تھا، لیکن تمام دنیا کا بل نکالنا چاہتا تھا ! انا ارسلناك شاهداً و مبشراً و نذيراً و داعياً الى الله باذنه و سراجاً منيراً !

* * *

ایجنٹوں کیلیے کمیشن

ھفتہ وار الہــلال کی ایجنسی نہایت معقول ہے

درخواست دیں

جلدی کیجیے - دعوۃ حق کے اعلی اور
مقاصد اسلامی
کی تبلیغ سے بہتر آج کوئی معاملۂ دینی نہیں ہے ،
اسپر نفع علی مستزاد !

اب اصلی واقعہ دن کی روشنی کی طرح ظاہر ہے - یعنی یہ کہ جرمنی کی طاقت اور سامان کے متعلق پہلے دنیا کے پاس جو اطلاعات سالہا سال سے تھے' وہ آج بھی ویسے ہی صحیح ہیں جیسے کہ آغاز جنگ سے پہلے تھے - جرمنی کے قبضہ میں تمام بلجیم ہے اور وہ پیرس تک بڑھ آئی ہے - وہ روس میں روسیوں سے لڑ رہی ہے اور اسکے حدود کے اندر میلوں بڑھ گئی ہے' اسکی افریقہ کی نو آبادیاں ابھی تک پوری طرح مفتوح نہیں ہوئی ہیں' اور جاپان کی مشہور بحری طاقت دو ماہ میں بھی "کیا چوا" کو نہیں لے سکی ہے - دوسری طرف جرمن قلمرو کی ایک انچ زمین بھی دشمن کے ہاتھ میں نہیں ہے - نتیجہ یہ ہے کہ جرمنی کے حریفوں کے ملک تو جنگ کی وجہ سے زیر و زبر ہوگئے ہیں جیسا کہ بلجیم' فرانس' اور روس کے ایک حصہ کی حالت ہے' مگر خود اسکے یہاں کوئی جنگ نہیں اور اس طرح اس کا داخلی اطمینان اور اندرونی امن تجارت اور اقتصادی حالت بالکل بدستور سابق ہے - وہ اپنے کارخانوں کو فوجی سامان کی تیاری کے لیئے استعمال کر رہے ہیں - وہ توپیں ڈھال رہے ہیں' اور ایک وقت میں سو زیر آب کشتیاں تیار کر رہے ہیں -

اس مقابلہ سے جنگ کے موجودہ نتائج بالکل واضح ہوجاتے ہیں - اوسٹینڈ اور اینٹورپ کی تسخیر سے جرمنی کا پوزیشن قوی اور وزنی ہوگیا ہے اور جو طاقت دوسری طرف سمندر میں اسکے مقابلہ میں ہے اس نے اپنا راستہ بند کر دیا ہے -

بظاہر جرمنی کا نصف کام پورا ہو چکا - وہ بلجیم اور ساحل کی طرف پریشانی سے آزاد ہے اور آیندہ نئی پیشقدمی کریگی: اس نے دریاے شیلڈت میں سرنگیں بچھادی ہیں اور اب اپنے اثر کا پورا زور انگلش چینل پر لگائیگی "

ان سطروں کے لکھنے والے کا کھلا ہوا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ جرمنی غیر مغلوب ہے اور انگریزی شاہنشاہی کی طاقت اسکے حملوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی -

ایک اور مقام پر سقوط اینٹورپ کی تشریح میں انگریزوں کے ساتھ اس اخبار کی روش اور صاف طور پر ظاہر ہوئی ہے - ذیل کے دو مختصر فقرے اس معاندانہ روح کے ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں جو لکھنے والے کے اندر کام کر رہی ہے :

" ایک جرمن سرکاری اطلاعنامہ بیان کرتا ہے کہ جرمن فوج کے اینٹورپ میں داخل ہونے سے پہلے انگریزی اور بیلجین فوج نے شہر خالی کردیا تھا - شروع سے انگریزی فوج نے اپنی حفاظت میں جس دانشمندی کا اظہار کیا ہے اس نے اس امر کو ناگزیر قرار دیا کہ فرار کی، حفاظت و سلامتی کو جنگ کے ناعاقبت اندیشانہ خیال پر ترجیح دینا چاہیے "

انگریزی نقصانات کی طرف اشارہ کرتے ہوے لکھتا ہے :

" مورننگ پوسٹ " کا بیان ہے کہ اینٹورپ میں زخمیوں کی تعداد ۲۰۰ ہے اور یہ کہ لوگ بڑی توپوں کے نہ پہنچنے پر افسوس کرتے تھے - بحری توپیں بھی دیر میں پہنچیں اور نصب نہ کی جاسکیں - تاہم انگریزی فوج کے نقصانات کچھ ہی بیان کیے جائیں مگر - یہ تمامتر صرف توپوں کے اتفاقی برے انتظام ہی کے نتائج ہیں - ورنہ ایسی عاقبت اندیش اور دانشمند فوج جس نے ہمیشہ مراجعت کو جنگ پر ترجیح دی ہو یقیناً محفوظ رہتی "

آخری الفاظ کی تشریح فضول ہے - ہم محفوظ طور پر یہ کہسکتے ہیں کہ ایک ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ہے' جو گورمنٹ ایک انگریزی رعیت کو انگریزی سپاہیوں اور ملاحوں کے متعلق اس قسم کے بد اندیشانہ اشارات شایع کرنے دیتی ہے - وہ تسامح کی بہت ہی غیر جرمن روح رکھنے کی مدعی ہوسکتی ہے -

الہلال

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری

ہندوستان اور پرو جرمنزم !

> و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ ' قل موتوا بغیظکم ' ان اللہ علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنة تسوٴہم' و ان تصبکم سیئة یفرحوا بہا' وان تصبروا و تتقوا لا یضرکم کیدہم شیئا - ان اللہ بما یعملون محیط !
> (۳ : ۱۱۹)

حسد تہمت آزادی سروم بگداخت
کین مرادیست کہ بر تہمت آن ہم حسدست !

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ پایونیر الہ آباد کے صفحوں پر گورنمنٹ کو راے دی گئی تھی کہ وہ نہ تو ہندوستانی آبادی کی وفاداری پر اعتماد کرے اور نہ ہندوستانی فوج کی شجاعت پر - کیونکہ اسکے عقیدے میں پہلی چیز صرف ایک درجن وقت شناس آدمیوں کی مصنوعی اور سازشی کارستانی ہے' اور دوسری شے کا اگر کوئی وجود ہوتا تو انگریزی حکومت ہندوستان میں نہ ہوتی !

ایسی رائیں ہمیشہ دی گئی ہیں' اور بدقسمتی سے ہندوستان میں گورنمنٹ اور رعایا کے مسئلہ کا تصفیہ اسقدر مشکل نہیں ہے جسقدر اینگلو انڈین جماعت اور پبلک کا سوال ہمیشہ سے لاینحل رہا ہے - تاہم اسکی توقع تو ہم میں سے کسی شخص کو بھی نہ تھی کہ عین اس وقت جبکہ ہندوستانی " وفاداری " کی جنس سب سے زیادہ قیمتی ہوگی' وہی لوگ اسکے وجود سے انکار کرینگے جنکو سب سے زیادہ اسکی ضرورت ہے : یخربون بیوتہم بایدیہم !

با ایں ہمہ انکار کیا گیا' اور اعتماد اور صفائی کے قلعہ پر جبکہ وہ سب کے خیال میں مستحکم تھا' شک اور شرارت کی پہلی گولی چلائی گئی - شرارت کا پہلا قدم خواہ میدان جنگ کی طرف اٹھایا جاے یا کاغذ کے صفحوں پر' مگر بہرحال شرارت ہے - بدی کی نسل کا رشتہ خون سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور کتاب پیدایش میں لکھا ہے کہ برائی کا گھرانا جہاں کہیں بھی آباد ہو' اسے باغ عدن ہی کی پہلی برائی کی نسل سمجھنا چاہیے -

پس فساد کا یہ پہلا قدم جو ہمارے سامنے نمایاں ہوا' اگرچہ اپنے خون کے رشتے میں بالکل بے تعلق ہو' لیکن اخلاق کے رشتے سے اسی " جرمن اخلاق " کی ایک چھوٹی قسم کی نسل تھی' جسکی نسبت ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ سفینۂ امن پر خون کا پہلا چھینٹا اسی کے گھرانے سے اچھل کر پڑا' اور اسنے تمام یورپ کو رنگین کردیا !

یہ ایک حقیقی " جرمنزم " ہے جو برلن کی طرح الہ آباد میں بھی موجود ہے' اور جو ہندوستان کے امن اور اعتماد کو بالکل اسی طرح چیلنج دیتا ہے جس طرح برلن کا جنگی اخلاق یورپ کے امن کو - البتہ پہلے کا دائرۂ عمل اتنا وسیع ہے کہ دنیا کے دو صد سالہ تمدن کو برباد کر رہا ہے' لیکن دوسرا صرف بر اعظم ہند کے

کام کا هجوم خواه کتنا هي هو اور سوالات کي کثرت چاهے جسقدر بهي هوجاے' مگر بهرحال جواب همیشه جلد' شایسته' اور تلطف آمیز پیرایه میں آئیگا - عموماً ممانعت' گاه گاه ترمیم' اور کمتر بجنسه اشاعت کي اجازت دیجاتي هے - اگر شدت کے ساتهه ممانعت مقصود هوئي تو جواب میں "شائع نهونا چاهیے" کہا جاتا هے - ورنه اکثر حالتوں میں معمولي جواب "اسکي تصدیق نہیں کیجاسکتي" ممانعت کے لیے کافي سمجها جاتا هے -

اس بر اعظم (یورپ) میں پریس ایک قاهرانه و فرمانروایانه طاقت هے - اسي لیے جب کبهي وہ متحدہ طور پر کوئي آواز بلند کرتا هے تو وزارتوں اور حکومتوں تک کو اسکے آگے سر تسلیم خم کردینا پڑتا هے - مگر انگریزي پریس کي گذشته تاریخ اور حریت قلم کو دیکهتے هوے اوسکي موجوده بے بسي نهایت هي دردناک اور تعجب انگیز هے -

موجوده عهد کي هر جنگ میں خبریں محتسب کي سرخ پنسل کي زیر مشق رهي هیں' اور کتنے هي واقعات هیں جن کے چهرے کو "مصلحت جنگ" نے اپني چادر اخفا سے بالکل چهپادیا هے' یا کم از کم اسکے خط و خال کو مسخ کردیا هے - تاهم جس طرح آجکل پریس اصلي حقیقت سے بیخبر هے - یا جسقدر اسے معلوم بهي هوتا هے اسکے اخفا پر مجبور کیا جاتا هے' اسکي نظیر تاریخ میں نہیں ملسکتي -

غالباً موجوده جنگ کي تاریخ کے اندر اصلي خبروں کے جلد سے جلد شائع کرنے اور اخباروں کي اولیت و تقدم اور مراسله نگاروں کي مسابقت و منافست کا کوئي باب نه هوگا' اور دنیا دیکهلیگي که اس مرتبه مراسله نگاروں کي نطاقت و طباعي کسقدر کند اور معطل رهي هے ؟

اس دفتر کا ایک محتسب اسوقت ایک ایڈیٹر سے کہیں بالاتر طاقت رکهتا هے - جسوقت سے که اخبار ایجاد هوا هے' آجتک کسي شخص نے بهي "سرخ پنسل" کا استعمال اس سے زیاده قاهرانه اور مختارانه نہیں کیا هوگا - اس قدرت و اختیار کا اندازه کیجیے که لندن کے ایک روزانه اخبار مثلاً ٹائمز' ڈیلي میل' ڈیلي کرانیکل یا ڈیلي نیوز کے پاس میدان جنگ سے آئي هوئي "گرما گرم" خبر موجود هے - اسکو یقین هے که اگر وه اس خبر کو شائع کردے تو اسکي لاکهوں کاپیاں فوراً فروخت هوجائیں' اسکے ساتهه هي اسکي اولیت کي فهرست میں بهي ایک نیا اضافه هوجاے' با ایں همه اس دفتر سے اسے جواب ملتا هے که "یه خبر شائع نه هوني چاهیے" اور اسطرح وه قوت قاهره' جو وزیر اعظم کے هر فیصله کو بهي جرح و سوال کے بغیر تسلیم کرنے کیلیے تیار نہیں هوتي' اس حکم ناطق کے آگے مُهر بلب هوجاتي هے' اور اپني اس متاع گرامي کو چاک کرکے ردي کي ٹوکري میں ڈالدیتي هے !

ترجمه تفسیر کبیر اردو

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کي تفسیر جس مرجه کي کتاب هے' اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج یه تفسیر موجود نه هوتي تو صدها مباحث و مطالب عالیه تهے جو همارے معلومات سے بالکلّ مفقود هوجاتے -

پچهلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تها' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کي راے هے که "وه نهایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمه هے"

لکهائي اور چهپائي بهي بهترین درجه کي هے - جلد اول کے کچهه نسخے دفتر الهلال میں بغرض فروخت موجود هیں پهلے قیمت دو روپیه تهي اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه کردي گئي هے -

درخواستیں : منیجر الهلال - کلکته کے نام هوں -

کواسک

بري طاقت میں کئي حیثیت سے یورپ کے اندر دو سلطنتیں سب سے زیاده قوي تسلیم کي جاتي هیں - جرمني اور روس - مگر کیا عجیب بات هے که ان دونوں سلطنتوں کي سپاه میں جو فوج سب سے زیاده بهادر' جري' جانباز' خون آشام' جنگجو' معرکه آرا' سرخیل لشکر' اور راس الجیش سمجهے جاتے هیں' انکے نام خالص اسلامي هیں' اور اس طرح دنیا کے دماغ میں اسلام کي سطوت ماضي اور جلال و استیلاء گذشته کي یاد همیشه تازه کرتے رهتے هیں -

کسي گذشته نمبر میں هم لکهه چکے هیں که جرمن سپاه کے بهترین رساله کا نام "الن" ایک ترکي نژاد کلمه هے - آج هم بتانا چاهتے هیں که جرمني کے حریف سطوت و قوت یعني روسي سپاه کے ممتاز ترین حصه کا نام بهي ترکي هي کے ایک لفظ کي معرف و مسخ شده شکل هے' جسکے مٹے هوے خط و خال تهوڑے سے غور و فکر کے بعد پہچان لیے جاتے هیں:- "کواسک" جو اس مقاله کا عنوان هے' لفظ "قزاق" کي متفرنج شکل هے - یه لفظ یورپ میں اسوقت روشناس هوا جب آل عثمان کي تیغ بے پناه یورپ کے سر پر هروقت چمکتي رهتي تهي' اسکي خون آشامیوں سے تمام یورپ لرزاں و ترساں تها' اور رعب و خوف کے استیلاء عام کا یه عالم تها که روس میں جب بچے اپني ماؤں کو دق کیا کرتے تهے تو وه ڈرانے کیلیے اسقدر کہدینا کافي سمجهتي تهیں که "میں ترک کو بلاتي هوں" کیونکه اسکے بعد بچه خواه سوے یا نه سوے مگر فوراً آنکهیں ضرور بند کرلیتا تها !

"قزاق" یا اسکي معرف شکل "کواسک" ابتدا میں صرف ان لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تها جنکو حکومت کي طرف سے چند مخصوص حقوق حاصل هوتے تهے' اور ان کے معاوضه میں انکا فرض تها که جب کبهي حکومت کو انکي ضرورت پیش آے اور طلب کیے جائیں' تو فوراً حاضر هو جائیں -

یه لوگ اسوقت تک با قاعده سپاهي نه تهے اور نه سپه گري

الهلال اور پایونیر

۲ - نومبر کی اشاعت میں مندرجہ ذیل لیڈنگ ارٹیکل پایونیر نے شائع کیا ہے :

کلکتہ میں پرو جرمنزم

"الهلال ایک ہفتہ وار مصور اخبار ہے جو کلکتہ سے اردو زبان میں شایع ہوتا ہے اور اسکو دہلی کا ایک مسلمان ایڈٹ کرتا ہے - اسکی اشاعت اس صوبہ (صوبہ متحدہ) اور غالبا ہندوستان کے اور حصوں میں بہت ہے - آغاز جنگ کے وقت سے اسکی روش ایسی حیرت انگیز طور پر "پرو جرمن" رہی ہے کہ جو لوگ اخبارات پڑھتے رہتے ہیں انکے لیے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ کیونکر گورنمنٹ اب تک اسکی تحریروں کو برداشت کرتی رہی -

غالبا اسکی وجہ یہ ہے کہ اس اخبار کی طرف کلکتہ میں بہت ہی کم یا بالکل توجہ نہیں کی جاتی ہے کیونکہ وہ اردو میں شایع ہوتا ہے، اور اسمیں تو ذرا بھی شک نہیں کہ یہ من جملہ ان اسباب کے ہے جنکی وجہ سے اسکے ایڈیٹر نے اسکے مقام اشاعت کے لیے کلکتہ کو منتخب کیا ہے -

ایک اور سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسکے سب سے زیادہ شرارت انگیزانہ مضامین کا اسلوب کنایہ آمیز، مخفی استہزاء، پوشیدہ تمسخر، اور اشارات سے لبریز ہوتا ہے، جنمیں سے اکثر کا یہ حال ہے کہ جب انکا ترجمہ انگریزی میں کیا جاتا ہے تو یا تو انکا اثر غائب ہوجاتا ہے یا وہ اثر کارگر نہیں ہوتا، اور غالباً یہ تو ہوتا نہیں کہ بہت سے یوروپین عہدہ دار خود اصل اخبار پڑھتے ہوں -

آغاز جنگ کے وقت اس اخبار میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں اٹلی کو انگلستان سے جو اعانت ملی ہے، اسکے شکریہ میں وہ اسوقت ناطرفدار ہے -

جس زمانہ میں کہ جرمن پیرس کی طرف پیشقدمی کر رہے تھے، اس تمام مدت میں جرمن پیشقدمی کی مقاومت پر مذاق کا سیلاب بہایا جا رہا تھا، اور سقوط پیرس ایک قطعی یقین کی حیثیت سے پیش کیا جاتا تھا -

اسکا ایڈیٹر جو قران کے اقتباس کرنے کا بڑا شائق ہے، اسنے قران کی وہ مشہور آیت اقتباس کی تھی، جسمیں مکڑی کے جالے کے کمزور ہونے کا ذکر ہے -

جونہی یہ نظر آیا کہ جرمن پیرس کا محاصرہ نہیں کرنے والے ہیں تو اس واقعہ کو ایک پالیسی اور مصلحت قرار دینے کیلیے ہر قسم کے وجوہ پیش کیے گئے، اور جب انکی واپسی کم تیز رفتار ہوگئی تو اس واقعہ پر زور دیا گیا کہ وہ اب تک پیرس سے بالکل قریب ہیں - ایمڈن کی کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایہ تیار کیا گیا اور آسٹریا کی ہزیمتوں کا ذکر نہیں کیا گیا، مگر جب کبھی روس کی فتوحات کا بالکل انکار نہیں کیا جاسکا تو برابر اسکا مذاق اڑایا گیا اور اسے کم کرکے دکھایا گیا

انگریزی بحری فتوحات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا اور تصویریں شائع کی گئیں جنکا کھلا ہوا مقصد پبلک کے دل پر اس خیال کا نقش کرنا تھا کہ جرمن بیڑا بہت بڑا اور طاقتور ہے - کبھی کسی ایسے امر کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا جو ذرا بھی جرمنی کے خلاف تھا -

۷ - اکتوبر کی اشاعت کے بعد یہ اخبار ۱۵ دن تک نہیں نکلا اور بہت سے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وہ بند کردیا گیا ہے - خصوصاً اسلیے کہ اس کی اشاعت میں جنگ کی خبریں بغیر معمولی تنقید کے شائع کی گئی تھیں - تاہم اب ۱۲ - اکتوبر کو اسکا ڈبل نمبر مضمون تشریح کے نکلا ہے کہ کمپوزیٹروں کی اسٹرائک اسکی ۱۴ کی اشاعت کے شائع ہونے سے مانع ہوئی - اس نمبر میں ایڈیٹر جرمنی کی تعریف اور انگریزوں کی تحقیر و استہزاء میں پہلے سے بھی بہت آگے بڑھ گیا - بلجیم کے ساتھ ایڈیٹر کی روش کا فیصلہ بلجین سپاہیوں کی ایک تصویر سے ہو سکتا ہے جو چند درختوں کے نیچے آرام کر رہے ہیں اور جسکے نیچے یہ الفاظ ہیں "یہ آرام کی آخری ساعتیں ہیں جو ان بد قسمتوں کو نصیب ہوئیں" اس کے بعد قران کا اقتباس ہے : "یہ خدا نہیں جو انکے ساتھ برائی کرتا ہے بلکہ وہ خود اپنے ساتھ برائی کرتے ہیں"

ایک طویل ایڈیٹوریل مضمون میں موجودہ جنگ کے متعلق یہ فقرے ہیں :

"موجودہ جنگ کی تاریخ میں انٹورپ کے قلعوں کو یہ تاریخی امتیاز حاصل ہے کہ ملیٹری سائنس (فن جنگ) نے انکے بد قسمت انجام کی طرح انکا ساتھ نہیں چھوڑ دیا ہے، اور بظاہر اسوقت تک ان کے استحکامات میں لیژ اور نامور کی طرح کوئی عیب یا خامی نہیں نکالی گئی ہے - اگرچہ وہ فتح ہوگئے ہیں مگر انکی طاقت اور پناہ بخشی کے حقائق ہنوز غیر مفتوح ہیں - اور غیر منقطع طور پر انکے عیوب اور نقائص کا راگ گانے کے بدلے حملہ آور کی طاقت کا اعتراف کیا گیا ہے اور سب سے پہلی مرتبہ صداقت اور حقیقت کے ساتھ مہربان توجہ کی گئی ہے - الحمد للہ کہ جو قوت نقد پہلے بد قسمت مفتوح قلعوں کے عیوب نکالنے میں صرف کی جاتی تھی، اب اس کا ایک حصہ جرمن کے عجیب و غریب توپخانوں کے انکشاف میں استعمال کیا گیا ہے اور یہ تحقیق کیا گیا ہے کہ یہ نتائج عجیبہ جرمنی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسکی قلعہ پاش توپوں کی وجہ سے ہیں جنکا قطر ۳۷ سینٹیمیٹر کا ہے اور جو ۳۰ من کے گولے پھینکتی ہیں (یہاں پر ایک فارسی اقتباس ہے : ہم کو گھانس کے اس کمزور پتلے سے ایسی امید نہ تھی) یہ اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی مدد انٹورپ کو بھیجی گئی جو گئی اور اس نے امید کی خوشی میں باشندوں کو دو شبیں گزارنے دیں -

انکی آمد کا استقبال جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا، اور گرجوں میں حمد و شکر کے ترانے گائے گئے - تاہم اس قیمتی اعانت نے بد بخت بلجیم کو کوئی فائدہ نہ بخشا، اور مختلف مصائب حوادث کی وجہ سے انگریزی بہادری کو ان فوجی مناقب اور عسکری فضائل کی نمایش کا موقع نہیں ملا جو بارہا فرانس کے میدانوں میں ظاہر ہوئی ہیں - تاہم انہوں نے نہایت دانشمندی کے ساتھ اپنے بیشتر حصہ کو تباہی سے بچالیا اور انٹورپ سے بھاگنے والوں کے ہمراہ اوستینڈ اور ہوالینڈ آگئے"

اس ایڈیٹوریل کے آخر میں نتائج جنگ کا حسب ذیل خلاصہ نکالا گیا ہے :

جرمنی کے قبضہ میں تمام بلجیم ہے اور اس نے اپنے داہنے بازو کو پیرس کی سرحدوں تک پھیلا دیا ہے - تمام بلجیم اور فرانس کی بیرونی سرحد دشمن سے پاک ہوگئی ہے، اور انہوں نے اپنے خطوط مدافعت اور فوجی مراکز بغیر خلل اندازی کے مضبوط کر لیے ہیں - انہوں نے حسب دلخواہ وسیع خندقیں ایسے وقت میں تیار کر لی ہیں جبکہ دشمن کی ایک گولی نے بھی انہیں تیار رکھنے کے لیے مہلت نہ دی اور جب جرمنی وہ سب کچھ کر چکے جو کرنا چاہتے تھے، تو انکی آگے بڑھی ہوئی فوج باقاعدہ پیچھے ہٹی اور ایک مضبوط مقام پر آکے ٹھہر گئی -

اگر ان خیالات اور غلط فہمیوں کا ایک عشر بھی صحیح تسلیم کرلیا جائے جو جرمنی کی طاقت، اسکے اسلحہ، اسکے ساز و سامان، اسکے طریق حملہ و اقدام، اسکے انتظامات، اور ہر قسم کی رسد رسانی کے متعلق مشہور کی گئی ہیں، تو انکی وجہ سے میدانی جنگ کے واقعات کا قطعی انکار کرنا پڑتا -

انکا فن اور پیشہ تھا - لیکن اس وقت بھی "قزاق" یا "کواسک" انھی معنوں میں استعمال کیا گیا تھا جو معنی اس لفظ کے خود ترکی میں ھیں در اصل یہ غارتگروں اور لٹیروں کی ایک جماعت تھی ' جنکو حکومت نے سرزنش و سرکوبی کے بدلے اپنے آیندہ فوائد و منافع کے لحاظ سے مخصوص حقوق و امتیازات عطا کردیے تھے -

لیکن سولھویں صدی کے وسط میں انکی حالت بدلچکی تھی - اب وہ محض قزاقوں کی ایک جماعت نہ تھے جو غیر موقت طور پر شاھی سپاہ میں فوجی خدمت انجام دیا کرتے تھے - بلکہ پیٹر اعظم کے عہد میں (۱۶۷۲ - ۱۷۷۵) میں وہ روسی فوج کی اصلی کالنات یا عماد جیش تھے -

یہ وہ وقت نہ تھا جبکہ آج کی طرح سرزمین تاتار رجال تیغ و جنگ کے پیدا کرنے سے عقیم ھوگئی تھی ' بلکہ اسوقت تو اسکا ایک ایک ذرہ ریگ اپنے اندر سے ایک "خان اعظم" پیدا کرتا تھا جس کی صاعقۂ ھلاکت شمشیر سے تمام روس زیر و زبر رھتا تھا - اسوقت جنوبی روس خوانین تاتار کا ایک دائمی جولانگاہ تھا - تاتاری یلغاروں اور یورشوں سے اسکی سرزمین ھمیشہ موت و ھلاکت کا منظر خونین بنی رھتی تھی اور کوئی روسی اپنے گھر میں پیر پھیلا کر طمانیت و جمعیت کی نیند نہیں سو سکتا تھا -

ان تاتاری حملوں کی مدافعت کے لیے جو لوگ بھیجے جاتے تھے وہ بھی "کواسک" تھے - قوموں کے اخلاق و صفات میں (خواہ وہ اچھے ھوں یا برے) طول عمل اور استمرار کار کو بڑا دخل ھے - ممکن ھے کہ ایک قوم اپنی جغرافی اور نسلی حیثیت سے جنگجو اور بہادر نہ ھو ' لیکن اگر وہ دشمن کے نرغے میں ھروقت گھری رھتی ھے ' اور ھمیشہ اسے تیغ و تفنگ سے کام لیتے رھنا پڑتا ھے تو یہی مقاتلت و مجادلت اسے جنگجو ' بہادر ' اور جانباز بنا دیتی ھے - یہ بالکل ایسا ھی ھے جس طرح ایک قوم جغرافی ' نسلی ' اور روایتی حیثیت سے خالص جنگی و عسکری ھو ' لیکن وہ عرصہ تک فوجی زندگی سے علحدہ ھے اور اسکی عسکریت و جنگ آرائی بالکل نابود ھو جاے -

غرض خوانین تاتار کے ساتھہ مسلسل برسر پیکار رھنے سے کواسکوں میں جدال و قتال کا ایک عجیب و غریب مادہ پیدا ھوگیا - اور وہ کہ انکے لیے ایک زمانے میں معرکہ آرائی ایک ھنگامی امر تھا اب ایک عادت مستمرہ و جاریہ ھوگئی -

* * *

کواسکوں کا بیشتر حصہ دریاے نیپر ' دریاے ولگا ' اور دریاے ڈین کے سواحل پر آباد ھے -- موخر الذکر دریا اور شمال کو اکیھیا کے کواسک روسی فوج کے گل سر سبد سمجھے جاتے ھیں - اسی طرح دریاے ڈین کے کواسکوں کی بھی دھوم تمام روسی شاھنشاھی میں مچی ھوئی ھے -

تمام کواسک دس مختلف قلعوں میں منقسم ھیں جنکو وہ اپنی زبان میں "وائسکو" کہتے ھیں - ان قلعوں کے نام یہ ھیں: ایل ' ٹیریک ' ڈان ' کوبان ' آستر خان ' نیبرگ ' سائبیرین ' سیمی ولشینکس ' اسوری ' ناموو -

ھر وائسکو مختلف "استینٹ سا" میں منقسم ھوتا ھے "استینٹ سا" کو ھمارے یہاں کے گاوں کے قائمقام سمجھیے -

ھر استینٹ سا یا گاوں میں ایک کمیٹی ھوتی ھے - یہ ایک شیخ القریہ (جسکو وہ اپنی زبان میں "اٹیمن" کہتے ھیں) اور ججوں کو منتخب کرتی ھے جو داخلی معاملات کا فیصلہ کرتے ھیں -

مختلف وائسکوس میں حسب اقتضاء حال و ضرورت مختلف قسم کے انتظامات ھیں ' مگر اس امر کا ضرور خیال رکھا جاتا ھے کہ اصول اور معاملات عمومی میں اتحاد و معاونت کا سر رشتہ ھاتھہ سے نہ جانے پاے - اسکے لیے ایک مرکزی جماعت ھے جسمیں دسوں وائسکو کے مبعوث و وکلاء شریک ھیں - اس مرکزی جماعت کا دفتر سینٹ پیٹرسبرگ کے دفتر جنگ میں ھے -

کاسکوں میں اور بہت سے قدیم آداب و رسوم کی طرح حکومت کے ساتھہ تعلق کی نوعیت قدیم بھی بدستور محفوظ ھے -

اسوقت تک انکے پاس زمینیں معافی کی ھیں جنکا کوئی لگان نہیں دینا پڑتا اور اس معافی کے معاوضہ میں وہ حکومت کی فوجی خدمت کیا کرتے ھیں - انکے لیے فوجی خدمت لازمی ھے - ھر ۱۸ سال کے لڑکے کو فوج میں داخل ھو جانا چاھیے - مدت خدمت ۲۰ سال ھے -

(باقی آیندہ)

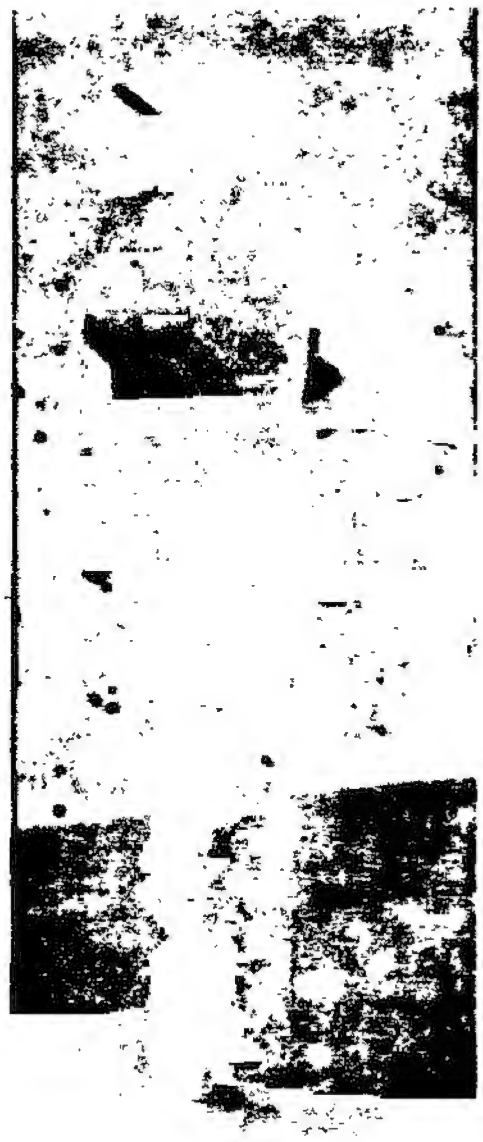

سب سے بڑے دشمن هوجاتے هیں' اور هندوستان کي قانوني حکومت کي برکتوں میں اسکي اصلي آبادي کا کوئي حصه تسلیم نہیں کرتے - انکے نزدیک دنیا کي کارفرما طاقت غضب اور غصه ہے نه که محبت اور انصاف' اور حق و راستي کي حقیقت خود حق و راستي میں نہیں ہے جیسا که دنیا نے همیشه سمجها' بلکه جماعت کے نسلي و قومي امتیاز یا حاکم و محکومي کي تفریق میں جیسا که انہوں نے اپنا دستور العمل قرار دیا :

ولهم اعمال من دون ذالک هم لها عاملون !

افسوس که وہ مسیح کے قول کي یکسر تغلیط و تکفیر هیں جو کہتا ہے که " تو دوسروں کے ساتهه وهي کر' جو تو چاهتا ہے که وہ تیرے ساتهه کریں" (متي ۷ : ۱۲)

اس گروہ کے بے پردہ نظارہ کیلیے سب سے زیادہ مکمل منظر یہي مضمون ہے جو جنگ یورپ کے متعلق هر اس بیان اور راے کو " جرمنزم " کا خطرناک جرم سمجهتا ہے' جو خود اسکے لیے اور هر انگریز اخبار نویس کیلیے بالکل بے خطر بلکه ایک قابل ستایش " سلافي عبادت " ہے ! فانظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا !

با ایں همه هم ایسے تعجب کرنے والونکو بتلا سکتے هیں که وہ اپنے تئیں تعجب اور تحیر کي کرب و شدائد میں بے فائدہ هلاک نه کریں' اور اپنے دماغ کو تسلي دیں که دنیا میں کبهي کبهي تعجب انگیز اور خلاف توقع واقعات بهي هوا کرتے هیں' اور انسان کو صرف اپني آرزوں هی کا عادي نه رهنا چاهیے - وہ خدا جو سچ کو دوست رکهتا اور راست بازوں کا همیشه سے حامی ہے' اور جسکي محیط و لا زوال طاقتوں کا اعتراف اب ان مہذب انسانوں کو بهي غالباً گوارا هوگیا هوگا جنکي مادہ پرستي کے گهمنڈ کو موجودہ جنگ کے انقلاب انگیز ظهور نے شکست دي ہے' یقیناً اسکي بهي طاقت رکهتا ہے که جب تک وہ چاہے اور ضرورت دیکهے' اپني راست بازي کو انساني ادعا و عزائم کي قلي هوئي مصیبتوں سے بے پروا رکهے - اس نے اپني اس طاقت کے بڑے اور چهوٹے هر طرح کے مظاهر دکهلاے هیں' اور الحمد لله که هم ایسا اعتقاد رکهنے کي سب سے زیادہ قوي فطرة اپنے اندر رکهتے هیں' کیونکه همیں تعلیم دي گئي ہے که :

ما یفتح الله للناس من رحمة فلا ممسک لها ' و مایمسک فلا مرسل له من بعدہ ' و هو العزیز الحکیم (۳۵ : ۲.)	جس رحمت کا دروازہ خدا اپنے بندوں پر کهولدے' اسے کوئي بند نہیں کرسکتا ' اور اگر وہ بند کردے تو کوئي نہیں جو اسے کهول سکے - وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے ' اور اسکے کام حکمت سے خالي نہیں !

(الهـلال کا طلسم)

اسکے بعد هوشیار مضمون نگار نے ساري کوشش اس میں صرف کي ہے که الهلال کے مسئله کو گورنمنٹ کے لیے ایک " پر اسرار طلسم " ثابت کرے جسکے چاروں طرف کنایہ آمیز اسلوب' مخفي استهزاء ' اور پوشیدہ اشارات کي آهني دیواریں کهڑي کردي گئي هیں' اور جن کو آج تک گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ بنگال کے آزمودہ اسلحۂ احتساب و نگراني مسخر نه کرسکے' مگر انکو فتح کرنے کي تاریخي عظمت سب سے پہلے " پایونیر اعظم " کے افتتاحیه نگار قلم کو حاصل هوئي ہے !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

في الحقیقت یه معامله نہایت عجیب ہے ' اور اس شاندار بزالي کو جس کي همارے سامنے اس بے فکري کے ساتهه نمایش کي گئي ہے ' اگر غارت نه کیا جاے تو ایک عمدہ بلتصابي کي کہاني موجودہ جنگ کے ضمن میں باقي رهجائیگي - بلجیم کے قلعوں کے استحکام پر تمام دنیا کو اعتماد تها اور خود شاہ بلجیم انتورپ کي مضبوطي پر اس قدر مطمئن تها که اس نے دشمن کو ایک طرح کا چیلنج دیدیا تها - با ایں همه فن جنگ کي جدید ترین ایجادات اسقدر خوفناک هیں که تهوڑے هي عرصه کے بعد انهیں مجبور هوجانا پڑا' اور آخر تک مقاومت نه کرسکے -

جس عہد تسخیر و سقوط میں یه حال ان استحکامات کا هو جنهیں اپني نه بسبه ادعا تها' تو یه بالکل ظاهر ہے که الهلال کے مزعومه " طلسم " کے متعلق کیا امید کي جاسکتي تهي جس نے آجتک اپنے استحکامات کے متعلق کوئي دعوا نہیں کیا ' اور جو ابتدا سے بالکل " اوپن پورٹ " ہے ؟ باوجود اس اختلاف حالت کے وہ کامل تین ماہ تک مسخر نه هوسکا - اگر في الحقیقت ایسا هي هو تو یه بلا شبه بڑي هي عجیب بات ہے' اور فاتح اور مفتوح دونوں کو اسکے فخر و ناز میں مساویانه حصه دینا چاهیے !

لیکن هم نہیں سمجهتے که قلم کا یه مدعي فاتح اپني فتوحات کو کیونکر قائم رکهه سکیگا جبکه دنیا کو معلوم هوگا که الهـلال کے جس پر اسرار " پرو جرمنزم " کے افشاء کا اسے دعوا ہے' وہ کبهي بهي راز نه تها - اور اگر راز تها تو ایک ایسا عجیب راز جسکے ایک ایک گوشے اور ایک ایک چپے کے متعلق گورنمنٹ کے تمام صیغه هاے احتساب اپنے گهر کي طرح واقفیت رکهتے هیں' اور زیادہ سے زیادہ خرچ و اهتمام کے ساتهه ایک سرکاري انتظام جو انڈیا میں هو سکتا ہے' اسکے لیے کیا جاچکا ہے !

(مقام اشاعت)

الهـلال کے مقام اشاعت کو بهي مضمون نگار ایک پیشتر سے قرار دي هوئي تدبیر قرار دیتا ہے' اور اسطرح گویا اپني اس حسرت کو ضبط نہیں کرسکا ہے که کاش الهلال " اله آباد " یا " نیني تال " سے شائع هوتا ! لیجعل الله ذالک حسرة في قلوبهم ! لیکن هم نہیں سمجهتے که دو چیزوں میں سے کسي ایک بہتر چیز کا انتخاب کیوں جرم سمجها جاے ؟ هم بغیر کسي تامل کے اعتراف کرنے کیلیے طیار هیں که الحمد لله' همارا قیام ابتدا سے کلکته میں رها' اور اسلیے هم نے کلکته هي سے الهـلال جاري کیا - پنجاب اور " مشہور " یوپي کي سرزمین کي جگه هم ایک ایسي گورنمنٹ کے زیر حکومت رهنے کیلیے یقیناً قدرتي اسباب کے ممنون هیں جو هندوستان بهر میں سب سے زیادہ آزادي پسند' قانون دوست' عاقبت اندیش' اور فرضي خطروں سے زیادہ مخوف رهنے والي نہیں ہے' اور هم سمجهتے هیں که غالباً گورنمنٹ بنگال کے متعلق ایسي راے رکهنا پایونیر کے نزدیک بهي " پرو جرمنزم " کے اعمال میں داخل نهوگا !

همارا ایسا یقین واقعات پر مبني ہے اور اسکے لیے بہت هي قریبي مثال هم نے یاد رکهي ہے - هم خوش هیں که همارا موجودہ وطن بنگال ہے جہاں " لشکر پور " کي مساجد کا واقعه پیش آیا' نه که صوبجات متحدہ جو مسجد " کانپور " کے افسوسناک حادثه کیلیے همیشه یادگار رهیگا - هزایکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي گورنمنٹ کے سامنے " لشکر پور " کا معامله ٹهیک ٹهیک اسي طرح پیش آیا تها جسطرح هز آنر سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ کے سامنے مچهلي بازار کانپور کا واقعه ' لیکن صرف اسي ایک واقعه سے دونوں گورنمنٹوں کے اصول حکومت کا فرق سمجها جا سکتا ہے که' جبکه مسلمانان کانپور کي حادثه سے پہلے تمام کوششیں بیکار ثابت هوئیں تو کلکته کے مسلمانوں کي صرف ایک عرضداشت پر اسکا دانشمند حاکم آمادۂ کار هوگیا ' اور اس نے به نفس خود موقعه پر پهونچکر تمام خطروں اور خدشوں سے لشکر پور کي سرزمین پاک کردي :

یزید سلیم و الا عز ابن حاتم !

صرف پنجاہ سالہ اعتماد و امن کی غارتگری پر قائم ہے' اور کہتا ہے کہ جرمن اولوالعزمیوں کي بہوک کیلیے ہندوستان میں اتني غذا بہي بس کرتي ہے !

لیکن اس عہد عجائب کي عجیب عجیب باتوں میں سے ایک تعجب انگیز واقعہ یہ بہي ہے کہ جرمن اخلاق کے اس ہندوستاني مرکز کو حال میں ایک دوسرے " جرمنزم " کي بہي خبر ملي ہے جو اسکے خیال کے مطابق کلکتہ میں موجود ہے' اور ۲ - نومبر کے لیڈنگ آرٹیکل میں اسپر روشني ڈالی گئی ہے - اس مضمون کي سب سے زیادہ سنجیدہ ظرافت یہ ہے کہ اسمیں اول سے لیکر آخر تک " جرمنزم " کا ذکر اسطرح غیرونکي طرح لیا گیا ہے گویا مفسدانہ اقدام کي اس خوفناک نسل سے خود اسکا کوئي رشتہ نہیں ' اور وہ بالکل ایک اجنبي اور غیر آدمي کي طرح " جرمنزم " کا لفظ زبان سے نکال رہا ہے ! اور پہر اس سے بہي بڑھکر لطیفہ یہ ہے کہ اپنے اس صریح مذاق پر پورے مضمون میں کہیں بہي نہیں مسکراتا !

(پایونیر اور الہلال)

ہمارا اشارہ " پاینیر " کے اس لیڈنگ ارٹیکل کي طرف ہے جو ۲ - نومبر کي اشاعت میں نکلا ہے' اور جسکا عنوان " پرو جرمنزم کلکتہ میں " ہے - یہ مضمون ، غیر معمولي انتظام اور مخصوص کوشش کے ساتھہ ترتیب دیا گیا ہے' اور " الہلال " کي روش کو جنگ یورپ کے متعلق " پرو جرمن " قرار دینے کیلیے وہ پوري قوت صرف کردي ہے ' جو تمام ہندوستان کو بغاوت آباد اور تمام ہندوستاني فوج کو نامعلوم باغیانہ جراثیم سے آلودہ ثابت کرنے میں پہلے صرف کي گئي تہی - جو بے باک شرارت ہندوستان کے تین سو ملین انسانوں پر سب سے زیادہ نازک اور سب سے زیادہ مخدوش عہد میں حملہ کرسکتی ہے ' اسکي نسبت یہ خیال کرنا محض فضول ہوگا کہ ہندوستان کے ایک فرد پر حملہ کرنے کیلیے اس نے اپنے اسلحہ کو کیوں حرکت دي ؟ اگر ایسا خیال کیا جاے تو یہ بالکل ایسي بات ہوگي ' جیسے لووین کا کوئي مسکین پروفیسر اپني خانہ ویراني کي شکایت لیکر " قیصر " کے پاس جاے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ قیصر تمام یورپ کے امن کو غارت کر رہا ہے !

پس نہ تو اس حملہ آورانہ اقدام میں ہمارے لیے کوئي تعجب ہے اور نہ ہي وہ چنداں لائق التفات ہے - ہم نے آجتک الہلال کي تحریک دیني کے بڑے بڑے مخالفانہ عزم اور معاندانہ سعي کے ساتھہ جس غیر منقطع بے اعتنائی کا سلوک کیا ہے ' کوئي خاص وجہ نہ تہي کہ اس سے " پایونیر " کے اوراق کو بلند تر جگہ دي جاتي اور الہلال کے صفحوں پر اسکا تذکرہ کیا جاتا - لیکن چونکہ اس مضمون میں تعاند و ادعا کے ساتھہ واقعات و استشہاد سے بہي کام لینے کي ایک ظاہر فریب کوشش کي گئي ہے ' اور غلط بیاني و کذب سرائي کو بظاہر ذمہ دارانہ ادعا کے ساتھہ ترکیب دیا گیا ہے ' اسلیے ہم مجبور ہیں کہ آج اپنے چند صفحات کیلیے تہوڑي سي بے رحمي گوارا کریں' اور صرف اس حد تک جواب دیدیں جس حد تک اظہار حقیقت کیلیے ناگزیر ہے - لیکن ساتھہ ہي اس حملہ کے مقصد اور آرزوں کے بارے میں بالکل خاموش رہیں -

(تصنیف و مصنف)

سب سے پہلا سوال جو اس مضمون کے سلسلے میں سامنے آتا ہے وہ اسکے متعلق مصنف کي شخصیت کا سوال ہے -

اگر ہمارے لیے اس سے دلچسپي پیدا ہو جانے کے وجوہ موجود ہوں تو ہم اسے پایونیر کے ایڈیٹوریل آفس ہي میں تلاش کریں یا کسي اس سے بلند تر مقام میں ؟ اور کیا اس مضمون کو موجودہ وقت نے طیار کیا ہے' یا کسي گذشتہ وقت کے انتقام نے جسکے لیے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں ہے ؟

یہ سوال نہایت دلچسپ تہا لیکن ہم بمصلحت اسے نظر انداز کردینگے - کیونکہ اسکا حل موجودہ حالات میں نہیں ملسکتا - اسکے لیے ضروري ہوگا کہ ایک سال پیشتر کے بعض پرشور واقعات کي تاریخ کو جو صوبجات متحدہ میں ظاہر ہوے اور تمام مسلمانان ہند سے متعلق ہوے سامنے لایا جاے - مگر ہم ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ انسان کے جذبات ردیہ کا تذکرہ کوئي خوش آیند بیان نہیں ہے جسے زیادہ نمایاں کیا جاے ' اور کینہ و انتقام کے چہرے کو حسین نہیں سمجھا جاسکتا جسکے چہرے پر نقاب کا رہنا ہمارے اندر ولولہ پیدا کرے !

(الحق یعلو ولا یعلی)

مضمون نگار کو اسپر بہت ہی اذیت بخش تعجب ہے کہ جنگ یورپ پر تین ماہ سے زیادہ مدت گذر چکي ہے اور اس تمام عرصے میں الہلال کي روش برابر " پرو جرمن رہي - با ایں ہمہ ابتک اسپر کوئي مصیبت نہیں آئي ہے - درمیان میں ایک موقعہ ایسا یقین کرکے خوش ہونے کا اسے ہاتھہ آیا بہي تو اس کي عمر ایک ہفتہ سے زیادہ ثابت نہ ہوئي اور الہلال پہر بدستور شائع ہوگیا - چنانچہ وہ اپني حالت کو کسي مجہول الحال جماعت کي طرف منسوب کرکے لکھتا ہے :

" آغاز جنگ سے الہلال کي روش ایسے حیرت انگیز طور پر پرو جرمن رہي ہے کہ جو لوگ اخبارات پڑھتے رہتے ہیں ' انکے لیے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اب تک گورنمنٹ اسکی تحریروں کو کس طرح برداشت کرتي رہي ہے "

ہم مضمون نگار کي اس راست بیاني کے شکر گذار ہیں کہ کم از کم اس نے اپنے مضمون کي ابتدا ایک سچي بات سے کي' گو اسے سچ پر ختم نہ کرسکا - یہ بالکل سچ ہے کہ اسکے لیے اور اسکے ہم مشرب اشخاص کیلیے دنیا میں اس سے بڑھکر کوئي عجیب بات نہیں ہو سکتي کہ ہندوستان میں ایک ہندوستاني قلم و زبان بغیر کسي مصیبت کو جلد تر دیکھے ہوے اپنے بے لاگ کاموں میں مشغول رہے' اور جس طرح آزادي کے ساتھہ اینگلو انڈین اخبارات شائع ہوتے رہتے ہیں اسي طرح تین ماہ تک ایک ہندوستاني رسالہ بہي شائع ہوتا رہے - بلکہ في الحقیقت تین ماہ کي مدت بہي بہت ہے - اگر وہ کہتا کہ اسکے خیال میں امن اور بے فکري کي ایک سانس بہي الہلال کے لیے تعجب انگیز ہے' تو جو دماغ اسے ملا ہے اور جن جذبات سے وہ چھلک گیا ہے ' انکے لحاظ سے ایسا سمجھنا بالکل درست ہوتا -

بلا شبہ یہ تعجب انگیز ہے - مگر اسلیے نہیں کہ جرم کو مہلت ملتي ہے' کیونکہ جرم کو تو بہر حال مہلت نہیں ملني چاہیے - البتہ اسلیے کہ بدقسمتي سے کچھہ لوگ ایسے موجود ہیں جنکے خیال میں وجود و قیام ہي جرم ہے' اور نیز اسلیے کہ راستي کیلیے مہلت نہیں -

اور اسلیے بہي نہیں کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ قائم ہے اور وہ تمام گورنمنٹوں کي طرح عدالت کي عمارتیں رکھتي اور سزاؤں کیلیے پینل کوڈ ہے ' کیونکہ وہ ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ ہے اور ابتک ہمارا یہ یقین غیر مجروح ہے کہ اسے قانون اور حق سے کبھي بہي انکار نہ ہوا' مگر اسلیے کہ بد بختانہ ملک میں ایسے مغرور اور صرف " طاقت " اور " حکومت " کو اصل کائنات سمجھنے والے لوگ موجود ہیں جو بسا اوقات خود ہي اپنے فوائد کے

یقین تها اور نه اطمینان - بلکه ایک کهلا قیاس جسکا اثر " ترجمه کے بعد " بهي قائم رهـسکتا هے ' اور جو تقریباً انگلستان اور هندوستان کے هر اخبار میں ظاهر کیا گیا هے -

(ایمـــدن)

اسکے بعد وه ان سب سے بهي خوفناک تر " جرمنزم " کي پبلک کو خبر دیتا هے ' اور بطور ایک تسلیم شده اور غیر محتاج تشریح جرم کے ظاهر کرتا هے که " ایمڈن جهاز کي کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایه طیار کیا گیا "

جرم کي یه دفعه بظاهر مختصر اور مبهم چهوڑدي گئي هے اور اسکے حصے میں ایک سطر سے زیاده قوت نهیں آئي - ابتدا میں خیال هوتا هے که یه محض اختصار بیان هے ' یا مضمون نویس کا فیاضانه تسامح که وه الهلال کے " پرو جرمنزم " رازوں کو زیاده افشاء کرنے کا شائق نهیں - لیکن في الحقیقت نه تو یه اُس قلم کي اختصار پسندي هے جو باریک ٹائپ کے دو بڑے کالم سیاه کرسکتا هے ' اور نه هي کوئي " غیر جرمن " قسم کا " تسامح " جیسا که اسکے خیال میں گورنمنٹ هند الهـــلال کے ساتهه کر رهي هے - دراصل یه ایک نهایت اعلی درجه کي حمله آورانه چالاکي هے جسکے چند لفظوں کے اندر ایک بهت بڑا سرمایۂ خدع و فریب پوشیده رکها گیا هے -

اول تو وه " ایمڈن " کے متعلق الهـــلال کی روش کو اسطرح سرسري طور پر بیان کرتا هے گویا یه ایک بهت هي واضح اور کهلي بات هے اور اسکے لیے مزید بیان کي ضرورت نهیں - پهر " ایمڈن کي کامیابیوں " اور " وسیع سرمایه " کے الفاظ لکهکر بالکل خاموش هوجاتا هے اور کوئي ثبوت پیش نهیں کرتا - اس سے اسکا واضح قصد یه هے که پڑهنے والے کے ذهن میں " کامیابیوں " اور " وسیع سرمایه " سے یه خیال پیدا کرائے که الهلال میں ایمڈن کے تاخت و تاراج کے واقعات کے متعلق بے شمار مضامین نکلے هونگے ' اور ان میں نهایت هي مبالغه اور اغراق کے ساتهه اسکی " کامیابیوں " کو (جسکے لیے وه خود بهي کامیابي کے سوا اور کوئي لفظ لانا پسند نهیں کرتا) چمکایا هوگا - اور چونکه اسے اچهي طرح معلوم هے که اصلیت کیا هے ' اسلیے اسکا زیاده تذکره نهیں کرتا اور بالکل مبهم و غیر معین الفاظ بول کر چپ هو جاتا هے - کیونکه وه جانتا هے که ایسا کرنے سے غلط فهمیوں کے پیدا کرنے کا شریفانه مقصد حاصل نه هوگا !

یه هے وه ایک نیم رسمي اور معزز اخبار کي ذمه داري ' اور یه هے وه دیانت بیان و صدق روایت جسکو اپنے ساتهه لیکر پایونیر کلکته کے " پرو جرمنزم " کي تلاش میں نکلا هے ؟ فویل لهم مما کتبت

ایدیهم ' و ویل لهم مما یکسبون !

اسٹیٹسمین نے کالم کے کالم ایمڈن کے متعلق صرف کیے اور اسکی شرافتوں کي بارها داد دي - حتی که یهاں تک لکهدیا که " اگر وه دشمن نهوتا تو هم اسکے لیے دعا کرتے " وه گورنمنٹ هند پر ایک ایسے سخت لهجے میں جو موجوده عهد کے لیے کسي طرح موزوں نهیں هو سکتا اعتراض کرتا رها که اسکي غفلت ایمڈن کے تاخت و تاراج کي اصلي ذمه دار هے - لاهور کا سول اینڈ ملیٹري ایمڈن کو " سمندر کے عقاب " کا لقب دیتا هے ' اور کهتا هے که اسکا نشانۂ نگاه بے پناه هے - پهر وه ایمڈن کے کپتان کي بهادري کا علانیه گیت بهي گاتا هے که وه Resolute and Pluck (بلند همت اور صاحب ثبات و استقامت) هے - اسي طرح ٹائمس اف انڈیا ' امپائر ' ڈیلي نیوز ' اور انگلشمین ' هورروز اپنے بے شمار بڑے بڑے کالم اسکے عجائب و غرائب اور خوارق و معجزات کے بیان کرنے میں خرچ کرتے رهے هیں ' اور اسقدر اسکي عظمت کا سامان فراهم هوگیا هے که اگر کوئي اصلي " پرو جرمن " دفتر کلکته میں موجود هوتا اور وه اس تمام سرمایه کو اقتباس و ترجمه کے بعد شائع کرتا تو نهیں معلوم ' هندوستان کي افواه پسند اور عام پبلک کا خوف و دهشت کس درجه خطرناک هو جاتا ؟

الهـــلال نے اس قسم کي کوئي بات بهي نقل نهیں کي - وه پبلک کو همیشه اطمینان اور سکون کي نصیحت کرتا رها - یه بڑي سے بڑي خدمت هے جو ایک پریس اسوقت ملک کي کرسکتا هے - پهر کیا پایونیر بتلا سکتا هے که ایمڈن کا " وسیع سرمایه " الهـــلال نے فراهم کیا ' یا خود اس نے اور اسکے اخوان طریقت نے ؟ اور کیا وه چاهتا هے که خود اسي کي صرف ایک هفته کي اشاعتوں سے وه سرمایه هم جمع کرکے شائع کردیں ' جو " ایمڈن کي کامیابیوں " کے متعلق اس نے فراهم کیا هے ؟

(تنکا اور شهتیر)

سب سے زیاده دلچسپ بات یه هے که وه " روسي فتوحات " کے متعلق بهي الهلال کا ذکر کرتا هے اور یه بالکل بهول جاتا هے که اس بارے میں خود اسکا " پرو جرمنزم " برلینز ٹیجي لیت " سے بهي زیاده خطرناک رها هے - وه کهتا هے که الهـــلال نے " روسي فتوحات کو کم کرکے دکهلایا " - ممکن هے که ایسا هي هو ' تاهم ابتک اس نے پیٹرو گریڈ کے اعلانات کي اسقدر تذلیل و تحقیر تو نهیں کی هوگی جسقدر خود " پایونیر " برابر کرتا رها هے - اسکو چاهیے تها که اس مضمون کي اشاعت سے پہلے اپني فائل پر ایک نظر ڈال لیتا - گذشته ایک ماه کے اندر یه کس نے کها هے که روسی اعلانات دنیا سے مزاح کررهے هیں اور انکي بیان کرده فتوحات نا ممکن الاعتبار هیں ؟ وه کون تها جس نے اسٹرین قیدیوں کي تعداد کا میزان نکالا تها اور کها تها که اسکے معني اسکے سوا کچهه نهیں هو سکتے که اسٹریا کا خاتمه هوگیا هے حالانکه خاتمه نهیں هوا ؟ پهر شاید وه اخبار بهي الهلال نهیں بلکه خود پایونیر هي تها جس نے فرانس کے میدانوں میں ۸۰ هزار جرمن لاشوں کي خبر پر اپني شرمندگي کو غصه کی شکل میں ظاهر کیا تها ' اور جهنجهلا کر پوچها تها که " ۸۰ هزار لاشیں کیونکر شمار کي گئیں ؟ " کیا یه سب کچهه دنیا کے اس عظیم الشان اخلاقي واعظ کے قول کي ایک نئي تصدیق نهیں هے جس نے اپنے پیروں سے کها تها که " تو جو اپنے بهائی کی آنکهه کے تنکے کو دیکهتا هے ' اپني آنکهه کے شهتیر پر کیوں خیال نهیں کرتا ؟ اے ریاکار ! تو پہلے اپنی آنکهه سے شهتیر نکال ؟ " (متي ۷ : ۵)

بهر حال هم کهاں تک ایک صریح خیره بیاني پر صرف وقت و دماغ کریں ؟ اسکا هر بیان تحریف بیاني اور غلط سرائي میں اپنی قسم کی کامل مثال هے اور اسکے لیے بحث و رد بالکل لا حاصل هے -

(مسئلۂ تصاویر)

مضمون نگار نے الهلال کي اشاعت داده تصویروں کو بهی اسکے فرضي پرو جرمنیزم کے ثبوت میں پیش کیا هے ' اور لکها هے که زیاده تر جرمن طاقت کو نمایاں کرنے والي تصویریں شائع کي گئي هیں : هم حیران هیں که اس شخص کے متعلق کیا کهیں جو ایک با وقعت اخبار کے صفحات پر صدق روایت کي ذمه داریوں کو محسوس نهیں کرتا اور صریح واقعه کے خلاف قلم اٹهاتا هے ؟ شاید هي دنیا میں کوئی غلط بیاني اس سے زیاده ادعا کے ساتهه لی گئي هوگي جیسي که یه هے - اول تو جرمن تصویروں کي اشاعت اگر پرو جرمنیزم هے تو یه ایک ایسا جرم هے جس میں الهلال سے زیاده گریفک ' اسفیر ' لنڈن نیوز ' دي وار ' لنڈن ٹائمس ویکلي السٹریٹڈ ' اور ٹائمس آف انڈیا کا زیاده حصه ثابت هوگا جو

(ادعا و ثبوت)

اسکے بعد مضمون نگار نے الهلال کي کسي گذشته اشاعت کا حواله ديا هے جسمیں بقول اسکے ظاهر کيا گيا تها که " اٹلي کي ناطرفداري اس کارروائی کا بدله هے جو انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پهنچانے کے لیے کی تهي "

همارے سامنے الهلال کي فائل موجود هے - همیں یه جمله کہیں نہیں ملتا که " انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پهنچانے کے لیے جو کارروائي کی تهي " البته یه بالکل سچ هے که هم نے اٹلی کي غیر طرفداري کے اسباب پر بحث کي تهي ' اور هر شخص کے لیے آغاز جنگ کے وقت یه ایک قدرتي سوال تها که با وجود جرمني اور اسٹریا سے متحد هونے کے اٹلي نے کیوں اس موقعه پر علحدگي اختیار کي ؟ بلا شبه اسکے جواب میں هم نے لکها تها که اسکا بڑا سبب وہ واقعات هیں جو جنگ طرابلس کے وقت پیش آے - لیکن اگر ایسا لکهنا " جرمنیت " هے تو هم نہیں سمجهتے که " پایونیر" اس وقت کیا کهیگا جب اُسے معلوم هوگا که اس جرم کا اصلي سر چشمه ایک انگریز مصنف مسٹر فرنسیس میکالا هے جسنے اپني کتاب " اٹلیز وار " کے تیسرے باب صفحه (۲۰۸) میں حرف بحرف یهي لکها هے ' اور الهلال یقیناً ان معلومات سے فائده اٹهانے کا حق رکهتا هے جو اسے کتب فروشوں کے دکان سے ملسکتي هیں -

اسکے بعد مضمون نگار نے بہت سے دعوے جلد جلد جمع کردیے هیں اور چونکه انکے ثبوت میں کوئي اقتباس پیش نہیں کیا هے اسلیے هم سمجهتے هیں که وہ " پایونیر" کے لیڈنگ آرٹیکل میں دعوا کردینے کو بهي بمنزلهٔ دلیل و برهان کے سمجهتا هے - مثلاً وہ لکهتا هے که جرمن پیش قدمي کي مقاومت پر مذاح کا سیلاب بہایا گیا - سقوط پیرس کو قطعي اور یقیني ظاهر کیا گیا - جرمن مراجعت کي تاویل کي گئي ' اور اسے بالکل پیرس سے قریب بتلایا گیا - وغیرہ وغیرہ -

چونکه یه محض ادعاء هے ' اسلیے اسکے جواب میں هم وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے - ادعاء محض کے لیے انکار محض هر طرح کافي جواب هے - لیکن " پایونیر" کے مضمون نگار کے پاس جب ایسے لوگ موجود تهے جو انکے لیے الهلال کے " پر اسرار " مضامین کا ترجمه کردیسکتے هیں (باوجود اسکے که " ترجمه کے بعد انکا اثر ضائع هو جاتا هے یا کارگر نہیں هوتا ") تو اسکے لیے کیا مشکل تها که وہ تهوڑي سي زحمت اپنے حاشیه نشینوں کو اور دیتا اور الهلال کے " سیلاب مذاح " میں سے چند قطرے هي پیش کر دیتا - مگر اس نے ایسا نہیں کیا ' اور اس سے معلوم هوسکتا هے که گو وہ الهلال کے هر مضمون سے واقف هے مگر دوسروں کو واقف کرنا پسند نہیں کرتا ' اور اس پورے تین مہینے کي مدت میں صرف ایک هي اشاعت کے معرف اور غیر مربوط اقتباس پیش کرنے کے لیے مجبور رهے -

وہ تمام اشخاص جو الهلال کو جنگ کے بعد سے پڑهتے رهے هیں مضمون نگار کے ان دعوؤں کي راستي کا اندازہ کرسکینگے جو اس قدر وثوق کے ساتهه کیے گئے هیں - جس وقت جرمني کي فوجیں پیرس سے روز بروز قریب تر هو رهي تهیں ' حتی که محاصرہ کا خوف اسدرجه یقیني هوگیا تها که گورنمنٹ فرانس مع سترہ لاکهه آبادي کے پیرس چهوڑ چکی تهی - اسوقت شاید " پایونیر" کے دفتر میں ان تمام واقعات کا مطلب بالکل برعکس سمجها جاتا هو ' ورنه الهلال نے تو اس سے زیادہ بالکل نہیں سمجها جو تمام دنیا سمجهرهي تهي - بلا شبه هم نے جرمني کے پیرس کے قریب آنے کا مطلب یهی قرار دیا که وہ قریب آرهی هے - اور هم سمجهتے هیں که بلجیم کی سرزمین سے نکلکر جب انسان جنوب کي طرف بڑهے تو اسکے معني صرف یهي هوسکتے هیں که وہ جنوب کی طرف بڑھ رها هے - اگر پایونیر کے پاس خبروں کے دیکهنے کیلیے کوئی ایسا آئینه موجود تها جسمیں هر چیز الٹي نظر آتي هے اور جرمنی کے کولومیرس اور نانسی ٹیول تک آ جانے کا مطلب وہ یه سمجهتا تها که پیرس سے روز بروز اسکے دشمن دور هوتے جاتے هیں ' تو تعجب هے که ایسي نادر و بیش قیمت تشریح کو اسکی عین ضرورت کے وقت کلکته کے " پروجرمنزم " کي طرح کیوں پوشیدہ رکها گیا ' اور کیوں فوراً شائع نه کیا گیا که سب سے پہلے الهلال کے صفحوں پر اسے جگه دي جاتي ؟

همیں حیرت هے که یه مضمون اسلیے لکها گیا هے که لوگوں کو تعجب هو ' یا اسلیے که الهـــلال کي نسبت انکا تعجب دور هو ؟ کیا ممکن هے که ایک ذي هوش انسان کسي شخص کو صرف اس بنا پر " پروجرمن " قرار دینے کي جرأت کرے که اس نے ۶ - ستمبر سے ۳۱ اگست تک کے اخبار میں " محاصرۂ پیرس " کا خیال کیوں ظاهر کیا جبکه نه صرف تمام دنیا بلکه خود پیرس بهي اپنے محاصرہ کا انتظار کر رها تها ؟

البته یه صریح غلط هے که الهلال میں " محاصرہ " کو " قطعي و یقیني " ظاهر کیا گیا - جس طرح واقعات کي بنا پر هر شخص آثار و علائم کو قیاسات کے ساتهه ترتیب دیتا تها ' اسي طرح الهلال میں بهي همیشه امکان اور ظن و علائم کے کهلے کهلے اور غیر مشتبه لفظوں میں واقعات پر نظر ڈالي گئی - حتی کے جو لیڈنگ آرٹیکل ' ۹ ستمبر کے الهلال میں " یوم التغابن " کے عنوان سے نکلا هے ' اسکے آخر میں قرآن کریم کی آیۂ مقدسه کا اقتباس کرکے ایک طرح کي پیشین گوئي کي گئي تهي که عجب نہیں جو جرمني آگے بڑهکر پهر واپس هوجاے - چنانچه لکها تها که " انه علی رجعه لقادر " (الله اسپر بهي قادر هے که اسے الٹے پانوں پهرادے) چنانچه ایسا هي هوا -

رها جرمن مراجعت کي تاویل اور اسے ایک " جنگي مصلحت " قرار دینا ' تو هم نہیں سمجهتے که اس عجیب الحواس دماغ کیلیے کیا کریں جو ایک کو مجرم بنانے کي هوس میں تمام دنیا کو مجرم بنانے کي بلکه خود اپنے تئیں مجرم کهنے کی کوشش کا مریض هے ؟ پایونیر کو چاهیے که وہ اس خطرناک روبه سے جلد باز آ جاے - کیونکه اسکے تمام پهینکے هوے پتهر " جرمن پیشقدمي " کي طرح سامنے نہیں بلکه عقب کي طرف جا رهے هیں !

وہ جرمن مراجعت کے مصالح پر بحث کرنے کو " پروجرمنزم " کا ایک ثبوت قرار دیتا هے ' مگر یه کیسا عجیب " پروجر منزم " هے جسکا تمام مواد حرف بحرف برٹش پریس بیورا اور سنسر کي منظور کردہ انگلش میل نے تقسیم کیا ' اور تقریباً هر انسان نے جو دماغ رکهتا تها ' اسمیں یکساں حصه لیا ؟

هم نے اس مضمون کے آخر میں لنڈن ٹائمس ' مورننگ پوسٹ ' ڈیلي کرانیکل ' نورتهه ' گلوب ' اسٹیٹسمین ' ٹائمس اف انڈیا ' ڈیلي نیوز ' سول اینڈ ملیٹري ' اور سب سے آخر مگر سب سے پہلے " پایونیر " کے اقتباسات جمع کردیے هیں جن میں " پروجر منزم " کي تقریباً هر طرح کي کم اور زیادہ خوفناک شاخیں نظر آئینگي - اور پبلک اندازہ کرسکے گي که یه پتهر جو پایونیر نے اٹهایا هے ' اسکا اصلي مستحق کسکا سر هے ؟

(دو عنصر)

اس مضمون کي ایک خاص خصوصیت یه هے که وہ صرف دو عنصروں هي سے مرکب هے - یا تو اسمیں کذب هے یا پهر راستي کذب آمیز - یعني یا تو وہ سچ نہیں بولتا - یا بولتا هے تو جهوٹ کو بهي فراموش نہیں کرتا - یه سچ هے که جرمن مراجعت کی نسبت یه خیال ظاهر کیا گیا که وہ شاید ایک جنگي مصلحت هے - لیکن نه تو اسمیں

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

الطامۃ الکبریٰ

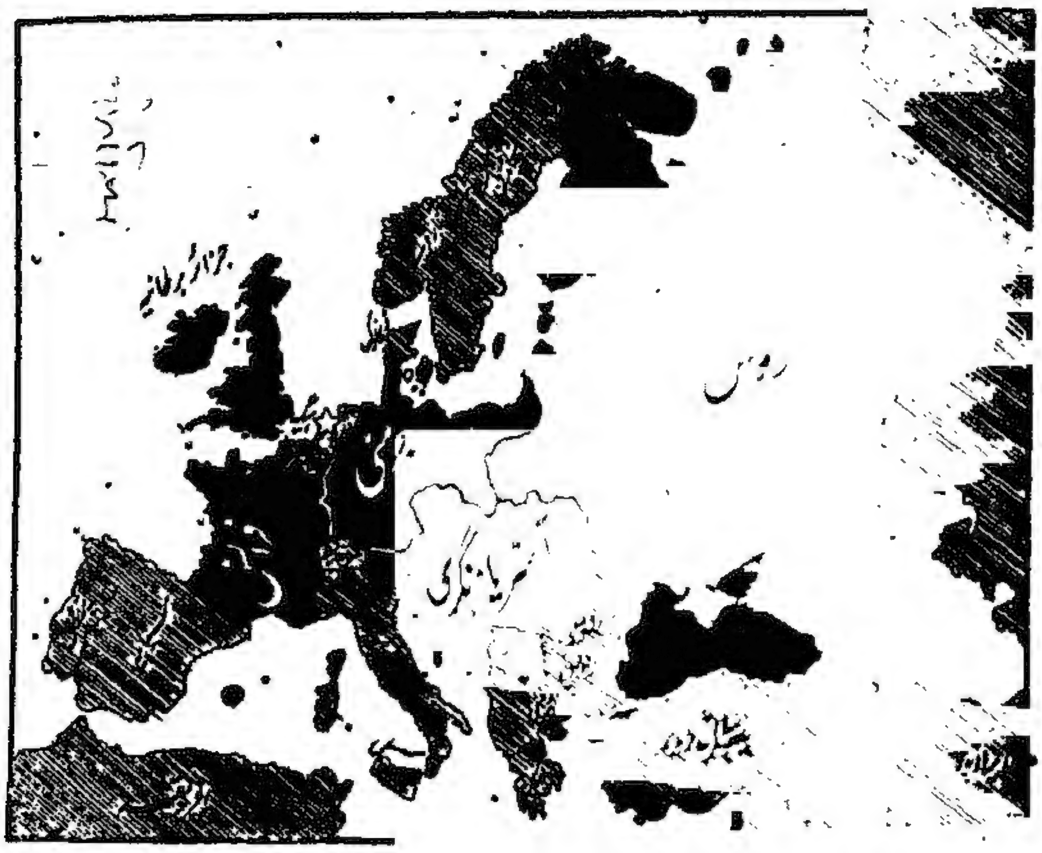

جنگ یورپ کی ظلمت فساد و بقیۂ امن کا یہ نقشہ ہے جسے ریویو آف ریویوز لنڈن نے شائع کیا ہے - جسقدر حصہ سیاہ ہے جنگ کی تاریکی اسپر مسلط ہوچکی ہے ' اور جسقدر سفیدی باقی رہگئی ہے ' نہیں کہا جاسکتا کہ کتنے دنوں کی مہماں ہے - جس وقت یہ نقشہ ترتیب دیا گیا اس وقت تک پرتگال اور ترکی کا حصہ جنگ میں شامل نہ تھا ' مگر اب ان حصوں میں بھی سیاہی پھیلا دیجیے : واللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور -

ایسا ہی ایک نقشہ امریکہ کے " دی - کرسچین ہیرلڈ " نے بھی چند ہفتے ہوے سرخ و سفید شائع کیا تھا -

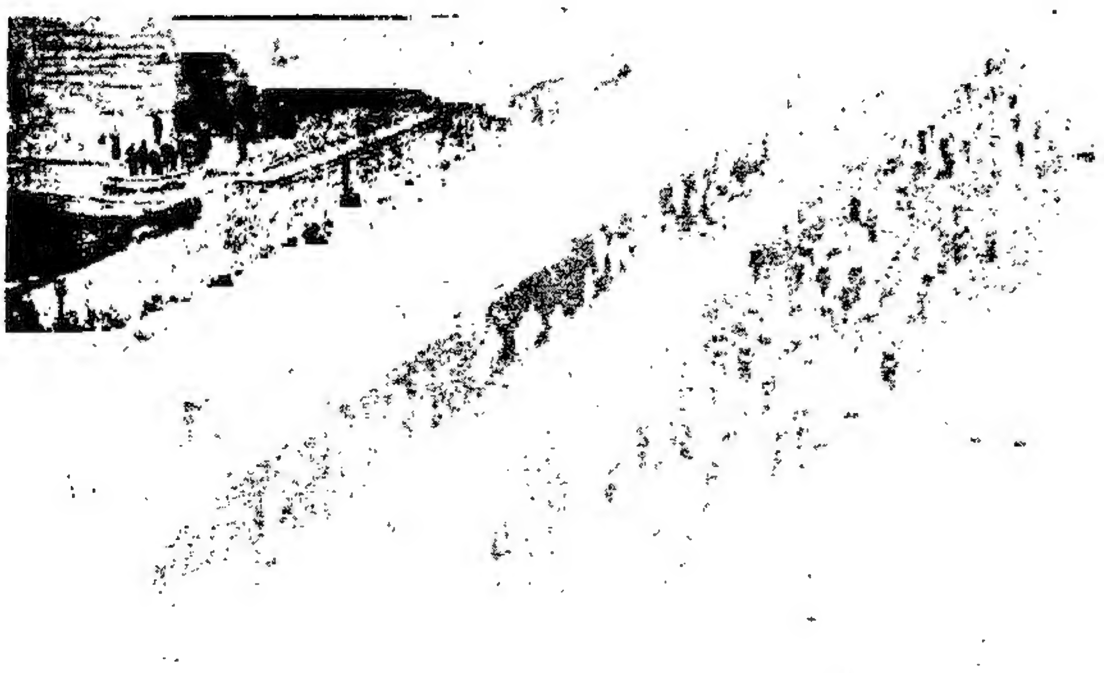

یہ تصویر امریکہ کے ایک اخبار " دی - کرسچین ہیرلڈ سے نقل کی گئی ہے - اسمیں نیو یارک کے اس مظاہرہ کو دکھلایا گیا ہے جو پچھلے دنوں جنگ یورپ کے برخلاف امریکی پبلک نے کیا تھا - لیکن اب یہ سب کچھ بے فائدہ ہے کیونکہ سورج ڈوب چکا اور تاریکی ناگزیر ہے !

اس وقت تک جرمني کي بحري اور بري قوت کے بے شمار مناظر شائع کرچکے هيں - اور علي الخصوص لنتن ٹائمس اپني " هسٹري آف دي وار " ميں هر هفته اس " جرمنيزم " کا مواد بکثرت تقسيم کرتا رهتا هے - ثانياً يه بيان بهي انتہائي درجه کا غلط هے که " زيادہ تر جرمني اقتدار کو نماياں کرنے والي تصويريں الہلال ميں شائع کي گئيں " . يوں تو اس مضمون کي هر غلط بياني اپني قسم کي اعلى غلط بياني هے ' ليکن اس غلط بياني تک تو کوئي غلط بياني بهي نہيں پہنچ سکتي - الہلال ميں ۱۹ - اگست سے جنگ کے متعلق تصويروں کي اشاعت شروع هوئي هے - اس وقت تک ۱۰۱ تصويريں نکل چکي هيں ' ليکن ان ميں بمشکل ۷ تصويريں جرمني کے متعلق هونگي ' اور وہ بهي اسکي فتوحات يا عظمت کے متعلق نہيں ' بلکه خود قيصر کي جو تمام شاهان جنگ کے سلسلے ميں شائع هوئي ' يا ايک دو جهازوں کي ' يا نہر کيل کي -

اسکے مقابلے ميں ۹۴ تصويريں هيں جو برطانيه ' فرانس اور روس کے متعلق شائع هوئي هيں ' اور علي الخصوص ان ميں انگريزي افواج کے اجتماع ' برٹش بيڑے کے عظيم الشان مناظر ' ساحل ڈور ميں جهازوں کي صفيں ' اسپيٹ هڈ ميں بحري نمائش ' مشہور برٹش ڈريڈ ناٹ ' ڈسٹرائر ' سب ميرين ' انکي هولناک توپيں ' سمندر ميں عجيب و غريب حکمراني ' برطانيه کي تاريخي فتوحات ' اور بے شمار موثر مقامات و اشخاص اور افواج و اسلحه کي تصويريں ضروري تشريح کے ساتهه دي گئي هيں ' اور يه وہ کام هے جو تمام هندوستان ميں تنہا اردو السٹريٹيڈ جرنل هونے کي وجه سے صرف الہلال هي کرسکتا تها اور اس نے بلا امید اعتراف کيا -

اگر اس مضمون کا لکهنے والا في الحقيقت الہلال کو غور و نظر سے مطالعه کرنے والا هے جيسا که وہ اسکي اشاعت کے حوالے ديکر ظاهر کرتا هے ' تو يقيناً اس سے بهي اسے واقف هونا چاهيے که آخري هفتوں ميں جبکه ايمڈن کے تاخت و تاراج سے هندوستان کي ناواقف پبلک پريشان هو رهي تهي ' تو صرف الہلال هي تها جس نے هندوستان کي اندروني فوجي استعداد کے مسلسل مناظر شائع کرکے پبلک کے اندر کس درجه اطمينان اور اعتماد پيدا کرديا ؟ کيا اسنے وہ دس سے زيادہ تصويريں نہيں ديکهي هيں جن ميں ميدان کلکته کي فوجي حرکت ' هزارها والنٹيروں کي قواعد ' توپخانوں کي مشق ' اور جرمن اور اسٹرين جهازوں کي تصويريں جو قيد کرليے گئے هيں ' نماياں کي گئي هيں ؟ کيا يه سب کچهه ايک پر اسرار جرمنيزم هے جس کي نه تو شمله کو خبر هے اور نه دارجلنگ کو مگر پاينير کے پرنٹنگ هاوس کے اندر انکي نسبت کوئي مافوق الفطرة الہام هو رها هے ؟

(بلجيم کي خوش قسمتي)

مضمون نگار نے ايک تصوير کا حواله ديا هے جو ۱۷ اکتوبر کو الہلال ميں نکلي هے اور جسميں بلجين کے متعلق " بد بخت " کا لفظ لکها هے - نيز قرآن کي ايک آيت لکهي هے جسکا مطلب يه هے که انسان کي ساري مصيبتيں خود اسي کي پيدا کي هوئي هيں - مگر هم نہيں سمجهتے که ايسا لکهنے ميں کونسي جرمنيت پوشيده هے ' جو بسقدر واضح هے که اسے پاينير نے بغير تشريح کے چهوڑ ديا هے ؟ آج دنيا ميں کون هے جسے بلجيم کي بدبختي پر جو اس بے دردي کے ساتهه تباہ کرديا گيا افسوس نہو گا ' اور کيا جرمني کا اس سے سلوک بد بختي نہيں بلکه خوش قسمتي هے ؟ اگر پاينير کے پاس ايسے مددگار موجود هيں جو قرآن کي آيتوں کا ترجمه کرسکتے هيں ' تو يقيناً اسے مسلمانوں کے مذهبي اعتقاد کا بهي حال معلوم هونا چاهيے - بلاشبه هم مسلمان اپنے خدا کو رحيم و عادل سمجهتے هيں اور همارا عام قاعده هے که هر مصيبت کے وقت يقين کرتے هيں که جو کچهه هوا اسکے خود هم هي ذمه دار هيں ' خدا کبهي بهي کسي پر ظلم نہيں کرتا اور مسلمانوں کي مذهبي تاريخ ميں کوئي قصه صليب کے متعلق نہيں آيا هے - پهر پاينير هم سے اس اعتقاد کے متعلق کيا چاهتا هے ؟

اگر " پاينير " برهم هے که " بلجيم " کو " بدبخت " کيوں کها گيا تو اسکا صرف يهي مطلب هوسکتا هے که وہ اسے " خوش قسمت " سمجهتا هے - اگر ايسا هو تو يه بڑي هي تمسخر انگيز بات هوگي ' مگر هم سمجهتے هيں که جو شخص " جرمن پيش قدمي " کو " پيش قدمي " کے معنوں ميں لينا جائز نه سمجهتا هو ' جو محاصرۂ پيرس کے آثار کے تذکرہ کو بهي پسند نه کرتا هو حالانکه تمام دنيا جسميں وہ خود بهي شامل هے محاصرہ کو بالکل قريب ديکهه رهي تهي ' اور جو ايمڈن کي " کاميابيوں " کے بيان کو (باوجوديکه وہ خود بهي اسے " کاميابيوں " کے لفظ سے تعبير کرتا هے) الہلال کے صفحوں پر آنا خطرناک کهتا هو حالانکه انکي حقيقت سے منکر نہو ' تو ايک ايسي دماغي طوائف الملوکي (انارکي) کيليے يه کچهه بهي بعيد نہيں هے که وہ عين اس وقت جبکه بلجيم کي ساري هستي فنا هوگئي هو ' اسے " خوش قسمت " کے نام سے اپنے رائٹنگ ٹيبل پر پکارتا هو -

(اسلحۂ جنگ کي آخري نمايش)

ان تمام مرحلوں کے طے کرلينے کے بعد اب مضمون نگار زياده مسلح هوکر همارے سامنے آتا هے اور ادعا و فريب کي جگه پہلي مرتبه " ثبوت " کا حربه پکڑتا هے - وہ ۷ - اکتوبر کے الہلال سے ايک لنبا چوڑا اقتباس ترجمه کرتا هے جو اسکے خيال ميں کلکته کے " پرو جرمنزم " کے ثبوت کيليے سب سے آخري قسم کي منزل هے ' اور جو اسقدر قوي هے که اسکے پيش کرنے کے بعد اسکا کام بالکل پورا هو جاتا هے - چنانچه جونهي يه اقتباس ختم هوجاتے هيں ' وہ اسطرح جلد هم سے رخصت هوجاتا هے گويا اس نے اپنے مشن کو بالکل مکمل کرديا !

اسنے الہلال کے مضمون " سقوط انٹورپ " کے ترجمه کرنے کي وہ عظيم الشان ادبي مهم سر کرني چاهي هے جسکي نسبت وہ پہلے کهه چکا هے که " ترجمه کے بعد اسکا اثر زائل هو جاتا هے " - غالباً اسکا مقصد اس سے يه هے که سرکاري ترجمه کے دفتروں کے سامنے ايک نمونه ايسے ترجمه کا پيش کيا جاے جسميں ترجمه کے بعد اصل خطره ضائع نه هو بلکه اور زياده هيبت ناک و خطرناک هو جاے !

يه مضمون کا وہ حصه هے جسميں انٹورپ کے آخري واقعات مختصراً درج کيے گئے هيں اور تمام دنيا کي طرح تعجب کيا گيا هے که اسقدر مستحکم مقام کيونکر ساقط هوگيا - نيز جرمني کي نئي توپوں کا تذکره کيا هے ' جنکي نسبت هندوستان بهر ميں سب سے پہلي مرتبه اور سب سے زياده خود " پاينير " هي نے خوف اور دهشت دلايا تها !

اس ترجمه ميں بہت سي غلط فہمياں جمع کيگئي هيں - وہ علم ادب کي اوس شاخ کا (اگر کوئي ايسي شاخ هو) ايک بہترين نمونه هے ' جسکا موضوع ايک زبان کے مضمون کو کسي دوسري زبان ميں ضمني اور پوشيده تحريفات کے ذريعه بدل دينا قرار ديا گيا هے - همارے سامنے " پاينير " نے کوئي نمونه ايسے غير مفتوح لٹريچر کا تو پيش نہيں کيا جو انگريزي ميں آنيکے بعد " اپنا اثر کهو ديتا هے " البته ان اقتباسات کے ذريعه ايک عمده نمونه وہ اپني ادبي هشياري کا ضرور دکها سکا هے ' جو ايک بے خطر چيز کو بهي خطرناک بناسکتي هے -

قیصر جرمنی

جرمنی کے دارالحکومت " برلن " کا ایک عمومی منظر!

هز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیہ و قیصر هند !

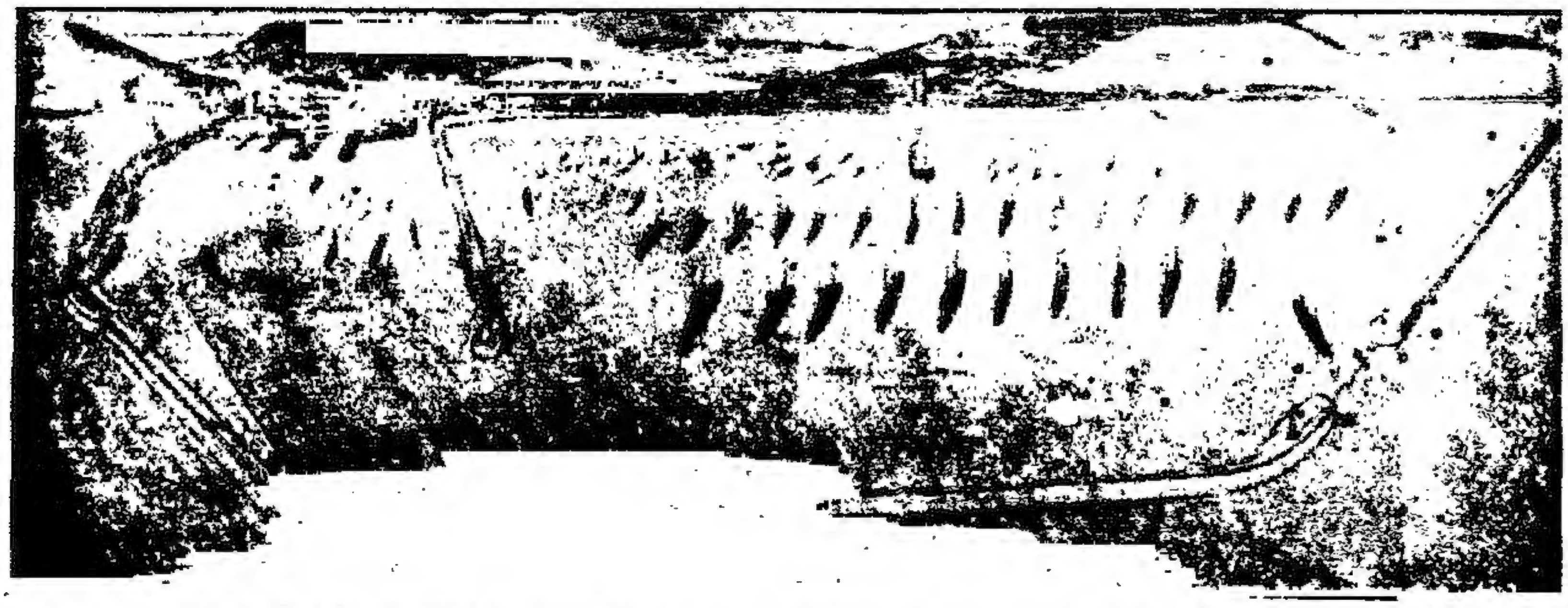

یہ تصویر نہایت اہم اور دلچسپ ہے - اسمیں برطانیہ کے ساحل "ڈورر" کے بحري استحکامات دکھلائے گئے ہیں - سامنے ساحل ہے اور ساحل سے لیکر اندرون دریا تک ایک وسیع دائرہ قلعہ کے سے حصار کا بنایا گیا ہے ' جنکے اندر برطاني بیڑہ دفاع کیلیے مستعد رہتا ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا بہت بڑا ساحلي استحکام ہے -

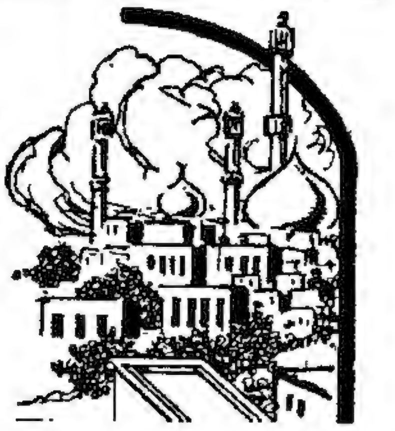

شئون اسلامیه

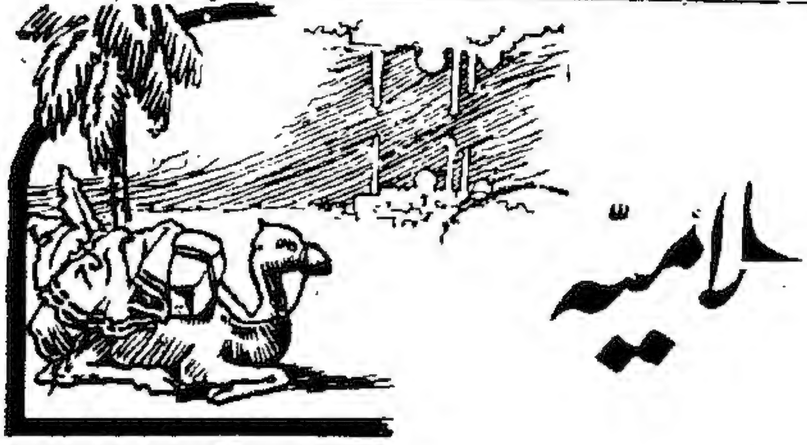

القارعه !

القارعة ! ما القارعه ؟ و ما ادراک ما القارعه ؟ هاں ' وہ ایک واقعۂ کبری ہے جسے پیش آنا تھا اور پیش آیا : لیس لوقعتها کاذبه ' خافضة رافعه ! وہ ایک حادثۂ عظیمه ہے جسکے لیے ہم سب اندیشه ناک تھے' مگر بالاخر تقدیر غالب آئي: ذالک تقدیر العزیز الحکیم ! وہ مشیت الہي کي ایک اجل مقدر ہے جسے بہتوں نے ٹالنا چاہا مگر نہ ٹلی : فما له من قوة و لا ناصر ! وہ تقدیر آسماني کا ایک فیصله ہے جس سے زمین والوں نے بچنا چاہا مگر نہ بچ سکے : کتب علیکم القتال و هو کره لکم ! وہ انساني عزائم کي ایک قطعی شکست ہے جسنے مشیت الہي کو واضح کردیا : ما تسبق من امة اجلها و ما یستاخرون ! اور زمین کے موسم خونیں کی ایک پہلی بدلی ہے جسکی گرج کو کانوں نے لرزکر سنا اور جسکی بجلیوں کو آنکھوں نے خیرہ ہوکر دیکھا : یوم تبدل الارض غیر الارض و السماوات ! وہ دہشتوں کي ایک شب تاریک ہے جسکي شام خوف و طمع سے مضطرب تھي : و هو الذي یریکم البرق خوفا و طمعا ! اور ہولناکیوں کي ایک فصل خونیں ہے جسکی ظلمت نے دن کی بقیه روشني کو بھي ڈھانپ لیا !

فلا اقسم بالشفق' والليل و ما وسق' و القمر اذا اتسق' لتركبن طبقا عن طبق (۸۴ : ۱۴)

" پس شفق کی قسم جبکه اسکي سرخي نے زمین کے عہد خونیں کي خبر دي' اور رات کي قسم جبکه وہ تاریک ہوئي' اور ان سب کی جنکو اسکي تاریکي نے چھپا لیا ' اور پھر چاند کی جبکه اسکي روشني پوري ہوئي ' که تم سب ایک امر مقدر کے ماتحت ہو' اور ضرور ہے که انقلاب لیل و نہار کے ان مراتب ثلاثه کي طرح تم بھي یکے بعد دیگرے منازل تبدل و تغیر سے گذرو ! "

غرضکه بالاخر وہ دن آگیا جسکو ہم نے نہیں بلایا لیکن اسے آنا تھا اور اس قدیر و حکیم کا فیصله یہي تھا : یوم یکون الناس کالفراش المبثوث' و تکون الجبال کالعهن المنفوش ! فاما من ثقلت موازینه فهو في عیشة راضیه' و اما من خفت موازینه فامه هاویه ! و ما ادراک ما هیه؟ " نار حامیه " ! ! (۱۰۱ : ۴)

(اعلان حرب)

یعني دولة عثمانیه اور دول متحدہ ثلاثه کے مابین پہلي نومبر کو اعلان جنگ ہوگیا : انا لله و انا الیه راجعون !

(تین مسئلے)

اس وقت تین مسئلے ہمارے سامنے ہیں' اور گو انکو ایک ہي وقت اور ایک ہي حادثه نے پیدا کیا ہے' تاہم انکے نتائج بالکل مختلف ہیں' اور ان میں سے ہر ایک مسئله ایک مستقل اثر اور ایک علحدہ حکم رکھتا ہے :

(۱) اسباب و واقعات جنگ -

(۲) مسلمانان ہند اور دولة عثمانیه کا تعلق' اور مسئلۂ خلافة اسلامیۂ عظمی -

(۳) ہندوستان کي داخلي حالت کا سوال -

ہم چاہتے ہیں که جہاں تک ممکن ہو' اختصار کے ساتھ اور سادہ لفظوں میں ان پر نظر ڈالیں -

ایک ایسے نازک وقت میں جیسا که یه ہے' ہم کوشش کرینگے که گورنمنت کے سامنے کروڑہا مسلمانان ہند کے اصلی خیالات و افکار کو واضح کرسکیں' کیونکه ہمارے عقیدے میں حقیقت کے اخفاء سے بڑھکر کوئی بغاوت اور غداري نہیں ہوسکتی' اور حق و باطل کي مخلوط صداؤں کا جو ہجوم ہر طرف سے بڑھ رہا ہے اسمیں خالص سچائي ناپید ہے -

(تین جماعتیں)

لیکن جبکه ہم ان تین مسئلوں پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو ہمیں بلا تشریح مزید یه بھي ظاہر کر دینا چاہیے که اس وقت ملک میں تین جماعتیں موجود ہیں :

(۱) طبقۂ متوسطین اور عام مسلمان جو صرف سنتے اور سونچتے ہیں مگر بولتے نہیں - کیونکه اظہار راے کے وسائل انکے پاس نہیں ہیں - یہي جماعت اصلي پبلک ہے اور اسی سے سات کروڑ مسلمانوں کي تعداد پوري ہوتي ہے - اسکے اعتقادات اصلی اعتقادات' اور اسکے خیالات ہي پر " عام خیال " کا اطلاق قدرتاً ہو سکتا ہے -

(۲) چند راستی پسند لوگ جو اظہار راے و اعلان حقیقت کے وسائل رکھتے ہیں' لیکن انکے ضمیر سے زیادہ طاقتور انکي کمزوري ہے - اس لیے وہ ڈرتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں - یا بولتے ہیں مگر صاف صاف نہیں بولتے -

(۳) اونچے طبقه کے لوگ جنکي ریاست ہندوستان میں قائم ہے' کیونکه ترقي یافته ممالک کی طرح ہندوستان میں جمہوري اقتدار متشکل نہیں ہے اور مستقل ہستی نہیں رکھتا - پس اظہار راے کے ہر موقعه پر یہی لوگ آگے بڑھتے ہیں اور گورنمنٹ کے قرب و اعتماد کے وسائل بھي صرف انہي کو حاصل ہیں - یه فرقه یا تو پہلي جماعت سے بے خبر ہے' یا اکثر حالتوں میں گرفتار نفاق و تصنع' و مبتلاے اغراض شخصیه و ذاتیه - اسکا وجود گورنمنٹ اور عام پبلک کے درمیان ایک ایسي دیوار ہے جو ایک طرف کي روشني دوسري طرف پہنچنے نہیں دیتي - وہ اکثر حالتوں میں قوم سے زیادہ گورنمنٹ کیلیے خطرناک ہے - کیونکه گورنمنٹ کو اصلیت سے ٹھیک ٹھیک واقف ہونے میں حائل ہوتا ہے' اور اپنے ذاتي اقتدار اور رسوخ کي بھوک میں ملک اور گورنمنٹ کي بڑي سے بڑي مصلحت کو بھي قربان کردینے کیلیے آمادہ ہے -

هندوستان کي سکهه پلٹن کا ميدان جنگ ميں ورود !

جناب [illegible] کا انسداد کرنے کيلئے هندوستان ميں
[illegible] اور ٨ - [illegible] کو مدراس ميں [illegible]

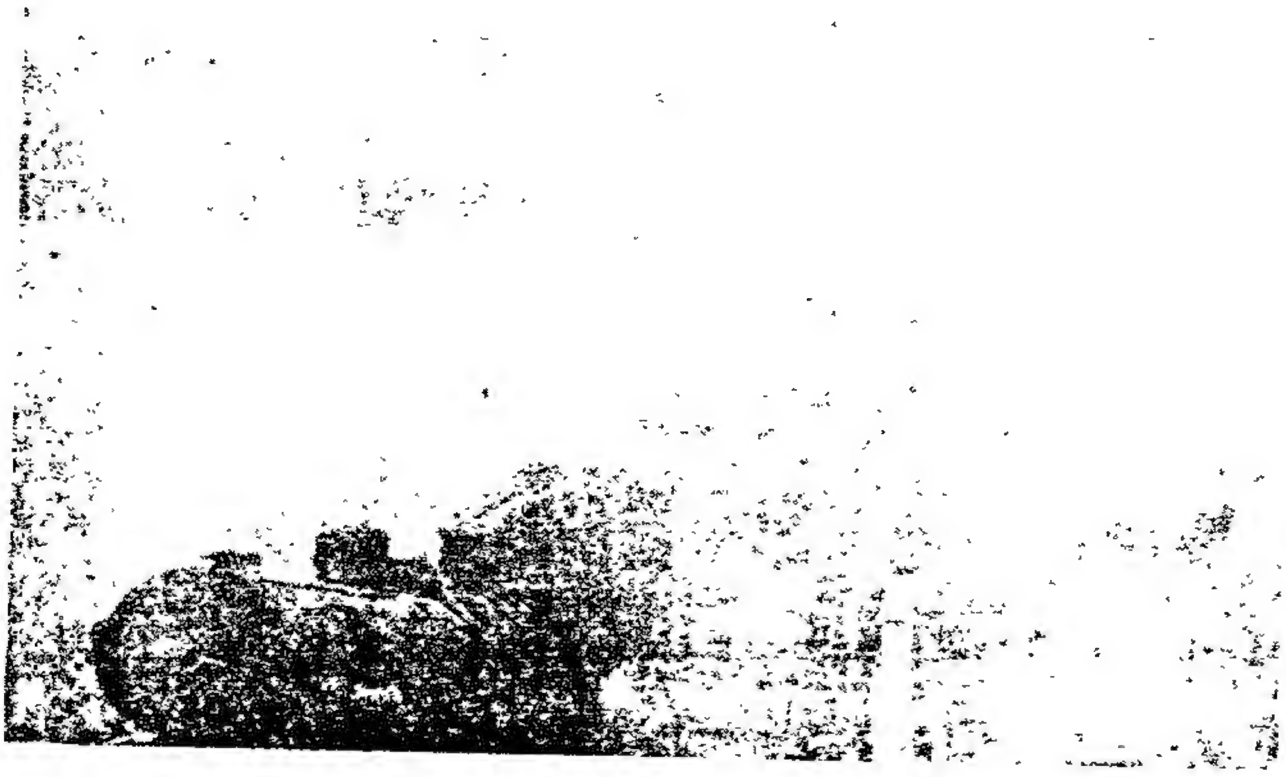

درياے اوالس کا پل جس پر سے جاپانيں زخمي جا رهے تهے مگر
جرمن سپاهيوں نے پل توڑ ديا اور غرق آب هوگئے !

کي حامي نهيں بن جاسکتي ، اور عالمگير جنگ کي شرکت کي ذمه داري کوئي ايسا عقده نهيں هے جسکے سمجهنے کے ليے صرف همارا هي دماغ موزوں هو - پس ترک جنهوں نے اپنے تئيں اتني بڑي جنگ ميں جنگ بلقان کے بعد هي ڈالديا هے ، ايسے بالاتر اسباب ضرور اپنے پاس رکهتے هونگے جنکي وجه سے انهوں نے خون اور آگ کے کهيل کو اسقدر جلد گوارا کرليا هے - يه کچهه ضرور نهيں که انکا خيال صحيح هو ، مگر سچي بات يهي هے که انهوں نے جنگ يورپ کو اپنے ليے ايک عهد فرصت سمجها هے ، اور جس طرح هر ضعيف وقت اور فرصت سے کام لينا چاهتا هے ، وه بهي سمجهتے هيں که کام لينگے - انکے سامنے جنگ يورپ کے بعد کے نتائج هيں اور شرکت جنگ کے خطرات - انهوں نے دوسري چيز کو گوارا کيا هے - اس انتخاب کي غلطي اور صحت کا فيصله وه خود هي کرسکتے هيں ، يا وه لوگ جو انکي طرح موقعه پر موجود هوں -

اصليت مسلمانوں کے عقيدے ميں صرف يهي هے ، اور اسکے سوا جو کچهه انکي طرف سے ظاهر کيا جاتا هے اس سے انهيں کوئي تعلق نهيں - هم ميں ايک مسلمان بهي ايسا نهيں هے جو سمجهتا هو که جنگ بلقان کے موقعه پر هلال احمر قسطنطنيه کو کچهه روپيه ديکر هم مسلمانان هند اتنے بڑے هوگئے هيں که خلافة اسلاميه عظمى کو اپنے آگے جوابده سمجهيں اور شهنشاهوں کي طرح انکے بارے ميں حکم ديں -

(۲)

ايک مستقل مسئله مسلمانان هند اور دولة عثمانيه کے تعلقات کا هے جو اسے اسي طرح تعلق رکهتا هے جس طرح ديگر حصص عالم سے -

کچهه ضروري نه تها که يه مسئله اس وقت پبلک يا گورنمنٹ کے سامنے بحث کيليے لايا جاتا - کيونکه گذشته پچاس برس کے اندر وه اسقدر واضح اور صاف هوچکا هے که دنيا کيليے اسکي ايک هي غير متزلزل حقيقت بالکل صاف هے ، اور اسپر کسي مزيد اضافه کي ضرورت نهيں - قسطنطنيه اب بهي وهي قسطنطنيه هے جو يکم نومبر سے پہلے باسفورس پر آباد تها ، اور هندوستان کے مسلمان اس مقدس تخت کو جو وهاں قائم هے بالکل ويسا هي يقين کرتے هيں جيسا که برابر يقين کرتے آئے هيں - جس طرح حالت امن ميں وهاں کا رشته اس تعلق کے منافي نه تها جو مسلمانان هند کو تاج برطانيه کے ساتهه هے ، اسي طرح آج بهي اوسکا اعتراف اسکے ليے منافي نهيں هے که ستر مليين مسلمان هندوستان کے امن دوست اور فساد دشمن شهري هوں -

تاهم افسوس هے که ان لوگوں - جنکے مفسدانه و شريرانه اعمال کي گورنمنٹ ذمه دار نهيں هے ، ليکن جنکي فساد پرستيوں کے نتائج سے گورنمنٹ اور ملک دونوں کو آلوده هونا پڑيگا ، بمجرد اعلان جنگ اس مسئله کو از سر نو چهيڑ ديا هے - اور نفاق و فساد کا وه شيطان لعين جو انکے اندر هميشه وقت کا منتظر رها هے ، بالکل بے باک هو گيا هے - تا که گورنمنٹ کي سب سے بڑي خير خواهي کي گهڑيوں ميں اسکے ليے سب سے زياده خطرناک مشکلات پيدا کرے :

يعدهم و يمنيهم ، و ما يعدهم الشيطان الا غرورا !

چنانچه اس قسم کي بعض شرير روحيں اپنے انتهائي خبث و فساد کے آلات سے مسلح هوکر باهر نکل آئي هيں ، اور بغير اسکے که گورنمنٹ کيليے کچهه بهي مفيد هو ، اور بغير اسکے که گورنمنٹ کي طرف سے ايک ادنى خواهش بهي اسکے ليے ظاهر کي گئي هو ، انهوں نے اس تپ زده مريض کي طرح جسکے دماغ پر حرارت چڑهجائے اور هذيان کيليے بالکل بے بس هو ، " خلافة اسلاميه " کي بحث از سر نو چهيڑ دي هے - وه سمجهتے هيں که يه گورنمنٹ کي بهت هي بڑي وفاداري هے - ايسي وفاداري جو کسي خدا پرست و اسلام دوست مومن سے ممکن نه تهي ، مگر انهوں نے اپني آخري متاع ايمان بهي اس راه ميں قربان کردي - حالانکه نه تو يه وفاداري هے اور نه هي خير خواهي : بل هي فتنة ولکن اکثر الناس لا يعلمون -

ليکن گورنمنٹ کو ياد رکهنا چاهيے که جو شخص اپنے خدا اور اپني شريعت کا وفادار نهيں هے ، وه اسکے ليے بهي کوئي سچا اور وفادار دوست نهيں هو سکتا - وه صرف چند انسانوں کي حاکم نهيں هے جو اپنے دلونکي قلب ماهيت کرنے کيليے يا اصلي راه نفاق و ارتداد اختيار کرنے کيليے طيار هيں - بلکه ان سات کروڑ مسلمانوں کي حاکم هے جنکے اعتقادات ميں تبديلي محال اور جنکے جذبات بالکل مختلف قسم کے هيں - پس يقيناً اسکے ليے صرف يهي راه عمل سچي اور اصلي هوسکتي هے که وه انکا حال معلوم کرے جو سات کروڑ هيں ، نه که انکا جو حقيقي طور پر بمشکل دو سات هونگے !

موجوده حالت ميں جبکه ان اشرار و مفسدين نے ملک اور گورنمنٹ کي حقيقي مصلحتوں کو بالکل فراموش کرکے يه بحث خواه مخواه چهيڑ دي هے ، تو همارے سامنے صرف دو هي راهيں هيں : يا تو اس مسئله پر ادلهٔ شرعيه کے مطابق بحث کريں اور جو هفوات و ترهات اس شرذمهٔ جهل و فساد نے شائع کيے هيں ، انکے قلع و قمع کيليے طيار هو جائيں - يا پهر بالکل سکوت اختيار کريں -

پهلي صورت کو اگر اسوقت اختيار کرتے هيں تو لازمي طور پر يه بحث زياده پهيليگي ، اور هم موجوده وقت کو کسي طرح اسکے ليے موزوں نهيں سمجهتے - ليکن ساتهه هي دوسري صورت پر بهي کوئي مومن بالله قلب راضي نهيں هو سکتا ، کيونکه جب غلط فهمي پهيلائي جاے اور بدعات و زوائد کسي مسئلهٔ شرعيه کو مشتبه کرديں تو هر مسلمان پر شرعاً فرض هے که حسب علم و استطاعة تصحيح عقائد و اعلان حقائق کي کوشش کرے : والساکت عن الحق شيطان اخرس !

ايسي حالت ميں ظاهر هے که ان ناعاقبت انديشوں نے بلا ضرورت کيسي مشکل راست باز مسلمانوں کے ليے پيدا کردي هے ؟ حالانکه نه تو گورنمنٹ کو اس مسئله سے کوئي تعلق تها اور نه وه اسکے متعلق هم سے کسي تبديلي کي طالب تهي - بهر حال هم اس موقعه پر صبر اور ضبط سے کام لينگے اور صرف اصليت کے ظاهر کرنے پر اکتفا کرينگے - اگر يه فتنه نه رکا ، اور ان مفسدين نے ملک کے امن و سکون پر رحم نه کهايا ، تو ظاهر هے که يه مسئله وسيع هوگا اور اسکے نتائج افسوس ناک صورت ميں پهيلينگے - ليکن اسکے ذمه دار وهي چند مسلمان هونگے جو بلا ضرورت اس سوال کو زنده کر رهے هيں -

يه بندگان جهل و افساد جنهوں نے کسي طالب العلم سے " الائمة من القريش " کي حديث سيکهه لي هے ، کيا اس امر سے بالکل بے خوف هوگئے هيں که بحمد الله علم شريعت ابهي زنده اور حاملان شريعت ابهي باقي هيں ؟ اگر يه جمله کوئي حديث هے تو اسکے صرف يهي معني هوسکتے هيں که هميں اسکے سمجهنے کا زياده حق حاصل هے ، نه که ان ملاحدهٔ و متفرنجين کو جو علوم دينيه سے اتنے هي بے خبر هيں جسقدر ايک انگلو انڈين اخبار کا ايڈيٹر ! پهر کيا يه بهتر هوگا که خلافت اسلاميه کا مسئله انهيں سمجها ديا جاے ؟

اس سے بهي زياده تعجب ان لوگوں پر هے جو آج سلطان مخلوع (عبد الحميد) کي محبت و احترام کا پيام ليکر اٹهے هيں اور لکهتے هيں که جلالت مآب امير المومنين حضرة سلطان محمد خامس کي خلافت مسلم نهيں هے ، کيونکه انهيں نوجوان ترکوں نے خليفه بنايا ،

پہلی جماعت ان سے بالکل الگ ہے اور انکے متعلق کوئی اثر اپنے اندر نہیں رکھتی - بلکہ روز بروز تفریق اعتقاد اور تضاد فکر کی جھیل ان دونوں کے درمیان وسیع تر ہوتی جاتی ہے -

هم صرف یہ چاهتے هیں کہ پہلی جماعت کی حالت اس مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ پر واضح کردیں ' اور دوسری جماعت کی کمزوری سے بچنے کی کوشش کریں ' تاکہ تیسری جماعت کی ناعاقبت اندیشیاں ایک نازک ترین وقت میں گورنمنٹ کیلیے خواہ مخواہ مشکلات پیدا نہ کردیں - اگر سچائی کو اسکی اصلی ضرورت کے وقت پیش نہ کیا جاے تو اسکے وجود کا اعتراف بیکار ہے ' اور چراغ جلانے کا اصلی وقت غروب آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلی پہر کو - گورنمنٹ کے پاس جن چیزوں سے معلوم کرنے کے وسائل ضرورت سے زیادہ موجود هیں انکے پیش کرنے سے کیا حاصل ؟ اگر "خیر خواهی" کو اسکے حقیقی معنوں میں بولا جاتا ہے تو آج بر اعظم هند میں گورنمنٹ اور ملک کیلیے کوئی چیز بھی ضروری نہیں ہے - الا وہ جو آج همارے پاس ہے -

پہلا مسئلہ

اولین مسئلہ جو اس سلسلے میں سامنے آتا ہے وہ اسباب و معرکات جنگ هیں ' اور انکے متعلق مسلمانوں کا وہ اعتقاد جو واقعی طور پر انکے دلوں میں موجود ہے - هم اسقدر مختصر لفظوں میں جسقدر کہ هو سکتے هیں انکی تشریح کرینگے -

هم یہاں مسئلۂ مشرقیہ کے اُن تاریخی مباحث کو چھیڑنا نہیں چاهتے جو بہت تفصیل و بسط کے محتاج هیں اور پچھلے چند سالوں کے اندر بار بار بحث میں آچکے هیں - هم دولۃ عثمانیہ اور انگلستان و جرمنی کے اثرات و غلبہ کے مختلف دوروں کے تاریخی حالات بھی بیان نہیں کرینگے ' اور نہ سلطان مخلوع (عبد الحمید) کے عہد سے لیکر نوجوان ترکوں کے موجودہ عہد تک کے اُن واقعات کو جمع کرینگے جنکی ترتیب سے عثمانی جرمنزم کی مکمل تاریخ سامنے آسکتی ہے - نیز اسی طرح ان تمام حالات و حوادث کو بھی نظر انداز کردینگے جو معاهدۂ سنہ ۱۹۰۷ کے بعد سے پیش آے ' اور جنکی وجہ سے قدرتی طور پر اتحاد و ترقی کی اوس جماعت میں " جرمنزم " نے نفوذ کیا جس نے اپنا عہد مصیبت تمام تر لندن اور پیرس کی آزاد سرزمین میں بسر کیا تھا اور اسکی صحبت اپنے ساتھہ لیکر قسطنطنیہ آئی تھی - یہ تمام مطالب ایک نہایت تفصیلی صحبت کے طالب هیں ' اور ممکن ہے کہ کسی دوسرے وقت " اتحاد و ترقی اور جرمنزم " کے عنوان پر هم ایک مستقل مقالہ لکھیں - یہاں هم صرف اُن نہایت قریبی واقعات کو لکھینگے جو یکے بعد دیگرے موجودہ جنگ کا مواد بنتے گئے -

اس سلسلے میں سب سے زیادہ اهم اور سب سے پہلا واقعہ جرمنی کے دو جنگی جہازوں " گوبن " اور " بریسلا " کا ہے -

جس وقت یورپ میں جنگ کا اعلان هوا ہے ' دولۃ عثمانیہ کے دو تریڈ ناٹ " رشادیہ " اور " عثمان اول " انگلستان میں طیار هوچکے تھے ' اور ممالک عثمانیہ کا هر فرد اُنکا منتظر تھا -

جنگ بلقان کے ختم هوتے هی موجودہ عثمانی حکومت اپنی بحری ترقیات پر متوجہ هوگئی تھی ' کیونکہ یونان سے ایک بحری معرکہ جنگ بلقان کے تتمہ کے طور پر ابھی باقی تھا ' اور اولیاء دولۃ عثمانیہ متفقاً اسے بقاء بقیۂ قواے عثمانیہ کیلیے ناگزیر سمجھتے تھے - انہوں نے خزانۂ حکومت کے افلاس کو عام پبلک کی اعانت سے دور کرنا چاها ' اور تمام ممالک عثمانیہ میں دواسی زر اعانہ کیلیے با قاعدہ کمیٹیاں قائم هوگئیں - اسی کا نتیجہ وہ گرانقدر ازیر تھا جو دو تریڈ ناٹوں کیلیے انگلستان کے کارخانہ کو دیا گیا ' اور یونان کے اُس آرڈر کو بے اثر کر دیا گیا جو وہ امریکہ کو دیچکا تھا -

لیکن عین اسوقت جبکہ دونوں جہاز طیار هو چکے تھے ' یکایک جنگ یورپ کی آگ شعلہ زن هوئی ' اور انگلستان نے اپنی جنگی ضرورتوں کی بنا پر اُن دونوں جہازوں کو بحالت موجودہ روک لیا -

اسکے بعد هی جرمنی کے دو جہاز " گوبن " اور " بریسلا " در دانیال میں سے گذرے جسپر دول متحدہ نے اعتراض کیا - یہ اعتراض قانوناً بالکل صحیح تھا ' کیونکہ در دانیال میں سے حسب معاهدہ مسلمۂ بین الدول کوئی جنگی اور محارب جہاز گذر نہیں سکتا - - لیکن دولۃ عثمانیہ نے جواب دیا کہ چھہ هزار پاؤنڈ میں اس نے یہ دونوں جہاز خرید لیے هیں ' اور انکا نام سلطان سلیم اور مدللی رکھا گیا ہے -

بظاهر اعلان جنگ یورپ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے جسنے غالباً جرمن کو اپنے اثر کے قائم کرنے کا موقعہ دیا ہے - کیونکہ قدرتی طور پر ترکوں نے ان دو جہازوں کو بہت غنیمت سمجھا هوگا ' جبکہ انکے جہاز جنگ کی وجہ سے رک گئے تھے اور انہیں یونان کی طرف سے خوف پیدا هوگیا تھا -

لیکن اسکے بعد واقعات نے دوسری کروٹ لی اور ان دو جہازوں کے جرمن افسروں کا مسئلہ شروع هوگیا - دول متحدہ کو اعتراض تھا کہ اگر یہ جہاز واقعی عثمانی هیں تو جرمن افسروں کو انپر نہ هونا چاهیے - حتی کہ بالاخر اخری مرتبہ باب عالی کو ایک نوٹ بھیجا گیا کہ وہ جرمن افسروں کو الگ کردے -

پریس کمیونک جو گورنمنٹ آف انڈیا نے شائع کیا ہے ' ان نقصانات کی تشریح کرتا ہے جو ان جہازوں نے بحر اسود کے برطانی تجارتی جہازوں کو پہنچاے - نیز اس سے معلوم هوتا ہے کہ انگلستان نے دولۃ عثمانیہ کو اطمینان دلایا تھا کہ وہ ترکی کے دونوں مقبوضہ جہاز جنگ کے بعد واپس کردیگی -

اسکے ساتھہ هی ترکی کے متعلق بے شمار حالات بیان کیے گئے هیں جنسے اسکی وسیع اور عظیم الشان فوجی طیاریوں کا سلسلہ سامنے آتا ہے جو اعلان جنگ کے ساتھہ هی شروع هو گیا تھا - نامہ نگار نیرایسٹ ' المقطم مصر ' الرای العام ' اور قسطنطنیہ کی آخری ملنے والی ڈاک کے اخبارات سے بھی اسکی تصدیق هوتی ہے کہ فی الحقیقت تاریخ عثمانیہ میں ایک غیر معمولی فوجی طیاری کا عہد ترکی پر سے گذر رها ہے ' اور تمام عراق و شام اور عرب و حجاز سے بلا استثنا جنگ آور جمع کیے جا رہے هیں -

اصل یہ ہے کہ دنیا ضعف و قوت ' مہلت و فرصت ' اور تنازع للبقا کا ایک میدان کارزار ہے ' اور جنگ کے اسباب حقیقیہ جسطرح همیشہ اور هر حال میں هوا کیے هیں ' ویسے هی اس جنگ کیلیے بھی جمع هوگئے هیں - ترکی جسقدر نمایشی عذرات اس وقت کاغذ کے صفحوں پر جمع کردیگی ' اور نیز جسقدر الزامات اسکی مخالفت میں بیان کیے جائینگے ' ان سب کی هستی حقیقت کی نظروں میں اتنی هی ہے جیسا کہ هم میں سے هر شخص سمجھتا ہے ' اور بہتر ہے کہ وهی لکھا بھی جاے - دنیا میں حکومت در اصل طاقت کی ہے ' اور حق و باطل کا عملی میدان بھی اسی کے هاتھہ میں همیشہ رها ہے ' گونہ رهنا چاهیے - نوجوان ترک اس صاف بات کو ویسا هی سمجھہ سکتے هیں جیسا کہ هم میں سے هر ایک شخص کہ دو جہازوں کے دیدینے سے جرمنی ترکی

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی

ایم - اے - ڈی لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس ایف
آر - ایچ - ایس کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھ لکھا جائے یہ پیدا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنے ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ، اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ، اور نیز بعض وہ امور جو انسان کے تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں ، غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کار و بار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق ہی تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک ہیں - مثلاً : حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء بیرسٹر وغیرہ - اگر کسی کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بے گناہ کو سزا ہو جاتی ہے - اصل مجرم رہا کر دیا جاتا ہے - اسی طرح اگر ڈاکٹر وکیل یا دیگر کارکن امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات [illegible] ہیں ان کے تحقق و [illegible] فاضل خواہ [illegible] مقدمات کے خراب ہو جانے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو یہ معلوم [illegible] کا اصل سبب ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دے کر [illegible] ایسے صحیح نتائج استنباط کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار ہے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیڈنبرک ہیر - ایم - ڈی - ایف - سی - ایس نے ملک انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت سے اضافے اور مفید حواشی زیادہ کردیے ہیں ، جس کی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت طبیہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسانی کا زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدنی سمیات (۲) قلوی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

(امور مختلفہ کے متعلق)

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جس کی وجہ سے ہر مسئلے کے سمجھنے میں بہت سہولت پیدا ہوگئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلیٰ علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شایع ہوئی تھی جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھ کر اس کی ضرور قدر کرینگے - یہ کتاب نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی - مگر اب عام فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

صنمخانہ عشق ! صنمخانہ عشق ! !

یعنی حضرت امیر احمد مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

حکمت بالغہ - دو جلد کامل صفحات ۱۰۹۴ - اس کتاب کا تفصیلی ریویو النظامی کے گذشتہ پرچوں میں چھپ چکا ہے - قیمت مجلد ۵ روپیہ -

تذکرہ علمی - مشتمل بر حالات صوفیائے کرام - یعنی [illegible] قیمت [illegible] ۵ روپیہ -

[illegible] جمہ تاریخ ابن خلکان [illegible] - قیمت ۵ روپیہ -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ -

تمدن ہند - شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی آخری یادگار - قیمت ۱۰ روپیہ -

تحقیق الجہاد - مصنفہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۳۸ - قیمت ۲ روپیہ -

داستان ترکتازان ہند فارسی - ۵ جلد کامل صفحات (۳۶۵۶) کل سلاطین دہلی کی ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۹ روپیہ -

افسر اللغات - یعنی عربی اور فارسی کے کئی ہزار الفاظ کی ایک کامل ڈکشنری صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مآثر الکرام فارسی - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام قیمت ۲ روپیہ -

علمی اصول قانون - یعنی مسٹر ڈبلیو - ایم - ریفلنگ کی کتاب کا اردو ترجمہ صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

گلشن ہند - قدیم شعراے اردو کا ایک نایاب تذکرہ - صفحات ۲۳۴ قیمت ایک روپیہ -

قواعد العروض مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی عربی و فارسی میں بھی علم عروض کے متعلق کوئی ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مد القاموس - مصنفہ مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنی عربی زبان کا ایک جامع لغت انگریزی زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حالانکه انہیں معلوم نہیں که حسب اصول شرعیۂ اسلامیه بہت زیادہ ممکن هے که سلطان عبد الحمید خلیفۂ شرعي نہو' کیونکه اسلام شخصي حکمرانوں کو تسلیم نہیں کرتا اور وہ یکسر ایک جمہوری نظام حکومت هے - تاهم جلالة ماب سلطان محمد خامس کي خلافت سے تو کسی طرح بھي انکار نہیں هو سکتا - کیونکه وہ اولین دستوری خلیفه هیں اور اجماع اهل حل و عقد اور بیعت عموم ملت و عالم اسلامی کے ساتھه خلیفه هوے هیں - بلکه کہا جا سکتا هے که حضرات خلفاء راشدین (رضي الله عنهم) اور حضرت عمر ابن عبد العزیز کے بعد تمام تاریخ اسلامی میں اعلی حضرة سلطان المعظم سب سے پہلے اسلامی خلیفه هیں جو اسلام کے حقیقی پارلیمنٹري اصول " شوری " کے مطابق تخت مقدس خلافة اسلامیه پر متمکن هوے' اور سواے انکے شرذمۂ قلیلۂ مستبدین و متغلبین کے بلا استثنا تمام عالم اسلامی نے شرقاً و غرباً انکی خلافت کا اعتراف کیا - ولا خلافة الا بالشوری -

بہر حال اس بارے میں همیں صرف یه ظاهر کرنا هے که خلافت اسلامیه کا مسئله ایک علحدہ اور مستقل مسئله هے' اور اسے اس موقعه پر چھیڑنا کسیطرح بھی مفید نہیں - مسلمانان هند کو ترکوں کے ساتھه جو تعلق هے وہ بالکل قدرتي هے' اور اس سے جو انکار کرتا هے وہ یا منافق هے یا مسلمان نہیں - ایک مسلمان هزار مرتبه ترکوں پر تبرا بھیجے لیکن جب تک وہ مسلمان هے کوئي عقل بھي یه تسلیم نه کریگی که اپنے بھائیوں کی محبت سے اسکا دل خالي هوسکتا هے -

پس گورنمنٹ کو یقین کرنا چاهیے که تمام مسلمانان هند خلافة عثمانیه کا اعتراف کرتے هیں اور اس اعتراف کیلیے شرعاً و [illegible] مجبور هیں - انکا دیني عقیدہ هے که جو مسلمان اپنے عہد کے خلیفه اور اولو الامر سے انکار کرے اسکی تمام صلوٰة و صیام بیکار هے' اور وہ کسی طرح بھی مسلمان نہیں رهسکتا - ایسا هونا کوئي [illegible] بات هو یا نہو' لیکن تمام مسلمان ایسا یقین رکھتے هیں' جو اسکے خلاف کوشش کرتا' یا حضرة خلیفة المسلمین کی شان میں نا مناسب الفاظ لکھتا' یا ترکوں کو برابر گالیاں دیتے رهنا' ان کے دلوں کو سخت زخمی کرتا هے اور گو وہ کچھه نه بولیں لیکن ایک پر خطر اثر انکے دل میں پرورش پانے کیلیے پیدا هوجاتا هے -

اگر خیر خواهی کے معنی وهي هیں جو سمجھے جاتے هیں' اور سچائي اسي چیز کو کہا جاسکتا هے جو سچي هو' اور مشورہ دینے کیلیے امانت شرط هے' تو هم گورنمنٹ کو مشورہ دینگے که وہ اپنے اثر کو خطرہ سے پہلے کام میں لاے' اور ان لوگوں کو پوري طرح روکے جو خلافت اسلامیه کا سوال پیدا کرکے عام مسلمانوں کے اندر تولید اضطراب کے باعث بننے والے هیں -

(۳)

ان دو مسئلوں کے بعد تیسرا مسئله هندوستان کے مسلمانوں کي داخلي حالت کا هے -

یه مسئله بھی بالکل صاف هے اور اسے گذشته مسائل سے کوئي تعلق نہیں - اسکا موضوع صرف یه هے که مسلمانوں کي جو عظیم الشان تعداد هندوستان میں رہتي هے اور تاج برطانیه کے ماتحت هے' کیا اس نئے واقعه کي وجه سے وہ امن و سکون کي قدرتي حقیقتوں کو اپنے لیے متغیر پائیگي ؟

اسکا جواب ایک هی هے اور صرف ایک هي - یعنی " نہیں " جنگ کے اسباب خواہ کچھه هی هوں' اور مسلمان به حیثیت مسلمان هونے کے اپنے دیني اعتقادات کے اندر خواہ کوئي اعتقاد بھي رکھتے هوں' لیکن کوئي وجه نہیں که هندوستان کے امن و سکون اور اسکي سرزمین کو هر طرح کے فساد سے محفوظ رکھنے میں انکي نسبت ذرا بھي شبه کیا جاے - وہ نماز پڑھتے هیں اور گورنمنٹ کے وفادار هیں' روزہ رکھتے هیں اور گورنمنٹ انپر اعتماد رکھتی هے' حج کو جاتے هیں اور انکے امن دوست شہري هونے میں کوئي شبه نہیں کیا جاتا - پس ٹھیک اسي طرح انکا ایک مذهبي اعتقاد خلافت کے متعلق بھی هے اور وہ قدرتي و دیني علائق تمام عالم اسلامي سے رکھتے هیں' اگر متذکرۂ صدر اعمال دیني و اعتقادات مذهبي انکے امن دوست هونے کے منافی نہیں تو یه داخلي اعتقاد و تعلق بھي منافی نہیں هوسکتا -

هندوستان ایک ملک هے جہاں مسلمان رهتے هیں' اسکی عمارتوں کے اندر انکي عورتیں هیں' اور اسکي گلیوں اور میدانوں میں انکے بچے کھیلتے هیں - پس کیا ایک منٹ اور ایک لمحه کے لیے بھي کوئي ذي عقل اس امر کو تسلیم کر سکتا هے که مسلمانان هندوستان کے امن کے دشمن هو جائینگے کیونکه ترکي اور انگلستان میں جنگ هوگئي ؟

اگر هندوستان کا امن گورنمنٹ کو اسلیے مطلوب هے که اسکي حکومت هے - تو هر مسلمان کو اسلیے مطلوب تر هے که اسکا اور اسکے اهل و عیال کا امن اسی سر زمین کي امنیت پر منحصر هے -

اس جنگ یورپ کے اس نئے تغیر سے مسلمانان هند کی امن خواهی' وفاداری' اور قابل اعتماد سکون پر کسی طرح بھی اثر نہیں پڑ سکتا - وہ مسلمان هیں اور " مسلمان " هونا ایک حقیقت [illegible] جو هر حال میں امن کی حامی اور شر و فساد کی دشمن هے [illegible] اس نومبر سے پہلے جسطرح گورنمنٹ کے اعتماد کے مستحق تھے یقیناً اب بھی ویسے هي مستحق هیں - یورپ کی جنگ [illegible] انکے امن و سکون کا منشاء [illegible] هم کو اس بات کا پورا اطمینان هے که هم تمام مسلمانان هند کی طرف سے یقین دلا سکتے هیں' اور هم سمجھتے هیں که اس پر اتمام [illegible] وقت ایک مسلمان بھی ایسا نہوگا جو ملک میں شر و فساد پیدا کرنے کا ایک لمحه کیلیے بھی خیال کرتا هو -

خلاصه مطالب :

یه ضروری مطالب هیں جو اپنی عادت تحریر کے خلاف هم نے صاف صاف مختصر طریقه سے ظاهر کردیے تاکه جلد سے جلد انکا اثر حاصل کیا جا سکے - آج اس شخص سے بڑھکر کوئي شخص ملک اور گورنمنٹ کا دشمن نہیں هوسکتا جو ان تین مسئلوں میں بیجا طور پر خلط مبحث کرتا هے' اور انکے مستقل احکام کو ایک دوسرے کیلیے لازم و ملزوم سمجھتا هے -

هندوستان اور پرو جرمنزم

افسوس هے که شئون اسلامیه کا مضمون بہت طویل هوگیا اور لیڈنگ آرٹیکل کا جسقدر حصه کمپوز شدہ باقي تھا اسکے لیے جگه نه رهی - اب اسکے سوا چارہ نہیں که آئندہ اشاعت تک قارئین کرام انتظار فرمائیں -

کامریڈ کي ضمانت کي ضبطي اور مسئله خطابات مساجد و حفاظت اماکن مقدسه کے متعلق سرکاري اعلانات بھي اهم عنوانات تھے جن پر اس هفته ضروري بحث کرني تھي لیکن افسوس که گنجائش نے جواب دیدیا - کامریڈ کو زندہ رکھنا مسلمانوں کا اولین فرض هے -

Printed and published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical prtg. and publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور ابن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین زکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۳ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سر سید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] یحیی معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ آنہ رعایتی ۲ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۴ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام محمد ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ آنہ (۴۰) پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ (۴۱) آئینہ حق نمائی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ رعایتی ۳ آنہ [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ آنہ رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ پر تصوف کی لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] حکمت بہشت اردو ہر دو حصہ چشمہ اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی مع انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو انکی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جو نسخوں کی تصدیق کی ہے انکی نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت پانچ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الجبرا ان کا مراد مرض کی تبدیل تشخیص و علاج ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۱۵] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۱ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول رکیسترا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

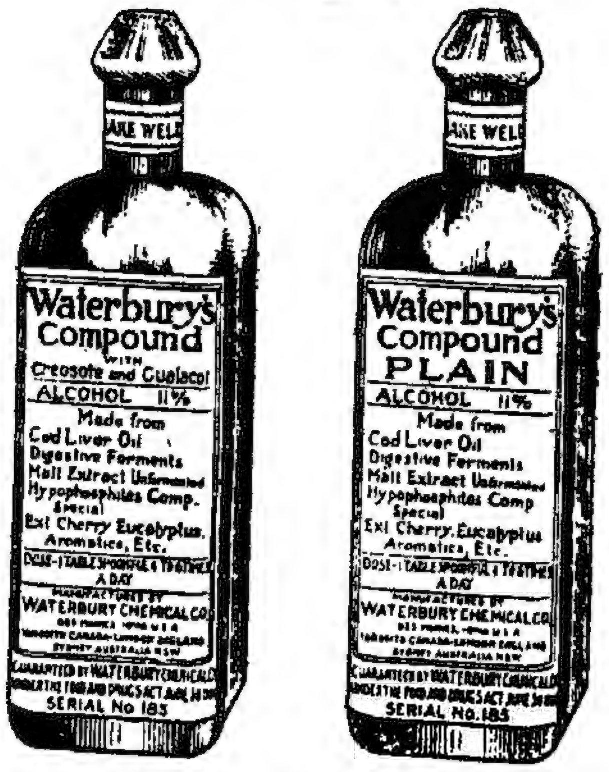
TAKE WELL
Waterbury's Compound WITH Creosote and Guaiacol ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext. Cherry Eucalyptus Aromatics, Etc.
WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 185
Waterbury's Compound PLAIN ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp Special Ext. Cherry Eucalyptus Aromatics, Etc.
WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No. 185

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلی کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماری اور کھانسی و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنی ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلی کے تیل سے بڑھکر اولی دوسری دوا نہیں ہے -

ایک بڑی خرابی مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلی پیدا ہوتی ہے اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھی کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بری کی کمپاونڈ یعنی مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناروے ملک کی "کاڈ" مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو "ملٹ ایکسٹراکٹ" و "ہائپو فسفائٹس" و "گلیسرن" و "اورمٹکس" (خوشبودار چیزیں) اور پھیکے "کریوسوٹ" اور "گوائیا کول") کے ساتھہ ملانے سے یہہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ "کاڈ لیور وائل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے پھرتی اور بشاشی ہوتی ہے مگر یہ مرکب دوا "کاڈ لیور وائل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو گئیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروری ہو - اور اگر تمہاری طاقت زائل ہو رہی اور تمکو بہت دنوں سے شدت کی کھانسی ہوگئی ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کی طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بری کا مرکب "کاڈ لیور وائل" استعمال کرو - اور یہہ ان تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ہی اچھی ہے - یہ دوا پانی و دودھ وغیرہ کے ساتھہ گھلجاتی ہے اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے - قیمت بڑی بوتل تین روپیہ اور چھوٹی بوتل ڈیڑھ روپیہ -

"واٹر بری" کا نام یاد رکھیے

یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوے پتہ پر ملتی ہے :—
ایم - داس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

روغن بیگم بهار

حضرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کی فکر اور سوزم کے بعد بهتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان ریش از تجربه مبالغه سمجهی جا سکتي هے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۵ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا — کے خواص بهت هیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه اس آزمایش کي ضرورت هے -

یه ترنجي تیله اور برنمبر انجن تیله - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" رنفر فل کالیهو " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه -

یوناني لرجه بازار کا سامپل یعني صرف دو کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

بـحد نهوے سے واپس

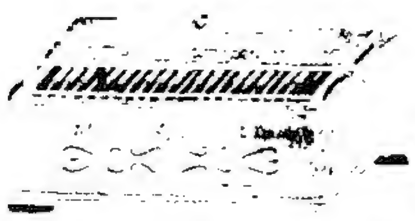

همارا مس مرهنی فلوٹ هارمونیم صرف فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دی جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت دیر تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۴ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۳/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈیا فلوٹ هارمونیم

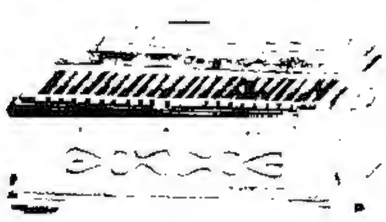

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي هے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت هے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رقسي ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلي آرام هوجاتا هے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کالا جواب علاج

بدن میں کیساهي سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا هے -

قیمت في شیشي چارروپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استره کی ضرورت نهیں

مولٹرو صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه.

پهــول رانــی

نهایت خوشبودار روغن پهول هے جسکے استعمال سے دل ودماغ تازه رهتا هے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نهیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنــه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنــه -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دهج

جوکه خاص طــلا سے بنایا گیا هے یه دوا خون کو صاف کرتا هے بدن کو قوت بخشتا هے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا هے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق هے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتیس ۲۳ روپیه

ٹکٹ ۲ سے کم درخواست نهیں آنا چاهیے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik,Lane
Bow Bazar Calcutta

سنـکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۶ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

داعي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کننده قانون عیاشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

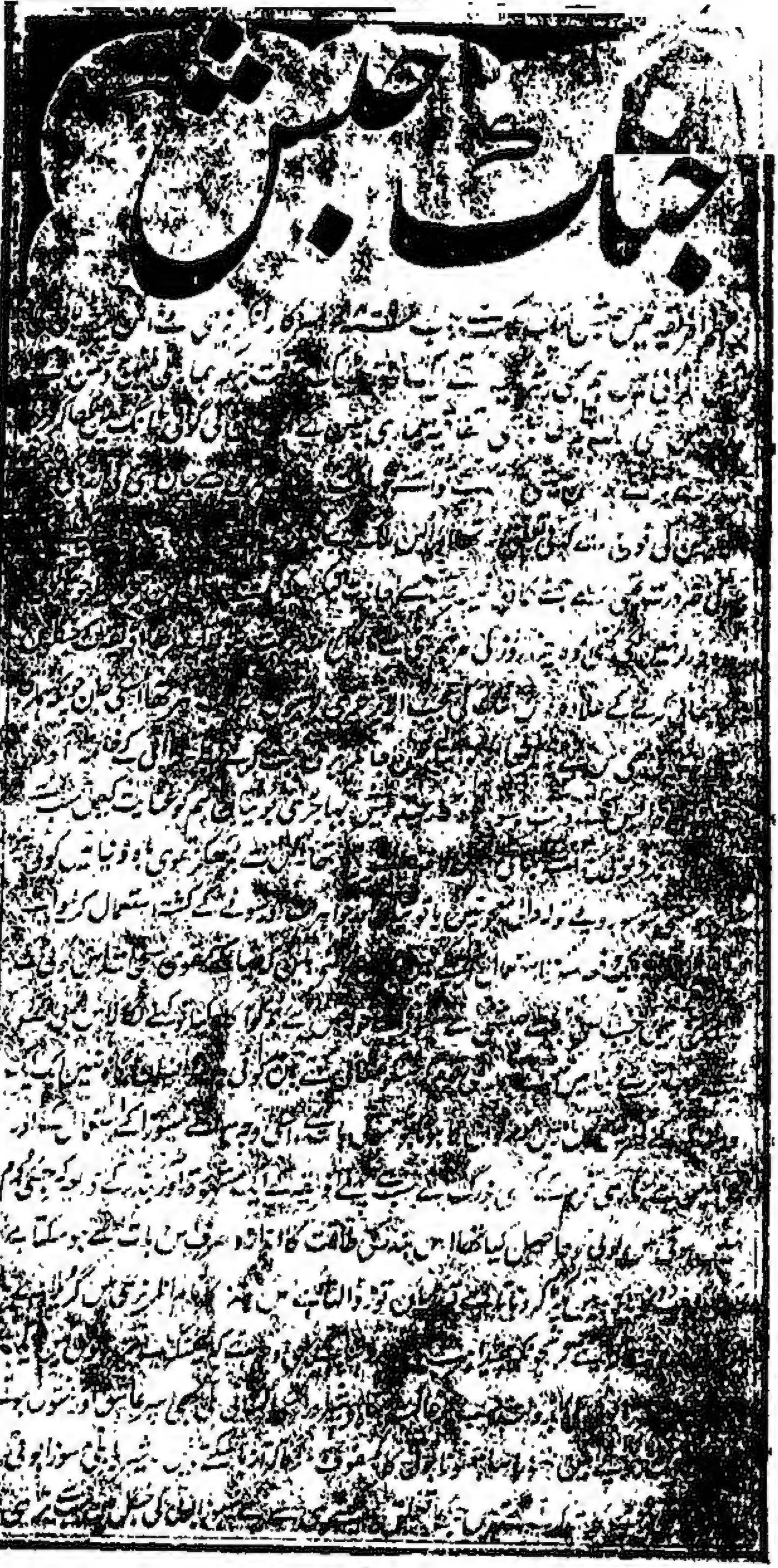

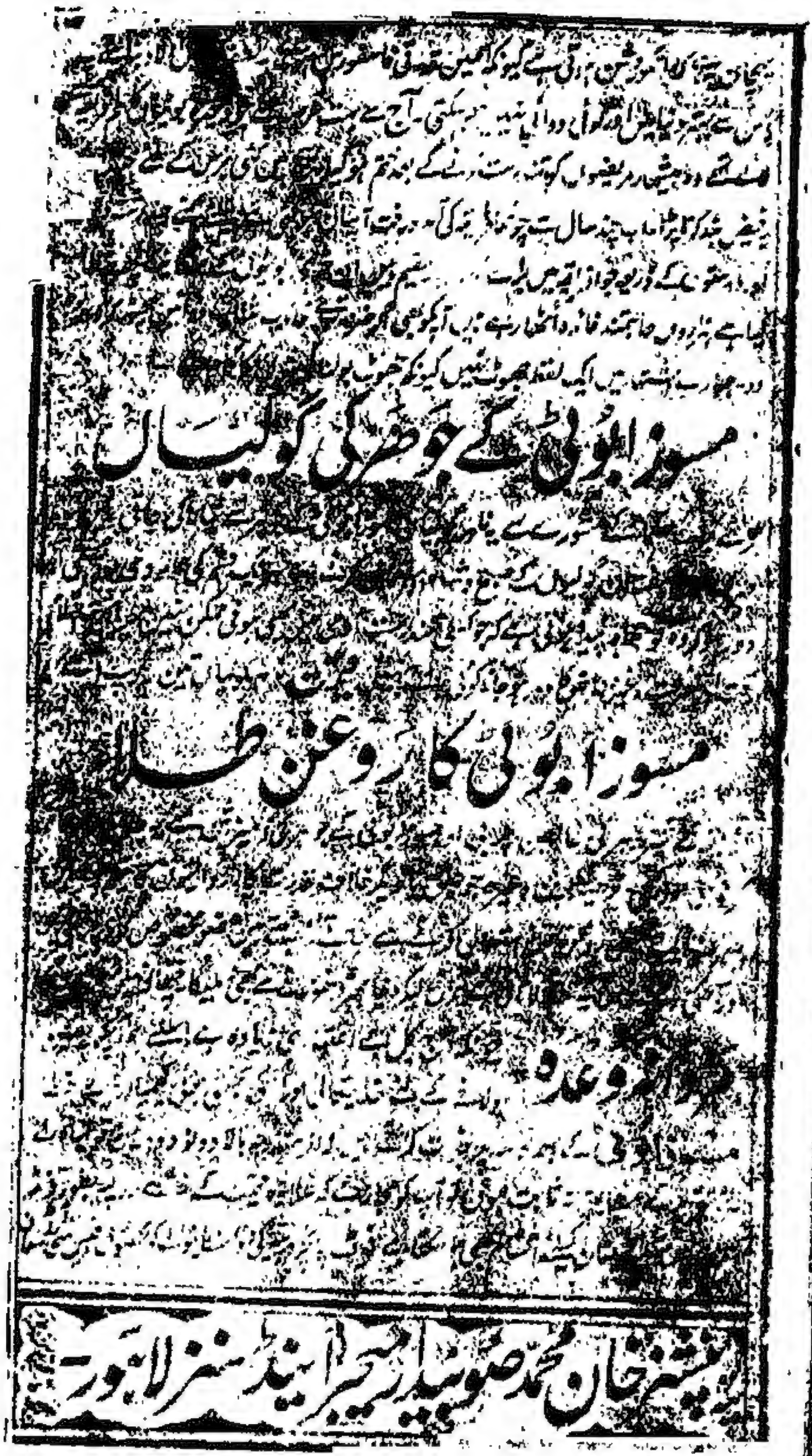

مسوز ابولی کے جوھری گولیاں

مسوز ابولی کا روغن طلا

اصلي لاثاني مکمل مجموعۂ خطب حرمین شریفین ابن نباته

عربی مع ترجمۂ نظم اُردو طبع هوچکا

مترجمۂ

عالـم باعمل فاضل بے بدل رئیس العارفین حضرت مولائی مرشدي سیدالسند مولوي سید شاہ فقیر محي الدین صاحب قبله قادري چشتي المتخاص به مقبل - معزز ناظرین! یه وہ مقبول خاص و عام مشهور خطبهٔ متبرکه هے جس سے اکثر مولفین و مترجمین خطب نے بعض خطبونکا التخاب کرکے اُردو نظم فرمایا هے - آجتک کسی کو بهی پورے نظم ترجمه کي طرف خیال نه هوا - هندوستانکے چند اهل مطابع نے البته اُسکو نثر میں ترجمه کرواکے چهاپا' مگر نثر سے خطیب و سامعین کو کوئی فائدہ نہیں- فی زماننا عوام‌الناس زبان عربی سے بالکل بے بہرہ هوگئے مقتضاے وقت یه هے که عوام جس زبان کو سمجهیں اُسی زبان میں احکام الٰهیه و امور شرعیه محمدیه سنائیں جہالت اور بےعلمی روز بروز اهل اسلام کو احکام آلهی اور امور شرعي سے جدا کر رهي هے - اس پر آشوب زمانه میں حتی الامکان عامه مسلمین کی اصلاح هر دینی کام میں مد نظر رکهنا فرض هے - شارع علیه الصلوٰة و السلام کا مقصود اصلي اس سے صرف اصلاح هے تمام هفته جنکو اُمورات دنیاوي سے فرصت نه ملي اُنکو ایک وقت میں اس طریقے سے وہ ضروري هدایتیں گوش گذار کیجائیں جس سے اُنکو خوبي دارین حاصل هو- آج خالص زبان عربی سے مقصود شارع بالکل مفقود هوا جاتا هے - اس کام کا خیال عرصه درازے قلب پریشان میں متمکن رها که کوئی ایسی صورت هو جس سے همارے اُردوخوان بهائي فائدہ اُٹهائیں لیکن قادر متعال هر کام کے لیئے اوقات مقرر فرما چکا هے اور وہ امر اسي وقت مقررہ میں پورا هوگا الحمد لله ثم الحمد لله توفیق سبحاني اور تائید رباني سے مجموعهٔ خطب ابن نباته مروجهٔ حرمین شریفین مترجم منظوم وہ تمام و کمال طبع هوگیا - اسکے علاوہ صحاح سته و مشکوة شریف وغیرہ سے ضروري احادیث نبریه کے مضامین منظوم کر کے خطبهاے متفرقه کے نام سے آخر میں شامل کردیے هیں لکهائی چهپائي اور صحت نهایت عمدہ اور دو قسم کے کاغذ (چکنا ولایتي وسـي معمولي) پر چهپا هے تعداد صفحات ۳۱۰) قیمت صرف معمولـي کاغذ ۱۲ - آنه مجلد ۱۴- آنه چکنا ولایتي مجلد ایک روپیه و نیز خطبه کا آٹا ٹئٹل بسبب پنچرنگ و مطلا هونے کے نهایت دلکش اور بهت هي خوشنما هے ۔

ملنے کا پته - کے - حاجي محمد محي الدین سوداگر و تاجر کتب

متصل مسجد ابراهیم نمبر دکان ۳۹۹

بنگلور لشکر

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

ترکش سلطانہ ہیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولی

جسے تمام عالم نے "ترکش امپیریل ہیئرڈائی" کا لقب عطا فرمایا ہے - یہ بد ضرر بلا داغ جلد بلانے بولی نا گوار بلکہ فرحت افزاے دل و جان معطر بسیار خوشبو دار خضاب کمیاب ہے - سہولت کے ساتھ ۲ - ۳ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنا لیجیے ایک شیشی برسونکے لیے کافی ہے - قیمت فی شیشی کلاں تین روپیہ - شیشی خرد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈی - صاحب ال - ارسی - پی - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں واقعی یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دنیاوی خضابوں میں اعلی و یکتا ہے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان او ر نوابونکے استعمال کے قابل قدر ہے - اسکی جسقدر تعریف کی جائے بجا ہے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۰ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوپن ٹائین

یہ عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دواپل ضعف کی شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتی ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - ہسٹیریہ وغیرہ کو بھی نفع ہے چالیس گولیوں کی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ہائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -
ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر پا ہونیسے تشنج کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو ہوتے ہیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکی تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ہوں -

مستند مدراس شاہو - ڈاکٹر ایم - سی - نتجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر مدراس فرماتے ہیں - "میںنے اوبھرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جی - ریلس - ایل - ایم - ایل - آر - سی - پی اینڈ ایس - سی گوشا اسپتال مدراس فرماتی ہیں :- "نمونے کی شیشیاں اوبھرالین کی اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بہت نفع بخش پا" -

مس ایم - جی - ایم - براڈای - ایم - ڈی (برن) بی - ایس - سی - (لنڈن) سینٹ جارج اسپتال ارکاڈی بمبئی فرماتی ہیں :- "اوبھرالین جسکو کہ میںنے استعمال کیا ہے" زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے"

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ ہدایت مفت درخواست آنے پر روانہ ہوتا ہے -
Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta.

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کی مسٹریز اف دی کورٹ آف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوں میں ہے ابھی چھپ کے نکلی ہے اور تہولی سی رنگلی ہے - اصلی قیمت کی چوتھائی قیمت میں دیجاتی ہے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - نہایتی جلد ہے جسمیں سنہری حروف کی کتابت ہے اور ۳۱۶ ہاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وی - پی - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ
Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت
تین دنکے اندر زر واپس
اگر ناپسند ہوے -

سائز فاکشن فلوٹ ہارمونیم جسکی دھیمی اور میٹھی آواز بنگالی اور ہندوستانی موسیقی سے خاص مناسبت ہے - شیشم کی لکڑی سے بنی ہولی ' اور نہایت عمدہ ریڈ - تین برسکی گارنٹی - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگی ۵ روپیہ -

نیشنل ہارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

National Harmonium Co. P. O. Simla A Calcutta

ایک بولنے والی جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کی وجہ سے مایوس ہوگئے ہوں تو اس جڑی کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑی مثل جادو کے اثر دیکھاتی ہے - ایس بوس سے یہ جڑی مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمی اثر دکھا رہی ہے -

ضعف معدہ ' گرانی شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھ ماہوار جاری ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑی کو صرف کمر میں باندھی جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - ہر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ
S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہر قسم کا جنون خواہ نوبتی جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رہنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ہوتی - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھی نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -
S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

بتیس برس سے سارے هندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں هر جگه دوکانداروں اور
دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا ہوا

لال شربت! لال شربت!!

بچوں کیلیے ایک ہی دوا ہے - مان دینا میٹھا میٹھا لال شربت - شیر خوار بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے - دودھ پیتے ہی قے کردیتے ہیں - پالخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں لاغر ہوجاتے ہیں - دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا - ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ کیواسطے کمزور ہوجاتے ہیں - ایسی حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں ہونے پاتی اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں - بچے کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغری جاتی رہیگی دودھ زیادہ ہوگا اور بچے خوشحال رہینگے - پوری حالت فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکٹ درج ہیں منگواکر دیکھیے قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ تین شیشی کے لیے ۲ روپیہ - محصول ۱۰ - آنہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتی ہے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے -

بتیس برس سے سارے هندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں بچے سے ضعیف تک کو یکساں
فائدہ کرتی ہیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

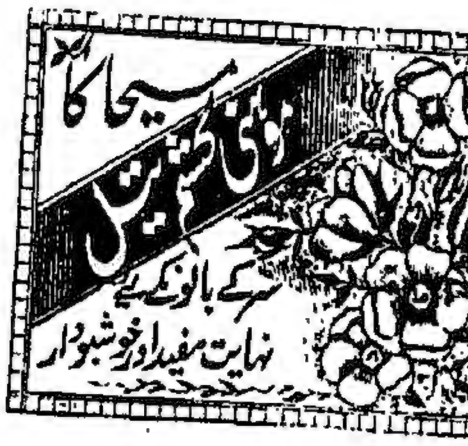

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں، اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے، اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے، بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے، اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں، اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں، اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکان داروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

کلپاک

ساخت قسطنطنیہ ساخت استنبول

انور پاشا ٹوپی

ENVER PASHA
WEARING CALPACK

یہ نہایت شاندار ٹوپی ہے - جس کے استعمال سے چہرہ با رعب نظر آتا ہے اسے حضور نظام حیدر آباد - و دیگر عمائدین و رؤساے حیدر آباد دکن - نواب بہادر بیگم شاہزادگان بھوپال - علیگڈہ کالج سٹاف و طلبا و نیز مولانا حسن نظامی صاحب کے زیب سر ہونے کا فخر حاصل ہے -

اسے جس نے دیکھا سر پر بیٹھایا -

اصلی سمور کھال کی چمڑے کی
استنبولی قیمت ۱۵ روپیہ
اعلی استر خاں کپڑیکی - سنہری
فیتے کی قسم اول ۴ روپیہ
اعلی استر خاں کپڑیکی قسم دوم ۳ روپیہ ۸ آنہ
" " ریشمی رنگین فیتے کی
۳ روپیہ ۴ آنہ

خاکی ' سیاہ ' سبز ' کاہی
رنگ کی ہر سائز کی
موجود ہیں -

نوٹ — ہر قسم کی نہایت اعلی ملائم ترکی ٹوپی و نیز چغتائی استنبولی ہر رنگ و ہر سائز کی موجود ہیں -

ایس - ایف چغتائی ایفق ایجنی - متصل دلی لندن بنک - دہلی

سول ایجنٹ
فبریقہ ابریل ھ. ذہ قسطنطنیہ
فبریقہ نیشنل ایجیشین - تار برش
قاہرہ - مصر -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہیں بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا **جواہر نور العین** بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر و گئی اور ایک ہفتہ میں دوسے یعنی ککرے - پھولہ - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - کیونکہ عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عــه درجہ اعلےٰ للعه درجہ اول عا

جوش شباب اور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلےٰ اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - نا طاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلےٰ درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عــه

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عــه

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد کو دور کرنے والا **طلسم شفا** ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عــه

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عــه

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عــه

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر میکے صاحب چیف انسر وانپورا - جواہر نور العین سے پرانا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر سنتم جی نرام جی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہوگیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لنڈی مجھے بچپن سے رتوندی شبکوری کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی - +

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سیرین سرجن و رآمی ڈیکل افسر **افغانستان**
مال پروپرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

ملازموں کی ضرورت

چونکہ کمپنی کا کام عظیم الشان پیمانہ پر شروع ہوگیا ہے اس لیے ہر ضلع ' تحصیل تھانہ اور موضع میں کمپنی کی بڑا قاعدہ دوکانیں کھولی جا رہی ہیں جنکے واسطے ہمیں اردو خواں ملازموں کی ضرورت ہے ' جن کو پندرہ روپیہ ماہوار سے ساٹھہ روپیہ ماہوار تک تنخواہ دی جاتی - ضمانت نقد پچاس روپیہ کی لی جاتی ہے قریباً تین سو روپیہ کا مال ملازم کو دیا جاتا ہے - بعد میں زیادہ دوکانداروں کو خصوصاً ہماری ملازمت میں بڑا فایدہ ہے کیونکہ ہمارا اور اپنا دونوں کا کام ایک ساتھہ میں کرسکتے ہیں چونکہ ہر ایک جگہہ ایک سے زیادہ ملازم نہیں رکھا جاتا - اس لیے فوراً دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر مفصل قواعد طلب کرو -

المشتہر

منیجر کارخانہ رہنماے تجارت لاہور

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - مفردات ادویہ (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالیشان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلی درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائی کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب ' شام ' فلسطین ' مصر ' عراق ' وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروری حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کی دلی تائید کی - کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پچیس عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرکت اسلام پریس کشن گنج بنگال

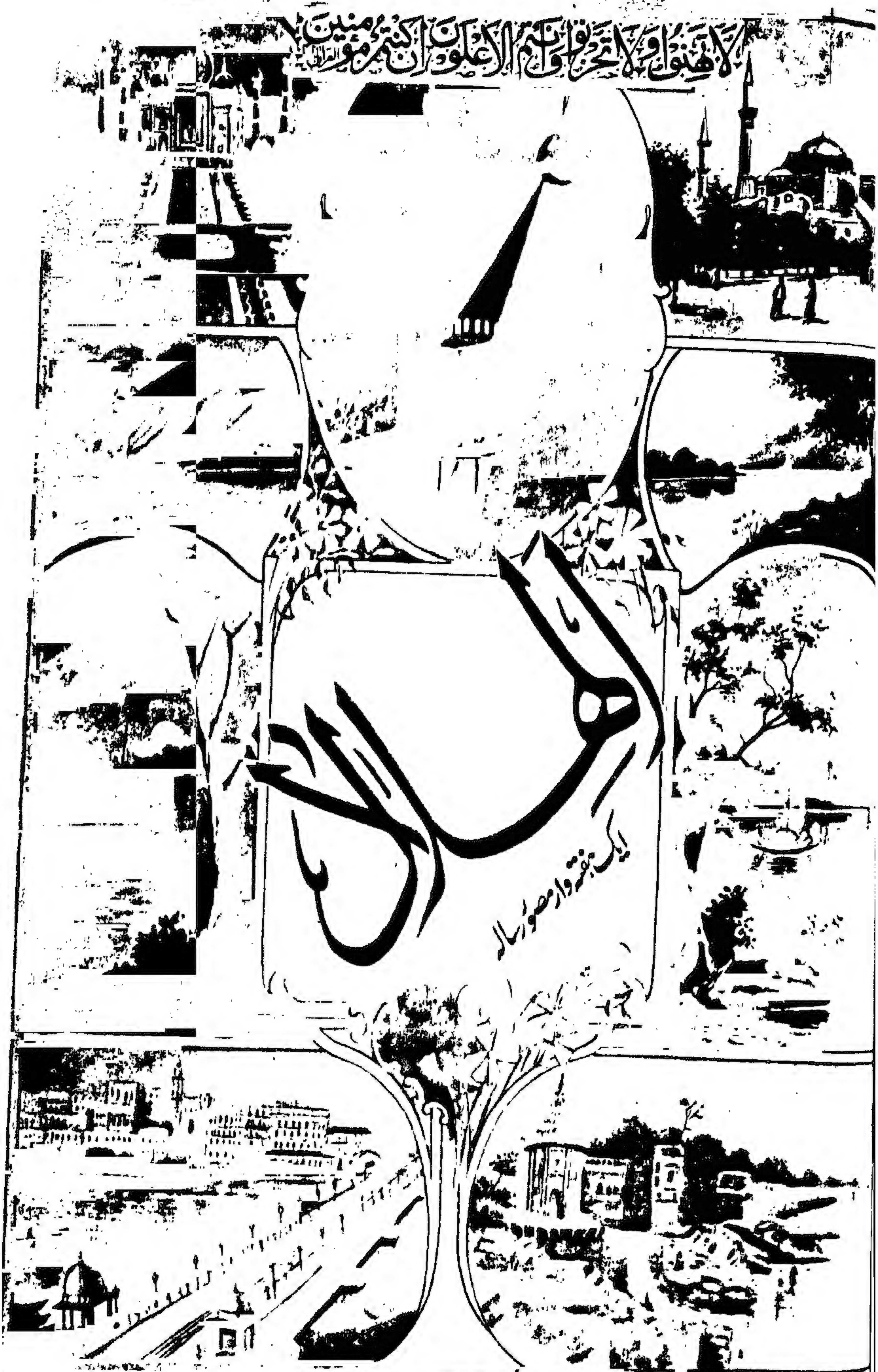
لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
الہلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت ۴ - آنہ

جامِ جہان نما

یہی وہ جام ہے جس پر جمشید ناز کرتا تھا"

اس کتاب میں علم طبعیات۔ ہیئت۔ کیمیا۔ برق۔ سوانح عمری۔ تواریخ۔ عجائبات عالم۔ نجوم۔ رمل جعفر۔ قیافہ شناسی۔ گیان۔ سرود۔ خواب نامہ۔ فالنامہ۔ علم بیان۔ علم عروض۔ علم معانی بھی لکھا ہے۔ کے قواعد۔ طب انسانی کا قابل عمل ذخیرہ۔ طیور و بہائم کی بیماریاں۔ اُن کا تدارک۔ نباتات و جمادات کے نقص دور کرنا۔ تمام ہندوستان کی مسافت۔ بڑے بڑے شہروں کی تجارت اور سیاحت کی واقفیت۔ انگلستان۔ فرانس۔ امریکہ۔ جاپان۔ روم و مصر۔ افریقہ۔ آسٹریلیا کا بیان۔ ریل۔ جہاز اور خشکی ہر ایک جگہ کے سفر کا شرح حال۔ کرایہ اور تمام اخراجات واضح کیے ہیں۔ سفر حج مکہ معظمہ مدینہ منورہ کی ساری حقیقت۔ تمام ضروری قوانین مجموعہ جن سے عوام کو سابقہ پڑتا ہے۔ زندگی میں کامیابی کے اصول۔ ہمیشہ خوشی حاصل کرنیکے طریقے۔ تمام دنیا کے مشہور لوگوں کے حالات۔ تمام کرۂ ارض کے اخبارات وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ اسکے

تیس ممالک کی بولی

روزمرہ کام کاج کے ضروری جملے اردو میں بالمقابل لکھدیئے گئے ہیں۔ آج ہی جاکر مطلب کی باتیں کرلو +

اس کتاب سے

تجار مزدور سیاح قانون پیشہ دکان دار زمیندار طبیب مریض ہر محکمہ کا ملازم روزگار کا متلاشی۔ دستکار۔ نجومی رمال جوتشی قصیدہ گو شاعر وقائع نگار مصنف مورخ کتاب فروش فقیر امیر غرضیکہ ہر ایک خیال و مذہب و ملت کا آدمی یکساں مستفیض ہو سکتا ہے۔

باوجود ان اوصاف کے اس انمول رتن کی قیمت صرف (عہ) ایک روپیہ آٹھ آنے رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک امیر و غریب یکساں فیض اُٹھا سکے +

ہمارا دعویٰ ہے۔ اگر ایسی کتاب کسی زبان میں دکھلادو تو ایک ہزار روپیہ انعام دینگے۔ تمام دنیا کے علوم و فنون ایک ہی پیالے میں موجود ہیں +

ساری جائداد دے کر ایسی کتاب ملے تو بھی سستی۔ مطابق اشتہار نہ ہو تو قیمت مع محصول ڈاک واپس دینگے۔ یہ شرط ہے +

لنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر!

[illegible] [illegible]

ویسے تو اب تک بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے ہیں مگر لنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھی مقابلہ نہیں کرسکتا اسمیں انگریزی سیکھنے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی بغیر مدد اُستاد کے انگریزی میں بات چیت کرنے اور خط و کتابت کرنے کی لیاقت حاصل کرسکتا ہے ہر طرح کی بول چال کے فقرے۔ ہر محکمے کے اصطلاحی الفاظ۔ ہزاروں محاورے جو کسی دوسری کتاب میں نہ ملینگے انٹرنس پاس کے برابر خاصی لیاقت ہوجائیگی اور جلد ہی آسانی سے انگریزی میں گفتگو کرنیکے قابل ہوجاؤگے۔ مجلد کتاب کی قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ تین آنے (عہ) دو جلد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ مفت ملیگا رسالہ انگلش گرامر۔ ہر ایک خریدار کو مفت دیا گیا +

بالکل مُفت

کتاب روپیہ پیدا کرنے کی مشین یعنی خزینۂ صنعت و حرفت جس میں صنعت و حرفت کے بہت سے آسان اور عمدہ ہنر درج ہیں جنکے ذریعہ سے ہر ایک شخص بہت تھوڑے عرصہ میں ہزاروں روپے پیدا کر سکتا ہے۔ صرف دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول آنے پر مفت ارسال ہوگی +

مضبوط اور پائدار گھڑیاں

ولایت کے نرخ پر!

ہم براہ راست ولایت سے گھڑیاں منگواتے ہیں ہمارے نرخ ارزاں ہیں دیگر سوداگروں سے مقابلہ کرکے دیکھو!

آٹھ روزہ واچ۔ گارنٹی ۸ سال

اس گھڑی کو آٹھ روز میں ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے۔ اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا۔ اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں برسوں بگڑنے کا نام نہیں لیتی۔ قیمت صرف چھ روپے۔ زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت۔ چھوٹے سائز کی آٹھ روزہ واچ جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ سنہری سات روپے۔ چاندی کی آٹھ روزہ واچ قیمت نو روپے

گولڈن سنہری ہنٹنگ واچ

یہ گھڑی سنہری ڈبل کیس جسکے دونوں طرف نہایت خوبصورت نقش و نگار کا کام ہے۔ اسکی چمک دمک اور خوبصورتی دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے۔ اور دیکھنے میں سو روپے کی معلوم ہوتی ہے۔ پرزے نہایت مضبوط۔ اسکے اوپر سونے کا ایسا پختہ رنگ چڑھا ہے جو عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ دوسرے تاجر اس گھڑی کو سات اور ساڑھے چھ روپے میں فروخت کرتے ہیں مگر ہم صرف [illegible] میں دینگے۔ چین نقلی سونے کی۔ ایک مفت +

اسپرنگدار سنہری چوڑی کی گھڑی

آہا۔ کیا نایاب تحفہ ہے۔ اسکے کاریگر نے کمال کردکھایا ہے۔ سنہرے رنگ کی اسپرنگدار چوڑی میں سنہرے رنگ کی گھڑی اس خوبی سے لگائی ہے کہ خواہ کیسی ہی موٹی سے موٹی اور پتلی سے پتلی کلائی ہو سب میں ٹھیک آجاتی ہے۔ وقت نہایت ٹھیک دیتی ہے۔ پرزے بہت مضبوط اور پائدار ہیں۔ ہماری گھڑی کی چوڑی ایسی خوب صورت ہے کہ طلائی زیورات کو مات کرتی ہے دیکھنے میں سو روپے کی۔ عورتوں کیلئے ایک خوشنما اور حسن افزا زیور ہے دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفہ دیجئے۔ قیمت مع مخملی بکس صرف [illegible]۔ بڑھیا قسم کی جسمیں نقلی ہیرے پنے اور جواہرات جڑے ہیں قیمت صرف [illegible] + گارنٹی ۵ سال

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر شخص کے لیے کارآمد لیمپ ابھی ولایت سے بنکر ہمارے ہاں آئے ہیں۔ نہ دیا سلائی کی ضرورت۔ اور نہ تیل بتی کی حاجت۔ ایک لیمپ رات کو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھکر سو جاؤ جسوقت ضرورت ہو بٹن دباؤ۔ اور چاندنی سی سفید روشنی موجود ہے۔ رات کے وقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو۔ فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ۔ ایک دم کسی وجہ سے اُٹھنا پڑے۔ سیکڑوں ضرورتوں میں کام دے گا۔ بڑا نایاب معلوم ہوگی۔ قیمت نمبر ۱ مع محصول صرف دو روپے۔ نمبر ۲ جسمیں سفید سرخ اور [illegible] مع محصول تین روپے آٹھ آنے۔ نمبر ۳ نہایت خوبصورت فینسی بنا ہوا۔ روشنی [illegible] روپے [illegible]۔ چار روپے و تین روپے چار آنے مع محصول ڈاک۔ نمبر ۴۔ اس کا شیشہ ڈبل لگا ہوا ہے۔ علاوہ اسکے ایک لیمپ ایسا ہے [illegible] لگا ہوا ہے جس سے [illegible]

ضروری اطلاع } علاوہ اسکے ہمارے ہاں ہر قسم کی گھڑیاں گھنٹے۔ خوشنما زنجیریں۔ بجلی کا سامان وغیرہ وغیرہ مل سکتا ہے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ تاجروں سے خاص رعایت ہوگی + + + +

ملنے کا پتہ + منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران واچ اینڈ کلاک نمبر 57/2 ٹوہانہ ایس پی ریلوے پنجاب

Tel. Address :—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانه — ۱۲ — روپیه
ششماهی — ۶ — ۱۲ — آنه

جلد ۵
کلکته : چهار شنبه - ۲۹ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, November 18, 1914.
نمبر - ۲۰

بصائر و حکم

فاتح افواج کا داخله

ممالک مفتوحه میں

به تقریب ورود افواج المانیه در لووین و بروسلز و انٹورپ

(۳)

(بقیه فتح مکه)

امن و امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا چنانچه حدیث کے الفاظ یه هیں :

جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتله (۱)	ایک شخص نے آنحضرت کو خبر کي که ابن خطل خانه کعبه کے پردوں کو تهام کر کهڑا هے ' آپ نے فرمایا اوسکو قتل کر دو!

لیکن اهل سیر نے چند اشخاص کے نام اور بتلائے هیں' ابو داود میں دو روایتیں هیں جن سے اهل سیر کے بیان کي تائید هوتي هے ' لیکن ان میں ایک روایت کے متعلق خود ابو داود نے لکهدیا هے که یه حدیث حسب دلخواه نهیں هے (۲)

مجموعي طور پر ان سابقه واقعات سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) آنحضرت کا معمول تها که رات کو کسي قوم پر حمله نهیں کرتے تهے ' اس لیے خیبر میں رات کو اسلامي فوجوں کا داخله نهیں هوا - حالانکه عموماً تمام فوجیں شبخون کے لیے موقع تلاش کرتي رهتي هیں -

(۲) صحابه نے خیبر میں غارتگري کي لیکن آپ کو خبر هوئي تو آپ نے نهایت سختي کے ساتهه تنبیه فرمائي اور متعدد چیزوں کو حرام کر دیا -

(۴) یهود خیبر کے ساتهه نهایت نرم شرائط پر اونهیں کي خواهش کے مطابق معاهده صلح کیا گیا' اور اس عدل و انصاف کے ساتهه اس کي پابندي کي گئي که خود اون لوگوں نے اسکا مداحانه اعتراف کیا - حالانکه اب عموماً محاصره کے ذریعه سے صلح پر مجبور کیا جاتا هے' اور اس مجبورانه صلح کا انعقاد همیشه فاتح کي خواهش کے مطابق هوتا هے -

(۵) آنحضرت صلی الله علیه و سلم کي زبان سے " خربت خیبر " کا جو فقره نکل گیا تها' وه محض فاتحانه جوش کا اظهار تها' ورنه اس سے یه مقصود نه تها که خیبر در حقیقت برباد هو گیا -

(۶) قریش کو فتح مکه کي تیاري کي خبر دینے پر آنحضرت نے حاطب ابن بلتعه کو بالکل معاف کر دیا' حالانکه موجوده قوانین جنگ کي رو سے ایسے شخص کو گولي ماردي جاتي هے -

(۷) سعد بن عباده نے فخریه یا طنزاً ابو سفیان کو خانه کعبه کی بے حرمتي کي دهمکي دي' تو آنحضرت نے اسکي تردید فرمائي -

(۸) فتح مکه میں آنحضرت نے امان عام دیدي اور اوس امان سے تمام سرداران قریش نے فائده اوٹهایا - حالانکه یهی لوگ اسلام کے اصلي دشمن تهے -

(۹) مکه میں صحابه نے کسي چیز کو نهیں لوٹا -

(۱۰) امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا جو واجب القصاص تها' بقیه اشخاص کے قتل کي روایت مشتبه هے -

دنیا کي قدیم و جدید تاریخ آپ کے سامنے هے' آپ اسلامي فوج کے ساتهه اگر اونکے داخله کا موازنه کرینگے تو معلوم هوگا که دنیا کي پوري تاریخ اس قسم کے فیاضانه داخله کي نظیر نهیں پیش کر سکتي -

(عهد صحابه اور فتوحات اسلامیه)

عهد صحابه میں بهي آنحضرت کے فاتحانه طرز عمل کی تمام خصوصیات قائم رهیں' اور مفتوحه ممالک کے ساتهه نهایت فیاضانه مراعات کي گئیں - فتوحات کے لحاظ سے حضرت عمر رضی الله عنه کا زمانهٔ خلافت نهایت ممتاز هے - عرب و افریقه کے تمام زرخیز و شاداب ممالک اسي زمانے میں فتح کئے گئے' لیکن فتوحات کے اس عظیم الشان سیلاب نے کسی قوم کي مادي اور روحاني یادگاروں کو خفیف سي ٹهوکر بهي نهیں لگائي -

(مدائن کا داخله) ۶

فاتح فوج کا عام قاعده هے که جب نهایت جد و جهد کے ساتهه کسي شهر میں داخل هوتي هے' اور با این همه جانبازي مال غنیمت سے بهره اندوز نهیں هوتي' تو ناکامی کا غصه اوسکو نهایت وحشیانه افعال پر آماده کر دیتا هے -

---

[۱] بخاري جزو ۵ ص ۱۴۸ [۲] ابو داود جلد ۲ ص ۹ -

۰۰کتاب مرقوم یشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)
ي ذالك فليتنافس المتنافسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

گاہ گاہے باز خوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے جو ایک هي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں ۔ اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے احاطہ سے کوئی ترقی مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا ۔ یہاں تک کہ دو سال کے اندر هي اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص هوگئے هیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ایسے هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے ۔

(۶) طالبان حق و هدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں ۔ وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی هوجاتی هوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل هوتی ہے ۔ فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتي ہے ولایتي کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رهي ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی هیں' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں هوتیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں هوتی -

(۹) با این همہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

انجن مارکہ
رجسٹری شدہ
شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومر نمبر ۶۰ اپر چیت پور روڈ جوڑا سانکھو کلکتہ
عرق جوہر گلاب
عرق جوہر کیوڑہ
گل بہار تیل
بادامی جوہی تیل
روغن مولسری
لکھی بلاس تیل
نوٹ
قیمت
نیاز مند
غوث علی حاجی وارث علی

با التفسیر

الحــرب فی القــران

" الحرب فی القرآن " کے عنوان سے جو سلسلۂ بحث الهلال میں شروع هوا تها ' امید ہے کہ قارئین کرام کے پیش نظر هوگا - آج اس سلسلے کي تکمیل کردي جاتي ہے -

اس عنوان کي آخري صحبت میں سلسلۂ بحث یہاں تک پہنچا تها کہ قرآن حکیم نے حرب (جنگ کي حقیقت میں جو انقلاب پیدا کیا ' اسمیں سب سے زیادہ نمایاں کارنامہ جنگ کے مقصد کو متعین کرنا اور اسے محض بہیمي قتل و غارت کے دائرے سے نکالکر ایک اخلاقي ' اجتماعي ' اور مدني مقصد کي سطح پر پہنچانا ہے - اسي سلسلے میں ظاهر کیا گیا تها کہ اسلام کا اصل مقصد صلح و سلام ہے - لیکن صلح و سلام هي کے قیام کیلیے اسے تلوار پکڑني پڑي ' اور خونریزي کو مصر کرنے کیلیے خونریز فتنہ کا خون بہانا پڑا - چنانچہ اس نے صاف صاف اعلان کیا کہ لیظهرہ علی الدین کلہ - اسلام کا قتال اسلیے ہے تا کہ صداقت الہي تمام ادیان باطلہ پر غالب هو جاے -

لیکن اصل مقصد ابتک مشتبہ اور غیر متعین ہے - یہ سچ ہے کہ جہاد اسلامي کا مقصد وحید وهي ہے جسکو خدا نے بیان فرمایا ' لیظهرہ علی الدین کلہ لیکن هر ملک کا باشندہ کہسکتا ہے کہ تقریباً ایسا هي مقصد همارے پیش نظر بهي ہے - " هندوستان هندوستانیوں کیلیے " " مصر مصریوں کیلیے " " جاپان جاپانیوں کیلیے " اور اس سے بهي بڑهکر ایک قوم کا دعوی ہے ' کہ " مشرق و مغرب صرف همارے لیے هیں " رب المشرقین و المغربین اور وہ اوسي خلوص و صداقت کا مدعي ہے جسکا اظهار صحابہ نے کیا تها - (اگرچہ یہ محال ہے) تو کیا وہ اپنے آپ کو اسلام کا حریف مقابل نہیں کہہ سکتا - آخر ان دونوں مقصدوں میں کیا فرق ہے ؟ اور جہاد اسلامي کے مقصد کو اوسپر کیا ترجیح حاصل ہے ؟

(السلم في الحرب)

لیکن قرآن مجید نے دوسري آیتوں میں اسکي تفسیر کردي ہے - اسلام صلح و سلام کا ایک پیغام روحاني تها جو تمام دنیا کو پہونچایا گیا تها :

تنزل الملئکة و الروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام (سورہ قدر ۴)	نزول قرآن کي رات میں خدا کے حکم سے فرشتے اور روح هر قسم کي امن و سلامتي لیکر اترتے هیں -

وہ ایک حکیمانہ قانون تها جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا چاهتا تها :

فیها یفرق کل امر حکیم (دخان ۳)	اوس رات میں حکیمانہ قوانین کي تقسیم کي جاتي ہے -

اس بنا پر اسلام کا غلبہ ' اسلام کي حکومت ' اسلام کي دعوت بعینہ امن و امان کا غلبہ تها - بعینہ عدل و انصاف کي حکومت تهي - بعینہ علم و حکمت کي دعوت تهي ' اسلام اسي مقصد کی تمام دنیا کو دعوت دینا چاهتا تها - لیکن عرب نے سلم کے ساتهہ دعوت صلح کو قبول نہیں کیا :

بملک هستي ما رو نهادہ سلطانے
کہ ما بصلح دهم او بجنگ میگیرد

اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو نشر امن ' بسط عدل ' اور عقد صلح کیلیے جہاد کرنا پڑا - قرآن مجید نے اس جہاد کا اجمالي مقصد یہ بتایا تها لیظهرہ علی الدین کلہ لیکن دوسري آیتوں نے اسکي تفسیر و تشریح کردي -

و الفتنة اکبر من القتل (بقرہ ۲۱۴)	فتنہ و فساد قتل سے بڑهکر برائی ہے -
و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اخرجوهم من حیث اخرجوکم و الفتنة اشد من القتل (بقرہ ۱۸۷)	دشمنوں کو جہاں پاؤ قتل کرو ' اور اونکو اوس جگہ سے نکال دو جہاں سے اونہوں نے تمکو نکالا ہے ' کیونکہ فتنہ و خونریزي قتل سے بهي زیادہ سخت ہے -

ان دونوں آیتوں سے ثابت هوتا ہے کہ جہاد کا مقصد آتش جنگ کا بهڑکانا نہ تها ' بلکہ اسکو بجهانا تها - چنانچہ دوسري آیتوں نے اس سے بهي زیادہ توضیح کردي :

و قاتلوهم حتی لاتکون فتنة و یکون الدین للہ (بقرہ ۱۸۹)	اور اون کے ساتهہ مقاتلہ کرو یہاں تک کہ لڑائي قائم هي هونے نہ پاے اور دین خدا کے لیے هو جاے -

ان آیات میں جابجا فتنہ کا لفظ آیا ہے اب اگرچہ هر چیز کو " فتنہ و فساد " کہا جاتا ہے ' لیکن قدیم عربي زبان میں فتنہ کا اطلاق صرف جنگ هي پر کیا جاتا تها :

لما رایت الناس هروا فتنة
عمیاء توقد نارها و تسعر

(یعني جب همنے دیکها کہ لوگ اوس اندها دهند جنگ سے جسکي آگ دمبدم بهڑکائي جارهي ہے گهبرا رہے هیں)

اس باب میں سب سے زیادہ واضح آیت سورۂ محمد کی ہے :

فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء (محمد ۴ - ۵)	جب تم کفار سے مقابلہ کرو تو پہلے خونریزي کرو ' پهر غلام بنا کر بلامعاوضہ احساناً رها کردو ' یا فدیہ لیکر چهوڑ دو

لیکن اس قتل و خونریزي کا آخري مقصد کیا تها ؟ خدا نے اسي آیت میں نہایت ایجاز کے ساتهہ اسکا جواب دیا ہے :

حتی تضع الحرب اوزارها -	یہاں تک کہ صفحۂ هستي سے جنگ هی محو هو جاے -

پس جہاد اسلامي کا مقصد خون سے خون هي کے دهبوں کو دهونا اور جنگ سے جنگ هی کا خاتمہ کرنا تها ' تا کہ تمام دنیا میدان جنگ کي جگہ آغوش صلح میں اطمینان کے ساتهہ زندگي بسر کرسکے -

(آیۂ عظیمہ سورۂ محمد)

سورۂ محمد کي آیت قتال کا یہ ٹکڑا نہایت عظیم و جلیل ہے ' اور فی الحقیقت اس میں صاف صاف قرآن حکیم نے اپنے جنگ کي غایت یہ بتلا دي ہے کہ وہ صرف جنگ هی کے روکنے کیلیے کی گئی ہے - کیونکہ فرمایا کہ جنگ اوس وقت تک کیے جاؤ جب تک کہ جنگ ختم نہو جاے "

اس آیت میں حرب سے مراد جنس حرب و نفس جنگ ہے نہ کہ کوئي خاص جنگ جو کسي قوم اور سرزمین سے مخصوص هو - امام رازي نے تفسیر کبیر میں خود هي یہ بحث چهیڑي ہے اور حسب عادت جواب دیا ہے :

ليکن اس عام فوجي طرز عمل سے صرف ايک مسلمانوں کي قوم مستثني ہے - مسلمانوں نے مدائن کو فتح کرنا چاہا تو ايک بحر ذخار کو عبور کرکے شہر ميں داخل ہوے - يزد جرد شاہ ايران نے پہلے ہي سے اپنے آل و اولاد کو حلوان روانہ کرديا تھا - تمام لوگ شہر خالي کرکے چلے گئے تھے' اور اپنے سرمايہ کا بہترين حصہ ساتھہ لے گئے تھے - گھروں ميں صرف معمولي چيزيں چھوڑ دي تھيں - اسلامي فوج نے ايک ايک گلي کا چکر لگايا ' مگر ايک متنفس بھي نظر نہ آيا - صرف قصر سفيد ميں کچھہ لوگ موجود تھے' جنکا مسلمانوں نے محاصرہ کرليا ' اور انہوں نے جزيہ ديکر صلح کرلي -

حضرت سعد قصر سفيد ميں داخل ہوے تو اوسميں بکثرت تصويريں نظر آئيں ' ليکن انہوں نے ايک تصوير کو بھي ہاتھہ نہيں لگايا -

(اسکندريہ کا داخلہ)

اسکندريہ کي فتح ميں اس سے بھي زيادہ اشتعال انگيز واقعات پيش آئے - اسکندريہ مادي سروسامان کے ساتھہ روميوں کا مذہبي مرکز بھي تھا - روميونکے تمام بڑے بڑے گرجے وہيں تھے' اور شام کي فتح کے بعد وہ لوگ اسکندريہ ہي ميں عيد مناتے تھے - اس بنا پر جب مسلمانوں نے اسکندريہ کا محاصرہ کيا تو روميوں نے مدافعت کيليے اپني پوري طاقت صرف کردي -

تين مہينے تک متصل محاصرہ رہا يہاں تک کہ حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے گھبراکر حضرت عمرو بن عاص کو ايک غصہ آميز خط لکھا ' جس کے بعض فقرے يہ ہيں :

و ما ذاک الا احدثتم و احببتم من الدنيا ما احب عدوکم فان اللہ لا ينصر قوما الا بصدق نياتہم -

فتح ميں اس قدر تاخير صرف اس بنا پر ہو رہي ہے کہ تم نے اپني قديم حالت بدل دي اور جسطرح تمہارے دشمن دنيا پرست ہيں اوسيطرح تم بھي دنيا کي طرف مائل ہوگئے - ليکن ياد رکھو کہ خدا کسي قوم کي مدد صرف صدق نيت ہي کي بنا پر کرتا ہے

حضرت عمرو بن عاص نے تمام فوج کو جمع کرکے يہ خط سنايا اور حکم ديا کہ سب لوگ وضو کرکے نماز پڑھيں اور خدا سے فتح کي دعا مانگيں -

محاصرہ کي حالت ميں اور بھي بہت سے ناگوار واقعات پيش آئے - رومي فوج قبيلہ مہرہ کے ايک شخص کا سر کاٹ کر ليگئي اور لاش کو ميدان ميں چھوڑ ديا - يہ لوگ سخت برہم ہوے اور اصرار کيا کہ ہم لاش کو بغير سر کے دفن ہي نہ کرينگے - حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ " اس غصے سے کام نہيں چلتا ' تم بھي انکے کسي سپاہي کا سر کاٹ لاؤ تو وہ اوسکے معاوضے ميں اوسکا سر واپس کرينگے - چنانچہ تمام لوگوں نے اسپر عمل کيا اور روميوں نے اس معاوضہ ميں اونکے مقتول کا سر واپس کرديا -

ايک رومي نے مسلمہ بن مخلد پر حملہ کيا تھا ' اور اونکو گھوڑے سے گرا ديا تھا ' چونکہ اونکي تمام فوجي زندگي کا يہ ايک مستثني واقعہ تھا ' اسليے مسلمانوں کو سخت غيرت آئي - حضرت عمرو بن العاص کو بھي سخت غصہ آيا اور اسي غصہ کي حالت ميں فرمايا کہ " عورت ہوکر مردوں کے ساتھہ کيوں شريک جنگ ہوے ؟ " اسي غصہ کي حالت ميں نہايت زور شور سے لڑائي ہوئي اور مسلمان فرط جوش ميں قلعے کے اندر گھس گئے - ليکن روميوں نے پھر حملہ کرکے اونکو قلعہ کے باہر نکال ديا -

با اينہمہ غيظ و غضب جب اسکندريہ فتح ہوا اور بچوں اور عورتوں کو چھوڑ کر صرف ۹ لاکھہ قيدي گرفتار ہوے' تو مسلمانوں نے اونکو لونڈي غلام بناکر تقسيم کرنا چاہا' ليکن حضرت عمر رضي اللہ عنہ کے حکم سے صرف جزيہ لگاکر ان سب کو چھوڑ ديا گيا -

مضافات مصر کے بہت سے لوگ روميوں کے ساتھہ شريک جنگ ہوگئے تھے - مسلمانوں نے ان لوگوں کو گرفتار کرکے مدينہ روانہ کر ديا - ليکن حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے ونکو بھي واپس کرديا -

قيصر روم کو ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں نے اسکندريہ کو فتح کرليا تو سب سے پہلے ان کے گرجے زد ميں آئينگے' ليکن گرجوں کے ساتھہ جو سلوک کيا گيا اوسکا اندازہ صرف طبري کے ان الفاظ سے ہوسکتا ہے :

ھذہ الکناسۃ - لکناسۃ بناحيۃ الاسکندريۃ حولہا احجار - ما زادت و لا نقصت -

يہ گرجہ اسکندريہ کے ايک کنارے پر تھا' اسکے گرد بہت سے پتھر (غالباً بت مراد ہے) تھے ' جن ميں کسي قسم کي کمي و بيشي نہيں ہوئي -

حضرت عمرو بن عاص نے مصر پر چڑھائي کي تو وہاں کے لوگوں نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ " جن لوگوں نے قيصر و کسرى کو پامال کرديا اونسے صلح ہي کرليني بہتر ہے " ليکن اوس نے انکار کرديا - معرکہ شروع ہوا تو حضرت زبير قلعے کي فصيل پر چڑھ گئے - ان لوگوں نے قلعہ کا دروازہ کھول ديا اور معاہدہ صلح کرنا چاہا - حضرت عمرو بن عاص نے جن فياضانہ شرائط پر ان کو امان دي وہ حسب ذيل ہيں :

اعطي عمرو بن العاص اہل مصر الامان علي انفسہم و اموالہم وکنائسہم وصليبہم و برہم و بحرہم لا يدخل عليہم شي من ذلک ولا ينتقص و علي اہل مصر ان يعطوا الجزيۃ ان نقص نہرہم من غايتہ اذا انتہى رفع عنہم بقدر ذلک - ومن ابى و اختار الذہاب فہو آمن حتى يبلغ مامنہ او تخرج من سلطاننا عليہم

عمرو بن عاص نے اہل مصر کو جان و مال' مذہب' گرجا' صليب' خشکي و تري غرض ہر چيز کي امان دي - ان چيزوں ميں کسي قسم کي مداخلت يا کسي قسم کي کمي و بيشي نہيں کي جائيگي - اہل مصر کو ان مراعات کے بدلے جزيہ دينا ہوگا ' وہ بھي اگر رود نيل کا پاني کم ہو جائيگا ' تو بقدر اوسکے نقصان کے جزيہ بھي معاف کرديا جائيگا - اگر کوئي شخص جزيہ دينا پسند نہيں کرتا اور يہاں سے جلاوطني اختيار کرنا چاہتا ہے' تو اوسکو اوسوقت تک امان حاصل ہے' جب تک اپنے گھر تک پہونچ جاے - يا ہمارے دائرہ حکومت سے نکل جاے '

حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے بيت المقدس کے لوگوں کے ساتھہ اس سے بھي زيادہ فياضانہ مراعات کے ساتھہ معاہدہ صلح کيا تھا - مسلمانوں کي يہي فياضياں تھيں جس سے متاثر ہوکر فتح اسکندريہ ميں قبطيوں نے خود روميوں کے مقابل ميں اونکو جانبازانہ مدد دي تھي -

* * *

مذاهب کے لوگ آباد تهے ' یہودي ' عیسائي ' مجوسي ' بلکه ملحده و زنادقه تـک کا فرقه موجود تها '

(وسائل انعقاد صلح)

اسلام نے ان مختلف قوموں کو مختلف طریقوں سے پیغام صلح دیا ' سب سے پہلے مشرکین عرب کو ایک عظیم الشان جنـگ کے خطرے سے بچنے کا وعظ سنایا :

مثلی و مثل مابعثنی الله کمثل رجل اتی قومـا فقـال رایت الجیش بعیلی و انی انا النذیر العریان فالنجا۔ فالنجاء - فاطاعته طائفة فادلجـوا علی مهلهـم فنجوا و کذبتـه طائفه فصبحهـم الجیـش فاجتاحهـم (بخاري جزو ۸ ص ۱۰۲)	میري اور میري شریعت کي مثال بعینه اوس شخص کي هے ' جس نے آکر ایک قوم کو خبردي که میں نے خود اپني آنکهوں سے ایک فوج گراں کو تمپر حمله کرنے کے لیے آتے هوے دیکها هے ' اور میں برهنه هوکر تمکو اوسکے خطرے سے ڈرا رها هوں (۱) هوشیار هوجاؤ ' هوشیار ! یه سنکر ایک گروه نے اوسکي اطاعت کي اور رات هي رات نکل بهاگا ' لیکن دوسرے فرقے نے اوسکا کہنا نه مانا ' نتیجه یه هوا که

لشکر نے چهاپه مارا اور اونکا استیصال کردیا -

عیسائیوں اور یہودیوں کي طرف بار بار مصافحه کے لیے هاتهه بڑهایا ' کبهي تو اونکو تمام دنیا سے افضل قرار دیا :

و لقد آتینا بني اسرائل الکتب و الحکم و النبوة ورزقنهـم من الطیبت و فضلنهم علی العالمین - (جاثیه - ۱۵)	همنے بني اسرائیل کو کتاب ' حکومت نبوت اور کهانے پینے کي پاک ' حلال اور خوشگوار چیزیں دیں ' اور اسطرح هم نے اونکو تمام دنیا سے افضل و اشرف بنا دیا -

کبهي اُنکي کتاب کو دیني و دنیوي برکات کا سرچشمه قرار دیا :

و لو انهم اقامو التوراة و الانجیـل و ما انـزل الیهم من ربهم لاکلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم (مائده - ۷۰)	اگر وه لوگ توراة اور انجیل پر عمل کرتے ' تو سرسے پانوں تک برکات ارضیه و سماویه اونکو محیط هو جاتیں -

بالخصوص عیسائیوں کے ساتهه خاص طور پر رشتۂ مودت کو مستحکم کیا :

و لتجدن اقربهـم مودة للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری (مائده - ۸۵)	تمام اهل کتاب میں عیسائي مسلمانوں کے ساتهه سب سے زیاده قربت و اتصال رکهتے هیں -

اس رفق و ملاطفت ' اور تلطف و دلجوئي کے بعد نہایت مختصر الفاظ میں صلح کي سب سے آخري شرط پیش کي :

تعالوا الی کلمـة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله و لا نشرک به شیا و لا یتخذ بعضنا بعضـا اربـابـا من دون الله (آل عمران - ۵۷ - ۵۹)	اے اهل کتاب آو ' ایسي شرط پر باهم صلح کرلیں جس پر همارا اور تمهارا دونوں کا اتفاق هے ' یعني صرف ' ایک خدا کي عبادت کریں اور کسي کو اوسکا شریک نه بنائیں ' اور هم میں سے کوئي کسي آدمي کو خدا نه بناے -

لیکن دنیا همیشه قوت کے آگے سر تسلیم خم کرتي هے ' یهي وجه هے که اسلام نے جو پیغام نہایت رفق و ملاطفت کے ساتهه دیا عرب نے تیره برس تـک اوسکو نہیں سنا ' اسلیے مجبوراً اسلام کو تلوار کي زبان سے دنیا کو یه وعظ سنانا پڑا -

(صلح کا اعلان)

اسلام نے اسي فطرتي اصول کي بنا پر دس برس تـک مدت که جهاد و قتال کو جاري رکها ' لیکن اوسکے نتائج عرب کي جنگ سے بالکل مختلف تهے - عرب کي جنـگ کا قتل و غارتگري کے سوا کوئي مقصد نه تها ' لیکن اسلام جہاد کے ذریعه اوس گراں قیمت چیز کو محفوظ رکهنا چاهتا تها ' جسکو عرب نے نہایت ارزاں کردیا تها -

انا للرخص یوم الـروع انفسـنـا

و لو نسام بهـا فی الامن اغلینا

هم جنگ میں اپني جانوں کو نہایت ارزاں کردیتے هیں ' حالانکه اگر حالت امن میں اوسکا بهاو چکایا جاتا تو وه بڑي بیش قیمت نکلتیں -

اور اس گراں قیمت چیز کے تحفظ کي ضمانت میں قانون عدل نے همیشه جان هي کي قرباني طلب کي هے :

و لکم في القصاص حیوة یا اولی الالباب لعلکـم تتقون (بقره ۱۷۹)	اے عقلمنـد لوگو ! قصاص کوئي بري چیز نہیں ' بلکه اسي نے تمهاري زندگي کو قائم رکها هے - شاید اوسکے ذریعه سے تم قتل و خونریزی سے بچو

عرب کي لڑائیاں تفرق و اختلاف پیدا کرتي تهیں ' لیکن غزوات اسلام نے ائتلاف و اتحاد ' اور انضمام و اجتماع پیدا کیا -

واذکروا نعمـت اللـه علیکـم اذ کنتم اعداء فالف بیـن قلوبکـم فاصبحتم بنعمته اخوانا (۳ : ۹۸)	اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تهے پهر خدا کے فضل نے تمکو باهم ملا دیا اور تم بهائي بهائي هوگئے -

جب دس برس کي وسیع مدت نے اس اتحاد کو درجه کمال تک پہونچا دیا ' تو وه وقت آگیا که جو اجتماع میدان قتال میں نظر آتا تها وه ایک دار الامن میں نظر آے اسلیے جب مجموعۂ اتفاق و اتحاد کے تمام بکهرے هوے اجزاء جمع هوگئے تو آنحضرت نے اعلان عام کیا :

و لله علی الناس حج البیت من استطـاع الیـه سبیـلا- (آل عمران - ۹۱)	اور صرف خدا کیلیے تمام اون لوگوں پر حج فرض هے ' جو سفر کي قدرت رکهتے هیں -

اس اعلان نے تمام دنیا کو حرم کے مقدس میدان میں جمع کردیا ' اور آج تک جو پیغام صلح زبان تیغ سے دیا جاتا تها ' وه خود آنحضرت کي زبان مبارک سے تمام دنیا کو سنایا گیا -

ان دماءکم و اموالـکم علیکم حرام کحرمة یومکم هـذا فی شهر هذا فی بلدکم هذا الا ان کـل شی من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع و دماء الجاهلیة موضوعـة و اول دم اضعه دماءنا دم ابن ربیـعة	هر مسلمان کا جان و مال هر مسلمان کے لیے قابل احترام هے بعینه اسي طرح ' جس طرح تم لوگ یوم الحج کو شهر حج میں ' اس شهر (مکه) میں واجب الادا سمجهتے هو ' میں جاهلیت کي تمام رسموں کو تمهارے سامنے اپنے دونوں پانوں سے کچل دیتا هوں ' اور انتقام خون کي رسم کے مٹانے کے لیے پہلے اپنے بهائي ربیعه هي کے خون کو مسل دیتا هوں -

ان الفاظ نے ایک دائمي صلح کا پیغام دیکر تمام دنیا کي جان و مال کو قتل و سلب سے محفوظ کردیا - لیکن ایک تمدني غارتگري رهگئي تهي ' جس پر خدا نے اعلان جنگ کي دهمکي دي تهي اوسکي نسبت فرمایا :

و ربا الجاهلیة موضوع و اول ربا اضع ربانا ربـا عباس بن عبدالمطلب فانه موضـوع کلـه -	اور زمانه جاهلیت کي سود خواري آج بالکل مٹادي جاتي هے اور پہلے جس سود کو میں مٹاتا هوں وه خود میرے چچا عباس ابن عبد المطلب کا سود هے -

تمام دنیا نے اس پیغام صلح کو سنا ' اور توحید و رسالت کے اقرار کے ساتهه اوس بشارت عظیمه کي تصدیق کي جو خدا نے تمام دنیا کو وحي کے ذریعه سے دي تهي : وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

---

(۱) عرب میں کسي اهم اور خطرناک واقعه کي خبر برهنه هوکر دیتے تهے -

هل هذا كقوله تعالى "و اسئل القرية" حتى يكون كانه قال حتى تضع امة الحرب او فرقة الحرب اوزارها - نقول ذلك محتمل فى النظر الاول لكن اذا امعنت فى المعنى تجد بينهما فرقا، و ذلك لان المقصود من قوله "حتى تضع الحرب اوزارها" انقراض الحرب بالكلية بحيث لا يبقى فى الدنيا حزب من احزاب الكفر يحارب حزبا من احزاب الاسلام ولو قلنا حتى تضع امة الحرب جاز ان يضعوا الاسلحة و يتركو الحرب وهى باقية بمادتها - كما تقول خصومتى انفصلت ولكن تركتها فى هذه الايام و اذا اسندنا الوضع الى الحرب يكون معناه ان الحرب لم يبق (تفسير كبير - جزو ۵ ص ۶۲۱)

قرآن میں ایک جگهه الله نے فرمایا هے که " گانوں سے پوچهو " لیکن في الحقیقت وهاں مقصود یه هے که " گانوں والوں سے پوچهو " اور مجازاً سوال کي نسبت خود گانوں کي طرف کردي هے -

کیا یه آیت بهي اسي قسم کی آیت هے؟ اور کیا "حتى تضع الحرب اوزارها" سے بهي مقصود اصل لڑائي کے وجود کا خاتمه نهیں هے بلکه صرف کسي خاص قوم کي لڑائي کا یا کسي محدود رقبهٔ زمین کے جنگ و جدال کا ؟

هاں، بظاهر یه احتمال پیدا هوتا هے لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جاے تو واضح هو جاے که مقصود الهي یه نهیں هے اور دونوں آیتوں کے طرز بیان میں فرق هے - الله تعالى نے اس آیت میں " تضع الحرب " فرمایا هے اور یه جب هي هو سکتا هے جب جنگ بکلی موقوف هو جاے، اور اهل فساد کي کوئي جماعت ایسی باقي نه رهے جو حرب و قتال کر سکے -

پس اس آیت سے مقصود عام طور پر جنگ کا انسداد هے نه که کوئي خاص جنگ، اور اگر کوئي خاص جنگ مراد لی جاے تو اسکے یه معني هونگے که لڑائي کا وجود اور ماده تو دنیا میں باقي رهے، مگر صرف کسي ایک جماعت کي لڑائي کا خاتمه هو جاے - لیکن اگر هم خاتمهٔ جنگ کو کسي خاص جماعت و زمین کی جگهه وجود " جنگ " هي کي طرف منسوب کر دیں تو اسکے یه معنے هونگے که اب دنیا میں جنگ کا وجود هي باقي نه رها -

چونکه اسلام کا مقصد صرف صفحهٔ هستي سے جنگ کا خاتمه کرنا تها، اسلیے اوس نے تمام دنیا کو صلح کا پیغام دیا - لیکن دنیا کي فطرت وعظ و نصیحت کے بجاے قوت سے زیاده مرعوب هوتي هے، اسلیے مجبوراً اسلام کو زبان تیغ سے اسکا اعلان کرنا پڑا، اور دس هي برس کی مدت میں تمام دنیا صلح کي آغوش میں آ گئي لیکن اصل حقیقت اب تک مشتبه هے -

(شریفانه صلح)

جنگ و صلح توأم هیں، - دنیا میں جنگ کے ساتهه صلح هوتي رهتي هے، اسلام کو اگر تمام دنیا پر یه مزیت حاصل هے که اوس نے جنگ کا مقصد صرف صلح قرار دیا تو اس سے اصل مسئله کا فیصله نهیں هوتا - سوال یه هے که خود یه صلح کیسي هے ؟ دنیا میں عاجزانه و مجبورانه صلح بهي کي جاتي هے، اگر اسلام نے اسي قسم کي غیر شریفانه صلح کي هے تو اس سے موت بهتر هے ؟

بهت سي قوموں کو خلوص قلب صلح پر آماده نهیں کرتا، بلکه مصالح اور مجبوریاں اونکے درمیان صلح کرادیتي هیں ؟ کیا اسلام کي صلح بهي اسي قسم کي هے ؟ بهت سي قومیں صلح کرلیتي هیں، لیکن خود اپنے طرز عمل سے صلح کا کوئي عملی نمونه پیش نهیں کرتیں، بلکه ان میں بهت سے لوگ ایسے بهي هوتے هیں جو جنگ هي کو اپنا کارنامهٔ زریں سمجهتے هیں - صرف جماعت کي قوت اون کي راے پر غالب آجاتي هے - کیا مجاهدین اسلام میں بهي اس قسم کے لوگ تهے ؟ اور اگر تهے تو اونکو عام فوجي جماعت پر کیا فضیلت حاصل هے ؟ قرآن مجید نے ان تمام سوالات کا نهایت تفصیل کے ساتهه جواب دیا هے - قرآن مجید نے صاف صاف بتایا هے که اسلام کی صلح بزدلانه نهیں بلکه شریفانه هے :

فلا تهنوا وتدعوا الى السلم وانتم الاعلون (محمد ۳۷)	سست و کمزور نه هو جاو، اور دعوت صلح برابر دیتے رهو، در آنحالیکه تم غالب و سربلند هو-

قرآن مجید نے مجاهدین اسلام کو هدایت کي هے که تمکو نهایت فراخ حوصلگي کے ساتهه پیغام صلح کے قبول کرنے کیلیے همیشه تیار رهنا چاهیے :

فان اعتزلوكم فلم يقاتلوكم و القوا اليكم السلم فما جعل الله لكم عليهم سبيلا (نساء ۹۲)	اگر کفار تم سے الگ هو جائیں اور جنگ نه کریں، بلکه تمهارے سامنے صلح کو پیش کریں، تو اس حالت میں خدا نے تمکو ان سے جنگ کرنے کا اختیار نهیں دیا هے -

قرآن مجید مجاهدین اسلام کو ترغیب دیتا هے که اگر تمهارا مقصد دنیا کے سامنے صلح کو پیش کرنا هے، تو سب سے پہلے تمکو خود صلح کا عملي نمونه بن جانا چاهیے -

يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين (بقره - ۲۰۴)	مسلمانو! تم سب کے سب پہلے صلح کے دائره میں داخل هو جاو، اور شیطان کے نقش قدم کي پیروي نکرو وه تو تمهارا کهلا هوا دشمن هے -

(عرب کا میدان جنگ)

یه وهي شیطان هے جس نے سب سے پہلے انسان کو جلا وطن کروا دیا تها، جو جنگ کا آخري نتیجه هے -

فازلهما الشيطان عنها فاخرجهما مما كانا فيه و قلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو لكم فى الارض مستقر و متاع الى حين (بقره - ۳۴)	شیطان نے آدم و حوا کو جنت سے نکلوادیا اور هم نے کها که تم سب اب یهاں سے نکل کر زمین میں چلے جاو، وهي ایک خاص مدت تک تمهارا ٹهکانا او و تمهارا ساز و برگ هے، اور تم میں هر ایک دوسرے کا دشمن هے -

اور یه وهي شیطان هے، جس نے آتش سیال کے ذریعه سے همارے اندر بغض و عداوت کي آگ بهڑکا دي تهي -

انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة و البغضاء فى الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة فهل انتم منتهون - (مائده - ۹۳)	شیطان چاهتا هے که تم لوگوں کے درمیان شراب نوشي اور قمار بازي کے ذریعه عداوت ڈال دے، اور تمکو نماز اور ذکر الهي سے روک دے تو پهر کیا اب بهي تم شراب نوشي سے باز نه آؤگے ؟

اب اس شیطان نے آسمان سے اوترکر صحراے عرب کو اپنا مستقر بنایا تها که میدان جنگ کیلیے اس سے زیاده وسیع قطعهٔ زمین، اور اس سے زیاده بهتر مقام نهیں مل سکتا تها، اسلیے تمام ریگستان عرب خون کا ایک دریا بن گیا تها، جسکے اندر بغض و عداوت، کینه و انتقام، کا ایک طوفان برپا تها - لیکن دنیا میں ظهور شر نے همیشه ایک هي مطلع سے سر نکالا هے، اور نیکي نے همیشه بدي کے ساتهه ظهور کیا هے -

(مقام صلح)

الله تعالى کي اسي فطرت ازلیه، و سنت جاریه نے عرب هي کو صلح کے لیے بهي انتخاب کیا - کیونکه قدرتي طور پر وه اسکے لیے ایک بهترین مقام تها، مشرکین عرب کے علاوه وهاں مختلف

لات بحریه کے لیے ایک عظیم الشان کارخانه قائم کیا گیا ' جنکے ذریعه متعدد بحري فتوحات حاصل هوئیں -

(اندلس اور افریقه کا جنگي بیڑا)

اسکے بعد اندلس اور افریقه میں جنگي جہازوں نے نہایت ترقي حاصل کي - چنانچه عبد الرحمن ثالث کے زمانے میں صرف اندلس کا بیڑا دو سو جہازوں سے مرکب تھا اور افریقي بیڑے کی بھي یہي کیفیت تھي - ان بیڑوں کے هر جہاز پر ایک بحري سپه سالار رهتا تھا جو اوسکو لڑاتا تھا ' ساتھه هي ایک کپتان بھی هوتا تھا جو جہاز کي رفتار ' اور لنگر اندازي ' وغیرہ کي نگراني کرتا تھا - ان جہازوں کے لیے ایک خاص بندرگاه تیار کیا گیا تھا ' جہاں وہ لنگر انداز رهتے تھے - جب کوئی لڑائي پیش آتي ' یا کسي شاهي تقریب میں ان کي نمایش کا موقع آتا تھا تو بادشاه اپنے سامنے تمام فوجوں کو انپر سوار کراتا تھا - اور ان سب پر ایک کمانڈر انچیف مقرر هوتا تھا ' جو ان سب کي نگراني کرتا تھا - ان جہازوں نے بحر روم میں دفعتاً عیسائیوں کی بحري سطوت کا خاتمه کردیا ' اور مسلمانوں نے انهي کے ذریعه سے تمام مشهور جزیرے مثلاً میورقه ' منورقه ' یابسه ' سردانیه ' صقلیه ' قرصره ' مالطه ' اقریطش ' اور قبرص وغیرہ فتح کیے ' یہاں تک که یورپ بھي انکے حملوں سے محفوظ نه رهسکا - چنانچه ابو القاسم شیعي نے متعدد بار جینوا پر بحري حمله کیا ' اور کامیاب واپس آیا -

اندلس اور افریقه کے جنگي جہاز سطح دریا پر اسطرح چھا گئے تھے که عیسائیوں کا ایک تخته بھی بہتا هوا چلا جاتا تها تو وہ اونکي زد سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا - جہازوں کي اسي وسعت نے مسلمانوں کے تمام جزائر اور ساحلی مقامات کو محفوظ رکھا - لیکن جب اندلس میں اموي ' اور مصر میں عبیدئین کی سلطنت کو زوال هوا ' تو اونکي بحري طاقت بھي ضعیف هوگئي ' اور عیسائیوں نے موقع پاکر صقلیه ' اقریطش ' مالطه ' طرابلس عسقلان ' صور ' عکا ' بیت المقدس ' اور تمام شام پر قبضه کر لیا -

(موحدین کي بحري ترقیاں)

چھٹي صدي میں ، موحدین نے جب اندلس میں اپني سلطنت کي بنیاد ڈالي ' تو جنگي جہازوں کے ساتھه پہلے سے بھي زیادہ اعتناء کي ' موحدین کے بیڑے کا امیر البحر ساحلي مقام کا رهنے والا ایک شخص احمد صقلي تھا ' جو فطرةً اس خدمت جلیله کے لیے موزوں تھا - ساحل دریا سے نصاری بچپن هي میں اسکو گرفتار کرلے گئے تھے ' اور انہوں نے اونهي کے دامن میں پرورش پائي تھي - شاه صقلیه نے اسکو رها کرادیا اور اوسکے مرنے کے بعد وہ مراکش چلا آیا ' اور یوسف بن عبد المومن نے اوسکي نہایت عزت کي ' اور اوسکو امیر البحر بنا دیا -

موحدین کے زمانے میں جنگي جہازوں نے اسقدر ترقي کي که جب سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو عیسائیوں سے واپس لینا چاها ' اور شام کے تمام ساحلي مقامات سے عیسائیوں کے جنگي جہاز حملے کے لیے بڑھے ' اور اسکندریه کا بیڑا انکا مقابله نه کرسکا ' تو سلطان صلاح الدین نے صرف موحدین کے جنگي جہازوں کے مستول کو اپني امیدوں کا نشیمن بنایا ' اور منصور سے بحري مدد طلب کي ' لیکن چونکه خط میں اوسکو امیر المومنین کے خطاب سے مخاطب نہیں کیا تھا ' اسلیے اوس نے مدد دینے سے انکار کردیا -

منصور کي وفات کے بعد جب موحدین کي سلطنت میں ضعف آ گیا ' اور جلالقه نے اندلس کے اکثر شہروں پر قبضه کرلیا ' تو اونکے جنگي جہازوں نے بھي سطح دریا پر سر اٹھایا ' لیکن ابھي حالت ضعف میں بھي مسلمانوں کي بحري طاقت اونکے مساوي تھي - مگر رفته رفته اندلس میں بدویت کا غلبه هوتا گیا ' اور اندلس کے مخصوص اخلاق و عادات بست گئے ' جسکا لازمي نتیجه یه هوا که مسلمانوں کي بحري مہارت کا بھي خاتمه هوگیا -

(مصر میں جہاز سازي کي ابتداء اور اوسکي عہد به عہد ترقیاں)

مصر نے سنه ۲۳۸ میں متوکل علی الله کي خلافت میں ایک اتفاقي واقعه کے پیش آنے کي بنا پر جہاز سازي کي طرف توجه کي ' متوکل کي خلافت میں رومیوں نے دفعتاً بحري حمله کرکے دمیاط پر قبضه کرلیا ' اور سیکڑوں مسلمانوں کو قتل اور هزاروں بچوں اور عورتوں کو گرفتار کرکے لیگئے - اس واقعه کے درد انگیز اثر نے اهل مصر کو بحریات کي طرف خاص طور پر متوجه کردیا ' اور ایک مستقل بحري محکمۂ جنگ قائم هوگیا - خشکي کي فوج کي طرح بحري سپاهیوں کي بھي تنخواهیں مقرر کیگئیں ' اور عام طور پر تمام ملک نے فوجي تعلیم حاصل کرنا شروع کي - اس اتفاقي واقعه نے چونکہ مسلمانوں کے دل میں کفار کے ساتھه جہاد کرنیکا تازہ جوش پیدا کردیا تھا ' اسلیے جب بحریات کا نیا صیغه قائم هوا تو بحري سپاهیوں کي خاص وقعت قائم هوگئي ' اور هر شخص نے اپنے آپ کو انهیں کي جماعت میں بشوق داخل کرنا چاها ' جسکا نتیجه یه هوا که اس صیغه نے دفعتاً نہایت ترقي حاصل کرلي ' اور رومیوں کے ساتھه متصل بحري معرکے جاري هوگئے -

سنه ۳۵۰ هجري میں جب رومیوں نے بلاد شام پر متصل حملے کرنا شروع کیے ' اور بہت سے شہروں کو مسخر کرلیا تو مصر میں جہازوں کي طرف اس سے بھی زیادہ توجه کیگئي ' اور معز الدین الله اور اوسکي اولاد نے مصر ' اسکندریه اور دمیاط میں بکثرت جہاز تیار کرائے اور اونکو تمام ساحلي مقامات مثلاً صور ' عکا ' عسقلان وغیره میں پھیلا دیا -

ان جہازوں کي کثرت اور اونکی فوجونکي وسعت کا اس سے اندازہ هوسکتا هے که صرف سپه سالاروں کي فہرست پانچ هزار ناموں پر مشتمل تھي - جن میں دس کمانڈر انچیف تھے ' اور اونکو آٹھه دینار سے لیکر ۲۰ دینار تک تنخواهیں ملتي تھیں ' اسکے علاوہ اونکے لیے جاگیریں بھي مقرر تھیں -

هر جہاز پر ایک کپتان هوتا تھا جسکے ساتھه جارش وغیره هوتے تھے ' جہاز اوسیکے حکم سے لنگر اوٹھاتا تھا اور اوسیکي اجازت سے لنگر انداز هوتا تھا ' اسکے علاوہ هر جہاز پر ارکان سلطنت میں سے ایک معزز رکن رهتا تھا ' اور بحري فوج کي تنخواہ خود خلیفه اپنے هاتھه سے تقسیم کرتا تھا ' اور اسکے لیے خاص طور پر اهتمام کیا جاتا تھا -

جنگی جہاز جب کسي مہم پر روانه کیے جاتے تھے ' تو اونکو نہایت شاندار طریقه سے رخصت کیا جاتا تھا ' اور جب اوس مہم سے واپس آتے تھے تو اوسي جوش و خروش سے اونکا استقبال بھي هوتا تھا - چنانچه خاص اس غرض کیلیے دریاے نیل کے کنارے ایک کھلي هوئي عمارت بنالي گئي تھي ' جس میں خلیفه اس رسم کے ادا کرنے کیلیے بیٹھه جاتا تھا ' اور ادھر اودھر سے سپه سالار اپنے مسلح جہازوں کو لاکر اوسکے سامنے کھڑا کر دیتے تھے ' اور فوجي کرتب دکھاتے تھے - اسکے بعد جہازوں کے کپتان اور افسر اعلی آتے تھے - خلیفه اونکو فتح و ظفر کی دعاوں کے ساتھه رخصت کرتا تھا ' اور کپتان کو سو ' اور افسر اعلی کو ۲۰ دینار انعام دیتا تھا -

جہازوں کے ذریعه سے جو مال غنیمت حاصل هوتا تھا اوس میں

بحـــريات اســــلاميــــة

انسان کے تمرد و طغیان نے بحر و بر میں شر و فساد کا جو طوفان برپا کردیا تھا' اسلام دنیا کو اوسی سیلاب فنا سے بچانے کیلیے آیا تھا - اگرچہ عہد نبوت میں غزوات اسلامیہ کا دامن صرف صحراے عرب کے کانٹوں میں اولجھا رہا' تاہم جناب رسالت پناہ نے مجاہدین اسلام کي تلواروں کو سمندر کي لہروں میں چمکنے اور سطح دریا پر علم سلطنت کے نصب کرنے کا مژدہ سنا دیا تھا -

قال: رايت قوما ممن يركب ظهر هذا البحر کا لملوک علي الا سرة -	آپ نے فرمایا کہ میں خواب میں ایک ایسي قوم نظر آئي' جو سطح دریا پر اس شان کے ساتھہ نمایاں ہوگي جسطرح سلاطین تخت شاهي پر جلوہ گر ہوتے ہیں -

وہ مبارک قوم بھي مسلمانوں کي قوم تھي جسکے ہاتھہ سے اب خشکي کے مقبوضات بھي نکلتے جاتے ہیں - لیکن حضرت ابوبکر کے زمانہ تک یہ پیشینگوئي پوري نہیں ہوئي' اور دنیا کو اس رویاے صادقہ کي تعبیر کیلیے خلافت فاروقي کا منتظر رہنا پڑا -

عرب ایک بادیہ نشین قوم تھي' اور بداوت کا اثر اوسکے تمام صنائع و اعمال میں سرایت کرگیا تھا - ابتداء میں وہ بري معرکوں میں بھي اوس نظم و ترتیب کے ساتھہ شجاعت کے جوہر نہیں دکھا سکتي تھي جلکي نمایش متمدن ملکوں کي فوجیں عموماً کیا کرتي ہیں - اوسکے پاس صرف ایک جنون خیز ولولہ و جوش تھا' جسکو ایک روحاني طاقت نے ایمان خالص کے قالب میں بدلدیا تھا - اگرچہ اس روحاني آتشکدے کے شراروں نے اوڑکر تمام صحراے عرب میں آگ لگا دي - لیکن یہ آگ دفعۃً سمندر میں نہیں لگائي جا سکتي تھي - کیونکہ عرب نے کبھي فن جہاز راني کا خواب بھي نہیں دیکھا تھا - اس بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک کوئي بحري حملہ نہیں کیا گیا - لیکن جب فتوحات اسلامیہ کا سیلاب بر و بحر دونوں کو محیط ہوگیا' اور اکثر متمدن قومیں اسلام کے زیر اثر آگئیں' تو مسلمانوں کے سامنے انہي قوموں نے اپنے آپ کو بحري خدمت کیلیے پیش کیا' اور مسلمانوں نے انہي کے ذریعہ سے فن جہاز راني کي تعلیم حاصل کي - یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خود اس فن کے اوستاد ہوگئے -

(خلافت فاروقي میں پہلا بحري حملہ)

فتوحات اسلامیہ نے خلافت فاروقي میں سب سے زیادہ وسعت حاصل کي - ایران نے حضرت عمر هي کے سامنے سر جھکایا' مصر جو ایک ساحلي مقام تھا اونہي کے زمانے میں فتح ہوا اور اسلامي فوجوں کا سیلاب شام و روم کے ساحل سے اونہي کے عہد خلافت میں ٹکرایا - اس بنا پر بحري حملے کي ابتداء بھي اونہي کي خلافت میں ہوئي - چنانچہ سب سے پہلے علاء بن حضرمي رضی اللہ عنہ نے جو بحرین کے گورنر تھے فارس پر بحري حملہ کي تیاري کي' اور حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي اجازت کے بغیر بحری راستے سے فوج کے متعدد دستوں کو لیجا کر اصطخر میں اوتار دیا - لیکن جہاز سے اوترنیکے ساتھہ هي ایرانیوں نے خشکي هي میں ان دستوں کو روک لیا' اور ان کے تمام جہاز غرق کردیے - لیکن مسلمانوں کو جوش اسلام میں صرف لڑنے سے کام تھا اس بنا پر ایک دستے کے سپہ سالار نے فوج کو مخاطب کرکے ایک پرجوش تقریر کي اور کہا کہ " ان لوگوں نے اس سے زیادہ کچھہ نہیں کیا کہ تم کو خشکي هي میں لڑنے کیلیے مجبور کردیا - آخر تملوگ بھي تو لڑنے هي کیلیے آئے ہو' اور لڑائي کیلیے دریا اور خشکي دونوں برابر ہیں "

چنانچہ مسلمانوں نے مقام طاوس میں ایرانیوں کا مقابلہ کرکے بصرہ کو واپس آنا چاہا - لیکن جب ساحل دریا پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ کشتیاں غرق کردیگئي ہیں - اسلیے مجبوراً وہیں ٹھیر جانا پڑا -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس حملہ کي خبر معلوم ہوئي تو علاء بن حضرمی پر سخت نا راضي ظاہر کي' اور اونکو معزول کردیا - لیکن جب شام فتح ہوا تو امیر معاویہ نے حضرت عمر رضي اللہ عنہ سے روم پر بحري حملہ کرنے کي پھر اجازت طلب کي' اور لکھا کہ " حمص سے روم اس قدر قریب ہے کہ حمص کے بعض گانوں میں روم کے کتوں اور مرغیوں کي آوازیں سننے میں آتي ہیں - چونکہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رضي اللہ عنہ کے زمانے میں کوئي بحري حملہ نہیں ہوا تھا' اسلیے حضرت عمر رضي اللہ عنہ بھي اسي اسوۂ حسنہ کی تقلید کرتے تھے' اور عموماً بحري حملوں کي اجازت نہیں دیتے تھے - لیکن جب امیر معاویہ نے شدت کے ساتھہ اصرار کیا تو اونھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضي اللہ عنہ فاتح مصر کو لکھا کہ " مجھے بحري حالت سے اطلاع دو' میرا دل بحري حملے کي طرف مائل کیا جارہا ہے' اور میں اوسکي مخالفت کرنا چاہتا ہوں" حضرت عمرو بن عاص نے جواب میں لکھا کہ " دریا ایک عظیم الشان چیز ہے' انسان جب اوسمیں گھستا ہے' تو اوسکو صرف آسمان یا پاني نظر آتا ہے - اس حالت میں اگر دریا کي سطح ساکن ہے تو دل اولجھتا ہے' اور جب اوس میں طوفان خیز حرکت پیدا ہوتي ہے' تو ہوش اوڑ جاتے ہیں - یقین کم اور شک زیادہ ہو جاتا ہے' اور انسان کي حالت اوسکے اندر اوس کیڑے کي سي ہوجاتي ہے' جو ایک لکڑي کے تختے پر بیٹھا رہتا ہے "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خط ملا' تو اونہوں نے امیر معاویہ کو صاف لکھدیا کہ " میں دریا میں مسلمانوں کو ضائع نہیں کرسکتا - مجھکو ایک مسلمان کي جان روم کے تمام خزائن و دفائن سے زیادہ عزیز ہے - علاء بن حضرمي کے بحري حملے کا جو انجام ہوا وہ تمکو معلوم ہے" امیر معاویہ نے اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مجبوراً اس عزم کو فسخ کردیا' تاہم اونکے دل سے بحري حملے کا شوق نہیں گیا' چنانچہ حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اونہوں نے پھر بحري حملہ کي اجازت چاہي' اور اونہوں نے سخت اصرار کے بعد اس شرط پر اجازت دیدي کہ " کسي مسلمان کو اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا - صرف وہ لوگ اس بحري جنگ میں شریک ہوسکتے ہیں جو بخوشي اسکے لیے تیار ہوں " چنانچہ امیر معاویہ نے عبداللہ بن قیس عاسي کو امیر البحر مقرر کیا' اور وہ متعدد کامیاب بحري معرکوں سے مظفر و منصور واپس آئے' جس میں ایک جہاز بھي غرق نہیں ہوا -

اس قلیل مدت میں مسلمانوں نے بحری جنگ میں اسقدر ترقي کرلي کہ جب سنہ ۳۴ ہجري میں قسطنطین بن ہرقل نے ہزار جہازوں کے ساتھہ اسکندریہ پر حملہ کیا' تو عبد اللہ بن ابی سرح نے دو سو جہازوں سے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو سخت شکست دي -

(تونس میں جہاز سازي کا ایک کارخانہ)

امیر معاویہ کے زمانے میں اور بھي متعدد چھوٹے چھوٹے بحري حملے ہوے' لیکن اونکے عہد تک جہاز سازي کا کوئي کارخانہ نہیں قائم ہوا تھا - عبد الملک ابن مروان جب خلیفہ ہوا تو اس نے یہ کمي بھي پوري کردي' اور اوسکے حکم سے تونس میں

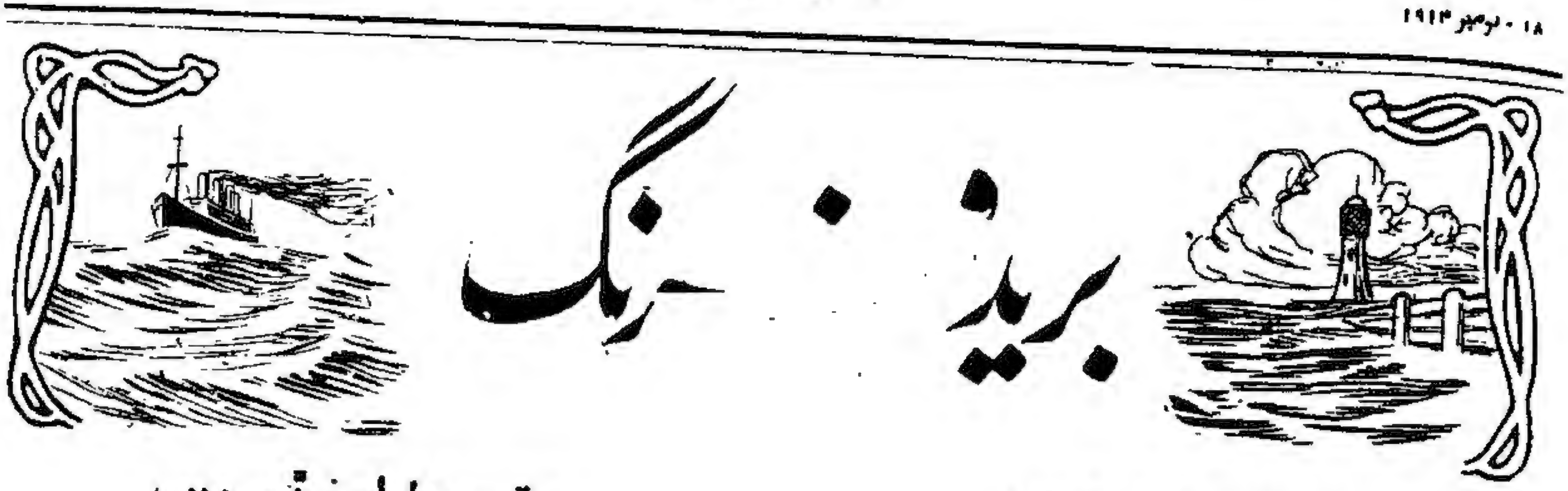

برید فرنگ

(فسطاط مصر کا ایک کارخانہ)

معز لدین الله نے اگرچہ جہاز سازي کے کارخانے کو اس وسیع پیمانے پر قائم کیا کہ دوسرے کارخانے اوسکے سامنے ماند پڑگئے تاهم مصر میں اس سے پہلے بھی جہاز سازي کے متعدد کارخانے قائم ہو چکے تھے ' اور وهي اوسکے لیے دلیل راہ بنے - فسطاط مصر میں ایک مقام تھا ' جہاں فالر بریگیڈ رهتا تها ' اور اس غرض سے وهاں پانچسو آدمی همیشہ متعین رهتے تھے - یہی فالر بریگیڈ سنہ ۵۴ هجري میں جہاز سازي کے کارخانے کي صورت میں منتقل هو گیا - چنانچہ امیر ابو العباس احمد بن طولون نے اپنے تمام جنگی جہاز اسي کارخانے میں تیار کرائے تھے ' یہ کارخانہ امیر ابوبکر محمد ابن طغج الاخشید کے زمانے تک قائم رها - لیکن اوس نے اس کو منہدم کرا کے اوس جگہہ ایک باغ لگا دیا ' اور اوسکے عوض ایک دوسرا کارخانہ قایم کیا -

(جزیرۂ مصر کا کارخانہ)

جزیرہ مصر میں جہاز سازي کا ایک اور قدیم کارخانہ تها ' لیکن جب سنہ ۳۲۳ هجري میں ابوبکر محمد بن طغج الاخشید خلیفہ راضي بالله کي طرف سے مصر کا گورنر مقرر هو کر آیا ' تو عیسی بن احمد السلمی نے جو مغرب کا رئیس تها اوسکي اطاعت قبول نہیں کی ' اسلیے ابوبکر اخشید نے اوس پر بحري حملہ کیا اور اوس کے تمام جہاز گرفتار کر لیے - جب ابوبکر اخشید کے جہاز فاتح و منصور واپس آے ' اور اسي کارخانے کے متصل لنگر انداز ہوے ' تو وہ خود کشتی پر سوار هوکر اونکے استقبال کیلیے روانہ هوا ؛ کارخانے پر اوسکي نظر پڑي تو اوس نے کہا کہ " جس کارخانے کو چاروں طرف سے دریاے محیط ہے وہ کس کام آسکتا ہے " چنانچہ اوس نے اسکو سنہ ۳۲۵ میں دار خدیجہ بنت الفتح میں منتقل کردیا -

اس کارخانے میں خلیفہ آمر باحکام الله کے زمانے تک جہاز تیار ہوتے رهے - تنوع کے لحاظ سے ان کارخانوں میں حربیات حرقات ' شلندیات ' مسطحات ' اسطول وغیرہ متعدد قسم کي کشتیاں تیار هوتي تهیں ' لیکن هم ان اقسام کي تفصیل ' الہلال جلد ثالث کے ایک مستقل مضمون میں کرچکے هیں ' اسلیے ان کو اس موقع پر نظر انداز کرتے هیں -

درس قــــرآن شـــریف

حضرت مولوي حکیم نور الدین صاحب بهیروي ثم قادیاني وہ علامۂ دهر تھے جن کي ساري عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذري اور هر مذهب و ملت کے خلاف اسلام کا رد آپ نے آیات قرآني سے کیا - آپ کے پاس علم تفسیر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تها - همیشہ قرآن شریف کا درس دیا کرتے تھے - آپ کے درس کے نوٹ آپکے ایک شاگرد نے جمع کر کے ایک ضخیم کتاب میں شائع کئے هیں ' جن کي اصلي قیمت مبلغ ۵ روپیہ ہے - آج کل رعایتي مبلغ ۴ روپیہ ہے - محصول ڈاک بذمہ خریدار -

ملنے کا پتہ - مفتی محمد صادق قادیان - ضلع گورداسپور ' پنجاب -

سقــــوط اینٹــــورپ

اینٹورپ کے دفاعی استحکامات پر اولین حملہ ۲۵ ستمبر سے شروع هوا ہے ' اور خود شہر پر حملے کي ابتدا ۵ - اکتوبر کي خوفناک گولہ باري سے هولی - جرمن یہاں اس شہر کي تسخیر کے لیے اپنی آتشباري کا بہترین ساز و سامان لے آے تھے - گولہ باري کے لیے کولی ۲ سو توپیں تھیں جنکے دهانوں کے قطر مختلف طور پر ۲۸ ' ۳۰ اور ۴۲ سینٹیمیٹر کے تھے ' اور زد ۸ میل تک - ۵ سے ۸ تاریخ تک تو غیر معمولی انداز میں گولہ باري هوتي رهی - مگر آٹھویں دن آتشباري هولناک طور پر شدید هوگئی ' اور جرمن حملہ آور شہر پر روغن نفط اور اسی قسم کے دیگر شہر میں آگ لگا دینے والے گولوں کی موسلا دهار بارش کرنے لگے - شہر میں هر طرف اطلاع نامے چسپاں کیے گئے کہ لوگ فوراً شہر چھوڑ کر بھاگنا شروع کریں - گو بہت سے امید پرست اور سادہ لوح متحدہ فوج کے جوابی حملے کی امید میں آخر وقت تک شہر میں مقیم رهے ' مگر تاهم جمعہ تک کولی ڈھائی لاکھہ بے خانماں اور تہیدست هوالینڈ میں جاکر پناہ گزیں هوگئے -

جمعہ کی صبح کو جب آفتاب طلوع هوا ہے تو اسوقت نصف شہر سے شعلے بلند هو رهے تھے - جرمن فوج نے اُن تیل کے حوضوں پر گولے اتارے جو دریا کي گودي کے برابر برابر چلے گئے تھے - گولوں کے آتے هی آگ لگي اور سارا شہر آگ اور شعلوں سے ایک منظر مہیب بنگیا -

اس هولناک چراغاں نے حلیفوں کي فوج کے جوابی حملے کی امید پر ثابت قدم آبادي کے بھي پیر اکھیڑ دیے ' اور اس نے بھي اضطراب و بدحواسي کے عالم میں (جو ایسي وقت میں طبیعي اور ناگزیر امر ہے) بھاگنا شروع کیا - مگر تاهم محفوظ فوج ثابت قدم رهی اور برابر جواب دیتی رهي - اس جوابي آتشباري میں خود شاہ البرٹ نے حصہ لیا اور قلعوں کے کمانڈر جنرل ڈي گائس کے ساتھہ فوجی کار روائیوں کی رهنمائی کرتے رهے - ۹ - اکتوبر یوم جمعہ کو دوپہر کے وقت یہ واضح هوگیا کہ نازک وقت قریب آگیا ہے - نواح " بریم " کا جنوبي حصہ تباہ هوچکا تها اور وسط شہر کے قلعے خاموش تھے - انکے علاوہ دوسرے قلعوں میں جہاں جہاں سے نشانہ دشمن تک پہنچسکتا تها ان ان مقامات پر مدافعین نے جرمن فوج پر هر ممکن خوفناک گولہ باري کی ' جس سے انکو خوفناک نقصانات پہنچے - اسکے بعد جب باجیئن فوج کو یہ نظر آگیا کہ اب قسمت کے فیصلہ سے سرتابي نضول ہے تو اسوقت انہوں نے قلعوں کو اپنے هاتھہ سے اڑادیا ' اور ایک سپاهي کے هتیار ڈالے بغیر شہر خالي کردیا گیا -

یہ سقوط اینٹورپ کي وہ مختصر داستان ہے . جو مقامي معاصر اسٹیٹسمین کے نامہ نگار لنڈن کے مراسلہ سے ماخوذ ہے - یہ مراسلہ نگار اسکے بعد لکھتا ہے :

" اس داستان میں بہت سے تفصیلي امور کي کمی ہے کیونکہ بعض نا قابل اندازہ اسباب کی بناء پر محکمہ احتساب نے

قیدیوں اور هتهیاروں کے سوا تمام چیزیں بحری سپاهیوں کي ملک قرار دي جاتي تهیں -

دریاے نیل کي سطح ایک مدت تک ان عظیم الشان جهازوں کي طوفان زا حرکت سے تلاطم خیز رهي ' لیکن دفعة هوا کا رخ بدل گیا ' اور شاور کي وزارت قائم هو گئی - اوس نے مصر کے ساتهه ان جهازوں کے جلانے کا بهي حکم دیدیا - چنانچهه مسلمانوں کي بحري طاقت کے یه مجسمے آگ کي نذر کردیے گئے - لیکن جب سلطان صلاح الدین ایوبي نے فاطمئین کی سلطنت کا خاتمه کردیا تو دوباره جنگي جهازوں کي نشاة ثانیه هوئی اور دریا کي سطح پر پهر ان کی نقل و حرکت سے طوفان کے آثار نظر آنے لگے - چنانچهه سلطان صلاح الدین نے بکثرت جنگي جهاز بنواے ' اور ان کیلیے خاص طور پر ایک محکمه قائم کردیا ' جس کے مصارف کیلیے متعدد صوبوں کا خراج ' فوجی اوقاف کي آمدني ' مختلف قسم کے ٹکس مخصوص کردیے گئے اور اس محکمے کا افسر اعلي خود سلطان صلاح الدین کا بهائي ملک العادل ابوبکر محمد بن ایوب مقرر هوا - سلطان صلاح الدین کے مرنے کے بعد بهي اگرچه مدت تک یه صیغه قایم رها ' لیکن رفته رفته اوسکي طرف سے اعتناء کم هوتي گئي ' یهاں تک که اخیر میں جهاز راني کا ذوق اس قدر کم هوگیا که مصر میں جب کسیکو گالي دینا مقصود هوتا تها تو اوسکو جهاز راں کہا جاتا تها - اسوقت جب کوئي بحري مهم پیش آتي تهي ' تو ایک قدم بهی ایسا نه تها جو ساحل کي طرف بخوشي بڑهتا ' اسلیے جبرا لوگ راستے اور گلیوں سے پکڑ لیے جاتے تهے ' اور بهاگ جانے کے خوف سے اونکو قید کردیا جاتا تها ' اور اونهیں لوگوں سے بحري خدمت لي جاتي تهي -

سلطنت ایوبیه کے بعد مصر میں ممالیک کي سلطنت قائم هوئي ' اور اونهوں نے اس جبري جهاز راني کا بهي خاتمه کر دیا - لیکن ایک مدت کے بعد زمانے کے انقلاب نے دریا میں ایک نیا جزر و مد پیدا کیا ' یعني ملک الظاهر کا دور سلطنت قائم هوا ' اور اوس نے پهر اوسي قدیم شان و شوکت کے ساتهه جهازوں کو سطح دریا پر نمایاں کیا - اوس نے جهازوں کي تعمیر میں اس قدر فیاضي ظاهر کي که جنگل کا خراج معاف کردیا ' اور لوگوں کو لکڑیوں میں هر قسم کے تصرف کرنے سے روک دیا - اوس کو جهازوں کي تعمیر کا اس قدر شوق تها که مصر کے کارخانه جهاز سازي میں همیشه خود آتا تها ' اور تمام اسباب اور سامان مهیا کرتا تها - اس طریقه سے اسکندریه اور دمیاط کے سواحل پر بکثرت جهاز تیار هوگئے ' اور جزیره قبرص کي طرف ابن حسون کي زیر نگراني ایک عظیم الشان بحري مهم روانه هوئي - ابن حسون نے عیسائیوں پر دهوکے سے حمله کرنے کیلیے جهازوں کے جهنڈوں میں بهت سي صلیبیں لگائیں - لیکن مسلمانوں نے اسکو ناپسند کیا - بیڑا جب قبرص کے بندرگاه پر پهونچا تو ابن حسون نے اوس پر دفعة حمله کرنا چاها ' لیکن بیڑے کے آگے کي کشتي ایک چٹان سے ٹکرا کر چور چور هوگئي ' اور اوسکے ساتهه کي تمام کشتیاں بهي اس صدمے سے ٹوٹ گئیں - نتیجه یه هوا که اهل قبرص نے پورے بیڑے کو گرفتار کر لیا ' اور وهاں کے بادشاه نے ایک تهدید آمیز خط کے ذریعه سے سلطان ظاهر کو اس واقعه کي خبر دي - لیکن ظاهر کي پیشاني پر بل تک نهیں آیا ' بلکه اوس نے خدا کا شکر کیا ' اور کها که " مجهے آج تک کبهی شکست نهیں هوئي تهي ' اس بنا پر میں نظر بد سے ڈرتا رهتا تها ' آج اوس کا خوف بهي جاتا رها " یه کهکر قوص سے پانچ کشتیاں طلب کیں ' اور بیس نئي کشتیوں کے تعمیر کا حکم دیا - جب تک یه کشتیاں تعمیر نه هوچکیں وه روزانه جهاز سازي کے کارخانه میں آتا تها ' اور ضروري دیکهه بهال کرتا تها -

چنانچهه جب یه کشتیاں تیار هوگئیں تو دریاے نیل میں خاص اهتمام کے ساتهه ایک سی لڑائي نمایش کیگئي - ملک الظاهر کے زمانے میں جنگي جهازوں کا ذوق اس قدر ترقي کر گیا که جب جهاز کسي بحري مهم پر روانه کیے جاتے تهے تو تمام شهر میں دهوم مچ جاتي تهي ' اور لوگ اس منظر کے دیکهنے کیلیے نهایت شوق و شغف کے ساتهه ساحل دریا پر جمع هو جاتے تهے - چنانچهه جب سلطان ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن قلاون نے ایک جنگي بیڑے کو آلات حرب سے مسلح کر کے ایک مهم پر روانه کرنا چاها ' تو لوگ روانه هونے کے تین دن پہلے هي سے اوسکي مشایعت کیلیے جمع هونا شروع هوے ' اور دریاے نیل کے کنارے لکڑی اور پهوس کے عارضي مکانات بنا لیے - لوگوں کے دروازوں کے سامنے جو کهلی هوئي جگه تهي اسکو تماشائیوں نے دو دو سو درهم تک دیکر کرایه پر لے لیا - تیسرے دن بادشاه تمام ارکان سلطنت کے ساتهه سویرے صبح کے وقت روانه هوا ' اور چاؤ وشوں کو عوام کے روک ٹوک کرنے کي ممانعت کردي - اوسکے سامنے ایک ایک کرکے جهاز نمایاں کیے گئے ' اور هر جهاز نے اعمال حربیه کے منظر دکهاے ' اور باهم خود هي جنگ کي - بادشاه اس بحري جنگ کا تماشا دیکهکر قلعه کو واپس آیا ' لیکن اور لوگوں نے متصل ایک دن اور ایک رات وهیں قیام کیا ' اور لهو و لعب میں مشغول رهے - تماشائیوں کي اس قدر کثرت هوئي که ایک پوري کشتي کا کرایه ساتهه درهم تک پهونچگیا - هر زمانے میں عموماً ایک درهم پر باره رطل روٹي ملتي تهي ' لیکن اوس دن اوسکا نرخ سات رطل هوگیا -

اس بحري نمایش نے دشمن کو بهی مرعوب کردیا - چنانچهه جب عیسائیوں کو اس کی خبر معلوم هوئي تو اونهوں نے مختلف تحف و هدایا کے ساتهه اپنے قاصد بهیجے اور صلح کي درخواست کي -

سنه ۷۰۲ میں بهي سلطان ناصر محمد بن قلاون کے زمانے میں اسي اهتمام اور جوش و خروش کے ساتهه جزیره قبرص کی طرف ایک بیڑا روانه هوا اور مظفر و منصور واپس آیا -

(جهاز سازي کے متعدد کارخانے)

اوپر گذر چکا هے که مصر میں سب سے پہلے متوکل علی الله نے جهاز تیار کرواے ' اور سنه ۳۵۰ میں معز لدین الله نے اوسکو نهایت ترقي دي - لیکن معز لدین الله کے زمانے میں اس میں سب سے زیاده ترقی اسلیے هوئی که اوس نے سنه ۳۵۴ میں جهاز سازي کا ایک عظیم الشان کارخانه مقس میں قائم کیا ' اور اوس میں ۶ سو جهاز تیار کراے ' بعض مورخین نے اگرچه اس کارخانه کو اوسکے بیٹے عزیز بالله کی طرف منسوب کیا هے تاهم بهر حال یه کارخانه معز کے خاندان کا ایک عظیم الشان کارنامه تها -

اس کارخانے میں نهایت کثرت سے جنگي کشتیاں تعمیر هوتي تهیں ' اور آلات و ادوات کي کثرت کي بنا پر نهایت سرعت کے ساتهه کام هوتا تها ' جسکا اندازه اس واقعه سے هو سکتا هے که جب سنه ۳۸۶ هجري میں ایک بیڑے میں آگ لگ گئي ' اور اسکے اکثر مسلح جهاز جل کے خاک سیاه هوگئے تو عزیز بالله کے گورنر عیسی بن نسطورس نے اپني تمامتر کوشش جهازوں کي اس کمی کے پورے کرنے میں صرف کي ' جو اس آتشزدگي سے پیدا هوگئي تهي - چنانچهه اوس نے اوسي وقت ان جهازوں کے بننے کا حکم دیا - ۲۴ ربیع الثاني کو آتشزدگي هوئي تهي - لیکن جب اوس نے ۷ جمادي الثاني کو کارخانه کا معاینه کیا تو اوسکے سامنے ۲۰ عظیم الشان جهاز تیار کرکے پیش کیے گئے ' اور اوائل شعبان میں چار جهاز اور تیار هو گئے -

بهر حال شهر تخریب و گوله باری کے عذاب میں مسلسل ۴۸ گهنٹے تک مبتلا رها - اس امر کا صحیح طور پر تحقیق کرنا تو مشکل هے که جرمن فوج کے حملے کیسے هوتے رهے - مگر افسروں اور نیز ان لوگوں کی گفتگو سے جو خطوط جنگ سے واپس آئے تهے میں نے یه نتیجه نکالا که "آخری حمله پانچ گهنٹه کی مسلسل گوله باری پر مشتمل تها" جو صبح ساڑهے چار بجے سے لیکے ساڑهے نو بجے تک هوتی رهی - اس اثناء میں گولوں کی مسلسل اور سخت بارش هورهی تهی ، اور نقصان پہنچانے سے پہلے یه گولے جس قدر ٹهیک طور پر آکے نشانه پر گرتے تهے انکی یه صحت ایک غیر معمولی امر معلوم هوتی تهی - مجهه سے لوگوں نے یه بیان کیا که جرمن فوج کے ساتهه غبارے تهے جنکے افسر اپنے توپچیوں کو یه بتاتے جاتے تهے که بلجیم کی مدافعت کے ان پوزیشنوں کو اپنا نشانه بناؤ - شهر پر بعض بعض وقت ایک منٹ میں دس کے حساب سے گولے پهینکے گئے تهے - تمام ملکی آبادی خوفزده تهی اور بوڑهوں اور بچوں میں مصیبت ، خوف ، اور مایوسی کے دلسوز منظر نظر آتے تهے -

پہلے یه اعلان کیا گیا تها که دو کشتیاں اوسٹینڈ جائینگی لیکن جب یه اطلاع دی گئی که یه دونوں کشتیاں نہیں روانه هونگی تو جو مجمع ایک گودی پر جمع هوا تها اس پر لرزه کا عالم طاری هوگیا -

تاهم ان دونوں کشتیوں کے علاوه بهاگنے کے دیگر ذرائع ۱۵ کشتیوں کی شکل میں موجود تهے ، جو روٹرڈم ، فلشنگ اور انکے علاوه هوا لینڈ کے دوسرے بندرگاه جانے والی تهیں - یه کشتیاں مسافروں کی معقول تعداد لیجانے والی کشتیاں نه تهیں ، مگر چونکه کوئی شخص "با قاعده چڑهنے کا انتظام کرنے والا نه تها اسلیے ان خوفزده انسانوں میں کشتیوں پر جگهه لینے کے لیے سخت کشا کش شروع هوئی - جگهه کے لیے مرد ، عورتیں ، اور بچے ایک دوسرے سے جانبازی کے ساتهه لڑنے لگے - اسوقت انسانی هستی اپنے ایک بد ترین انداز میں نظر آرهی تهی - مگر ایسی حالت میں ان خوفزده انسانوں کو کون الزام دیسکتا هے ؟ یه لوگ " لا بار بربریس " سے بهاگ رهے تهے - اور وه گولے انکے سروں پر سے سنسناتے هوے جا رهے تهے ، جو انکے گهروں کو خاکسیاه اور انکے محبوب شهر کو برباد کر رهے تهے - ان لوگوں کا کام جنگ نہیں تها - یه لوگ زیاده تر متوسط العمر دوکاندار ، تاجر ، اور آرام پسند شهری تهے اور ان میں بچوں اور عورتوں کی بهی کافی تعداد موجود تهی - یہاں ان راہطوں کا قحط تها جنکے ذریعه سے جهاز یا کشتی تک پہنچتے هیں - ان لوگوں کے کشتیوں پر سوار کرنے کے ذرایع صرف وهی تختے تهے جو ڈهالو رکهدیے گیے تهے ، اور آخر میں آکے ایک خطرناک زاویه پر ملتے تهے - پنجشنبه کو ۲ بجے تک اکثر لوگ روانه هوگئے تهے ، مگر تاهم ۱۵ هزار جو نہیں بهاگ سکے وه راضی بقضا هو کے یه انتظار کرنے لگے که دیکهیں قسمت میں کیا لکها هے - هزاروں تو ان سڑکوں سے بهاگ گئے جو جنگلوں کو جاتی تهیں مجهه سے لوگوں نے بیان کیا که بہت سے بوڑهے بهوک ، سردی ، اور خوف کے مارے راسته هی میں مرگئے -

(جلتا هوا شهر)

ایک بلجین افسر کی عنایت سے میں بڑے گرجا کی چهت پر چڑهسکا اور وهاں سے میں نے جلتے هوے شهر کا منظر دیکها - تمام سڑکیں شعله زن تهیں - شعلے هوا میں ۲۰ اور ۳۰ فیٹ کی بلندی تک اونچے جارهے تهے - میں نے اپنے بلند پوزیشن سے تیل کے ان بڑے حوضوں کا نہایت عمده منظر دیکها جو دریاے شیلڈ کے محاذات میں واقع هیں - ان میں ایک بڑی جرمن توپ کے چار گولوں سے آگ لگ گئی اور دهویں کے عظیم الشان سیاه بقعے هوا میں دو سو فیٹ تک بلند هو رهے تهے - تیل کئی گهنٹے تک زور شور سے جلتا رها ، اور قرب و جوار کے تمام حصه پر دهوئیں کے بادل چها گئے - هر طرف آگ ، شعلے ، اور تیل سے لدا هوا دهواں هی دهواں تها - وقتاً فوقتاً شعلوں کی بڑی بڑی زبانیں تیل کے حوضوں سے نکلتی تهیں اور مضطربانه شوق کے انداز میں اپنے متصل حوض کو بوسے دیتی تهیں ، جس سے رفته رفته آگ هر طرف پهیل گئی اور کوئی حوض بهی آگ سے نه بچا - اسوقت شهر بالکل ویران هوگیا تها اور قریباً سب لوگ شهر چهوڑ کے چلے گئے تهے - بڑے گرجا سے روانه هونے کے بعد میں شهر کے جنوبی حصه کی طرف روانه هوا جهاں که فی منٹ ۵ کے حساب سے گولے آرهے تهے -

"میں مقام " ریرفیمویندر " تک گیا تها که ایک خوفزده بلجین عورت مجهے ملی - اسنے اختناق الرحم (هسٹریا) کے سے تنفس کیساتهه مجهه سے یه بیان کیا که " بنک نیشنل " اور " پیلس دی جسٹس " کے گولے لگے هیں ، اور اب وه جل رهے هیں - اور نیز یه که میرے اس مقام پر پہنچنے سے ۵ منٹ قبل اسکے شوهر کے ایک گوله لگا هے - جہاں هم اترے تهے وهاں سے سو گز سے کم فاصله پر اس (شوهر) کی بے ترتیبی کے ساتهه کٹی هوئی لاش خاک و خون میں آغشته پڑی هوئی تهی - جب میں " ایو نیو دی کیسر " سے جارها تها تو ایک گوله مجهه سے ۲۰ گز کے فاصله کے اندر آکے گرا اور میں منهه کے بهل گر پڑا - جهاں میں گرا تها وهاں سے ۱۰۰ گز سے کم فاصله پر ایک مکان کو یه گوله لگا تها ، جسکی حالت میں بجز اسکے اور لفظوں میں نہیں بیان کرسکتا که وه (مکان) سڑک پر اینٹوں اور ٹوٹی هوئی لکڑیوں کی بوچهار کی شکل میں برس پڑا اور اسکی اینٹ سے اینٹ بجگئی - میں بمشکل سنبهلنے پایا تها که ایک شخص جس کی عمر ۴۰ سال کی هوگی ، قریباً بالکل ننگا اس گهر سے چیختا هوا نکلا - یه بد بخت بالکل پاگل هوگیا -

خیر میں وهاں سے کوین هوٹل یه تحقیق کرنے گیا که امریکن جرنلسٹ کا کیا حشر هوا - معلوم هوا که وه ایک پرائیوٹ مکان میں شب بهر قیام کے بعد روانه هوگئے جس پر تین دفعه گولے گرے اور بالاخر اسمیں آگ لگ گئی -

(لها بقیة صالحه)

حــول بـرلـن

شئون و حالات اصلیه بروایات و شهادات عینیه

ڈاکٹر پرسٹما افریقه کی حزب العمال (لیبر پارٹی) کے ایک لیڈر هیں ، اعلان جنگ کے وقت وه برلن میں تهے ، اور اسکے بعد چندے وهاں مقیم رهے - ڈاکٹر پرسٹما ۲۷ اگست کو برلن سے روانه هوے هیں ، غالباً وه آخرین شخص هیں جس نے برلن کو خیر باد کہا هے - اپنی واپسی کے بعد انهوں نے ایک دلچسپ اور پر از معلومات مضمون " ڈیلی سٹیزن " میں لکها هے - اس مضمون میں وه لکهتے هیں

یه ظاهر هے که جسوقت تمام جرمن قلمرو میں قیصر کا اعلان جنگ چسپاں کرکے فوج اور بیڑه کو اجتماع کا حکم دیا گیا هے اسوقت اهل جرمن بمعقول زمانے سے هر قسم کے نتائج کیلیے مستعد تهے - یه اعلان جو سرخ اور سیاه دو رنگوں میں چهپے تهے ان پر سنه ۱۹۱۲ چهپا هوا تها ، مگر " ۲ " کاٹ کے نیلی پنسل سے " ۴ " بنایا گیا تها - اسکے بعد سے هر روز اعلانات شائع هوتے هیں اور میں نے سبکو دیکها که وه دو برس قبل کے چهپے هوے معلوم هوتے هیں - " لینڈ اسٹرم مٹ ریف " فوج جب طلب کی

ان پر پردہ ڈالدیا ہے - اس نے صرف اسقدر معلوم ہونے دیا ہے که بحري فوج اور نئي نیول بریگیڈ کے ۸ ہزار آدمیوں نے دفاعي کارروائیوں میں حصه لیا جنمیں سے موخرالذکر حال میں فوج میں داخل ہوے تھے' اور یه که اس فوج میں سے ۱۳۰۰ سو آدمیوں سے ہتیار لیلیے گئے ہیں' اور انہیں اس کیمپ میں شکست خوردہ فوج کي حیثیت سے داخل کرلیا گیا - جو فوجوں کی یکجائی کے لیے نصب کیا گیا تھا - مگر محصور شہر سے جو مراسلات آے تھے - انکے اہم اور اصلي نفروں کا سخت احتساب ہوا -

(شہـر پـر گولــه بــاري)

" ڈیلي ٹیلیگراف " کے ایک مراسله نگار کا بیان ہے که چہار شنبه کو نصف شب کے وقت شہر پر گوله باري شروع ہوئي - شام کو جنوب و مشرق کي طرف توپوں کي گرج ہم لوگ سنتے رہے - جرمن فوج نے انکا کوئي جواب نہیں دیا -

وسط شب سے قبل تمام شہر پر ایک پر اسرار خاموشي طاري تھي اور یه تیرہ و تار شہر مردوں کی بستی معلوم ہوتا تھا - توپوں نے اپنی آتشیں گفتگو موقوف کردی تھی - اور اب وہ خاموش تھیں' گوشه گوشه سے رات گئے تک ہونے والي جنگ کے آہني قدموں کي چاپ کي آواز بازگشت آ رہي تھي -

یه عالم تھا که ایک گرج نے طلسم سکوت توڑا اور ایک دھماکے کے ساتھه دفعةً ایک گوله آکے گرا - جس کے آتے ہي خوف زدہ عورتوں کی ایک تعداد گھروں سے سڑکوں پر دیوانه وار نکل آئي' اور گھبرا گھبرا کے یه دیکھنے لگي که کیا در حقیقت گوله باري شروع ہوگئي ہے - توپوں کی گرج' برق رفتار گولوں کي سنسناہٹ' اور بعض بد نصیب مکانوں سے ٹکراکے انکے پھٹنے کا تراخا اور کھڑکھڑاہٹ' یه چیزیں کچھه اسقدر جلد جلد یکے بعد دیگرے پیش آئیں که یه معلوم ہوتا تھا که گولے اپنے اس خونیں کام کے لیے شہر کی بالکل اندروني شہر پناہ سے پھینکے جارہے ہیں - اس واقعه سے ہم میں سے کثر بے حد پریشان تھے - یه معلوم ہوتا تھا که گولے اسقدر قریب سے آرہے ہیں که انہیں اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں بمشکل ایک میل کی مسافت بھي طے کرنا پڑتی ہے - اس واقعه سے ہم لوگوں کو تھوڑي دیر تک تو یه یقین ہوگیا که یه وہ گوله باري نہیں ہوسکتي جسکی دھمکي دي گئی تھي' بلکه ممکن ہے که قلعه کی سرچ لائٹ نے جرمنوں کي کسی ہمتور ٹولي کو شہر پناہ کے اندر دیکھا ہو اور وہ توپوں کے ذریعه انہیں نکالنے کي فکر میں ہوں' مگر پاش پاش ہونے والي چیزوں کے تراخوں نے اس غلطی کو رفع کردیا -

اب گولے بلا امتیاز محلوں مکانوں اور جھونپڑوں پر آ آ کے گر رہے تھے' اور سارا آسمان چمکتے ہوے شعلوں سے روشن ہوگیا تھا - اسکے بعد گڑھي کي توپوں' اور میدان کي باٹریوں نے ایک ساتھه آواز بلند کي - اب شور و غوغا خوفناک ہوگیا تھا اور آسمان میں نیچے چلنے والي آگ کے عکس سے شعلوں کا ایک متلاطم دریا نظر آتا تھا - ہمارے ہوٹل کی چھت پر سے شہر کا منظر حیرت انگیز تھا - گولوں کي اعصاب شکن آوازیں' شہر کی کبھي روشن اور کبھي تاریک ہوجانے والی چھتیں (جنکي پچھلي تاریکي پہلي تاریکي سے زیادہ تیرہ و تار ہوتي تھي) اور گولوں کے پھٹنے سے چھتوں اور دیواروں کا پھٹنا' ان چیزوں نے ملکے ایک ایسي شکل پیدا کردي تھي جو ہولناکي میں " ان فرنو" سے کسي طرح کم نه تھي - اس طرح جب لوگوں کو یقین ہوگیا که جرمن ایک بے بس آبادي پر گوله باري کي دھمکي کو پورا کررہے ہیں' تو جیسا که مقامي اخبارون نے ایک دن قبل مشورہ دیا تھا لوگ ته خانوں میں چلے گئے -

ان لوگوں کو جن اصول کی پیروي کي ہدایت کی گئي تھي انکا ماحصل یه تھا که جب پہلا گوله پھٹے تو فوراً ته خانوں میں چلے جاؤ' جس میں ساز و سامان تیار رہنا چاہیے - گیس کو نکالو' ته خانوں میں بکثرت پاني رکھو تاکه اگر آگ لگے تو بجھاسکو' اور ایسے اوزار رکھو که اگر دیوار گرے اور تم اسمیں دب جاؤ تو کھود کر نکل آسکو - مزید احتیاط کے لیے بہت سے لوگوں نے ته خانوں کی جالی پر بالو کے بھرے ہوے بورے رکھوادیے تھے جس سے راسته چلنے والوں کو چھوٹي چھوٹي تکلیفیں بھي پہونچتی تھیں -

۳ بجکے ۳۰ منٹ پر جنوبي حصه کا سارا آسمان " برچیم" کي شعله زن آگ سے بالکل منور ہوگیا' اور اسطرح آتشزدگي کا خوف گوله باري کے خوف پر اور مستزاد ہوگیا - مقام " ریلم" میں واٹر ورکس کے تباہ ہوجانے سے اینٹورپ کو ۸ دن سے پوري طرح پاني نہیں ملا تھا - اسلیے نه وہاں پاني تھا اور نه آدمي تھے که ان پیاسے شعلوں کو سیراب کرتے جو عالم تشنگی میں اپني زبانیں نکال رہے تھے -

شہر کے دوسرے حصوں میں مختصر پیمانه پر آگ لگي ہوئي تھي - صبح تڑکے جرمن فوج کی آتشباري ختم ہوچکي تھي - اس گوله باریدہ شہر کي ایک مستعجلانه سیر نے مجھے ۳۱ گھر دکھاے' جو گولوں کي زد میں آگئے تھے - اس حصه میں " برچیم " شامل نہیں جسکے متعلق مجھسے یه بیان کیا گیا ہے که ساري سڑک برباد ہوگئي ہے - دوسرے دن صبح کو ۹ بجے جرمن فوج کي گوله باري پھر سخت ہوگئي' مگر گولوں کي گرج اور عمارتوں کے دھماکوں نے خوفزدہ آبادي کو جنبش نه کرنے دي -

کوئي دس بجے ایک گوله مٹي کے تیل کے ایک حوض پر آکے گرا' اور اسمیں آگ لگ گئي - اسکے بعد ایک سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں آگ لگنا شروع ہوئي اور رفته رفته تمام حوضوں سے شعلے بلند ہونے لگے -

بار بردار اور دخاني کشتیوں سے جس قدر جلد سے جلد ہوسکتا تھا وہ ان مصیبت زدہ انسانوں کو لاد رہي تھیں اور ان سے ہوالینڈ تک کے مختصر سے سفر کے لیے بیس فرنک چارج کر رہي تھیں - جب بہتا ہوا تیل کے چشمے کے نیچے تک پہونچا تو لوگوں میں دفعتاً بیوجه تہلکه مچگیا - جو کشتیوں پر تھے انہوں نے تو افسروں کو پکارنا اور خطرہ کي طرف اشارہ کرکے " بس" " بس" کرنا شروع کیا' مگر جو لوگ کوسي پر تھے وہ یه نہیں چاہتے تھے که پیچھے رہجائیں اسلیے جگه حاصل کرنے کیلیے بے طرح کشتیوں پر ٹوٹ پڑے -

میں نے ایک عورت کو دیکھا که وہ خود تو اس ہجوم و ازدحام میں غرق ہوگئي' مگر اسکا شوہر جو اس سے کسیقدر زیادہ خوش قسمت تھا اسٹیمر کي چھت پر گرا اور کسي طرف ایک ایسي شے لیکے نکل گیا جو اسکا پھٹا ہوا سر معلوم ہوتي تھي -

عورتیں پہلے ملاحوں کو بچوں کي گاڑیاں' ننھے ننھے بچے' چھوٹے چھوٹے لڑکے اور دوسرے قسم کا اسباب دیدیتی تھیں' اور پھر پیر رکھنے کي جو ذرا سی جگه بھي ملجاتي تھي اسکے سہارے سے کشتیوں پر چڑھ آتي تھیں - یه امر تعجب انگیز ہے که ایسے ہجوم و کشا کش میں اکثر نه غرق ہوئیں اور نه مریں -

(آخـریـن مـنـظـر)

" ڈیلي کرانیکل " کے مراسله نگار خاص مسٹر آرتھر جونس کہتے ہیں " که جمعه کے دن ۱۱ بجکے ۳ منٹ ہوے تھے که جرمن شہر میں داخل ہوے - جسے رسمي طور پر شریف شہر نے انکے حواله کردیا تھا - لیکن دوسرے مراسله نگاروں کا بیان ہے که جرمن اس سے کہیں بعد کو شہر میں داخل ہوے ہیں -

مقالات

عالمگیر جنگ کي سازش

(جرمني کا مجوزہ نقشہ)

ڈيلي کرانيکل لندن ميں مشہور مسٹر آرتھر کوانين ڈرالل عنوان بالا پر حسب ذيل خيالات ظاہر کرتے هيں :

قبل اسکے کہ بڑے اور تازہ واقعات قديم نقوش کو مٹاليں يہ قلمبند کرنا دلچسپ ہوگا کہ اس مصيبت کے نازل ہونے سے پہلے همیں حالات عالم کيا نظر آتے تھے ؟

جب ایک گذشتہ دماغي حالت کي طرف بعض جديد نقطہ ہاے نظر سے پھرکے ديکھيے تو بسا اوقات موجودہ حالت ناقابل يقين معلوم ہوتي تھي - ميں منجملہ ان لوگوں کے ہوں جو جرمني کے ارادوں کو تسليم کرنے سے سختي کے ساتھہ انکار کيا کرتے تھے - ميں نے اس موضوع پر لوگوں سے بحث کي ' ميں نے اس کے متعلق مضامين لکھے ' ميں " اينگلو جرمن فرينڈ شپ سوسائٹي " ميں شريک ہوا - غرض جو عقيدہ ميرا تھا اسکے ليے ميں جو کچھہ کرسکتا تھا وہ کيا - مگر گذشتہ سال کے آغاز ميں ميرے خيالات ميں ايک کامل تغير پيدا ہوگيا - ميں نے يہ محسوس کيا کہ ميں غلطي پر تھا اور جس شے کے متعلق يہ معلوم ہوتا تھا نہ وہ اسقدر مجنونانہ اور فتنہ پردازانہ ہے کہ واقعہ نہيں ہوسکتي رهي درحقيقت واقعہ تھي

ميں نے اپني راے کا يہ تغير مارچ کے " فورٹ نائٹلي ريويو " کے ايک مضمون ميں قلمبند کيا تھا جسکي سرخي " برطانيہ عظمي اور آيندہ جنگ " تھي ' اور اب جو ميں نے اس مضمون کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ اسکا بہت سا حصہ موجودہ حالت کے مناسب ہے - پيشينگوئياں خطرناک ہوتي هيں - مگر اس مضمون ميں ايسي باتيں بہت تھيں جنکو مجھے واپس نہ لينا چاهيے - ميري راے ميں جس شے نے تغير پيدا کيا وہ " برنہارڈي " کي کتاب " جرمني اور آيندہ جنگ " کا مطالعہ ہے -

(ناقابل اعتماد حوصلے)

اسوقت تک ميں يہ خيال کرتا تھا کہ يہ تلوار کي کھڑکھڑاهٹ ايک نو عمر مضبوط قوم کي طفلانہ افراط ہے جو يہ چاهتي ہے کہ اپنے موٹے موٹے جوتے پہنے ہوے تمام دنيا کے گرد گھشت کرتي پھرے - اس جوش کا ايک حصہ تو (جيسا کہ ميرا خيال تھا) کامل قدرتي حسد کا نتيجہ تھا اور ايک حصہ ان غير معمولي پروفيسروں کي تلقين کا نتيجہ تھا جنکے مسلسل خيالي مباحثوں نے نوجوانان جرمني کے خون کو مسموم بناديا ہے -

اسقدر تو بالکل صاف تھا ' مگر مجھے يہ يقين نہيں آتا کہ ايک عالمگير جنگ کا تخم سازش کے سايہ ميں پرورش پا رہا ہے جس ميں بحر و بر دونوں کے اقتدار کو چيلنج ديا جاليگا - اس ہيبتناک رستخيز کا کوئي مقصد نہيں معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئي بڑي غنيمت جنگ جرمني کي منتظر نظر آتي تھي - يہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر اس جنگ ميں وہ فتحياب ہوئي تو زايد سے زايد اسکے نفع و نقصان کا توازن قائم رکھہ سکيگي اور اگر اسے شکست ہوئي تو پھر هميشہ کيليے رخصت ہوئي -

اسکے علاوہ يہ خيال ہوتا تھا کہ عيسائيت اور تمدن کسي نہ کسي کام کيليے دنيا ميں ابتک قائم هيں ' اسليے جو قوم کہ ان دونوں ميں سے ايک کا ادعا بھي کرتي ہے وہ تاريخ عالم کے اس زمانہ ميں ايسي ٹھنڈے خون والي بربري سازش ميں شريک نہيں ہوسکتي جسکے ذريعہ سے وہ چند سال تک اپني طاقت کو صرف اس ارادے سے بڑھاتي رہے کہ جب موقع ملے تو بغير کسي نزاع کے محض اپني سربلندي کے خيال سے اپنے همسايوں پر ٹوٹ پڑے -

(برن هاڈي کي تنبيہ)

ميں کہتا ہوں کہ ميں ان باتوں کو باور نہ کرسکا ' ليکن جب ميں نے جرمن مصنف برن هارڈي کي کتاب پڑھي تو پھر ميں ان امور کو بغير يقين کيے نہ رهسکا ' اور ايک مضمون لکھا تا کہ جو لوگ ميري طرح اندھے ہوں انکي آنکھيں ہوجائيں ' اور وہ اس حقيقت کو ديکھيں جو مجھے نظر آئي ہے ' کيونکہ برنہارڈي ايک غير ذمہ دار جو نلسٹ يا اتحاد جرمني (پان جرمنزم) کے خبط کا مريض نہ تھا - وہ جرمن سپاہ کا ايک ممتاز افسر تھا - اس نے فن جنگ پر کئي مستند اور بلند پايہ کتابيں لکھي هيں - وہ اعلی طبقہ ميں رہا تھا ' اسليے اس سے توقع ہے کہ وہ انکے خيالات سے صحيح طور پر واقف ہوگا - با ايں همہ اس کتاب ميں (جس ميں اس نے اہل وطن کو مخاطب کيا ہے) اس قسم کے جنگجويانہ خيالات ظاہر کيے هيں - تم اس قسم کي تحرير کو علحدہ نہيں کرسکتے - اسکو تم ناقابل شمار نہيں ٹھرا سکتے - جيسا کہ ميں نے اس وقت لکھا تھا) " هم مجنوں ہونگے اگر اس تنبيہ پر سنجيدگي کے ساتھہ توجہ نہ کرينگے -

ليکن ايک عجيب و غريب بات يہ ہے کہ اس قسم کي تنبيہ شائع کي گئي - جرمن دل ميں ايک تعجب انگيز سادگي ہوتي ہے ' جو موجودہ واقعات ميں بارہا ظاہر ہوچکي ہے - مگر يقيناً اس سادگي کي سب سے بڑي مثال يہ کتاب ہے - يہ ذہن ميں نہيں آتا کہ اس کتاب کے مصنف کے دل ميں يہ خيال نہ آيا کہ ممکن ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ ہو اور جس کو هم اپنا شکار بنانا چاهتے هيں وہ اسے پڑھے

پھر يہ بھي يقين نہيں آتا کہ ايک نامور سپاهي کي حيثيت سے برن هارڈي کا تعلق جنرل اسٹاف سے نہ ہو - اسليے اس نے جو خاکہ کھينچا ہے اسے ايک سرکاري خاکہ خيال کرنے کے ليے اسباب موجود هيں -

مگر يہ کوئي منفرد مثال نہيں - وان ايڈيشم نے ' جس کا تعلق حقيقي طور پر اس معير العقول اسٹاف سے ہے ' ايک

گئي هے اور اسكي طلبي كيليے اعلانات شائع هوے هيں تو ان سے بهي يه معلوم هوتا تها كه يه دو برس قبـل كے مجوزه مطبوعه هيں -

جرمن سپاه ميں لينڈ اسٹرم دو قسم كے هيں " مت " اور اونے " يعني مسلح اور غير مسلح - اس هفته كے ميل تـك غير مسلح تو طلب هي نهيں هوے هيں، اور مسلح كا بهي بهت هي تهوڑا حصه ميدان جنگ ميں آيا هے -

دشمن كو خواه مخواه حقير سمجهنا كوئي عمده پاليسي نهيں - اسليے اهل جرمني كے عزم اور عجيب و غريب جوش سے انگريزوں كو مطلع كرنا بالكل بجا و درست هے - اولاً تو انكو يقين هے كه موجوده جنگ جنگ مدافعت هے - انكا قيصر " امن دوست " بادشاه هے - انكے وطن محبوب پر انكے حاسد دشمن وحشيانه طريقه سے حمله كر رهے هيں - جرمني ميں تمام كام گهڑي كے پرزوں كي رفتار كي طرح هو رهے هيں - هر شخص بالكل صحيح طور پر جانتا هے كه اسے كيا كرنا هے اور كهاں رهنا هے - افسروں نے عورتوں كو سپاهيوں كي ٹرينوں كو پتوں اور پهولوں سے آراسته كرنے كي اجازت ديدي هے - اسليے تمام ٹرينيں پهولوں اور سبز و شاداب پتيوں سے دلهن بني هوئي جاتي هيں - اسكے علاوه هر سپاهي كي رائفل كے سرے پر ايك پهول لگا هوتا هے -

واقعي جرمن عورتيں نهايت همتور هوتي هيں - ايسا شاذ و نادر هوا كه كسي عورت كا شوهر، بهائي، يا لڑكا رخصت هو رها هو اور ميں نے اوسكے منهه سے سسكي كي آواز بهي نكلتے سني هو - جب انكے عزيز رخصت هونے لگتے هيں تو وه ان سے كهتي هيں كه هم يه جانتے هيں كه " اب هم اور تم پهر كبهي نهيں ملينگے، مگر تاهم تمكو اپنے آبائي وطن اور قيصر پر قربان هونے كے ليے ضرور جانا چاهيے -

جرمني ميں تمام ريليں سركاري هيں - اس اجتماع كے زمانه ميں معلوم هوگيا كه گذشته زمانے ميں فوجي نقل و حركت كيليے هر ممكن تياري كي گئي هے - ميں يه نهيں كهسكتا كه يه صحيح هے يا غلط مگر بهر حال جسوقت ميں ۲۷ - اگست كو چلا هوں اسوقت يه عام طور پر تسليم كيا جاتا تها كه ۹ ملين فوج اسوقت مسلح تيار تهي، اور مجموعي تعداد ۱۲ - ملين هوگي - اسميں هزارها فدا كار شامل نهيں جنهوں نے اپنے خدمات پيش كيے هيں، اور نه وه تين ملين اشخاص محسوب هيں جو اگر ضرورت هوئي تو اسيران جنگ كي حفاظت كے ليے طلب كيے جائينگے - برلن ميں حكام يه كوشش كر رهے هيں كه جهاں تك ممكن هو شهر كي وهي حالت رهے جو عام طور پر هوتي هے - كسي ايسي شے كي اجازت نهيں جس سے آبادي ميں شكسته دلي پيدا هوتي هو - حتى كه جب بعض خاندانوں كو اپنے اعزاء كے ميدان جنگ ميں كام آنے كي خبر معلوم هوئي اور انهوں نے ماتمي لباس پهننا چاها تو انكو عملاً ممانعت كي گئي - انهيں يه نصيحت كي گئي كه وه اپنے وطن محبوب كي خاطر ابهي اپنے ماتم كو اختتام جنگ تك ملتوي ركهيں

اهل جرمني تمام معاملات كے متعلق نهايت سرگرم و مستعد هيں، اور لهو و لعب ميں اشتغال و انهماك كو يك قلم موقوف كر ديا هے - مثلاً كسي گهر ميں پيانو كي آواز نهيں سنائي ديتي - انكا قول هے كه يه جنگ كا زمانه هے يه موسيقي نوازي كا وقت نهيں هے - تمام تهيٹر اور اوپيرا بند هيں -

شروع ميں تو دو دن تـك بنكوں اور سيونگ بنكوں ميں روپيه نكالنے والوں كا بڑا ازدحام رها، مگر اسكے بعد سے موقوف هوگيا - بنك اپنے اپنے عام انداز ميں كاروبار كر رهے هيں - البته وه طلائي سكے نهيں ديتے هيں - جسوقت ميں چلا هوں اسوقت تـك هنگامي نوٹ شائع نهيں هوے تهے -

جو لوگ محاذ گئے هوے هيں واقعي انكے اعزاء مضطرب و پريشان هيں، مگر حكومت اسكے علاج سے غافل نهيں هے - هر مستحفظ سپاهي كي بيوي كو ۹ مارك (ايك جرمن سكه) اور هر بچه كو ۲ مارك ملتے هيں - بعض خاندانوں كو ٹريڈ يونينوں (تجارتي انجمنوں) سے بهي كچهه رقم ملتي هے، جن سے انكے ميدان جنگ ميں جانے والے اعزاء وابسته تهے -

مسٹر فلپ ايچ - وڈ نامي ايك مشهور امريكن هيں جو اگسٹ ميں برلن سے لندن آئے هيں انكا بيان هے :

برلن ميں زندگي كي وهي معمولي حالت هے، لندن اور برلن كي زندگي ميں كوئي بڑا فرق نهيں - جنگ سے قبل سامان خورد و نوش كي جو قيمتيں تهيں وهي اب بهي هيں - قهوه خانے كهلے هيں اور بينڈ قومي ترانے بجا رهے هيں - كوئي ايسي پريشاني يا گهبراهٹ كي بات نظر نهيں آتي جس سے معلوم هو كه جرمني برسر جنگ هے - گو هر طرف سرگرمي و مستعدي اور جوش و خروش پهيلا هوا هے - ميں نے ايك شخص كو بهي بهاگتے هوے نهيں ديكها - "

جهانتك هو سكا ميں نے لوگوں سے سامان غذا كے متعلق گفتگو كي، مگر ميں نے كسي ميں پريشاني اور بے چيني محسوس نهيں كي، اور بعض حكام نے تو ان سے يه بيان كيا كه اسقدر سامان غذا موجود هے كه ۱۸ مهينه تـك چلسكتا هے -

برلن ميں عام راے يه هے كه اگر جرمني فتحياب نه هوئي تو وه واپس چلي آئيگي - اهل جرمني كو اطمينان واثق هے كه اپني فوج كو كبهي شكست نهيں هوسكتي، اور اگر انكي فوج كو فرانس سے واپس هونا پڑا تو اس حالت ميں وه اپنے ملك كي حفاظت غير محدود وقت تك كرسكتے هيں -

مسٹر وڈ كهتے هيں كه ميں نے دو افسروں سے پوچها كه آپ لوگوں نے اپني فوج كي شكست كے امكان پر غور كيا هے ؟ ان ميں سے ايك بولا كه " هاں بيشك ممكن هے، مگر هم اس وقت يهاں نهيں هونگے اسوقت ۱۷ اور ۵۰ برس كے مابين عمر والے مردوں ميں سے تمام جرمني ميں ۵۰ هزار آدمي سے زياده نه رهنے ديے جائينگے - "

ميري راے يه هے كه وساطت كے ذريعه سے ايك ماه كے اندر جنگ موقوف هوسكتي هے - جب ميں نے ايك جرمن افسر كو اس طرف توجه دلائي تو اس نے كها كه جب تـك هم پيرس اور سينٹ پيٹرسبرگ پر قبضه نه كرليں، اسوقت تك وساطت كا ذكر فضول هے - البته اسكے بعد هم آپكا كهنا سنينگے -

مسٹر وڈ كا بيان هے كه ميں نے انگلستان كے خلاف سخت بغض محسوس كيا اور كسي كو بهي يه يقين نه دلاسكا كه انگلستان اهل جرمني كے خلاف نهيں بلكه انكي جنگ پرستي كے خلاف معركه آرا هے - وه كهتے هيں كه اهل جرمني كا يه خيال هے كه انگلستان جرمني كو كچل ڈالنا چاهتا هے - انكا يه عزم بالجزم هے كه وه اپنے آپ كو انگلستان كے رحم كے حوالے كرنے كے بدلے آخر وقت تك لڑتے رهينگے - ميں نے اشتراكيين (سوشيالسٹس) ميں كسي قسم كا اختلاف نهيں ديكها - انگريزوں كے ساتهه عمده برتاؤ كيا جا رها هے -

* * *

الهلال

۲۲ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري

هندوستان اور پرو جرمنزم!

(۲)

جو اقتباسات پایونیر نے الهلال کے دیے هیں اول تو یه اقتباسات ایک مضمون کے نهیں - دو مختلف مضمون کے مختلف مقامات سے لیے گئے هیں جنکي وجه سے الکے سابق و لاحق کا ربط توت کر مترجم کے هاتهوں میں بالکل بے بس هوگیا هے' اور وہ انکو اس ترتیب سے پیش کرتا هے که پڑهنے والے کے سامنے انکي مجموعي شکل خطرناک بن کر نمایاں هوتي هے - پهر اصل عبارت کے الفاظ اور ترکیبوں کے ترجمه میں بهي اپنے مقصد کو پوري هوشیاري کے ساتهه پیش نظر رکها هے اور هر اثر پذیر تکرے کے اندر ایک نئے اثر کو پیدا کرنیکي صریح کوشش کي هے - مثلاً عبارت مقتبسه میں لفظ ریتائر منت Retirement اور ریتریت Retreat کے واضح فرق کو نظر انداز کردیا هے' اور جس جگه مضمون میں محض "خیالات" کا لفظ آیا هے جسکے لیے انگریزي میں تهوتس Thoughts هونا چاهیے' اسکے لیے نهایت بے باکي کے ساتهه "مس کنسپ شنس" Misconceptions (خیالات باطله) کا لفظ استعمال کیا هے' اور هر شخص اندازه کرسکتا هے که صرف اسي ایک لفظ سے کسقدر خطرناک تبدیلي پیدا هوگئي هے؟

اسیطرح اس پورے ترجمه کے اندر متعدد مواقع میں محسوس و واضح تغیرات کیے گئے هیں' اور پوري کوشش اسمیں صرف کي گئي هے که ترجمه کو پڑهنے والوں کي نظر میں هیبت ناک بنا دیا جاے : یحرفون الکلم عن مواضعه - لیکن انکي اصلیت اسوقت تک واضح نهیں هوسکتي جب تک هر هر لفظ اور ترکیب کے متعلق تفصیل سے بحث نه کي جاے' اور اسکے ساتهه هي ایک صحیح انگریزي ترجمه هم پیش نه کریں - چونکه یه مضمون بهت بڑهگیا هے اسلیے هم یهاں صرف اتمام حجة کے طریقه سے کام لینگے اور ترجمه کي صحت و عدم صحت کو آینده مستقل طور پر لکهینگے - تا که وہ همیشه کیلیے اس بهت هي پر خطر مسئله کو اردو پریس کیلیے واضح کردے -

هم تهوڑي دیر کیلیے یهاں تسلیم کرلیتے هیں که یه اقتباسات صحیح هیں - لیکن اسکے بعد معلوم کرنا چاهتے هیں که بصورت صحت بهي وہ کونسي هولناک جرمنیت هے جسکے لیے الهلال اسقدر خطرناک ظاهر کیا گیا هے؟ ان تمام اقتباسات کا زیاده سے زیاده خلاصه یه هے که انتورپ کے لے لینے سے بلجیم میں جرمني کا کام پورا هوگیا - اسکا پوزیشن اب بلجیم میں زیاده مستحکم هے - انگریزي بحري مهم کچهه زیاده مفید نه هوئي - اب اسکا اراده انگلش چینل پر دباو ڈالنے کا هے - نیز یه که انگریزي فوج مصلحت شناسي اور عاقبت بیني کیلیے قابل تعریف هے - وہ خوب اچهي طرح سمجهتي هے که محض زمین کي چند گز زمین کے لیے لڑنے هي کا نام کامیابي نهیں هے بلکه بعض اوقات میدان جنگ سے مراجعت پیش قدمي سے زیاده قابل تعریف هے - جتني تهوڑي فوج انتورپ کیلیے بهیجي گئي تهي' اگر وہ مصلحت شناسي سے کام نه لیتي اور بالاخر مراجعت کو ترجیح نه دیتي' تو یقیناً همارے نقصانات اس سے زاید هوتے جسقدر که بیان کیے گئے هیں -

لیکن هم پوچهتے هیں که انگلستان کے پریس سے لیکر انڈیا کے تمام انگلو انڈین اخبارات تک کون هے جس نے اس کهلي بات کے اظهار کو بهي نا مناسب سمجها هے' اور اسکے سوا اس موقعه پر اور کیا کها جا سکتا تها؟ یه وہ نتائج هیں جو خود سرکاري خبروں نے دنیا کو بتلاے هیں اور ایسي بے ضرر حقیقت هے جسکا اظهار بالکل ناگزیر هے - کیا پایونیر اسکو پسند کریگا که "جرمنزم" کے اتهام سے بچنے کیلیے هم حقایق سے ایسا کهلا انکار کریں جو دنیا کیلیے تمسخر انگیز هو؟ هم ایک لمحه کیلیے بهي یقین نهیں کر سکتے که هندوستان کي گورنمنت واقعات کے اظهار و بحث کو صرف اینگلو انڈین پریس کے لیے جائز رکهتي هو جو هر روز کوئي نه کوئي "پرو جرمن" مضمون شائع کرتے هیں' اور ایک هندوستاني قلم کیلیے جرم سمجهتي هو جو پهونک پهونک کر قدم اٹهاتے هیں؟

وہ روح جو اس مضمون کے اندر کام کر رهي هے' اس واقعه سے غالباً هر شخص کے سامنے آجائیگي که مضمون نگار نے ترجمه کرتے وقت "استیتسمین" کا حواله بالکل چهوڑ دیا هے جو الهلال میں دیا گیا تها - کیونکه ایسا کرنے سے "کلکته کا جرمنزم" الهلال پریس سے معاً "استیتسمین" کے دفتر میں منتقل هو جاتا اور یه اوسے منظور نهیں هے -

اصلي واقعه یه هے که جنگ کے نتائج پر نظر ڈالتے هوے استیتسمین کے حوالے سے یه لکها گیا تها که "خواه جنگ کي اصلي حالت کچهه هي کیوں نهو لیکن یه تو ظاهر هے که جسقدر بهي لڑائي هو رهي هے' جرمني کے اندر نهیں هے اور اسکا افسوس ناک نتیجه هے که اسکے اندروني امن کو ابتک کوئي نقصان نهیں پهونچا هے"

صادق الروایت مضمون نگار نے پورے مضمون کو تو لے لیا مگر "استیتسمین" کا لفظ بالکل اڑا دیا - پهر بهي کیا واقعه نگاري کي اخلاقي قوت هے جسکي بنا پر پایونیر نے الهلال کي جاسوسي کیلیے اپنے تئیں پیش کیا هے؟

جو خیالات الهلال میں سقوط انتورپ کے متعلق ظاهر کیے گئے هیں' آج همیں مجبوراً غیر انگریزي داں پبلک کے سامنے ظاهر کرنا پڑتا هے که وہ ان رایوں کے مقابلے میں کچهه بهي نهیں هیں جو آج انگلستان کا پریس علانیه ظاهر کر رها هے' اور جسکو ولایت کي ڈاک هر هفته هم تک پهنچاتي هے - چونکه هم پر حمله کیا گیا هے اسلیے همیں جواب دینا پڑیگا - هم پایونیر کو جو الهلال کے پرو جرمنزم کے لیے اسقدر مضطرب هے' ان بے شمار مضامین پر توجه دلاتے هیں جو پچهلے هفته ولایت کي ڈاک میں "انتورپ" کے متعلق آے هیں' اور دریافت کرتے هیں که کلکته کے لیے پرو جرمنزم کا عنوان موزوں هے یا خود برٹش دارالسلطنت کیلیے؟

هم یهاں صرف ایک دو اقتباس دینگے - "مورننگ پوسٹ" لندن کے جو پرچے آخري میل سے آے هیں' انمیں سقوط انتورپ پر نهایت تفصیلي بحث کي گئي هے - وہ انگریزي بحري مهم کي ناکامیابي پر انتهائي سخت لفظوں میں افسوس کرتا هے اور اسکا سارا الزام مسٹر چرچیل کو دیتے هوے لکهتا هے :

"انگریزي بحري فوج اور بحري والنٹیروں کے ذریعه اینتورپ کے نجات کي کوشش کرنا ایک گرانبها غلطي تهي' جسکے جواب دہ موجوده شهادت کي بناء پر مسٹر چرچیل کو هونا چاهیے -

مختصر سا رساله لکھا ھے جس میں بتایا ھے که اگر موقع پیش آے تو جرمني ممالک متحده امریکه کے ساتھه کیا کریگا -

ان علامات کے متعلق یه کہا جا سکتا ھے که یه درحقیقت ایک شیخی سے پھولے ھوے قومي غرور کے مظاهر میں جو شیخي میں پھولکر اس فیصله تک پہنچگیا ھے که جرمنی کي فتح یقیني ھے اس لیے انکے حریفوں کا غافل یا خبردار رهنا دونوں برابر ھیں -

(جنگ کا پروگرام)

اسوقت درحقیقت برن هارڈي کے پروگرام پر عمل هو رها ھے اس پروگرام میں یه تجویز کیا گیا تھا که حمله کا سارا بار فرانس پر ڈالا جاے اور روس کو اپنے سست رفتار فوجي اجتماع میں روک لیا جاے - اسکے بعد پیرس سے فاتح فوجیں بیشمار ٹرینوں میں بجلي کی طرح مغربی خط جنگ سے مشرقی خط جنگ پر بھیجدي جائیں -

" پہلے انگلستان کو بہلایا جاے اور جب اسکی قسمت کے فیصله کا وقت آ جائے تو پھر اسکا بیڑا زیر آب کشتیوں ' تارپیڈو کشتیوں ' بحري سرنگوں سے تراشا جائے اور جب تعداد برابر هوجاے تو " ولهیلم شیوین " کے قلعوں سے جرمن بیڑا نکلکے سمندر کے فتح کرنے کے لیے حمله کردے -

(انگلستان کے لیے بري گھڑیاں)

خواه واقعات کي رفتار کتنی هي همارے موافق هو مگر امید نہیں که هم چند بري گھڑیوں سے بچکر نکل جاسکیں - جرمن ایک بڑي اور بہادر قوم ھے وہ اپني تاریخ جنگجوئي میں عمده کارنامے رکھتي ھے - وہ حلیفوں پر اپنے دیرپا نشان چھوڑے بغیر نہیں مٹیگي - همیں امتناحی کامیابیوں کو بہت زیاده اهمیت نه دینا چاهیے اور یه نه سمجھنا چاهیے که حالات همارا ساتھه ضرور دینگے - خشکي اور تري دونوں میں وسیع کوششیں اور مایوسیاں همارا انتظار کر رهي هیں - مگر اس میں زیاده دیر نه هوگي جیسا که مجھے معلوم هوتا ھے اسمیں زیاده دیر هونا نا ممکن ھے - زمانه کا عجلت پسند مزاج سست تدابیر کو برداشت نہیں کرسکتا ' اور نه جرمني مالي کشش کو غیر محدود زمانه تک برداشت کر سکتي ھے -

پیشینگوئي کسقدر خطرناک ھے ! چاھے بعینه یہي الفاظ میرا مضحکه اڑانے کو واپس آئیں مگر میں خود نہیں سمجھسکتا که یه جنگ ۶ ماه سے کم میں کیونکر ختم هو سکتي ھے یا ۱۲ ماه سے زاید عرصه تک کیسے جاري رهسکتي ھے -

(جرمني کي ایک ڈپلومیٹک غلطی)

یه کہنا تو بہت زیاده ھے که جرمني کے ڈپلومیٹک حالات جسقدر بوسیده هیں اگر کہیں اسکے جنگي حالات بھی ایسے هي هوتے تو وہ زیاده عرصه تک زنده نه رهسکتي - البته اسکے یہاں ڈپلومیٹک ناقابلیت کے بعض ایسے درجے ضرور رهیں جو اس حد سے کم درجه هیں - اس حد تک ناقابلیت یقیني ھے - کم از کم ان میں مناقشه کي گنجایش تو نہیں - " ریل پولٹیک " " ویلٹ پولٹیک " وغیره کے مجنونانه علم سے جرمن کو کیا حاصل هوا ؟ اطالیا کے ساتھه اتحاد کي بندش اس قدر ڈھیلي که اتحاد بیکار ' آسٹریا کے ساتھه بحر میڈیٹرین کے متعلق اسقدر وسیع مفاهمت که یه مفاهمت جرمن کروزروں کے لیے بیکار ثابت هونے کے بعد بھي سرویا ' مانٹي نیگرو ' اور بلجیم کو جرمنی کے خلاف میدان جنگ میں کھینچ لائی - انگلستان کے ساتھه وہ برتاؤ کیا جس نے همارے تمام طبقوں کو اس طرح متحد کردیا که آپ اگر کوئي جماعت اس سے اختلاف کرے تو اس کے پیر کے نیچے سے زمین نکلجاے ' اور اس طرح اسکے سقوط و افتاد کا سامان هوجائے - کیا اس سے زیاده بڑا کوئي خلط ملط هوا ھے ؟ کیا کوئي ایسا نقطه ھے جسکا انتظام اس سے زیاده بري طرح کیا گیا هو ؟ اور هاں اسکے نتیجۂ ثاني کے طور پر وہ عام بے اعتمادي و ناراضي جو ناطرفدار ممالک میں پیدا هوئي ھے وہ خود ایک مکمل شے ھے -

(جرمن سپاهي)

جرمن سپاهي ویسا هي اچھا ثابت هوگا جیسا که وہ همیشه تھا ' وہ ویسا هی بہادر ثابت هوگا جیسا که وہ همیشه تھا ' اسمیں مجھے ذرا شک نہیں - مگر وہ ویسا هي جفاکش ثابت هوگا جیسا که وہ همیشه تھا ' اسکي کم امید ھے - کیونکه اس آبائي سرزمین کي آبادي کا بڑا حصه کھیتوں سے نکل کے کارخانوں میں چلا گیا ھے ' اور نیز عیش و آرام کا معیار بہت بڑھگیا ھے -

ولیم کے عہد کا ایک ویسٹفلین دستکار فریڈرک کے زمانے کے بریندہ بنرگ کے کاشتکار سے بالکل مختلف شے ھے - بعینه اسیطرح جسطرح که سنه ۱۹۱۴ ع کا تھوڑے عہد خدمت والا سپاهي سنه ۱۸۵۰ع کے دس ساله خدمت والے سپاهي سے بالکل جداگانه شے ھے - مجھے توقع ھے که جرمن همیشه کي طرح عمده ثابت هونگے ' مگر اپنے همسایوں سے بہتر نہیں - لیکن انکے نقطه نظر سے جنگ کا عمده نتیجه تمامتر اس پر موقوف ھے که وہ بہتر ثابت هوں انہیں صرف فتح هي کرنا نہیں بلکه جلد فتح کرنا ھے -

(قیصر کي مشینیں)

ایک قابل ذکر شے اسکا (قیصر کا) فوجی نظام ھے ' جس پر بڑي شیخي ماري جاتی ھے - میرے ایک امریکن دوست نے جسے راے قائم کرنے کا موقع ملا تھا یه کہا که " هاں بیشک وہ ایک بڑي اور سبکرو مشین ھے جو نہایت نزاکت کے ساتھه جوڑي گئی ھے - اگر ایک پہیا بھي اٹک گیا تو تمام مشینوں کي طرح وہ بھي فوراً ٹکڑے ٹکڑے هو جالیگي "

ایک پہیا لیج میں اٹک گیا اور دوسرا بھي زیاده عرصه گزرنے سے قبل اٹکیگا تاریخ کے سبق بہت منحوس هیں - جینا اور آرٹیڈت کے پروشین فریڈرک کي روایتوں کے فخر میں پھولے نہیں سماتے تھے ' مگر ایک دن میں انکي شکست اسقدر شدید اور انکي رخنه بندي کي طاقت اسقدر کم تھي که انکا شیرازہ بالکل برهم هوگیا ' اور انکا وطن ۷ سال تک یورپ کي سیاست میں اثر فرما نه رها - وہ همیشه بڑے فاتح هوے هیں ' مگر مصیبت و شکست میں وہ بڑے نہیں رهے - اب دیکھنا ھے که اس جنگ میں انکي کیا حالت هوتي ھے -

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

هفته وار الهلال کي ایجنسي نہایت معقول ھے

درخواست میں
جلدي کیجیے دعوة حق کے اعلان اور
هدایت اسلامي
کي تبلیغ سے بڑھکر آج کوئي مجاهدۂ دیني نہیں ھے -
اسپر نفع مالي مستزاد !

الطامة الکبری

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

تحت البحر کے ریلوے خصہ ۲ ایک منظر جسمیں لوگ سیٹوں پر بیٹھے ہیں

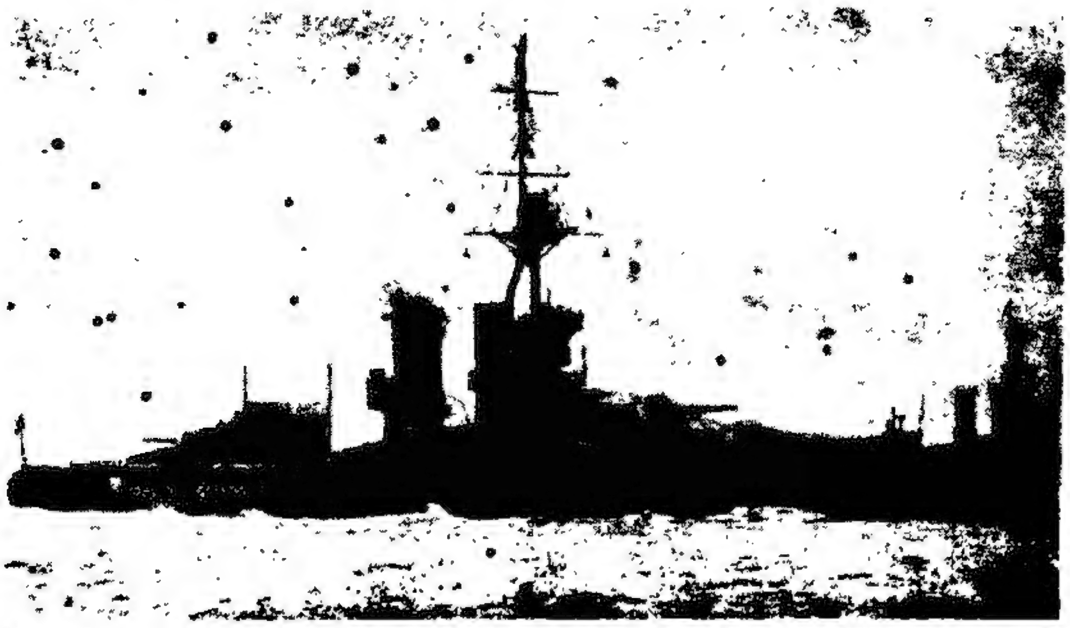

بیٹل کروزر " کوین میری " جسکا وزن ۲۷۰۰۰ ٹن طاقت ۷۵۰۰۰ ہارس پاور طول ۷۲۵ فیٹ اور رفتار ۲۷ ناٹ فی گھنٹہ ہے

ایک جنگی جہاز کا نقشہ

جب یه واضح هو گیا تها که جرمني کا مقابله پوري طرح نهیں هو سکتا تو اوسوقت بلجین فوج کے لیے مناسب طریقه تو یه تها که وه ایک پوزیشن سے هٹکے دوسرے محفوظ تر پوزیشن میں چلي آتي - صرف ایک صورت جو بد ترین صورت تهي ' یه تهي که دول متعدده ایک قوي نجات دینے والي فوج قلعوں میں بهیج دیتي ' جو هر طرح کے حملوں کے باوجود قلعوں کو اپنے هاتهه میں رکهتي ' اور اسکے همراه مدد کے لیے کافي طور پر بڑي توپیں هوتیں - مگر یه بدترین صورت بهي اختیار نهیں کي گئي ' بلکه آخري وقت میں ایک ناکام تر اسکیم تیار کي گئي -

انگریزي فوج کي روانگي نے بلجین فوج کو چهڑایا نهیں بلکه اسکے برعکس اتني دیر لگادي که بلجین فوج کے لیے رهائي اور زیاده مشکل اور خطرناک هوگئي

همارے پاس اس خوف کے اسباب هیں که انگریزي فوج کے جسقدر نقصانات تسلیم کرنے کے لیے امارت بحریه تیار هے ' اس سے کهیں زیاده سنگین نقصانات هوے هیں -

انگریزي فوج نے دوسرے فریق (جرمني) کو اسقدر نقصان نهیں پهنچایا جسقدر که خود اسکا نقصان هوا هے "

پهر وه (مورننگ پوسٹ) انگریزي اسکیم کي انتظامي حالت کے متعلق لکهتا هے :

" جو فوج مسٹر چرچیل نے تیار کرکے بهیجي تهي اس میں بهت سے ایسے والنٹیر تهے جنهوں نے صرف ایک هفته فوجي تعلیم حاصل کي تهي - حالانکه ٹیریٹوریل فوج اسوقت موجود تهي جو کئي ماه سے تعلیم حاصل کر رهي هے -

گورنمنٹ کو چاهیے که اپنے جلد باز رفیقوں پر ایک سخت هاتهه رکهے -

مسٹر چرچیل کي بعض خصوصیات نے انکي موجوده پوزیشن کو فوج کے لیے مجسم خطره اور اضطراب بنا دیا هے "

ایک اور موقعه پر کیسے هولناک اور دهشت انگیز " پرو جرمن " لهجے میں اس نے انگریزي امیرالبحر کے ساتهه مضحکه انگیز جرات کي هے

" مسٹر چرچیل نے یه فقره کها تها که جرمن چوهوں کي طرح بلوں سے نکالے جائینگے - لیکن یه یا تو محض فخاري تهي یا اپني آینده موجي اور بحري کار روائیوں پر روشني ڈالنا مقصود تها - اگر فخاري تهي تو یه انگریزي وزیر کے لیے شایان شان نهیں - اور اگر دوسري صورت تهي تو سوال یه هے که اسقدر اهم راز کیوں افشاء کیا گیا ؟ "

پچهلي ڈاک ایسي هي بیانات سے لبریز هے - مقامي معاصر اسٹیٹسمین نے گذشته اشاعت میں میل کي مراسلات جو شائع کي هیں ' ان میں انگریزي مهم موسلهٔ انٹورپ کے متعلق اقلاً حسب ذیل بیانات " پرو جرمنزم " کے مطالعه کرنے والوں کیلیے دلچسپ هونگے :

" جو فوج بهیجي گئي تهي ' اسمیں آخري نام والنٹیر فوج کا تها جو صرف چهه هفتے کي ترتیب داده تهي - سپاهیوں کے پاس کوٹ اور اوور کوٹ تک نه تهے "

پهر وه لکهتا هے :

" اخر میں ایک جهنمي آگ کے برداشت کرنے هي کا سوال انکے لیے رهگیا تها "

هماري مجبوري کیسي درد انگیز هے ؟ ایک طرف هماري بے ضرر بیاني اور کم گوئي پر معاندانه حمله کیا جاتا هے - دوسري طرف همیں ملک کا امن اور دلجمعي بهي عزیز هے - اسلیے هم توازن اور تقابل کیلیے پوري طرح اس سامان سے بهي کام نهیں لے سکتے جو خود انگریزي بیانات همارے لیے مهیا کرتے رہتے هیں -

بنگالي اور پاپونیر

مقامي روزانه معاصر " بنگالي " اپنے ۸ - نومبر کي اشاعت میں هماري انگریزي مراسلت کو شائع کرتے هوے حسب ذیل خیالات ظاهر کرتا هے :

جو تصدیق شده مجرم هوتا هے همیشه وهي فرضي مجرم پر اولین پتهر پهینکنے کے لیے آگے بڑهتا هے - اسلیے همیں اس امر کے علم پر ذرا بهي تعجب نهیں هوا که " پاپونیر " نے اپنا ایک دو کالم کا مقاله افتتاحیه کلکته کے اردو هفته وار الهلال کے نام بنام جرمنزم کے انشاء کے لیے نذر کر دیا هے -

جب سے یورپ کي یه جنگ عظیم چهڑي هے تو اسي وقت همکو یه تعجب هوا تها که هندوستان میں آوفشیلزم کي طرف سے بولنے والي جماعت کا یه سر خیل کیسے خوشي خوشي اس جرم کا ارتکاب کر رها هے جسکو آج وه اسقدر زور کے ساتهه برا کهه رها هے - ایک دن اس نے هم سے کها که متحده فوجوں کا شروع هي سے مدافعانه پهلو اختیار کرنا بجز اعتراف ضعف کے اور کچهه نهیں - دوسرے دن یه اشتهار دیا گیا که چیني دریاؤں میں جرمني کا چهوٹا سا ۲ کروزروں کا اسکواڈرن حلیفوں کے ۴۸ کو اچها خاصه پریشان کر سکتا هے - تیسرے دن همکو اسکے کالموں میں جرمني کے ۴۲ سنٹیمٹر کي توپوں کے استعمال پر تعجب و تحیر نظر آیا - کیا یه باتیں پرو جرمنزم نهیں ؟ بهتر هوتا که پوانیر دوسروں کے آنکهوں سے تنکا نکالنے میں مشغول هونے کے بدلے اپني آنکهوں کا شهتیر نکالنے میں مصروف هوتا - هم اردو تحریروں کے محاسن کے متعلق اظهار راے کے قابل نهیں - مگر ایڈیٹر الهـــلال نے جو مراسلت همارے پاس بهیجي هے اس سے معلوم هوتا هے که یه تحریر محکمه احتساب نے مناسب غور کے بعد پاس کي هیں ' " پوانیر " نے انکا ترجمه صحیح نهیں کیا هے اور یه که وه جب صحیح سیاق و سباق کے ساتهه پڑهي جاتي هیں تو اسدرجه هیبت ناک نهیں معلوم هوتیں ' جیسا که پوانیر کے کالموں میں نظر آتي هیں -

ایڈیٹر الهـــلال اپني مراسلت میں لکهتے هیں که جس معامله میں میري تردید کي گئي هے اس میں آواز زیاده تر انگلو انڈین پریس کي صداے باز گشت هے - اور پوانیر نے میرے ساتهه صریح ظلم کیا هے که زیر تنقید پیسج سے " اسٹیٹسمین " کي راے حذف کر دي هے ' جو تائید کے لیے نقل لي گئي تهي - ایڈیٹر الهـــلال کا اراده هے که وه اپنے پرچه کي آینده اشاعت میں گورنمنٹ اور قوم کے سامنے اس امر کو واضح کر دینگے اگر وه " پرو جرمن " هیں تو " ٹائمز آف انڈیا " " اسٹیٹسمین " اور خود " پوانیر " کي سي ممتاز پرو جرمن جماعت میں سے هیں -

تاهم جنگ کي خبروں کي اشاعت اور تنقید میں اپني رهنمائي کے لیے انگلو انڈین پریس کو سامنے رکهنا همارے محفوظ طریقه نهیں - مثلاً " اسٹیٹسمین " نے اپني گذشته جمعه کي اشاعت میں همارے خوانده اور نا خوانده طبقه کے افواهوں کے نکل جانے پر لیکچر دیتے هوے خود هي آسٹریلین اخبارات سے خبروں کے دو کالم شائع کیے هیں ' جنسے بیچیني پیدا هوتي هے - اس بے تمیزي کا یه نتیجه هوا که شام کو ایک هزار استفسارات نے همیں پریشان کر دیا - انگلو انڈین پریس کو اختیار هے جو چاهے کرے - مگر هم هندوستاني پبلک سے درخواست کرتے هیں که وه خبروں کے انتخاب میں انتهائي عاقبت اندیشي سے کام لیں - انگلو انڈین پریس کي پیروي سے هم خود بعض غلطیوں میں مبتلا هو چکے هیں ' اور یه بالکل ممکن هے که الهلال کو بهي اس قسم کي نا واقفیت کي وجه سے بیعزتي سے دو چار کرایا جا رها هو

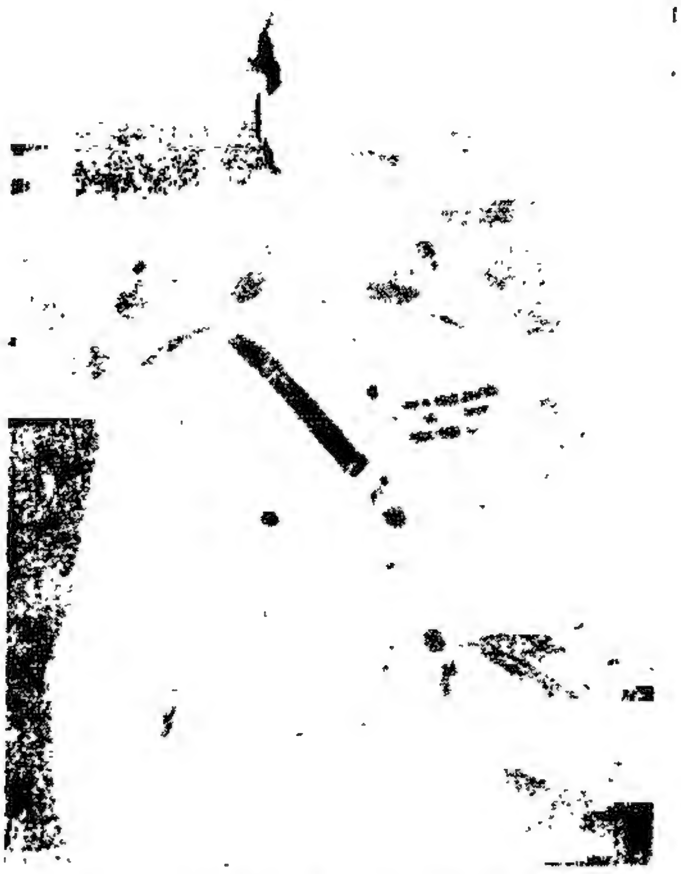

جنرل ڈوارن اسمتھ جو سرگریرسن کی وفات کے بعد انکی جگہ پر انگریزی مہم کے دوسرے دستہ پر کمان کر رہے ہیں

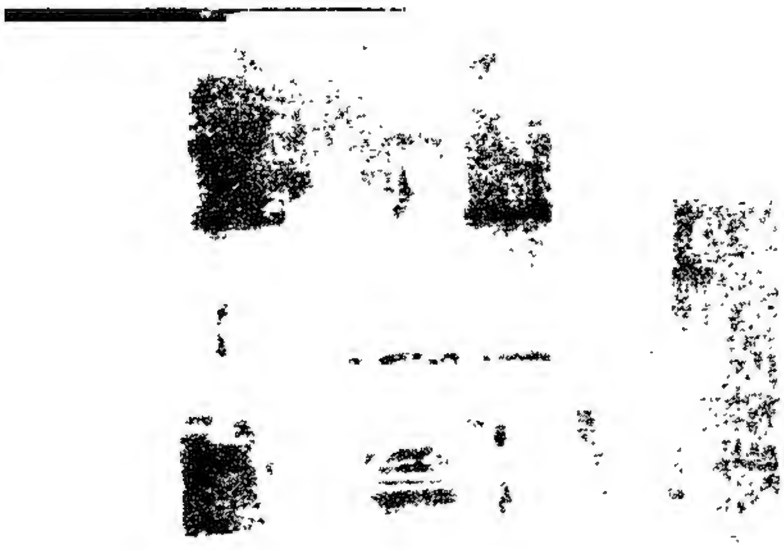

فواکہات سے بھری ہوئی گاڑیاں جو جرمن قیدیوں کے لیے جارہی ہیں

ڈارچسٹر کے قید خانہ کا ایک منظر خارجی جسمیں ایک سنتری کھڑا پہرا دیرہا ہے

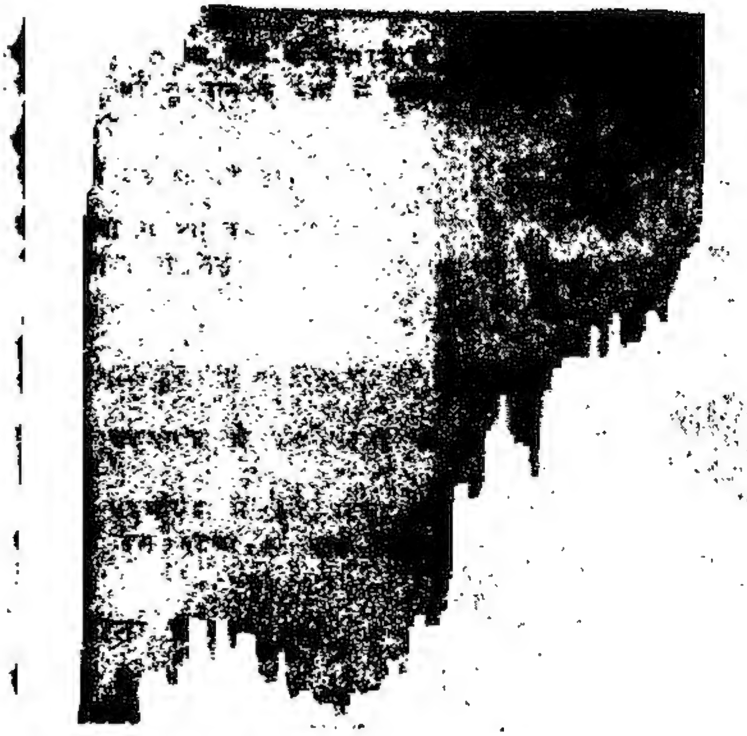

ایک هندوستاني سپاهي جس سے فرانسيسي گرمجوشي کے ساتهه مصافحه کر رہے هيں

هندوستاني فوج کي تاريخي ورود اور هندوستاني کمیپ کا ایک منظر عمومي

هندوستاني سپاهي کادار توپوں کے لیے پرتلوں میں گولیاں بهر رہے هيں

هندوستاني فوج کے لیے سامان غذا بار برداري کي گاڑیاں جو بندرگاه سے بورے لا رهي هيں

حادثہ فاجعہ علمیہ

وفات مولانا شبلي نعماني

وما كان شبلي هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان علم تهدما

نقيد العلم مولانا شبلي نعماني رحمہ اللہ تعالی

نہایت رنج و افسوس کے ساتھہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے وفات کی خبر درج کي جاتی ہے اس ماتم کیلیے صرف یہ مرقع رنج و غم کافي نہیں کہ اسکے لیے تو الهلال کا ایک پورا نمبر بھی کافی نہ ہوتا ' لیکن اسوقت تو یہ رونا ہے کہ ہم دل کھول کر اس شہید علم کا ماتم بھي نہیں کرسکتے ' اسلیے اپني خوں نابہ فشانیوں کو دوسري فرصت کیلیے ملتوي رکھتے ہیں - درد رسیدوں کے ماتم کیلیے کوئی وقت محدود نہیں ہے ' آبلۂ دل ہر وقت پھوٹ بہنے کیلیے تیار رهتا ہے - نشتر غم کي کھٹک چاهیے ' اور وہ اس حادثہ فاجعہ علمیہ کی بدولت دل میں ہر وقت موجود رهیگی -

سرزمین فرانس میں هندوستانی فوج - کیمپ کا ایک منظر عمومی

نیو مرکنٹائل کمپنی کے ملازمین اور افسروں سے کلکتہ فرسٹ والنٹیر کور مرکب ہے

سینٹ جوزف اسکول کے نوجوان طلبہ جو اس مسئلے میں خوش اور آ
کھیل کے لیے والنٹیروں میں داخل ہوئے ہیں

نیو مرکنٹائل کمپنی کے والنٹیر کاندھے پر بندوقیں رکھے ہوئے کوچ کر رہے ہیں

اسلامي مقدس مقامات کي مدافعت کے لیے مستعد هیں اور انکے قیام کے لیے حمله آوروں سے جنگ آزما هونگے - مگر سلطنت عثمانیه نے خود کشي کرلي هے اور " اپني قبر اپنے هاتهه سے کهودسي هے " -

۱۳ - نومبر کو لندن کا ایک تار موصول هوا هے جسمیں یه بیان کیا گیا هے که پیٹرز برگ کے ایک نیم سرکاري اطلاع نامه میں یه دعوی کیا گیا هے که مقام کیپریکم کے محاذ میں ایک خونریز جنگ هوئي - عثماني فوج پسپا کردي گئي جو جرمن افسروں کے زیر کمان هماري فوج کے بازو کو گهیر لینے کي کوشش کررهي تهي - تمام مفتوحه مقامات نهایت مستحکم اور مضبوط هیں -

۱۴ - نومبر کو دارالامراء کا جو اجلاس هوا هے اس میں لارڈ کریو نے دولت عثمانیه کا ذکر کرتے هوے کہا که " اسلام کے ساتهه هماري جنگ نہیں هے - دولت عثمانیه کي قسمت میں خواه جو کچهه هو مگر اسلام باقي رهے گا - اسلامي تاریخ و مذهب کا تعلق ترکوں کے ساتهه نہیں هے بلکه عربوں کے ساتهه هے - ترکي کے ساتهه جنگ هماري خواهش کے بالکل خلاف هوئي هے اور مسلمانوں نے اپني وفاداري' اطاعت' اور امداد کے ثبوت کیلیے جس عجلت سے کام لیا هے اسکو هم نهایت هي تشکر اور قدر کي نگاه سے دیکهتے هیں -

۱۷ نومبر کي خبروں کا مفاد یه هے که ارض روم کي قلعه بندي هورهي هے - نیوفري پریس کا بیان هے که دولت عثمانیه نے اطالیا کے خیال سے مصر پر حملے کا اراده فسخ کردیا هے -

روس نے سرکاري طور پر اپني فوج کي مراجعت تسلیم کي هے اور اسکي وجه یه بتائي هے که عثماني فوج کو کوسکالا ' ارض روم' اور ایلیي انڈ سے قوي کمک پہنچ گئي هے - عثماني فوج نے دره خاینسر پر قابض هونے کي کوشش کی مگر وه ناکام رهي -

هفتهٔ جنگ

یه هفته بهي گزر گیا مگر جنگ نے هنوز کوئي فیصله کن صورت نہیں اختیار کي - ۱۲ - نومبر کو پیرس کا جو سرکاري اطلاعنامه موصول هوا هے اس کا بیان هے که کهرے کي وجه سے جنگ میں جو کسي قدر دقتیں پیدا هوگئي هیں انکا کوئي عمده انسداد یا اصلاح نہیں هوئي هے -

هم " لالنس اور لینگ مارک " کے مقامات پر پوري طرح جمے هوے هیں - هم نے " ڈکسمیو " اور " لینگ مارک " کے درمیان میں هم نے قابل تعریف ترقي کي هے -

۱۱ نومبر کو وزیر هند نے والسرے کو جو تار بهیجا هے اس میں وه لکھتے هیں که دونوں جنگاهوں سے خبریں حسب خواه آرهي هیں - بلجیم ' اور شمال فرانس میں حلیفوں نے خوفناک حملوں کو روک دیا هے اور جارحانه اقدام کي تجدید کردي هے - وه متعدد مقامات کیطرف بڑهے هیں خصوصاً شمال " میسینس " میں جو " ایپرس " کے نزدیک واقع هے - ارمنیٹریز کے نواح میں بهي انگریزي سپاهیوں نے خفیف ترقي کي هے - " لابیسي " اور " اراس " کے نواح میں بهي دشمن کا حمله پسپا کردیا گیا -

۱۳ نومبر کو جو پیرس کا سرکاري اطلاعنامه آیا هے اس سے معلوم هوتا هے که گذشته چند دن میں " لابیسي " اور دریاے سے مابین جو فتوحات هوے هیں انکے استحکام کا کماحقه انتظام کردیا گیا هے - اسکے علاوه یه امر بهي قابل ذکر هے که هم (فرانسیسیوں) نے " مقام لورلي کے " محاذ میں ترقي کي هے جو " ریمس " " بازي اور بیک " کے درمیان میں واقع هے ' اور دشمن کے وه حملے پسپا کردیے هیں جو " کورلک - سینٹي میراین " کي شمالي بلندیوں اور " تهان " کے جنوب مشرق میں هوے تهے - " بحر شمال " اور آرمنیٹریز کے جنگ میں حمله آور فوجوں کا جارحانه اقدام ترقي پذیر هے - کل سارا دن دشمن کے حملوں کو پسپا کرنے میں گذرا اور یه دن همارے اس کارنامے کي وجه سے همیشه مشہور رهے گا - هم نے دشمن کو " ایپرس " کے جنوب میں پسپا کیا - فرانسیسیوں نے " ایپرس " " برشوٹ " اور " لوسنیٹریز " کے درمیان میں ترقي کي هے - اور انگریزي فوجوں نے جرمن فوج کے دو حملوں کو پسپا کردیا هے -

پیرس کا ایک سرکاري بیان مظهر هے که شمال کي طرف نهایت سخت جنگ هو رهي هے - میدان جنگ کے بقیه حصوں پر کوئي اهم واقعه قابل ذکر نہیں هوا هے -

ایک دوسرے تار میں یه بیان کیا گیا هے که کل سے همارے میسره یسر " نیوپرٹ " اور " لالس " کے مابین سخت جنگ شروع هوگئي هے -

باوجودیکه همارے جنگي مقامات پر دشمن کے سخت حملے هوے هیں مگر انکے استحکام عام میں کوئي فرق نہیں آیا هے - هم نے " لمبرڈالز " پر دوباره قبضه کرلیا هے - اور اس نقطے سے آگے بڑھ گئے هیں -

غروب آفتاب کے وقت جرمن " ڈکسمیو " کو لے لینے میں کامیاب هوگئے - نواح شهر کي زمینوں پر هم ابتک قابض هیں اور ابهي تک نهر بهي همارے زیر اثر هے جو " نیوپرٹ اور ایپرس " کے مابین واقع هے - یه وه مقامات هیں جهاں پر نهایت هي جانبازانه معرکے هوے هیں -

گو متعدد مقامات پر انگریزي فوج نے بهي حمله کیا مگر تاهم عموما اس نے هر جگهه دشمن کو روکے رکها - شمال " سرآسفس " اور

الهلال پریس کے ضمانت کي ضبطي

بنگال گورنمنٹ نے ۱۶ - نومبر سنه ۱۹۱۴ع کو الهلال پریس کي دو هزار کي پہلي ضمانت ضبط کرلي ' اور الهلال کے جو نمبر مورخه ۱۴ و ۲۱ - اکتوبر سنه ۱۹۱۴ع بهي جو کبل نمبر کي صورت میں ایک ساتهه شائع هوے تهے ' ضبطي میں آے ' بنگال گورنمنٹ نے جن مضامین کو قابل اعتراض قرار دیا هے وه " حدیث الجنود " اور " سقوط انٹورپ " هیں - ایک بلجیین تصویر بهي قابل اعتراض قرار دي گئي هے جسکے نیچے قرآن حکیم کي یه آیت درج هے:

و ما ظلمهم الله و لکن کانوا انفسهم یظلمون -

سوء اتفاق سے مولانا اسوقت دورے میں تهے اور اون کي عدم موجودگي میں ضبطي و خانه تلاشي کا وارنٹ آیا - دفتر کي طرف سے اونکو اس واقعه کي اطلاع دیگئي تو اونهوں نے بذریعه تار کے هدایت فرمائي که " جو نمبر چهپ رها هے اسکو فوراً شائع کردو اور ایک مختصر نوٹ میں ضبطي کي اطلاع کے ساتهه یه اعلان کردو که هم اپني ذات سے آخر وقت تک " الهلال " کو جاري رکهنا چاهتے هیں اور انشاء الله العزیز رکهینگے - اسلیے هم حسب هدایت اس پرچه کو شائع کردیتے هیں ' اور " الهلال " کي آینده زندگي کي قارئین کرام کو کامل توقع دلاتے هیں - و من یقنط من رحمة ربه الا الضالون (۵۶ : ۱۵)

[سب ایڈیٹر]

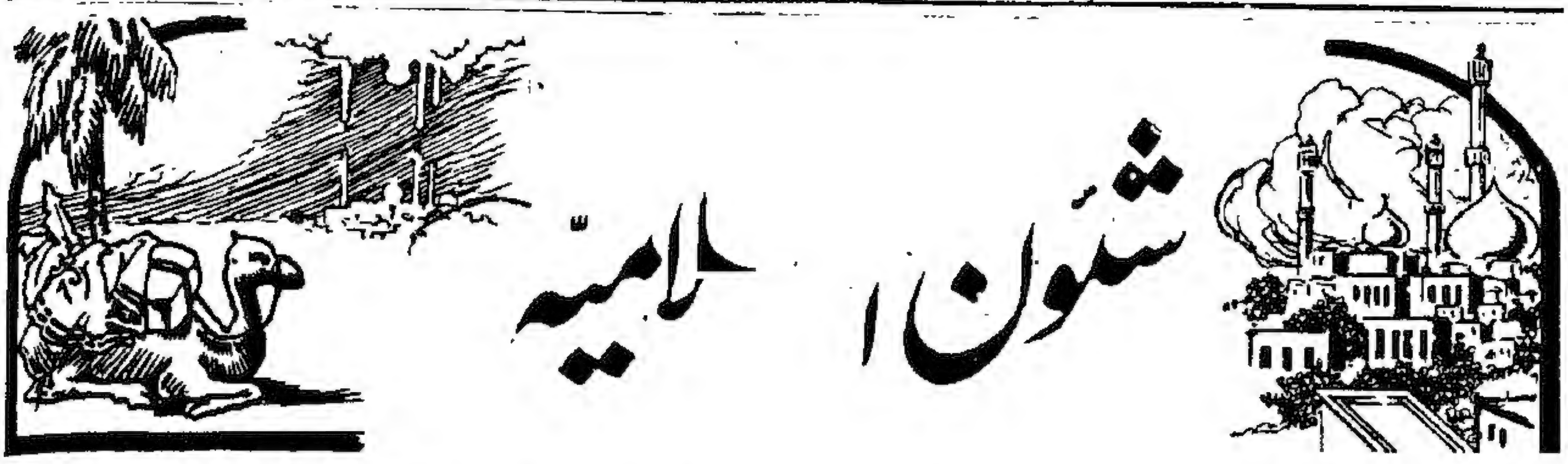

شئون اسلامیه

اس جنگ عظیم میں دولت عثمانیه کی شرکت کو آج دو هفته سے زاید هوچکے هیں - گذشته اشاعت میں هم نے دولت عثمانیه کي شرکت پر ایک اصولي و اساسي بحث کي تهی جو با اینهمه سعي اختصار و ایجاز اسقدر طول هوگئي که " شئون اسلامیه " میں وقایع و اخبار کیلیے گنجایش نه رهی - اسلیے اس هفته میں همارا یه اراده تها که بالکل ابتداء سے شروع کریں تاکه تمام حالات سلسبند هوجالیں اور اس سلسله کی تمام کڑیاں قارئین الهلال کے پیش نظر رهسکیں - چنانچه گذشته تین هفتوں کے تمام واقعات ایک ترتیب خاص کے ساتهه کمپوز کرالیے گئے تهے مگر عین وقت پر شمس العلماء مولانا شبلي مرحوم اور الهلال پریس کی ضمانت کے دو اندوه ناک سانحے پیش آ گئے - جنکا اس نمبر میں تذکره ناگزیر تها اور حسب قاعده آخرین فارم کے علاوه اور تمام فارم چهپ چکے تهے اسلیے بجز اسکے اور کوئي صورت نه تهي که اسی فارم میں گنجایش نکالي جاتي -

پس بمجبوري سلسله وار حالات سے دست کش هونا پڑا اور اس پوري داستان کا صرف وه حصه لے لیا گیا جسکا ذکر اس هفته کے تاروں میں آیا هے -

۱۱ نومبر کے تاروں کا ماحصل یه هے که لندن کا ایک تار مورخه ۹ نومبر مظهر هے که بلغاریا کے وزیر ایم - پیٹرو جیوف نے ٹائمس کے ایک قائم مقام سے یه بیان کیا هے که دولت عثمانیه اور بلغاریا میں کوئي مفاهمت خصوصاً ایسي جسکا تعلق عثماني فوج کے تهریس سے گزرنے سے نهیں هوئي -

لندن کے مورخه ۹ نومبر کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دیگئي هے که " مدللي (بریسلا) " کي طرح کے ایک کروزر نے دره کوه قاف کے " پوٹي " نام مقام پر گوله باري کي جسے روسي فوج نے توپوں اور بندوقوں کي آتشباري سے بهگا دیا - اسي تاریخ کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دي گئي هے که ترکوں نے جده کي تمام روشنیوں کو گل کر دیا هے -

۱۱ نومبر کو وزیر هند نے جو تار والسرائے کو دیا هے اس میں وه لکهتے هیں که پرنس صباح الدین نے ' جو عثمانی حزب الاحرار کے باني هیں ' سلطان المعظم کو یه تار دیا هے که جرمني کے حمایت میں آپ کے تلوار اٹهانے سے آپ کي وفادار رعایا میں بدلي پهیلی هوئي هے - آپ کي رعایا کے دل اتحادیوں کے هاتهه میں نهیں هیں -

۱۲ نومبر کے تاروں میں ایک طویل تار ۷۷ صفحه کے " وهائٹ پیپر " کے متعلق هے - اس تار کا بیان هے که وهائٹ پیپر میں ایسے گونه گوں واقعات بیان کیے گئے هیں جن سے جرمني کي مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف خیالات کي اشاعت اور عثماني و جرمن اشتعال انگیزوں اور سازشوں کا سراغ ملتا هے - عثماني وزیر اعظم نے انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کو بارها یقین دلایا که دولت عثمانیه ناطرفدار رهیگی اور اپنے بیڑے پر جرمن عمله مقرر نهیں کریگی لیکن مراسلات سے ظاهر هوتا هے که انور پاشا کا (جو جرمن کے زیر اثر هیں) اقتدار دن بدن بڑهتا گیا یهانتک که وسط اکتوبر میں انهیں کامل اختیارات حاصل هوگئے - بهرکیف آخر اکتوبر میں عثماني حکومت کے ارکان نے باستثناے انور پاشا جنگ سے علحده رهنے کی کوشش کي -

مراسلات سے معلوم هوتا هے که آخر ستمبر میں جرمني کي سازشونکي وجهه سے دولت عثمانیه میں بے اطمینانی پهیلنے لگي - ۴ - ستمبر کو سفیر انگلستان نے وزیر داخله سے ملاقات کي اور کها که دولت عثمانیه کا جنگ میں شریک هونا نهایت پر خطر هے انور پاشا کے دل میں هندوستانی اور مصري بغاوتوں کے متعلق جو خیال جاگزیں هے وه محض مضحکه انگیز هے - وزیر داخله نے کها که دولت عثمانیه انگلستان کو دو جنگي جهاز قیمتاً دینے کیلیے تیار هے کیونکه اسے روپیه کی اشد ضرورت هے -

وهائٹ پیپر جرمني کي ان خفیه سازشوں کے تذکروں سے مملو هے جو اس نے بلاد اسلامیه خصوصاً مصر میں کي هیں -

عثماني وزیر اعظم نے اسکا اقرار کیا که اسٹریا اور جرمني نے ان سازشوں میں شریک هونیکے لیے هم پر دباؤ ڈالا مگر همنے انکار کر دیا -

انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کا بیان هے که دولت عثمانیه مفلس هو رهي هے اسکے شریک جنگ هونیکي کوئي وجهه نهیں مگر تاهم همیں شک هے که جرمني اسے اپنے هاتهه میں لیلیگي -

اسی تاریخ کو مسٹر اسکویتهه کي اس تقریر کا اقتباس بهی موصول هوا هے جو انهوں نے گلڈ هال میں کي هے - اس تقریر میں انهوں نے کها که " کهلے هوے روسي بندرگاه پر ناجایز گوله باري اور مصري مقبوضات میں ناجایز حملے جاري رهے حلیفوں نے اسکو نهایت ضبط و تحمل اور صبر و استقلال کے ساتهه دیکها لیکن جب پانی سر سے گذر گیا تو هم اس منطقیانه نتیجه کے نکالنے پر مجبور هوے که دولت عثمانیه هم سے علانیه دشمني رکهتي هے - یه عثماني پبلک نهیں یه حکومت عثمانیه هے جس نے تلوار اٹهائي هے اور میں اس امر کے اظهار میں ذرا بهي پس و پیش نهیں کرتا که عثمانی حکومت تلوار هي سے تباه هوگي - سلطنت عثمانیه کے لیے " هم نے نهیں " بلکه آسي نے خود ساز موت (ڈیتهه نل) بجایا هے یه ساز موت نه صرف یورپین ترکي کے لیے بجا هے بلکه اس میں ایشیائي ترکي بهي شریک هے - مجهے امید هے اور مجهے اسکا یقین هے که عثماني حکومت ' جو زمانه قدیم میں شاداب ترین قطعات ارض کیلیے صاعقه هلاکت بني هے مع اپنے آلات بربادي اور سامان تباهي کے نیست و نابود هو جائیگي " -

" سلطان (المعظم) کي مسلم رعایا سے هماري کوئي جنگ نهیں هے - همارے ملک معظم کے زیر حکومت لاکهوں مطیع اور فرمانبردار مسلمان رهتے هیں اور یه هملوگوں سے بعید هے که انکے مقدس مقامات اور انکے مذهب کے خلاف اعلان جهاد کریں - هملوگ

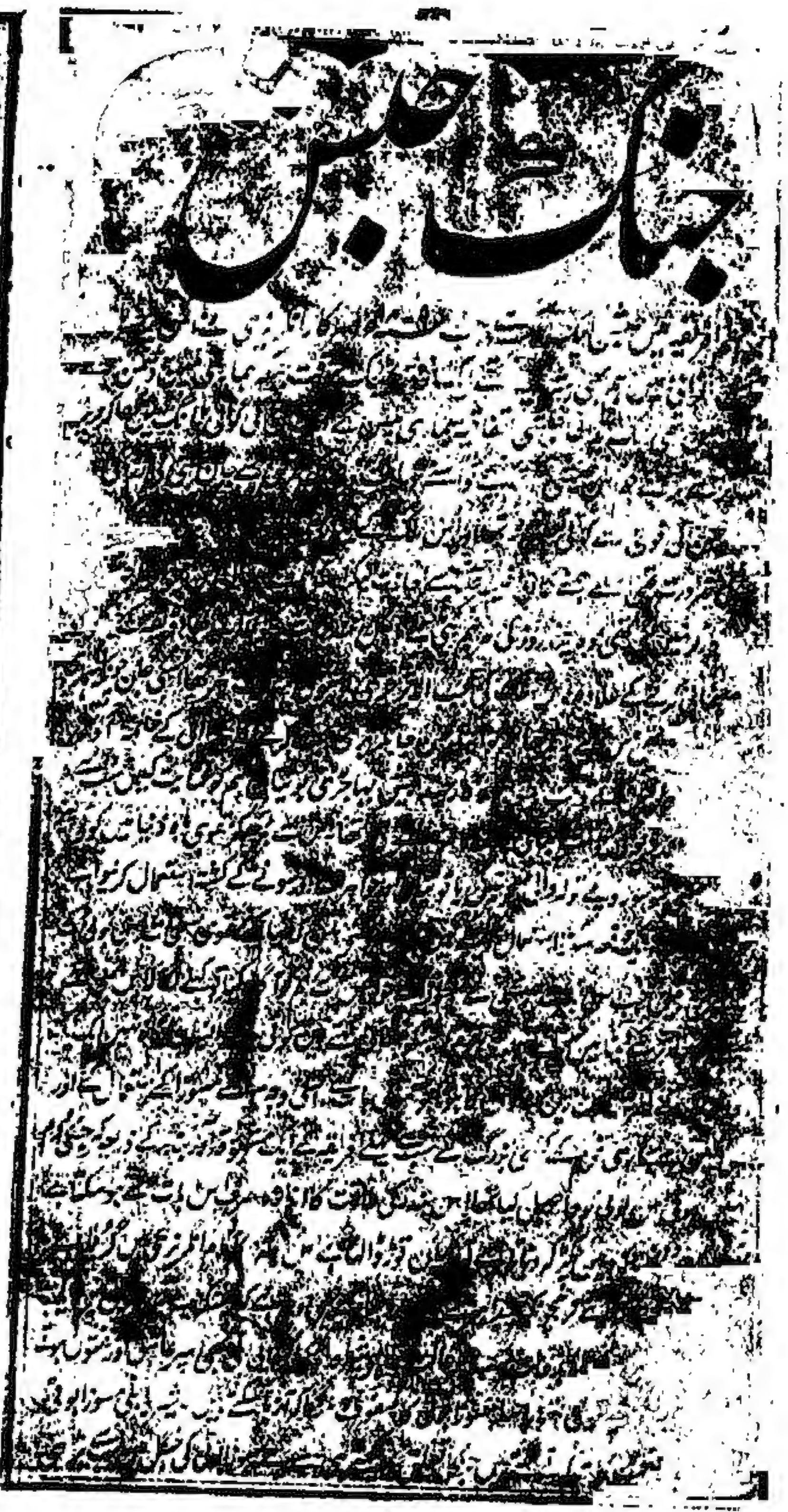

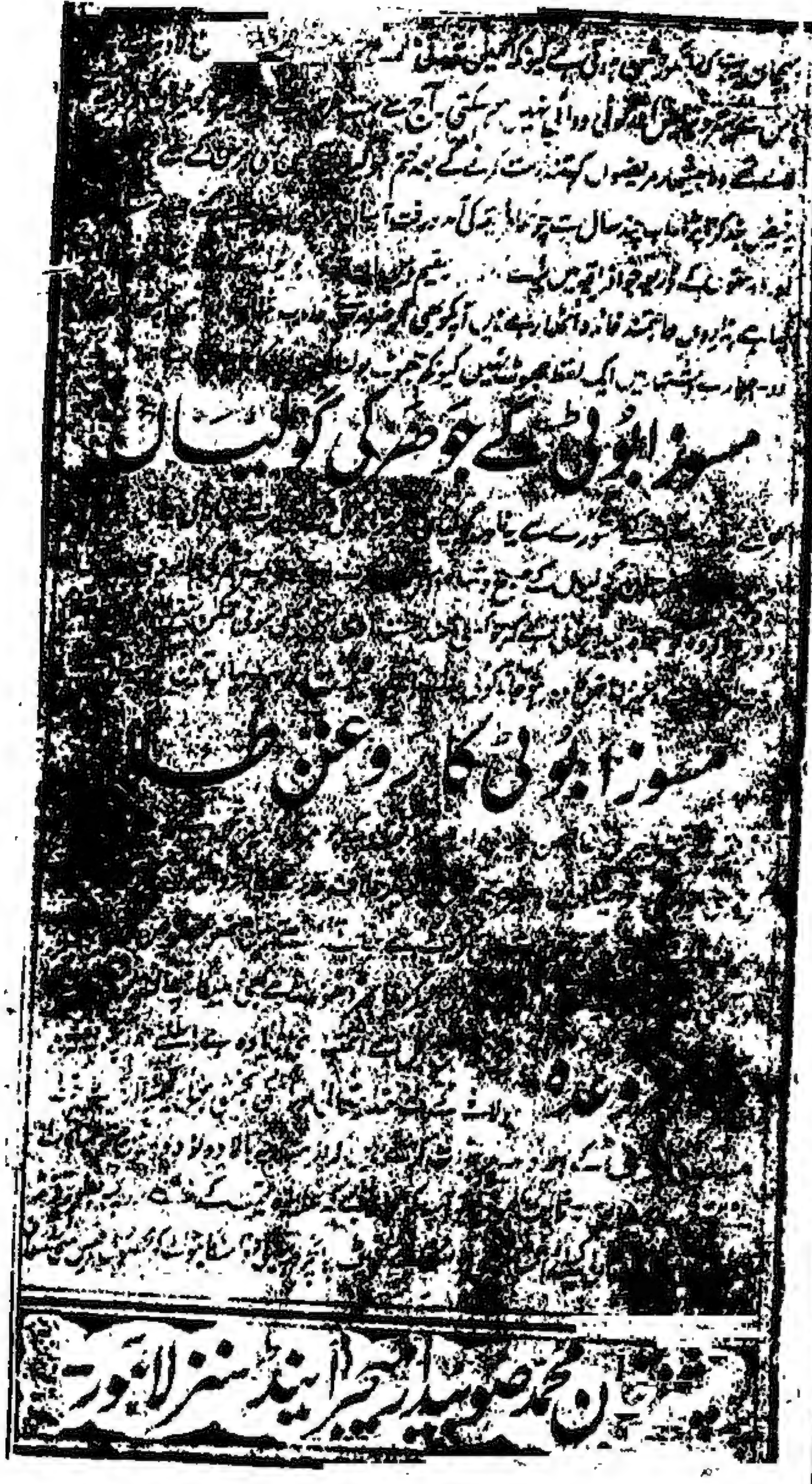

اصلي لاثاني مكمل مجموعهٔ خطب حرمين شريفين ابن نباته
عربي مع ترجمهٔ نظم اُردو طبع هوچكا
مترجمهٔ

عالـم باعمل- فاضل بے بدل رئیس العارفين حضـرت مولانى مرشدي سيدالسند مولوي سيد شاه فقير محي الدين صاحب قبله قادري چشتي المتخلص به مقبل- معزز ناظرين! يه وه مقبول خاص و علم مشهور خطبهٔ متبركه هے جس سے اكثر مؤلفين و مترجمين خطب نے بعض خطبونكا انتخاب كركے اُردو نظم فرمايا هے - آجتك كسي كو بهي پورے نظم ترجمه كي طرف خيال نه هوا - هندوستانكے چند اهل مطابع نے البته اُسكو نثر ميں ترجمه كسرواكے چهاپا' مگر نثر سے خطيب و سامعين كو كوئي فائده نهيں- في زماننا عوام الناس زبان عربي سے بالكل بے بهره هوگئے مقتضائے وقت يه هے كه عوام جس زبان كو سمجهيں اُسي زبان ميں احكام الٰهيه و امور شرعيه محمديه سنائيں جهالت اور بےعلمي روز بروز اهل اسلام كو احكام الٰهي اور امور شرعي سے جدا كر رهي هے - اس پر آشوب زمانه ميں حتى الامكان عامهٔ مسلمين كي اصلاح هو سكني كلم ميں مد نظر ركهنا فرض هے - شارع عليه الصلوٰة و السلام كا مقصود اصلي اس سے صرف اصلاح هے تمام هفته جنكو اكثر اوقات دنياوي سے فرصت نه ملي انكو ايک وقت ميں اس طريقے سے وه ضروري هدايتيں گوش گذار كيجائيں جس سے اُنكو خوبي دارين حاصل هو- آج خالص زبان عربي سے مقصود شارع بالكل مفقود هوا جاتا هے - اس كام كا خيال عرصه درازسے قلب پريشان ميں متمكن رها كه كوئي ايسي صورت هو جس سے همارے اُردو خوان بهائي فائده اُٹهائيں ليكن قادر متعال هر كام كے ليے- اوقات مقرر فرما چكا هے اور وه امر اسي وقت مقرره ميں پورا هوگا الحمد لله ثم الحمد لله توفيق سبحاني اور تائيد رباني سے مجموعهٔ خطب ابن نباته مروجهٔ حرمين شريفين مترجم منظوم به تمام و كمال طبع هوگيا - اسكے علاوه صحاح سته و مشكوة شريف وغيره سے ضروري احاديث نبويه كے مضامين منظوم كر كے خطبهاے متفرقه كے نام سے آخر ميں شامل كرديے هيں لكهائي چهپائي اور صحت نهايت عمده اور هر قسم كے كاغذ (چكنا ولايتي رسمسي معمولي) پر چهپا هے تعداد صفحات ۳۱۰) قيمت صرف معمولـسي كاغذ ۱۲ - آنه مجلد ۱۴- آنه چكنا ولايتي مجلد ايک روپيه و نيز خطبه كا ڈا ئٹل بسبب پنچرنگ و مطلا هونے كے نهايت دلكش اور بہت هي خوشنما هے -

ملنے كا پته - كے - حاجي محمد محي الدين سوداگر و تاجر كتب
متصل مسجد ابراهيم نمبر دوكان ۳۹۹

مغرب " ریلي " میں هماري فوج کي ترقي کے علاوہ میدان جنگ میں اور کوئی تغیر نہیں هوا هے - هم نے مقام اونکورٹ میں جو بوري کے جنگل کے شمال میں واقع هے دشمن کو خاص طور پر بري طرح پیچھے هٹا دیا -

لندن کے ایک تار مورخه ۱۱ نومبر سے معلوم هوتا هے که پیرس کے ایک سرکاري اطلاعنامه میں یه بیان کیا گیا هے که دن بھر دشمن کے حملے هوتے رهے مگر وہ بے سود ثابت هوے " ملهر قائز " پر دشمن نے جوابي حمله کیا مگر پسپا کردیا گیا -

لندن کا ایک ۱۳ نومبر کا تار یه بیان کرتا هے که انگلستان کے سرکاري بیان سے اس امر کي تصدیق هوتي هے که فلانڈاس کے معرکے نہایت شدید تھے - جن میں انگریزي فوج کا بہت نقصان هوا مگر تاهم دشمن کے نقصانات نسبتاً زیادہ هوے -

گولوں کي پیهم بارش ' اور پیادہ فوج کے مستقل حملوں کے باوجود (جو درهم برهم کردیے گئے تھے) " اسپیرس " کي مدافعت تاریخ جنگ کي حیرت انگیز اور تعجب افزا روایات میں شمار کی جائیگی -

اسکے بعد هي جو دوسرا تار موصول هوا هے اسکا بیان هے که گذشته چند دن میں شمال السن " خصوصاً ارلی بیکی - رتس شهٹي - میسینس کے خط جنگ پر نہایت سخت لڑائیاں هوئیں

زیندورتي - فریامگ هیں کے خط پر بھي متعدد جنگیں هوئیں - هم نے دشمن سے ۹ کلدار توپیں چھین لیں اور ۱۰۰ قیدي گرفتار کیے -

پیرس کا ایک سرکاري اطلاعنامه مظهر هے که هم نے شمال کی جانب اپنے تمام مقامات کو مستحکم کرلیا هے - دشمن شب کے وقت ڈکسمیر سے حمله آور هوا مگر پسپا کردیا گیا - همنے دشمن کے خلاف پھر جارحانه اقدام شروع کردیا هے جس نے " ایسر " کو عبور کرلیا تھا اور بعض بائیں ساحل کے جہاں وہ دو یا تین سرگز زمین پر قابض هے ' هم نے اسے تمام مقامات سے بھگا دیا هے - قلب میں بھي همکو مقام سراوسي لي ویل اور مقام اکلي کے جنگل کے شمال و مشرق میں فتح حاصل هوئي هے '

ضلع ارگن میں جرمن فوج پر بار زور حملے هوے مگر اس سے کچھ نقصان نہیں هوا -

لندن کے ایک تار مورخه ۱۳ نومبر میں یه بیان کیا گیا هے که جرمن توپخانه درحقیقت متصل گوله باري کرتا رها - اس اثناء میں ایپرس جنگ کا مرکز رها هے - چنانچه تین هفتے سے زاید عرصه هوا که جرمن توپخانه شب و روز اس پر گوله باري کررها هے -

متعدد فوجوں کي قوت میں کمک کے ذریعه سے برابر اضافه هو رها هے - آخري کمک نواح کیلو رینت میں بھیجي گئي هے جو ایپرس کے شمال میں واقع هے - ڈکسمیر میں بھی فوجي مدد بھیجي گئی هے -

میدان جنگ کے تمام انگریزي مقامات کو مستحکم کرلیا گیا هے -

۱۶ نومبر کو پیرس کا جو سرکاري اطلاعنامه مورخه ۱۳ نومبر کو موصول هوا هے اسکا بیان هے " لاسگنی " - اسني - اور بیري - اوبیسک کے محاذ میں جرمن فوج کے حملے ناکام رهے - " ارگن " میں سخت جنگ هو رهي هے - دشمن نے " فورٹ ڈي پیرس " اور سنٹ هیر برٹ پر دوبارہ قابض هوجانیکي ناکام کوشش کی - " ورڈن " پر جرمن کے متعدد حملے هوے مگر پیادہ فوج کے آگے بڑھنے سے پہلے همارے توپخانے نے انہیں روک دیا هے - موسم خراب هے - " لورین " اور " ووزیہ " میں کوئی واقعه قابل اطلاع نہیں هوا هے -

دشمن نے بمقام نیوپورٹ " گریٹ برج هڈ " پر حمله کیا مگر ناکامیاب رها -

جرمن فوج کے متعدد حملے روکدیے گئے ' جو " ایپرس " کے جنوب و مشرق کي طرف هونیوالے تھے - " لا بیسي " " آراس " تک هم نے خفیف ترقي کي هے -

۱۵ نومبر کو پیرس کے جس سرکاري اطلاعنامه کي اطلاع دي گئي هے اسکا بیان هے که ندي سے شمال " لي اسے " تک کي جنگ همارے موافق هوئي جرمن کے حملے پسپا کردیے گئے جو شمال " زونی بیک " اور جنوب " ایپرس " میں هوے تھے - موخر الذکر مقام پر جرمنوں کو سخت نقصانات برداشت کرنا پڑے -

ایمسٹرڈم کا ایک تار مظهر هے که متحدہ فوج کے پٹرول لوسنڈ تک نظر آئے هیں -

۱۵ نومبر کو پیرس کا جو سرکاري اطلاعنامه موصول هوا هے اس کا بیان هے که بحر شمال اور اللیس کے درمیان میں جو خط جنگ واقع هے اسپر گذشته ایام کے بنسبت آجکل جنگ کي شدت کم هے دشمن نے ڈکسمیر کے مشرق اور دوسرے راستوں سے " ایسر " کو عبور کرنیکي فضول کوشش کي - اسکے تمام حملے روک دیے گئے - میدان جنگ کے تمام مقامات پر هم جمے هوے هیں " ایپرس " کے شمال ' و مشرق اور جنوب و مشرق سے دشمن کے حملے هوے مگر همارے خط جنگ کے متعدد نقطوں پر یه حملے پسپا کردیے گئے اور اسی طرح انگریزي فوجوں نے بھي دشمن کو بھگادیا - مشرق " آرمینٹریز " اور " اواس " کے مابین جو خط جنگ واقع هے اسپر بھي سخت جنگ هوئي اور گولوں کی بارش کی گئي -

هم نے " ٹوریکمالي واں " کولے لیا هے جو " اسنی " کے شمال میں واقع هے -

همنے " ٹوریکمالی مونٹ " کے شمال ' " نوران " کی جنوب و مشرق ' اور " کروے " اور " ریگني " کے ما بین خفیف ترقي کي هے - محاذ " ریلی " میں دشمن نے همارے فوجوں کے مقابلے میں (جنهوں نے " شونی " اور " سون پیر " پر دوبارہ قبضه کرلیا هے) جوابی حمله کیا مگر وہ پسپا کردیا گیا - اسي طرح " بیري اوبیک " میں بھي دشمن پسپا هوا " ارگني " میں سخت توپخانوں کي سخت گوله باري هوئی هملوگوں نے " سنٹ میهل " اور " پونٹ - اے - موسنس " کے ضلع میں دور تک ترقی کي هے - دشمن کا حمله جو " کول ڈي سهنٹي مري " پر هوا تها ناکام رها - ووسجس میں برف پڑ رهی هے -

پیرس کا ایک سرکاري اطلاعنامه مظهر هے که دریاے اللس تک دشمن کے حملے کم شدید هیں اور بعض مقامات پر هم نے بھی جارحانه پہلو اختیار کیا هے - همنے " بکس شونی " کے جنوب میں ترقي کي هے - هم نے اپنے جوابی حملوں سے " ایپرس " کے ایک دیہات پر دوبارہ قبضه کرلیا هے - جنوب " ایپرس " میں همنے پروشین مستحفظ فوج کے ایک حمله کو پسپا کردیا هے -

مقید جرمن افسروں کا بیان هے که آغاز جنگ میں مقام " اماسز " پر ۵۰۰۰۰۰ جرمن تھے - ان افسروں کا تخمینه هے که ۹۰۰۰۰ جرمن سپاہ اور جرمن جنرل کام آچکے هیں -

لندن کے مورخه ۱۳ - نومبر سے معلوم هوتا هے که برلینر ٹیجیلیٹ نامي جرمن اخبار کا ایڈیٹر جو معرکه " فلانڈس " میں شریک هے یه لکھتا هے که اهل جرمنی نے اپنے ان خیالات کو بدلدیا هے جو وہ انگریزي فوج کے عسکري اوصاف کے متعلق رکھتے تھے - اس ایڈیٹر کا بیان هے که ایپرس پر جو انگریزي پیادہ فوج موجود هے اس کا شمار بہترین افواج میں هوسکتا هے اور انگریزي توپخانه فرانسیسي اور جرمنی توپخانوں کے هم سنگ هے - یه ایڈیٹر یه بھي بیان کرتا هے که هماري بحري توپیں خندقوں میں عام بربادی اور تباهي پھیلا رهي هیں -

Printed and published by A. K. [illegible]ZAD, at the HILAL Elec[illegible] Moleod Street, CALCUTTA

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکر گنج ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۴ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۴ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۲) حضرت خواجه حسن بصري ۴ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين زکريا ملتاني ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۷) حضرت امام غزالي ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ آنه (۲۳) رائٹ آنريبل سيد امير علي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] [illegible] معظم ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليري ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابو نجيب سهروردي ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالد بن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ آنه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ آنه رعايتي ۴ آنه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ آنه رعايتي ۲ آنه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنه رعايتي ۹ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۴ آنه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام [illegible] ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ آنه - رعايتي ۲ آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) ازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريبا دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ آنه - (۴۰) پنجاب کے اوليائے کرام کے حالات ۱۲ آنه رعايتي ۶ آنه (۴۱) آئينه خدا شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب [illegible] کا رهبر ۸ آنه رعايتي ۴ آنه [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنه رعايتي ۶ آنه [۴۳] حالات حضرت خضر [illegible] ۶ آنه رعايتي ۳ آنه - [illegible] کي قيمت ميں [illegible] [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ آنه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه کي تصنيف کي لاجواب کتاب ۱ روپيه ۷ آنه [۴۶] مخمس بهشت اردو [illegible] چشمه اهل بهشت کے مشهور حکيموں کے بالتصوير حالات زندگي مع انکي سينه به سينه اور صدري تجربات کے جو انکي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران کے هر نسخه کي تصديق کي هے انکي [illegible] لکهدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ آنه [۴۸] انجوائن اس کا مراد مرض کي تفصيل تشخيص اور علاج ۴ آنه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) [illegible] ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايکروپيه [۱۵] اصلي کيميا گري جه کتاب سونے کي کان هے اسمين سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۰ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه

*

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے موقعه کي پيمايش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منيجر رساله پنڈي بهاؤ الدين
ضلع [illegible]ت پنجاب

واٹر بری کا تيار کيا هوا خوشگوار مچهلی کا تيل

Waterbury's Compound with Creosote and Guaiacol
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp. Special Ext Cherry. Eucalyptus, Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 4 TO 6 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 185
Waterbury's Compound PLAIN
ALCOHOL 11%
Made from Cod Liver Oil Digestive Ferments Malt Extract Unfermented Hypophosphites Comp Special Ext Cherry. Eucalyptus Aromatics, Etc.
DOSE-1 TABLESPOONFUL 4 TO 6 TIMES A DAY
MANUFACTURED BY WATERBURY CHEMICAL CO.
SERIAL No 185

ترکيب سے تيار کيا هوا مزه دار مچهلي کا تيل

ڈهيلے اور کمزور رگ و پٹهه کو طاقتور بنانے اور پهيپڑا کي بيماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے ليے "کاڈ ليور وائل کمپونڈ" يعني همارے يهاں کے تيار کيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهکر کوئي دوسري دوا نهيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلي کے تيلوں ميں يه هے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پيدا هوتي هے اور کبهي کم مقدار کا ايک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جاتا هے

واٹر بري کي کمپاونڈ يعني مرکب دوا جسکے بنانے کا طريقه يه هے که ناروے ملک کي "کاڈ" مچهلي سے تيل نکالکر خاص ترکيب سے اسکے مزه اور بوکو دور کرکے اسکو "مالٹ ايکسٹراکٹ" و "هائپو فاسفائٹس" و "گليسرن" و "آرومٹکس" (خوشبودار چيزيں) اور پهيکے "کريوسوٹ" اور "گوئيا کول" کے ساتهه ملانے سے يه مشکل حل هو جاتي هے - کيونکه "کاڈ ليور وائل" کو اس ترکيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکي بدمزگي دور هوگئي هے بلکه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشت هوتي هے مگر يه مرکب دوا "کاڈ ليور وائل" کے عمده فائده کو نهيں روکتي هے - اسکو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنيوالے لوگ خوب پسند کرتے هيں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹهے کمزور هو گئيں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رهے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئيسه کي قوت نقصان هوجانے کا ڈر هے - ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب "کاڈ ليور وائل" استعمال کرو - اور يهه اون تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش کرسکتے هيں کهيں بهتر هے - يه دوا هر طرحسے بهت هي اچهي هے - يه دوا پاني و دوده وغيره کے ساتهه کهلهاتي هے اور خوش مزه هونيکے سبب لڑکے اور عورتيں اسکو بهت پسند کرتے هيں - نسخه کو بوتل پر لکهه ديا گيا هے - قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

"واٹر بري" کا نام ياد رکهيے
يهه سب دوا نيچے لکهے هوے پته پر ملتي هے :—
ايم داس - عبد الغني کولوٹوله اسٹريٹ کلکته

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار، امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبہ، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سوزش کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کیمیاوي تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے بالونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق . ہر مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوتي - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۵ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنے -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت ہیں، جن میں خاص خاص باتیں مسرت زندگي، جواني دائمي، اور جسم کي راحت ہے، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ آپ آزمایش کي ضرورت ہے -

ہمارا ترجمی تیلہ اور ہرنہور انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ہلنگر ٹل کالیہر " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پلس اور الکٹریک ریکر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یوناني لوٹ بازار کا ساموئل یعني سر کے درد کي دوا مفت پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہوے سے واپس

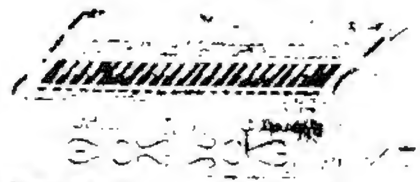

ہمارا سی موهني فلوٹ ہارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں مل جاویگی یہ ساگون کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت ہي عمدہ اور بہت دیر تک قائم رہنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ کے آرڈر کے ہمراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈیا فلوٹ ہارمونیم

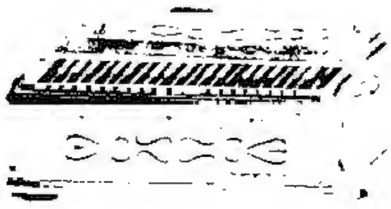

اسکے مقابلہ میں تمام ہرمونیم بیکار ہیں اسنے انڈین اکزبیشن سنہ ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي ہے - اسکے آگے زیادہ تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ریسي ٹوپي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیہ " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیہ

ہر درخواست کے ساتھہ پانچ روپیہ پیشگي آنا چاہیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

علاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیرہ کیسا ہي ہو، اسکے استعمال سے کلي آرام ہوجاتا ہے قیمت في شیشي چار روپیہ -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساہي سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے - قیمت في شیشي چار روپیہ -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولٹرر صاحب کا ہیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چھہ آنہ تین شیشي ایک روپیہ -

پھول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے سکے استعمال سے دل ودماغ تازہ رہتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت في شیشي بارہ آنہ ایک درجن سات روپیہ آٹھہ آنہ -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلي مکر دھج

جو کہ خاص طلا سے بنایا گیا ہے یہ دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے، ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک تولہ پچاس روپیہ نمبر ۲ " " بتّیس ۳۲ روپیہ

½ سے کم درخواست نہیں آنا چاہیے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik, Lane
Bow Bazar Calcutta

سنکاری فلوٹ

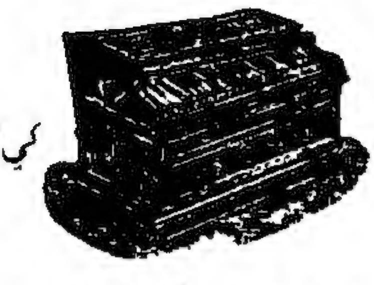

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کی ہارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاہیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

دامي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کردہ نوجوانوں کا رہنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمہ کتاب قانون عیاشي - مفت روانہ ہوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

حسبنا الله و نعم الوکیل

ترکش سلطانه هیئرڈائی کمپنی

خضاب اسلمبولی

جسے تمام عالم "ترکش امپیریل هیرڈائی" کا لقب عطا فرمایا هے - یه بلا ضرر بلا داغ جلد بلا بدبو نا گوار بلکه فرحت افزا مفرح دل و جان عطر بسار خوشبو دار خضاب کمیاب هے - سہولت کے ساتھه ۲ - ۳ قطره برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاه نما بنا لیجیے ایک شیشی برسونکے لیے کافي هے - قیمت فی شیشي کلاں تین روپیه - شیشي خورد دو روپیه -

سارٹیفکٹ - ڈاکٹر لی - ٹي - صاحب ال - ارسي - پي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکته تحریر فرماتے هیں واقعي یه ایک تحفه بیش بها کمیاب بلکه نایاب اسلمبولی خضاب دنداري خضابوں میں اعلی و یکتا هے ' بیشک یه روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکي جسقدر تعریف کي جاے بجا هے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱ مومن پور روڈ خضر پور کلکته
No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوپن ٹانین

یک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه مراق دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کرسکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولی

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیره کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے - ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور اس دیگر دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر یا هولینے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نهونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو هوتے هیں - مایوس شده لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے که مندرجه ذیل مستند معالجونکي تصدیق کرده دوا کو استعمال کریں اور ثمره [illegible] حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین استعمال [illegible] اور ان امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - نانجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ ایمپریکل ایگزامنر مدراس فرماتے هیں - "مینے اوبهرالین و امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ریلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي ینگ ایس - سي کوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - "نمونے کي شیشیاں اوبهرالین کي اپنے مریض پر استعمال کروایا اور بهت نفع بخش پایا" -

مس ایم - جي - ایم - براڈلي - ایم - ڈي - (برن) بي - ایس سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکاڈي بمبئي فرماتي هیں : - "اوبهرالین جسکو که مینے استعمال کیا هے " زنانه شکایتوں کیلیے بہت عمده اور کامیاب دوا هے"

قیمت في بوتل ۲ روپیه ۸ آنه ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیه -

پرچه هدایت مفت [illegible] ساتهه روانه هوتا هے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta.

هر فرمایش میں "الهلال" کا حواله دینا ضروری هے

ریلنڈ کي مسٹریز آف دي کورٹ آف لنڈن

یه مشهور ناول جوکه سوله جلدوں میں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور نهایت هي دلکش هے - اصلي انگریزی کي چوتهائی قیمت میں بیچي جاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب صرف ۱۰ روپیه - هر ایک جلد کے [illegible] سنهري حروف کي جلد بندي هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سری گوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته
Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مهینه کے لیے رعایت
تین دن کے اندر زر واپس
اگر ناپسند هوے -

سائز فاکشن فلوٹ هارمونیم جسکي دهیمي اور میٹهي آواز بنگالي اور هندوستاني موسیقي سے خاص مناسبت هے - شیشم کي لکڑی سے بني هوئي ' اور نهایت عمده رنگ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل رینگ ۳۸ ' ۳۳ ' اور ۵۰ روپیه - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیه - ڈبل رینگ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ روپیه - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیه پیشگي ۵ روپیه -

نیشنل هارمونیم کمپني - ڈاکخانه شمله A - کلکته

National Harmonium Co. P. O. Simla A. Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگی حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - ایس بوس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهی هے -

ضعف معده ' گراني شکم ' ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی ' آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته
S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و موسمی جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی
ایم - اے - ڈی لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی
میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس ایف
آر - ایچ - ایس کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھ لکھا جائے یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنے ان الفاظ میں بیان کئے ہیں :

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کے تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں ' غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی اغراض کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کار و بار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبی تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک ہیں - مثلاً :
حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیرہ - اگر کسی حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی بے گناہ کو سزا ہو جاتی ہے - اصل مجرم رہا کر دیا جاتا ہے - اسی طرح اگر کوئی وکیل یا پیرو کار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کر سکتا اور اس امر سے مقدمات کے خراب ہو جانے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات [illegible] حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار ہے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیالبرک ہیر - ایم - ڈی - ایف آر سی - ایس نے ملکر انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت زائد اضافے اور مفید حواشی زیادہ کر دیے ہیں ' جس کی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت طبیہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضائے انسانی و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدنی سمیات (۲) قلزی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

(امور مختلفہ کے متعلق)

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ - ان تمام ابواب کے ساتھ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جس کی وجہ سے ہر مسئلے کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کئے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلیٰ علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

محسوس ہوتی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئی تھی جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھ کر اس کی ضرور قدر کرینگے - یہ کتاب نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھ مطبع مفید علم آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی - مگر اب علم فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

صنمخانہ عشق ! صنمخانہ عشق ! !

یعنی حضرت امیر احمد مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

حکمت بالغہ - ہر سہ جلد کامل صفحات ۱۰۹۴ - اس کتاب کا تفصیلی ریویو الہلال کے گذشتہ پرچوں میں چھپ چکا ہے - قیمت ہر سہ جلد ۵ روپیہ -

نعمت علی - مشتمل بر حالات صوفیائے کرام - یعنی امام عبد الوہاب شعرانی کی لا جواب کتاب لواقح الانوار کا ترجمہ - صفحات ہر دو جلد ۷۲۶ - قیمت ۵ روپیہ -

مشاہیر الاسلام - یعنی اردو ترجمہ تاریخ ابن خلکان دو جلد - قیمت ۵ روپیہ -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ -

تمدن ہند - شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی آخری یادگار - قیمت ۵۰ روپیہ -

تحقیق الجہاد - مصنفہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم صفحات ۳۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۳۸ - قیمت ۲ روپیہ -

داستان ترکتازان ہند فارسی - ۵ جلد کامل صفحات (۳۶۵۶) کل سلاطین دہلی کی ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۹ روپیہ -

افسر اللغات - یعنی عربی اور فارسی کے کئی ہزار الفاظ کی ایک کامل ڈکشنری صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مآثر الکرام فارسی - مشتمل بر حالات صوفیائے کرام قیمت ۲ روپیہ -

علمی اصول قانون - یعنی مسٹر ڈبلیو - ایچ - رینٹنگ کی کتاب کا اردو ترجمہ صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

گلشن ہند - قدیم شعرائے اردو کا ایک نایاب تذکرہ - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

قواعد العروض مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی عربی و فارسی میں بھی علم عروض کے متعلق ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے - صفحات ۳۷۴ - قیمت سابق ۳ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مد القاموس - مصنفہ مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنی عربی زبان کا ایک جامع لغت انگریزی زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیہ

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

یٹس برمن کے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں ہر جگہ ہر دکانداروں اور
دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا ہوا

لال شربت ! لال شربت ! !

بچوں کیلیے ایک ہی دوا ہے - ماں دینا میٹھا میٹھا لال شربت - شیر خوار بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے - دودھ پیتے ہی قے کردیتے ہیں - پالخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہوجاتا ہے ہاتھہ پاؤں لاغر ہوجاتے ہیں - دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا - ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ کیواسطے کمزور ہوجاتے ہیں - ایسے حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں ہونے پاتی اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں - بچے کو دودھہ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغری جاتی رہیگی دردہ زیادہ ہوگا اور بچے خوشحال رہینگے - پوری حالت فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکٹ درج ہیں منگواکر دیکھیے قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ تین شیشی کے لیے ۲ روپیہ - محصول ۱۰ - آنہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتی ہے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے -

ہمیں برمن کے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں بچے ضعیف تک کو یکساں
فائدہ کرتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو' ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۲۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

کلپاک

ساخت قسطنطنیه ساخت استنبول

انور پاشا ٹوپی

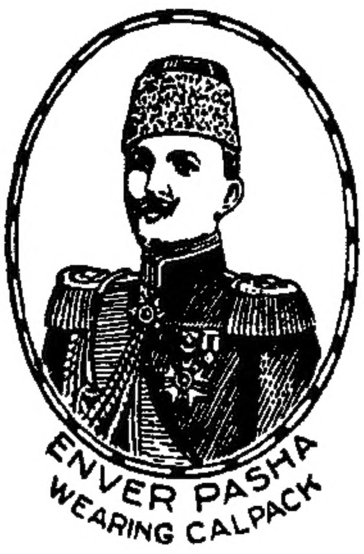

یہ نہایت شاندار ٹوپی ہے - جس کے استعمال سے چہرہ با رعب نظر آتا ہے اسے حضور نظام حیدر آباد - و دیگر عمائدین و رؤساے حیدر آباد دکن - نواب بہادر بیگم شاہزادگان بھوپال - علیگڈہ کالج سٹاف و طلبا و نیز مولانا حسن نظامی صاحب کے زیب سر ہونے کا فخر حاصل ہے -

اسے جس نے دیکھا سر پر بیٹھایا -

اصلی سمور کھال کی چمڑے کی
استروالی قیمت ۱۵ روپیہ
اعلی استر خاں کپڑیکی - سنہری
فیتے کی قسم اول ۴ روپیہ
اعلی استرخاں کپڑیکی قسم دوم ۳ روپیہ ۸ آنہ
" " ریشمی رنگین فیتے کی
۳ روپیہ ۴ آنہ

خاکی، سیاہ، سبز، کاہی
رنگ کی ہر سائز کی
موجود ہیں -

نوٹ — ہر قسم کی نہایت اعلی ملائم ترکی ٹوپی و نیز چغتائی استروالی ہر رنگ و ہر سائز کی موجود ہیں -

ایس - ایف چغتائی اینڈ کمپنی - متصل دلی لندن بنک - دہلی

سول ایجنٹ
دوریقہ اے. پی. ایل ہ. کہ قسطنطنیہ
دوریقہ نیشنل ایجیشن - تار برش
قاہرہ - مصر -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے [illegible] کی تشفی کے لیئے
کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ
نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا
جواہر نور العین بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں رہے سہے یعنی ککرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عللہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوبن شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی اکروپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن ہر سال کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد کو دور کرنے والا
طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شامپو [illegible] ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور [illegible] ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت [illegible] شیشی اکروپیہ عہ

سندات [illegible] (۱) مسٹر میکے صاحب چیف افسر [illegible] نور العین سے پرانا موتیا بند جاتا [illegible] گیا - (۲) مسٹر رستم جی فرام جی مرچنٹ [illegible] لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہوگیا ایک عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ محمد دین صاحب [illegible] مجھے بچپن سے رتوندی و کمزوری کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سینیئر سرجن اور آرمی مڈیکل افسر **افغانستان**
حال پروپرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

ملازموں کی ضرورت

چونکہ کمپنی کا کام عظیم الشان پیمانہ پر شروع ہوگیا ہے اس لیے ہر ضلع، تحصیل تھانہ اور موضع میں کمپنی کی شاخ دوکانیں کھولی جا رہی ہیں جنکے واسطے ہمیں اردو خواں ملازموں کی ضرورت ہے، جن کو پندرہ روپیہ ماہوار سے ساٹھہ روپیہ ماہوار تک تنخواہ دی جاتی - ضمانت نقد پچاس روپیہ کی لی جاتی ہے قریباً تین سو روپیہ کا مال ملازم کو دیا جاتا ہے - بعد میں زیادہ دوکانداروں کو خصوصاً ہماری ملازمت میں بڑا فایدہ ہے کیونکہ ہمارا اور اپنا دونوں کا کام ایک ساتھہ میں کرسکتے ہیں چونکہ ہر ایک جگہہ ایک سے زیادہ ملازم نہیں رکھا جاتا - اس لیے فوراً دو پیسہ ٹکٹ بھیجکر مفصل قواعد طلب کرو -

المشتہر

منیجر کارخانہ رہنماے تجارت لاہور

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالیشان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلی درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائی کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب، شام، فلسطین، مصر، عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروری حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و با محاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کی دلی تائید کی کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پچیس عدد عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرکت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور